قطب الاقطاب، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
مہاجر مدنی قدس سرہ کی طرف سے

محبت نامے

☆ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب قدس سرہ

اور

☆ حضرت مولانا یوسف صاحب قدس سرہ

کے نام

﴿ جلد اول ﴾

کتب خانہ یحیوی ۔ سہارنپور ۔ انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما:

آہ۔

پچھلے سال ایک روز حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے فون کیا اور فرمایا کہ 'حضرت پیر صاحب کو محبت نامے چاہئے۔ اور بھی تقاضے آرہے ہیں۔ آپ کے پاس جو سی ڈی محفوظ ہوں گی وہ یا ان کی نقل بھیج دیں۔'۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کام دار العلوم ہی میں ہوا تھا اور وہیں سی ڈی تیار کرنے کے بعد میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دی تھیں ان کی نقل اپنے پاس محفوظ نہیں رکھی۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ

'وہ سی ڈیز اس وقت نہیں مل رہیں۔ ایسا کیجئے کہ گذشتہ طباعت کا عکس لے کر اسے اس طرح تیار کیجئے کہ وہ من و عن پہلی طباعت کے مطابق ہو۔ حتی کہ جہاں پہلا صفحہ ختم ہوتا ہو وہیں ختم ہونا چاہئے اور جہاں سے اگلا صفحہ شروع ہوتا ہو وہیں سے شروع ہونا چاہئے۔'

شاید یہ حضرت پیر صاحبؒ سے شدت محبت و تعلق کا اثر تھا کہ جس کی وجہ سے حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ اس طباعت کو بعینہ ویسا ہی دیکھنا چاہتے تھے جیسی حضرت پیر صاحبؒ کے ملاحظہ میں رہی اور جس کے متعلق انہوں نے پسندیدگی کے کلمات فرمائے۔ باہمی محبت و قلبی احترام کی یہ ادنی جھلک ہے جس کے مظاہر ہم سب لوگ آئے روز دیکھا کرتے تھے۔

حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز بھائی سروش مسعود صاحب (جو حضرت کی کتابوں کی ہندوستان میں طباعت کی نگرانی کر رہے تھے) کو فون پر فرمایا کہ 'محبت ناموں کی تین جلدوں کی بجائے اگلی طباعت میں اس کی دو جلدیں بنا دیں'۔ بعد میں حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی انہیں تعیین کے ساتھ فرمایا کہ پہلی جلد فلاں جگہ پوری کیجئے اور دوسری جلد اس سے آگے شروع کی جائے۔

سوائے اس ضروری تعارفی نوٹ، جلدوں کی تبدیلی اور کمپوزنگ کی چند غلطیوں کی اصلاح کے (یہ کام حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں ہو چکا تھا۔ خیال تھا کہ سفر حج سے واپسی پر یہ مکمل کام حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ آہ) یہ کتاب من وعن پہلی طبع کی شکل ہی میں پیش کی جارہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا ومصلیا ومسلما:

'محبت نامے' قطب الاقطاب شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ کی طرف سے حضرت مولانا عبدالرحیم اور حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہما کے نام تحریر کئے گئے مجموعے کا ایک حصہ ہیں، کیونکہ بقول مولانا عبدالرحیم صاحب

'حضرت کے مکاتیب کا ایک ذخیرہ تو مطبخ کی آتش زنی کی نذر ہوگیا تھا اور ایک حصہ اقامت گاہوں کے بدلنے کی نذر ہوگیا'

اور بقول مولانا یوسف متالا صاحب

'متعدد بار کے سرقے کی نذر ہوگیا۔ پہلی مرتبہ سہارنپور طالبعلمی کے زمانے میں اور آخری مرتبہ یہاں برطانیہ میں جب فائلیں ترتیب شدہ رکھی گئی تھیں۔'

پھر بھی ایک سے زائد ضخیم جلدوں میں قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

محبت نامے (Love Letters) کا نام سینکڑوں ان مکاتیب میں آپ کی نظر سے گذرے گا، نیز اس لئے بھی کہ یہ جملہ مکاتیب جانبین کی طرف سے عشق ومحبت سے ہی بھرپور ہیں۔ عشق ومحبت کے علاوہ جو موضوع آپ کو ان مکاتیب میں نظر آئیں گے چاہے وہ علمی ہوں، یا اصلاحی، یا انتظامی وہ صرف ایک بہانہ ہوتے تھے۔ جیسا کہ حضرت شیخ قدس سرہ نے ایک مکتوب میں یہ تحریر فرمایا کہ:

'مجھے تو تمہیں خط لکھنے کیلئے کوئی بہانہ چاہئے، بلکہ بہانے کی بھی ضرورت نہیں'

اور یہ عشق ومحبت جانبین [کی طرف] سے اس درجے تک تھی کہ حضرت مولانا ابو الحسن علی میاں صاحب ندویؒ نے مولانا تقی الدین سے فرمایا کہ

'حضرت شیخ مولوی یوسف کو جس طرح دیکھتے ہیں یہ بہت قابل رشک ہے، اور...

ایک دفعہ مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ حضرۃ شیخ رحمہ اللہ کی خدمت میں کچے گھر حاضر ہوئے۔ پہنچتے ہی مصافحہ اور معانقہ کے بعد حضرۃ شیخ رحمہ اللہ نے مولانا یوسف صاحب کے ہاتھ لے کر بوسہ دینے لگے اور فرمایا کہ

'لا! تیرے رخسار کو بھی چوموں'۔

اور فرمایا کہ

تیرا خط پڑھ کر اس قدر مزہ آیا کہ میں نے اس کو اندر باہر بار بار پڑھوایا۔ اندر بچوں سے میں نے کہا کہ دیکھو یوسف! کیا لکھتا ہے؟

دراصل ہوا یہ تھا کہ حضرۃ مولانا یوسف صاحب نے اس مرتبہ برطانیہ سے سہارنپور خدمت میں حاضری کی اجازت کیلئے جب لکھا تھا تو حضرۃ شیخ رحمہ اللہ نے انہیں ان کے ذاتی اور مسجد کے حالات کی بنا پر منع فرما دیا تھا۔ اس پر ادھر سے شکوہ گیا اور اس میں محبت کے دعوے کے ساتھ دلائل تحریر تھے۔ اور اک یہ بھی کہ

'بارہ پندرہ برس بیت گئے, والدہ کی زیارت سے محروم ہوں۔ کتنے بھائی بہن ہیں جو اب جوان ہوں گے جن کی اب تک کبھی زیارت نہیں ہوئی۔ ان سب محبتوں کو قربان کرنے کے بعد حاضری کیلئے اجازت چاہتا ہوں تو فرما دیتے ہیں 'نہیں'۔

ایک دفعہ مولانا عبدالرحیم صاحب کے آنے کی اطلاع کے بعد حضرت شیخ رحمہ اللہ جب اندر زنانے میں تشریف لے گئے تو گھر والوں سے فرمایا کہ

'آج کچھ اچھا پکا لینا'

اس پر پوچھا گیا کہ کسی کے آنے کی اطلاع ہے, تو حضرت نے فرمایا

'ارے تین عاشقوں کا معشوق آ رہا ہے'

کسی نے پوچھا کہ وہ تین عاشق کون اور معشوق کون؟ تو حضرت نے مولانا عبدالرحیم صاحب

کا نام لینے کے بعد عاشقوں کے بارے میں فرمایا

'باوا، بیٹا اور نصیر'

مراد حضرت شیخ رحمہ اللہ خود، صاحبزادہ حضرت مولانا طلحہ صاحب مدظلہم العالی اور مولانا نصیر الدین صاحب تھے۔

اس جانبین کے تعلق کا نتیجہ تھا کہ سنہ ۹۲ ہجری/۷۳ء کے ایک گرامی نامے میں حضرت شیخ نے مولانا احمد ادا صاحب گودھروی کو تحریر فرمایا کہ

'تمہاری ہی تحریک پر تمہارے دولا ڈلے عبدالرحیم یوسف میری طرف متوجہ ہوئے۔ وہ تو نہ معلوم کہاں تک پہنچ گئے'

اور اب کچھ رموز کے بارے میں:

ان محبت ناموں کیلئے حضرت مولانا یوسف متالا صاحب نے فرمایا تھا کہ 'فہرست نہ بنائیں' بلکہ مختلف موضوعات کی طرف اشارے کیلئے رموز وضع کرلیں۔ مثلاً علمی کاوشوں یا مراکز علمیہ کے تذکرے کی نشاندہی کیلئے کتاب، اور ڈانٹ ڈپٹ کیلئے اور عتاب کیلئے جوتا۔ یہ اس لئے کہ ہم سب خدام ایک مرتبہ ایک اہم ذمہ داری کو چھوڑ کر باغ میں تفریح کیلئے چلے گئے تھے۔ وہاں سے واپسی پر جیسے ہی میں اپنی حاضری لگوانے کیلئے اوپر کتب خانے میں حاضر ہوا تو حضرت شیخ نے [بہت ڈانٹ کر] فرمایا کہ

'نکل جا یہاں سے!'

اس خفگی پر نادم کھڑا رہا تو دوسرے لمحے ارشاد ہوا

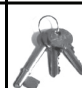
'ابے نکل جا!'

[دوسری دفعہ آواز میں سختی پہلے سے بھی زیادہ تھی] اس پر بھی ہٹنے کا ارادہ نہیں کیا تو فرمایا

'عاقل! جوتا لا'

حضرت کی اس تجویز کی موافقت کی تو مرتب کو ہمت نہ ہوئی مگر جوتے کی بجائے اس کا متبادل انجکشن تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے

رموز کے معانی

کتاب	:		تعلیم، مدرسہ، تدریس، طلبہ وغیرہ سے متعلق مضامین کیلئے
لالٹین	:		تصوف اور سلوک سے متعلق مضامین کیلئے
چابیاں (keys)	:		معاشرتی اور انتظامی الجھنوں کا حل اور ان سے بچنے کی تدابیر سے متعلق
پھول	:		محبت ناموں میں عاشقوں کی دلجوئی اور ان سے لاڈ پیار کا مضمون
چراغ (دیا)	:		ادب اور آداب کی تعلیم
لیموں	:		چٹ پٹے فقرے (پہلے دن سے حضرت شیخ نے مولانا یوسف صاحب سے فرما دیا تھا کہ ''میرے یہاں فقرے بہت چلیں گے، کبھی ان فقروں کا برا نہ منانا'')
چھتری	:		مختلف وظائف اور جھاڑ پھونک کے اسلامی شرعی طریقے
انجکشن	:		عتاب، ڈانٹ، تنبیہ، اظہارِ ناپسندیدگی

رموز کے معانی

کتاب	:		تعلیم، مدرسہ، تدریس، طلبہ وغیرہ سے متعلق مضامین کیلئے
لالٹین	:		تصوف اور سلوک سے متعلق مضامین کیلئے
چابیاں (keys)	:		معاشرتی اور انتظامی الجھنوں کا حل اور ان سے بچنے کی تدابیر سے متعلق
پھول	:		محبت ناموں میں عاشقوں کی دلجوئی اور ان سے لاڈ پیار کا مضمون
چراغ (دیا)	:		ادب اور آداب کی تعلیم
لیموں	:		چٹ پٹے فقرے (پہلے دن سے حضرت شیخ نے مولانا یوسف صاحب سے فرما دیا تھا کہ ''میرے یہاں فقرے بہت چلیں گے، کبھی ان فقروں کا برا نہ منانا'')
چھتری	:		مختلف وظائف اور جھاڑ پھونک کے اسلامی شرعی طریقے
انجکشن	:		عتاب، ڈانٹ، تنبیہ، اظہارِ ناپسندیدگی

ان رموز کے متعلق چند باتیں ذہن میں رکھنے کی قارئین سے درخواست ہے:

اول: آپ ان مکاتیب میں امور بالا کے علاوہ بھی متعدد نہایت مفید اور اصلاحی مضامین دیکھیں گے جن کیلئے کوئی رمز لگا ہوا نہیں۔ شوق مدینہ، اکابر کے احوال، شیخ رحمہ اللہ کی یاد ایام، خوابوں کی تعبیر ہندوپاک کی تاریخ، وہاں کی معاشرتی تفصیل، باہمی تعلقات کی نوعیت، اپنے یہاں کی مجبوریاں، دینی کام کی حفاظت اور بقا کیلئے مدبرانہ طرز عمل، عبرت کے قصے، دوستوں کے لطائف وغیرہ متعدد چیزیں ایسی ہیں جن کیلئے قارئین کو کوئی رمز نہیں ملے گا۔ اس لئے ذرا توجہ سے مطالعہ کرنے والوں کو متعدد نادر چیزیں ان میں ملیں گی۔ ایسے خطوط جو بظاہر بالکل عام لگتے ہیں وہ بھی مذکورہ بالا فوائد میں سے کسی فائدے کی وجہ سے یہاں درج کئے گئے ہیں۔

۲: جن مضامین کیلئے رموز متعین ہیں وہاں بھی شاید بعض جگہوں پر یوں محسوس ہو کہ رمز لگا ہوا نہیں ہے۔ اس کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ کئی جگہ عبارت ایسی معنیٰ خیز ہے کہ وہاں کیلئے کوئی سا رمز متعین کرسکنا مشکل معلوم ہوا، خصوصاً جبکہ اسی صفحے پر یا اس پیراگراف سے پہلے یا بعد اس نوع کا کوئی رمز لگایا جا چکا تھا۔ اس لئے ایسے مقامات پر فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑ دیا گیا۔

۳: رموز بعض ایسی جگہوں میں بھی شاید نہ ملیں جہاں پہلے کہیں تفصیل سے بیان کی ہوئی بات کی طرف مختصر اشارہ ہے

۴: ممکن ہے کہ بعض مقامات پر اختلاف کی گنجائش موجود ہو۔ رموز لگانے والے کو اپنی کم فہمی اور جہالت کا اعتراف ہے۔ ایسی جگہوں پر وہ قارئین کرام سے معذرت کا خواہاں ہے۔ یقیناً بزرگوں کا رمز شناس ہونا بہت بڑی دولت ہے جس کے حصول کا ہر طالبعلم متمنی ہوا کرتا ہے۔

۵: اس مجموعے میں کہیں کہیں دیگر حضرات کے مکاتیب بھی آگئے ہیں۔ یہ وہ مکاتیب ہیں جو حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ نے حضرت مولانا یوسف یا مولانا عبدالرحیم صاحب کو کسی مناسبت سے ارسال فرمائے تھے۔ اس لئے ان کو بھی شامل کرلینا مناسب سمجھا گیا۔

ان رموز کے متعلق چند باتیں ذہن میں رکھنے کی قارئین سے درخواست ہے:

اول: آپ ان مکاتیب میں امور بالا کے علاوہ بھی متعدد نہایت مفید اور اصلاحی مضامین دیکھیں گے جن کیلئے کوئی رمز لگا ہوا نہیں۔ شوق مدینہ، اکابر کے احوال، شیخ رحمہ اللہ کی یاد ایام، خوابوں کی تعبیر ہندو پاک کی تاریخ، وہاں کی معاشرتی تفصیل، باہمی تعلقات کی نوعیت، اپنے یہاں کی مجبوریاں، دینی کام کی حفاظت اور بقا کیلئے مدبرانہ طرز عمل، عبرت کے قصے، دوستوں کے لطائف وغیرہ متعدد چیزیں ایسی ہیں جن کیلئے قارئین کو کوئی رمز نہیں ملے گا۔ اس لئے ذرا توجہ سے مطالعہ کرنے والوں کو متعدد نادر چیزیں ان میں ملیں گی۔ ایسے خطوط جو بظاہر بالکل عام لگتے ہیں وہ بھی مذکورہ بالا فوائد میں سے کسی فائدے کی وجہ سے یہاں درج کئے گئے ہیں۔

۲: جن مضامین کیلئے رموز متعین ہیں وہاں بھی شاید بعض جگہوں پر یوں محسوس ہو کہ رمز لگا ہوا نہیں ہے۔ اس کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ کئی جگہ عبارت ایسی معنیٰ خیز ہے کہ وہاں کیلئے کوئی سا رمز متعین کر سکنا مشکل معلوم ہوا، خصوصاً جبکہ اسی صفحے پر یا اس پیراگراف سے پہلے یا بعد اس نوع کا کوئی رمز لگایا جا چکا تھا۔ اس لئے ایسے مقامات پر فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑ دیا گیا۔

۳: رموز بعض ایسی جگہوں میں بھی شاید نہ ملیں جہاں پہلے کہیں تفصیل سے بیان کی ہوئی بات کی طرف مختصر اشارہ ہے۔

۴: ممکن ہے کہ بعض مقامات پر اختلاف کی گنجائش موجود ہو۔ رموز لگانے والے کو اپنی کم فہمی اور جہالت کا اعتراف ہے۔ ایسی جگہوں پر وہ قارئین کرام سے معذرت کا خواہاں ہے۔ یقیناً بزرگوں کا رمز شناس ہونا بہت بڑی دولت ہے جس کے حصول کا ہر طالب علم متمنی ہوا کرتا ہے۔

۵: اس مجموعے میں کہیں کہیں دیگر حضرات کے مکاتیب بھی آ گئے ہیں۔ یہ وہ مکاتیب ہیں جو حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ نے حضرت مولانا یوسف یا مولانا عبد الرحیم صاحب کو کسی مناسبت سے ارسال فرمائے تھے۔اس لئے ان کو بھی شامل کر لینا مناسب سمجھا گیا۔

حضرت سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم نے 'مکاتیب شیخ الحدیثؒ کے نام سے حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ کے ان مکاتیب کو جمع فرمایا ہے جو حضرت مولانا عبد القادر صاحب رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام لکھے گئے۔ باریک تحریر میں یہ گرامی نامے تقریباً ۷۰۰ صفحات پر محیط ہیں۔شاہ صاحب دامت برکاتہم ان کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

'ان مکاتیب کی کثرت تعداد، حضرت اقدس [مولانا عبد القادر رائپوریؒ] کے لئے القابات، آداب اور پیامات اورنہایت درجہ حسنِ عقیدت ومحبت سے بھرپور انداز تحریر یہ حقیقت واضح کرتے ہیں کہ حضرت شیخؒ کے گہرے دلی تعلق اورمحبت واخلاص، جوانہیں حضرت اقدس رائپوریؒ سے تادمِ آخر رہی، یہ خطوط دراصل اس کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت [رائپوریؒ] کے پاکستان میں قیام کے دوران، جبکہ حضرت اقدس رائپوریؒ سے ظاہری ملاقات ممکن نہ تھی، حضرت شیخ الحدیثؒ تقریباً ہر دوسرے دن خط لکھ کر 'منظر' بلکہ حضرت اقدسؒ کی مجلس میں معنوی طور پر 'حاضر' رہنا چاہتے ہیں اور فی الحقیقت حضرت شیخؒ اپنے اس مقصد میں کامیاب رہے اور ہمہ وقت حضرتِ اقدسؒ کی توجہ میں رہے اور خوب رہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ قطب الارشاد حضرت رائپوری قدس سرہ سے مکاتبت اور مخاطبت کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ جاننے والوں میں کسی شخص کے بارے میں اگر معلوم ہوا کہ وہ حضرت کی طرف پاکستان جارہا ہے تو وقت کی تنگی کے باوجود دستی رقعہ، مختصر ہی سہی، فوراً لکھ کر حضرتؒ کی خدمت میں پہنچانے کی تاکید کے ساتھ اس کے حوالے کر دیتے تھے۔'

مندرجہ بالا تحریر میں حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ کے جس معاملے کا اپنے بڑوں کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے ان 'محبت ناموں' کو پڑھتے ہوئے قاری محسوس کرے گا کہ وہی فکر اور کڑھن حضرت نور اللہ مرقدہ میں اپنے مخصوص خدام کیلئے بھی تھی۔ انہیں اپنے

چھوٹوں سے بھی اتنا ہی پیار تھا جتنا اپنے بڑوں سے, اور یہ بھی حضرت نوراللہ مرقدہ کے خصائص وکمالات میں سے ہے۔ بڑوں سے استفادہ میں انہوں نے جس تندہی اور جانفشانی سے کام لیا، افادہ اور چھوٹوں کی تربیت میں وہ اس سے کہیں بڑھ کر فکرمند، مضطرب اور بے چین نظر آتے ہیں۔

اپنے چھوٹوں کی معمولی کامیابیوں پر از حد مسرت کا اظہار، ان کی حوصلہ افزائی، ان کی کاوشوں کی قدردانی، لذت مناجات میں ان کو یاد رکھنا، ان کی غلطیوں پر روک ٹوک ہی نہیں بلکہ کڑھن اور قلق، ان کی معمولی تکلیفوں پر بے قرار ہوجانا وغیرہ امور حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی زندگی میں جس طرح نظر آتے ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ **'این المتحابون بجلالی؟'** کا مصداق کون لوگ ہیں اور انہیں **'یغبطھم النبیون والشھداء'** کا بلند رتبہ کیوں کر ملتا ہے۔

بقول حضرت سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم:

'بعض رقعوں بلکہ خطوں کے مندرجات تو اس قدر رسمی ہیں کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض محبوب سے لذتِ مخاطبت و ہمکلامی کے حصول کیلئے تحریر کیئے گئے ہیں۔ گویا حضرت شیخ کا اصل مقصد غالب کے الفاظ میں اس کے سوا کچھ نہ تھا ؎

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے'

حبیب الرحمٰن، جامع مسجد گلاسگو
۲/ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ

نوٹ:- بعض مکاتیب کے اخیر میں آئندہ دیگر چند حضرات مثلاً مولانا شاہد صاحب مولانا حبیب اللہ صاحب مدنی، مولانا اسماعیل بدات صاحب وغیرہ کے مکتوب الیہ کے نام بھی خطوط اس میں پائیں گے، تو اشکال ضرور ہوگا کہ حضرتؒ کے مکاتیب میں ان حضرات کے خطوط کیسے آ گئے، مگر حضرت کے مکتوب کے اخیر میں اگر جگہ ہوتی تو حضرت شیخؒ فرما دیتے کہ اگر تجھے کچھ لکھنا ہو تو اپنی طرف سے لکھ دے، تو یہ خطوط حضرت کی اجازت سے لکھے گئے ہیں۔ اگرچہ ان میں دوستانہ شکوے شکایت، نوک جھونک بھی کہیں پائی جاتی ہے، جو ان حضرات کی موجودہ شخصیتوں کے شایان شان شاید کسی کو نظر نہ آئے، مگر اس کو ان حضرات کی اس وقت کی کم سنی پر محمول کیا جائے۔

از

مرتب



مدینہ منورہ میں مدرسۃ العلوم الشرعیہ کا صدر دروازہ۔
یہ عمارت توسیع حرم نبوی کے بعد اب احاطہ حرم کا حصہ بن چکی۔



مدرسہ شرعیہ میں اس حجرے کا دروازہ جہاں حضرت شیخ رحمہ اللہ وصال کے وقت مقیم تھے۔

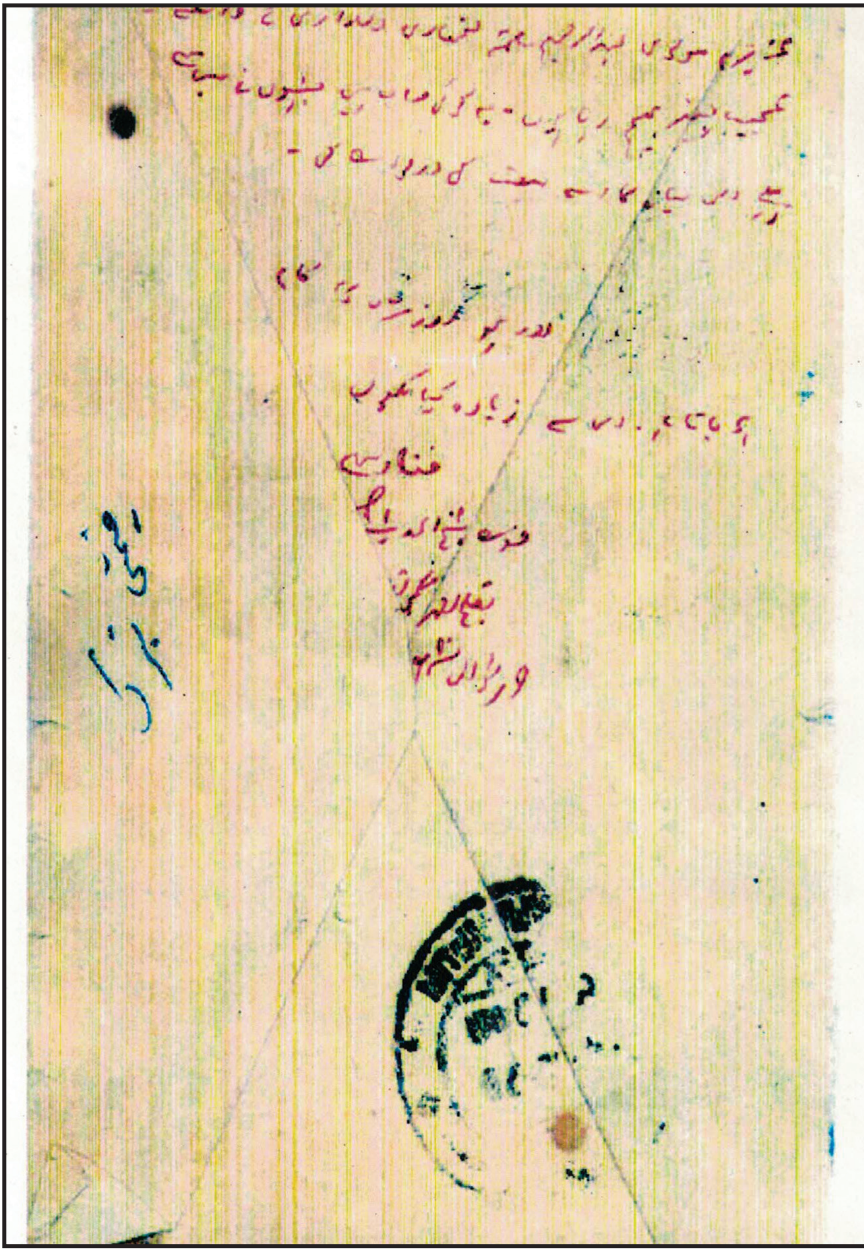


وہیل چیئر جو حیات مبارکہ کے اخیری ایام میں حضرت شیخ رحمہ اللہ کے زیر استعمال رہی۔



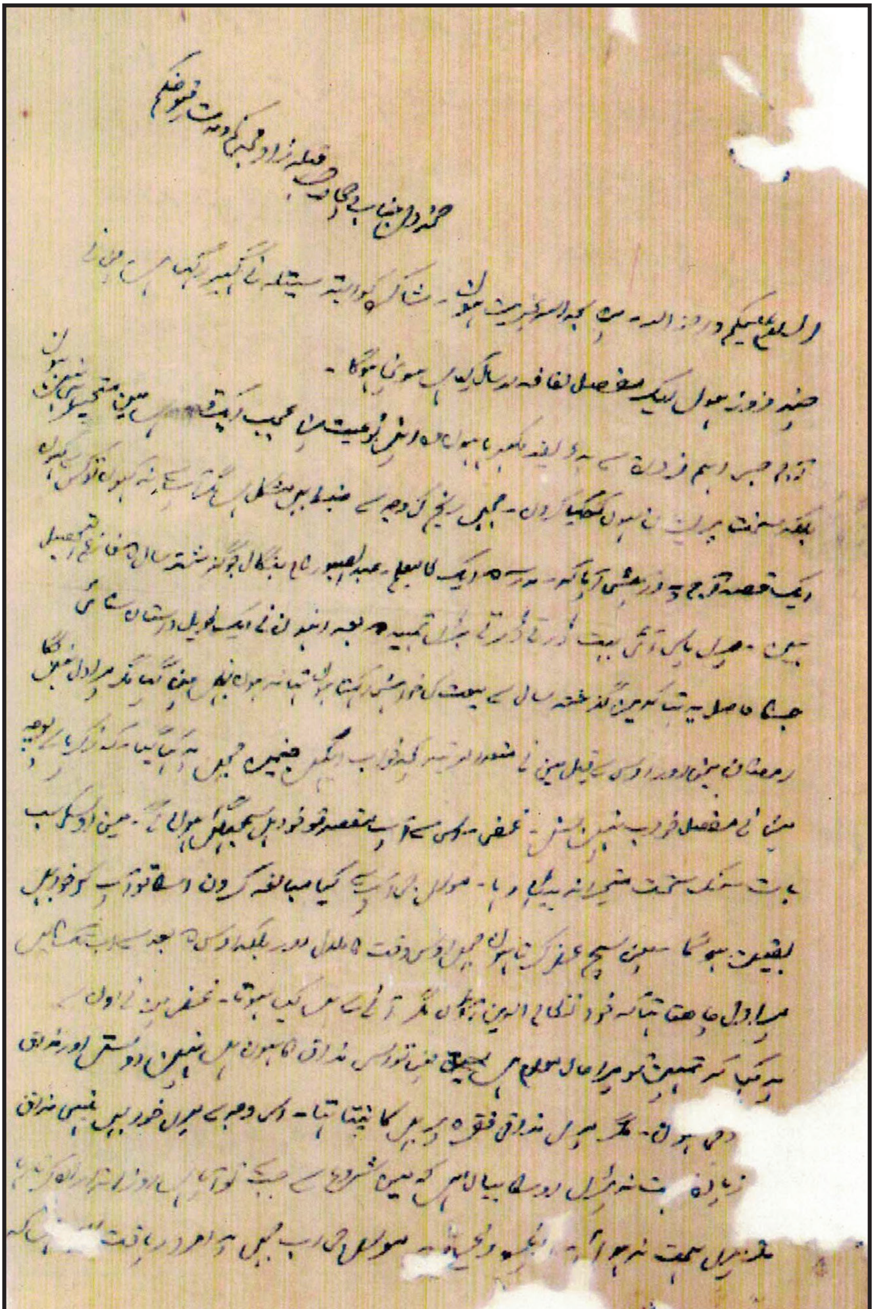
وہ بستر جہاں حضرت شیخ رحمہ اللہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

قریب میں وہ بوتلیں (drips) اور سٹینڈ بھی نظر آرہا ہے جنہیں آخری لمحات میں مصروف خدمت رہنے کی سعادت میسر آئی۔



حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ نے ۹ شوال ۹۰ ھ کو یہ تحریر ارسال فرمائی:

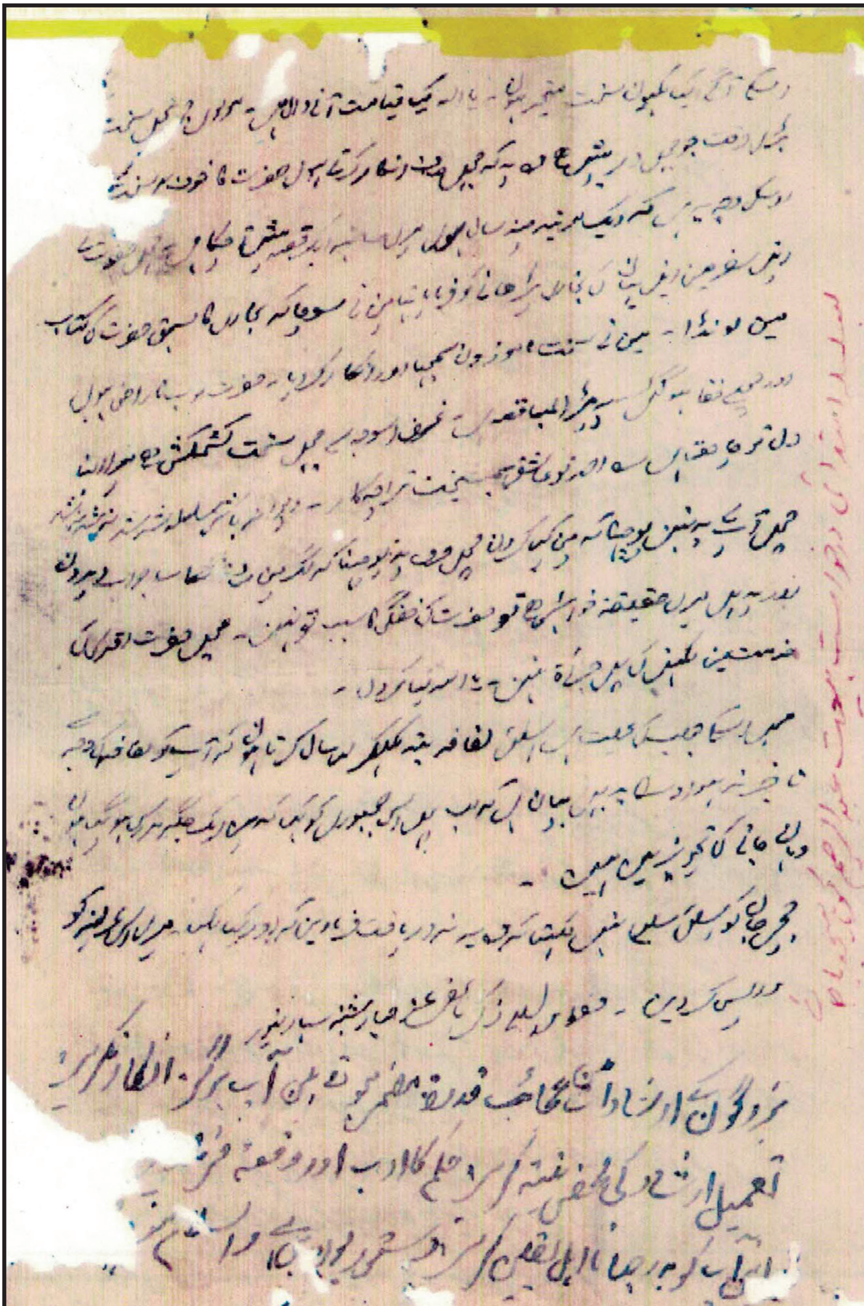
عزیز عبدالرحیم! تمہاری دلداری کے واسطے ایک عجیب چیز بھیج رہا ہوں۔ یہ کوئی صاحب ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اس سیہ کار سے بیعت کی درخواست کی، اور تمہیں معلوم ہے کہ..'



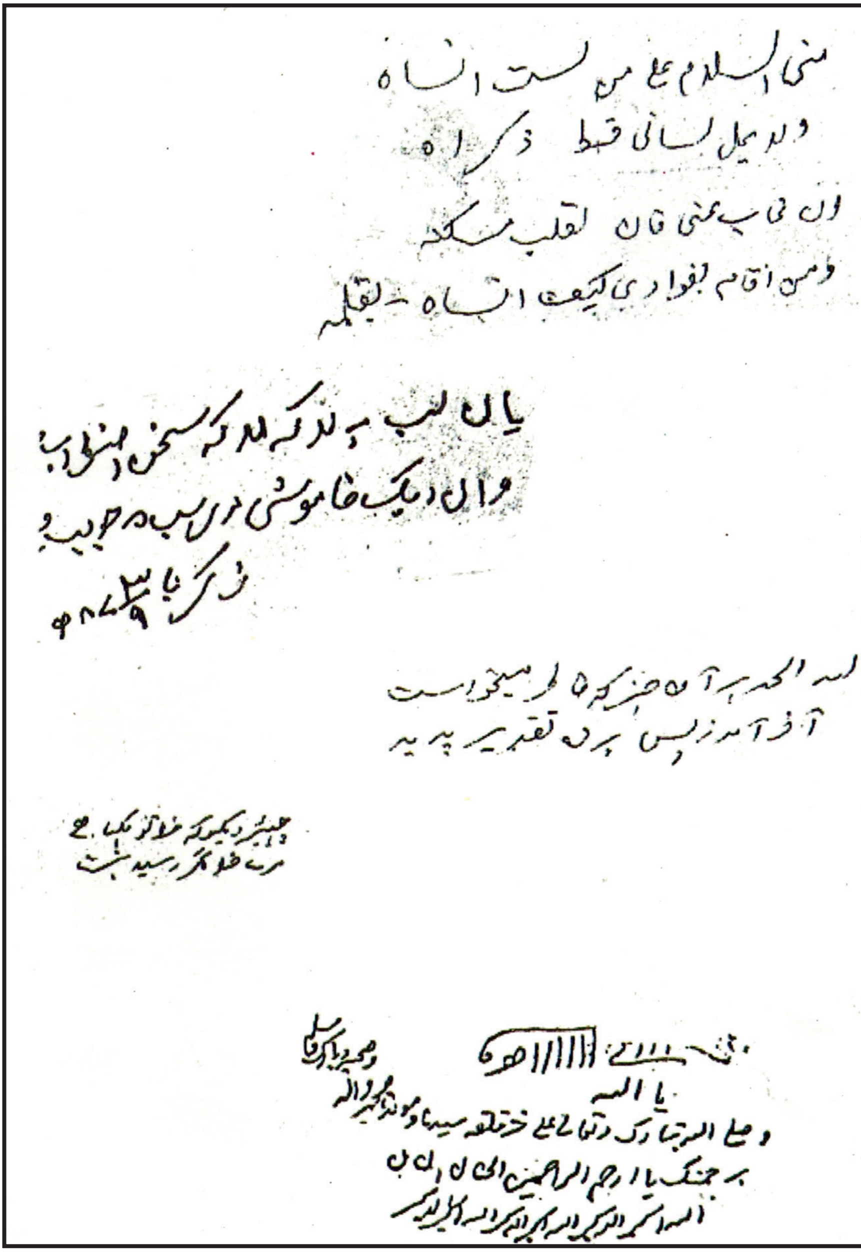
مخدوم جناب چچا صاحب قبلہ زاد مجدکم و دامت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یہ تحریر حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کا وہ مبارک گرامی نامہ ہے جو انھوں نے اس بیعت کی درخواست پر اپنے چچا بانی تبلیغ حضرت مولانا الیاس صاحب قدس سرہ کی خدمت عالی میں بھیجا۔



اس میں حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کا جواب بھی نظر آرہا ہے جو انہوں نے اس کے آخر میں تحریر فرمایا۔


منی السلام علی من لست انساہ
ولا یمیل لسانی قط ذکراہ
ان غاب عنی فان القلب مسکنہ
ومن اقام بفوادی کیف انساہ - لقلبہ

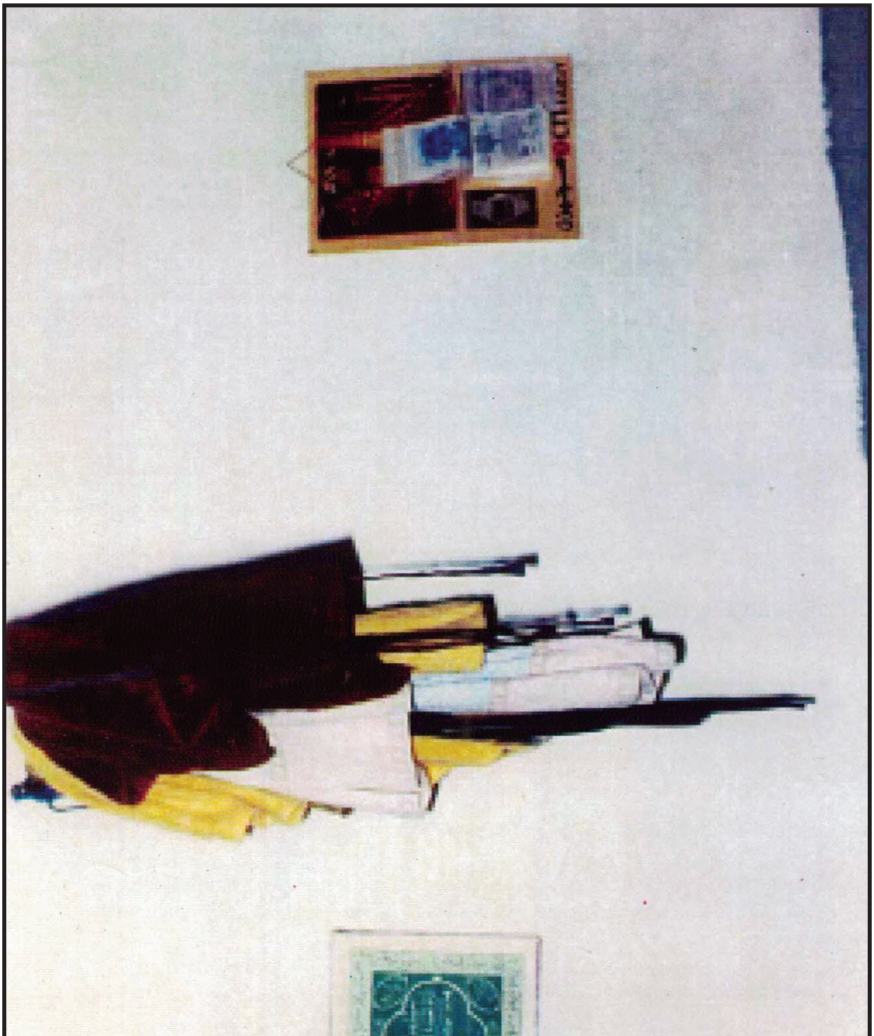
یاراں لب بہ [illegible] سخن [illegible]
وان دیگ خاموشی در لب [illegible]
زکریا [illegible]

الله الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

[illegible]
[illegible]

[illegible] وصحبہ وبارک وسلم
یا اللہ
و صلی اللہ تبارک وتعالی علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ
برحمتک یا ارحم الراحمین الله الله الله
الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر

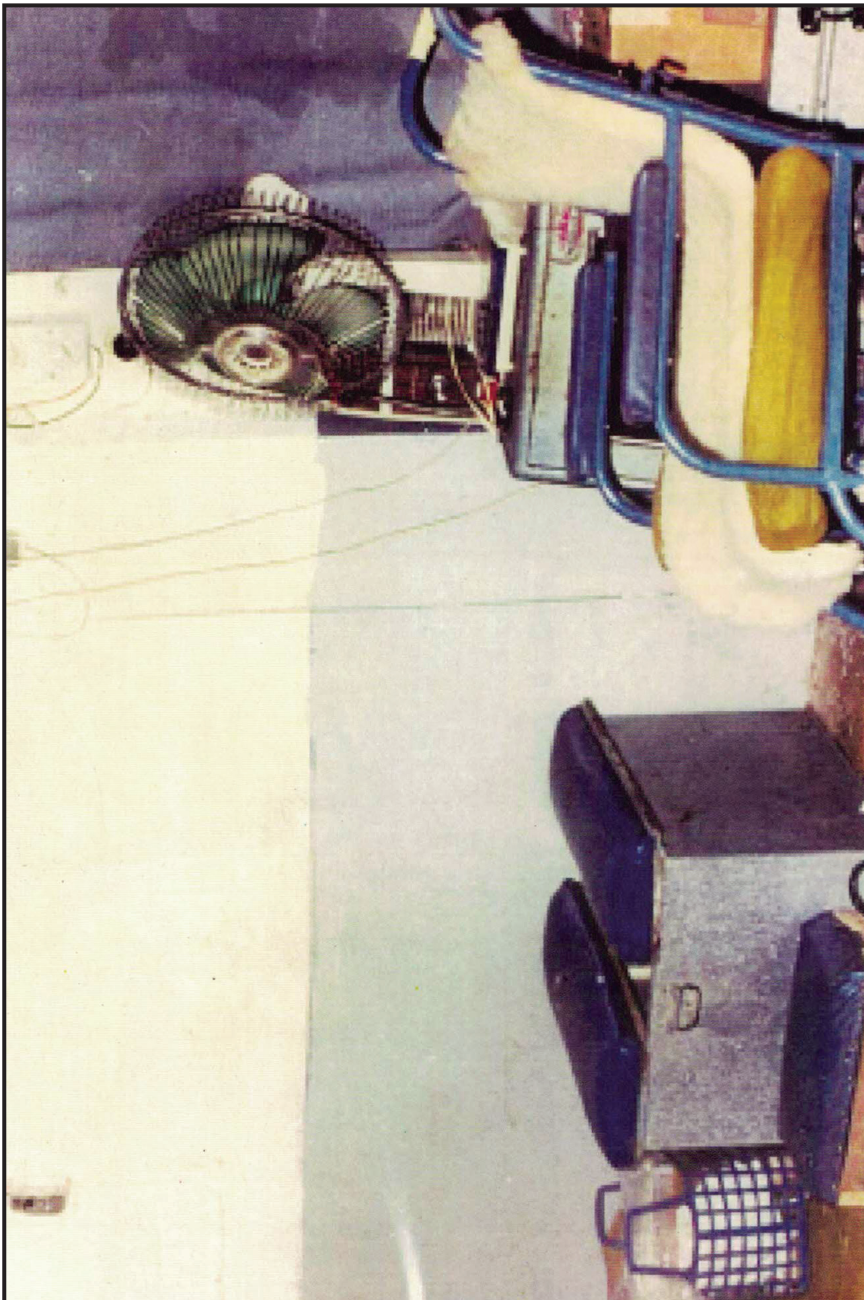
حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ کے دست مبارک سے لکھے ہوئے چند اشعار جو مولانا یوسف متالا صاحب کے نام انہوں نے بہ کمال شفقت ومحبت اس وقت تحریر فرمائے جب آنکھوں میں موتیا اتر آنے کی وجہ سے وہ خود لکھنے پڑھنے سے معذور ہو چکے تھے۔



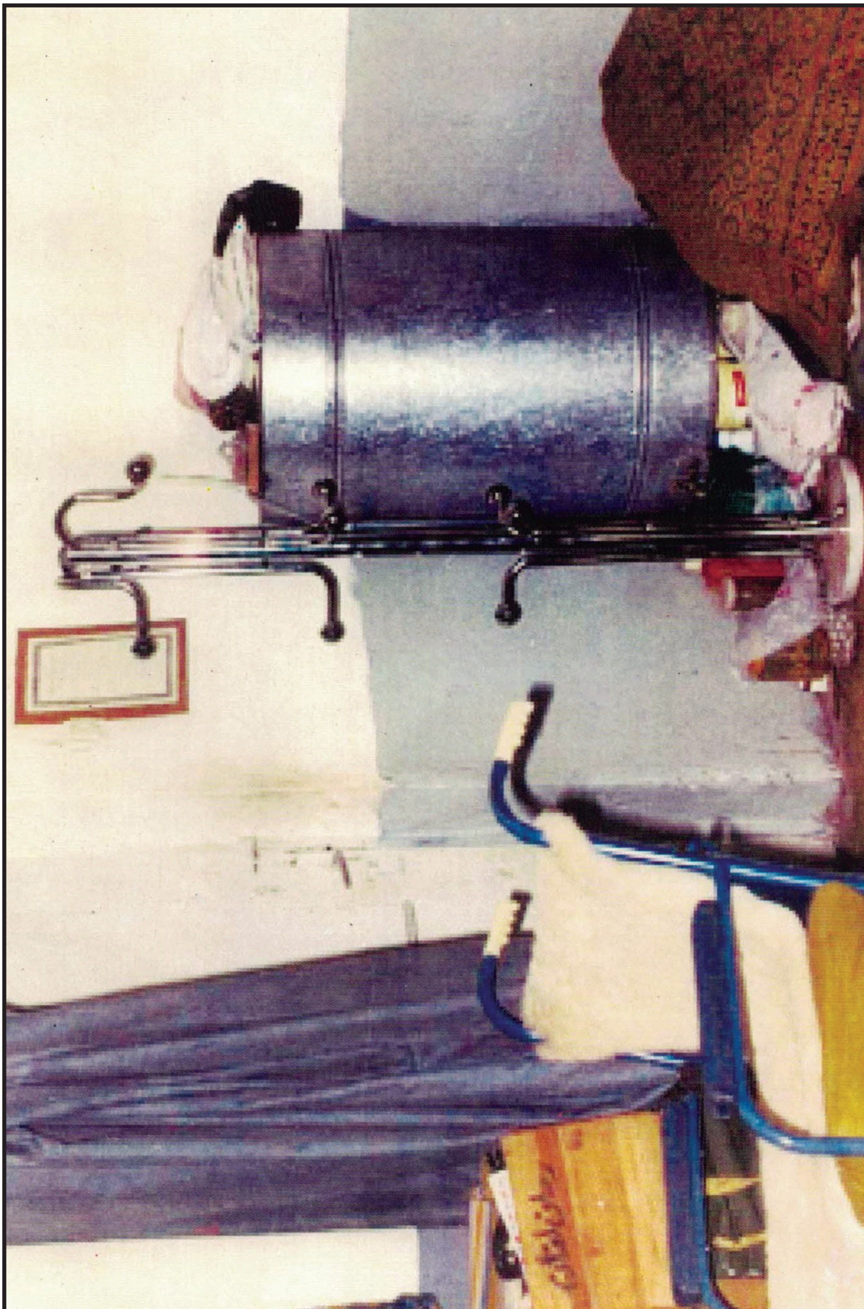
مدرسہ شرعیہ میں حضرت شیخ کے حجرہ مبارکہ میں حضرت کے زیر استعمال تولیے
اور وہ چادریں جو پردہ کرانے کیلئے استعمال کی جاتی تھیں۔



بستر مبارک کی ایک اور تصویر، سرہانے حضرت کا پاندان، اگالدان اور وہ پرانی لنگی رکھی ہے، جو آخری لمحات میں منہ پونچھنے کیلئے اس اللہ کے بندے کے زیر استعمال رہی جس کی مجلس ذکر میں ائمہ حرم بھی مؤدب حاضر ہو کر کسب فیض کیا کرتے تھے۔



وہیل چیئر، پنکھا اور کموڈ



زمزم کا ٹینک، جو حضرت شیخ رحمہ اللہ کے حجرہ مبارکہ میں تھا۔

☆...... 1 ......☆

1384 - 1387 ھجری

/

1964 - 1967 عیسوی

”میں اپنے دوستوں کو تفریحی فقروں میں متنبہ کرنا چاہتا ہوں منہ چڑھا کر ڈانٹنے کی عادت نہیں۔ جو اس سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو بہت فائدہ ہوتا ہے اور جو لاپروائی کر کے نقصان اٹھاتے ہیں اس سے بہت قلق ہوتا ہے۔“

(یکم جون ۷۵ء/ ۲۲/ جمادی الاولیٰ ۹۵ھ)

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿1﴾

ایک یادگار مکتوب:

حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ نے ۹ شوال ۹۰ھ/ ۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کو یہ تحریر مولانا عبدالرحیم متالا صاحب کے نام ایک لفافہ پر ارسال فرمائی:

'عزیز عبدالرحیم! تمہاری دلداری کے واسطے ایک عجیب چیز بھیج رہا ہوں۔ یہ کوئی صاحب ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اس سیہ کار سے بیعت کی درخواست کی, اور تمہیں معلوم ہے کہ...'

یہ تحریر حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کا وہ مبارک گرامی نامہ ہے جو انہوں نے بیعت کی سب سے پہلی درخواست پر اپنے چچا بانی تبلیغ حضرت مولانا الیاس صاحب قدس سرہ کی خدمت عالی میں بھیجا، اس کے آخر میں حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کا جواب بھی نظر آرہا ہے جو انہوں نے اس کے آخر میں تحریر فرمایا۔ بیعت کی درخواست کرنے والے یہ صاحب مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے ایک بنگلہ دیشی طالبعلم تھے جن کا نام مولوی عبدالصبور ابن حاجی شرف الدین تھا۔اس سے گذشتہ سال انہوں نے دورۂ حدیث کی تکمیل کی تھی۔

اس یادگار مکتوب کا عکس اس حصہ اول کے شروع میں ملاحظہ فرمائیں

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: بانی تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

تاریخ روانگی: ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۶ء

مخدومی جناب چچا صاحب قبلہ زاد مجدکم و مدت فیوضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں بحمد اللہ بخیریت ہوں۔ میں نے چند روز ہوئے ایک مفصل لفافہ ارسال کیا ہے پہنچا ہوگا۔ آج جس اہم ضرورت سے یہ عریضہ لکھ رہا ہوں وہ اپنی نوعیت میں عجب ایک قصہ ہے۔ میں متحیر ہی نہیں ہوں بلکہ سخت پریشان ہوں کہ کیا کروں۔ مجھے رنج کی وجہ سے ضبط بھی مشکل ہے مگر آپ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں۔

ایک قصہ آج یہ پیش آیا کہ مدرسہ کے ایک طالب علم عبد الصبور نامی بنگالی جو گذشتہ سال کے فارغ التحصیل ہیں میرے پاس آئے اور ڈرتے ڈرتے بڑی تمہید کے بعد انہوں نے ایک طویل داستان سنائی جس کا حاصل یہ تھا کہ میں گذشتہ سال سے بیعت کی خواہش رکھتا ہوں۔ تھانہ بھون بھی گیا مگر میرا دل نہیں لگا۔ رمضان میں اور اس سے قبل میں نے متعدد مرتبہ کچھ خواب دیکھے جن میں مجھے یہ کہا گیا کہ زکریا سے پوچھو۔ میں نے مفصل خواب نہیں سنے۔ غرض اس سے آپ مقصد تو خود ہی سمجھ گئے ہوں گے میں اس کی سب بات سن کر سخت متحیر یا نہ بیٹھا رہا۔

مولوی جی! آپ سے کیا مبالغہ کروں اس کا تو آپ کو خود بھی یقین ہوگا میں سچ عرض کرتا ہوں مجھے اس وقت کا ملال اور بلکہ اس کے بعد سے اب تک دل چاہتا تھا کہ خود

نظام الدین آؤں مگر آنے سے ہی کیا ہوتا۔غرض میں نے ان سے یہ کہا کہ تمہیں تو میرا حال معلوم ہے میں تو اس مذاق کا ہوں ہی نہیں۔ دوستی اور مذاق کا آدمی ہوں مگر میرے اس مذاقی فقرے پر بھی وہ کانپتا تھا۔اس وجہ سے میری خود بھی ہنسی مذاق کی زیادہ ہمت نہ پڑی۔اس کا بیان ہے کہ میں شروع سے جب سے تو آیا ہے روزانہ ارادہ کرتا رہا مگر میری ہمت نہ ہوئی۔

مولوی جی! اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ اس کے آگے کیا لکھوں سخت متحیر ہوں۔ یا اللہ کیا قیامت آنے والی ہے۔مولوی جی مجھے سخت پریشانی ہے اور بڑی دقت درپیش ہے وہ یہ کہ مجھے صاف انکار کرتے ہوئے حضرت کا خوف غالب ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ چند سال ہوئے میرے ساتھ یہ قصہ پیش آچکا ہے۔ مجھے حضرت نے اپنے سفر میں اپنے یہاں بخاری پڑھانے کو فرمایا تھا۔ میں نے سوچا کہ بخاری کا سبق ,حضرت کی کتاب ,میں لونڈا, میں نے اسے ناموزوں سمجھا اور انکار کر دیا۔حضرت خوب ناراض ہوئے اور مجھ سے خفا ہو گئے۔ یہ بڑا لمبا قصہ ہے۔غرض اس وجہ سے مجھے سخت کشمکش ہے۔میرا دل تو چاہتا ہے

احمد تو عاشقی بمشیخت ترا چہ کار

دیوانہ باش سلسلہ شد شد نشد نشد

مجھے آپ سے یہ نہیں پوچھنا کہ میں کیا کروں، بلکہ مجھے صرف یہ پوچھنا ہے کہ اگر میں صاف ٹکا سا جواب دے دوں اور یہی میری حقیقتاً خواہش ہے تو حضرت کی خفگی کا سبب تو نہیں؟ مجھے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھنے کی بھی جرأت نہیں۔ یا اللہ کیا کروں؟

مجھے اس کے جواب کی عجلت ہے اس لئے لفافہ بند لکھ کر ارسال کرتا ہوں کہ آپ کو لفافے کی وجہ سے تاخیر نہ ہو۔اس کا یہ بھی بیان ہے کہ اب پھر اس مجبوری کو کہا کہ میں ایک جگہ مدرس ہو گیا ہوں۔ وہاں جانے کی تجویزیں ہیں۔

چچی جان کو اس لئے سلام نہیں لکھا کہ وہ یہ نہ دریافت فرمائیں کہ اور کیا لکھا ہے۔ میرے اس عریضہ کو واپس کردیں۔ فقط والسلام

زکریا عفی عنہ، سہارنپور

چہارشنبہ [۱۳۴۶ھ]

جواب: [حضرت مولانا الیاس صاحب نے اس مکتوب کا یہ جواب تحریر فرمایا]:

بزرگوں کے ارشاد میں عجائب قدرت مضمر ہوتے ہیں، آپ ہرگز انکار نہ کریں۔ تعمیل ارشاد کی محض نیت کریں۔ حکم کا ادب و وقعت فرماتے ہوئے، اپنے آپ کو بدرجہا نااہل یقین کریں، دستور یونہی ہے۔ والسلام

بندہ محمد الیاس

﴿2﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم ۱۳۸۴ھ/مئی ۱۹۶۴ء

محترم المقام قبلہ وکعبہ مکرمی بھائی مولوی عبدالرحیم صاحب اعلی اللہ درجاتکم!

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ آپ کا خط کچھ دن ہوئے ملا تھا مگر چونکہ تعطیل لے کر مکان گیا ہوا تھا اس لئے جواب نہ دے سکا لہٰذا معاف فرمادیں اگرچہ اس مرتبہ آپ کی شکایت کو بجا نہ لا سکا۔ خیر، نرولی چونکہ جی نانی اور نانا مکرم اور ہاجرہ خالہ (ان کی صاحبزادی) حج کرکے آئے ہوئے ہیں اس لئے ان کے تقاضے کی بناء پر مکان جانا ہوا۔ تمام کی طبیعت

وغیرہ سب حالات اب تو بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی ٹھیک ہیں اور گاؤں والوں میں صلح بھی ہوگئی ہے لہٰذا کوئی فکر والی بات نہیں رہی۔

افریقہ سے نرولی کوئی خط نہیں ملا۔ سب اسی کی راہ دیکھ رہے ہیں نہ معلوم کیا بات ہے مجھے ملا تو میں ضرور آپ پر بھیجوں گا انشاء اللہ۔ آج ہی [اس عریضہ کے] ساتھ آپ کے مکان سے دیئے ہوئے پیسے ۲۰ /روپے بھی بھیج رہا ہوں۔

حضرت شیخ کا آپ کے دست مبارک سے لکھا ہوا خط ملا پڑھ کر مسرت ہوئی۔ حضرت نے دوپہر کے ترک طعام کو قابل غور فرمایا تو بھائی تقریباً تین ماہ سے ترک کیا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ کوئی ضعف نہیں بلکہ شام میں بھی تقلیل کی ضرورت ہے۔ دوپہر کا اس لئے ترک کیا کہ بھائی جب کھانا سامنے ہوتا ہے تو میں اتنا نفس پرست ہوں کہ آقائے پاک نیز مشائخ کے اقوال مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے تقلیل نہیں کرسکتا۔ بلکہ جب بیٹھتا ہوں تو قلندرانہ خورد ونوش شروع ہوتا اور پھر وہ دینی دنیوی [اور] صحت ہر اعتبار سے زبردست نقصان کا باعث بنتا ہے لہٰذا ترک اولیٰ سمجھا گیا۔ [البتہ] جب کوئی موقع ہوتا ہے یا مکان وغیرہ جانا ہوتا ہے تو تمام اوقات پھر کھانا شروع کر دیتا ہوں اور بدہضمی وغیرہ کچھ نہیں ہوتی لہٰذا ترک بہتر سمجھا۔

آپ نے بھائی شبیر کے ساتھ تعلق کے متعلق لکھا تو حتی المقدور ناچیز ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور تعلق ٹھیک ہے بلکہ یہ خود میرے محسن ہیں تو مجھے خود اپنے اعتبار سے بھی ان کے اعزاز واکرام کی ضرورت ہے۔ مگر کیا کروں ہر اعتبار سے کمزور ہوں اس لئے شاید ان کے مطالبات حسب منشا پورے نہ ہوتے ہوں۔ علی پٹیل کے متعلق آپ نے دریافت کیا کہ تعلق رکھتا ہے کہ نہیں تو بھائی میں نے اپنی عادت کے مطابق حسب ضرورت ان کے ساتھ تعلق رکھا تھا مگر اب نہ معلوم میں ان کے ساتھی عبدالعزیز کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا

شایداس لئے انہوں نے میرے ساتھ تعلق بالکل چھوڑ دیا تو مجھے تو اپنی من مانی مل گئی اب مجھے کیا ضرورت ہے؟

معمولات پر تھوڑا بہت عمل ہے دعا فرماویں اب امتحان سہ ماہی تقریباً قریب ہے لہٰذا اب زوردار محنت شروع کرنی ہے اللہ مدد فرماوے۔ سنا گیا کہ وہ کفلیتوی طالب تو ان دنوں یہاں سے روانہ ہوا تو نہ معلوم اس نان کھٹائی کا جو بالکل تازہ تھی کیا حال ہوا ہوگا خیر اب ایک اور آدمی یہاں سے شاید آئے گا کچھ دنوں میں، ان کے ساتھ کچھ اللہ نے فراغت دی اور وسعت دلی دی تو بھیج دیں گے۔

اپنی کتابوں پر حسب ضرورت محنت نہ ہونے پر بہت ندامت ہوتی ہے مگر یہ ندامت اپنے درجہ میں رہ جاتی ہے آگے عمل تک نہیں پہونچاتی خدا ہی رحم کرے۔ مکان پر ایک دن دوپہر کو وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر سو گیا تھا تو خواب آیا کہ ہاتھ میں ہدایہ اور نورالانوار ہے تو نورالانوار تو برابر [ٹھیک] اٹھائی مگر ہدایہ اس قدر بوجھل ہوگئی کہ اٹھا ہی نہ سکا۔ [بلکہ] اس کے ساتھ ہی ہاتھ نیچے جھک گیا اور نیچے کیچڑ تھا تو کتاب ایک کونے کی طرف [سے] تھوڑی ملوث ہوگئی۔

تعبیر تو تقریباً ظاہر ہی ہے لہٰذا دعا فرماویں کہ اللہ کتابوں کا حق پورا پورا ادا کرادے۔ طبیعت تو بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی ٹھیک ہے مگر باطن کے علاج کے جاری رکھنے کی سخت ضرورت ہے۔ مولوی کفایت اللہ صاحب پر خط بھی لکھا مگر اس کا کچھ پتہ نہیں کہاں پر ہیں۔ فی الحال حضرت شیخ سے سلام و دعا کی درخواست۔ حضرت شیخ کی صحت کے لئے بعد ختم قرآن و ختم خواجگاں میں نے دعا کروائی تھی۔

فقط

یوسف نرولوی

﴿3﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۲/محرم الحرام ۱۳۸۴ھ/ یکم جون ۱۹۶۴ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذوالمجد والمنن محترم محسنم بھائی مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدکم وکرمکم!

بعد سلام مسنون، طالب خیر مع الخیر ہے۔ آپ کے چند گرامی نامے پے در پے پہونچے پڑھ کر مسرت ہوئی عبدالستار [میرے] آنے سے آٹھ دن قبل یہاں آیا اس لئے نان کھٹائی وغیرہ کھانے کی چیز تو بھیج نہیں سکا, [پھر] جس شام کو میں سورت گیا تھا اس وقت وہ آیا, یہاں آ کر رات کو معلوم ہوا کہ وہ فوراً صبح کو جانے والا ہے اس لئے کپڑا وغیرہ بھی نہ بھیج سکا۔ البتہ ولاچھا کا ایک انگریزی لڑکا جو آپ کے پاس آتا رہتا تھا جسے حضرت شیخ مولانا احمد اللہ صاحب سے بھی کچھ تعلق ہے وہ آنے والا ہے نیز ڈابھیل کا ایک لڑکا بھی آئے گا بہر حال کبھی نہ کبھی انشاءاللہ بھیج دوں گا۔

اب آپ نے جو قلق اور فکر کا اظہار کیا تو بالکل بے جا کیا کیوں کہ میرے خط کو آپ نے غور سے پڑھا ہی نہیں اس لئے اس کے مصداق تک آپ کی رسائی نہ ہوئی۔ میرے خط کا مطلب یہ ہرگز نہ تھا جو آپ نے لکھا بلکہ میرا مقصد آپ نے جو پہلے خط میں لکھا تھا کہ ضعف ہو جائے گا اس کا انکار تھا کہ چند مہینے سے یہ معمول ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ کچھ اثر نہیں۔

اب رہی حضرت شیخ مدظلہم کی بات تو خدا کی قسم میں نے یہ عزم کر لیا تھا کہ ایک دو دن میں ضرور سورت جاؤں گا۔ اتنے میں آپ کا گرامی نامہ پہونچ گیا خیر آج ہی حضرت شیخ پر حکیم فخرالدین صاحب کا مشورہ لکھ رہا ہوں اس خط میں نہیں لکھتا کیونکہ آپ کو ضرور انشاءاللہ اس پر

اطلاع ہو جائے گی ۔میری طبیعت کے متعلق آپ ذرا بھی فکر نہ کریں اللہ بڑا رحیم و کریم ہے ۔

افریقہ سے نہ تو نرولی کوئی خط ہے نہ یہاں مجھے کوئی خط ملا ہے ۔شاید آپ کو ملا ہو تو مطلع فرماویں ۔مولوی سرکار کے یہاں خدا نے فرزند عنایت فرمایا نام یوسف رکھا ہے ۔آپ نے لکھا کہ نور العینی اور......نہیں ملی تو بھائی یہ دونوں چیزیں بھیجی نہیں ۔ شرح منية المصلی کے بارے میں غلطی ہو گئی وہ تو ڈابھیل ایک طالب کو دینے کی تھی ۔نور العینی شبیر نے نہیں دی اور ساتھ میرے اوپر کچھ قرضہ بھی ہے [جو] کچھ زیادہ ہے اس لئے نہ بھیج سکا ۔حضرت شیخ کے لئے عطر بھی اسی لئے نہیں بھیج سکا ۔انشاء اللہ ایک دو ماہ میں قرض ادا کر کے پھر کچھ نہ کچھ بھیج دوں گا ۔

بھائی وہ ازار صرف دو انچ تنگ ہے اس میں کیا حرج ؟ ایک دفعہ ایسا ہو گا پھر عادت ہو جائے گی آپ کو ہمیشہ تو پہننے کی ضرورت نہیں ہوتی اکثر تو لنگی پہنتے ہو پھر بھی اگر نہ ہو سکے تو خیر ۔آئندہ ہفتہ میں منگل کے دن سہ ماہی امتحان شروع ہو گا تین دن ہو گا دعا فرماویں آج خط بھی اسی لئے بہت جلد لکھا ہے کہ رات کو دو بجے تک کی بیداری ہے نیند کا سخت غلبہ ہے ۔

آپ ہو سکے تو ورتھی ایک خط لکھ دیں ۔ میں نے سند بھیج دی اس کے باوجود کسی نے کوئی خط نہیں لکھا مولوی سعید صاحب پوچھتے تھے کہ مولوی عبدالرحیم صاحب کب آویں گے میں نے کہا آئندہ سال ۔

تذکرۃ الخلیل پڑھنے سے مجھے بہت ہی فائدہ ہوا ہے خاص کر حضرت شیخ کی بہت ہی محبت پیدا ہو گئی خدا خوب خوب مستفیض فرماوے ۔امسال آم کی بہت ہی گرانی ہے تقریباً لنگڑا جو دس روپے میں ملتا تھا ایک سو روپے من ملتا ہے ۔

خیر ناچیز کی علمی عملی ترقیات کے لئے ضرور ضرور ہمیشہ دعا فرماویں آپ بہت ہی مبارک مقام پر ہیں خدا مجھ کو بھی ایسے ہی بلکہ حضرت شیخ کی معیت میں پوری زندگی گذارنے

کا شوق عطا فرماوے اور اپنے نیک بندوں کی محبت سے مالا مال کرے۔

فقط والسلام

یوسف نرولوی

آئندہ ہفتہ صالح ...... کی شادی ہے۔ میری ذرا بھی فکر نہ کریں کیونکہ تقریباً تمام تر طلبہ نہایت محبت کی نگاہ سے ناچیز کو دیکھتے ہیں۔

﴿4﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۸ / مارچ ۱۹۶۵ء / ۲۶ / ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ

محترم المقام قبلہ مکرم جناب بھائی عبدالرحیم صاحب زادکم اللہ علما وعملا ورزقا!

بعد سلام مسنون، نہایت مؤدبانہ گذارش ہے کہ گذشتہ روز آپ کا خط ملا اور بہت زیادہ قلق ہوا کہ اس ناکارہ کا خط آپ کو نہیں پہونچا حالانکہ اس میں سب کچھ تفصیل در تفصیل لکھا تھا۔

عرض ہے کہ کچھ دن پہلے والدہ محترمہ کا خط ملا طبیعت ٹھیک ہے۔ انہوں نے کئی روز سے تقریباً رمضان سے آپ کے نام ہم دونوں کا مشترکہ خط لکھا تھے جواب نہ ملنے پر پریشان ہیں دوسرا یہ کہ ناچیز مدرسہ کے انجمن وغیرہ کے کسی کام کے عہدہ پر نہیں ہے کھانا پینا پڑھنا شیوہ ہے۔

گاؤں کی حالت ٹھیک ہے لوگ مطمئن ہیں بعضے بھیل گاؤں چھوڑ کر چلے گئے ہیں کھیتی کا کام بہت ٹھیک چل رہا ہے ناچیز نے اب تک چشمہ نہیں نکلوایا انشاءاللہ دیکھیں گے۔

آپ کا قصیدہ مولوی شمس الدین صاحب کو نہیں دے سکا ہوں کیوں کہ علاج وغیرہ میں کچھ مقروض ہو گیا ہوں اتنے دو ماہ میں صرف ایک یا دو دفعہ چاول کھائے ہیں خیر روڈیشیا

کے متعلق بھائی محمد علی صاحب سند کی نقل لینے کو آنے والے ہیں اب تک نہیں آئے ہیں آج کل خط لکھوں گا ناچیز کو کمزوری زیادہ لاحق ہوگئی ہے دعا فرماویں۔ فقط

نرولی سب کی طبیعت وغیرہ ٹھیک ہے بھائی غلام محمد نرولی میں مدرس ہے ۵۰/ ماہواری تنخواہ ہے تقریباً دس دن میں ہمارا نرولی جانا ہوگا انشاء اللہ آپ کے پورا سال رہنے سے نہایت خوشی ہوئی۔ واقعتاً قسمت والے ہیں نیک بختی کی گیند لے جاتے ہیں خدا اور بھی مزید ترقی عطا فرماوے۔

امسال کچھ علمی رغبت خدا کے فضل وکرم اور آپ لوگوں کی دعاؤں سے زیادہ ہے طبیعت کی ناسازگی کی بنائی پر تھوڑی بہت حتی الوسع محنت کر لیتا ہوں اساتذہ کرام کی نظر شفقت بھی زیادہ ہے بھائی یعقوب فی الحال ترکیسر میں پڑھ رہا ہے وہاں پر مدرسہ قائم ہوگیا ہے کچھ عربی دوم تک شاید تعلیم ہے۔

میرے متعلق کسی قسم کی فکر نہ کریں معاملہ بالکل ٹھیک ہے گاؤں والے لڑکے کے ہمراہ علی خانپوری نے میرے توسط سے آپ پر جو عطر بھیجا تھا وہ شاید کہ آپ کا مطلوبہ تھا تو آپ نے اس کے اوپر بلا واسطہ جواب لکھا کہ نہیں؟ نہ لکھا ہو تو لکھ دیں۔

میں انشاء اللہ آپ کے لئے نیز حضرت شیخ کے لئے کسی آنے والے کے ساتھ عطر بھیجوں گا نیز عید قربانی بعد مکان سے اگر ہوسکا تو آپ کے پیسے بھی بھیج دوں گا نیز قصیدہ بھی لاکر دے دوں گا۔ آپ کے قرض میرے دس روپے عبد العزیز نے ادا کئے ہیں دوسرے دس اس ہفتہ میں انشاء اللہ بھیج دوں گا۔......کو میں نے بہت مطمئن کر دیا ہے فکر نہ کریں آپ کے خط کے ساتھ محمد عزیز پر بھی خط لکھا تھا نہ معلوم ملا کہ نہیں؟ فقط والسلام

تمام کو خصوصاً حضرت شیخ کی خدمت میں سلام ودعا کی درخواست، مولوی یونس کو سلام ودعا کی درخواست۔ فقط یوسف

احقر الانام یوسف نرولوی

﴿5﴾

از: مولانا اسماعیل بدات صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ذیقعدہ ۸۴ھ/ مارچ ۶۵ء

مشفق لکھوں مہربان لکھوں

آپ کو کیا القاب لکھوں

ذوالمجد والمنن قبلہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب زاداللہ تعالی علمہ وعملہ

بعد سلام مسنون، سیاہ کار اسماعیل بدات بخیر وعافیت رہ کر آنجناب کی عافیت کیلئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے۔ امید ہے کہ آنجناب و جملہ احباب بخیر وعافیت ہوں گے۔

عزیزم آنجناب کا خط طویل مدت پہلے ملا تھا اور احقر نے بھی کئی روز سے خط لا کے رکھا تھا لیکن سیاہ کار کی کاہلی اور عدم فرصتی کی وجہ سے جلدی نہیں لکھ سکا لہٰذا حضرت والا سے سیاہ کار کو امید قوی ہے کہ آپ ضرور معاف کردو گے والعذر عند کرام الناس مقبول۔

عزیزم آپ نے ترمذی کی کاپی طلب کی تھی اور احقر نے وعدہ تو نہیں کیا تھا بلکہ سکوت اختیار کیا تھا اور بھیجنے میں نقصان بھی ہے کیوں کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ نقل ہے علی آچھودی کی کاپی سے اور اس کا علم اور مطالعہ کہاں تک ہے جس کی وجہ سے غلطیاں بہت واقع ہوگئی ہیں اور ساتھ ساتھ بہت سی جگہ پر تحریر سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے بیاض چھوڑ دیا تھا وہ آپ کو معلوم ہے اور امسال حضرت الاستاذ مدظلہ تقریر بھی بہت زیادہ کرتے ہیں تو ان تمام باتوں کی وجہ سے احقر نے بھیجنا گوارہ نہیں کیا اور برابر اس کی اصلاح میں مصروف ہوں کہ دوپہر کا قیلولہ ترمذی کی نظر ہوگیا ہے پھر بھی کچھ باقی رہ جائے تو رات کو اصلاح کرتا ہوں آپ خود ہی غور کریں کہ ایسی حالت میں احقر کیسے بھیج سکتا ہے۔

عزیزم آپ جیسے مخلص احباب اور حضرت شیخنا المعظم کی دعا کی برکت ہے کہ احقر امسال کافی محنت کے ساتھ پڑھتا ہے اور رات کو بھی تقریباً ایک ڈیڑھ بجے تک برابر کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں جب کہ احقر نے آتے وقت حضرت شیخ مدظلہ سے دعاء کی درخواست کی تھی کہ حضرت آپ دعا کریں کہ احقر امسال دورہ پڑھنے والا ہے تو شیخ نے فرمایا تھا کہ خداوند قدوس تمہیں حدیث پاک کے ظاہری و باطنی علوم سے نوازے تو واقع میں یہ حضرت کی اور آپ حضرات کی دعاؤں کی برکت ہے کہ خداوند قدوس نے سیاہ کار کو محنت کرنے کی توفیق عطاء کی۔

عزیزم آپ ضرور دعا کریں اور حضرت شیخ مدظلہ سے اور دیگر احباب سے بھی دعا کی درخواست کریں کہ خداوند قدوس اور زیادہ محنت کر کے پڑھنے کی توفیق عطاء کرے اور لغویات سے باز رکھے۔ عزیزم سہارنپور آنے کا ارادہ تو ضرور ہے لیکن ابھی تک طے نہیں کیا ہے کیوں کہ یوسف بھی انکار کرتا ہے اور شبیر انگار نے ابھی تک پختہ ارادہ نہیں کیا ہے اگر شبیر تیار ہو جاوے تو ہم دونوں ضرور انشاء اللہ آئیں گے۔

میں نے اس وجہ سے پختہ ارادہ نہیں کیا ہے کہ چونکہ پیسے کا معاملہ ہے اور گھر سے تو اتنے زیادہ پیسے مانگ نہیں سکتے کیوں کہ احقر نے ابھی تقریباً ۵۰ روپے کی کتابیں خریدی ہیں اس کے پیسے ادا کرنا ہے اور لامع کے پیسے بھی گھر سے ہی دئے ہیں تو آخر گھر والوں کی رعایت بھی ضروری ہے لیکن پھر بھی احقر کوشش کر رہا ہے۔ کچھ پیسے تقریباً آدھا خرچ تو موجود ہے آپ لوگ دعا کریں کہ خداوند قدوس اسباب مہیا کر دیوے تو انشاء اللہ ضرور حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔

مولانا کا بھی اپنے صاحبزادہ کو حضرت کے پاس بھیجنے کا ارادہ ہے لہٰذا اس کے لئے بھی حضرت سے دعاء کی درخواست کریں فی الحال ہمارا اسباق زور وشور کے ساتھ چل رہے ہیں اور بڑا لطف آتا ہے۔

مؤطا مالک بھی مہتمم صاحب کے پاس گیارہ بجے چھٹی کے بعد ہوتی ہے ابھی تو بخاری شریف کی پانچویں حدیث حدیث ہرقل چل رہی ہے حضرت شیخ بھی امسال خوب تقریر فرمارہے ہیں آپ حضرات دعا کریں کہ خداوندقدوس اس اخیری سال میں محنت سے پڑھنے کی توفیق عطاء کرے اوراساتذہ کے ادب واحترام کی توفیق عطاء کرے۔

عزیزم معمولات روزانہ ناقص ادا ہوتے ہیں خصوصاً تسبیحات وغیرہ تو آپ دعا کریں کہ خداوندقدوس اس کمی کو پورا کرنے کی اور معمولات اور برابر پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطاء کرے اور ذکر تو برابر جاری ہے اورذکر تو کر کے ہی سوتا ہوں چاہے رات کو دو بج جاویں۔

عزیزم ایک خاص کام ہے اوروہ یہ ہے کہ **بذل المجهود** کی دوسری جلد آپ تلاش کریں چاہے پرانی ہو یا ردی ہی میں مل جاوے ضرور اس کو تلاش کریں اور مطلع کریں بس اورتو کیا لکھوں کوئی چیز سمجھ میں نہیں آتی بس اتنی درخواست ہے **يا اخى شيئا من دعائك ولا تنسنا۔**

فی الحال گاؤں کی کوئی خبر نہیں ہے گاؤں کے لئے حضرت شیخ سے خصوصی طور پر دعا کی درخواست کریں اور اگر بقرعید پر گھر جانا ہوا تو انشاءاللہ تقریر کرنے کا ارادہ ہے آپ دعا کیجئے کہ خداوندقدوس سینہ کو کھول دیوے اور زبان پر ایسی بات لاوے جو کہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرے۔عبدالرحیم ملیک نے موسالی سے ملازمت چھوڑ دی ہے۔

دعائے خیر میں یاد فرماتے رہیں اور حضرت شیخ مدظلہ سے سلام عرض کریں اور دعا کی درخواست کریں اور مولوی محمد یونس صاحب اور مولوی محمد ہاشم جوگواڑی اور مولوی غلام محمد صاحب ترکیسری اور مولوی اسماعیل صاحب کچھولوی وغیرہم سے سلام عرض کریں اور دعا کی درخواست کریں اور مولوی علی سارودی ، مولوی ہاشم بھٹی ، عبدالقادر راون والا وغیرہم سلام

عرض کرر ہے ہیں اور دعا کی درخواست کرر ہے ہیں۔

عزیزم آپ نے لامع کے پیسے کا بہت جلدی تقاضہ کیا حالانکہ ایک مہینہ کا وعدہ تھا **فیا للعجب والغرب**۔ پیسے آپ کو پہونچے یا نہیں اطلاع بھی نہیں کی **فیا للعجب والغرب**۔ خیر ایسا ہی چلتا ہے۔ فقط والسلام

راقم السطور العبد العاصی الراجی الی عفوالباری

سیاہ کار اسماعیل بن ابراہیم بداتِ غفرلہ ولوالدیہ

بنام: مولانا غلام محمد صاحب ترکیسری:

عزیزم جناب مولوی غلام محمد صاحب ترکیسری صاحب سلمہ، بعد سلام مسنون، احقر اسماعیل بخیر وعافیت رہ کر آنجناب کی عافیت کیلئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے۔

عزیزم آپ کے حالات تو معلوم ہی نہیں ہوئے آپ نے خط بھی نہیں لکھا کیا بات ہے۔ اگر احقر کی طرف سے کوئی تکلیف پہونچی ہو تو معاف کریں۔ دیگر یہ کہ آپ کے پیسے روانہ کرنے میں دیر ہوگئی ہے کیوں کہ ایسے عوارضات پیش آئے کہ جن کی وجہ سے روانہ نہیں کرسکا۔

ایک جگہ پر کتابیں کم قیمت میں مل رہی تھی تو میں نے لے لیں۔ تقریباً ۵۰ روپے کی کتابیں خریدی ہیں تو اس کی وجہ سے میں نہیں بھیج سکا لہٰذا معاف فرما دیں۔ فی الحال سیاہ کار تعطیل میں آستانہ عالی پر حاضری کی کوشش میں ہے انشاء اللہ اگر آنا ہوا تو پیسے آپ کو دست بدست پہونچ جائیں گے کچھ پیسے جمع ہو گئے ہیں آپ حضرات دعا کریں کہ خداوند قدوس غیب سے اسباب مہیا کر دیوے اور دل کی تمنا پوری کرے، دعائے خیر میں یاد فرماتے رہیں اور اپنے دوست واحباب وغیرہم سے بھی دعاء کی درخواست کریں۔ فقط والسلام

محتاج دعا

اسماعیل بداتِ نرولوی غفرلہ ولوالدیہ

﴿6﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹ محرم ۱۳۸۵ھ / [۱۰ مئی ۱۹۶۵ء]

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون،

کل کے ڈاک کے پلندوں میں تمہارا پرچہ بھی ملا۔ جس سے عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کی شادی کی تفاصیل معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے عزیز موصوف کی شادی کی خبر کا بہت انتظار رہا۔ بار بار سہارنپور کے خطوط میں دریافت کرتا رہا اور عزیز غلام محمد نے [بھی] اپنی شادی کے فراغ کی خبر دی تھی۔ اس سے بھی دریافت کیا تھا مگر اس وقت تک فراغ کی خبر نہیں ملی تھی۔ تمہارے خط سے فراغ کی تفصیل سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ بندہ کی طرف سے مبارکباد بھیج دیں۔ بلکہ یہی پرچہ بھیج دیں۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ زوجین میں محبت عطا فرمائے اور اس تقریب سعید کو طرفین اور ان کے اقارب کے لئے دارین کی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔

تم نے بہت ہی اچھا کیا کہ شادی میں شرکت کی۔ جب میں وہاں موجود نہیں تھا تو میری اجازت کی ضرورت نہیں تھی بالخصوص جب کہ ناظم صاحب اور مفتی مظفر صاحب کا مشورہ جانے کا تھا تو ضرور جانا چاہئے تھا۔ البتہ جو اسباق ناغہ ہوگئے ہیں وہ قاری مظفر صاحب اور مولوی یونس صاحب سے اپنے التجاء اور الحاح اور میری سفارش سے پورا کرلو۔ ۲۲۱

عزیز مولوی عبدالرحیم و غلام محمد، مولوی اسماعیل اور عبدالعزیز کو خط لکھو تو میرا بھی سلام لکھ دیں۔ تم نے خط میں [پہلے] خط نہ لکھ سکنے کی معذرت لکھی وہ صحیح ہے۔ لیکن

مولوی عبدالرحیم کی شادی کی اطلاع کی وجہ سے مجھے تمہارے خطوط کا شدت سے انتظار رہا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، ۹ محرم ۸۵ھ

7

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۱۳ محرم ۸۵ھ / [۱۴ مئی ۱۹۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے گرامی نامہ حضرت جی نمبر کے لئے مضمون کی طلب میں آیا تھا۔ اول تو گرامی نامہ اتنی تاخیر سے پہونچا کہ آپ کی تحریر کردہ تاریخ پر جواب پہونچ ہی نہیں سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اس نا کارہ کو اس قسم کے مضامین لکھنے کی بالکل عادت نہیں اور نہ اس قسم کے مضامین سے مناسبت ہے۔

حضرت اقدس مدنی اور حضرت اقدس رائپوری نوراللہ مرقدھما کے وصال پر بہت سے احباب کے اصرار ہوئے ، اسی طرح دوسرے اکابر کے انتقال پر احباب کے اصرار ہوتے رہے مگر یہ نا کارہ انکار ہی کرتا رہا۔ اس نا کارہ کے حوالے سے ان اکابر کی سوانحوں میں جہاں کہیں مضامین چھپے ہیں اس کی صورت یہ رہی کہ تالیف کرنے والے احباب آ کر ان کے احوال دریافت کرتے رہے اور یہ نا کارہ اپنی معلومات سے جواب عرض کرتا رہا۔

عزیز مولوی محمد یوسف صاحب مرحوم کی ولادت ۲۵ جمادی الاولیٰ ۳۵ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۷ء سہ شنبہ کو ہوئی۔ ۲ جمادی الثانی دوشنبہ کو عقیقہ ہوا۔ اس کے بعد اس کے سوا کیا لکھوں۔

کان مملوکی فاضحی مالکی

إن ھذا من اعاجیب الزمن

ابتدا میں وہ میرا چھوٹا بھائی تھا، میرا شاگرد تھا، زیر تربیت تھا۔ وہ میری نالائقی، سخت مزاجی کی وجہ سے اپنے والد صاحب یعنی میرے چچا جان نور اللہ مرقدہ کی بہ نسبت اس نا کارہ سے بہت زیادہ ڈرتا تھا۔ چچا جان کے احکام کو وہ پدرانہ ناز کی وجہ سے اور اپنے بچپن کی وجہ سے کبھی کبھی ٹال دیتا تھا لیکن اس نا کارہ کی سخت مزاجی کی وجہ سے میرے کہنے کو نہیں ٹالتا تھا۔ چچا جان کو بعض اوقات یہ ارشاد فرمانا پڑتا کہ 'یوسف سے فلاں کام لینا ہے تمہارے کہنے سے جلدی کرے گا'۔

دہلی کے حضرات کا چچا جان پر بہت اصرار ہوتا کہ صاحب زادہ سلمہ کو شادی میں ضرور ساتھ لاویں۔ مگر مرحوم اپنے طلب علم میں اس قدر منہمک تھا کہ اس کو یہ حرج بہت نا گوار گذرتا۔ بسا اوقات اگر اس کی نوبت آئی کہ ان اوقات میں اس نا کارہ کا دہلی جانا ہوا تو عزیز مرحوم مجھ سے جاتے ہی وعدہ لے لیتا کہ بھا جی! فلاں جگہ جانے کو آپ نہ کہیں۔ اور جب چچا جان ارشاد فرماتے کہ یوسف کو بھی ساتھ لے لیجیو تو میں یہی معذرت کرتا کہ اس نے آتے ہی مجھ سے یہ وعدہ لے لیا کہ میں نہ کہوں۔ یہ تو ابتدا تھی۔

اس کے بعد مرحوم نے ہوائی جہاز سے وہ پرواز کی کہ وہ آسمان پر پہونچ گیا اور یہ نا کارہ زمین ہی پر اس کی بلند پروازی کو دیکھتا رہا۔ چچا جان کے وصال کے بعد ہی ایک پرواز اس نے کی۔ جس کے متعلق اس نا کارہ اور حضرت اقدس رائپوری نور اللہ مرقدہ کا یہ خیال ہوا کہ چچا جان نور اللہ مرقدہ کی نسبت خاصہ منتقل ہوگئی اور ہر بات میں اس کا خوب خوب مشاہدہ ہوتا۔ اس کے بعد سے اس کی ترقیات کو دیکھتا رہا۔

حضرت مدنی قدس سرہ کی وفات کے بعد سے مرحوم میں ایک جوش کی کیفیت پیدا ہوئی اور کسی بڑے سے بڑے ذی وجاہت شخص کے سامنے بھی اپنی بات کو نہایت جرأت اور

بے خوفی سے کہنے کا ظہور ہوا اور بڑھتا چلا گیا۔ اس کے بعد حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہ کے وصال کے بعد اس کی گفتگو اور تقاریر میں انوار و تجلیات کا ظہور پیدا ہوا۔ کیا بعید ہے کہ ان دونوں حضرات کی خصوصی توجہات اور مرحوم کے ساتھ خاص شغف اور محبت کا ثمرہ یہ ہو۔

انہیں چیزوں کا یہ اثر ہوا جو اس ناکارہ نے شروع میں شعر میں ظاہر کیا تھا کہ پھر یہ ناکارہ اس سے مرعوب ہونے لگا کہ اس کے اصرار پر مجھے اس کی مخالفت دشوار ہوگئی۔ اس کا اثر تھا کہ گذشتہ سال اپنی انتہائی معذوریوں اور مجبوریوں کے، امراض کی شدت کے باوجود جب مرحوم نے اس پر اصرار کیا کہ تمہیں حج کو میرے ساتھ ضرور چلنا ہوگا تو میری انکار کی ہمت نہ ہوئی اور جب میں نے اپنے امراض کا اظہار کیا اور کہا کہ میرے اعذار کو نہیں دیکھتے؟ مرحوم نے کہا کہ خوب دیکھ رہا ہوں مگر میرا جی چاہتا ہے کہ آپ ضرور چلیں۔

آخیر میں اللہ جل شانہ نے اپنے لطف وکرم کی وہ بارش فرمائی کہ مجھ جیسے بے بصیرت کو [بھی] بہت سی چیزیں کھلی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔ اس قسم کی باتیں نہ لکھنے میں آتی ہیں اور نہ لکھنے کو دل چاہتا ہے۔ صرف ایک عورت کے خواب پر اس عریضے کو ختم کرتا ہوں۔ خواب تو مرحوم کے حادثہ کے بعد لوگوں نے عجیب عجیب دیکھے اور لکھے۔ لیکن یہ خواب چونکہ اس ناکارہ کے نزدیک لفظ بہ لفظ واقعہ ہے اس لئے لکھوا رہا ہوں۔ اس حادثے پر اپنے قلبی تعلقات کے موافق نیز اپنی قلبی ضعف وتحمل کے موافق اثرات تو بہت ہی عام ہوئے۔

ایک عورت کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ کسی وقت بھی چپ نہ ہوتی تھی۔ ہر وقت روتی رہتی تھی۔ بار بار وضو کرتی اور تسبیح لے کر بیٹھ جاتی۔ وہ اس حال میں ایک دفعہ وضو کر کے تسبیح لے کر بیٹھی تھی کہ اس کو غنودگی آگئی۔ اس نے عزیز مرحوم کو دیکھا وہ فرمار ہے ہیں کہ کیوں پاگل ہوگئی۔ مرنا تو سب ہی کو ہے۔ تعلق مالک سے پیدا کیا کریں، بندے سے نہیں۔ اس پر اس نے والہانہ انداز میں یوں کہا حضرت جی! آخر ایک دم ہی ہوا کیا؟ مرحوم نے کہا ” کچھ

بھی نہیں۔ کچھ دنوں سے جب میں تقریر کیا کرتا تھا تو مجھ پر تجلیات الٰہی کا خاص ظہور ہوتا تھا۔ اس مرتبہ جب میں رات کو تقریر کر رہا تھا تو ان کا اتنا زیادہ ظہور ہوا کہ میرا قلب ان کا تحمل نہ کرسکا اور دورہ پڑ گیا۔ اس کے بعد مجھے ایک بہت بڑا گلاب کا پھول سنگھایا گیا۔ اس کے ساتھ میری روح نکل گئی۔ بس اتنی ہی سی بات ہوئی''۔ فقط

عزیز مرحوم کی پہلی شادی میری سب سے بڑی لڑکی سے ۳ محرم ۵۴ھ کو مظاہر علوم کے سالانہ جلسہ میں ہوئی تھی۔ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے نکاح پڑھایا تھا۔ چونکہ پہلے سے کوئی تجویز نہ تھی۔ عین وقت پر چچا جان نے فرمایا ''نکاح کا ارادہ ہے''۔ اس لئے اس وقت رخصتی نہ ہوئی۔ تقریباً ایک سال بعد چچا جان کی آمد پر اسی طرح فوری طور پر بلا سابقہ تجویز کے رخصتی ہوگئی۔ ۲۳، ۲۴ رمضان دوشنبہ اور سہ شنبہ کی درمیانی شب میں ۱۲ بج کر ۴۰ منٹ پر عزیز ہارون سلمہ کی ولادت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے اس کو اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ فقط والسلام

زکریا، مظاہر علوم

۱۳ محرم ۸۵ھ،

بقلم محمد عاقل غفرلہ

﴿8﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۵ محرم ۸۵ھ / [۱۶ مئی ۱۹۶۵ء]

عزیز گرامی قدر! عافاکم اللہ وسلم،

بعد سلام مسنون، بہت شدت کے انتظار کے بعد آج آپ کا نرولی سے چھوٹی خالہ

کالکھوایا ہوا خط ملا۔ میں نے جو خط آپ کولکھا تھا اس کا اب تک جواب نہ ملا۔ خیر اور اس خط پر آپ نے تاریخ بھی نہیں لکھی۔ خیر آج ہی آپ کا ہدیہ عطر پہو نچ گیا, جزاکم اللہ۔ لیکن میری بدقسمتی کہ عطر سارا شیشی میں سے اس ڈبے میں گرا ہوا نکلا۔ تھوڑا سا شیشی میں ملا۔ خیر نیز کبیری شرح منیہ موصول نہیں ہوئی۔ دیگر تمام چیزیں پہو نچ گئیں۔ ۱: کپڑا، ۲: لنگی، ۳: ۴ شیشیاں عطر کی، ۴: حلقہ، ۵: کاپی، ۶: نان خطائی، ۷: چشمہ، ۸:......

نورالعین [سرمہ] نہیں پہنچا۔ شاید بھیجا نہ ہو۔ خیر! بردارم آپ بہت سستی کرتے ہیں اور مجھ کمزور کو آپ کے خط کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ خصوصاً آپ کی طبیعت کا زیادہ فکر رہتا ہے۔ خیر اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وقوت کے ساتھ علم وعمل سے مالا مال کرے اور اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے۔ آمین

یہ ایک خط کی نقل ہے جو حضرت شیخ صاحب نے پاکستان کے ایک رسالے کے لئے (حضرت جی نمبر) مضمون کی طلب پر لکھوایا تھا۔ آپ کو ارسال ہے۔ دوستوں کو بھی پڑھوادیں۔ کیونکہ آپ حضرات ان چیزوں کے مشتاق ہیں اس لئے ارسال ہے۔ مولوی اسمٰعیل صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کریں اور کہہ دیں کہ بقیہ اصلاح کردہ اجزاء بھی کسی آنے والے کے ہاتھ بھیجتے رہیں۔ میں ان کو بھی انشاء اللہ مستقل خط لکھوں گا۔ اساتذۂ کرام کی خدمات میں مؤدبانہ سلام مسنون۔ فقط والسلام

احقر عبدالرحیم۔ ۱۵ محرم ۸۵ھ دوشنبہ

۲۰ روپے ابھی پہونچے نہیں ہیں۔ چھوٹی خالہ کی طبیعت کیسی ہے، اس سے واقف کریں۔ اوراس خط کو بھی محفوظ رکھیں۔ مجھے نزلہ، زکام سخت ہورہا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کے نقصان سے آنکھوں کو، دماغ کو، اور بالوں کو اور بقیہ سارے اعضاء کو بھی محفوظ فرمائے۔ آمین۔ اسماعیل بھائی کا خط آج پہونچ گیا ہے۔

﴿9﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷ محرم ۸۵ھ [۲۸ مئی ۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہونچا۔ یہ ناکارہ پہلے لکھ چکا ہے کہ تقلیل طعام کے بارے میں طبیب کا مشورہ اہم اور ضروری ہے۔ اس بارے میں جو کچھ مشورہ کرنا ہو طبیب ہی سے کرنا چاہئے۔ بندہ تو اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ اعتدال کی رعایت ضروری ہے۔ نہ افراط ہو نہ تفریط۔ صحابۂ کرامؓ کے تقلیل طعام کے قصے سب برحق، لیکن ان کے قویٰ ان چیزوں کے متحمل تھے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۔ ۲۷ محرم ۸۵ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، جہاں تک میرا اندازہ ہے، حضرت شیخ صاحب کی رائے بالکل ترک طعام کی نہیں ہو رہی ہے، اگرچہ فی الحال آپ کو ضعف نہ ہو۔ اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ آپ سے یہی ہے کہ تھوڑا سا دوپہر کو بھی کھالیا کریں اور پھر کبھی حضرت پر خط لکھنے کا اتفاق ہو تو اس کی اطلاع فرماویں۔

اس کا خیال رکھیں کہ دوسروں کے خطوط آپ نہ لکھیں۔ نیز لمبی باریک تحریر نہ لکھیں۔ مختصر اور سادہ مضمون لکھا کریں۔ حضرت کی مشغولی اور ضعف بصارت کو ہمیشہ سامنے رکھ کر خط لکھیں۔ یہ احقر کا ناقص خیال ہے پھر تو جیسی جناب کی رائے۔ لیکن آئندہ اپنے معمول (طعام کے بارے میں) سے احقر کو مطلع فرماویں تو بہتر ہوگا۔ امتحان کی کامیابی کے

لئے دل سے دعا کررہا ہوں اور انشاءاللہ کرتا رہوں گا۔ ان حضرات کو بعد سلام مسنون یہ پیغام پہنچادیں اور درخواست دعاء۔

فقط والسلام

عبدالرحیم از سہارنپور

﴿10﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸صفر ۸۵ھ / ۱۷جون ۶۵ء

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہنچا۔ امتحان کی کامیابی سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا فرمائے۔ قوت حافظہ کے لئے اس ناکارہ کے رسالہ فضائل قرآن کے ختم پر ایک مجرب عمل لکھا ہے۔ اس کا اہتمام کریں۔ ویسے بھی اس ناکارہ کے رسائل کا مطالعہ میں رکھنا میری ملاقات کا بدل ہے۔

فقط والسلام

محمد زکریا عفی عنہ، سہارنپور،

بقلم احسان، ۱۸صفر ۸۵ھ

﴿11﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۰/صفر ۱۳۸۵ھ/ ۱۹/جون ۱۹۶۵ء

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا ایکسپریس ڈیلیوری کارڈ پہونچا۔ اس کی بالکل ضرورت نہیں تھی۔ سہارنپور یہ خط معمولی ڈاک سے دیر میں پہونچتا ہے۔ مژدہ

عافیت سے بہت مسرت ہوئی اللہ کا شکر ہے لیکن جب تک صحت تامہ نہ ہو جائے آنے میں جلدی نہ کریں مبادا مرض کا کچھ اثر [باقی] رہنے سے [مرض] عود کر آئے۔

یہاں آج کل گرمی کی بہت زیادہ شدت ہے بارش بالکل نہیں ہوئی جس کی وجہ سے لواب چل رہی ہے۔تم نے احیاء العلوم کے متعلق بہت اچھا کیا دریافت کرلیا میری نیت سے بالکل نہ لانا اس لئے کہ میرے پاس پہلے سے موجود ہے دوسری کی ضرورت نہیں۔اس ناکارہ کے پاس وہ بھی ہے اور اس کی شرح بھی موجود ہے۔ والدین کی خدمت میں بشرط سہولت سلام مسنون، فقط والسلام

محمد زکریا عفی عنہ سہارنپور

بقلم احسان ۲۰ر صفر سنہ ۸۵ھ

از کاتب سلام مسنون والتجاء دعاء کاتب ۲۴ر جون کو دہلی جارہا ہے۔

﴿12﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹ ربیع الاول ۸۵ھ [۸ جولائی ۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، آپ کا مرسلہ ہدیۂ سنیہ عطر عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کی معرفت پہنچ کر موجب منت ہوا۔اس تکلیف فرمائی کی بالکل ضرورت نہ تھی۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ آپ کو دارین میں اس کا بہترین بدلہ عطا فرماوے، اپنی رضا و محبت عطا فرماوے۔ مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے۔ نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم عبدالرحیم، ۹ ربیع الاول ۸۵ھ

﴿13﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹ جمادی الاولیٰ ۸۵ھ [۱۵ ستمبر ۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت عنایت نامہ پہونچا۔ **معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی**۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے دارین کی ترقیات سے نوازے۔ تہجد کی توفیق بھی نصیب فرماوے۔ نتیجۂ امتحان سے بھی مجموعی طور پر مسرت ہے۔ اللہ کا شکر ہے **نماز اور معمولات میں دل [نہ] لگنے کی پروانہ کریں۔ اہتمام سے کرتے رہیں۔ انشاءاللہ دل بھی لگنے لگے گا**۔ یہ ناکارہ بھی دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۹ جمادی الاولیٰ ۸۵ھ

﴿14﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰ جمادی الثانی ۸۵ھ [۱۵ اکتوبر ۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت عنایت نامہ پہونچا۔ تمہاری بیماری کی خبر سے قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماویں۔ صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد بسم اللہ سمیت، الحمد شریف سات مرتبہ، اول آخر درود شریف سات سات مرتبہ اہتمام سے پڑھا کریں۔

عزیز مولوی عبدالرحیم نے بھی تمہارے لئے دعا کرنے کو کہا تھا۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۰ جمادی الثانی ۸۵ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، حضرت صاحب سے دعا کی درخواست کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماویں۔ احقر نے ایک خط بھی لکھا ہے جو آج انشاء اللہ پہونچ جائے گا۔ مژدۂ صحت کا شدت سے انتظار ہے۔ براہ کرم جلد از جلد مطلع فرماتے رہیں۔ اس وقت حضرت صاحب کے دست مبارک سے تمہارے لئے تعویذ لکھوایا ہے۔ انشاء اللہ آج روانہ کردوں گا۔ چھوٹی خالہ سے سلام مسنون و دعا کی درخواست کردیں۔ جملہ اعزہ واقارب سے سلام مسنون۔ اور ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت نے جو عمل لکھوایا ہے تو اس کے پڑھ لینے کے بعد ورم کی جگہ اس طرح دم بھی کرلیا کریں کہ لب کا کچھ حصہ اس پر گرے اور پانی پر دم کر کے تھوڑا پی بھی لیا کریں۔

چونکہ ڈاک بہت ہی زیادہ جمع ہوگئی ہے اس لئے مختصر لکھوادیا ہے۔ اور احقر نے اس کا تکملہ کردیا۔ بہت ہی مجرب عمل ہے بہت اہتمام سے کریں۔ بھائی غلام احمد صاحب سے سلام مسنون۔

فقط

احقر الوریٰ عبدالرحیم

۱۰ جمادی الثانی ۸۵ھ، چہارشنبہ

﴿15﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷رجب ۸۵ھ [یکم نومبر ۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت آپ کا ایکسپریس ڈیلیوری خط پہونچا۔ آپ نے جوابی پر اپنا پتہ بھی نہیں لکھا۔ ایسا نہیں چاہیئے تھا۔ بغیر پتے کے کارڈ راستے میں پھاڑ لئے جاتے ہیں۔ اس سے مسرت ہوئی کہ تعویذ سے فائدہ ہوا اللہ مبارک کرے۔ انشاء اللہ ختم بخاری شریف کے موقعہ پر آپ کو یاد رکھا جائے گا۔ خود مولوی عبدالرحیم ہی کو میں نے آپ کا کارڈ دے دیا ہے کہ وہ ختم کے موقعہ پر یاد دلا دے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۷رجب ۸۵ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، احقر بخیر ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بخیر ہونگے۔ آج آپ کا خط پہونچ گیا۔ اللہ کا شکر ہے کہ طبیعت روبصحت ہے۔ اللہ کا احسان ہے مالک کا شکر ہے۔ اللہ کرے کہ امتحان میں بھی اچھی کامیابی نصیب ہو۔ اپنی طبیعت کے احوال جلد جلد بھیجتے رہیں۔ نیز یہ کہ آپ کی بیماری بالکلیہ ٹھیک ہوئی یا نہیں؟ اس کے متعلق ضرور تحریر کریں۔ ورم بالکل درست ہوگیا ہے یا نہیں؟ مجھے فکر ہورہا ہے براہ کرم تحریر کریں۔

آپ نے جو شعبان میں جلد آنے کے متعلق پوچھا ہے تو میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ شعبان کی ۲۶، ۲۷ کو آویں۔ اس سے قبل نہ آویں۔ اس لئے کہ آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے آپ گھر اچھی طرح شعبان میں آرام کریں اور خوب اچھی طرح معمولات کی

پابندی کے ساتھ سیر وتفریح کریں اور بالکل اخیر شعبان میں آویں۔

دوسرا یہ کہ یہاں سردی بھی بہت ہوتی ہے اور **بیماری کا اثر جوانی کی وجہ سے معلوم نہیں ہوتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا اثر ہوتا ہے۔** میرا مخلصانہ وہمدردانہ مشورہ عزیز کے لئے یہی ہے۔ پھر آپ کو اختیار ہے۔ مزید یہ کہ زیادہ محنت ہرگز نہ کریں۔ اتنی محنت کریں کہ جس سے اللہ جل شانہ کامیابی نصیب فرمادیں۔ آج والدہ کو بھی خط لکھ دیا ہے۔ عزیز شبیر سے سلام۔ وقت بالکل نہیں ہے۔ بہت مشکل سے کل سے لے کر آج ظہر تک یہ خط پورا کیا ہے۔ اس کا جواب اور آمد کی تاریخ کا ارادہ لکھیں۔ فقط والسلام

عبدالرحیم، ۸ر رجب ۸۵ھ

﴿16﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۰ر شعبان ۸۵ھ/۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، پرسوں اتوار کی شب میں عشاء کے وقت تمہارا تار پہونچا تھا۔ کل دوشنبہ کو تمہارے خط کا شدت سے انتظار رہا خیال تھا کہ جب تم نے شنبہ کو تار دیا ہے تو ایک مفصل کارڈ بھی ملے گا مگر بڑی شدت سے انتظار رہا اور آج منگل کو بھی ابھی تک پہونچا نہیں۔

اہتمام کی وجہ سے خط لکھوا رہا ہوں بہت ہی فکر ہے مفصل اطلاعات ایک کارڈ پر روزانہ لکھتے ہی رہا کرو یہ میں پہلے دو خطوں میں لکھ چکا ہوں کہ میں نے اپنی انتہائی معذوری کے باوجود جب کہ حرارت بھی کئی دن سے ہے ۱۸ر نومبر شنبہ کو دہلی کا وعدہ کرلیا ہے اور پنجشنبہ کو واپسی ہے۔

میرا تو خیال ایکسپریس خط لکھنے کا تھا مگر مولوی غلام محمد نے کہا کہ ایک دن لیٹ پہونچتا ہے میرا بھی تجربہ یہی ہے کہ معمولی ڈاک ۹ بجے پہونچتی ہے اور ایکسپریس اہتمام کی وجہ سے بعد ظہر پہونچے گا یہاں پر دعاؤں کا خاص طور سے بہت زیادہ اہتمام کیا جارہا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، ۱۰ر شعبان ۸۵ھ

حضرت ہر وقت کچھ نہ کچھ وہاں کے متعلق دریافت کرتے رہتے ہیں آج چھاپی سے بھی خط آیا پالنپور سے ۷ ہزار مسلمان ہجرت کر رہے ہیں خدا تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

﴿17﴾

از: مولانا محمد سعید صاحب رحمہ اللہ، مہتمم جامعہ حسینیہ، راندیر

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۴ر رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ/ ۵ر جنوری ۶۶ء

عزیزم یوسف متالا سلمہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنعزیز کا خط پہونچا جس میں صرف ایک سال کے لئے حضرت شیخ الحدیث متعنا اللہ بفیوضہ الجاریۃ کی خدمت میں سہارنپور رہنے کی اجازت چاہی ہے۔ حسب طلب ایک سال کی اجازت دیتا ہوں حق تعالیٰ حضرت کے فیوضات سے آنعزیز کو بیش [از] بیش مالا مال فرماویں آمین۔ مبارک ایام میں جامعہ اور ناچیز کو دعا میں نہ بھولیں۔ بھائی عبدالرحیم و غلام محمد ومولوی کمال الدین، مولوی علی خانپوری وغیرہ سے سلام۔ والسلام خیر ختام

ناچیز محمد سعید راندیری

﴿18﴾

از: مولانا محمد سعید صاحب رحمہ اللہ، مہتمم جامعہ حسینیہ، راندیر

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴؍جنوری ۶۷ء/ ۲۳؍رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ

عزیزم سلمہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، خیریت جانبین مطلوب

تمہارا خط پہونچا۔ گذشتہ سال تم نے جو مضمون اجازت لینے کے لئے لکھا تھا بعض باتوں کی وجہ سے خصوصی طور پر تم کو ایک سال کے لئے اجازت لکھ بھیجی تھی جس کے بعد کچھ ناپسندیدہ باتیں بھی اس کے اثرات میں یہاں پیدا ہوئی تھیں اساتذہ نے بھی یہی سمجھا تھا ایک سال والی بات بس یونہی ہے آگے دیکھ لیا جائے۔ لیکن میں نے تم پر اعتماد ہونا ظاہر کیا تھا وثوق کے ساتھ لیکن اب وہی بات سامنے آئی، جس سے دل کو افسوس ہوا خیر بہر حال اب ناچیز اجازت نامہ لکھ دینے سے مجبور ہے اور معذور۔ والسلام

ناچیز محمد سعید راندیری

﴿19﴾

از: مولانا عبد الرحیم متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ/ جنوری ۱۹۶۶ء

عزیزم محترم عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے آپ کے خطوط پہونچتے رہے اور ان کے جوابات احقر اور حضرت والا کی طرف سے بھی جاتے رہے امید ہے کہ سب پہونچ گئے ہوں گے۔

آج کے خط سے اختلاج کی کیفیت سے بہت قلق ہوا لیکن یہ سب کمزوری کی وجہ

سے ہورہا ہے انشاء اللہ ٹھیک ہوجائے گا بندہ نے ایک ۱۰ روپے کا لفافہ تمہارے نام نرولی کے پتہ سے لکھا تھا جو تمہیں پرسوں مل جانا چاہئے تھا امید ہے کہ بدھ کے دن نہ سہی تو جمعرات کو تو ضرور مل گیا ہوگا اور وہ تمہارے لئے انشاء اللہ اکسیر عظیم بنا ہوگا۔

تمہاری بھابھی کا کئی دن سے کوئی خط نہیں آیا۔ میری طرف سے تو نہ پوچھنا لیکن اپنے طور پر پوچھ لینا کہ کیوں نہ لکھا؟ اس کے نام ایک منی آرڈر بھی روانہ کیا ہے اس کی رسید لکھوالینا رمضان المبارک کے بقیہ ایام کی حفاظت کی اس کو تاکید کردینا۔

حضرت شیخ نے یہ سارا جھگڑا صرف اس لئے کیا ہے کہ رمضان میں پہونچ جاویں اس لئے آپ حتی الوسع بھائی محمد علی کو بھیج کر ان تک پہونچا دیں بھائی سے کہہ دیں تمہیں تکلیف تو ہوگی لیکن انشاء اللہ *حضرت اقدس کے کام کی وجہ سے بڑا اجر ملے گا*۔ بندہ ۴، ۵ دن تک گھر پہونچ جائے گا۔

20

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۱رفروری ۶۶ء/ یکم ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ

محترم المقام قبلہ مکرم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدکم وکرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ، بعد سلام مسنون، عرض اینکہ جمعہ کی شب کو آپ کی مرسلہ اشیاء پہونچ گئیں۔ ۲۵ر روپے نان کھٹائی اور تین جوڑے کپڑے نیز والد صاحب کی خیریت سے بھی واقف ہوا اور حضرت شیخ مدظلہم سے بھی عرض کردیا ہے۔

احقر کے تمام امور بفضلہٖ تعالیٰ اپنی خواہش کے مطابق پورے ہوئے اور مدرسہ قدیم میں لیٹنے کی اجازت مل گئی نیز ایک الماری کی بھی اجازت مل گئی ہے سامان وغیرہ کتب

وغیرہ کے رکھنے کے لئے اور اسباق اب تک شروع نہیں ہوئے انشاءاللہ پرسوں بدھ کے روز شروع ہوجائیں گے۔ والدہ محترمہ پر بہت روز ہوئے خط لکھ دیا تھا لیکن اب تک کوئی جواب نہیں آیا امید ہے کہ آجائے گا اگر آپ حضرات پر کوئی خط ہو تو مطلع فرماویں۔

ایک ضروری امر عرض ہے کہ آپ کی جو مشکوۃ مکان پر ہے اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ اگر صاف ہے اور کام آسکتا ہے تب تو کوئی آنے والا ہو تو کتاب بھیج دیں اور اگر صاف لکھا ہوا نہیں ہے تو میری جماعت میں سے کوئی لینے کو تیار ہو تو قیمت سے بیچ کر پیسے بھیج دیں میں یہاں لے لوں گا تاکہ کچھ لکھنے کے کام آسکے پھر جو کچھ آپ کی سمجھ میں آسکے اور تو کیا عرض کروں۔

یہ خط سورت کے پتہ سے لکھا ہے خدا کرے کہ آپ سورت ہی میں ہوں۔ کب تک ہسپتال میں رہنا ہوگا تحریر فرماویں والد صاحب، بھائی صاحب وغیرہ کی خدمت میں سلام و دعا کی درخواست ہے۔ حضرت کی طبیعت ٹھیک چل رہی ہے ڈاک کا ہجوم بہت زیادہ ہے اب تو پرسوں شام سے پاکستانی ڈاک بھی شروع ہوگئی خدا ہی خیر کرے۔ مولوی سلیمان لکھ رہے ہیں اور مولوی غلام محمد عید الاضحٰی کے بعد جانے کا کہہ رہے ہیں۔

ابھی آپ کا خط حضرت نے دیا اس میں میں نے لکھ دیا ہے اس سیاہ کار کے لئے ضرور بالضرور دعا فرماتے رہیں احقر تقریباً ہمیشہ معمول کے طور پر آپ کے لئے دعا کرتا ہے۔ مولوی معین الدین پرسوں کو پاکستان جارہے ہیں بعد سلام جو کچھ ہوا ہو معافی کے لئے فرماتے ہیں۔ چھوٹی خالہ و دیگر خالاؤں کی خدمت میں بعد سلام دعا کی درخواست۔ اور کیا لکھوں؟ مولوی غلام محمد کی طرف سے بھی سلام قبول فرماویں۔ فقط والسلام

یوسف متالا،

مؤرخہ ۲۱رفروری، بروز دوشنبہ

﴿21﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ذیقعدہ ۸۵ھ/فروری-مارچ ۱۹۶۶ء

محترم المقام قبلہ مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدکم وکرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، واضح ہو کہ آپ کا والا نامہ موصول ہوا تھا پڑھ کر واقعہ سے قلق ہوا افسوس سے کیا فائدہ سوائے دعائے مغفرت کے۔ آج بھائی غلام محمد صاحب کا مفصل خط ملا اور والدہ کے بھیجے ہوئے پیسے مجھے اب تک موصول نہ ہوئے انشاءاللہ پہونچ جائیں گے۔

دیگر یہ کہ آپ نے پیسوں کے بارے میں جو صورت لکھی اسکے متعلق مجھے کوئی اشکال نہیں البتہ ۲۵ روپے تو ماہانہ آتے ہیں اسکے بجائے ۳۰ بھیج دیا کرو تو انشاء اللہ میں اپنی طرف سے پانچ روپے نکال کر ۱۰ روپے آپ کے نام سے حضرت کی خدمت میں پیش کیا کرونگا کیونکہ تقریباً بیس روپے کی تو ضرورت ہوگی۔

مولوی غلام محمد کا آنا طے ہوگا تو انشاءاللہ تعالیٰ میں ضرور لکھوں گا ان کا آنا اب تک متعین نہیں ہے۔ حضرت شیخ مدظلہ کی طبیعت ملول ہی چل رہی ہے پھر بھی دن رات کے معمولات بحالہا ہیں والد صاحب کی علالت کے حال سے اور چچا جان کے حادثہ انتقال سے قلق کا اظہار فرما رہے تھے۔

میرے خیال میں آپ کے بارے میں حضرت شیخ کا یہی رجحان ہے کہ کسی عربی تعلیم میں مشغول ہوجائیں اگرچہ گھر والے تو مکان پر رہنے کو ترجیح دینگے خیر جو بھی مقدر ہو۔ ابھی بعد عصر کی مجلس میں خبر آئی کہ شیخ جی بڈھو کا انتقال ہوگیا دعاء فرمائیں اللہ مرحوم کو

جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت فرماوے۔

ہولی کے موقع پر یہاں تو اطمینان رہا مگر اطراف میں کچھ مقامات پر فساد کے واقعات سنے گئے دعاء فرماویں۔ اللہ جل شانہ امن وامان قائم فرماوے اور موجودہ حالات کو درست فرماوے۔ میں نے ورسٹھی تعزیت کے لئے بھائی یعقوب کے نام خط لکھ دیا ہے۔

احقر کی کتابیں برابر اطمینان سے چل رہی ہیں اور مشکوۃ وجلالین کی کاپی لکھ رہا ہوں مشکوۃ کی مفصل تقریر جو کہ تقریباً ۱۰۰ کے قریب صفحات ہو چکے ہونگے اور جلالین میں کتاب اور حاشیہ کے علاوہ جو بات ہوتی ہے اسکو نقل کرتا ہوں۔ احقر کا ارادہ مشکوۃ شریف خرید کر مولوی یونس صاحب سے ان کی مشکوۃ لیکر اس میں جو کچھ لکھا ہے مکمل نقل کر لینے کا ہے۔ دعاء فرماویں اللہ جل شانہ مدد فرماوے میرے حق میں دعاء فرماتے رہیں یہاں مولوی اسماعیل مولوی غلام محمد اور بھائی شاہد وغیرہم سلام عرض کرتے ہیں تمام متعلقین خصوصاً چھوٹی خالہ سے بعد سلام دعاء کی درخواست۔ فقط والسلام

یوسف

﴿22﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۷/ذیقعدہ ۸۵ھ/ ۹/مارچ ۱۹۶۶ء

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت عنایت نامہ پہونچا تم نے مدرسہ میں ناظرہ پڑھانا شروع کر دیا بہت اچھا کیا جب تک کوئی عربی کی تعلیم کا سلسلہ نہ ملے اس وقت تک ضرور کرتے رہیں البتہ اس کی تلاش رکھیں کہ کوئی جگہ عربی کی تعلیم کے لئے مل جائے والد صاحب کے افاقہ کی خبر سے بہت مسرت ہوئی کئی دن سے شدت سے انتظار تھا۔ عزیز

یوسف اور مولوی اسماعیل سے بھی بار بار دریافت کر رہا تھا کہ ان کے پاس کوئی اطلاع آئی ہو تمہارا خط اور یہ کارڈ عزیز مولوی یوسف کو دے رہا ہوں اگر کچھ لکھنا چاہیں گے تو لکھ دیں گے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم محمد عبداللہ غفرلہ، ۱۷/ذیقعدہ ۸۵ھ

از طرف بندہ زبیر الحسن وشاہد عفی عنہ سلام مسنون درخواست دعا وزیارت متمنی

﴿23﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۰ ذی الحجہ ۸۵ھ [۱۰ اپریل ۶۶ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تم اگر خط نہ لکھو تو میرے سر میں بھی کھجلی اٹھے کہ میں تمہیں خط لکھوں۔ اس کا مبنیٰ تو آپ کے گراں قدر ہدیہ کی واپسی تھی جس کو میں بعد میں لکھوں گا۔ آج کی ڈاک سے قریشی صاحب کا خط آیا کہ اپنی خیریت تار سے لکھو۔ تمہیں اس قسم کی چیزوں کا چونکہ یہاں کے قیام میں اہتمام بہت تھا اس لئے ۱: تو اس کی نقل بھیجنی ہے۔ آج کل پاکستان میں میری بیماری کی خبریں بہت پھیل رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے بڑے خطوط وہاں سے استفسار کے آرہے ہیں۔ ۲: کل مولوی اسماعیل نے آپ کی طرف سے یہ اطلاع دی کہ آپ نے ۱۰/روپیہ ہدیہ بھیجا ہے۔ میں نے کہا واپس کر دو انہوں نے کہا کہ حضرت خفا ہو جائیں گے۔ میں نے کہا بہت اچھا، خفا ہوں تو بیعت توڑ دیں بلکہ خفگی پر آپ ہی ٹوٹ جائے گی۔

پہلی تنخواہ کی تو دوسری صورت تھی اس وقت بھی مجھے گراں گذری تھی جیسا کہ اس

وقت لکھا تھا اگر آپ سیٹھ صاحب ہوتے تو اس سے زیادہ قبول کرتا اگر چہ تم اپنے آپ کو سیٹھ ضرور سمجھتے ہو کہ میری آمد پر ۵۰ ہزار خرچ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر جن احوال کی بنا پر تم مجھ سے جدا ہو وہ میرے نزدیک نظر انداز ہونے کے قابل نہیں ہیں۔ تم جو کچھ میری نذر کرنا چاہا کرو وہ میری طرف سے اپنی اہلیہ محترمہ کی نذر کر دیا کرو کہ اس کی اور تمہاری پریشانی مجھے اپنی پریشانی سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے رزق کا دروازہ مفتوح فرماوے۔

مولوی سعید انگار کا خط آج کی ڈاک سے آیا۔ میں اس کا جواب براہ راست ہی لکھنا چاہوں تھا مگر جو روایات مجھے پہونچی ہیں ان کی بنا پر مجھے یہ گمان ہوا کہ میرے خط کے پہونچنے تک وہ غالباً وہاں نہیں رہیں گے۔ اس لئے آپ کی معرفت وہ خط بھیج رہا ہوں۔ بعد ملاحظہ اگر وہ ہوں تو اہتمام سے ان تک پہونچا دیں اور اگر ابھی تک وہاں نہ پہونچے ہوں تو احتیاط سے رکھیں۔ اور اگر وہاں سے روانہ ہو چکے ہوں تب بھی احتیاط سے رکھیں اور جب ملیں اس وقت دے دیں۔ ورنہ مولوی تقی کے حوالہ کر دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل، ۲۰ ذی الحجہ
شب چہارشنبہ

24

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم صاحب متالا

تاریخ روانگی: ۱۶؍ربیع الاول ۱۳۸۶ھ/۳؍جولائی ۱۹۶۶ء

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون! اس وقت تمہارا کارڈ ایک عشرہ کے بعد پہنچا اس سے پہلا کارڈ بخیر

رسی کا شنبہ کو ملا تھا، اس کے بعد آج دوشنبہ کو دوسرا ملا اور اس عشرہ میں میرے تین کارڈ جا چکے ہیں۔ یاد بے یاد میں اتنا فرق ہوتا ہے۔ ارادہ فوراً کارڈ لکھنے کا تھا مگر یوسف نے بتایا کہ ڈاک میں تمہاری خالہ کا خط بھی ہے، اس لئے لفافہ لکھوا رہا ہوں کہ اسی میں تمہاری خالہ کے خط کا جواب لکھوا کر یوسف کو دے دوں گا کہ وہ اپنا خط اور عزیزان مولوی اسماعیل، عبدالعزیز میں سے کوئی پرچہ رکھنا چاہیں گے تو اسی میں رکھ دیں گے۔

گاؤں والوں کے مدرسہ کیلئے اصرار پر تو کوئی پریشانی کی بات نہیں، محض مدرسہ اور ملازمت کیلئے گاؤں والوں کے اصرار کو بہانہ بنانا مناسب نہیں۔ یہ میں نے چلتے وقت بھی کہہ دیا تھا کہ کہیں عربی کی مدرسی مل جائے تو ضرور کر لینا۔ معلوم نہیں کہ گاؤں والے تمہاری تنخواہ کیا تجویز کرتے ہیں۔

تمہارے جانے کے وقت ڈاک کا بہت ہی فکر تھا لیکن اللہ تعالیٰ مولوی اسماعیل کو جزائے خیر دے میرے اندازہ کے بالکل خلاف وہ بہت اچھی طرح نباہ رہے ہیں۔ عزیز عبدالعزیز نے بھی ایک خط کا جواب از خود لکھ کر پیش کیا تھا بہت اچھا تھا، مگر چونکہ میرے خطوط میں عربی کی دعائیں اور عربی کے فقرے ہوتے ہیں اس کے علاوہ میں عبدالعزیز کے متعلق یہ چاہتا ہوں کہ اس کو کوئی فائدہ پہنچے۔ اس کیلئے میں نے یہ طے کیا ہے کہ وہ قرآن شریف یاد کرے، کل سے شروع کر دیا ہے۔

دہلی کے فسادات کی یہاں کوئی خبر نہیں۔ نہ تو زبانی سننے میں آیا ہے اور نہ اخبارات سے کسی نے نقل کیا ہے۔ عزیز مولوی انعام وغیرہ پرسوں آئے تھے کل صبح واپس گئے۔ انہوں نے بھی فساد وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ آج بھی فریدی صاحب ایک بڑی جماعت کے ساتھ جس میں کلکتہ وغیرہ کے حضرات بھی ہیں انہیں بھی دہلی کے فساد کا کسی کو علم نہیں۔

تمہارا خط اور ساتھ ہی ڈاک میں خالہ صاحبہ کا بھی خط دونوں سن کر میں نے یوسف

سے کہا تھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب بالقابہ کی خدمت میں میری طرف سے ایک شعر لکھ دینا

کہ مرا عاقبت نشاں نہ کرد

یہ حربہ ہم نے بھی بہت چلائے ہیں۔اور بارہا تمہیں اپنے اور حضرت نوراللہ مرقدہ کے خطوط کے واقعات سنائے ہیں۔اس کا وار آپ نے مجھ ہی غریب پر کیا۔

کیا گلے رقیب کے کیا طعنۂ اقربا

تو ہی اگر نہ چاہے بہانے ہزار ہیں

بہر حال نہایت طیب خاطر اور مسرت کے ساتھ تمہیں ملازمت کی اجازت ہے۔ البتہ یہ جی ضرور چاہتا ہے کہ عربی کی اونچی کتابوں کی کہیں جگہ مل جائے تو وہ استعداد کو بڑھانے اور باقی رکھنے کیلئے زیادہ مفید ہے۔محض محترمہ کا قرب یا خالاؤں کے اصرار سے علمی استعداد ضائع نہ ہو۔اہلیہ محترمہ اور خالہ کی خدمت میں سلام کہہ دیں۔

عزیز ابوالحسن اپنے سکول کے کام کیلئے حیدرآباد اور عزیز طلحہ کل کاندھلہ گیا ہوا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم محمد اسماعیل۔۱۶؍ربیع الاول ۶۶ھ

﴿25﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم صاحب متالا

تاریخ روانگی: ۲۰ ربیع الثانی ۸۶ھ [۸؍اگست ۱۹۶۶ء]

عزیز گرامی قدر! عافاکم اللہ

بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا کارڈ بندے کے نام پہونچا جس کو میں نے

عزیز یوسف سلمہ سے سنا۔اس نے بیان کیا کہ خود اس کے نام آج کی ڈاک سے کارڈ آیا اور اس میں بھی یہی مضمون تھا جو میرے خط میں ہے۔تمہارے آپریشن کی خبر سے بہت ہی فکر ہے یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے کامیابی عطا فرماوے اور جلد صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔اگرچہ تم نے یہ لکھا تھا کہ جواب کی ضرورت نہیں لیکن میرا تو خود ہی تم کو پرسوں سے خط لکھنے کو جی چاہ رہا تھا۔

یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت عطا فرماوے۔یہ خط عزیز یوسف کو دے رہا ہوں تاکہ وہ اپنے خط کا جواب بھی اس پر لکھ دیں۔اپنی خالہ اور دوسرے اعزہ سے سلام مسنون کہہ دیں اور درود شریف کی تاکید سب کو کرتے رہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم غلام محمد،۲۰ ربیع الثانی ۸۶ھ

﴿26﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: مؤرخہ ۲۲/ ربیع الثانی ۸۶ھ [۱۰/اگست ۱۹۶۶ء] بروز چہارشنبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبلہ مکرم، محترم المقام جناب مولانا عبدالرحیم صاحب زید مجدکم وکرم وشفی اللہ مرضکم

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ خدا کرے کہ آج آپریشن ہوگیا ہو۔آج بدھ کی صبح کی نماز کے بعد دوبارہ میں نے حضرت کو یاد دلایا کہ آج آپریشن کا دن ہے تو فرمایا کہ بہت ہی

اچھا کیا تو نے یاد دلا دیا۔ خیر خط ملتے ہی ضرور خیریت کا کسی سے خط لکھوا دیں۔ میں اب تک افریقہ خط نہیں لکھ سکا۔ آج کل میں انشاء اللہ لکھ دوں گا۔

یہاں پر سب ہی کو بہت زیادہ قلق ہے۔ گویا اپنے ہی گھر کا کوئی آدمی بیمار ہے اس طرح سب پوچھتے رہتے ہیں۔ مولانا کفایت اللہ صاحب سورت آپ کی بیمار پرسی کے لئے آنے کا ارادہ کر رہے ہیں مگر اب تک کچھ متعین نہیں کہ کب آئیں گے۔ آنے سے قبل انشاء اللہ میں خط لکھ دوں گا۔

احقر کی طبیعت بہت ٹھیک ہے۔ بس یہ محض حضرت کا تصرف ہے کیونکہ پچھلے سالوں کی بہ نسبت میری طبیعت بہت ٹھیک چلتی ہے۔ حضرت مدظلہم نے اولاً مجھ سے پوشیدہ طور پر فرمایا تھا کہ چھتری لے آنا پیسے میں دے دوں گا بعد میں ہم تینوں اور مولوی عبداللہ سب کو چھتری کے پیسے دے دیئے۔ حضرت کی شفقتوں کو کہاں تک شمار کیا جاوے۔

دو تین روز قبل کھانے کے بعد سب کو بھیج کر مجھے تنہا رکھا اور مجھے اور مولوی طلحہ، مولوی ہارون کو خوب آم کھلائے اور پھر بعد میں مٹھائی کھلائی۔ کھانے پینے غرض ہر چیز میں حضرت کی بے حد شفقتیں ہیں اللہ جل شانہ قدردانی نصیب فرما کر اس کو دارین کی فلاح و بہبودی کا ذریعہ بناوے۔

حضرت نے مجھ سے آپ کا خط آیا تو پوچھا کہ میں لفافہ لکھوں یا کارڈ؟ تو کہے تو پندرہ والا لفافہ لکھ دوں۔ پھر غلطی سے مجھ سے لفافہ زبان سے نکل گیا جس کی بنا پر یہ لفافہ حضرت نے لکھ دیا ورنہ مجھے کوئی بات تو لکھنی نہ تھی۔ امتحان کے لئے بہت دعا فرماویں۔ گذشتہ امتحان کی طرح حضرت تو چلے جاتے ہیں تو میرے لئے یہاں مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ بہت ہی پریشانی رہتی ہے۔ اس بنا پر گذشتہ مرتبہ پرچوں میں کچھ گڑبڑ بھی ہوئی۔ اس لئے دعا فرماویں کہ **اللہ تعالیٰ حضرت کا مجھے ایسا عشق نصیب فرماوے کہ جس سے کاموں میں کچھ خلل** [نہ] آوے۔

حکیم الیاس کا چھوٹا بچہ عباس جس کو دم کرنے حضرت صبح کی نماز کے بعد تشریف لے جایا کرتے تھے کچھ روز ہوئے انتقال کر گیا۔تقریباً دس ماہ کی عمر تھی۔مولوی طلحہ صاحب بہت زیادہ پوچھتے رہتے ہیں۔بس اور کیا لکھوں، یہاں سب خیریت ہے۔

فقط والسلام

یوسف

﴿27﴾

از: مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: رجب ۱۳۸٦ھ/ اکتوبر-نومبر ۱۹٦٦ء

قبلہ مکرم المقام محسنم مولوی عبدالرحیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، آپ کے نام حضرت کے ارشاد کے تحت احقر نے خط لکھ دیا وہ ابھی سپرد ڈاک نہ کیا تھا کہ حضرت نے آپ کا کارڈ اور جوابی کارڈ عنایت فرمایا جس پر کچھ تعجب ہوا کہ والد صاحب کی اب تک ہسپتال سے واپسی کیوں نہ ہوئی کیونکہ مولوی ریاض بتا رہے تھے اب آپریشن کے بعد پندرہ بیس روز رہنا ہوگا اور اب تو اس سے بھی زائد ہو گئے خیر اس خط کے ملتے وقت انشاء اللہ واپسی ہو چکی ہوگی۔

دیگر یہ کہ دوسرے کارڈ میں مولوی منور صاحب نے کچھ تحریر فرما دیا ہے اور ویسے بھی احقر کے ساتھ بہت اچھا تعلق ہے۔حضرت آپ کے متعلق آپ کے جانے پر اور واپس نہ ہونے پر اظہار افسوس فرماتے رہتے تھے اور کل بھی جب یہ لکھ کر مجھے دیا تو بہت قلق کا اظہار فرماتے تھے اور فرمایا کہ میں تو اس سے بھی بڑھا ہوا تھا کہ جب ابتدا میں یہاں سے مکان گیا

تو اٹھارہ سال کے بعد حاضر ہوا تھا۔الخ۔

لیکن بھائی صاحب اب تو ایک سال کی امید بھی نہیں۔ایک دو روز پر حضرت شیخ مدظلہم وہ کلکتہ والے حاجی غلام رسول صاحب کے ساتھ تذکرہ فرما رہے تھے اسی اثناء میں حضرت کے اس اخیری سفر حج میں اذهب الى الهند فاذا جاء وقتك نطلبك والا واقعہ جو پیش آیا تھا اس کو لوٹایا اور فرمایا کہ میں کچھ آنے کے لئے تھوڑا آگیا تھا۔

نیز آپ کو معلوم ہے کہ اسی رمضان کی اخیر کی شب میں شاید بعد التراویح کی مجلس میں فرمایا تھا کہ یہ میری آپ حضرات سے الوداع ہے غرض کہ ان تمام واقعات وارشادات سے خدا نہ کرے آئندہ رمضان کی بھی امید نہیں ہے اور کل ہی تقریباً ۱۲ بجے غسل کے لئے کپڑے نکال رہے تھے ہم لوگ پاؤں مبارک دبا رہے تھے تو فرمایا کہ عشاق (حاجی) کی حاضری شروع ہوگئی یہ فرما کر اردو کا ایک شعر ’گر اجازت ہو تو حاضر ہو جاؤں‘ بار بار آواز کے ساتھ پڑھتے جاتے تھے اور خوب روتے جاتے تھے حتی کہ پھر نہ بول سکے اور گریہ شروع ہو گیا۔

اس لئے آپ ہمت کرلو اور آنے کے لئے عزم کرلو کہ اخیری سال حضرت کی خدمت میں گذر جائے جب اتنے سال ہوگئے تو اب کچھ ماہ کے خرچ سے کیا ہو جائے گا یہ صرف اس لئے لکھا کہ میں تو اپنی بدقسمتی کیا بلکہ نااہلیت کی بنائی پر بالکل ہی محروم ہوں اور نہ تو کچھ ذکر وشغل ہے اور نہ تو تعلیم میں کچھ زیادہ انہماک ہے کچھ نہیں بس ایسے ہی دن گذر رہے ہیں۔

یہاں دوسرے لوگ خصوصاً مولوی اسماعیل وغیرہ بہت کچھ لے رہے ہیں خاص کر مولوی غلام تو بہت ہی مشغول رہتے ہیں۔آپ نے اور انہوں نے جو معمولات [شروع] کئے تھے وہ تمام کے تمام حتی کہ چھوٹے معمولات میں بھی شاید ہی کوئی ناغہ ہوتا ہوا اور اب تو اس میں لگ گئے ہو تو اور کچھ صحبت میں رہ لو۔

خدا کرے کہ مجھ سیاہ کار کے لئے آپ ہی باعث فخر ہو جاؤ ان کو ہرگز تکلفات نہ سمجھیں۔ فقط یوسف

ضرور دعا فرماویں

.....لیکن جب اللہ ستار ہے تو حضرت بھی میری سیاہ کاریوں کی ستاری فرما کر بہت کچھ بظاہر شفقت فرماتے ہیں۔

﴿28﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: [رجب ۱۳۸۶ھ/ اکتوبر-نومبر ۱۹۶۶ء]

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ گذارش اینکہ احقر کا ارادہ اتوار یا پیر کو جانے کا تھا لیکن حضرت شیخ دام ظلہ نے تحریر فرمایا کہ آنے میں جلدی نہ کریں۔ آج کل یہاں بارش بالکل نہیں ہوئی جس کی وجہ سے گرمی بہت شدت سے ہے اور لو خوب چل رہی ہے اس لئے احقر نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اب انشاء اللہ اتوار کی صبح کو واپسی کا ارادہ ہے۔

احقر سنیچر کی صبح کی گاڑی سے انشاء اللہ راندیر آئے گا اور وہاں سنیچر اور اتوار کی درمیانی رات میں ۳ ر بجے رات کو دہرادون سے واپس سہارنپور انشاء اللہ جائے گا اس لئے آپ براہ کرم آج ہی شام کو کمال الدین کو سورت بھیج دیں اور کنسیشن بنوالیں اور ساتھ ہی سیٹ ریزرو کرالیں۔ آپ اس کو تاکید کریں نہیں تو وہ آج کل پر ٹالتے رہیں گے اور خدانخواستہ پھر میرے لئے مشکل ہو جائے گا اگر ہو سکے تو آپ خود ہی ان کو لے کر سورت جاویں تاکہ کوئی اشکال نہ رہے سیٹ ضرور ریزرو کرالیں۔

چھوٹی خالہ بخیر ہیں دعا وسلام عرض کرتی ہیں بمبئی جانے کا داؤد ماموں کے ساتھ کچھ پروگرام بن رہا ہے دعا فرماویں اللہ جل شانہ کامیابی نصیب فرماوے میں اور تو کیا عرض کروں نان کھٹائی وغیرہ تیار رکھیں اور دوا حفاظت سے رکھیں۔ فقط والسلام

احقر عبدالرحیم بن سلیمان

﴿29﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۱۸/رجب ۸۶ھ [یکم/نومبر ۱۹۶۶ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت عنایت نامہ پہونچا لیکن جواب کے لئے جو آپ نے ٹکٹ رکھا وہ عدالتی رسیدوں کا ہے ڈاک کا نہیں اور اس ناکارہ کو اللہ کا فضل ہے کبھی عدالتی کاموں سے واسطہ نہیں پڑا۔ لیکن مولوی نصیر الدین صاحب نے یہ ٹکٹ یہ کہہ کر لے لیا کہ میں کام لے آؤں گا۔ اس لئے لفافہ کا جواب لکھوا رہا ہوں ورنہ میرا خیال تو یہ تھا کہ کارڈ پر مختصر لکھوا دوں گا۔

تمہارے خط سے قلق ہوا اس لئے کہ تمہارے ساتھ شروع میں بہت ہی امیدیں وابستہ تھیں اور ابتداء میں تم نے بہت زور کی ترقی بھی کی تھی نسبت کے متعلق تو یہ ناکارہ رمضان المبارک کی مجلس میں عشاء کے بعد بہت مفصل بیان کر چکا ہے۔ **نسبت کی چار قسمیں ہیں** اس رمضان میں آپ کی آمد ہوئی اور آپ یاد رکھیں گے تو پھر بھی کہہ دوں گا۔ اس لئے کہ یہ ناکارہ ایک مرتبہ اس مضمون کو اس واسطے بھی کہا کرتا ہے کہ اکثر دوستوں کو خیال لگا رہتا ہے۔

نسبت انعکاسی تو ذکر شغل کے اہتمام سے بہت جلد شروع ہو جاتی ہے اس سے اوپر کا درجہ نسبت القائی کا ہے وہ بھی بہت جلد مشائخ کی توجہ سے اکثر حاصل ہو جاتی ہے اور تم پر تو

اس ناکارہ کے علاوہ حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہ کی بھی بہت خصوصی توجہ رہی اور اس توجہ کا اثر تھا کہ تمہیں یاد ہوگا کہ ایک مجلس میں مولانا اشفاق رائے پوری صاحب نے اس کا اظہار بھی کر دیا تھا اور اس ناکارہ کے نزدیک وہ اظہار قبل از وقت بھی تھا اور آپ کے لئے مضر بھی ہوا۔ اس لئے کہ نسبت جونسی بھی حاصل ہو جاوے اس کا حصول تو بہت آسان ہے اور بہت جلد ہو جاتا ہے لیکن اس کا تحفظ اور بقاء بہت مشکل ہے

؎ عشق آسان نمود اول و لے افتاد مشکلہا

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ کی تحریرات میں آپ نے بہت کچھ دیکھا لیکن خلفاء کی فہرست میں آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ ہر سال حضرت ایک آدھ کے متعلق یہ بھی تحریر فرما دیا کرتے کہ یہ چونکہ دوسرے مشاغل میں لگ گئے اس لئے ان کا نام خلفاء کی تحریر سے خارج کر دیا گیا۔ اس ناکارہ کو بھی بہت سے دوستوں کے ساتھ یہ تجربات ہوتے رہتے ہیں کہ وہ ایک زمانہ تک خوب کام کرتے ہیں اور خوب ترقیات ہوتی ہیں لیکن اس کے بعد ان میں کچھ تو مشاغل کے ہجوم کی وجہ سے اور کچھ شیطان کے حملے کی وجہ سے [کہ وہ ان میں] عجب خود نمائی اور اپنی برتری کا ایسا وسواس پیدا کرتا ہے کہ ترقی سے روک دیتا ہے۔

اس لئے مشائخ کا دستور یہ ہے کہ حصول نسبت کے بعد جلد اجازت نہیں دیتے بلکہ پختگی کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد جن کو اللہ جل شانہ ترقیات سے نوازنا چاہتے ہیں اور ان سے کوئی کام لینا چاہتے ہیں تو ان کی استعداد بڑھتی چلی جاتی ہے اور جن سے یہ خدمت نہیں لینی ہوتی وہ نسبت تک پہونچ کر بھی معطل ہو جاتے ہیں۔

یہ آپ نے غلط لکھا کہ احوال کا مبنیٰ نسبت ہے۔ احوال تو شروع ہی میں شروع ہو جاتے ہیں اور نسبت اخیر میں پیدا ہوتی ہے۔ نسبت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ القاء سے ہی پیدا ہو بلکہ سب سے ابتدائی درجہ تو کثرت اذکار سے پیدا ہوتا ہے۔ القاء کا درجہ اس کے بعد

کا ہے اس نا کارہ کی تو آپ کے اکابر کی وجہ سے انتہائی تمنا ہے کہ آپ اپنے بڑوں کا نعم البدل بنیں۔ مگر اس نا کارہ کی صرف تمنا سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ آپ کی محنت سے ہوتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ایک موقعہ پر ایک آدمی سے پوچھا تھا کہ مانگ کیا مانگے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جنت میں آپ کی رفاقت۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کثرت سجود سے میری مدد کیجیو۔

اس میں سب سے بڑی بات اپنا غصہ اور بڑائی نکالنا ہے اور یہ دونوں چیزیں بہت ہی دیر میں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری بھی حفاظت فرمائے اور آپ کی بھی۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ سالک سے جو سب سے آخر میں عیب نکلتا ہے وہ حب جاہ ہے۔ ہم لوگ اپنے آپ کو ہر وقت حقیر فقیر نا کارہ کہتے رہتے ہیں، لیکن یہ چیزیں بجائے زبان کے اپنے دل میں ہوں تو زیادہ اچھا ہے۔

بہر حال اس نا کارہ کو آپ کے لئے دعا اور توجہ سے بالکل دریغ نہیں بلکہ اس کا ہمیشہ قلق رہا کہ آپ بہت اونچی پرواز کرنے کے بعد پھر نہ معلوم کا ہے میں پھنس گئے۔ اللہ تعالیٰ اس سیہ کار کو بھی کسی قابل بنادے اور آپ کو بھی۔ اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ نا کارہ ان کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ درود شریف کی کثرت مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی اور دارین کی ترقیات کا ذریعہ ہے آپ بھی اہتمام کریں، گھر والوں اور دوستوں کو بھی اس کی تاکید کریں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۱۸/رجب ۸۶ھ، چہارشنبہ

﴿30﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲؍شعبان ۸۶ھ/ ۱۵؍نومبر ۱۹۶۶ء

ماوائے دارین مرشد پاک صاحب دامت برکاتکم!

بعد سلام مسنون، مؤدبانہ گذارش یہ ہے کہ کئی روز سے ایک مشورہ کا ارادہ کررہا تھا مگر ہمت نہ پڑی اس لئے یہ عریضہ ارسال خدمت ہے۔

حضرت اقدس کے ساتھ نظام الدین جانے کو جی چاہ رہا ہے لیکن ایک دو باتیں مانع ہورہی ہیں ایک تو یہ کہ آپریشن کا ورم ابھی باقی ہے دوسرا یہ کہ گاہے گاہے درد بھی ہوجاتا ہے اس لئے ڈر اس بات کا ہے کہ خدانخواستہ سفر میں کوئی بات پیش آجاوے تو دقت ہوگی۔ احقر جب گھر سے آیا تھا تو سورت پہونچتے ہی تکلیف شروع ہوگئی تھی پھر وہاں سے دوالیکر چلا اس کے باوجود یہاں پہونچنے کے بعد ۵-۴ روز بہت بخار اور تکلیف رہی اس لئے میرا ارادہ یہ ہورہا ہے کہ نظام الدین ملتوی کردوں اور آئندہ جمعہ تک ایک ہفتہ کا اعتکاف یہیں کرلوں باقی جو حضرت کا مشورہ ہو۔ فقط والسلام

صحت کی دعا فرماویں۔ سگ آستانہ عالی، عبدالرحیم، ۲؍شعبان ۸۶ھ

﴿31﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۴ شعبان ۸۶ھ [۱۷نومبر ۱۹۶۶ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، آپ کا بہت طویل خط پہنچا۔ آپ کو میری

بیماری کا حال معلوم ہے کہ آنکھوں سے بالکل معذور ہوں۔ بڑی مشقت سے آتشی آئینے کی مدد سے پڑھتا ہوں۔ آپ نے اس سیہ کار کے لئے جو سنا وہ بالکل غلط سنا۔ **میں بلا تواضع و تصنع بہت سی مرتبہ ختمات میں اس لئے نہیں جاتا کہ میری وجہ سے اوروں کی دعائیں رد نہ ہو جائیں لیکن اوروں کو چونکہ اہمیت اس ناکارہ کی زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس مجبوری کو جاتا ہوں۔**

حضرت اقدس رائپوریؒ ایک مرتبہ چلے کے لئے پیران کلیر تشریف لے گئے تھے۔ بہت دیر مراقبہ کیا وہاں سے بار بار القا ہوتا رہا، اپنا اپنا کرنا، اپنا اپنا بھرنا۔ غالبًا حضرت اقدس رائپوریؒ سے آپ نے سنا ہوگا۔ خود مجھے میرے حضرتؒ نے ایک مرتبہ خط میں لکھا تھا کہ میری مثال کنویں کے نل کی سی ہے پانی کھینچنے والا جس قوت سے کھینچتا ہے، مبدا فیاض سے اسی قدر عطا ہوتا ہے۔ میں تو صرف نل کی طرح واسطہ ہوں۔ حقیقت بالکل یہی ہے۔

تمہارا یہ لکھنا کہ میں تبلیغی کام کو اپنی ترقی وتنزل کا سبب سمجھتا ہوں بالکل صحیح ہے اور یقیناً تبلیغی کام بہت ہی ترقیات کا سبب ہے اور جتنی بھی آپ اس میں کوشش کریں انشاء اللہ موجب ترقی ہے لیکن اس کے ساتھ دو چیزوں کی رعایت ضروری ہے ایک یہ کہ اس سے نہایت خائف رہنا چاہیئے کہ اس سے کوئی شائبہ عجب کا پیدا نہ ہو کہ دینی کام بالخصوص تبلیغی کام کرنے والوں کے لئے شیطان اس راستے سے بہت زور دکھاتا ہے اور دوسرے **اس کام کے لئے بجلی کے مرکز پاور ہاؤس نظام الدین سے کنکشن نہایت ضروری ہے۔**

اس سے مسرت ہوئی کہ آپ نے ماہ مبارک میں آنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرمائے۔ اہلیہ محترمہ اور بچوں سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۔ ۴ شعبان ۸۶ھ

﴿32﴾

از: مولانا محمد سعید صاحب رحمہ اللہ، مہتمم جامعہ حسینیہ، راندیر

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۴۶ء

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش وخرم رکھے۔ فضائل درود شریف پچیس عدد خرید لیں اور اس طرف آنے والے کوئی صاحب بعد رمضان آویں تو ہمراہ روانہ کردیں کتنے پیسے بھیجے جاویں؟ فضائل قرآن اچھی چھپی یا نہیں دہلی مرکز کے کتب خانہ سے عکسی چھپی ہے سہارنپور والی جونئ چھپنے والی تھی اس سے اچھی تیار ہوئی ہو تو مطلع کرنا۔ موقع دیکھ کر حضرت مدظلہ کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست میرے لئے بچوں کے لئے اور جامعہ کے لئے کرتے رہنا۔ خود خط اس لئے نہیں لکھا کہ حضرت جواب کی تکلیف فرماویں گے سب ساتھیوں سے سلام۔

محمد سعید راندیری

﴿33﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱ر شوال ۸۶ھ [۲۲ر جنوری ۱۹۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارے دو خط ایک بندے کے نام اور ایک عزیز مولوی عبدالرحیم کے نام پہونچے۔ اور چونکہ عزیز عبدالعزیز اس وقت جارہا ہے

گاڑی کا وقت قریب ہے اس لئے مختصراً لکھوا رہا ہوں۔ معلوم نہیں تم نے مدرسہ میں خط بھیج دیا یانہیں؟ اگر نہ بھیجا ہو تو فوراً ایک خط ضرور بھیج دو۔ میں نے چلتے وقت بھی تم سے بہت تقاضا کیا تھا کہ شروع شوال میں کارڈ بھیج دیں۔

عزیز عبدالعزیز کے ساتھ ۲۰ عدد گنے ارسال ہیں۔ خدا کرے خیریت سے پہونچ جاویں۔ اگر آم تم ساتھ نہ لا سکو تو کسی معتبر کے ہاتھ بعد میں بھیجنے کا انتظام کرتے آنا۔ جتنے سہولت سے لاسکو لے آنا۔ مجھے تو واقعی ان چیزوں کا شوق نہیں لیکن موسم نہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کو بہت ہی زیادہ اعجوبہ معلوم ہوا اور وہ چونکہ بہت قلیل تھے اس لئے آٹھ آٹھ آدمیوں میں [بھی] ایک ایک نہ آسکا۔ ہمارے گھر والے تو بالکل ہی رہ گئے۔ ایک تجویز کیا تھا وہ بھی غلطی سے کسی کے پاس چلا گیا۔

میرا خیال یہ ہے کہ ابھی آنے میں عجلت نہ کرو۔ دو چار دن تاخیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ پھر سال بھر جانا نہیں ہوگا اور سبق میں ابھی تاخیر ہے۔ البتہ خط نہ لکھا ہو تو فوراً لکھ دو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۱۱رشوال ۸۶ھ

﴿34﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: جناب الحاج محمد سلیم صاحب، مکہ مکرمہ (۱)

تاریخ روانگی: ۲۵رشوال ۸۶ھ [۵رفروری ۱۹۶۷ء]

منی السلام علیٰ من لست أنساه ولا يمل لسانی قط ذکراه

إن غاب عنی فإن القلب مسکنه ومن یکن بفؤادی کیف انساه

وصل کی بنتیہیں اِن باتوں سے تدبیریں کہیں — آرزوؤں سے پھرا کرتی ہیں تقدیریں کہیں
التفاتِ یار تھا اِک خوابِ آغازِ وفا — سچ ہوا کرتی ہیں اِن خوابوں کی تعبیریں کہیں
بے زبانی ترجمانِ شوقِ بے حد ہو تو ہو — ورنہ پیشِ یار کام آتی ہیں تقریریں کہیں
تیری بے اعتنائی کو آخر یہ کیا خیال آیا — کہ میری پرسشِ احوال کو چشمِ اشکبار آئیں

مکرم محترم الحاج محمد سلیم صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، اس ناکارہ کے حج کا مسئلہ محرم میں طے ہو چکا تھا اور متفقہ فیصلہ یہ قرار پا چکا تھا کہ عزیزان کے امسال سفر کے دوران میں اس ناکارہ کا اگر نظام الدین نہیں تو سہارنپور رہنا ضروری ہے۔ جس کی اطلاع یکے بعد دیگرے متعدد خطوط میں بھائی شمیم کو بھی کر دی تھی اور دوسرے احباب کو بھی پوچھنے پر یہی کہتا رہا۔ سارے سال دوستوں کے بے حد و حساب منامات اور مکاشفات اس ناکارہ کے حج کے متعلق پہنچتے رہے اور میں سب کو یہ جواب لکھواتا رہا کہ خواب یا مکاشفہ میں زمانہ متعین نہیں ہوتا۔ حضرت یوسف علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کے خواب کی تعبیر تو نہ جانے کتنے سال میں جا کر پوری ہوئی۔ اور خود سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمرہ والے خواب کی تعبیر ایک سال بعد پوری ہوئی۔

پچھلے صفحہ کا حاشیہ:

(۱) مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے مہتمم: انہوں نے ماہ مبارک میں ایک خواب دیکھا کہ حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ مکہ مکرمہ تشریف لائے ہیں اور جبل ابی قبیس پر ان کا قیام ہے۔ چونکہ اس سال اکابر تبلیغ کی حج کے لئے مکہ تشریف آوری ہونی تھی، اس کی تعبیر انہوں نے یہ لی کہ شیخ رحمہ اللہ کو بھی خصوصی دعوت نامہ بھیجنا چاہئے چنانچہ انہوں نے ازخود حضرت شیخ رحمہ اللہ کیلئے ویزا ٹکٹ وغیرہ تیار کر کے نظام الدین بھیج دیا۔ شیخ کو یہ مؤکد دعوت نامہ موصول ہوا تو اس پر یہ مکتوب تحریر فرمایا۔ بعد ازاں اسی سال شیخ رحمہ اللہ بلا کسی سابقہ تیاری کے اچانک سفر حج پر تشریف لے گئے۔ (دیکھئے آپ بیتی نمبر ۳ پانچواں حج)

حضرات نظام الدین بھی بالخصوص مولوی عبید اللہ، مولوی محمد عمر صاحب بھی بعض مرتبہ اس قرارداد پر نظر ثانی کا تذکرہ کرتے رہے۔ میں یہی کہتا رہا کہ جو چیز ایسے مشورہ میں جس میں مکہ، مدینہ، کلکتہ، بمبئی، ہندو بیرون ہند کے بڑے مجمع نے طے کیا اس میں اب بار بار سوچ و بچار مناسب بھی نہیں اور جب اتنے بڑے مجمع نے اپنے مصالح کے تحت اس کو طے کیا تو میں اور تم اس میں تغییر کردیں یہ مناسب نہیں۔

نہایت یکسوئی کے ساتھ یہ اوقات گذر رہے تھے کہ آپ کا ۲۶ جنوری کا دیا ہوا تار ۲۹ کو مجھے ملا۔ اس نے معاً طبیعت میں ایک ہیجان پیدا کردیا۔ گذشتہ مناظر ایک ایک ہوکر دل میں اور آنکھوں میں گھومنے لگے ؎

تمہاری بزم کے منظر جو یاد آتے ہیں — نظر کے سامنے تصویر کھینچ جاتے ہیں
اندھیر ہوتی ہے دنیا کبھی نگاہوں میں — کبھی مژہ پر ستارے جھلملاتے ہیں

طبیعت نے بے چین کردیا۔ آپ نے بھی ایسے تنگ وقت اظہار توجہ والتفات فرمایا کہ اب تو وقت بھی نہیں۔

عزیز مولوی یوسف صاحب مرحوم کے دور میں بھی اس ناکارہ نے اپنے امراض کی وجہ سے معذرت کردی تھی لیکن مرحوم کے ظاہری زور کے علاوہ باطنی توجہات نے اتنا زور دکھایا کہ پاسپورٹ بھی کرامت ہی سے بنا تھا۔ اب میری حالت اس سے بہت آگے ہے اس کے باوجود میں نے عزیز مولوی انعام سلمہ سے کہہ دیا تھا کہ اگر تم یوں کہو کہ یوسف کے ساتھ چلا گیا اور میرے ساتھ نہیں تو میں انشاء اللہ مرتا مرتا بھی تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ لیکن عزیز موصوف نے میری حالت کے علاوہ دوسری بعض وجوہات کی بنا پر اس ابتدائی مشورہ میں یہ اطمینان بھی دلا دیا تھا کہ میں اصرار نہیں کروں گا۔

اس کے باوجود عزیز موصوف ہی نے کہا کہ احتیاطاً پاسپورٹ وغیرہ تو ضرور تجدید

کرالینا چاہئے کہ جیسا وقت پر موقع ہو۔ میں نے کہا بڑی خوشی سے لیکن اگر یوں کہا جائے کہ منجانب اللہ فیصلہ امسال نہ جانے کا تھا تو بے محل نہ ہوگا۔ اس لئے کہ جو پاسپورٹ ظاہری اسباب کے خلاف ایک دن میں بن گیا تھا وہ اب تجدید کے وقت گم ہوگیا۔ یہاں کے احباب ابوالحسن، حافظ صدیق وغیرہ نہایت وثوق اور شدومد سے کہتے رہے کہ مولانا انعام صاحب کے ہاتھ میں ہم نے خود دیا مگر مولانا انعام صاحب فرماتے ہیں کہ میں لے کر نہیں آیا۔ تلاش یہاں بھی خوب کیا گیا اور نظام الدین میں بھی ان احباب نے خوب تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکا۔

بابو عیاض صاحب نے عزیز ابوالحسن صاحب سے فوٹو منگوائے کہ دفتر سے اس کی نقل حاصل کی جائے لیکن اب تک اس کی کوئی تکمیل نہ ہوسکی۔ البتہ تمہارے اس خط نہ لکھنے کی تلافی نے ایک ہنگامہ مجھ بے چین کے دل میں پیدا کر ہی دیا ؎

آنکھ لگنے لگی ستاروں کی کاش مجھ کو بھی نیند آجائے
اب میرا آشیاں چمن میں نہیں فصل گل سے کہو کہ لوٹ آئے
اُف رے سعی تلاش کا انجام پھول ڈھونڈھے تو خار ہاتھ آئے

ایک طرف تو اہل بمبئی کے خطوط کا اژدھام شروع ہوگیا کہ تیرے ساتھ کتنے آدمی ہوں گے؟ کب پہنچے گا؟ بمبئی کتنا قیام ہوگا؟ دوسری طرف یہاں سے بمبئی تک کے راستے کے احباب کے خطوط نے ایک تلاطم پیدا کر رکھا ہے کہ ایک دن کو یہاں، دو دن کو یہاں اور یہ ناکارہ اس سوچ میں پڑ گیا ہے کہ مشائخ سلوک کا متفقہ ارشاد ہے کہ بے طلب اگر کوئی چیز ملے اور اس کو کوئی رد کردے تو پھر طلب پر بھی نہیں ملتی۔ اس سے بہت ڈر لگ رہا ہے کہ آپ کا یہ کرم اور میری یہ تقصیر کہیں دائمی حرمان کا سبب نہ بن جاوے۔

اس کے ساتھ آپ بھی سمجھیں کہ مدینہ پاک کی حاضری کا اگر انداز پیدا ہو جاوے اور اس کے اسباب بے طلب مہیا ہونے لگیں تو طبیعت پر کیا گذرے گی ؎

إذا ذكرتك والشوق يقتلني وارقتني احزان واوجاع
وصار كلى قلوبا فيك دامية للسقم فيها وللآلام اسراع

ہوا ٹھنڈی جو آتی ہے نکل کر ان کے کوچے سے
نکل جاتی ہیں سرد آہیں میرے ٹوٹے ہوئے دل سے

بہرحال اب تو کالمیت فی ید الغاسل بن رہا ہوں اور اس کا منتظر ہوں کہ اگر شعبان میں اس سیہ کار کا نام عشاق کی فہرست میں آچکا ہے تب تو انشاء اللہ حاضری ہے ہی۔ اس لئے کہ اسباب بھی مسبب الاسباب کے قبضہ میں ہیں اور اگر میری بداعمالیاں غالب ہیں تو میں اور آپ لاکھ کوشش کریں کچھ نہیں ہوسکتا۔ نفس وشیطان بھی حیلے اور مکائد جو مانع حاضری ہیں ایک ایک کر کے سامنے لاتے ہیں۔

[سب سے] اہم مسئلہ تو مدرسہ کی بخاری شریف کا ہے ایک صاحب جو دوسرے مدرسہ میں حدیث کے مدرس ہیں وہ صرف بخاری شریف کی وجہ سے اپنے مدرسہ سے یہ درخواست دے کر آئے ہیں کہ اگر رخصت منظور نہ ہو تو یہی استعفاء ہے اور بھی متعدد احباب یہ سمجھ کر کہ یہ چراغ سحر ہے دوسرے مدارس سے آئے ہیں۔ ایک میرے مخلص (۱) جو اپنے مدرسہ میں بڑے ہی محبوب تھے وہاں کے اکابر کو ناراض کر کے آئے ہیں اس کے ساتھ لامع ایسے موقع پر پہنچ گئی ہے کہ اس کے ختم ہونے کی میری بھی تمنا ہے کہ قریب پہنچ گئی ہے۔ اور یہ طبیعت گوارا نہیں کرتی کہ خواب دیکھ کر بھاگ آؤں۔ اگر حاضری ہو تو پھر کچھ دنوں وہاں کی خاک بھی نصیب ہونی چاہئے۔ دعا آپ بھی فرماتے رہیں۔ اس ناکارہ نے بھی استخارے تو محرم ہی سے شروع کر دیئے تھے۔ آپ کے تار کے بعد ایک ایک دن میں کئی کئی دفعہ شروع کر دیئے۔

کل کی ڈاک سے آپ کا رجسٹری اور بغیر رجسٹری دونوں خط مؤرخہ ۱۵ ارشوال بیک

---

(۱) مراد ہمارے حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ ہیں۔ دیکھئے مکتوب نمبر 17

وقت یہاں کی ۲۳ رشنبہ کو ملے۔ یہاں تو شنبہ کی ۲۳ رمتعین ہے مگر آپ کے دونوں خطوط پر جمعرات ۱۵ شوال لکھا ہوا ہے لیکن ڈاکٹر اسمعیل صاحب جو تقریباً ایک ہفتہ سے یہاں مقیم ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے خود بدھ کے دن مدینہ منورہ میں عید پڑھی اور اسی دن مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ میں تو کوئی سے کو بھی غلطی پر نہیں کہہ سکتا۔ دونوں مکہ میں مبارک جگہ کے رہنے والے ہیں۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ بھائی شمیم بھی مفصل خط کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان سے بعد سلام مسنون فرمادیں کہ

ترک عادت نہ کریں آپ عیادت نہ کریں

ان کو اس ناکارہ کو خط لکھنا تو درکنار, وہ اس میں بھی اپنی کسر شان سمجھتے ہیں کہ اس ناکارہ کے خطوط کی رسید ہی کسی دوسرے کے خط میں لکھ دیں۔

۳ رشوال کو ایک اور رجسٹری ماموں یامین صاحب کے نام بھیجی تھی اس کو ۱۵ رشوال تک ضرور پہنچ جانا چاہئے تھا لیکن اگر جناب ہی کے خط میں کوئی لفظ ایسا آجاتا کہ رجسٹری پہنچ گئی تو فی الجملہ اطمینان ہو جاتا۔ تقریباً ایک ہفتہ ہوا عزیز مولوی اظہار سلمہ راشد بن صوفی افتخار کو مدرسہ میں داخلہ کرانے کے لئے لائے تھے کہ وہ اس سال متوسط کتابوں میں مختصر، ہدایہ وغیرہ میں آگیا اور اپنے ساتھ اہلیہ عزیز طلحہ اور مصباح کی صاحبزادی کو بھی لائے تھے۔ دونوں اب تک یہیں ہیں۔

آپ کے خطوط کی خبر بھی گھر میں پہنچ گئی اور مجھ پر کل ہی سے ان کے دکھلانے کا تقاضا بھی شدید ہے مگر ابھی گھر میں نہیں دکھلائے اس لئے کہ آپ کے تار کی خبر پر بھی والدہ طلحہ کو تو دورہ پڑ گیا تھا اور بقول حکیم الیاس جب کبھی مستورات کے یہاں میرے جانے آنے کا تذکرہ شروع ہو جاتا ہے تو سب کو اختلاجی کیفیت سی شروع ہو جاتی ہے۔ میں نے تو تار کی اطلاع بھی نہ کی تھی مگر بچوں کی غفلت سے خبر ہوگئی۔ اس بنا پر خطوط کی خبر پر بھی تقاضے شروع ہو رہے ہیں۔

بہر حال یہ نا کارہ رمضان کے بعد سے اپنے ذاتی امراض میں، جو بڑھ گئے ہیں بالخصوص ٹانگوں کی تکلیف کہ رمضان کے بعد سے اب تک صبح کی نماز میں بھی نہ جاسکا کہ سردی صبح میں شدید ہوتی ہے اپنے کمرہ ہی میں جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہے، مبتلا ہونے کے ساتھ قلبی اضطراب میں بھی مبتلا ہوگیا ۔

شب تاریک وبیم ، موج گرداب چنیں حائل

کجا دانند حالِ ما سبک سارانِ ساحلہا

انتہائی لجاجت کے ساتھ تم سب عزیزوں اور دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ جو اس سیہ کار کے حق میں خیر ہو اللہ جل شانہ سہولت کے ساتھ اس کے اسباب مہیا فرماوے۔سب اعزہ بالخصوص مستورات سے نام بنام سلام وخیریت کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم .۲۵/شوال ۸۶ھ

﴿35﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷ ذیقعدہ ۸۶ھ/ [۸/مارچ ۱۹۶۷ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت مولوی عبدالرحیم کا لفافہ ملا بجائے مستقل لکھنے کے میں نے سوچا کہ تمہارے پاس بھیج دوں اس کو بعینہ یا کارڈ پر نقل کر کے بھیج دیں۔

"عزیزم مولوی عبدالرحیم! بعد سلام مسنون اسی وقت یہاں کے اہل حدیث کے

شیخ الحدیث نے ایک آدمی کے ہاتھ تمہارا لفافہ بھیجا۔ اگر چہ انگریزی میں مدرسہ صولتیہ بھی لکھا ہوا تھا لیکن اردو میں چونکہ صرف شیخ الحدیث لکھا ہوا تھا وہاں بھیج دیا۔

تم نے جس ذوق وشوق اور جدائی پر رنج والم کا اظہار اشعار اور نثر میں کر کے اپنی شاعری اور اڈیٹری کا اظہار کیا ہے اس سے تعجب ہوا۔ یہ ناکارہ تو تمہیں اس لائن سے بالخصوص شاعری سے بے بہرہ سمجھتا تھا۔ تم نے پکے پاسپورٹ کا اس میں بھی ذکر کیا اس سے پہلے خط میں بھی ذکر کیا۔ میں نے پہلے بھی لکھ دیا تھا کہ میری وجہ سے تو اس کا بالکل ارادہ نہ کرو ان لوگوں کا ارادہ جلدی ہی واپسی کا ہے یہ ناکارہ تم دونوں بھائیوں کے لئے خاص طور سے دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ علم وعمل میں ترقی عطاء فرمائے اپنی رضاء عطا فرمائے مرضیات پر زیادہ سے زیادہ عمل کی توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

ہوائی جہاز پر سوار ہو کر تو میں نے بھی بہت غور سے دیکھنا شروع کیا تھا مگر مجھے کیا نظر آتا؟ جب کہ قریب کی نظر نہیں آتی۔ **بندہ کے خیال میں تو آنند کے مدرسہ کی مدرسی ضرور قبول کریں۔ ہرگز اس میں تساہل نہ کریں۔ *اگر میری واپسی ہوگئی تب بھی* وہاں رمضان گذار لینا کافی ہے۔ تعلیمی سلسلہ بہت اہم ہے۔**

عزیز یوسف سلمہ کے دورہ کا مجھے بھی قلق ہے اس کی وجہ سے تو میرا بھی جی چاہتا تھا کہ ایک آدھ سال کی اور تاخیر ہو جائے۔ پرسوں ایک صاحب ٹھیکیدار عبدالرزاق ہوائی جہاز سے آئے۔ انہوں نے کہا کہ بمبئی میں چند گجراتی لڑکوں نے خطوط دیئے تھے وہ کھوئے گئے۔ جس سے بہت قلق ہے غالبًا آپ ہی کے خطوط ہوں گے۔ تمہاری شادی کے لئے بھی [یہ ناکارہ] دل سے دعا کرتا ہے, جہاں بھی تمہارے لئے خیر ہو [اللہ تعالیٰ] وہاں جلد از جلد اس مبارک کام کی تکمیل فرمائے۔

اس سے پہلے بھی ایک خط طلحہ کے لفافے میں بھیج چکا ہوں۔ مولوی یوسف تمہاری

نیابت کرر ہے ہیں اور ان کے متعلق مضمون سنا دیا اور جتنے احباب تھے ان کو سلام سنا دیا۔ ابھی تک بھائی شمیم سے ملاقات نہیں ہوئی‘۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم یوسف تتلی غفرلہ ,۷/مارچ سہ شنبہ ۲۷/ذیقعدہ ۸۶ھ

﴿36﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۶/ذی الحجہ ۸۶ھ/[۲۷/مارچ ۱۹۶۷ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون تمہارا تو غالبًا ایک ہی خط پہنچا تھا جس کا جواب لکھ چکا ہوں لیکن عزیز طلحہ کے ہر خط میں تمہارا ذکر تو ضرور ہوتا ہے اور تمہارے رنج وقلق کا تذکرہ ہوتا ہے جس سے دل پر چوٹ لگتی ہے۔ تعلق اس پاک ذات سے رکھنا چاہئے جو حی وقیوم مالک وخالق ورازق اور مربی ہے۔

عشق بامردہ نہ باشد پائیدار عشق را باحی وباقیوم دار

یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں علم وعمل کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ تمہاری اپنے مدرسہ سے جدائی اور پھر اس سیاہ کار کی وجہ سے اپنے محبوب مدرسہ کو خیر باد کہہ دینے کا مجھ پر مستقل بار ہے۔

اس وقت اس پرچہ کا خاص محرک یہ بھی ہے کہ ایک دستی پرچہ مولوی احمد غلام رسول گودھروی کا کوئی صاحب دے گئے۔ اس پر پتہ بھی نہیں ہے اور براہ راست لکھنا بھی مشکل ہے۔ ان کو ایک کارڈ لکھ دو کہ تم نے اس ناکارہ کے بمبئی آنے کی عدم اطلاع کا بہت قلق کیا۔ اس ناکارہ کو خود بھی اپنے بمبئی آنے کی اطلاع نہ تھی۔ عین وقت پر ارادہ ہوا گھر والوں کو بھی

اطلاع نہیں ہوسکی۔ نیز عزیزان مولوی عبدالرحیم، غلام محمد، اسماعیل وعبدالعزیز کوبھی ایک ایک کارڈ اس ناکارہ کی خیریت اور یہ کہ تم دوستوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

اس کا قلق ہے کہ بمبئی سے جولفافہ مولوی عبدالرحیم سے مفصل لکھوایا تھا وہ نہ پہنچ سکا حالانکہ مولوی غلام محمد کے بھائی نے اس پر ایکسپریس ڈیلیوری کے ٹکٹ بھی لگائے۔ نیز اپنے مدرسہ کے مہتمم صاحب اور مدرسین حضرات کوخط لکھو تو میری طرف سے سلام مسنون کے بعد لکھ دو کہ مدرسہ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

مولوی غلام محمد کے خط کے مطابق ان کی شادی تو ہوچکی ہوگی لیکن عزیز مولوی عبدالرحیم کی شادی کا حال معلوم نہیں ہوسکا کہ کس مرحلہ پر ہے۔ خدا کرے کہ اس سے بھی باحسن وجوہ فراغ ہوگیا [ہو]۔ فقط والسلام

محمد زکریا عفی عنہ مکہ مکرمہ، بقلم احسان، ۱۶/ذی الحجہ ۸۶ھ

از کاتب بھی مذکورہ بالا اشخاص کواور سب کوسلام مسنون پہنچادیں۔

﴿37﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱/ذی الحجہ ۸۶ھ [یکم/اپریل ۱۹۶۷ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون دولنگیاں ارسال ہیں، یہ دونوں زمزم شریف میں کئی دفعہ کی بھیگی ہوئی ہیں اور عمرہ وطواف اور نمازوں میں حرم شریف میں میں نے ان کوخوب استعمال کیا ہے۔ یہ اس وجہ سے لکھ دیا ہے تاکہ تمہارا جی خوش ہو۔ لیکن یہ احتیاط رہے کہ ناپاکی میں استعمال نہ ہوں۔ ان میں سے ایک تمہاری ہے جو تم پسند کرو۔ دوسری عزیز مولوی غلام محمد کودے دو۔ نیز مولوی عبدالرحیم سے کہہ دیں کہ وہ جی برا نہ

کرے اس کے پاس جو مشلح ہے وہ گذشتہ سفر میں میرے ساتھ رہا ہے یہ ساری چیزیں اس میں بھی موجود ہیں۔

فقط

محمد زکریا عفی عنہ، مکہ مکرمہ

بقلم احسان ۲۱/ذی الحجہ ۸۶ھ

﴿38﴾

از: مولانا یوسف صاحب متالا صاحب

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۴/محرم ۱۳۸۷ھ/ ۲۵/اپریل ۱۹۶۷ء

ذو المجد و المنن مولانا عبدالرحیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد سلام مسنون، آج کئی روز کے بعد گرامی نامہ ملا۔ نیز آج ہی والدہ کا ایک اور خط بھی موصول ہوا، جو ساتھ ارسال ہے یہاں کا موسم اللہ کے فضل وکرم سے نہایت خوشگوار ہے۔ البتہ گرمی کی ابتدا ہے [گو] اب تک بہت معمولی گرمی ہے اس لئے کہ دوتین روز ہوئے عصر کے بعد زور کی بارش مع اولوں کے ہوئی جس سے کچھ ٹھنڈک ہوگئی تھی بہر حال فضا اچھی ہے۔ اب تک دہلی جانے کے بارے میں کچھ تردد تھا لیکن اب نہ جانے کا فیصلہ کرلیا ہے آگے مقدر۔

آپ کے نہ آنے میں تو خیر معذوری ہے لیکن صاحبین اور عبدالعزیز کے بارے میں خیال تھا کہ وہ ایک ہفتہ قبل پہونچ جاویں گے۔ مولوی غلام محمد صاحب کو تو معذوری ہے لیکن معلوم نہیں مولوی اسماعیل صاحب افریقہ سے خسر کے آنے کا انتظار کررہے ہیں یا آگئے ہوں تو پھر شادی کا انتظام کررہے ہیں۔

مولانا منور حسین صاحب نے آپ کی شادی کی تفصیل کے لئے مجھ سے فرمائش کی

تھی لیکن اب تک تو لکھ نہ سکا انشاء اللہ آئندہ زبانی سنا دوں گا۔ سہ ماہی کے لئے دعا کرتے اور کرواتے رہیں اور کیا لکھوں؟ آپ کا کرتہ تیار ہے آپ کی آمد کی وجہ سے روک لیا تھا اب انشاء اللہ روانہ کروں گا خالاؤں اور دیگر متعلقین خصوصاً چھوٹی خالہ اور بھابھی صاحبہ سے بعد سلام مسنون درخواست۔ دعاؤں میں تو آپ بالکل فراموش نہ فرمائیں۔

فقط والسلام

گنہگار بھائی یوسف

چہار شنبہ ۱۴ار محرم ۸۷ھ

﴿39﴾

از: مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوریؒ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵ر محرم ۱۳۸۷ھ/۴ر مئی ۱۹۶۷ء

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ!

سلام مسنون، بندہ ہر طرح خیر و عافیت سے رہ کر جناب کی خیر و عافیت کا خواہاں ہے۔ بندہ کو پانچ مئی بروز جمعہ کو سہارنپور حاضر ہونا تھا۔ دو بھانجوں کو بھی ساتھ لانے کا ارادہ تھا مگر اسٹیشن ریزرویشن نہ ہوسکنے کی وجہ سے اب بندہ تنہا فرسٹ کلاس میں سیٹ ریزرو کرانے کی کوشش کرتا ہے انشاء اللہ ۱۲ر مئی بروز جمعہ حاضر ہوں گا۔ دعا فرمائیں جگہ مل جائے آج کل غیر مسلموں کی شادیاں کثرت سے ہورہی ہیں۔ ان کے خاص ایام ہیں اس لئے جگہ ملتی نہیں۔

والسلام

محتاج دعا کفایت اللہ

۴ر مئی جمعرات

﴿40﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: خالہ حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۹رصفر ۸۷ھ [۱۸رمئی ۱۹۶۷ء]

ہمشیرہ سلمہا! بعد سلام مسنون، سب سے پہلے تو عزیز عبدالرحیم کی شادی کی مبارک باد، اوراس کے بعد جس سادگی سے نکاح ہوا اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی مبارک فرماوے اورتم سب گھر والوں کواس طرزِ نکاح کا بہترین بدلہ دونوں جہان میں عطا فرماوے، جملہ مکارہ سے حفاظت فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے، زوجین میں محبت عطا فرما کر اولادِ صالح عطا فرماوے۔

مجھے عزیز یوسف کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ اس سلسلہ میں کچھ قرض ہو گیا اس سلسلہ میں میں نے عزیز موصوف سے ایک خط لکھوایا تھا اور عزیز عبدالرحیم سے زبانی بھی کہا تھا کہ اس کی جو مقدار ہو بے تکلف بتادیں۔ میں یہاں سے اس کا انتظام کرادوں اور جب سہولت ہو تب ادا کردیں۔ اس میں نہ مجھے کوئی دقت ہے اور نہ آپ کو کوئی گرانی اس میں ہونی چاہئے۔ آپ کو بھی دوبارہ لکھواتا ہوں کہ بے تکلف آپ عزیزان عبدالرحیم ویوسف پر لکھ دیں، میں یہاں ان کے حوالے کردوں گا اور اس کی کوئی عجلت نہیں۔ **عزیز عبدالرحیم میرے لئے اولاد سے بڑھ کر ہیں۔**

میرا تو یہ بھی دل چاہتا تھا کہ عزیز سلمہ کو ہی لکھ دوں کہ اگر اس کی اہلیہ محترمہ یہاں آنے پر راضی ہوں تو انہیں ساتھ لیتے آویں مگر اس خیال سے کہ نہیں لکھوایا کہ میرے یہاں مکان کی بہت تنگی ہے اور مستورات کا ہجوم بھی بہت زیادہ۔ ایسا نہ ہو کہ اس کو یہاں وحشت ہو۔ رئیس گھر کی رہنے والی غریبوں کے گھر میں اس کا گذارہ نہ ہو۔ میری طرف سے بعد سلام

مسنون، اس سے فرمادیں کہ مکان کی تنگی گوارا ہوتو ضرور آجاویں اور اگر یہاں آنے کے بعد مکان دیکھنے کے بعد مکان میں دل نہ لگے تو عزیز عبدالرحیم واپس پہنچادے گا، کوئی اشکال کی بات نہیں۔

عزیز عبدالرحیم کی ملازمت کے لئے بھی میں نے تو اس کو مکہ ہی سے لکھا تھا، کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ آنند میں کوئی جگہ ہے تو اس کو قبول کرلیں انکار نہ کریں، مگر اس کو کچھ یہاں رہنے کا اشتیاق بہت غالب ہے اور اشتیاق سے زیادہ ان سب لوگوں کو میری موت کا فکر ہے، حالانکہ کسی کو کسی کا وقت معلوم نہیں، اس کے علاوہ عزیز موصوف کو یہاں کے قیام میں جو دینی منافع حاصل ہیں اگر غور کیا جاوے تو وہ بھی حقیقت میں بہت بڑی کمائی ہے، گویا بنک میں روپیہ جمع ہورہے ہیں جو وقت پر لے لیا جاوے گا۔ اس لئے افریقہ جانے میں تو مجھے زیادہ اشکال نہیں اس لئے کہ وہاں بھی دین کی خدمت اور نفع کی زیادہ امید ہے، لیکن یہاں کی ملازمت کی زیادہ اہمیت نہیں اس ناکارہ کی نظر میں۔ البتہ اس کی اگر آپ کی خواہش ہوتو مجھے انکار نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

۹رصفر ۸۷ھ، شنبہ

﴿41﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: خالۂ حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۷رصفر ۸۷ھ [۲۶رمئی ۱۹۶۷ء]

ہمشیرہ سلمہا! بعد سلام مسنون، دو تین دن سے عزیزان مولوی عبدالرحیم، یوسف و عبدالعزیز کی زبانی عزیز عبدالرحیم سلمہ کی اہلیہ سلمہا کی بیماری کی خبر سن کر بہت ہی فکر و قلق

ہوا۔میں اسکوکئی دن سے برابر تقاضا کر رہا ہوں کہ جلد از جلد چلا جائے مگر وہ ایک تو سفر کی مشکلات کی وجہ سے دوسرے یہ کہ آئے ہوئے چند ہی روز گذرے ہیں، متامل تھا مگر وہ میرے اصرار پر آج ہی جانے کے لئے تیار ہوگیا۔اسٹیشن پر ریزرویشن کے لئے آدمی بھیجا تھا وہ جواب لایا کہ ۱۳جون سے پہلے کوئی سیٹ خالی نہیں اس لئے مجبوری ہوئی۔

ریلوں کے ہجوم کی خبر اوروں سے بھی سن رہا ہوں۔بہت سے مہمانوں کے آنے کی اطلاع مل رہی ہے اور ایک دو دن کے بعد یہ اطلاع ملتی ہے کہ ریل میں جگہ نہ مل سکنے کی وجہ سے نہ آسکے۔خیال یہ ہے کہ ابھی سے ۱۳،۱۴ تاریخ کے لئے ریزرو کرلیا جائے۔آپ کے رفع تشویش کے واسطہ یہ پرچہ لکھوار رہا ہوں۔میری طرف سے عزیزہ سلمہا کو سلام مسنون کہہ دیں اور عیادت بھی کردیں اور اس کی صحت کے مژدہ سے بواسطہ عزیزان عبدالرحیم و یوسف مطلع فرماویں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، ۱۷صفر ۸۷ھ

﴿42﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹رشعبان ۸۷ھ [۲۱رنومبر ۱۹۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل میوات سے واپسی پر تمہارا کارڈ پہونچا۔بہت ہی مسرت ہوئی۔اس لئے کہ مجھے تمہاری خیریت کا شدت سے انتظار تھا۔اللہ کا شکر ہے کہ تمہاری طبیعت روبصحت ہے۔اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ تمہارا امتحان بہت اچھی طرح پورا ہوگیا۔

اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے بہترین کامیابی نصیب فرماوے۔تمہارے کارڈ سے گھر کے احوال سے بہت ہی کلفت ہوئی۔اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔مولانا انعام صاحب کو بھی رات دعا کے لئے کہہ دیا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔۱۹؍شعبان ۸۷ھ

از احقر عبدالرحیم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔احقر نے اور مولوی احمد صاحب نے ریزرویشن کے سلسلے میں ایک خط تمہیں لکھا تھا جو آپ کو پہونچ گیا ہوگا۔اس کے بعد پتہ نہیں آپ نے اپنے ریزرویشن کا کیا کیا؟ ریزرویشن کرالیا یا نہیں؟ اگر نہ کرایا ہو تو ۲۵ نومبر شنبہ کو دہرا سے مولوی احمد صاحب کا ریزرویشن ہوا ہے تم بھی اس سے کرالو۔اگر ریزرویشن نہ ہو تو ساڑھے تین روپے والی ٹکٹ خرید لیں۔فقط والسلام۔

احقر الوریٰ عبدالرحیم

تمہارا نسخہ میرے پاس رہ گیا تھا وہ ارسال ہے۔نیز ٹکٹ کے ۲۰ روپے بھی ارسال ہیں۔ تمہاری طبیعت کی وجہ سے مجھے بھی بہت ہی فکر لگا ہوا ہے بلکہ اس مرتبہ طبیعت یہاں قطعاً نہ لگی۔رات سے اور بھی فکر ہو گیا میں اس وقت آنا چاہتا تھا لیکن پھر ارادہ ملتوی کر دیا۔دعوات صالحات کا محتاج و متمنی ہوں۔ فقط والسلام

﴿43﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳؍شعبان ۸۷ھ [۲۵؍نومبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے جانے کے بعد سے تم اندازے سے زیادہ

یاد آئے۔تمہارے ساتھ تو سفر میں ایک مونس موجود تھا لیکن یہ ناکارہ اور مجھ سے زیادہ عزیز عبدالرحیم کا منہ پرسوں سے بہت ہی اترا ہوا ہے کئی کئی بار اس نے تمہارا ذکر تذکرہ پرسوں سے مجھ سے کیا۔خدا کرے وہاں جا کر طبیعت اچھی ہوگئی ہو اور انشاءاللہ ہو ہی گئی ہوگی, اس لئے کہ وہاں خلاف طبع امور کیوں پیش آتے ہوں گے۔

آج عزیز عبدالرحیم نے آج ہی کے کسی خط کے حوالے سے وہاں کی پریشانیوں کا ذکر کیا اسلئے طبیعت اور بھی پریشان ہوگئی۔آج ہی سے مدرسہ میں ختم خواجگان منتقل ہوگیا اور تمہارے گاؤں کیلئے اس ناکارہ نے تو بہت ہی خصوصیت سے دعا کی اوروں سے بھی درخواست کی تھی۔تمہاری بخیر رسی کے خط کے لئے تو ابھی دو دن اور انتظار کرنا پڑے گا، بشرطیکہ تم نے آج لکھ دیا ہو۔اپنی خالہ صاحبہ اور دوسرے رشتہ داروں سے سلام مسنون کہہ دیں۔بھائی صاحب وغیرہ سے بھی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم،۲۳رشعبان ۸۷ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔آپ کو بہت ہی حسرت کے ساتھ الوداع کہا، اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کو خیریت سے رکھے، مکارہ سے محفوظ رکھے۔سورۃ کہف اور حصن حصین کا خاص اہتمام رکھیں کہ یہ مکارہ سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔بھائی محمد علی صاحب کے آج ہی دو خط پہونچے ہیں۔ان سے سلام مسنون کے بعد خیریت کہہ دیں اور بار بار خطوط لکھنے کا شکریہ ادا کردیں۔یہ ناکارہ بدل وجان ان کا ممنون ہے۔اب تو آپ وہاں پہونچ گئے ہیں وہاں کے حالات سے جلد اطلاع دیتے رہیں۔

آج اس وقت مولانا اسعد صاحب تشریف لائے تھے۔حضرت نے بذاتِ خود ان کو اس طرف توجہ دلائی کہ پولیس بہت مظالم کر رہی ہے اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔مولانا اسعد صاحب کو تو پورا علم ہے انہوں نے سارے احوال حضرت کو پھر سنائے۔خیر تمہاری بھابھی سے سلام مسنون کہہ دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ آج تمہارا خط مل گیا لیکن اب بندہ کوئی خط نہیں لکھے گا بعد رمضان ہی لکھے گا۔

*حضرت کو جلد جلد خط لکھتے رہیں اور خاص طور سے اس میں یہ بھی لکھتے رہیں کہ سہارنپور چھوڑنے کا بہت ہی غم ہے۔اس کو ہر خط میں خاص طور سے لکھیں۔اپنی حضرت کے ساتھ محبت کو بھی لکھتے رہیں اور ایصالِ ثواب بھی کر کے لکھتے رہیں۔*اور کیا لکھوں؟ چھوٹی خالہ کی خیریت بھی لکھیں۔والد صاحب سے مؤدبانہ سلام مسنون کے بعد گذارش دعا۔بھائی صاحب سے سلام مسنون۔تمہارے صندوق میں چاندی کے ورق ہیں ان کو علی الصباح آملہ کے ساتھ ایک ایک کھاویں۔

احقر الوریٰ عبدالرحیم۔ [۲۳؍شعبان ۸۷ھ]

44

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۶؍شعبان ۸۷ھ [۲۸؍نومبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، بہت مشکل سے گن گن کے دن گذارے تھے۔آج پختہ یقین تھا کہ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ ضرور ملے گا۔ڈاک کے آتے ہی بہت ہی مشکل سے آتشی آئینے سے مولوی اسمعیل کے آنے سے پہلے ساری ڈاک کو ٹٹولا جس میں ۵۲ خط تھے لیکن تمہارا کوئی کارڈ نہ ملا۔اس کے بعد مولوی اسمعیل کے آنے پر ان سے دوبارہ ساری

ڈاک کا پوسٹ مارٹم کرایا مگر تمہیں وہاں جانے کے بعد عزیزوں اور دوستوں کی ملاقات سے کہاں فرصت ملی ہوگی؟ اگر تم پیر کو کوئی خط لکھ دیتے تو آج ضرور مل جاتا۔ یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ تم گھر پہونچ گئے یا راستے میں کسی مخلص محسن نے قرنطینہ میں اتار لیا۔

تم سے زیادہ وہاں کے حالات کا شدت سے انتظار ہے اور تشویش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی خیر فرماوے۔ خوئے بدرا بہانہ بسیار کی وجہ سے لکھواتا ہوں کہ تمہارا خط رمضان کے قواعد سے مستثنیٰ ہے۔ میرے نام نہ لکھو تو عبدالرحیم کے نام ضرور لکھتے رہو کہ وہاں کے حالات کی وجہ سے تشویش اور فکر رہے گا۔ ممکن ہے کہ تم پاسپورٹ کے انتظامات میں لگ گئے ہو۔ معلوم نہیں اس کی درخواست مرتب ہوگئی یا نہیں؟ عید لنڈن میں گذرے گی تو اور بھی زیادہ دوبالا ہو جائے گی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۶؍شعبان ۸۷ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ جاتے وقت آپ سے باصرار کہا تھا کہ جاتے ہی بخیر رسی کا خط لکھ دیں کیونکہ وہاں کے حالات کی وجہ سے انتظار رہے گا لیکن آج شدید انتظار کے باوجود آپ کا کوئی خط نہیں پہونچا۔ اس لئے بہت فکر ہو رہا ہے۔ خدا کرے کل کوئی خط بخیر رسی کا پہونچ کر موجب سکون واطمینان ہو۔ اپنے یہاں کے حالات سے مطلع فرماتے رہیں۔ حضرت والا کو خطوط اور دعا کو لکھتے رہیں۔ قبلہ والد صاحب، بھائی صاحب، خالہ صاحبہ اور سب رشتے داروں سے سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم

۲۶؍شعبان ۸۷ھ، چہارشنبہ

45

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷رشعبان ۸۷ھ [۲۹رنومبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، بہت شدید طویل عریض انتظار کے بعد تمہارا خط پہونچا۔ مژدۂ بخیررسی سے تو مسرت ہوئی لیکن راستے کی تکلیف سے بہت کلفت ہوئی, اور اس سے بڑھ کر گھڑی کھوجانے سے۔ عزیز عبد الرحیم یوں کہے کہ تین کھو چکے۔ یہ سن کر مجھے تو اپنی ایک بات یاد آئی۔ میں نے المنجد تین دفعہ خریدی اور ہر دفعہ میں کھوئی, بلکہ کسی نے قصداً چرالی۔ آخری دفعہ میں میں نے یہ فیصلہ کیا کہ انگریز کی کتاب میری شان کے مناسب نہیں۔ عزیز عبد الرحیم کے فقرے سے میری یہ سمجھ میں آیا کہ یہ ہاتھ کا کنگن بھی تمہاری شان کے موافق نہیں۔ اب جیب کی گھڑی خریدیو۔

تم اندازے سے زیادہ یاد آئے۔ تم نے جو مشورے پوچھے ہیں ان میں سے کوئی سمجھ میں نہ آیا کہ ان میں کون سی بات مشورہ طلب ہے:

نمبر۱: *اگر مانع قوی نہیں تو والد صاحب کی خدمت میں ٹھہرنا بہر حال اہم ہے۔*

نمبر۲: *تراویح میں قرآن سنانا نہایت ضروری نہایت اہم۔ ہم نے تو پارسال خود سننے کی کوشش کی تھی مگر مقدر میں نہ ہوا۔ اگر کوئی صورت سنانے کی ہوسکتی ہو تو ضرور سناؤ۔ اعتکاف کی ہمت ہو تو اس سے اچھی کیا بات؟*

تمہارے یہاں کے حالات کا بہت ہی فکر تھا۔ یہ معلوم ہوکر کہ تمہارے پہونچتے ہی تمہاری برکت سے امن ہوگیا، بہت مسرت ہوئی۔ کھجور کے متعلق یہ معلوم نہ ہوا کہ لنڈن جانے کی کوئی صورت ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اس کا بھی انتظار ہے کہ تمہارے پاسپورٹ کا سلسلہ

شروع ہوگیا یا نہیں؟

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۷/شعبان ۸۷ھ

46

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم/رمضان ۸۷ھ [۳/دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون تمہارے جانے کے بعد سے ایک خط بخیر رسی کا پہونچا تھا۔ یہ بھی غنیمت ہے۔ مجھے تو تمہارے مشاغل کی کثرت سے اس کی بھی امید نہ تھی۔ پرسوں شنبہ کو مولوی عبدالرحیم تمہارے خط کو بہت ہی میری ڈاک میں تلاش کرتے رہے میں نے کہا کیوں وقت ضائع کرتے ہو؟ مگر ان کو بہت ہی حسن ظن تھا اس لئے بہت ہی تلاش کیا۔

آج دوشنبہ یکم رمضان کو سنا ہے کہ عزیز عبدالرحیم کے نام کوئی مخفی پرچہ تمہارا ان کی اہلیہ کے لفافے میں آیا ہے۔ بہر حال اس سے مژدۂ عافیت معلوم ہو کر بہت ہی مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ تمہیں خوش وخرم رکھے۔ یہاں تک لکھوانے کے بعد مولوی اسماعیل نے بتایا کہ تمہارا لفافہ ہے اس سے بہت مسرت ہوئی کہ جو چیز خلاف امید ہوا کرتی ہے اس سے مسرت زیادہ ہوا کرتی ہے یاد تو تم بھی مجھے اندازے سے زیادہ آئے مگر مقدرات کا کیا علاج؟

تمہارے مہتمم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد لکھ دیں کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے دونوں باتوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے دونوں امور حج وزیارت کی سعادت اور ذاتی مکان کی خریداری بسہولت نصیب فرماویں۔

دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ باحسن وجوہ تکمیل فرماوے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم

یکم/رمضان ۸۷ھ دوشنبہ

معلوم نہیں تمہارے پاسپورٹ کی درخواست دے دی گئی یا نہیں؟ معلوم نہیں کہ عید نیروبی میں ہوگی یا لندن میں؟ اگر لنڈن میں ہوئی تو پھر انشاء اللہ کئی عیدیں جمع ہوجائیں گی۔ فقط

نوٹ از مولانا عبدالرحیم صاحب:

حضرت شیخ واقعی بہت دعا گو ہیں اور بہت زیادہ متفکر۔ انشاء اللہ حضرت کی توجہ رنگ لائے گی۔ آج کی تاریخ میں خدا کرے حافظ قاسم صاحب چھوٹ گئے ہوں, یا کوئی اور صاحب [ہوں تو]ان سے ان مظالم کے متعلق صحیح بات دریافت کر کے ضرور مطلع فرماویں، حضرت کو سنانا ہے۔ آج کا آپ کا خط جو میرے نام تھا پورا سنا۔ اس لئے جلد صحیح حالات سے مطلع کریں۔ ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ پولیس پر مقدمہ بھی کیا ہے اور وہ پھر بھی ریمانڈ مانگتی ہے۔ یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ والد صاحب کے متعلق حضرت کو ضرور دعا کا لکھتے رہیں۔ اپنی طلب کا خط حضرت کو لکھا کریں۔

عبدالرحیم

اسمٰعیل کے والد صاحب سے کھجور کی رسید جوابی کارڈ پر لکھوادیں، اسمٰعیل نے کہا ہے۔

میرا عشرۂ اولیٰ کا اعتکاف ہے۔ میری صندوق میں تقریباً ۳۰ پوڑیاں ہیں سفوف کی۔ ان کو روزانہ ایک ایک نہار منہ کھایا کریں جریان کی بہت عمدہ دوا ہے۔ آپ کی دوا کی تلاش کروں گا۔

﴿47﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰/رمضان ۸۷ھ [۵/دسمبر ۶۷ء]

[کارڈ پر حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے صرف یہ شعر مرقوم ہے]

یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں
واں ایک خاموشی میری سب کے جواب میں

زکریا ۳/۹/۸۷ھ

نیچے مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ کی یہ تحریر ہے:-

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ آپ کے خط کا شدت سے انتظار ہر دن رہتا ہے اور مجھ سے زیادہ حضرت کو۔ ڈاک میں یوسف نام کا کوئی خط ہوتا ہے تو حضرت فوراً پوچھتے ہیں کونسا ہمارے والا یوسف؟ جواب نفی میں سن کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ براہ کرم جلد از جلد حضرت کو خیریت کا اور حضرت سے اظہار تعلق اور اظہار طلب کا خط ضرور لکھا کرو کہ مشائخ خاص طور سے طلب کو دیکھتے ہیں۔

۴/تاریخ کی پیشی کے حالات سے مطلع کریں۔ والدہ کا فی الحال کوئی خط نہیں ہے۔ دعوات صالحات کا سائل ہوں چھوٹی خالہ اور دیگر رشتے داروں سے سلام مسنون و گذارش دعا۔

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم

﴿48﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ٦ رمضان ٨٧ھ [٨ دسمبر ٦٧ء]

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عین انتظار میں تمہارا خط پہونچا۔ انتظار کا حال اس سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ رمضان میں بھی کئی خط لکھے تمہارے یہاں کے امن سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ میری توجہات تو پہلے سے بھی تھیں اور عزیز عبد الرحیم بہ نفس نفیس نور پھیلا رہے تھے اب تو آپ ہی کی برکات ہیں کہ امن ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اپنے حفظ وامن میں رکھے۔

لوگوں کو استغفار اور درود شریف کی کثرت کی تاکید کردیں۔ مجروحین کی صحت کیلئے اور لوگوں کی انابت الی اللہ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی نصیب فرماوے یقظہ اور نوم میں تم ہم غرباء کو یاد کرلیتے ہو یہ تمہارا احسان ہے لیکن اس کا قلق مجھے واقعی ہے کہ دونوں سال پورا سال قیام کے بعد عین رمضان میں جدائی ہوئی، لیکن مقدرات اختیاری نہیں ہوتے۔ بیماری بہرحال معذوری ہے ایک قرآن روزانہ ختم کرنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں تمہاری صحت اس کی متحمل نہیں۔ **جتنا تحمل ہوسکتا ہو اتنا ہی کریں۔** شعر تو میں نہ جانے تمہیں کتنے لکھ چکا ہوں۔ رمضان میں تو جتنا لکھا ہے یہ بھی اندازے سے زائد ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم ٦ ر رمضان ٨٧ھ

ازمولانا عبدالرحیم صاحب متالا:

محترمی عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔کل آپ کا گرامی نامہ پہونچا جس سے احوال سے واقفیت ہوئی۔ان لوگوں کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔اگر حافظ قاسم صاحب رہا ہوگئے ہوں تو ان سے احقر کا سلام مسنون کہہ دیں۔جب ان لوگوں نے اتنا مارا پیٹا تو ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہ ہوئی؟ یا اس کا کوئی اثر نہ ہوا؟

﴿49﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷؍رمضان المبارک ۸۷ھ [۹؍دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، عین انتظار میں مسرت نامہ پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔اس کے سوا کیا کہوں کہ جملہ امور کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ تمہیں خوش و خرم رکھے، صحت و عافیت کے ساتھ تمہارے والدین کے لئے بھی دل سے دعا گو ہوں۔ رمضان میں تو یہ بھی بہت ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔۷؍رمضان ۸۷ھ

ازمولانا عبدالرحیم متالا صاحب:

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔آپ کا عنایت نامہ پہونچا تھا جس کا جواب ہمروزہ آپ کے لفافے پر بہت سا حرج کرکے لکھ چکا ہوں۔امید ہے آج پہونچ گیا ہوگا۔احتلام کے بند ہونے سے بہت ہی

مسرت ہوئی۔ اللہ جل شانہ محض اپنے انعام و احسان سے آپ کو جملہ امور سے شفاء کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

یعقوب ساجی کا خط کئی دن سے نہیں آیا۔ آج ان کو لکھنے کے لئے لفافہ لایا ہوں لیکن آج تو وقت نہیں رہا کل انشاء اللہ ڈاک دیکھ کر لکھ دوں گا۔ آپ کے پاس آئے ہوں تو مطلع کریں۔ والدہ کا اور حضرت کا پرچہ اور احقر کا پرچہ ورتھی سے آپ کے پاس پہونچ گیا ہوگا۔ آپ کے لئے خمیرہ گاؤزبان عنبری دہلی سے منگوایا ہے۔ انشاء اللہ بعد رمضان لے کر آؤں گا۔

میرا آج کا لفافہ بعد مطالعہ فوراً چاک کر دیں صرف ضرورۃً لکھا ہے۔ بندے نے مولوی اسمعیل کے ساتھ یہ بات طے کر لی ہے کہ ۶ ماہ بعد رمضان میں ملازمت کروں گا اور اس کے بعد میں سہارنپور آ جاؤں گا اور پھر مولوی اسمعیل چلے جاویں گے اس مضمون کا ایک خط آج کمیٹی والوں پر ہم دونوں لکھ رہے ہیں اس پر اپنے گھر والوں کو بھی اپنی طرف سے بات کر کے راضی کر لیں۔ میری اس تجویز کا ذکر نہ کریں۔ اپنے طور پر بات کر لیں میں انشاء اللہ ۶، ۷ شوال کو پہونچ جاؤں گا۔

اپنی خیریت جلد لکھتے رہیں۔ گھبراویں نہیں یہ کوئی لاعلاج مرض نہیں ہے شادی کے بعد تو انشاء اللہ اچھا ہو ہی جائے گا۔ میں رمضان کے بعد اس واسطے پہلے آ رہا ہوں کہ آپ کے ساتھ کچھ دنوں رہنا مل جاوے پھر معلوم نہیں کب زندگی میں ملاقات اور معیت نصیب ہوگی۔ مولوی یعقوب قاضی کے خط سے ان کے یہاں تولد دختر نیک اختر کی خوشخبری ہے۔ شبیر کے سامان کے متعلق سابقہ عریضے پر عمل کریں۔ درود شریف آہستہ آہستہ حسب تحمل پڑھتے رہیں۔ رمضان کی دعاؤں کا بے حد محتاج ہوں۔

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم

۷/ رمضان ۸۷ھ

﴿50﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸/رمضان ۸۷ھ [۱۰/دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت ۸/رمضان کو ۱۲/بجے تمہارا محبت سے لبریز مسرت نامہ پہونچا۔ اس کو تو بار بار لکھنے کی ضرورت نہیں کہ تم اندازے سے زیادہ یاد آئے اور ظاہر ہے کہ جب یاد آئے ہوں گے تو میں دعا کے سوا کیا ثمرہ تمہاری یاد کا کرسکتا ہوں۔ دل سے دعا کرتا ہوں اللہ جل شانہ تمہیں دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے۔

اس کا قلق واقعی ہے اور بہت زیادہ ہے کہ دو سال تمہارے یہاں کے قیام میں دونوں رمضان میں تم سے جدائی ہوگئی۔ اللہ کے تو ہر کام میں حکمتیں ہی ہیں، کیا بعید ہے کہ اللہ کے نزدیک اس میں بھی میرے لئے کوئی خیر مقدر ہو، لیکن اس کا قلق بہت زیادہ ہے۔ تم نے لکھا کہ ڈاک سے کھجوریں بھیجنے میں دس روپے خرچ ہوں گے، اب تو ڈاک سے بھیجنے کی میری رائے ہرگز نہیں ہے۔ اگر رمضان سے پہلے چلی جاتیں اور کارآمد ہو جاتیں تب تو کوئی حرج نہیں تھا، اب تو بعد رمضان یا جب بھی کوئی جانے والا ملے اس کے ہاتھ بھیج دیں۔ اب تو صرف تبرک کی حیثیت ہے۔

تمہارے والد صاحب کی شدت علالت سے بہت قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ بندے کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں۔ تمہاری والدہ کا خط جو تمہارے نام آیا تھا اور اس میں ان کی طرف سے کچھ مختصر سا مضمون میرے نام بھی تھا وہ عزیز عبدالرحیم نے مجھے سنایا تھا، جس کو وہ اس خط کے ساتھ تمہارے پاس بھیجنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کے مضمون کا

جواب براہ راست عزیز عبدالرحیم کے ائر لیٹر پر کل ہی لکھوا چکا ہوں۔

تمہارے یہاں کے مقدمے کی تاریخ سے فکر ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے سب کو نہایت سہولت کے ساتھ رہا کرادیں۔حافظ قاسم صاحب کی خدمت میں بسہولت ممکن ہو تو اس ناکارہ کے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ بہت ہی ترقیات سے نوازے۔ان کی مساعیٔ جمیلہ سے بہت مسرت ہوئی۔تمہارے اعتکاف کی خبر سے بہت مسرت ہے۔اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔اس ناپاک کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد کرلو تو اچھا ہے۔

عزیز عبدالرحیم کے نام جو تمہارا پرچہ ہے اس سے تمہاری بیماری کا حال معلوم ہو کر بہت ہی قلق ہوا۔یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔اللہ جل شانہ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔بس اس سے زیادہ اور کیا کہوں ؎

بے زبانی ترجمانِ شوق بے حد ہو تو ہو

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۸؍رمضان ۸۷ھ

﴿51﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰ رمضان المبارک ۸۷ھ [۲۲ دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، میں آج تمہیں خط لکھنے کا خود ہی ارادہ کر رہا تھا کہ شروع کرتے وقت تمہارا لفافہ بھی پہونچ گیا۔ میں تو اصل میں تمہاری معرفت حافظ قاسم

صاحب کو خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا اس لئے کہ ان کا خط آیا رکھا تھا۔ عزیز عبدالرحیم کی زبانی ان کے دینی حالات سن کر بہت ہی مسرت ہوئی۔ تمہارے جانے کے وقت تو ایسے حالات معلوم نہ تھے ورنہ میں تمہارے ہاتھ ہی کھجوریں بھیجتا۔

آج کی ڈاک سے ایک پارسل رجسٹری کرار ہا ہوں اس میں سے ۲۰ دانے تو حافظ محمد قاسم صاحب کے ہیں اور باقی تمہارے اور اہلیہ مولوی عبدالرحیم کے علی التساوی۔ تم نے خط میں لکھا کہ ہر وقت تیرے خط کا انتظار رہتا ہے اور ڈاکیہ کے انکار پر مایوسی ہو جاتی ہے۔ رمضان میں میرے خط کا انتظار موجب تعجب ہے۔ اس کے باوجود میں اپنی عادت کے خلاف نہ معلوم کئی لکھ چکا ہوں پھر رنج وقلق کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

تم نے رمضان کے بعد جلد از جلد یہاں آنے کو لکھا میرے نزدیک بالکل ارادہ نہ کریں۔ یہاں کی آب و ہوا جب موافق نہیں، ہمیشہ بیمار رہتے ہو۔ رمضان کے قیام کی کوئی صورت ہو جاتی تو بہت مفید تھا مگر مقدر سے پارسال بھی تم بیمار ہو گئے اور اس سال بھی جس کا بہت ہی قلق ہے۔ رمضان کے بعد کوئی علمی مشغلہ تو یہاں ہے نہیں میرا خیال ہے کہ پاسپورٹ کی تیاری تک وہیں **کسی مدرسہ میں کوئی سبق بغیر تنخواہ بھی مل جاوے تو اسے غنیمت سمجھو**۔ تمہاری مسلسل بیماری کی وجہ سے میرا مشورہ ابھی بالکل یہاں آنے کا نہیں ہے اور اب تو عزیز عبدالرحیم خود بھی وہیں آرہا ہے۔ آپ کے لئے دل سے دعا گو ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم

۲۰؍ رمضان المبارک ۸۷ھ

﴿52﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴؍رمضان المبارک ۸۷ھ [۲۶؍دسمبر ۶۷ء]

نہ دوری دلیل صبوری بود   کہ بسیار دوری ضروری بود

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا جس میں تمہاری بیماری کا حال ہے۔ اس سے اور فکر ہوگیا۔ اس سے پہلے خط میں عید کے بعد یہاں آنے کا ارادہ لکھا تھا جس کے جواب میں میں نے زور شور سے یہ لکھا تھا کہ یہاں آنے کا ارادہ نہ کریں۔ آج کے خط سے اس کی اور زیادہ تائید ہوگئی کہ جب اس طرف آنے کے محض ارادے سے تمہارا مرض عود کر آیا تو پھر تم ہی سوچو کہ ایسی حالت میں اپنے کو بیماری کا شکار بنانا نہیں تو کیا ہے؟

میں نے تو گذشتہ سال بھی شروع سال میں تم سے بار بار تقاضا کیا تھا کہ جب یہاں رہ کر صحت اچھی نہیں رہتی تو پھر دورہ بھی راندیر ہی میں پورا کرلو کہ صحت کی رعایت بہت ضروری ہے۔ اب تو دورہ بھی ہو چکا ہے کوئی محرک بھی آنے کا باقی نہیں رہا اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ بعد رمضان یہاں کا ارادہ بالکل نہ کریں پاسپورٹ بننے تک اپنے مدرسہ جامعہ میں **اگر پڑھانے کا کوئی کام مل سکتا ہو تب تو بہت اچھا ہے چاہے بلا تنخواہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ نہ ہوسکتا ہو تو پھر دورہ کے اسباق میں سے کسی اہم سبق کی سماعت کرلو اور جو کتابیں رہ گئی ہوں ان میں سے ایک آدھ کتاب پاسپورٹ تیار ہونے تک پڑھ لو۔**

رمضان یہاں گذارنے کی تمنا تو میری اس سال بھی بہت رہی اور پارسال بھی، لیکن رمضان کے بعد تمہیں معلوم ہے کہ میں خود بھی دوسرے دھندے میں لگ جاتا ہوں۔ ما کل ما یتمنیٰ المرء یدرکہ۔

فقط والسلام

بے تکلف ایک بات اور ہے اگر کچھ پیسے چاہئیں تو بے تکلف لکھ دو نذرانہ دینے میں بھی انکار نہیں اور قرض دینے میں بھی نہیں۔ انشاء اللہ لندن پہونچ کر تو لکھتے ہی ہو ہی جاؤ گے۔ جب سہولت ہوا دا کر دیجیو مگر صرف دینی حیثیت سے پیش کر سکتا ہوں سہو کا ران لنڈن کی حیثیت سے نہیں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ،۲۴؍رمضان المبارک ۸۷ھ

﴿53﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷ رمضان المبارک ۸۷ھ [۲۹ دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت محبت نامہ پہونچا۔ پاس انفاس کی اجازت ہے شوق سے شروع کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اندر کے سانس کے ساتھ اللہ کا تصور ہو اور باہر کے ساتھ ھُو کا تصور ہو۔ اللہ جل شانہ مبارک فرماوے، استقامت اور ترقیات سے نوازے۔ آپ نے یہاں تین چلے گذارنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن جب آپ کی صحت یہاں اچھی نہیں رہتی ایسی حالت میں ارادہ نہ کریں۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا گو ہے۔ اللہ جل شانہ اپنی رضا و محبت عطا فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم عبدالرحیم

۲۷؍رمضان المبارک ۸۷ھ

ازمولانا عبدالرحیم متالا صاحب:

ازاحقر عبدالرحیم سلام مسنون و گذارشِ دعا۔آپ کے لئے ہر وقت دل سے دعائیں کرتا ہوں اور انشاء اللہ کروں گا لیکن آپ بھی کبھی یاد کرتے ہیں یا نہیں؟ تم نے اپنی بھابھی کے متعلق کبھی کچھ نہیں لکھا کہ تم نے اس کو کیسا پایا؟ مجھے تو اس پر رمضان ضائع کرنے کا بہت غصہ ہے اور پھر بے پردگی تو مجھے ویسے بھی گوارا نہیں۔اس کے اوپر مزید اس کی تفریح نے تو بہت زیادہ غصے کو تیز کردیا اور کیا عرض کروں؟

تاریخ کی تعیین کی کوئی خبر ابھی تک دلی سے نہیں آئی ,جنتا سے ریزرویشن کردیا ہے۔آج محمد علی کا منی آرڈر ۵۰ روپے کا پہونچ گیا لیکن کوپن پر کچھ نہیں۔شاید نرولی سے آئے ہوں گے۔ایک بات ہمیشہ پوچھنے کا ارادہ کیا اور بھول گیا وہ یہ کہ رات کی بس جو شام کی گاڑی کے پسنجر لے کر آتی ہے اس میں لوگوں کی آمدورفت شروع ہوئی یا نہیں؟ اور کہاں اترتے ہیں۔براہ کرم تحریر کریں۔

دعاؤں کا شدید محتاج

سیہ کار عبدالرحیم

۲۷/رمضان المبارک ۸۷ھ

﴿54﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/رمضان المبارک ۸۷ھ [۳۱/دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون ایسے وقت پر تمہارا خط پہونچا کہ ماہ مبارک ختم پر ہے لیکن تمہارے خط کی وجہ سے سننا بھی پڑا اور فوری مختصر جواب بھی۔آنے کے بارے میں تو اب بھی وہی مشورہ ہے جو پہلے لکھا جاچکا کہ یہاں تضییع اوقات ہوگا وہاں کوئی علمی کام

کرسکوگے۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ یہاں صحت کا کیا حال رہے؟ اس کے باجود اگر تم آؤ تو میری طرف سے ممانعت تو نہیں ہے تمہاری آمد تو میرے لئے موجب مسرت ہے ہی مگر مجبوری کا کیا علاج؟ جہاں تک دعاؤں کا تعلق ہے تم نے اس سے اندازہ کرلیا ہوگا کہ میں نے باجود رمضان ہونے کے کتنے خط تمہیں رمضان میں لکھ دیئے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۹؍رمضان المبارک ۸۷ھ

تمہیں خط لکھنے کے بعد حافظ قاسم صاحب کا خط ملا ان کے خط میں بندے کا سلام مسنون بھی لکھ دیں اور یہ بھی [کہ] آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ جل شانہ تمہاری مدد فرماوے۔

ازمولانا عبدالرحیم متالا صاحب:

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، سب سے پہلے تو عید مبارک باد۔ اللہ جل شانہ تمہارے صیام، صلوۃ، اعتکاف، تراویح سب ہی عبادت کو قبول فرماوے۔ آمین۔ آپ کا خط پہونچا احوال سے واقفیت ہوئی۔ آج تو فرصت نہیں کہ کچھ لکھوں بجز دعا اور درخواست دعا کے۔ تمہاری بھابھی پر چونکہ دو خط بہت سخت لکھے ہیں اس لئے آج صرف اس کی تلافی کیلیے عید کارڈ ارسال کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ اس کے برقع کا اہتمام شروع ہوجائے گا۔ دعا فرماویں۔ بھائی غلام محمد نے کئی چیزیں منگوائی ہیں اور روپے ۱۳ بھیجے۔ اگلی دوا کے پیسے بھی باقی ہیں۔ احقر الوریٰ، عبدالرحیم ۲۹؍رمضان ۸۷ھ

آج پیر کا دن ہے آئندہ پیر کو جنتا سے انشاء اللہ روانگی ہے۔ منگل کی شام کو گھر پہونچ جاؤں گا۔ لیکن یہ معلوم ہوجاتا تو اچھا تھا کہ شام کی بس چل رہی ہے یا نہیں؟ آج ہی ریزرویشن کی اطلاع آئی ہے والد صاحب، بھائی صاحب، بھابھی صاحبہ سب کو سلام مسنون۔

﴿55﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۴شوال ۸۷ھ [۴جنوری ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا خط پہونچا۔ اگر ڈاک سے جواب لکھواتا تب بھی پیر کو پہونچتا اور عزیز عبدالرحیم سلمہ بھی پیر ہی کو جانے کا ارادہ کر رہا ہے، اس لئے میرا خیال ہوا کہ ان کے ذریعے سے زیادہ محفوظ پہونچے گا۔ تمہارے اعتکاف کے بخیر پورا ہونے سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، قبول فرماوے۔ یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کر سکتا ہے؟

نرولی کے جدید فساد کی اطلاع سے بہت ہی قلق ہے، اللہ تعالیٰ ہی فضل فرماوے، حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے پولیس کے مظالم سے بھی حفاظت فرماوے۔ آیت کریمہ، استغفار اور درود شریف کی کثرت کی تاکید کرتے رہیں اور جو قرآن پاک پڑھے ہوئے ہیں ان سے روزانہ ایک مرتبہ سورۂ کہف پڑھنے کی بھی تاکید کرتے رہیں۔ معلوم نہیں تمہارے پاسپورٹ کا کیا ہوا ہے؟

میں نے پہلے بھی متعدد خطوط میں لکھا ہے پاسپورٹ تیار ہونے تک کا وقت ضائع نہ کیا جاوے۔ اپنے مدرسہ میں اگر پڑھانے کا کوئی سبق مل جاوے تو زیادہ اچھا ہے ورنہ حدیث کے اسباق سننے کا اہتمام کریں۔ بجز دعا کے اور کیا کروں؟

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۴؍شوال ۸۷ھ

﴿56﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶ شوال ۸۷ھ [۲۶ جنوری ۶۷ء]

اینکہ می بینم بیداری ست یارب یا بخواب

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کئی دن سے ایک کارڈ جیب میں ڈال رکھا تھا اور تمہیں اپنے قلم سے صرف ایک مصرعہ لکھنا چاہتا تھا

؎ یوں بھول جاؤ گے ہمیں وہم وگماں نہ تھا

لیکن آج کی ڈک سے اتفاقاً مولوی اسماعیل نے تمہارا کارڈ دکھایا۔ مجھے تو واقعی سوچ ہے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں یا واقعہ ہے۔ تمہارے متعلق تمہیں بھی کئی خط لکھ چکا ہوں اور اس سلسلہ میں تمہارے مہتمم صاحب کو بھی خط لکھ چکا ہوں کہ تمہاری لندن روانگی تک وہاں مدرسہ میں کوئی سبق مل سکے تو اچھا ہے ورنہ حدیث کے اسباق کی سماعت کرلو۔ تمہارے خط میں اس کا کوئی ذکر نہیں بلکہ اس کے برعکس یہاں آنے کا ذکر ہے، جس کو میں باوجود اشتیاق ملاقات کے بار بار روک چکا ہوں کہ تمہاری صحت اپنے جذبات پر مقدم ہے ؎

کہ بسیار دوری ضروری بود

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم مشکوٰۃ کی تقریر کو صاف کر رہے ہو۔ بہت مناسب ہے۔ تقاریر تو تمہارے پاس اور بھی ہوں گی سبھی کو صاف کرلو تو اچھا ہے۔ اگر تم آؤ تو ابوداؤد کی تقریر ضرور ساتھ لانا۔ مولوی نذیر احمد اگر تعلیم کی نیت سے آرہے تھے تو ان کو شروع میں آنا چاہئے تھا۔ اب تو مدرسہ میں داخلہ ہر نوع کا بند ہو چکا ہے۔ میرے اوپر کرم فرمانے کے لئے آرہے ہیں تو سر آنکھوں پر۔

تمہارے آنے کی تو میری بالکل رائے نہیں۔ اگر پاسپورٹ میں تاخیر ہو تو وہیں مدرسہ میں ورنہ **مکان پر تقاریر صاف کرنے کا بہترین مشغلہ ہے۔** مولوی اسماعیل کے نام تمہارا کوئی خط ابھی تک تو پہونچا نہیں۔ پیسے روانہ کرنے میں تم نے مجھ پر اور اپنے اوپر دونوں پر ظلم کیا۔ والد صاحب کی شدت علالت کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ ایسی حالت میں تو تمہیں والد صاحب کے پاس رہنا بھی بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو صحت عطاء فرماوے۔

تمہارے یہاں کے امن کی خبر سے مسرت ہے۔ حدیث کا مضمون ہے کہ برا خواب دیکھ کر اعوذ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دینے سے اس کی مضرت سے حفاظت ہوتی ہے۔ تمہارا ۲۳ کا کارڈ آج ۲۶ شنبہ کو ملا۔ مقدمات کی کامیابی کے لئے دل سے دعاء کرتا ہوں اور دعا کراتا رہتا ہوں۔

عزیز عبدالرحیم سلمہ کے نام ایک مستقل کارڈ اور ایک مضمون غلام محمد کے خط میں لکھ چکا ہوں۔ خدا کرے پہونچ گئے ہوں۔ اس سے اور عزیز غلام محمد سے سلام مسنون کہہ دیں اور والد صاحب سے سلام مسنون کے بعد عیادت کرلیں۔ اپنی خالہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور لندن خط لکھیں تو وہاں بھی سب سے سلام مسنون لکھ دیں۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل ۲۶ر شوال

﴿57﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۳ر ذیقعدہ ۸۷ھ [۱۲ر فروری ۶۸ء]

چھیڑ دیکھو کہ خط تو لکھا ہے میرے خط کی مگر رسید نہیں

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت مولوی اسماعیل نے تمہارا پرچہ دیا تم اپنے کسی خط میں میرے کسی خط کی رسید نہیں لکھتے۔ تمہارے والد صاحب کی شدت علالت کی خبر سے بہت ہی فکر و قلق اور رنج ہوا۔ تمہیں اس وقت خاص طور سے ان کی خدمت میں کثرت سے رہنا چاہئے اور اس میں دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ تمہاری صحت کے مژدہ سے بہت مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ صحت و عافیت کے ساتھ رکھے, لیکن مشکل تو یہاں کی ہے کہ یہاں کی آب و ہوا تمہیں موافق نہیں آتی, اس کا کیا علاج۔

تم بار بار یہ لکھتے ہو کہ میری دعاؤں سے محروم نہ ہو جاؤں۔ اس کو تو تمہارا دل ہی جانتا ہے اور میرے خطوط اس پر شاہد ہیں۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے تمہیں بھی اور اس سیہ کار کو بھی امراض ظاہرہ و باطنہ سے شفا عطا فرماوے۔ تمہارے یہاں کے مقدمات کیلئے ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں اور کراتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرماوے۔ **اہل مقدمات سے توبہ و استغفار اور درود اور آیت کریمہ کی تاکید خود بھی کرتے رہیں** اور عزیز عبدالرحیم سے بھی تاکید کراتے رہیں۔

عزیز عبدالرحیم سلمہ سے بعد سلام مسنون، رات تمہارے معمہ خط کا جواب لکھوا چکا ہوں۔ مولوی نصیر الدین سے دوپہر کے کھانے میں میں نے اجازت مانگی تھی انہوں نے تمہاری عزیزہ کو اپنے گھر میں ٹھہرانے کی اجازت دے دی, لہذا شوق سے لے آؤ۔

مفتی عزیز الرحمٰن نے تمہاری تحریرات ایک لفافہ میں بھیجی تھیں اور یہ لکھا تھا کہ تمہارا پتہ صاف لکھوا کر تمہارے پاس بھیج دوں۔ اسی وقت مولوی اسماعیل سے معلوم ہوا، بلکہ انہوں نے خود ہی کہا کہ، وہ عزیز یوسف کی سند بذریعہ رجسٹری بھیجیں گے لہذا وہ لفافہ ان کے حوالے کر رہا ہوں۔ نیز تمہارے کل کے خط میں ایک پرچہ تھا جس میں لکھا تھا کہ وہ مفتی عزیز الرحمٰن کے پاس

بھیج دیا جائے، یہ معمہ بھی میری سمجھ میں نہیں آیا۔ لہذا وہ بھی اس کے ساتھ واپس کر رہا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل، ۳۰/ ذیقعدہ ۸۷ھ

﴿58﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸ ذیقعدہ ۸۷ھ [۱۷/ فروری ۶۸ء]

عزیزم سلمہ بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا لفافہ پہونچا۔ اتنی سی بات کے واسطے لفافہ کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ بہت مفصل مضمون لیکن کوئی بات بھی خاص نہیں۔ میں نے یوں سمجھ کر کوئی خاص بات ہوگی جیب میں رکھ لیا اس وقت سنا بھی نہیں۔ تمہارے دوسال کے نمبر سند کے ساتھ مولوی اسماعیل نے بھیج دیئے ہیں۔ غالبا آج پہونچ گئے ہوں گے۔ تمہارے والد صاحب کی شدت علالت سے بہت فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطاء فرماوے اور اپنے وقت پر اس ناکارہ کو بھی اور ان کو خاتمہ بالخیر کی دولت سے نوازے۔ تمہارے والد صاحب کی یہ حالت جو تم نے لکھی بہت دنوں سے سن رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

مفتی عزیز الرحمٰن نے جو خطوط عبد الرحیم کے واپس کئے تھے وہ بھی سند کے ساتھ رجسٹری کر دیئے اور جو خط عبد الرحیم نے میرے پاس بھیجا تھا اس کا بھی کوئی مصرف سمجھ نہیں آیا اس لئے اس کو بھی ساتھ واپس کر دیا۔ تمہاری آمد کے متعلق میں تو نہ معلوم کتنے خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ تمہاری صحت کے پیش نظر میری رائے آنے کی نہیں ہے بار بار تجربہ ہو چکا ہے

کہ یہاں کی آب وہوا موافق نہیں آتی۔ آتے ہی بیمار ہو جاتے ہو اور تمہاری بیماری سے مجھے کلفت زیادہ ہوتی ہے۔ عزیز عبد الرحیم کے متعلق بھی میری رائے یہی ہے کہ قرارداد جو نصف سال کی ہوئی تھی اس کو پوری کریں۔

والد صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں۔ عزیزان عبد الرحیم و غلام محمد اور ان دونوں کی اہلیہ اور اپنی خالاؤں سے سلام مسنون کہہ دیں۔ سند کی رسید کا شدت سے انتظار ہے۔ تمہارے نمبرات بھی دکھا دیئے تھے۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل، ۸؍ذیقعدہ، شب پنج شنبہ
ازاحقر ہر دو کی خدمات میں سلام مسنون

59

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۱۵ فروری ۶۸ء [۱۶ ذیقعدہ ۸۷ھ]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا کارڈ ملا۔ تمہارے والد صاحب کی روز افزوں شدت علالت کی خبر سے فکر قلق رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے سے صحت کاملہ قوت تامہ عطا فرماوے۔ بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں۔ میرا خیال ہے کہ والد صاحب کی ایسی حالت کے درمیان میں تمہیں مستقل وہاں قیام کرنا چاہئے اور عزیز مولوی عبد الرحیم شام چلے جایا کریں، صبح آجایا کریں۔ معلوم ہوا کہ وہ جگہ قریب ہے۔ والد صاحب کو کسی خدمت کی ضرورت نہ ہونا امر آخر ہے اور تم دونوں کی سعادت مندی

اور نیازمندی کا تقاضا یہ ہے کہ جتنا وقت ان کی خدمت میں گذار سکو اتنا اچھا ہے اور جب وہ تم کو رات کو اٹھا کر باتیں کرتے ہیں تو اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

تم نے اپنے اس کارڈ میں اپنے پاسپورٹ کا کوئی ذکر نہیں لکھا کہ وہ کس مرحلہ پر ہے تمہارے مدرسہ کے شیخ الحدیث کے بھتیجے کی آمد تو سنا اس وجہ سے ملتوی ہوگئی کہ مدرسہ کے کسی مدرس کے جانے کی وجہ سے ان کی جگہ پر تقرر ہوگیا۔ بہت اچھا ہوا۔ تمہاری سند کے ساتھ عزیز عبدالرحیم کے امانتی خطوط جو مفتی عزیز الرحمٰن نے بھیجے تھے وہ پہونچ گئے یا نہیں؟ تم نے اپنے کارڈ میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ عزیزان عبدالرحیم و غلام محمد سے سلام مسنون کہہ دیں۔

یہاں رمضان کے بعد سے سردی کا بڑا زور ہے۔ منصوری پر خوب برف باری ہے اور قرب وجوار میں خوب اولے باری ہے جس کی وجہ سے سردی اپنے شباب پر ہے اور اس ناکارہ پر خاص طور سے اس کا اثر رہتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ

ازطرف اسماعیل سلام مسنون، مولوی عبدالرحیم سے کہیں تمہارا لفافہ پہونچا تھا۔ تعویذ ایک باندھنے اور ایک پینے کے لئے بھیج دیا گیا۔ آج کل سردی خوب زوروں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرماوے۔ گھر پر سلام مسنون اور خیریت کہہ دیں۔ فقط والسلام

﴿60﴾

از: جناب یعقوب لمباڈا صاحب، پریسٹن، لنکا شائر، برطانیہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۳ فروری ۶۸ء [۱۴ ذیقعدہ ۸۷ھ]

مکرمی و محترمی مولانا حافظ محمد زکریا صاحب دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد گذارش ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور آپ کی دعا سے باخیریت ہیں اور اللہ تعالیٰ سے آپ کی خیریت کے لئے دست بہ دعا ہیں۔

فرزند یوسف کے ہاتھ ارسال کردہ کھجوریں ملیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔آمین۔یادآوری کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔یوسف کو یہاں بلانے کے لئے کاغذات تیار کر کے آج یہاں سے ارسال کئے ہیں۔آئندہ تمام کام ہندوستان کی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کی اور ہماری مدد فرمائے اور یہ کام جلد بن جائے۔

ایک خاص عرض یہ ہے گھر میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی بیمار رہتا ہے۔بیوی کو ۲۲ سال پہلے چیچک نکلے تھے۔اس وقت سے اس کی صحت ہمیشہ خراب رہتی ہے اور روزانہ کچھ نہ کچھ تکلیف ہوتی ہے۔اس لئے دعا کی گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بیماری دور فرمائے۔باقی خیر ہے۔چونکہ مجھے اردو لکھنے کا محاورہ بہت کم ہے اسلئے اگر خط میں کوئی غلطی یا بےادبی نظر آئے تو معافی چاہتا ہوں۔فقط۔دعائے خیر میں ضرور یاد فرماتے رہیں۔یہاں سے بیوی بچے سب سلام عرض کرتے ہیں۔قبول فرمائیں اور مجھ ناچیز کا بھی سلام قبول فرمائیں۔

راقم طالب دعا، یعقوب لمباڈا

ایک بات یاد آ گئی جو عرض کرتا ہوں امید ہے کہ آپ راہنمائی فرمائیں گے۔وہ یہ ہے کہ میں دہلی سے ماہنامہ ''آستانہ'' کا خریدار ہوں۔اس میں قرآن مجید کی تفسیر بھی آتی ہے۔تو یہ تفسیر معتبر ہے یا نہیں؟ یا اس سے معتبر کوئی تفسیر اردو میں مل سکتی ہے؟ برائے کرم رہبری فرمائیں۔مشکور ہوں گا۔

جواب از حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ:

تاریخ روانگی: مارچ ۶۸ء / ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے خسر کا خط آیا تھا۔میرا خیال تھا

کہ براہ راست خط بھیج دوں لیکن پھر یہ خیال ہوا کہ ان کا خط اور میرا جواب تم دیکھ لو۔ نیچے کا مضمون عزیز عبدالرحیم سے نقل کرا کر اردو یا گجراتی میں جیسا مناسب سمجھو بھیج دینا۔ اگر گجراتی میں بھیجیں تو لکھ دینا کہ اس نے تمہارے خط کا جواب لکھوا کر یہاں گجراتی کے لئے بھیج دیا تھا۔

عنایت فرمایم جناب الحاج محمد یعقوب صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون، گرامی نامہ موجب مسرت ہوا۔ کھجوروں کے پہونچنے سے مسرت ہوئی جو عزیزم یوسف سلمہ کی کوشش سے پہونچ گئیں۔ مجھے تو کوئی لے جانے والا ملنا مشکل تھا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ عزیز یوسف کے کاغذات مکمل کر کے آپ نے بھیج دیئے۔ مجھے اس کے جلد جانے کا تقاضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نہایت راحت، آرام اور سہولت کے ساتھ پہونچا دے اور شادی کی مبارک تقریب کو باحسن وجوہ تکمیل کو پہونچاوے۔ آپ کی اہلیہ کی بیماری کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد بسم اللہ سمیت، الحمد شریف، آیۃ الکرسی، قل أعوذ برب الفلق، قل أعوذ برب الناس تین مرتبہ، اول آخر درود شریف دس دس مرتبہ وہ خود پڑھیں یا کوئی اور پڑھ کر ان پر اس طرح دم کریں کہ لب کا کچھ حصہ ان پر گرے۔ گھر کے دوسرے بچوں پر بھی دم کر دیا کریں تو بہت اچھا ہے۔

آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے یہ ناکارہ برابر دعا کرتا ہے جب سے عزیزان عبدالرحیم ویوسف سے تعلق ہوا ہے اس وقت سے آپ کے گھر والوں سے سب سے تعلقات ہیں اور سب کے لئے دعا گو رہتا ہوں۔ آستانہ میں جو تفسیر کی جاتی ہے مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ وہ تفسیر کن صاحب کی ہے۔ میں نے وہ رسالہ بھی نہیں دیکھا اس لئے اس کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی تفسیر بہت معتبر ہے اور بہت اچھی ہے۔ ہندوستان میں تو شاید مشکل سے ملے تاہم آپ اگر فرماویں تو عبدالرحیم

ویوسف تلاش کر کے بھجوادیں گے بشرطیکہ آپ منظور فرماویں۔ اپنے سب اہل وعیال سے خاص طور سے اہلیہ یوسف سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ فقط والسلام

﴿61﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: غالباً ذیقعدہ، ذی الحجہ ۸۷ھ/ مطابق فروری مارچ ۶۷ء

محترم المقام محسنم قبلہ بھائی عبدالرحیم صاحب مدفیوضکم وبرکاتکم! بعد سلام مسنون، اپنی حماقت سے لفافہ میں تعویذ رکھنا بھول گیا مبادا آپ نے حضرت کے خط میں لکھ دیا ہو کہ وہ تعویذ تو راستے میں نکال لیا گیا۔ بارش کی خبر سے بڑی مسرت ہوئی۔ یہاں تو پھر گرمی ہٹ کر خوب ہوگئی۔

گذشتہ کل اخبارات بھیجے ہیں۔ انشاء اللہ پہنچ گئے ہوں گے جو تقریبا چھ یا سات تھے۔ نیز مولانا طلحہ صاحب نے آپ کے نام ایک ماہ کیلئے روزنامہ دعوت جاری کرنے کیلئے وہاں خط لکھ دیا۔ شاید بائیس سے انہوں نے شروع کرایا ہے, شاید شروع ہوگیا ہوگا۔

احقر کے جو نمبرات معلوم ہوئے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں

بخاری	۲۰	مسلم	۲۰	ابوداؤد	۲۰
نسائی	۱۹	طحاوی	۱۸		

صرف ترمذی کے معلوم نہیں۔ شاید جماعت میں پھر انشاء اللہ اول نمبر ہو۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ خباثتِ نفس کو دور فرما کر اپنی رضا و محبت کی راہ پر گامزن رکھے۔

مندرجہ ذیل درود شریف حضرت شیخ مدظلہم پڑھتے ہیں یہ اس لئے لکھا کہ کہیں آپ کا لکھا ہوا درود شریف دیکھا تھا جس کو آپ نے حضرت کی طرف منسوب کیا تھا۔ دو دفعہ اس کی شیخ سے میں نے تصحیح کی۔ فقط یوسف

اللھم صل وسلم وبارك علیٰ سیدنا ومولینا محمد النبی الامی نبی الرحمة وعلیٰ آله وصحبه وأتباعه كما هو اهله وكما تحب وترضی وبعدد ماتحب وترضی كلما ذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكره الغافلون۔

سب خالاؤں، اپنی پھوپھیوں بھائی بہنوں سب کو نام بنام سلام مسنون۔ چھوٹی خالہ و بھابھی صاحبہ اوران کی والدہ سے خاص طور سے سلام اور درخواستِ دعاء۔

☆...... 2 ......☆

1388 ھجری

/

1968 عیسوی

'دینی کام زیادہ جہاں ہوسکتا ہواس کو زیادتیٔ تنخواہ پر ہمیشہ مقدم رکھنا۔.....دنیوی زندگی چاہے کتنی ہی ہوجاوے، ختم ہونے والی ہے اوراخروی زندگی کبھی ختم ہونے والی نہیں۔اس لئے... میری درخواست یہ ہے کہ جہاں دین کا کام زیادہ ہو تنخواہ چاہے کم ہو وہاں کوشش زیادہ فرماویں کہ موت کا حال معلوم نہیں کب آجاوے۔اس لئے دین کا جتنا زیادہ سے زیادہ کام ہوسکے وہ غنیمت ہے اور روپیہ پیسہ ساتھ جانے والی چیز نہیں، اعمال حسنہ ساتھ جانے والے ہیں اور صدقۂ جاریہ بعد میں بھی پہونچے والا ہے

(۶/ جمادی الثانیہ ۱۳۸۸ھ)

﴿62﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم-صفر ۸۸ھ/ مارچ-اپریل ۶۸ء

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج کل عشاء کے بعد بلکہ پہلے سے بھی کچھ دیر تو مسجد میں لگتی ہی ہے۔ مجھے اٹھاتے ہوئے ابوالحسن نے یوں کہا کہ یوسف آ گیا۔ کیونکہ عزیز یوسف کے آنے کی کوئی خیر خبر نہیں تھی اس لئے ذہن بھی منتقل نہ ہوا۔ اس نام کے کئی آدمیوں کے آنے کی خبر سنی تھی اس لئے میں نے پوچھا کہ کونسا یوسف؟ تو اپنے یوسف کا حال معلوم ہوا تو طبعی خوشی فطری چیز تھی مگر عقلاً جی خوش نہ ہوا۔

جب میں تمہیں بھی کئی دفعہ لکھ چکا تھا اور عزیز موصوف کو بھی بار بار لکھا تھا کہ پاسپورٹ بننے کے بعد تاخیر نہ کریں جلد چلا جائے اس لئے کہ اس کے خسر صاحب کا جمادی الثانیہ میں خط آیا تھا کہ امتحان کے بعد فوراً چلے آئیں تاخیر نہ کریں اور اس خط کے بعد سے عزیز موصوف پر بھی طبعی تقاضہ شروع ہو گیا تھا اور ہونا بھی چاہئے تھا۔

[مزید یہ کہ] ابھی چند روز ہوئے اس کے خسر صاحب کا خط براہ راست میرے پاس بھی آیا تھا کہ اس کو جلد از جلد بھیج دو جس کا جواب میں نے تمہاری ہی معرفت بھیجا تھا ایسی حالت میں مزید تاخیر مناسب نہیں تھی۔ اگر حیات مستعار باقی ہے اور جانے کے بعد عارضی آمد میں کچھ مشکل نہ ہو اور عزیز یوسف کو بھی اس وقت تک ہمارا خیال باقی رہے تو ماہ مبارک یہاں گذار دے۔

اور اس میں کوئی دقت ہو تو اس ناکارہ کی حجاز کی حاضری مقدر ہو کہ وہاں والوں کے

اصرار تقاضے رمضان ہی سے شروع ہو گئے ہیں اگر چہ اپنی اہلیت وہاں کی حاضری کی تو بالکل نہیں ہے لیکن مالک نے اپنے انعام واحسان سے اسی گندگی کے ساتھ کئی مرتبہ بلایا ہے اگر حاضری مقدر ہے تو پھر وہاں آجائے۔

تم نے حافظ سورتی صاحب کی خدمت میں خط لکھنے کا حکم دیا اسی دن تمہارے کارڈ پر ان کو مضمون لکھا دوسرے دن عزیز غلام محمد کے دس پیسے والے لفافہ پر مستقل پرچہ ان کے نام لکھا مگر عزیز یوسف سے یہ معلوم ہوا کہ وہ ساتھ ہی رات آگئے اور دیوبند اتر گئے اور اس وقت یہاں آنے والے ہیں قلق بھی ہوا کہ میرا پرچہ ان کی موجودگی میں پہونچ جاتا تو اچھا تھا۔

اللہ کرے کہ تمہارے یہاں کا معاملہ نہایت سہولت اور راحت کے ساتھ جلد از جلد نمٹ جائے۔تمہاری اہلیہ کی بیماری کی خبر سے بہت ہی فکر وقلق رہتا ہے اگر چہ عزیز یوسف نے افاقہ کی خبر بتائی اور یہ بھی بتایا کہ خون بند ہے پھر بھی فکر رہتا ہی ہے اپنی اہلیہ اور خالہ سے سلام ودعوات۔ فقط والسلام

﴿63﴾

از: حضرت مولانا یوسف صاحب

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم-صفر ۸۸ھ/ مارچ-اپریل ٦٨ء

ذوالمجد والمنن محترم المقام قبلہ مولانا عبدالرحیم دامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ خداوند قدوس کے فضل وکرم اور آپ کی توجہ ودعاؤں کی بدولت نہایت راحت وآرام کے ساتھ مع الخیر کل رات یہاں پہونچ گیا اور عشاء کی نماز میں جماعت میں شریک ہو گیا۔اگر چہ سوار ہوتے وقت سورت میں تو بہت ہی فکر تھا کہ کیا ہوگا اور بہت زیادہ ہجوم بھی تھا اور سارا سامان بھی کھڑکی میں سے اندر ڈال دینا پڑا لیکن گاڑی چلنے کے

بعد پھر بہت اطمینان کی جگہ مل گئی اور ساری نمازیں اگرچہ فرداً فرداً مگر وقت پر سہولت سے ادا کرتے رہے۔

حسب ارشاد مولوی طلحہ صاحب وغیرہ کے لئے نمکین تو میں لے آیا مگر اتوار کی وجہ سے بازار بند تھا اس لئے عطر اور قلم نہ لے سکا حافظ صاحب نے ۵۰۰/روپے دیئے تھے وہ راندیر داؤد ورٹھی کے پاس رکھوا دیئے ہیں جب دل چاہے وہاں سے لے لیں۔ حضرت کی طبیعت ناساز ہی ہے دعا فرماویں اور کیا عرض کروں جو یہاں دیکھتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ بہت دبلا ہوکر آیا۔ فقط والسلام

احقر یوسف، بروز منگل

دعاؤں میں ضرور یاد فرماتے ہی رہیں چھوٹی خالہ بھابھی صاحبہ سب سے سلام

﴿64﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم-صفر ۸۸ھ/ مارچ-اپریل ۶۸ء

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، ابتدائی تمہارے ہی خط سے کئی دن ہوئے غلام محمد کی علیحدگی کا حال معلوم ہوا تھا۔ اسی وقت سے برابر ارادہ کر رہا تھا کہ اس کو منی آرڈر بھیجوں مگر کبھی منی آرڈر کی عادت نہیں پڑی، ہمیشہ سے اس میں بخل رہا۔ اس سے خیال ہوا کہ عزیز یوسف کے کرایہ سے لے کر اس کو دلوادوں۔

عزیز یوسف سے پوچھا کہ کس کے پاس امانت ہے تو اس نے تمہارا نام بتایا اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اس میں بہت زیادہ سہولت ہے میں نے عزیز یوسف سے کہا کہ یہ رقم میں

سے ایک سو روپیہ مولوی غلام محمد کو دے دیں اور منسلکہ ورقہ بھی اس کو پھاڑ کر دے دیں۔

عزیز یوسف نے لندن جانے کا مجھ پر بہت تقاضہ کیا ہے میری رائے یہ ہے کہ اس کو جلد چلے جانا چاہئے اور اللہ توفیق دے تو رمضان سے قبل واپس آ جاوے تمہارا مقدمہ بھی پیر سے شروع ہو چکا ہوگا اس کا بھی فکر ہے اللہ تعالیٰ مدد فرماوے۔

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی:

ذوالمجد والمنن محترم المقام قبلہ بھائی صاحب مد فیوضکم و برکاتکم!

بعد سلام مسنون عرض اینکہ آج ہی لفافہ ملا اس سے قبل آپ کے پرچوں کی رسیدیں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ پہونچ چکی ہوں گی مفتی صاحب والا پرچہ ان کو بھیج دیا ہے گذشتہ جمعہ کو تو انہوں نے خود مجھ سے دریافت کیا تھا کہ تجھ پر کوئی خط آیا کہ نہیں؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا کہ مجھ پر بھی اب تک اس سلسلہ میں کوئی خط نہیں آیا۔

بہرحال آج شام کو معلوم ہو جاوے گا بلکہ انشاء اللہ خود مفتی صاحب رقم ہی لے آویں گے اور خدا کو منظور ہے تو حسب ارشاد تقسیم کر کے بقیہ کل جمعہ ہی کو انشاء اللہ روانہ کروں گا احقر کی طبیعت ویسی ہی ہے۔

حضرت اقدس کی طبیعت بھی ویسی ہی چل رہی ہے اکثر دوپہر دسترخوان پر بھی نہیں آتے ویسے جسم کی وہی حالت ہے گذشتہ کارڈ میں بھی لکھ چکا ہوں کہ حضرت آئندہ کو حج کے لئے ضرور تشریف لے جاویں گے اس کو سرسری نہ سمجھیں اور توہمات اور افواہ پر حمل نہ کریں بالکل یقینی خبر ہے والدہ محترمہ کا کوئی خط آیا ہو تو مطلع فرماویں۔

گذشتہ رات میاں جی موسیٰ میواتی کو حضرت نے خلافت دی جو کہ مولانا الیاس صاحب کے ساتھیوں میں تھے بالکل بوڑھے سے ہیں۔ فقط

چھوٹی خالہ اور بھابھی صاحبہ سے سلام و درخواست دعا۔

﴿65﴾

از: مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم-صفر ۸۸ھ/ مارچ-اپریل ۶۸ء

محترم ومکرم بھائی صاحب دامت برکاتہم،

بعد سلام مسنون، کھانے کے بعد شبیر کے لفافہ میں ایک رقعہ لکھ چکا ہوں حضرت کا کھانا تقریباً بلکہ حقیقتاً بالکل ہی بند ہے۔ تفریحی کوئی چیز بھی اب تو نہیں کھاتے حالانکہ بہت زیادہ فتوحات آتی رہتی ہیں۔ میں جو نمکین اشیاء لایا تھا اس کو تو اب تک دیکھا بھی نہیں۔ دو پہر دستر خوان پر جب بیٹھتے ہیں تو ساتھ ایک شخص کو بٹھاتے ہیں کہ وہ لوکاٹ چھیل کر دیا کرے صرف وہی کھاتے ہیں، وہ بھی زیادہ سے زیادہ پانچ سات کھاتے ہوں گے۔

فقط والسلام

﴿66﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۱۱- ۱۲ اپریل ۶۸ء/ ۱۴-۱۵ محرم ۱۳۸۸ھ

ماوائے دارین حضرت اقدس اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت والا کے مزاج اقدس بھی بعافیت ہوں گے۔ اس وقت حضرت اقدس دام مجدہ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔

انشاء اللہ آج شام ہی ترکیسر جا کر مولوی غلام محمد صاحب کی خدمت میں ایک سو روپیہ اور حضرت اقدس کا گرامی نامہ پیش کروں گا۔ اس سعادت بخشی سے انتہائی مسرت ہوئی۔

چونکہ آج دو پہر کا مدرسہ ہے اس لئے بعد عصر ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا لیکن حضرت والا ایک گستاخی کی بھی جرات کرر ہا ہوں۔ امید ہے حضرت والا معاف فرماویں گے۔

حضرت والا! آج کل چینی بہت ہی گراں ہو رہی ہے تو عزیز یوسف کے ہمراہ دو تین روپے ارسال کر دیں تو احقر اس کی چینی خرید کر چینی والے ڈبے میں ملا دے گا۔ اور گھر والوں کو ہدایت کرے گا کہ ختم ہونے سے پہلے اس میں اور چینی ملا دیا کریں۔ نیز دو تین اٹھنیاں ہوں تو ان کو پیسوں میں ملا دی جائیں۔

حضرت والا کے بخاری شریف کے تین روپے تھے۔ اس میں ایک چوری ہو گیا تھا۔ ایک احقر کے ایک جاننے والے کو دے دیا تھا اور ایک اہلیہ کو دے دیا ہے اس لئے وہ بھی نہ رہے۔ اور پیسے تھے وہ بہت سے لوگوں کی مانگ پر ان کو دیدئے۔

مولانا محمد عمر صاحب اجتماع کے دوسرے روز قلیل عصر تشریف لائے تھے اور بعد عصر دعا اور چائے نوش فرما کر کے قبیل مغرب تشریف لے گئے تھے۔ احقر بھی دونوں روز اجتماع میں شریک تھا۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالیہ عبدالرحیم

﴿67﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم-صفر ۸۸ھ/ مارچ-اپریل ۶۸ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عبدالرحیم سلمہ!

آج دوپہر کھانے کے وقت عزیز مولوی اسماعیل کی زبانی شدت بیماری کی خبر معلوم ہوئی میں نے اسی وقت ایک جوابی کارڈ اس خیال سے منگایا کہ فوراً تمہیں لکھواؤں تاکہ تمہیں

پیر کومل جائے اور ممکن ہے اس وقت تمہارے پاس کارڈ نہ ہوتو فوراً مجھے مل جائے اس لئے کہ عزیز یوسف منگل کو پہونچے گا اور دودن مجھے شدید انتظار کرنا پڑے گا۔

یہ عزیز مولوی ...... کی لاپرواہی ہے کہ وہ کارڈ کھودیا ہے۔ مجھے اس کا بہت ہی قلق ہوا کہ میرے اتنے اہتمام کی بھی ان دوستوں نے پرواہ نہ کی کہ میں نے کھانے کے بیچ میں جوابی کارڈ تلاش کر کے منگوایا۔ بہرحال انتظار مقدر میں تھا تمہاری خیریت کا شدت سے انتظار رہے گا بواپسی ایک کارڈ سے اپنی خیریت کی اطلاع کریں اور اطلاع کرتے رہیں۔

عزیز یوسف کے ہاتھ مولوی غلام محمد والی رقم بھی بھیج رہا ہوں اور تمہاری تعمیل حکم میں ...... وغیرہ بھیج رہا ہوں چونکہ مولوی یوسف بہت ہی زیادہ ضرورت سے زیادہ بھولے واقع ہوئے ہیں اور میرے معاملہ میں خاص طور سے وہ سادے رہتے ہیں اس لئے اندیشہ ہے کہ کہیں راستہ میں لفافہ ہی نہ پھینک دے۔

عزیز یوسف کے جانے کا طبعی قلق تو ظاہر ہے **بالخصوص اس وجہ سے کہ اس کے ذکر میں میرا بہت ہی جی لگتا ہے اسی لئے میں نے ذکر بتانا بھی اس کے حوالہ کر رکھا تھا** مگر مجبوری بہر حال معذوری ہے میرا خیال یہ ہے کہ زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔اللہ کرے کہ شعبان میں یہ یہاں آسکے (اور ہمارے ساتھ) رمضان گذار سکے بشرطیکہ یہ ناکارہ بھی اسی وقت تک زندہ رہے۔

تمہاری آمد آمد کی بھی خبریں سن رہا ہوں مگر بیماری کے (دوران آنے کا) ہرگز ارادہ نہ کریں اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت عطا فرماوے۔اپنی خالہ سے اور سہولت سے ہوسکتا ہوتو حافظ قاسم صاحب سے بھی سلام مسنون ودعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، شب یکشنبہ ۸۸ھ

﴿68﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: صفر ۸۸ھ/مئی ۶۸ء

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے یہ لفافہ آیا تھا۔کل جمعہ تھا اس لئے ڈاک کے سننے کا بالکل وقت نہیں ملا۔آج کی ڈاک میں تمہارا کارڈ تھا اور جب میں جواب لکھوانے لگا اور تمہارے والد کے متعلق لکھوانے لگا تو مولوی اسماعیل نے بیان کیا کہ صاحب لفافہ نے اپنے والد کے متعلق لکھا ہے اس لئے مجھے اس کارڈ میں بدل الغلط کرنا پڑا لیکن جب اس وقت خط سنا تو معلوم ہوا کہ وہ تو تمہارے ہی والد کے متعلق تھا اور مولوی اسماعیل نے کہہ دیا کہ میں نے تو سرسری پڑھ کر کہہ دیا۔اصل میں مولوی اسماعیل بھی ڈاک کی کثرت سے گھبرا گئے۔تمہارے والد کے احوال سے جو خط میں لکھے ہیں بہت مسرت ہوئی۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ اگر مولوی تقی الدین سے ملاقات ہو تو ان سے کہہ دیں کہ آج کی ڈاک سے حاجی یوسف انگار کا خط آیا۔جس میں انہوں نے مسجد کی توسیع کے قبول کرنے کا بہت بہت شکریہ لکھا اور اپنی بیماری بھی لکھی اور یہ بھی لکھا ہے کہ حاجی یوسف راوت اور مولوی سعید انگار آرہے ہیں۔عزیز مولوی شبیر سے معلوم ہوا کہ آج سولہ کو افریقہ سے چل کر کل ۱۷ کو پہونچ جائیں گے۔حاجی یوسف کا قیام تو صرف ایک ہفتہ ہند میں رہے گا۔مولوی سعید کچھ قیام کریں گے۔میں تمہیں براہ راست کارڈ لکھتا لیکن شبیر کی روایت صحیح ہے اور ان کا ہند میں قیام صرف ایک ہفتہ کا ہے جس میں سورت، ترکیسر اور سہارنپور سبھی کو نمٹانا ہے۔آپ تو اس خط کے پہونچنے سے پہلے سہارنپور کے لئے روانہ ہو چکے ہوں گے اس لئے خط نہیں لکھا۔عزیز مولوی عبدالرحیم سے سلام مسنون کے بعد سلیمان صاحب کو میری طرف

سے بیعت کرلیں، انتظار نہ کریں۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ سوانح یوسفی اپنے ساتھ لندن ضرور لے کر جاویں اور وہاں اردو جاننے والوں کو سنانے کا ضرور اہتمام کریں۔ انشاء اللہ تمہارے لئے بھی مفید ہوگا اور سننے والوں کے لئے بھی۔ نیز میری فضائل کی کتابیں جو تمہارے پاس ہوں وہ ضرور لے کر جاویں۔ وہ میری ملاقات کا بدل ہے۔ اگر چہ وہاں جا کر تمہیں دور افتادوں کا تو کیا خیال آوے گا کہ وہاں دن عید ہوگا اور رات لیلۃ القدر۔ پھر بھی احتمال ہے کہ کسی وقت یاد آ جاوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

مئی ۶۸ء/صفر ۸۸ھ

﴿69﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۶/ربیع الاول ۸۸ھ [۲/جون ۶۸ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا جانے کے بعد صرف ایک مختصر کارڈ آیا جس میں تم نے لکھا تھا کہ نہایت عجلت میں یہ کارڈ لکھ رہا ہوں۔ مفصل کل کو لکھوں گا وہ کل تو آج تک ہوئی نہیں۔ تمہیں دوستوں کی دعوتوں سے فرصت نہیں، کسی کے خط کے حاشیہ پر دو سطریں تمہاری ملی تھیں جس میں تم نے فرط شوق میں اپنی روانگی ۲ یا ۵ مئی لکھی تھی مگر وہ خط ہی وسط مئی کا تھا جس سے میں نے اندازہ کرلیا تھا کہ فرط شوق میں لکھا گیا۔

اس وقت تو اس پرچہ کا مقصد یہ ہے کہ طویل سفر میں عین وقت پر خرچ کی ضرورت

پیش آیا کرتی ہے۔ مجھے کئی دوستوں سے سابقہ پڑا کہ انہوں نے حج سے واپسی میں جدہ میں جہاز میں بیٹھ کر یہ کہا کہ بمبئی میں اتر کر مزدوروں اور قلیوں اور گھر تک ٹکٹ کے دام بھی نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اجنبی دیار میں بھی ہمیشہ میری ہر نوع کی مدد فرمائی ...مدینہ پاک کی گنیوں والا قصہ (۱) تو میں نے بیسیوں دفعہ سنایا ہوگا...اس لئے میں نے احتیاطاً حاجی محمد یعقوب صاحب نمبر ۲۲۷ جامع مسجد بمبئی کو خط لکھ دیا ہے کہ تمہاری ہر قسم کی مدد کریں اور اخراجات میں ضرورت پیش آجاوے تو سو روپیہ تک میرے حساب میں تمہیں دے دیں۔ اگر اتفاقیہ ضرورت پیش آجاوے تو یہ خط دکھلا کر ان سے لے لیں کہ وہ میرے قدیم محسن ہیں۔ میرے مہمانوں کی اور عزیزوں کی ہمیشہ انہوں نے میری امید سے زیادہ مدد کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کی بہتر سے بہتر مدد فرماوے۔

میں نے اس سے پہلے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ اپنے لندن کا ڈاک کا پتہ اور اس سے زیادہ ضروری اگر تمہیں معلوم ہو تو اپنی قیام گاہ کا پتہ، سڑک کا کسی معروف جگہ کا ایسا لکھ دیں کہ جس سے اجنبی آدمی تم تک پہونچ سکے اور اگر یہاں معلوم نہ ہو تو وہاں جا کر اگر تمہیں جلدی فرصت مل سکے تو جلدی لکھ دیں۔ اس لئے کہ آج کل لندن کے احباب کے خطوط زیادہ آرہے ہیں۔ میں اپنے خاص دوستوں سے تمہاری ملاقات کو لکھ دوں۔

میرے تبلیغی رسائل تو تمہارے پاس سب ہوں گے جو نہ ہوں عزیز عبدالرحیم سے لیتے جاویں کہ وہاں بھیجنا تو مشکل ہے اور ابتداء ہی سے وہاں سنانا شروع کر دینا۔ **اگر شروع میں اس کا نظام بن گیا تو اس کا پورا کرنا آسان ہوگا** اور اگر شروع میں تم لغویات اور لذات میں لگ گئے تو پھر اس کا شروع کرنا دشوار ہوگا۔ وہاں کی تبلیغی جماعت سے بھی خاص طور سے میل پیدا کرنا اور تبلیغی اجتماعات میں بہت اہتمام سے شریک ہونا۔ میری تو خواہش تھی کہ

(۱) اس قصہ کی تفصیل کیلئے دیکھئے آپ بیتی نمبر ۴ کا باب ششم حجوں کی تفصیل، ۳۸ھ کا حج

وہاں جانے سے پہلے تم میں کچھ پختگی اور مجھ سے تعلق قوی بن جاتا مگر تمہارے استغناء نے پیدا نہ ہونے دیا۔

تمہارے والد صاحبؒ کے اس آخری فقرے نے کہ ’یوسف بول تو لئے اس سے یہ تو اندازہ ہوگیا تھا کہ میری خصوصیت نہیں تھی جو شخص ایسے شفیق باپ سے استغناء کرسکتا ہے اس کی کوئی دوسرا کیا شکایت کرسکتا ہے۔ لیکن اپنے اس خصوصی تعلق کیوجہ سے جو تم سے ہے اس کا فکر ضرور ہے کہ وہاں جا کر تم کسی دوسرے ماحول میں نہ پھنس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہر نوع کی حفاظت فرماوے۔ ہر نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ لاحول ..الخ، اول آخر درود شریف سات سات مرتبہ کا اہتمام رکھنا اور خالی اوقات میں درود شریف کا اہتمام رکھنا۔ درود شریف کی جتنی زیادہ کثرت کروگے اتنا ہی دارین کے اعتبار سے مفید ہوگا۔

یہ خط دراصل تمہارے ہی نام کئی دن سے لکھنے کو سوچ رہا تھا مگر میری طبیعت دو ہفتہ سے زیادہ خراب ہے کئی دن تک مسجد میں نماز کو اور سبق [کیلئے] اوپر بھی نہیں جاسکا لیکن پتہ مولوی عبدالرحیم کا اس لئے لکھوار ہا ہوں کہ اگر تم اس خط کے پہونچنے سے پہلے بمبئی روانہ ہو جاؤ تو وہ اپنے لفافہ میں اسے لندن بھیج دیں۔ لکھنے کو تو بہت کچھ جی چاہتا تھا مگر دوران سر اور گرمی کی شدت کی وجہ سے زیادہ تفصیل سے نہیں لکھواتا۔ *میرے رسائل اگر سنانے کا موقع نہ ہو تب بھی اس کے مطالعہ کا بہت اہتمام سے وقت نکالنا۔ انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔*

لندن کی تبلیغی جماعت کے امیر حاجی منور صاحب ہیں۔ گذشتہ سفر حج میں ان سے ملاقات بھی ہوئی۔ دوسرے مولوی یعقوب کاوی صاحب ہیں۔ مولوی اسماعیل سے معلوم ہوا کہ ان کی تمہارے خسر سے جان پہچان ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ دین کے کام میں اکثر لگے رہتے ہیں۔ حتی الوسع ان کے ساتھ لگے رہنا اور ان کی مدد کرنا۔ وہ ڈیوز بری میں رہتے ہیں۔

یہ خط علی الصباح لکھوایا تھا اور قصداً اس لئے نہیں ڈلوایا تھا کہ شاید آج کی ڈاک میں

تم دونوں میں کسی کا خط مل جائے تو اس کا جواب بھی اسی پر لکھوا دوں۔ مگر تمہیں مشاغل سے خط لکھنے کی فرصت کہاں؟ ناقص ہی ڈلوار ہا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ عزیز بمبئی کے لئے روانہ ہو جائے۔ آج کی ڈاک سے مولوی غلام محمد کا ۲۰ روپیہ کا منی آرڈر پہونچا۔ وصول کرنے کو تو بالکل جی نہیں چاہتا تھا۔ ڈاک میں اس کا خط بھی ہے مگر ابھی تک سننے کی نوبت نہیں آئی۔ ملاقات ہو تو شکریہ کے ساتھ کہہ دیں کہ آئندہ ایسا نہ کریں۔ غالبًا انہوں نے مولوی عبدالرحیم کی اتباع میں پہلی تنخواہ کا جزء بھیجا ہوگا۔ من سنّ سنّة سیّئةً میں تم بھی داخل ہو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل۔ ۶ /ربیع الاول ۸۸ھ

از راقم سلام مسنون

﴿70﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب و مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۳/ربیع الاول ۸۸ھ/ ۹/جون ۶۸ء

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و مولوی یوسف سلمہما!

بعد سلام مسنون، میں نے منگل کے دن ایک دس پیسے والا لفافہ مفصل جس میں لندن کے متعلق کچھ ہدایات بھی تھیں لکھا تھا اور لفافہ پر احتیاطاً پتہ عزیز مولوی عبدالرحیم کا اس خیال سے لکھا تھا کہ عزیز یوسف کی روانگی کی تاریخ معلوم نہیں تھی۔ یہ خیال ہوا کہ شاید خط کے پہونچنے سے پہلے اگر اس کی روانگی ہو جائے تو عزیز عبدالرحیم اس کو اپنے لفافہ میں بند کر کے لندن بھیج دے۔

بدھ کے دن عزیز عبدالرحیم کا کارڈ [ملا] جس میں سورت سے جمعرات کو بمبئی کے لئے اور شنبہ کو بمبئی سے لندن کے لئے روانگی لکھی تھی۔ اسی وقت اس کا جواب بمبئی کے اس پتہ پر جو عزیز عبدالرحیم نے لکھا تھا اس پر لکھوا [دیا] جمعرات کے دن اسی مضمون کا کارڈ عزیز یوسف کا پہونچا۔ اس کے جواب کا وقت نہیں تھا۔ اس لئے کہ دونوں کارڈوں میں شنبہ کی صبح کو بمبئی سے ۸ بجے روانگی لکھی تھی۔

شنبہ کا دن اسی تصور میں گذر گیا کہ آج روانگی ہو چکی ہو گی۔ لندن کے تار کا تو انتظار نہیں تھا البتہ یہ خیال تھا کہ آج دوشنبہ کو عزیز عبدالرحیم کا خط بمبئی سے بخیر روانگی کا ملے گا اور انشاء اللہ ہفتہ عشرہ میں عزیز یوسف کا خط بھی لندن بخیر رسی کا مل جائیگا لیکن کل یکشنبہ کو گیارہ بجے دن کے جمعہ کا دیا ہوا ارجنٹ تار تیسرے دن ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ بہت مشکل ہے۔

افسوس اس تار سے کل گیارہ بجے سے اب تک نہایت فکر اور تشویش ہے کہ کیا بات پیش آئی۔ اگر جمعہ کے دن بجائے تار کے یا تار کے ساتھ ہی ایکسپریس کارڈ بھی لکھ دیا جاتا تو کل اتوار کو مل جاتا۔ حاجی یعقوب صاحب کے خط بہت ہی کثرت سے اتوار کو ملتے رہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ جمعہ کے دن خط ایکسپریس ڈلیوری بھیجتے ہیں۔ آج دوشنبہ کا دن ہے۔ شدت سے ڈاک کا انتظار ہے لیکن آج کی ڈاک بہت تاخیر سے ملے گی اور مہمانوں کا ہجوم بھی بہت ہے۔ اس لئے یہ بھی فکر ہوا۔ ممکن ہے کہ ڈاک کے بعد تفصیلی خط کا وقت نہ ملے۔ اسی لئے علی الصباح یہ خط لکھوا رہا ہوں۔ خدا کرے کہ ڈاک میں کوئی خط مل جائے ورنہ تشویش رہے گی۔ بہت ہی فکر ہو رہا ہے کہ کہ کیا اشکال پیش آ گیا۔

عزیز یوسف نے جو اپنے کارڈ پر لندن کا پتہ لکھا تھا وہ بھائی اکرام سے بھی اچھی طرح نہیں پڑھا گیا۔ خاص طور سے آخری لفظ 'پریسور' سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا چیز ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ لندن کا پتہ اردو میں بھی لکھ دیں اور پریسور کے لفظ کو واضح کر دیں کہ یہ کیا

چیز ہے۔ انگلینڈ کا لفظ تو تمہارے کارڈ کے پتہ میں ہے نہیں۔

۲۴ گھنٹہ شدید انتظار کے بعد آج دوشنبہ کی ڈاک میں حاجی یعقوب صاحب کے لفافہ میں تمہارا مختصر پرچہ ملا جس سے بہت اطمینان ہوا۔ اگر تم جمعہ کے دن ایک ایکسپریس میں بھی ڈال دیتے تو ۲۴ گھنٹہ تشویش میں نہ گذرتے۔ لیکن تمہارے پرچہ کے مضمون سے یہ تشویش پیدا ہوگئی کہ خدانخواستہ لندن میں تو کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی۔ اگر بخیررسی کا کوئی تار پہونچے تو ضرور مطلع کریں۔

آج کے پرچہ سے تمہاری بیماری کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ تم نے اپنے پرچہ میں یہ نہیں لکھا کہ بمبئی کب تک قیام ہے تاکہ اس خط کے بھیجنے میں سہولت ہوتی۔ البتہ حاجی یعقوب صاحب کے خط میں یہ لکھا تھا کہ تم کل روانہ ہو جاؤ گے۔ اسی لئے یہ خط تمہارے مکان کے پتہ سے ہی لکھوا رہا ہوں۔ نیچے کا پرچہ چاک کر کے عزیز یوسف کو بھیج دیں اور اگر ائرلیٹر لکھیں تو اردو یا گجراتی میں نقل کردیں۔ ازراقم سلام مسنون۔ بڑے میاں کا آج ایک خط آیا ہے اس میں انہوں نے لامع کے ختم پر آنے کا ارادہ لکھا ہے اور اپنی ایک حماقت کا اظہار کیا ہے۔

﴿71﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳/ربیع الاول ۸۸ھ/ ۹/جون ۶۸ء

بعد الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پسِ پردہ تقدیر پدید

عزیزم مولوی محمد یوسف سلمہ! تمہارے اور عزیز عبدالرحیم کے ابتدائی کارڈوں پر

میں شنبہ کے دن صبح سے تمہاری مسرات کا تصور باندھے بیٹھا رہا کہ تم پر کس قدر خوشی گذر رہی ہوگی اور خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے ہوں گے لیکن کل اتوار کے دن گیارہ بجے تمہارا جمعہ کا دیا ہوا ارجنٹ تار ملا جس میں تشویش لکھی تھی۔ اس نے بہت فکر میں ڈال دیا۔ اگر تم یا عزیز عبدالرحیم ایک ایکسپریس خط لکھ دیتے تو وہ اتوار ہی کو مل جاتا اور ۲۴ گھنٹہ اس ناکارہ کو پریشان نہ ہونا پڑتا۔

آج کی ڈاک سے حاجی یعقوب صاحب کے لفافہ میں عزیز عبدالرحیم کا مختصر پرچہ ملا جس سے تشویش کی وجہ معلوم ہوئی۔ جس سے بہت اطمینان ہوا۔ اس لئے کہ کل سے بہت فکر تھا لیکن لباس کے سلسلہ میں یہ قصہ معلوم ہوکر یہ فکر ضرور ہوگیا کہ خدانخواستہ وہاں پہونچ کرتو کوئی تشویش کی بات پیش نہیں آئی؟ اس کا شدت سے انتظار رہے گا۔ معلوم نہیں تمہیں وہاں پہونچ کر خط لکھنے کی کب فرصت ہوگی لیکن مجھے عزیز عبدالرحیم کے خط سے تشویش پیدا ہوگئی کہ وہاں پہونچ کر کوئی گڑ بڑ تو پیش نہیں آئی۔ اپنے خالو صاحب اور خالہ صاحبہ اور محترمہ معروفہ سے ممکن ہوسکے تو سلام کہلوادیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل۔ ۱۳؍ ربیع الاول ۸۸ھ

﴿72﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱؍ ربیع الاول ۸۸ھ [۱۷؍ جون ۶۸ء]

؎ مژدہ اے دل کہ دیگر باد صبا باز آمد
ہدہد خوش خبر از شہر سبا باز آمد

عزیز سلمہ! بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا خط مؤ رخہ ۱۱/ جون ۱۷/ جون کو پہو نچا۔تم نے اپنے پہو نچنے سے چو تھے دن خط لکھا۔ یہ بھی غنیمت ہے۔تمہاری روانگی کی کوئی تاریخ چونکہ متعین نہیں تھی اور تمہارا دورہ اور گشت بھی احباب کی ملاقات کیلئے ہور ہا تھا اس لئے میں نے ایک بہت مفصل لفافہ دس پیسے والا تمہارے نام لکھا تھا اور پتہ احتیاطاً عزیز عبدالرحیم کا لکھ دیا تھا کہ اگر تم وہاں نہ ہوتو وہ تمہارے پاس بھیج دے۔ پانچ جون بدھ کے دن عزیز عبد الرحیم کا کارڈ ملا۔جس میں تمہاری سورت سے جمعرات کو اور بمبئی سے لندن کے لئے شنبہ کو روانگی لکھی تھی۔ میں نے اس وقت ایک کارڈ بمبئی کے پتہ سے اس پتہ پر جو عزیز عبدالرحیم نے کارڈ پر لکھا تھا، لکھوایا تا کہ جمعہ کو تم کو مل جائے مگر افسوس کہ وہ بار کے دن عبد الرحیم کو ملا۔

اس کارڈ میں میں نے یہ بھی لکھوایا تھا کہ کہ سفر میں بعض مرتبہ عین وقت پر خرچ کی ضرورت پیش آجاتی ہے اگر بمبئی میں تمہیں ضرورت ہوتو حاجی یعقوب صاحب سے سو روپیہ تک جتنی بھی ضرورت ہو لے لینا۔اور بدھ ہی کے دن اسی مضمون کا ایک کارڈ حاجی یعقوب صاحب کو بھی لکھ دیا تھا کہ تمہیں یا مولوی عبدالرحیم کو جس کو بھی ضرورت ہو سو روپیہ یا اس سے بھی زائد جو مانگیں وہ دے دیں۔حاجی صاحب کو یہ خط جمعہ کو مل گیا۔جس کی بنا پر وہ جمعہ کے دن ٹیلیفون کے ذریعہ سے ہر ہوٹل اور ہر ایجنٹ سے تمہاری تحقیقات کرتے رہے۔جمعہ کے دن تمہارا کہیں پتہ نہیں چلا۔شنبہ کی شام کو حاجی صاحب کو ٹیلی فون پر یہ معلوم ہوا کہ سورت کے کوئی مولوی صاحب آج صبح ۸ بجے لندن روانہ ہو گئے ہیں۔جن کو پہو نچانے کے واسطے ایک دوسرے مولوی صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔ یہ ساری تفاصیل مجھے حاجی یعقوب صاحب کے خط سے کئی دن بعد معلوم ہوئیں۔

۶ جون، جمعرات کو تمہارا بھی آخری کارڈ جس میں جمعرات کو سورت سے اور شنبہ کو

بمبئی سے روانگی لکھی تھی پہونچا۔ اس کے تو جواب کا وقت ہی نہیں رہا تھا لیکن تمہارے اس کارڈ اور عزیز عبدالرحیم کے بدھ والے کارڈ پر میں شنبہ کو صبح ہی یہ سے یہ منصوبہ بناتا رہا کہ تم اب ہوا میں اڑے جارہے ہو گے۔ مسرات سے دل باغ باغ ہورہا ہوگا۔ منزل مقصود پر پہونچنے کا خوف لگ رہا ہوگا لیکن اتوار کے دن گیارہ بجے تمہارا ارجنٹ تار جو جمعہ کو دیا تھا پہونچا۔ جس میں لکھا تھا ''تشویش ہے''۔

افسوس اس تار نے نہایت فکر میں ڈالا اور پیر کی دوپہر تک نہایت سخت فکر میں گذرا کہ کیا بات پیش آئی۔ اگر تم جمعہ کے دن بجائے تار کے ایکسپریس خط ڈال دیتے تو وہ اتوار کو مل جاتا۔ حاجی یعقوب جمعہ کے دن ہمیشہ ایکسپریس خط لکھتے ہیں تاکہ اتوار کو مل جائے۔ ۲۴ گھنٹہ سخت تشویش اور فکر کے بعد پیر کی دوپہر کو بہت لمبی چوڑی ڈاک میں بھی عزیز مولوی اسماعیل نے سب میں سے ڈھونڈھ کر سب سے پہلے حاجی یعقوب صاحب کا لفافہ نکالا جو حاجی یعقوب نے شنبہ کے روز لکھا تھا اور اس میں وہ ساری تفصیل تھی جو اوپر لکھی اور اس میں ایک بہت مختصر پرچہ عزیز عبدالرحیم کا بھی تھا جو شنبہ کی شام کو لکھا تھا جس میں تمہاری شنبہ کی صبح کو روانگی اور تار کی وجہ بھی لکھی تھی۔ جس سے تمہاری بخیر روانگی کی خبر سے تو بہت مسرت ہوئی لیکن بمبئی میں روانگی کے وقت جو سوٹ وغیرہ کا قصہ پیش آیا اس کی وجہ سے یہ فکر کئی دن سوار رہا کہ لندن اترتے وقت تو یہ قصہ پیش نہیں آیا۔

منگل کا لکھا ہوا خط عزیز عبدالرحیم کا گذشتہ جمعرات کو ملا۔ جس میں تمہارے خالو صاحب کے تمہارے بخیر رسی کے تار کی اطلاع تھی۔ اس سے بہت اطمینان ہوا۔ لیکن تم نے یہ نہیں لکھا کہ سوٹ کے مسئلہ میں تو وہاں جاکر کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ مولوی کفایت اللہ صاحب نے جو مشقت تمہارے رخصت کرنے میں اٹھائی اللہ تعالیٰ ہی اس کی بہترین جزائے خیر عطا فرماوے۔ تمہیں جو مشقت سورت سے بمبئی تک پہونچنے میں ہوئی اس سے

کلفت ہوئی مگر شوق میں تو مشقت برداشت کرنی ہی پڑتی ہے۔ مگر اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اس کے بالمقابل ہوائی جہاز میں بہت راحت رہی۔

تم نے جہاز میں فضائل درود سنانے کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اللہ کرے کہ لندن میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔ اس کا مجھے بھی قلق رہا کہ عمرہ کا سفر نہ ہوسکا۔ اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ خالو صاحب نے آپ کے لئے بڑا وسیع مکان کرایہ پر لے لیا ہے اور اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی کہ وہ خالو صاحب کے مکان کے قریب ہی ہے۔ یہ تو ہم خرما وہم ثواب معلوم نہیں اس مکان میں آپ تنہا ہی ہیں یا کوئی اور بھی ہے؟

جس کا مجھے شدت سے انتظار ہے وہ تمہارے وہاں کے قیام میں نظام الاوقات کا ہے کہ ۲۴ گھنٹہ کس مشاغل میں گذرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تمہیں وہاں کی مسموم ہواؤں سے محفوظ رکھے اور تمہارے وہاں کے قیام میں تم سے دین کی کوئی خدمت لے لے تب تو بہت مفید ہے۔ اس سے بھی بہت زیادہ مسرت ہوئی کہ کہ ۱۰۔۱۵ دن میں نکاح کی نوید جانفزا تم نے لکھی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، باحسن وجوہ تکمیل کو پہونچاوے۔ زوجین میں محبت عطاء فرما کر اولاد صالح عطاء فرماوے۔ اس نوید جانفزا سننے کا بہت ہی مشتاق ہوں۔ مسجد کے دور ہونے کی خبر سے بھی قلق ہوا۔ لیکن معذوری ہے تو گھر پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں بہرحال یہ ناکارہ تمہارے لئے دعا کرتا ہے۔

تم نے لکھا کہ میں ہندی ایرلیٹر ساتھ لانے کا ارادہ کر رہا تھا مگر جلدی میں یاد نہیں رہا۔ تمہارے لئے اس کی بالکل ضرورت نہیں۔ نیز ایرلیٹر بھیجنے کیلئے پورا لفافہ بھیجنا پڑے گا۔ اس میں مزید محصول خرچ ہوگا۔ اس لئے اس کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ البتہ جب تک تمہارا پتہ یاد نہ ہو اس وقت تک ہر خط پر اردو اور انگریزی دونوں میں واضح پتہ لکھنا بہت ضروری ہوگا۔ اس لئے کہ مجھے پتہ دیر میں یاد ہوتا ہے اور خط لکھنے کے لئے پہلا لفافہ تلاش کرنے میں

بسا اوقات دیر بھی ہوجاتی ہے۔

میں نے تو عزیز عبدالرحیم کو یہ لکھا تھا اور تم کو بھی لکھتا ہوں کہ مجھے اور عزیز عبدالرحیم کو علیٰحدہ علیٰحدہ خط لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے تو تمہاری خیریت اور حالات کا شدت سے انتظار رہتا ہے اور رہے گا جو عزیز عبدالرحیم کے خطوط سے بھی معلوم ہوسکتا ہے۔ اسی کے ساتھ میں اپنا جواب بھی لکھوا دوں گا۔ علیٰحدہ خط لکھنے میں پیسے زیادہ فضول خرچ ہوں گے۔ جس جمعہ کو تم بمبئی تھے اس جمعہ کو یہاں لامع ختم ہوئی اور گذشتہ جمعہ کو اس کی دعوت۔ دونوں میں تم خوب یاد آئے۔

اپنے خالو صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ آپ کا سب سے پہلا خط میرے نام گذشتہ سال جمادی الثانیہ میں پہونچا تھا۔ جس میں عزیز یوسف کو امتحان کے بعد جلد بھیجنے کا مطالبہ تھا اور اسی وقت اس کا جواب لکھوا دیا تھا اور آپ کی تعمیل حکم میں امتحان کے بعد فوراً گھر بھیج دیا تھا کہ وہ پاسپورٹ وغیرہ کی تیاری کرے۔ اس کے بعد سے کوئی آپ کا خط ایسا نہیں آیا جس کا میں نے بالواسطہ یا بلاواسطہ جواب نہ لکھوایا ہو اس سے قلق ہوا کہ میرا خط آپ تک نہیں پہونچا۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعاء کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔ اس کے لئے درود شریف کی کثرت بلا لحاظ تعداد بہت مفید اور مجرب ہے۔ اہلیہ محترمہ اور صاحبزادی سلمہا اور صاحبزادگان سے بھی سلام کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان کے لئے دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ عزیز یوسف، عبدالرحیم سے ہر خط کا مضمون بندہ نظام الدین لکھتا رہا مگر معلوم ہوا کہ وہ آج کل نظام الدین نہیں ہے۔ جماعت کے ساتھ باہر گیا ہوا ہے۔ تم صبح کی نماز میں خاص طور سے یاد آتے ہو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم محمد اسماعیل۔ ۲۱ ربیع الاول ۸۸ھ

ازراقم سلام مسنون، احقر کی ہمشیرہ سے ملاقات ہوئی یا نہیں؟ اور کیا حال ہے اور کتابیں لے گئے یا نہیں؟ مطلع فرماویں۔ ہمشیرہ سے سلام مسنون فرمادیں اور تو کیا عرض کروں۔ دعاؤں کا بہت زیادہ محتاج ہوں۔ چندروز سے صحت خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماویں۔

﴿73﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۴؍ربیع الثانی ۸۸ھ [۲۹؍جون ۶۸ء]

؎ تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہئے

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا ایر لیٹر بسلسلۂ خیر رسی ۱۷ جون کو یہاں پہونچا تھا اور ۱۸ جون کو ایر لیٹر پر میں نے اس کا جواب بھی لکھ دیا تھا۔ خدا کرے کہ پہونچ گیا ہو۔ اس میں میں نے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ تمہیں مجھے اور عبدالرحیم کو علیٰحدہ علیٰحدہ خط لکھنے کی ضرورت نہیں۔ عبدالرحیم ہی کے خطوط میں مجھے بھی جو لکھنا ہو لکھ دیا کریں۔

اس کے بعد عزیز عبدالرحیم کا ایک خط پہونچا جس میں اس نے تمہارے دوسرے خط کے حوالہ سے تمہارا ارشاد نقل کیا تھا کہ وہ میرے پاس سو روپیہ بھیج دے کہ میں تقریب سعید کا ولیمہ کروں۔ میں نے اسی وقت اس کو زور سے منع کر دیا تھا کہ روپیہ بھیجنے کی بالکل ضرورت نہیں۔ میں اس کے بغیر بھی تکمیل تقریب کی اطلاع کے بعد عزیز موصوف کی طرف سے بڑی مسرت سے ولیمہ کر دوں گا۔ البتہ تکمیل کی اطلاع سے پہلے میں نے اس واسطے انکار کر دیا کہ خود تمہارے سامنے بھی ایک واقعہ پیش آ چکا۔ اس کے علاوہ بھی کئی دفعہ ہو چکا ہے کہ بعض دوستوں نے منی آرڈر بھیجے کہ فلاں تاریخ کو میرا نکاح ہے اس سے دوسرے دن ولیمہ

کرلیں لیکن عین وقت پر کسی وجہ سے تاخیر ہوگئی۔ ڈابھیل کے مدرس کا واقعہ تو خود تمہاری موجودگی ہی کا ہے۔

میں نے اس سے پہلے خط میں تمہارے نظام الاوقات کا نقشہ مانگا تھا۔ ۲۴ گھنٹہ کن کن مبارک مشاغل میں گذرتے ہیں؟ میرا دل چاہتا ہے کہ بلاتوریہ، بلا مبالغہ اپنا پورا نظام الاوقات لکھو۔ تفریح کے اوقات کیا کیا ہیں؟ کہاں کہاں تفریحیں ہوتی ہیں؟ تم نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ خالو صاحب نے تمہارے لئے مستقل مکان کرایہ پر لے لیا جس میں چار کمرے ہیں۔ ان میں تم اکیلے ہی رہتے ہو یا کوئی دوسرا رفیق بھی؟

تم نے پہلے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ عنقریب نکاح کی تاریخ مقرر ہوجائے گی۔ ۱۵۔۲۰ دن میں نکاح ہوجائے گا۔ اس خبر کی تعمیل کا شدت سے انتظار ہے۔ تم نے ۱۴ ربیع الاول والے خط میں لکھا تھا کہ ۱۵ دن کے اندر اندر نکاح ہوجائے گا۔ اس خط کو ۲۰ دن ہوچکے۔ خدا کرے کہ اس مبارک کام کی تکمیل ہوگئی ہو۔

اس خط کے دوسرے ورق پر ایک ٹکڑا ڈاکٹر مقصود حسین کے نام ہے۔ یہ سہارنپور کے رہنے والے ہیں۔ غالباً صورت دیکھ کر تم پہچان جاؤ گے۔ ان کا اصل علاج تو آنکھوں کا علاج رہا ہے اور علاج بھی کرتے ہیں۔ میں نے ان کا خط قصداً تمہارے خط کے ساتھ اس لئے نتھی کیا ہے کہ اگر دقت نہ ہو تو اس پرچہ کو پھاڑ کر ایک سادہ لفافہ میں رکھ کر ان تک خود پہونچا دینا تاکہ تمہارے تعارف کا سبب بن جائے اور ممکن ہے کہ اس ہندی تعارف کی وجہ سے کوئی سہولت تمہیں حاصل ہوجائے۔ ڈاکٹر صاحب کا پتہ خط کے ختم پر اردو میں اور انگریزی میں نقل کرادیا ہے۔ مجھے یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ اور تم دونوں لندن میں ہیں لیکن اگر وہ کسی دوسری جگہ ہوں اور وہاں جانے میں دقت ہو تو پھر تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک لفافہ میں ان کا پرچہ رکھ کر اور ایک خط اپنی طرف سے لکھ کر جس میں یہ مضمون ہو کہ زکریا نے

یہ خط جو آپ کے نام کا ہے یہ سمجھ کر میرے خط کے ساتھ بھیجا تھا کہ میں اور آپ ایک ہی شہر میں ہیں۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ دو جگہ ہیں۔ اس لئے کہ انگریزی سے واقف نہیں اور میرا اور آپ کا پتہ دونوں انگریزی میں تھے۔ اس لئے اس کا خط بذریعہ ڈاک بھیج رہا ہوں۔

ان کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی تبلیغی اجتماعات میں شریک ہوتے ہیں۔ عزیز عبدالرحیم کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ تم تبلیغی اجتماع میں تین دن کے لئے باہر بھی گئے تھے، بہت مسرت ہوئی۔ ضرور جہاں تک ہوسکتا ہو وہاں کے تبلیغی اجتماعات میں بشرط سہولت شرکت کرلیا کریں۔ انشاءاللہ مفید ہوگا۔ وہاں کے تبلیغی احباب سے بالخصوص جو زیادہ دیندار ہوں ضرور تعلقات رکھیں۔

معلوم نہیں تمہارے کھانے پینے کی صورت کیا ہے؟ خالو صاحب کے ساتھ ہی کھاتے ہو یا علیحدہ کوئی نظام قائم کیا ہے۔ عزیز عبدالرحیم کے دو تین خط اس دوران میں آئے وہ جلد آنے کو لکھ رہا ہے اور میں ہر مرتبہ یہی لکھوا دیتا ہوں کہ جن وجوہ کی بنا پر شوال میں جانا ہوا تھا ان کا کیا نظام ہوگا۔ اس نے آخری دو خطوں میں اپنی اہلیہ کا بھی شدید اصرار اس کے ساتھ آنے کا لکھا تھا۔ میں نے لکھ دیا تھا کہ شوق سے، لیکن میرے زنانہ مکان کی تنگی تمہیں معلوم ہے۔ اہلیہ کو اچھی طرح بتا دیں۔ اسکے جواب میں اس نے لکھا ہے کہ اہلیہ تو مکان کی تنگی کے باوجود بھی آنے پر بہت اصرار کر رہی ہے اور یہ کہتی ہے کہ تم اس مرتبہ نہ لے گئے تو میں شیخ کو شکایت لکھوں گی مگر خالہ کسی طرح بھی اہلیہ کے آنے پر راضی نہیں ہے۔ ان کے راضی کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

میری بیماری کا سلسلہ تو رمضان سے چل ہی رہا ہے۔ تمہارے جانے کے بعد دوران سرگرمی کی شدت کی وجہ سے اور بڑھ گیا تھا۔ آنکھوں نے پہلے ہی جواب دے رکھا ہے اور اب تو آتشی آئینہ بھی کام نہیں دیتا۔ اس لئے میں نے گذشتہ چہارشنبہ سے بخاری جلد ثانی

قاری مظفر کے یہاں منتقل کردی۔ارادہ پارسال بھی تھا مگر پارسال تم مانع رہے۔امسال بھی عزیز عبدالحفیظ مکی کی وجہ سے مجھے تردد تھا مگر جلد اول میں تو جو تقریباً ۳۰ سال سے پڑھارہا ہوں عزیز سلیمان صبح کو آکر مجھے ایک دو ورق کے ابواب سنا جاتا ہے وہ میرے لئے کافی ہوجاتا ہے۔جلد ثانی ۱۲،۱۴ ہی دفعہ ہوئی ہے اور وہ زیادہ بھی ہوتی ہے اس لئے مجھے خیال ہوا کہ ابواب کا سننا کافی نہیں ہے۔

عزیز محمد آج کل نظام الدین میں ہے۔خیریت سے ہے۔بھوپال وغیرہ جماعت میں پھر کر نظام الدین پہونچا ہے۔عزیز شبیر بھی اسی کے ساتھ تھا لیکن چونکہ اس کا چلہ پورا ہوگیا تھا اس لئے یہ پرسوں سے دہلی سے سہارنپور واپس آگیا۔سعید انگار کا خط میرے نام آیا تھا کہ شبیر کا ٹکٹ اور ویزہ بھیجا جارہا ہے۔شبیر اس کے انتظار میں سہارنپور مقیم ہے کہ جب مولوی سعید صاحب کے پاس ٹکٹ پہونچ جانے کی اطلاع آجاوے تو میں یہاں سے راندیر جاکر چندروز وہاں قیام کے بعد افریقہ چلا جاؤں گا۔

لندن کے احباب کے خطوط آج کل کچھ زیادہ آرہے ہیں۔میں ان کو تم سے ملاقات کی ترغیبیں تو لکھوادیتا ہوں معلوم نہیں تمہاری مصالح کے خلاف تو نہیں؟ سورت کی ایک جماعت دو تین دن ہوئے ملنے کے واسطے آئی تھی۔جو آج کل میں بمبئی سے روانہ ہوگئی ہوگی۔وہ پہلے فرانس جائے گی اور وہاں سے لندن جائے گی۔

اپنے خالو صاحب اور خالہ صاحبہ کی خدمات میں سلام مسنون کہہ دیں اور شادی ہوگئی ہو تو اہلیہ محترمہ سے بھی۔تمہارے پہلے خط میں خالو صاحب کا ایک مضمون تھا اس کا جواب سابقہ خط پر لکھوا چکا ہوں۔غالباً پہونچ گیا ہوگا۔تمہارے خط کے پتہ میں ایک لفظ پریسر (ا) لکھا ہوا تھا۔یہ یہاں کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔نہ بھائی اکرام کی نہ یوسف تتلی نہ کسی

اور کی کہ یہ کیا چیز ہے

آج کی ڈاک سے عزیز عبدالرحیم کا خط آیا۔ خیریت لکھی ہے اور ۱۲ جولائی کو آنے کو بھی لکھا ہے۔ ۸ جولائی کو مقدمہ کا فیصلہ لکھا ہے اور کوئی بات نہیں لکھی۔ ارادہ تو کچھ اور بھی لکھوانے کا تھا مگر کچھ سر میں درد ہو گیا۔ اگر آج نہ گیا تو ایک دن کی اور تاخیر ہو جائے گی۔ غلام محمد کا بھی خط آج کی ڈاک سے تھا۔ خیریت لکھی ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل۔ ۴؍ربیع الثانی ۸۸ھ

از راقم سلام مسنون

مضمون دعوت نامہ از حضرت شیخ برائے اساتذہ واکابر سہارنپور:

کل ۹؍ربیع الثانی شنبہ کی دوپہر کو گیارہ بجے عزیز مولوی یوسف سورتی سلمہ کی طرف سے حضرات ذیل کی ولیمہ کی دعوت ہے اور آج بعد جمعہ لندن میں عزیز مولوی یوسف کا نکاح انشاء اللہ ہوگا۔

فقط

زکریا، بقلم محمد ایوب

۱: حضرت ناظم صاحب معہ مولوی محمود اللہ وخادم

۲: قاری مظفر صاحب

۳: مولوی یونس صاحب

۴: مولوی وقار صاحب

۵: مولوی یامین صاحب مع اہلیہ

۶: مولوی عبدالمالک صاحب

۷: الحاج مفتی محمود صاحب

۸: حافظ سورتی صاحب

۹: مولوی یعقوب مدرس مدرسہ

۱۰: الحاج حکیم ایوب صاحب مع اہل وعیال بالخصوص عزیزان عزیر وفاضل

۱۱:الحاج اعزاز خان ۱۲:امام مسجد

۱۳:الحاج حافظ فرقان صاحب ۱۴:شیخ اظہار صاحب

۱۵:مولوی انور سورتی ۱۶:مولوی ریاض سورتی

۱۷:مفتی عبدالعزیز صاحب] ہر دو سفر میں

۱۸:مولوی عبدالقیوم صاحب] ایضاً

۱۹:الحاج ابوالحسن مع اہل وعیال ۲۰:منشی محمد عمر

۲۱:مولوی ظفر احمد صاحب

ان حضرات کو تو تحریری اطلاع دی تھی۔اور زبانی جو ملتا گیا اس اعلان کے ساتھ کہ کل دو پہر کو عزیز یوسف کا ولیمہ ہے تو بھی ضرور آنا۔مہمان حضرات تو آج کل خوب بڑھ رہے ہیں۔اندر باہر کا مجمع ۲۰۰ کا بتلایا جاتا ہے۔آپ نے بھی اور عزیز عبدالرحیم نے بھی آپ کے خط کے حوالہ سے سو روپیہ بھیجنے کی پیشکش کی تھی۔عزیز موصوف کو تو میں نے خط میں ڈانٹ دیا تھا مگر آپ کی اجنبیت نے خالو صاحب سے پانچ پاؤنڈ بھجوا ہی دیئے۔

جہاں تک ان کے ہدیہ کا تعلق ہے موجب تشکر۔اللہ تعالیٰ ان کو بہت ہی جزائے خیر عطاء فرماوے لیکن جہاں تک تمہاری اجنبیت کا تعلق ہے اس سے میں یہی سمجھا کہ تمہیں اس کا اندازہ ہی نہیں ہوا کہ تمہاری اس دلی مسرت کی میرے کتنی خوشی ہوئی اور تمہیں اس کا اندازہ ہونا بھی نہیں چاہئے۔دل سے دعا کرتا ہوں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں ہمیشہ مسرور رکھے۔شادی کے بعد کے حالات کا منتظر ہوں۔فقط والسلام

اسی وقت خط لکھنے کے بعد مولوی اسماعیل سورتی کا ڈابھیل سے تار ملا جو کل شنبہ کا دیا ہوا ہے کہ آج صبح لڑکا پیدا ہوا۔خدا کرے کہ یہ مبارک تار یا کم از کم خط اس مضمون کا لندن سے بھی پہونچے۔

﴿74﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰ ربیع الثانی ۸۸ھ [۵/ جولائی ۶۸ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی حافظ قاری یوسف صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون!

میں نے یکم جولائی بالکل بے ضرورت تمہیں خط لکھا تھا اور اس کے بعد جب اسے بھیجنے کا ارادہ کیا تو مولوی اسماعیل نے اپنے کشف سے یوں کہا کہ ابھی ختم نہ کریں، شاید آج کی ڈاک میں تمہارا خط آجاوے۔ اس کے لئے قصداً اس نے تھوڑی سی جگہ چھوڑ دی اور بہت شدت سے ڈاک کا انتظار کیا۔ پیر کا دن تھا۔ ڈاک آتے ہی صرف جلدی جلدی یہ دیکھا کہ تمہارا کوئی خط آیا یا نہیں اور جب نہ ملا تو میں نے اس خیال سے کہ ظہر کے بعد سبق ہے اس کو بند کر کے ڈلوا دیا۔ لیکن ظہر کے بعد مولوی نصیر نے ۵، ۶ خط انگریزی پتہ کے بھیجے۔ اس میں مولوی اسماعیل کی کرامت کے زور سے تمہارا خط بھی نکل آیا تو خط بھیجنے پر بہت قلق ہوا۔ چونکہ تم نے خط میں لکھا تھا کہ خالو جان مستقل خط لکھ رہے ہیں، اس کے انتظار میں تمہارے سابقہ خط کا بھی اب تک جواب نہ لکھ سکا۔ کل کی ڈاک سے ان کا خط ملا اور اس میں تمہارا دوسرا پرچہ بھی ملا۔ دونوں خط کا جواب لکھوا رہا ہوں۔

تمہارے تبلیغی سفر سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ قبول فرماوے، مبارک فرماوے، مزید کی توفیق عطا فرماوے۔ تم نے اپنے دونوں خطوں میں اس ناکارہ کی یاد، جدائی پر افسوس وغیرہ جو کچھ لکھا وہ انشاء اللہ صحیح ہی ہوگا، *لیکن خطوط میں جتنا زور تم نے دکھلایا کاش اس کا عشر عشیر بھی یہاں کے قیام میں دیکھتا۔* اس کا بہت قلق ہوا کہ میں نے حاجی یعقوب کو جو خطوط

لکھے، جن میں تم کو حسبِ ضرورت رقم دینے کو لکھا تھا وہ تمہاری روانگی کے بعد ملے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ وہاں کی جماعت پانچ سال سے مسلسل چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، قبول فرماوے۔ ان احباب سے میرا اسلام اور مبارک باد کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بہت ہی مدد فرماوے۔

تم نے وہاں کے لوگوں کے متعلق دنیوی مشغولی کا حال لکھا۔ اس سے قلق ہوا۔ کاش کہ ہم لوگ اخروی زندگی کے لئے تھوڑی سی محنت کرتے۔ مولوی عبد الرحیم نے تمہیں بمبئی والے خطوط کا شکریہ لکھنے کو لکھا جو ان سے بعید ہے اور تم سے بھی۔ تم دونوں سے جو تعلق اس ناکارہ کو رہا ہے وہ رسمی شکریہ سے بالاتر ہے۔ یہاں نکاح ہونے کی تجویز بہت اچھا کیا کہ مولوی عبد الرحیم نے رد کردی۔ ممکن ہے کہ تمہارے خالو کو پسند نہ آتی لیکن یہ تمہیں خوب اندازہ ہوگا اور ہو جائے گا کہ یہ ناکارہ تو قلبی طور پر جمعہ کی صبح سے شنبہ کی شام تک لندن ہی رہا میں نے اپنے پہلے خط میں تمہیں بھی لکھ دیا تھا اور عزیز عبد الرحیم کو بھی یہی مضمون لکھ دیا تھا کہ تمہارا ولیمہ نکاح کی تکمیل کی اطلاع کے بعد بلکہ عزیز عبد الرحیم کے آنے کے بعد ہوگا۔ اس لئے کہ عزیز موصوف نے بھی شروع جولائی میں آنے کو لکھا تھا۔ لیکن جمعہ کے دن صبح ہی سے تمہاری قلبی مسرت کا اتنا زور مجھ پر پڑا کہ میں نے اسی دن شنبہ کی دوپہر کو تمہارے ولیمہ کی دعوت تحریراً وتقریراً بہت سے احباب کو کردی۔ کھانے میں تقریباً مہمان اور مدعو اور گھر والے سب مل کر ۲۰۰ نفر ہو گئے تھے۔ مفتی محمود صاحب حسبِ معمول شبِ جمعہ میں آئے تھے۔ شنبہ کی صبح میں ان کو گنگوہ جانا تھا۔ ان کو بھی میں نے حکماً روک دیا تھا کہ دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد جانا ہوگا۔ چنانچہ وہ کل ظہر کے بعد گئے۔ حافظ سورتی بھی حسبِ معمول جمعہ کی صبح کو آئے تھے۔ شام کو واپسی تھی۔ میری درخواست پر وہ تمہارے ولیمہ کے لئے شنبہ کی صبح کو گیارہ بجے دوبارہ آئے۔ بعد ظہر واپس گئے۔

تم نے لکھا تھا کہ میرے نکاح کا وقت یہاں کی جمعہ کی نماز کے بعد تیرے یہاں جمعہ کی شام کو بعد مغرب چائے کی مجلس کا وقت ہوگا۔شام کی چائے تمہارے جانے کے بعد سے میری تو بالکل بند ہے۔نہ عصر کے بعد ہوتی ہے نہ مغرب کے بعد۔مہمانوں کو البتہ مولوی ہاشم کو اللہ جزائے خیر دے، وہ ظہر کے بعد مہمان خانہ میں پلا دیتے ہیں۔البتہ جمعہ کے دن بعد مغرب، ناظم صاحب وغیرہ خصوصی مدرسین عصر کے بعد کی قضاء میں ضرور آتے ہیں۔

مجھ پر تو جمعہ کی صبح ہی سے تمہاری شادی مسلط تھی اور بعد مغرب تمہاری قلبی مسرت کا زور مجھ پر اتنا پڑا کہ اس وقت بازار سے گرم گرم گھیوڑ [سہارنپور کی خاص مٹھائی] منگا کر ناظم صاحب وغیرہ خصوصی احباب کو تو اس وقت کھلایا۔ناظم صاحب کے یہاں تو تمہیں معلوم ہے بے وقت کسی چیز کے کھانے کا کوئی دستور نہیں۔مگر جب میں نے کہا کہ یوسف کا اس وقت نکاح ہو رہا ہوگا تو انہوں نے میرے ہی ہاتھ سے بڑی خوشی سے ایک لقمہ کھایا۔

کچھ بمبئی اور افریقہ کے مہمان بھی آئے تھے، جن کی وجہ سے حافظ سورتی بھی اس دن ان کے ساتھ بعد عشاء کار میں آ گئے۔ان سب کی خدمت میں بھی پیش کی گئی۔حافظ صاحب سے میں نے کہا کہ آپ کے ہم وطن کے نکاح کی ہے۔انہوں نے خود بھی بہت شوق سے کھائی اور مہمانوں کو بھی تقاضہ سے کھلائی۔اپنے خصوصی احباب، مولوی اسماعیل وغیرہ جملہ ساکنانِ مدرسہ قدیم کو اور مولوی یونس کو اور حکیم جی کے سب گھر والوں کو، مولوی نصیر اور ابوالحسن کے گھر والوں کو بھی بعد عشاء تقسیم کی گئی اسی وقت اپنے گھر والوں کو بھی دی گئی۔تمہارے دوست حکیم عزیز کو ایک دفعہ عمومی دوسری دفعہ مستقل خصوصی یہ کہہ کر بھیجی گئی کہ یہ تمہارے دوست کے نکاح کی ہے۔

اور بھی تفصیلات تو یاد نہیں رہیں مگر لندن میں جس سادگی کا تم نے حال لکھا ہے اس کا کچھ ردعمل ہی اس ناکارہ نے کر دیا ہوگا۔اللہ جل شانہ تمہاری اس تقریب سعید کو بہت

مبارک کرے، زوجین میں محبت عطا فرما کر اولادِ صالح عطا فرماوے۔ اہلیہ سے بھی میری طرف سے سلامِ مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے بھی کہ تمہاری وجہ سے عزیز یوسف کی طویل مفارقت برداشت کرنا پڑی، دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ **اہلیہ کو کسی بات میں سختی سے کچھ نہ کہنا۔ البتہ نرمی سے دین اور دین پر پختگی کی نصیحت اور تاکید ہر وقت کرتے رہنا۔ میرے تبلیغی رسائل بہت اہتمام سے اس سے خود سننا اور اس کی بھی کوشش کرنا کہ جتنا تمہیں سنایا کرے وہ حصہ کسی وقت اپنے گھر کی عورتوں سے وقت مقرر کر کے سنا دیا کریں** کہ یہ انشاء اللہ اس کے لئے بہت زیادہ مفید ہوگا۔ **ابتداء حکایاتِ صحابہؓ سے کریں، اس کے بعد فضائلِ ذکر، فضائلِ صدقات**۔ سوانحِ یوسفی کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ اگر تمہارے خالو صاحب بھی اس کو ایک مرتبہ بالاستیعاب دیکھ لیں تو زیادہ اچھا ہے۔

عزیز عبدالرحیم کی آمد کے متعلق خالو صاحب کے خط میں مفصل لکھ چکا ہوں۔ اس کو بھی دیکھ لینا۔ اس ناکارہ کی طبیعت تمہارے جانے کے بعد سے کچھ زیادہ ہی خراب ہوتی جارہی ہے۔ دورانِ سر کا سلسلہ جو رمضان کے بعد سے بلکہ حج کے بعد سے شروع ہوا تھا۔ اس میں کچھ اضافہ ہی ہے اور آنکھوں نے تو تقریباً بالکل ہی جواب دے دیا کہ اب آتشی آئینہ سے بھی کوئی چیز برابر نظر نہیں آتی۔ منی آرڈر وغیرہ کے فارم پر بھی دستخط تقریباً حفظ ہی کرتا ہوں، اس وجہ سے اکثر خراب ہو جاتے ہیں۔

عزیز سلیمان صبح کے دوسرے گھنٹہ میں آکر مجھے بخاری کے ابواب سنا جاتا ہے پھر بھی سبق میں بعض جگہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ فلاں بات تو ذہن میں نہیں رہی، اپنے جدید مدرسین سے تحقیق کرلو۔ یہ غالباً میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ بخاری جلد ثانی قاری مظفر کے یہاں

شروع کرادی۔

مہمانوں کا ہجوم کچھ زیادہ بڑھ گیا اور بڑھتا جارہا ہے اس لئے صبح کی چائے میں بہت دیر لگ جاتی ہے۔ پہلے گھنٹہ کے ختم پر سات بجے قریب اوپر جانا ہوتا ہے۔کبھی سات کے بعد اور گرمی اور دورانِ سر کی وجہ سے ۹ بجے سے پہلے اوپر سے اترنا پڑتا ہے۔ البتہ کسی دن بارش ہوتو دیر تک بیٹھنے کی نوبت آجاتی ہے۔ آج بھی صبح کی اذان کے وقت سے معمولی بارش کا سلسلہ ہے۔ اس لئے اس وقت دس بجے تک اوپر ہی بیٹھا ہوا ہوں۔

عزیز شبیر کا ٹکٹ وغیرہ اس کے والد کے پاس سے آ گیا ہے۔ آج وہ جلال آباد گیا ہے۔ شام کو واپس آ کر کل کو دہلی کا ارادہ کر رہا ہے۔ دو چار دن وہاں قیام کے بعد پاکستان کا ویزہ لینا ہے۔ اس سے نمٹ کر سورت جائے گا۔ وہاں سے پاکستان ہوتے ہوئے عمرہ کر کے افریقہ کا ارادہ کر رہا ہے۔ اللہ جل شانہ اس کو بھی خیریت سے پہونچاوے۔

میں نے سابقہ خط میں تم سے یہ پوچھا تھا کہ خالو صاحب نے جو مکان تمہارے لئے کرایہ پر لیا ہے اس میں تم تنہا ہو یا کوئی اور بھی ہے۔ اب شادی کے بعد تمہاری اہلیہ اپنے مکان میں رہتی ہے یا تمہارے پاس تمہارے مکان میں؟

تم نے اپنے سابقہ خط میں عبدالرحیم کے ساتھ اپنی خالہ کے بھی آنے کا ذکر لکھا تھا۔ عزیز عبدالرحیم کے کسی خط میں اس کا ذکر نہیں بلکہ ہر خط میں اپنی اہلیہ کے متعلق تو وہ ضرور لکھتا ہے کہ وہ ساتھ آنے پر بہت ہی اصرار کر رہی ہے۔ یہاں کی ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہے۔ یہ بھی کہتی ہے کہ اگر تم نہ لے گئے تو میں شیخ کو شکایت لکھوں گی۔ مگر اس کی خالہ تنہائی کی وجہ سے اجازت نہیں دیتی۔

تمہارا سابقہ خط جس میں تم نے لندن کی تبلیغی جماعت کا حال لکھا تھا، عصر کے بعد کی مجلس میں سنا دیا تھا۔ ناظم صاحب نے اور مولانا یونس صاحب نے تمہیں خاص طور سے

سلام لکھنے کو کہا تھا اور مولوی یونس نے دعا کے لئے کہا تھا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل عفی عنہ
۱۰/ربیع الثانی ۸۸ھ

﴿75﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۸/ربیع الثانی ۸۸ھ [۲۳/جولائی ۶۸ء]

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، ایک پرچہ تمہیں جناب اسمٰعیل صاحب کے لفافے میں لکھ چکا ہوں۔ اس میں تمہارے تینوں پرچوں کا جواب لکھوا دیا تھا۔ اس وقت اس پرچے کی ایک خاص ضرورت پیش آ گئی۔ وہ یہ کہ رات عشاء کے قریب مجھے کچے گھر میں یہ پیام پہونچا کہ ایک مہمان انبیٹھہ کے رہنے والے جو لنڈن میں رہتے ہیں، تجھ سے ملنا چاہتے ہیں اور ابھی جانا چاہتے ہیں۔ میرے لئے تو تم جانو کہ اب لنڈن مصر یوسف بن رہا ہے۔ فرطِ شوق میں جلدی بلایا حالانکہ اس وقت میں ایک اہم تخلئے میں مشغول تھا۔ ان سے میں نے ان کا پتہ بھی دریافت کیا جو اس لفافے میں بھیج رہا ہوں وہ مستقل لنڈن میں رہتے ہیں اور یہاں سے واپسی میں اعزا اور احباب سے ملتے ہوئے آخر اگست یا شروع ستمبر میں لنڈن پہونچ جائیں گے۔ ایک دو ماہ وہاں قیام کے بعد امریکہ جاویں گے۔

ان سے گفتگو کے بعد مجھے اور بھی زیادہ اہتمام پیدا ہوا کہ تم ان سے ضرور ملو۔ انہوں نے جو اپنا مشغلہ بتایا وہ بہت ہی اونچا اور اہم بتایا۔ تمہارے کان میں غالباً پڑا ہوگا کہ

ہمارے اکابر کے یہاں جو انگریزوں کے خلاف تحریک چلی تھی اور ریشمی رومال کے نام سے مشہور ہے۔ جس کے سلسلے میں حضرت شیخ الہند کو ے سال مالٹا میں قید رہنا پڑا۔ کچھ نہ کچھ قصے تو تمہارے کان میں پڑے ہوں گے۔

ان صاحب نے یہ بیان کیا کہ وہ سارے کاغذات، سی آئی ڈی کی رپورٹیں اور ان حضرات نے جو آپس میں ایک دوسرے کو خط لکھے ہیں اور سی آئی ڈی نے فوٹو لے رکھے ہیں وہ سارا ریکارڈ ان کو ایک جگہ سے مل گیا۔ چونکہ قانون وہاں کا یہ معلوم ہوا کہ اس قسم کے کاغذات ۵۰ سال تک تو محفوظ رہتے ہیں اور جس پر ۵۰ سال گذر جاویں اس کی حفاظت اور اخفاء وغیرہ میں تشدد نہیں رہتا جو دیکھنا چاہے وہ میوزیم میں جا کر دیکھ سکتا ہے۔ ان صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ وہ اپنے اکابر کے اس سلسلے کے حالات ایک کتاب میں لکھ رہے ہیں اور اصل مأخذ پختہ روایات وہاں سے حاصل ہوتے ہیں۔

یہ صاحب مولوی حامد غازی صاحب کے لڑکے ہیں اور مولوی حامد صاحب حضرت مولانا محمد میاں صاحب انبیٹھوی جو اس تحریک کے درمیان بہت زوردار کام کرنے والوں میں تھے، کہیں تو ان کا نام مولوی محمد میاں انبیٹھوی سے ملے گا اور کہیں مولانا منصور غازی کابلی کے نام سے ملے گا۔ یہ سارا ریکارڈ تو اتنا لمبا ہے کہ تم مستقل وقت خرچ کرو تو بھی ایک سال میں پورا نہ ہو۔ لیکن ان صاحبزادے کی مدد سے حضرت اقدس سہارنپوری حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری اور مولانا الحاج احمد صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند اور یہ چیزیں بہت اخیر میں ملیں گی, ان کے حالات ان کے بیانات میں سے کوئی چیز مل سکے تو اس کی نقل اہتمام سے اردو میں کر لینا یا اصل انگریزی نقل کرا لینا۔ ترجمہ یہاں کسی سے کرا لیں گے۔

چونکہ ان صاحب نے یہ بیان کیا کہ اب وہاں ان کاغذات پر کوئی پابندی نہیں جس

کا دل چاہے وہاں جا کر دیکھ سکتا ہے۔اس لئے بسہولت جتنا ممکن ہو اس کی کوشش کریں۔اپنا زیادہ حرج نہ کریں ان کی رات کی گفتگو سے اشتیاق کا غلبہ ہو گیا ورنہ باتیں تو ساری پرانی ہو چکیں۔میں نے تو ابتداء

وماحب الديار شغفن قلبی ولکن حب من سکن الدیاریٰ

تمہارے ہی ذیل میں ان کو بلایا تھا لیکن اس گفتگو نے اور بھی زیادہ مانوس کیا مگر انہیں جانے کی جلدی تھی اس لئے گفتگو ناقص ہی رہ گئی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔۲۸ ربیع الثانی ۸۸ھ

76

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: جناب مولانا محمد حسن طائی صاحب مدظلہ

(خلیفہ حضرت مولانا اسعد مدنیؒ) والسال

تاریخ روانگی: نامعلوم

قال رسول الله ﷺ "اربع من سنن المرسلین, الحیاء وا لتعطر والسواك والنكاح"

قال رسول الله ﷺ " من تزوج امرأة فقد استكمل نصف الایمان"

قال رسول الله ﷺ " النكاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی"

قول الفقهاء " لیس لنا عبادة شرعیة من عهد آدم الی الآن ثم تستمر فی الجنة الا النكاح"

عنایت فرمایم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ عنایت نامہ کئی دن ہوئے پہونچا تھا۔ مشغولیت کی وجہ سے تاخیر ہوئی۔ پھر یہ کہ ایک کتاب میں غلطی سے رکھا گیا تھا۔ میں تلاش کرتا رہا۔ اس وقت ملا ہے۔ سب سے اول بات تو یہ ہے کہ بندہ مسائل کا جواب نہیں لکھا کرتا۔ مسائل مفتی صاحب سے دریافت کریں۔ اس کے بعض مستفسرات کے متعلق عرض ہے۔

۱: وطی کرنے سے پہلے اہلیہ سے ملاعبت کرے۔ یہ مسنون ہے کہ غض ولمس وتقبیل وغیرہ سے اس کی شہوت کو ابھارے۔ طباً بھی یہ ضروری ہے۔ اس لئے کہ عورت کو مزاج کی برودت کی وجہ سے انزال میں تاخیر ہوتی ہے۔ اس سے اس کی شہوت ابھر کر جلد انزال ہوجائے گا جو شرعی وطبی مصالح کے موافق ہے۔

۲: دوسرے یہ کہ جماع سے قبل ' بسم الله اللهم جنبنا الشيطٰن وجنّب الشيطٰن ما رزقتَنا ' پڑھے۔

۳: یہ کہ میاں بیوی کو بالکل ننگا نہ ہونا چاہئے۔ بقدر ضرورت ننگا ہونا چاہئے جیسا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ' ما رأيتُ منه ولا رأى مني ' اوکما قالتؓ۔

۴: یہ کہ بے حیائی کا مظاہرہ نہ ہونا چاہئے۔ قالت عائشۃؓ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى اهله غطى رأسه '۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی ادب ہے کہ ' لا يجامع بحيث يراهما أحداو يسمع حسهما ويقبلها ولا يباشرها عند احد '۔

۵: مستقبل القبلۃ (قبلہ رو) نہ ہونا چاہئے۔

۶: میاں بیوی کے درمیان اس وقت جو قول وفعل ہو اس کو کسی سے نقل نہ کرے۔

۷: وطی کے درمیان بات چیت زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ ' لاتكثروا الكلام عند مجامعة النسآء فإن منه يكون الخرس '۔

۸: یہ بھی ادب ہے کہ اگر مرد کو انزال پہلے ہو جائے اور عورت فارغ نہ ہو تو عورت کی فراغت تک مشغول رہنا چاہئے۔ نمبر اول پر جتنا بھی عمل کرے گا اتنا ہی آسان ہوگا۔

۹: فراغت کے بعد عضو مخصوص کو کپڑے سے خوب خشک کر لینا چاہئے۔ یہ عورت کے ذمہ ہے کہ وہ پہلے کپڑے کا خود انتظام کرے۔ قالت عائشةؓ 'ينبغي للمرأة إذا كانت عاقلة ان تتخذ خرقة فإذا جامعها زوجها ناولته فمسح عنه ثم مسح عنها'۔

۱۰: یہ بھی ضروری ہے کہ اگر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو عضو مخصوص کو پاک کر لینا ضروری ہے۔ ناپاک سے صحبت کرنے کو ناجائز بتاتے ہیں۔ صحبت کے وقت نشست کا کوئی خاص طریقہ بندہ کی نظر سے نہیں گذرا نصاً۔ البتہ إذا قعد بين شعبها الاربع والزق الختان الختان والی حدیث سے بندہ کے خیال میں یه مستنبط هوتا ہے کہ عورت کو سامنے چت لٹا کر دونوں ٹانگیں نیم برہنہ کھڑی کر کے اس کے بالمقابل مرد بیٹھ کر صحبت کرے۔ واللہ اعلم۔ بندہ کے خیال میں یہ صورت اولیٰ ہے لیکن ضروری نہیں۔ ابوداؤد کی حدیث' وكان هذا الحی من قريش يشرحون النسآء شرحا منكرا. يتلاذون منهن مقبلات و متلقيات سے ہر نوع کا رواج معلوم ہوتا ہے صحابہؓ میں۔

فقط

﴿77﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۴/ جمادی الاولی ۸۸ھ/ ۲۹/ جولائی ۶۸ء

عزیزم حافظ مولوی قاری محمد یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، جناب عبدالعزیز صاحب کے لفافے میں تمہارا پرچہ پہونچا۔ تم نے لکھا کہ اس سے قبل کئی حضرات کے خط میں مضمون لکھ چکا ہوں، صحیح ہے۔ دو صاحبوں کے لفافے میں تمہارے مستقل پرچے ملے اور ایک صاحب کے خط پر چند سطریں اور میں اسی طرح تینوں کے جواب لکھ چکا ہوں کہ دو صاحبوں کے لفافے میں مستقل پرچے تو تمہارے نام اور ایک صاحب کے خط پر مضمون لیکن یہ مشکل حل نہ ہوئی کہ تمہارے پرچے تو میرے پاس میری کشش سے دمادم پہونچ رہے ہیں۔ میرا کوئی خط تم تک نہیں پہونچتا۔ اب تک تم نے کسی خط میں بھی میرے ایک خط کی بھی رسید نہیں لکھی۔

اس ماہ میں یکم جولائی کو تمہیں مستقل ائرلیٹر لکھا۔ اس کے بعد ۸ جولائی کو خالو جان کے نام رجسٹری میں بہت مفصل پرچہ لکھا جس میں مدعووین کی فہرست بھی بھیجی تھی۔ پھر ۱۵ر جولائی کو عزیز محمد سلمہ کے لفافے میں نظام الدین سے پرچہ بھیجا مگر تمہارے اس آخری پرچے میں بھی کسی ایک کی رسید نہیں۔ کم سے کم یکم اور آٹھ والے خط تو اس سے بہت پہلے پہونچ گئے ہوں گے بجز اس کے کہ میں یوں سمجھوں کہ مشاغل یومیہ ولیلیہ میں تمہیں ان کے دیکھنے کی فرصت نہیں ملی اور وہ کہیں ردی خانے میں پہونچ گئے ہوں گے۔

تم نے لکھا کہ آئندہ ہفتہ بولٹن جا کر مستقل پتہ لکھوں گا۔ سر آنکھوں پر! میں تو اس پتے پر بھی خطوط کی بھرمار کردوں گا مگر پہونچنے کا حشر اس ماہ کے سارے خطوط سے معلوم ہوگیا۔ تم نے ماہ مبارک میں یہاں آنے کا اشتیاق لکھا۔ سر آنکھوں پر! مگر یکسوئی کے ساتھ اور کام میں مشغولی کے ساتھ تو آنا مفید ہے ورنہ خانگی راحتیں بھی کیوں کھوئی جائیں؟ تمہاری والدہ کی آمد اور اہلیہ کی بھی موجب مسرت ہے مگر گھر کی تنگی کا حال تو تمہیں معلوم ہے مجھے عزیز عبدالرحیم کی اہلیہ کی دلداری میں ہی ہر وقت فکر رہتا ہے کہ وہ دل برداشتہ نہ ہو۔

جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب سے بندے کا بھی سلامِ مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ

ان کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ انہیں دارین کی ترقیات سے نوازے۔ ان کا خواب صاف اور ظاہر ہے۔ یوسف مرحوم کے بعد تو انعام ہی رہ گیا۔ اس لئے کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ ڈاکٹر مقصود صاحب کے پتے کی فکر نہ کریں نہ اب ملاقات کی۔ اب تو ماشاء اللہ تمہارے ملاقاتی سہارنپور تو کیا، نرولی سے بھی بہت زیادہ ہوگئے۔ میں نے تو ان کو خط تمہاری ابتدائی حالت کے اندازے سے لکھا تھا کہ وہاں تعلقات دیر میں پیدا ہوں گے۔ اب ان کی بالکل ضرورت نہیں۔ ان کا خط ڈاک میں ڈال دو۔

اہلیہ کا بیعت کا ارادہ مبارک ہے مگر یہ ناکارہ تو پابہ رکاب بیٹھا ہے اور تم دونوں بھائیوں نے تو مجھ سے بیعت ہوکر تجربہ بھی کرلیا۔ اس لئے عزیز انعام سے ہوں تو زیادہ اچھا ہے ورنہ انکار مجھے بھی نہیں۔ *اہلیہ کے بیمار ہونے میں کچھ زیادہ تعجب نہیں۔ لاڑلیاں ہمیشہ بیمار ہی رہا کرتی ہیں۔* اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماوے۔ خالو صاحب کے جماعت میں جانے سے بہت زیادہ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک فرماوے۔ ان کی خدمت میں، خالہ صاحبہ اور اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ سب کے لئے دل سے دعا گو ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۴؍ جمادی الاولیٰ ۸۸ھ۔ چہارشنبہ

﴿78﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۶؍ جمادی الثانیہ ۸۸ھ [۲۹؍ اگست ۶۸ء]

ایں کہ می بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب

عزیزم مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، پرسوں پنج شنبہ کو ایک رجسٹری ملی۔ وصولی کے دستخط تو اس نا کارہ نے کر دیئے اور بھی رجسٹریاں ملی تھیں لیکن اس دن کلکتہ وغیرہ کے مہمانوں کی کثرت اور ہجوم تھا۔ تقریباً ۱۰۰ انفر تھے۔ عزیزان مولوی عبدالرحیم، مولوی اسماعیل نے مجھے بار بار مسرتیں اور مژدے سنائے کہ مولوی یوسف کا خط آ گیا۔ مولوی یوسف کا خط آ گیا۔ مولوی یوسف کا خط آ گیا۔ مجھے ان کے اس فقرے سے یہ شبہ ہوا کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ ادھر تو مہمانوں کا ہجوم تھا ادھر مجھے چونکہ یہ یقین تھا کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں اس لئے ایک دو دن تک انتظار کیا کہ آنکھ کھل جائے۔ اس میں ایک بند لفافہ بھی تھا۔ جس کو مولوی عبدالرحیم نے کھول کر بتایا کہ اس میں تین پرچے عزیز عبدالرحیم، عبدالحفیظ، مولوی یونس صاحب کے تھے جو اسی وقت عزیز عبدالرحیم کی معرفت بھیج دیئے۔ اپنے متعلق اب تک بھی یہ یقین نہیں ہوا کہ تمہارا خط آ سکتا ہے۔

میں نے یکم جولائی کو ایک ایرلیٹر تمہیں لکھا۔ ۸ جولائی کو رجسٹری لفافہ تمہارے خالو صاحب کے نام، ۱۵ جولائی کے عزیز محمد کے لفافے میں ایک خط لکھا۔ ۲۵ تا ۲۷ جولائی مختلف مبلغین کے خطوط میں جو تمہارے پیام سلام یا مختصر پرچے ملے۔ ان کے جواب میں پانچ پرچے علیٰحدہ علیٰحدہ ہر ایک کے خط میں لکھے اور اس پر تعجب اور قلق بھی ہوتا رہا کہ ان میں سے کسی میں بھی میرے کسی خط کے پہونچنے کا ذکر نہیں تھا۔ اس لئے میں نے اس وقت تو یہ ارادہ کر لیا تھا کہ جب میرے خطوط لندن جیسی اونچی جگہ میں پہونچ نہیں سکتے یا پہونچنے کے بعد قابل التفات نہیں ہو سکتے تو پھر سمع خراشی سے کیا فائدہ؟ مگر اس خط نے پھر مجبور کیا اور نہ رہا گیا کہ خط لکھوا ہی دوں۔

میرا خیال مستقل لفافہ رجسٹری لکھنے کا تھا تا کہ ان تینوں کے خطوط کا جواب اس میں

جا سکے مگر عزیز عبدالرحیم نے یہ کہا کہ میں اپنے خط کا جواب کچھ دیر میں لکھوں گا۔ کچھ رجسٹری وغیرہ کتابوں کی کرنے کے بعد خیال ہے۔اس لئے میں نے سوچا کہ پھر ایرلیٹر آسان رہے گا کہ یہ بند خط اور رجسٹری سے جلدی پہونچتا ہے۔ رجسٹری خاص طور سے دیر میں پہونچتی ہے۔

آپ نے سب سے پہلے پرچے میں یہ لکھا ہے کہ مسلسل چند خطوط لکھنے کے بعد ۱۵۔۲۰ دن میں کوئی خط نہ لکھ سکا۔ اس میں لنڈن اور سہارنپور میں کچھ فرق گھڑیوں کا اور دن ورات کا کچھ زیادہ ہے۔ وہاں دن ورات لذات میں جلدی ختم ہوجاتے ہیں۔ یہاں بہت دیر میں، اس لئے تمہیں دن کم معلوم ہوتے ہیں اور یہاں والوں کو مہینے اور سال معلوم ہوتے ہیں۔

یہاں تمہارا مستقل خط ۲۷؍جولائی کا چلا ہوا پہونچا تھا۔ اس کے بعد کوئی تمہارا مستقل خط یہاں نہیں پہونچا۔ البتہ دوسروں کے خطوط میں چند فقرے ضرور پہونچے۔ بہرحال یہ کرم ہے کہ تم نے شب ونہار کے مشاغل علیہ علمیہ عملیہ، مناظر عجائب قدرت کے باوجود ایک لفافہ لکھ ہی دیا۔ تم اپنے ہر خط میں اپنے رنج وقلق اور ماتم وافسوس کا تو ذکر ضرور کرتے ہو پر مجھے بھی ایسا ہی یقین ہے کہ ضرور تمہیں رنج وقلق ہوتا ہوگا مگر یہاں کے قیام کے مشاہدات کچھ ان سے تطابق نہیں کھاتے۔ ہر چند کہ ساری عمر اختلاف روایات میں جمع کرتے گذر گئی مگر تمہارے خطوط کے الفاظ کو تمہارے یہاں کے قیام کی عملی زندگی پر منطبق کرنا بہت ہی مشکل ہورہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تمہارے لئے صلاح وفلاح، مکارہ سے حفاظت اور مقاصد خیر کی کامیابی کے لئے دعا میں کبھی دریغ ہوا نہ تساہل اور نہ ہے۔ دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ جل شانہ اپنی رضا ومحبت عطا فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے اور اس سیہ کار کے بارے میں تمہارے حسنِ ظن کو سچا کردے۔

نمبر۲: تمہارے ۶؍ پونڈ کے دو پوسٹل پہونچ گئے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس پر

اظہارِ مسرت کروں یا اظہارِ قلق۔ تمہارا ہدیہ سر آنکھوں پر مگر میرا خیال یہ ہے کہ تم نے ابھی جلدی زیادہ کردی۔ ابتدائی حالات میں آمدنی کی صورت بھی زیادہ اچھی نہیں۔ پھر مقامی فرمائشوں کی تکمیل بھی اہم اور ضروری، ایسی حالت میں آئندہ اس میں عجلت بالکل نہ کریں دو چار سال بعد جب اللہ جل شانہ تمہیں لنڈن کی برکات سے ذہب وفضہ سے مالا مال کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ سرِ دست جب کہ تمہارے ذمے روانگی کے مصارف کا قرضہ بھی تھا تو پھر اتنی بڑی رقم تمہیں ہرگز نہیں بھیجنا چاہئے تھا۔ ابتدائی تنخواہ کے ایک دو شلنگ بھیج دیتے میرے لئے وہ بھی باعث مسرت ہوتے۔

نمبر۳: اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم نے فضائل کی کتابوں کے سنانے کا اہتمام شروع کر رکھا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے اس صدقۂ جاریہ کو قبول فرماوے۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تمہارے خالو صاحب نے سوانح یوسفی بالاستیعاب دیکھ لی بہت اچھا کیا۔ اگر خالو صاحب دوبارہ اور دوسرے احباب بھی دیکھیں تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ آپ نے کیسی اچھی تمنا کی کہ آپ کی نمازِ جنازہ بھی میں پڑھاؤں، خود تو اس ڈر کے مارے کہ اس مردہ ہاتھی کے جنازہ کو کاندھا دینا نہ پڑ جائے کہ بوجھ میں دب جاؤ گے، بھاگ گئے اور میرے لئے قیامت کا بوریہ سمیٹنے کی خواہش ظاہر کر رہے ہو۔

نمبر۴: تمہارے ابتدائی ولیمے کے متعلق میں لکھ چکا ہوں کہ میرا ابتداءً تو خیال عزیز عبدالرحیم اور اس کی اہلیہ کی آمد پر تھا جیسا کہ تم کو بھی اور عزیز عبدالرحیم کو بھی لکھ دیا تھا لیکن جذبۂ شوق نے اس کا انتظار نہ ہونے دیا اور عزیز عبدالرحیم کی آمد سے پہلے ہی کر دیا۔ جس کی تفصیل پہلے معلوم ہو چکی۔ البتہ عزیز عبدالرحیم کو یہ لکھ دیا تھا کہ تمہاری اور تمہاری اہلیہ کی آمد پر اس کی قضا کر دی جائے گی۔ چنانچہ اس مبارک جوڑے کی آمد پر آج دوشنبہ کو آپ کا مکرر ولیمہ منجانب عزیز مولوی عبدالرحیم کر دیا گیا کہ گویا میری طرف سے تو ان کی اور ان کی

اہلیہ کی دعوت تھی اور ان کی طرف سے مدعووین کی۔ چنانچہ اس عنوان کے ساتھ مکرر دعوت ولیمہ عزیز یوسف سلمہ، منجانب مولوی عبدالرحیم پھر سابقین حضرات کے نام گشت کرادیا تھا اور اس میں اتفاق سے عربوں کی بھی ایک بڑی جماعت شامل تھی اور مولانا الحاج علی میاں صاحب اور عزیزم مولانا الحاج اسعد مدنی، مولوی انعام کریم صاحب مدنی وغیرہ بہت سے اہم احباب اتفاق سے جمع ہوگئے تھے۔ تمہارا ولیمہ ذکر کرتے ہوئے عزیز عبدالرحیم کی طرف سے ان سب کو دعوت دی گئی تھی۔ میں نے تو وہ پرچہ بھی مدعووین کا تمہارے پاس بھیجنے کے لئے الگ رکھ دیا تھا۔ مگر اس وقت عزیزان عبدالرحیم واسماعیل سے معلوم کیا مگر پتہ نہ چلا کہ کہاں رکھا گیا۔

نمبر۵: اہلیہ محترمہ کا وہم وگماں سے بھی زیادہ دیندار ہونا ہمارے تو پہلے سے ہی ذہن میں تھا ؎

وعين الرضا عن كل عيب كليلة

كما أن عين السخط تبدى المساويا

مصرعۂ اول کے مصداق کی جتنی بھی چاہے تعریف کی جاوے اور مصرعۂ ثانیہ سے جتنا بھی چاہے اعراض کیا جاوے منہ پھیر کر چلا جائے سب مجربات ہیں۔ اللہ جل شانہ کا انعام واحسان ہے، لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے دیندار اہلیہ میسر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔ اس کو بھی میری طرف سے مبارکباد دے دیں اور کہہ دیں کہ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ اور زیادہ سعادات میں ترقی نصیب فرماوے۔

نمبر۷: تمہارا کثرت سے اس ناکارہ کو خواب میں دیکھنا تمہاری محبت کی علامت ہے اللہ جل شانہ تمہاری اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بناوے لیکن تمہارا خواب میں عزیز عبدالرحیم پر غصہ اتارنا میرا خیال یہ ہے کہ اپنی بلا دوسروں پر ٹالنا

ہے۔ دوسرے رمضان میں جانا تو تمہیں اور مجھے اور سب کو معلوم ہے کہ جذبۂ شوق کی بیماری میں تھا کہ لنڈن کی زیارت کا تصور جاگنے سے زیادہ سونے میں تمہیں ستاتا تھا اور مستقل مرض پیدا ہو گیا تھا خدا کرے کہ اب نہ رہا ہو اور انشاءاللہ نہ رہا ہو گا۔

نمبر ۸: خط طویل تو ضرور تھا لیکن ہر طویل خط باعث کلفت نہیں ہوتا۔ سنانے والوں کو سننے والے سے زیادہ لذت آرہی ہے اور جواب لکھنے والے کو دونوں سے زیادہ۔ یہ آپ کے پہلے پرچے کے متعلق تھا جو آپ نے ۱۵/ربیع الاول کو لکھ کر اپنے مشاغل علیہ کی وجہ سے یا تساہل اور ہر کہ از نظر دور از دل دور کی وجہ سے وہیں رکھ لیا تھا۔

اس کے بعد دوسرا پرچہ ۱۸/جمادی الاولیٰ کا مختصر پہونچا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ریشمی خطوط والے صاحب کا پتہ نہیں پہونچ سکا۔ اس سے بہت قلق ہوا۔ یہ صاحب حامد الانصاری غازیؔ مقیم بمبئی کے صاحبزادے جو کئی سال سے لنڈن اور اب امریکہ میں ہیں اور کبھی لنڈن اور کبھی امریکہ رہتے ہیں وہ اتفاق سے ایک دن میرے یہاں آئے اور انہوں نے بتایا کہ میں آج کل لنڈن میں ریشمی خطوط والی تحریک کی ریسرچ کر رہا ہوں تو میرے منہ میں بھی پانی بھر آیا۔ انہی سے میں نے پتہ لکھوایا اور وہ پتے والا پرچہ تمہارے پرچے کے ساتھ قاسم صاحب کے لفافے میں رکھ دیا تھا اس لئے کہ مجھے بتایا گیا تھا کہ ان سب لفافوں میں جو اس روز پہونچے تھے، قاسم صاحب تم سے زیادہ قریب تھے۔

تمہاری معرفت شروع میں ایک پرچہ ڈاکٹر مقصود صاحب کے نام لکھا تھا تا کہ ایک دوسرے سے تعارف ہو جائے اور شاید ڈاکٹری میں تم ان سے ہندی ہونے کی وجہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکو۔ میں اس وقت تم دونوں کو لنڈن ہی میں سمجھ رہا تھا۔ بعد میں یہ معلوم ہوا کہ کئی سو میل کا فرق ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا ایک ہفتہ ہوا خط آیا تھا جس میں تمہارے کارڈ کا ذکر لکھا تھا کہ تم نے ان سے ان کے پتے کی تصحیح اور میرے پرچے کا ذکر ان کے خط میں لکھا تھا۔ انہوں

نے یہ بھی لکھا تھا کہ ۱۵ دن ہوئے میں مولوی یوسف کو خط لکھ چکا ہوں مگر نہ تو خط کا جواب آیا اور نہ تیرا پرچہ انہوں نے بھیجا۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو لکھوا دیا تھا کہ عزیز موصوف مشغول بہت زیادہ ہیں۔ میرے پاس بھی عرصے سے خط نہیں آیا۔ چونکہ ان کو میرے پرچے کی خبر ہوگئی اور ان کو انتظار ہے اس لئے ڈاک سے جلد بھیج دوان کے پاس۔

نمبر۹: تمہارے مکان کے سلسلے میں مشورہ تو اتنی دور سے کیا دے سکتا ہوں کہ حالات سے واقف نہیں۔ دعاء ضرور کرتا ہوں کہ جو تمہارے حق میں خیر ہو [اللہ تعالیٰ] اس کے اسباب پیدا فرماوے۔ یہ ضرور ہے کہ **دینی کام زیادہ جہاں ہوسکتا ہواس کو زیادتی تنخواہ پر ہمیشہ مقدم رکھنا**۔ خالو صاحب سے میری طرف سے بعد سلام مسنون یہ عرض کر دیں کہ **دنیوی زندگی چاہے کتنی ہی ہو جاوے، ختم ہونے والی ہے اور اخروی زندگی کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ اس لئے عزیز یوسف کے سلسلے میں میری درخواست یہ ہے کہ جہاں دین کا کام زیادہ ہو تنخواہ چاہے کم ہو وہاں کوشش زیادہ فرماویں کہ موت کا حال معلوم نہیں کب آجاوے۔ اس لئے دین کا جتنا زیادہ سے زیادہ کام ہوسکے وہ غنیمت ہے اور روپیہ پیسہ ساتھ جانے والی چیز نہیں، اعمال حسنہ ساتھ جانے والے ہیں اور صدقۂ جاریہ بعد میں بھی پہونچے والا ہے۔**

تم نے تیسرے پرچے میں ایک صاحب کا مکان دینے کا تذکرہ کیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ بجائے خریدنے کے، کرایہ دینے کا طے کیا ہے۔ لیکن جب تم دوسرے پرچے میں یہ لکھ چکے ہو کہ یہاں دو تین مکان کے کرایہ کی مقدار مکان کی قیمت کے برابر ہو جاتی ہے پھر معلوم نہیں تم نے کرایہ کو کیوں اختیار کیا؟

نمبر۱۰: گجرات کے سیلاب کی خبریں بہت ہی کثرت سے احباب کے خطوط میں آئیں۔ بہت شدید نقصانات ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے، نقصانات کا بدل عطا فرماوے۔ تفصیل شاید عزیز عبد الرحیم اپنے خط میں لکھے۔ چچا جان کے حادثے کی خبر سننے

کے بعد خود بھی اور احباب سے بھی دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب کی درخواست کر دی تھی۔ صاحب مکان کے لئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا گو ہے۔ اللہ جل شانہ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔ ان سے کہہ دیں کہ **پانچ تسبیحیں درود شریف کی باوضو قبلہ رو ہو کر اہتمام سے پڑھا کریں**۔ نعت والا خواب بھی بہت مبارک ہے۔ جس نے دیکھا اور جس کو دیکھا گیا اور اشعار کا مضمون صاف ہے۔

نمبر۱۱: مدرسہ کا نام میرا تو دل چاہتا ہے مدرسہ یوسفیہ ہو اور میری تجویز ہے اس لئے تمہیں اس میں تواضع نہ کرنی چاہئے ورنہ پھر خلیلیہ، رحیمیہ، رشیدیہ میں سے جونسا دل چاہے۔

نمبر۱۲: میرے خطوط میں کوئی فقرہ چبھتا ہوا تمہیں ناگوار ہو تو معاف کر دینا۔ تعلق کے زور میں بعض چیزیں بے ارادہ بھی لکھ دی جاتی ہیں اور بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ لکھنے والے کی نگاہ میں کچھ اہم نہیں ہوتیں، پڑھنے اور لکھنے والا اس کو بے محل سمجھا کرتا ہے۔ آج کل چونکہ میری ہجرت اور میری موت کے خواب بہت کثرت سے دیکھے جا رہے ہیں اس کی وجہ سے مہمانوں کا ہجوم بہت ہی بڑھ رہا ہے جو مجھے رخصت کرنے کے لئے یا الوداعی ملاقات کرنے کے لئے اپنے خیال میں آ رہے ہیں۔ ۶۰، ۷۰ تو عموماً ہوتے ہیں اور بعضے دن بہت زیادہ۔ کل سنا ہے کہ ۱۵۰ تک پہونچ گئے تھے۔ اس لئے کھانا بھی مدرسہ میں کھانا پڑا۔

تم نے کسی پرچے میں اہلیہ کے تشریف لانے کا ارادہ لکھا تھا۔ میرا پہلے سے بھی خیال تھا کہ رئیس زادیوں کا غریبوں کے یہاں دل لگنا بہت مشکل ہے۔ عزیز مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ محترمہ کی دلداری اور خاطریں میں نے تم دونوں سے بھی زیادہ کرنے کی کوشش کی مگر اب تک تو مسکینہ کا دل نہیں لگا۔ اگرچہ وہ خود بھی اور عزیز عبدالرحیم بھی اس کی تردید کرتے

رہتے ہیں مگر بخاری کے ترجمۃ الباب ۳۰ برس سے پڑھا رہا ہوں، الفاظ کا ظاہر اور اس کا پس منظر دونوں ذہن میں رہیں۔ اپنے خالو صاحب و خالہ صاحبہ اور اہلیہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۶ / جمادی الثانی ۸۸ھ صبحِ شنبہ

تمہارے مرسلہ پونڈ کے ۱۰۶ / روپے ۸۰ پیسے وصول ہو گئے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیراً و احسن الجزاء۔ مولانا اکرام صاحب و عزیز طلحہ کی طرف سے مولوی نصیر صاحب و ایوب کی طرف سے سلام مسنون۔

(79)

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴ / جمادی الثانیہ ۸۸ھ [۶ / ستمبر ۶۸ء]

عزیز مولوی یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے گرامی قدر عطیے کی رسید و شکریہ تو ۳۰ اگست کو ائر لیٹر پر لکھ چکا ہوں۔ خدا جانے تمہارے پاس کب تک پہونچے گی۔ اس وقت عزیز محمد سلمہ جا رہا ہے۔ جی تو جانے کو نہ اس کا چاہتا ہے نہ میرا مگر اس کے والد صاحب کے حکم کی تعمیل میں یہ بھی معذور ہے اور وہ بھی۔

ایک بات کا خیال آیا۔ رات ماریشس سے دو مرد ایک عورت آئے اور اب تک کے معمول کے خلاف عورت تو اردو جانتی ہے لیکن مرد نہ اردو جانتے ہیں نہ گجراتی، صرف انگریزی جانتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی چند مرتبہ ایسے لوگوں سے سابقہ پڑ چکا ہے اس لئے میری اور عزیز عبدالرحیم کی رائے یہ ہوئی کہ تمہارے پاس ایک معمولات کا پرچہ بھیج دیا

جاوے کسی سے انگریزی میں اچھا ترجمہ کرا کر وہاں طبع کرا دو کہ وہاں آسانی سے طبع ہو جائیں گے بشرطیکہ تمہیں کوئی دقت نہ ہو۔ اگر دقت ہو تو ہرگز ارادہ نہ کریں اور اس میں بالکل تکلف نہ کریں۔ پاکستان میں بھی شاید طبع ہو چکے۔

خالو صاحب، خالہ صاحبہ اور اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون۔ معمولات کے چند نسخے احتیاطاً بھیج دیئے۔ ایک پر برائے طبع لکھ دیا ہے جو میں سن کر بھیج رہا ہوں۔ بچوں والا پرچہ(۱) قصداً لکھوایا ہے میں تو تمہیں بچہ ہی سمجھتا ہوں، تم چاہے اپنے آپ کو کتنا ہی بڑا الندن کا اونچا آدمی سمجھو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۔ ۱۴/ جمادی الثانیہ ۸۸ھ

80

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۷/ رجب ۸۸ھ [۱۵/ اکتوبر ۶۸ء]

عنایت فرمایم سلمہ، بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا خط آیا تھا یہ ناکارہ اللہ کے فضل سے کسی اسٹرائیکی کو نہیں پہنچانتا اور اب تو نزول آب کی وجہ سے کسی کو بھی نہیں پہنچانتا۔ نام بھی معروف لوگوں کے تو یاد ہیں، غیر معروف لوگوں کے نہیں۔ معروفین میں کئی نام خوب یاد ہیں۔ اس میں وکیل نامی بھی ایک ہونہار تھے۔ تم یہ لکھتے ہو کہ وہ دوسرا شخص ہے مجھے بھی ضد

(۱) حضرت شیخ کے یہاں مال کا اسراف بہت سخت چیز تھی اور شیخ معمولی چیزوں کے بھی ضائع ہونے سے سخت احتیاط کرتے تھے۔ اسی اصول کے تحت آنے والے خطوط میں اگر کاغذ کا کچھ حصہ خالی ہوتا تو اسے کاٹ کر محفوظ کر لیا جاتا۔ ایسے کاغذ عموماً خطوط کے جوابات کیلئے استعمال ہوتے تھے۔ اگر کاغذ رنگین ہوتا تو عموماً اسے گھر کے بچوں کے نام خطوط کیلئے استعمال کیا جاتا۔ حضرت شیخ کا یہ مکتوب گرامی بھی ایسے ہی ایک کاغذ کے رنگین ٹکڑے پر تھا، اس لئے اسے یہاں 'بچوں والا رقعہ' فرمایا۔

نہیں کہ اس نام کے ہر شخص سے نفرت کروں۔ میں نے تمہارا خط متعدد مدرسین کو دکھلایا ان کا بیان بھی یہ ہے کہ دو وکیل ہونا ہمیں یاد نہیں۔ اسٹرائک کے وکیل خوب یاد ہیں۔ بہر حال آنے میں کوئی اشکال نہیں۔

مجھے اسٹرائیکیوں کے آنے میں بھی کوئی تأمل نہیں۔ وہ آتے رہتے ہیں۔ بیعت کا چونکہ تعلق قلبی محبت سے ہے اس لئے میں بڑے اخلاص سے انکار کیا کرتا ہوں کہ دوسرے کو ترقی سے کیوں روکوں؟ کسی دوسری جگہ کام کر کے فائز المرام ہوں تو اس سے اچھی اور کیا بات ہو؟ بہر حال آنے کی اجازت ہر حال میں ہے چاہے آپ اسٹرائیکی ہوں چاہے نہ ہوں۔ لیکن بہت اخلاص سے میرا مشورہ یہی ہے کہ اگر آپ اسٹرائک میں تھے تو مشائخ وقت میں سے کسی دوسری طرف رجوع کریں۔ وہ آپ کیلئے انشاء اللہ زیادہ مفید ہوگا۔ اس لئے کہ اگر بعد میں یہ معلوم ہوا کہ آپ بھی احراری جماعت میں تھے تو میرے لئے موجب تکدر اور آپ کے لئے موجب مضرت ہوگا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۷/رجب ۸۸ھ

﴿81﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۱/اکتوبر ۶۸ء/۱۹/رجب ۸۸ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے تمہارے محبت نامے کے جواب میں ایک کارڈ لکھوا چکا ہوں جس میں یہ بھی لکھوایا تھا کہ عزیز یوسف کی رجسٹری آج کی ڈاک سے آئی ہے اس میں ایک بند لفافہ تمہارے نام بھی ہے۔ کل ہی کی ڈاک سے ایک اور

صاحب کی رجسٹری آئی۔اس میں بھی عزیز یوسف کا ایک پرچہ ملا۔جس کا مضمون یہ ہے کہ" مولانا عبدالرحیم کے نام ایک مستقل گرامی نامہ تحریر کر چکا ہوں اور امید ہے کہ موصول ہوتے ہی حضرت والا سے اجازت لے کر مولانا عبدالرحیم صاحب نے تار بھی کر دیا ہوگا۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سفر آسانی سے پورا فرماوے۔میں ہند وحجاز کے علاوہ جماعت کے ساتھ رہوں گا۔باقی ان دوجگہوں میں حضرت والا کے ساتھ رہوں گا۔اب تو یہی انتظار ہے کہ اب تو ۱۳ اکتوبر آوے اور یہاں سے روانگی ہوجاوے۔میرا سفر کار میں ہوگا۔فقط" یہ مضمون بہت ہی مجمل ہے۔

تمہارے نام کوئی مستقل لفافہ تو اس کا ابھی تک نہیں آیا البتہ میرے نام رجسٹری میں تمہارے نام مستقل لفافہ ہے۔ممکن ہے کہ اس میں کوئی تار کا ذکر ہو۔اس کا مطلب بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ ہند وحجاز کے علاوہ میرا سفر جماعت کے ساتھ ہوگا۔معلوم نہیں کہ ان کا سفر حجاز پہلے ہے یا ہند کا۔چونکہ ۱۳ اکتوبر کو وہاں سے روانگی لکھی ہے۔اس لئے باوجود مولوی اسماعیل کے منع کرنے کے کہ خط کے پہونچنے کا وقت نہیں رہا، میں نے ایک مختصر ائر لیٹر تو اسی وقت عزیز یوسف کو لکھوایا ہے جس میں ان کی رجسٹری کی رسید اور تمہارا مکان جانا لکھوا دیا۔ اگر وہاں کوئی خط آیا ہو جس میں سفر کی کوئی تفصیل ہو تو ضرور مطلع کریں۔

تم نے کل کے خط میں اہلیہ کو کسی ڈاکٹر کے دکھلانے کا حال لکھا تھا امید ہے کہ دکھلا دیا ہوگا اور اس کی دواء شروع ہوگئی ہوگی۔اللہ تعالیٰ صحت عطاء کرے۔اس سے اور خالہ صاحبہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل

خط لکھنے کے بعد عزیز یوسف کا ائر لیٹر تمہارے نام ملا۔چونکہ میرے پرچہ میں تار کا

ذکر تھا اور یہ نہیں تھا کہ کیسا تار اس لئے تمہارے ائر لیٹر کو کھولا۔اس میں تمہیں یہ حکم تھا کہ فوراً ایک تار دو کہ ضرور آؤ تا کہ خالو سے اجازت کا ذریعہ بن جاوے۔آنا تو میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا مگر اس نے اس جماعت کے ساتھ آنے میں خرچ کی بہت زیادہ کفایت اور سہولت لکھی تھی۔اس لئے تار تو میں نے فوراً تمہاری طرف سے دلوادیا اور تمہیں یہ فرمائش لکھی ہے۔ محمد کے ہاتھ کتابیں ہرگز نہ بھیجیں۔میں آرہا ہوں اور محمد کے ساتھ یہ اشیاء بھیجنا۔روغن خشخاش روغن کاہو اور سرمہ کی دو شیشی۔نور العین ایک شیشی اور تین عدد لنگیاں۔ فقط

از راقم سلام مسنون۔خط میں سفر کی بڑی تفصیل لکھی ہے۔کار سے سفر ہوگا اور آنے جانے کا کرایہ ۱۵۰ پاؤنڈ ہوگا اور حجاز و دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت جہاں بھی چاہے لے جائیں گے اور یہاں سے واپسی حجاز کو ہوگی اور واپسی میں بندہ اور تم کو بھی ساتھ لینے کے لئے کار والے سے بات کر لی ہے۔۱۳ر اکتوبر کو روانہ ہو کر پاکستان آمد ہوگی۔اور وہاں سے ہند۔ ماہ مبارک سہارنپور۔اس کے بعد واپسی براہِ حجاز۔یہ مختصر تفصیل اپنی طرف سے لکھ دی ہے حضرت کے بغیر علم کے۔ فقط والسلام

مولوی عبد المنان صاحب تشریف فرما ہیں۔ان کی طرف سے نیز عبد القدیر، مولوی ہاشم وغیرہ احباب کی طرف سے سلام مسنون۔بھائی طلحہ کیلئے کوئی چیز نہیں لی تھی۔اس لئے سورت جاؤ تو حسبِ سہولت عطر چنپہ و مجموعہ لیتے آنا۔

دعا گو و دعا جو ہاشم مجذوب

﴿82﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۳؍رجب ۸۸ھ [۲۱؍اکتوبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت دوشنبہ کی دوپہر کو تمہارا کارڈ شدید انتظار میں پہونچا۔ میں شنبہ کے دن تمہارے کارڈ کے انتظار میں رہا۔ مژدۂ بخیر رسی سے مسرت ہوئی۔ تم نے اچھا کیا کہ شب کو گودھرا پہونچ گئے۔ اس میں اہلیہ کو بھی راحت رہی ہوگی۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ راستہ میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

اہلیہ کے صحت کے مژدہ سے بہت مسرت ہوئی۔ اس کے جانے کا تو مجھے بہت ہی قلق ہے۔ میری انتہائی خواہش تھی کہ وہ شوال تک یہاں رہتی۔ پھر جو مقدر ہوتا مگر یہاں کی آب وہوا موافق نہیں آئی اور اس کا دل بھی یہاں نہ لگا۔ ان دو مجبوریوں کی وجہ سے مجھے بھی سکوت اختیار کرنا پڑا۔ خدا کرے کہ وہاں کے ڈاکٹر کا علاج موافق آجائے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے اور تمہاری اہلیہ کے لئے بلا توریہ وتصنع دعاء کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دارین کی ترقیات سے نوازے اور خوش وخرم رکھے۔ اس کی طرف سے جو تم نے جانے کا قلق لکھا اور ٹکٹ واپس کرنے کا۔ اگر دو مجبوریاں نہ ہوتیں جو اوپر لکھی گئیں تو میں تو خود اصرار ٹھہرانے کا کرتا۔ مجھ بے چارے کی شفقت ہی کیا ہوئی جو وہ بار بار یاد کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی محبت کا بہترین بدلہ عطا فرماوے۔ گھر والے بھی خاص طور سے خدیجہ نے اس کو بہت یاد کیا۔

شنبہ کے دن عزیز یوسف کی ایک رجسٹری موصول ہوئی تھی جس میں اپنی عادت کے موافق اعتدال سے زیادہ محبت کا اظہار، نظام الاوقات، ماہ مبارک یہاں گذارنے کا اشتیاق لکھا تھا۔ اس میں ایک بند لفافہ تمہارے نام بھی تھا جو ڈاک کی گڑ بڑ کی وجہ سے تمہارے

پاس نہیں بھیج رہا ہوں۔اس کے خط کا ابھی جواب نہیں لکھا۔اس میں بھی لکھ دوں گا کہ تمہاری واپسی پر تم کو دے دیا جائے گا۔تمہاری روانگی اور ۱۶/اکتوبر کو واپسی کی اطلاع اس کو لکھ دوں گا۔اپنی خالہ سے بھی سلام مسنون۔

آج مولوی انعام کی آمد کی خبر تھی مگر ابھی ٹیلیفون آیا کہ گاڑی خراب ہے اس لئے ملتوی ہو گیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،
بقلم محمد اسماعیل۔۱۳/رجب

﴿83﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴/رجب ۸۸ھ [۸/اکتوبر ۶۸ء]

عزیز گرامی قدر ومنزلت حبیب مکرم مولوی حافظ قاری محمد یوسف سلمہ بعد سلام مسنون۔کل کی ڈاک سے تمہاری رجسٹری جس میں پانچ پاؤنڈ کا ڈرافٹ بھی تھا پہونچا۔تم نے اپنے خط میں ٦ پاؤنڈ لکھے ہیں۔احتیاطاً اطلاع کی ہے کہ اس میں صرف ایک ڈرافٹ پانچ پاؤنڈ کا نکلا ہے۔معلوم نہیں یہ سبقت قلم ہے یا راستہ میں کسی نے نکال لیا ہے۔اس لفافہ میں ایک بند لفافہ عزیز عبد الرحیم کے نام بھی تھا مگر عزیز موصوف تقریباً ایک ہفتہ ہوا اپنی اہلیہ کو پہونچانے گھر گیا ہوا ہے۔۱۷اکتوبر کو واپسی کا ارادہ ہے۔

میں تو تمہارے اس محبت سے لبریز خط کا جواب بہت مفصل لکھواتا لیکن کل کی ڈاک سے ایک رجسٹری داؤد محمد راجا سورتی کی ملی اس میں بھی ایک مختصر پرچہ تمہارا ملا۔جس میں تم نے لکھا کہ کل ایک مفصل خط مولوی عبد الرحیم کے نام لکھ چکا ہوں، امید ہے کہ مولوی

عبدالرحیم نے تار دے دیا ہوگا۔ مولوی عبدالرحیم کے نام کوئی مستقل خط تو آیا نہیں۔ میرے نام کی رجسٹری میں ایک بند لفافہ ان کے نام کا تھا جو رکھا ہوا ہے۔ اس لئے کہ مولوی عبدالرحیم یہاں نہیں ہے۔

تمہارے اس پرچہ کے اخیر میں یہ لفظ بھی ہے کہ ۱۳ اکتوبر کو یہاں سے روانگی ہے۔ اس لئے مفصل خط لکھنا تو ملتوی کر دیا۔ اس لئے کہ احتمال ہے کہ تمہیں ۱۳ سے پہلے ملے یا نہ ملے۔ اس لئے کہ آج ۱۸ اکتوبر ہو چکی ہے۔ خط سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ تمہارا یہ سفر بذریعہ کار ہو رہا ہے اور معلوم نہیں کہاں کہاں کو ہو۔ خط سے تمہاری آمد کا اشتیاق تو بہت بڑھ گیا لیکن تفصیل سفر نہ معلوم ہونے کی وجہ سے فکر ہے کہ نظام سفر کیا ہوگا۔ میں پہلے خط میں بھی لکھوا چکا ہوں کہ اس ناکارہ کو تمہارے مالی ہدایا کی بالکل ضرورت نہیں۔ اس سلسلہ میں تو جو کچھ دے سکو اپنی خالہ اور عزیز عبدالرحیم کو دو۔ میرے لئے تو تمہارے روحانی ہدایا کی بڑی ضرورت ہے۔ اور اس سلسلہ میں جتنے تم نے روحانی ہدایا لکھے ہیں اس کے لئے دل سے شکر گذار ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دارین کی ترقیات سے نوازے۔ تمہارے مادی ہدایا کا بھی احسان مند ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے دونوں جہان میں اس کی جزائے خیر مرحمت فرماوے۔

چونکہ اس خط کے پہونچنے کا یقین نہیں اس لئے بہت مختصر احتیاطاً خط کی رسید اور عزیز عبدالرحیم کے یہاں نہ ہونے کی اطلاع مقصود ہے۔ خالو صاحب، خالہ صاحبہ اور اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون۔ تمہاری رجسٹری میں اس کے نام کا لفافہ ہونے کی اطلاع کل ہی ایک کارڈ سے عزیز عبدالرحیم کو لکھوا چکا ہوں اور ابھی ایک کارڈ لکھوا رہا ہوں جس میں تمہارے اس ۱۳ اکتوبر والے مضمون کی اطلاع کر رہا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم محمد اسماعیل، ۱۴ رجب ۸۸ھ

تمہارے خط میں کئی ورقے تھے۔ اگر کئی ورق ہوں تو ان پر صفحے ڈالنا ضروری ہے تا کہ پڑھنے میں سہولت رہے۔ خط لکھنے کے بعد تمہارا ائر لیٹر جو مولوی عبدالرحیم کے نام تھا پہونچا جس میں تار کا ذکر تھا۔ اس کی تعمیل کر دی گئی۔ فقط والسلام . از راقم سلام مسنون۔ تمہاری کرم فرمائی کا دل و جان سے شکریہ۔ اللہ تعالیٰ سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔

﴿84﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

Ariyamehr Hospital. Miyaneh. Iran

تاریخ روانگی: ۱۰/شعبان ۸۸ھ [۳۱/اکتوبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل دوپہر کو تمہاری طرف سے ایک تار ملا۔ جس کی وجہ سے بہت ہی فکر و تشویش رہی اور ہے۔ حادثے کی تفاصیل کا بہت شدت سے انتظار ہے اور تمہاری خیریت کا۔ امید تو یہ ہے کہ ایک آدھ دن میں تمہارا خط مل جائے گا۔ اس لئے کہ یہ تار ۳۰ کا دلوایا ہوا تھا جو یکم نومبر کو ملا۔ اگر تم نے کوئی خط بھی کسی سے لکھوا دیا ہوگا تو امید یہ ہے کہ ایک دو دن میں مل جائے گا۔ امید ہے کہ تم نے خط تو لکھ دیا ہوگا۔ بہت ہی طبیعت بے چین ہے اور متفکر۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۱۰/شعبان ۸۸ھ۔ شنبہ

از مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل

مطلوب ہے۔کل گذشتہ تمہارا تار بنام حضرت اقدس دام مجدہم موصول ہوا۔جس سے بہت ہی فکر ہورہی ہے۔ساری رات بے چینی میں گذری۔ بار بار آنکھ کھلتی رہی اور تمہاری یاد آتی رہی۔ بہت دن ہوئے احقر نے ایک خواب تمہارے متعلق دیکھا تھا۔جب تم نے سفر کا لکھا تو اس وقت سے خیریت وعافیت کے ساتھ پہونچنے کی بہت دعائیں کررہا تھا۔لیکن مقدارات اپنی جگہ پر اٹل ہیں۔سوائے دعا کے کیا کرسکتا ہوں؟ بہت ہی دعائیں کررہا ہوں۔اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں جلد از جلد صحت وقوت عطا فرماوے۔اور جلد ملاقات میسر فرماوے۔

اپنی خیریت سے بہت جلد، ممکن ہوتو تار سے ورنہ خط سے، مطلع فرماویں۔حضرت اقدس دام مجدہم بھی بہت متفکر ہیں اور بہت دعائیں کررہے ہیں اور کرارہے ہیں۔ براہِ کرم جلد از جلد حضرت کو اپنی خیریت سے مطلع کریں۔احقر کو مستقل خط کی ضرورت نہیں ہے اور کیا عرض کروں؟ اپنے دونوں گاڑیوں والوں سے اور ساتھیوں سے سلام مسنون۔خدا کرے تمہیں کوئی زیادہ چوٹ نہ آئی ہو۔مقدرات پر راضی رہنا چاہئے۔صبر وہمت سے کام لیں۔ اپنے گاڑی والوں اور ساتھیوں کو بھی ہمت کی تلقین کریں۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم سورتی

۱۰رشعبان ۸۸ھ مطابق ۲رنومبر،شنبہ

85

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام:الحاج محمد یعقوب صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی:۱۹رشعبان ۸۸ھ [۹رنومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم ! بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے بہت مفصل گرامی نامہ

شنبہ کا لکھا ہوا پہونچا۔ لنڈن والی جماعت کے متعلق عزیز یوسف سلمہ کا تار ایک خط جو اس نے ۳۱ اکتوبر کو لکھا تھا اور ۸ نومبر کو مجھے ملا تھا۔ اس کی نقل ۹ نومبر شنبہ کو بھیج چکا ہوں۔ غالبًا پہونچ گئی ہوگی۔ اس کے بعد سے کوئی مزید اطلاع نہیں معلوم ہوئی۔

دہلی میں حاجی محمد شفیع صاحب نے اللہ ان کو جزائے خیر دے، وزارت خارجہ سے ایک تار سفیر ہند متعینہ ایران کو دلوا دیا تھا۔ جمعہ کے دن تک تو اس کا جواب دہلی نہیں پہونچا تھا۔ شنبہ یکشنبہ کی سرکاری چھٹیاں تھیں۔ لکھا تھا کہ دوشنبہ کو دوبارہ وزارت خارجہ کے دفتر سے تحقیق کر کے اطلاع دی جاوے گی۔ اگر آج کوئی جواب ملا تو امید ہے کہ کل تک کوئی اطلاع مل سکے گی۔

بمبئی کے اخبار نے جو خبر شائع کی اس سے بہت قلق ہوا۔ ہم لوگ تو نہیں چاہتے کہ اخبارات میں ہمارے جلسے کی کوئی خبر آوے لیکن بمبئی کے اجتماع کو ہندی اور انگریزی اخبارات نے بہت ہی اچھالا تھا جس کی وجہ سے اس کا بھی فکر ہو رہا ہے۔ اگر احمد آباد یا بمبئی کے کسی اخبار میں اس کے متعلق کوئی چیز چھپے تو اس کا تراشہ ضرور بھیج دیں۔ امید ہے کہ آج شام تک اجتماع خیر وخوبی کے ساتھ انشاء اللہ پورا ہو جائے گا۔

مولانا منظور صاحب نعمانی کا بمبئی سے براہ راست خط جس سے مولوی عتیق صاحب کی بیماری کی وجہ سے بمبئی کا ایک دن کا قیام اور حالات کی تحقیق اور شام کو بڑودہ جا کر منگل کی شب میں بمبئی واپسی کا خیال لکھا تھا۔ آپ کے خط سے بمبئی تا دہلی اور دہلی تا لکھنو کا ٹکٹوں کا نظام معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ علی میاں کا بھی مدینہ منورہ سے خط پہونچا ہے۔ انہوں نے ریاض اور کویت قیام کے بعد ۲۵، ۲۶ شعبان تک بمبئی واپسی لکھی ہے۔

آپ نے بہت اچھا کیا کہ حجاج میں مولانا کا بیان کرا دیا۔ بہت اچھا کیا۔ دوسرے جہاز کی خرابی کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ دوسرے جہاز کے مسافر عموماً تو رمضان کے آخری

عشرے میں پہونچیں مگراب بے چاروں کا سارا رمضان جہاز ہی میں گذرے گا۔ اللہ تعالیٰ خیر فرماوے۔ مغل لائن والے لاکھوں روپے کماتے ہیں پھر بھی ان سے جہاز نہیں خریدے جاتے۔ اگر حج کمیٹی اور دوسرے ذرائع سے اس پر زور دیا جائے کہ جہازوں میں توسیع کی جاوے تو شاید اچھا ہو۔

علی میاں کے جدہ سے ریاض جانے کی خبر سے تعجب ہوا۔ مدینہ پاک سے تو براہ راست ریاض کے لئے جہاز ہے۔ علی میاں نے تو اپنے مدنی خط میں یہ لکھا تھا کہ جمعہ کی نماز کے بعد جدہ سے روانہ ہوکر عشاء تک ریاض پہونچ جاوے گا۔ الخیر فیما وقع۔ اس سے مسرت ہوئی کہ قاری صاحب کا قیام ماہ مبارک میں بمبئی رہے گا۔ اللہ جل شانہ اہل بمبئی کو تمتع کی توفیق عطا فرماوے۔ بشرط سہولت و یاد قاری صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔

محمد اقبال خلجی کی آمد سے بھی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جو بڑودہ جانے والے ہیں، قبولیت عطا فرماوے۔ ان حضرات کے اس اجتماع کو موجب ثمرات و برکات بناوے۔ اندازہ یہ ہے کہ کل منگل کی شام سے بڑودہ کے حضرات کی واپسی شروع ہوجائے گی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۹؍شعبان ۸۸ھ

عزیز عبدالقدیر سلمہ اگر بڑودہ سے آگیا ہو تو اس سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہارے کارڈ کا جواب حاجی یعقوب صاحب کے خط میں لکھ چکا ہوں۔ آج کی ڈاک سے تمہارا دوسرا کارڈ ملا جو تم نے بڑودہ جاتے ہوئے لکھا تھا۔ دوسرے جہاز کے خراب ہوجانے کی وجہ سے پہلے جہاز میں تو جگہ یقیناً بہت مشکل تھی لیکن اب دوسرے جہاز میں گنجائش بہت زیادہ

ملے گی۔اس لئے کہ ماہ مبارک شروع ہوجانے کی وجہ سے اندازہ یہ ہے کہ بہت سی سواریاں نہیں پہونچ سکیں گی۔اللہ جل شانہ تمہارے لئے سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔

آج کی ڈاک سے مکہ مکرمہ سے بھائی محمود صاحب کا لفافہ بھی ملا جوانہوں نے مولانا منظور صاحب کے ذریعہ سے بمبئی سے ڈلوایا تھا۔اس خط میں ماسٹر محمود صاحب نے مجھے بھی لکھا ہے کہ انہوں نے آپ کی خدمت میں کوئی فرمائش بھیجی ہے اس کی تکمیل کے لئے مجھے سفارش لکھنے کو لکھا ہے۔بندے کے خیال میں تو آپ کو سفارش لکھنا تحصیل حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرماوے کہ آپ تو خدمت خلق ہی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہر سال ہزاروں حجاج کی ضروریات آپ سے پوری ہوئی ہیں۔اللہ تعالیٰ بہت ہی بلند درجے عطا فرماوے۔یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۹؍شعبان ۸۸ھ

از احقر عبدالرحیم بعد سلام مسنون، آپ نے عزیزی مولوی یوسف بن سلیمان متالا کے متعلق کچھ نہیں لکھا کہ ان کا کیا حال ہے؟ کتنی چوٹ اس کو آئی ہے اگر آپ کے پاس بھی کوئی اطلاع ہوتو ضرور لکھیں۔شدید فکر ہورہا ہے دعا بھی کرتے رہیں۔

فقط عبدالرحیم

﴿86﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۹؍شعبان ۸۸ھ [۹؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم جناب الحاج محمد یعقوب صاحب مدفیوضکم !

بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے آپ کا طویل گرامی نامہ آیا تھا جس کا جواب ہمروزہ لکھوا چکا ہوں۔ اس وقت دہلی سے ٹیلیفون آیا جس [کے پیغام] میں لکھا ہے کہ ایک صاحب تو لنڈن واپس چلے گئے اور دوسرے صاحب ایران کے ہسپتال میں ہیں اور چار حضرات جن میں مولوی یوسف بھی ہیں ۱۱ نومبر کو بحری جہاز سے بمبئی پہونچ رہے ہیں۔ ٹیلی فون میں تو اتنا ہی مضمون معلوم ہوا۔ کل کی ڈاک سے شاید کچھ تفصیل مزید معلوم ہو۔

یہ خط ریل پر ڈلوا رہا ہوں تا کہ پرسوں کو آپ کو مل جاوے۔ یہ تو آپ ہی کو صحیح معلوم ہوسکتا ہے بحری جہاز ایران سے بمبئی کب پہونچتا ہے؟ کب آتا ہے؟ کیا صورت ہے؟ اگر عزیز یوسف سلمہ بمبئی پہونچ گئے ہوں پہونچ رہے ہوں تو یہ خط ان کو دے دیجئے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۹؍شعبان ۸۸ھ

از احقر عبدالرحیم: خدا کرے آپ کا ہاتھ درست ہوگیا ہو۔ اگر خدانخواستہ کوئی تکلیف وغیرہ ہو تو ایکسرے کروانے کے بعد مشورہ کر کے علاج کرائیں کیونکہ کافی دن ہو چکے ہیں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

﴿87﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰؍شعبان ۸۸ھ [۱۰؍نومبر ۶۸ء]

؎ قسمت کی بد نصیبی ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے سابقہ خطوط کی بنا پر ماہ مبارک یہاں گذارنے کا اشتیاق روز افزوں ہوتا چلا گیا اور ۱۳ اکتوبر کو روانگی کی خبر معلوم ہونے کے بعد تو اور بھی اشتیاق بڑھ گیا مگر یکم نومبر کے تار نے ساری مسرتیں رنج وقلق اور فکر سے بدل دیں۔ تمہیں جتنے تار ایرلیٹر اور تمہارے سلسلے میں دہلی کی وزارت خارجہ اور پاکستان سے کوئٹہ سے آدمی بھیجنے کی جو مساعی اس درمیان میں ہوئیں۔ ان کی تفصیل تو عزیز مولوی عبد الرحیم بتائیں گے۔ بڑی لمبی داستانیں ہیں۔ رات عشاء کے قریب دہلی کے ایک ٹیلیفون سے معلوم ہوا کہ وزارت خارجہ نے جو تار دیا تھا اس کا جواب ایران کی وزارت سے یہ ملا کہ ایک صاحب لندن واپس چلے گئے اور چار صاحب جن میں ایک تم بھی ہو ۱۱ نومبر کو بحری جہاز سے بمبئی پہونچ رہے ہو۔

رات ہی دو کارڈ تمہیں بمبئی کے پتے سے ایک یہاں ریل پر ڈلوادیا دوسرا آج ہی دہلی سے ڈلوادیا۔ عزیز عبد الرحیم کو فکر مجھ سے زیادہ تھا اور ہونا بھی چاہئے تھا۔ اسی وجہ سے انہوں نے ارادہ ظاہر کیا کہ میں خود بمبئی ہوآؤں۔ میں نے بھی مناسب سمجھا کہ تم جوش میں سیدھے نہ آجاؤ۔ معلوم ہوا کہ سورت میں اس کا علاج بہت آسان اور سہل ہے اس لئے ضرور علاج کرا کر آنا چاہئے سردی کا زمانہ ہے۔ اس میں اگر خدانخواستہ کوئی چوٹ کا اثر باقی رہ گیا تو دق کرے گا۔ اسی لئے عزیز عبد الرحیم کو بھیج رہا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبد الرحیم ۲۰؍شعبان ۸۸ھ

﴿88﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی
تاریخ روانگی: ۲۰/شعبان ۸۸ھ [۱۰/نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم جناب الحاج محمد یعقوب صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، اسی وقت ایک کارڈ ریل پر ڈلوا چکا ہوں، اس کے بعد معلوم ہوا کہ ہماری تبلیغی جماعت رات کی گاڑی سے طلباء کی وہ جماعت جو ماہ مبارک نظام الدین گذارنا چاہ رہی ہے جا رہی ہے۔ خیال ہوا کہ اس کے ہاتھ یہ کارڈ دلی سے ڈلوا دوں کہ دہلی میں بمبئی کے خطوط مجھے اکثر دوسرے دن ملتے رہے ہیں۔

اس کارڈ میں بندے نے یہ لکھ دیا تھا اس وقت عشاء کے قریب دہلی سے ٹیلی فون آیا ہے جس میں بتایا ہے کہ لنڈن والی جماعت میں سے دو صاحب تو ایران کے ہسپتال میں داخل ہیں جن کے نام یہ ہیں، ولی اسمعیل اور غلام حیدر۔ اور ایک صاحب لمباڈا یوسف لنڈن واپس چلے گئے۔ باقی چار حضرات جن میں مولوی یوسف بھی ہیں، ۱۱ نومبر کو بمبئی کے لئے آرہے ہیں۔ یہ پتہ نہیں چلا کہ ۱۱ نومبر کو بمبئی پہونچ رہے ہیں یا کسی ساحل سے ۱۱ نومبر کو روانہ ہو رہے ہیں۔

اس کا حال تو آپ کو زیادہ اچھی طرح معلوم ہوسکتا ہے کہ ایران سے بحری جہاز بمبئی کب اور کس راستے سے پہونچتا ہے۔ اگر عزیز یوسف بخیریت بمبئی پہونچ گیا ہو تو تار سے مطلع کریں اور پھر خط کے ذریعے سے وہ خود لکھ سکتا ہو تو خود آئندہ کا نظام لکھ دے یا جناب تحریر فرماویں کہ وہ سفر کے قابل ہے یا نہیں؟ عزیز عبد الرحیم کا خیال یہ ہے کہ ہڈی ٹوٹنے کا علاج سورت میں بہت آسان اور جلد اور سہولت سے ہوتا ہے۔ حاجی امام صاحب

امیر جماعت سہارنپور کا لڑکا ظہیر بڑودہ اجتماع سے فارغ ہوکر ایک دن کے لئے بمبئی بھی جانے کا ارادہ کررہا تھا، اگر جناب سے ملے اور واقفیت ہو تو اس کی معرفت دستی والا نامہ شاید جلد پہونچ جائے گا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۰؍شعبان، شب شنبہ

﴿89﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۱؍شعبان ۸۸ھ [۱۱؍نومبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے جانے کے بعد سے طبیعت زیادہ خراب رہی۔ حرارت تیز ہوگئی۔ اب بھی تیز ہے۔ ارادہ تو تھا کہ ظہر کی نماز پڑھ کر لیٹ جاؤں گا۔ مگر ظہر کی نماز میں حاجی غلام رسول وغیرہ حضرات آ گئے۔ تقریباً ۲۰ نفر ہیں۔ ان کے کھانے کی مد میں بیٹھ گیا ہوں۔ آج کی ڈاک سے دو کارڈ عزیز احسان کے پہونچے اور حاجی شفیع صاحب نے بھی جو کل بڑودہ سے واپس دہلی پہونچ گئے ہیں وزارت خارجہ کے تار کی نقل بھیجی ہے۔ مضمون وہی ہے جو رات ٹیلیفون پر آ گیا تھا۔

فرق صرف اتنا ہے کہ ان کے تار کی جو نقل بلفظہ حاجی شفیع نے بھیجی ہے اس کا ترجمہ بھائی عبدالستار نے ۱۱ نومبر کو ایران سے کشتی پر روانہ ہونا لکھا ہے۔ معلوم نہیں جہاز کی جگہ کشتی لکھا گیا یا یہ کہ کشتی سے کسی بندرگاہ پر پہونچ رہے ہیں۔ وہاں سے جہاز پر سوار ہوں گے۔ میرا خیال یہ ہے کہ بجائے خود جانے کے جوابی تار سے معلوم کرلیں۔ مگر مولوی اسماعیل اور مفتی اسماعیل جو ابھی ڈابھیل سے آئے ہیں ان کی رائے یہ ہے کہ تار میں دیر لگے گی۔ تم

فلائنگ سے ہمروزہ بمبئی جا کر واپس آسکتے ہو۔اس میں ہر نوع کی تحقیقات ہوسکتی ہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل،۲۱رشعبان

﴿90﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۲۱رشعبان ۸۸ھ [۱۱رنومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مد فیوضکم! بعد سلام مسنون، کل دو کارڈ آپ کو لکھے ہیں۔ جس میں لندن کے مسافروں کے متعلق وزارت خارجہ کے تار کی اطلاع کی تھی۔ اس وقت حاجی غلام رسول صاحب وغیرہ بڑودہ سے واپسی پر نظام الدین ٹھیرتے ہوئے پہنچے ہیں۔ وہ وزارت خارجہ کے تار کی انگریزی کی نقل ساتھ لائے ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ ۱۱ نومبر کو ایران سے کشتی پر سوار ہوں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایران سے کشتی پر سوار ہو کر کسی بندرگاہ پر شاید پہونچے۔

آج کی ڈاک سے آپ کے بھی خط کا انتظار رہا کہ شاید دوشنبہ کا لکھا ہوا کوئی خط ملے مگر نہیں ملا۔ نظام الدین کے پرچہ سے یہ معلوم ہوا کہ مولوی منظور صاحب نعمانی کل صبح دہلی پہونچ کر شام ہی کے ہوائی جہاز سے لکھنؤ روانہ ہوگئے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل۔۲۱رشعبان ۸۸ھ

﴿91﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۲؍شعبان ۸۸ھ [۱۲؍نومبر ۶۸ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے ایک کارڈ تمہیں لکھ چکا ہوں۔ رات عشاء کے وقت عزیز یوسف کے خسر کا نامہ ملا۔ جس میں لکھا تھا فکر نہ کریں۔ یوسف بمبئی آ رہا ہے۔ اتوار کو خط لکھا ہے۔ آج کی ڈاک سے ان کا ایر لیٹر مؤرخہ ۱۰ نومبر آج ۱۴ کو ملا۔ اس میں بہت تفصیل لکھی ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ برطانوی اور ہندوستانی سفارت خانوں نے بہت مدد کی۔ یہ لکھا ہے کہ چھ نومبر کو ایک لڑکا جو اس حادثہ میں تھا اس سے تفصیل معلوم ہوئی۔ یہ لکھا ہے کہ جن کو معمولی چوٹ آئی ہے۔ وہ 11 نومبر کو بحری جہاز سے بمبئی کیلئے روانہ ہونے والے ہیں۔ یہ جہاز ۲۰ نومبر کو انشاء اللہ بمبئی پہونچے گا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ کل یوسف کا خط اپنی اہلیہ کے نام بائیں ہاتھ سے لکھا ہوا مختصر پہونچا۔

آج ۱۴؍نومبر پنج شنبہ کی دوپہر کو قریشی صاحب کا تار بھی ملا کہ کوئٹہ سے آدمی روانہ کر دیا گیا۔ حاجی یعقوب صاحب کا کوئی [خط] آج کی ڈاک میں بھی نہیں ملا۔ تحقیق کر کے وقت سے پہلے بمبئی پہونچ جائیں اور عزیز یوسف کے علاج کا مکمل انتظام نہ ہو وہاں تک سہارنپور کا ارادہ نہ تم کریں نہ وہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ ساری خوشی فکر اور افسوس میں بدل گئی۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ اپنی اہلیہ کو خاص طور سے سلام کہلوائیں۔ مچھلی کا خاص طور سے شکریہ۔

فقط والسلام

از احقر سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد ایوب۔ ۲۲؍شعبان ۸۸ھ

﴿92﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۲۳؍شعبان ۸۸ھ [۱۳؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، اسی وقت جمعہ کی صبح کے دس بجے آپ کا ایکسپریس خط پہونچا۔عزیز یوسف کے جہاز کے متعلق بہت مختلف روایات یہاں روزانہ پہونچ رہی ہیں۔ میں بھی جو خبر پہونچتی ہے بذریعہ ڈاک آپ کو لکھتا رہتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے پہونچا دے۔عزیز عبدالرحیم مولوی یوسف کے بڑے بھائی کو بدھ کی صبح کو آپ کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔وہ غالباً آج شام تک یا کل شنبہ کو آپ کی خدمت میں پہونچ جائے گا۔ ان کو اس وجہ سے بھیجا تھا کہ اس وقت عزیز یوسف کے جہاز کی ۱۱؍نومبر کو خبر تھی۔

مولوی منظور نعمانی کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں کہ وہ منگل کی شام کو لکھنو پہونچ جائیں گے۔ان کی بخیر رسی کی اطلاع بھی آ گئی ہے۔مکہ سے بھائی محمود کے خط پہونچنے کی خبر سے تعجب ہوا۔انہوں نے مجھے بہت تاکید سے آپ کی خدمت میں سفارش لکھنے کو لکھا تھا۔ان کے خط کا مضمون تفصیل سے مجھے معلوم نہیں۔بڑودہ کی جماعتوں کی آمد یہاں بھی کثرت سے ہے۔رات تقریباً سو نفر کھانے میں تھے۔کلکتہ کے حضرات بھی پرسوں سے یہاں مقیم ہیں جو بڑودہ سے آئے تھے۔کل صبح کو نظام الدین جانے والے ہیں۔اس کی اطلاع بھی کل کے خط میں کر چکا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کی بہت ہی مدد فرمائے۔درجات عالیہ نصیب فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد ایوب ۲۳؍شعبان ۸۸ھ

خط لکھنے کے بعد آپ کا تار ملا جس میں ۲۳ کو ایران کا جہاز پہونچنے کی اطلاع تھی۔ طہران سے خط ملا۔ اس میں لکھا ہے کہ خـــرم شہر سے ۱۱ نومبر پیر کے دن ٹکٹ لے لئے گئے ہیں۔ یہ جہاز ایک ہفتہ میں بمبئی پہونچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی خیر فرمائے۔ فقط والسلام

عبد القدیر کا خط بھی پہونچ گیا۔ اور اس کی رجسٹری بھائی اقبال صاحب خلجی کے حوالہ کر دی۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم محمد ایوب۔ ۲۳ ؍شعبان ۸۸ ھ

93

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۵ ؍شعبان ۸۸ ھ [۱۵ ؍نومبر ۶۸ ء]

عزیزم مولوی عبد الرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، آج شنبہ کی ڈاک سے تمہارا کارڈ پرسوں کا ریل کا لکھا ہوا ملا۔ راستے میں جو کلفت ہوئی اس سے بہت قلق ہوا۔ مجھے بھی تمہارے جانے سے بہت قلق ہے بجائے اس کے کہ عزیز یوسف کا کچھ رمضان یہاں ہوتا۔ تمہارا بھی بہت سا حصہ ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو گیا۔ عزیز یوسف کے لئے مناسب یہ تھا کہ جب ساری اسکیم کار کے حادثہ سے فیل ہو گئی تھی تو پھر وہ بھی ہوائی جہاز سے لندن واپس چلا جاتا۔ ان کا ایک ساتھی ۶ ؍نومبر کو لندن پہونچ گیا یہ بھی اسی کے ساتھ چلا جاتا کہ وہاں علاج بھی اچھا ہوتا۔ اہلیہ کی بھی تسلی ہوتی۔ بندہ کے خیال میں تو بہت ہی ناتجربہ کاری کی کہ واپس نہ گیا۔

دوسرے درجہ میں جب پاکستانی سفیر نے ویزہ اور آسانیاں بتلائی تھیں کہ ریل کے ذریعہ سے ہندوستان جلد پہونچنا ہوگا تو دوسرے درجہ میں اسی کو قبول کرنا چاہئے تھا۔ اس ضرب شدید میں سمندر کا دس دن کا سفر بہت ہی موجب فکر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی خیریت

سے پہونچاوے۔

تم نے یکم رمضان کو آنا لکھا لیکن یوسف کا علاج مقدم اور اہم ہے۔ اس کو بھی ہرگز نہ آنے دیں تاوقتیکہ سورت کا جو شفاخانہ تم نے بتلایا تھا اس میں دکھلا کر اطمینان نہ کرلیں۔ یکم تک تو تمہارے آنے کی کوئی صورت ہی نہ رہی۔ اس لئے کہ حاجی یعقوب صاحب کے تار سے یہ معلوم ہوا کہ یہ جہاز تو ۲۳ نومبر کو بمبئی پہونچے گا جو یکم یا دوم رمضان کی ہوگی۔ اس کا بہت ہی قلق ہورہا ہے کہ اگر عزیز یوسف کو آنا ہی تھا تو پھر پاکستانی سفیر کے مشورہ پر ضرور عمل کرنا چاہئے تھا مگر **مقدرات میں جتنی تکلیف** [ہووہ تو] **اٹھانی ہوتی ہے**۔ جگہ کے متعلق مولوی اسماعیل نے تمہارا خط پڑھ ہی لیا، ابوالحسن سے بھی دکھلا دوں گا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل۔ ۲۵ر شعبان

بعد مغرب

ازاحقر سلام مسنون، گذشتہ شب میں ایک عجیب افسوسناک حادثہ پیش آیا کہ مولانا حمیدالدین صاحب کلکتہ والے مع اپنی اہلیہ اور مولانا اسعد صاحب کی اہلیہ اور بچوں کے دہلی سے آرہے تھے کہ مظفرنگر کے قریب کار ٹرک سے ٹکرائی۔ مولانا حمیدالدین صاحب اور ڈرائیور کا وہیں انتقال ہوگیا اور بقیہ شدید زخمی دہلی ہسپتال میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ میری طبیعت بھی دو روز بہت خراب رہی۔ شدید بخار اور سارے بدن میں درد, دو روز تک ڈاک کی چھٹی رہی، اب بھی خراب ہے لیکن اب رمضان بھی قریب ہے اور ڈاک بھی خوب آرہی ہے۔ دعاؤں کا بہت زیادہ محتاج ہوں۔ فقط والسلام

﴿94﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی
تاریخ روانگی: ۲۶؍شعبان ۸۸ھ [۱۶؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، اسی وقت مغرب کے قریب جناب کا گرامی نامہ دستی پہونچا۔ اس سے پہلے بھی گرامی نامے اور تار پہونچتے رہے ہیں اور یہ ناکارہ آپ کے ہر خط کا فوری جواب لکھتا ہے اور تار کی بھی رسید بھیج چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ کو جزائے خیر عطا فرماوے کہ آپ کو میری وجہ سے بہت سی بیگاریں بھگتنی پڑتی ہیں۔

آپ نے اس جہاز کی ۱۴ نومبر کی روانگی لکھی مگر اب تک دہلی اور خود ایران سے جو اطلاعیں آرہی ہیں اس میں اس جہاز کی گیارہ نومبر کی روانگی لکھی ہے۔ عزیز یوسف کا بھی خط پرسوں طہران کا لکھا ہوا ملا تھا۔ اس میں بھی یہ لکھا تھا کہ یہ جہاز ۱۱ نومبر کو چلے گا اور اس کے ٹکٹ خرید لئے گئے ہیں۔ اس نے اپنے خط میں ایک ہفتہ میں بمبئی پہونچنا لکھا تھا۔ ایسا تو نہیں کہ ۱۱ کا کوئی اور ہو اور ۱۴ کا دوسرا۔ شبہ اس وجہ سے ہوا کہ اس نے گیارہ تاریخ کے جہاز کے ٹکٹ خرید لینا لکھا ہے۔

مجھے تو بہت قلق اس وجہ سے ہو رہا ہے کہ بہتر تو یہ تھا کہ ہوائی جہاز سے وہ لندن واپس چلا جاتا جیسا کہ اس کا ایک ساتھی چلا گیا اور وہ ۶ نومبر کو لندن پہونچ گیا۔ یا پھر دوسرے درجہ میں پاکستانی سفیر متعینہ ایران نے اس کو ریل سے پاکستان ہو کر آنے کا مشورہ دیا تھا اور اس صورت میں اس کی تحریر کے موافق ماہ مبارک سے ایک ہفتہ پہلے وہ ہندوستان پہونچ جاتا۔ معلوم نہیں اس نے یہ صورت کیوں اختیار نہیں کی۔

آپ نے حاجی دوست محمد صاحب، حاجی علاء الدین صاحب کی کاریں لے کر

بندرگاہ پہونچنے کو لکھا۔ اللہ تعالیٰ ہی ان دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ دونوں جہاں میں بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ خرم سے سوار ہونا یوسف نے بھی اپنے خط میں لکھا تھا۔

اس سے قلق ہوا کہ عبدالقدیر کی کوئی صورت نہیں بنی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی سہولت کی کوئی صورت پیدا فرماوے۔ اس نے مجھ سے تو یہ بیان کیا تھا کہ کرایہ کا انتظام ہوگیا ہے۔ معلوم نہیں مجھے کچھ غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس سے سلام مسنون فرمادیں۔

کل عزیز مولوی انعام وہارون اور مولانا محمد عمر صاحب وغیرہ شام کو یہاں پہونچے تھے۔ آج ظہر کے وقت سہارنپور کے قریب ایک اجتماع میں گئے ہیں۔ کل دوشنبہ کی شام تک وہاں سے واپسی ہے۔ پرسوں صبح کو تھانہ بھون کے قریب ایک اور اجتماع ہے۔ اس میں جاکر بدھ کی شام تک دہلی واپسی انشاء اللہ ہوگی۔ گذشتہ رات حاجی احمد زمزمی بھی پہونچ گئے تھے۔ ان کے ساتھ چند افریقی بھی ہیں۔ غالباً عزیز ان کے ساتھ ہی واپسی ہوگی۔

فقط والسلام

(حضرت شیخ الحدیث) محمد زکریا (صاحب)

بقلم اسماعیل کچھولوی، شب ۲۶؍شعبان ۸۸ھ

﴿95﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۲۷؍شعبان ۸۸ھ [۱۷؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مد فیوضکم! بعد سلام مسنون، گرامی نامہ پہونچا۔ امید ہے کہ عزیز عبدالرحیم شنبہ کی شام کو پہونچ گیا ہوگا اور اس نے میرے خطوط دیکھ لئے ہوں گے۔ آپ کا دستی خط بھی کل پہونچ گیا تھا۔ اس کا جواب بھی اسی وقت لکھوادیا تھا۔ جمعہ کے

روز جو آپ نے تار اور خط بھیجا تھا اس کو ابھی لکھوا چکا ہوں۔ آج صبح آپ کا تار علی میاں کی آمد اور روانگی کے متعلق بھی پہونچ گیا۔ مولوی منظور صاحب نعمانی پرسوں یہاں آئے تھے، آج صبح دہلی واپس چلے گئے۔ اب تو ماہ مبارک سر پر آ گیا اس ماہ میں ڈاک کا وقت بالکل نہیں ملتا لیکن عزیز یوسف کی وجہ سے غالبًا لکھنا ہی پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو خیریت سے پہونچاوے، خیریت سے رکھے۔ حاجی احمد زمزمی کی آمد کے متعلق اس سے پہلے خط میں لکھ چکا ہوں۔ آج تو عزیز مولوی انعام اور مولوی محمد عمر وغیرہ کے ساتھ ایک جلسہ میں گئے ہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسمٰعیل، ۲۷؍شعبان

﴿96﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی
تاریخ روانگی: ۲۸؍شعبان ۸۸ھ [۱۸؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مد فیوضکم! بعد سلام مسنون، اسی وقت چہارشنبہ کی دوپہر کو آپ کا گرامی نامہ پرسوں کا لکھا ہوا مل گیا۔ پرسوں آپ کا تار علی میاں کے سلسلہ میں بھی مل گیا تھا اور آج کی ڈاک سے ان کا کویت کا خط بھی ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ اگر وقت ملا تو دہلی سے سہارنپور ہوکر جاؤں گا۔ جس کی بنا پر آج ان کی آمد کا بھی انتظار ہے۔

آج کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ ایرانی جہاز میں ایک دن کی مزید تاخیر ہوگئی بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔ اگر عزیز عبدالرحیم سے ملاقات ہوتو بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ تمہارا کوئی خط اس کے سوا جو تم نے ریل سے لکھا تھا نہیں پہونچا جس سے تعجب ہے اور

فکر بھی۔ اب تو ماہ مبارک بالکل سر پر آ گیا اور اس سال مہمانوں کا ہجوم گذشتہ سالوں سے بھی زیادہ بڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی خیر فرماوے۔

عزیز یوسف کا تہران سے بہت مفصل خط آیا تھا۔ میں نے اس کی نقل لندن، دہلی اور پاکستان تو بھیج دی تھی مگر تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجی تھی کہ عزیز یوسف کی تحریر کے موافق میرا خیال یہ تھا کہ وہ ۱۸ نومبر تک پہونچ جائے گا۔ مگر آج کے آپ کے خط سے ایک دن کی مزید تاخیر معلوم ہوکر اور بھی قلق ہوا۔ اس کو لندن واپس چلا جانا بہت ہی ضروری تھا ورنہ پاکستانی سفیر کی پیشکش کے مطابق ریل سے ہندوستان آجاتا تو رمضان سے ایک ہفتہ قبل پہونچ جاتا لیکن جو تکالیف مقدر ہوتی ہیں وہ اٹھانی پڑتی ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل ۲۸؍شعبان ۸۸ھ

﴿97﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۹؍شعبان ۸۸ھ [۱۹؍نومبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، میں نے تمہارے جانے کے بعد تمہارے گھر کے اور بمبئی کے پتہ سے نہ معلوم کتنے کارڈ لکھے جمعہ اور اتوار کو چھوڑ کر روزانہ ہی ایک کارڈ لکھا مگر میرے پاس سوائے اس کارڈ کے جو تم نے ریل سے لکھا اور کوئی کارڈ نہیں پہونچا۔ رات مولوی منور سے معلوم ہوا کہ تم نے تو ایکسپریس خط مجھے لکھا مگر وہ جمعرات کی صبح کو دس بجے تک تو پہونچا نہیں ہے۔

آج مسجد جانے کا دن ہے اور بہت ہی ہجوم ہے مگر میں اس لئے خط لکھوا رہا ہوں

کہ آج کا خط تو شاید پرسوں شنبہ کو تمہیں مل جائے۔ آج کے بعد کا خط تو ۲۴ر نومبر کے بعد ملے گا۔ میں سابقہ کئی خطوط میں بہت زور سے یہ تاکید لکھ چکا ہوں اور اس کی تاکید کے لئے یہ آخری خط بھی ہے کہ تمہارے اور عزیز یوسف کے جذبات کا مجھے خوب اندازہ ہے لیکن **جذبات پر مصالح ہمیشہ مقدم ہونی چاہئیں**۔ یہاں سردی بہت ہوتی ہے اور یہاں کوئی شفاخانہ بھی قابل اطمینان نہیں جب کہ سورت میں اس کا بہترین علاج ہوتا ہے۔ اس وقت تک یہاں آنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ جب تک قابل اطمینان حالت نہ ہو جاوے اس میں ہرگز تساہل نہ کریں۔

تمہارے دونوں کے رمضان میں یہاں نہ ہونے کا جتنا قلق مجھے ہے وہ تحریر سے باہر ہے مگر مجبوری مجبوری ہے۔ یہ خط صبح ہی یہاں تک لکھوا دیا تھا اور قصداً چھوڑ دیا تھا کہ ڈاک کے بعد پورا کروں گا۔ ڈاک میں تمہارا منگل کا خط جو تم نے ریل سے لکھا تھا ملا مگر وہ ایکسپریس آج جمعرات کے دن بعد ظہر تک تو پہونچا نہیں۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ واپس چلے گئے اگر چہ اس میں بار بار کی آمد ورفت میں کلفت اور خرچ بھی ہے مگر گھر پر دن ورات دونوں کا سکون ملے گا اور تمہارا ہی نہیں کئی کا سکون ملے گا۔

عزیز یوسف کے علاج کے سلسلہ میں بہت ہی اہتمام کی ضرورت ہے۔ صرف صلاح ومشورہ نہیں بلکہ سورت کے ہڈی والے ڈاکٹر کو ضرور دکھلانا ہے اور اسکے اطمینان کے بعد پھر خدا کرے کہ تم دونوں سے باحسن وجوہ ملاقات ہو جائے۔ تم نے دعاء کا تقاضہ کیا۔ یہ بات بھی کوئی تمہارے لکھنے کی تھی۔ مجھے تو اس پر بہت ہی قلق ہو رہا ہے کہ اگر آنا ہی تھا تو ریل کا سفر بہت آسان تھا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرماوے۔

یوسف کے طویل خط میں یہی مصلحت لکھی تھی کہ دس ساتھی ساتھ ہیں۔ آج تو ہجوم کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔ خواص بہت بڑھ گئے۔ مسجد اور خیمہ دونوں پُر ہو گئے۔ اسی وقت

مولوی عبدالمنان دہلوی بھی پہونچے اور صرف مصافحہ ہوا۔ مولوی منور سے معلوم ہوا کہ انہوں نے بلایا ہے۔ اپنی اہلیہ اور خالہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ ابوالحسن کی اہلیہ محترمہ بھی رمضان میرے گھر کرنے پر اصرار کررہی ہیں۔ اقبال کی اہلیہ تو ۱۵ دن سے آئی ہوئی ہیں۔

اس میں کوئی تصنع اور توریہ نہیں ہے کہ تم بھی مجھے بہت یاد آرہے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سکون عطا فرماوے۔ تمہارے ایکسپریس خط کا قلق ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل، ۲۹ر شعبان
از راقم سلام مسنون وگذارش دعا

﴿98﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی
تاریخ روانگی: یکم ر رمضان ۸۸ھ [۲۱ر نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، آج یکم رمضان شنبہ کو بدھ کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ اگرچہ رمضان میں ڈاک کا وقت بالکل نہیں ملتا مگر آپ کے خطوط سے تو اپنی اغراض وابسطہ ہیں، اس لئے سخت انتظار رہتا ہے۔ ہمارے یہاں جمعہ کی شب میں رؤیت نہیں ہوئی۔ آج شنبہ کو یکم رمضان ہے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ ماہ مبارک کی برکات سے آپ کو بھی مالا مال فرماوے اور اس سیاہ کار کو بھی۔

عزیز عبدالرحیم کا خط ریل سے اور گھر سے میرے پاس بھی پہونچا تھا جس میں اس نے ۲۳ کو دوبارہ بمبئی جانا لکھا تھا۔ اگر وہ اس خط کے وقت تک موجود ہو تو بعد سلام مسنون فرمادیں کہ تمہارے دونوں ایکسپریس خطوں میں سے کوئی نہیں پہونچا۔ اس سے پہلا کارڈ جو

تم نے ریل سے لکھا تھا اس کا جواب حاجی یعقوب صاحب کے پتہ سے بھیج چکا ہوں اور کل کے کارڈ کا جواب بھی یہی سمجھو کہ تمہارا نظام سفر ابھی تک معلوم نہیں۔ تمہارے رمضان کے ضائع ہونے کا قلق مجھے تم سے زیادہ ہو رہا ہے۔ کل کا سارا دن تمہارے اور حاجی صاحب کے تار کا انتظار رہے گا۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے نہایت خیر وعافیت کے ساتھ واپس لاوے اور باحسن وجوہ ملاقات میسر فرماوے۔

میں تو پرسوں پنج شنبہ کو یہاں آ گیا تھا کہ ۲۹ تھی۔ حاجی احمد زمزمی بھی آج کل میرے ساتھ معتکف ہیں۔ بھائی محمود کا خط پہونچ جانے سے اطمینان ہوا۔ مجھے انہوں نے زوردار سفارش کو لکھا تھا مگر تفصیل نہیں لکھی تھی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل

خط لکھنے کے بعد عزیز عبدالقدیر کا لفافہ جس میں بھائی بلال کے خط کی نقل تھی پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہر نوع کی سہولت پیدا فرماوے۔ تمہارے سفر کی کامیابی اور سہولت کے لئے دل سے دعاء کرتا ہوں۔ حاجی یعقوب صاحب سے کہہ دیں کہ بھائی بلال کے خط کی نقل دوبارہ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

﴿99﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۳۰ ر رمضان ۸۸ھ [۲۳ ر نومبر ۶۸ء]

محترم جناب الحاج محمد یعقوب صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، کل صبح سے تار

کا انتظار رہا۔ آج دوشنبہ تک پہونچا نہیں۔ یہ خط [مندرجہ ذیل] عزیز عبدالرحیم کے نام لکھا ہے لیکن اس کا پتہ معلوم نہیں۔ جناب کو تو معلوم ہوگا کہ وہ بمبئی سے کہاں گیا۔ اگر وہ سورت کے ہسپتال میں ہوگا تو آپ کو اس کا پتہ معلوم ہوگا۔ بمبئی کا پتہ کاٹ کر وہاں کا پتہ لکھ کر ڈاک میں ڈال دیں۔

حاجی احمد زمزمی کئی دن سے یہاں مقیم ہیں، غالباً جمعرات کو دہلی جائیں گے اس لئے کہ اتوار کی بمبئی کیلئے ان کی سیٹ وہاں سے ریزرو ہے۔ حاجی دوست محمد صاحب و دیگر احباب کی خدمات میں سلام مسنون۔ مکی احباب، صوفی اقبال، بھائی یحییٰ، حافظ عبدالستار اور رائے ونڈ کے متعدد احباب آج کل پہونچے ہوئے ہیں۔ خط لکھنے کے بعد ڈاک سے آپ کا گرامی نامہ پرسوں شنبہ کا لکھا ہوا ملا۔ امید ہے کہ آج ۹ بجے جہاز پہونچ گیا ہوگا۔ فقط والسلام

....

مولانا عبدالرحیم صاحب معرفت الحاج محمد یعقوب صاحب بمبئی:

تاریخ روانگی: ۳؍رمضان ۸۸ھ [۲۳؍نومبر ۶۸ء]

چوں گوشِ روزہ دار براللہ اکبر است

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل ۲۴ نومبر اتوار کی صبح کو ۹ بجے حسبِ معمول سو کر اٹھا تھا اور اس وقت سے برابر تار کا انتظار کرتا رہا۔ رات تو نیند نہیں آئی، کوئی سبب بھی ظاہری معلوم نہیں ہوا۔ حرارت کا اثر تو کئی دن سے مسلسل ہے ہی لیکن نیند پر اثر رات ہی پڑا۔ البتہ صبح کی نماز کے بعد لیٹا تھا تو بلی کے خواب میں چھچھڑے، خواب میں یوسف کا تار تو نہیں دیکھا البتہ یہ دیکھا کہ جناب الحاج یعقوب صاحب کسی تار کے متعلق تار گھر سے یہ مطالبہ تحریری کر رہے ہیں کہ میرا تار وقت پر نہ پہونچنے سے حرج ہوا۔ لیکن وہ تار خورجہ کے متعلق ہے جس پر مطلب بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ بہرحال آج ۲۵؍ دوشنبہ ہوگئی اور اس وقت

۱۲ بجے رتک تار کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

یہ بھی سمجھ میں نہیں آرہا کہ اب تمہیں خط بمبئی کے پتہ سے لکھوں یا گھر کے پتہ سے، سورت کے ہسپتال کا پتہ تو مجھے معلوم نہیں اور بمبئی اتنا طویل قیام آج ۲۵ ہے گویا ۲۷ تک بے وجہ۔ یہی سمجھ میں آیا کہ ایک ایک کارڈ بمبئی اور مکان دونوں کے پتہ سے لکھوادوں۔ ہمارے یہاں شب جمعہ کو رؤیت نہیں ہوئی اس لئے شنبہ کو یکم ہے لیکن پاکستان سے قاضی عبدالقادر صاحب، بھائی عبدالوہاب صاحب کل ہی پہونچے ہیں۔ ان حضرت نے جمعہ کے اپنے یہاں روزہ اور کراچی وغیرہ میں رؤیت عامہ بتائی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۳۰ر رمضان ۸۷ھ

خط لکھنے کے بعد آج دوشنبہ ۲۵ نومبر کو عزیز یوسف کا دوبئی والا خط مل کر موجب مسرت ہوا۔ کئی دن سے طبیعت بہت متفکر تھی۔ عزیز محمد سلمہ کے حال کا بھی شدت سے انتظار ہے۔ خدا کرے اس کی طبیعت اچھی ہوگئی ہو۔ اگر ابھی تک روانہ نہ ہوا ہو تو میری طرف سے سلام مسنون کہہ دیں۔ آج کی ڈاک سے عزیز یوسف کے نام اس کی اہلیہ کا لفافہ بھی پہونچا ہے، جو محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اگر سورت کے شفاخانہ میں طویل قیام ہو تو پتہ معلوم ہونے پر اس خط کو وہاں بھیجا جا سکتا ہے۔

میں بار بار ہر خط میں لکھتا ہوں کہ علاج سب سے زیادہ اہم اور مقدم ہے، جب تک علاج مکمل نہ ہو سہارنپور آنے کی بالکل اجازت نہیں۔ یہاں سردی بھی بہت ہے اور یہاں کے شفاخانے میں علاج کی کوئی صورت نہیں۔ اتنے علاج کا مکمل انتظام بلکہ صحت نہ ہو ہرگز یہاں آنے کا ارادہ نہ کریں، بالکل اجازت نہیں۔ فقط والسلام

تمہارا جمعہ والا خط مل گیا۔ عزیز یوسف کو یہاں لانے میں ہرگز جلدی نہ کریں۔

﴿100﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی
تاریخ روانگی: ۴؍رمضان ۸۸ھ [۲۴؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، اسی وقت منگل کو دن کے ۱۲ بجے کے قریب آپ کا مرسلہ تار جو آپ نے کل ۲۵ کو دیا تھا پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ عزیز یوسف کا خط کل کی ڈاک سے دوبئی کا لکھا ہوا ۲۸؍ شعبان کا مرسلہ پہونچا تھا جس میں اس نے لکھا تھا کہ بمبئی پہونچنے کے بعد ٹکٹ خرید کر تجھے تار دوں گا، لیکن اس ناکارہ نے عزیز عبدالرحیم کو زبانی بھی بہت اصرار سے کہہ دیا تھا اور اس کو نیز عزیز یوسف کو بھی ہر خط میں بار بار لکھوا رہا ہوں کہ اتنے ہاتھ کے علاج کی طرف سے اطمینان نہ ہو سہارنپور آنے کی ہرگز اجازت نہیں کہ یہاں سردی خوب ہو رہی ہے اور یہاں کے ہسپتال میں کوئی خاص خصوصیت نہیں ہے۔ اہم بیماروں کو دہلی بھیجا جاتا ہے۔

سورت کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہاں خاص اس مرض کا ہسپتال بھی ہے اور بہترین علاج بھی۔ اگر اس خط کے پہونچنے تک عزیزان عبدالرحیم و یوسف وہاں ہوں تو ان کو مزید تاکید کر دیں کہ خیریت سے تو ضرور مطلع کرتے رہیں لیکن جذبۂ شوق میں جلد یہاں آنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔

حاجی احمد زمزمی شروع رمضان سے یہاں تشریف فرما ہیں، کل یا پرسوں یہاں سے دہلی جائیں گے۔ دہلی سے اتوار کو ان کی سیٹ بمبئی کے لئے ریزرو ہے۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے، اللہ جل شانہ آپ کے ان روز افزوں احسانات کا بدلہ اپنی شایانِ شان عطا فرماوے۔ حاجی دوست محمد سے بھی بشرطِ سہولت سلام مسنون۔ یہ ناکارہ ان

کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۴؍رمضان

﴿101﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا و مولانا عبدالرحیم صاحبان مدظلہما

تاریخ روانگی: ۶؍رمضان ۸۸ھ [۲۶؍نومبر ۶۸ء]

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما، بعد سلام مسنون، کل بدھ کے روز عزیزی عبدالرحیم کے دو کارڈ پیر کے لکھے ہوئے ایک جہاز کی آمد سے پہلے اور ایک بعد کا لکھا ہوا پہونچے تھے۔ اسی وقت مکان کے پتہ سے اس کا جواب لکھوا دیا تھا۔ آج جمعرات کی دوپہر کو تم دونوں کا مشترک کارڈ عین انتظار میں پہونچا۔ اس سے تو بہت مسرت ہوئی کہ عزیز یوسف کے ہاتھ میں تکلیف نہیں ہے۔ خدا کرے کہ ہڈی بھی اپنی جگہ پر ہو اور جلد از جلد صحت تامہ نصیب ہو جائے۔

میں نے عزیز عبدالرحیم کو چلتے وقت بھی تقاضا کیا تھا اور پھر متعدد خطوط میں بھی یاد دہانی کی معلوم نہیں لندن تار دے دیا یا نہیں۔ میرا تو کل بہت جی چاہتا رہا کہ یہاں سے تار دے دوں مگر یہ خیال ہوا کہ تم نے بھی دے دیا ہوگا تو ضائع ہوگا۔ مجھے تم دونوں کی یہاں آمد کے اشتیاق کا خوب اندازہ ہے اور اگر میں یوں کہوں کہ مجھے بھی اشتیاق کچھ کم نہیں تو اس میں توریہ یا مبالغہ نہیں ہے لیکن مجبوری بہر حال مجبوری ہے۔ میں جو بار بار آنے کو منع کرتا ہوں وہ یہاں کی سردی کی شدت اور قابل اہتمام علاج نہ ہو سکنے کی وجہ سے [ہے]۔

عزیز یوسف کا مرسلہ ہیٹر پہونچ گیا حق تعالیٰ شانہ اس کو اس کی محبت کا جس کا یہ ثمرہ

ہے دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرماوے مگر بالکل پسند نہیں آیا۔ ہر چیز کے کچھ مناسبات ہوا کرتے ہیں۔ یہ فینسی چیزیں مجھ گاؤدی کے مناسب نہیں۔ ڈاکٹر اسمٰعیل نے بھی پارسال ایک بہت لمبا چوڑا ہیٹر ایک جہاز سا بھیجا تھا۔ اس نے بھی کام نہیں دیا۔ بوجھ سا رکھا ہے۔ فقلت اطبخوا لی جبة وقميصا

مجھ غریب کے لئے تو بہترین ہدیہ وہ ہے جو میرے ساتھ جائے اور اگر مادی بغیر چارہ نہیں تو صرف پیسے کہ وہ ہر نوع کی ضرورت میں کام آسکتا ہے۔ اس کا آئندہ خیال رکھیں۔ میرے لئے کبھی کوئی ہدیہ نہ بھیجیں اور اگر بھیجنا ہی ہے تو صرف پیسے۔

غالباً عزیز محمد میرے اس خط سے پہلے روانہ ہو چکا ہوگا اور عزیز یوسف نے اپنی اہلیہ کو تسلی کا خط لکھ دیا ہوگا۔ خدا کرے کہ وہ مدنی کھجوریں لے گیا ہو۔ تم دونوں کے نام کی مسلسل ڈاک آج کل خوب آرہی ہے اگر کچھ طویل قیام کا اندازہ ہو تو ان سب کو ایک پیکٹ بنا کر بذریعۂ رجسٹری تمہارے پاس بھیج دوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۶ ؍رمضان

﴿102﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا و مولانا عبدالرحیم صاحبان مدظلہما

تاریخ روانگی: ۸؍رمضان المبارک ۸۸ھ [۲۸؍نومبر ۶۸ء]

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما! بعد سلام مسنون، اسی وقت عین انتظار میں تمہارا پرسوں جمعرات کا مشترکہ لفافہ آج شنبہ کو ملا اور آج ہی کی ڈاک سے مولانا سعید صاحب راندیری کا بھی جوابی کارڈ عزیز یوسف کی ہڈی کے سلسلہ میں پہونچا تھا۔ اس کا اسی

وقت جواب بہت زیادہ تشکر کے ساتھ لکھ دیا۔

اس سے بہت ہی زیادہ قلق ہوا کہ ہڈی از سر نو درست کرنی پڑی۔ مقدرات اپنی جگہ پر ہوتے ہیں۔ مجھے بھی عزیز یوسف کے رمضان یہاں گذارنے کا اشتیاق تھا لیکن جب ایران میں کار کا حادثہ پیش آ کر یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ اب رمضان تک اس کا درست ہونا دشوار ہے تو بندہ کے خیال میں اپنے اس رفیق کے ساتھ جو ہوائی جہاز سے لندن واپس گیا لندن واپس جانا بہت مناسب تھا کہ وہاں علاج کی بھی زیادہ سہولت ہوتی، اہلیہ کو بھی اطمینان ہوتا۔ اخراجات میں بھی بہت کمی ہوتی۔

اب بھی میری رائے میں اگر براہ راست لندن جانے میں اخراجات کم ہوں تو پھر حج کا ارادہ امسال نہ کریں۔ مقدر ہے تو پھر آئندہ دیکھا جائے گا۔ عزیز یوسف کے ابتدائی خط سے کہ انہوں نے اس سفر کو اتنا آسان اور سستا لکھا تھا کہ میرے منہ میں بھی پانی بھر آیا اور یہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ پہلے سفر کا قرضہ بھی اب تک نہیں اترا۔ یہ بعد میں خالو کے خط سے معلوم ہوا ایسی حالت میں عزیز یوسف کو خود ہی سوچنا چاہئے تھا کہ جن لوگوں کا پہلے سے قرضہ ہے وہ کیا کہیں گے اور اس حالت میں ان کو اس ناکارہ کو یا عزیز عبدالرحیم کو کوئی ہدیہ بھی ہرگز نہیں بھیجنا چاہئے تھا۔ قرضہ کی ادائیگی سب سے زیادہ اہم اور مقدم تھی۔

حاجی یعقوب صاحب کا تار منگل کو مل گیا تھا جس کی رسید ہمروزہ اور عزیز عبدالرحیم کے دو کارڈ پیر کے لکھے ہوئے بدھ کو مل گئے تھے۔ جس کا ہمروزہ جواب مکان کے پتہ سے بھیج چکا ہوں۔ عزیز عبدالرحیم نے بہت اچھا کیا کہ اہلیہ یوسف کے لئے میری طرف سے حلوا بھیج دیا۔ خدا کرے کہ محمد مدنی کھجوریں بھی ساتھ لے گیا ہو۔ مولوی احمد گودھرا بھی شروع رمضان سے یہاں ہیں۔ ایک عشرہ کے بعد واپس جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ خیال یہ ہے کہ ان کے ہاتھ عزیز یوسف کے لئے مدنی کھجوریں بھیجوں گا کہ وہ تو ملاقات کو جاویں گے ہی۔

معلوم نہیں کوئی تارتم نے عزیز یوسف کی اہلیہ کو دیا یا نہیں۔ وہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ میرا حکم تو ہے نہیں اور تم دونوں ہرگز خیال نہ کرنا کہ مجھے اس کے خلاف کسی قسم کی گرانی ہوگی لیکن میرا مشورہ جلد لندن جانے کا ہے۔ اس لئے کہ جیسا کہ اس لفافہ میں تم نے لکھا ہے پہلی پٹی عید کے بعد کھلے گی، پھر دو پٹیاں اور ہوں گی، بہت طویل قیام سورت کا ہو جاوے گا اور علاج کی حیثیت سے لندن شاید زیادہ اچھا رہے۔

عزیز یوسف نے دعاء کو بہت اہتمام سے لکھا ہے۔ یہ تو اس کے لکھنے کی کوئی بات نہیں تھی، بے کہے دل سے دعا کر رہا ہوں۔ اس کی ساری تکلیف سے بہت ہی کلفت پہونچی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل، ۸؍رمضان المبارک

اپنی اہلیہ کو بہت کثرت سے خط لکھتے رہو۔ تمہاری اہلیہ کا ایک خط عبدالرحیم کے سامنے آیا تھا جو غالبًا اپنے ساتھ لے گیا ہوگا۔ دوسرا غیبت کا آیا ہوا ہے۔ میرا خیال تھا اس کو رجسٹری کر کے تمہارے پاس بھیج دوں مگر ابھی تک تمہارا استقرار کسی جگہ کا معلوم نہیں ہوا۔ اپنی اہلیہ اور خالو کو بہت کثرت سے خط لکھتے رہو۔ از راقم سلام مسنون و درخواست دعا و عدم حاضری پر افسوس۔

﴿103﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۱؍رمضان المبارک ۸۸ھ/ یکم؍دسمبر ۶۸ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلمہ، بعد سلام مسنون

خیریت جانبین بدل مطلوب ہے احقر الحمد للہ ایک بجے دوشنبہ کو بخیر و عافیت مسجد

دار جدید پہونچ گیا دونوں رفیق محترم بھی بعافیت پہونچ گئے ہیں۔ اطلاعاً عرض ہے حضرت اقدس صاحب دام مجدہم سے بھی اسی وقت مصافحہ ہوگیا بہت دیر تک حضرت قریب بٹھا کر آپ کی خیریت واحوال دریافت کرتے رہے حضرت اقدس کی خصوصی توجہ آج کل آپ ہی کی طرف متوجہ ہے۔ یہ بیماری اور یہ چوٹ انشاء اللہ آپ کے لئے بڑی ترقیات کا ذریعہ ہوگی۔

یہ دلداری میں نہیں کہہ رہا ہوں واقعی بلاتصنع عرض کرتا ہوں کہ اپنے چار سالہ قیام میں حضرت اقدس کو اتنا زیادہ کسی چیز میں متفکر نہیں پایا جتنا کہ آپ کے سلسلے میں پایا اس وقت عجلت میں یہ چند سطریں صرف اپنی بخیر رسی کی اطلاع کے لئے لکھ رہا ہوں اپنی طبیعت کے احوال سے جلد واقف فرماتے رہیں شدید انتظار ہے اور رہے گا اور کیا عرض کروں؟

آپ کا وہ گرم پائجامہ جو عرض میں سب سے بڑا تھا اس کو کسی درزی کے پاس تھوڑا کم کرا کر کسی آنے والے کے ساتھ بھجوا دیجئے مجھے یہ برابر موافق نہیں وہی انشاء اللہ بہتر رہے گا۔ چھوٹی خالہ اور اپنی بھابھی سے سلام عرض کر دیجئے آپ سے اور ان دونوں سے دعاؤں کی گذارش ہے۔ احقر تو ہر وقت تقریباً تمہارے لئے دعا گو ہی رہتا ہے مالک ہی تمہیں صحت وقوت عطا فرماوے اور اپنے دین کا سچا خادم بناوے یہاں سے بہت سے احباب نے سلام لکھنے کو فرمایا ہے۔ فقط والسلام

احقر الوری بندہ عبدالرحیم

۱۱ر رمضان المبارک دوشنبہ

از : نامعلوم:

مکرمی برادر یوسف صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنجناب کے بارے میں سب ہی کافی پریشان ہیں خوب دعائیں ہوئیں اور کر بھی رہے ہیں باری تعالیٰ ان دنیاوی تکلیفوں کا دنیا وآخرت میں نعم البدل عطا فرمائیں اور ان کو

قبول فرما کرامت مسلمہ کو ہدایت کاملہ سے نوازیں۔ آنجناب سے بھی درخواست ہے کہ اس عاجز واہل واقارب ودوستوں کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولئے گا عاجز بھی دعا گو ہے خالہ صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالرحیم صاحب کو سلام

فقط بندہ......

104

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۳؍رمضان المبارک ۸۸ھ/۳؍دسمبر ۶۸ء

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ کل حضرت اقدس تمہیں ایک رجسٹری لفافہ بھیج چکے ہیں امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ مجھے تو اس وقت یہ عرض کرنا ہے کہ حضرت والا نے قرض کے متعلق جو لکھا ہے وہ صرف مساجی کی دلداری کے لئے لکھوایا ہے کہ انہوں نے بہت زور سے اس بات کو تمہارے سفر کے طے ہونے کے بعد لکھا تھا۔

اس کا جواب تو آپ اتنا لکھوا دیں کہ حضرت والا سارا قرض انشاء اللہ ۴،۵؍ماہ کی تنخواہ میں ادا ہو جائے گا اور حج کے بعد واپسی پر انشاء اللہ اس کی اولین فکر کروں گا میں نے بھی یہی کہا ہے ۱۵۰؍پونڈ کا میں نے کوئی ذکر نہیں کیا ہے اس لئے شاید بہتر یہی ہے کہ آپ بھی نہ کریں ڈاکٹر اسماعیل صاحب باوجود انتھک کوششوں کے بھی امسال یہاں نہیں پہونچ سکے ملک عبدالحق صاحب بھی باوجود بہت زیادہ کوشش وتمنا کے نہ آسکے۔ یہاں سب ہی حضرات آپ کی خیریت پوچھتے ہیں سب ہی نے سلام لکھنے کو کہا ہے۔ سب ہی حضرات آپ کے لئے بہت دعائیں کر رہے ہیں اپنی خیریت سے جلد از جلد مطلع کرتے رہیں۔

آپ کی فکر ہر وقت رہتی ہے گو میں جسم کے اعتبار سے سہارنپور میں ہوں لیکن قلباً آپ کے پاس ہوں اللہ ہی معاف فرماوے اگر ماہ مبارک نہ ہوتا تو میں آپ کے پاس ہی رہتا اللہ تعالیٰ ہی جلد از جلد آپ کو صحت وقوت نصیب فرمائیں آپ کو آرام نصیب فرماوے اور ہم کو مسرور و مطمئن فرماوے۔

ناریل ختم ہو جاویں تو اور منگوالیں اور کچھ پھل موسمی اور بھی منگوالیں وہ بھی انشاء اللہ بہت مفید ہوں گے۔ ترش اور چاول سے قطعی پرہیز کریں نہانے کا ارادہ اس وقت ہرگز نہ کریں اور کیا عرض کروں؟ آپ کی فکر سے دل بے چین رہتا ہے۔ فقط والسلام

احقر الوری بندہ عبدالرحیم سورتی

﴿105﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲؍رمضان المبارک ۸۸ھ [۲؍دسمبر ۶۸ء]

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی
تھک تھک کے گر گئی نگاہ انتظار آج

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، ۱۳؍اکتوبر سے تمہاری آمد کا اشتیاق شروع ہو چکا تھا اس لئے کہ تم نے ان خطوط میں جو اس وقت تک پہونچے تھے اس تاریخ میں روانگی لکھی تھی۔ یکم نومبر تک اشتیاق بڑھتا ہی چلا گیا۔ یکم نومبر کو سارا اشتیاق فکر و رنج وقلق میں تبدیل ہو گیا۔ اس کے بعد سے ہر وقت فکر وانتشار میں گذرا۔ ۲۶ نومبر کو حاجی یعقوب صاحب کے تار سے تمہارا بخیریت پہونچنا معلوم ہو کر فی الجملہ اطمینان ہوا۔

تم نے اپنے دوبئ والے خط میں یہ لکھا تھا کہ بمبئی سے ٹکٹ خرید کر تار دوں گا جس

سے پھر فی الجملہ اطمینان ہوگیا تھا لیکن بمبئی پہونچنے کے بعد کے جو حالات ابتداء خطوط اور کل عزیز عبدالرحیم سے معلوم ہوئے۔ ان سب سے پھر اس کا قلق بڑھ گیا کہ جب ایران کے حادثے کے بعد سے سہارنپور کا رمضان مشکل بن گیا تھا تو تمہیں لندن واپس چلا جانا چاہئے تھا۔ وہاں علاج بھی بہت اچھا ہوتا اور تمہاری اہلیہ کو بھی اطمینان ہوتا اور تیمارداری میں بھی بالخصوص استنجاء وغیرہ کی سہولت ہوتی۔

کل کی ڈاک سے تمہارا اور عزیز عبدالرحیم کا مشترک کارڈ ملا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ تم نہیں آرہے ہو اور ایک بجے کے بعد عزیز عبدالرحیم پہونچ گیا۔ اس کی زبانی ہڈی کی تکالیف کی تفاصیل معلوم ہوکر اور بھی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

میں بار بار تمہاری طبیعت کے خلاف اور تمہارے جذبات کے خلاف تمہیں واپس جانے کا مشورہ اس واسطے دیتا ہوں کہ تمہاری طویل بیماری کی وجہ سے جو مقصد تھا وہ تو حاصل نہ ہوسکا۔ ادھر بولٹن میں جو تم نے دینی فضا قائم کی تھی اور بہت زیادہ کامیابی اللہ نے اس میں عطا فرمائی تھی۔ تمہاری طویل غیبت سے وہ سب بھی ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ مجھے اس سے پہلے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ تمہارے ابتدائی سفر کا قرض بھی اب تک تمہارے اوپر بڑی مقدار میں موجود ہے۔ اس کی ادائیگی تو سب سے زیادہ مقدم تھی۔ جن لوگوں کا قرض ہے وہ سمجھیں گے کہ مالِ مفت دلِ بے رحم۔

تمہیں خوب معلوم ہے کہ مجھے تم سے ملاقات کا اشتیاق تم سے زیادہ ہے مگر

مقدرات اپنی جگہ پر اٹل ہیں۔ تم نے عزیز عبدالرحیم کے ساتھ جو ہدایا بھیجے ہیں ان سب کا شکریہ مگر تمہیں خوب معلوم ہے کہ مجھے تم جیسے دوستوں سے مادی ہدایا کی خواہش نہیں ہے۔ تمہاری اہلیہ محترمہ کے کرتے کا بھی پیشگی شکریہ۔ میرے پیارے! تمہیں معلوم ہے کہ یہ سب

چیزیں میرے یہاں بہت ہی زائد مد میں ہیں۔ فالتو مد میں ہیں۔ضرورت کی چیزوں سے تو مجھے انکارنہیں۔

تم نے اس سے پہلے جو ہیٹر بھیجا تھا وہ پہونچ گیا تھا۔اس کی رسید بھی پہلے میں لکھ چکا ہوں اور یہ بھی لکھ چکا ہوں کہ ہم جیسے لوگوں کو اس قسم کی چیزوں سے کچھ مناسبت نہیں۔ ابوالحسن نے دو دن تک بہت زور لگائے۔ابھی تک تو ہمیں اس میں سے گرم ہوا ملی نہیں۔ بابوایاز صاحب بھی زور لگا چکے ہیں۔صرف اتنا ہوا تھا کہ جب اس کے پاس ہاتھ رکھا گیا تو معلوم ہوا کہ کچھ معمولی سی گرمی جیسے دیا سلائی جلنے سے آتی ہے اتنی ہوئی۔ہم نے یوں سمجھا کہ شاید ہمیں ان چیزوں کا استعمال نہیں آتا۔

گذشتہ رمضان میں ڈاکٹر اسماعیل نے ایک بہت لمبا چوڑا جہاز کے برابر ہیٹر بھیجا تھا جو غالباً تم نے بھی دیکھا ہوگا۔ غالباً ایک ہزار یا ۱۲ سو روپے اس کی قیمت تھی۔ بہتیری کوشش کی ہمیں تو اس نے کام نہیں دیا۔ کچے گھر میں بے کار سال بھر سے پڑا ہوا ہے۔ہر چیز کے کچھ لوازمات مناسبات ہوتے ہیں اور اپنے مناسبات سے ہی چیز ٹھیک بیٹھتی ہے۔ مجھ جیسے وحشی درندے کے یہاں یہ چیز کارآمد نہیں ہے۔

البتہ عزیز عبدالرحیم کے ہاتھ جو تم نے کاغذات بھیجے ہیں وہ بہت ہی اہم ہیں۔اللہ کرے کوئی ایسا انگریزی داں مجھے مل جائے جو میری مرضی کے موافق بہترین ترجمہ اردو میں کردے۔وہ بھی عین رمضان میں پہونچے۔تمہاری اہلیہ کا ایک خط بہت دنوں سے آیا رکھا تھا اور ایک اور صاحب کا خط آیا ہوا رکھا تھا۔عزیز عبدالرحیم سے کہہ دیا کہ ان دونوں کو رجسٹری کر کے بھیج دیں۔دوسرے خط کی تو کوئی اہمیت نہیں تھی۔ پتہ کاٹ کر تمہارا لکھ دیتا مگر تمہاری اہلیہ کے خط کی بہت اہمیت مجھے ہے۔ مجھے اس کی طرف سے بہت ہی ندامت اور فکر ہے۔اس کو وقتاً فوقتاً بائیں ہاتھ سے دو تین سطریں جیسا کہ تم نے پہلے خط میں لکھی تھیں ضرور لکھا

کرو تا کہ اس کو تسلی ہو۔

تمہاری خیریت کا انتظار تو ضرور رہے گا اور باوجود رمضان کے بھی رہے گا۔ زیادہ لمبے چوڑے خطوط کی ضرورت نہیں۔ حضور القاب وآداب کی لغویات بھرنے کی بھی ضرورت نہیں البتہ صرف خیریت کے دو تین لفظ ضرور مجھے یا عبدالرحیم کو لکھواتے رہو۔ آج مہتمم صاحب ترکیسر کی معرفت ۵۰ دانے مدنی کھجوروں کے ارسال کئے ہیں۔ ان میں سے ۱۵ خالہ کے ہیں، ۱۵ اہلیہ مولوی عبدالرحیم کے اور ۲۰ تمہارے خالو کی خدمت میں۔ ان کی مچھلی کا بہت بہت شکریہ۔ کل دوپہر تو اس میں کچھ تغیر معلوم ہوا تھا مگر رات تراویح کے بعد اس کو از سر نو گھی میں بھوننے سے تغیر جاتا رہا۔ بہت لذیذ تھی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۱۲/رمضان ۸۸ھ

﴿106﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/رمضان ۸۸ھ [۵/دسمبر ۶۸ء]

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب عافاکم اللہ وسلم وشافی بالتمام والعجلۃ!

بعد سلام مسنون، عزیز عبدالرحیم کے آنے کے بعد برابر جی چاہتا رہا کہ تمہیں خط لکھوں بلکہ بہت ہی طبیعت پر تقاضا رہا لیکن شنبہ کے روز عزیز عبدالرحیم کا اور تمہارا مشترکہ کارڈ اس کی آمد سے ذرا پہلے پہونچا تھا۔ اس میں تم نے ایک لفظ لکھا تھا کہ اب تو خط لکھنے کی بھی کوئی صورت نہیں رہی۔ عزیز عبدالرحیم کی زبانی بھی یہ معلوم ہوا کہ داہنے ہاتھ سے لکھنے کی

تو کوئی صورت نہیں اور وہاں کوئی لکھنے والا نہیں۔ اس وجہ سے مجھے یہ خیال ہوا کہ میرے خط کی وجہ سے تم پر بار پڑے گا ورنہ واقعی میرا جی چاہتا رہا کہ باوجود رمضان کے روزانہ ایک کارڈ تمہیں مختصر سا اس مضمون کا لکھواؤں کہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ جواب کی ضرورت نہیں۔

رات عشاء کے بعد عزیز عبدالعزیز نے کہا کہ میں نے ایک لفافہ یوسف کو لکھا ہے اور اس انتظار میں آج نہیں ڈالا کہ تو کچھ لکھ دے۔ پھر میری بھی طبیعت میں تقاضا پیدا ہوا۔ اگرچہ آج جمعہ ہے اور جمعہ کو وقت بالکل ہی نہیں ملتا کہ ۱۱ بجے نوافل سے فراغ پر غسل وغیرہ کی تیاری ہو جاتی ہے لیکن اس وقت عزیز عبدالرحیم نے اپنے خالہ زاد بھائی اسمٰعیل کا خط جوان کے نام تھا سنایا۔ اس پر اور بھی جذبہ پیدا ہوا۔

اس کا تو بہت ہی رنج اور قلق ہے کہ تمہارا رمضان نہ سہارنپور کا ہوا نہ لنڈن کا۔ تم ایران سے لندن واپس چلے جاتے تو بہت ہی اچھا اور سہولت ہوتی۔ بہت سے بہت اتنا ہوتا کہ میں ایک فقرہ لکھ دیتا لیکن عزیز اسمٰعیل کے خط سے تمہارے افاقے کی خبر سن کر بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ اور قوت تامہ عطا فرماوے۔ تمہارے حوالے سے تمہارے مہتمم صاحب کو انشاءاللہ کل کو ضرور خط لکھوا دوں گا۔

میرا خیال یہ ہے کہ بسہولت ممکن ہو تو ایک کارڈ اپنی طرف سے شکریہ کا حاجی محمد شفیع صاحب [پتہ درج ہے] دہلی کو ضرور لکھوا دو۔ اس لئے کہ انہوں نے ابتداء میں وزارت خارجہ میں بہت زیادہ سعی کی تھی۔ میں نے تو سفیر ایران کے پاس جانے کو لکھا تھا۔ وہاں جانے پر انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ ہم سفارت خارجہ کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ کئی آدمیوں کو لے کر وزارت خارجہ میں گئے اور کئی چکر لگائے اور وزارت خارجہ سے سفیر ہند مقیم ایران کو بھی بہت زوردار تار دلوا دیا تھا اور تمہیں براہ راست بھی اور ڈاکٹر کو بھی۔ عزیز عبدالرحیم سے معلوم

ہوا کہ یہ تار پہونچ گئے ہیں۔ اپنی حالت اوران کاشکریہ ضرور لکھ دینا۔

قاری ابراہیم جوعزیز عبد الرحیم کے ساتھ آئے تھے۔ ان سے بہت تفصیلات مغرب کے بعد کی مجلس میں سنوائی تھیں۔ تمہارے عطایا ہدایا جوعزیز عبد الرحیم کے ہاتھ پہونچ گئے۔ بالخصوص کاغذات کے پہونچ جانے سے بہت مسرت ہوئی۔ اگر کسی طرح رمضان سے پہلے پہونچ جاتے تو ترجمہ کرانے میں بہت سہولت ہوتی۔ عزیز ابوالحسن کو ترجمہ کے واسطے دے رکھے ہیں۔ جواردو کے کاغذات تھے وہ تو عزیزان عبد الرحیم واسمٰعیل نے اسی دن سنا دیئے تھے۔ باوجود رمضان کے میں نے سنے۔

یہ تمہیں کس طرح سمجھاؤں کہ تم ہدایا بھیجنے سے بالاتر ہو اس کا ہمیشہ خیال رکھو۔ تمہارے ہیٹر کی رسید لکھوا چکا ہوں اور یہ بھی لکھوا چکا ہوں کہ اپنی نااہلیت سے اس سے کوئی فائدہ اب تک نہیں اٹھا سکا۔ عزیز ابوالحسن اور بابو ایاز نے بہت زور دکھلائے۔ کئی کئی طریقے سے چلایا۔ بہت کوشش کے بعد ہاتھ اس کے قریب کرنے سے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے دیا سلائی جل رہی ہے۔ ہاتھ کو کچھ گرمی محسوس ہوئی۔ ممکن ہے کہ ہماری ناواقفیت کو اس میں دخل ہو۔

اگر کوئی لنڈن جانے والا ملے تو اپنی اہلیہ کو کوئی ہدیہ میری طرف سے ضرور بھیج دینا۔ مہتمم ترکیسر مولوی عبداللہ صاحب کے ہاتھ ۵۰ دانے مدنی تمر کے ارسال کئے تھے۔ ۱۵ خالہ کے لئے، ۱۵ اہلیہ مولوی عبد الرحیم کے لئے اور ۲۰ تمہارے لئے۔ اپنی خالہ سے سلام کے بعد کہہ دینا کہ تمہاری مرسلہ مچھلی تمہارے اخلاص کی برکت سے بہت اچھی پہونچ گئی اور عشاء کے بعد کی مجلس میں بہت بڑے مجمع نے ذرا ذرا سی چکھی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم، ۱۵ / رمضان ۸۸ ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزی سلمہ! از احقر عبدالرحیم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ آج تمہارا لکھوایا ہوا کارڈ پہونچ کر باعث سکون وطمانینت ہوا۔ میرا خیال یہ ہے کہ ایک کارڈ حضرت کے نام بھی گجراتی ہی میں سہی، خیریت کا لکھواتے رہیں۔ مہتمم صاحب پر ۱۰۰/ روپے انشاء اللہ میں اور روانہ کردوں گا۔ آپ فکر نہ کریں۔ اگر اس نے ۳۰۰/ لئے ہیں تو انشاء اللہ آپ کے ہاتھ سے وہ زیادہ نہیں ہیں۔ میں ان پر خط بھی انشاء اللہ لکھ دوں گا۔

بس میری گذارش تم سے صرف اتنی ہے کہ ذرا احتیاط رکھنا۔ نماز بھی فرائض کے علاوہ سب ہی بیٹھ کر پڑھیں تو میرے خیال میں بہت بہتر ہوگا۔ ویسے بھی چلنے پھرنے میں کہیں جانے آنے میں بہت ہی احتیاط کریں۔ اگر کسی ایک [کے یہاں] جاؤ گے تو پھر دروازہ کھل جائے گا۔ اس لئے کچھ دن سکون سے آرام کرلیں۔ اللہ کرے کہ ایک ہی مرتبہ میں ہاتھ بالکل اچھا ہو جاوے کہ سفر سہارنپور جلد نصیب ہو جاوے۔

میں نے گرم اندر کا پائجامہ رات ہی تمہاری طرف سے مولوی عزیز کو دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان چھوٹے چھوٹے اور معمولی صدقات کے طفیل جلد صحت عطا فرماوے۔ رات بھی تمہیں خواب میں دیکھا تھا۔ محمد پر خط لکھوا دیں کہ وہ حجاز تا لندن کا ٹکٹ جلد خرید کر تمہارے پاس بھیج دے تاکہ ویزہ کے حصول میں آسانی ہو۔ اور کیا عرض کروں؟ اسماعیل موٹا سے سلام کے بعد خط کی تاکید کردیں۔

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم السورتی

۱۵/رمضان

﴿107﴾

از: نامعلوم

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ

مکرم ومحترم جناب بھائی یوسف ودیگر

بعد سلام مسنون جب سے آپ کی آمد کی خبر سنی تب سے جی چاہ رہا تھا کہ خط لکھوں مگر رمضان المبارک کی وجہ سے خط لکھنے میں تاخیر ہوگئی۔ بھائی عبدالرحیم یہاں خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔ جب سے بھائی آپ کے حادثہ کی خبر سنی میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور خدا کی قسم میں بہت رویا اور اللہ سے دعا کی اور جب آپ سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے تو حضرت والا خوش ہوئے اور جب آپ بمبئی آ گئے تو حضرت والا نے مجھے فرمایا کہ اگر یوسف سہارنپور آئے گا تو میں پیٹ بھر کر مٹھائی کھلاؤں گا۔

یہاں حضرت والا کی طبیعت اس وقت ٹھیک ہے اور حضرت آپ کے لئے بہت دعا کرتے ہیں اور بہت یاد کرتے ہیں اور مجھے بھی آپ بہت یاد آتے ہیں۔اور تو کیا عرض کروں۔ میں رمضان سے قبل اپنی ملازمت چھوڑ کر حضرت کی خدمت میں آ گیا ہوں اور صرف ۱۰ شوال تک رہوں گا۔خدا کرے ہماری ملاقات جلد ہو جائے۔حضرت والا کی طرف سے اور بھائی عبدالرحیم اور عبدالحفیظ مکی کی طرف سے سلام مسنون۔خط کا جواب جلد دیں۔ ہماری بہن کو میرا اسلام

﴿108﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/ رمضان ۸۸ھ [۹/ دسمبر ۶۸ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی حافظ قاری یوسف عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، رمضان المبارک کے [بعد] تمہارے خط کا شدت سے انتظار رہتا ہے لیکن تمہارے ہاتھ کی تکلیف کی وجہ سے بالکل طبیعت گوارا نہیں کرتی کہ تم خط لکھو۔ اس لئے میں باوجود طبعی تقاضے کے خط نہیں لکھتا ورنہ روز تمہیں خط لکھنے کو تقاضا رہتا ہے کہ تم پر بار نہ ہو۔ اگر کوئی اردو دان نہ ملے تو خیریت لکھوانے میں اس کی قید نہیں۔ آج کل تو عزیز عبدالرحیم موجود ہیں۔ اپنی تفصیلی خیریت اس کے یا میرے نام گجراتی میں لکھوا دیا کرو۔ وہی خط سناتا ہے وہی جواب لکھتا ہے۔ اس کے لئے اردو گجراتی دونوں برابر ہیں۔

میں کیا کہوں؟ بہت ہی رنج ہوتا ہے، رہ رہ کر رنج ہوتا ہے کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ،نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے رہے۔ نہ سہارنپور ہی ہوا نہ لنڈن ہی رہا۔ مجھے تو اس کا بہت ہی رنج ہے۔ آئندہ کے لئے میری تو رائے یہی ہے کہ جتنا جلد سے جلد ہوسکتا ہو تم لنڈن جا کر اپنے کام میں مشغول ہو جاؤ۔ اس لئے کہ تمہارے جانے سے جو علمی دینی ترقیات شروع ہوئی تھیں اور ان سے بہت ساری امیدیں وابستہ ہوگئی تھیں کہ تمہارے فیوض سے بہت ہی نفع ہوگا مقدر سے وہ ساری بند ہوگئیں۔

لیکن عزیز عبدالرحیم تمہارا ہی بڑا بھائی ہے۔ جیسا تم نے شروع میں مجھے پٹی پڑھائی وہ بھی لمبی چوڑی تقریریں کرتا ہے جو میری سمجھ میں تو آتی نہیں۔ لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ علاج سے فراغت کے بعد تمہارے براہِ راست لنڈن جانے میں اور مکہ ہو کر لنڈن جانے میں اخراجات کے اعتبار سے فرق نہیں پڑتا تو ظاہر ہے کہ پھر میں بھی کہوں گا کہ حج کرتے ہوئے چلے جاؤ۔ اگرچہ اس ناکارہ کا سفر ابھی تک متعین بالکل نہیں۔

عزیز انعام، علی میاں، مولانا منظور صاحب شنبہ کو آئے تھے۔ عزیز انعام کل صبح اور بقیہ آج صبح واپس گئے ہیں۔ عزیز انعام نے تو یہ کہا کہ آپ کے متعلق کوئی بات سمجھ میں نہیں

آتی۔ مجھے خود تشویش اور ضیق ہے۔ استخارہ کرتا رہتا ہوں۔ میرے ساتھ جانے کی بھی آپ کی ضرورت ہے اور یہاں رہنے کی بھی۔ بقیہ دونوں کی پختہ رائے ہے کہ عزیز انعام کی غیبت میں یہ ناکارہ بجائے سہارنپور کے نظام الدین قیام کرے۔ باقی مقدرات کی خبر نہیں۔ اگر شب برأت میں حجاج میں نام داخل ہوگیا ہے تو پہلے سفر کی طرح سے حاضری ہو ہی جائے گی

تمہاری اہلیہ کا بھی خط جو تم نے بھیجا تھا پہونچ گیا اور اس کی وجہ سے یہ لفافہ لکھوار ہا ہوں۔ قاری ابراہیم صاحب سے بھی ہیٹر کے بارے میں کوشش کرالیں گے مگر میرا کچھ حسن ظن اپنے بارے میں یہ بھی ہے کہ ایسی چیزوں کے ساتھ میری طبیعت کو مناسبت نہیں ہے۔ ایسی پانچ چھ چیزیں آئی رکھی ہیں۔ ڈاکٹر اسماعیل کے ہیٹر کا تو بہت قلق ہے کہ انہوں نے ۱۲سو کی رقم ضائع کی اور مجھ سے بے کار۔ آئندہ میرے لئے کوئی ایسی چیز جس میں .....اور تجدد ہو ہرگز نہ بھیجیں۔ ایسی چیزیں مجھے راس نہیں آتیں۔ تمہیں یاد ہوگا میں نے کئی دفعہ کہا کہ المنجد میں نے تین چار مرتبہ خریدی اور ہر مرتبہ چوری ہوگئی۔

تمہارے مرسلہ کاغذات سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ مگر ابھی تک اردو کے علاوہ کے سننے کی نوبت نہیں آئی۔ اردو کے تو اسی دن عزیز عبدالرحیم سے سارے سن لئے تھے۔ اللہ جل شانہ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ دواؤں کے سلسلے میں تو اس ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہئے جس کا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی ترقیات سے نوازے کہ تم نے سہارنپور رمضان گذارنے کے واسطے ہر قسم کی تکلیف، حرج، خرچ برداشت کیا مگر خفا نہ ہو تو ایک بات لکھ دوں سب سے پہلے رمضان میں تم جھوٹا بہانہ کر کے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ماہ مبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مالا مال فرماوے۔

اہلیہ کے متعلق ضرور کثرت سے خط لکھواتے رہو۔ تم نے قرض کا جو سبق مجھے پڑھایا یہ تو سمجھ میں آیا نہیں۔ عزیز من! اس کی ادائیگی تو سب سے مقدم تھی۔ موت وحیات کا اعتبار

نہیں اور جب قرض یہیں کے لوگوں کا تھا تو ان کو اس کا تکدر ہونے کا احتمال تھا کہ پہلا ادا نہ ہوا دوبارہ آ لئے۔ حافظ سورتی صاحب کی طبیعت اس سال رمضان میں بہت خراب رہی۔ خطرناک حالت تک پہونچ گئی تھی مگر اس کے باوجود آج اسی وقت تھوڑی دیر کے لئے آہی گئے۔ اس وقت میرے پاس موجود ہیں ان کی طرف سے سلام مسنون اور عیادت۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۱۹؍رمضان ۸۸ھ

مولوی عبداللہ مہتمم ترکیسر کی معرفت ۵۰ دانے مدنی کھجور کے میں نے اور شہد کی بوتل عزیز عبدالرحیم نے بھیجی تھی۔ ان کا بھی خط بخیر رسی کا آیا اور تمہارا بھی مگر ان دونوں کا ذکر کوئی سے بھی خط میں نہیں۔ اگر نہ پہونچی ہوں تو کسی جانے والے سے اس کا مطالبہ کراؤ۔

فقط

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ ٹارچ مل گئی ہے۔ اطمینان فرمالیں۔ میں نے ٹکٹ کی ساری تفصیل حضرت اقدس کو سمجھا دی ہے الحمدللہ سمجھ گئے ہیں کہ لنڈن سے مکہ اور مکہ سے واپس لنڈن کا ٹکٹ ۱۲۰ پاؤنڈ میں ملتا ہے اور بلیک میں ۸۰؍ پاؤنڈ میں ملتا ہے جو یوسف کا ہند سے لنڈن کا کرایہ ہے۔ نیز اس وقت جانا بھی مشکل ہے اس لئے کہ ۲؍ماہ کم از کم ہاتھ کے ٹھیک ہونے میں لگ جائیں گے تو حضرت ہنستے رہے۔ انشاء اللہ سفر حج کی اجازت ہے۔

آپ کچھ اظہار اشتیاق کے بعد ٹکٹ کی تفصیل لکھوادو۔ ہاتھ کا بہت احتیاط کرنا کہ جلد انشاء اللہ ٹھیک ہوجاوے گا۔ نمازیں وغیرہ بیٹھ کر ہی پڑھنا اور حرکت زیادہ نہ کرنا۔ اللہ

تعالیٰ آپ کو جلد صحت عطا فرماوے۔..... پیسوں کی ضرورت ہو تب بھی لکھیں۔ نیز جب سہارنپور آنا ہو تو اسمعیل موٹا کو بھی اپنے ساتھ لیتے آویں۔ کرایہ میں دے دوں گا۔ اس کی اطلاع چھوٹی خالہ کو نہ کریں۔ اور کیا عرض کروں؟ جواب کا انتظار ہے۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

﴿109﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱/رمضان ۸۸ھ [۱۱/دسمبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہاری خیریت کا ہر وقت شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اور جی چاہتا ہے کہ تمہیں روز خط لکھواؤں مگر صرف اس وجہ سے نہیں لکھواتا کہ تمہیں جواب کی دقت نہ اٹھانا پڑے۔ اس وقت عزیز عبدالرحیم نے حافظ اسمٰعیل کا لکھا ہوا خط سنایا۔ جس سے تمہاری خیریت کا حال معلوم ہوکر بہت ہی مسرت ہوئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ۲۸ رمضان کو پٹی بدلوانے کے لئے راندیر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ روانگی آخری ہو اور اس کے بعد پھر ضرورت باقی نہ رہے۔

اپنی اہلیہ کو ضرور خط لکھواتے رہیں۔ اس کی تاکید سمجھیں۔ تمہاری اہلیہ کا جواب غالبًا پرسوں لکھوایا تھا۔ پہونچ گیا ہوگا۔ اسماعیل صاحب کے خط میں خون ٹیسٹ کرانے کے متعلق بھی اور اسپتال میں داخل ہونے سے متعلق لکھا گیا ہے۔ میں تو خط کے اندازہ سے یہ سارا مضمون [کسی اور] کے متعلق سمجھا مگر عزیز عبدالرحیم نے بتلایا کہ تمہاری اہلیہ کے متعلق ہے۔ جس سے بہت تشویش ہے۔ ضرور مطلع کریں۔ اور [جس کے متعلق] بھی ہو میری طرف

سے عیادت کردیں۔ یہ ناکارہ بھی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔آج مولوی ہاشم صاحب کا لنڈن سے خط آیا۔انہوں نے تمہاری لنڈن واپسی کا شدت سے انتظار لکھا ہےاور روانگی کی تاریخ پوچھی ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۔۲۱؍رمضان ۸۸ھ

از:مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

از احقر بعد سلام مسنون، گذارش دعا۔میرا مقصد اس تحریر سے صرف یہ تھا کہ آپ نے جو ٹکٹ منگوانے کے متعلق کہا تھا وہ منگوالیجئے۔وہ ظاہر ہے کہ بمبئی سے جدہ اور جدہ سے واپسی لنڈن ہوگی۔اس لئے میری اگلی بات کا اعتبار نہ کریں۔آج کل فرصت بالکل نہیں ہے۔اس لئے جلدی جلدی میں جو آتا ہے وہ لکھا جاتا ہے۔مفتی صاحب سے اس وقت مسئلہ پوچھا تھا انہوں نے بتلایا کہ تیمّم من الوضو والغسل دونوں جائز ہیں اور ایک تیمّم سے نماز، تلاوت تا حدث آخر جائز ہے۔کپڑے اور بدن پر جو نجاست لگی ہو اس کا دھونا البتہ ضروری ہے۔کپڑے کے لئے تو آسان ہے کہ بدل لیا جاوے۔بدن کو البتہ روئی وغیرہ سے پاک کر لیا جاوے۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ جس دن بھی راندیر جانا ہو وہاں پٹی کھولنے کے بعد کی پوری کیفیت ضرور لکھیں اور ہو سکے تو اس روز لکھ کر سورت سے ڈلوادیں کہ انتظار رہے گا اور اگر وہ بڈھا منع کرے تو کرتا وغیرہ نکالنے کی کوشش نہ کرنا نہ[ہی] غسل کی۔اور گاڑی موٹر میں ذرا احتیاط سے بیٹھنا۔ہاتھ کو زیادہ حرکت نہ دینا۔

اپنی بھابھی سے سلام مسنون کے بعد اپنی طرف سے یہ کہہ دینا کہ اسے آج کل بالکل خط کے جواب کی فرصت نہیں ہے۔دعا کرتا رہتا ہوں۔اسے بھی دعا کے لئے کہہ دینا۔

عید کے موقعہ پر کچھ پیسے تم بھی اسے دے دینا اور کچھ چھوٹی سے بھی دلوانا کہ ذرا اس کا جی خوش ہو جاوے۔ عزیزم عبدالعزیز سلام مسنون عرض کرتا ہے۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۲۱ر رمضان

110

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳ر رمضان ۸۸ھ [۱۳ر دسمبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے تمہارا کارڈ پہونچا۔ عزیز عبدالرحیم نے بتایا کہ تمہارے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ بہت ہی کوشش کی، سایے میں بھی دیکھا، دھوپ میں بھی دیکھا مگر آنکھوں کی بے کاری کی وجہ سے کچھ نظر نہ آیا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم نے اپنے ہاتھ سے لکھا۔ مژدۂ عافیت سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ جل شانہ جلد از جلد صحت وقوت عطا فرماوے۔

کرتے کے بھیجنے کی عجلت نہ کریں۔ آپ کی اہلیہ کا تبرک سمجھ کر اسے رکھ ہی لوں گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرے یہاں یہ چیزیں مدزائد میں ہیں۔ عزیز محمد کا ائر لیٹر عبدالرحیم کے نام آیا تھا اس کے علاوہ کوئی لفافہ ایسا نہیں آیا جس میں تمہاری اہلیہ کا خط ہو۔ اسے لکھ دیں کہ براہ راست خط کی ضرورت نہیں۔ تمہارا واسطہ زیادہ اچھا ہے۔ اس میں اسے بھی سہولت ہے، مجھے بھی۔ حاجی شفیع صاحب کو ضرور خط لکھوا دیں اور بہت زیادہ شکریہ لکھوا دیں, اور یہ بھی لکھ دیں کہ اپنے ہاتھ سے لکھنے سے معذور تھا اور اردو جاننے والے یہاں کم ہیں، گجراتی زیادہ جانتے ہیں۔

تم نے سابقہ خط میں ۲۸/رمضان کو پٹی بدلنے کے متعلق لکھا تھا مگر مولانا سعید صاحب کا خط آج کی ڈاک سے آیا جس میں انہوں نے ۲۵/رمضان کو پٹی بدلنے کو لکھا ہے۔ اللہ کرے کہ جلد بدلی جاوے اور تمہیں جلد صحت ہو جاوے۔ ان کے خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمہارا ڈاکٹر بڑا اخر دماغ ہے، پیسے نہ پہونچنے کی وجہ سے وہ دوسرے دن تم پر بگڑ چکا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ مولانا سعید صاحب سے یوں کہہ دیں کہ اپنی طرف سے پیسوں میں کچھ تأمل نہ کریں، جو مناسب ہوں بے تکلف دے دیں۔ یہاں سے رمضان بعد راندیر جانے والے بہت ہوں گے جو تم کہو گے میں یہاں سے بھیج دوں گا، اس میں کچھ تکلف نہ کرنا۔ یار زندہ صحبت باقی۔ جب کبھی ہوں گے ادا کر دینا نہیں دو گے تو میں بھی مطالبہ نہیں کرنے کا۔ اپنی اہلیہ کو ضرور خط لکھ دیں۔ مجھے اس کا فکر تم سے کچھ زیادہ ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۳/رمضان ۸۸ھ

از احقر سلام مسنون وگذارشِ دعا

﴿111﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۶/شوال ۸۸ھ/ ۱۵/جنوری ۶۹ء

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، آج صبح کی نماز کے وقت عزیزم مولوی انعام الحسن سلمہ کے پرچہ سے تمہارا بخیریت دلی کے اسٹیشن پر پہونچنا اور تمہاری گاڑی کا تین گھنٹہ لیٹ ہونا معلوم ہوا۔ بخیر رسی سے تو مسرت ہوئی لیکن گاڑی کے لیٹ ہونے سے قلق ہوا۔ امید ہے کہ دونوں بخیریت پہونچ گئے ہوں گے۔ حاجی امام سے تو ابھی ملاقات نہیں ہوئی ممکن ہے کہ وہ کوئی تمہارا پرچہ لا دیں۔

عزیز یوسف کے ہاتھ کے متعلق ڈاکٹر کی کیا تجویز ہے، اس کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جلدی مطلع کریں۔ آج کی ڈاک سے دو رجسٹریاں ڈاکٹر اسماعیل کی پہونچی تھیں۔ ایک میرے نام اس میں تو ابوالحسن کا ٹکٹ تھا دوسری رجسٹری تمہارے نام کی تھی اس پر سہارنپور کا پتہ کاٹ کر انگریزی میں تمہارے گھر کا پتہ لکھ کر واپس کر دی ہے۔ اسی کی وجہ سے یہ کارڈ لکھوایا ہے۔ خدا کرے کہ پہونچ گئی ہو۔ اس میں بھی غالباً تمہارا ہی ٹکٹ ہوگا۔

اگر بسہولت ممکن ہو تو یہاں آنے سے قبل حاجی یعقوب سے مل کر اپنی ساری چیزیں دکھلا کر یہ معلوم کر کے آویں کہ یہ ٹکٹ اور ڈکلریشن محرم میں کام آسکتے ہیں یا سال کے تغیر کی وجہ سے دوبارہ منگانے پڑیں گے۔ آج کی ڈاک سے عبدالحفیظ کا بھی خط ملا۔ اس نے لکھا ہے کہ ظہران تک کا ٹکٹ ہرگز نہ لیا جائے اس میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ مجھے بہت دق ہونا پڑا اور ظہران سے دوسرا ٹکٹ ہوائی جہاز کا لینا پڑا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسمعیل، ۲۶؍شوال

از احقر سلام مسنون، آج کی ڈاک سے احقر کا ٹکٹ اور فارم بھی آ گیا ہے۔ دیکھئے آگے کیا ہوتا ہے، واپسی کا کب تک ارادہ ہے۔ دعاء کی درخواست

112

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

از: ایشیا کے سب سے بڑے عربی کے شاعر جناب مولانا عبدالمنان صاحب دہلویؒ خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائپوریؒ

تاریخ روانگی: ۲۸؍شوال ۸۸ھ [۱۷؍جنوری ۶۹ء]

مرا دل ہے کہ ڈوبا جارہا ہے کہیں میں یاد فرمایا گیا ہوں
کہاں یوسف کہاں لندن کہاں میں مگر اک شوق دل میں پارہا ہوں
تمہاری یاد نے تڑپادیا ہے تری الفت میں تڑپایا گیا ہوں
ہمارا بھولنا تم کو مبارک ستم گر یاد تیری پارہا ہوں
مری جانب نگاہ ناز کردے کہ جینے سے میں عاجز آرہا ہوں

برادران مخدومان مکرمان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک کارڈ دوروز پہلے نانی نرولی کے پتہ پر لکھا تھا۔امید ہے کہ ملا ہوگا جس میں اپنی کیفیت بعد از فراق تحریر کی تھی۔امید ہے کہ جواب کوئی ایک دو کلمے محبت کے اپنے اور عزیز از جان میاں یوسف سلمہ کے ہاتھ سے لکھوائیں تا کہ گونہ تسلی رہے۔فراق کے ماروں کا بھی عجیب حال ہے۔اللہ ہی رحم فرمائے۔

عبدالمنان دہلوی، ۲۸رشوال ۸۸ھ

............☆☆☆............

حاصل زندگی ہوتم تم سے ہے زندگی میری تم نے نگاہ پھیر لی دنیا بدل گئی میری
زلفِ شبِ دراز نے موتی پروئے رات بھر دیدۂ اشکبار نے رات سنوار دی مری
اچھا ہوا جو روز کا جھگڑا ہی آج مٹ گیا آپ کی بات رہ گئی، جاں کٹ گئی میری
تیرا ملال میرا غم، تیری خوشی خوشی میری
سچ تو یہ ہے کہ بیوفا تجھ سے ہے زندگی مری

☆......................☆

اسے پاس آشنائی ہے   نہ ہمیں طاقت جدائی ہے
مرگ نے دیر کیوں لگائی ہے   عمر جینے سے تنگ آئی ہے
بات قسمت نے یہ بڑھائی ہے   اپنے طالع کی نار آئی ہے
ورنہ مرنے میں کیا برائی ہے   زندگی سخت بے حیائی ہے
کوفت سے جان لب پہ آئی ہے   [ہم] نے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہے
بوسہ لعل لب سے وائے تم   نہ ہوئے کامیاب مرتے دم
اس دیں نے دکھائی راہ عدم   آب حیواں تھے اپنے حق میں تم
کیا کہوں دوست حکایت غم   اس کے کوچہ میں مثل نقش قدم
ہوگئے خاک میں برابر ہم   وہاں وہی نازِ خود نمائی ہے

☆......................☆

کسی کے عشق میں کوئی نہ مبتلا ہووے   کسی کا دل کسی شخص سے نہ۔۔ ہووے
کوئی نہ بحر محبت کا آشنا ہووے   مریض عشق کا کوئی نہ اے خدا ہووے
کسی کا دل نہ الٰہی غم و الم میں رہے
کوئی نہ گیسوئے جاناں کے پیچ وخم میں رہے

☆......................☆

عشق میں نسبت نہیں بلبل کو پروانے کے ساتھ
وصل میں وہ جان بحر میں

☆......................☆

افسوس اس چمن میں وہ سرور داں نہیں — لطفِ بہارِ تازگیِ گلستاں نہیں
ایسا کوئی چمن نہیں جس میں خزاں نہیں — گل خندہ زن نہیں کہ وہ آرام جاں نہیں

☆......................☆

قلق اس سر کی جدائی کا ستاتا ہے مجھے — شمع ساں داغ دل فتنہ جلاتا ہے مجھے
عشق اس زلف کا دیوانہ بناتا ہے مجھے — مثل وحشی کے شب و روز پھراتا ہے مجھے
ڈوبنا ضعف سے مشکل نظر آتا ہے مجھے — موج کیساتھ ہی دریا بھی ڈوباتا ہے مجھے

☆......................☆

پردہ میں ہے رشک ماہ میرا — کیوں نہ ہو دن سیاہ میرا
کیا مرنے کے بعد پاؤں پھیلائے — ہے مقبرہ خواب گاہ میرا
اے دوستو! ہاتھ سے چلا میں — قابو نہیں دل پے میرا
مرنا نہیں اختیار کی بات — خود جرم ہے عذر خواہ میرا
اے چارہ گر اب تو پھینک دے یہ — ہے حال بہت تباہ میرا
ناصح انصاف تو ہی کر یار — دل دیتے ہی کیا گناہ میرا

☆......................☆

میں ہلاکِ دردِ فراق ہوں تیرے غم میں میرا یہ حال ہے
تو خدا کے واسطے آ بھی جا! مجھے سانس لینا محال ہے

نہ ستا مجھے نہ ہوتو خفا، نہ رلا مجھے نہ ہو تو جدا
یہی تجھ سے میری ہے التجا! یہی تجھ سے میرا سوال ہے

مجھے یاد ہے تیری برہمی، مجھے یاد ہے میری بے بسی
میں بیاں کروں ہی تو کیا کروں، تیرے ہر ستم میں کمال ہے

نہ سہی خوشی مجھے غم تو ہے، نہ سہی کرم پہ ستم تو ہے
میں اسی میں دل سے ہوں شادماں، تجھے کچھ تو میرا خیال ہے

یہ کرم زمانے کا کم نہیں، مجھے اپنی موت کا غم نہیں
تیرے غم کو میں نہ اٹھا سکا مجھے صرف اتنا ملال ہے

تو ہی میرے دل کی ہے خوشی، تو ہی زندگی تو ہی بندگی
تیرے در پہ جھک کے پھر اٹھ سکے، میرے سر کی کب یہ مجال ہے

نہ صنم کدے کی ہی جستجو، نہ مجھے حرم کی ہے آرزو
میرے سامنے ہے نسیم وہ، میرا دل حریم وصال ہے

﴿113﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم صاحب متالا مدظلہ

تاریخ روانگی: یکم/ذیقعدہ ۸۸ھ [۱۹/جنوری ۶۹ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت عین انتظار میں تمہارا محبت نامہ پہونچا۔ تمہاری بے ادبیوں کا بدلہ اس ناکارہ کی طرف سے تو یہ ہے کہ تم بدھ کو روانہ ہوئے اور جمعرات سے میں نے خطوط کی بھرمار شروع کردی اور تمہارا آج دوشنبہ کو پہلا خط ملا، اور میرا یہ چوتھا خط ہے۔ سب سے پہلے تو جمعرات کے دن جس میں ڈاکٹر اسمعیل کی آمدہ رجسٹری کی اطلاع تھی کہ وہ پتہ کاٹ کر تمہارے نام بھیج دی ہے۔ خدا کرے کہ پہونچ گئی ہو۔ اس کا فکر ہے اور رسید کا انتظار۔ رجسٹری تمہارے دستخط کے بغیر وصول نہیں ہوسکتی تھی۔ شنبہ کے روز یوسف کے خسر کے آمدہ خط کا اجمالی مضمون لکھا تھا۔

تمہارے خط سے عزیز یوسف کے ہاتھ کا حال معلوم ہوکر اطمینان ہوا لیکن تیز دوا سے جو تکلیف پہونچی اس سے کلفت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ جمعرات کے خط میں تمہاری دہلی بخیر رسی کی کیفیت لکھی تھی، جو اس وقت مولوی انعام صاحب کے پرچہ سے معلوم ہوئی تھی۔ تم نے اچھا کیا کہ مولانا سعید صاحب کے مشورہ پر عمل کیا۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔ اگرچہ پٹی کی وجہ سے ہاتھ محبوس رہے گا تمہارا کارڈ چونکہ اخیر میں شاعرانہ انداز کا تھا اس لئے مولانا عبدالمنان صاحب کے حوالے کردیا کہ شاعروں کی بات شاعر اچھی طرح سمجھیں اور انہوں نے اس کا افشاء کیا کہ یہ میرے ہی سے لکھوائے تھے، جس سے تمہارے شعروں کی وقعت اور گرگئی۔

عزیزِ من! ان الفاظوں سے میری خاطر نہیں ہوتی۔ تو یوں لکھتا کہ میں نے سہارنپور

سے چل کر راندیر تک ایک قرآن ختم کیا اور مجھے ایصالِ ثواب کر دیا۔ تجھے اپنی زندگی کے بہت سے دور خوب سنائے ,سب سے پہلے تو کھاتولی کے صیغے بنانا، پھر اشعار کی حماقت میں مبتلا ہونا، اس کے بعد جب تک دماغ میں تحمل رہا سالہا سال ریل کا سفر رہا.سہارنپور سے دہلی تک پندرہ سے بیس پاروں تک پڑھنے کا معمول ہمیشہ رہا اور یہی حال واپسی میں کھڑکی سے منہ باہر نکال لیتا تھا کسی سے بات نہیں کرتا تھا اور اب سالوں سے ریل کا سفر چھوٹ گیا لیکن گنگوہ تک کے سفر میں بھی پندرہ سے بیس دفعہ سورہ یسین پڑھ کر مشائخ ،اعزہ، احباب کو نمبر وار پڑھ کر علی الترتیب بخشتا رہتا ہوں ۔ جہاں تک نمبر پہونچے یاد پڑتا ہے کہ تم ایک دفعہ اس کی تفصیل پوچھ بھی چکے ہو۔ اس قسم کی کوئی بات لکھتے تو زیادہ مسرت ہوتی۔ گیدڑی کے اس قول سے کہ پری کے متعلق لوگوں کی نگاہ میرے پر ہی پڑتی ہے، اس سیہ کار پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔

ڈابھیل ، راندیر، احمد آباد، سورت وغیرہ گجرات کے بہت سے خطوط روزانہ پہونچ رہے ہیں کہ تو بمبئی کس تاریخ کو پہونچے گا۔ ان سب سے بے تکلف کہہ دو کہ اس نا کارہ کا سفر ملتوی ہوگیا۔ عزیز یوسف سلمہ سے سلام مسنون کے بعد تمہاری بیماری کا بہت ہی فکر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جلد صحت عطا کرے، خیریت سے لندن لے جاوے۔ جب جاؤ تو میری طرف سے اپنی اہلیہ کیلئے کوئی مٹھائی یا نمکین جو اسے پسند ہو ضرور لیتے جانا۔ حساب دوستاں در دل، کسی وقت موقعہ ملے تو لے لینا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسمعیل ، یکم ذیقعدہ

﴿114﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳؍ذیقعدہ ۸۸ھ/ ۲۱؍جنوری ۱۹۶۹ء

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون اس وقت محبت نامہ پہونچا میرا مقدر کہ میرے عرائض اونچی بارگاہوں تک نہیں پہونچتے لیکن عزیز اسماعیل کا ارشاد یہ ہے کہ وہ تو تفریحوں میں پھرتے ہیں خط کہاں سے ملے؟ میں نے پہلا کارڈ روانگی کے دوسرے ہی دن جمعرات کو لکھا تھا پھر ۲ شنبہ کو لکھے چوتھا دوشنبہ کو اور یہ پانچواں ہے۔ یوسف کے ہاتھ کی صحت کی خبروں سے بہت مسرت ہے

حکیم عبدالرشید کا کوئی خط دوا کے سلسلہ میں نہیں آیا ان کے خط تو کئی آئے مگر اس میں تمہارا یا دوا کا کوئی ذکر نہیں تھا آپ نے ملازمت سے انکار کر دیا۔ بہت نامناسب کیا ہے۔

ترک عادت نہ کریں آپ عیادت نہ کریں

[مجھ کو جینا ہی نہیں بندہ احسان بن کر]

آپ اپنی اہلیہ محترمہ اور خالہ محترمہ کی دل شکنی نہ کریں اس سیاہ کار کا تو دل ہی نہیں کہ شکنی ہو۔ اگر تمہاری اہلیہ کے یہاں قیام کا کوئی جوڑ بن جاتا تو بہت اچھا تھا مگر اب تو وقت ہی نہیں۔ اہلیہ کی بکری کی خبر سے بہت مسرت ہوئی ۲۰؍روپئے عزیز مولوی ایوب کو ابھی دے دیئے ہیں۔ یہ اپنی اہلیہ محترمہ کو دے دیں کہ اس سے دوسری بکری خرید لیں۔ ایک بکری کا دودھ بہت تھوڑا ہوتا ہے اور اب تو تم بھی وہاں پہونچ گئے ایک کا دونوں کو کیسے کافی ہوگا۔

آج ملک عبدالحق اور پانچ چھ عرب بھوپال کے اجتماع سے آئے ہیں۔ عزیز یوسف سے بہت ہی سلام مسنون کہہ دیں۔ مقدرات اپنی جگہ پر ہیں ورنہ دو ماہ یہاں ساتھ گذر

جاتے۔مولانا منور صاحب کی طرف سے سلام مسنون مولوی عبدالمنان صاحب مولانا منظور صاحب نعمانی کے ساتھ آج صبح رائے پور گئے ہیں شام کو یا کل صبح کو واپس آئیں گے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل،۳/ ذیقعدہ ۸۸ھ

115

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا و مولانا عبدالرحیم صاحبان مدظلہما

تاریخ روانگی: ۸/ ذیقعدہ ۸۸ھ [۲۶/ جنوری ۶۹ء]

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما ! سلام مسنون ، آج کی ڈاک سے تم دونوں کے علیحدہ علیحدہ کارڈ پہونچے۔اگر چہ اس میں کوئی جواب طلب بات نہیں اس کے باوجود تمہارے رفع انتظار کے واسطے لکھوا رہا ہوں اس لئے کہ عزیزان مولوی انعام و ہارون وغیرہ الوداعی ملاقات کیلئے آئے ہوئے ہیں، تمہارے ایصالِ ثواب سے بہت ہی مسرت ہے۔اللہ جزائے خیر دے۔تم نے اظہار نہ کرنے کی جو وجہ لکھی وہ صحیح اور معقول لیکن اس خبر سے بہت مسرت ہوئی اور ہوتی ہے اس لئے کبھی کبھی اظہار کر دینے سے کوئی مضائقہ نہیں، تا کہ میرے لئے تعلق میں اضافہ ہو۔



عزیز مولوی ایوب پرسوں چہارشنبہ کو جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔اہلیہ محترمہ کا ہدیہ ان کے ہاتھ انشاء اللہ پہونچ جاوے گا۔مولوی اسماعیل نے کوئی شکایت یا فقرہ نہیں کہا تھا، بلکہ تمہارے ہی خط میں تھا کہ اسٹیشن پر مولوی تقی الدین صاحب تھے۔ان کی دعوت پر ترکیسر چلا گیا تھا اس لئے مولوی اسماعیل نے کہا تھا کہ جب گھر نہیں گئے تو خط کیسے پہونچتا۔

عزیز یوسف کا کارڈ اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا پہونچا مگر افسوس کہ میں دیکھ نہیں سکتا ورنہ بہت شوق سے پڑھتا۔ کارڈ بہت ہی گھورا یہ دیکھنے کے واسطے کہ تحریر سابقہ جیسی ہوگئی یا کچھ فرق ہے مگر کچھ نظر نہیں آیا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ ہاتھ میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ امید ہے کہ تمہارا ٹکٹ آ گیا ہوگا۔ اس سے قلق ہوا کہ ایران کا خط اب تک نہیں پہونچا, حالانکہ وہ اس احتیاط میں لفافہ میں بند کر کے بھیجا تھا کہ پتہ کاٹ کر بھیجنے میں شاید نہ پہونچے۔ اس واسطے مجھے تو عبدالرحیم کی رجسٹری کا بھی فکر ہو گیا تھا مگر اللہ کا شکر ہے کہ وہ پہونچ گئی۔

بولٹن والوں کی رقم کے متعلق تمہارے خالو سے انہوں نے کہا تھا کہ براہ راست بھیجی جارہی ہے۔ اللہ جل شانہ تمہیں نہایت راحت وآرام کے ساتھ پہونچادے۔ اہلیہ کو خط لکھو تو میری طرف سے سلام مسنون کے بعد لکھ دیں کہ تمہاری سعادتوں سے بہت ہی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دارین کی راحت وچین نصیب فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۸/ ذیقعدہ ۸۸ھ

ازاحقر:- آپ کے خط سے الحمدللہ نہ تو میرے دل پر کوئی اثر پڑا حالانکہ میں نے پہلے پڑھ لیا تھا اس کے بعد حضرت کو سنایا اور نہ حضرت نے کچھ فرمایا, اور نہ چہرۂ مبارک پر کوئی آثار نظر آئے۔ اس کا اندازہ تو مجھے رات کے ایک خواب سے ہی ہو رہا تھا۔ عزیز یوسف سے سلام مسنون کے بعد درخواست دعا۔ فقط والسلام

ازحقیر شمیم سلام مسنون ودرخواست دعا۔ مولوی یعقوب بھی سلام مسنون کے بعد درخواست دعا کرتے ہیں۔

﴿116﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۱/ ذیقعدہ ۸۸ھ/ ۲۹ جنوری ۶۹ء

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا۔ تمہارے شنبہ والے خط کا ہمروزہ جواب لکھوا چکا ہوں۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ عزیز یوسف کا ٹکٹ اب تک نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد میسر فرمادے۔ تم نے عزیز یوسف کے روانہ ہونے کے بعد یہاں آنے کو لکھا۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ کچھ دن گھر قیام کرتے آؤ کہ تمہاری اہلیہ اور خالہ کو شکایت رہتی ہے۔

میرا مشورہ تو یہ ہے کہ عزیز محمد اپنے پہلے ہفتہ کی تنخواہ میری طرف سے عزیز یوسف کی اہلیہ کو دے دے۔ لیکن تمہاری یا اس کی رائے نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں کہ عبدالحفیظ کے پاس بھیج دیں۔ اس کا قرضہ بھی معلوم نہیں کس کس کے ٹکٹوں کا ذمہ پڑے گا۔ ابوالحسن اور تمہارا ٹکٹ تو اسی کا بھیجا ہوا ہے۔ تم حضرات ماشاءاللہ قرض لینے میں مجھ سے بھی آگے ہو۔ میں تو کچھ ڈرتا ہوں۔ تم احباب بالکل نہیں ڈرتے۔

کتابوں کے بھیجنے کا حال معلوم ہوا اگر مجھے یہ خبر ہوتی کہ اسکا سب سامان بحری سے جاوے گا تو فضائل کے کچھ سیٹ اس کے ساتھ کر دیتا کہ وہاں کام میں آتے۔ عزیز یوسف کے لئے دعاؤں کے واسطے تمہارے یا اس کے لکھنے کی کیا ضرورت ہے ''من أقام بقلبی کیف أنساہ''۔ تمہارا بمبئی جانا یوسف کے ساتھ بہت ضروری ہے۔ اس کی راحت کے علاوہ تمہارے کاغذات بھی دکھلانا ضروری ہیں۔

عزیزان مولوی انعام وہارون وغیرہ آخری ملاقات کیلئے پیر کو آئے تھے بدھ کو

واپس آ گئے۔ اس ناکارہ کی طبیعت ہفتہ عشرہ سے زیادہ خراب ہے۔ آج صبح تو چائے میں بھی شرکت نہ کر سکا۔ اس وقت ظہر کی نماز میں بلا وجہ دست آ گیا۔ جس کی وجہ سے سلام پھیرتے ہی بھاگنا پڑا۔ اس کے بعد سے طبیعت بہت گر رہی ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۱؍ذیقعدہ ۸۸ھ

اس وقت حافظ عبد الستار صاحب کا خط آیا، تمہیں سلام بھی لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ عبد الحفیظ اپنے کاروباری سلسلہ میں ریاض میں مقیم ہے اس لئے شاید ان کو تمہارا خط نہ پہونچا ہو۔ حافظ عبد الستار کو خط لکھواؤں گا تو تمہاری طرف سے پیام لکھوا دوں گا۔

فقط

﴿117﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبد الرحیم صاحب متالا مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۶؍ذیقعدہ ۸۸ھ [۱۳؍فروری ۶۹ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون یہ ناکارہ جمعرات کی صبح کو نظام الدین سے واپس آ گیا تھا مگر اس دن تو طبیعت اتنی خراب رہی کہ لحاف اوڑھے لیٹا رہا۔ ڈاک بھی سننے کی نوبت نہیں آئی۔ تمہارا ایک کارڈ جو دوشنبہ کو لکھا ہوا جمعرات کو ملا تھا، دوسرا بدھ کا لکھا ہوا جمعہ کو۔ ابھی ڈاک کا وقت بھی نہیں ملا اور یہ بھی خیال ہوا کہ خط تو بہرحال پیر ہی کو پہونچے گا۔ عزیز یوسف کے اب تک ٹکٹ نہ آنے سے بہت رنج اور قلق ہے۔ **میرے التوائے سفر [حج] میں دیگر وجوہ کے ساتھ یہ بھی تھی کہ میرا جی یہ چاہتا تھا کہ عزیز یوسف لندن جلد از جلد پہونچ جاوے۔** خدا کرے کہ قاری ابراہیم صاحب کی معیت عزیز یوسف کے ساتھ ہو جاوے تو سہولت رہے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ اہلیہ کے متعلق اطمینان دلا دیا۔ اللہ تعالیٰ صحت وقوت عطا کرے۔ تم نے ظہران والے ٹکٹ واپس نہ کئے، اچھا ہوا۔ وقت پر جیسا ہوا مشورہ ہو جائے گا۔ عزیز یوسف کی پٹی کھولنے سے بھی بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت وقوت عطا فرمائے۔ تمہارے دوسرے خط سے معلوم ہوا کہ قاری ابراہیم چلے گئے اور آج انشاء اللہ بولٹن پہونچ گئے ہوں گے۔

تم نے لکھا کہ چند روز سے سہارنپور بہت یاد آرہا ہے شاید یہ اس کا اثر ہو کہ ۱۸ر فروری شنبہ کو میں نے بھی تم دونوں کو خوب یاد کیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ دہلی جاتے ہوئے تھانہ بھون اور جھنجھانہ کے مزارات پر حاضری ہوئی۔ ان دونوں جگہوں پر تم خوب یاد آئے۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اب عید قریب آگئی ہے، عید کر کے آویں۔ اہلیہ محترمہ اور خالہ صاحبہ کا بھی جی خوش ہو جاوے گا، بلکہ میں تو یہ لکھنے کو تھا کہ اخیر محرم تک وہیں قیام کرو۔ اگر سفر مقدر ہے تو وہیں سے بمبئی آجانا۔ اگر مقدر نہیں تو اخیر محرم میں آجانا کہ یہاں کی آمد و رفت میں کرایہ بہت خرچ ہوتا ہے اور چونکہ گھر سے کئی ماہ کی غیبت ہوئی اس لئے اچھا ہے کہ کچھ دن ان کے پاس رہ لوگے۔

عزیز یوسف [کی] اس قدر تاخیر سے بہت کلفت ہوئی۔ اگر اتنی تاخیر کا اندازہ ہوتا تب تو حج بھی ہو جاتا تو اچھا تھا۔ ۳۱ جنوری جمعہ کو ایک کارڈ [بھیجا تھا] اور حزب الاعظم کی رجسٹری بھی کی تھی، بدھ والے خط میں کارڈ کا تو ذکر ہے مگر کتاب کا ذکر نہیں، حالانکہ اس کارڈ میں میں نے یہ لکھوا دیا تھا کہ آج اہلیہ یوسف کے لئے حزب الاعظم کی رجسٹری کر دی ہے۔ ایک دستی پرچہ مولوی ابراہیم کے ہاتھ اور کچھ سنگترے بھی بھیجے ہیں۔ خدا کرے کہ پہونچ گئے ہوں۔ اپنی اہلیہ، خالہ اور خاص طور سے عزیز یوسف سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل، ۲۶ر ذیقعدہ

از راقم سلام مسنون، رقم کے متعلق مولوی نصیر، حاجی نجم الدین نے تحقیق کے لئے یوں لکھوادیا تھا۔ مولوی ۔۔۔ کے متعلق تم نے جو کچھ لکھا اس سے بہت افسوس اور حیرت ہے کہ حضرت کی امانت میں بھی تصرف کیا اور یہاں تو وہ بہت زیادہ گڑبڑ کر کے گئے ہیں۔ تقریباً پانچ سو کے قریب روپے مختلف احباب کے نکلتے ہیں اور نہ جاتے وقت ان سے کچھ کہا اور بھی بہت کچھ ہے جو تحریر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے انہیں بہت مفصل خط جمعرات کو جوابی کارڈ کے ساتھ لفافہ میں بھیجا ہے جس میں پوری تفصیل ان کے معاملات کی لکھ دی ہے اور مطالبات کی صفائی جلد از جلد پیش کرنے کو لکھا ہے۔ تم اپنے پیسے کے متعلق انہیں زور دے کر لکھو۔ اخیر میں ان کا رویہ بہت کلفت دہ رہا، دیکھیں کیا جواب آتا ہے۔ یہاں کے متعلق بھی آپ ان کو اجمالاً لکھ دیں کہ یہ تمہاری حرکات سب کے لئے کلفت کا سبب ہیں۔

﴿118﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: فروری ٦٩ء/ ذیقعدہ ٨٨ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، باوجود اپنے امراض اور کثرت مشاغل کے تم تینوں کی خیریت کا انتظار رہتا ہی ہے۔ ایک ہفتہ سے زائد ہوا، بلکہ ایک عشرہ سے بھی زائد ہوا کہ تم تینوں میں سے کسی کا خط نہیں آیا۔ البتہ مولوی تقی کا خط آیا تھا اس میں مولوی غلام محمد کی خیریت اور سلام تھا۔ یہ خط اصل میں حافظ سورتی صاحب کے پاس بھیجنا ہے لیکن ان کا پتہ مجھے معلوم نہیں۔ اس لئے میں تمہارے پاس بھیج رہا ہوں ان کو دے دینا۔ عزیزانم مولوی غلام محمد، مولوی یوسف سے سلام مسنون۔

غالباً تمہارے علم میں آ گیا ہوگا کہ عزیز سلمان سلمہ کے بچہ آیا بھی اور چل دیا بھی۔ تفصیل مولوی اسماعیل نے لکھ دی ہوگی۔ وہ پانچ ذیقعدہ دوشنبہ کی صبح کو تین بج کر ۵۵ منٹ پر آیا اور ایک ہفتہ نو گھنٹے اور ۲۰ر منٹ یہاں رہ کر دوشنبہ کو دوپہر کو ایک بج کر ۱۵ر منٹ پر چل دیا۔ للّٰہ ما أخذ وله ما أعطى وكل شيء عنده الى اجل مسمى۔ فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد سلمان

از راقم سلام مسنون و درخواست دعا

119

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴ر ذی الحجہ ۸۸ھ/ ۲۱ر فروری ۱۹۶۹ء

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے خطوط کا روزانہ ہی انتظار رہتا ہے امید ہے کہ کل کو عزیز یوسف روانہ ہو جاوے گا اور اس خط کے پہونچنے تک تم عزیز موصوف کو روانہ کر کے گھر پہونچ چکے ہوں گے۔ اس خط کا مقصد اور اسی وجہ سے فوراً لکھوا رہا ہوں ورنہ کوئی جواب طلب بات نہیں تھیں وہ یہ ہے کہ تم نے عید سے اگلے دن آنے کو لکھا تین دن تو عید کا ہنگامہ اور اسکے متصلاً ہولی کی لعنت شروع ہو رہی ہے اس میں بھی اس کا اطمینان نہیں کہ کس جگہ کیا ہو جائے۔

اسلئے بندہ کی رائے یہ ہے کہ اس ہفتہ میں آنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ عبدالحفیظ کے مکہ پہونچنے کے بعد میرے پاس بھی کوئی خط نہیں آیا جس سے تعجب ہے۔ میرے پاس بھی ریاض سے ان کا خط آیا تھا اسکے بعد نہیں آیا۔

امید ہے کہ بمبئی میں تم نے حاجی یعقوب سے اپنے ٹکٹ وغیرہ کے مسئلہ میں مشورہ

کرلیا ہوگا۔ جملہ امور کی تکمیل تحقیق پہلے سے کرلینی چاہئے ایسا نہ ہو کہ عین وقت پر کسی چیز کی تکمیل میں کوتاہی ہو۔ بندہ کو اپنے متعلق بھی فکر ہے کہ خود کسی چیز سے واقف نہیں ہوں۔ عزیز مولوی انعام ہی سب تکمیل کراتے تھے ان کی واپسی پر سب چیزوں کو رکھا جاوے تو بہت تاخیر کا اندیشہ ہے میری خواہش ان کی واپسی پر جلد روانگی کی ہے اگر مقدر ہے تو۔

تمہاری اہلیہ کی طرف سے فکر ہے اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرماوے۔ تمہاری طویل غیبت اگر اس کے لئے نقصان دہ ہو تو 'مردنی موقوف مقبرہ مسمار' میری رفاقت چھوڑ دینا اگر جانا مقدر ہے تو کسی وقت ہو ہی جائیگا۔ ابھی تک تو اس ناکارہ کا جانا بھی یقینی نہیں ہے کہ سب اسباب ہونے کے باوجود جانا نہیں ہوا تو اپنی سیئات سے آئندہ پر کیا اطمینان ہو۔ اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل ۴؍ذی الحجہ

ہمارے یہاں ابھی تک ۲۹؍ کی رؤیت کا ثبوت نہیں ہوا۔ ابھی تک جمعہ ہی کی عید ہے عزیز یوسف تو روانہ ہو چکا ہوگا۔ آج شنبہ کی ڈاک سے تمہارا کوئی خط نہیں اس سے پہلے ۲ کارڈوں کا جواب لکھوا چکا ہوں۔

﴿120﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵؍ذی الحجہ ۸۸ھ [۲؍مارچ ۶۹ء]

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم

بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے تمہارا ایر لیٹر متضمن بہ مژدہ بخیر رسی لندن پہونچا

اورکل کی ڈاک سے عزیز عبدالرحیم کا کارڈ بھی جس میں تمہاری بخیر رسی کے تار کی اطلاع تھی ، پہونچا۔عبدالرحیم کے خط میں تھا کہ تم بولٹن میں خطبۂ عید پڑھو گے مگر تمہارے خط سے یہ معلوم ہوا کہ تم نے خُطبہ عید سے خِطبہ عید کو مقدم سمجھا۔اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ تم عید سے پہلے وہاں پہونچ گئے اور کئی عیدیں بیک وقت جمع ہوگئیں۔

تمہارے گجرات سے جو خط پہونچے میں نے ہر خط کا بلاضرورت بھی ہمروزہ جواب لکھوایا۔عزیز عبدالرحیم کے خط سے معلوم ہوا کہ میرا آخری خط تو تمہاری روانگی کے بعد پہونچا جس کو عزیز موصوف نے اپنی تحریر کے موافق اپنے خط کے ساتھ تمہارے پاس بھیج دیا۔حالانکہ اس کی ضرورت نہیں تھی اس کا افسوس ہوا کہ جو عطر تم لے گئے تھے وہ منزل مقصود تک پہونچنے [سے پہلے ہی] لفافوں پر گر گیا۔وہ لفافہ اگر کپڑوں میں رکھ دیا جاوے تب بھی عطر کی خوشبو تو وصول ہو ہی جائے گی۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ کسٹم وغیرہ میں کوئی دقت نہ ہوئی اور عزیز محمد مطار پر پہونچ گیا تھا۔اہلیہ کی کمزوری کی خبر سے بہت قلق ہوا لیکن اب تو انشاءاللہ قوت آنی شروع ہوگئی ہوگی۔بعضوں کی ملاقات بھی قوت کا سبب بن جایا کرتی ہے۔میری طرف سے سلام مسنون اور مبارک باد کے بعد کہہ دیں کہ بجائے تم سے مٹھائی کے مطالبہ کے میں نے ہی عزیز یوسف کے ہاتھ اس کے پہونچنے کی شیرینی بھیج دی۔خدا کرے کہ پہونچ گئی ہو۔

تم نے لکھا کہ یہاں کے بہت سے احباب اس ناکارہ کی ملاقات کی نیت سے حجاز گئے ہیں۔اس کا تو مجھے بھی قلق ہے۔اس کا پہلے سے اندازہ نہیں تھا, ورنہ جانے کی کوشش کرتا۔دراصل میرے التواء میں تمہارے نہ جاسکنے کا بھی بڑا دخل ہے کہ مجھے تمہارے لندن پہونچنے کی عجلت بھی تھی اور جب التواء طے ہوا اس وقت تک تمہارا ہاتھ بھی قابل اطمینان نہیں تھا اور یہ بہت گراں تھا کہ اتنی مشقت کے بعد جو تمہیں اٹھانی پڑی، میں تو چلا جاؤں اور تم ہاتھ

کی وجہ سے رہ جاؤ لیکن بعد میں مجھے بہت ہی قلق ہوا کہ تمہارا ہاتھ بھی اچھا ہوگیا اور عین حج کے موقع پر تم بجائے مکہ کے لندن چلے گئے۔

لندن کے احباب کو میرے انتظار میں ہرگز نہیں ٹھیرنا چاہئے۔اس لئے کہ میری سیئات جو حج کے موقع پر بھی سدراہ بن گئیں، آئندہ کیا اطمینان ہے کہ سدراہ نہیں بنیں گی اور کب جانا ہوگا۔آئندہ بھی میری ملاقات کی نیت سے کوئی صاحب اس وقت تک ارادہ نہ کریں جب تک اس ناکارہ کا مکہ مکرمہ پہونچنا محقق نہ ہوجاوے۔محرم میں پہونچنا تو بظاہر دشوار ہوگیا۔اس لئے کہ ویزہ وغیرہ جو اشیاء شوال میں مہیا ہوگئی تھیں، وہ اب سب بیکار ہوگئیں۔ دوبارہ مکہ سے منگانی پڑیں گی۔حالانکہ اس وقت مجھ سے یہ کہا گیا تھا کہ چونکہ انگریزی سال ایک ہی ہے اس لئے یہ سب چیزیں اس وقت بھی کام دیں گی,اللہ تعالیٰ ہی آسانی فرماوے۔

امید ہے کہ تم عید کے بعد بخیریت بولٹن پہونچ گئے ہوگے اور اپنا تعلیمی اور تبلیغی کام شروع کردیا ہوگا۔اللہ تعالیٰ تمہاری ہر نوع کی مدد فرماوے,وہاں کے شرور اور مکارہ سے ہر نوع کی حفاظت فرماوے۔تم نے لکھا کہ تو نے جتنا قریب کیا تھا اتنا ہی بعید ہوگیا۔ظاہری اور مکانی بعد تو اب یقیناً بہت زیادہ ہوگیا مگر میرے خطوط سے اس کا اندازہ خوب ہوگیا ہوگا کہ اس بعد مکانی کے باوجود قلبی طور پر میں وہیں ہوں جہاں ایک سال قبل تھا۔البتہ تم نے قرب مکانی کے باوجود بھی بعد ہی رکھا۔

تم نے لکھا کہ خالو صاحب نے کوئی خط لکھا ہے وہ کل ۴ / مارچ /۱۴ / ذی الحجہ کی ڈاک تک تو پہنچا نہیں۔ یہ تو تمہیں معلوم ہو ہی گیا ہوگا کہ ہمارے یہاں بھی عید جمعہ ہی کو ہوئی۔عزیز عبدالرحیم نے متعدد خطوط میں لکھا کہ وہ تمہاری روانگی کے بعد بمبئی سے سیدھا سہارنپور آجاوے۔اس پر میں نے اولاً تو یہ لکھدیا تھا کہ عید مکان پر کرکے آویں۔اس کے

بعد معلوم ہوا کہ عید کے ساتھ ہی ہولی کا ہنگامہ ہے اس لئے میں نے شدت سے لکھ دیا تھا کہ اس ہنگامہ میں سفر بالکل نہ کریں۔ اسی وجہ سے مجھے نظام الدین کا سفر مؤخر کرنا پڑا جس کا عید سے متصل میں وعدہ کر آیا تھا۔

ہمارے یہاں تو ہولی کا ہنگامہ کل ۴ مارچ کو ختم ہوگیا۔ مگر عزیز عبد الرحیم کے خط سے معلوم ہوا کہ وہاں آج ۵ مارچ کو آخری دن ہے۔ اسلئے پھر میں نے اس کو تاکید سے لکھ دیا کہ بندہ کا ارادہ ۸ مارچ شنبہ کو نظام الدین کا ہے اور جمعرات کو انشاء اللہ واپسی ہوگی, اس لئے وہ بجائے سہارنپور کے دہلی آویں۔ خالو صاحب اور خالہ صاحبہ اور اہلیہ سے مکرر سلام مسنون کے بعد تمہاری بخیر رسی کی مبارک باد کہہ دیں۔ تمہاری بیماری کی وجہ سے طبیعت پر بہت ہی فکر اور اثر رہا کہ تم صحت و خیریت کے ساتھ بچھڑے ہوؤں سے جلد مل جاؤ۔

تمہارے یہاں کوئی صاحب خورشید عبد اللہ پاکستانی ہیں جو اس سال حج کو بھی گئے ہیں۔ ان کے متعلق بغیر نام کے مجملاً تم نے بھی لکھا تھا اور لندن کے بعض احباب نے نام کے ساتھ لکھا اور خود انکے خطوط عرصہ ہوا بندہ کے پاس لندن کے تبلیغی احباب کی شکایت کے اور ان سے زیادہ قریشی صاحب کی شکایت کے آئے تھے۔ ان کے متعلق ذرا تفصیل سے لکھیں کہ ان کو تبلیغی احباب سے اور احباب کو ان سے کیا شکایات ہیں۔ معلوم ہوا تھا کہ تبلیغی کاموں میں مزاحمت کرتے ہیں اور کیا کام کرتے ہیں اور کہاں رہتے ہیں۔ تم سے کچھ جان پہچان ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو میرا رسالہ اعتدال ضرور دکھلا دیں۔

مولوی ہاشم سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں۔ تمہارا ٹکٹ جو بمبئی تا لندن بھیجا گیا یہ مفت تھا یا قرض؟ تم اپنی جگہ پر مشاہرہ کے ساتھ پہونچ گئے یا نہیں؟ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

از راقم سلام مسنون

بقلم محمد اسماعیل، ۱۵؍ذی الحجہ ۸۸ھ چہار شنبہ

﴿121﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰/ذی الحجہ ۸۸ھ [۹/مارچ ۶۹ء]

عزیزم مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، ایک پرچہ اس لفافے میں ابھی تمہارے نام لکھوا چکا ہوں۔ اس کے بعد ایک ضروری مسئلہ پیش آیا۔ عزیزان مولوی عبد الرحیم و غلام محمد صاحب سے بھی اس میں مشورہ ہوا۔ مختلف صورتیں تجویز ہوئیں، چونکہ لنڈن کے احباب کثرت سے دوستوں کی توجہ سے سلسلے میں داخل ہو چکے ہیں اور فضائل کی کتابوں کے دیکھنے کا اشتیاق کثرت سے لکھتے ہیں اس کی کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی۔ تمہیں یاد ہوگا کہ مدینہ پاک میں بھی میں نے تم سے اس سلسلے میں مشورہ کیا تھا مگر کوئی صورت طے نہ ہو سکی۔

میرا خیال یہ ہے کہ تبلیغی نصاب کی سب کتابیں کم از کم ۱۰، ۱۰ نسخے بذریعۂ بلٹی جہاز تمہارے پاس بھیج دوں۔ اگرچہ عزیزان عبد الرحیم و غلام محمد کہتے ہیں کہ اس میں محصول بہت زیادہ خرچ ہو جائے گا مگر اس کے علاوہ تو کوئی دوسری صورت سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ کتابیں تمہارے پاس محفوظ رہیں اور مطالعہ کیلئے مستعار جیسا طلباء کو کتب خانوں سے کتابیں ملتی ہیں دیتے رہیں۔ کوئی خریدنا چاہے تو فروخت بھی کر دیں اور اگر وقف کریں تو پھر فروخت نہ ہو گی۔ اگر وہاں کوئی تاجران کی طباعت کا انتظام کر لے تو بہت سہولت ہو۔

فاران تو اردو میں نکلتا ہے، وہیں چھپتا ہے اس سلسلے میں ایک دو تاجران کتب سے بھی ضرور بات کریں اور تمہارے پاس نسخے بھیجنے کی جو صورت میں نے لکھی ہے اس میں مشورہ کر کے کوئی تجویز لکھیں کہ کیا صورت اختیار کی جاوے۔ میرا خیال یہ ہے کہ بذریعہ ریل

حاجی یعقوب صاحب کو بمبئی بھیج دوں، وہ جہاز کی بلٹی جس پتے پر تم لکھو تمہارے پاس بھیج دیں۔ تمہارے جواب آنے پر کوئی صورت تجویز کروں گا۔ غور وخوض اور مشورے کے بعد کوئی صورت لکھیں۔ فقط والسلام

سوچا تو یہ تھا کہ تمہیں خط بالکل نہیں لکھوں گا مگر نہ رہا گیا۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۰/ذی الحجہ ۸۸ھ

122

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸/ذی الحجہ ۸۸ھ [۱۷/مارچ ۶۹ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ، بعد سلام مسنون، ۱۵ ذی الحجہ کو تمہارا محبت نامہ متضمن بخیر رسی پہونچا تھا، ہمروزہ اس کا جواب لکھوا دیا تھا۔ اس کے بعد مشاغل جلیلہ رفیعہ مادیہ روحانیہ جہریہ سریہ لیلیہ نہاریہ آپ کے ساتھ اتنے لگ گئے کہ دور افتادوں کا خیال بھی نہ رہا۔ عزیز عبدالرحیم سے کئی دفعہ تقاضا کیا کہ ایک خط لکھ دے مگر وہ تمہارے بڑے بھائی، انہوں نے فرما دیا کہ میں نے خط لکھ رکھا ہے اتنے اس کا جواب نہ آوے کیوں لکھوں؟ یہ ناکارہ تو گھر سے فالتو ہے اس لئے آپ لکھیں یا نہ لکھیں مجھے تو لکھنا ہے۔

تم نے اپنے اس سابقہ خط میں اہلیہ محترمہ کی علالت لکھی تھی اگرچہ اللہ کی ذات سے امید تو یہ ہے کہ تمہارے پہونچنے کے بعد ساری علتیں دور ہوگئی ہوں گی، ضعف ونقاہت کے بجائے قوت وتوانائی آگئی ہوگی پھر بھی اکثر خیال اور فکر رہتا ہے۔ اس کی خیریت سے

ضرور مطلع کریں۔ بندے کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں یہ بھی کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا گو ہے۔ اللہ جل شانہ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ لندن سے کسی صاحب نے اخبار کا ایک تراشہ بھیجا ہے جو غالباً اخبار تو نہیں ہے اخبار کا مضمون ٹائپ کر کے بھیجا ہے بھیجنے والے کا نام نہیں ہے نہ لفافے پر نہ تراشے پر۔ اس کی سرخی یہ ہے ہفت روزہ ایشیا برمنگھم: سیول ٹاؤن ڈیوز بری برطانیہ انگلستان کا تبلیغی مرکز یا سیاسیات اور اختلافی مسائل کا اڈہ، جس کا ثبوت اخبارات کے صفحات سے ملاحظہ فرمایئے۔ یہ تو لمبی چوڑی سرخی ہے، اس کے بعد لکھا ہے کہ مولوی یعقوب کاوی صاحب ایک طرف تبلیغی جماعت کے فرد، دوسری جانب مجلس علماء یوکے کے رکن، جو سیاسی جماعت ہے۔ تیسرے رسالہ فاران کے تبلیغی لوگوں میں اشاعت میں منہمک وغیرہ وغیرہ۔ اس میں جماعت مرکز تبلیغ نظام الدین اور علمائے دیوبند وسہارنپور کو متوجہ کیا ہے کہ وہ اس کی طرف توجہ کریں ورنہ چناں چنیں نقصانات ہوں گے۔ اس میں حافظ محمد پٹیل صاحب کے متعلق بھی لکھا ہے کہ اختلافات کی وجہ سے ان کو وہاں سے ہٹا دیا۔ فقط

معلوم نہیں اس فتنے کی کیا حقیقت ہے۔ ایک صاحب کوئی خورشید عبداللہ پاکستانی ہیں جو اس وقت حج کو گئے ہوئے ہیں ان کے متعلق پہلے بھی کچھ شکایات کان میں پڑی تھیں ان کے متعلق بھی کچھ حالات معلوم ہوں تو اطلاع کریں۔ ایک ضروری امر یہ ہے کہ اس ناکارہ کے سفر کے سلسلے میں ابھی تک اختلاف رائے ہی چل رہا ہے۔ مکی مدنی احباب کے تو تقاضے آرہے ہیں لیکن معلوم ہوا کہ مولوی انعام صاحب کی رائے اب بھی میرے سفر کی نہیں ہے جس کی کوئی وجہ تو سمجھ میں آئی نہیں۔ بہر حال تم اس وقت تک ارادہ نہ کرنا جس وقت تک میرا اور عزیز عبدالرحیم سلمہ کا وہاں پہونچنا معلوم نہ ہو, اور یہاں کوئی رقم بھی نہ بھیجنا۔ تمہارا

قرض بہت اہم ہے، پہلے اس کو اتارو،اس کے بعد اگر گنجائش ہوتو اپنے ساتھ حجاز ہی لیتے جانا یا بھیج دینا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۸/ ذی الحجہ ۸۸ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل نیک مطلوب ہے۔ احقر الحمدللہ بعافیت ۱۵ مارچ کو نظام الدین پہونچ گیا تھا اور وہاں سے حسبِ معمول پنج شنبہ کو سہارنپور بھی بعافیت پہونچ گیا تھا۔ گھر سے ایک لفافہ بولٹن کے پتے پر روانہ کیا تھا جس میں تمہارے تار اور خط کی رسید بھی تھی، امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ یہاں پہونچ کر تمہارا دوسرا لفافہ ۱۵۶۰ کے بارے میں بھی موصول ہوا۔ مشغولی کی وجہ سے قاسم کے والد صاحب پر خط کا موقعہ نہیں ملا ہے۔ انشاء اللہ ایک دوروز میں خط لکھ دوں گا۔

حضرت اقدس کا جانا اب تک طے نہیں ہوا۔ اگر جانا ہوا تو احقر کا مشورے سے بحری جہاز سے اپنے پیسوں سے جانا طے ہوا ہے مولوی اسماعیل صاحب کے ساتھ۔ احقر کے پاس ۴۰۰/ روپے تو آپ کے پیسوں میں سے بچ جاویں گے اور ۲۰۰/ بقرہ والے عبد الرحمٰن بھائی والے ہیں۔ جس سے آمد ورفت کا کرایہ ہو جائے گا۔ پھر وہاں اپنے اخراجات کیلئے پیسوں کی ضرورت ہوگی۔ جب جانا طے ہو جائے گا تو آپ پر خط لکھ دوں گا۔ آپ ۲۰/ پونڈ احقر کے لئے وہاں عبدالحفیظ کو بھیج دیں گے انشاء اللہ۔

اگر قاری ابراہیم صاحب نے آپ کے پونڈ ادا کر دیئے ہوں تو بھیج دیں کہ میں یہاں آپ کا قرض نمٹا دوں اور حضرت کو بھی نمٹا کر اطلاع کر دوں تا کہ حضرت اقدس کو اطمینان حاصل ہو جاوے۔ اپنی خیریت سے مطلع کریں نیز بی بی کی خیریت سے بھی جلد مطلع

کرتے رہیں۔خیال لگا رہتا ہے۔چھوٹی خالہ کی طبیعت خراب ہی چل رہی ہے۔دوا سے بھی کوئی خاص فائدہ سنا نہیں ہو رہا ہے۔ اللہ ہی صحت وقوت کے ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے۔ ہمیں ان کی ابھی بہت ضرورت ہے۔ان کی صحت کیلئے دعا کرتے رہیں اور کیا عرض کروں؟ سب سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۲۹ر ذی الحجہ ۸۸ھ، چہارشنبہ

آج بھی تمہارا کوئی خط نہ ملا۔آج پیسوں کی وصولی کیلئے مولوی عبداللہ کو لکھ دیا ہے۔وہ کچھ حاجی صاحب کو اور بقیہ احقر کو بھیج دیں گے۔مولوی اسماعیل کی طرف سے سلام مسنون۔

از: مولانا ہاشم صاحب مدظلہ:

عزیزم مولانا یوسف صاحب، بعد سلام مسنون، احقر نے آنجناب کو تحریر کردہ دونوں مکتوب گرامی بغرضِ استفادہ پڑھے۔معاف کردیں۔ دیگر مولانا ۔۔۔صاحب دامت برکاتہم پر امروز خط لکھ دیا ہے۔دیگر مجھے بہنوں پر راندیر پیسے بھیجنے تھے اس کے ساتھ مولانا کے روپے بھی قرض لے کر انشاءاللہ بروز سینیچر بھیجنے ہیں۔وصول ہونے پر میں ادا کردوں گا۔دیگر بلیک برن بھی اس کے متعلق کل خط لکھنا ہے۔والباقی عند التلاقی

☆...... 3 ......☆

1389ھجری

/

1969عیسوی

اس ناکارہ کی آمد کا مسئلہ تو دو ماہ سے بڑا معرکۃ الآراء بن رہا ہے۔ ابھی تک فیصلہ تو کوئی ہوا نہیں اور یہ ناکارہ بلاتوریہ بلا مبالغہ

کعبہ کس منہ سے جاؤگے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

کا مصداق بنا ہوا ہے۔

﴿123﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳؍محرم ۸۹ھ/ ۲۲؍ مارچ ۶۹ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب، تمہاری بخیر رسی کا تار اور لفافے کے جواب میں نرولی سے ایک مفصل خط جس میں تمہاری بھابھی کی رپورٹ بھی تھی، بولٹن کے پتے پر روانہ کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ اس کے بعد تمہارا دوسرا خط قاسم چوہان کے سلسلے میں ملا۔ میں نے مولوی عبد اللہ صاحب کو اس کے لئے مفصل لکھ دیا ہے۔ اس کی رسید جناب عبدالصمد صاحب کے خط میں لکھ چکا ہوں، امید ہے کہ وہ بھی مل گیا ہوگا۔

تمہارے بولٹن پہونچنے کے بعد کوئی خط نہیں ملا۔ اس لئے فکر ہو رہی ہے کہ کیا بات ہے؟ اپنی خیریت سے مطلع کرتے رہیں، ہاتھ کی کیا حالت ہے؟ اس سے بھی مطلع کریں نیز تیل کی مالش چل رہی ہے یا نہیں؟ اور اس سے کتنا فائدہ ہوا؟ مفصل لکھیں۔

احقر کا جانا اگر مقدر ہے تو انشاء اللہ بحری سے ہوگا۔ اس لئے کہ حضرت کا رجحان یہ ہے کہ ہر ایک اپنے پیسوں سے جاوے اور وہاں کے اخراجات کا بھی انتظام اپنے ساتھ لے کر جاوے۔ دعا کریں، اللہ پاک مدد فرماوے۔ ابوالحسن کا ٹکٹ بھی بمبئی سے ہی ہوائی کا خریدا ہے۔ بھائی طلحہ صاحب چند روز ہوئے آپ کو ایک لفافہ ارسال کر چکے ہیں، مل گیا ہوگا۔

خمیرے کی خوراک ۹ ماشہ ہے۔ بی بی سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں۔ اس کی صحت کی خبر سے بھی مطلع کریں، مولوی ہاشم صاحب اور دیگر پرسانان حال سے سلام مسنون۔ اور کیا عرض کروں؟ دعوات صالحات میں یاد رکھیں۔ میری صحت کچھ خراب ہی چل

رہی ہے، صحت کی دعا فرماویں۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ عبدالرحیم السورتی

۳؍محرم ۸۹ھ، مطابق ۲۲؍مارچ شنبہ

﴿124﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حاجی نسیم صاحب، یکے از اکابر تبلیغ، تاجر دہلی

تاریخ روانگی: ٦؍محرم الحرام ۸۹ھ [۲۴؍مارچ ٦۹ء]

[اس خط کا ابتدائی حصہ نہیں مل سکا]

... مجھے آپس کے اختلاف سے حضرت گنگوہی قدس سرہ کے وصال کے بعد سے خوب سامنے پڑے۔ اتنی کثرت سے واقعات سننے اور دیکھنے میں آئے ہیں جن کا احاطہ بھی دشوار ہے لیکن [یہ] آپس کے اختلافات اس ناکارہ [کے لئے] بہت ہی زیادہ [موجب بصیرت ہوئے]۔ چند واقعات مثال کے طور پر لکھتا ہوں:

نمبر ا: حضرت گنگوہی قدس سرہ کے پیر بھائی مولوی عبدالسمیع بدعتی سے حضرت کا شدید اختلاف [رہا] انہی کے رد میں براہین قاطعہ لکھی تھی جس میں نہایت شدید مخالفت فرمائی تھی اور شدت سے ان کے قولوں کو رد کیا ہے لیکن ایک مرتبہ وہ گنگوہ گئے تو حضرت قدس سرہ نے ان کے کھانے کی دعوت کی تھی اس میں تکلف بھی فرمایا تھا اور اس کے بعد خط کے ذریعے سے حضرت نانوتوی قدس سرہ کو ان کی آمد اور اپنی دعوت کی اطلاع بھی دی تھی اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ بہت دیر تک بیٹھے رہے، مختلف باتیں ہوتی رہیں، مگر اختلافی مسائل کا کوئی ذکر نہیں آیا۔

نمبر ۲: تقسیم سے پہلے لیگ کانگریس کے جو شدید اختلاف تھے وہ آپ سب کو معلوم ہیں۔ حضرت تھانوی قدس سرہ نے ایک رسالہ بھی جو چھپ چکا ہے تحریر فرمایا تھا جس میں لکھا

تھا کہ جو حضرت مدنیؒ سے تعلق رکھے وہ مجھ سے تعلق نہ رکھے اور بہت سخت تھا۔ لیکن اس کے باوجود حضرت مدنیؒ کی اس گرفتاری پر جو مظفرنگر اسٹیشن پر ہوئی تھی کہ دہلی میں ان کا داخلہ ممنوع تھا اور وہ قانون شکنی کرنے کے لئے دہلی روانہ ہوئے، مظفرنگر سے اتار کر جیل بھیج دیئے گئے۔ حضرت تھانوی قدس سرہ کی مجلس میں جب اس کی خبر پہونچی تو اس دن کی ظہر سے عصر تک کی مجلس اسی رنج و غم اور ملال میں گذری۔ یہ بھی فرمایا کہ مجھے تو یہ خیال نہیں تھا کہ مجھے مولوی حسین احمد صاحب سے اتنا تعلق ہے۔ کسی نے مجلس میں عرض کیا کہ حضرت گورنمنٹ نے ظلماً تو انہیں گرفتار نہیں کیا وہ تو خود ہی قانون شکنی کیلئے گئے تھے تو حضرت تھانوی قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ آپ اس سے مجھے تسلی دینا چاہتے ہیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو یزید نے قتل کے واسطے کب بلایا تھا؟ وہ بھی تو خود ہی قتال کے واسطے تشریف لے گئے تھے لیکن ساری عمر سے سارے ہی مسلمانوں کو ان کی شہادت کا رنج ہے۔ یہ گفتگو اس زمانے کے افاضات یومیہ میں مختصر چھپی ہوئی ہے، میرے پاس تو بہت تفصیل سے اس زمانے میں حاضرین مجلس نے شام ہی کو نقل کردی تھی اور شاید میرے جنگل میں اس وقت نقل پڑی ہو۔

نمبر۳: اس زمانے میں مولانا شبیر احمد صاحب مرحوم جو لیگ کے روح رواں اور حضرت مدنی قدس سرہ سے [ان کے] جتنے شدید اختلافات تھے وہ بھی ابھی تک سب ہی کو معلوم ہیں، لیکن ایک مرتبہ جیل سے خلاصی کے بعد جب حضرت مدنیؒ دیوبند پہونچے ہیں تو باوجود خدام کی شدید مخالفت کے اول مولانا شبیر احمد صاحب کے مکان پر گئے، ان سے ملاقات کے بعد اپنے مکان پر گئے۔

نمبر۴: اس ناکارہ کا گھر تو ہمیشہ مختلف الخیال حضرات کا مرکز رہا اور بقول سید عطاء اللہ شاہ مرحوم کے، جس کو انہوں نے بارہا فرمایا کہ 'کچا گھر جنکشن اور مختلف [گاڑیوں کا] پلیٹ فارم ہے'۔ لیگ، کانگریس، احرار، جمعیۃ آپس کے شدید اختلافات کے باوجود کچا گھر

سب ہی کے اکابر کی قیامگاہ رہا ہے۔ایک مرتبہ مولانا ظفر احمد صاحب دام مجد ہم، شیخ الاسلام پاکستان میرے یہاں کئی دن سے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے اور حضرت اقدس مدنی قدس سرہ کا تو مستقل معمول تھا کہ جب دیو بند سے روڑ کی لائن پر آمدورفت ہوتی تو ایک دو گھنٹے یہاں قیام لازمی تھا۔

ایک مرتبہ میں دارالطلبہ میں تھا ایک شخص نے جا کر کہا کہ حضرت مدنیؒ کچے گھر میں تشریف فرما ہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میرے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی، سر چکرا گیا۔اس لئے کہ اس زمانے میں حضرت مدنی اور مولانا ظفر احمد صاحب میں منبروں پر وہ زور شور کی مخالفانہ تقریریں ہوتیں کہ سننے سے بھی ڈر لگتا تھا۔ میں فوراً دارالطلبہ سے مدرسہ قدیم میں جہاں مولانا ظفر احمد صاحب تشریف فرما تھے گیا اور ان سے جب عرض کیا کہ حضرت جی تشریف لے آئے، کچے گھر میں تشریف فرما ہیں، آپ بغیر بلائے ہرگز نہ آویں، حضرت کا قیام صرف ایک دو گھنٹے رہے گا، حضرت کے کھانے سے فراغ اور تشریف بری کے بعد آپ کو کھانے کے لئے تکلیف دوں گا۔مولانا ظفر احمد صاحب زادمجدہم نے میری درخواست ٹھکرادی اور کہا کہ نہیں میں ابھی آؤں گا۔میں نے بہت ہی خوشامد کی۔فرمایا ہرگز نہیں، مولانا کچھ فرمائیں گے تو میں بڑی خوشی سے سنوں گا۔

ان سے مایوس ہو کر میں کچے گھر میں آیا اور حضرت مدنیؒ سے عرض کیا کہ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب بھی آئے ہوئے ہیں میں نے ان سے یہ کہہ دیا کہ حضرت کے تشریف لے جانے کے بعد آنا۔حضرت نے فرمایا 'کیوں؟ ان کو بلاؤ'۔حضرت یہ الفاظ فرما ہی رہے تھے کہ مولانا ظفر احمد صاحب بھی مکان میں داخل ہوئے۔حضرت مدنیؒ نے کھڑے ہو کر مصافحہ فرمایا اور فرمایا کہ 'ابوالدیک کب سے آئے ہوئے ہیں؟' حضرت مدنی قدس سرہ اس دور اختلاف سے پہلے یا ہمیشہ مولانا ظفر احمد صاحب کو بے تکلف یا تعلقات کی قوت کی بنا پر 'ابوالدیک' فرمایا کرتے تھے۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ جب مولانا ظفر احمد صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے عزیز مولوی عمر احمد عثمانی پیدا ہوئے تو کسی نے ان کا تاریخی نام 'مرغ محمد' بتلایا تھا۔ حضرت مدنی قدس سرہ کو سہارن پور کی آمد پر مولانا ظفر احمد صاحب کی موجودگی میں جب یہ تاریخی نام معلوم ہوا تھا تو ابتداءً حضرت نے ان سے فرمایا تھا کہ 'اچھا ابوالدیک آئے ہیں؟' اور یہ فقرہ اکثر ملاقات پر لفظوں میں آجایا کرتا تھا۔ اس دن بھی حضرت نے مذاقاً یا تفریحاً اس لفظ سے ابتدا کی تھی۔ میں نے جلدی سے دستر خوان بچھایا۔ دونوں اکابر نے کھانا کھایا، بہت انبساطی گفتگو رہی۔ اختلافی مسائل کا ذرا بھی ذکر نہیں آیا۔

حضرت مدنی قدس سرہ کی تشریف بری کے بعد مولانا ظفر احمد صاحب نے ارشاد فرمایا کہ 'کھلا مٹھائی!' میں نے کہا بالکل حق ہے مگر مٹھائی کے زیادہ مستحق تو حضرت اقدس ہیں کہ کوئی ڈانٹ نہیں پلائی۔ مولانا نے فرمایا کہ 'حضرت اگر ڈانٹ فرماتے تو بڑی انبساط سے سنتا کوئی جواب نہ دیتا'۔ یوں فرمایا کہ 'حضرت کی عقیدت یا محبت میں اللہ کا فضل ہے کوئی کمی نہیں ہے لیکن اس لیگ اور کانگریس کے مسئلے میں ہمیں اصولی اختلاف ہے۔ کانگریس کو ہندوؤں کی تنگ نظری کی وجہ سے مسلمانوں کیلئے مہلک سمجھتے ہیں۔ اس میں حضرت مدنی دام مجدہم کی مخالفت پر مجبور ہیں کہ مسلمانوں کو اس سے روکنے کی کوشش کریں'۔

نمبر۵: حضرت تھانوی اور حضرت مدنی نوراللہ مرقدہما کا اختلاف لیگ اور کانگریس کا ابھی تک سب ہی کو معلوم ہے اور میرے رسالے الاعتدال میں جس کی تالیف ہی اس مصیبت کے دوران ہوئی تھی اس کا کچھ اجمالی حال آگیا ہے۔ حضرت تھانویؒ کے متعلق آپ نمبر۲ میں دیکھ چکے ہیں۔ حضرت مدنی قدس سرہ کثرت سے تھانہ بھون حاضر ہوتے اور جب کبھی یہ نالائق گستاخانہ طور پر تھانہ بھون تشریف لے جاتے ہوئے یوں عرض کرتا کہ کیا پٹنے کو جی چاہ رہا ہے تو حضرت مدنی قدس سرہ بہت ٹھنڈا سانس بھر کر یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ

’مقدر سے اکابر میں حضرت کے سوا کوئی رہا ہی نہیں۔ حضرت سہارنپوری بھی چل دیئے، حضرت دیوبندی بھی چل دیئے۔ اب تو جماعت کے بڑے مولانا ہی ہیں، جو فرمائیں گے سنوں گا‘۔

حضرت مدنی اپنے خاص خاص مریدین کو حضرت تھانوی کی خدمت میں بعض مرتبہ خود پیش کرتے۔ چنانچہ مولانا عبد الباری صاحب ندوی، مولوی عبد الماجد دریابادی حضرت مدنی ہی سے بیعت ہیں اور انہوں نے ہی حضرت تھانویؒ کی خدمت میں پیش کیا تھا، اور بھی بہت سے قصے اس دور کے معلوم ہیں کہاں تک لکھے جاویں۔

نمبر۶: مجھے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ، چچا جان نور اللہ مرقدہ کو تو ہمیشہ دیکھنے کی نوبت آئی کہ اپنے سخت مخالفین کے ساتھ وہ مدارات و برتاؤ ہوتا تھا کہ دیکھنے والوں کو دوستوں کا شبہ ہوتا تھا۔ میرے والد صاحب کا ایک شخص جانی دشمن مدرسہ ہی میں رہتے تھے، ہر وقت آبرو ریزی کی فکر میں رہتے تھے لیکن جب والد صاحب کے یہاں آتے تھے تو کھانے کا وقت ہو یا چائے کا، بہت شفقت سے ان کو شریک کرتے تھے۔ اللہ کی شان کہ والد صاحب کے صبر کا اثر پڑا اور وہ صاحب حضرت قدس سرہ کے یہاں سے بھی ایک مرتبہ معتوب ہوئے اور سخت معتوب ہوئے۔

یہ ناکارہ اس وقت میں اپنے حضرت کا کاتب تھا، ڈاک لکھ رہا تھا۔ میں نے ان کی بڑی اخلاص سے سفارش کی۔ حضرت کو سارے واقعات خوب معلوم تھے۔ حضرت نے بڑے تعجب سے ارشاد فرمایا تم بھی اس کی سفارش کرتے ہو۔ اس سیہ کار نے بڑے اخلاص سے عرض کیا تھا کہ **حضرت کی ناراضگی سے اس کا دین برباد ہو جاوے گا**۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میری اس سفارش سے میرے حضرت قدس سرہ کے چہرۂ انور پر انبساط محسوس ہو رہا تھا۔

نمبر۷: اپنے اکابر کے اس نوع کے واقعات بہت ہی کثرت سے میرے علم میں ہیں لیکن اس سے اوپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کما ھو اھلہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی

سیرت بھی یہی بتلاتی ہے کہ **مخالفین کے ساتھ معاشرت اور برتاؤ میں تشدد نہ ہونا چاہئے۔ مخالفت کا اظہار دوسری چیز ہے جو شرعی حدود میں ضروری ہے لیکن مدارات دوسری چیز ہے۔**

بخاری شریف میں ابوالدرداءؓ کا ارشاد ہے کہ إنا لنكشر في وجوه اقوام وإن قلوبنا لتلعنهم کہ ہم بعض لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں حالانکہ ہمارے دل ان کو لعنت کرتے ہیں، یعنی ان کے فسق وفجور کی وجہ سے دل سے نفرت ہوتی ہے مگر خندہ پیشانی سے دینی مصالح سے پیش آنا پڑتا ہے۔ **جب فاسق فاجروں کے ساتھ یہ حال ہے تو مسلمانوں کے ساتھ تو بطریقہ اولیٰ انبساط اور خندہ پیشانی مدارات سے پیش آنا بطریق اولیٰ معلوم ہوگیا۔** بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے کہ خالط الناس ودينك لاتكلمنه ،یعنی لوگوں سے میل جول رکھو مگر اپنے دین کو زخمی نہ کرو۔ مطلب صاف ہے کہ **مدارات ضروری ہے مداہنت ہرگز نہیں چاہئے۔ یعنی ان کی خاطر میں کسی بے دین کی بات کو دینی کہنے لگو، یا ان کے خاطر میں ناجائز امور کے اوپر سکوت ,تو نہیں۔ لیکن یہی مطلب ہے کہ اپنے دین کو زخمی نہ کرو۔ مدارات اور چیز ہے ، مداہنت اور چیز ہے۔ اس میں فرق ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔**

اس جگہ بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ سے ایک لمبی چوڑی حدیث نقل کی گئی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کی حاضری کی اجازت پر حضور نے فرمایا اجازت دے دو، بہت برا آدمی ہے۔ جب وہ حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے بہت ہی نرمی سے اس سے باتیں کیں۔ جب وہ چلا گیا تو اماں جی [سے] کب سکوت ہو سکے تھا، عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کے آنے سے پہلے تو آپ نے فرمایا تھا بہت برا آدمی ہے اور آنے پر ایسی گفتگو کی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ 'بدترین آدمی وہ ہے جس کو لوگ اس کی بدکلامی کی وجہ سے چھوڑ دیں'۔

حضورﷺ کا اس کی آمد سے پہلے برا آدمی کہنا یہ اپنے دوستوں کو متنبہ کرنا تھا کہ حضور کی اس گفتگو سے لوگ اس کو مخلص نہ سمجھ جاویں۔ کوئی ایسی بات اس کے سامنے نہ کہہ دیں جو برے آدمیوں کے سامنے کہنی مناسب نہ ہو اور حضورﷺ کی گفتگو سے اس کو معتمد نہ سمجھا جاوے۔ اسلئے **ایسے لوگوں کے متعلق اپنے لوگوں کو متنبہ کر دینا اور چیز ہے۔** اور اپنے مخصوص لوگوں کو ضرور متنبہ کر دینا چاہئے کہ فلاں شخص معتمد ہے، فلاں نہیں۔ **لیکن سخت کلامی یا کوئی آبروریزی کی بات یا اس قسم کی کوئی چیز یہ سیہ کار ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اسی پر خود عمل کی کوشش کرتا ہے، اسی پر اپنے بڑوں کو پایا ہے، یہی اپنے دوستوں کو وصیت ہے۔**

میرا یہ خط راز نہیں اپنے مخصوص دوستوں کو دکھلانا چاہیں تو بہت شوق سے دکھلا دیں، بلکہ میرا تو دل چاہتا ہے کہ مختلف جماعتوں کے اکابر سمجھ دار [حضرات] کو ضرور دکھلا دیں۔ شاید اس شدت میں جو آج کل اپنے یہاں پیش آ رہی ہے کچھ کمی آ جاوے،

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۶ر محرم الحرام ۸۹ھ

﴿125﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷ر محرم الحرام ۸۹ھ [۲۵ر مارچ ۶۹ء]

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم، بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ احقر نے آپ کو گھر سے بولٹن کے پتے پر ایک لفافہ لکھا تھا۔ اس کے بعد سہارنپور سے عبدالصمد کے خط پر اور عزیز محمد کے خط میں بھی کچھ لکھا تھا لیکن کئی روز سے آپ کا کوئی خط نہیں

آیا جس سے فکر ہے۔کل حضرت کو آپ کا خط ملا جس سے خیریت اور ملازمت کے شروع ہو جانے سے مسرت ہے۔

تمہارا رقم والا خط مل گیا تھا میں نے کئی روز ہوئے مولوی عبداللہ صاحب کو ان روپوں کی وصولی کیلئے لکھا تھا اور حاجی یعقوب صاحب کو ۶۰۰ ارسال کر دینے اور والدہ والے گھر بھیج دینے کیلئے اور ۵۰ چھوٹی خالہ کیلئے اور ۵۰ احقر کیلئے منگوائے تھے لیکن آج ۲۶/ مارچ تک ان کا کوئی جواب ہی نہ آیا۔ پتہ نہیں کیوں؟ بقیہ ۴۰۰ میں نے ان کے پاس امانت رکھنے کو لکھا تھا جیسا کہ میں اگلے خطوں میں بھی لکھ چکا ہوں کہ میرا جانا ابھی تک طے نہیں ہوا کہ ہوائی جہاز سے ہوگا یا بحری سے۔اگر بحری سے ہوا تو عبدالرحمٰن والے ۲۰۰ ملا کر ۶۰۰ ہوئے۔ بقیہ ۴۰۰ مجھے تلاش کرنے ہوں گے۔اور حضرت فرما رہے ہیں کہ اپنے پیسوں سے آؤ اور وہاں آ کر اپنا کھاؤ اور سارا خرچ اپنے ذمے رکھو, اگر وسعت ہو تو آؤ ورنہ نہیں۔

مولوی اسماعیل حسان اور احقر فکر مند ہیں کہ اب کیا صورت ہوگی؟ اس لئے کہ وہاں کا خرچ بہت زیادہ ہے اس لئے کہ مہنگائی بے انتہا ہے اور انتظام آتا ہے نہیں اس لئے فکر میں ہیں۔آپ کے خط کا بھی کئی روز سے شدید انتظار ہے لیکن اس کے بھی کچھ آثار اب نظر نہیں آ رہے ہیں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے غیب سے کوئی مدد فرمائے ورنہ بصورت مجبوری کیا کر سکتے ہیں۔

بی بی کی طبیعت کیا خراب ہے؟ اس کی تفصیل اگر ہو سکے تو لکھیں۔احقر کا کچھ ارادہ گھر جانے کا بھی ہو رہا ہے کہ کچھ دنوں کے بعد گھر جا کر کوئی انتظام ہو سکے تو اس کی کوشش کروں۔اب دیکھئے کیا ہوتا ہے۔آپ کی صحت اور پریشانی کی طرف اکثر خیال لگا رہتا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کی ہر نوع کی مدد فرماوے، آپ کو بہت زیادہ خوش وخرم رکھے اور آپ سے اپنے دین کا کام لے اور اپنے قرب سے آپ کو بیش از بیش نوازے۔

میرا کچھ کچھ خیال یہ ہورہا ہے کہ اگر حاضری مقدر ہے تو کچھ دنوں کیلئے اگر بسہولت ممکن ہوتو لندن آمد ہوجاوے تو آپ سے ملاقات بھی ہوجاوے اور کچھ دنوں آپ کے ساتھ رہ کر پھر واپسی ہوجاوے۔ احقر کی صحت بھی خراب ہی چل رہی ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ وہاں کی آب وہوا سے اللہ کرے صحت وقوت نصیب ہوجاوے۔ اس کیلئے اگر آپ کے ذہن میں کوئی صورت اس کی ہوسکتی ہو اور اس کے متعلق کوئی انتظام ہوسکتا ہوتو آپ احقر کو بھی لکھیں اور حضرت کو بھی براہ راست لکھیں کہ کچھ دنوں کے واسطے اس کو یہاں ضرور بھیجیں لیکن میرے نام کے خط میں میرے خط کے جواب کے طور پر نہ لکھیں۔

اس کا خیال رکھیں اور یہ سب باتیں جب ہی ہیں جب تمہیں مناسب بھی معلوم ہو۔ اگر خدانہ کرے نامناسب معلوم ہوتو پھر مجھے مطلع فرماویں اور ارادہ ملتوی کردیں۔ لیکن براہ کرم احقر کے خطوط کا جواب جلدی دینے کی کوشش کریں۔ اس لئے کہ احقر کو انتظار بھی رہتا ہے اور فکر بھی۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم سورتی، ۷ر محرم الحرام

شیخ جی بھائی طلحہ حسان سلام عرض کرتے ہیں۔

﴿126﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷ر محرم الحرام ۸۹ھ [۲۵ر مارچ ۶۹ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم ورقاکم علی المراتب العلیا۔ بعد سلام مسنون، محبت نامہ جس پر روانگی کی تاریخ تو جناب نے تحریر نہیں فرمائی، دور کے خطوں پر تو ضرور ہونی چاہئے، البتہ میرے پہلے خط کی رسید ہے جس کے پہونچنے کی بہت مسرت ہوئی۔ اس کے بعد

جناب عبدالصمد صاحب کے خط میں ۲۸ ذی الحجہ کو ایک خط آپ کے نام لکھا اس کے بعد عزیز محمد سلمہ کے ایر لیٹر پر ۱/۴ [ایک چوتھائی] ۳ محرم کو لکھا، خدا کرے یہ سب پہونچ گئے ہوں۔

تمہارے اس محبت نامے سے جو کل پہونچا تمہارے اپنے کام میں لگ جانے کی خبر سے بہت مسرت ہوئی، اللہ مبارک کرے۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تمہاری وجہ سے مولوی ہاشم صاحب کو علیحدہ ہونا نہیں پڑا بلکہ اس مدرسہ کی ماتحتی ہی میں کام میں لگ گئے۔ امید ہے کہ حفظ قرآن کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہوگا۔ یہ تو بہت ہی مبارک سلسلہ ہے امید ہے کہ عربی فارسی کے سلسلے کا بھی کام شروع ہو گیا ہوگا۔

جن کاغذات کے فوٹو آپ لائے تھے ان کی اب اس ناکارہ کے لئے تو ضرورت ہے نہیں۔ اس لئے کہ اب ہر دن موت سے بہت ہی قریب ہوتا جارہا ہوں۔ جتنے تم لائے تھے میرے لئے وہی بہت کافی تھے۔ ان کو کئی کئی دفعہ سنا، بقیہ کی جب تک تکمیل ہوگی یہ ناکارہ معلوم نہیں کس عالم میں ہوگا۔ البتہ الحاج خورشید عبداللہ صاحب کے متعلق فکر وخیال ضرور لگا رہتا ہے اس لئے کہ رمضان سے قبل ہی متعدد خطوط میں ان کے متعلق کچھ شکایات سننے میں آئیں اور حج کے ایام میں حجاز کے خطوط سے بھی ان کی ناراضگی معلوم ہوئی۔ اب امید ہے کہ وہ واپس آگئے ہوں گے۔

ان سے کہہ دینا کہ ہم لوگ تو نجی خطوط اور بلکہ مطبوعہ اشتہارات تک میں گالیاں سنتے رہتے ہیں تم سے ایک خط کا تحمل نہ ہوا۔ **ایسی معمولی چیزوں میں آدمی کو اتنا متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ دین کا کام نہایت اخلاص سے کرتے رہنا چاہئے اگر دین کا کام اس وجہ سے کیا جائے کہ لوگ تعریفیں کریں تو اپنی محنت کو ضائع کر دینا ہے۔ برا کہنے والے اپنے کہنے کے عنداللہ ذمہ دار ہیں۔** رسالہ اعتدال ان کی یا کسی کی ملک نہ کریں، ملک میں تو اپنی ہی رکھیں، جس کسی کو دیں دیکھنے کے واسطے مستعار دیں اس لئے کہ تمہاری ملک میں رہنے سے زیادہ

لوگوں کو دیکھنے کا موقعہ مل جائے گا اور کوئی دوسرا لے لے گا تو اس کے پاس محبوس ہو جائے گا۔

تمہارا خواب تو کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ میرے قرب کے بجائے تم نے ہمیشہ دور ہی سے مجھ پر شفقت فرمائی، یہ تو تمہارے ہی اپنے معمول کا منظر تمہیں دکھایا گیا۔ ٹکٹ کے سلسلے میں میرے دریافت کرنے کا مقصد یہ تھا کہ کوئی صورت تمہاری طرف سے ایسی نہیں ہونی چاہئے جس سے کسی سے سوال سمجھا جاوے۔ بغیر سوال، بغیر اشراف نفس اگر وہ لوگ خود اصرار کریں تو مضائقہ نہیں۔ **سوال یا اشراف نفس سے جو مال حاصل ہوتا ہے اس میں برکت نہیں ہوتی اور بغیر سوال اور بغیر اشراف نفس کے جو مال حاصل ہوتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے۔** تمہارے قرض کی طرف سے بہت فکر ہے، اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس کو ادا کرادے۔

اس ناکارہ کے سفر عمرہ کا مسئلہ اب تک بھی حل نہیں ہوا، معلوم نہیں کہ مقدر ہے یا نہیں، کچھ نہ کچھ اشکالات پیش آتے رہتے ہیں، اب یہ سن رہا ہوں کہ مولانا انعام الحسن صاحب وغیرہ احباب کی رائے میرے عمرہ پر جانے کی بھی نہیں ہے۔ ٹکٹ ویزہ وغیرہ میرا اور ابوالحسن کا اس وقت مکمل تھا اور اس وقت یہ بتایا گیا تھا کہ ساری چیزیں تیار ہیں روانگی کے وقت تجدیدی دستخطوں کی ضرورت ہوگی، مگر اب سن رہا ہوں کہ داخلہ پرمٹ وغیرہ سب دوبارہ مکہ سے منگوانے پڑیں گے، اس لئے میں نے سابقہ خط میں یہ لکھا تھا کہ اتنے میرا پہونچ جانا معلوم نہ ہو آپ ہرگز ارادہ نہ کریں۔

عزیز عبدالرحیم کے تو تین ٹکٹ آئے رکھے ہیں مگر عزیز موصوف کی نیت میں فتور ہے یہ کچھ مجھے ایسی پٹی پڑھاتا ہے اور مصالح بتلاتا ہے کہ تیرے ساتھ جانا تو میرے لئے مناسب نہیں ہے تیرے جانے کے بعد بحرین وغیرہ سے انشاءاللہ پہونچ جاؤں گا، **زندہ باد گجرات۔**

تمہاری اہلیہ کی بیماری کا واقعی بہت فکر ہے۔ میرے ذہن میں تو واقعی یہ تھا کہ تمہارے پہونچنے پر سارے امراض ختم ہو گئے ہوں گے اس لئے کہ طبی وڈاکٹری اصول

متفقہ یہ ہے کہ اصل دافع مرض طبیعت ہے جب وہ ابھرتی ہے تو امراض دفع ہوجاتے ہیں اور جب وہ گرتی ہے تو جسمانی امراض بہت جدید جدید پیدا ہوتے ہیں۔خود اپنی ذات پر بھی ہمیشہ اس کا تجربہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔اس سے فرمادیں کہ براہ راست خط کا ارادہ ہرگز نہ کریں۔

اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں نیز مولوی ہاشم صاحب سے، اپنی کمیٹی کے ارکان سے بھی۔ یہ ناکارہ ان سب کیلئے اور آپ کے مدرسہ کیلئے دل سے دعا گو ہے۔اللہ جل شانہ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

۷/محرم الحرام ۸۹ھ مطابق ۲۶/مارچ، چہارشنبہ

﴿127﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/محرم ۸۹ھ [۲/اپریل ۶۹ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ، بعد سلام مسنون، ۲۴/مارچ کو تمہیں ایک ائر لیٹر لکھ چکا ہوں امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔تمہاری والدہ کے افریقہ سے اور خالہ کے سورت سے عزیز عبدالرحیم کے نام شدید تقاضے کے خطوط پہونچے کہ ۱۲/پریل کو تمہاری ہمشیرہ اوران کے شوہر بمبئی پہونچ رہے ہیں فوراً بمبئی جاکر ان کا استقبال کرو۔وقت بہت تنگ تھا اور ریزرو کا وقت نہیں رہا تھا اس لئے وہ یکشنبہ دوشنبہ کی درمیانی شب میں فرنٹیر میل سے بندہ کے تقاضا پر سورت کیلئے روانہ ہوگئے۔

دوشنبہ کو حاجی یعقوب صاحب کا کارڈ عزیز مولوی اسماعیل کے نام پہونچا۔اس

میں عبدالرحیم کے نام یہ پیام تھا کہ افریقہ کے جس جہاز کی تم نے تحقیق پوچھی ہے وہ ۵/اپریل کو بمبئ پہونچے گا، بہت قلق ہوا کہ ۲/اپریل کی غلط اطلاع پر سیکنڈ کلاس میں سفر کرنا پڑا۔ آج کی ڈاک سے عبدالرحیم کا لفافہ پہونچا۔ اس کو بھی گھر پہونچ کر اطلاع ملی ہے کہ جہاز پانچ کو آرہا ہے اور اس نے ۴ کو بمبئ پہونچنا لکھا ہے۔ چونکہ اس ناکارہ کے سفر حجاز کا مسئلہ ابھی تک طے نہیں ہوا اس لئے میں نے اس کو یہاں آنے کو منع کر دیا ہے کہ ۲۰/اپریل کو ایک جوابی کارڈ سے تحقیق کرلیں کہ اگر بندہ کا سفر طے ہوجاوے تو وہ بجائے یہاں آنے کے مجھ سے بمبئ مل لیں اور ملتوی ہوجاوے تو اس کے بعد یہاں آجاویں۔

اس نے یہاں آنے کی صورت میں اپنی اہلیہ کو دوبارہ ساتھ لانے کو لکھا ہے اس پر میں نے منع کر دیا کہ جب ایک بار تجربہ ہوچکا ہے کہ جب اس کا دل یہاں نہیں لگا تو دوبارہ اتنی مشقت اور خرچ کی ضرورت نہیں۔ اس کو میں نے آج کے خط میں یہ بھی لکھوادیا کہ عزیز یوسف کی اہلیہ کے متعلق جو سعادت کی خبریں اب تک سننے میں آئی ہیں ان سے اس کے متعلق تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاید اس کا فقیروں کے گھر جی لگ جاوے البتہ یہ اشکال ضرور ہے کہ جب تمہاری اہلیہ گاؤں کی رہنے والی ہے اس کا دل نہیں لگا تو لندن کی شہزادی کا دل کہاں لگے گا۔ لیکن عزیز یوسف کی بیماری کے زمانے میں اس کے صبر وسکون اور رضا بر قضاء کے خطوط بندہ کے پاس اور عزیز یوسف کے پاس پہونچے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی۔ اس کو سلام مسنون کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کو صحت وقوت عطاء فرماوے۔

اس ناکارہ کے سفر کا مسئلہ ابھی تک طے نہیں ہوا۔ عزیز ان کی واپسی ۱۴ اپریل کو نظام الدین ہورہی ہے اس کے بعد کچھ طے ہوگا۔ گرمی کی شدت شروع ہوگئی ہے اور اس کا اثر دوران سر کی صورت میں محسوس ہورہا ہے لیکن علی میاں میرے ساتھ لے جانے پر بہت اصرار کررہے ہیں اگر میرا سفر ہوا بھی تو عزیز عبدالرحیم میرے ساتھ آنے کا ارادہ نہیں کررہا

ہے اگر چہ اس کے پاس تین ٹکٹ آئے ہوئے ہیں جن کا حال تمہیں بھی معلوم ہے مگر اس کا خیال ہے اور یہ صحیح ہے کہ بمبئی تا جدہ ہوائی جہاز سے جانے میں تقریباً پانچ ہزار کے قریب خرچ ہے۔ اس لئے اس کا اردہ میرے چلے جانے کے بعد عزیز مولوی اسماعیل کے ساتھ بحرین کے راستہ سے ہو رہا ہے۔

تمہیں بھی میں پہلے منع کر چکا ہوں کہ محض میرے جانے کی اطلاع سن کر جانے کا ارادہ ہرگز نہ کریں۔ پہونچنے کی خبر کے بعد اختیار ہے اگر چہ میرا مشورہ یہی ہے کہ ابھی ارادہ نہ کریں سابقہ قرضے ابھی بہت باقی ہیں۔ مدرسہ کا حرج بھی پہلے بہت ہو چکا ہے اگر حیات مستعار ہے اور مقدر ہے تو کبھی ساتھ سفر ہو ہی جائے گا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۸۹ھ، ۱۵؍محرم الحرام

از راقم سلام مسنون

﴿128﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱؍محرم ۸۹ھ [۱۸؍ اپریل ۶۹ء]

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، محبت نامہ مؤرخہ ۱۵؍محرم پنج شنبہ پہونچ کر موجب منت و مسرات ہوا۔ اس ناکارہ کے خط میں عمرہ کی نفی مجھے تو یاد نہیں۔ غالباً یہ ضرور لکھا ہوگا کہ بہت سے احباب ہند و پاک کے اس ناکارہ کے نہ جانے کے حق میں ہیں مگر حجازی احباب کے خطوط بھی بہت کثرت سے آ رہے ہیں اور بعض حجاج بھی اپنے جہاز مؤخر کر رہے ہیں اس لئے میری تو خواہش یہ ہوگئی تھی کہ آخر ذوالحجہ یا شروع محرم میں چلا جاؤں مگر قانونی مشکلات

سے تم بھی خوب واقف ہو روز روز نئی نئی چیزیں پیدا ہو رہی ہیں اس وجہ سے یہ لکھ دیا ہوگا کہ معلوم نہیں مقدر ہے یا نہیں۔ اپنی سیئات سے تو امید کم ہے۔

ڈیوز بری کے اجتماع کی خبر سے بہت مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت خیر وخوبی کے ساتھ پورا فرماوے۔ حافظ پٹیل صاحب کی حج سے بخیر واپسی سے بہت مسرت ہے اگر ملاقات ہو یا خط لکھیں تو بندہ کی طرف سے حج وزیارت پر مبارک باد پیش کردیں اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ یہ بھی لکھ دیں کہ عزیزم مولوی انعام اور دیگر مبلغین کے خطوط جو مکہ مکرمہ سے بہت کثرت سے آئے جن میں آپ کی مساعی جمیلہ اور تبلیغی کام میں انہماک [کی خبریں تھیں ان] سے بہت ہی مسرت ہے۔ اللہ مبارک فرماوے، حاسدین کے شرور سے حفاظت فرمائے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارے یہاں درجہ حفظ شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے اور تمہارے لئے صدقۂ جاریہ بناوے۔ تمہارے لئے اور تمہارے مدرسہ کیلئے دل سے دعا گو ہوں۔ اس سے بھی مسرت ہے کہ عربی فارسی کی کتابوں [کی] آمد پر یہ بھی شروع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔ تمہارے مدرسہ وغیرہ کی تعمیر [کا] حال میرے خط میں تو نہیں تھا مگر عزیز عبدالرحیم کا جو آج ہی پہونچا۔ اس میں تمہارے خالہ کے نام خط کے حوالہ سے تھا کہ تم آج کل تعمیر میں مشغول ہو۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، کام کرنے والوں میں اخلاص عطا فرماوے اور مدرسہ کو ہر نوع کی مادی اور روحانی ترقیات سے نوازے۔

تم نے درجہ حفظ میں جو گیس کا حال لکھا اس سے بڑی حیرت اور فکر وقلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہاری اور سب دوستوں کی ہر نوع کے حوادث سے حفاظت فرماوے۔ آئندہ کے لئے اس حجرہ میں جس کے نیچے گیس کی مشین ہے بود وباش سے بہت اہتمام سے احتراز کیا جاوے اگر وہاں کے حالات مناسب ہوں تو بندہ کے خیال میں اس حجرہ کو سب طرف بلا کیواڑوں کے دروازے کھول کر خوب ہوادار بنادیا جاوے۔

جناب ابراہیم پاشا صاحب بھوپالی کے مقدمہ سے بہت ہی فکر و قلق ہے اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماوے۔ آیت کریمہ اور درود شریف کی کثرت کی تاکید کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپیل میں ان کو کامیاب فرماوے۔ اپیل کی تاریخ کے وقت آیت کریمہ کا ختم اگر مدرسہ میں کرادیں تو بہت مناسب ہے۔ آیت کریمہ اور درود شریف کی ان کو بہت تاکید فرماتے رہیں۔

تم نے اپنے ٹکٹ اور غیبت کی تنخواہ کے متعلق جو کچھ کیا بہت اچھا کیا اپنی تنخواہ میں سے اس ناکارہ کے حصہ کی رقم نہ یہاں بھیجیں اور نہ کہیں اور، بلکہ اس وقت تو تمہارا قرضہ مقدم ہے جو حقیقت میں میرا ہی قرضہ ہے اور اس میں جو ادا کروگے وہ بھی گویا میرا ہی ہدیہ ہے۔ قرضہ کے بعد تمہاری اور اہلیہ کی ضروریات سے اگر واقعی زائد ہو تو مجھے تمہارے ہدیہ قبول کرنے سے انکار نہیں۔

اس ناکارہ کا مکہ مکرمہ کا پتہ مدرسہ صولتیہ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ مکہ مکرمہ ہے مگر ابھی تو جانا ہی طے نہیں کہ مقدر ہے یا نہیں اور اگر جانا ہے تو کب۔ اگر اسباب مساعد ہوگئے کاغذات کی تکمیل ہوگئی تو ابھی تک تو ۲۵ اپریل تک خیال ہے۔ اس لئے کہ اس ناکارہ کو تنہا سفر بہت مشکل ہے اور علی میاں کو مدینہ یونیورسٹی کے اجتماع کی ۱۰ صفر کی دعوت ملی ہے اگر ان کے ساتھ جانا نہ ہوا تو اس ناکارہ کو تنہا سفر بہت مشکل ہے یہ تو معلوم ہوگیا ہوگا کہ عزیز عبد الرحیم ۳۱ مارچ سے اپنے گھر گیا ہوا ہے۔ میں نے اس کو منع کردیا ہے کہ جب تک میرا سفر یا التواء طے نہ ہو یہاں نہ آویں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۲۱ محرم، ۸۹ھ

از راقم سلام مسنون، ایک ضروری بات یہ ہے کہ محمد کے ہاتھ احقر نے دو کتابیں بھیجی تھیں، ایڈیٹر فاران مولوی موسیٰ کیلئے ایک اشاعت اسلام اور دوسری شہادت الاقوام۔

وہ محمد نے پہونچائیں یا نہیں اور مولوی موسیٰ کے کچھ پیسے بچے ہوئے ہیں، اس کا کیا کیا جاوے، ان سے معلوم کرلیں ان کو خط لکھا تھا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ حضرت اقدس مدظلہ کا جانا بظاہر طے شدہ ہے والأمر بیدا للہ، اور تو کیا عرض کروں، احقر کا پاسپورٹ بھی بن گیا ہے دیکھیں آگے کیا ہوتا ہے۔ دعاء کی درخواست ہے کہ سیئات مانع نہ بنیں۔ قاری صاحب وغیرہم سے بھی سلام مسنون۔

﴿129﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۱رمحرم ۸۹ھ [۱۸راپریل ۶۹ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے تمہارا بمبئی سے لکھا ہوا کارڈ ملا۔ تم نے لکھا کہ تین خط اس سے پہلے لکھ چکا ہوں مگر تعجب ہے کہ جواب نہیں ملا۔ اس سے حیرت ہے کہ تم تک کوئی خط نہیں پہنچا۔ تمہارے ہر خط کا جواب لکھ چکا ہوں۔ ایک لفافہ بھی بھیج چکا ہوں جس میں حکیم عبدالرشید اور ڈاکٹر اسماعیل کے پرچے بھی تھے۔

پرسوں کی ڈاک سے عبدالحفیظ کی ایک رجسٹری تمہارے نام آئی تھی میں نے تو اس خیال سے کھولی تھی کہ میرا کوئی پرچہ اس میں ہوگا میرے نام کا تو کوئی پرچہ اس میں نہیں ملا۔ مولوی یونس، حسان، ابوالحسن، حبیب اللہ کے نام پرچے تھے جو ان تک پہنچا دیئے گئے۔ تمہارے نام کا پرچہ اس خط کے ساتھ ارسال ہے۔ نیز شبیر انگار کا بھی لفافہ آیا تھا اس میں بھی ایک پرچہ تمہارے نام تھا وہ بھی ارسال ہے۔ تمہارے پتے کا کارڈ اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ لفافہ پہلے سے تیار رکھا تھا۔

اس سے مسرت ہوئی جو حاجی دوست محمد نے بتلایا کہ بغیر کفالت نامہ کے پی فارم

پاس کردیں گے۔تم نے بجائے بمبئ سے ٹکٹ خریدنے کے عبدالحفیظ کے ٹکٹ کے استعمال کی جو مصلحت بتلائی ہے اس میں ایک لفظ لکھا ہے کہ اگر اس کے دام واپس بھی کرنے پڑے تو جلدی نہیں۔ یہ 'اگر' تو میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اپنی طرف سے تو اشرافِ نفس نہیں ہونا چاہیئے۔بے طلب اگر اللہ تعالیٰ کچھ عطا فرمائے تو مضائقہ نہیں۔

دونوں ٹکٹ میں فرق بھی ۷۰۰ کا نہیں ڈیڑھ ہزار کا ہے۔سعودی ٹکٹ تقریبا پانچ ہزار کا آتا ہے اور ہندی ساڑھے تین ہزار میں۔اس کے علاوہ وہاں کے قیام کا مسئلہ بھی مشکلات کا ہے۔ بغیر حج کے ضابطہ کی اجازت تو صرف پندرہ یوم کی ہی ہوتی ہے, آگے مقدر۔اس لئے مشورہ تو یہی ہے کہ مولوی اسماعیل کے ساتھ بحرین سے آویں لیکن یہ حکم نہیں جس طرح مناسب سمجھیں۔

شوق سے تمہارے ساتھ جانے میں میرے لئے تو سہولت ہے ہی اگر چہ خود میرا مسئلہ ابھی تک طے نہ ہوسکا۔اس لئے کہ قانونی دشواریاں ہر ہر قدم پر آرہی ہیں۔بمبئ والے اپنی رائے پر چلتے ہیں، مکہ والے اپنی رائے پر۔میرے تقاضوں پر کل مکہ سے تار آیا جس میں انہوں نے میری جدوجہد کے بغیر میرا ویزہ بھیج دیا۔مگر ویزہ کی ضرورت نہ تھی, داخلہ پرمٹ کی تھی۔اسی کے متعلق بار بار لکھا گیا مگر بھیجا نہیں۔اللہ جانے جانا مقدر ہے یا نہیں۔

عزیز یوسف کی رقم موصول ہونے سے بہت مسرت ہوئی۔عزیز یوسف کا خط میرے پاس بھی آیا تھا مگر جواب کا ابھی تک وقت نہیں ملا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل۔۲۱ محرم

اہلیہ اور خالہ اور جدید مہمانوں سے سلام مسنون

﴿130﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷رمحرم ۸۹ھ [۱۴راپریل ۶۹ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہاری اہلیہ کی بیماری نے بہت ہی متفکر بنادیا۔ ٦ ماہ تمہاری بیماری نے پریشان رکھا۔ اس سے نجات ملی تو اہلیہ محترمہ کی بیماری کا فکر سوار ہوگیا۔ اس ناکارہ کے سفر کا مسئلہ ایک ماہ سے زیر بحث ہے۔ بار بار تاریخیں تجویز ہوتی ہیں اور ملتوی ہوتی ہیں۔ اب آخری تجویز ۲۶راپریل کو دہلی سے طیارہ سے اور ۲۹ کو بمبئی سے ہے۔ عزیز عبدالرحیم بھی ساتھ جانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے مگر کاغذات ابھی تک نہ میرے مکمل ہوئے اور نہ اس کے اس لئے آئندہ خط لکھنے میں جلدی نہ کریں اگر روانگی ہوئی تو انشاء اللہ بمبئی سے کوئی اطلاع کردوں گا ورنہ التواء میں اطلاع تو ہو ہی جائے گی, اس کے بعد کوئی خط لکھیں۔ عزیز عبدالرحیم کے خط سے تمہاری تعمیری مصروفیات معلوم ہو کر بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔ مدرسہ کی ہر نوع سے مدد فرماوے اور باحسن وجوہ انجام کو پہونچاوے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل، ۲۷رمحرم

﴿131﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۹رمحرم ۸۹ھ [۱۶راپریل ۶۹ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا کارڈ پرسوں کا لکھا ہوا آج پنج شنبہ کو ملا۔ کل بھی تمہارا کارڈ ملا تھا اس کا جواب لکھوا چکا ہوں۔ میں نے جس دن تمہیں خط لکھا تھا جس میں ساتھ چلنے کی اجازت لکھی تھی تو اسی دن حاجی یعقوب کو بھی خط لکھ دیا تھا کہ عزیز عبد الرحیم کا ٹکٹ بھی اسی جہاز سے خرید لیں۔ اگر ہندی خریدا جاسکے تو بہت اچھا ہے کہ اس میں اس کو ڈیڑھ ہزار کا نفع ہے اور اگر وہ کسی وجہ سے نہ ہوسکتا ہو تو پھر اس کے بعد جو سعودی ٹکٹ آیا ہوا ہے اسی کی بنا پر ۲۹ کے جہاز میں سیٹ بک کرالیں۔ آج صبح بھی ان کو ایک رجسٹری بھیجی ہے تمہارا کارڈ آنے سے پہلے۔ ان کو مکرر یہی مضمون لکھ دیا ہے۔

یہ تو میں پہلے تمہیں لکھ چکا ہوں کہ دہلی سے ۲۶ کی سیٹیں بک ہوچکی ہیں اس کی تو اطلاع آچکی ہے اور امید ہے کہ بمبئی سے بھی ۲۹ ہی کی ہوگئی ہوں گی، جس کی اطلاع ابھی تک نہیں [آئیز۔ تمہارے سب کاغذات مکمل ہوچکے ہیں اور تمہارا ٹکٹ پاسپورٹ وغیرہ سب بمبئی رجسٹری ہوچکے۔ اب تو بحرین کا ارادہ مولوی اسماعیل نے بھی ملتوی کردیا ہے۔ انہوں نے بھی بمبئی تا جدہ بحری جہاز سے ارادہ کیا ہے۔ اگرچہ اس میں کرایہ تو زیادہ ہے لیکن سہولتیں بہت ہیں۔

تم نے لکھا کہ جب تک اس ناکارہ کا قیام ہے تمہارا بھی قیام رہے، میں تو گھر سے فالتو ہوگیا۔ ۔۔۔ تم محترمہ کو اتنی طویل مدت کیلئے کہاں چھوڑ سکتے ہو اور پھر تمہارے ساتھ امراض کا [بھی] ایسا سلسلہ ہے کہ مجھے بھی ڈر لگتا ہے۔ تمہاری ہمشیرہ اور بہنوئی سے بھی سلام مسنون۔ میرے یہاں کے قیام میں دو چار دن کو آجاتے تو بہت اچھا ہوتا۔ بمبئی کے مختصر قیام میں کہ سفر کا سہم مسلط ہوگا کیا ملاقات کا وقت ملے گا۔ البتہ اس کے خسر اور اہلیہ کا خط آیا تھا۔ اس میں اہلیہ کی بیماری کا ذکر تھا۔ تمہارے متعلق بندہ کا خیال یہ ہے کہ ۲۵ کی صبح کو بمبئی چلے جاؤ تو اچھا ہے، تاکہ اس میں کسی قسم کی کمی رہ گئی ہو تو پوری ہوسکے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل، ۲۹ر محرم

میں بھی منگل کو آرہا ہوں، بدھ کو پہنچوں گا۔

از: مولانا محمد اسمٰعیل صاحب:

محترم مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدہ! بعد سلام مسنون، کئی دن سے تمہیں خط لکھنے کا ارادہ کررہا تھا مگر آج کل مشغولیت ہی بہت زیادہ ہے۔ صبح کا پورا وقت اوپر ہی گذرتا ہے اور شام تک چلنے پھرنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی۔ ہمراہ ایک پرچہ ارسال ہے۔ احمد داؤد جی بدات کے تار پر بہت جلد ابھی ظہر کی نماز سے پہلے لکھا ہے اور بعد نماز ان پر لکھ رہا ہوں۔ اگر تمہارا جی چاہے تو یہی پرچہ پیش کردینا۔ جلدی میں کوئی بڑا پرچہ بھی نہیں ملا ورنہ کسی دوسرے پرچہ پر اچھی طرح لکھ کر پیش کردینا اور اس طریقہ پر ہو کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ اتنی تکلیف فرماویں۔

دعاؤں میں فراموش نہ فرماویں۔ خدا کرے کہ سیآت مانع نہ بنیں اور یہ سفر مبارک اللہ جل شانہ محض اپنے فضل وکرم سے مقدر فرمادے۔ فقط والسلام

احقر محمد اسماعیل، ۲۹/محرم

﴿132﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳/صفر ۸۹ھ [۲۰/اپریل ۶۹ء]

عزیزم مولوی حافظ قاری محمد وسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، ایک خط تمہیں ۱۵/ذی الحجہ کو لکھا تھا جو تمہاری سابقہ تحریر کے موافق کہ عید بولٹن کروگے بولٹن کے پتے سے لکھا تھا۔ خدا کرے کہ مل گیا ہو اس کے بعد دوسرا پرچہ ۲۸/ذی الحجہ کو جناب عبدالصمد صاحب کے ائرلیٹر پر لکھا تھا جس میں لندن کے آمدہ ایک اشتہار کا بھی ذکر تھا۔ تم نے تو ایک ابتدائی خط کے علاوہ جو جاتے ہی لکھا تھا پھر کوئی خط نہ لکھا۔ مشاغل کی کثرت یقیناً ایسی ہے کہ جس میں تم

معذور ہو، تلافی مافات میں کہاں وقت ملے؟

اس ناکارہ کے عمرہ کا مسئلہ ابھی تک مشوروں ہی میں پھنس رہا ہے اسلئے بندے نے اگلے خط میں لکھ دیا تھا کہ اتنے بندے کا مدینہ پاک پہونچنا معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک محض سنی سنائی باتوں پر ہرگز ارادہ نہ کرنا بلکہ میری رائے تو یہ ہے کہ میرے پہونچنے کی خبر پر بھی جلدی ارادہ نہ کریں اگر حاضری مقدر ہے تو انشاء اللہ دو چار ماہ تو وہاں قیام ہوگا ہی۔

تمہارا بہت زیادہ حرج ہر نوع کا ہو چکا ہے۔ اس لئے دوبارہ جلدی مناسب نہیں، انشاء اللہ زندگی ہے تو ملاقات کسی نہ کسی وقت ہو ہی جائے گی۔ اگر خدانخواستہ حاضری نہ ہوسکی تو زندگی باقی ہے تو ماہ مبارک یہاں گذارنے کا ارادہ رکھیں۔ اہلیہ کی بیماری کی خبر سے فکر وقلق ہے۔ اللہ کی ذات سے قوی امید تو یہی ہے کہ اب اسے صحت تامہ ہوگئی ہوگی۔ اس لئے کہ قلبی مسرت بدنی امراض کے زائل کرنے میں بہت معین ہوتی ہے۔ بندے کی طرف سے سلام مسنون اور دعوات کے بعد تمہارے پہونچنے پر مکرر مبارک باد۔ مولوی ہاشم صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۳۰/صفر ۸۹ھ

﴿133﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: اپریل ۶۹ء [محرم/ صفر ۸۹ھ]

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ، بعد سلام مسنون، حامل عریضہ تمہارے مخلص آئے۔ ان کے ہمراہ ۵ نسخے انگریزی اعتدال کے بھیج رہا ہوں یہ خیال پڑتا ہے کہ پہلے بھی شاید بھیج چکا

ہوں۔تمہاری اور تمہاری اہلیہ کی اور عزیزہ خدیجہ کی خیریت کا شدت سے انتظار ہے۔ یہ پہلے لکھوا چکا ہوں کہ بہت ہی ردوقدح کے بعد یکم مئی کو حجاز کی روانگی ہے۔خدا کرے کہ میری سیئات مانع نہ بنیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم محمد علی

از محمد علی، بعد از سلام مسنون درخواست دعا

﴿134﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰/صفر ۸۹ھ/ ۲۷/اپریل ۶۹ء

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، تمہارا ایک محبت نامہ سہارنپور میں تقریباً ایک ہفتہ ہوا پہونچا تھا۔جس میں تم نے وہاں کی لائبریری کیلئے کچھ کتابوں کی خواہش لکھی تھی۔میری تو عین تمنا تھی کہ کوئی کتب خانہ وقف ایسا ہو جاوے جس میں فضائل کی کتابیں اور دیگر ضروری کتابیں بطور وقف کے رہیں۔میں نے اس وقت خط مولوی نصیر صاحب کے حوالے کر دیا تھا اور تقاضا کر دیا تھا کہ بحری ڈاک سے جتنے پیکٹ دس دس نسخوں کے بن سکتے ہوں میری سب کتابوں کے دس دس نسخے بھیج دیں۔

بار بار تقاضا کرنے پر کتابیں تو ان کے قول کے موافق روانگی کے دن روانہ ہوگئی تھیں، جس کا بل بھی انہوں نے کتابوں کے ساتھ بھیج دیا تھا اور اس کی ایک نقل بھی مجھے دے دی تھی جو اس خط کے ساتھ ارسال ہے۔کتابیں تو میری طرف سے وقف ہیں ان کی تو کوئی قیمت نہیں محصول کے متعلق تم نے لکھا تھا کہ میں کمیٹی سے لے بھیج دوں گا اگر کمیٹی والے بسہولت دے دیں تو ضرور لے لینا, اور اس کے بعد اس کو بھیجنے کی ضرورت نہیں میری طرف

سے تم اپنے قرضے میں قبول کر لینا۔

یہاں بمبئی پہونچ کر تمہارا دوسرا خط ملا۔ جو حاجی یعقوب صاحب کے واسطے سے عبدالرحیم کے نام تھا۔ اس میں کوئی جواب طلب بات تو ہے نہیں، البتہ تمہاری اہلیہ کی شدید بیماری کی خبریں پہلے بھی سننے میں آئیں اور اب بھی سننے میں آئیں۔ مکی کے خط سے مزید تفصیل اور زیادتی معلوم ہو کر بہت ہی قلق اور فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے شفاء کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔

تمہارا خواب بہت مبارک ہے۔ تم نے لکھا کہ پہلے سے تو میں تیرے عمرہ کے لئے دعائیں کر رہا تھا لیکن تاریخ کے متعین ہونے کے بعد افسوس غالب ہو گیا۔ اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی کہ افسوس کی کیا وجہ ہوئی۔ تم اور فراق پر رونے کا کیا [مطلب] جب کئی ماہ پہلے فراق حاصل کر چکے ہو تمہارے لئے میرا ہندوستان میں ہونا اور حجاز میں ہونا دونوں برابر ہیں

تمہارے حجاز آنے کو تو میرا بھی دل چاہتا ہے بشرطیکہ سہولت کے اسباب پیدا ہو جاویں اس لئے کہ تم نے یہ بیان کیا تھا کہ لندن سے حجاز کی آمد و رفت بہت ارزاں ہے اور سہولت کے اسباب بھی وہاں سے بہ نسبت ہندوستان کے بہت ہیں۔ اگر یہ دونوں روایتیں صحیح ہیں تو میرے حجاز پہونچ جانے کے بعد ایک آدھ ماہ کے لئے جب سہولت ہو آجانے میں مضائقہ نہیں مگر جلدی ہرگز نہ کریں۔

تمہارا خواب بہت مبارک ہے، کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ انشاء اللہ تم تو بہت دوڑ کر چل ہی رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرماوے، ترقیات سے نوازے، اپنی رضا و محبت نصیب فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری سے بہت ہی ڈر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ میری طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ یہ

ناکارہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا کر رہا ہے۔ انشاء اللہ تمہارے لئے دعا سے دریغ نہیں ہوگا۔ دل سے دعا کرتا ہوں اور انشاء اللہ کرتا رہوں گا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۷/اپریل ۶۹ء

135

از: حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱/صفر ۸۹ھ/ ۲۸/اپریل ۶۹ء

عزیز القدر عزیز از جان، عافاکم اللہ وسلم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ پرسوں حاجی یعقوب صاحب نے آپ کا محبت نامہ مرحمت فرمایا۔ حضرت اقدس کو سنا دیا گیا۔ حضرت نے احقر کے نام کا بھی سنا۔ نہایت عجلت میں یہ چند سطریں لکھ رہا ہوں۔ انشاء اللہ کل ۲۹ کو ساڑھے گیارہ بجے دوپہر روانگی ہے۔ اللہ جل شانہ عافیت کے ساتھ پہونچادے اور مکارہ سے حفاظت فرماوے۔

آپ کے محبت نامے سے بی بی کی علالت کی تفصیل معلوم ہوکر بہت ہی قلق اور رنج اور صدمہ ہوا۔ جس مالک نے یہ مرض عطا فرمایا ہے وہی انشاء اللہ شفاء بھی عطا فرمائے۔ **مقدرات پر راضی رہنا ہی ہم ضعیف بندوں کی بندگی ہے۔ رضائے مولیٰ از ہمہ اولی۔** اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

میں نے جو قرض کے بارے میں لکھا تھا وہ اس لئے لکھا تھا کہ ہم لوگوں نے جس وعدے پر لیا تھا اس کی وفا ضروری ہے۔ لیکن جب آپ کو اس وقت دقت ہے تو اب کیا کیا جاوے۔ اچھا آپ مکہ نمبر ۱۱۴ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ حجاز سعودی عرب اور صوفی اقبال نمبر ۳۲

مدینہ منورہ کے پتہ سے مجھے یہ اطلاع دیں کہ آپ کب تک یہ قرض ادا کر سکتے ہیں۔ یا پھر میں کسی سے سال چھ ماہ کے وعدے پر لے کر فی الحال ادا کر دوں۔ مجھے مفصل مطلع کریں۔

اس سفر میں احقر کا ایک خاص مقصد یہ بھی ہے کہ مقامات مقدسہ میں قرض کی ادائیگی کی دعا بارگاہ الٰہی میں بہت ہی لجاجت اور الحاح کے ساتھ کروں۔ آپ بھی دعا کریں مالک میری دعاؤں کو اپنے مراحم خسروانہ سے قبول فرمائے اور میری سیئات سدراہ نہ بنیں۔ اور کیا عرض کروں؟ انشاء اللہ آپ کی طرف سے طواف اور صلوۃ وسلام اور دعائیں ٹوٹی پھوٹی اپنے سے زیادہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔

بھائی محمد علی قاسم موٹا افریقی (بہنوئی) گورا موٹا، غلام محمد چھوٹا، حاجی یعقوب صاحب، حاجی دوست محمد صاحب، مولوی غلام محمد، مولوی اسماعیل صاحبان، بھائی نورالدین، بھائی عبد الرحمٰن سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مولانا کفایت اللہ صاحب حج کے لئے تشریف لے گئے ہیں ابھی واپس نہیں آئے ہیں۔ سنا ہے کہ ہفتہ عشرہ میں یہاں پہونچ جائیں گے۔ مہمانوں کا ہجوم بے انتہا ہے۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۲۸/اپریل ۶۹ء

136

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷/صفر ۸۹ھ/۴/مئی ۶۹ء

عزیزم مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، بمبئی سے ایک لفافہ تمہیں بھیج چکا ہوں جس میں ان کتابوں کی تفصیل بھیجی تھی جو مولوی نصیرالدین صاحب

نے بحری جہاز کے ذریعے سے بھیجی ہیں۔ خدا کرے وہ پہونچ گئی ہوں۔ تھوڑی سی کھجوریں اور بادام کی گری بھی ارسال ہے۔ کچھ حصہ اہلیہ محترمہ اور خسر صاحب کی خدمت میں ضرور پیش کردیں۔ مقدار کا تمہیں اختیار ہے۔

مقدرات کی تو خبر نہیں لیکن اس ناکارہ کا ویزہ رجب تک کا ہے اور عزیزان ابوالحسن عبدالرحیم کا ایک مہینے کا ہے جس میں توسیع کی کوشش تو ابھی سے شروع کردی ہے۔ ان دونوں عزیزوں کے متعلق ان کی اہلیہ کی وجہ سے تین ماہ سے زیادہ ٹھیرانے کا ارادہ نہیں ہے اگرچہ یہ دونوں دوست میرے ساتھ ہی قیام پر مصر ہیں لیکن یہ ناکارہ تو زندگی کے سارے مراحل طے کرچکا ہے، ان دوستوں کا ابھی بچپن ہے اور ان سے زیادہ ان کی زوجات کا مجھ پر بوجھ ہے۔

آج کی ڈاک سے لندن کے ایک صاحب کا خط آیا جو گجراتی میں تھا محض طلب دعا تھی۔ عزیز عبدالرحیم کے مشورے سے ان کے پتے کا ٹکڑا تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ ایک کارڈ اس پتے پر لکھ دو کہ تمہارا خط پہونچ گیا دل سے دعا کرتا ہوں، یہ بھی لکھ دینا اور دیگر احباب سے کہہ دینا کہ اس ناکارہ کو خط نہ لکھیں، جو سلام پیام کہنا ہو عزیز یوسف کو کہہ دیں۔ میں ہندوستان میں بھی سب سے یہی کہہ کر آیا ہوں کہ مجھے کوئی صاحب خط نہ لکھیں میری خیریت طلحہ سے معلوم کرتے رہیں۔ خط وکتابت کا وقت یہاں نہیں ملتا۔ البتہ تمہیں تو خط لکھنا انشاءاللہ میں نہیں تو عبدالرحیم کرتے ہی رہیں گے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۴؍مئی ۶۹ء

﴿137﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸؍صفر۸۹ھ/ ۵مئی،۱۹۶۹ء

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ احقر بھی حضرت اقدس کی معیت میں ۲۹؍اپریل کو قبیل مغرب جدہ اور عشاء حدیبیہ میں پڑھ کر مکہ معظّمہ میں پہونچا۔ کل ۵مئی کو دو ہفتے کیلئے انشاءاللہ مدینہ منورہ حاضری ہوگی۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے ادب وعظمت کے ساتھ یہاں کی حاضری کی سعادت نصیب فرماوے۔ آپ کی طرف سے طواف بھی کیا اور دعائیں تو ملتزم اور کعبۃ اللہ کا غلاف پکڑ پکڑ کر شاید اپنے سے زیادہ ہی کی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ قبول مقبول فرمائے۔

اس خط کا جواب اگر جلد لکھیں تو مدینہ منورہ صوفی اقبال کی معرفت لکھیں وہاں بھی انشاءاللہ آپ کی طرف سے صلوۃ وسلام عرض کرنے میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ بی بی کے احوال سے مطلع فرماویں، بمبئی میں آپ کا خط مل گیا تھا۔ اس کا جواب بمبئی ہی سے ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ انشاءاللہ مل گیا ہوگا۔ حضرت اقدس نے آپ کے لئے کچھ تمر رطب مدینہ منورہ اور کچھ بادام اور ایک چھوٹا ڈرم زمزم ارسال کیا ہے وصول کر کے اس پر ضرور لکھ دیں۔ زمزم بھیجنے کے لئے احقر نے عرض کیا تھا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ نہیں وہ بھی میری ہی طرف سے بھیج دے۔ اس لئے پھر حضرت نے ہی بھیجا ہے۔

حضرت اقدس کے نظام الاوقات تو مولوی جلاد صاحب سے معلوم ہو جائیں گے۔ احقر کو تو بالکل فرصت نہیں ملتی ہے, اس لئے ایک کارڈ ہی صرف بخیررسی کا نرولی لکھا ہے اگر

آپ خط لکھیں تو نرولی اور افریقہ خیریت لکھ دیں اور سلام مسنون کے بعد لکھ دیں کہ سب کے لئے نام بہ نام دعا کر رہا ہوں لیکن خط کا وقت نہیں مل رہا ہے۔ والدہ کو تکلیف کر کے ایک خط لکھ دیں کرم ہوگا۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۵/مئی شب دوشنبہ، درحرم پاک

138

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/ربیع الاول ۸۹ھ/ ۲۱/مئی ۶۹ء

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا خط پہونچا۔ کئی دن سے تمہارے خط کا شدت سے انتظار تھا۔ ایک خط روانگی سے قبل سہارنپور سے لکھا تھا جس میں مولوی نصیر کو کتابیں بھیجنے کی تاکید اور اس کی تفصیل لکھی تھی۔ اس کے بعد بمبئی پہنچ کر دوسرا خط عزیز عبدالرحیم سے لکھوا دیا تھا اس کے جواب کا بھی انتظار رہا۔ اس کے بعد مکہ مکرمہ پہونچنے کے بعد مولوی جلاد صاحب کے ہاتھ کھجوریں، زمزم اور بادام اور دستی خط بھیجا تھا اس کی رسید کا بھی انتظار ہے۔ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مکارہ سے محفوظ رکھ کر ہر نوع کی ترقیات سے نوازے۔ تمہارے فیوض و برکات سے لندن کے احباب کو مستفیض فرماوے۔

تمہارے یہاں کے تبلیغی اجتماع کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، مقبول فرماوے۔ تمہاری مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات و برکات بناوے اور دونوں جہان

میں اس کا بہترین بدلہ عطا فرماوے۔ پاکستان کی جو جماعت امریکہ ہوتے ہوئے تمہارے یہاں گئی تھی وہ یہاں بھی آئی لیکن تمہارا تعارف مجھے تو معلوم نہ ہوسکا یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ وہ کسی اجتماع میں شرکت کر کے آئے ہیں, البتہ عزیز عبدالرحیم سے معلوم ہوا کہ ایک صاحب نے چلتے وقت عزیز عبدالرحیم کو تمہاری خیریت بتلائی۔ بعد میں بہت قلق ہوا کہ اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو تمہاری تفصیلات دریافت کر کے جی خوش ہوتا۔

فضل الرحمٰن صاحب کے اسلام قبول کرنے کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے دین پر پختگی نصیب فرماوے۔تمہارا یہ خط کل پہونچا اگر امریکہ والی جماعت کے سامنے پہونچتا تو زیادہ اچھا تھا۔ وہ تین دین یہاں قیام کے بعد جمعہ کے دن مکہ مکرمہ روانہ ہوگئی اور وہاں سے پاکستان روانہ ہوگئی۔ اہلیہ کی خیریت کا بھی شدت سے انتظار تھا۔تمہارے خط سے اس کی خیریت سے بہت مسرت ہوئی۔ میری طرف سے سلام مسنون کے بعد صحت پر مبارک باد دے دیں۔اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

تمہاری ملاقات کا اشتیاق تو مجھے بھی ہے مگر چونکہ بہت طویل سفر پہلے ہو چکا ہے جس میں مدرسہ کا حرج بھی ہو چکا ہے اخراجات بھی بہت ہو چکے ہیں ایسی حالت میں جلدی دوبارہ سفر تو مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ بالخصوص مدرسہ کے حرج کی وجہ سے, اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے کوئی صورت پیدا کردے تو اس کے لئے ہر چیز آسان ہے۔تمہارا خواب جس میں تم نے اپنے آپ کو برہنہ دیکھا ہے مبارک ہے۔تمہاری ترقی کی علامت ہے انشاءاللہ کسی وقت میں تجرد عن الدنیا اور تبطل الی اللہ حاصل ہوگا۔عورتوں کا پیچھے ہونا بھی انشاءاللہ اچھا ہے کہ دنیا تمہارے پیچھے لگ جائے گی یعنی دنیوی متاع تمتع۔البتہ گیند سے کھیلنا پسندیدہ نہیں, معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری یکسوئی میں دنیا حائل ہوجاتی ہے۔اس میں مولوی عبدالرحیم ومولوی اسماعیل بھی شریک ہیں۔

تم نے اچھا کیا کہ مکان چھوڑ دیا, اب بھی جب تک سابقہ قرض ادا نہ ہو، جدید مکان لینے کی ضرورت نہیں۔ ادائے حقوق کیلئے ہفتہ عشرہ میں گھر ہو آیا کرو۔ **مدرسہ اور دار الطلبہ کی تعمیر کیلئے جد و جہد ضرور شروع کریں, اللہ تعالیٰ آسان فرماوے, تمہاری مساعی سے وہاں بہترین دینی مدرسہ شروع ہوجاوے, جس میں تفسیر و حدیث تمہاری برکت سے شروع ہوجاوے۔**

اس سے بہت قلق ہوا کہ ہاتھ میں اب تک ضعف کا اثر ہے, کچھ محنت اس سے نہیں ہوتی اور دیر تک لکھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرماوے۔ مولوی ہاشم صاحب کی پاؤں کی تکلیف سے بھی بہت قلق ہوا, اللہ تعالیٰ ہی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ معلوم نہیں تمہارے خسر صاحب چندہ کے لئے باہر جانے کا ارادہ کر رہے تھے اس کا کیا ہوا۔ ان کی خدمت میں بھی سلام مسنون کہہ دیں اور اپنی خالہ سے بھی, یہ ناکارہ ان دونوں کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔

تم نے عزیز عبد الرحیم کے لئے ۱۵ پونڈ بھیجنے کے متعلق لکھا ہے لیکن یہ نہیں لکھا کہ کہاں بھیجے ہیں۔ اس ناکارہ کا قیام تو انشاء اللہ آخری رجب تک یہاں رہے گا, البتہ عزیز عبد الرحیم کے متعلق اتنی طویل غیبت گھر سے مناسب نہیں معلوم ہوتی, اس لئے خیال ہے کہ وہ پہلے واپس ہوجاوے تو اچھا ہے۔ کل شب میں مولوی اسماعیل بھی بحرین کے راستے سے بہت مشقت اٹھا کر یہاں پہونچ گئے۔ حسان بھی بمبئی تک ان کے ساتھ آیا تھا مگر اس کا ویزہ نہ ہوسکا اس لئے وہ بمبئی میں ٹھیرا ہوا ہے, کوشش میں لگ رہا ہے۔ ہمارے لئے آسان پتہ صوفی اقبال کی معرفت پوسٹ بکس نمبر ۳۲ مدینہ منورہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۲۱/مئی ۶۹ء

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

تاریخ روانگی: ۷/ربیع الاول ۸۹ھ/۲۳مئی/۶۹ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ محبت نامہ حضرت شیخ کے نام آیا، پڑھ کر احوال سے واقفیت ہوئی۔ خدمت دین اور پھر انگلستان میں، مبارک در مبارک۔ شاید احقر آپ کے لئے اپنے سے زیادہ ہی دعائیں کرتا ہوگا کہ اللہ جل شانہ آپ سے اپنے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے لے اور آپ کے صدقے میں ہماری بھی مغفرت ہو جاوے، وماذٰ لک علیٰ اللہ بعزیز۔ اس لئے کہ اپنی سیہ کاریوں کی وجہ سے اپنی ذات سے کسی خیر کے ظہور کی امید نہیں ہے۔ مغفرت ہو جاوے یہی غنیمت ہے۔

میں آپ کیلئے یہاں حاضری کی بھی بہت بہت دعائیں کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ آسان فرماوے، اسباب سہولت ارزاں فرماوے لیکن اتنی گذارش ضرور کروں گا کہ والدہ سے بھی اجازت ضرور حاصل کر لیں۔ اس لئے کہ مثل مشہور ہے کہ دودھ کا جلا ہوا چھاچھ میں بھی پھونکیں مارتا ہے۔ احقر نے بھی بڑی خوشامد کے اور لجاجت کے کئی خط لکھے اور بڑی مشکل سے اجازت حاصل کی تھی۔ اس لئے کہ وہ یہی لکھتی رہتی تھیں کہ مجھے تو تیری بیوی کا نہیں کسی کی جوان لڑکی کا فکر ہے اس لئے کہ مجھ تک شکایتیں آئی ہیں کہ ان کو سمجھاؤ۔ اس لئے آپ بھی ضرور اجازت حاصل کر لیں۔

بی بی کی صحت سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ مکہ معظّمہ میں بھی اور روضۂ اقدس پر بھی آپ کی اور اس کی طرف سے صلوۃ وسلام اور آپ کے اور اس کے لئے دعائے صحت اہتمام سے کرتا رہا، اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ کل شنبہ کو ایک عشرہ کے لئے مکہ معظّمہ روانگی ہے۔ پھر

مدینہ منورہ واپسی ہوگی۔آپ کے ۱۵ پونڈ کے انتظار میں یہ خط روک رکھا تھا لیکن آج ۲۳ رمئی تک نہیں پہونچے۔اس لئے آج اس کو ختم کر کے ڈاک کے حوالے کرر ہا ہوں۔

حضرت اقدس کے مزاج گرامی الحمدللہ بعافیت ہیں۔دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ رہے ہیں۔دعا فرماویں اللہ جل شانہ صحت وعافیت کے ساتھ تادیر باقی رکھے۔تقریباً ایک ماہ گھر سے آئے ہوئے ہو چکا کسی کا کوئی خط خیریت کا نہیں آیا,فکر لگا رہتا ہے۔کل مولوی جلاد صاحب کا خط آیا۔ان سے بعد سلام مسنون کہلوادیں کہ حضرت اقدس سے عرض کر دیا گیا۔ سلام مسنون کے بعد دل سے دعا گو ہیں,اور کیا عرض کروں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ،عبدالرحیم السورتی

۲۳رمئی ۶۹ء جمعہ

﴿139﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴ر ربیع الاول ۸۹ھ/ ۳۰رمئی ۶۹ء

عزیزم مولوی یوسف صاحب متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، ۲۱رمئی کو ایک ائر لیٹر تمہارے محبت نامے کے جواب میں مدینہ پاک سے ارسال کیا تھا۔خدا کرے کہ مل گیا ہو اس سے قبل مولوی محمد جلاد صاحب کے ہاتھ کچھ کھجوریں اور زمزم وغیرہ تمہیں بھیجا تھا۔جس کے متعلق ان کے خط سے پہونچنا معلوم ہو گیا تھا۔تمہاری کوئی رسید ان کے متعلق نہیں پہونچی تھی۔تم تو اپنے مدرسہ کی تعمیر کے سلسلے میں مشغول بہت ہو گئے لیکن یہ نا کارہ تمہیں اکثر یاد کرتا رہتا ہے اور تمہارے لئے دل سے دعائیں بھی کرتا رہتا ہے۔

جن صاحب کی معرفت یہ خط [بھیج رہا ہوں] یعنی معصوم ابراہیم صاحب [ان] کو میں نے اپنی عادت کے موافق یہ لکھا ہے کہ تم سے خط وکتابت رکھیں اور ہو سکے تو ملاقات بھی کرلیں۔ اگر ان کا کوئی خط پہونچے تو ان کی طرف خصوصی توجہ کریں۔ مدینہ پاک میں تو اس ناکارہ کی طبیعت بہت اچھی رہی لیکن مکہ مکرمہ آنے کے بعد کچھ گرمی کا اثر معدے پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماوے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ یہاں کا ڈاک خانہ کسی قسم کا پوسٹل آرڈر قبول نہیں کرتا۔ اس لئے اگر عبدالرحیم کو کوئی پونڈ بھیجو تو سادے قسم کے جس پر ڈاک خانہ وغیرہ کی کوئی قید نہ ہو۔ [اس لئے کہ] وہ عام طور پر صرافوں میں ۱۰ ۱/۲ء [ساڑھے دس] ریال میں ایک پونڈ بدل جاتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۳۰/مئی ۶۹ء

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان کی صحت کے لئے بھی دل سے دعا گو ہے۔ اللہ جل شانہ صحت کاملہ، قوت تامہ عطا فرماوے۔ خط لکھو تو اپنے خالو اور خالہ صاحبہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

از مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

از احقر عبدالرحیم بعد سلام مسنون وگذراش دعا، ہم لوگ ۲۵/مئی کو مکہ مکرمہ آگئے ہیں۔ انشاء اللہ ۵/جون کو پھر مدینہ منورہ واپسی ہوگی۔ آپ کے مرسلہ پاؤنڈ اب تک نہیں پہونچے۔ نہ ہی گھر سے کوئی خط خیریت کا ملا نہ ہی والدہ کا کوئی خط آیا ہے۔ اگر آپ خط لکھیں تو سب کو خاص طور پر والدہ کو سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گذارش کردیں۔ آپ کے لئے کئی طواف بھی اور بار بار بلکہ ہمیشہ ملتزم پر دعائیں اور روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام بھی عرض کرتا رہتا

ہوں۔اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔تمہارے مدرسہ کوبھی دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرماوے۔

مولوی اسماعیل بھی ۱۹ مئی کو بحرین سے پہونچ گئے ہیں۔سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور دعاؤں کی گذارش کرتے ہیں۔ بی بی اور اس کے والدین اور محمد سے سلام مسنون کہہ دیں اور مولوی ہاشم سے اور مولوی جلاد سے بھی بشرط سہولت سلام مسنون۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۳۰؍مئی ۶۹ء

﴿140﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷؍ربیع الاول ۸۹ھ/۲؍جون ۶۹ء

عزیزم مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون،کل کی ڈاک سے تمہارا[خط] مدینہ پاک سے واپس ہوکر عزیز عبدالرحیم کے نام مکہ مکرمہ میں پہونچا تھا۔ جس میں ۱۴ پونڈ بھی تھے۔تم نے براہ راست خط نہ لکھنے کا جو عذر لکھا اور اس کے ساتھ عزیز عبد الرحیم کو لکھا کہ میرا خط سنا دیجئے۔ان دونوں میں تو کوئی فرق نہ ہوا میرے نام کا خط بھی تو وہی سناتا اور وہی جواب لکھتا۔بہرحال تم ان لوگوں میں سے ہو کہ بغیر خط کے بھی تمہارا خیال اور تمہاری یاد حرج کرتا رہتا ہے۔

تمہارے مدرسہ کی تعمیر کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں,اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ اس کی تکمیل فرماوے۔تم نے یہاں آنے کا ارادہ لکھا۔کل ایک صاحب موٹر سے لندن سے آئے تھے,ان کا نام تو اس وقت یاد نہیں ان کو دیکھ کر تو تم بہت ہی یاد آئے کہ ان کے ساتھ آجاتے تو

بہت ہی سہولت ہوتی۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر آنے کا ارادہ ہے ہی تو دو ماہ میں آ جاؤ۔ اس واسطے کہ ٦ ماہ تک قیام کا اندازہ صحیح نہیں کہ ہو سکے گا یا نہیں؟ البتہ جب آؤ اپنے مدرسہ کی رسید ضرور ساتھ لے کر آنا۔ اس ناکارہ کا قیام اگر ہو بھی تو عزیز عبدالرحیم کے متعلق اتنی طویل غیبت اپنے اہل سے گراں ہے۔ اس کی خالہ کا بھی خط آیا جس میں اپنی بیماری لکھی اور اس کی اہلیہ کی شکایت لکھی ہے۔

تم نے عزیز عبدالرحیم کے لئے مزید پونڈ بھیجنے کو لکھا ہے حالانکہ میں اس سے پہلے بہت شدت سے منع کر چکا ہوں کہ عبدالرحیم کے لئے بالکل کچھ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ تمہارا قرض بہت اہم ہے، اسے جلد نمٹاؤ۔ بہرحال یہ پونڈ جو تم نے عبدالرحیم کیلئے بھیجے وہ قرض میں جاتے تو مجھے زیادہ مسرت ہوتی۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا جاوے کہ پوسٹل آرڈر یہاں بالکل نہیں چلتا اس میں بڑی مشکل ہوتی ہے۔ البتہ معمولی پونڈ بازار میں عام طور سے بہت سہولت کے ساتھ تبدیل ہو جاتے ہیں۔

لنڈن سے جو صاحب موٹر میں آئے ہیں وہ آج تو جدہ گئے ہوئے ہیں اس وجہ سے ان سے بات نہ ہو سکی۔ دو چار روز یہاں قیام کے بعد مدینہ منورہ جائیں گے۔ ایک ہفتہ وہاں قیام کریں گے۔ خیال ہے کہ اگر وہ راضی ہو گئے تو کچھ کھجوریں اور زمزم ان کے ہاتھ بھی ارسال کروں گا۔ اس میں سے ١٥ کھجوریں مولانا نصراللہ صاحب کے تینوں صاحبزادوں کے پاس بھیج دیں جب وہ پہونچ جاویں اور ١٠، ١٠ کھجوریں مولانا خیر گامی، عبدالعزیز خان اور تھوڑا سا زمزم بھی ان دونوں کے پاس بھیج دیں۔ اس لئے کہ اس وقت بعد عصر جناب احمد پاڈیا افریقی صاحب تمہارا مرسلہ ہدیہ ٥ پونڈ اور عطر اور ان دونوں حضرات کی طرف سے بھی ہدیہ لائے ہیں اور ان دونوں کی رسید اور شکریہ بھی تمہارے ہی لفافے میں لکھوا رہا ہوں۔ اگر قریب ہوں تو دستی ورنہ ڈاک سے میرے خطوط پہنچا دیں۔

اس وقت لنڈن کے دو صاحب آئے ۔ان سے تمہاری خیریت اور تمہارے اور دوسرے احباب کے ہدایا پہونچے ۔ان سے مسرت ہوئی ۔ان دونوں کی رسیدیں اور شکریہ بھی تمہارے ہی لفافے میں لکھوارہا ہوں ۔آج کی ڈاک سے ایک صاحب کا خط آیا تھا جس میں تقریباً چالیس آدمیوں کی فہرست بیعت کے واسطے لکھا تھا۔ چونکہ اس میں جواب کے لئے اور معمولات کے پرچے بھیجنے کے واسطے پوسٹل آرڈر بھیجے تھے ۔ڈاکخانہ یہاں کسی قسم کی چیز قبول نہیں کرتا۔ اگر پونڈوں پر نام نہ ہوں تو وہ عام طور سے صرافوں میں بے تکلف لئے جاتے ہیں مگر جیسا کہ تم نے بھی لکھا کہ راستے میں گم ہونے کا احتمال ضرور ہے ۔ چونکہ اس میں پوسٹل آرڈر تھا اس لئے وصولی کے واسطے ایک صاحب کو دے رکھا ہے وصولی کے بعد اس کا جواب لکھوں گا اور ان کو تمہارا پتہ بھی لکھوں گا ۔ پہلے بھی میں متعدد لوگوں کو تمہارا پتہ لکھوا چکا ہوں ان سب کی خبر گیری تمہارے ذمے ہے۔

معلوم نہیں مولوی یعقوب صاحب [نے] معمولات کے پرچے انگریزی میں طبع کرانے کا ارادہ لکھا تھا وہ طبع ہو گئے یا نہیں؟ چونکہ ان صاحب نے ۵۰ نسخے معمولات کے منگوائے تھے اور ۵۰ یہاں سے بھیجنا مشکل تھا اس لئے میں نے آج ہی مولوی نصیر صاحب کو لکھا ہے کہ وہ ۵۰ نسخے معمولات کے ہوائی جہاز سے ضرور اس پتے پر بھیج دیں اس لئے ضرور مطلع کریں کہ تمہارے پاس اردو، انگریزی، گجراتی کے معمولات کے پرچے ہیں یا نہیں؟ اور ہیں تو کتنے؟ گجراتی زبان میں معمولات کے پرچے حاجی غلام محمد صاحب نے طبع کرائے تھے انہوں نے سہارنپور بھی ۲۰۰ نسخے بھیجے تھے ۔ان کا پتہ یہ ہے ....[گجراتی زبان میں پتہ درج ہے]....جن صاحب کا بیعت کے متعلق خط آیا تھا اور پوسٹل آرڈر کی وجہ سے ان کا جواب نہیں لکھا گیا ان کا پتہ یہ ہے ابراہیم احمد بسم اللہ، نمبر ۴ سیول ٹاؤن، ڈیوز بری یوکے۔

تمہاری اہلیہ کی بیماری سے بہت ہی فکر رہتا ہے ۔تمہارے کل کے خط میں اس کے

متعلق کوئی ذکر تذکرہ نہیں ہے۔ میری طرف سے بہت اہتمام سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا گو ہوں۔ اس سے بہت قلق ہے کہ تمہارا ہاتھ اب تک بالکل اچھا نہیں ہوا، اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ اپنی خالہ صاحبہ اور خالو صاحب سے بھی بندے کی طرف سے سلام مسنون۔ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا رہتا ہوں اور روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام بھی کئی دفعہ عرض کر دیا۔

میں ۲۴ رمئی کو مکہ مکرمہ آیا تھا اب ۵ رجون پنج شنبہ کو دوبارہ مدینہ منورہ کا ارادہ ہے اور وہاں دو تین ماہ انشاء اللہ قیام رہے گا۔ عزیزان عبد الرحیم، ابوالحسن، مولوی اسماعیل اور دیگر احباب کی طرف سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم، ۲ رجون ۶۹ء

اسی وقت معلوم ہوا کہ عبد الرحیم کے پونڈ بینک نے واپس کر دیئے کہ یہ پوسٹل آرڈر ہیں، ایک دوست کے پاس ابھی بھیجے ہیں، خدا کرے کہ وصول ہو جاویں۔

﴿141﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲۴ ربیع الاول ۸۹ھ/ ۹ رجون ۶۹ء

ابی سیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی ابد الآباد، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون پرسوں حضرت اقدس کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ حضرت والا نے اس گندے اور پلید کی طرف سے صلوۃ وسلام پڑھا، اللہ جل شانہ حضرت والا کے ان احسانات عظمیٰ کا دارین میں عظیم ترین اپنی شایان شان بدلہ

عطا فرماوے اور حضرت کو ان شفقتوں کے ساتھ تا دیر عافیت کے ساتھ زندہ سلامت رکھے۔

پرسوں شام کو مولانا خیر گامی صاحب بھی تشریف لائے تھے اسی وقت حضرت کا مکتوب گرامی انہیں پہنچا دیا اور دوسرے صاحب عبدالعزیز خان جماعت میں گئے ہوئے ہیں واپسی پر انہیں بھی پہنچا دوں گا اور مولانا نصراللہ صاحبؒ کے صاحبزادگان پر آج ایک لفافہ خط میں مذکورہ پتہ پر لکھ کر معلوم کرلوں گا کہ وہ اسی جگہ ہیں یا نہیں۔ جواب آنے پر انکا پرچہ بھی انشاءاللہ پہنچا دوں گا۔

اس سے پہلے خط میں بھی حضرت نے ایک صاحب [کے نام] حضرت کی طرف سے عریضہ لکھ دینے کو فرمایا تھا۔ ان پر بھی لکھ دیا تھا جن جن احباب کو حضرت والا نے مجھے ملنے کو فرمایا ان میں سے بعض بذات [خود] ملنے کو آتے ہیں اور بعض خط وکتابت کرتے ہیں۔ یہاں آنے پر حضرت والا کے مہمان سمجھ کر جتنا ہوسکتا ہے اکرام کرتا ہوں۔ جو کمی رہ جائے اللہ جل شانہ اسے معاف فرماوے۔ سہارنپور سے واپسی پر میں صرف آٹھ دس معمولات کے پرچے لایا تھا ان میں سے صرف تین چار ہیں۔ باقی گجراتی کے بالکل نہیں ہیں، انشاءاللہ گجرات سے منگوالوں گا۔

انگریزی کے پرچوں کے بارے میں عرض ہے کہ میں نے عزیز محمد سے معلوم کیا تھا تو اس نے بتایا کہ جن صاحب کو ترجمہ کرنے کو پرچہ دیا تھا انہوں نے کچھ دنوں کے بعد یہ کہہ کر کہ مجھے فرصت نہیں ملتی واپس کر دیا چنانچہ میں نے وہ پرچہ محمد سے لے لیا کیونکہ اس میں حضرت نے دو تین جگہ کچھ ترمیم بھی فرمائی تھی اور میں نے تقریباً ۱۵ دن سے ہمارے یہاں کے وکیل پاشا صاحب بھوپالی کو دیا ہے امید ہے کہ انہوں نے ترجمہ کرلیا ہوگا۔ حضرت کی توجہ ہی کا اثر ہے کہ اس کی کچھ فکر پیدا ہوئی ورنہ محمد بیچارے کو یاد بھی نہ رہا تھا کہ مجھے یہ کام سپرد کیا گیا تھا۔ کل گذشتہ مولوی ۔۔۔ صاحب پر بھی خط اس سلسلہ میں لکھا ہے اگر وہاں سے

جواب نفی میں آوے گا تو پھر یہاں پر طباعت کیلئے پریس والوں کو پرچہ دے دوں گا۔

احقر کا چند دن میں انشاء اللہ حاضری کا پختہ ارادہ ہے لیکن دو راستے ہیں۔ ہوائی جہاز سے اور کار سے، صورت اول میں راحت وسہولت کے ساتھ جلد پہنچ سکتا ہوں لیکن کرایہ کار کی بہ نسبت زیادہ ہوگا اور کار سے آنے میں راستے کے مصائب کا تو خطرہ ہے لیکن ہوائی جہاز سے ارزاں ہے۔ مزید براں کار سے آنے کی صورت میں دو تین مولانا حضرات بھی ساتھ آنے کو تیار ہوئے ہیں جو غالباً ہوائی جہاز سے نہیں آسکتے۔ غرض ہوائی جہاز گراں ہے لیکن تکلیف کا احتمال کم اور راحت زیادہ ہے مگر یہ ساتھی شاید اس سے تیار نہ ہوں اور کار ارزاں لیکن تکالیف محتمل ہیں۔ خیر دو چار دن سے اسی کشمکش میں ہوں لہذا حضرت والا اس میں جو فیصلہ فرماویں انشاء اللہ اس پر عمل کروں گا۔

ذکر بالجہر اور تلاوت قرآن پر برابر پابندی ہے البتہ تلاوت کبھی ناغہ ہو جاتی ہے اور پاس انفاس اور مراقبہ پر دوزانو قبلہ رو بیٹھ کر کرنے کی پابندی نہیں ہوتی اور جیسا کہ حضرت والا نے تحریر فرمایا، نفس کا کید اس میں ضرور تھا کہ کبھی مدرسہ یا کسی اور دینی کام کی وجہ سے کبھی ذکر ناغہ ہوا اور کچھ ندامت ہوتی تو فوراً نفس کی طرف سے جواب ہوتا کہ یہ بھی تو دینی کام ہی ہے۔ انشاء اللہ اب ایسے کسی کام کی وجہ سے بھی ذکر ناغہ نہ ہوگا، دعوات وتوجہ فرماویں۔

حضرت والا نے مولانا عبدالرحیم صاحب کا خالہ وغیرہ کی تکلیف کی وجہ سے جلد واپسی کا احتمال لکھا ہے لیکن گذشتہ سال سے میرا تو ارادہ تھا کہ بھائی صاحب جب حجاز مقدس سے واپسی کا ارادہ کریں گے تو میں یہاں سے ٹکٹ بھیجوں گا کہ کچھ دن کیلئے تشریف لاویں پھر اگر بھائی صاحب کا جی یہاں لگ جاوے تو پھر یہیں قیام کرلیں کہ ان کے یہاں کے قیام سے ذکر کی فضا بہت اچھی بن سکتی ہے اور ذاکرین اچھے خاصے ہو سکتے ہیں لیکن قرض کا بار چونکہ اتنی سی عمر میں مجھ پر کافی بڑھ گیا اس لئے لکھنے کی ہمت نہ ہوسکی لیکن اب بھی اگر حضرت

اقدس کی رائے ہو اور بھائی صاحب کی خواہش ہو تو اتنے بوجھ کی اور ہمت کر لوں۔ لیکن پھر اس میں والدہ اور خالہ اور اہلیہ کا اشکال باقی رہتا ہے۔ خیر دعا فرماویں اللہ جل شانہ خیر کے اسباب پیدا فرماوے اور بار قرض سے سبکدوش فرماوے۔

اوپر میں نے جن احباب کے ساتھ آنے کا ذکر کیا ہے ان میں ایک تو مولانا محمد میاں صاحب خیر گامی ہیں جنہوں نے حضرت ہی سے دورہ حدیث پڑھا ہے اور ایک دوسرے مولوی ایوب صاحب سورتی ہیں، تیسرے صوفی علی اصغر صاحب ہیں جو کہ ذاکر شاغل ہیں، جناب قاضی عبدالقادر صاحب سے بیعت ہیں۔ دعوات وتوجہات فرماویں، اللہ جل شانہ بحسن عافیت سفر پورا فرما کر حاضری نصیب فرماوے۔ دعوات وتوجہات کا بہت ہی زیادہ محتاج ہوں۔ فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی، محمد یوسف گجراتی،

۹ر جون، دوشنبہ ۶۹ء

﴿142﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲ر ربیع الثانی ۸۹ھ/ ۱۷ر جون ۶۹ء

عزیز گرامی قدر و منزلت! عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، تمہارے دو ایر لیٹر بیک وقت ایک جمعہ کا ایک دوشنبہ کا بیک وقت پہنچے۔ ایک صاحب جن کا نام یہ ہے جناب سلیمان سعید آدم صاحب، [پتہ درج ہے]، (یو کے) تقریباً ۱۵ روز ہوئے اپنی کار میں آئے تھے اور انہوں نے یہ بتلایا تھا کہ کار ہی میں واپسی ہوگی۔ بہت ہی خوشی ہوئی اس لئے کہ میں نے سوچا تھا کہ ان کی کار میں زمزم اور کھجور اچھی مقدار میں رکھوا دوں گا۔ ان سے اجازت بھی

لے لی تھی اور انہوں نے بہت ہی مسرت کے ساتھ لے جانے کا وعدہ بھی کر لیا تھا، جس پر میں نے بہت ہی خوش خوش عمدہ کھجوریں بھی خرید لی تھیں اور ایک پلاسٹک کا ڈرم خرید کر تمہارے لئے زمزم بھی بھروالیا تھا۔

ان کا وعدہ ایک ہفتے میں واپسی کا تھا، روز ان کا انتظار بھی کرتا رہا، تلاش بھی کرتا رہا۔ معلوم ہوا کہ وہ جدہ چلے گئے تھے۔ وہ پرسوں آئے، انہوں نے کہا کہ کار میں جانے میں بڑی دقت ہوا سے تو میں نے یہاں چھوڑ دیا، اب میں خشکی کے راستے سے کار اور ٹرک سے جاؤں گا اس لئے زیادہ سامان نہیں لے جاسکتا، جس سے بہت ہی قلق ہوا۔ میں نے کھجوروں کا تھیلہ ان کے سامنے کر دیا تھا کہ اس میں سے جتنی آپ سہولت سے لے جاسکتے ہوں لے لیجئے۔ جس میں سے تقریباً ۵ کلو کے قریب لے گئے تھے کہ میں اپنے سامان میں باندھ لوں گا اور زمزم کو بھی وہ کہہ گئے تھے کہ یہ زیادہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس ڈرم کا اٹھانا میرے لئے مشکل ہوگا کہ مزدور نہیں ملتے، آپ چھوٹا ڈبہ جو دو تین ریال کا آتا ہے، ایسا خرید لیں جو میرے گلے میں آجاوے۔ میں نے کہا کہ آپ تو اس سے واقف ہیں، آپ ہی خرید لاویں جیسے میں آپ کو سہولت ہو اور ۳ ریال بھی ان کی خدمت میں پیش کر دیئے تھے مگر پرسوں سے پھر ان کا پتہ نہیں، کھجوریں تو وہ اسی وقت ساتھ لے گئے تھے، خدا کرے کہ پہونچ جاویں۔ زمزم کے متعلق معلوم نہیں کہ جاسکے گا یا نہیں؟

آپ کے پیسے عبدالرحیم کے نام بھی اور بندے کے نام جو ہدیہ سنیہ ۵ پونڈ اور عطر کی شیشیاں بھیجی تھیں پہونچ گئی تھیں اور ہمروزہ اس کی رسید شکریہ اور آپ کے احساناتِ قدیمہ وجدیدہ کا شکریہ لکھوایا تھا۔ **خوابوں کی طرف بالکل التفات نہ کیا کریں، اچھا خواب نظر آوے تو اللہ کا شکر ادا کریں۔ برا خواب نظر آوے تو تعوذ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیں، یہی حدیثِ پاک کی تعمیل ہے۔** اس ناکارہ کے متعلق تو بیسیوں خواب لوگ دیکھتے ہیں، مجھے

خواب بہت کم نظر آتے ہیں, میں تو کسی سے یہ بھی نہیں کہتا کہ میں نے خواب دیکھا۔

تمہارا پہلا خواب جس میں کوئی صاحب تقریر کر رہے ہیں اور حضور اقدس ﷺ کا جنازہ رکھا ہوا ہے، یہ تو ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ کا جنازہ یہ حضور ﷺ کی سنتوں کا مردہ ہونا ہے اور حضور کا بار بار چہرۂ انور پر ہاتھ پھیرنا اس رنج وغم کا اظہار ہے جو مسلمانوں کی اس حالت سے روح اقدس پر ہو رہا ہے۔ تمہارا رنج وقلق تمہاری اس بے چینی کا اظہار ہے جو دین کی اس حالت پر تمہیں اکثر ہوتی رہتی ہے۔ تمہارا یہ خیال کہ انگریز کافر ہیں، یہ تخیلات ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین کا احیاء فرماوے اور حضور ﷺ کو سکون نصیب فرماوے۔

تمہارا دوسرا خواب کتابوں کے درمیان میں بیٹھنا تو انشاء اللہ تمہاری علمی ترقی کی بشارت ہے۔ تمہارے قتل کا فیصلہ بظاہر بد دین لوگوں کی طرف سے تمہاری مخالفت ہے اور تمہارا زار وقطار گناہوں کو یاد کر کے رونا بہت مبارک ہے۔ تم نے لکھا کہ چار پانچ خط لکھ چکا ہوں۔ بندے کے خیال میں تو بندے کے نام دو خط اور ایک رجسٹری عبد الرحیم کے نام آئی ہے۔ تمہارے ہر خط کا جواب چاہے میرے نام ہو چاہے عبد الرحیم کے نام ہو، میں ہمروزہ لکھواتا ہوں۔

۱۵ پونڈ والی رجسٹری پہنچ گئی تھی۔ عبد الحفیظ کے نام کا کوئی خط [خود] اس کے نام نہیں آیا وہ بھی میرے ساتھ ہی ہیں، انکار کر رہا ہے۔ کہیں تم بھولے تو نہیں، عبد الرحیم کی رجسٹری میں ایک پرچہ عبد الحفیظ کے نام تھا۔ اہلیہ کے افاقے کی خبر سے مسرت ہے۔ خسر صاحب اگر ابھی تک موجود ہوں تو بندے کی طرف سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان کے لئے بھی دعا گو ہے۔ بھائی پاڈیہ ابھی تک یہیں موجود ہیں روزانہ ملاقات ہوتی ہے, شنبہ کے روز افریقہ جائیں گے۔

تم نے کھانے پینے کی چیزیں میرے پاس بھیجنے کے لئے منگوائی تھیں اس کا بالکل

ارادہ نہ کریں، یہاں کے احباب جو غیر ملکی چیزیں کھانے پینے کی لاتے ہیں میں ہرگز نہیں لیتا۔ رات ایک دوست شامی پنیر لائے تھے میں نے دوستوں کو بانٹ دیا اور بھی احباب کوئی چیز لاتے ہیں تو میں سختی سے روک دیتا ہوں۔ *وہاں مدنی چیزیں نصیب نہیں ہوتیں، اور یہاں بھی ہم کافروں کی چیزیں کھاویں؟* ۔تمہارے لئے یہاں کی چیزیں بھیجنے کو بہت جی چاہتا ہے مگر لے جانے والا نہیں ملتا۔تم نے بہت اچھا کیا کہ خرید کردہ اشیاء اپنے استعمال میں لاکر اس کے دام بھیج دیئے۔اگر چہ دام کی ضرورت نہ تھی، تمہارا کھانا تو میرا ہی کھانا تھا۔

اگر چہ میں پہلے خطوط میں یہ لکھ چکا تھا کہ یہاں آنے میں ہرگز جلدی نہ کرنا، سابقہ قرض مقدم ہے لیکن اب تو تمہاری ملاقات کا اشتیاق بڑھ ہی گیا اس لئے جب احوال مساعد ہوں تو دو تین ماہ میں ضرور آجاؤ۔اگر ماہ مبارک کا میرا یہاں کا قیام پختہ ہو جاتا تو میں اس کا مشورہ دیتا۔میری تو عین خواہش ہے مگر عزیز ابوالحسن کی شادی کہیں ہوئی ہے اور اس کے بغیر میرا رہنا مشکل, اور وہ بہت سی مصالح میری جانے کی بتلاتا ہے۔

دوسرے خط میں تم نے صلوۃ وسلام پر اظہار مسرت لکھا، *اس کو تو تمہارا دل جانتا ہے کہ تمہارے لئے دعاؤں سے کبھی غفلت نہیں ہوئی چاہے تم نے کتنا ہی منہ پھیرا ہو*۔تم نے مولوی خیر گامی کا خط پہنچا دیا، بہت اچھا کیا۔ جناب عبدالعزیز صاحب کا بھی پہنچا دیا ہوگا۔ میں نے اس سے پہلے خط میں بہت سے لوگوں کو کھجوریں دینے کے متعلق تمہیں لکھا تھا اس کا منشاء تو وہی تھا جو اوپر لکھا کہ میرا ارادہ کار میں بہت ساری کھجوریں بھیجنے کا تھا، اس بنا پر لکھا تھا وہ بات تو اب ہوئی نہیں، لہذا کسی کو دینا مناسب سمجھو تو دیجیو ورنہ انکار کر دیجیو کہ لانے والا نہ ملا۔

اگر مولوی نصر اللہ کے لڑکوں کا پرچہ اب تک نہ گیا ہو تو اس میں لکھ دیں کہ دوسرے خط میں بھی اس نے مزید سلام مسنون کے بعد لکھا ہے کہ تم سب کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں یہ بھی لکھ دیں کہ سہارنپور کا سالانہ تبلیغی اجتماع ۲۶، ۲۷ مئی کو ہوا تھا اس میں

نظام الدین کے احباب کے ساتھ مولانا حامد میاں صدیقی نے بھی شرکت کی تھی، تقریر بھی کی تھی، بخیریت ہیں۔ اگر سابقہ پرچہ بھیج چکے ہوں تو ایک کارڈ پر یہ مضمون نقل کر کے بھیج دیں۔

جن احباب کو میں آپ سے ملنے کو لکھتا ہوں ان کے زیادہ اکرام کی ضرورت نہیں۔ معمولی اکرام ضیف کافی ہے۔ معمولات انگریزی کے پرچے چھپوانے کی ضرور کوشش کرو۔ اگر تمہاری آمد اکیلے ہو تو ہوائی جہاز سے معلوم ہوا ہے کہ دو ماہ واپسی کا ٹکٹ سستا ہوتا ہے اور رفقاء ہوں تو پھر کار سے۔ عزیز عبدالرحیم کے لنڈن سفر کے متعلق تمہاری آمد پر مشورہ ہو جائے گا، آگے کچھ لکھنے کا ارادہ اس لئے ملتوی کر دیا کہ عبدالرحیم کے لئے جگہ نہیں رہی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۷/جون ۶۹ء

﴿143﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/ربیع الثانی ۸۹ھ/ ۳۰/جون ۶۹ء

اس کے خط کی آرزو ہے اس کی آمد کا خیال — کس قدر پھیلا ہوا ہے کاروبارِ انتظار

تشریف یاں نہ لاؤ پر نامہ برتو بھیجو — مت لو خبر ہماری، اپنی خبر تو بھیجو

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تم نے شروع شروع میں خطوط کے وہ زور باندھے اور ہر خط میں آؤں، آؤں کی صدا لگائی اور خطوط سے زیادہ ہر آنے والے نے تمہارے جلد پہونچنے کی اطلاع دی جس کی وجہ سے خواہ مخواہ تمہاری آمد کا انتظار شروع ہو گیا۔ میں نے تو

شروع میں بہت زور سے لکھا تھا کہ آمد میں جلدی نہ کیجیو اس لئے کہ تمہارا حرج اور خرچ بہت ہو چکا ہے مگر اس کے بعد جب یہ معلوم ہوا کہ میرا پاسپورٹ اکتوبر تک کا ہے اور اضافے کا حال معلوم نہیں کہ ہو سکے گا یا نہیں؟ اس لئے لکھ دیا تھا کہ آجاؤ اور جب آؤ تو اپنے مدرسہ کی رسید بھی لیتے آنا جب تک میں نہ لکھتا رہا تم آؤں، آؤں لکھتے رہے اور جب میں نے آؤ لکھا تو تم نے چپ کھینچ لی۔ أنأيته فدنى، أدنيته فنأىٰ

مجھے پانچ چھ دن سے تمہارے خط کا زیادہ انتظار تھا جب کہ علی میاں کے خط پر لفافے پر یہ لفظ دیکھا، جس کو آئے ہوئے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا، کہ مولوی یوسف متالا ابھی اس وقت آئے، تو میرا خیال تھا کہ تم علی میاں کے سفر کی تفصیل ضرور لکھو گے اس لئے کہ ان کے خط سے یہ شبہ ہو رہا تھا کہ وہ اس ایک ہفتہ کے بعد جو انہوں نے تبلیغ میں دیا ہے جلد روانہ ہو جائیں گے اور خط کے موافق ان کو روانہ ہوئے کوئی دن ہو چکے ہوں گے۔

اگر وہ اب تک وہاں موجود ہوں تو سلام مسنون کے بعد یہ پیام پہونچا دیں کہ آپ کے خط سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ آپ ۲۰؍ جون کے بعد جو جہاز ملے گا اس سے روانہ ہو جائیں گے، اس لئے میں نے آپ کے خط کا جواب لکھنؤ بھیج دیا۔ مولانا منظور صاحب کا خط جو صورۃً صوفی اقبال کے نام تھا اور معنیً میرے نام تھا ایک ہفتہ ہوا آیا تھا، جس کا جواب صوفی اقبال نے لکھا تھا۔ میں نے بھی اس میں ایک پرچہ آپ کے نام اور دوسرا مولانا منظور صاحب کے نام رکھوا دیا تھا اور یہ لکھوا دیا تھا کہ اس خط کو احتیاط سے رکھیں۔ علی میاں جب آجاویں تو ان کو یا محمد ثانی کو دے دیں۔

علی میاں کا بھی انتظار رہا کہ ان کا اس کے بعد کوئی خط نہ آیا جس سے یہ معلوم ہو کہ ان کا نظام کیا رہا؟ علی میاں کے اس خط میں مولوی نصر اللہ صاحب مرحوم کے تینوں صاحبزادوں کی اس وقت وہاں موجودگی لکھی تھی۔ تم سے بھی غالباً ملاقات ہوئی ہوگی اور میرا

پرچہ اس وقت نہیں تو بعد میں تم نے بھیج دیا ہوگا۔

ایک صاحب کا لندن سے خط آیا جن کا پتہ یہ ہے ان کو ایک کارڈ میری طرف سے لکھ دو:

Ali Bhai [پتہ درج ہے]:

’ بعد سلام مسنون، تمہارا ایر لیٹر پہونچا یہ نا کارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ مکارہ سے حفاظت فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے، اپنے حفظ وامن میں رکھے۔ درود شریف کی کثرت مقاصد کی کامیابی کیلئے بہت مفید اور مجرب ہے۔ کم سے کم پانچ تسبیحیں روزانہ پڑھا کریں۔ آپ کے قریب میرے ایک مخلص دوست مولوی محمد یوسف صاحب متالا جن کے ذریعہ سے یہ کارڈ بھجوا رہا ہوں اور ان کا پتہ یہ ہے (اس جگہ پتہ لکھ دیں) ان سے اہتمام سے ملتے رہا کریں اور خط وکتابت کم سے کم ضرور رکھیں‘۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبدالرحیم، ۳۰/جون ۶۹ء

ازاحقر عبدالرحیم سلام مسنون وگذارش دعا

﴿144﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/ربیع الثانی ۸۹ھ/ ۳۰/جون ۶۹ء

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، جناب الحاج ابراہیم بسم اللہ صاحب کا ایک خط پہونچا اور اس کے ساتھ ۴۰ نفر کی ایک فہرست بھی پہونچی جو بیعت کے خواہشمند ہیں۔ میں نے انہیں یہ لکھ دیا کہ بہتر یہ ہے کہ عزیز یوسف کو لکھدو کہ وہ ایک شب

کے لئے تمہارے پاس آ کر میری طرف سے تم سب کو بیعت کر لیں بشرطیکہ یہ سب ایک جگہ کے رہنے والے ہوں، یا ایک جگہ جمع ہو سکتے ہوں۔ اگر یہ حضرات بلاویں تو ایک شب کے لئے تکلیف کر کے ضرور ہو آویں اور اگر یہ نہ ہو سکتا ہو تو میں نے ان کو خط سے بیعت کا طریقہ لکھوا دیا ہے۔

انہوں نے ایک پونڈ معمولات کے لئے بھیجا تھا یہاں اتنے ہیں نہیں اور یہاں سے اتنے بھیجنا بھی مشکل ہے اس لئے میں نے مولوی نصیر کو لکھ دیا ہے کہ بذریعہ ہوائی رجسٹری ان کے پاس بھیج دیں۔ مجھے تو یاد پڑتا ہے کہ پہلے مولوی یعقوب صاحب نے یا کسی اور صاحب نے لکھا تھا کہ لندن میں اردو کے اور انگریزی کے دونوں چھپ رہے ہیں اگر تمہارے علم میں ہو تو ان کو پتہ لکھ دو کہ وہاں سے منگوالیں ورنہ اردو کے تم اہتمام سے چھپوالو اس لئے کہ تمہاری دلالی سے لندن سے بیعت کی درخواستیں کثرت سے آنے لگیں۔

لنڈن سے جو صاحب کار میں آئے ہوئے ہیں جن کے متعلق میں نے پہلے خط میں بھی لکھا تھا وہ بھی کل یا پرسوں مدینہ منورہ جا رہے ہیں اور ایک ہفتہ وہاں قیام کے بعد اپنی کار سے لندن واپس چلے جائیں گے۔ ان کے ہاتھ کچھ دانے کھجوروں کے بھیجنے کا خیال ہے اگر صحیح سالم پہونچ جاویں تو ان حاجی صاحب کے پاس (ابراہیم احمد) کے پاس بھی ۵۰ دانے بھیج دیں تا کہ ان دوستوں کو بھی ایک ایک تبرک میری طرف سے پہونچ جاویں۔

تمہیں ایک پرچہ لکھوا چکا ہوں امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ جن احباب کو تمہاری طرف متوجہ کیا جاتا ہے ان کی خاص طور سے نگرانی تمہارے ذمے ہے۔ خط و کتابت سے ملاقات سے اپنے پاس بلا کر ان کی خیر خبر رکھیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبدالرحیم، ۳۰ر جون ۶۹ء

ازاحقر سلام مسنون وگذارش دعا، دعا گوہوں ودعا جو

﴿145﴾

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

از: جناب غلام محمد بھٹی صاحب

تاریخ روانگی: ربیع الثانی ۸۹ھ/ جون ۶۹ء

بخدمت جناب پیرومرشد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ، السلام علیکم, جناب کا خیریت نامہ جب جناب مکہ مکرمہ سے پاکستان کو روانہ ہوئے تھے ملا تھا۔ جناب کے ارشاد کے مطابق بندہ نے مولانا یوسف صاحب کو بولٹن میں جناب کا حکم پہنچادیا تھا۔ جناب نے یہ بھی حکم کیا تھا کہ بندہ مولانا یوسف صاحب کے پاس جایا کرے۔ جناب کے حکم کی تعمیل کی جاتی ہے۔ بندہ تقریباً ہر ہفتہ میں بروز جمعہ اوراتوار کو حاضری دیتا ہے۔ بندہ کے تین بچے ہیں، محمودالحسن عمرساڑھے سترہ سال، زینت النساءعمردس سال، محمد عمرنوسال اور بیوی زینب بی بی، سب کبھی کبھی سلام عرض کرنے کیلئے جاتے ہیں۔

بندہ کو جوبھی تکلیفات اس دنیافانی میں آتی ہیں وہ مولانا یوسف صاحب کوعرض کرتا ہوں, مثلاً بیماری کے بعد جوڑوں میں دردیں شروع ہوگئی تھیں [وغیرہ]۔ مولانا یوسف صاحب نے مکان لینے کیلئے ۲۰۰ پونڈ بطورقرض مانگا تھا۔ بندہ نے اسی وقت دے دیا۔ مولانا عبدالاحد صاحب جب ولایت اپنے مدرسہ کیلئے چندہ اکٹھا کرنے کیلئے آئے تھے، بندہ سے جتنی بھی مالی اور جانی خدمت ہوسکی کی۔ انہی کی مہربانی اورکوشش سے بندہ کو جناب کا مرید بننے کا فخر حاصل ہوا ہے۔

نہایت ہی مودبانہ عرض ہے کہ دعا کریں کہ بندہ مالی اور جانی اللہ کے نیک بندوں کی خدمت کرسکے۔ والدین، بیوی بچوں کے فرائض پورے کرسکے۔ اس کفرستان سے

نجات ملتے ہوئے پاکستان میں جائے رہائش، روزی بمع بال بچوں کے ہوجائے، قرض سے نجات مل جائے، دین اور دنیا بن جائے۔ آمین ثم آمین

دنیا کے تمام مسلمانوں پر اللہ پاک رحم کریں اور دشمنوں پر غالب ہوں۔ آمین ثم آمین۔ صحت اور روزی میں برکت کیلئے بھی دعا کریں۔ السلام علیکم

دعاؤں کا محتاج، جناب کا ادنی سا مرید

غلام محمد بھٹی

جواب از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۳/ جولائی ۶۹ء [۱۸/ ربیع الثانی ۸۹ھ]

اس سے قلق ہوا کہ مولوی یوسف نے آپ سے قرض لیا جب کہ آپ خود مقروض تھے تو ان سے معذرت کردینی تھی، اس میں کوئی شکایت کی بات نہیں تھی، مجبوری تھی۔ میں آپ کے قرضہ کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اور عزیز یوسف متالا کے قرض کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ عزیز مولوی عبدالرحیم کو بھیج دیا جاوے۔

﴿146﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸/ جمادی الاولی ۸۹ھ/ ۲۲/ جولائی ۶۹ء

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا ایر لیٹر پہونچا تھا جس میں ۱۹، شنبہ کی دوپہر کو چل کر اتوار کی شب میں جدہ پہونچنا لکھا تھا مجھ سے حماقت ہوئی اس خیال سے کہ اجنبیت میں تمہیں دقت نہ ہو اپنے بعض دوستوں کو جدہ لکھوا دیا اور ماموں یامین اور عزیز سعدی کو مکہ لکھوا دیا کہ اگر تم احرام میں ہو تو جدہ کے احباب تمہیں کار کر کے مکہ روانہ کردیں۔

کار والے کو مدرسہ صولتیہ کا پتہ بتلا دیں اور ماموں یامین کو لکھوا دیا کہ اگر وہ مکہ آویں تو تم ان کو کسی کے ذریعہ سے عمرہ وغیرہ سے فراغت کرا کر مدینہ منورہ کیلئے کار میں بٹھا دینا۔

جدہ کے بعض احباب تو اس رات میں مطار پر گشت کرتے رہے کہ جہاز کس وقت پہنچتا ہے اور ماموں یامین اور عزیز سعدی مستقل کار کرایہ کر کے اس طرح پر کہ اگر تمہارے ساتھ مکہ آنا ہوا تو یہ کرایہ ہوگا اور جدہ سے سیدھا مدینہ جانا ہوگا تو یہ کرایہ ہوگا۔ اخیری شب میں مطار پر پہونچے اور تمہیں خوب تلاش کیا اور چونکہ جہاز ان کے پہونچنے سے کچھ پہلے پہونچ گیا تھا اس لئے صبح کی نماز کے بعد جدہ میں بھی مختلف اڈوں پر اور جہاں جہاں احتمال ہوسکتا تھا تلاش کرتے رہے۔ بعد میں ان لوگوں سے جو مطار پر رات تھے معلوم ہوا کہ تم اس جہاز سے نہیں اترے۔

تمہارے نہ آنے سے زیادہ قلق اس کا ہوا کہ میرے خط کی وجہ سے ان سب کو رات بھر پریشان ہونا پڑا اور مستقل کار مکہ سے جدہ کی آمد و رفت کتنے میں ہوئی ہوگی، خیال تھا کہ التواء کی وجہ شاید خط سے معلوم ہوجائے مگر آج ۲۳ کا دن بھی گذر گیا اور ڈاک میں کوئی خط بھی نہیں ملا۔ اگر تم اس تاریخ پر آجاتے تو بڑی راحت رہتی، آئندہ تو مجھے لکھتے ہوئے شرم آوے ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۲۲ جولائی

از احقر عبدالرحیم سلام مسنون وگذارش دعا

﴿147﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۹ر جمادی الاولیٰ ۸۹ھ/۲۳ر جولائی ۶۹ء

ابی سیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی ابدالآباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ بعد سلام مسنون، عرض اینکہ اس سے قبل ایک عریضہ ۱۸ جولائی بروز جمعہ کی روانگی پر مشتمل ارسال خدمت کر چکا ہوں ۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ لیکن اس کے بعد ساتھیوں کی بے انتظامی کی وجہ سے تاخیر ہوتی رہی اور کام مکمل نہ ہوسکا اور وہ تاریخ گذر گئی ۔ اس کے بعد ۲۴ر جولائی جمعرات کو روانگی طے ہوئی مگر آج بدھ کی شام تک سیٹ کے ریزرو ہونے کی کوئی اطلاع نہیں آئی اس لئے جلدی میں ابھی شام کے وقت عریضہ تحریر کر رہا ہوں ۔ خدا کرے کہ آج ہی نکل جاوے۔

اس دفعہ بار بار نئی مصیبتیں پیش آرہی ہیں خدا کرے کہ بعافیت روانگی ہوجائے اور وہاں عافیت کے ساتھ طویل صحبت حضرت کی نصیب ہو ۔ اسی لئے ایک سال کے بعد کی واپسی کا محکم ارادہ کرلیا ہے، خدا کرے وہاں تک کے قیام کی اجازت بھی مل جاوے ۔ ان دو ہفتوں کی مسلسل عظیم الشان پریشانیوں کی وجہ سے طبیعت پر کافی اثر ہوگیا ہے ۔ آج تو پیچش بھی شروع ہوگئی ہے۔

پریشانی ہی کی وجہ سے عریضہ بھی تحریر نہ کرسکا، نیز ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ امروز وفردا ہوتا رہا اس لئے سوچتا رہا کہ کوئی بات طے ہوجائے اور عریضہ لکھوں ۔ خیر دعا وتوجہ فرمائیں اللہ جل شانہ صبر واستقامت عطا فرما کر جلد حاضری نصیب فرماوے اور حضرت کی طویل صحبت نصیب فرماوے ۔ اور کیا عرض کروں ، باقی سب خیریت ہے دعا وتوجہات مبارکہ کا بہت ہی محتاج ہوں ۔ بھائی صاحب سے بھی سلام مسنون ودرخواست دعا ۔ بھائی محمد کی طرف سے بعد سلام مسنون دعا کی درخواست ۔ فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی

احقر یوسف

۲۳ر جولائی ۔ ۱۹۶۹ء چہار شنبہ

﴿148﴾

از: جناب محمد حنیف املا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: نامعلوم

قبلہ وکعبہ حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون عرض اینکہ احقر حضرت والا کی خیرو عافیت کا طالب ہے۔ دیگرعرض یہ ہے کہ احقر کئی سالوں سے یہاں مقیم ہے اوراب تک نفس وشیطان کی اطاعت میں زندگی گذاری ہے۔ اب دل چاہتا ہے کہ حضرت کا دامن پکڑلوں تاکہ اب بقیہ زندگی اللہ اوراس کے سچے رسول ﷺ کا اتباع نصیب ہو۔ اس لئے حضرت والا کی خدمت اقدس میں عاجزانہ درخواست ہے کہ مجھے بیعت فرما کر اپنے زمرۂ ارادت میں شامل فرمالیں۔ امید ہے کہ میری درخواست قبول فرمائیں گے۔

دیگر احوال یہ ہے کہ احقر نے ایک خواب دیکھا ہے جس کی تعبیر حضورِ والا سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ **خواب:** بندہ مولانا یوسف صاحب کے پیچھے باجماعت نماز ادا کررہا ہے کہ مولانا صاحب سے کچھ غلطی سرزد ہوگئی اور نماز پھر دہرانی پڑی۔ اس دوبارہ نماز میں بندہ دیکھ رہا ہے کہ ایک عالیشان ہال جس میں کشادہ زینے اس طرح لگے ہوئے تھے کہ سب سے اوپر والے زینہ پر کھڑے ہوئے لوگ نیچے والے زینہ پر کھڑے ہوئے لوگوں کو دیکھ سکیں۔ مولانا امامت کر رہے ہیں لیکن بجائے اس کے کہ مولانا صاحب کی پشت ہماری طرف ہو جیسا کہ امام کی پشت مقتدیوں کی طرف ہوتی ہے، اس نماز میں مولانا صاحب بندہ اور مقتدیوں کے مدمقابل کھڑے ہوئے جماعت کروا رہے ہیں۔ بندہ بحالتِ نماز اس فکر میں تھا کہ رکوع اور سجدہ کس طرح ادا کیا جائے گا۔ جبکہ مولانا صاحب کا سر اور ہمارا سر بحالتِ

رکوع اور سجدے کے ٹکرا جائے گا۔ اسی فکر اور بے چینی میں بندہ بیدار ہو گیا۔

فقط والسلام

آپ کا خادم محمد حنیف املا

جواب از حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ: عزیز عبدالرحیم کو بھیجا جاوے۔

عزیز یوسف سے کہیں کہ میری طرف سے نیابۃً بیعت کرلیں۔ پہلا جزء خواب کا تمہارے حق میں اچھا ہے۔ عزیز یوسف کے اتباع سے تمہیں دینی فائدہ پہونچے گا۔ لغزش تو بشریت سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے، تمہیں اور عزیز یوسف کو محفوظ رکھے۔ دوسرے جزء کی جو تعبیر مولوی۔۔۔صاحب نے دی وہ سمجھ میں نہیں آئی۔ بلکہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ عزیز یوسف کی تم دوستوں کی طرف خاص توجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی مبارک کرے۔ تمہارا خیال کہ رکوع سجدہ کس طرح ہوگا مبارک ہے۔ تمہارے دینی فکر کی علامت ہے۔ دوسرا پرچہ عزیز یوسف کو دیں۔

اس میں اس کو لکھیں کہ دوستوں کی طرف خصوصی توجہ تو بہت مبارک ہے ضرور ہونا چاہئے مگر نماز کو وساوس اور خیالات سے محفوظ رکھنے کی انتہائی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ ناکارہ تمہاری ترقی درجات اور مکارہ سے حفاظت کے لئے ہر وقت دعا گو رہتا ہے۔ بمبئی کی کتابوں کی رسید کا شدت سے انتظار ہے۔

﴿149﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۳۰ / جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ/۱۳/اگست ۶۹ء

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج

گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس سے رخصت ہوکرا گرچہ اب لمبی چوڑی باتیں بنانا بے کار ہے لیکن اپنے اوپر جو کچھ گذرنا چاہئے تھی وہ گذری اور گذر رہی ہے۔ اللہ ہی اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کو صحت وعافیت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے, اور خیر وعافیت کے ساتھ تاحیات حضرت اقدس کی معیت ورفاقت نصیب فرمائے رکھے۔ آمین

جدہ سے روانگی کے بعد جہاز ریاض ہوتا ہوا ظہران پہنچا۔ اور ظہران سے چھ میں دس کم پر چلا۔ لیکن راستے میں خراب ہوگیا جس کی وجہ سے واپس ظہران سوا سات پر پہنچا, اور ٹیلی فون سے بذریعہ ہوائی جہاز جدہ سے جدید پرزہ منگوایا[گیا] اور اس کو ٹھیک کرنے میں کافی وقت لگ گیا۔ عربی ساڑھے بارہ بجے ظہران سے روانہ ہوا اور ساڑھے پانچ پر بمبئ پہنچا۔ الحمد للہ حضرت اقدس کی دعاؤں سے خیر وعافیت کے ساتھ بمبئ پہنچ گیا۔ کسٹم سے بھی الحمد للہ بہت جلد فراغت ہوگئی۔

کسٹم سے فراغ پر کھوکھا بازار کی مسجد میں پہنچا تو صبح کی اذان میں دس منٹ باقی تھے۔ مولوی حسان، بھائی عبد القدیر صاحبان سے ملاقات ہوئی۔ صبح کی نماز کے بعد حاجی یعقوب صاحب سے ملاقات کر کے ان سے چھ لے لئے, اور حضرت اقدس کے جملہ خطوط ڈالنے کیلئے ان کے حوالے کر دیئے۔ اس لئے کہ ان تاجر حضرات کی ایک ایسوسی ایشن ہے اس وجہ سے ان کی ڈاک محفوظ طریقے پر روانہ کی جاتی ہے۔ اس لئے بجائے خود ڈالنے کے انہی کے واسطے کو زیادہ اچھا سمجھا۔

احقر نے مولانا منور صاحب کے نام کا گرامی نامہ اپنے پاس رکھ لیا تھا جو انشاء اللہ آج روانہ ہو جائیگا۔ احقر نے حاجی یعقوب صاحب کو دس روپئے بھی دے دیئے تھے کہ ایک تار احقر کی بخیر رسی کا حضرت کو دے دیں۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔

بھائی ابو الحسن نے چلتے وقت یہ کہا تھا کہ مشین اور مصلے حاجی جی کے حوالے کر دو۔

لیکن چونکہ مشین کے بارے میں احقر حضرت سے پوچھنا بھول گیا تھا اس لئے ان کے مصلے تو حاجی صاحب کے حوالے کردیئے تھے لیکن حضرت اقدس کا مشین الحمدللہ محفوظ اپنے ساتھ ہی لے آیا ہے کہ جب جانا ہوگا اس وقت انشاءاللہ خود ہی لے جاؤں گا۔ بحرین کا ٹکٹ بھی حاجی جی کو واپس کردیا۔

بمبئی سے روانہ ہوکر تین بجے بعد ظہر اپنے گھر بخیر وعافیت پہنچ گیا۔ معلوم ہوا کہ پانچ چھ روز [قبل] خالہ کی طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی، بلکہ خطرہ تھا کہ یہ آخری وقت ہوگا لیکن اللہ جل شانہ نے فضل فرمایا اور ڈاکٹر کے انجکشن لگانے کے بعد کچھ حالت ٹھیک ہوئی۔ اس کی اطلاع پر پرسوں ہی اہلیہ کو اس کے والد چھوڑ گئے ہیں۔ خالہ صاحب فراش ہیں، دوا علاج چل رہا ہے۔ سلام مسنون کے بعد دعا کی گذارش کررہی ہیں۔ اہلیہ بھی سلام مسنون کے بعد دعا کی گذارش کررہی ہے۔

احقر کا ارادہ انشاءاللہ ایک دوروز میں سورت کے ایک اچھے ماہر کے پاس جانے کا ہے۔ بس دعا فرماویں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ، قوت تامہ عطا فرمائے، اور صحت وقوت کے ساتھ جب تک حضرت اقدس (اللہ جل شانہ تادیر صحت وعافیت کے ساتھ زندہ سلامت رکھے) کا سایہ عاطفت ہے احقر کو بھی خدمت والا میں پڑے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت! اللہ بہتر جانتے ہیں کہ اس نیت سے یہ سفر بھی کیا ہے۔ اور اس وجہ سے حضرت اقدس کی معیت مبارکہ کو مقامات مبارکہ میں ترک کیا ہے۔ لیکن اب میری طرف سے کون سفارشی بنے؟

مضی زمن والناس یستشفعون بی فھل لی الی لیلیٰ الغداۃ شفیع

امید ہے کہ اپنی توجہات عالیہ اور التفات نظر وکرم میں اپنے اس سیہ کار ناقدرے خادم

کوفراموش نہ فرماویں گے جو اپنی دارین کی کامیابی ہی مالک الملک کے فضل وکرم کے بعد حضرت اقدس کی دعاؤں اور نظر کرم میں منحصر سمجھتا ہے اور جو باوجود اپنی نالائقی کے دل وجان سے اپنے شفیق ومربی، اپنے ماوائے دارین کا چاہنے والا اور ان کی محبت کو ہی ذریعہ نجات سمجھتا ہے۔

امید ہے کہ دیرینہ شفقتوں سے اس خادم کی لغزشوں کو معاف فرماویں گے اور ان چند سطروں کو احقر کی قلبی حالت سمجھیں گے۔ اللہ آپ کو صحت وعافیت کے ساتھ تادیر زندہ و سلامت رکھے اور دنیا وآخرت میں آپ کی رفاقت محض اپنے فضل سے نصیب فرماوے۔

احب الصالحين ولست منهم لعل الله يرزقنى صلاحا

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی

عبدالرحیم السورتی، ۱۳/اگست ۶۹ء

150

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰/جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ/۱۳/اگست ۶۹ء

روضہ اقدس پر دست بستہ سلام عرض کردیں

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ اپنی روانگی کے بعد کی تفصیل حضرت اقدس کے گرامی نامے میں لکھ چکا ہوں۔ ملاحظہ فرمالیں۔ آپ نے جو احقر کو۔۔۔ کا مشورہ دیا تھا جس کو میں خود بھی چاہتا تھا لیکن اب چھوٹی خالہ کی طبیت بہت خراب ہورہی ہے اس لئے قریب میں جانے کا موقعہ شاید نہ مل سکے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرمادے۔

طبیعت اچھی ہے۔ اور کیا عرض کروں؟ آپ کے قیام کا کیا ہورہا ہے اس کے متعلق مطلع فرماویں۔ حضرت اقدس کے مزاج گرامی کے حالات سے بھی اطلاع دیتے رہیں۔ کرم ہوگا۔ روضہ اقدس پر بھی صلاۃ وسلام عرض کرتے رہیں۔ **حضرت اقدس کی صحبت کو بہت ہی غنیمت سمجھیں**

من نکردم شما حذر بکنید　　　　روزگارم بشد بہ نادانی

مولوی عبد الحفیظ صاحب، صوفی اقبال صاحب، خالہ جی، جناب محترمی قاضی صاحب، محسنم مولانا سعید خان صاحب، مولانا اسرار صاحب اور جملہ رفقائے کرام پرسانان حال سے، بھائی حبیب اللہ سلمہ سے سلام مسنون وگذارش دعا کے بعد صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔

ایک پیام مولانا منور صاحب کا روضہ اقدس پر عرض کرنے کا تھا وہ آپ کو لکھ کر دینا بھول گیا۔ وہ یہ ہے کہ کسی وقت عرض کردیں:

’یاحبیب رب العالمین! یاشافع المذنبین! یارحمة للعالمین! کیف السبیل الی حضورکم؟ یانبی الله ترحم، یانبی الله ترحم۔ دل پھٹا جاتا ہے یا آقا، محبوب رب العالمین صلی الله علیه وعلی آله واصحابه واهل بیته وعلی جمیع اتباعه“

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام عرض کردیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ عبدالرحیم السورتی

۱۳؍اگست ۶۹ء

روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام

﴿151﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: جناب عبدالقادر صاحب

تاریخ روانگی: ۴؍ جمادی الثانی ۸۹ھ/ ۱۷؍ اگست ۶۹ء

عنایت فرمایم جناب عبدالقادر صاحب سلمہ، بعد سلام مسنون، جناب کا مرسلہ عطیہ ایک پاؤنڈ عزیز مولوی یوسف سلمہ کی معرفت پہونچا تھا۔ عزیز موصوف ۲ اگست کی شب میں سیدھا مدینہ منورہ پہونچا تھا چونکہ عزیز موصوف کو ہمارے سفر کا علم نہیں تھا۔ اس روز اس ناکارہ کا مکہ طائف وغیرہ کا سفر طے تھا اور عزیز موصوف بھی مع رفقاء کے اس سفر میں شریک رہا، تقریباً ایک عشرہ بعد سفر سے واپسی ہوئی۔ اس لئے آپ کے عطیہ کی رسید و شکریہ میں بھی تاخیر ہوئی۔ اللہ جل شانہ آپ کے عطیہ کی اپنی شایان شان دونوں جہان میں بہترین جزائے خیر مرحمت فرماوے، جان و مال میں برکت عطا فرماوے، اپنی رضا و محبت عطاء فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے دعا بھی کرتا ہے اور تمہاری طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ و سلام بھی عرض کرتا رہتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۷؍ اگست

﴿152﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹؍ جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ۲۲؍ اگست ۶۹ء

از نانی نرولی: روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ و سلام

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ احقر گذشتہ سہ شنبہ کو بخیر و عافیت بعد ظہر تین بجے گھر پہنچ گیا تھا۔ اور بدھ کو ایک عریضہ ائر لیٹر حضرت اقدس کے نام لکھا تھا جس میں پتے والے پر تمہارے نام بھی مضمون تھا۔ نیز بمبئی میں حاجی یعقوب صاحب کو دس روپئے بھی دے دیئے تھے کہ احقر کی بخیر رسی کی اطلاع بذریعہ تار حضرت اقدس کو کر دیں۔ انشاء اللہ انہوں نے تار بھی دے دیا ہوگا اور حضرت اقدس کو مل بھی گیا ہوگا۔

عزیزم کیا عرض کروں یہاں آ کر ایک مصیبت میں میں گرفتار ہو گیا۔ چھوٹی خالہ کی طبیعت میرے آنے کے بعد تین مرتبہ بہت زیادہ خراب ہو چکی۔ تین چار روز ہوئے بالکل امید نہیں تھی لیکن اللہ پاک نے فضل فرمایا کہ پھر سنبھل گئی۔ میں باوجود روزانہ ارادے کے سورت نہ جا سکا۔

کل پھر کسی طرح گھر سے چلا ہی گیا۔ ارادہ تو ڈاکٹر آر کے ڈیسائی کے یہاں جانے کا تھا لیکن مولانا تقی الدین صاحب تشریف لائے تھے انہوں نے حکیم سعد رشید جو بمبئی کے مشہور طبیب حکیم اجمیری صاحب کے صاحبزادے ہیں ان کے یہاں جانے کا مشورہ دیا۔ کل صبح ان کے یہاں حاضر ہوا تھا انہوں نے نبض دیکھ کر دو باتیں فرمائیں۔

ایک یہ کہ اعصابی کمزوری بہت ہے دوسرا یہ کہ خون میں ایک قسم کی تیزابیت پیدا ہوگئی ہے۔ آٹھ روز کی دوا انہوں نے دی ہے اور آٹھ روز کے بعد پھر بلایا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ علاج کچھ طویل ہوگا لیکن انشاء اللہ مرض بالکل ٹھیک ہو جائے گا آپ بھی دعا کریں اور حضرت اقدس کو بھی گاہے گاہے یاد دہانی کرتے رہیں۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

حضرت اقدس کے قیام یا واپسی کے متعلق کوئی بات طے ہوئی ہو تو ضرور مطلع

کریں۔ یہاں آکر مدینہ طیبہ اور حضرت اقدس کی یاد بہت ہی آتی ہے۔ اپنی گھڑی کا وقت بھی ابھی تک عربی ہی ہے۔ اسے دیکھتا رہتا ہوں اور سوچتا رہتا ہوں کہ حضرت اقدس اس وقت کیا کرتے ہوں گے۔ اللہ جل شانہ ہی اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کی عمر میں صحت وعافیت کے ساتھ برکت فرماوے۔ اور ہم سب کو ادب، عظمت کے ساتھ مستفید فرماوے۔ آمین

مکرمی صوفی جی، مولوی عبدالحفیظ صاحب، مولوی اسماعیل اور قاضی صاحب اور سب احباب سے نام بنام، سلام مسنون اور گذارش دعا کے بعد روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش کردیں۔ آپ کے ویزہ کا کیا ہوا؟ مطلع کریں۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ عبدالرحیم السورتی، ۲۲/اگست ۶۹ء

﴿153﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۹/جمادی الثانیہ ۸۹ھ/۲۲/اگست ۶۹ء

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب! اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم! بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ اس سے قبل ایک عریضہ خدمت اقدس میں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ موصول ہوگیا ہوگا۔ اپنے علاج کے سلسلہ میں عزیز یوسف کے نام کے پرچہ میں لکھ چکا ہوں دعاؤں کی بہ ادب گذارش ہے۔

حضرت اقدس پر خط لکھنے کو بہت جی چاہتا ہے لیکن حضرت اقدس کے مشاغل عالیہ کے پیشِ نظر ڈر لگتا ہے۔ بس حضرت احقر کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ یہی گذارش ہے۔ احقر

کے معالج حکیم صاحب نے دریافت فرمایا تھا کہ ذکر جہری کا کیا معمول ہے۔ احقر نے کہا عصر سے مغرب۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کی رعایت کی جاوے کہ اتنے علاج ہے جہر بہت کم ہو۔ خود مسموع ہو اس پر اکتفا کریں۔ اطلاعاً عرض ہے۔

خالہ خدمت اقدس میں سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں۔ اہلیہ بھی سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست کرتی ہے۔ بسہولت کسی وقت احقر کی طرف سے روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام عرض کر دیں تو احقر کیلئے بڑی سعادت ہوگی۔ احقر کی غلطیوں کو معاف فرماویں۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی عبدالرحیم السورتی۔ ۲۲/اگست ۶۹ء

154

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹/جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ یکم ستمبر ۶۹ء

بخدمت مولوی عبدالرحیم ذوالمجد والکرم قبلہ بھائی صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون عرض اینکہ اس سے قبل کئی عریضے ارسال خدمت کر چکا ہوں خدا کرے کہ سب ہی پہونچ گئے ہوں۔ شدت علالت کی خبر کے بعد سے طبیعت بہت ہی بے چین ہے۔ خدا کرے کہ جلد صحت وعافیت کا مژدہ پہونچ جاوے۔

گذشتہ [خط میں] مولوی عبدالحفیظ والے خواب میں اخیری جز و رہ گیا کہ ''صف اول میں جا کر حضرت سے جب ملاقات ہوئی کہ انہوں نے دیکھا دفعتاً آپ بن گئے تو یہ سوچنے لگے کہ یہ اتنے جلدی بوڑھے کیسے ہوگئے اور یہ تو اپنے گھر پر تھے یہاں کیسے پہونچ گئے'' فقط۔

خدا کرے کہ آپ کو جلد صحت وعافیت نصیب ہو۔ احقر کی طبیعت بالکل ہی ٹھیک

ہے۔ڈاکٹر بشیر الدین سے گولیاں لی ہیں اس سے بہت زیادہ فائدہ ہے۔ایک چیز کا بڑا ہی افسوس رہ گیا حالانکہ پہلے سے بہت خیال بلکہ عزم تھا کہ گورا موٹا کے بابو کے لئے اس کی شادی کا ہدیہ کوئی چیز ضرور بھیجوں گا مقدر سے اخیر وقت بالکل یاد نہ آیا,الخیر فیما وقع

حضرت نے ابوالحسن سے مولوی اسماعیل کا اور میرا آدھا ٹنکا کھجوروں کا پہونچانے کو فرمایا اس لئے کھجور اور کپڑا انشاءاللہ ضرور بھیجوں گا خدا کرے پہونچ جاوے۔صوفی جی کی بھی تین چار یوم سے طبیعت خراب چل رہی ہے حرم تشریف نہیں لا سکتے یہاں سے بہت سے احباب سلام مسنون عرض کرتے ہیں قبول فرماویں۔ فقط والسلام

احقر یوسف، یکم ستمبر ۶۹ء

155

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ستمبر ۶۹ء

عزیز القدر و منزلت مولوی محمد یوسف صاحب عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمداللہ بعافیت ہے امید ہے کہ تم بھی بخیر و عافیت ہو گے۔ اس سے قبل ایک رجسٹری عریضہ بولٹن اور مولوی سلیمان افریقی کے ہمراہ ایک دستی مفصل عریضہ ارسال کر چکا ہوں۔امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔مولوی سلیمان صاحب کے ساتھ خمیرہ اور سفوف اور عطر کی شیشی اور مولوی احمد صاحب کے ہاتھ عطر کی دو شیشیاں ارسال کر چکا ہوں۔امید ہے کہ وہ بھی پہنچ گئی ہوں گی۔

تم نے اپنے خط میں جن دو پارسلوں کے متعلق لکھا تھا وہ اب تک بھی نہیں پہنچے۔ سوائے سیدات والے پارسل کے کہ وہ پہنچ گیا، باقی دونوں نہیں پہنچے۔ راندیر سے صادقیہ

والوں کے دو خط آئے۔ وہ تقاضا کر رہے ہیں کہ تم پیسے بھیج دو تو میں کتابیں ارسال کروں۔ لیکن پیسے ہی نہیں مل رہے ہیں کیا بھیجیں۔

تم نے کچھ رقم اس میں میرے لئے بھی لکھی ہے اللہ تعالیٰ ہی تمہیں دارین میں جزائے خیر عطا فرماوے۔ واقعی بہت ہی اہم موقعے پر تم نے ارسال کی۔ اس لئے کہ ڈاکٹروں کے کثیر اخراجات کی وجہ سے میں مقروض ہو گیا تھا اور آئندہ کیلئے بھی سوائے قرض کے کوئی چارہ نہ تھا۔ لیکن اس رقم سے الحمدللہ سب طرف سے اطمینان ہو گیا۔ جزاکم اللہ

تم کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی اچھا موقعہ دیا۔ حضرت اقدس کی معیت میں ایک آدھ طواف میرے لئے بھی کر دینا اور اگر کوئی عمرہ حضرت اقدس کی معیت میں میرے لئے کر لیں تو پوچھنا ہی کیا۔ دعاؤں میں خصوصی طور سے یاد رکھیں۔ عطر بھیجنے کی کوئی صورت نہ ہو سکی، قانوناً منع ہے اور ہدیہ بہت تھوڑا سا بھیج سکتے ہیں۔ انشاء اللہ پیسے آجانے پر کتابیں ارسال کر دی جائیں گی۔ منشی۔۔۔ کو منی آرڈر کر دیا ہے، اطلاعاً عرض ہے۔

مولوی عبدالحفیظ صاحب، صوفی جی و جملہ رفقاء سے سلام مسنون اور دعاؤں کی درخواست۔

فقط والسلام

عبدالرحیم السورتی

﴿156﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ستمبر ۶۹ء

صبت علي مصائب لو انها   صبت على الايام صرن لياليا

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔ کچھ وہاں میرے لئے بھی

عرض کردیا کرو۔

تصنیف کیا؟ چھل حدیث کا خیال تھا اور اس کیلئے اعضائے انسانی ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زبان وغیرہ کے گناہوں پر کچھ لکھنا شروع کیا تھا اور ان اعضاء کا شکریہ کیا ہے اور کس طرح شکریہ ان کا ادا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں احادیث جمع کرنا شروع کی تھیں۔ تقریباً ۱۳ صفحے کاپی کے محض امداد غیبی سے اور حضرت اقدس کی دعاؤں سے ہو چکے تھے لیکن ستم بالائے ستم نے جب زندگی ہی کو تلخ کر کے رکھ دیا تو بھلا یہ سکون واطمینان کا کام ان حالات میں کیسے ہوسکتا ہے۔ بس اپنی بداعمالیاں ہر جگہ مانع ہیں۔ الحمدللہ معمولات کا اہتمام بہرحال ہے کہ وہی سکون کا ذریعہ ہیں۔

﴿157﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ
تاریخ روانگی: ۲۴ رجمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ۶ رستمبر ۶۹ء

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ احقر کئی روز سے میعادی بخار میں مبتلا تھا اور وہ بھی بہت شدید۔ ایک سو تین چار تک پہنچ گیا تھا۔ ایک روز تو اس قدر طبیعت خراب ہوئی کہ دن میں دو مرتبہ اور رات کو ایک مرتبہ تین بجے ڈاکٹر صاحب کو بلانا پڑا، اور تقریباً زندگی سے مایوسی سی ہونے لگی تھی لیکن اللہ کے فضل وکرم اور حضرت اقدس کی دعاؤں کی بدولت طبیعت سنبھل گئی۔

کئی روز صاحب فراش رہا، نمازیں بھی گھر ہی پر تیمّم سے ادا کرتا رہا اب چند روز

سے صحت الحمدللہ ٹھیک ہورہی ہے اور تین چار روز سے ورنٹھی تبدیلی آب وہوا کی غرض سے آیا ہوں۔ دوا چل رہی ہے, آج بھی پندرہ روز کی دوا لایا۔ کئی روز تک کھانا بالکل بند رہا, صرف چائے دودھ کی اجازت ڈاکٹر نے دی تھی۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ قوت تامہ عطا فرماوے۔

حکیم صاحب کا جو علاج بخار سے قبل آنے کے بعد شروع کیا تھا وہ اب بند ہے۔ ڈاکٹری علاج ہورہا ہے, دعا کی سخت ضرورت ہے۔ ان سب کے باوجود اللہ کے فضل وکرم سے اور حضرت اقدس کی دعاؤں سے (تین چار روز کے علاوہ) معمولات ذکر چھ سات پارے تلاوت تسبیحات درود شریف وغیرہ بحمداللہ آہستہ آہستہ پورا کرلیتا ہوں۔ کچھ دیر لیٹے لیٹے اور کچھ دیر بیٹھے بیٹھے۔ یہ صرف حضرت اقدس کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اپنی کمزور صحت اس کی اجازت نہیں دیتی۔

عزیز یوسف سلمہ کی رجسٹری میں حضرت اقدس کا گرامی نامہ پہنچا تھا۔ حضرت اقدس کے رنج وقلق سے اپنی جو حالت ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ آج کل زندگی بالکل تلخ ہے۔ صرف اس کا رنج ہے کہ حضرت اقدس کو احقر کی طرف سے اذیت پہنچی۔

بس ہر وقت کی یہی دعا اب بھی ہے اور ہمیشہ سے بھی یہی ہے کہ اللہ جل شانہ میرے حضرت کو مجھ سے ہمیشہ خوش رکھے۔ میری غلطیوں کو معاف فرمادے اور اللہ جل شانہ تاحیات (اللہ جل شانہ آپ کے سایہ عاطفت کو تادیر زندہ سلامت رکھے) آپ کو مجھ سے بہت زیادہ خوش رکھے اور حشر میں بھی جب حضرت اقدس سے ملاقات ہو تو حضرت خوش خوش ملیں اور حضرت اقدس کے مبارک سایہ میں وہاں بھی تھوڑی سی جگہ مل جاوے آمین۔

اب میرے آقا! بہت لجاجت سے ڈرتے ہوئے یہ درخواست ہے کہ اول احقر

کیلئے صحت کی دعا فرمادیں اوراس کے بعد پھر حاضری کی دعا فرمادیں۔آپ کی دعا ہو جائے گی تو میرا کام فوراً بن جائے گا۔امید ہے کہ اس خط کا جواب انشاء اللہ پرامید آئیگا۔ ہوسکتا ہے کہ حضرت اقدس کا کوئی گرامی نامہ گھر پر آیا ہوا رکھا ہو۔انشاء اللہ ایک دو دن میں واپسی ہوگی۔اور کیا عرض کروں؟

احقر کی غلطیوں کو معاف فرماویں اور احقر کیلئے دعا فرماتے رہیں۔آپ کی یاد بہت ہی زیادہ آتی ہے۔آپ کے بغیر چین آنا واقعی مشکل ہے۔چاہے حضرت اقدس میری اس بات کو سچی سمجھیں یا غلط سمجھیں لیکن حضرت حقیقت یہی ہے۔

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی

عبدالرحیم۔٦ رستمبر ٦٩ء

حضرت اقدس کا گرامی نامہ بنام مولانا منور حسین صاحب احقر نے آتے ہی رجسٹری کردیا تھا۔اس کی رسید وصولی کی آگئی ہے۔لیکن کوئی صاحب عبدالرزاق ہیں ان کے دستخط وصولی کے ہیں اور اس پر یہ لکھا ہوا کہ مولانا گھر تشریف لے گئے ہیں امید ہے کہ حضرت مولانا تشریف لے آئے ہوں گے اور رجسٹری انہیں وصول ہوگئی ہوگی۔

اپنی علالت کی وجہ سے پھر حضرت مولانا پر کوئی عریضہ نہ لکھ سکا۔گھر پہنچنے پر ڈاک دیکھ کر پھر عریضہ مولانا کی خدمت میں لکھوں گا! انشاء اللہ۔ بھائی محمد علی سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور اپنے سفر کے آسان ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

﴿158﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورسٹھی، انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۲۴ / جمادی الثانیہ ۸۹ھ / ۶ / ستمبر ۶۹ء

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام

عزیز گرامی قدر مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ اپنی علالت کی تفصیل حضرت اقدس کے نام کے عریضہ میں لکھ چکا ہوں۔ مطالعہ فرمالیں۔ آپ کے ویزہ کے نہ بڑھ سکنے سے بہت ہی رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرماوے۔ خدا کرے آپ کا ویزہ بڑھ جاوے اور چندروز آپ کی معیت میں مدینہ پاک قیام نصیب ہو اور حضرت اقدس کی تمنا خدا کرے کسی طرح پوری ہو جائے۔

احقر تین چار روز سے ورسٹھی آیا ہوا ہے یہاں مسجد بھی قریب ہے، چلنا نہیں پڑتا اور آرام بھی زیادہ ملتا ہے۔ نرولی تو ہر وقت کوئی نہ کوئی آتا ہی رہتا ہے۔ اور چونکہ اور کوئی ہے نہیں اس لئے مجھے پھر ان سے بات چیت کرنا پڑتا ہے، ان کے ساتھ بیٹھنا پڑتا ہے۔ [اس کے برعکس] یہاں زیادہ آمدورفت بھی نہیں ہے اور کوئی آتا بھی ہے تو بھائی محمد علی ان کے ساتھ باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے مجھے آرام رہتا ہے۔ ایک دوروز میں واپسی کا ارادہ ہے۔

اگر وہ دونوں صاحب اور مولانا ہاشم صاحب ہوں تو سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی اسماعیل سے بھی سلام مسنون کے بعد مبارکباد پیش کردیں اور مٹھائی کا مطالبہ کردیں۔ مولوی عبدالحفیظ، صوفی اقبال صاحب، خالہ جی، بھائی ابوالحسن اور سب دوستوں سے قاضی جی سے سلام مسنون کے بعد، دعا کی درخواست کردیں۔ فقط والسلام

احقر الوری عبدالرحیم السورتی

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام۔ لالیہ اور بھائی محمد علی کی طرف سے بھی حضرت کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

﴿159﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۲۶/ جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ۸/ستمبر ۶۹ء

روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج عالی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کے جملہ گرامی نامہ جات اول تار کے جواب میں ائرلیٹر، پھر عزیزم یوسف سلمہ کی رجسٹری میں گرامی نامہ پہنچا۔ اس کے بعد آج آٹھ ستمبر کو دو گرامی نامے، ایک ائرلیٹر یکم ستمبر کا تحریر فرمایا ہوا، اور دوسرا گرامی نامہ کارڈ بھی یکم ستمبر کا تحریر فرمایا ہوا، جس پر ۴ستمبر کی حوض قاضی (دہلی) کی مہر ہے، پہنچے۔

حضرت اقدس کی ان عنایات وشفقتوں کے شکریے سے قاصر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کو بایں شفقت وتوجہات صحت وعافیت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے، اور ہم ناپاکوں کو ان شفقتوں کی قدردانی نصیب فرماوے۔

کل شام نرولی واپس آیا ہوں۔ ڈاک میں حضرت اقدس کا گرامی نامہ ائرلیٹر ۲۶/اگست والا بھی رکھا ہوا ملا۔ انشاء اللہ حاجی یعقوب صاحب پر آج ہی عریضہ لکھ کر دریافت کرلوں گا کہ بدھ کا لکھا ہوا خط پیر کو، اور جمعہ کا لکھا ہوا پیر کو حضرت اقدس کو کیسے پہنچ گیا؟ جبکہ

دونوں خطوں میں کوئی منگل نہیں آتا ہے۔

انشاءاللہ ڈاکٹر نے اجازت دی تو احقر حضرت اقدس کے مزاج مبارک دریافت کرنے کیلئے ضرور بمبئی بھائی ابوالحسن کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا۔احقر نے پرسوں شنبہ کو بھی اپنی خیریت کا عریضہ ورتھی سے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا تھا۔امید ہے کہ موصول ہو گیا ہوگا۔

اس عریضہ میں بھی احقر نے لجاجت سے یہی گذارش کی تھی، اور اب بھی یہی گذارش کر رہا ہوں کہ احقر کی غلطیوں کو معاف فرماویں۔حضرت اقدس کی دیرینہ شفقتوں اور عنایتوں سے امید قوی ہے کہ ضرور معاف فرماویں گے۔حضرت اقدس کو کلفت پہنچانے کی کافی سزا بھگت چکا ہوں اور بھگت رہا ہوں۔

اس کے علاوہ سب سے بڑا فکر تو اس بات کا ہے کہ اگر خدانخواستہ حضرت اقدس کے دل میں ذرا برابر بھی کبیدگی احقر کی طرف سے باقی رہی تو اول اپنی سیہ کاریوں سے باوجود حضرت اقدس کی بے انتہا شفقتوں کے کچھ حاصل نہ ہوا اور حضرت اقدس کی دعاؤں سے کچھ دو چار تسبیحوں کی توفیق ہو جاتی ہے۔کہیں خدانخواستہ اس سے محرومی ہو جاوے۔

بس حضرت معاف فرمادیں اور دعا اور توجہ میں اپنے نالائق خادم کو یاد فرماتے رہیں۔آج کل حضرت اقدس کی یاد بہت ہی آرہی ہے۔اللہ ہی آپ کے طفیل میرے حال پر رحم فرماوے۔اور کیا عرض کروں؟

احقر کی صحت اب الحمدللہ ٹھیک ہو رہی ہے۔ڈاکٹری علاج چل رہا ہے، بخار کے بعد سے حکیم صاحب کا علاج بند ہے۔اور اب بھی پندرہ روز تک ڈاکٹر کی دوا باقی رہے گی۔ دعاؤں کی ضرورت ہے۔خالہ صاحبہ اور اہلیہ سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گذارش کرتے

ہیں۔روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی، عبدالرحیم السورتی

﴿160﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورسٹھی، انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۲۶/ جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ۸/ ستمبر ۶۹ء

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔آپ کی بھی تحریرات حضرت اقدس کے گرامی ناموں پر پہنچتی رہیں۔یادفرمائی، دعاؤں اور صلاۃ وسلام کا بدل مشکور ہوں۔

مولوی ہاشم اوران کے رفقاء اگر ہوں تو سلام مسنون۔مولوی عبدالحفیظ صاحب کا خواب ان کی دعائیں ہیں۔احقر ناپاک تو کس قابل ہے ان سب سے بھی بہت بہت سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گذارش کردیں۔اگر بھائی ابوالحسن کھجوریں لاویں تو [بہتر] اور اگر کسی قسم کی دقت ہو تو ہرگز مجبور نہ کریں۔

صوفی جی، مولوی اسماعیل صاحب، جملہ پرسان حال سے بعد سلام مسنون، صلاۃ وسلام کی گذارش،اور آپ سے بھی۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ عبدالرحیم السورتی

۸/ ستمبر دوشنبہ ۶۹ء

﴿161﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورسٹھی، انڈیا
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ
تاریخ روانگی: ۶/ رجب ۸۹ھ/ ۱۷/ستمبر ۶۹ء

روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے، امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ آج حضرت اقدس کا گرامی نامہ ائر لیٹر مرسلہ ۱۳/ستمبر آج سترہ کو موصول ہوا۔ اس سے قبل کل گذشتہ ہندی لفافہ جس میں دو ائر لیٹر، ایک مولانا عبدالجبار صاحب کا اور دوسرا مولوی معین الدین صاحب کا اور ایک گرامی نامہ حضرت اقدس کا تھا پہنچا تھا۔ پرسوں ہندی کارڈ مرسلہ بدست الحاج بھائی ابوالحسن صاحب پہنچا تھا۔ حضرت اقدس کی عنایات کا، توجہات کا بہت ہی دل سے شکر گذار ہوں۔ اللہ جل شانہ حضرت اقدس کی عنایتوں کو روز افزوں فرماوے اور ہمیں ان کی قدردانی کی توفیق عطا فرماوے۔

احقر نے پہلے جملہ گرامی ناموں کی رسید ۷/ستمبر یا ۸/ستمبر کو ائر لیٹر پر لکھ دی تھی اور اس سے ایک دو روز قبل ورسٹھی سے ۶/ستمبر کو ایک عریضہ ائر لیٹر لکھا تھا۔ ان دونوں میں اپنے علاج اور بیماری کی تفصیل کے علاوہ صحت کا۔۔۔

احقر نے حاجی صاحب سے جہازوں کے متعلق معلوم کیا تھا۔ انہوں نے تحریر فرمایا کہ منگل کے علاوہ کویت بحرین وغیرہ جو جہاز جاتے ہیں اس میں سعودی عرب کی ڈاک چلی جاتی ہے۔ اور پھر دوسرے ملک سے سعودی عربیہ جانے والے ہوائی جہاز میں وہ ڈاک روانہ

ہو جاتی ہے۔اس لئے منگل کی علاوہ بھی ڈاک جاتی رہتی ہے۔تفصیل تو حاجی صاحب کی تحریر کے موافق حضرت کی خدمت میں پہنچ گئی ہوگی۔

حضرت اقدس کے آج ،کل اور پرسوں کے گرامی ناموں سے رمضان المبارک کے بارے میں مختلف آراء بھی علم میں آئیں۔حضرت بات یہ ہے کہ ہر ایک اپنا ہی فائدہ دیکھتا ہے اوراس کے موافق رائے دیتا ہے لیکن حضرت اقدس نے اپنی ذات عالی کو دین اور امت کی خدمت کیلئے وقف کر رکھا ہے اب جس جگہ رہ کر دین کا اور امت کا زیادہ نفع ہووہیں حضرت اقدس کو اختیار کرنا چاہئے۔باقی جیسا حضرت اقدس کا منشائے عالی۔یہ نہ تو احقر کی کوئی رائے نہ ہی کوئی مشورہ۔بس انقص خیال میں جو انسب معلوم ہوا وہ عرض کردیا۔

حضرت اقدس مدنی نوراللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز کی عالی گذارش واقعی قابل رشک ہے۔اللہ جل شانہ اپنے لطف وکرم سے حضرت اقدس کے طفیل یہ عجز وانکسار وتواضع احقر کو اور حضرت اقدس کے جملہ خدام کو بھی نصیب فرماوے۔آمین۔انشاءاللہ اور حضرات خدام والا کی خدمت میں بھی لکھ دوں گا۔

آج کے گرامی نامے میں سرورق جب شعر کے پہلے دو ایک لفظ پڑھے تو طبیعت باغ باغ ہوگئی کہ حضرت اقدس بھی احقر کی حاضری کیلئے دعا گو ہیں تو انشاءاللہ کام بنا بنایا ہے۔لیکن جب آمد کی جگہ صحت کا لفظ پڑھا تو ہوش ٹھکانے آگئے۔بہرحال قضاء وقدر کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔

سورت سے بھی مفتی عبدالرحیم لاجپوری کے بھائی سید عبدالحق قادری کا ایک دستی پرچہ ایک دوروز ہوئے احقر کے نام آیا ہے اس کی نقل حسبِ ذیل ہے:

'محترم مولانا عبدالرحیم صاحب زید مجدکم !السلام علیکم،سفر مقدس مبارک ہو۔یہ پتا

چلا کہ آپ تشریف لا چکے ہیں۔ حضرت شیخ زکریا صاحب کے مبلغ پانچ سو روپے ایک صاحب نے بھیجے ہیں براہ کرم آپ شیخ سے دریافت کریں کہ رقم آپ کو کہاں پہنچائی جائے۔ والسلام

عبدالحق قادری، فقط

ان کے پرچے کا جواب اگر حضرت والا ان کو براہ راست تحریر فرمانا چاہیں تو ان کا پتہ یہ ہے 'سید عبدالحق قادری، عطرستان چوک بازار، سورت۔ یا احقر کو تحریر فرمانا چاہیں تو احقر یہاں سے ان کے پاس بھیج دے گا۔ اور کیا عرض کروں؟

رمضان المبارک کے سلسلہ میں کوئی پختہ بات طے ہوئی ہو مطلع فرماویں۔ روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔ اہلیہ وخالہ کی طرف سے سلام مسنون وگذارش دعا کے بعد صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالیہ، عبدالرحیم السورتی، ۱۷ر ستمبر ۶۹ء

احقر کی صحت الحمدللہ اچھی ہے۔ ڈاکٹری علاج دو چار روز بعد ختم ہو جائے گا۔ کل پرسوں سورت سے حکیم صاحب کی دوا لے آیا ہوں جو انشاء اللہ تین چار روز بعد شروع کردوں گا۔ دعا فرماویں۔

﴿162﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورسٹھی، انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۶ر رجب ۸۹ھ/ ۱۷ ستمبر ۶۹ء

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی محمد یوسف صاحب عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بہ دل نیک مطلوب ہے۔ آپ کی تحریرات حضرت اقدس کے جملہ گرامی ناموں پر پہنچتی رہیں۔ یادآوری اور دعاؤں اور خصوصی صلاۃ وسلام کا بہت ہی دل سے

قدر دان وشکر گذار رہوں۔ اللہ جل شانہ آپ کو ان سب کا بہت ہی بدلہ دارین میں اپنی شایان شان میں عطا فرماوے۔ احقر کی صحت اب الحمدللہ اچھی ہو رہی ہے۔ ضعف بہت ہو گیا تھا جس میں اب کافی افاقہ ہے۔ صحت کاملہ وقوت تامہ کی دعا فرماتے رہیں۔

والدہ کے خط کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔ والدہ کا خط ہی انشاء اللہ میں آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ مولوی ابراہیم ۔۔۔ کے حادثہ انتقال سے بہت ہی قلق ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ جل شانہ انہیں غریق رحمت کرے، اور اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ کے دونوں رفیق اور مکرمی مولوی ہاشم صاحب پر اگر خط لکھیں تو سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گذارش لکھ دیں۔ دمہ کی دوا کسی آنے والے کے ہاتھ صوفی جی سے معلوم کر کے ضرور بھیجیں۔

صوفی جی، خالہ جی، ڈاکٹر صاحب، عبدالحفیظ، قاضی جی، مولانا اسماعیل صاحب سلمہ، ان کے والد صاحب شعیب، مولانا سعید خانصاحب، قاری سلیمان صاحب، انکے صاحبزادے اور جملہ متعلقین سے سلام مسنون اور گذارش دعا کے بعد روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش کر دیں۔

قیدیوں کی اپیل سپریم کورٹ دلی میں داخل ہو گئی ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ شیخ انعام اللہ کے خط سے معلوم ہوا کہ مظاہر علوم میں بھی گڑبڑ چل رہی ہے۔ ۳۳ طلبہ کا اخراج ہو چکا، پتہ نہیں صحیح ہے کہ غلط۔ اللہ ہی رحم فرماوے۔ خدا کرے یہ بات غلط ہو ورنہ حضرت اقدس کو تو بہت ہی زیادہ کوفت ہو گی۔ اور کیا عرض کروں؟ روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی، ۱۷ ستمبر ۶۹ء

﴿163﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورسٹھی، انڈیا
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ
تاریخ روانگی: ۱۴/رجب ۸۹ھ/ ۲۵/ستمبر ۶۹ء

روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کا گرامی نامہ مرسلہ ۱۴ ستمبر آج ۲۵ کو موصول ہوا۔ حضرت اقدس کی دعاؤں اور صلاۃ وسلام سے بہت ہی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کی مبارک دعاؤں کو مجھ سیہ کار کے حق میں بہت ہی زیادہ مقبول فرماوے۔ حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ گرامی ناموں کی فہرست میں دو کم ہیں۔ وہ دو گرامی نامے احقر کو نہیں پہنچے۔

مظاہر علوم میں ہنگامے کی اطلاع ابھی چند روز ہوئے حضرت اقدس کو ائر لیٹر کے ذریعے کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ اس وقت تک مجھے اتنی ہی اطلاع تھی۔ لیکن اس کے بعد شیخ انعام اللہ صاحب کا خط پہنچا تھا جو حضرت اقدس کی خدمت اقدس میں ارسال کر رہا ہوں اگر چہ اب تو حضرت کی خدمت میں بھی متعدد خطوط پہنچ چکے ہوں گے۔ پھر بھی احتیاطی ارسال کر رہا ہوں۔

اگلے عریضے میں جناب عبدالحق قادری صاحب برادر خورد مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوری کے خط کی نقل جس میں انہوں نے پانچ سو روپے کے متعلق استفسار کیا تھا خدمت

والا میں تحریر کر چکا ہوں۔امید ہے کہ اس کا جواب بھی حضرت اقدس نے مرحمت فرما دیا ہوگا۔

کوئی سات آٹھ روز سے اول احمد آباد میں، اس کے بعد اس کے قرب و جوار میں تقریبا دس مقامات پر زبردست فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے۔ پولیس اور فوج اس کے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اب تک مکمل امن قائم نہیں ہوسکا۔ عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیہ بہت ہی زیادہ بے دردی اور بے رحمی سے ہر جگہ قتل کی جا رہی ہے۔اگر چہ یہ ہمارے ہی اعمال کی شامت ہے لیکن مالک سے یہ ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے کہ وہ ان بدطینتوں کے ذریعے سے سزائیں نہ دلوائے۔حضرت مولانا اسعد صاحب زید مجدہم گجرات کے دورے پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہی ان کی مدد فرماوے۔

حضرت اقدس دام مجدہم کے ماہ مبارک کے بارے میں کوئی حتمی بات طے ہوئی ہوتو خدام کو بھی مطلع فرمایا جاوے۔اور جہاں بھی حضرت اقدس کا ماہ مبارک گذرے خادم بھی وہاں حاضر ہوجاوے اور اس کے اسباب مہیا ہوں، اس کیلئے عاجزانہ دعا کی گذارش ہے۔
اور کیا عرض کروں، عاجزانہ صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانہ عالی

عبدالرحیم السورتی۔۲۵رستمبر ۶۹ء

مولانا منور صاحب کا کوئی گرامی نامہ، حتی کہ حضرت کے گرامی نامے کی رسید بھی باوجود تقاضے کے نہیں پہنچی ہے۔

﴿164﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ستمبر ۶۹ء

حیات لائی آئے قضا لے چلی چلے   نہ اپنی خوشی آئے نہ اپنی خوشی چلے

عزیزم مولوی عبد الرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، پچھلے ہفتے تمہارا بہت زور دار حکم نامہ میری واپسی کے شدید تقاضہ کے ساتھ پہنچا تھا اور اس ہفتے عزیز طلحہ کا بہت ہی منت وسماجت اور سب کی طرف سے اصرار اور رمضان کے ذاکرین کا لالچ بہت لمبا خط تھا۔ ایک ایک مضمون کئی دفعہ لکھا تھا۔

اس کو میں نے لکھوا دیا تھا کہ تمہارے مخلص دوست مولوی عبد الرحیم کا بھی بڑے تقاضے کا خط آیا ہوا ہے۔ اس کو مفصل لکھواؤں گا، تمہارا جی چاہے اس کی نقل منگا لیں۔ البتہ مولانا منور صاحب بہت خفا ہو رہے ہیں ان کو اور مولانا امیر حسن صاحب کو تو ایک ایک نقل بھیج ہی دیجئو۔ ان کے متعلق تو مجھے [علم ہے کہ] ’بے زبانی ترجمانِ شوقِ بے حد ہو تو ہو‘۔

تم دوستوں کو معلوم ہے کہ لامع کے اختتام پر میں نے مولانا انعام صاحب، مولوی منور صاحب، مفتی محمود صاحب تو مجھے یاد ہیں اور اوروں سے بھی اور تم دوستوں سے بھی ایک سوال کیا تھا جو بار بار کرتا رہا کہ جاؤں تو آؤں کیوں؟ اور آؤں تو جاؤں کیوں؟ اور یہ لفظی سوال نہیں تھا۔ واقعی میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ مجھے اپنے وجود کی ضرورت نہ وہاں کچھ سمجھ میں آ رہی تھی کہ بے کار اور معطل ہو چکا ہوں اور نہ اپنے امراض ظاہرہ اور باطنہ کی وجہ سے یہاں کی حاضری کی ہمت۔

استخارہ آنے کے متعلق اسی وقت سے شروع کر دیا تھا جو بلا ناغہ رہا۔ مولوی انعام صاحب سے بار بار تقاضہ کیا کہ کوئی فیصلہ میرے متعلق کردو۔ وہ بھی یہی کہتے رہے کہ کچھ شرح صدر نہیں ہوتا۔ مولوی محمد عمر نے بے تکلفی میں یوں کہہ دیا کہ جتنا تقاضا میری طبیعت پر تیرے جانے کا گذشتہ سفر میں تھا اس سفر میں نہیں ہے۔

گذشتہ سفر میں اہل بمبئی بھی بہت زوروں پر تھے, اور اہل مکہ بھی۔ اس مرتبہ وہ بھی ٹھنڈے تھے جس کی وجہ سے میں بھی یہ سمجھتا رہا کہ طلب نہیں۔ ۱۳ شوال کی شب میں میں نے ایک خواب دیکھا تھا تمہیں بھی یاد ہوگا۔ میں نے یہ دیکھا تھا کہ تیرے حج کا مسئلہ نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش ہے۔ اس سے میں بہت ہی سہم گیا۔

۱۴ شوال کو عزیز مولوی انعام نے اپنا ایک خواب لکھا جس میں روضۂ اقدس پر حاضری اور وہاں مزارات مطہرہ کا نہ ہونا اور اس کی بجائے ایک چارپائی, طویل خواب تھا جس کو میں اپنے سفر سے کچھ متعلق نہ سمجھا۔ مگر مولوی انعام صاحب نے اپنے اس خواب پر یہ لکھا تھا کہ اب تو تیرے نہ جانے کا غلبہ میرے ذہن میں آ گیا۔ اس پر میں نے ملتوی کر دیا۔

مگر تم اور تمہارے سے بہت آگے مولانا منور صاحب دونوں کو میرے حج پر آنے کا کشف تھا اور میں اپنے نزدیک یہ سمجھتا رہا کہ اگر منجانب اللہ ہے تو اسباب پیدا ہو جائیں گے۔ مولانا منور صاحب بھی صرف کشف پر ہی [رہے] انہوں نے میرے آنے پر زور بالکل نہیں دیا۔

لیکن جس دن مولوی انعام صاحب مجھے الوداع کہہ کر دہلی واپس ہوئے تو الوداع کے وقت انہوں نے مجھ سے یوں کہا کہ میں اہل مکہ سے یوں کہہ دوں کہ میری غیبت میں اس کے وہاں قیام کی ضرورت تھی, میری واپسی پر عمرہ کی نیت سے آوے گا؟ میں نے کہا ضرور کہہ دینا اور یہی طے کر لیا, لیکن مولانا انعام صاحب کی روانگی کے بعد مولوی منور صاحب میرے

التواء پر اس قدر ناراض ہوئے اور مجھے بھی ڈرایا۔

تمہیں وہ سارے منظر خوب یاد ہوں گے۔ مولوی اسماعیل کہتے ہیں کہ عبدالرحیم جا چکا تھا, میں موجود تھا۔ انہوں نے مجھ سے یہاں تک کہا تیرے التواء سے مجھے اندیشہ ہے کہ نہ معلوم کیا ہو جائے۔ انہوں نے صاف لفظوں میں تو نہیں کہا مگر یہ تھا کہ تجھے نقصان پہنچ جائے گا۔ جس سے میں واقعی ڈر گیا۔

ان کا شدید اصرار یہاں تک رہا کہ مولانا انعام صاحب کے بمبئی روانہ ہو جانے پر بھی مجھ پر اصرار کرتے رہے کہ میں تنہا بمبئی چلا جاؤں۔ جس کی مجھے ہمت نہ پڑی, اور وہ اتنے حج کا زمانہ قریب نہیں آ گیا اتنے میری روانگی کے انتظار میں ٹھہرے رہے۔

اور تمہیں یاد ہوگا جو میرے سامنے کی بات نہیں مگر یوسف یوں کہتا ہے کہ میں اور مولوی عبدالرحیم دونوں تھے کہ مولوی منور صاحب، مولوی انعام صاحب سے بھی لڑ پڑے کہ آپ نے التواء کیوں کیا؟ میں مولوی منور صاحب کے اس زور کی بنا پر سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا ہوگا؟ مگر تنہا سفر میرے بس کا نہیں تھا۔

اس وقت علی میاں بھی مولانا انعام صاحب کے ہمنوا تھے لیکن جب حج سے پہلے یہاں کے طوفان کی خبریں وہاں پہنچیں تو علی میاں بہت ہی زوروں پر آ گئے, اور کہا کہ تیرے التواء کی رائے میں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔ اور بہت شدید اصرار زبانی اور تحریری اس پر کیا کہ میں اپنے عمرہ کیلئے جانے میں مولوی انعام صاحب کی واپسی کا انتظار نہ کروں اور ساتھ ہی اپنی ہمرکابی کی دعائیں بھی بڑے اہتمام سے کیں اور کرائیں اور من جانب اللہ ان کا سفر بالکل خلاف توقع جامعہ مدنیہ کے اجتماع کی صورت میں [طے ہو گیا کہ] بے ضابطہ کچھ خصوصی طلب ان کی پہنچ گئی۔

اس کو میں پھر طلب سمجھ گیا اور میں نے ارادہ پختہ کرلیا انتظامات بھی شروع ہو گئے لیکن حج کے فوراً متصل بعد مکہ مکرمہ سے تبلیغی احباب کے مشورے جو اس وقت یہاں کثرت سے ہوتے تھے میرے نہ آنے کے پہنچتے رہے۔ جس سے میں بہت ہی ضیق میں پھنس گیا۔

مگر چونکہ آنے کا تہیہ بھی کر چکا تھا حرمین شریفین بھی لکھ چکا تھا علی میاں سے بھی وعدہ ہو چکا تھا اس لئے تبلیغی اکابر کے مشورے پر التواء تو نہیں کیا مگر یہ سمجھتا رہا کہ غالباً جلد ہی واپسی ہو جاوے گی, بالخصوص مولوی عبید اللہ صاحب کے اس فقرے پر کہ وہ یہاں رہ نہیں سکے گا, دل نہیں لگے گا, مجھے بہت ہی خوف ہوا اس لئے میں نے انتیس اپریل کو مکہ مکرمہ پہنچنے کے دن ہی سے واپسی کا استخارہ تو شروع کر دیا تھا اور نہایت شدت سے اس کا منتظر رہا کہ کوئی چیز قیام یا واپسی کے متعلق محسوس ہو یا کوئی خارجی چیز کسی ایک جانب کو ترجیح دینے والی پیدا ہو تو اس پر عمل کروں۔ مگر کوئی چیز اب تک نہ ہوئی۔

البتہ ایک چیز ضرور شروع ہی سے ہے کہ قیام کے سلسلے میں طبیعت پر ایک سکون اور جانے کے ارادے پر طبیعت پر ایک وحشت سی مسلط ہو جاتی ہے۔ چونکہ ابتداء میں میرا پاسپورٹ اکتوبر تک تھا اس صورت میں تو رمضان سے پہلے واپسی لابد تھی لیکن قاضی صاحب کی دعا اور توجہ اور مساعی سے وہاں کے قیام کا اضافہ بھی ہو گیا اور توسیع بھی ہو گئی اور اس پر میں نے رمضان میں وہاں کا ارادہ کر لیا لیکن جوں جوں ارادہ پختہ کرتا رہا ظاہری اور باطنی اسباب موانع بنتے رہے۔

اس دوران میں دیوبند کے اسٹرائک کے ہنگامے نے طبیعت کو بہت ہی بے چین کر دیا اور طبیعت ہند کی واپسی سے بہت ہی ٹھنڈی پڑ گئی کہ مظاہر کا واقعہ پیش آ گیا۔ اس نے تو اتنا مکدر کیا کہ کئی مرتبہ تو یہ جی چاہا کہ اب تو تابعیہ بنوالوں کہ سہارنپور میں آ کر ان بدنصیبوں

کی صورت تو نزول آب کی وجہ سے نظر نہیں آنے کی مگر میری مجلس میں آنے سے میرے زخمی دل پر نمک پاشی بہت ہوگی اور چونکہ تازہ واقعہ ہوا سلئے مجھے خیال ہوا کہ جیسا کہ یہاں کے قیام کو ان لوگوں نے مکدر کیا ماہ مبارک کا سکون بھی ضائع کریں گے۔

اس لئے اب تو غلبہ اسی کا ہوگیا کہ ماہِ مبارک بھی اگر مالک کی طرف سے اجازت ہو اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی اجازت ہو تو حرمین شریفین میں ہی گذر جاوے کہ معلوم نہیں پھر زندگی ہے یا نہیں؟ دوبارہ زندگی میں آنا ہو یا نہ ہو۔

تمنا یہ ہے کہ کچھ حصہ ابتدائی تو مکہ مکرمہ میں گذر جائے کہ عمرة فی رمضان تعدل حجة معی کی سعادت حاصل ہو جاوے اور اخیر کا حصہ یہاں گذر جاوے اور مسجد پاک میں اعتکاف کی سعادت نصیب ہو جاوے۔ مگر امراض کی وجہ سے دونوں مشکل نظر آرہے ہیں بالخصوص اعتکاف کا مسئلہ زیادہ مشکل ہے۔

اس لئے کہ معتکف بابِ عمر کے قریب جو روضہ اقدس سے اتنا دور ہے جتنا کہ میرے گھر سے مدرسہ قدیم کی مسجد، لہذا اعتکاف کی صورت میں روضۂ اقدس پر حاضری بار بار مشکل ہے اس کے علاوہ پیشاب پاخانہ کی جگہ سرکاری تو بابِ عمر سے قریب ہی ہے مگر مجھ جیسے معذور اور بیمار کیلئے ہجوم میں انتظار بھی مشکل ہوگا۔ اس لئے بغیر اعتکاف کے روضۂ اقدس پر حاضری کا زیادہ موقعہ ملے گا۔

اس لئے دعا کرو [اور] مولانا منور صاحب، مولوی امیر حسن صاحب اور مولانا انعام الحسن صاحب سے بھی دعا کرواؤ تو زیادہ اچھا ہے۔ یہ ساری تفصیل فقط میں نے اس واسطے لکھی کہ تم خصوصی دوستوں کو بار بار لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ خبر نہیں اور تم کو اس کا سمجھنا بھی آسان ہے کہ واقعی اب تک کسی جانب شرح صدر نہیں ہوا۔

البتہ رمضان کے بعد یہاں کے قیام کی تو ہمت نہیں اس لئے کہ جس سکون کی تمنا میں اب تک یہاں قیام ہوا ہے اور آئندہ کو دل چاہتا ہے وہ حج کے زمانہ میں بالکل مفقود۔ حرمین شریفین میں ۲۷ رجب کو رجبی بنتی ہے۔ اور تین دن اس قدر ہجوم رہا کہ حج کا موسم یاد آ گیا بالخصوص ۲۷ رجب کی صبح کی نماز میں۔

[اس روز] صبح کی اذان سے پہلے، باب جبریل کے باہر کا میدان باب مجیدی تک پر ہو گیا تھا۔ دوستوں کی مدد سے میں باب جبرائیل تک پہنچ سکا اور دروازہ کے اندر سے ایک صاحب، اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے، میں اور میرے رفقاء تو ان سے بالکل ناواقف، انہوں نے جلدی سے خود اٹھ کر مجھے بٹھا دیا۔ میں نے تھوڑا سا تو انکار کیا زیادہ اس ڈر سے نہ کیا کہ بڑا مجمع کھڑا تھا۔ اس لئے میں تو بیٹھ گیا اور وہ آگے بڑھ گئے۔

اس لئے ابھی تک تو ارادہ یہ ہے کہ دو تین شوال کو مدینہ پاک سے واپسی ہو جاوے۔ دو تین روز مکہ میں روانگی کے انتظامات میں لگیں گے اس کے بعد مطہرہ میں تھوڑے سے قیام کے بعد [ہندکو] واپسی ہو جائے۔

مگر سہارنپور کے قیام کو تو اب دل نہیں چاہتا کہ ۶۰ سال یہاں گذار دیئے لیکن ہندوستان پہنچ کر سہارنپور کے علاوہ کسی دوسری جگہ قیام اور بھی دشوار ہے ؎

باغ میں لگتا نہیں صحرا سے گھبراتا ہے دل
کس جگہ لے جائیں یارب ایسے دیوانے کو ہم

بالکل قیام کا کسی جگہ طبعی تقاضہ نہیں۔

تمہارے لئے مولانا منور صاحب، مفتی محمود صاحب کیلئے، مولوی امیر حسن صاحب کیلئے، مولوی کفایت اللہ کیلئے دل چاہتا ہے کہ ماہ مبارک کا اعتکاف کسی مسجد میں

جہاں ہر ایک کو سہولت ہو کر لیا جاوے۔ مفتی جی کو تو ملازمت کی وجہ سے دقت ہو گی مولوی کفایت اللہ کا تو تقریبا ایک ماہ ہوا خط آیا تھا۔ انہوں نے اپنی مسجد میں پورے ماہ [کے اعتکاف] کی اجازت مانگی تھی، اور یہ بھی لکھا تھا کہ اور بھی متعدد احباب میرے ساتھ پورے ماہ کا اعتکاف کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے لکھ دیا تھا کہ بڑے شوق سے۔

تم دوستوں کے متعلق اب یہی خواہش ہے کہ یہ نا کارہ تو اب اگر ماند شبے ماند میں ہے۔ تم دوستوں پر بہت ہی امیدیں لگائے بیٹھا ہوں، کہ تم سب کو اپنے لئے صدقہ جاریہ سمجھتا ہوں۔ اور ان سب کیلئے جن کو اب تک بیعت کی اجازت دی یا آئندہ دوں بہت ہی اہتمام سے کئی کئی مرتبہ اللہ جل شانہ کی طرف سے دستگیری، سلسلے کی برکات کے جاری رہنے کی دعائیں بہت ہی اہتمام سے کرتا ہوں۔ فقط

ایک ضروری امر یہ ہے کہ مولوی سعید خان صاحب کے۔۔۔ نے اس مرتبہ تمہیں بہت یاد کیا۔ معلوم نہیں میری خاطر میں یا واقعی؟ اور مجھ سے کئی دفعہ یہ کہا کہ مولوی عبدالرحیم سے آپ کا تعلق دیکھ کر مجھے ان سے بہت ہی محبت ہو گئی، انہوں نے مفصل خط بھی تمہیں لکھا تھا معلوم نہیں تم نے جواب دے دیا تھا انہیں تم وقتا فوقتا ضرور خط لکھ دیا کرو۔ اپنے لئے دعا کے علاوہ روضۂ اقدس کے صلوۃ وسلام کیلئے انہی کے خط میں لکھو۔

صوفی اقبال، ڈاکٹر اسماعیل و مولوی انعام کریم بھائی، حبیب اللہ اور سلیم اور سعید احباب کو بھی صلوۃ وسلام کی درخواست لکھتے رہا کرو

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

تمہاری طرف سے روضۂ اقدس پر مختلف لوگوں کے ذریعے سے صلوۃ وسلام پہنچتا رہے اس سے بہتر خوش قسمتی کیا ہو۔ میں تو مکی مدنی لوگوں کے خطوط کے جواب کا زیادہ تر اس لالچ میں اہتمام کرتا ہوں کہ درِ اقدس پر بار بار نام آتا رہے۔

﴿165﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورتھی، انڈیا

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۷/ شعبان ۸۹ھ/ ۱۸/ اکتوبر ۶۹ء

روضۂ اقدس پر صلاۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ میرے آقا! آپ کے متعلقین کا حلقہ اب تو روز افزوں ہے اور سیہ کار اپنی ناپاکیوں کی وجہ سے محروم ہے، حاضری اور قدمبوسی کیلئے ترس رہا ہے۔ بس آپ سے حاضری کے لئے دعاؤں اور توجہات عالیہ کی عاجزانہ گذارش ہے ؎

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

روضۂ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔ فقط والسلام

سگ آستانۂ عالی، عبدالرحیم السورتی

۱۸/ اکتوبر ۶۹ء، شنبہ

﴿166﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: جناب ابراہیم بسم اللہ صاحب

تاریخ روانگی: ۷/ شعبان ۸۹ھ/ ۱۸/ اکتوبر ۶۹ء

عنایت فرمایم جناب ابراہیم بسم اللہ صاحب! بعد سلام مسنون، آپ کا ایک گرامی نامہ ۹/ ستمبر کو پہنچا تھا جس میں کار کے حادثہ کا حال لکھا تھا اس کا جواب ہمروزہ لکھوا دیا تھا امید

ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ حادثہ میں جن صاحب کا انتقال ہوا تھا ان کے لئے دعائے مغفرت کی جارہی ہے۔ اس کے بعد آپ کا خط مورخہ ۲۴؍ستمبر پہونچا مگر اس میں آپ نے یہ نہیں لکھا کہ کار کے حادثہ میں جو زخمی ہوئے تھے ان کا کیا حال ہے۔

آپ نے لکھا کہ جن لوگوں کو تعلق ہے ان کو معمولات کی پابندی کی تاکید کرتا رہتا ہوں، ضرور ان کو تاکید کرتے رہیں۔ **معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے۔** اس کا اہتمام کریں اور دوسروں کو بھی تاکید کرتے رہیں۔ مرحوم کے بچوں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہترین تربیت فرماوے۔ ان کو فرمادیں کہ یہ کہ ناکارہ تم سب کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہے۔

احمد آباد وغیرہ کے حوادث کی خبریں بہت آرہی ہیں، اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ آپ کی والدہ اور گھر والی کے آپس کے منازعت کی خبر سے بہت قلق ہے۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے تعلقات بہتر فرماوے۔ کھانے پینے کی چیز پر لو أنفقت مافی الارض جمیعا ما ألفت ... الخ، بہت کثرت سے پڑھ کر دم کر دیا کریں اور اس کو گھر کے سب لوگ کھاویں۔ بھروچ کے اجتماع کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔

مولوی یعقوب صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور جناب الحاج حافظ پٹیل صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔ ۱۴ اکتوبر کے ڈیوز بری کے اجتماع کی خبر سے بہت مسرت ہے۔ یہ ناکارہ اس کی کامیابی کیلئے بھی دعا کرتا ہے۔ فاران کے خسارہ میں ہونے کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر نوع کی مدد فرماوے اور ترقیات سے نوازے۔

آپ نے چند لوگوں کے نام بھی لکھے جو بیعت ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی بیعت قبول کرتا ہوں۔ ان کو بیعت کا طریقہ بتادیں لیکن کسی شخص کو اس ناکارہ سے بیعت ہونے کی ہرگز ترغیب نہ دیں، البتہ تبلیغ میں کام کرنے کی ضرور ترغیب دیتے رہا کریں، جو

ازخود بیعت کی درخواست کرے اس میں مضائقہ نہیں۔مولوی اسماعیل صاحب کنتھاروی کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔ یہ ناکارہ ان کے لئے بھی دعا کرتا ہے اوران کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام بھی عرض کرتا رہتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۸/اکتوبر ۶۹ء

﴿167﴾

از حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۰/شعبان ۱۳۸۹ھ/ ۲۱/اکتوبر ۶۹ء

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، شنبہ کے دن تمہارا ایرلیٹر عزیز یوسف کے نام پہنچا تھا۔جس میں تم نے لکھا تھا کہ زکریا کے نام ایک رجسٹری کئی دن ہوئے ہیں بھیجی ہے پہونچ گئی ہوگی۔مگروہ شنبہ کے دن تک نہیں پہونچی تھی۔اس لئے شدت سے انتظار تھا آج دوشنبہ کو ملی اورمنگل کی شب میں بعد عشاء نہایت عجلت کی وجہ سے یہ خط لکھوارہا ہوں تاکہ پرسوں رجسٹر ہوسکے اور جمعہ کے جہاز سے روانہ ہوسکے۔ یہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ یکم اکتوبر سے بمبئی کے جہاز بجائے ایک دو ہو گئے۔ایک جمعہ کی صبح کو علی الصبح ، دوسرا دوشنبہ کی صبح کو۔تم نے اس رجسٹری میں اپنے اور میرے رمضان کے متعلق دریافت کیا ہے۔وقت تھوڑا ہے، دس شعبان تو ہو ہی چکی تمہیں بھی انتظار ہوگا اور میری رائے یہ ہے کہ اس کی نقل مولوی منور صاحب، مولانا امیر حسن صاحب اور عزیز طلحہ کو بھی بھیج دیں تو اچھا ہے۔

نمبرا: جہاں تک تمہارا تعلق ہے اگر تم رمضان سہارنپور کرو تو اس میں مولوی طلحہ یا

مولوی نصیر کے پوچھنے کی کوئی بات نہیں۔طلحہ کی تو عید ہو جائے گی بشرطیکہ تم یوں نہ کہو کہ ہم حضرت صاحبزادے کا قرآن بھی نفلوں میں سننا چاہتے ہیں یا بغیر نفلوں کے ایک پارہ آپ سنا دیا کریں۔آپ کے باوانے سفر حجاز میں ایک قرآن کا مجھ سے دور کیا اور دو مجھے سنائے۔ جہاں تک مولوی نصیر صاحب کا تعلق ہے اس کیلئے بھی نہایت موجب مسرت ہوگا۔وہ دو چار سے تو نہیں گھبرائے گا بلکہ خوش ہوگا۔مجمع البتہ میری غیبت میں اس کے بس کا نہیں۔نیز دار الطلبہ جدید کی مسجد میں انتظام اس کو دشوار ہوگا مدرسہ مدرسہ قدیم میں نہیں ہوگا۔مگر میری رائے یہ ہے کہ تمہیں خود گراں ہوگا۔اور تم سے زیادہ جس محترمہ کی وجہ سے مدینہ اور یہ ناکارہ چھوٹا ہے اور اس سے بڑھ کر خالہ صاحبہ محترمہ کیسے اجازت دیں گی۔اور دونوں سے بڑھ کر والدہ ماجدہ کو اگر اطلاع ہوگئی تو ماہ مبارک میں کتنی بددعائیں ملیں گی۔میرا خیال تو یہ ہے کہ اپنے یہاں کی مسجد میں پورے ماہ کا اعتکاف کرو۔اور تمہارے لئے تعلق رکھنے والے یا مجھ سے تعلق رکھنے والے پورے رمضان کے اعتکاف والے مل جائیں تو بہت ہی اچھا ورنہ کچھ لوگوں کو ترغیب دے کر اخیر عشرہ کا ضرور کراؤ اور مجھ سے تعلق رکھنے والے کچھ ذاکرین ہوں تو ان کو بھی اہتمام دے ذکر میں شریک کرو۔یہ حکم نہیں بلکہ چونکہ میرا اندازہ یہ ہے کہ بغیر میرے تمہارا وہاں دل نہیں لگے گا اور مستورات کے موانع علیحدہ،اس لئے مشورہ کا درجہ ہے۔

نمبر۲: جہاں تک اس ناکارہ کا تعلق ہے پہلے سے تو بالکل کوئی جانب راجح نہیں تھی بلکہ استخاروں کا نہایت زور بڑھتا جا رہا تھا اور دعائیں بھی اور جہاں تک سوچتا تھا ہر جگہ کی وجوہ ترجیح بھی بہت آتی رہتی تھی۔حرمین کا تو کہنا ہی کیا،کس خوش نصیب کو یہ سعادت نصیب ہو؟ اہل پاکستان کا یہ اصرار اور شدید کہ تجھ سے تعلق رکھنے والے بہت کثرت سے ایسے ہیں جو نہ حجاز جاسکتے ہیں نہ ہندوستان جاسکتے ہیں۔ایک رمضان وہاں ہو جائے۔اس کے علاوہ قریشی صاحب نے جب سے نئی مسجد بنائی ہے میرا بھی خود جی چاہتا ہے کہ اس کی خاطر میں

کچھ دن وہاں قیام کروں۔

سہارنپور کے بازار سے تو میرا جی خوش نہیں مگر تم جیسے تین چار مخلصوں سے یا مخصوص مولانا منور صاحب مولانا امیر حسن صاحب کے اعتکاف کرنے سے واقعی بے حد مسرت اور میں اپنے لئے موجب خیر سمجھتا ہوں۔ ان کے علاوہ جن لوگوں کو ان دو رمضانوں میں اس نا کارہ نے اجازت دی وہ زیادہ تر اپنے سے مایوس ۔۔۔اور اللہ کی ذات سے اس امید پر کہ انشاءاللہ محنت کریں گے تو۔۔۔ پیدا ہو۔۔۔ جائے گا اس لئے کہ ان دوستوں کے لئے بھی دل چاہتا تھا کہ رمضان میرے پاس گزرے لیکن ۵ ستمبر کے سہارنپور کے ہنگامے نے سہانپور رمضان کرنے کا بالکل دل سے داعیہ نکال دیا۔

مدرسہ میں جھگڑے بھی ہمیشہ ہوئے لیکن کسی عربی مدرسہ میں میرے علم میں نہیں آیا کہ کسی شاگرد نے استاد کو مارا ہو۔ اس وقت سہارنپور رمضان کرنا تو بالکل ہی دل سے نکل گیا۔ بلکہ رمضان کے بعد بھی اگر ہندوستان کی واپسی مقدر ہے تو مدرسہ میں رہنے کو تو جی نہیں چاہتا اور ہندوستان میں ہوتے ہوئے سہارنپور چھوڑ کر اور کہیں رہنا مدرسہ کے لئے مضر اور مدرسہ کے مخالفین کیلئے ایک حربہ اور ان بدنصیبوں میں سے ایک نے جو مقدر سے بخاری شریف کا طالبعلم بھی تھا، جب مولانا یونس صاحب مولوی وقار صاحب کو بچا رہے تھے تو اس بدبخت نے کہا کہ اس کو بھی مارو مگر چونکہ مشیران عظام کے مشورے میں ایک ہی کا مارنا قرار پایا تھا اس لئے دوسروں نے اس کی بات پر عمل نہیں کیا۔ ان بدنصیبوں کا تو اخراج ہو گیا لیکن ان کے مشیر اور ان کے حمایتی اور ان کے داخلہ پر اصرار کرنے والے جب ماہ مبارک میں آ کر مجھ سے یوں کہیں گے کہ حضرت آپ کو روایات غلط پہونچیں۔ اس وقت میرے زخمی دل پر جو گذرے گی وہ مجھ ہی کو معلوم ہے۔ اس لئے کہ ان سب کے حالات بحد تواتر مجھ تک پہونچ چکے ہیں۔

میں ہر خط میں جو یہ لکھتا ہوں کہ مقدر کی خبر نہیں۔ یہ محض ایمان بالتقدیر نہیں یہاں

کے قیام میں قدرت کے بڑے عجائب دیکھے بعض لوگ نہایت قیام پر مصر کوشش بھی کر رہے ہیں اوران کے قیام کے اسباب بھی موجود ہیں لیکن معلوم نہیں کیا بات پیش آتی ہے کہ دفعتہً روانگی ہوجاتی ہے۔تازہ واقعہ میرے عزیز دوست عزیز احسان کے چھوٹے بھائی اسرار کا پیش آیا کہ جدہ سے واپسی پر شنبہ کی صبح تک میں اس کا قیام سن رہا تھا لیکن ظہر کے بعد دفعتہً اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور یہ کہہ کراس نے مصافحہ کیا کہ میرا جانا اکابر نے طے کر دیا اوراسی وقت روانہ ہوگیا اوراس کے بالمقابل کئی آدمیوں کا عجیب واقعہ دیکھا کہ جانا طے ہوگیا جہاز تک پہونچ گئے مگر کوئی گڑبڑ پیش آئی جس کی وجہ سے واپس ہوئے۔دوبار تجویز ہوا تو جہاز قبل ازوقت روانہ ہوگیا وغیرہ وغیرہ۔یہ مناظر دیکھ کر تعجب ہوتا رہتا ہے۔

اس ناکارہ کے متعلق بعض پاکستانی احباب بھی روضۂ اقدس پر عرض معروض کر رہے ہیں۔ ہندوستانی احباب کے پیام بھی روضۂ اقدس پراس سیہ کار کی واپسی کے پہونچ رہے ہیں۔علی میاں ۲؍شعبان کورابطہ کے اجتماع میں شرکت کیلئے مکہ پہونچے ہوئے ہیں اور ۱۵؍شعبان تک یہاں آنے کی خبر ہے۔طلحہ کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ یہ وعدہ کر کے آئے ہوئے ہیں کہ میں ہی لے کر گیا تھا میں ہی لے کر آؤں گا۔اس سے ڈر رہا ہوں کہ وہ بھی بضعة الرسول ہیں کہیں واقعی ساتھ نہ لے جاویں۔اس وجہ سے بار بار لکھتا ہوں کہ مقدر کی خبر نہیں۔البتہ رمضان کے بعد یہاں قیام کا بالکل خیال نہیں اگرچہ مقدر کی اس میں بھی خبر نہیں اس لئے کہ جس سکون اور یکسوئی کی تمنا میں یہاں کا قیام ہے وہ حج کے زمانے میں بالکل نہیں ہوگا بلکہ حرمین کی مسجد میں نماز بھی مشکل۔

تم بار بار اپنے آنے کی خواہش اور دعا کو لکھتے ہو میرے رائے یہ ہے کہ اس وقت تو بالکل ارادہ نہ کرو کہ پہلے سفر کا بار قرض ابھی سر پر بہت ہے اور ویزہ ملنا بھی اب بہت مشکل ہوگیا۔ یہاں سے ویزہ بھیجنے کا قانون ایک ماہ ہوا بند ہو چکا ہے۔ ہمارا ابوالحسن غریب بہت

ہی پریشان ہے یہاں دمادم سعدی کوتار بھیج رہا ہے اور سعدی بھی اس کوتار بھیجتا رہتا ہے کہ ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔ جب میرے بغیر حج کرنا ہے تو کیا عجلت ہے؟ جب حالات سازگار ہوں گے اور مقدر میں اس ناکارہ کی دوبارہ حاضری ہوگی تو ساتھ ہی آجانا۔ شیخ انعام اللہ والا خط پہونچ گیا تھا گذشتہ ہفتہ بھیج چکا ہوں پہونچ گیا ہوگا۔

احمد آباد کے فسادات کے متعلق تو نہایت مفصل تمہارا خط اور دوسرے احباب کے بہت کثرت سے پہونچ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم لوگوں کے حال پر رحم فرماوے۔ تمہارے بھائی نے عزیز یوسف کو گجراتی میں خط لکھا ہے، معلوم نہیں تم نے اس کو پڑھا یا نہیں؟ دوسرے احباب کے خطوط [میں] بھی اس کی ابتداء [کی] تفصیل آئی ہے۔ ہم لوگ جب گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں تب تو آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور جب کوڑا پڑتا ہے تو روتے ہیں۔ اب اس سلسلے میں جہاں تک ہوسکتا ہو توبہ، استغفار، درود شریف اور صدقہ مخفیہ کی دو دوستوں کو تاکید کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔ اس سیہ کار کیلئے بھی دعا کرتے رہیں کہ ہر وقت معاصی میں مبتلا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد یوسف گجراتی، ۲۱؍اکتوبر ۶۹ء چہارشنبہ

168

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورٹھی، انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۱۹؍شعبان ۸۹ھ/ ۳۰؍اکتوبر ۶۹ء

نسیم الصبا بلغ سلیمی رسائلی بلطف وقل حال حبك سائلی

فقد صار بالاسقام صبا معذبا قریح جنون من دموع حوامل

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کے گرامی نامے رجسٹری مرسلہ ۱۵ اکتوبر، نیز دوسرا گرامی نامہ رجسٹری مرسلہ ۲۱ اکتوبر، ایک روز کے فرق سے ایک ۲۸/ اکتوبر کو اور ایک ۲۹ کو پہنچے۔ دوسرے گرامی نامے میں مولانا منور صاحب کے نام بھی حضرت اقدس کا گرامی نامہ تھا اور احقر کے دونوں گرامی ناموں کی نقل مولانا منور صاحب کے نام بھیجنے کی ہدایت فرمائی گئی تھی۔

احقر کے نام کے دونوں گرامی ناموں کی نقل اور ان کے نام کا حضرت اقدس کا گرامی نامہ، یعنی کل تینوں گرامی ۲۹ اکتوبر کو ان کے نام رجسٹری کر دیئے گئے۔ انشاء اللہ ایک دو روز میں ان کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ بھائی طلحہ صاحب اور مولانا امیر حسین صاحب کے نام بھی آج ہی دونوں گرامی ناموں کی نقل ارسال کر دوں گا۔ مولانا تقی صاحب کے نام کا گرامی نامہ بھی ان کے پاس ان کے گھر بھیج دیا گیا۔

جناب مولوی عبدالحق قادری صاحب کو رہا کر دیا [گیا] ہے۔ ان کا خط دوبارہ حاجی صاحب کا پتہ دریافت کرنے کے سلسلے میں آیا تھا۔ پھر سے احقر نے حاجی صاحب کا پتہ انہیں لکھ دیا ہے اور حاجی صاحب کو بھی اس رقم کی وصولی پر حاجی داؤد ساعاتی کی معرفت ارسال کرنے کا حضرت اقدس کا ارشاد عالی لکھ چکا ہوں، امید ہے انہوں نے بھیج دی ہوگی۔

حضرت اقدس والا مشین مفتی اسماعیل صاحب کی معرفت جو مفتی محمود صاحب کے ہمراہی دیوبند کئی روز ہوئے گئے ہیں، بھیج چکا ہوں۔ انشاء اللہ پہنچ گیا ہوگا۔ اطلاعاً عرض ہے

حضرت اقدس کا گرامی نامہ حادثات کے سلسلہ میں کافی مقدار میں گجراتی میں طبع ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ احقر اعتدال کے سوال نمبر ۴ کو بھی جلد ہی طبع کراوے گا۔ دعا فرماویں۔

اب چونکہ ماہ مبارک بالکل قریب ہے اور حرمین شریفین کی حاضری بھی حضرت اقدس کو

نصیب ہے اس لئے بس دعاؤں کی گذارش پر ہی ختم کرتا ہوں۔

اللہ جل شانہ حضرت اقدس کو جہاں بھی رکھے عافیت کے ساتھ رکھے۔ اور ماہ مبارک کے بعد جلد از جلد واپسی مقدر فرماوے اور حضرت اقدس کی زیارت سے ہم دور افتادوں کو سکون نصیب ہو۔ ماہ مبارک میں دعاؤں کی اور صلاۃ وسلام کی بہ ادب گذارش ہے۔ اب تو ماہ مبارک کے بعد ہی گرامی نامے کی زیارت نصیب ہو سکے گی۔

فقط والسلام

سگ آستانہ عالی عبدالرحیم السورتی

۳۰/ اکتوبر ۶۹ء

﴿169﴾

از: مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مکہ مکرمہ

تاریخ روانگی: [غالباً رمضان ۸۹ھ / نومبر ۶۹ء]

حضرت اقدس زید مجدکم سلام مسنون، مزاج گرامی، ۔۔۔ بعافیت ایک کتاب ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ قبول فرمائیے۔

۱۔ یہ کتاب اگرچہ آپ کی طرف منسوب ہے مگر آپ کے توسط سے اپنے بہت سے اکابر کے حالات آگئے ہیں۔

۲۔ اس میں اکثر وہ حالات ہیں جو آپ کی تالیفات منتشرہ ہیں۔

۳۔ اگرچہ آپ میری اس حرکت کو ضرور ناپسند فرمائیں گے لیکن میں کیا عرض کروں کہ ایک سال تک یہ مسودہ کتابت ہوا رکھا رہا اور چونکہ میں یہ کام کچھ نہ کچھ قرضہ لے کر کرتا ہوں، ایک طرف یہ خیال اور دوسری طرف آپ کی ناراضگی کا خیال، تاہم میں نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ کو

کسی نہ کسی طرح راضی کرلوں گا۔

۴۔اس کتاب میں اکثر تاریخی حالات ہیں۔ جوراز کی باتیں ہیں یا جن کوآپ پسند نہ کرتے ،وہ میں نے تحریر نہیں کیں۔ بہرحال جوحرکت مجھ سے سرزد ہوگئی ہے اس کومعاف فرماویں اوراب:

ا:۔میرے لئے مدینہ منورہ حاضر ہونے کی اور صلحاء جیسا ظاہر باطن ہوجانے کی دعافرمایئے

۲:۔اللہ تعالیٰ مخالفین اور شریروں کی شرارت سے حفاظت فرمائے

۳:۔مدرسہ کی تعمیر کی تکمیل ہوجائے اور عرصہ تک اس کا فیض جاری رہے اور یہ شرارتوں سے محفوظ رہے اور ترقی کرے۔

۴:۔میری اولاد نیک،صالح اور عالم باعمل ہوجائے۔دعائیں فرمادیجئے۔

حامل عریضۂ ہذا میرے ایک غریب اور محسن دوست ہیں،حضرت مدنیؒ سے بیعت ہیں، مجھ سے سلوک طے کیا ہے اور میں نے ان کو اجازت بھی دیدی ہے ان پر توجہ فرمایئے۔

والسلام

عزیزالرحمٰن, بجنور

☆............☆

جواب حضرت ازشیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ:

مکرم محترم مفتی عزیزالرحمٰن صاحب بجنوری مدفیوضکم!

بعدسلام مسنون، جناب حاجی محمد صدیق صاحب کی معرفت آپ کی جدید تالیف اس سیہ کار کی سوانح اور تین ریال پہنچے۔کتاب سے تو کچھ دل خوش ہوانہیں۔ میں نے کئی مرتبہ جناب سے درخواست بھی کی کہ مجھے مرنے دیجئے اس کے بعد آپ کواختیار رہے فإن الحی لایؤمن علیه الفتنة ,میں نے بار بار عرض کیا کہ اگر ایمان پراللہ جل شانہ خاتمہ نصیب فرمائے تو سب کچھ ہے ورنہ آپ خود خیال فرماویں کہ آپ کو کس قدر ندامت ہوگی؟

آپ کو معلوم ہے کہ مجھے تو رمضان میں ڈاک کا وقت بھی نہیں ملتا۔ اسلئے اپنا نسخہ فوراً اٹائچی میں بند کر کے رکھوا دیا کہ مکہ کا رمضان کسی دوسرے کا بھی ضائع نہ ہو۔ لیکن اس سے ایک دن پہلے عزیز شمیم کا نسخہ بھی پہونچ گیا تھا اور اس نے ایک مجمع میں مسرت کا اظہار کیا اور اس میں علی میاں بھی تھے۔ علی میاں نے فوراً ان سے مانگا۔ میں نے ان سے کہا بھی کہ مکہ میں جو وقت گذرے اس کو طواف وغیرہ میں گذاریں، یہ تو ہندوستان جا کر آپ کو مل ہی جائے گی۔ مگر وہ فرط شوق میں لے گئے۔ کل انہوں نے یہ کہا کہ مدینہ اخبار کے پرانے مضامین میں مفتی صاحب نے اتنی تفصیل لکھ دی جو بہت نامناسب ہے۔ یہ پرانی لغویات اس قابل نہیں ہوتیں کہ ان کو کتابی حیثیت سے ہمیشہ کیلئے محفوظ کر دیا جاوے۔ اس کے بارے میں تو اجمالی تذکرہ لغو شکایات کے عنوان سے آ کر حضرت مدنی قدس سرہ کا فیصلہ لفظ بہ لفظ نقل ہونا چاہئے تھا۔ اخبار مدینہ کے سارے فائلوں کو دوبارہ نقل کی ضرورت نہ تھی، جو بہت نامناسب رہا۔ میرے بعض ساتھیوں میں سے بھی جنہوں نے میری اجازت کے بغیر کتاب اٹھا کر چوری سے دیکھ لیا انہوں نے بھی اس کی پرزور تائید کی کہ محض کتاب کی ضخامت بڑھانے کیلئے یہ اخبارات نقل کر دیئے۔

آپ کیلئے مدینہ پاک حاضری کی بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔ درجات عالیہ نصیب فرماوے۔ آپ کے مدرسہ کی تعمیر کی تکمیل کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ظاہری اور باطنی تعمیر کی تکمیل سے آراستہ فرماوے، پڑھنے پڑھانے والوں اور منتظمین میں اخلاص پیدا فرماوے۔ آپ کی اولاد کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ یہ ناکارہ بھی دعاؤں کا بہت زیادہ محتاج ہے۔ مدینہ منورہ پہونچ کر انشاء اللہ صلوٰۃ وسلام بھی پیش کروں گا، پہلے بھی پیش کرتا رہا ہوں۔

آپ کے قاصد نے جب خط دیا اس وقت تو انہوں نے کوئی تعارف کرایا نہیں۔

اب دوستوں سے کہہ دیا ہے تلاش کر کے مجھ سے ملا دیں۔ انشاء اللہ ضرور خیال رکھوں گا۔ انہوں نے کتاب کے ساتھ تین ریال بھی دیئے، جس کے متعلق نہ آپ نے کچھ لکھا نہ انہوں نے کچھ کہا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم محمد اسماعیل

تبصرہ بر کتاب 'تذکرہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب'، از مفتی عزیز الرحمٰن صاحب:

ص۴۸: حضرت مولانا محمد مظہر صاحب [کو] حاجی صاحب کا خلیفہ لکھا ہے۔ قابلِ تحقیق ہے

ص۴۹: مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی صدر مدرسی ۳۴ھ یہ غلط ہے۔ مولانا مرحوم کا ابتدائی تقرر ۳۵ھ میں ہے اور صدر مدرس ۴۴ھ میں ہے۔

ص۵۱: حضرت گنگوہیؒ مظاہر علوم کے جلسوں میں شرکت کرتے تھے، یہ غلط ہے۔

ص۵۲: زکریا کا تقرر ۳۳ھ میں نہیں، ۳۵ھ میں ہے۔

ص۶۲: مولانا محمد یحییٰ صاحب کے بیان میں مولانا اسماعیل دوبارہ کیسے آگئے؟ یہ مضمون صفحہ ۵۷ پر گذر گیا۔

ص۶۷: ۳۵ھ میں آپ ناظم مقرر ہوئے۔ یہ عبارت بے ربط ہے کہ اس کے بعد ۲۶ھ میں مولانا یحییٰ صاحب کو کہاں سے بلالیں۔

ص۸۱: حضرت سہارنپویؒ کی فراغت ۱۳۸۸ھ غلط ہے۔ بجائے صحیح ۱۲۸۸ھ ہے۔ اس پر شیخ احمد رہلان غلط ہے، دہلان ہے۔

ص۸۲: حضرت کے نکاح کی عیسوی تاریخ غلط ہے۔

ص۹۲: مولانا الیاس صاحبؒ نے دورۂ حدیث شیخ الہندؒ سے پڑھا، غلط ہے، صرف ترمذی، بخاری میں چند ماہ شرکت کی، سارا دورہ میرے والد صاحبؒ سے پڑھا۔

ص۹۲: ناظم صاحب کا دوسرا حج قابل تحقیق ہے۔

ص۱۲۳: اصول الشاشی، نورالانوار غلط ہے۔

ص۱۲۵: ۱۳۳۴ھ غلط ہے، ۳۳ھ صحیح ہے۔

ص۱۲۷: پر حجاز جاتے ہوئے بخاری منتقل نہیں کی گئی، بہاولپور جاتے ہوئے۔ حجاز جانے میں تو بندہ ساتھ تھا۔ یہ وہی بخاری کے تین پارے ہیں جن کا اوپر ذکر آیا۔ اس صفحے پر ناظم صاحب کا لفظ غلط ہے، مہتمم صاحب متردد تھے، صحیح ہے۔ اس پر حجاز سے واپسی کا لفظ غلط ہے، بہاولپور سے واپسی پر ہے۔

ص۱۲۹: کسی کام کے لئے نہیں، اس عورت کیلئے مٹھائی لینے گیا تھا۔

ص۱۳۴: دورۂ حدیث والد صاحب سے پڑھنے کا ۳۴ھ غلط ہے، ۳۳ھ ہے۔

ص۱۳۴: کی ساری عبارت مکرر ہے, ابھی دو صفحہ پر گذری۔

ص۱۳۹: مودودی صاحب کا مقولہ قابل تحقیق ہے۔

ص۱۴۰: تین ماہ سے کم کی مدت نہیں۔

ص۱۵۴: ترمذی شریف کم کچھ نہیں۔ زائد ایک سال یکم ذی قعدہ سے ۱۸ ذی الحجہ تقریباً ۱۳ ماہ سے زائد ہوئے ہیں۔

ص۱۵۴: تذکرہ کا لفظ غلط ہے، ابوداؤد تقریر۔

ص۱۵۵: حضرت کی خدمت میں رہنے کے بجائے حضرت کے پاس دورہ پورا کرنا اہم سمجھتے تھے۔

ص۱۵۹: کتاب کی ختم کی دعوت کے بعد جلد ثالث کی تسوید شروع ہوئی؟

ص۱۶۴: حضرت سہارنپوری کا تو ۱۳۴۵ھ میں انتقال ہوا۔ اس سن میں ناظم ہونا غلط لکھ دیا, نظامت ۳۵ھ میں ہے۔

ص۱۹۹: آزادی کی تاریخ ۱۷ رمضان غلط ہے، ۲۷ رمضان ہے۔

﴿170﴾

از: مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوری مرحوم
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۲۲؍رمضان المبارک ۸۹ھ/ یکم دسمبر ۶۹ء

بخدمت اقدس قبلہ حضرت مرشدی صاحب دامت برکاتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد آداب و اشتیاق دست بوسی گذارش ہے کہ احقر بفضلہٖ تعالیٰ بعافیت رہ کر حضرت والا کی خیر وعافیت کا بدل وجان خواہاں ہے۔ احقر کو عریضہ نویسی کی تمنا بہت تھی مگر ماہ مبارک میں حضرت والا کی ممانعت کی وجہ سے ہمت نہ ہوتی تھی۔

مولوی احمد صاحب گودھروی نے حضرت والا کا مضمون جو احقر کے متعلق تھا روانہ کیا۔ ۲۱ رمضان کو موصوف کا خط ملا۔ کئی مرتبہ محبت سے پڑھا، اس قدر مسرت ہوئی کہ دنیا دار کو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے کیا ہوتی ہے، اس سے بھی زیادہ ہوئی۔ عین اس وقت حضرت والا کا مضمون عنایت ہوا کہ ناکارہ دن اور رات یہ دعا کرتا تھا کہ یا اللہ تعالیٰ میرے حضرت کی خصوصی توجہ اور میرے حضرت کی دعاؤں میں میرا حصہ فرما۔ حضرت اقدس کا مضمون پڑھ کر دل کو منور کرتا رہتا ہوں۔

حضرت والا نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ احقر نے رمضان کہاں گذارا؟ اس لئے عرض ہے کہ تین رمضان تک تو احقر نے اپنی بستی میں اعتکاف نہیں کیا اور نہ رفقاء کو کرنے دیا، حضرت والا کے گرامی نامہ اور مولانا منور صاحب کے مکتوب کا منتظر رہا کہ نہ معلوم کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔ تین رمضان کو حضرت والا کا گرامی نامہ حاجی یعقوب صاحب کی معرفت عنایت ہوا اور مولانا عبدالرحیم صاحب کی بھی سہارنپور کے التواء کی اطلاع آچکی تھی۔ مولانا منور صاحب نے بھی تحریر فرمایا حضرت کے لوگوں کو اختیار ہے جہاں چاہیں اعتکاف کریں

مگر یکسوئی سے گذاریں۔اس لئے احقر نے اپنی بستی میں رفقاء کے ساتھ اعتکاف کیا ہے۔

رمضان کے معمولات سابق کی طرح ختم خواجگان کے علاوہ صورۃً جاری ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ حقیقت پیدا فرماوے۔حضرت والا کے مشورہ کے موافق جن دوستوں نے خود بخود مشورہ لیا ان کو احقر کے پاس رمضان گذارنے کا مشورہ دیا۔اس وقت چھ احباب مہمان ہیں۔الحمدللہ بستی میں پہلی مرتبہ تراویح میں قرآن پاک سنایا گیا،لوگوں نے محبت وشوق سے انتشار بغیر اس کو منظور کرلیا۔

حضرت والا اس ناچیز کیلئے اہتمام سے دعا فرماتے ہیں،اس کا اثر بہت دیکھ رہا ہوں۔اعمال سے نظر ہٹ گئی ہے اگر کوئی نیک کام ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ کے فضل کی طرف ہی نظر رہتی ہے۔اگر کسی شخص کو برا کام کرتے دیکھتا ہوں تو یہی خیال رہتا ہے کہ اگر حق تعالیٰ شانہ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو احقر بھی یہی کام کرتا۔حسب ہدایت آنحضرت اپنے عیوب پر بہت نظر رہتی ہے۔

احقر بھی اہتمام سے حضرت والا کیلئے،حضرت کے خدام وحضرت سے محبت رکھنے والوں کیلئے دعا کرنا اپنی سعادت جانتا ہے۔حضرت والا کیلئے دعائیں کرنے کے بعد یہ بھی دعا کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ مولانا عبدالرحیم صاحب اور مولانا منور صاحب جو دعائیں حضرت کیلئے کرتے ہیں ان کو قبول فرما،ان دونوں کی دعائیں حضرت کی معرفت کی وجہ سے جامع ہوں گی۔

حضرت والا کی زیارت ہوتی رہتی ہے۔[کچھ عرصہ قبل) خواب میں دیکھا کہ حضرت والا کی مجلس ہے،حضرت والا نے احقر کو فرمایا کہ یہ چیز تقسیم کردے۔احقر نے حکم پر عمل کرکے وہ چیز تقسیم کردی۔جب صوفی اقبال صاحب کی طرف پہونچا تو حضرت والا اپنے ہاتھ مبارک سے ان کو وہ چیز پیش کررہے تھے۔اپنے آپ کو اکثر برہنہ اور بعض مرتبہ بدن برہنہ استنجا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔احقر کے رفقاء ادب سے سلام عرض کرکے دعاء کی

درخواست کرتے ہیں۔

مولانا عبدالرحیم صاحب سے حضرت والا کی خیریت معلوم ہوتی ہے نیز حضرت کی تشریف آوری کی اطلاع بھی معلوم ہوئی۔الحمدللہ، ثم الحمد للہ اس وقت گجرات کے مسلمانوں میں کافی رجوع ہوگیا ہے، جو مسجدیں احمد آباد کی ویران تھیں اب پر ہوجاتی ہیں، تبلیغی جماعت کا جہاں گذر مشکل تھا وہاں اب جماعتیں کام کرتی ہیں۔احمد آباد میں شاہ عالم سے جماعتوں کے مطالبے آرہے ہیں،اس اطراف کے لوگ امداد لے کر جاتے ہیں وہ لوگ پہلے دریافت کرتے ہیں تم تبلیغ والے ہو کیوں آئے ہو؟ یہ جواب دیتے ہیں ہم دین کی دعوت اور امداد لے کر آئے ہیں، اس سے کافی اثر ہوا ہے۔حق تعالیٰ شانہ استقامت عنایت فرمائے،حضرت اقدس کی خصوصی [توجہات] کا اثر ہے۔احقر بھی دعاؤں کا محتاج ہے۔

والسلام

سگ آستانہ عالی

کفایت اللہ غفرلہ

۲۴؍رمضان المبارک

جواب از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی:۱۳؍شوال ۸۹ھ/۲۲؍دسمبر ۶۹ء

از مکہ مکرمہ

عنایت فرمایم الحاج مولوی کفایت اللہ صاحب سلمہ، بعد سلام مسنون، یہاں عید منگل کو ہوئی اور میں ۷ شوال کو مدینہ پاک سے باچشم گریاں ودل بریاں الوداع ہوکر مکہ مکرمہ پہنچ گیا اور کل ۲۲ دسمبر دوشنبہ کی صبح کو جدہ سے طیارہ کی روانگی ہے۔کل شام تمہارا لفافہ ایسے وقت ملا کہ میں پابرکاب ہوں اور سفر کا سہم میرے اوپر سوار ہے,لیکن چونکہ تم نے اپنے

خواب سے پریشانی لکھی ہے اور ظاہر کے اعتبار سے پریشانی کا تھا بھی، اس لئے بہت عجلت میں مختصر لکھوا رہا ہوں۔

خواب میں اس ناکارہ کو کثرت سے دیکھنا تمہاری محبت کی علامت ہے، اور خواب میں برہنہ دیکھنا تم جیسے کیلئے انشاء اللہ موجب خیر اور موجب ترقی ہے۔ اس قسم کے خوابوں کی تعبیر ہر ایک کیلئے علیحدہ ہوتی ہے۔ یہ خواب انشاء اللہ تمہارے لئے بھی مبارک ہے اور اس سیہ کار کیلئے بھی۔ تم جیسوں کیلئے اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ انشاء اللہ انقطاع عن الدنیا اور تبتل الی اللہ حاصل ہوگا۔ شفاعت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم دوستوں کیلئے بالخصوص جن کو میں نے بیعت کی اجازت دی ہے یا آئندہ دینی ہے، بہت اہتمام سے دعائیں بھی کرتا رہا اور روضۂ اقدس پر بھی تم دوستوں کی ترقیات کیلئے بہت ہی دعائیں کرتا رہا۔ اللہ جل شانہ تم دوستوں کو ترقیات سے نوازے۔

اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ [خواب میں]....بھی تمہارے ساتھ کچھ بری چیز نہیں ہے یہ بھی انشاء اللہ [نوید ہے کہ] اس سیہ کار کا سلسلہ تم سے چلے گا۔ میں اس حرکت سے خدانخواستہ کیوں ناراض ہوں گا، میں تو خوش ہوں گا۔ اللہ جل شانہ تم دوستوں سے جتنا بھی دنیا کو فائدہ پہنچائے گا اس سیہ کار کیلئے بھی انشاء اللہ موجبِ خیر ہوگا۔

تمہارا بیداری کے بعد قلق فطری چیز ہے۔ دوسرا خواب ظاہر ہے جو کچھ تمہیں دیا ہے وہ تقسیم کے واسطے ہی دیا ہے اور صوفی اقبال کو اس ناکارہ کے ہاتھ سے دینا یہ ان کی خصوصیت ہے۔ اپنے آپ کو برہنہ اور استنجاء کرتے دیکھنا انشاء اللہ مالی ترقیات ہیں جو انشاء اللہ کسی وقت نصیب ہوں گی۔

آپ کے رفقاء اعتکاف میں بہت کم رہے۔ رجب سے مجھ سے لوگوں نے پوچھا کہ ہم مولوی کفایت اللہ کے ساتھ اعتکاف کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے لکھا بڑے شوق سے۔

تقریباً ۲۰، ۲۵ تو خطوط آئے ہوں گے۔ تم نے بھی کہیں عبدالرحیم کی طرح اعتکاف کرنے والوں کو منع تو نہیں کردیا۔ (آگے طویل مضمون تبلیغی جماعت کی نقل وحرکت، رمضان کے معمولات وغیرہ وغیرہ)

فقط

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل، ۱۳؍شوال المکرّم ۸۹ھ

﴿171﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: جناب حاجی محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۱۵؍شوال ۸۹ھ/۲۴؍دسمبر ۶۹ء

مکرم محترم جناب الحاج محمد یعقوب صاحب مدفیوضہم، بعد سلام مسنون، چند ضروری کتابیں لندن راؤ شمشیر خان کے پاس بھیجنی ہیں۔ ہوائی جہاز سے معلوم ہوا کہ بہت محصول لگے اور یہاں سے لندن جانے والے حضرات سب چلے گئے۔ مولوی احمد کی رائے سے آپ کے پاس بھیج رہا ہوں کہ وہاں سے لندن جانے والے بہت ملتے رہتے ہیں کسی معتبر آدمی کے ہاتھ مولوی یوسف متالا کے ذریعہ سے راؤ شمشیر خان کو پہنچادیں، اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ فقط والسلام

آپ کے خط کا جواب پرسوں براہ راست ڈاک سے بھیج چکا ہوں، آپ کے نام کا بنڈل بھی آپ کے لئے مستقل بھیج چکا ہوں، جو مولوی نصیر سے آپ نے منگائی تھیں، اس کو میں ہدیہ بھیج چکا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

از راقم سلام مسنون

بقلم احمد گجراتی، ۱۵؍شوال ۸۹ھ

﴿172﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱ر شوال ۸۹ھ/ ۳۰ر دسمبر ۶۹ء

عزیز مولوی یوسف متالا بوساطت مولوی عبد الرحیم سلمہ بعد سلام مسنون، تمہارا لندن بخیر رسی کا تار مرسلہ ۲۰ دسمبر کراچی میں ۲۱ر دسمبر کو پہنچ گیا تھا۔ لیکن مجھے وہ کراچی میں ۲۵ر دسمبر کی شام کو ملا۔ مجھے نہ تمہارا پتہ یاد نہ عزیز عبد الرحیم کا، اس لئے یہ خط عزیز طلحہ کی معرفت عبد الرحیم کے پاس بھیجتا ہوں کہ وہ تمہیں بھیج دیں۔ میں نے تمہیں بڑے زور سے تاکید کی تھی کہ مجھے براہ راست اب کوئی خط نہ لکھیں، اس لئے کہ مجھے تو کسی کا پتہ یاد رہتا نہیں، اور عزیز اسماعیل مکہ میں رہ گیا ہے۔ البتہ عزیز اسماعیل کو مکی ایر لیٹر دے کر آیا تھا اور تاکید کر آیا تھا کہ تمہیں میری روانگی کی اطلاع کر دے۔

میں ۲۲ر دسمبر کے طیارے سے جدہ سے کراچی پہنچا اور ۲۶ر دسمبر جمعہ کی شام کو عشاء کے بعد بذریعہ طیارہ کراچی سے لاہور پہنچا اور ۲۸ر دسمبر کو لاہور سے یہاں رائے ونڈ پہنچا۔ ۲۲ر جنوری تک یہاں کے مختلف مواضع میں جانے کی تجویز ہے اور اب تک کی تجویز ۲۲ر جنوری کو کراچی سے دہلی جانے کی ہے۔ میں اپنے سفر کی روداد ہر جگہ سے سہارنپور بھیجتا رہا ہوں۔ براہ راست ہر شخص کو تفصیل لکھنی بہت دشوار ہے، البتہ ہر خط کے متعلق یہ ضرور لکھواتا رہا ہوں کہ مولوی عبد الرحیم کو اس کی نقل ضرور بھیج دی جائے۔ اس لئے کہ تم کو بھی اور مولوی کفایت اللہ وغیرہ دیگر گجراتی احباب کو بھی لکھوا چکا ہوں کہ میری خیر خبر اور حالات عزیز طلحہ سے معلوم کرتے رہیں یا عزیز عبد الرحیم سے۔

طبیعت تو مدینہ منورہ سے روانگی کے بعد سے ہی خراب ہونی شروع ہوگئی تھی لیکن

کراچی پہنچنے کے بعد دورانِ سر اور بخار کا حملہ زیادہ سخت رہا۔ اجابت بھی مکہ کے بعد سے اب تک نہیں ہوئی بلکہ مدینہ کے بعد سے اب تک تقریباً نہیں ہوئی جس کی وجہ سے دورانِ سر میں بھی اضافہ ہے اور اسی وجہ سے بھوک بھی بالکل نہیں لگ رہی ہے۔ خدا کرے تمہارے پہنچنے کے بعد تمہارے مدرسہ کا نظم ٹھیک ہو گیا ہو۔ خدا کرے تمہارا سفر خیریت سے پورا ہو گیا ہو اور لندن کے ہوائی اڈہ پر احباب لینے کے واسطے آ گئے ہوں۔

اللہ کی دین ہے کہ عزیز عبدالقدیر کو تمہاری روانگی کے بعد ڈھائی سو ریال ماہوار کی ملازمت چار ماہ کیلئے مل گئی تھی اور عزیز اختر بے چارہ کوشش میں پھرتا رہا اور اس کو نہ ملی۔ عزیز عبدالقدیر کیلئے حج کے موسم کے بعد بھی دو سو ریال کی امید دلائی گئی ہے۔ واقعی روزی صرف اللہ کے قبضہ میں ہے۔

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

عزیز عبدالرحیم سلمہ، بعد سلام مسنون، میں پہلے بھی متعدد خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ میری تجویز کراچی سے دہلی پہنچنے کی ہے اور اب تک ۲۲ جنوری تجویز ہے, لیکن تم یا کوئی احباب میں سے اس وقت تک سہارنپور کا ارادہ نہ کرے جب تک میرا سہارنپور پہنچ جانا محقق نہ ہو جائے، مبادا میرے سفر میں کسی وجہ سے تاخیر ہو اور آنے والے پریشان ہوں, اور یہاں تاریخ بدلتے بھی دیر نہیں لگتی اور مشورہ بدلتے بھی۔

تمہارے متعلق تو میری رائے یہ ہے کہ تم اہلیہ محترمہ اور خالہ صاحبہ کے تعمیلِ حکم میں ملازمت ہی کر لو, سہارنپور کا ارادہ جلدی نہ کرو۔ زندگی ہے تو رمضان میں ملاقات ہو ہی جائے گی۔ **البتہ آس پاس کے جو احباب دو چار دن تمہارے پاس رہنا چاہیں ان کو ضرور رہنے کی اجازت [دے] دیا کرو، منع نہ کرو۔** مولوی کفایت اللہ صاحب اور دیگر گجراتی احباب بھی جن کو خط لکھوایا تمہیں ان کے آنے کا حال معلوم ہو ان کو بھی ایک کارڈ سے روک دو

کہ وہ بھی سہارن پور کا ارادہ نہ کریں۔

یہاں کے احباب کا بہت شدت سے اصرار ہے کہ میں مشرقی [پاکستان] کا سفر کروں, اگر چہ میں نے اس کا وعدہ نہیں کیا اور نہ اس کا ارادہ ہے مگر مقدرات کی کچھ خبر نہیں۔ عزیز طلحہ کے خط سے مولوی منور کی عید کے بعد کی علالت کی خبر سے بہت فکر ہوا۔اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے، میں نے ان کو بھی منع کر دیا ہے کہ وہ سہارنپور آنے کا جلدی ارادہ نہ کریں۔

فقط والسلام

بقلم احسان، از کاتب سلام مسنون وگذارشِ دعا   حضرت شیخ الحدیث صاحب

رائے ونڈ

۳۰ر دسمبر ۶۹ء، سہ شنبہ

﴿173﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا طلحہ صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳ر شوال ۸۹ھ/ یکم جنوری ۷۰ء

عزیزم مولوی طلحہ سلمہ، بعد سلام مسنون، ایک رجسٹری تمہیں کراچی سے کی تھی جس میں مکہ تا کراچی کے حالات بھیجے تھے۔دوسری رائے ونڈ سے کی تھی جس میں تمہارے اس خط کا جواب بھی تھا جو رائے ونڈ کے پتے سے پہنچا تھا اور عزیز یوسف کے تار کا جواب بھی تھا جو غالبًا تم نے مولوی عبدالرحیم کے پاس بھیج دیا ہوگا۔اس خط کے ساتھ عزیز یوسف کے خط کا جواب بھیج رہا ہوں جو رائے ونڈ کے پتہ سے ملا۔اسکو بھی عزیز عبدالرحیم کے پاس بھیج دو مجھے عبدالرحیم کا پتہ یاد نہیں۔اگر چہ اس طرح جانے میں اس کے خط کے جواب میں تاخیر تو بہت ہو جائے گی مگر عزیز مولوی عبدالرحیم بھی میرا خط دیکھ لے گا۔

☆............☆

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا تار ۲۰/ دسمبر کا دیا ہوا ۲۱/ دسمبر کو کراچی پہنچا تھا لیکن مجھے کئی دن بعد ۲۵/ دسمبر کی شام کو ملا۔ تحقیق بھی کی کہ اتنی دیر کیوں لگی اس لئے کہ میں ۲۲/ دسمبر کو کراچی پہنچ گیا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ہمارے ہی ساتھیوں سے دیر ہوئی۔ یہاں پہنچ کر کل کی ڈاک سے تمہارا ۲۲/ دسمبر کا مفصل ایر لیٹر پہنچا۔ بخیر رسی کی تو تفصیل سے اطلاع ہوئی، نیز اس سے بھی کہ راستہ میں بھی کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔

جدہ سے جہاز کی تاخیر کا حال اولاً احسان کی زبانی اس کے بعد عبد الحفیظ کی زبانی معلوم ہو گیا تھا مگر اس نے کوئی مزید تفصیل نہیں بیان کی جو تم نے خط میں لکھی، البتہ طبیعت کے گرنے کا اندازہ بغیر اس کے بتائے بھی تھا۔ میرے خیال میں تم نے برا کیا کہ قاہرہ میں ہوٹل میں نہیں گئے، مطار پر ہی تکلیف اٹھائی۔ یہ تم نے اچھا کیا کہ رات لندن میں نہ گذاری۔

بولٹن پہنچنے کے بعد تم نے جو مدرسہ کے حالات لکھے ہیں ان سے بہت قلق ہوا۔ میرا اندازہ تو یہ تھا کہ تمہارے جانے کے بعد سب حالات درست ہو گئے ہوں گے، لیکن تمہاری مایوسی سے بہت قلق ہوا تم کو اپنی روانگی کے وقت مدرسہ کا نظام مضبوط کرنا چاہئے تھا۔ تم نے مجھ کو ہمیشہ یہ اطمینان دلایا کہ حالات تو انشاء اللہ سدھر جائیں گے، میرے جانے پر مخالفین مغلوب ہو جائیں گے، خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ تم نے لکھا کہ ان حالات کی وجہ سے یہاں سے دل برداشتہ ہو گیا۔



کسی دوسری جگہ جانے سے جو محنت یہاں کی گئی ہے وہ ساری ضائع ہوگی، اس لئے جہاں تک ہوسکتا ہو اولاً تو اسی کو قبضہ میں لانے کی کوشش کرو، نہ ہوسکتا ہو تو مجبوری ہے۔

میں نے ابتداء بڑی سختی سے اسی وجہ سے حجاز آنے سے منع کیا تھا کہ تمہاری اہلیہ کا مسئلہ بھی میری

نگاہ میں اہم تھا اور تمہارا مدرسہ بھی بالکل ابتدائی حالت میں تھا مگر اس وقت تم نے مجھے ایسے زور سے دونوں چیزوں کی طرف سے اطمینان دلایا کہ میں بھی مطمئن ہو گیا۔

تعجب ہے کہ تم نے اپنی غیبت میں کسی تغیر کے نہ کرنے کی تجویز کیوں نہ پاس کرائی۔ ہمارے ہاں تو سارے استقلالوں کے باوجود اہل مدرسہ نے بہت سی معمولی جزئیات کو بھی میری واپسی پر روک دیا، حالانکہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔ حجازِ مقدس میں تمہارے مدرسہ کے چندہ کیلئے میں نے خود ہی تمہیں رسید بھی لانے کو لکھا تھا اور میرا خود بھی بہت اہتمام سے خیال تھا کہ اس کی تحریک کروں۔ مگر تم نے چونکہ مدینہ پاک میں ایک لفظ کہہ دیا تھا کہ ان حالات میں میرا ہولٹن آنا بہت مشکل ہے، اس لئے میں بھی ڈھیلا پڑ گیا۔

تم نے تو ابتداء میں وہاں کی کمیٹی کا خصوصی تعلق بہت زور سے لکھا تھا۔ *واقع میں جب کمیٹی کے افراد دینی مدرسہ کے حامی نہ ہوں تو چلانا بہت مشکل ہے۔* ان سے براہ راست بھی بات کرو، لوگوں سے بھی کہلواؤ کہ دنیاوی دھندے چل ہی رہے ہیں، **خالص دینی مدرسہ کی دارالکفر میں بڑی سخت ضرورت ہے جو مادیت سے زیادہ روحانیت کا حامل ہو۔** میری رقم واپس کرنے کی ہرگز جلدی نہ کریں وہ تو کسی مدرسہ ہی میں لگانی ہے۔ اگر یہاں دینی مدرسہ قائم نہ ہو سکتا ہو تو پھر مختلف دینی مدارس میں اپنی تجویز سے لگا دیں۔

کو نہ پکڑنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ دین کی اشاعت جس درجہ میں بھی ہو سکتی ہو اس کی بہت اہتمام سے کوشش کریں۔ معمولات بالخصوص ذکر کی پابندی کا بہت ہی اہتمام کریں کہ یہ بہت سے فتنوں کو جڑ سے اکھاڑنے والا ہے۔ مدینہ پاک میں تو میری انتہائی کوشش رہی کہ تم ذکر کا بھی بہت اہتمام کرو اور اس کو اپنی طبیعت بنالو، اور جو اوقات اس ناکارہ کے اقدام عالیہ میں بیٹھنے کے ہیں ان میں میرے قریب رہا کرو۔ باوجود میری انتہائی کوشش کے تم دونوں نہ کر سکے۔ ذکر کے اوقات میں تمہاری طبیعت خراب رہی، نیند کا غلبہ

رہا، میرے پاس بیٹھنے کے اوقات میں تمہیں غیروں سے فرصت نہ ہوئی۔ مغرب کے بعد نہ معلوم میں نے کتنی مرتبہ تمہیں دیکھنے کیلئے آدمی بھیجے مگر کبھی تو معلوم ہوا کہ تم حجرے میں لیٹے ہوئے ہو یا کہیں گئے ہوئے ہو، کبھی معلوم ہوا کہ قرآن پاک بیچ میں رکھا ہوا ہے اور تم باتوں میں مشغول ہو۔ اس سے بہت ہی کلفت رہی اور رہے گی

؎ آرزوؤں سے پھرا کرتی ہیں تقدیریں کہیں

اب بھی تلافی آسان ہے۔

ذکر کی پابندی تو وہاں بہت اہتمام سے ہوسکتی ہے اور میری ملاقات کا بدل اکمال و ارشاد اور شمائل ترمذی کا ترجمہ بہت اہتمام سے ہوسکتا ہے۔ دعاؤں سے تو تمہارے لئے تمہیں بھی معلوم ہے کہ دریغ نہیں ہوسکتا ہے۔ تم ان لوگوں میں نہیں ہو جن کی دعا کیلئے کسی کہنے یا اہتمام کی ضرورت ہو۔ میں نے تمہیں بہت تاکید کی تھی کہ براہ راست مجھے کوئی خط نہ لکھو۔ عزیز عبدالرحیم کو لکھتے رہیں اور اس سے میرے متعلقہ مضامین کے جواب منگواتے رہیں۔ اس میں دو مصلحتیں تھیں۔ اول یہ کہ مجھ پر تمہارے خط کا بوجھ نہ پڑتا اور لکھنے والا معلوم نہیں وہاں کوئی میسر ہوگا یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ میرا جی چاہتا ہے کہ تمہارے احوال سے اور میرے جوابات سے عزیز عبدالرحیم بھی باخبر رہے، زندگی کا اعتبار نہیں۔

مدینہ پاک سے روانگی کے بعد سے طبیعت بہت زیادہ خراب چل رہی ہے۔ یہاں کے احباب کا بے حد اصرار مشرقی پر تھا کہ وہاں کا سالانہ اجتماع بھی قریب ہے مگر میرے حالات کو دیکھ کر اب کسی کی ہمت نہیں پڑ رہی ہے۔ میں اتوار کے دن یہاں رائے ونڈ پہنچا تھا۔ یہاں کی مرکزی اہمیت اور تبلیغی گڑھ ہونے کی وجہ سے احباب نے میرا یہاں جمعہ تک کا قیام تجویز کر دیا تھا۔

پہلے سے پرسوں شنبہ کو یہاں سے لائل پور روانگی کی تجویز تھی مگر میں نے ہی اپنی

بیماری کی وجہ سے کل کو جمعہ کے بعد کی روانگی تجویز کردی ہے۔دوروز لائل پور، پھر سرگودھاایک روزاورڈھڈیاں ۵،٦ روز قیام کے بعدراولپنڈی واپسی ہوگی اور۴،۵ روز وہاں بھی قیام ضروری ہے،اس کے بعد پھر کراچی واپسی ہے،اس لئے کہ دہلی کا راستہ اب کراچی کے سوانہیں رہا۔اس وقت تک کا اندازہ یہ ہے کہ انشاءاللہ ۲۰ جنوری تک دہلی پہنچنا ہو جائے گا

تم نے اپنے خط میں نہ تو اہلیہ کا کوئی حال لکھا جس کا مجھے شدت سے انتظار تھا نہ خسر صاحب سے ملاقات کا کچھ حال لکھا کہ ہوئی یا نہیں اور ہوئی تو کس طرح؟ اہلیہ سے اور خالہ خالو سے اور عزیز محمد سلمہ سے سلام مسنون اور خیریت کہہ دیں۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے اوران سب کیلئے،تمہارے مدرسہ کیلئے دل سے دعا کرتا ہے،اللہ جل شانہ تمہارے مدرسہ کو بھی مکارہ سے حفاظت فرما کر ہر طرح کی ترقیات سے نوازے،دین کا جذبہ رکھنے والے احباب کا کمیٹی میں اضافہ کرے۔ **کمیٹی کے احباب سے یکسو رہنے کی کوشش نہ کریں بلکہ ان سے اختلاط بڑھا کر دین کی اہمیت پیدا کرنے کی کوشش کریں،** فقط والسلام



حضرت شیخ الحدیث صاحب،رائے ونڈ،یکم جنوری ۷۰ء،جمعرات، بقلم احسان۔

عزیز احسان،عزیز ابوالحسن،قاضی صاحب اور عزیز اسرار بھی پاس بیٹھا خط سنا رہا ہے،اس کی طرف سے سلام مسنون۔

﴿174﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/شوال ۸۹ء/ یکم جنوری ۷۰ء

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون،تمہارے رخصت ہونے کے بعد تمہارا خیال برابر لگا رہا۔مغرب کے بعد بجائے عبدالحفیظ کے احسان پہنچا۔اس نے کہا کہ جہاز ۳ گھنٹے لیٹ

ہے۔ اگلے دن صبح کو عبد الحفیظ سے ملاقات ہوئی جس سے یہ معلوم ہوکر کہ بجائے تین گھنٹے کے ۵ گھنٹے لیٹ ہوا، بہت ہی قلق ہوا کہ ساری ہی رات ضائع ہوئی۔

یہ ناکارہ ۲۲ دسمبر کو جدہ سے عربی ۲ بجے چل کر پاکستانی سوا تین بجے کراچی پہنچا۔ ظہر کی نماز میں نے اور ابوالحسن نے مطار کی مسجد میں پڑھی۔ قاضی صاحب، ڈاکٹر اسماعیل کسٹم کی وجہ سے وہیں ٹھہر گئے۔ اس جہاز میں ہم ۴ ہی تھے۔ مولوی احسان وغیرہ پاکی احباب ایک دن پہلے آچکے تھے کہ ان کے ٹکٹ پاکی جہاز کے تھے۔ میرا ہوائی جہاز کا سفر کئی دفعہ ہوا، کسی مرتبہ چکر نہیں آئے، اس مرتبہ خلاف معمول خوب چکر آئے۔ یہاں پہنچنے کے بعد بھی دوران سر شدت حرارت وغیرہ متعدد امراض کثیرہ کا شکار بن گیا۔ بہت ہی قلق ہے کہ ان احباب نے جس ذوق وشوق سے بلایا تھا اس کے بالمقابل یہ بیماری کی فکر میں لگ گئے۔

میرا خیال کراچی ایک دن ٹھہرنے کا تھا مگر ان احباب نے میرے نام پر کراچی میں بہت ہی زیادہ ہجوم جمع کر رکھا تھا۔ اس لئے بجائے ایک دن کے ۳ دن قیام کے بعد کراچی سے بذریعہ طیارہ لاہور پہنچا۔ تمہارا تار ۲۰ کا دیا ہوا ۲۱ کو کراچی پہنچ گیا تھا مگر مجھ تک پہنچنے میں دیر ہوئی۔ میں نے اس کی رسید تو اسی وقت لکھوا دی تھی مگر تمہارا پتہ یاد نہیں تھا اور عبد الرحیم کا پتہ بھی یاد نہیں۔ اس لئے سہارنپور کی رجسٹری میں وہ بھیج دیا تھا۔ لاہور ایک دن قیام کے بعد اتوار کی صبح کو یہاں رائے ونڈ پہنچا۔

یہاں پہنچنے کے بعد تمہارا مفصل لفافہ ۲۲ر دسمبر کا لکھا ہوا کل ۳۱ دسمبر کو ملا۔ اس کا جواب بھی اسی وقت لکھوا کر آج صبح سہارن پور کے لفافہ میں بھیج دیا تھا مگر بعد میں عزیز احسان سلمہ نے یوں کہا کہ اس کے پہنچنے میں تو بہت دیر لگے گی۔ مجھے اس کا خیال نہیں تھا کہ تمہارے ائرلیٹر پر تمہارے جواب کا پتہ ہے۔ اس لئے اسی وقت براہ راست ایرلیٹر دوسرا لکھوا رہا ہوں۔

تمہارے خط کا مفصل جواب تو دو چار دن بعد سہارن پور یا مولوی عبدالرحیم کے پاس سے پہنچ جائے گا۔ تمہارے مدرسہ کے حالات سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ مدرسہ کی حفاظت فرمائے، تمہاری مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات و برکات بنائے۔ بددل ہو کر بولٹن کو جلدی چھوڑنا تو میری سمجھ میں نہیں آیا، **خلافِ طبع امور تو سبھی جگہ پیش آیا کرتے ہیں، استقلال سے ان کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ کمیٹی کے افراد پر بالواسطہ اور بلاواسطہ دین کی اہمیت اور یہ کہ اس دار الکفر میں ایک دینی مدرسہ بہت ضروری ہے، اس کے بارے میں بہت زیادہ تاکید لوگوں سے کراتے رہیں۔**

میری طبیعت یہاں آ کر بہت ہی ناساز ہوگئی۔ یہاں کے احباب کا اصرار اور مدینہ پاک میں خود میرا خیال بھی مشرقی کے سفر کا ہو گیا تھا کہ وہاں کبھی جانا نہیں ہوا اور شروع فروری میں وہاں کا سالانہ اجتماع بھی ہے۔ جس میں عزیزان مولوی انعام وغیرہ کے جانے کی بھی امید ہے مگر میری حالت دیکھ کر ان احباب نے بھی میرے سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا اور اب خواہش یہی ہے کہ جلد از جلد سہارنپور جس طرح سے ہو پہنچ جاؤں۔

اب تک کی تجویز یہ ہے کہ یہاں سے لائل پور اور حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہ کے گاؤں ڈھڈیاں جانے کے بعد دو چار روز راولپنڈی قریشی صاحب کے ہاں قیام ہو۔ اس کے بعد ۱۷؍جنوری کو کراچی بذریعہ طیارہ جا کر ۱۹؍جنوری کو کراچی سے دہلی روانگی ہو جائے۔ سنا ہے کہ ۱۹ تاریخ کے کراچی تا دہلی کے ٹکٹ بھی آ گئے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے پہنچا دے۔

میں نے تو تم سے بار بار تاکید کی تھی کہ مجھے براہ راست خط نہ لکھیں۔ اب مولوی عبدالرحیم کے واسطے سے لکھتے رہا کریں، ان ہی کے واسطے سے جواب بھی جاتا رہے گا کہ مولوی اسمٰعیل بھی حج کو رہ گئے اور عزیز عبدالرحیم بھی گھر والوں کے اصرار پر ملازمت کی فکر میں ہے۔ میں بھی تاکید سے اس کو لکھ چکا ہوں کہ ملازمت ضرور کر لے کہ ہر وقت کی کشمکش

مناسب نہیں معلوم ہوتی۔

تم نے اپنی اہلیہ کا اور خسر کا کوئی حال نہ لکھا۔ دونوں سے میرا سلام مسنون بھی کہہ دیں اور خالہ سے بھی۔ یہ ناکارہ سب کیلئے اہتمام سے دعا کرتا ہے۔ اہلیہ اور خسر صاحب کے حالات سے ضرور مطلع کریں۔ **میں تو تمہارے مدینہ پاک کے قیام میں تولد فرزندار جمند کے مژدہ کا منتظر رہا۔** فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

رائے ونڈ، یکم جنوری ۷۰ء، جمعرات

بقلم احسان

عبدالرحیم کو خط لکھو تو میرا سلام لکھ دیجیو اور یہ بھی لکھ دیو کہ میرے تار اور خط کی رسید براہ راست بھی پہنچ گئی۔

﴿175﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب و مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۲۸ر شوال ۸۹ھ [۱۵جنوری ۷۰ء]

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما، بعد سلام مسنون، پرسوں پنج شنبہ کو ایک کارڈ لکھ چکا ہوں جس میں ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی ایک رجسٹری جو عبدالرحیم کے نام آئی تھی اور اس پر سے سہارنپور کا پتہ کاٹ کر تمہارے گھر کا پتہ لکھ دیا تھا۔ اس خط کا منشاء یہ ہے کہ عزیز یوسف کے خسر کا خط مفصل میرے نام آیا اور عزیز یوسف کی اہلیہ کا خط میرے نام۔ خسر صاحب نے یہ لکھا ہے کہ ہمارا بالکل فکر نہ کریں جو مقدر میں تھا وہ ہو چکا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی اہلیہ کی طبیعت عرصہ سے خراب ہے اس کے باوجود وہ گھر کا کام برابر کرتی رہتی ہے۔ ان

کیلئے تعویذ بھی منگایا ہے اور پڑھنے کو بھی پوچھا ہے۔ پڑھنے کو تو میں لکھوادوں گا۔عزیز یوسف خود جاوے یا خط لکھے تو یا حفیظ یاشافی کا تعویذ لکھ کر بھیج دیں۔

لکھا ہے کہ عزیز یوسف کیلئے بولٹن والوں نے کچھ رقم بھیجنے کو کہا تھا۔اس لئے میں نیز لکھ دیا تھا کہ ۱۵ ارمضان کو ایک صاحب بولٹن سے آئے تھے وہ رقم بھیجنے کے متعلق فرمارہے تھے۔آئندہ سینچر کو محمد بولٹن جائے گا اس سے مزید تحقیق ہوگی,اور محمد کی ملازمت ہوگئی ہے۔ ٦ جنوری سے ایک ہفتہ صبح ٦ بجے سے دوپہر ۲ بجے تک اور ایک ہفتہ ۲ بجے سے رات کے ۱۰ بجے تک۔

یہ بھی لکھا ہے کہ میری موریشس جانے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔ پاسپورٹ تو بن گیا ہے مگر ابھی تک ٹکٹ نہیں آیا ہے جو احقر کے ایک دوست نے بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔عزیز یوسف کی اہلیہ نے بھی مستقل خط لکھا ہے جس میں اپنی خیریت بھی لکھی ہے۔ لکھا ہے کہ شجرہ کے موافق عمل شروع کر دیا ہے۔میری تم اور وہ ہرگز فکر نہ کریں۔میری وجہ سے وہ اپنا کوئی نظام تغیر نہ کریں۔میری خواہش یہ ہے کہ وہ اپنا حج کر کے آجاویں۔کھجوریں اور حلوے کی رسید بھی تھی اور لکھا ہے کہ رمضان میں ۱۴ انجکشن بھی لئے۔فقط

عزیز یوسف کی اہلیہ نے تو بہت ہی دل میں جگہ پکڑ لی، اللہ تعالیٰ ہی اسے خوش وخرم رکھے۔کاش کہ عزیز مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ بھی بجائے مولوی عبدالحفیظ کی اہلیہ کے، یوسف کی اہلیہ کے ساتھ کچھ دن گذارتی تو بہت اچھا ہوتا۔عزیز یوسف کا حال تو بظاہر دوشنبہ کو معلوم ہوگا۔آج کی ڈاک تو چلی گئی، اگر تم جمعرات کے دن بخیر رسی کا کارڈ سورت سے ڈال دیتے تو آج مل جاتا۔

مولانا محمد سعید صاحب کی خدمت میں بھی اس ناکارہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد ان کی توجہات کا شکریہ پیش کردیں۔اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزائے خیر مرحمت

فرماوے۔ کل عزیز مولوی ایوب نے بھی نوید جانفزا سنائی اور سبز جھنڈی دکھلا دی ؎

لواب الوداع ,الوداع ہے ہماری

ان کی شادی کا مژدہ بھی کل پہونچ گیا۔ وہ تو آج ہی بستر باندھے تیار ہیں مگر کل میں نے ان سے یہ کہہ دیا کہ اچھا یہ ہے کہ ۲۷، ۲۸ جنوری کو دہلی چلا جاوے اور یکم فروری کو عزیزان کو رخصت کر کے چلے جائیں لیکن آج مجھے خیال ہوا کہ ۱۵ دن کا انتظار تو بہت طویل ہے اس لئے میں نے آج اس کو کہہ دیا کہ تاخیر کی ضرورت نہیں، جب چاہے چلا جاوے۔

عزیز عبدالحفیظ کا مفصل خط آیا تھا جس میں اپنی مشکلات بہت تفصیل سے لکھی تھیں اور یہ بھی لکھا تھا کہ حکومت والوں نے یہاں سے یعنی ظہران سے بالکل جانے نہیں دیا بلکہ مجبور کیا کہ یہاں سے جدہ تک کا ہوائی جہاز کا ٹکٹ خریدا جاوے اس کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے۔ بہت دقت سے احباب سے قرض لے کر ٹکٹ خریدنا پڑا۔ ایسی صورت میں تو ظہران تک کے ٹکٹ بالکل بیکار رہیں۔

معلوم نہیں عزیز یوسف کا ٹکٹ لندن یا جدہ کسی جگہ کا آیا یا نہیں۔ میرا سفر تو التواء ہی میں ہے, اس کے خلاف ابھی تک کوئی بات ظہور میں نہیں آئی۔ اپنی خالہ اور اہلیہ عبدالرحیم سے سلام مسنون اور عزیز یوسف اگر خط لکھیں تو اس کی اہلیہ کا میری طرف سے شکریہ لکھ دیں کہ اس کے لئے بہت ہی دل سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت وقوت کے ساتھ خوش و خرم رکھے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل ۲۸ شوال

ایران والوں کا دوسرا خط بھی میرے خط کے جواب میں مفصل آیا ہے اس میں لکھا تھا کہ عزیز یوسف کے نام بھی ایک خط بھیجا جا رہا ہے۔ عزیز ایوب سے معلوم ہوا کہ کل کی

ڈاک سے ایران کا خط یوسف کے نام اور ایک لفافہ تمہارے نام تھا۔کل کی ڈاک کل ایک لفافہ میں بند کر کے تمہارے نام بھیج دی ہے۔

عزیز ایوب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم پتہ کاٹ کر خطوط بھیجنے کی ممانعت کر گئے تھے لیکن رجسٹری میں تو یہ صورت نہیں ہو سکتی تھی اس لئے کہ وہ تمہارے نام تھی، وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی تھی۔ انگریزی دور میں تو بغیر میری وساطت کے بھی رجسٹری اور منی آرڈر دوسروں کے نام کے فلاں بقلم زکریا وصول کرتا تھا مگر آج کل بوساطت زکریا کے بھی رجسٹری اور منی آرڈر وہ لوگ نہیں دیتے۔فقط والسلام

از راقم سلام مسنون، گھڑی کے متعلق مولوی ایوب سے بات کر لی ہے اور میں نے لے لی ہے۔آپ میرے والد صاحب سے اس سلسلہ میں بات کر لیں اور کہیں کہ گھڑی بہت اچھی ہے اگر آپ خریدنا چاہیں، بہر حال جو آپ کے ذہن میں آوے تذکرہ کریں، اگر نہ تیار ہوں تو پھر بھی میں لے لوں گا۔

اور ڈاک کے متعلق عرض یہ ہے کہ جتنی آپ لے گئے اس سے دوگنی کنڈی میں سے نکلی۔معلوم نہیں آپ نے لکھی یا نہیں۔اور جس قدر ڈاک میں حضرت کے لکھنے کی کنڈی میں رکھ کر گیا تھا وہ اسی طرح نکلی اور عام ڈاک بھی بہت نکلی۔اگر آپ فرماویں تو میں مولوی ایوب کے ہاتھ بھیج دوں کیونکہ میری انگلی میں تکلیف ہے اس لئے بہت سوج ہو رہا ہے۔اور تو کیا عرض کروں، سب سے سلام مسنون۔حاجی یعقوب پر پاسپورٹ کیلئے خط لکھا ہے جواب کا انتظار ہے۔اللہ بہتر کرے۔عزیز یوسف اور استاذ محترم اور دیگر احباب سے سلام مسنون،

فقط والسلام۔

محمد اسماعیل عفی عنہ، ۲۸ شوال

﴿176﴾

از: جناب ڈاکٹر اسماعیل میمن صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: شوال ۸۹ھ/ جنوری ۷۰ء

محترم ومکرم جناب مولانا یوسف صاحب زید مجدکم، بعد سلام مسنون، آج صبح ہی آپ کے نام کا عریضہ لکھ کر حضرت اقدس دام مجدہم کے لفافے میں ڈلوایا۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو سہارنپور، پھر نانی نرولی اور اس کے بعد بولٹن بھیجا جائے گا۔ حضرت اقدس کو بھی اس کا احساس ہوا تو یہ ایر لیٹر لکھوایا۔ موقع کو غنیمت جان کر بندہ نے بھی دوبارہ لکھنا شروع کر دیا۔

آپ کے جانے کے بعد سے آپ کی یاد بہت زیادہ آتی رہی اور آتی رہتی ہے۔ نہ معلوم آپ نے کیا جادو کر دیا کہ آپ کے فراق کا بے حد اثر طبیعت پر ہوا اور اب تک بھی اس کا اثر ہے۔ آپ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہتا ہوں اور یہی گذارش آپ سے بھی ہے کہ خصوصی دعاؤں میں اس ناپاک کو فراموش نہ فرمائیں۔

آپ کے سکھائے ہوئے تعویذ سے بہت فائدہ ہوا۔ وہ اس طرح کہ حضرت اقدس کے پاس بہت سے لوگ تعویذ لینے آتے رہے اور حضرت والا کو معذرت کرنی پڑی کہ کوئی لکھنے والا نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے مولوی یوسف صاحب سے سیکھ لیا ہے تو بہت خوش ہوئے اور اس کے بعد بندہ سے تعویذ لکھواتے رہے۔ لیکن بیماری کی وجہ سے سارے معمولات پر اثر پڑا، امراض کا سلسلہ اب تک بھی جاری ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت حضرت والا کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور حضرت والا کے سایہ کو ہم سیہ کاروں کے سر پر تادیر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین

ایک اور گذارش آپ سے کرنی ہے جو آج صبح کے عریضہ میں بھی تحریر کیا تھا وہ یہ کہ اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت بندہ کیلئے فارغ فرما کر حضرت والا کے سارے تعویذ اور ان کے علاوہ بھی جو مناسب سمجھیں تحریر فرما کر ارسال فرمائیں, احسانِ عظیم ہوگا, بندہ آپ کا بہت ہی ممنون و مشکور ہوگا۔ پورا تعویذ تو آپ نے لکھ ہی دیا تھا، درمیان کے الفاظ اور جن جن مقاصد کیلئے ہیں، ان کا مختصر نام تحریر فرما کر ارسال فرمائیں، نوازش ہوگی۔ امید ہے میری اس گذارش کو رد نہ فرمائیں گے کہ آپ کے علاوہ کسی اور کو اس کام کیلئے مناسب نہیں سمجھتا۔ اور سب خیریت ہے اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون،

فقط والسلام

احقر ڈاکٹر اسماعیل عفی عنہ

﴿177﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا انعام الحسن صاحب و مولانا علی میاں صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ

تاریخ روانگی: ۵/ذیعقعدہ ۸۹ھ/۱۲/جنوری ۷۰ء

میرا اک کھیل خلقت نے بنایا تماشے کو بھی تو میرے نہ آیا

مکرمان محترمان، مولٰینا الحاج انعام الحسن صاحب و مولٰینا الحاج ابوالحسن علی میاں صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، یاد نہیں اس سے پہلا خط کہاں تک کا گیا تھا، عزیزان مولوی احسان اور ابوالحسن یوں کہتے ہیں کہ رائے ونڈ تک کا جاچکا۔ دماغ پر بہت زیادہ اثر ہے اور ہجوم تقریباً تین سو کا ساتھ ساتھ ہی چل رہا ہے, اور ہر جگہ کا مقامی ریوڑ الگ، کراچی میں بھی، لاہور اور رائے ونڈ میں بھی قیدیوں کی طرح حجرے میں بند کئے بیٹھا رہا اور یہی حال ڈھڈیاں اور جھاوریاں میں ہو رہا ہے، چاروں طرف سے کواڑ خوب پٹ رہے ہیں, ہر جگہ

عمومی مصافحے عصر سے مغرب تک رہے مگر کسی جگہ بھی پورے نہ ہوسکے اور مخصوص ملاقاتیں اور تخلئے تو ۲۴ گھنٹے کے ہیں۔

۲ جنوری جمعہ کے بعد رائے ونڈ سے گیارہ کاریں اور لاریاں تو مستقل، اور راستہ چلتی گاڑیوں میں جو آئے وہ علیحدہ مزید برآں، سوا دو بجے رائے ونڈ سے چل کر سرائے مغل صوفی عبدالحمید صاحب کے باغ میں نماز عصر پڑھی کہ ان کی قبر پر راستہ ہی میں ٹھہرنے کا اصرار شروع ہی سے ہو رہا تھا اور میرا وعدہ بھی تھا۔ سوا تین بجے پہنچے، فاتحہ سے فراغت پر عصر پڑھی۔ معلوم ہوا کہ عبدالوحید سلمہ کی نانی کا جمعہ کے وقت انتقال ہوگیا۔ اس کی تمنا ہے کہ جنازہ کی نماز ہم لوگ پڑھیں، قبر میں دیر تھی اس لئے جنازہ کی نماز ہم لوگوں نے پڑھ لی اور محض احتیاطاً کہ مغرب میں دقت نہ ہو بلا ضرورت پیشاب اور وضو بھی کیا۔

لائل پور ایسے وقت پہنچے کہ مغرب کی جماعت ختم ہو رہی تھی لیکن وہاں پہونچتے پہونچتے امتلاء اور استفراغ نے ایسا حال خراب کر رکھا تھا کہ جاتے ہی سکر کی حالت میں پڑ گیا۔ مہمانوں کا بڑا مجمع کھڑا تھا لیکن بھائی افضل نے جو میری کار چلا رہے تھے شور مچایا سب سے پہلے مفتی صاحب آئیں۔ ان کے کان میں نہ معلوم کیا کہا کہ دونوں سہم گئے، مفتی صاحب نے ڈانٹ کر [اوروں] کو ہٹایا، آدھ گھنٹہ بعد اوسان درست ہوئے تو مغرب پڑھی۔

مسجد کے بالکل متصل ہی میرا مستقر تھا اور اسی میں مفتی صاحب نے عارضی پاخانہ فلش بنا رکھا تھا جو بہت ہی اچھا تھا مگر افسوس باوجود کوشش پاخانہ ہو کر نہ دیا۔ دو شب قیام رہا، چار جنوری یکشنبہ کی صبح مدرسہ سے چلے، مفتی صاحب کے گھر عورتوں کو بیعت کرنا تھا وہاں پہونچتے ہوئے بھی استفراغ ہوگیا۔ وہاں سے ایک دو جگہ چند منٹ قیام کے بعد۔۔۔ تقریباً آدھ گھنٹہ قیام رہا، جنہوں نے ناشتہ کا بڑے زور کا اہتمام کر رکھا تھا۔ میں تو ہر جگہ ایسا مفروغ عنہ رہا کہ کسی نے تواضع بھی نہ کی اور بیچاروں نے کہا کہ کوئی چیز تو چکھ لیتا یا کم سے کم ان پر

ہاتھ رکھ دے، جس کو میں نے خوشی سے قبول کرلیا، پھر کیا تھا شاید ۱۵، ۲۰ رکابیوں کی مٹھائی بانٹی جو پہلے کھاچکے تھے انہوں نے دوبارہ لیا۔

وہاں سے چل کر چنیوٹ کے مدرسہ میں کارہی میں چند منٹ قیام ہوا جن سے کئی دن پہلے سے وعدہ تھا بلکہ غلط فہمی اور مایوسی کی وجہ سے وہ سرگودھا چلے گئے۔ سرگودھے ایک بجے کے قریب پہونچے اور جو حشر لائل پور تھا یہاں بھی ہوا۔ حافظ صاحب نے کھانے کا بہت اہتمام کررکھا تھا سارے مجمع نے کھانا کھایا، نماز پڑھی، حافظ صاحب نے میری وجہ سے نماز دو بجے کے بعد پڑھی اور خصوصی ملاقاتوں کے بعد عصر کے بعد عمومی مصافحے بدستور ہوئے اور حافظ صاحب نے بھی میرے دورانِ قیام نماز مکان ہی میں پڑھی، بلکہ پڑھائی۔

خیال ایک شب قیام کے بعد علی الصباح واپسی کا تھا مگر حافظ صاحب نے دوسرے دن قیام کا اصرار شدید کیا، فیصلہ اس پر ٹھہرا کہ دوپہر کو کھانا کھا کر ظہر کے بعد چلیں گے۔ مجمع ۸۳ھ کا اندازہ تھا اور حافظ صاحب نے بڑے زور سے پلاؤ، زردہ گوشت روٹی کا بہت زیادہ اہتمام کیا۔ میں نے عزیز ابوالحسن سے کہہ دیا تھا کہ میرے لئے تھرمس میں پلاؤ رکھ لینا۔

۲ بجے سرگودھے سے چل کر ۳ بجے ڈھڈیاں پہنچے اور بیٹھتے ہی میں نے تھرمس منگا کر اپنی پلاؤ نکلوائی، بھائی افضل نے جلدی جلدی اس کو گرم کیا۔ عزیز ابوالحسن، احسان نے بھی دوپہر کا [کھانا] چھوڑ رکھا ہے، اس وجہ سے یہ دونوں بھی [اور] بھائی افضل جلیل نے بھی شرکت کی، مگر جس رغبت سے ۸۳ھ میں کھایا گیا اس دفعہ اس رغبت سے نہیں کھایا گیا، اگرچہ اور سب جگہ کی نسبت رغبت سے کھایا مگر حسبِ معمول صرف ایک وقت عشاء کے بعد جو ۲۹ اپریل سے اب تک کا معمول حجاز میں بھی یہی رہا۔

اس دن تو مزار پر حاضری نہیں ہوئی کہ عصر کے بعد سے مصافحوں کا نمبر شروع ہوگیا تھا منگل کی صبح کو دس بجے [سے] اپنا کمبل وغیرہ اوڑھ کر حیّات کی طرح تکیوں پر پڑ جاتا تھا

اورعصر کیلئے اٹھتا تھا۔ظہر کی نماز کیلئے اذان پر اٹھ کر پیشاب اور وضو کر کے نماز کے بعد خصوصی الوداعی مصافحے اور مردوزن کی بیعت کے بعد پھر مزار پر چلا جاتا تھا۔

۸۳ھ سے دو باتوں میں تغیر ہوا، بلکہ تین میں:

نمبرا: ۸۳ھ میں حافظ عبدالعزیز صاحب ہمروزہ واپس چلے گئے تھے، اس مرتبہ میرے ساتھ ہی تشریف لے گئے تھے اور آج میرے ساتھ جھاوریاں [میں] ہیں اور سنا ہے کہ کل کو پنڈی بھی ساتھ جارہے ہیں اور یہ بھی سنا ہے کہ قریشی صاحب نے حافظ صاحب کو پنڈی کی دعوت نہیں دی۔ قریشی صاحب رائے ونڈ سے جمعہ کے دن جب ہم لائل پور کو روانہ ہو گئے تھے، وہاں سے پنڈی ہو کر منگل کی شب میں ریل سے سرگودھا اور علی الصباح ڈھڈیاں پہونچ گئے۔ شنبہ کی صبح کو گیارہ بجے بذریعہ کار پنڈی چلے گئے کہ وہاں کے انتظامات کرنے تھے۔ ان کا خیال علی الصباح جانے کا تھا مگر آج عزیز جلیل کے ایک لڑکے ابراہیم کا نکاح اور دوسرے لڑکے احمد سعید کا حفظ کا ختم قرآن تھا اس کی وجہ سے میں نے فراغ پر جانے کو کہہ دیا تھا۔

نمبر۲: اس مرتبہ منگل کی صبح کو جب میں مزار پر گیا تو بے اختیار گریہ کا غلبہ ہوا اور پہلے دن شام تک رہا جو ۸۳ھ میں بالکل نہیں ہوا تھا۔ اس پر تعجب بھی رہا کہ رائے پور، گنگوہ، مدینہ منورہ، بقیع وغیرہ سب ہی جگہ ہمیشہ حاضری ہوئی مگر معمولی گریہ بھی یاد نہیں چہ جائیکہ شدت، اس سے خیبر کی کشش کی طرح سے اس گریہ کا سوال تم دونوں سے ہے۔

نمبر۳: ۸۳ھ میں ایک خواب جو مجھے تو یاد نہیں تھا عزیز جلیل نے یاد دلایا کہ حضرت نور اللہ مرقدہ نے قبر میں سے مجھے کتاب نورالانوار دی تھی، اب کے حضرت کو بالکل خواب میں نہیں دیکھا، اس کے بالمقابل جمعرات کی صبح کو ایک عجیب خواب دیکھا، اس کی تعبیر بالکل سمجھ میں نہیں آئی کہ میں دارالعلوم کے دارالحدیث میں ہوں اور جیسا کہ پاکستان میں مجمع لاتعد ولاتحصی گھیرے رہتا ہے، تقریباً سارا مدرسہ صحن اور اندر سے مجمع سے پر ہے، طلبہ بھی مگر عوام

زیادہ ہیں۔ **عزیز یوسف متالا نے یوں کہا کہ ایک جلسہ نعت کا ہونا چاہئے۔ میں نے کہا** چشت۔ تھوڑی دیر میں مولوی نصیر نے یہی الفاظ کہے، میں نے غالبًا یہ کہا "تو گدھی کمہار کی، تجھے رام سے کوت"، **تھوڑی دیر میں غالبًا مولوی عبد الرحیم متالا نے یہی فرمائش کی تو میں** سوچ میں پڑ گیا، **اس کے بعد حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے غالبًا یہی ارشاد فرمایا میری** سمجھ میں تو نہ آیا مگر میں نے کہا حضرت بہت اچھا۔ **عزیز عبد الرحیم اور حضرت مدنی کے درمیان ایک اور بھی تھا** جو بالکل یاد نہیں رہا اور ان میں کسی ایک کے کہنے کو دوسرے سے تعلق نہیں اور [نہ] ایک نے دوسرے کا سنا، مجھ سے ہر ایک کہتا رہا **اس سب کے بعد میرے والد صاحب** دور کو کسی چارپائی پر لیٹے ہیں، انہوں نے دور سے آواز دے کر **ارشاد فرمایا کہ کل کو نعت کا جلسہ ہونا چاہئے**, ضرور کے لفظ میں تردد ہے کہ کہا تھا یا نہیں، مگر میرے جواب میں ضرور کا لفظ ضرور تھا۔ میں نے کہا کہ ضرور ہوگا۔ مگر آنکھ کھلنے کے بعد میں سوچتا ہی رہا، اب تک بھی سمجھ میں نہیں آیا، البتہ میں نے ایک اعلان لاؤڈ سپیکر پر دوستوں کو کرایا اور بڑی تاکید سے کہ ہر شخص کم سے کم ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر اکابر ثلثہ، رائے پوری، مدنی اور والد صاحب کو اور احبابِ خمسہ کو جن کے نام نہیں لئے، ایصالِ ثواب کریں، بہت سے دوستوں نے کیا، اللہ بہت ہی جزائے خیر دے۔

دوسرے ۲۶/اپریل سے ایک معمول رہا کہ شب میں فضائل درود کا قصیدہ جامی اور قصیدہ قاسمیہ ہمیشہ سنا جو رمضان سے بند ہو گیا تھا اور عبد الرحیم وغیرہ پڑھتے تھے، یوسف متالا مدینہ جانے کے بعد وہی مستقل پڑھنے لگا تھا، سب سے پہلی فرمائش بھی خواب میں اسی کی تھی، اس وجہ سے شب جمعہ میں آزاد صاحب سے جو لائل پور سے میرے ساتھ چل رہے ہیں دونوں چیزیں سنیں۔ اس خواب والے قصہ کو میں تم دوستوں کے علاوہ عبد الرحیم یوسف کے علاوہ کسی اور کو اظہار نہیں چاہتا۔

ڈھڈیاں میں تو وقت بالکل مل کر نہ دیا کہ تخلیوں نے وقت بالکل نہ دیا، جھاوریاں میں مغرب کے بعد سے ساڑھے آٹھ بجے تک یہاں تک لکھوایا کہ مجمع بہت ہے کھانا کھانے والا، آئندہ دیکھو کیا ہو۔ ڈھڈیاں میں دو وقت کی دعوت اس ناکارہ نے بھی اپنے نزدیک تو بڑے اخفاء میں کی تھی اور واقعی اخفاء مقصود بھی تھا، مگر نہ معلوم کس طرح شہرت ہوئی کہ وہ شیخ کی دعوت کے نام سے ساری ڈھڈیاں اور آس پاس کے اتنے پہونچے کہ کھلانے والے صبح سے شام تک عاجز آ گئے۔

یہاں تک کل شب میں جھاوریاں [میں] لکھوایا تھا کل نو بجے وہاں سے چلنا تجویز تھا، مگر اٹھتے اٹھتے دس بج گئے، جب وہاں سے مرے ہوئے ہاتھی کا جنازہ نکلا تو بلا تصنع و بلا تواضع موت یاد آ گئی، اس لئے کہ جنازہ کے اٹھاتے وقت ہر ایک کی زبان پر کلمہ ہوا کرے اسی طرح حد بصر تک ساری عورتیں جہاں جہاں کو میں چلتا بڑے زور سے کلمہ طیبہ کی آوازیں آنے لگتیں، بڑی مشکل سے کار تک کا راستہ طے ہوا۔

۸۳ھ میں دوپہر کا کھانا تلہ گنگ حق نواز کے ہاں کھایا تھا، اس سال وہ حج کو گئے جاتے ہوئے بہت اصرار کر گئے تھے کہ دوپہر کا کھانا انہیں کے ہاں ہوگا۔ [پہلے تو] وہاں جانے [سے] بھی معذرت کر دی تھی لیکن جھاوریاں سے چلنے میں اتنی دیر ہوئی اور راستہ میں حسبِ سابق کار سے اترے بغیر شاہ پور کے مدرسہ میں بھی جانے کا وعدہ تھا اس لئے پنڈی میں ظہر کی امید نہ رہی تو تلہ گنگ میں ظہر کی نماز پڑھی اگرچہ وہاں کسی کو اطلاع نہیں تھی، صرف ایک ملازم موجود تھا، پھر بھی بھائی افضل وغیرہ نے آلو چھولے اور چائے کا انتظام کر ہی لیا اور پونے دو بجے چل کر ڈھائی بجے خیریت سے پنڈی پہنچ گئے۔

جناب الحاج حافظ عبد العزیز صاحب بھی ہمراہ تشریف لائے اور ان کو یہ شکوہ بھی ہے کہ قریشی صاحب نے ان کو دعوت نہیں دی، قریشی صاحب کی معذرت یہ ہے کہ ان کی

علوشان کی وجہ سے مجھے یہ خیال ہوا کہ مبادا تکلیف ہو۔ یہاں قریشی صاحب نے میری تجویز سے مسجد کا شمالی حجرہ میرے لئے تجویز کر رکھا تھا اور حافظ صاحب کی آمد پر جنوبی حجرہ ان کے لئے تجویز کر دیا مگر میرے مدارالمہام صاحب الحاج ابوالحسن نے اس کمرے کو بہت ناپسند کیا کہ بہت تنگ ہے۔ ہر چند کہ میں نے اور قریشی صاحب نے اصرار وہاں پر کیا مگر وہ کسی طرح راضی نہ ہوا۔ اس لئے قریشی صاحب کے مکان میں جس کمرے میں ۸۳ھ میں قیام تھا اسی میں آ گئے۔

حافظ صاحب کے متعلق معلوم ہوا کہ ان کو بھی اپنا کمرہ پسند نہیں آیا اور وہ بعد عصر بغیر کسی کو اطلاع کئے کہیں چلے گئے۔ عشاء کے بعد میں نے ان کی تلاش کرائی, ان کو بلوایا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ قیام میں تو جہاں راحت ہو، عشاء کے بعد کھانا میرے ساتھ ہے، بقیہ میں جناب مختار ہیں۔ چنانچہ کھانے کے بعد تشریف لے گئے، اس لئے کہ میرا تو کھانے کے بعد کھانے کے علاوہ مہمانوں سے کوئی جوڑ نہیں۔ عبدالوحید آزاد صاحب، بھائی انیس بھی ساتھ ہیں، باقی آئندہ۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احسان، ۱۲/جنوری ۷۰ء، دوشنبہ،

پنڈی، از کاتب سلام مسنون و گذارش دعا

178

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: جناب مولانا محمد احمد صاحب صدیقی حیدرآبادی، لندن

تاریخ روانگی: ۸/ذیقعدہ ۸۹ھ/ ۱۵/جنوری ۷۰ء

بخدمت مولوی محمد احمد صاحب صدیقی حیدرآبادی، امام ومدرس مسجد جمعیۃ المسلمین، لندن، ا

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مورخہ ۱۴ اکتوبر مجھے مدینہ پاک سے واپسی کے بعد پاکستان میں ۱۲ جنوری کو مدینہ سے آئی ہوئی ڈاک میں ملا۔ بڑی حیرت ہے کہ یہ کہاں رہا۔ اس لئے کہ میری مکہ مکرمہ سے روانگی ۲۲ دسمبر کو ہوئی تھی۔ یہ میرے سامنے کی ڈاک سے کیوں نہیں پہنچا۔

بھائی جمیل حیدر آبادی کے خط سے میرے خط کا تم تک پہنچنا مدینہ ہی میں معلوم ہوگیا تھا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ لندن کی اس مسجد میں جس میں آپ نے انٹرویو دیا تھا، آپ اپنی تحریر کے موافق مع اہلیہ کے نومبر میں لندن پہنچ گئے ہوں گے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ تم کو ہر نوع کی سہولتیں عطا فرمائے۔ عزیز انور سلمہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کی تقرری کی صورت بھی بنائے۔

اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ **میرے تبلیغی رسائل لندن میں موجود ہیں آپ کے پاس، ان کو ضرور مطالعہ میں رکھا کریں** اور اگر کوئی رسالہ نہ ہو تو عزیز مولوی یوسف متالا سے مستعار لے لیں۔ ان کے پاس انشاء اللہ میرے رسالے ہوں گے۔ آپ نے بہت اچھا کیا عزیز یوسف مرحوم کی حیاۃ الصحابہ کا ترجمہ خرید لیا، اگر اصلی کہیں مل جائے تو زیادہ اچھا ہے، وہ مصر میں دوبارہ چھپ گئی ہے۔ اہلیہ اور عزیز انور سلمہ سے بھی سلام مسنون عرض کر دیں۔ یہ ناکارہ ان کے لئے دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سب کو اپنی مرضیات پر زیادہ سے زیادہ عمل کی توفیق نصیب فرمائے اور نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

آپ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کو لکھا اس کا وقت تو نکل گیا۔ معلوم نہیں یہ خط ۳ ماہ تک کہاں رہا۔ میرے خط سنانے والے نے بتایا کہ آپ کے خط پر انگریزی میں پتہ ہے، مدینہ پاک کے ڈاک خانہ میں انگریزی جاننے والا کوئی نہیں۔ ایک صاحب ایک گھنٹے کیلئے آیا کرتے ہیں اور وہ جلدی جلدی انگریزی کے خطوط پر عربی میں پتہ لکھ جاتے

ہیں، جوکہ اکثر غلط ہوتا ہے۔

تم نے روانگی سے قبل مکان کی فروختگی کا بھی ارادہ لکھا ہے، اللہ کرے اچھی قیمت پر فروخت ہوگیا ہو, اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے لندن میں سہولت سے مکان دلوا دے۔ عزیز مقبول احمد کیلئے بھی دعا کرتا ہوں کہ [اللہ تعالیٰ] اپنے فضل وکرم سے جہاں کا قیام اس کے حق میں دارین کے اعتبار سے خیر ہواس کے اسباب پیدا فرماوے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہاری صحت اچھی ہے, میں نے جب سے تمہاری بیماری کی خبر سنی تھی بہت ہی قلق ہورہا تھا۔ یہ ناکارہ تمہاری اور تمہاری اہلیہ اور بچوں کی صحت کیلئے دل سے دعا گو ہے۔ اگر خط لکھیں تو عزیزان مولوی حامد وقاسم نیز لندن میں مولانا مسعود صاحب اور جو برادران موجود ہیں سب سے سلام مسنون کہہ دیں اور یہ اندوہ ناک خبر بھی سنادیں کہ ۱۸ شوال کو ہمارے مدرسہ کے قدیم مدرس مولانا صدیق احمد صاحب امام النحو کا انتقال ہوگیا ہے۔تم میں سے اکثر ان کے شاگرد ہوں گے، ان کیلئے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت ضرور کردیں۔

عزیزم مولوی یوسف متالا ۲۰ دسمبر کو لندن واپس جاچکے ہیں، ان ہی کے ذریعہ سے یہ خط بھیج رہا ہوں۔شاکرہ سلمہا کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احسان، پنڈی، ۱۵؍جنوری ۷۰ء، جمعرات

﴿179﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: ڈاکٹر عبدالحمید صاحب، لندن

تاریخ روانگی: [۸/ ذیقعدہ ۸۹ھ/ ۱۵/ جنوری ۷۰ء]

عنایت فرمایم سلمہ، بعد سلام مسنون، اسی وقت کراچی سے آپ کا ایر لیٹر جس پر روانگی کی تاریخ نہیں اور آپ جیسے ڈاکٹر سے تعجب بھی ہے کہ تاریخ نہ لکھی، کراچی سے بذریعہ ڈاک پتہ تبدیل ہو کر ۱۳/ جنوری کو مجھے راولپنڈی میں ملا۔ مولوی یوسف سلمہ کے پہنچنے کا تار مجھے کراچی میں ۲۵ دسمبر کی شام کو مل گیا تھا اور چونکہ وہ تار ان ہی کے نام سے تھا اس لئے اس کا جواب بھی براہ راست اور بواسطہ ان ہی کے نام بھیج دیا تھا۔

اب آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ آپ نے دیا تھا، اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ اگرچہ اس تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں تھی، اس لئے کہ وہ آپ کے اخلاص سے پہنچ گیا ورنہ میرا کسی ایک جگہ قیام متعین نہیں تھا۔ آپ نے اس خط کے شروع میں اس ناکارہ کے متعلق جو الفاظ لکھے وہ بھی حدود سے تجاوز ہے، اعتدال ہر چیز میں پسندیدہ ہے۔

عزیز یوسف کے مفصل خط سے انکا لندن پہنچنا اور تم دوستوں کے اصرار کے باوجود ہمروزہ بولٹن چلا جانا وہاں کی مجبوریوں کی وجہ سے تم دوستوں کے اصرار پر عمل نہ کرسکنا مفصل معلوم ہو چکا۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کو اپنی رضا ومحبت نصیب فرمائے، مرضیات کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔ نیچے کا حصہ عزیز یوسف کو پہنچا دیں۔

☆............☆

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہاری بخیر رسی کا تار جو تمہاری طرف سے تھا ۲۵ دسمبر کو کراچی میں ملا تھا۔ اس کے بعد تمہارا ایک ایر لیٹر بھی ملا تھا، ان دونوں کا جواب بلاواسطہ وبواسطہ بھیج چکا ہوں۔ غالبًا براہ راست والا تو پہنچ ہی گیا ہوگا۔ عزیز عبدالرحیم کے واسطے والا بھی شاید پہنچ گیا ہو۔ اس لئے کہ حاجی یعقوب کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ وہ بمدعلاج بمبئی گیا ہوا ہے۔ اس لئے اس کے پہنچنے میں کچھ دیر لگی ہو۔

اس کے بعد بھی ایک لمبا چوڑا خط جس میں ایک عجیب خواب بھی ہے، جس کی ابتداء میں تمہیں بھی خواب میں دیکھا ہے میں نے سہارن پور لکھا ہے۔ یہ ڈھڈیاں سے لکھا ہے۔ ڈھڈیاں حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہ کا گاؤں ہے، وہاں یہ خواب دیکھا تھا۔ اس کے متعلق میں نے طلحہ کو لکھ دیا ہے کہ اس خواب کی ایک نقل بوساطت عبدالرحیم تمہارے پاس بھیج دیں، مگر اس کی اشاعت نہ کریں۔

تین لفافے لندن کے اور بھی آئے ہوئے ہیں، ان تینوں کے جواب تمہارے پاس بھیج رہا ہوں, لفافوں میں بند کر کے بھیج دیں۔ مولوی محمد احمد حیدر آبادی کا خط حیدر آباد سے لکھا ہوا مجھے اس ڈاک میں ملا جو میری روانگی کے بعد بھائی یحیٰی کے ساتھ کراچی پہنچی اور وہاں سے انہوں نے یہاں پنڈی رجسٹری کرائی۔ انہوں نے نومبر میں اپنے لندن پہنچنے کا ارادہ لکھا ہے غالبًا پہنچ گئے ہوں گے۔ اگر ان کا پہنچنا اور ان کا پتہ معلوم ہو تب تو ان کے نام کا پرچہ پھاڑ کر ان کے پاس بھیج دیں اور پہنچنا یا پتہ معلوم نہ ہو تو اس پرچے کو ابھی پھاڑیں نہیں محفوظ رہنے دیں۔ ممکن ہے ہندوستان پہنچ کر ان کا کوئی دوسرا خط پہنچے, اس کے ساتھ یہ بھی آپ بھیج دیں۔

اس ناکارہ کا ارادہ پرسوں ۱۷ جنوری کو پنڈی سے کراچی کا اور ۱۹ جنوری کو کراچی سے دہلی کا ہے۔ میں نے تو ان سے بار بار زبانی بھی تقاضا کیا تھا اور پہلے خطوط میں بھی لکھوا چکا ہوں کہ مجھے براہ راست خطوط نہ لکھیں، مولوی اسمٰعیل بھی نہیں ہیں معلوم نہیں کوئی جواب لکھنے والا وہاں ہوگا یا نہیں۔ مولوی عبدالرحیم ہی سے خط وکتابت کا سلسلہ رکھیں وہ میرے حالات بھی لکھتے رہیں گے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احسان، ۱۵ر جنوری ۷۰ء، بروز جمعرات، پنڈی

از کاتب و مولوی اسرار و ڈاکٹر اسماعیل و بھائی ابوالحسن کی طرف سے سلام مسنون اور گذارش دعا

180

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، نرولی، انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۱۰ر ذیقعدہ ۸۹ھ/ ۱۷ر جنوری ۷۰ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم! کل بعد جمعہ نرولی آنا ہوا تو ڈاک میں مولوی طلحہ صاحب سلمہ کا رجسٹری گرامی نامہ رکھا ہوا ملا جس میں جناب کے نام حضرت اقدس کے دو گرامی نامے ایک ڈاکٹر اسماعیل صاحب کا گرامی نامہ اور بھائی طلحہ صاحب کا گرامی نامہ تمہارے نام کا کل ۴ عدد اور یہ احقر کا عریضہ کل ۵ عدد آج رجسٹری کرا رہا ہوں۔ اس کی رسید کا شدت سے انتظار رہے گا۔ ورتھی کے پتے سے مطلع کریں۔

میں دو ایر لیٹر آپ کے نام لکھ چکا ہوں ایک کو تو عشرہ سے تقریباً زیادہ ہو گیا اور ایک ابھی چند دنوں پر لکھا تھا امید کہ دونوں پہنچ گئے ہوں گے۔ حضرت اقدس کے نام تمہارے گرامی نامے سے یہ اندازہ ہوا کہ بولٹن میں کمیٹی میں کافی گڑبڑ ہے آپ نے اس کے متعلق احقر کو کچھ

بھی نہ لکھا کیا گڑ بڑ ہے؟ فکر ہورہا ہے آپ کی ملازمت کا کیا حال ہے؟ اس کا بھی فکر ہو گیا۔

میں نے اگلے دونوں عریضوں میں یہ لکھا تھا کہ آپ کے مرسلہ عید کارڈ ابھی تک بھی نہ پہنچے تو وہ عید کارڈ یہاں کس جگہ بھیجے تھے نیزان پر یہاں کس کا پتہ تھا؟ احقر کا یا بائی ماسی کا؟ دونوں باتوں کا خلاصہ ضرور فرمائیں۔آج کل یہاں سردی کا زمانہ ہے متوسط درجے کی سردی ہورہی ہے۔کپاس جواری وغیرہ کا موسم چل رہا ہے, اطلاعاً عرض ہے۔

احقر کی ٹوٹی پھوٹی تصنیف کا سلسلہ الحمد للہ آپ کی روضہ اقدس کی دعاؤں کی بدولت چل پڑا ہے۔بس دعا فرماویں اللہ جل شانہ باحسن وجوہ تکمیل کو پہنچائے اور یہ سلسلہ جاری فرمادے۔ مجھے تو اسکا قطعاً کوئی خیال نہ تھا۔اول یہ ہوا کہ ایک تقریر کوئی تھی اس کا خاکہ تیار کر رہا تھا اس کے بعد یہ خیال ہوا کہ اس کے متعلق ۴۰ حدیثیں جمع ہوجاویں تو ۴۰ رحدیثوں کی فضیلت نصیب ہوجاوے۔

اس کے بعد کچھ مضامین ایسے ملتے گئے کہ مجھے اپنا ایک خواب یاد آیا جو میں نے سہارنپور میں دیکھا تھا کہ میں حضرت اقدس کے سامنے کوئی حدیث کی کتاب پڑھ رہا ہوں شاید بخاری شریف ہے میں نے پڑھنا شروع کیا وبالسند المتصل الی امام المحدثین امیر المومنین فی الحدیث ابی عبد الله محمد بن اسماعیل البخاری رحمه الله تعالیٰ قال ... آگے کچھ تھوڑی سی سند پڑھی اور پھر کوئی حدیث پڑھی وہ یاد نہیں رہا۔خواب ہی میں حضرت نے ارشاد فرمایا میرے یہاں اس کا دستور نہیں (ہنس کر فرمایا)۔

احقر نے حضرت سے اپنا خواب صبح کو عرض کیا حضرت نے فرمایا بہت مبارک ہے, اللہ مبارک کرے۔کیا بعید ہے کہ اللہ جل شانہ تجھ سے کسی وقت حدیث کی کوئی خدمت لے لے, باقی اسکو مع سند کے پڑھنا میرے یہاں دستور نہیں, حضرت مدنیؒ کے یہاں اسکا دستور تھا۔اسی طرح مولوی یونس صاحب کے یہاں وبہ قال حدثنا وغیرہ کچھ تھوڑا سا اس قسم کا ہے۔

خیر یہ خواب اور تعبیر یاد آئی اور خیال ہوا کچھ اس خواب کی تعبیر نصیب ہو جاوے۔ اپنے میں تو اہلیت نہیں لیکن کیا بعید ہے حضرت اقدس کی تعبیر کی بدولت اللہ جل شانہ کچھ نصیب فرماوے۔ الحمد للہ ۲۰ صفحات کاپی ہو چکے ہیں۔ آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ اس کا کچھ حصہ کسی وقت نقل کروا کر بھیجوں گا۔

گذشتہ کل مولوی اسماعیل صاحب کا خط بھی پہونچا تھا۔ بخیریت ہیں۔ صوفی جی کی طبیعت بے چاروں کی خراب ہی چل رہی ہے، باقی خیریت لکھی ہے۔ تمہارے خط کا روزانہ انتظار رہتا ہے۔ آج شنبہ ۱۷ تاریخ تک تمہارا کوئی خط نہیں پہنچا۔ یہ خط اس وقت ورٹھی پہنچ کر رجسٹری کرا رہا ہوں۔ سب سے سلام مسنون۔ اپنے یہاں کا اختلاف ضرور لکھیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم السورتی

۱۷ر جنوری ۷۰ء

﴿181﴾

از: مولانا عبدالقیوم رائے پوری صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۳۰ر ذی الحجہ ۸۹ھ [۹ر فروری ۷۰ء]

سیدی ومولائی دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضرت اقدس کی تشریف آوری سے قبل پورے سال یہ ارادہ کرتا رہا کہ اپنے ناپاک حالات سے حضرت والا کو مطلع کر کے اصلاح کی کوشش کروں گا لیکن محرومی اس قدر دامن گیر ہے کہ جرأت وہمت ہی نہیں ہونے دیتی۔ دوسرے خوش قسمت لوگوں کے حالات

پر رشک اور اپنی محرومی و بدقسمتی پر انتہائی افسوس ہوتا رہتا ہے لیکن طبیعت میں اس قدر حجاب و بے جرأتی واقع ہوئی ہے کہ عرض کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔

میرے آقا اول تو اس سیہ کار و بدکار سے گناہوں اور برائیوں کے سوا ہو کیا سکتا ہے لیکن جو کچھ تھوڑا بہت ہو جاتا ہے وہ سب محض خدا کا فضل اور حضرت والا کی توجہات اور دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے۔ الحمد للہ جب سے حضرت والا نے اپنے ایک گرامی نامہ کے ذریعہ اس ناچیز کو بھی محض اپنی بے پایاں محبت و شفقت کی بنا پر ذکر کی تاکید فرمائی تھی اس وقت سے مزید پابندی اور اہتمام کے ساتھ ذکر کر رہا ہوں۔

اس وقت پانچ تسبیح کلمہ طیبہ کی اور سات تسبیح اللہ اللہ کی کر رہا ہوں۔ حضرتؒ کے تعلیم کردہ طریقہ کے مطابق شد و مد کے ساتھ کلمہ طیبہ کی تسبیحات کو تہجد کے وقت سے نمازِ فجر تک پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور لفظ اللہ کی تسبیحات کو نمازِ فجر کے بعد حضرت والا کی مجلس ذکر میں پورا کر لیتا ہوں۔ اوقات میں اتنی ہی گنجائش ہے۔

الحمد للہ پہلے کے مقابلہ میں اب ذکر میں زیادہ طبیعت لگتی ہے بالخصوص جب سے حضرت والا تشریف لائے ہیں، اس وقت سے تو بہت ہی ذکر میں لطف آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے، آمین۔ پہلے ذکر اور نماز میں خیالات آتے رہتے تھے اب الحمد للہ کافی کمی ہے۔ ذکر سے فارغ ہو کر کچھ دیر کلمہ طیبہ کے مفہوم کا مراقبہ کر لیتا ہوں جو کہ سیدی حضرت اقدس رائپوری نور اللہ مرقدہ نے بتلایا تھا، یعنی اولاً غیر اللہ کی نفی کر کے پھر اللہ پاک کی ذات و صفات کا تصور کرنا۔

پہلے پہلے تو یہ مراقبہ بہت مشکل معلوم ہوتا تھا اور تصور نہیں جمتا تھا لیکن الحمد للہ حضرت والا کی توجہات سے نفی کے بعد جب ذات و صفات کا تصور کرتا ہوں تو اس میں بہت ہی مزہ آتا ہے، ایک نور اور روشنی سی ہر جگہ و ہر طرف پھیلا ہوا محسوس ہوتا ہے، اس کو تصور کرتا

ہوں کہ یہ اللہ کا نور ہے اور ہر جگہ اللہ ہی اللہ ہے، اس کے سوا کوئی بھی چیز نہیں، اسی میں کبھی کبھی اخیر میں مراقبہ دعائیہ بھی شروع ہو جاتا ہے کہ اے اللہ میرے گناہوں اور جرموں کو معاف فرما دے اور مجھ پر رحم فرما دے۔

روزانہ ایک ہزار بار درود شریف پڑھ لیتا ہوں، بلکہ اکثر اس سز زیادہ ہی ہو جاتا ہے۔ زیادتر اس درود پاک کو پڑھتا ہوں ' اللهم صل علی سیدنا محمد رضاء نفسك ' ایک بزرگ نے فرمایا تھا کہ یہ درود حضرت سہارنپوری نوراللہ مرقدہ کو بہت پسند تھا اور آپ اسی کو پڑھا کرتے تھے, کیونکہ یہ جامع درود ہے۔ درود پاک پڑھنے میں بے انتہا مزہ آتا ہے طبیعت یہ چاہتی ہے کہ ہر وقت درود پاک ہی پڑھتا رہوں، اس سے بہت ہی فائدہ محسوس ہوا

پہلے گناہوں کی طرف اکثر طبیعت مائل ہوتی رہتی تھی، جب سے درود پاک پڑھنا شروع کیا گناہوں کی طرف سے طبیعت میں نفرت پیدا ہونے لگی اور اپنے گناہوں اور گذشتہ حالات پر بہت ہی ندامت ہونے لگی۔ یہ سب حضرت اقدس کی توجہات اور درود پاک کی کثرت سے تاکید فرمانے ہی کی برکت ہے۔ حضرت اقدس کی تشریف آوری سے پہلے اتنی بار درود پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی تھی۔

اللہ جانتا ہے کہ حضرت والا کی تشریف آوری کے بعد بہت ہی برکات اور اپنی اصلاحی حالت میں کافی تغیر محسوس کرر ہا ہوں, اللہ تعالیٰ حضرت والا کے مبارک سایہ کو تا دیر باقی رکھے، آمین۔ حضرت والا کی مزید توجہات اور دعاؤں کا بے حد محتاج ہوں کہ اس کے سوا کامیابی اور اصلاح کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو حضرت والا کے فیوض وبرکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین یاارحم الراحمین

تہجد واشراق اور اوابین کی نفلیں بھی مختصر طور پر پڑھ لیتا ہوں۔ صبح کی نماز کے بعد سورہ یس شریف اور بعد العشاء سورہ ملک تین بار پڑھتا ہوں، ایک سورہ ملک کا ثواب حضرت

والا کی روح پاک کو ایصال کرتا ہوں، حضرت اقدس کی دونوں مجلسوں میں اہتمام سے حاضر ہوتا ہوں اور ان مجلسوں میں جتنا ذکر اور درود شریف وغیرہ پڑھتا ہوں حضرت والا کی روح پاک کو اس کا ایصال ثواب کر دیتا ہوں۔

میرے آقا، میں بہت ہی محتاج اصلاح ہوں اور اپنے گناہوں اور بداعمالیوں کی بنا پر محروم ہی محروم ہوں، کچھ بھی نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ حضرت والا کے صدقہ سے اس سیہ کار پر رحم فرمائے اور اس کی ہر نوع کی ظاہری و باطنی اصلاح فرمائے، آمین یارب العالمین

حضرت والد صاحب کا والا نامہ آیا تھا، حضرت اقدس کو بہت بہت سلام اور دعا کی درخواست کی ہے اور لکھا ہے کہ تنہائی میں حضرت سے دعا کیلئے کہنا، میرا دل و دماغ اتنا کمزور ہو گیا کہ کام نہیں کرتا، وہم، بھول، بے اطمینانی، بے چینی بہت بڑھ گئی ہے۔ استنجاء، وضو، نماز میں وہم و سہو بہت ہونے لگا... الخ۔ حضرت والا کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے والد صاحب کی صحت و قوت کیلئے خصوصیت کے ساتھ دعاء فرمائیں۔

فقط والسلام مع الاحترام

آپ کا ناچیز غلام، عبدالقیوم عفی عنہ رائے پوری

۳؍ذی الحجہ ۸۹ھ

﴿182﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۵؍ذی الحجہ ۸۹ھ/ ۱۱؍فروری ۷۰ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، ایک ہفتہ ہوا تمہیں ایک ضروری خط لکھنے کا تقاضا پیدا ہوا اور تقاضا اس وجہ سے کہ مولوی احمد صاحب لاٹ کی روایت سے یہ معلوم ہوا کہ تمہاری اہلیہ

کی طبیعت پھر خراب ہوگئی, جس کی وجہ سے وہ پھر اسپتال میں پہونچ چکی، جس سے بہت ہی فکر وقلق ہوا اور اس وقت سے برابر تمہیں خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر مجھے تمہارا پتہ یاد نہیں تھا اور عزیز مولوی عبدالرحیم کی یہاں آمد کی اطلاعات موصول ہو رہی تھیں کہ جب بھی مکان کا انتظام ہو جاوے وہ فوراً آجائیں گے، اس لئے ان کو بھی نہ لکھ سکا، نہ ان سے پتہ دریافت کر سکا۔

اس کے بعد تین چار دن ہوئے تمہارے خالو کا خط آیا، جس میں تمہاری اہلیہ کا پریسٹن جانا اور تین چار دن قیام کے بعد عزیز محمد کے ساتھ واپس آنا اور خود تمہارا ابھی وہاں جانا معلوم تھا، اس سے اطمینان تھا مگر رات عزیز مولوی عبدالرحیم کی زبانی پہلی روایت کی تصدیق ہوئی جس سے فکر ہوا۔ عزیز عبدالرحیم والا خط اس کے ساتھ نہیں ہے جس سے اس کی تاریخ معلوم ہوتی۔ تمہارے خالو کا یہ خط یکم فروری کا چلا ہوا ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ میں اپنے والد صاحب کی طرف سے حج میں جارہا ہوں اور یہ کہ اہلیہ مولوی یوسف یہاں آئی ہوئی ہے, میرے حج پر روانہ ہونے کے بعد بولٹن واپس جائے گی، جس کی وجہ سے تشویش ہے۔ خدا کرے کہ اب طبیعت اچھی ہو۔

بظاہر تو تمہارے خالو کا خط بعد کا ہے اس لئے کہ عزیز عبدالرحیم تمہارا خط اگرچہ اپنے ساتھ نہیں لایا مگر وہ کہتا ہے کہ ۲ فروری کو اس کے پاس پہونچا تھا جو یقیناً اس سے پہلے کا ہے۔ اگر تم تکلیف فرما کر اپنے خالو کو میری طرف سے ایک خط لکھ دو کہ:

"آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ ۲ فروری پہونچ کر موجب منت ہوا, چونکہ آپ کے گرامی نامے پر مکہ کا پتہ نہیں تھا اس لئے عزیز یوسف کے ذریعے سے خط لکھوا رہا ہوں۔ آپ کے حج کی خبر سے بہت ہی مسرت ہوئی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے نہایت راحت کے ساتھ سفر کی تکمیل فرماوے، حج وزیارت قبول فرماوے، اس سے بھی بے حد مسرت ہوئی کہ آپ حج کے بعد ایک چلہ تبلیغ میں لگانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اللہ جل شانہ

مقبول فرماوے، درجات بلند فرماوے، دین و دنیا کی صلاح وفلاح نصیب فرماوے۔ یہ ناکارہ پہلے بھی دعائیں کرتا رہا ہے، اب بھی کرتا ہے آئندہ بھی انشاء اللہ کرے گا۔ عزیز یوسف کا آپ کے ساتھ کا تعلق ایسا نہیں ہے جو آپ کو کسی وقت فراموش کیا جا سکے۔

اس مبارک سفر میں اس کی کوشش کریں کہ کوئی وقت ضائع نہ ہو، مکہ مکرمہ کے سفر میں کلمہ اور استغفار کی کثرت رکھیں اور مدینہ پاک کے سفر میں درود شریف کی کثرت رکھیں۔

آپ کی اہلیہ محترمہ اور عزیز محمد سلمہ اور دیگر بچوں کے لئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے، خدا کرے کہ کسی وقت ہندوستان تشریف آوری ہو جائے اور ملاقات میسر ہو۔ آپ نے ملک عرب میں قیام کی تمنا لکھی ہے، بہت مبارک ہے، یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے، اللہ جل شانہ اسباب پیدا فرماوے۔ اگر چہ وہاں کے قواعد بڑے سخت ہوتے جا رہے ہیں، آپ نے مشورہ دریافت فرمایا، مشورہ یہ ہے کہ **وہاں سلسلہ جنبانی کرنے میں تو مضائقہ نہیں ہے مگر دیر طلب ضرور ہے، جب تک وہاں ملازمت کا کوئی پختہ نظام نہ بن جاوے، اس وقت تک لندن کو ترک نہ کریں۔** دعا سے اس ناکارہ کو بھی دریغ نہیں ہے۔''

اپنی خالہ سے اور عزیز محمد سلمہ سے تم براہ راست اس خط کے ذریعے سے خالو کے حج پر جانے سے مسرت اور خیریت وغیرہ لکھ دیں۔ مولوی یوسف تو تلی کے متعدد خطوط آئے، ان کے کل کے خط میں تمہاری والدہ کی طرف سے تمہارے حج سے پہلے جانے پر بہت ہی افسوس کا اظہار کیا ہے، میں ان کو تو براہ راست خط لکھوا رہا ہوں کہ انہی کی شدید ناراضگی پر انہیں حج سے پہلے جانا پڑا، اب وہ اظہارِ افسوس کس پر کر رہی ہیں (۱)۔ تم بھی والدہ کو ایک خط لکھ دو کہ 'زکریا کا خط آیا جس سے معلوم ہوا کہ آپ نے یہ لکھا کہ یوسف حج کر کے جاتا تو

---

(۱) خسر صاحب مرحوم نے والدہ صاحبہ کو بہت سخت لہجہ میں خطوط لکھے جس سے والدہ صاحبہ کو بادلِ نخواستہ مجبوراً برطانیہ جلد واپسی کا حکم دینا پڑا، جس کو اب تک بھی جب وہ یاد کرتی ہیں روتی ہیں، حالانکہ یہ چالیس سالہ پرانا قضیہ ہے۔

بہت اچھا ہوتا، اس سے زکریا کو بہت قلق ہورہا ہے، اس لئے کہ اس نے تو آپ ہی کے حکم کی تعمیل میں اشہرِ حج شروع ہوجانے کے بعد بھیجا اور جس شخص نے پہلے حج نہ کیا ہو اس کے لئے اشہرحج شروع ہوجانے کے بعد مکہ سے جانا مکروہ ہے" فقط

آگے عزیز عبدالرحیم اپنا مضمون خود لکھیں گے:-

میں متعدد خطوط عزیز عبدالرحیم کی معرفت تمہیں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ مل گئے ہوں گے۔ عبدالرحیم کے خط کا جواب براہ راست ان کے مکان کے پتے پر لکھیں، اس لئے کہ ان کے مدرسہ کی چھٹی ۱۵ روز کی تھی، جس میں سے آج ۵ دن گذر چکے ہیں، ایک دو دن پہلے جانا ہوگا، اس لئے اگر ان کے نام کا خط آیا تو پتہ کاٹ کر بھیجنے میں دقت ہوگی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبدالرحیم، ۵/ذی الحجہ ۸۹ھ

ازمولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے، احقر کل کی شام قبیل عشاء ۱۵ روز کی نیت سے بخیر وعافیت سہارن پور پہونچ گیا۔ اس سے قبل کٹھور سے ایک سخت عریضہ لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ موصول ہوا ہوگا۔ سخت کلامی کی معافی کا خواہاں ہوں، امید ہے کہ معاف فرماویں گے۔ اور کیا عرض کروں؟ حضرت اقدس ۲۹ ذیقعدہ تا ۱۰ ذی الحجہ معتکف ہیں، اور بھی کئی احباب حضرت کے ساتھ معتکف ہیں۔ شیخ انعام اللہ صاحب اور بھائی طلحہ صاحب کی طرف سے سلام مسنون اور دعاؤں کی درخواست،

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۱۰/فروری ۷۰ھ مطابق ۳/ذی الحجہ منگل

183

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۹؍ذی الحجہ ۸۹ھ/ ۱۵؍فروری ۷۰ء]

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، اس وقت کوئی خاص بات نہیں لکھنے کی نہیں ہے مگر معلوم ہوا کہ عزیز عبدالرحیم ائر لیٹر تمہارے اس خط کے جواب میں لکھ رہا ہے جو تمہارا اس کے نام آیا ہے۔ میرا دل تو بالکل نہیں چاہتا کہ تم یاد آؤ بالخصوص تمہاری قدیم وجدید ہندی ومدنی بے التفاتیوں سے، مگر معلوم نہیں کہ طبیعت کے خلاف کیوں یاد آتی ہے ؎

شب فرقت میں یاد اس بے خبر کی بار بار آئی
بھلانا میں نے گو چاہا مگر بے اختیار آئی

مولوی یوسف توتلی کا خط آیا تھا اس میں تمہاری والدہ کی طرف سے سلام اور دعاؤں کے بعد اس پر اظہار مسرت کیا گیا تھا کہ تم لنڈن پہونچ گئے اور ساتھ ہی اس پر قلق کا بھی اظہار تھا کہ حج کے پہلے گئے۔

میں نے اس کے جواب میں مولوی یوسف ہی کے خط میں بہت سخت خط تمہاری والدہ کو لکھا کہ تم نے اس قدر سخت خطوط عزیزان یوسف وعبدالرحیم کو لکھے اور اسقدر شدید عتاب اور جلد واپسی کے تقاضے لکھے کہ ان کی وجہ سے مجھے حکماً بادلِ نخواستہ اس کو واپس کرنا پڑا، حالانکہ اس کو چونکہ اس نے اس سے پہلے کوئی حج نہیں کیا تھا، اشہر حج میں جانا ناجائز تھا، مگر میں نے اس سے یہ کہا کہ تمہیں ایک ناجائز ضرور اختیار کرنا ہے، حج سے پہلے جانے کا یا والدہ کی نافرمانی کا، پہلا ہی اختیار کرلو کہ اس میں اہلیہ اور مدرسہ کی بھی مصلحت ہے۔ اگر تم پہلے سے یہ خط لکھ دیتیں کہ حج کر کے آوے تو اس کی اہلیہ کے تو بار بار اصرار آرہے تھے کہ حج

کر کے آنا اور لنڈن سے مدرسہ والوں نے بھی اجازت دے دی تھی کہ حج کر کے آنا مگر صرف تمہاری مجبوری کو اسے جانا پڑا۔(۱)

یہ سارا مضمون میں نے تمہیں اس واسطے لکھوایا کہ میرے خط کا مضمون تمہارے علم میں رہے اور تم بھی والدہ کو خط لکھو تو اس قسم کا مضمون ضرور لکھ دینا کہ آپ کی تعمیل حکم میں حج چھوڑنا پڑا۔ یہاں تک لکھوانے کے بعد عزیز عبد الرحیم نے کہا کہ یہ مضمون پہلے خط میں لکھوایا جا چکا ہے۔ البتہ تمہاری اہلیہ کا فکر ضرور رہتا ہے اس کی خیریت سے بواسطہ یا بلا واسطہ ضرور مطلع کریں۔ اس کو میری طرف سے سلام مسنون اور دعوات کہہ دیں۔ اس سے پہلے خط میں تمہارے خسر صاحب کے نام ایک مضمون لکھوا چکا ہوں، امید ہے تم نے لکھ دیا ہوگا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبد الرحیم، ۹؍ذی الحجہ، دوشنبہ

مکان خریدنے کے متعلق پہلے میں عزیز عبد الرحیم سے بھی تقاضا کر چکا ہوں ضرور خرید لیں۔ تمہارے یہاں کے قرضے کے واسطے اگر ایک دو ہزار روپے کی ضرورت ہو تو عزیز عبد الرحیم کو لکھ دو کہ مجھ سے منگوا لے، وہاں کے قرضے سے نمٹ [چکنے کے بعد] میں اور تم زندہ رہے تو بھیج دیجیو، احد ہما مر گیا تو معاف۔ فقط

﴿184﴾

از: مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [ذی الحجہ ۸۹ھ/ فروری ۷۰ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلم، بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ آپ کا محبت نامہ ورٹھی سے مولوی داؤد صاحب نے سہارنپور بھیجا، احقر

(۱) دیکھئے ۳ صفحہ پہلے کا حاشیہ

۸؍فروری کو سہارنپور کیلئے روانہ ہوگیا تھا۔اس لئے ورسٹھی میں نہ مل سکا۔

ابھی تک آپ کا کوئی خط اس سلسلے میں نہیں پہونچا، امید ہے کہ میرا کٹھور سے لکھا ہوا خط مل گیا ہوگا اور آپ نے اس کا جواب بھی دے دیا ہوگا۔احقر ۱۵ روز کیلئے آیا تھا لیکن اب انشاء اللہ ایک ہفتہ مزید کا ارادہ ہے، انشاء اللہ ۲۸ فروری کو یہاں سے روانگی کا ارادہ ہے۔بمبئی علاج دو ماہ سے چل رہا ہے، اس ماہ کے علاج کے ختم پر پھر ڈاکٹر نے بلایا ہے۔پھر شاید جانا ہو، ابھی تک طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی ہے علاج سے اب کچھ افاقہ محسوس ہو رہا ہے۔اللہ کرے کہ یہ علاج امراض کے دفعیہ کا اور صحت وقوت کے حصول کا ذریعہ ہو، خصوصی دعا کریں۔انشاءاللہ صحت تامہ ہونے پر جلد ہی سہارنپور حاضر ہو جاؤں گا۔

آپکا مرسلہ سوئیٹر بھائی طلحہ صاحب کو ملک صاحب دے گئے تھے، بھائی طلحہ صاحب سے مل گیا ہے، جزاکم اللہ۔آپ کا خط یہاں میں نے حضرت کو بھی سنا دیا۔حضرت اقدس کی رائے عالی مکان کے بارے میں یہ ہے کہ فوراً لے لو۔خدا کرے احقر کے اس خط کے پہونچنے تک وہ مکان کسی نے خریدا نہ ہو۔احقر کا ارادہ تو تار کرنے کا ہو رہا تھا لیکن پھر ملتوی کر دیا کہ اگر مقدر میں ہے تو کہیں نہیں جانے کا، اس لئے خط ملتے ہی فوراً صاحبِ مکان سے قیمت طے کر کے خرید لو، اللہ جل شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔

میں گذشتہ خط میں لکھ چکا ہوں حضرت اقدس شروع ذی الحجہ سے مدرسہ قدیم کی مسجد میں ۱۰ ذی الحجہ تک معتکف ہیں اور بھی بہت سے حضرات معتکف ہیں، آج کل کے ایام ماہ مبارک کا نمونہ ہیں۔اللہ جل شانہ حضرت اقدس کو صحت وعافیت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے اور پورے عالم کو حضرت کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرماوے اور ہم جیسے نااہلوں کو بھی تمتع کی صلاحیت نصیب فرماوے۔

اپنی بہن بڑی (ورسٹھی) کے شوہر داؤد موٹا کا کئی روز ہوئے انتقال ہوگیا ہے،

بڑی پر ایک تعزیت کا خط ضرور لکھیں۔ بھائی ابھی تک نہیں گئے۔ اور کیا عرض کروں؟ چھوٹی خالہ پر ہفتہ عشرہ میں ضرور خط لکھتے رہو، اہلیہ کی طبیعت اب اچھی ہے۔ اور کیا عرض کروں؟ سب سے سلام مسنون، بی بی سے خاص طور سے سلام مسنون، عزیز محمد نے حکیم صاحب کا پتہ مانگا تھا وہ یہ ہے [... پتہ درج ہے ...] بھائی طلحہ، زبیر احمد، مولوی اسماعیل پھولوی سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔

﴿185﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۱۴؍ذی الحجہ ۸۹ھ/ ۱۹؍فروری ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ، بعد سلام مسنون، جناب ابراہیم بسم اللہ کے متعلق میں اس کو کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں، اب بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ۵۰ آدمیوں کی فہرست تمہارے پاس بھیجی ہے ان کو تو اس ناکارہ کی طرف سے آپ بیعت کرلیں، لیکن ان کو یہ اچھی طرح سمجھا دیں کہ میرے سے بیعت کی ترغیب وہ کسی کو نہ دیا کریں۔ کوئی از خود طالب ہو تو مضائقہ نہیں کہ آپ کے پاس بھیج دیا کریں اور تم میری طرف سے ان کو نیابۃً بیعت کرلیا کرو۔

نیز خاص طور سے تم ان کی نگرانی بھی رکھو اور آپ کی جس قسم کی بے جا ضد اور غصے کا شکار میں اور عزیز عبد الرحیم رہے ہیں وہ ان غریبوں کے ساتھ نہ برتیں۔ بہت حلم سے کام لیں اور اس سیہ کار کی بد اخلاقیوں کا اتباع ابھی نہ کریں، ۷۰ سال کی عمر میں جانے کے بعد کچھ مضائقہ نہیں۔ ابھی تو بہت دلسوزی اور محبت سے معمولات کی پابندی کی ترغیبیں بھی دیں اور جو ذکر کرنے والے ہوں ان کے لئے اپنے یہاں ذکر کی کوئی صورت تجویز کریں، روزانہ

کی ہو یا ہفتہ وار یا جس میں سہولت ہو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۱۴رذی الحجہ ۸۹ھ

186

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۲۰رذی الحجہ ۸۹ھ/ ۲۶رفروری ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اس دوران میں تمہیں متعدد پرچے لکھنے کی نوبت آ گئی، اس لئے کہ عزیز مولوی عبدالرحیم آئے ہوئے تھے ان کی وجہ سے مجھے بھی خاص طور سے تمہیں خطوط لکھنے میں سہولت رہی۔ اب وہ کل شنبہ ۲۸ فروری کو حج کیلئے یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں، عزیز مولوی غلام محمد صاحب بھی ان کے ساتھ جا رہے ہیں، میں نے متعدد خطوط میں لوگوں کو تم سے مراجعت کو لکھا ہے، بہت اہتمام سے ان کے خطوط کا جواب دیں۔

غالبًا خط سے بیعت کا طریقہ تمہیں پہلے سے بھی معلوم ہوگا اور گذشتہ ہفتہ مولوی ہاشم کے خط میں دوبارہ بھی لکھوا چکا ہوں، ان کو لکھ دیا تھا کہ وہ تم کو نقل کرا دیں، آسان تو یہ ہے کہ تم میری طرف سے ان لوگوں کو بیعت کر لیا کرو، لیکن جو اس پر اصرار کرے کہ براہ راست مجھ سے ہو اس کو خط سے بیعت کا طریقہ بتلا دیا کرو اور معمولات کا پرچہ بھی دے دیا کرو۔

تم وہاں مجھ سے بہت دور ہو اس لئے اپنی نگرانی خود ہی رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ ترقی کے بجائے تنزل کی طرف کوئی قدم اٹھ جائے۔ یہ میں زبانی بھی کہہ چکا ہوں اور بار بار لکھ چکا ہوں کہ تمہیں ترقی کی طرف قدم اٹھانے کی بہت شدت سے ضرورت ہے۔

معمولات بالخصوص ذکر کی پابندی کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ارشاد واکمال کے مطالعہ کا بھی خاص طور سے اہتمام رکھیں, بلکہ اگر کچھ اہل لوگ مل جاویں جیسے مولوی ہاشم صاحب وغیرہ تو ان دونوں کتابوں کے مذاکرہ کا اہتمام رکھیں۔

یہ ناکارہ تو تمہارے لئے ہر وقت دل سے دعا گو رہتا ہے، اس کا اندازہ تو تمہیں سفر حجاز میں اور اس سے پہلے قیام سہارنپور میں خوب ہوتا رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں استقامت اور ترقیات سے نوازے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری کی طرف سے بہت ہی فکر اور خیال لگا رہتا ہے، میری طرف سے بہت بہت سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے بہت اہتمام سے دعا گو رہتا ہے اور خیریت کا منتظر رہتا ہے۔ مولوی ہاشم کا خط جو عزیز مولوی عبدالرحیم کے نام آیا، اس سے یہ معلوم ہو کر کہ تم نے مکان خرید لیا، بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے اس میں خیر و برکت فرماوے، اس کا قرضہ جلد از جلد ادا ہو جائے۔

لامع کی تیسری جلد تیار ہوگئی ہے۔ معلوم نہیں پہلی دو جلدیں تمہارے ساتھ ہیں یا گھر چھوڑ گئے ہو۔ اگر دونوں ساتھ ہوں تو تیسری بھیجنے کی فکر کروں، اگر تمہارے خالو صاحب حج سے واپس آگئے ہوں تو ان کی خدمت میں بھی میری طرف سے سلام مسنون او رحج و زیارت کی مبارک باد کہہ دیں۔ معلوم نہیں عزیز محمد کا رشتہ جو مولوی ہاشم کی بہن سے تجویز تھا اس کا کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ جہاں طرفین کے حق میں خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم

۲۰/ذی الحجہ ۸۹ھ

187

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۰/ذی الحجہ ۸۹ھ/ ۹/مارچ ۷۰ء

عزیزانم سلمہ! بعد سلام مسنون، تم عزیزوں سے رخصت ہوکر ناظم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا مگر وہ سو رہے تھے عزیزم مولوی محمد اللہ صاحب نے کہا کہ میں اٹھا دوں میں نے منع کر دیا کہ صبح کی نماز کے بعد الوداعی رخصت کر چکا ہوں۔ ۲۰/ ۹ پر حضرت مدنی کے مزار پر پہونچے مزار کے قریب دو ایک طالب علم مل گئے ان سے بھائی سعید اور مفتی محمود صاحب کو اطلاع کرائی اور میں یہ کہہ کر بیٹھ گیا کہ دس بجے مجھے اطلاع کریں۔

اٹھنے پر معلوم ہوا کہ بھائی سعید جب ہی پہونچ گئے تھے۔ مفتی جی تھوڑی دیر میں اور دس کے قریب حضرت مولانا فخر الدین صاحب اور طلباء کا بڑا مجمع پہنچ گیا تھا۔ اکابر سے تو وہاں ہی بیٹھے بیٹھے معانقہ مصافحہ ہوا۔ طلباء سے کہہ دیا تھا کہ سڑک پر چلیں کار میں بیٹھ کر مصافحہ ہوگا بہت اطمینان سے سب سے تقریباً دس منٹ فراغت ہوگئی۔

۱۲ بجے حضرت میرٹھی کے مزار پر پہونچے وہاں اس قدر ہجوم لا تعد ولا تحصی تھا کہ بیٹھنا بھی مشکل ہوگیا۔ ۲۰ منٹ بیٹھنے کے بعد شور وشغب کی وجہ سے اٹھ گیا مصافحے نہ ہوسکے کہ دھکم پیل بہت شروع ہوگئی۔ میں تو ننھے خاں پر خفا ہوکر یہ کیا شور مچایا کار میں علیگڑھ کی سڑک پر چل دیا۔ وہ جیپ لے کر پیچھے پیچھے دو تین میل تک آئے انہوں نے معذرت کی کہ میں نے شور نہیں مچایا ان کے رنجیدہ ہونے پر دوبارہ ان کے کارخانہ میں واپسی ہوئی۔

وہاں بھی انہوں نے بہت بڑا خیمہ اور قالین وغیرہ بچھا رکھے تھے میں نے کہا میرا انظام تو یہ تھا کہ اتنے رفقاء کھانا کھائیں گے میں لیٹ جاؤں گا ان سب کو کھانا کھلا دو میں کچھ نہیں

کھاؤں گا۔ رفقاء نے کھانا کھایا اتنے میں میں نے خیمہ میں متعدد بیعت اور بوتل وغیرہ پر دم [کیا]۔ سوا بجے اسی خیمہ میں ظہر کی نماز پڑھ کر ڈیڑھ بجے وہاں سے چلے دو بجے ہاپوڑ پہونچے۔

میرٹھ سے ایک صاحب کو ساتھ لیا تھا جو راستہ بتلائے اس لئے ہاپوڑ میں قاری عبدالرحمٰن صاحب کے ہمیشہ تقاضے رہے ان صاحب کے توسط سے مدرسہ رحمانیہ میں پہونچے معلوم ہوا کہ قاری صاحب کہیں باہر گئے ہیں۔ پھر راستہ میں معلوم ہوا کہ جامع مسجد میں دوسرا مدرسہ ہے جس میں مولوی اصغر گنگوہی ہیں۔ اس پر چڑھنے کی تو ہمت نہ ہوئی کار روک کر ان کو بلایا معلوم ہوا کہ کسی دوسری مسجد میں امام ہیں آدھ گھنٹہ تقریباً ہاپوڑ کی گلیوں میں اور بازاروں میں گشت کے بعد ساڑھے چار پر علیگڑھ پہونچے قیام گاہ ہسپتال ہی میں ہے وہیں کئی کمرے ان حضرات نے لے رکھے ہیں۔

میں تو تھکان کی وجہ سے فوراً لیٹ گیا صوفی انعام اللہ صاحب کو کہا کہ ساڑھے پانچ پر عصر پڑھیں گے اٹھ کر معلوم ہوا کہ سوا پانچ پر نظام الدین کے حضرات بھی پہونچ گئے۔ حاجی شفیع کی گاڑی میں وہ خود مولانا انعام الحسن مولوی عبیداللہ عزیز ہارون پہونچ گئے یہ حضرات ڈھائی بجے نظام الدین سے چلے۔

مولوی انعام نے بیان کیا کہ چلتے وقت نظام الدین میں اکابر کے مزار پر بیٹھنے میں ایسا شدید تقاضہ علیگڑھ کا ہوا کہ مزار سے اٹھ کر چلے آئے۔ مولوی منور وغیرہ احباب کو میرٹھ میں بھی بس اڈہ پر اور ریل پر تلاش کرایا اور یہاں پہونچنے پر بھی بہت انتظار رہا۔ رات کے دس بجے مولوی منور اور بھائی جمیل پہونچے اور مولوی عمران خان کی اہلیہ کو ان کے داماد لے گئے۔

عزیز ابوالحسن کے متعلق یہاں پہونچ کر یہ اندازہ ہوا کہ ابتدائی ایک دن میں اس کا ہونا بھی ضروری تھا اللہ کا شکر ہے کہ اب تک تو بڑی راحت سے نہایت ہی آرام سے وقت گذرا۔ یہاں تک دوشنبہ کی صبح کو لکھوایا تھا کہ ڈاکٹر کی ملاقات کے بعد دوپہر کو تکمیل کر کے

ڈلواؤں گا۔ جملہ اعزہ کے علاوہ حضرت ناظم صاحب کو بھی سنادیں اور علی میاں اور عزیز عبدالرحیم کو بھی ایک ایک نقل بھیج دیں تو اچھا ہے۔

معلوم ہوا کہ ڈاکٹر سے بھائی شفیع حاجی نصیر وغیرہ ملے تھے اس نے اس پر قلق کیا کہ مجھے آتے ہی اگر خبر ہوجاتی تو میں ابتدائی معائنہ اسی وقت کرلیتا ایک دن بچ جاتا۔ دس بجے کے بعد ڈاکٹر شگلا صاحب تشریف لائے بہت اخلاق سے عقیدت سے ملے اور بتایا کہ آج رات کو وہ آنکھ پر پٹی باندھیں گے کل صبح کو آنکھ کا ([نمونہ] لیا جائے گا اور اس کا معائنہ ہوگا اس کے بعد پیشاب خون وغیرہ کا ٹیسٹ ہوگا۔

اس کے [بعد] ڈاکٹر نے کہا کہ بدھ جمعرات جمعہ میں سے کونسا دن تیرے نزدیک مبارک ہے؟ اس میں آپریشن ہوگا میں نے کہہ دیا کہ ہمارے یہاں کوئی دن نامبارک نہیں سب مبارک ہیں اس نے اس کی بہت تحسین کی اگرچہ یہ کہا کہ بہت سے لوگ کسی خاص دن میں آپریشن کہا کرتے ہیں اس لئے میں نے پوچھ لیا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ آنکھوں میں دوائی کا سلسلہ آج ہی سے شروع ہوجائے گا۔ ہر ایک گھنٹے بعد قطرہ پڑے گا میری غیبت میں جو مہمان آئیں ان کو علیگڑھ آنے سے ممانعت کردیں کہ میرا قیام یہاں شفاخانہ میں ہے جو بہت زیادہ شہر سے دور ہے اور آپریشن کے بعد ڈاکٹروں کی طرف سے بولنے کی بھی ممانعت ہے اس لئے وہ یا سہارنپور میں قیام کریں یا واپس چلے جائیں میری واپسی پر دوبارہ آئیں اور دونوں سے اچھا یہ ہے کہ نظام الدین قیام کریں تبلیغ میں مشغول رہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۳۰/ذی الحجہ ۸۹ھ

☆...... 4 ......☆

1390 ھجری

/

1970 عیسوی

''اگر تم خط کے شروع میں لکھ دیتے کہ میں نے دو بوتل پی کر لکھا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں تھا۔ میں نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ بیوی تمہارا خط نہ دیکھے, مگر وہ پاگل تم سے بھی آگے, اس کو بھی پڑھوا دیا۔ عزیز سلمان اس وقت میرے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ ان سے تمہارا فقرہ سن کر بخاری کے تراجم لکھواتے لکھواتے ایک فقرہ کس دیا کہ بڈھا بچہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ وہ بہت مشغول ہے, مگر اب معلوم ہوا کہ جتنے بیٹھے ہیں سب کے کان میری طرف ہیں اور اعضاء جہاں بھی ہوں۔''

(صوفی محمد اقبال صاحبؒ کے نام)

﴿188﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/محرم الحرام ۹۰ھ [۱۲/ مارچ ۱۹۷۰ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، میرے تین خطوں کے جواب میں تمہارا ایک ایر لیٹر پہونچا، ایں ہم غنیمت است، تم نے اپنی مشغولی کا عذر لکھا، بالکل صحیح ہے تمہارے مشاغل علیہ سے کیا انکار ہے، یہ ناکارہ تو یہاں خالی ہی پڑا رہتا ہے، اس کو تو کوئی دینی اور دنیوی کام نہیں۔ تمہاری مسجد کے ہنگامہ چوری و ڈاکہ کی خبر سے بڑی حیرت اور قلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نقصان کی تلافی فرماوے، آئندہ بھی حفاظت فرماوے۔

معلوم نہیں عزیز مولوی عبدالرحیم کو اس حادثے کی اطلاع کردی کہ نہیں؟ مختصر طور پر تو میں نے بھی لکھوادیا یہ تو مختلف خطوط سے تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ ناکارہ ۸/ مارچ اتوار کے دن سے آنکھ کے آپریشن سلسلہ میں علی گڑھ آیا ہوا ہے، سہارنپور سے چلتے وقت میں عمومی ڈاکوں کا منع کر آیا تھا کہ یہاں نہ بھیجا جاوے، جوابی خطوط کے جواب میں لکھ دیا جاوے کہ وہ بسلسلۂ علاج باہر گیا ہوا ہے ایک ماہ کے بعد دوبارہ خط لکھیں، البتہ خصوصی خطوط یہاں بھیجنے کو کہہ آیا تھا۔ بیس پچیس خط تو کل رات پہونچے، جن میں تمہارا یہ خط بھی تھا، جس کا جواب لکھوا رہا ہوں۔

ابھی تک آپریشن نہیں ہوا، آئندہ کل شنبہ کی خبر سنی ہے۔ اس کے بعد سنا کہ کئی دن تک بولنے کی بھی اجازت نہیں، اس لئے باوجود جمعہ ہونے کے میرا خیال ہوا کہ تمہیں جلدی خط لکھوا دوں تاکہ تمہیں انتظار نہ رہے۔ تمہارے مکان کے بارے میں سب سے اول مولوی ہاشم کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ خرید لیا ہے اس سے بہت زیادہ مسرت ہوئی تھی، لیکن تمہارے اس خط سے معلوم ہوا کہ وہ زبانی بات ہے، تکمیل ابھی نہیں ہوئی، اللہ کرے کہ تکمیل بھی ہوگئی ہو، لیکن

جب تم یہاں کے قیام پر ابھی تک پختہ نہیں ہو تو پھر مکان کے خریدنے کی جرأت کیوں کرتے ہو؟ **پہلے استخارے اور احباب کے مشوروں سے کسی ایک جگہ کا قیام پختہ کرلو، اس کے بعد پھر اس کے بعد کے مناسبات لوازمات کی فکر کرنا۔ انتشار میں آج کسی جگہ کی تجویز کرلی اسکے بعد کوئی دسری جگہ کی پیش کش ہوئی تو اس کا ارادہ کرلیا۔ استقلال اور دلجمعی نہیں ہوتی۔**

ڈیوزبری کے متعلق جو تم نے لکھا اس کو بھی اچھی طرح غور کرلو۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں جا کر وہاں کے مقامی لوگوں سے بھی نباہ نہ ہو۔ یہاں تو تمہارا اثر قائم ہو چکا ہے اور یہاں کے لوگ تم سے مانوس ہو چکے ہیں۔ اس سلسہ میں **اصل تو استخارہ مسنونہ ہے، اسے اہتمام سے کرتے رہو، اس کے بعد پھر مقامی مخلصوں سے مشورہ اہم ہے**۔ مولوی یعقوب صاحب کا حج کے بعد بمبئی پہنچنا معلوم ہو گیا لیکن معلوم ہوا کہ وہ دو تین مہینے گجرات میں کام کرنے کے بعد ادھر آویں گے۔

تمہارے صاحبِ مکان نے تمہارے مکان تیار ہونے تک تمہاری مہمانی کی پیش کش کی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری کا بہت ہی فکر سوار رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ قوت تامہ نصیب فرماوے کہ اس غریب کی بیماری کو بہت دن ہو گئے، اللہ تعالیٰ صحت وقوۃ عطا فرماوے۔ میری طرف سے سلام مسنون، کے بعد عیادت کردیں۔

اس سے مسرت ہوئی کہ معمولات کے پرچے اردو گجراتی کے طبع ہو گئے، ایک ایک دو دو نسخہ بذریعہ ڈاک سہارنپور بھی بھیج دیں تاکہ دیکھ لیا جاوے اور انگریزی کے طبع ہونے پر متعدد نسخے بھیج دیں، معلوم نہیں جنرل حق نواز خان تمہارے پاس ہیں یا پاکستان اور وہ کہاں طبع کرا رہے ہیں؟ پاکستان کتابوں کی آمد ورفت ممنوع ہے، بذریعۂ ڈاک بھی نہیں آسکتیں، اس لئے [تم انہیں] چند نسخے انگریزی کے بھی بھیج [دو]۔ میری نسبت سے جو لوگ تمہارے

پاس آتے ہیں، ان کا اکرام تو سر آنکھوں پر، مگر اعتدال سے تجاوز نہ کرنا، ان کی خاطروں سے زیادہ ان کو کام میں لگانے کی اہمیت ہے۔

تمہارے لفافے میں اسماعیل سمنی صاحب کا بھی خط پہونچا۔ اس سے مسرت ہوئی کہ وہ دارالعلوم سے فارغ ہیں، اللہ کرے ان کے علوم سے وہاں کے لوگوں کو انتفاع ہو۔ اس سے مسرت ہوئی کہ وہ بھی بولٹن میں آگئے، امید ہے کہ ان کو تم سے اور تم کو ان سے تقویت حاصل ہو۔

انہوں نے لکھا کہ میں یہاں سے وقتاً فوقتاً اپنے حالات کی اطلاع دیتا رہوں گا، یہ ناکارہ تو اپنی مجبوریوں اور معذوریوں کی وجہ سے خط کتابت سے بہت معذور ہو رہا ہے کوئی ضروری بات ہو تو ضرور تحریر فرماویں، بہتر یہ ہے کہ عزیز یوسف ہی کے خط میں لکھ دیا جاوے تاکہ مستقل آپ کو مجھے لکھنا نہ پڑے۔ **معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے،** اس سے مسرت ہوئی کہ آپ کے بیوی بچے بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اور آپ کے والد صاحب کیلئے بھی کہ اللہ تعالیٰ انکو بھی صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ انہوں نے ایک نقشبندی بزرگ سے بیعت کی ہے، بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ اس مبارک سلسلہ کی برکات سے والد صاحب کو بھی متمتع فرماوے اور ان کے ذریعہ سے آپ کو بھی۔

عزیزی یوسف! ایک ضروری امر کئی سال سے میرے ذہن میں [ہے] تم سے بھی بار بار اس کا ذکر آیا، اور حاجی یعقوب صاحب سے بھی بار بار اس کے بارے مکاتبت کرتا رہتا ہوں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ فضائل اور تبلیغی نصاب کی کتابوں کا کچھ ذخیرہ تمہارے پاس رہے کہ وہاں سے وی پی منگانا بھی بہت مشکل اور میں جب دوستوں کو یہ لکھتا ہوں کہ میری فضائل کی کتابوں کا مطالعہ میری ملاقات کا بدل ہے تو اس کیلئے کوئی جگہ ایسی سمجھ میں نہیں آتی جہاں میری کتابیں موجود ہوں۔ تمہارے پاس ان کتابوں کے ایک دو نسخے ہوں گے وہ تمہارے پاس رہنا ضروری ہیں۔

حاجی یعقوب صاحب نے ایک صورت اور لکھی ہے وہ یہ کہ میں جو کتابیں بھیجنا چاہتا ہوں وہ بذریعہ بلٹی بمبئی بھیج دوں اور نہایت معمولی قیمت کے ساتھ اس کا ایک بل بنا کر حاجی صاحب کے پاس بھیج دوں وہ بذریعہ بلٹی بحری جہاز ان کو لنڈن بھیج دیں گے اور بلٹی کا کاغذ بذریعہ بنک وی پی تمہارے پاس بھیج دیں گے۔ بنک وہ رقم تم سے لے کر بلٹی کا کاغذ تمہیں دے دیں گے۔ تم اس بلٹی کے ذریعہ سے کسی واسطے سے گودی سے سامان کو منگوالینا۔

اس سلسلہ میں تم پر تو میں بار ڈالنا نہیں چاہتا، البتہ یہ ضرور چاہتا ہوں کہ تم اپنے قرضے کے سلسلے میں عبدالرحیم کے پاس کچھ نہ کچھ بھیجتے رہتے ہو، اس سلسلہ میں آئندہ کچھ بھیجنا ہو تو بجائے اس کے بھیجنے کے مجھے مطلع کر دو کہ اتنی رقم بھیجنی ہے، میں اتنی رقم کا بل بنا کر حاجی یعقوب صاحب کی وساطت سے تمہارے پاس بھیج دوں گا، تم وہ رقم بنک کو ادا کر کے کتابیں منگوالینا، رقم تو عبدالرحیم کو حاجی یعقوب صاحب کے ذریعہ سے پہونچ جاوے گی اور کتابوں کا ایک ذخیرہ تمہارے پاس رہے گا، ان میں سے جو فروخت ہو سکے فروخت کر دیں اور جو تم کسی کو مفت دینا چاہو شوق سے دے دیں۔ اسی طرح سے تبلیغی مراکز میں ایک ایک دو دو نسخے وقف کرنا چاہو تو وقف کر دینا۔

بندہ کے خیال میں یہ صورت بہت آسان سمجھ میں آئی بشرطیکہ تمہیں اس میں کوئی دقت نہ ہو۔ میں نے عزیز عبدالرحیم کو یہ بھی لکھ دیا ہے کہ اگر تم عزیز یوسف کی کچھ کتابیں بھیجنی چاہو تو وہ بھی حاجی یعقوب صاحب کے پاس بلٹی کر دیں اور مجھے ان کی فہرست لکھ دو میں ان کو بھی اپنے بل میں شامل کر لوں گا۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ تمہاری کچھ کتابیں مکان پر موجود ہیں، جن کو تم منگانا چاہتے ہو مگر ہوائی جہاز سے جانے والوں کیلئے لے جانا مشکل اور بحری جہاز سے جانے والے کم ملتے ہیں، اس سلسلے میں سہارنپور کے پتے سے مفصل اپنی رائے لکھو۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ ایک ایر لیٹر اے۔ کے۔ ایم گجراتی کا باٹلی، یارک شائر

سے آیا ہے جس میں پتہ صرف اتنا ہے۔ اگر تم ان سے واقف ہو اور ان کا پتہ معلوم ہو تو ایک کارڈ ان کو لکھ دو کہ:

'تمہارا خط پہونچا اس میں نہ تو پتہ صاف تھا نہ جواب کیلئے کچھ تھا، اگر جواب مطلوب تھا تو پتہ بھی صاف اور جواب کیلئے بھی کچھ ہونا چاہئے تھا۔ تمہاری پریشانی سے کلفت ہے یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ تمہاری پریشانی کو دور فرماوے۔ اس کے لئے درود شریف اور آیت کریمہ کی پانچ پانچ تسبیحات اہتمام سے پڑھا کریں۔ میرا خیال ہے کہ زکوۃ کے ادا کرنے میں کوتاہی ہوئی۔ زکوۃ کی کوتاہی سے اس قسم کے نقصانات کثرت سے ہوا کرتے ہیں۔

نیز ایک ایر لیٹر محمد اعظم، الفورڈ کا پہونچا۔، ان سے تم واقف ہو، اس میں تمہارا تذکرہ بھی تھا، ان سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ:

'تمہارا خط ملا، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ رمضان المبارک میں فضائل رمضان کا سلسلہ جاری رہا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے چلہ میں چلنے کی توفیق عطا فرمائی۔ معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے، اس کا اہتمام رکھیں، اس سے **مسرت ہوئی کہ آپ عزیز مولوی یوسف متالا سے ملتے رہتے ہیں، ضرور ملتے رہیں۔ ان کی ملاقات کو میرا بدل سمجھیں۔** میرے فضائل کی کتابوں کو اہتمام سے مطالعہ میں رکھیں اگر آپ کے پاس نہ ہوں تو عزیز یوسف سے مستعار لے لیں اگر ان کے پاس بھی نہ ہوں تو خرید لیں۔

تم نے کچھ وقت میرے پاس گذارنے کی خواہش ظاہر کی اور ذکر بالجہر کی بھی خواہش ظاہر کی، **ذکر تو بہت مبارک ہے، ضرور کرنا چاہئے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ دماغ میں اور اوقات میں تحمل ہو، شروع کر کے چھوڑنا مناسب نہیں**، اگر دونوں شرطیں موجود ہوں تو عزیز مولوی یوسف سے سیکھ لیں اور اس ناکارہ کے پاس آنے کیلئے زیادہ اچھا یہ ہے کہ رمضان یہاں گذاریں۔ آخری شعبان میں آجاویں اور رمضان کے بعد واپس جاویں۔

دنیا سے نفرت اور اللہ سے محبت کے لئے درود شریف کی کثرت بہت مفید ہے، اہتمام خود بھی کریں، اعزہ واقارب، احباب سے بھی کہہ دیں۔ آپ کے قرض کیلئے بھی دعا کرتا ہوں، اس کے لئے بھی درود شریف پڑھا کریں۔ تولد فرزند ار جمند کی خبر سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ اس کو رشد و ہدایت، علم و عمل اور وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طویل کو پہنچاوے'۔

نیز ایک لفافہ جس کا پتہ یہ ہے، یعقوب آریا، بولٹن۔ اس میں جواب کیلئے لفافہ تھا مگر محصول کیلئے کچھ نہیں بھیجا۔ ایک کارڈ ان کو بھی لکھ دیں کہ:

'جواب مطلوب تھا تو جواب کیلئے ۳ شلنگ بھیجنا چاہئے۔ تم نے لکھا کہ دس سال قبل بیعت ہوا تھا اس کے بعد سے آپ نے خبر نہ لی، یہ مناسب نہ تھا۔ معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے، اگر معمولات کا پرچہ گم ہو گیا ہو تو عزیز یوسف سے لے لیں، نیز میرے فضائل کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اگر آپ کے پاس نہ ہوں تو عزیز یوسف سے مستعار لے لیں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ کہ آپ بچوں کو پڑھاتے ہیں، بہت مبارک ہے، صدقۂ جاریہ ہے۔ **اس کے ساتھ معمولات کی پابندی کا اہتمام رکھیں۔**

میرے احباب مولوی یعقوب، مولوی یوسف متالا، مولوی ہاشم سے ملتے رہیں، یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ قرض سے سبکدوشی عطا فرماوے۔ اس کے لئے پانچ تسبیح درود شریف کی اہتمام سے پڑھا کریں۔ آپ کی والدہ، اہلیہ اور بہنوں کیلئے رشد و ہدایت کی دعا [کرتا ہوں]، اور ان کو بھی درود شریف کی تاکید کر دیں'۔

ایک کارڈ یعقوب موسیٰ۔ ڈیوز بری کو:

'تمہارا خط گجراتی میں ملا۔ یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں، نیز جواب کیلئے کچھ نہ تھا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو پورے پتہ کے ساتھ ۳ شلنگ بھی ہونا چاہئے تھا۔ تمہارے موٹر

کے حادثہ سے قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مجروحین کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔ تم نے جن جن کی طرف سے سلام لکھا زلیخا، عائشہ، وغیرہ ان سب سے میرا سلام کہہ دیں، یہ ناکارہ ان کیلئے بھی دعا کرتا ہے۔ **درود شریف کی کثرت بلالحاظ واستعداد مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کے لئے مجرب ومفید ہے۔** اس کا خود بھی اہتمام کریں، عزیز واقارب کو بھی اس کی تاکید کردیں۔ آپ کے صاحبزادگان کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ رشد وہدایت اور علم وعمل اور اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طویل کو پہونچاوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۵/محرم الحرام، ۹۰ھ

احمد کی جانب سے سلام مسنون

﴿189﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: مارچ ۷۰ء /محرم ۱۳۹۰ھ

عزیز گرامی قدر ومنزلت یوسف سلمہ بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا محبت نامہ بہت تفصیل سے پہونچا تھا۔ اس کا جواب مولوی ہاشم کے لفافہ میں بھیج چکا ہوں، خدا کرے کہ پہونچ گیا ہو۔ اسی وقت عزیز عبدالرحیم نے تمہارا خط مشترک جو میرے اور ان کے نام تھا بھیجا۔ اس کا جواب انہی کے پاس بھیج رہا ہوں تاکہ وہ اپنے متعلقہ مضمون کا جواب لکھ کر تمہارے پاس بھیج دیں۔

مجھے تمہارے مشورے دلسوزی سے تو بالکل خلاف نہیں، جیسا کہ میں پہلے کئی خطوں

میں لکھ چکا ہوں۔ مجھے تمہارے فریقانہ مخالفانہ حیثیت سے سامنے آنے میں اختلاف ہے۔ اس لئے کہ **میری تمنا، انتہائی خواہش جس کا میں نے حجاز کے قیام میں کئی دفعہ اظہار کیا یہ ہے کہ لندن میں تمہاری وجہ سے رشد وہدایت کا ذریعہ پھیلے، یہی تمنا یہی دعا ہے۔اسی وجہ سے لندن کے جتنے لوگ اس ناکارہ سے تعلق پیدا کرتے ہیں میں ان کو حجاز ہی کے زمانہ سے اصالۃً یا نیابۃً تمہاری طرف متوجہ کرر ہاہوں۔**

اب یہ لائن جو تمہارے خطوط اور طرزِ عمل اور اپنے احباب کی زبانی جو وہاں سے معلوم ہوئی وہ چاہے کتنی اخلاص پر مبنی ہو اور موجبِ اجر وثواب بھی ہو لیکن جو کام میں تم سے لینا چاہتا ہوں اور اس کا متمنی ہوں وہ دوسری نوع ہے، اس کا اندازہ تو ارشاد الملوک سے ہوگا معلوم نہیں اس کے پڑھنے کا وقت مل سکتا ہے یا نہیں؟ تم نے عزیز محمد وغیرہ جن لڑکوں کے بارے میں لکھا ان کے لئے تو تمہارے پاس رہنا یقیناً ان کے حق میں تو بہت مفید ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ یہ ہجوم تمہارے لئے موجب حرج اور نقصان ہو *من نہ کردم شما حذر بکنید۔ بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔* اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرماوے۔

تم نے محلّہ والوں کو جو سمجھایا وہ بہت مناسب ہے۔ان سے جوڑ بھی پیدا کریں اور اگر کوئی اسلام لانا چاہے تو اس کو کچھ دن اسلام لانے کے واسطے اور کچھ دن کے لئے اسلام لانے کے بعد ڈیوزبری حافظ پٹیل صاحب کے پاس بھیج دیں۔حجرے کی تعمیر تم نے اچھا ہوا کرالی۔مہمانوں کے لئے تو شاید اور بھی ضرورت ہو۔

اشرافِ نفس کے سلسلہ میں کوئی ضابطہ مقرر کرنا بہت مشکل ہے۔معمولی چیز جیسے تم نے قلم وغیرہ کو لکھا ہے ان میں تو ہدیہ قبول کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ان میں تو یہ ناکارہ خود اپنے متعلق بھی بہت اشکال میں ہے۔وما أبرئ نفسی إن النفس ...الخ۔بعض دوستوں کا ہدیہ اس وجہ سے زبردستی واپس کرنا پڑتا ہے جو ان کو بہت ناگوار بھی ہوتا ہے کہ

چونکہ پہلی دفعہ بھی دے گئے تھے اس لئے تمہاری ہر آمد پر خیال لگے گا۔سمجھدار تو مان لیتے ہیں لیکن گاؤں کے جاہل نہیں سمجھتے۔ایک دوگاؤدی کا ہدیہ ان کے سامنے پھاڑ کر بھی پھینک دیا، پھر اپنے آپ ہی کو دینا پڑا۔

جن لوگوں سے تعلقات زیادہ وسیع ہو گئے جیسے فرنیچر والے کا لکھا اور ان کی مالی حیثیت بھی ایسی ہو جو ان کے لئے موجبِ بار نہ ہو تو پھر کچھ مضائقہ نہیں۔ بار بار دعاؤں کو لکھنے کی ضرورت نہیں کہ **دعائیں تو تم دونوں بھائیوں کے لئے بہت اہتمام سے کرتا ہوں کہ تم دونوں سے امیدیں بہت لگا رکھی ہیں** لیکن چونکہ اپنے میں کچھ نہیں ہے اس لئے دوستوں میں بھی اثر کم ہوتا ہے۔

تم اور مولوی ہاشم کم سے کم تین دفعہ ارشاد الملوک کا مذاکرہ ضرور کریں۔نمبروار ایک پڑھے دوسرا سنے۔ میرے یہاں بھی آج کل بعد عصر یہی ہوتی ہے بہت ہی ثمرات معلوم ہوتے ہیں۔اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون اور دعوات۔عزیز محمود سے بھی سلام مسنون۔ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ تمہارے موجودہ کام میں مشورہ کی حد تک مجھے بالکل خلاف نہیں بلکہ جب اس سے شرابی کبابی دین سے اور تم سے قریب ہوں تو میرے موافق ہے البتہ نمایاں طور پر فریق [بن کر سامنے نہ آئیں]

حضرت شیخ الحدیث صاحب، مارچ ۷۰ء

﴿190﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰؍اپریل ۷۰ء [۲۷؍محرم ۹۰ھ]

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ، بعد سلام مسنون، یہ تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ

۱۴؍مارچ کو میری آنکھ کا آپریشن ہوا اور مجھے آج کل خط و کتابت کی ممانعت ہے۔ تمہارے پاس فضائل کی کتابیں بھیجنے کیلئے کئی سال سے طبیعت پر تقاضا تھا، حاجی یعقوب صاحب نے لکھا کہ تم میرے پاس بھیج دو میں انشاء اللہ بھیج دوں گا جو صورت بھی ممکن ہو, اسلئے میں نے تقریباً ایک ہزار کی کتابیں ۱۵ دن ہوئے بمبئی بھیج دی تھیں، خدا کرے کہ پہونچ جاویں۔ یہ کتابیں تمہارے اختیار میں ہیں، جس طرح چاہو استعمال کرو۔

میرا دل چاہتا ہے کہ تبلیغی مراکز میں دو دو چار چار وقف ہوجاویں اور جو تبلیغی احباب اہم ہوں ان کو ہدیہ دو اور جو کوئی خریدار ہو فروخت کرو۔ قیمت یہاں بھیجنے کی جلدی ہرگز نہ کیجیو، جب جمع ہوجاوے گی تو ان کے متعلق میں لکھوں گا۔ مولوی نصیر کو کہہ دیا کہ ان کتابوں کی فہرست براہ راست تمہارے پاس بھیج دیں، البتہ ان کتابوں کے پہونچنے کی رسید سے مجھے جلدی مطلع کردو تو اچھا ہے اور یہ بھی لکھیں کہ ان کے تم تک پہونچنے میں کوئی دقت تو اٹھانی نہیں پڑی۔

ارشاد الملوک، اکمال الشیم، اور تذکرۃ الخلیل کا ایک ایک نسخہ جناب الحاج پٹیل صاحب کے ساتھ بھی ارسال کررہا ہوں تاکہ جلدی پہونچ جاوے۔ میں نے ان صاحب سے تقاضا کیا ہے کہ تم سے ملتے رہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۳۰؍اپریل ۷۰ء

راقم کی جانب سے بعد سلام درخواستِ دعا

﴿191﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/محرم الحرام ۹۰ھ [۵/اپریل ۱۹۷۰ء]

باسمہ تعالیٰ

ٹھانی تھی دل میں اب نہ ملیں گے کسی سے ہم
پر کیا کریں کہ ہوگئے ناچار جی سے ہم

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، بہت ہی پختہ ارادہ کیا تھا کہ تمہیں براہ راست خط نہ لکھیں گے، تم سے بھی یہی کہہ دیا تھا کہ عبدالرحیم کے واسطے سے خط وکتابت کریں، تم نے تو بہت حد تک اس کو نبھا دیا، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، مگر اپنے سے نہ نبھ سکا۔ حجاز سے واپسی کے بعد سے دس بارہ خط بواسطہ بلا واسطہ دونوں ہی طرح لکھوادیئے۔

تمہارا عرفہ کی رات میں مسجد کی چوری کے متعلق جو خط آیا تھا اس کا جواب ۱۲/مارچ کو علی گڑھ سے بندہ نے بھیجا تھا پہونچ گیا ہوگا۔ ۱۴/مارچ کو اس نا کارہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا۔ ۲۴ کو ٹانکے کھلے، ۲۵ کو وہاں سے دہلی روانہ ہوا اور ۲۶ کو سہارنپور پہونچ گیا۔ جلد واپسی کی ضرورت یہ پیش آئی کہ ۱۶/مارچ سے ہمارے ناظم صاحب کی طبیعت خطرناک حالت تک خراب ہوگئی اور اب تک شدید بیمار [ہیں]۔

تمہارا تو کوئی خط اس کے بعد سے نہیں آیا لیکن اسی وقت عزیز عبدالرحیم کا دستی خط ملا، جس میں تمہارے خط کے حوالہ سے یہ لکھا ہے کہ عزیز یوسف کا ابھی خط آیا کہ شیخ کو لکھ دو بمبئی بینک کے ذریعہ سے ہرگز کتابیں نہ بھیجیں، چنانچہ میں نے اسی وقت حاجی یعقوب صاحب کو زور سے لکھ دیا کہ وہ ہرگز بینک کے ذریعہ سے کتابیں نہ بھیجیں۔

تمہیں معلوم ہے کہ جب سے تم لنڈن گئے ہو مجھ پر یہ تقاضا سوار رہا کہ فضائل کی کتابوں کی بڑی مقدار کسی طرح تمہارے پاس پہونچ جاوے۔اس کے بارے میں احباب سے بار بار مشورہ کرتا رہا آنے جانے والے ہوائی جہاز سے جاتے ہیں,ان کے ہاتھ بھیجنا بہت مشکل ہے اور ڈاک سے پانچ روپیہ کلو محصول ہے ۔تقریباً ایک ماہ ہوا حاجی یعقوب صاحب نے لکھا کہ بنک کے ذریعہ بھیجنے کی صورت آسان ہے،اس لئے تقریباً ایک ماہ ہوا یہ کتابیں بھیج دی گئی تھیں،جس کی تفصیل اسی لفافہ پر ہے۔

میں نے یہ سوچا تھا کہ بنک کے ذریعہ سے جو بل جاوے گا اس میں سے دو ثلث بطور کمیشن چھوڑ کر ایک ثلث کا وی پی کیا جاوے اور وہ بھی کسی صورت سے تمہارے پاس پہونچنے کی صورت کی جاوے تاکہ تمہیں دقت نہ ہو۔اس کے لئے بھی میں نے حاجی صاحب کو لکھا تھا کہ میں اس کو بھیج دوں تاکہ وہ کسی ذریعہ سے تمہارے پاس بھیج دیں۔اسی وجہ سے بلٹی کے بھیجنے میں دیر ہوئی لیکن انہوں نے منع کیا کہ میں اس کا انتظام خود کرلوں گا۔اب عزیز عبدالرحیم کے خط کے آنے پر ان کو شدت سے روک دیا۔

تمہارے نزدیک کوئی آسان صورت منگانے کی ہوسکتی ہو تو حاجی یعقوب صاحب کو لکھ دو۔ نہ ہوسکتی ہو تو مقدر، یہ کتابیں بمبئی رکی رہیں گی، وہاں کے تبلیغی احباب کو تقسیم کرادوں گا کہ واپس منگانے میں جانے آنے کا محصول بھی خراب ہوگا۔اگرچہ بمبئی کتابیں بھیجنے کے بعد منشی انیس سے یہ معلوم ہوا کہ لنڈن کے متعدد تاجران سے کتابیں منگواتے ہیں اور لندن کے متعدد کتب خانوں میں میری فضائل کی کتابیں موجود ہیں۔

مجھے زیادہ اہتمام دو وجہ سے تھا,اول یہ کہ وہاں کے لوگوں کو کتابوں کی ضرورت اور میں بھی لکھتا رہتا تھا کہ میری کتابیں دیکھو۔ یہ ضرورت تو منشی انیس کے کلام سے پوری ہوگئی۔ان سے معلوم ہوا کہ ان کے کتب خانہ سے فضائل کی کتابیں انگریزی اردو، دونوں

لندن جارہی ہیں۔ منشی انیس نے جس کتب خانہ میں ان کی کتابیں جارہی ہیں ان کا پتہ بھی بتلایا تھا جو یہ ہے:

S. A. K. Rad, 3, New Street, Slaith Wate, Huddersfield, UK

دوسری اہم ضرورت یہ تھی کہ میں لوگوں کے خطوط کے جواب میں کثرت سے تم سے مراجعت اور ملاقات کو لکھتا رہتا ہوں اور یہ بھی لکھتا ہوں کہ میری فضائل کی کتابیں اگر مستعار لے کر دیکھنا چاہتے ہو تو عزیز مولوی یوسف سلمہ سے لے کر دیکھ لو۔ نیز میرا دل چاہتا ہے کہ وہاں کے تبلیغی مراکز میں دو دو تین تین نسخے وقف کراؤں۔ نیز جو اہم لوگ ہوں ان کو تمہاری طرف سے ہدیہ دلواؤں اور اگر تم کسی کو میری طرف سے ہدیہ دینا چاہو تو میری طرف سے دے دو، مگر یہ باتیں تو جبھی ہوسکتی ہیں کہ تمہارے پاس بڑا ذخیرہ موجود ہو۔

خدا کرے کہ ان کتابوں کے پہونچنے کی کوئی صورت بسہولت پیدا ہوجاوے۔ میں نے بمبئی کی کتابوں کی فہرست پشت پر اسی وجہ سے لکھوائی تا کہ تمہارے علم میں رہے اور اگر متفرق طور پر احباب کے ذریعہ پہونچیں تب بھی آپ کے علم میں رہے کہ کتنی پہونچیں۔ جناب محمد پٹیل صاحب ایک ہفتہ یہاں ٹھہرے، چند روز ہوئے گئے ہیں، ان کے ہاتھ تمہارے لئے ایک تذکرۃ الخلیل اور ارشاد واکمال ایک جلد میں مجلد بھیجی ہے، خدا کرے کہ پہونچ جاوے۔

میرے آپریشن کے بعد سے ابھی تک آنکھ سے صاف نظر آنا نہیں شروع ہوا، مگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ عینک کے بعد صاف نظر آوے گا جو دو ماہ تک لگے گی۔ جناب طارق صاحب نے تمہارے چوری کے واقعہ کو بہت ہی زیادہ مفید و مثمر لکھا اور اس سے دین کے بہت زیادہ فوائد لکھے، خدا تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ تم نے تو اس کے بعد کچھ لکھا ہی نہیں۔ تمہیں مشاغل سے فرصت بھی نہیں ہوگی اور میری تعمیلِ ارشاد بھی حائل ہوئی ہوگی۔

امید ہے کہ خالو صاحب حج سے واپس آ گئے ہوں گے۔ انہیں میری طرف سے مبارک باد[کہہ دینا]اور یہ کہ حج وزیارت کے قبول ہونے کی دعا کرتا ہوں۔ اہلیہ محترمہ سے بھی ضرور سلام مسنون کہہ دیں۔ مجھے اس عزیزہ کی صحت کا بہت ہی فکر رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت و عافیت اور قوۃ تامہ نصیب فرماوے، امید ہے اس کے صحت کے مژدہ سے ضرور مسرور کرو گے ,اور میری طرف سے بہت ہی اہتمام سے اس کو سلام ودعاء کہہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو صحت عطا فرماوے، خالہ صاحبہ کی خدمت میں بھی سلام عرض کر دیں۔

تم نے لکھا کہ تیرا بھیجا ہوا جو شخص آتا ہے اس کا بہت اکرام کرتا ہوں، اکرام کی *ہرگز ضرورت نہیں، اہتمام کی ضرورت ہے کہ ان سے معمولات کی پابندی اہتمام سے کراؤ، جس میں ذکر کی اہلیت ہے ذکر بتلا دو، اپنے آپ کو ان کا ذمہ دار سمجھو۔*

فقط والسلام

فہرست کتب:

۱	فضائل درود شریف	۱۰۰عدد
۲	فضائل تبلیغ	۱۰۰عدد
۳	فضائل قرآن	۵۰عدد
۴	فضائل نماز	۵۰عدد
۵	حکایاتِ صحابہ	۷۵عدد
۶	قرآن عظیم اور جبریہ تعلیم	۲۵عدد
۷	فضائلِ صدقات کامل	۲۰عدد
۸	شمائل ترمذی	۱۵عدد
۹	تذکرۃ الخلیل	۱۰عدد

۱۰	سوانح یوسفی	۳عدد
۱۱	ارشاد الملوک	۱۰عدد
۱۲	اکمال الشیم	۱۰عدد
۱۳	لامع الدراری جلد ثالث	۱عدد

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۹ر محرم الحرام

﴿192﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [خطوط پر درج نہیں]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! چند خطوط غیر جوابی آئے ہیں، ایک ایک کارڈ پر ان کا جواب لکھ دیں۔ پہلے بھی چند خطوط اس قسم کے آپ کی خدمت میں بھیجے مگر معلوم نہیں آپ نے کسی صاحب کو خط بھیج دیا یا نہیں بھیجا۔ کاش آپ کو اس ناکارہ کے خطوط کو پڑھنے کا تھوڑا بہت وقت ملتا تو کیسے اللہ کا کرم ہوتا۔ ہر کارڈ کے شروع پر یہ لفظ ضرور لکھ دیں جیسے کہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ آپ کا غیر جوابی کارڈ پہونچا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو اس کیلئے شلنگ ہونا چاہئے تھا اور جواب مطلوب نہ تھا تو لکھ دیں کہ جواب مطلوب نہیں تھا۔

ایم اے بھام، باٹلی:

'میری صحت خراب نہیں تھی، بلکہ کئی سال سے نزولِ آب کی شکایت تھی، علی گڑھ میں آنکھ بنوائی ہے۔ آپریشن تو کہتے ہیں کہ کامیاب ہوا مگر ابھی تک نگاہ میں صفائی نہیں آئی۔ کہتے ہیں کہ پکی عینک کے بعد صفائی آوے گی۔ تمہاری دعاؤں کا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم

سے آپ کو شایانِ شان بدلہ عطا فرماوے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے اور بچوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے کہ **اللہ تعالیٰ مکارہ سے حفاظت فرماوے، مقاصد کی کامیابی عطا فرماوے۔ اس کے لئے درود شریف کا اہتمام کریں**, یہ مجرب ہے۔ آپ کے دوستوں کو سلام کہہ دیں، یہ ناکارہ ان سب کیلئے دعا کرتا ہے۔ **عزیز مولوی یوسف سے ملاقات کرتے رہا کریں، ان کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے**'۔

مولوی احمد اسوات، باٹلی:

جناب احمد سلیمان اسوات اور ان کی اہلیہ محترمہ خدیجہ حوا بی بی، مولوی احمد اسوات کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد تم سب کا محبت نامہ متضمن مع نوید جانفزا، شادی نکاح عزیزہ طاہرہ بی بی سلمہا پہونچ کر بہت ہی زیادہ مسرت کا سبب ہوا۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اس مبارک تقریب کو نہایت مبارک فرماوے، زوجین میں محبت عطا فرما کر اولادِ صالح عطا فرماوے۔ اور اس مبارک تقریب کو طرفین کے اعزہ کے درمیان میں تعلقات کی قوت کا ذریعہ بناوے، **درود شریف کی کثرت بلالحاظ واستعداد مکارہ سے حفاظت ، مقاصد کی کامیابی کے لئے بہت مفید و مجرب ہے، اس کا تو سبھی اہتمام کریں**، اعزہ واقارب کو بھی اس کی تاکید کرتے رہیں۔ بولٹن میں میرے مخلص دوست مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب تشریف رکھتے ہیں، ان سے کبھی کبھی ملاقات کرتے رہا کریں، ان کے ذریعہ سے یہ خط بھیج رہا ہوں، **ان کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے**۔

۳: احمد حسن، مانچسٹر:

'بعد سلام مسنون، آپ کا خط پہونچا۔ آپ نے رائے ونڈ ہو کر یہاں آنے کا ارادہ لکھا، سر آنکھوں پر، جب چاہیں تشریف لاویں، لیکن اگر ماہِ مبارک کا کوئی وقت یہاں گذر سکے تو زیادہ اچھا ہے۔ آپ کا اس ناکارہ کو خواب میں دیکھنا بہت مبارک ہے، آپ کی محبت کی

علامت ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی اس محبت کوطرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بناوے۔

عزیز مولوی قاری یوسف صاحب سے ضرور ملتے رہا کریں، انہی کے ذریعہ خط لکھ رہا ہوں۔ عزیز مولوی یوسف نے جو پڑھنے کو بتلایا اس کو اہتمام سے پڑھتے رہا کریں (مولوی یوسف گیارہ تسبیح درود شریف کی زیادہ بتلادی، پانچ تسبیحات کافی ہیں) اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ پاکستان کی آمدہ جماعت کے ساتھ وقت گذار رہے ہیں۔ بہت مبارک ہے۔ آپ بہتر یہ ہے کہ عزیز یوسف کو کہیں کہ میری طرف سے بیعت کرلیں ورنہ آپ جب یہاں آویں اس وقت ہوجاویں اور ان سے معمولات کا پرچہ لے لیں۔

بھائی متین صاحب اگر تشریف رکھتے ہوں تو ان سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ آپ کا خط پہلے آیا تھا اس کا جواب عزیز یوسف کے ہاتھ بھیج چکا ہوں، مل گیا ہوگا۔ ان سے یہ بھی کہہ دیں کہ آنکھوں کا آپریشن لوگ بتاتے ہیں کہ اچھا ہوا مگر ابھی تک صفائی نہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ پکی عینک کے بعد آوے گی‘۔

۴:علی آدم، بولٹن:

آپ اس کی کوشش کریں کہ بولٹن کے لوگ عزیز مولوی یوسف کی بات مانیں اور اس کی قدر کریں۔ اوراد و وظائف اور تبلیغ میں خاص طور سے مشغول رہیں، فضولیات اور لڑائی جھگڑوں سے یکسور ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ جل شانہ ان کے وہاں قیام کو ان کے لئے اور بولٹن والوں کے لئے موجب خیر و برکت بناوے، ان کو مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے‘۔

﴿193﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۶/اپریل، ۷۰ء، ۹/صفر ۹۰ھ

باسمہ تعالیٰ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، دو تین دن ہوئے ایک مفصل خط تمہیں محمد یونس صاحب باٹلے کے خط میں لکھوا چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ اس کے بعد تمہارا محبت نامہ ۲۱ محرم پہونچ کر موجبِ مسرت ہوا۔ اس سے مسرت ہوئی کہ میرا علی گڑھ والا خط پہونچ گیا۔ آپ صلوۃ الحاجۃ پڑھ کر آپریشن کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہا کریں، اللہ تعالیٰ بہترین نگاہ عطا فرماوے۔ ابھی تک نظر آنا صاف شروع نہیں ہوا۔ بہت دھندلا نظر آتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جب دو ماہ کے بعد پکی عینک ملے گی اس وقت نگاہ جمے گی۔

اپنے سہارنپور پہونچنے کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ۲۴ مارچ کو ٹانکے کٹے تھے، ۲۵ کو یہ ناکارہ دہلی اور ۲۶ کو سہارنپور پہونچ گیا تھا۔ یہاں پہونچنے کی عجلت [کی وجہ] ناظم صاحب کی شدت علالت کی خبر تھی، جواب تک مایوسانہ حالت ہے، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

تم نے رسائل کے متعلق جو عزیز عبد الرحیم کو مضمون لکھا تھا وہ اس نے بجائے حاجی یعقوب کے خود مجھ کو لکھ دیا تھا اور میں نے ہمروزہ وہ مضمون حاجی یعقوب کو نقل کر کے بھیج دیا تھا۔ حاجی صاحب کا خود بھی یہی خیال تھا کہ بنک کے ذریعہ سے گراں پڑے گا۔ وہ نہیں بھیجیں گے، تمہارا یہ خط آج ہی حاجی یعقوب صاحب کے پاس بجنسہ بھیج رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں اگر کچھ لکھنا ہو تو براہ راست حاجی یعقوب صاحب کو لکھیں جن کا

پتہ یہ ہے‘[پتہ درج ہے]‘ اس لئے کہ لنڈن کا خط بمبئ تیسرے دن پہونچ جاتا ہے اور سہارنپور چھٹے دن اور یہاں سے بمبئ لکھنے میں ۳ دن اور زائد۔

حاجی یعقوب صاحب کا خط آیا تھا، انہوں نے لکھا تھا کہ ان سب کتابوں کی جلد بندھوا کر بھیجنا زیادہ مناسب ہے کہ لنڈن میں جلدیں بہت گراں بندھتی ہیں۔ میں نے لکھ دیا کہ ضرور بندھوالیں۔ انہوں نے لکھا تھا کہ جلدوں کا صرفہ ہم برداشت کریں گے، میں نے لکھ دیا کہ اس کی ضرورت نہیں، اس کا صرفہ ہم برداشت کریں گے۔ وہ اس کوشش میں ہیں کہ حکومت سے ان کتابوں کی بھی قیمت بھیجنے کی اجازت مل جاوے تو بہت کم محصول میں پہونچ سکتی ہیں۔ انہوں نے لکھا تھا کہ وی پی میں بہت گراں پڑے گا۔ میں نے ان کو لکھ دیا تھا کہ میں نے تو وی پی اس مجبوری کو لکھا تھا کہ آپ کے پہلے خط سے وہی آسان معلوم ہوا تھا۔ ورنہ میں خود بھی کب وی پی بھیجنا چاہتا ہوں۔

آپ براہ کرم ان کتابوں کی قیمت بھیجنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں، اگر کچھ فروخت ہوجاویں تو ان کی قیمت اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ یہاں کی بہ نسبت حجاز بھجوانا میرے لئے آسان ہے۔ تم نے ۲۰ پاؤنڈ یعنی دس کلو سے کم کا پارسل بھیجنے کو لکھا مگر مجھے معلوم ہوا تھا کہ فی کلو ۵ روپیہ محصول ہے، اس صورت میں دس کلو کا محصول ۵۰ روپیہ ہوگا جو کتابوں کی قیمت کے برابر ہوجاوے گا۔ میں نے حاجی یعقوب صاحب کو بھی لکھ دیا تھا کہ جو صورت اختیار کریں براہ راست ان سے مشورہ کریں اور تمہارا پتہ ان کو لکھوادیا اور ان کا تم کو لکھ دیا گیا۔

ارزانی کے ساتھ کتابیں پہونچنے کی کوئی صورت پیدا ہوجاوے تو آئندہ اور بھی بھیجوں، اور تمہاری نگرانی میں وہاں فروختگی کی کوئی صورت پیدا ہوجاوے، بشرطیکہ اردو کی کتابیں وہاں چل سکتی ہوں۔ فضائل کی انگریزی اور گجراتی کتابیں یہاں منگا کر بھیجنے میں بڑا طول ہے۔ انگریزی کتابیں منشی انیس [پتہ درج ہے] کو لکھو۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ انگریزی کتابیں

آسان طریقہ سے براہ راست لنڈن امریکہ وغیرہ کسی خاص طریقے سے بھیج رہے ہیں۔

عزیز عبد الحفیظ سے معلوم ہوا کہ مکی مسجد کے ذریعہ سے انگریزی کتابیں بہت سہولت سے یورپ میں جارہی ہیں، وہ بھی اپنی امریکی جماعت کے واسطے فضائل کے جملہ کتابوں کے انگریزی ترجمے دودوسو نسخے بھجوارہے ہیں کہ ساتھ لے جانا مشکل ہے۔ بندے کے خیال میں یہ ذریعہ منشی انیس سے زیادہ آسان ہے۔ مکی مسجد کا پتہ یہ ہے ’جناب الحاج محمد امین صاحب، مکی مسجد، گارڈن روڈ، کراچی‘۔

تم نے بولٹن کے قیام کا ارادہ کرلیا، بہت اچھا کیا، اللہ تعالیٰ برکت فرماوے۔ **جم کر کام کرو، تشتت میں کام نہیں ہوا کرتا**۔ آج لنڈن کی دس بارہ آدمیوں کی جماعت چائے میں موجود تھی جن میں مولوی یعقوب صاحب کاوی بھی تھے۔ میں نے ان لوگوں کو تم سے ملنے کی بہت تاکید کردی، مولوی یعقوب نے کہا کہ میری روانگی کے وقت تم ان سے ملنے بھی گئے تھے۔ میں نے مولوی یعقوب کو نہیں پہچانا اور چونکہ انہوں نے پہلے لکھا تھا کہ میں دس پندرہ دن تیرے پاس ٹھہروں گا اور یہ جماعت کل آئی تھی اور واپس آج جارہی تھی اس لئے مجھے اس کا واہمہ بھی نہ ہوا کہ یہ وہی مولوی یعقوب ڈیوز بری والے ہیں۔

تم نے اس خط میں مشین کے متعلق تحریر فرمایا اس کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ وہ عزیز عبد الحفیظ کی معرفت پہونچ گئی، مگر میرے پیارے تو اب تک مجھ سے واقف ہی نہیں ہوا۔ زیب وزینت کی چیزوں سے مجھے بڑی وحشت ہے، ضرورت کی مجبوری کی چیزیں مجھے پسند ہیں۔ مولٰینا عبد الرحیم صاحب نے بھی ازراہِ شفقت ایک سویٹر بھیجا۔ میں نے ان کو لکھا کہ یا تو میری طرف سے یوسف کو بھیج دو ورنہ میں یہاں کسی اور کو دے دوں گا۔ اس لئے کہ میرے پاس استعمال کے دو سویٹر پہلے سے موجود ہیں۔ حجاز میں بھی پانچ چھ سویٹر ملے تھے، میں ان کو وہیں تقسیم کرکے آیا۔ بہرحال میرے لئے تو تمہارا ہدیہ موجبِ مسرت ہے ہی۔

گھر کے خریدنے سے بہت ہی مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ بہت مبارک کرے،تمہیں ،تمہارے اہل وعیال کو اس میں برکت کے ساتھ رہنا نصیب فرماوے۔خدا تعالیٰ کرے کہ مکان میں جو مشینیں ہیں وہ جلدی جلدی فروخت ہوجاویں تاکہ مکان کی قیمت جلد ادا ہوجاوے۔تمہارے پاس جو گمنام خط آگ لگانے کے متعلق آیا,اللہ تعالیٰ ہی اس سے محفوظ فرماوے۔خود بھی اور اپنے احباب کو بھی[تاکید کریں کہ] اللهم انا نجعلك فی نحورهم ونعوذبك من شرورهم کاورد اہتمام سے رکھیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہاری برکت سے نوجوان طبقہ پہلے عیاشی میں گذارتا تھا اب مسجد میں گذارتے ہیں۔اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔ان نوجوانوں کو حکایاتِ صحابہ اور فضائل صدقات حصہ دوم ضرور سناویں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری شرور سے حفاظت فرماوے، ہرنوع کی مدد فرماوے،تمہاری اہلیہ کی بیماری سے بہت ہی قلق رنج وفکر رہتا ہے،اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔میرا خیال یہ ہے کہ اس کیلئے یونانی قوت کی دوائیں،خمیرہ وغیرہ زیادہ مناسب رہے گا بشرطیکہ مقامی طبیب اس کی تجویز کرے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ خسر صاحب تبلیغ میں لگے ہیں، اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔اس سے قلق ہوا کہ عزیز محمد سلمہ کا رشتہ تکمیل کو نہیں پہونچا۔اللہ جل شانہ اس کے لئے جہاں دارین میں خیر ہو وہاں جلد از جلد تکمیل کو پہونچاوے۔چند خطوط پہلے لفافہ میں بھی لکھ چکا ہوں، چند اس میں لکھتا ہوں:

ا:محمد حنیف،ڈیوز بری:

’آپ کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ آپ بھی ایران کی جماعت میں تھے جس کو حادثہ پیش آیا،اس جماعت کیلئے یہ ناکارہ بہت ہی اہتمام سے دعائیں کرتا رہا۔اس کے حالات اولاً عزیزم مولوی یوسف کے خطوط سے اس کے بعد ان لوگوں کے خطوط سے جو ایران میں رہ

گئے تھے، ان سے معلوم ہوا۔ بیعت کا ارادہ تو بہت مبارک ہے لیکن آپ کا یہاں آنا بھی مشکل اور اس ناکارہ کا وہاں آنا بھی، اس لئے آسان صورت یہ ہے کہ عزیز یوسف متالا کو کہیں کہ وہ میری طرف سے نیابۃً بیعت کرلیں کہ وہ میری ہی بیعت ہے اور معمولات کا پرچہ لے لیں۔

جیسا کہ میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں جو جناب یونس صاحب کے لفافہ میں گیا تھا کہ ہر کارڈ پر یہ مضمون لکھ دیا کریں کہ تمہارا خط پہونچا جس میں جواب کیلئے کچھ نہیں تھا، اگر جواب مطلوب تھا تو جواب کے لئے شلنگ وغیرہ ہونا چاہئے تھا۔ تمہارے رفع انتظار کے لئے عزیزم مولوی یوسف کو تکلیف دیتا ہوں کہ وہ یہ مضمون کارڈ پر لکھ کر تمہیں بھیج دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہت ہی زیادہ جزائے خیر عطا فرماوے۔

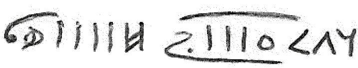
تم نے جو صورت لکھی ہے وہ بہت زیادہ قابلِ احتیاط ہے ایسا نہ ہو کہ اس سے کوئی فساد کی صورت پیدا ہو جاوے کہ اجنبی ملک، بلکہ ملک ان کا ہے، یہ بھی ضروری ہے کہ تم اس میں علی الاعلان سامنے نہ ہو کہ اس سے تمہارے ارشاد و افادیت میں نقصان کا اندیشہ ہے، میری تو تمنا یہ ہے کہ تم ایک مرشد کی حیثیت سے ان لوگوں کے سامنے آؤ نہ کہ فریق کی حیثیت سے۔

۲: رشید احمد بن مولانا عبدالشافی بھام، لیسٹر:

'تمہارے حالات سے مسرت ہوئی اور معمولات کی پابندی سے اور بھی زیادہ مسرت۔ **ذکر جہری ضرور شروع کریں، بشرطیکہ دو چیزوں کی رعایت ہو، ایک یہ کہ آپ کے دماغ میں اس کا تحمل ہو، دوسرا یہ کہ آپ کے اوقات میں بھی گنجائش ہو۔ ذکر جہری شروع نہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں لیکن شروع کرنے کے بعد چھوڑنا بے برکتی کا سبب ہوتا ہے۔ اس کا لحاظ ضروری ہے** اگر دونوں شرطیں موجود ہوں تو عزیزم مولوی یوسف سلمہ سے کہیں کہ وہ آپ کو ذکر جہری کا طریقہ بتلا دیں اور ذکر کا پرچہ بھی لے لیں تا کہ آپ کو یاد رہے۔ آپ کے

والد کے حادثۂ انتقال سے قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماوے، پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرماوے، جانے والے کے ساتھ حسن سلوک یہی ہے کہ اس کو جانی مالی ایصالِ ثواب سے یاد رکھیں۔' عزیز یوسف اس مضمون کو اور وضاحت سے لکھ دیں۔ ایصالِ ثواب کی ترغیبات بھی لکھ دیں۔

عزیز یوسف تمہیں میرا تعویذ تو یاد ہوگا:



وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا ومولٰينا محمد وآله وصحبه وبارك وسلم

اوپر کے حروف اور نیچے کے درود کے درمیان میں یاشافی امراض کیلئے اور یانصیر، یا رزاق کاروبار کے لئے لکھ کر ان کو دے دیں۔ ان صاحب نے چھ عدد تعویذ بیماری کے لئے اور ایک کاروبار کیلئے منگائے ہیں۔ نیز عبدالرحیم کے پاس سے کچھ تعویذات جو میرے معمول ہیں اور اس کو مجھ سے زیادہ یاد ہیں منگالیں, اور لوگوں کو وہی لکھ کر دیا کریں، تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں۔ البتہ جنات کی تسخیر کا کوئی عمل بالکل نہ کریں, ان کے لئے آیۃ الکرسی کا عمل بہت مناسب ہے جو اس خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں، اس کی بھی نقلیں کر کے اپنے پاس رکھ لیں، یہ عمل جنات اور سحر کے لئے خاص طور سے مفید ہے مگر باوضو لکھیں، بے وضو ہرگز نہیں, اور تعویذوں میں بھی اس کا لحاظ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاک [نام] اور قرآن پاک یا احادیث شریفہ کی دعا لکھیں، تعویذ کی کتابوں سے ایسی چیز نہ لکھیں جس کے معنیٰ معلوم نہیں۔

نیز بعض تعویذوں میں اللہ تعالیٰ کا کوئی نام یا کوئی مبارک نام لکھ کر اس کو جوتوں سے مارا جاتا ہے، اس سے بہت احتراز کریں, بے ادبی کی کوئی چیز ہرگز نہ ہو اور جنات کے لئے کوئی عمل ہرگز نہ کریں بجز آیۃ الکرسی کے عمل کے۔ آیۃ الکرسی کی نقلوں کا مکانوں کے دروازے پر چسپاں کرنا بھی بہت مفید ہے۔

ایک خاص عمل:

صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد اور سوتے وقت بسم اللہ سمیت الحمد شریف، آیۃ الکرسی ،قل اعوذ برب الفلق ،قل اعوذ برب الناس تین تین مرتبہ، اول وآخر درود شریف تین تین مرتبہ، مریض خود پڑھے تو بہتر ہے ورنہ اور کوئی پڑھ کر اس پر اس طرح دم کریں کہ لب کا کچھ حصہ اس پر گرے۔ نیز ایک بوتل میں پانی بھر کر رکھیں، جب پڑھا کریں تو اسپر بھی دم کر دیا کریں، اس میں سے ایک گھونٹ نہار منہ مریض کو پلایا کریں، جب بوتل آدھی رہ جاوے تو نئے پانی سے پر کرلیں۔

یہ عمل جنات اور سحر کے لئے تو بہت مجرب ہے اور ایسے امراض کے لئے بھی جس میں دورہ وغیرہ کی شکایت ہو اور یہ پتہ نہ چلے کہ کہ یہ دورہ بیماری کا ہے یا سحر کا یا جنات کا, اگر کسی خاص اہم کے اوپر تم خود دم کرو تو زیادہ اچھا ہے اور میری رائے یہ ہے کہ تم اپنی اہلیہ پر بھی ضرور دم کر دیا کرو ورنہ اس سے بھی یہ کہہ دینا کہ وہ خود پڑھ لیا کریں اور اسی طرح جس کو عمل بتلانا ہو اس کو بھی نقل کر کے دے دیں۔

۳۳:سلیمان آدم، ڈیوزبری:

'تمہارے دو بھائیوں کے ویزا کیلئے یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ مدد فرماوے۔اس کے لئے پانچ تسبیح درود شریف کی باوضو قبلہ رو کو بیٹھ کر پڑھنا مفید ہے اور جب ویزا لینے جاؤ اس وقت بھی آہستہ آہستہ درود شریف پڑھتے رہو اور دور سے حاکم کی طرف منہ

کر کے پھونک مار دو۔ بمبئی سے تمہاری والدہ اور دونوں چچیوں نے سلام لکھا ہے ان کو بھی میرا سلام لکھ دو اور یہ کہ ان کے لئے بھی میں دعا کرتا ہوں اور ان کو بھی عزیز یوسف درود شریف کی تاکید زوردار الفاظ میں لکھ دیں اور ہر خط میں لکھ دیا کریں کہ مکارہ سے حفاظت مقاصد کی کامیابی کیلئے بہت مفید و مجرب ہے'۔

۴: ایم۔متین (پاکستانی) ڈیوز بری:

اس خط میں یہ نہ لکھیں کہ جواب مطلوب تھا تو شیلنگ ہونا چاہئے۔

'تمہارا محبت نامہ ڈیوز بری سے پہونچا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے وہاں کا سفر آسان کر دیا۔ تم نے کراچی سے لنڈن تک کی تفصیلات لکھیں، اس سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔

یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے وہاں کی ایمان سوز حرکات سے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو محفوظ رکھے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے، اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے تمہیں اور تمہارے سب ساتھیوں کو ہر نوع کے مکارہ سے محفوظ رکھے۔ کراچی خط لکھیں تو عزیزان زبیر، شاہد کو بھی میرا اسلام لکھیں۔ یہ ناکارہ ان کے لئے دعا کرتا ہے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ فضائل کی کتابیں وہاں اہتمام سے سنا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ استقامت و ترقیات سے نوازے۔ تمہارے بھانجے اور دوسرے اعزہ جو اس ملک میں آباد ہیں ان کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔

وہاں بولٹن میں میرے ایک مخلص دوست مولوی یوسف (اس جگہ اپنا پتہ لکھ دیں) جن کا پتہ اوپر لکھوا دیا ہے موجود ہیں، **آپ کے اوقات میں گنجائش ہو تو ان سے بھی ضرور ملیں** ممکن ہے کہ کسی اجتماع میں وہ بھی مل جاویں کہ اکثر اجتماعات میں ان کی شرکت ہوتی

ہے۔ اپنے **اعزہ بھانجے وغیرہ جو مستقل وہاں رہنے والے ہیں ان کو تو ضرور تاکید کر دیں کہ وہ عزیز قاری یوسف سلمہ سے ضرور ملتے رہیں**۔ حافظ پٹیل صاحب تو آج کل رائے ونڈ آئے ہوئے ہیں، ان کا پیام سلام آتا رہتا ہے‘۔

۵: اسماعیل سلیمان اسوات، ڈیوزبری:

’آپ کے صاحبزادہ کی شادی کی خبر سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے باحسن وجوہ اس مبارک تقریب کو تکمیل تک پہونچاوے اور زوجین میں محبت عطا فرما کر اولادِ صالحہ عطا فرماوے۔ میری طرف سے خدیجہ سلیمان اسوات ۔۔۔ اسماعیل اسوات کو بھی مبارکباد پیش کریں۔ یہ ناکارہ ان سب کیلئے بھی دعا کرتا ہے‘۔

۶: وائی۔ پانڈور، ڈیوزبری:

اس خط میں یہ عبارت نہ لکھیں کہ اگر جواب مطلوب تھا شیلنگ بھیجنے چاہئے تھے، اس لئے کہ ان صاحب نے اس ناکارہ کی طرف سے قربانی کی تھی اور ہدیہ بھی بھیجا تھا، اور تمہاری زوردار دعوت بھی کر چکے ہیں۔ ایسی صورت میں ان سے محصول کا مطالبہ مناسب نہیں، اگر چہ مجھے تو یاد نہیں مولوی احمد کہتے ہیں۔

’آپ کا عنایت نامہ بہت دن میں پہونچا تھا، لیکن یہ ناکارہ ۸/ مارچ کو آنکھ بنوانے کے لئے علی گڑھ چلا گیا تھا۔ ۲۶ مارچ کو واپسی ہوئی۔ واپسی پر آپ کا محبت نامہ ملا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ معمولات کی پابندی کرتے ہیں، بہت مبارک ہے۔ **معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے**، اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی کہ عزیز یوسف سلمہ سے آپ کے خصوصی تعلقات ہیں، آپ ان کے ہاں جاتے ہیں اور وہ آپ کے یہاں آتے ہیں۔ ان سے ضرور ملتے رہا کریں اور کبھی کبھی ان کے یہاں بھی جایا کریں۔

آپ نے اس ناکارہ کی [طرف سے] قربانی کی، اللہ تعالیٰ ہی اس کا بہترین بدلہ

عطا فرماوے۔ اس کے متعلق آپ دوسرے خط میں لکھ چکے ہیں، جس کا جواب بذریعہ رجسٹری دو تین دن ہوا بھیج چکا ہوں۔ آپ کا یہ خط چونکہ غیر جوابی تھا، اور میری غیبت میں آیا تھا اس لئے غیبت کی ڈاک میں رکھا رہا۔ اسی وقت کاتب نے مجھے سنایا۔ جن خطوط میں جواب کیلئے کچھ ہوتا ہے وہ اہتمام کی وجہ سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے جواب کی عجلت ہوتی ہے اور جن میں کچھ نہیں ہوتا وہ اطمینان سے جواب کیلئے رکھے رہتے ہیں۔ اگر اس وقت بھی یہ خط مل جاتا تو اس کے ساتھ جواب چلا جاتا۔

یہ ناکارہ آپ کی اولاد کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے ان سب کو علم نافع [عطا فرمائے] اور دیندار بناوے، اپنی رضا و محبت عطا فرماوے۔

درود شریف کی کثرت بلالحاظ واستعداد مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کے لئے بہت مفید ہے۔ خود بھی اہتمام کریں اور اعزہ سے بھی تاکید کریں۔ آپ کے لئے ان سب کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں‘۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۶/اپریل ۷۰ء، ۹/صفر ۹۰ھ

احمد کی طرف سے بھی سلام و درخواست دعا

194

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰؍صفر ۹۰ھ [۱۶؍اپریل ۷۰ء]

کسے بشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم

عزیز گرامی قدر و منزلت المعتمر قاری محمد یوسف سلمہ، بعد سلام مسنون، کئی خطوط لکھ چکا ہوں، خبر نہیں کوئی آپ تک پہونچا بھی یا نہیں۔ آخری خط ۷؍اپریل کو [لکھا] جس میں تمہارے لئے جو کتابیں بمبئی بھیجیں ان کی فہرست تھی، اس سے پہلے ۱۲ مارچ کو علی گڑھ سے تمہارے مسجد کے ہنگامہ کے سلسلہ میں مستقل ایرلیٹر لکھا تھا اور ان دونوں کے درمیان گفتہ آید درحدیثِ دیگرم، دوسروں کے خطوط میں نہ معلوم کتنے خط لکھوا چکا ہوں، جن کی تاریخیں تو یقیناً معلوم ہیں مگر تلاش میں بڑی دیر لگے گی اور جب تم نے ۱۲ مارچ کے مستقل ایرلیٹر کا جواب ۱۳؍اپریل تک نہیں لکھا تو درمیانی خطوط جو دوسروں کے واسطے سے تھے [کے] جواب کی امید بیکار۔ تمہیں ضروری مشاغل سے فضول کاموں کیلیئے وقت بھی کہاں ملتا ہوگا۔

اس وقت ضروری امر یہ ہے کہ جناب محمد یونس صاحب کا خط ملا، جس سے معلوم ہوا کہ تمہاری تحریک سے انہوں نے خط لکھا ہے، تمہیں میرے اعذار مجبوریاں معلوم ہیں۔ تمہیں اجازت صرف اسی واسطے دی گئی تھی کہ لندن کے خطوط کی آمد ورفت اور جوابات میں دقت ہوتی ہے تم ان کو وہیں نمٹا دیا کرو۔ براہ راست اپنے سے بیعت کرو تو زیادہ اچھا ہے اور جو اس پر راضی نہ ہوں تو میری طرف سے نیابۃً کرلیا کرو اور یہ مضمون ان کو دکھلا دیا کرو اور جو اس پر بھی راضی نہ ہو اس کو خط سے بیعت کا طریقہ اچھی طرح سمجھا دیا کرو اور معمولات کا پرچہ دے دیا کرو اور اس کو کہہ دیا کرو کہ سب پر عمل کر کے ایک ایرلیٹر سے مجھ کو اطلاع کرے۔

جواب کی اگر ضرورت ہوتو اسمیں شلنگ رکھیں ورنہ ضرورت نہیں۔

اس کی پشت پر محمد اعظم صاحب کا مضمون بھی ملا جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے اس سے پہلے مجھے بیعت کے لئے خط لکھا تھا مجھے ان کا خط یاد نہیں، اور لندن کی ڈاک میں بھی تلاش کرایا اس میں بھی نہیں ملا۔ ان [کے معاملے میں] بھی مندرجۂ بالا ہر سہ امور میں سے کسی ایک پر عمل کرلو۔ اس خط کے ساتھ ایک ذکر کا پرچہ بھی بھیج رہا ہوں اول تو تمہارے پاس پہلے سے بھی موجود ہوگا ورنہ اس کی بیس پچیس نقلیں خود کر کے رکھ لو، ورنہ ٹائپ کر کے رکھ لو، ہر ذاکر کو دے دیا کرو۔

لندن کے متعدد خطوط جمع ہیں جن میں جواب کیلئے کچھ نہیں ان کے مختصر جواب لکھواتا ہوں، ایک ایک کارڈ پر جب سہولت ہو لکھ دو۔ ہر خط کے شروع میں یہ عبارت ضرور لکھ دینا کہ تمہارا خط پہونچا جس میں جواب کیلئے کچھ نہیں تھا، اگر جواب مطلوب تھا تو اس کے لئے شلنگ وغیرہ کچھ بھیجنا چاہئے تھا، تمہارے رفع انتظار کے لئے عزیز یوسف کے خط پر جواب لکھواتا ہوں کہ وہ ایک کارڈ پر نقل کر کے بھیج دیں۔ یہ مضمون ہر کارڈ پر لکھ دیں۔

ا: ابراہیم۔ اے۔ بسم اللہ، ڈیوزبری:

’تمہارے دو خط یکے بعد دیگرے مرسلہ ۱۰ مارچ اور ۲۸ مارچ پہونچے۔ پہلے خط کے وقت میں یہ ناکارہ آنکھ بنوانے کے لئے علی گڑھ گیا تھا اول خط گجراتی میں لکھا تھا، میں گجراتی نہیں جانتا، ایک مخلص نے سنایا، جس کا خلاصہ سنا۔ جو مجھے بتایا گیا کہ تمہارے خسر اور ان کی اہلیہ کے تعلقات اچھے نہیں ہیں، یہ ناکارہ ان کے لئے دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ زوجین میں محبت عطا فرماوے۔ ہر کھانے پینے کی چیز پر لو انفقت ما فی الارض جمیعا ... الخ (پوری آیت مولوی یوسف لکھ دیں) پڑھ کر دم کر کے کھلا دیں، مشترکہ کھانے پر لکھ دیں اور سب کھاویں تب بھی مضائقہ نہیں۔ عزیز یوسف میرے خطوط سناتے

ہیں، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔تمہارے یہاں مسجد و مدرسہ کے لئے [یہ ناکارہ] دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔ یہ اول خط کا مضمون تھا۔ دوسرے خط میں آپریشن کے متعلق دعائیں لکھیں، اللہ تعالیٰ قبول فرماوے، جزائے خیر عطا فرماوے، ابھی تک صاف نظر نہیں آتا۔ دو ماہ کے بعد لوگ کہتے ہیں کہ عینک کے بعد آوے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے یہاں علوم کا سلسلہ بہتر سے بہتر قائم فرماوے، دارالعلوم قائم فرماوے۔ مولوی یعقوب صاحب اور عزیزی مولوی یوسف دونوں سے اہتمام سے کثرت سے ملتے رہا کریں، ان دوستوں کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے۔ ڈیوزبری میں مسجد کے لئے بھی دعا کرتا ہوں ۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ کے یہاں دینی ماحول اچھا ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے تمہارے اہل و عیال کے لئے دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنی مرضیات پر زیادہ سے زیادہ چلاوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔ اگر چہ تم نے دوسرے خط میں لکھا کہ جواب کے لئے کچھ نہیں، لیکن تمہارے دینی جذبہ سے مسرت ہوئی۔ اس لئے عزیز یوسف کو تکلیف دے رہا ہوں کہ وہ میرے اس خط کا مضمون کارڈ پر لکھ کر تمہیں بھیجدیں‘‘۔

نمبر۲: حافظ پٹیل کے خط کا جواب مستقل پرچہ میں لکھوا رہا ہوں، اس کو ایک لفافہ میں بند کر کے اپنے خط کے ساتھ بھیج دیں۔ اس میں یہ نہ لکھیں کہ جواب کے لئے شلنگ اگر جواب مطلوب تھا تو رکھتے ,یہ مضمون میں نے خود لکھوادیا۔ یہاں تک لکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ حافظ پٹیل تو آج کل رائے ونڈ ہیں، اس لئے ان کے نام کا پرچہ بجائے اس لفافہ کے رائے ونڈ بھیج رہا ہوں۔ تم نے جو ان کے ہاتھ مشین بھیجی تھی وہ انہوں نے رائے ونڈ سے عزیزم الحاج عبدالحفیظ مکی کے ہاتھ گذشتہ کل بھیج دی۔

عزیز موصوف کا نام امریکہ کی جماعت میں لکھا گیا تھا، اس لئے یہ رائے ونڈ آیا

تھا اور امریکی جماعت سے قبل چند روز اس نے میرے پاس قیام کی شرط لگالی تھی۔اس کا ارادہ اور وعدہ تو ۱۵ دن یہاں قیام کا تھا مگر راستے میں اتفاقیہ دیرلگتی ہے، اسلئے وہ پرسوں شام یہاں آئے تھے اور تمہاری مرسلہ مشین بھی حافظ پٹیل نے رائے ونڈ سے ان کے حوالے کردی تھی۔تمہارے عطیہ کا بہت بہت شکریہ مگر میرے کارآمد نہیں ہے۔اس لئے کہ بجز اس کے کہ قاشیں ککڑی کی بہت خوبصورت بن جاتی ہیں، یا ٹوس بہت باریک کترے جاتے ہیں، یہ دونوں چیزیں بغیر دانت والوں کیلئے کچھ مفید نہیں۔

پہلی مشین مدینہ سے کسی نے بھیجی تھی وہ غالباً تم نے بھی دیکھی تھی، وہ ہر چیز کو پیس دیتی ہے جو بغیر دانت والوں کیلئے مفید ہوتی ہے۔بہر حال تمہارا عطیہ ہے، سرآنکھوں پر، مگر *اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں کہ کوئی چیز بھیجا کریں تو ضرورت کی اور کارآمد، محض زینت اور شر کی چیزوں کی میرے یہاں قدر نہیں، بےکار ضائع ہوتی ہیں یا کسی کو [دے] دی جاتی ہیں۔*

تمہارے مولوی احمد ادا گودھروی مع اپنے ایک رفیق کے کئی دن ہوئے آئے تھے، تمہاری وجہ سے ان کی خاطریں کرنے کو تو میرا بہت جی چاہتا رہا مگر اپنی آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے خاص اہتمام زیادہ نہ کرسکا۔البتہ ان کی خاطر کے لئے تم بہت یاد آئے کہ پہلی دفعہ ان کی آمد میں پر تم نے بہت زور سے ان کی خاطریں کی تھیں، وہ کل صبح نظام الدین گئے ہیں، اسلئے کہ نظام الدین میں گجراتی حضرات تقریباً ۳۰۰ جمع ہیں، جن میں بمبئی کے بھی بہت سے لوگ ہیں، یہ سب اس لئے آئے ہیں کہ مولانا انعام الحسن صاحب ایک طویل دورہ گجرات کا کریں۔اس کیلئے نظام بنانے کے لئے آئے ہیں۔جمعرات، جمعہ، [ہفتہ] تین دن ان سب کا نظام الدین میں قیام ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۰؍صفر ۹۰ھ، اپریل ۷۰ء

اپنی اہلیہ کو خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں, مجھے اس کی صحت کی طرف سے بہت فکر رہتا ہے, اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے، اس کی خیریت سے خاص طور سے اطلاع کریں۔ میری طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں۔

فقط والسلام

﴿195﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵؍صفر ۹۰ھ [۲۱؍اپریل ۱۹۷۰ء]

باسمہ تعالیٰ

مکرم محترم مصدر تواضع وتقویٰ جناب مولانا الحاج حافظ قاری یوسف صاحب زادت معالیکم، بعد سلام مسنون، نہایت شدید انتظار میں گرامی نامہ متضمن بہ مژدہ بخیر رسی پہونچ کر موجبِ مسرات ہوا۔ کئی دن سے تمہاری بخیر رسی کا ہر وقت خیال لگا رہتا تھا، راستہ کی تفصیل سے اور راستہ کی راحتوں سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ طیارہ والوں نے زائد وزن پر کوئی محصول نہیں لیا۔ یہ میری برکت نہیں تھی، تمہاری ہی برکت تھی۔ اللہ جل شانہ یہاں کے آداب کی توفیق اس سیہ کار کو بھی عطا فرماوے اور میرے سب دوستوں کو بھی۔

تم نے لکھا کہ تمہاری طرح سے اور بھائی یوسف اور عبدالقدیر کی طرح سے کوئی شفقت سے کھلانے والا نہیں تھا۔ جہاں تک میری اور بھائی یوسف صاحب کی شفقتوں کا تعلق ہے اس کا تو ردعمل یہاں خوب دیکھ لیا۔ البتہ الحاج عبدالقدیر کی شفقتیں یقیناً مشکور تھیں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ نمازیں جہاز میں پڑھنی نہ پڑیں۔ تم نے اچھا کیا کہ

حافظ پٹیل صاحب کے اصرار پر سب حضرات اکٹھے چلے گئے۔ یہ بھی تم نے بہت اچھا کیا کہ بجائے بولٹن کے خسر کے یہاں گئے۔

۲۲ سالہ انگریز کے مسلمان ہونے کی خبر سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ ہی استقامت عطا فرماوے اور تمہاری برکت سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مشرف بہ اسلام فرماوے۔ لنڈن پہونچ کر تمہاری پیچش کی خبر سے قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت وعافیت کے ساتھ فیوض وبرکات کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے، اور لوگوں کو تم سے علمی وروحانی فیض نصیب فرماوے۔ اپنی اہلیہ محترمہ اور اس کے والدین اور عزیز محمد سب سے سلام مسنون، نیز مولوی ہاشم سے بھی۔ یہ ناکارہ ان سب کے لئے دل سے دعا کرتا رہتا ہے اور روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہے۔

بچی کی بیماری کی خبر سے بھی بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت وقوت کے ساتھ تادیر اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچاویں۔ ایک تعویذ یا شافی یا حفیظ لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔ میں ایک رجسٹری ۸ اپریل کو تمہارے نام جدہ سے کر چکا ہوں۔ جس میں دو رجسٹریاں عزیز عبدالرحیم کی، اور ایک پرچہ عزیز شاہد کا بھیجا ہے۔ امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔

تمہاری یاد تو تمہارے جانے کے بعد سے آتی ہی رہی اور آنی ہی چاہئے ؎

بھلانا میں نے گو چاہا مگر بے اختیار آئی

لیکن مکہ مکرمہ سے آنے کے بعد سے تم خاص طور سے یاد آئے، جس کی وجہ یہ پیش آئی کہ پرسوں عصر کے بعد مولانا انعام الحسن صاحب نے ایک لڑکے کا تعارف کرایا جس کو میں نے تو نہیں پہچانا تھا، انہوں نے بتلایا کہ یہ حاجی عبدالعزیز ساعتی کا لڑکا ہے۔ مجھے نظر بھی کم آتا ہے اور ابھی تعارف بھی زیادہ نہیں ہوا۔ مصافحہ پر پہچانا۔ معلوم ہوا کہ وہ ایک دن پہلے سے آیا

ہے, میں یہ سمجھا کہ صوفی اقبال کے نہ ہونے کی وجہ سے چلا آیا ہوگا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی ہمشیرہ کی شادی ہے۔

اس کے بعد سے اس شادی کے مناظر میں تم اکثر یاد آتے رہے۔کل بعد عصر مدرسہ صولتیہ کی مسجد میں مولینا انعام الحسن صاحب کی عبارت سے نکاح ہوا اور رات عشاء کے بعد بہت زوردار دعوت ہوئی، جس میں تقریباً ایک ہزار آدمی تھے جس میں علاوہ کھانے کے سموسے اور ترنبا (شامی مٹھائی) تھی۔عزیز مولوی اسعد بھی کل مدینہ طیبہ سے واپس آگئے تھے، میں نے ان کو بھی کل دعوت دے دی۔

جب خاوند کے حالات کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ لیاقت ان کا نام ہے اور ۱۸ر برس سے لنڈن میں اپنے والد کے ساتھ رہتا ہے۔اس وقت اور بھی تم خاص طور سے یاد آئے۔ میں ان سے اور ان کے والد سے خاص طور سے تم سے ملاقات کے واسطے اصرار بھی کر چکا ہوں اور صاحبزادے سے زیادہ زور سے ان کے والد نے میری درخواست کو لبیک کہا,اور بڑے اہتمام سے تم سے ملتے رہنے کو کہا۔ میں نے تمہارا پتہ لکھوا کر ان کو دے دیا۔ خیال تھا کہ ان کا پتہ بھی تمہیں لکھوں مگر مجھے دولہا سے یہ کہتے ہوئے شرم آئی کہ تم اپنے ہاتھ سے لکھو اور مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر کسی دوسرے کے ہاتھ سے لکھوا کر بھیجا گیا تو تم اپنی توہین سمجھ کر ازراہ تواضع جاپک نہ کردو,لیکن اس شادی میں تم مجھے کثرت سے یاد آئے۔اس لئے کہ جتنی مسرت تمہیں ہوتی، ہم اجنبی لوگوں کو کیا مسرت ہوسکتی ہے۔

یہ تو میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ یہ ناکارہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے یہاں پھر نہ رہ سکا۔ یہ تو بہت لمبا قصہ ہے۔ بہر حال ان حضرات کی روانگی کے بعد سے اس ناکارہ کا ارادہ مدینہ پاک کا ہو رہا ہے۔عزیزان بھی میرے ساتھ ہوں گے، وہاں سے ۲۰ر مئی کے بعد واپسی کا ارادہ ہے اور یہاں پہونچنے کے بعد جو جہاز کی ترتیب قائم ہے۔لوگوں کا خیال تو یہ ہے کہ

حالات اس وقت تک درست ہو جاویں گے اور ایک دن رستہ میں مل جاوے گا۔ مگر ابھی تک تو حالات کچھ زیادہ ہی خراب ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

دولہا کی دکان کا پتہ یہ ہے: [پتہ درج ہے]، گھر کا پتہ یہ ہے: [پتہ درج ہے]۔ مگر یہ پتہ نہ تو دولہا کا لکھا ہوا ہے، نہ اس کی ساری خدائی کا، صوفی اقبال غریب کا لکھا ہوا ہے۔ خدا کرے کہ تم تواضع میں سارے خط کو چاک نہ کر دو۔ میں غریب علوشان سے ڈرنے بہت لگا [ہوں]۔ اس لئے کہ میں نے خود بھی بہت کچھ بھگت لیا اور بہت کچھ سن بھی لیا۔ یہ میں پہلے خط میں بھی لکھ چکا ہوں کہ آپ خط کا ارادہ نہ فرماویں اور جی میرا بھی یہی چاہے مگر مجھے تو امید نہیں کہ میں اپنے جی چاہنے کو پورا بھی کر سکوں۔

یہ میں غالباً پہلے بھی لکھوا چکا ہوں اور اس میں بھی لکھوا چکا ہوں کہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے جانا ہی طے ہوا ہے۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں، بچی کو میری طرف سے پیار کر لیں، فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۵ر صفر ۹۰ھ

﴿196﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: صفر ۹۰ھ [اپریل رمئی ۷۰ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری محمد یوسف سلمہ، بعد سلام مسنون، اس وقت محبت نامہ پہونچا۔ تم نے جتنے زور و شور سے اپنی صفائی پیش کی اللہ کرے کہ ساری صحیح ہو اور اب تک اگر اتنی صفائی صحیح نہ ہو تو خدا کرے آئندہ کو ہو جائے۔ [میں نے] تمہارے خطوط کے

علاوہ آنے والوں سے بھی تمہارے حالات کی تحقیق کے ذیل میں اس طرح سے کہ ان کو محسوس نہ ہو اس کے متعلق احوال معلوم کئے، اتنی بے تعلقی تو مجھے اب تک معلوم نہیں ہوئی جتنی تم نے خط میں لکھی، بلکہ مولوی......صاحب نے تو میرا دل خوش کرنے کے واسطے تمہاری بہت سی تعریفوں کے ساتھ ایک فقرہ از خود میرے دریافت [کرنے] سے پہلے یوں کہا کہ جوانی کا جوش ہے، غصہ زیادہ ہے انشاء اللہ اس کی برکت سے جاتا رہے گا۔

انہوں نے تمہاری اس مشغولی کا ذکر از خود کیا اور جب میں نے ان سے کہا کہ میں تو کئی خطوط میں درخواست پیش کر چکا ہوں مگر ان کے یہاں ابھی شنوائی نہیں [ہوئی] تو انہوں نے کہا کہ میں اور حافظ ۔۔۔صاحب کئی دفعہ آپ کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں کہ یہ طرز آپ کی شان کے مناسب نہیں۔ بہر حال مجھے تو مرض ہے جب کوئی تمہارا واقف کسی جماعت میں ہوتا ہے تو ضروری کاموں کا حرج کر کے تمہارے حال کی تحقیق کرتا ہوں اور جب ایسے حال سنتا ہوں جو میرے ذوق کے موافق ہوں اور جس حیثیت سے میں تمہیں پیش کرنا چاہتا ہوں اس کے مناسب ہوں تو بے حد مسرت ہوتی ہے اور دل سے دعا بھی نکلتی ہے اور جو کوئی حال اس کے منافی سنتا ہوں تو طبیعت گر جاتی ہے۔

تم نے جو حالات مسجد کے واقعہ کے بعد لکھے اور یہ بھی لکھا کہ پولیس کو رپورٹ کی جاتی ہے اور پولیس نے کچھ نہیں کیا۔ آج کل تو ہمارے [ساتھ] سب جگہ یہی ہو رہا ہے، تمہارے یہاں تو اتنا بھی ہے کہ پولیس نے کچھ نہیں کیا اور یہاں تو پولیس مفسدین کی پوری حمایت کرتی ہے اور پھر گرفتاری بھی مسلمانوں کی ہوتی ہے۔ مجھے ان چیزوں سے جو تم نے مدافعت کو لکھیں بالکل خلاف نہیں بلکہ مناسب ہے، مجھے جو خلاف ہے وہ تمہارے نمایاں بن کر، فریق بن کر سامنے آنے سے ہے کہ اس سے رشد و ہدایت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

تم نے پہلے خطوط میں چونکہ اپنی شرکت علی الاعلان لکھی اور اس جماعت کے ساتھ آنا

جانا بھی لکھا اور اب تم بالکل اپنے آپ کو علیحدہ لکھتے ہو خدا کرے ایسا ہو۔ **مشورۂ خیر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ بہت مناسب ہے۔** لباس میں میری اتباع کی ضرورت نہیں، میرے پاس تو ایک کھدر کا کرتا بارہ برس تک ہر سردی میں مسلسل پہنتا رہا، مارچ میں دھو کر رکھتا تھا اور اکتوبر سے پہلے جمعہ کو پھر پہن لیتا تھا۔ اور بارہ برس تک پھٹا ہی نہیں۔ ایک صاحب نے زبردستی چھین لیا۔

مذہبی رہنما کی جب وہاں قدر بہت ہے تو اس سے بہت فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اللہ کرے کہ تمہاری مذہبیت سے وہاں کے عوام کو فائدہ ہوگا۔ بانی ہونے میں اور مشیر ہونے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بہت اچھا ہے، البتہ رونمائی نہیں ہونی چاہئے ,اور مشار بالبنان ہونے میں سخت اشکال ہے۔ آئندہ میں مشورہ سے توبہ کرنے کی ضرورت نہیں کہ مشورۃ الخیر بہت ضروری ہے کہ حدود سے آگے وہ لوگ نہ بڑھیں۔

مسجد اور مدرسہ سے علیحدہ ہونے کا خیال نہ کریں، اس کے متعلق پہلے کئی مرتبہ لکھوا چکا ہوں تم نے مسلمانوں کے ساتھ جس ہمدردی کا ذکر کیا وہ بہت مبارک ہے اصل ایمان ہے، اللہم زد فزد۔ مسلمانوں پر مظالم سن کر دل کا بے چین ہو جانا کمال اور اللہ مبارک کرے، اس میں اضافہ بھی کرے۔ **امت کے حال پر بیٹھ کر رونا بھی بہت زیادہ مبارک ہے، ضرور جتنا زیادہ اضافہ اس میں کر سکتے ہو ضرور کرو۔**

اخبار دیکھنا بہت اچھا [کیا] چھوڑ دیا کہ مجھے بھی تقسیم ہند کے بعد اس کا مرض بہت بڑھ گیا کہ نزول آب سے یہ جاتا رہا۔ تمہارا یہ کہنا کہ میری شرکت کا علم نہ عوام کو ہے نہ حکومت کو، حکومت کی تو خبر نہیں، عوام کو تو ہے جو مجھ تک بھی پہونچ رہا ہے۔ اہلیہ کی خیریت سے ضرور مطلع کرتے رہیں، اس کی خیریت اور فراغت کا شدت سے انتظار ہے۔ اس سے اور خالہ اور خالو سے اور عزیز محمد سے سلام مسنون۔

جس تازہ فتنے کا ذکر کیا اس سے بھی بہت فکر وقلق ہے، اللہ تعالیٰ ہی تمہارے

مسلمانوں کی حفاظت فرمائیں، معلوم نہیں عیسائیوں کے ملک میں ......کا تسلط کہاں سے ہوگیا ہے، اس کا بڑا قلق ہے۔ تم نے جو مکان خریدا ہے وہ پندرہ بیس سال ہی اس میں رہ سکتے ہیں۔ صفر ۹۰ھ

﴿197﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳؍صفر ۹۰ھ [۲۹؍اپریل ۷۰ء]

کسے بشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم

عزیزم مولوی حافظ قاری مولوی یوسف سلمہ، بعد سلام مسنون، آپ تک میرے خطوط پہونچیں یا نہ پہونچیں، آپ جواب لکھیں یا نہ لکھیں، مجھے تو خطوط لکھنا ہی ہیں، جی چاہتا تھا کہ ان دو ماہ کے خطوط کی فہرست لکھوں کہ میں نے کتنے لکھے اور آپ نے کوئی لکھا یا نہیں، مگر یہ سوچ کر چپ ہوگیا کہ مجھے تو تاریخوں کے تلاش اور لکھوانے میں آدھ گھنٹہ خرچ ہوجاوے گا اور آپ [کیلئے] بے کار۔ معلوم نہیں کہ پڑھنے کی بھی نوبت آوے گی یا نہیں، شب و روز کے مشاغل علیہ میں بے کار خطوط کا وقت کہاں مل سکے۔

اس وقت تو زیادہ ضرورت اس خط کی عزیز طارق سلمہ کے خط کی وجہ سے ہے، ان کا خط آیا رکھا ہے اور اس کا جواب آپ کے توسط سے لکھنا ہے۔ براہ راست بھی لکھوا دیتا مگر میری ایک فضول تمنا یہ بھی ہے کہ وہاں کی خط و کتابت تمہارے توسط سے ہو، تا کہ تم سب سے واقف رہو اور سب کے حالات تم تک پہونچتے رہیں اور ان لوگوں کا تعلق بھی تم سے براہ راست قائم ہوجاوے۔

خدا تعالیٰ کرے کہ اس ناکارہ کی تمنا پوری ہوجاوے، اگرچہ اب تک کا تجربہ تو یہ

ہے کہ جو چیز تمہاری سمجھ میں آجاتی ہے وہ تو تمہارے لئے بہت آسان ہو جاتی ہے اس کے اسباب بھی پیدا ہو جاتے ہیں لیکن جو سمجھ میں نہیں آتی اس میں کسی چھوٹے بڑے کا کہنا بے کار ہے، چاہے میں ہوں یا عزیز عبد الرحیم، تمہاری اہلیہ کی بیماری کا خاص طور سے فکر رہتا ہے کسی اور ہی سے اس کی خیریت کے دو لفظ لکھوا دیا کرو تو موجبِ طمانینت ہو، اہلیہ اور اس کے بھائی اور خالہ اور خالو سے سلام مسنون، فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی، ۲۳؍صفر ۹۰ھ

198

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳؍صفر ۹۰ھ [۲۹؍اپریل ۷۰ء]

عزیزم مولوی حافظ قاری یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، ایک پرچہ کل تمہیں لکھا تھا جو اس لفافہ میں ہے۔ رات عشاء کے دیر بعد حافظ پٹیل صاحب مع تین رفقاء کے پہونچے۔ صبح کی چائے میں ان سے ملاقات ہوئی اور چونکہ ظہر کے بعد انہوں نے جانا ضروری بتلایا اس لئے ایک ہی وقت میں ابتدائی وانتہائی ملاقات ومصافحہ ہو گیا۔ آنکھوں کی وجہ سے دھوپ میں نکلنے کی سختی سے ممانعت ہے۔ اس لئے ایک گھنٹہ صرف چائے کے اندر مہمانوں اور دوستوں سے ملاقات ہوتی ہے۔

اس کے بعد کچے گھر میں داخل ہو جاتا ہوں اور بارہ تک اندھیرے میں پڑا ہوا آنکھ بند کئے ہوئے ایک دو گھنٹہ ڈاک لکھواتا ہوں۔ پھر عزیزان عاقل وسلیمان آجاتے ہیں اور وہ میرا رسالہ حجۃ الوداع [جو] ۴۲ھ میں لکھا تھا مجھے سناتے ہیں اور حفظ اس میں اصلاحیں کراتا

ہوں کہ اب اس کی طباعت کا خیال ہوگیا۔ عصر سے مغرب تک مدرسہ قدیم کی مسجد میں اعتدال یا کوئی رسالہ سنتا ہوں جو شاہد سناتا ہے۔ اسی میں نئے آنے والوں سے ملاقات اور رات کے جانے والوں سے الوداع۔ مغرب کے بعد پھر داخل دفتر ہوجاتا ہوں اور مہمانوں میں سے تخلیہ والوں کو نمبر وار بلاتا رہتا ہوں۔ عشاء کی نماز بھی ظہر کی طرح سے اندر ہی ہوتی ہے۔

عشاء کے بعد کی مجلس بالکل بند ہے۔ البتہ صبح کی نماز مسجد میں ہوتی ہے۔ صبح کی نماز کے بعد ناظم صاحب کی عیادت کے لئے گاڑی میں جاتا ہوں کہ وہ شدید بیمار ۱۵/ مارچ سے ہیں۔ اب کچھ افاقہ کی صورت ہوگئی۔ میرے خطوط سے تمہارا بہت ہی حرج ہورہا ہے مگر کیا کروں مجبوراً لکھنا ہی پڑتا ہے۔ اہلیہ سے سلام مسنون، اس کی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۳/ صفر ۹۰ھ

﴿199﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶/ صفر ۹۰ھ [۲/ مئی ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون میں اپنے خطوط کے جواب کے لئے تمہیں تکلیف دینا ہرگز نہیں چاہتا کہ تمہارے مشاغل علیہ میں ان فضولیات کی گنجائش کہاں، مگر کاش مجھے یہ معلوم ہوجاتا کہ میرا کوئی خط تمہارے پاس پہونچتا ہے یا نہیں۔

حاجی یعقوب صاحب کو اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر عطا فرماوے ان کو میرے خطوں کا بہت ہی اہتمام ہوجاتا ہے جس سے مجھے بڑی ندامت ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ ہوا

کتابوں کی ایک بلٹی تمہارے پاس بھیجنے کو بھیجی تھی اور بذریعہ بنک اس کو وی پی کرنے کو لکھ دیا تھا اس لئے کہ اس وقت تک یہی معلوم ہوا تھا کہ یہ آسان طریقہ ہے مگر انہوں نے یہ لکھا کہ اس میں بہت زیادہ نقصان ہوگا اسکے بعد تم نے بھی مولوی عبدالرحیم کے ذریعہ سے یہی لکھا تھا کہ بنک کے ذریعہ سے ہرگز نہ بھیجی جاوے کہ اس میں نقصان ہے وہ تو خود بھی بنک سے بھیجنے کو انکار کر چکے تھے میں نے تمہارا خط احتیاطاً اسی دن ان کے پاس بھیج دیا تھا اور تمہیں اس کی اطلاع بھی کر دی تھی اس وقت سے وہ برابر کوشش میں تھے کہ بغیر وی پی سے کتابیں بھیجنے کی حکومت سے اجازت مل جاوے۔

انہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ لنڈن میں جلدیں بہت گراں بنتی ہیں اگر تو اجازت دے تو یہاں سے جلدیں بنوالی جائیں۔ میں نے لکھ دیا تھا کہ شوق سے بندھوا دیجئے۔ پرسوں ان کا خط آیا، اللہ تعالیٰ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے جس میں لکھا تھا کہ حکومت سے بغیر وی پی کتابیں بھیجنے کی اجازت مل گئی اور سب کتابوں کی جلدیں بھی بندھوا دی گئیں اور چونکہ محصول میں گنجائش تھی، بلٹی کے محصول میں فرق نہیں پڑتا تھا اس لئے انہوں نے بمبئی سے ان کتابوں کا اضافہ کر دیا:

تبلیغی نصاب (انگریزی):	۵ عدد
بہشتی زیور (دفتری):	۵ عدد
حیاۃ الصحابہؓ اردو، حصہ اول، دوم، سوم:	فی دو عدد
مسنون دعائیں:	۲۵ عدد
چھ باتیں:	۲۵ عدد
معمولات کے گجراتی پرچے:	۷۵ عدد

عزیز عبدالرحیم نے جو اعتدال کے نمبر ۳ کا ترجمہ 'درد اور دوا' کے نام سے شائع کیا

اس کے ۵۷ عدد، اور ۱۵ عدد اس ناکارہ کے کسی خط [کے] جو انہوں نے چھاپا تھا، ۳ عدد اسلامی کیلنڈر۔

ان سب کتابوں کا انہوں نے اضافہ کر دیا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مولوی یوسف متالا کے قیام گاہ سے لنڈن کی بندرگاہ ۲۵۰ میل دور ہے اور ان کے مکان کے قیام گاہ کے قریب ۲۵ میل پر لیور پول بہت قریب ہے ,اس لئے وہاں کی بلٹی کرا رہا ہوں تا کہ مولوی یوسف کو لندن سے منگانے میں دقت نہ ہو ,اور بلٹی اور اس کے متعلقہ جملہ کاغذات بذریعہ رجسٹری مولوی یوسف کے نام بھیج رہا ہوں امید ہے کہ اس خط کے ساتھ پہونچ گئے ہوں گے یا ایک دو روز میں پہونچ جاویں گے۔

خدا کرے کہ یہ سب کتابیں سہولت کے ساتھ پہونچ جاویں، تمہیں ان کے وصول کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ آپ مجھے خط لکھیں یا نہ لکھیں مگر تکلیف فرما کر حاجی یعقوب صاحب کو ضرور ان کتابوں کے پہونچنے کی رسید جلد از جلد لکھ دیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بھی تمہارے تساہل اور لاپروائی کا شکار ہوں۔ اور بمبئی کی کتابوں میں تمہارے لئے لامع جلد ثالث بھی ہدیۃً بھیجی ہے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ میری مرسلہ کتابوں میں تمہیں اختیار ہے جس طرح تمہارا جی چاہے تصرف کیجئے۔ فروخت کرو یا کسی کو مفت دو یا مراکز تبلیغ میں وقف کرو ,اور فروخت شدہ کی قیمت میں بھی تمہیں اختیار ہے اپنی مسجد کے کسی کام میں خرچ کرو یا اپنی ذات پر۔ یہاں بھیجنے کی ضرورت نہیں اگر بھیجنا ہی ضروری سمجھو تب بھی اپنے پاس محفوظ رکھو، ممکن ہے کہ رمضان بعد حجاز کا سفر ہو جاوے تو اس وقت کار آمد ہو جاوے گی۔ لیکن بمبئی کی کتابوں کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ فروخت نہ کی جاویں بلکہ تبلیغی مراکز میں حاجی یعقوب صاحب کی طرف سے وقف کر دی جاویں۔

میں نے ان کولکھا تھا کہ ان کتابوں کی قیمت نصیر کے حساب میں لگالیں تا کہ مجھے سہولت ہواوراس صورت میں وہ بھی میری ہوتیں مگرانہوں نے اس کوقبول نہیں کیا اور یہ لکھا کہ لنڈن کے تبلیغی مراکز میں ہماری بھی شرکت ہوجاوے اس لئے ان کی کتابوں میں احتیاط کی زیادہ ضرورت ہے ,وہ سب وقف ہوجاویں تو اچھا ہے۔

تمہاری اہلیہ کی بیماری کا مجھے بہت ہی فکراوراہتمام رہتا ہے، اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے اس کوصحت وقوت نصیب فرماوے، اولاد صالح عطا فرماوے۔آج کل عزیز عبد الرحیم کے یہاں سے آمدورفت کا سلسلہ بہت زور سے جاری ہے،تبلیغی جماعتیں وہاں سے نظام الدین آتی رہتی ہیں اوران کے ہاتھ پوریاں، خربوزے وغیرہ ہدایا بھی پہونچتے رہتے ہیں، حالانکہ خربوزوں کے علاوہ اور چیزوں کوخاص طور سے منع بھی کیا کہ میرا آج کل سب چیزوں کا پرہیز چل رہا ہے مگر وہ بھی تمہارے بڑے بھائی ہیں۔ان کوبھی ہدایا کا بوجھ اس ضعیف پر رکھنے میں مزہ آتا ہے۔

غالبًا میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ان کے ناک میں کوئی تکلیف ہے جس پر سارے ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر آپریشن تجویز کیا جن کی ہمت ان کونہیں۔حکیم سعد اجمیری کو دکھلایا، انہوں نے اطمینان دلایا اوران کا علاج شروع ہوا، جس سے افاقہ کی خبریں آرہی ہیں، اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

ان کے یہاں ماہانہ اجتماع ۱۶رمئی کوہورہا ہے، اسکے لئے نظام الدین کے حضرات کودعوت دینے کے واسطے ایک وفدنظام الدین آیا تھا، جس میں ان کے ایک رشتہ کے ماموں بھی آئے تھے اور وہ رات یہاں بھی آئے تھے اورآج یہاں مقیم ہیں، انکے متعلق عزیز عبدالرحیم نے لکھا تھا کہ یہ میرے بھی محسن ہیں اور مجھ سے زیادہ عزیز یوسف کے, اور ہمارے والد پر بھی ان کے احسان ہیں۔اس لئے میرا تو دل چاہتا تھا کہ وہ دو چار دن یہاں قیام

کریں، ان سے درخواست بھی کی تھی مگر وہ کل کو دہلی سے واپسی کا ریزرویشن کر کے آئے ہیں، اس لئے آج ان کی واپسی ضروری ہے، جس کا قلق ہوا۔ تم دونوں کی وجہ سے میرا دل چاہتا تھا کہ وہ کچھ قیام کریں۔

آج کل اس ناکارہ کا نظام بہت ہی یکسوئی کا چل رہا ہے مگر بڑی راحت ہے۔ صبح کو ایک گھنٹہ چائے میں دوستوں سے اور مہمانوں سے ملاقات اور اس کے بعد کچے گھر کے کوٹھے میں داخل ہو جاتا ہوں، ایک دو گھنٹہ ڈاک لکھواتا ہوں، پھر عزیزان عاقل وسلمان آجاتے ہیں اور رسالہ جزء حجۃ الوداع جو ۴۳ھ میں لکھا تھا اس کو طباعت کے ارادہ سے سنتا ہوں۔ ساڑھے بارہ بجے یخنی دلیہ وغیرہ سے نمٹ کر اپنی ظہر کی نماز اندر ہی ادا کرتا ہوں اور عصر کے وقت نکلتا ہوں۔ عصر، مغرب اور صبح مسجد ہی میں پڑھتا ہوں۔

ایک ضروری بات یاد آ گئی حافظ پٹیل کے ہاتھ تمہارے لئے مقدمہ او جز بھی بھیجا جو علی میاں نے ٹائپ پر طبع کیا۔ اس کی رسید کس طرح معلوم ہو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۶ر صفر ۹۰ھ

﴿200﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷ر صفر ۹۰ھ [۳ر مئی ۷۰ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف سلمہ، بعد سلام مسنون، طویل شدید عمیق انتظار کے بعد تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۳۰ اپریل پہونچ ہی گیا۔ یہ ناکارہ پرسوں مولوی ہاشم کے ائرلیٹر پر ایک بہت مفصل خط تم کو لکھ چکا ہے جس میں لکھا تھا کہ حاجی یعقوب صاحب کے خط سے بغیر

وی پی کے کتابیں بھیجنے کی اجازت مل گئی اور وہ اسی ہفتہ روانہ ہو رہی ہیں۔ خدا کرے کہ وہ صحیح سلامت پہونچ جاویں, ان کی رسید کا انتظار رہے گا۔

حاجی یعقوب صاحب کو اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر دے کہ انہوں نے تمہاری کتاب کے سلسلہ میں میری بہت ہی مدد کی۔ *آپ سے بہت ادب سے درخواست ہے کہ حاجی صاحب کی کتابوں کی رسید براہ کرم جلد لکھ دیں اور جو بے اعتنائی آپ میرے اور عبدالرحیم کے ساتھ برت رہے ہیں ان کے ساتھ نہ برتیں۔*

تنخواہ چھوڑنے کا ہرگز اب ارادہ نہ کریں۔ **ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے**، انشاء اللہ کسی وقت وہ وقت آجائے گا تو مضائقہ نہیں۔ فیکٹری کی ملازمت کی تو میری ہرگز رائے نہیں نہ اب نہ بعد میں، البتہ اگر کوئی معتمد مل جاوے خواہ ملازمت کے طور پر اور یہ زیادہ اچھا ہے یا مضاربت کے طور پر، تو کتابوں کی تجارت میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم معمولی نگرانی اس کی کرتے رہو اور جب کام قابلِ اطمینان ہو جاوے اور آمدنی قابلِ اطمینان ہو جاوے تو پھر ملازمت چھوڑنے میں مضائقہ نہیں۔

ملازمت کے جواز کی صورت یہ ہے کہ اپنی طرف سے حتی الوسع اس کی کوشش کرتے رہو کہ ملازمت کے حقوق زیادہ سے زیادہ ادا ہو جاویں اور یہ کچھ مشکل نہیں۔ اس ناکارہ نے بغیر تنخواہ کے بھی مدرسہ کے اوقات کی پابندی بھی قابل رشک کر کے دکھا دیا کہ شدید بیماری میں بھی اسباق کا حرج نہیں کیا۔

گرمی یہاں بھی خوب شروع ہو گئی اور میری آنکھ کے لئے اس کو مضر بھی بتاتے ہیں اور پہاڑوں پر جانے کا اصرار بھی ہے مگر کہیں جانے کا ارادہ نہیں۔ تمہاری بیماری کی خبر نے بہت بے چین کیا۔ اللہ تعالیٰ ہی شفائے کاملہ عطا فرماوے۔

اس سے بہت ہی مسرت ہے کہ اہلیہ کو امید ہے۔ براہ کرم احتیاط ضرور رکھیں، اللہ

تعالیٰ ولد صالح عطا فرماوے۔ تمہاری اہلیہ کا خواب بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ مبارک کرے اوراس کوسچا کرے۔ تم نے جدید فتنہ کا ذکر کیا اس سے بہت ہی قلق اور فکر ہے، اللہ تعالیٰ ہی سب دوستوں کواور خاص طور سے تمہیں اس سے محفوظ رکھے۔

میں پہلے خطوط میں بھی تم کولکھ چکا ہوں کہ **تم مصلح کی حیثیت سے اپنے آپ کو رکھو،** .....کی حیثیت سے نہیں۔ اسی فتنہ کے لئے آیت کریمہ کا اہتمام خود بھی کریں، احباب سے بھی تاکید فرماویں، اہلیہ محترمہ خالو صاحب، خالہ اور عزیز محمد کو سلام مسنون اور یہ کہ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۷ر صفر ۹۰ھ

﴿201﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: نامعلوم

[ابتدائی حصہ موجود نہیں]

... حافظ پٹیل ابھی تک پاکستان سے نہیں آئے۔ عزیز عبدالرحیم سلمہ ماشاء اللہ تمہارے بڑے بھائی ہیں، انہوں نے تو اپنی بیماری کی کوئی خبر مجھے نہیں دی، لیکن مولوی تقی الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے انہوں نے لکھا ہے کہ ڈاکٹروں نے ان کی ناک کا آپریشن تجویز کیا ہے جس سے بہت فکر ہے۔ متعدد ڈاکٹروں کو دکھایا تو سب کی یہی رائے ہوئی کہ آپریشن ضروری ہے، لیکن حکیم اجمیری نے کہا کہ کوئی خطرہ کی چیز نہیں ہے، نزلہ پک گیا ہے، آپریشن کی ضرورت نہیں، انشاء اللہ علاج سے فائدہ ہو جاوے گا اور اس کا علاج شروع کیا۔

چونکہ اس ناکارہ سے بھی حکیم اجمیری کو خصوصی تعلق ہے اس لئے میں نے از خود ایک سفارشی پرچہ لکھ کر عزیز عبدالرحیم کو بھیج دیا تھا کہ اگر یہ روایت صحیح ہے کہ ان کا علاج ہے تو میرا یہ پرچہ ان کو دے دو۔ اس کے تین چار دن بعد عزیز عبدالرحیم کا خط آ ہی گیا، اور اس نے بھی اپنی بیماری کو نہایت ہلکے الفاظ میں لکھا، اور ساتھ ہی حکیم اجمیری کے پرچہ کا ایک کارڈ بھی بھیجا۔ اس پر میں نے مکرر زوردار سفارش لکھ کر بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرماوے۔ فقط

﴿202﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹ر صفر ۹۰ھ [۵ر مئی ۷۰ء]

....[ابتدائی حصہ موجود نہیں]......

'...میرے حالات عزیزی مولوی یوسف سلمہ سے معلوم کرتے رہا کریں۔ یہ آپ نے صحیح لکھا کہ فاران کا چلانا ایک آدمی کے بس کا نہیں خدا کرے کہ مسلم سوسائٹی جس کو آپ نے حوالہ کیا ہے وہ آپ کے معیار پر جاری رکھے۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے, آپ کی اہلیہ کیلئے اور رسالہ فاران کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے سب کو مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے، درود شریف کی کثرت بلا لحاظ واستعداد مکارہ سے حفاظت مقاصد کی کامیابی کے لئے مجرب ومفید ہے۔ اس کا خود بھی اہتمام کریں، اعزہ احباب سے بھی اس کی تاکید کردیں'۔

۶: عزیز یوسف! درود شریف کی تاکید بھی ہر خط میں ضرور لکھا کرو چاہے میں لکھوں یا نہ لکھوں، اس کی کیا صورت کروں کہ تمہاری اہلیہ کی خیریت جلدی جلدی معلوم کر لیا کروں، اس کی مجھے بہت فکر ہے۔ اگر عزیز محمد ہی کم از کم اتنی تکلیف کرے [کہ] اپنی اور

تمہاری اور تمہاری اہلیہ کی خیریت مجھے وقتاً فوقتاً لکھا کرے تو تمہارے مشاغل علیہ کا بھی حرج نہ ہو، اور مجھے بھی تسلی ہوا کرے۔ اہلیہ کے لئے قوت کی دوا وخمیرہ وغیرہ ضرور کسی طبیب کے مشورہ سے استعمال کریں۔

۷: انٹرنیشنل اسلامی مشن، شمشیر علی خان، ہڈرزفیلڈ:

'آپ نے حضرت اقدس رائپوری نوراللہ مرقدہ کی یاد میں جو کچھ تحریر فرمایا سب صحیح ہے۔ حضرت کی ذات عالی ایسی ہی تھی کہ جب اس کو کوئی یاد کرے تو آنسو جاری ہوجاویں۔ تم نے لکھا کہ اب چند آنسوؤں کے سوا ہمارے پاس کچھ نہیں۔ *آنسوؤں سے تو حضرت اقدس قدس سرہ کے پاس کچھ نہیں پہونچتا۔ دعاؤں سے اور جانی مالی صدقہ سے ایصالِ ثواب کرنے سے حضرت کی روح کو بھی مسرت اور اپنے لئے بھی موجبِ صبر وسکون*۔ آپ نے اس ناکارہ کے تأثرات طلب فرمائے ہیں، یہ ناکارہ اپنے امراض کی کثرت اور اس قسم کے مضامین سے عدم مناسبت کی وجہ سے تعمیلِ حکم سے معذور ہے۔ آپ نے یہ صحیح لکھا کہ **ہم بزرگوں کی حیات میں ان کی قدر نہیں کرتے اور بعد میں روتے ہیں، بالکل صحیح ہے**۔ آپ نے کتابیں بھیجنے کے متعلق جو لکھا ہے اس کے متعلق یہاں سلسلہ بہت دشوار ہے۔ میں نے عزیز مولوی یوسف کے پاس ایک سال سے کچھ کتابیں بھیجنے کی کوشش کی اب تک نہیں پہونچیں۔ میں غیر ملکی کتابیں بھیجنے کے قواعد سے واقف نہیں۔ منشی انیس غیر ملکی کتابیں کثرت سے بھیجتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہیں کے ذریعہ سے آسان رہے گا، یا اسی سلسلہ میں جناب الحاج محمد یعقوب صاحب [پتہ درج ہے] سے خط وکتابت کرلیں، وہ چونکہ بندرگاہ پر رہتے ہیں، شاید ان کے ذریعہ سے آسان ہو'۔

۸: عباسی محمد، برمنگھم:

'عنایت فرمایم سلمہ، بعد سلام مسنون، تمہارا خط پہونچا۔ یہ تم نے صحیح لکھا کہ وہاں کے حالات میں احتیاط بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرماوے، معلوم نہیں سعودی عرب سے

آپ کی تشریف آوری عارضی ہوئی یا مستقل ہوگئی۔ وہاں کا قیام مبارک تھا، بہر حال یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرماوے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۹ر صفر ۹۰ھ

﴿203﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵ر ربیع الاول ۹۰ھ [۱۱ر مئی ۷۰ء]

شب فرقت میں یاد اس بے خبر کی بار بار آئی
بھلانا میں نے گو چاہا مگر بے اختیار آئی

عزیزم مولوی حافظ قاری یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ پہونچا۔ میرے لئے تمہاری اہلیہ کی بیماری فکر کے لئے کافی تھی کہ تم نے اپنی بیماری کا حال اس میں اور اس کے پہلے خط میں لکھا ہے اور المضاعف بوجھ ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے لطف وکرم سے تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے تمہارے یہاں کہنا ماننے کا دستور تو کبھی ہوا ہی نہیں۔ علاج اور پرہیز کی خاص طور سے ضرورت ہے بالخصوص پرہیز کی۔

بھائی طارق کا اصرار، نیز اہل لنڈن کا تمہارے یہاں آنے سے موجب مسرت ہے۔ میرے خیال میں ضرور جاؤ، دو شرطوں کے ساتھ۔ اہم شرط یہ ہے کہ اپنی غیبت میں گھر کا انتظام قابل اطمینان ہو، میری تمنا یہ تھی تم ایک مصلح اور مرشد کی حیثیت سے اپنے کو پیش کرتے تو بہت زیادہ دل خوش ہوتا اور فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب ... الآیۃ پر تمہارا عمل ہوتا۔

میں تو تمہارے ساتھ نہ معلوم کیا کیا امیدیں لگائے بیٹھا ہوں اور تم نہ معلوم کس خرافات میں پھنس رہے ہو۔ اگر تم یہ لکھتے کہ اتنوں کو میں نے مسلمان کیا تو تمہارے لئے کتنا موجبِ ترقی ہوتا اور میرے لئے موجب مسرت کتنا ہوتا۔ **وہاں کے لوگ اسلام کے لئے بالکل تیار بیٹھے ہیں،** تمہیں خوب معلوم ہے کہ تبلیغی احباب کی بدولت کتنے ڈاکوؤں اور چوروں اور شرابیوں نے سچی توبہ کی اور وہ اب تہجد گذار ہیں۔

آپ کا اپنی مسجد کے لئے بھی کسی معتمد کا تجویز کرنا ضروری ہے اور اس سے زیادہ گھر کے لئے۔ گھر کے لئے تو شاید عزیز محمد کچھ کام دے گا اور مسجد کے لئے مولوی ہاشم کی واپسی ہوجاوے تو اچھا ہے۔ اس لئے کہ حافظ پٹیل غالباً پہونچ گئے ہوں گے یا پہونچنے والے ہوں گے۔ تم نے پہلے میں بھی لکھا اور اس میں بھی کہ اللہ تعالیٰ میرے گذارے کی کوئی صورت پیدا کردے تو تو فتنوں سے یکسوئی ہوجاوے۔ **فتنوں سے یکسوئی تو افتاد طبع سے ہوسکتی ہے،** تنخواہ اس میں مانع نہیں۔

آپ نے بڑا کرم فرمایا یہ لکھا کہ تیری شفقتوں کا بدل نہیں ہوسکتا، اس میں تو مجھے بھی انکار نہیں کہ جتنا میں نے شروع سے لے کر اب تک اپنی طرف کھینچا اتنا ہی تم نے منہ موڑا۔ مولائے کریم سے اس کی طلب کہ وہ سب فتنوں سے ہٹا کر محض اپنی رضا اور محبت عطا فرماوے، محض تمنا سے نہیں ہوتی، **اس دارالاسباب میں ہر چیز اسباب سے ہوتی ہے،** تم اپنے آپ کو فتنہ میں پھنساتے رہو اور یکسوئی کی تمنا کرتے رہو یہ لو بیا بو کر گیہوں کی تمنا ہے۔

یہ ناکارہ تو تمہارے لئے دعا میں نہ پہلے قصر کبھی کی اور نہ اب کرے، لیکن تمہیں حدیث ابوداؤد شریف یاد ہوگی کہ ایک صحابیؓ نے نبی کریم ﷺ سے مرافقت فی الجنۃ کی درخواست کی تو حضور ﷺ نے فرمایا ' اعنی علی نفسك بکثرة السجود ' تمہیں تو مدینہ پاک میں بھی اس ناپاک کے پاس بیٹھنے کا وقت نہیں ملا۔ "من بتو مشغول تو با عمرو زید"

کا منظر تمہیں یاد ہو یا نہ ہو مجھے خوب یاد ہے۔

تم نے لکھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب کا ایک ماہ سے کوئی خط نہیں آیا, اور وہ مجھے بار بار لکھتے ہیں کہ تم ان کے خطوط کا جواب نہیں دیتے۔ میں نے ان کو لکھ دیا کہ اس کا شکار تم تنہا نہیں ہو یہ ناکارہ بھی تمہارے ساتھ ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس نے رقم نہ پہونچنے کے متعلق لکھا تھا۔ ان کی طبیعت ابھی تک ناساز ہی چلی جارہی ہے، افاقہ کے متعلق انہوں نے بھی لکھا اور اس سے زیادہ ان کے حکیم نے اطمینان دلایا۔

تم نے لکھا کہ احوالِ مظاہر وغیرہ چھوڑ کر رسالہ حجۃ الوداع پر نظر ثانی ہم لوگوں کے لئے شدید تنبیہ ہے، اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ رسالہ ۴۲ھ میں دورات میں لکھا تھا، اس کے بعد سے ہر حدیث پڑھانے والے نے اور علی میاں وغیرہ نے بہت ہی زیادہ سراہا۔ اس لئے اس کی سماعت کر رہا ہوں کہ یہ ناکارہ آنکھوں سے معذور ہے، تم نے اس رسالہ کو حیرت انگیز لکھا یہ بالکل سمجھ میں نہیں آیا۔

اہلیہ کے ضعف کا بہت زیادہ فکر ہے۔ حمل کے زمانہ میں قوت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس کے لئے یونانی دوائیں بہ نسبت ڈاکٹری کے زیادہ مناسب ہیں۔ حاجی  یعقوب صاحب نے تمہاری سب کتابیں ۱۵ رمئی کو رتنا روشاء جہاز سے روانہ کر دی ہیں اور ان کا محصول بھی بمبئی میں ادا کر دیا ہے۔ اس کی بلٹی، اس کا بل اور اس کے متعلقات جملہ کاغذات بذریعۂ رجسٹری تمہارے پاس براہ راست بھیجنے کو لکھا ہے، امید ہے کہ پہونچ گئے ہوں گے۔ ان کی رسید سے آپ مجھے مطلع کریں یا نہ کریں حاجی صاحب کو ضرور مطلع کریں۔

تمہارے گھر کے محاسبہ کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ تم رات کو گھر اکیلا چھوڑ کر کہاں تشریف لے گئے تھے۔ بھائی طارق صاحب سے بھی سلام مسنون کے بعد اگر تمہاری

مصلحت کے خلاف نہ ہوتو میرے اس خط کا مشورہ کرلیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۵؍ربیع الاول ۹۰ھ

﴿204﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۵؍ربیع الاول ۹۰ھ [۱۱؍مئی ۷۰ء]

باسمہ تعالیٰ عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے عزیز یوسف کا ایک ایرلیٹر آیا تھا اس وقت اتفاق سے مولوی یوسف نورگت دو مہمان کے ساتھ آئے اور اس وقت سورت جارہے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ تم سے ہر ہفتہ ملتے ہیں، اس لئے میں نے نہایت عجلت میں یوسف کے خط کا جواب لکھ کر وہ خط تمہارے پاس مولوی یوسف کے ہاتھ بھیجنے کا ارادہ کیا اور یوسف کے خط میں لکھا تھا کہ اس کی نقل تمہارے پاس بھیج دیں گے مگر مولوی احمد کی رائے یہ ہوئی کہ یہ جواب بھی میں تمہارے پاس بھیج دوں، بعد ملاحظہ اس کے پاس رجسٹری کردو۔ اس لئے کہ وہ معلوم نہیں کہ تم تک نقل بھیجے یا نہ بھیجے۔

اپنا پرچہ بھی اسی میں رکھ دینا وہ لکھتا ہے کہ ایک ماہ سے تمہارا کوئی خط نہیں پہونچا اور اپنی خیریت کا بھی تفصیلی حال لکھ دینا۔ مجھے بھی تمہاری خیریت کا انتظار رہتا ہے، خدا کرے کہ تمہاری طبیعت بہت اچھی ہوگئی ہو۔ میری آنکھ کا حال یوسف کے پرچہ میں دیکھ لو۔ اس خط کی رسید ایک کارڈ سے مجھے ضرور لکھ دینا۔ اپنی اہلیہ اور خالہ سے بھی کہہ دیں کہ تم نے پہلے خط میں مدنی کھجوروں کی بہت ہی عزت افزائی کی تھی اور ایک ایک دو دو تقسیم کو لکھا تھا اور میں نے لکھا تھا کہ کوئی جانے والا ملے تو انشاء اللہ اور بھیجوں گا۔ اس لئے مولوی یوسف نورگت کے

ہاتھ سوعدد بھیج رہا ہوں ان میں سے دس عدد مولوی تقی کو بھی دے دو تو اچھا ہے۔ بقیہ کا تمہیں اختیار ہے چاہے کسی کو دو یا نہ دو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۵/ربیع الاول، ۹۰ھ

﴿205﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷/ربیع الاول ۹۰ھ [۱۳/مئی ۷۰ء]

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولوی حافظ قاری یوسف صاحب سلمہ، بعد سلام مسنون، پرسوں تمہارا ایرلیٹر آیا تھا اسی وقت میں نے اس کا جواب لکھوایا تھا اور اسی لفافہ میں بھیجنے کا خیال تھا لیکن اتفاق سے مولوی یوسف نورگت ترکیسری دو افریقی مہمانوں کے ساتھ رات کو آئے اور علی الصباح وہ واپس جا رہے تھے، اس لئے میں نے تمہارا ایرلیٹر اور اپنا جواب ان کے ہاتھ عزیز عبدالرحیم کو بھیج دیا اور لکھ دیا کہ اپنا متعلقہ مضمون رقم کے سلسلہ میں فوری جواب لکھ کر رجسٹری کر دیں، امید ہے کہ آج رجسٹری کر دیا ہوگا۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ حاجی یعقوب صاحب نے تمہاری جملہ کتابیں پانچ مئی کو بذریعہ بحری جہاز رتناروشاء سے روانہ کر دی ہیں۔ خدا کرے خیریت سے پہونچ جاویں۔ ان کی رسید کا حاجی یعقوب صاحب کے پاس بھیجنے کا تقاضا ہے۔

تم نے تنخواہ چھوڑنے کے متعلق پہلے لکھا تھا اسکے متعلق دو تین دفعہ لکھ چکا ہوں کہ فیکٹری کی ملازمت کی بالکل رائے نہیں، اس میں تو یقیناً اپنے آپ کو ضائع کرنا ہے، اللہ تعالیٰ تم کو اس سے محفوظ رکھے، البتہ کتابوں کی تجارت وغیرہ کے سلسلہ میں اگر معاشی ضرورت



پوری ہوجاوے تو مضائقہ نہیں، محض توکل پر تنخواہ چھوڑنا ابھی تمہارے بس کا نہیں ہے، اسی واسطے تو اکمال وارشاد کے مطالعہ کا تقاضا کرتا رہتا ہوں۔ اکمال صفحہ ۶۹ غور سے دیکھیں۔ میری تو خواہش تمہارے متعلق نہ معلوم کیا کیا ہے، مگر تم نے ہم سے کبھی جوڑ پیدا کرنے کی کوشش ہی نہ کی۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں کچھ قابل کردے تو اس کے کرم سے بعید نہیں۔ امید ہے کہ میرا تفصیل کے ساتھ لکھوایا ہوا خط پہونچ گیا ہوگا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۷ر ربیع الاول ۹۰ھ

راقم کی طرف سے سلام و درخواست دعا

﴿206﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳ر مئی ۷۰ء [۷ر ربیع الاول ۹۰ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج مبارک بھی بعافیت ہوں گے۔ آج تمہارا ایر لیٹر اس وقت مؤرخہ ۷ر مئی آج ۱۱ر کو موصول ہوا۔ تم نے لکھا کہ عرصے سے تیرا کوئی خط نہیں آیا، لیکن میں تو خود تمہارے خط کا منتظر تھا۔ جب سے تمہارے یہاں کے فتنے کی خبریں سننے میں آرہی ہیں، بہت ہی اہتمام سے تمہارے لئے دعائیں بھی کررہا ہوں اور تمہاری طرف سے فکر بھی اکثر لگا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا اور سب دوستوں کا حافظ و ناصر ہے۔

اس سلسلے میں اپنے ایک عریضے میں تمہیں کچھ لکھ بھی چکا ہوں، لیکن تم نے اس

عریضے کی رسید نہ لکھی، شاید تمہیں پہونچا نہ ہو۔سب سے پہلے حضرت قدس کا ایک پیام جو تمہارے نام آیا ہے لکھ رہا ہوں:

پیام حضرت اقدس: میری طرف سے یوسف کو خط لکھ دینا کہ میری خواہش تو یہ ہے کہ وہ اس کام کو پورا کرے جو مدینہ پاک میں اس کے حوالے کیا گیا۔ فقط

میری سمجھ میں تو یہ بات آئی ہے کہ جملہ شرور وفتن معاصی کی کثرت سے رونما ہوتے ہیں۔ ظهر الفساد فی البر والبحر الخ اور اگر نصرت الٰہیہ شامل حال ہوتو پھر وعدۂ ربانی ہے ان ینصركم الله فلا غالب لكم۔آگے ارشاد ہے وإن يخذلكم الخ ۔نیز ارشاد ہے ومن يهن الله فما له من مكرم۔وغیرہ وغیرہ اس لئے عزیزم اصل الاصول تو رجوع الی اللہ وانابت الی اللہ ہے۔اگر یہ ہے تو انشاءاللہ پھر کوئی غم نہیں ہے۔ وماكان الله معذبهم وهم يستغفرون ۔آپ ٹھنڈے دل سے میری باتوں پر غور وخوض کریں۔اس کے بعد کسی بات کا فیصلہ کریں،اللہ جل شانہ فہم سلیم کی دولت سے ہم سب کو مالا مال فرماوے۔

چند دنوں میں ترکیسر کے قاری نورگت صاحب مدفیوضھم پریسٹن تشریف لا رہے ہیں،ان کے ہاتھ ایک ڈبہ جس میں ایک نِل کٹر[nail cutter] جو تائی آپا اور قاسم موٹا کشمیر سے سب بھائیوں کے لئے ایک ایک نام کندہ کروا کر لائے تھے ارسال ہے۔اس کے علاوہ عطر کی تین بڑی شیشیاں ایک ہی طرح کی ڈیزائن کی ہیں، وہ حضرت اقدس کی طرف سے ہیں جو حضرت نے احقر کو دی تھیں کہ کسی جانے والے کے ہمراہ بھیج دینا۔اس کے علاوہ دو ایک چھوٹی شیشیاں ہیں جو احقر کی طرف سے ہیں۔ میرا دل کتابیں اور حلوہ بھیجنے کا بھی تھا لیکن ان کے پاس کوئی گنجائش نہیں تھی، اس لئے ملتوی کر دیا۔جس سے بھی کہا جاتا ہے وہ ہوائی سفر کی وجہ سے معذرت کر دیتا ہے۔خدا کرے کوئی مل جاوے تو آپ کے لئے سیرت کی کتابیں ارسال کر دوں۔

میں آپ کی اس بات سے متفق نہیں ہوں کہ تنخواہ کے ترک کر دینے کا خیال ہے۔ عزیزم یہ بہت مبارک خیال ہے لیکن جب تک اتنا تقویٰ اور توکل حاصل نہ ہو جاوے کہ اگر کوئی تکلیف اس کے بعد آ گئی تو شکوہ شکایت نہ ہوگی وہاں تک قطعاً اس پر عمل نہ کریں۔ آپ پہلے اسباب کو۔۔۔ دیکھ لیجئے اور اس کا اندازہ کر لیجئے پھر حضرت اقدس کے مشورے کے بعد کسی چیز پر عمل کیجئے ابھی اس قسم کے تفکرات میں مشغول نہ ہو یئے ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے۔

احقر کی صحت الحمد للہ کچھ ٹھیک ہو رہی ہے، ایک حکیم صاحب کا علاج چل رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بغیر آپریشن کے اچھا ہو جائے گا۔ آپ بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ جل شانہ بغیر آپریشن کے صحت کاملہ عطا فرماوے۔ آپ کے یہاں کے فسادات سے قلق ہے، لیکن اب تو یہاں بھی فسادات روز افزوں ہیں۔ ہفتہ عشرہ ہوا بہار میں بڑا ازبردست فساد ہوا۔ اب گذشتہ پنج شنبہ سے جلگاؤں ویزارو غیرہ متعدد مقامات پر بڑے زبردست پیمانے پر فسادات پھوٹ پڑے ہیں، جس میں سرکاری اعداد وشمار کے مطابق ۱۰۰ آدمی ہلاک ہوئے ہیں, اور پچیس ہزار بے گھر ہوئے ہیں، سینکڑوں مکانات دکانیں نذر آتش ہوگئی ہیں، بھروچ میں ایک واقعہ ہو کر الحمد للہ بند ہو گیا ہے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے لیکن مندرجۂ بالا مقامات پر اب تک بھی فسادات کرفیو وغیرہ ہی چل رہا ہے۔ اللہ ہی رحم فرماوے۔

امت مرحوم مشرق ومغرب، شمال وجنوب ہر جگہ ذلیل وخوار ہے۔ سوائے مالک الملک کے فضل وکرم اور مراحم خسروانہ کے کوئی اس کا حافظ وناصر نہیں ہے۔ بولٹن میں آپ ختم خواجگان بطریق چشتیہ شروع فرماویں تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ ترکیب تو آپ کو یاد ہی ہوگی، پھر بھی احتیاطاً لکھتا ہوں، اول آخر درودشریف تین تین مرتبہ پھر لاحول ولا قوۃ الا باللہ لاملجأ ولا منجا من اللہ الا الیہ، پھر سورہ الم نشرح، پھر مذکورہ دعا لاحول ولا قوۃ الخ تینوں میں سے ہر ایک بالترتیب ۳۶۰ مرتبہ۔

ورسٹھی میں ۱۶، ۱۷مئی کو ماہانہ تبلیغی اجتماع ہے جس میں بھائی فضل کریم صاحب وغیرہ حضرات آنے والے ہیں۔ سنا ہے آپ کے حافظ پٹیل صاحب لندن والے بھی اس اجتماع میں شریک ہوں گے۔اطلاعاً عرض ہے۔ بھائی محمد علی صاحب کہتے ہیں کہ میرے لئے واؤچر ضرور بھیجا جاوے, اگراس کی کوئی صورت ہوسکتی ہے تو میرے خیال میں مضائقہ نہیں اور کیا عرض کروں؟ دعاؤں میں یادفرماتے رہیں،سب سے سلام مسنون،بہن بی بی سے بھی سلام مسنون اور درخواست دعاء۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

﴿207﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۴رمئی ۷۰ء[۸ربیع الاول ۹۰ھ]

ابی سیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی ابدالآباد، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعدسلام مسنون، احقر مع الخیر رہ کر حضرت والا کی خیر وعافیت وصحت کا طالب اوردعاگو ہے۔حق تعالیٰ شانہ حضرت والا کے مبارک سایہ کواس امت پرتادیر باقی رکھے۔

مولوی ہاشم صاحب کی معرفت حضرت والا کا مکتوب گرامی موصول ہوا اور کتابوں کے ارسال فرمانے کی تفصیل معلوم ہوئی۔ میں نے اپنی کتابوں کے جو وہاں سے پارسل کئے تھے جس کا طریقہ میں نے خط میں لکھا تھا جو کہ مولانا عبدالرحیم صاحب کو بھی معلوم ہے وہ اس سے الگ تھا جس طریقہ سے حاجی صاحب نے کتابیں بھیجی ہیں ، لیکن میرے خیال [میں] حاجی صاحب والے اس طریقہ میں محصول بہت ہی سستا پڑے گا، اگر چہ اس میں

صرف اتنا ہے کہ یہاں سے ۳۵ میل دور بحری اڈے پر پارسل وصول کرنے کے لئے جانا ہوگا جو کہ یہاں کے لحاظ سے خدا کے فضل وکرم سے بہت ہی آسان ہے۔

دو تین ساتھیوں کی گاڑیاں ہیں جو بے چارے ہر وقت ہر کام کیلئے تیار ہیں اور کسی کو تکلیف دینے اور کسی پر احسان چڑھانے کے بغیر ایک اور طریقہ بھی ہے کہ ہمارے محلّہ کے ایک ہندو کے پاس بہت بڑا ٹرک ہے، جس کا کام یہی ہے کہ وہ تقریباً ہر ہفتے وہاں جا کر لوگوں کے پارسل لاتا ہے۔ اس لئے پارسل یہاں پہنچنے پر انشاء اللہ میں فوراً وہاں سے وصول کرلاؤں گا اور حضرت کو اور حاجی صاحب کو فوراً اطلاع دے دوں گا۔ لیکن حاجی صاحب نے اس کے متعلقہ کاغذات بھیجنے کو لکھا تھا مگر وہ اب تک مجھے نہیں پہنچے۔ امید ہے کہ دو چار روز میں انشاء اللہ پہونچ جاویں گے۔

حضرت والا کی ہمیشہ خواب میں زیارت تو ہوتی ہی رہتی ہے، اس کی وجہ اصل تو حضرت کی بے انتہا شفقت ہے، اور دوسری وجہ یہ کہ حضرت سے جدا ہزاروں میل دور یہاں جو پڑا ہوں تو حضرت کے بغیر کیا حالت ہوگی

ع

دل محوِ یادِ یار رہے جس جگہ رہے پیش نظر موت کا منظر سدا رہے

غرض روزانہ یا اکثر حضرت کی زیارت ہوتی رہتی ہے لیکن حضرت کے ارشاد کے مطابق خوابوں کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتا ہوں۔ حضرت کی زیارت پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں لیکن دو خواب دیکھے جن کے لکھنے کو جی چاہتا ہے، تکلیف کی معافی چاہتا ہوں۔

پہلا جو دیکھا ہے وہ مختصراً لکھتا ہوں کہ ترکی میں کسی جگہ کسی وجہ سے سب جمع ہوئے ہیں اور وجہ اجتماع یاد نہیں۔ سب واپس ہورہے تھے، میں بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ واپس آرہا تھا تو راستہ میں دائیں جانب پہاڑ تھا، بائیں جانب دریا تھا۔ پہاڑ کے دامن میں ہم دوڑتے، بچ بچ کر راستہ طے کررہے تھے پھر ایک راستہ آیا، پہاڑ پر چڑھنے کیلئے، تو وہاں

سارے راستے میں بہترین قالین بچھی ہوئی تھی، وہ وہاں پہاڑ پر چڑھ کر میں مڑ کر کھڑا ہو گیا اور دور دوسرے راستہ سے بھی لوگ جا رہے تھے، بعض کے پاس گاڑیاں تھیں تو میں کھڑا ہو کر ان گاڑیوں میں غور سے دیکھنے لگا کہ حضور اقدس ﷺ کون سی گاڑی میں ہیں، اتنے میں حضرت والا اپنی دستی گاڑی میں بیٹھے ہوئے پہاڑ پر چڑھ کر ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں جلدی سے حضرت کو اٹھانے کیلئے بڑھا تو حضرت والا حسبِ معمول روٹھے ہوئے لہجے میرے سہارے کی پرواہ اور انتظار کئے بغیر خود اٹھنے لگے۔ یہ تو اتنا ہی یاد ہے۔

اسی رات کا ایک دوسرا خواب جو اہم ہے وہ یہ کہ حضرت کے پاس ہم سب حاضر تھے، تو بھائی ابوالحسن صاحب نے کہا کہ آئندہ بعد رمضان کے سفر میں تو میں حضرت کے ساتھ ضرور جاؤں گا، تو مولوی اسماعیل صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ حضرت کی قبر تو والد صاحبؒ کے پاس ہی بنے گی نا! اس پر حضرت نے فرمایا کہ یا تو میرے حضرت کے پاس یا رأفت علی کے پاس، پھر فرمایا کہ معلوم نہیں کہ رأفت علی کس درجہ کی قوت کا ولی ہے؟ اتنا فرما کر حضرت کی آنکھوں سے آنسو اس طرح بہنے لگے جس طرح کہ نل سے پانی بہتا ہے اور حضرت بہت روئے، فقط۔ اللہ جل شانہ حضرت والا کی عمر مبارک میں برکت عطا فرماوے اور ہم سیہ کاروں پر رحم فرماوے۔

مولانا عبدالرحیم صاحب کی بیماری کی خبر سے بہت ہی فکر وقلق ہوا۔ مہینے بھر سے زائد ہوا ان کا کوئی خط نہیں آیا حالانکہ میں نے دو تین خط لکھے نہ تو ان کا کوئی خط ہے نہ گھر والوں کا کسی اور کا کوئی خط ہے اللہ تعالیٰ ہی شفا عطا فرماوے۔ چار پانچ روز سے ہند میں مہاراشٹر، جلگاؤں، کاٹھیاواڑ وغیرہ کے علاقے میں شیوسینا کی طرف سے بڑے زبردست فسادات کی خبریں سنی جارہی ہیں، اللہ تعالیٰ ہی سیئات سے درگذر فرماوے اور اس کے اسباب کو امت سے دور فرماوے۔

اہلیہ کی طبیعت ویسی ہی چل رہی ہے, لیکن پہلی دفعہ گرم دواؤں کے سبب خون جاری ہوگیا تھا اس لئے دوا بالکل بند ہے۔ دعا فرماویں خدا تعالیٰ بعافیت اولاد صالح عطا فرماوے۔ احقر کیلئے خصوصیت سے دعوات۔ توجہ فرماویں،

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی

محمد یوسف، ۱۴؍مئی ۷۰ء، پنج شنبہ

208

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰ ربیع الاول ۹۰ھ [۱۶ مئی ۷۰ء]

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، ایک مفصل خط تمہیں ۱۴؍مئی کو اسماعیل احمد گورا صاحب باٹلی کے خط میں بھیج چکا ہوں۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ۵؍مئی کو تمہاری سب کتابیں بحری جہاز سے بمبئی سے روانہ ہوچکی ہیں، جس میں بمبئی کی کتابیں بھی ہیں اور سہارنپور کی بھی۔ ان کا محصول بلٹی سے حاجی یعقوب صاحب نے بمبئی میں ادا کردیا۔ امید ہے کہ خط مل گیا ہوگا۔ آج کل یہاں کے اخبارات میں بھی تمہارے یہاں کے ہنگاموں کی اطلاع آرہی ہے جس سے بہت ہی فکر وقلق ہے۔ اس کا بھی فکر ہے کہ کہیں تم پختگی سے پہلے ہی کسی رو میں نہ بہہ جاؤ کہ ساری امیدیں خاک میں مل جاویں۔ ایک کارڈ پتہ ذیل پر لکھ دیں:

محمد سلیم، بریڈفورڈ:

'بعد سلام مسنون، تمہارا خط پہونچا، جس میں جواب کے لئے تم نے اپنے پتہ کا

لفافہ رکھا مگر محصول کے لئے کچھ نہیں رکھا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو لفافہ کے ساتھ محصول کے لئے بھی شیلنگ وغیرہ رکھنا چاہئے تھا۔ آج کل غیر ملکی ڈاک کی کثرت ہوگئی ہے اس لئے ایسے لوگوں کے خطوط کا جواب دینا جس کے اندر جواب کے لئے کچھ نہ ہو دشوار ہے۔ لنڈن کے خطوط کے متعلق تو عزیز یوسف کو تکلیف دیتا ہوں کہ وہ ایک کارڈ لکھ دے۔ لنڈن کے علاوہ اور خطوط جن میں محصول کے لئے کچھ نہیں ہوتا چاک کر دیئے جاتے ہیں۔

اس سے مسرت ہوئی کہ عزیزم مولوی یوسف متالا کے بتائے ہوئے معمولات پر تم نے پابندی شروع کر دی۔ بہت مبارک ہے، **معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے**۔ اللہ تعالیٰ استقامت وترقیات سے نوازے۔ تم نے لکھا کہ پہلے کام پر نہیں گیا تھا تو پابندی زیادہ ہو رہی تھی۔ تم نے خط نہ لکھنے کی معذرت کی، اس کی ضرورت نہ تھی۔ یہ ناکارہ خود ہی خط وکتابت سے معذور ہے۔ تمہیں جو دریافت کرنا ہو عزیزم مولوی یوسف متالا سے دریافت کر لیا کریں۔ میرے فضائل کی کتابیں مطالعہ میں رکھنا میری ملاقات کا بہتر بدل ہے۔ یہ کتابیں بھی عزیزم مولوی یوسف متالا سے مل جاویں گی۔ میں بھی تمہارے لئے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہیں اپنے دین کی خدمت میں قبول کرے، رضا ومحبت عطا فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تم ۵ر جولائی کو پاکستان جا رہے ہو۔ وہاں رائے ونڈ میں میرے ایک مخلص دوست مولوی احسان الحق ہیں، ان سے ضرور ملاقات کریں۔ تم نے لکھا کہ مولوی لطف الرحمٰن نے خط لکھا تھا جس کے جواب کا بہت سختی سے انتظار کر رہے ہیں، مجھے یاد نہیں کہ ان کا کوئی خط آیا ہو۔ اگر اس میں جواب کے لئے کچھ ہوگا تو اس کا جواب براہ راست لکھا گیا ہوگا اور اگر جواب کے لئے کچھ نہیں ہوگا تو پھر عزیز مولوی یوسف [سے] ایک کارڈ لکھوا دیا گیا ہوگا۔ تمہارے دوست عبد الرحمٰن سلمہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ **اللہ تعالیٰ تم**

دونوں کو اور اس ناکارہ کو بھی لایعنی سے بچائے۔ دنیا کی زندگی چاہے کتنی ہی بڑھ جاوے، بہرحال ختم ہونے والی چیز ہے، اور آخرت کی زندگی کبھی ختم ہونے والی نہیں, اور وہاں کے واسطے آدمی جو کچھ لے جاسکتا ہے یہاں سے لے جاسکتا ہے, وہاں کچھ نہیں ملتا بجز اس کے کہ یہاں سے لے جاوے، البتہ جو یہاں سے لے جاوے اس کا بہت کچھ ملتا ہے'۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۰/ربیع الاول ۹۰ھ

از راقم بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست

209

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲/ربیع الاول ۹۰ھ [۱۸/مئی ۷۰ء]

مجاہد اعظم، مولوی یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا ایر لیٹر مرسلہ ۱۴ مئی پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ اس مرتبہ تو آپ نے بڑا اکرم فرما رکھا ہے کہ متعدد خطوط تحریر فرمادئے تھے مگر آپ خفا نہ ہوں یہ ضرور لکھوں گا کہ آپ کی جو مساعی جمیلہ مجاہدانہ کارگذاریاں محبت ناموں میں ہوتی ہیں یہ اس بزدل، پست ہمت، پست خیال کے لئے مسرت انگیز نہیں ہوتیں۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ اپنے بزدلانہ خیالات کا اظہار کرچکا ہوں کہ میں تو تمہارے خطوط میں ان کارگذاریوں کا امیدوار تھا اور متوقع تھا جو مدینہ پاک میں تمہارے سپرد کی گئیں۔

اب تمہیں سے ایک مخلصانہ مشورہ پوچھتا ہوں اخلاص سے دیانۃً سوچ کر جواب

دیجئے کہ تمہیں تو اب اپنے اونچے مشاغل کے مقابلہ میں ان بزدلانہ مشاغل کی فرصت نہیں ہوگی، اس لئے اب اس کام کے لئے جس [کی] میں نے تم سے امیدیں باندھی تھیں، مدینہ پاک میں تمہارے سپرد کیا تھا، کس کو تجویز کروں۔ میری تو تمنا یہ تھی کہ یہ سلسلہ تمہیں سے چلتا مگراس سے پہلے بھی کون سی تمنا اور آرزوئیں پوری ہوئیں۔

حاجی یعقوب صاحب نے جو طریقہ اختیار کیا معلوم ہوا کہ وہ بہت بہترین طریقہ ہے اور محصول انہوں نے خود ادا کر دیا اور یہ ساحل تمہارے مکان سے بہت قریب ہے۔ تم نے خود بھی لکھا ہے وہاں سے منگانے میں بہت سہولت ہے، بندہ کے خیال میں تو بجائے کاروں سے منگانے کے کسی ٹرک والے سے بات کرلو تو زیادہ اچھا ہے۔ امید ہے کہ حاجی یعقوب صاحب کے مرسلہ کاغذات بھی آپ تک پہونچ گئے ہوں گے۔

تم نے یہ لکھا کہ خواب میں تجھے اکثر دیکھنے کی نوبت آتی ہے میں تو یوں کہوں گا کہ بجائے تمہارے اسی ناکارہ کے شدت تعلق کا دخل ہے۔ تمہارا پہلا خواب جس میں ایک جانب پہاڑ اور دوسری جگہ دریا اعتدال پر تنبیہ ہے کہ اعتدال سے ہٹنے میں خطرہ ہے دریا میں ڈوبنے کا، یا پہاڑ سے ٹکرانے کا۔ اس پر تمہارا چڑھنا انشاء اللہ موجبِ ترقی ہے، اللہ تعالیٰ نصیب فرماوے اور اس ناکارہ کا بغیر تمہارے سہارے کے اٹھنا آج کل کے طرز سے ظاہر ہے کہ میری تمنا ہے کہ تم مجھے سہارا دو، اور تمہارا علوشان اس پست خیال اور بزدل کو پسند نہیں کرتا۔

اس ناکارہ کا آئندہ سال کا سفر ابھی تک طے نہیں، بلکہ غالب التواء ہے لیکن اگر جانا ہوا بھی تو ابوالحسن کو ساتھ لے جانے کا ارادہ نہیں کہ اس کی بیوی کا مسئلہ اہم ہے اور اس کا کوئی بدل بھی اب تک سمجھ میں نہیں آرہا۔ کسی مجرد کو ساتھ لے جانا چاہتا ہوں بیوی والوں کے تجربے خوب ہوگئے۔ چار سال تک مولوی اسماعیل مجرد تھے اب ان کے پاؤں میں بھی بیڑی پڑگئی۔ مولوی اسماعیل ۲۲ مارچ کو بمبئی پہونچے تھے، ۲۳ کو اپنے گھر گئے تھے، اسی دن رخصتی

ہوگئی تھی۔ آج رات کو بلا اطلاع دفعۃً میرے پاس پہونچ گئے۔ اس وقت میرے پاس ہے، سلام مسنون کہتا ہے۔

تمہارے خواب کا آخری حصہ اللہ تعالیٰ صحیح فرماوے کہ اس سیاہ کار کی قبر یا میرے حضرت کے پاس ہو یا پھر کسی ولی کامل کے پاس۔ عبدالرحیم کو شکایت ہے کہ تمہارا خط ان کے پاس نہیں پہونچا، یہاں کے فسادات کی خبریں تم نے صحیح سنیں مگر تم کہاں کہاں کو نمٹاؤ گے، لندن کو یا ہند کو؟ اہلیہ کی بیماری کی خبر سے فکر و قلق ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرماوے،

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی ،۱۲؍ربیع الاول ۹۰ھ

﴿210﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴؍ربیع الاول ۹۰ھ [۲۰؍مئی ۷۰ء]

مجاہد اعظم مولانا یوسف صاحب! میں نے تم کو بار بار تاکید کی کہ ارشاد و اکمال کو اہتمام سے مطالعہ میں رکھیں، مگر تم کو اس کی فراغت نہ ہوئی، کم از کم ایک نظر اکمال صفحہ ۱۳۸ والا ضرور دیکھ لو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری بہت مدد کرے۔

حضرت سید احمد صاحب بریلوی نور اللہ مرقدہ اور حضرت شیخ الہند جیسا نہ تو تم میں اور مجھ میں اخلاص ہو سکتا ہے اور نہ ان جیسے اعوان اور جانثار مل سکتے ہیں۔ ان حضرات کی مساعی سے مایوس ہو کر ان کے چھوٹوں نے ذکر شغل کی لائن پر زور دیا کہ وہ درجہ حاصل نہ ہو تو دوسرا ہی درجہ حاصل ہو۔ باقی بھائی تم زیادہ ہمت والے ہو اور نوجوان ہو۔ اپنا تو ضعف کا

زمانہ ہے، اعضاء جواب دے چکے ہیں، جو شخص دو آدمیوں کے سہارے سے اٹھتا ہو وہ اگر تم جیسوں کی حرص کرے تو 'کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا'۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۴؍ربیع الاول ۹۰ھ

﴿211﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲؍مئی ۷۰ء [۱۷؍ربیع الاول ۹۰ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت! مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عین انتظار میں تمہارے دو محبت نامے ایک کارڈ مؤرخہ ۱۶؍مئی دوسرا لفافہ مؤرخہ ۱۸ مئی دونوں بیک وقت پہنچے۔ تمہارے یہاں کے اجتماع کا شدید انتظار تھا۔ کارڈ تو پہلے کا لکھا ہوا تھا لیکن لفافہ بعد کا تھا جس سے اجتماع کی تفصیل معلوم ہو کر بہت مسرت ہوئی۔ بھائی فضل کریم اور مولانا محمد عمر صاحب دونوں کا خط آیا جس میں فضل کریم کی عدم شرکت پر بہت رنج و قلق لکھا تھا کہ اورنگ آباد کے حالات کے پیشِ نظر حاجی علاؤ الدین ان کو بہت تقاضا کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ یوسف کے نام رجسٹری تم نے کر دی۔ ان مجاہد اعظم کا ایک خط اور آ گیا جس کا جواب میں نے براہ راست بھیج دیا۔ ان کا خط اور جواب کی نقل تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔

مولوی اسمٰعیل کے بغیر ملے آنے پر مجھے بھی قلق ہوا اور تمہارے خط سے اور زیادہ

کہ خربوزے سے محرومی رہی۔ خربوزے تو یہاں بھی ملتے ہیں اور اللہ کے فضل سے آتے ہی رہتے ہیں مگر تمہاری نسبت اس میں نہیں رہتی۔

یہ خبر سن کر کہ علاج میں طبیعت ایک جگہ پہنچ کر رک گئی، قلق ہوا۔ سہارنپور آنے کی جلدی ہرگز نہ کریں، یہاں آج کل گرمی شدید ہے، اگرچہ مجھے اس سے سابقہ نہیں پڑ رہا ہے، اس لئے کہ دن بھر کچے گھر کے کوٹھے میں کولر میں پڑا رہتا ہوں، اس سے قلق ہوا کہ مولوی عیسی صاحب بھی نہ آئے۔ انہیں کیا مانع پیش آ گیا۔ قاضی عبدالوہاب صاحب کی شرکت کا حال پہلے معلوم ہو گیا تھا کہ فضل کریم کے اورنگ آباد جانے پر ان کو تجویز کیا گیا تھا۔ مولوی عیسیٰ کے متعلق معلوم کر کے ضرور لکھیں کہ وہ کیوں نہ آ سکے۔

امید ہے تم نے اجتماع کی پوری خبر نظام الدین مفصل لکھ دی ہوگی۔ تبلیغ کے متعلق جو تم نے استفسار بہت ڈرتے ڈرتے کیا اس کے متعلق تفصیلی جواب تو کبھی ملاقات پر یاد کر کے پوچھ لیں، اجمالی یہ ہے کہ اس میں شرکت کی ترغیب احباب کو ضرور کرتے رہیں بالخصوص نظام الدین بھیجنے کی۔ **اپنی عملی شرکت میں اپنے تحمل کی رعایت نہایت ضروری ہے۔** تم اکثر بیمار رہتے ہو۔ مولوی یوسف صاحب کے بڑے بھائی ہو **جذبہ میں ایسا قدم نہ اٹھانا جو صحت اور کام کے لئے مضر ہو۔** مقامی طور پر کام کی سرپرستی اور اس میں شرکت جس میں حرج نہ ہو ضرور کرتے رہیں۔

تمہارے مشورہ طلب کرنے میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جس سے گرانی ہو۔ مشورہ ضرور کرنا چاہئے۔ تم نے لکھا کہ لفافہ نہ ملنے کی وجہ سے ۲۰ پیسے کا ٹکٹ ارسال ہے، بہت غلط ہے، ٹکٹ واپس ہے۔ کیا تمہارے لئے ۲۰ پیسے خرچ کرنے بار ہیں؟ جوابی کارڈ یا لفافہ کی ضرورت سہولت کی وجہ سے ہے کہ پتہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اہلیہ سے سلام مسنون،

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم اسماعیل، ۲۲ رمئی

﴿212﴾

از: جناب الحاج محمد یعقوب صاحب بمبئی

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰/ربیع الثانی ۹۰ھ/۴/جون ۷۰ء

مکرم ومحترم جناب مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے مزج گرامی بعافیت ہوں گے۔ میرے ۳ کارڈ امید ہے کہ مل چکے ہوں گے آخری کارڈ میں کارڈ میں یہ خبر لکھی تھی کہ حضرت والا کا ۲۳/مئی والا گرامی نامہ ملا ہے جس میں پیر میں موچ آنے کی اطلاع تھی لیکن آج حضرت والا کا گرامی نامہ ۳۰/مئی والا مکہ مکرمہ سے لکھا ہوا ملا ہے جس میں زیادہ تفصیل ہے اور فکر کی بات بھی ہے اللہ پاک حضرت والا کو جلد سے جلد آرام فرماویں اور صحت کاملہ عاجلہ نصیب فرماویں۔

مضمون یہ ہے:

''مجھے یاد نہیں جہاں تک خیال پڑتا ہے مدینہ کے آخری خط میں تفصیل لکھ چکا ہوں کہ ۱۹/مئی چہار شنبہ کی دوپہر کو مدینہ پاک میں استنجاء گیا ہوا تھا ٹانگوں کی تکلیف کی وجہ سے وہاں گر گیا اور اٹھنے کے باوجود سنبھل نہ سکا اور دوبارہ گرا دوست احباب جو پاخانہ سے باہر کھڑے تھے وہ آواز سن کر اندر گئے اور اٹھا کر لے آئے اس وجہ سے بائیں پاؤں میں موچ بھی آ گئی اور اس میں ٹخنے کے قریب ہڈی میں شگاف بھی آ گیا۔ اس کے باوجود مدینہ پاک میں تو پانچوں نمازیں مسجد نبوی ہی میں پڑھنے کی نوبت ملتی رہی لیکن مکہ مکرمہ میں آ جانے کے بعد پاؤں پر ورم زیادہ ہو گیا لوگوں کا خیال ہے کہ بے احتیاطی اس کا سبب ہوئی بہر حال یہاں آنے کے بعد سے چار پائی پر سوار ہوں اپنی دستی گاڑی پر پہلی شب میں عمرہ کا طواف اور سعی تو اللہ کی توفیق سے ادا ہو گئی اس کے بعد سے جملہ نمازیں چار پائی پر ہو رہی ہیں۔ استنجاء کے لئے بھی

دوستوں نے ایک صندوق کرسی نما بنادیا وہ فلش پر رکھ دیا جاتا ہے اس میں بڑی دقت سے استنجاء کررہا ہوں پاؤں پر...... بالکل نہیں پڑتا۔‘‘

یہ مضمون حضرت والا کے گرامی نامے سے ابھی گرامی نامہ ملتے ہی آپ کی خدمت میں نقل کیا ہے بہت فکر ہورہی ہے ارادہ ہے کہ شام کو بعد مغرب فون کر کے دہلی حضرت کی صحت کا اور بخیر پہونچنے کا حال معلوم کروں گا۔ والسلام

﴿213﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
بنام: مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب مدظلہ
تاریخ روانگی: ۱۱؍ربیع الثانی ۹۰ھ [۱۵؍جون ۷۰ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا محبت نامہ پہونچا، یعنی آج بدھ کی دوپہر کو تمہارے رفع انتظار کی وجہ سے فوری جواب لکھوا رہا ہوں، ورنہ کل رات کو مفتی جی کے آنے کے بعد لکھواتا، لیکن جمعہ کے خط کا [پیر سے پہلے] پہنچنا مشکل ہے اور پیر تک تمہیں تشویش رہتی۔ تم نے جو کچھ کیا بہت اچھا کیا، اللہ تعالیٰ تمہیں استقامت اور ترقیات سے نوازے اور مکائد نفس وشیطان سے تمہاری اور میری بھی حفاظت فرماوے۔ **ارشاد الملوک کو بہت اہتمام سے مطالعہ میں رکھا کرو وہ آسان بھی ہے اور اکمال مشکل۔**

میرے یہاں عصر کے بعد کتاب کا سلسلہ تو حجاز سے ہی شروع ہوا تھا، وہاں کے دورانِ قیام کوئی نہ کوئی کتاب بعد عصر ہوتی تھی اور واپسی کے بعد سے بھی ہورہی ہے۔ **ارشاد الملوک فائدہ کے اعتبار سے زیادہ مفید معلوم ہوئی**، اس واسطے ایک دفعہ ختم ہونے کے بعد دوبارہ اس کو شروع کرایا ہے۔ تمہارا اس ناکارہ کو خواب میں دیکھنا تمہاری محبت کی شدت کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بناوے۔

معلوم نہیں تمہارے اس مخرج ہٹھوروی طالب علم کا کیا ہوا، کہاں ہے کیا کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ کسی مدرسہ میں داخل ہو گیا ہو۔ فقط والسلام

[حضرت شیخ الحدیث صاحب] ۱۱/ربیع الثانی ۹۰ھ

214

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۶/جون ۷۰ء [۱۲/ربیع الثانی ۹۰ھ]

ابی سیدی وسندی ومولای حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی ابدالآباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، احقر مع الخیر رہ کر حضرت والا کی خیر وعافیت اور درازی عمر کا طالب ہے۔ دیگر عرض اینکہ پرسوں مولوی ہاشم صاحب کی معرفت حضرت والا کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔ میرے خط کے پہنچ جانے سے اطمینان ہوا۔ امید ہے کہ اس کے بعد مولانا عبدالرحیم صاحب کے واسطہ سے بھی حضرت کو میرا پرچہ مل گیا ہوگا۔ کل ہی حضرت والا کے نام ایک مستقل ایر لیٹر لکھ چکا ہوں امید ہے کہ وہ بھی مل گیا ہوگا۔

آج قاری اسماعیل صاحب نے ذکر شروع کرنے کے لئے فرمایا تو حضرت والا کو اجازت کیلئے خط لکھوا دیا ہے۔ ہمارے یہاں اب تو الحمدللہ مکمل سکون ہے، جس کی وجہ سے اب تک تو کسی صلاح مشورہ کی ضرورت نہیں ہوئی۔ آئندہ اگر ضرورت ہوئی تو انشاءاللہ اس سے دریغ نہ ہوگا۔

ایک ضروری بات ہر خط میں لکھنا بھول جاتا ہوں وہ یہ کہ یہاں اس نوزائیدہ ملک میں جب کہ بہت امیدیں بھی وابستہ ہیں، بہت خطرہ بھی ہے کہ بدعتیوں کا بھی خوب زور ہے کہ تقریباً ہر شہر میں انہوں نے اپنی علیحدہ مسجد اور علیحدہ کمیٹی بنائی ہے اگرچہ خدا کے فضل سے اب

تک ہمارے یہاں بولٹن میں ان کی مسجد نہیں بنی کہ ان کے ساتھ اب تک اچھے تعلقات رہے۔

ابھی شروع میں جب کہ میں یہاں بولٹن آیا اسی وقت ان کا ایک وفد آیا تھا اس نے مختلف فیہا مسائل کے بارے میں پوچھا، ان میں کوئی اہل علم میں سے نہ تھا تو میں نے بجائے بحث مباحثہ کے ان کو سمجھایا اور ایسے فتنوں کے پیدا ہونے کی وجوہ اور اس کے نتائج خصوصاً امت میں افتراق ڈالنے والے اور فتنہ پرداز لوگوں کا حشر بتایا تو خدا کے فضل وکرم سے جو بحث کرنے آئے تھے، معافی مانگتے ہوئے واپس گئے تو اسکے بعد سے کوئی معمولی اختلاف بھی ان کی طرف سے نہیں پایا جاتا۔

دینی مدرسہ کے بارے میں پھر کچھ کوشش شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ دعوات وتوجہات کی ضرورت ہے، باقی خیریت ہے۔ دعوات وتوجہات کی مکرر درخواست ہے۔

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی یوسف نرلوی۔ ۱۶/ جون ۷۰ء سہ شنبہ

﴿215﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [جون ۷۰ء/ ربیع الثانی ۹۰ھ]

عزیز گرامی قدر مولوی حافظ یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا محبت نامہ ۱۵ جون، ۲۴ کو پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ تمہارے خط میں کوئی بات ہو یا نہ ہو پھر بھی انتظار اشتیاق اور موجب مسرت ضرور ہوتا ہے۔ تم نے اس وقت میں جو اپنے علمی اور سلوکی تبتل الی اللہ، انقطاع عن الدنیا کے کارنامے تواضع اور انکساری، اعمال جلیلہ، آرا چلانا، لکڑی کاٹنا، مزدوروں کے ساتھ کام کرنا وغیرہ وغیرہ مشاغل عالیہ لکھے ہیں، کاش اس نا کارہ

کو ان کی کم از کم تمہاری ہی نسبت سے قدر ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے۔

میں تمہارے خطوط میں جس چیز کا متلاشی ہوں وہ استحضار، ذکر اور مراقبہ وغیرہ کے ثمرات [ہیں] اللہ تعالیٰ میری تمناؤں کو پوری کرے۔ اس سیہ کار کا مبارک سایہ دیر تک رہا تو تمہارے خلافِ طبع احکامات ہی جاری کرتا رہے گا۔ تم نے...... جو الزام قائم کیا خود تمہارے خط نے اس کی تردید بھی کردی۔ چوری کا قصہ یا ڈاکوؤں کا تعاقب اگرچہ ان کے زمانہ حج میں ہوا تھا اور اچھا ہی ہوا کہ چوری کا واقعہ ان کے حج کے بعد ہوا، ورنہ اس زمانہ کے کارناموں کو دیکھ کر نہ معلوم کیا کیا قتل کردیتے۔

تمہاری نوجوان پارٹی سے مجھے خلاف نہیں، اللہ تجھے مبارک کرے، **مجھے تو اپنے نوجوان لاڈلے کی فکر ہے کہ وہ کہیں نہ ادھر ادھر پھنس جاوے۔** تم نے لکھا کہ میں چونکہ انتظامیات میں زیادہ مشغول رہتا ہوں اور یہ حضرات جب آتے ہیں تو مجھے کسی نہ کسی انتظام میں مشغول پاتے ہیں، تو ان حضرات نے یہ کہا کہ یہ تیرے لئے مناسب نہیں۔ تم نے صحیح لکھا، بعید نہیں کہ ایسا ہی ہوا۔ مجھے بھی ان کے پورے الفاظ محفوظ نہیں، اتنا ہی یاد ہے کہ انہوں نے میری ان خواہشوں پر جو میں نے ان کے سامنے ظاہر کیں، اس پر انہوں نے کہا کہ ہم نے بھی کئی مرتبہ عرض کیا کہ آپ چناں ہیں، چنیں ہیں، اپنی شان کے موافق مشاغل میں رہنا چاہئے۔

کاش ساتھیوں کی تحریض اور ان کو کام میں مشغول کرنے کیلئے بجائے آرا چلانے میں عملی شرکت کرنے کے، آپ ذکر بالجہر میں ان کے لئے نمونہ بنتے۔ میرے یہاں صبح کی نماز کے بعد آدھ پون گھنٹہ ذکر ہمیشہ سے ہوتا ہے، نواسے نواسیوں کی فوج جو تین برس پہلے کی ہے، ایسی زور سے نقل اتارتی ہے کہ بعض دفعہ میں بھی حیرت میں رہ جاتا ہوں۔ عزیز سلمان کا بچہ عثمان غالباً دو برس کا ہوگا کسی کے کہنے سے کبھی نہیں کرتا، لیکن جب گھر میں عورتیں ہوں، مجمع ہو اور اپنے اپنے کام میں مشغول ہوں وہ چارپائی پر پڑا ہوا کبھی کبھی آدھ گھنٹہ تک مسلسل

ایسا اسم ذات کے ذکر میں لگا ہوا ہوتا ہے کہ مجھے بعض دفعہ منع کرنا پڑتا ہے۔

طلحہ کا قصہ سب کو معلوم ہوگا کہ اس کے دو سال کے عمر میں حضرت رائپوریؒ نے شدت سے منع کر دیا تھا کہ اس کو ذکر کی مجلس میں ہرگز نہ لایا جائے۔ تمہاری تعمیر وغیرہ میں شرکت ہرگز موجبِ اعتراض نہیں، ضرور ہونا چاہئے، لیکن اصل مشغلہ وہ ہونا چاہئے جو میری مراد ہے۔ اہلیہ کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ صحت اور قوت عطا فرمائے۔ مجھے بھی اس کا اتنا ہی فکر رہتا ہے جتنا تمہارا، اگرچہ فکر کی نوعیت الگ ہے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ پانچواں مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت ہی عافیت، صحت اور قوت کے ساتھ ولد صالح عطا فرمائے۔

میں تو تمہارے رمضان میں یہاں آنے کا متمنی ہوں مگر ایسی حالت میں سفر دشوار ہے۔ تمہارے یہاں الیکشن ختم ہو گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نتائج خیر فرمائے۔ تم نے امتحان کی چھٹی میں تبلیغی جماعت میں ارادہ لکھا، بہت مبارک ہے۔ میرے پیارے یہ کام ہے تیرے کرنے کے، اپنی قدر اور میری محبت کی قدر پہچان۔ اس کے بعد تمہارا دوسرا پرچہ سولہ جون کا اسماعیل صاحب کے لفافہ میں پہنچا، اس میں تم نے لکھا کہ عبدالرحیم کی معرفت میرا خط پہونچ گیا ہوگا، یہ تو بہت پرانی بات ہوگئی۔ اس کا جواب عبدالرحیم کے واسطے سے لکھ چکا ہوں۔

تم نے اپنے اس پرچہ میں بدعتیوں کے ساتھ اپنے جس معاملہ کا ذکر کیا اس سے بہت مسرت ہوئی۔ تمہارے خطوط میں یہی چیز دیکھنے سے مجھے مسرت ہوئی۔ **اللہ تعالیٰ آئندہ بھی افتراق کو دور کر کے اجتماعیت پیدا فرمائے۔** ان سب کی علی الاعلان مخالفت کا ہرگز ارادہ نہ کریں، نہ مناظرہ بازی کریں۔ البتہ اپنے مخصوص دوستوں کو اس پر متنبہ ضرور کر دیں، کہ مبادا دھوکہ میں نہ رہیں دل سے دعا کرتا ہوں، اپنی اہلیہ، عزیز محمد اور اس کے والدین سے سلام مسنون،

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

خط لکھنے کے بعد یونس احمد کا خط ملا، جس میں لکھا کہ اس نے آپ سے بیعت کی درخواست کی۔تم نے انکار کردیا۔تم کوابتداء زبانی اورتحریری یہ کہہ کراجازت دی ہے کہ تم کو اہل لندن کی ضرورت کی وجہ سے جلدی اجازت دی ہے۔اگرصرف مجھ پراپنے معتقد ہونے کا سکہ جمانا ہےتو میں تو پہلے سے معتقد ہوں۔

﴿216﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/جون ۷۰ء [۲۵/ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ]

ذوالمجد والکرم جناب الحافظ الحاج قاری یوسف متالا مدفیوضکم ! بعدسلام مسنون، اسی وقت خلاف امید تمہارا گرامی نامہ ایرلیٹر مورخہ ۱۶ جون آج ۲۹ جون کو پہنچا۔لندن کے خطوط میں اتنی تاخیرنہیں ہوا کرتی تھی وہ عموماً پانچ دن یا زائد سے زائد ایک ہفتہ میں پہنچا کرتے تھے۔شاید تمہاری شدت بزرگی نے جس کو بھائی طارق نے بہت زوردارالفاظ میں مجھ پررعب ڈالنے کیلئے لکھا تمہارے [خط] کوبھی وزنی بنادیا۔ بہرحال مجھے اپنے مکہ مکرمہ کے آخری خط کے پہنچنے کی رسید سے اطمینان ہوا۔

تم نے لکھا کہ بھائی عبدالقدیر نے تیرا خط بھیجا۔ میں تو یہ لفافہ مولوی احمد کے حوالہ کرکے آیا تھا کہ وہ میری روانگی کے بعدروانگی کی تفصیل تمہارے پاس لکھ کر بھیج دیں۔ایک ہفتہ ہوا مولوی احمد نے مجھے اطلاع بھی دی تھی کہ آپ نے جولفافہ دیا تھاوہ میں نے لندن بھیج دیا۔ بہرحال احمد نے بھیجا یا عبدالقدیر نے ،اس کے پہنچنے سے اطمینان ہوا۔اس کے بعد ۲۴ جون کوعزیز مولوی عبدالرحیم کا خط تمہارے خط کے حوالہ سے تمہاری اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں مشورہ کا آیا تھا۔ میں نے ہمروزہ اس کا جواب عبدالرحیم کوبھی لکھوادیا تھااوراس

خیال سے کہ اس کا جواب جانے میں بہت تاخیر ہوگی، یہاں [سہارنپور] لندن کا خط تو جلدی پہنچتا ہے اور مکہ [کا] اس سے زیادہ دیر میں اور گجرات کا اس سے بھی زیادہ، مجھے خیال ہوا کہ بواسطہ جواب میں بہت تاخیر ہوگی بالخصوص اس وجہ سے بھی کہ اس نے چندروز میں اپنے خالہ زاد بھائی کو سوار کرانے کیلئے جانے کو لکھا تھا۔ اس لئے میں نے تمہارے رفع انتظار کے خیال سے ہمروزہ اپنے اس خط کی نقل جو عبدالرحیم کو بھیجی تمہیں بھجوا دی ہے جو امید ہے پہنچ گئی ہوگی۔ نیز ایک رجسٹری جس میں تین کتابیں آپ بیتی نمبر۳ وغیرہ تھی اسی تاریخ کو بھیجی تھی۔ اس کی رسید کا انتظار ہے۔

چونکہ ۔۔۔ نے لکھا تھا کہ آپ آج کل ایک اہم تصنیف میں مشغول ہیں اور جناب طارق صاحب کے خط میں اس کی تائید تھی اس لئے میں نے لکھا تھا [بہت] اخلاص سے کہ میں اپنے دوستوں کے متعلق نہیں چاہتا ہوں کہ ان کی تصانیف کسی نقصان یا غلطی کا شکار بنیں، میں اپنی ہر تالیف بہت اہتمام سے عربی مولانا عبدالرحمٰن صاحب و مولوی ۔۔۔ وغیرہ کو دکھلاتا رہا اور اردو کی مولوی اسعد اور قاری سعید مرحوم کو اور اب بھی عربی یا اردو کی کوئی تالیف عزیزان یونس و عاقل کو دکھلائے بغیر شائع نہیں کرتا اور ان سے کہہ دیتا ہوں کہ جہاں تردد ہو نشان لگا کر مفتی محمود سے مراجعت کریں۔ آپ بیتی تک میں بھی یہی اہتمام رہا، اس لئے **میرا مشورہ یہ ہے کہ اپنی کسی تالیف کو بغیر کسی معتمد کو دکھائے شائع نہ کریں۔** میری معذوری تو تمہیں خود معلوم ہے اس لئے آپ جب مولوی عبدالرحیم کو بھیجیں تو اس پر یہ لکھ دیں کہ وہ میرے حوالہ [سے] مفتی محمود کو ضرور دکھلا دیں۔

تمہارے شکستہ ہاتھ سے اب تک لکھنا دشوار ہے، اس سے بہت قلق ہوا بلکہ انتہائی رنج۔ میں نہیں یہ سمجھ رہا تھا کہ اب تک تمہارے ہاتھ میں شکستگی کا اثر ہے بلکہ اس کے بالمقابل دوستوں کی کاپیوں پر تمہارے اپنے قلم سے اشعار لکھنے کی خبر سے یہ سمجھ رہا تھا کہ شاید بہترین

لکھتے ہوگے۔ تمہارے خطوط مجھے تو ہمیشہ اچھے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہارے ہاتھ کو نہایت صحت وقوت عطا فرمائے۔

مولانا اسعد صاحب کے حوالہ ہرگز نہ کریں۔ گستاخی تو ایسی نہیں ہے جب کہ وہ میری امانت ہے، لیکن گم ہو جانے کا زیادہ احتمال ہے، اس لئے کہ وہ لندن کے بعد متعدد جگہ ہوکر واپس آئیں گے۔ البتہ ان کے نظام الاوقات، نیز بولٹن آنے نہ آنے کا حال ضرور لکھیں کہ میں نے ان کو بولٹن آنے کی دعوت دی ہے۔ یہ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ بعد رمضان مولوی انعام صاحب کا سفر بھی لندن کا ہے، ابھی سے ان کو دعوت نامہ بالا بالا بوساطت مولوی محمد عمر صاحب اس کا بھیج دیں کہ اپنے [نظام] میں بولٹن کی گنجائش ضرور رکھیں، مولوی محمد عمر صاحب کو یہ بھی لکھ دینا کہ آپ کے توسط سے اس لئے یہ خط بھیج رہا ہوں کہ آپ سے سفارش کی زیادہ امید ہے اور پہلے سے اس لئے لکھ دیا کہ مبادا نظام الاوقات میں گنجائش نہ رہے۔

تم نے .... کے متعلق جو تفصیلات لکھیں ان سے مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ ان سے اپنے دین کی خدمت لے لے۔ میرے لئے تو ظاہر ہے کہ موجب مسرت ہے مگر تمہیں معلوم ہے کہ میں اس کی بہت رعایت رکھتا ہوں کہ تبلیغی حضرات کو میرے کسی قول وفعل سے کوئی نقصان یا دقت پیش نہ آئے۔ تم بھی اس کی رعایت رکھنا کہ وہاں کے تبلیغی احباب کو تمہارے کسی قول وفعل سے کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ وہ قادیانیوں، شیعوں وغیرہ کے مقابلہ میں شمشیر برہنہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی ہر قسم کی مدد کرے، اپنی رضا ومحبت نصیب کرے، مرضیات پر زیادہ سے زیادہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

تم نے لکھا کہ لامع کی تیسری جلد وہ مجھ سے عاریۃً لے گئے، اگر تمہاری رائے اور مشورہ ہو تو میں لامع کی تیسری جلد بذریعہ رجسٹری تمہارے پاس بھیج دوں تاکہ تم ان کو اپنی طرف سے ہدیہ کر دو، اگر کوئی آنے والا ملے تو زیادہ اچھا ہے۔ تم ان کو لکھ دو کہ وہ لیتا جائے یا

تمہاری کوئی کتاب منشی انیس کے یہاں سے آنے والی ہوتو میں دہلی بھیج دوں کہ ڈاک کا خرچ بہت زیادہ ہے۔منشی انیس کے پاس سے تمہارے یہاں کثرت سے کتابیں جاتی ہی رہتی ہیں, یا عزیز عبدالرحیم کولکھ دو کہ گجرات سے کوئی جانے والا ہوتو اپنے ساتھ لے جائے۔

مجھے ان کا رسالہ مقام حیاۃ دیکھنا یاد نہیں، اگر تمہارے پاس موجود ہوتو صرف میرے مضمون کی نقل بھیج دو۔اگر تمہیں یہ معلوم ہوسکے کہ مولوی ۔۔۔۔صاحب سے ان کا اختلاف رائے کس بات میں ہوا تھا یا اور کوئی اختلاف کی بات تو اس سے بھی ضرور مطلع کردیں۔میرا جی نہیں چاہتا کہ وہاں کے تبلیغی احباب سے تمہارا کوئی خلاف پیدا ہواور مجھے ان حضرات کی طرف سے تمہیں کچھ لکھنے کا تقاضہ ہو۔ **چونکہ آج کل ذراسا اختلاف زمانہ کے فساد کی وجہ سے برے ثمرات پیدا کرتا ہے** اس لئے میں اس سے ڈرتا ہوں اوراس بنا پر اس سے پہلے بھی تمہیں اس سلسلہ میں لکھا تھا۔

اس سے بھی قلق ہوا کہ مولوی اسعد کی آمد پر سابق جمعیۃ علماء کے مقابلہ پر دوسری جمعیہ علماء ہند کی شاخ کی تجویز ہے, اللہ نہ کرے کہ مسلمانوں میں مزید اختلاف پیدا ہو, اس کا بھی انتظار رہے گا, اس کو بھی ضرور تحریر فرمائیں۔

تم نے اپنے لئے دعاؤں کو بہت اہتمام سے لکھا اس کو تو تمہارا بھی دل جانتا ہے کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے کتنی دعائیں کرتا ہے۔علامہ کا کوئی خط میرے پاس اب تک نہیں آیا۔ تمہارے پاس آپ بیتی اور حجۃ الوداع کے اتنے نسخے کہاں ہوں گے کہ تم نے ان کو دے دیئے۔میرا تو مدینہ میں دل چاہتا تھا کہ ان دونوں کے کچھ نسخے تمہارے ساتھ بھیجوں مگر تمہارا سفر ہوائی تھا اوراس سے پہلے جب بحری رفقاء تھے اس وقت یاد نہیں رہا جس کا بہت قلق ہے۔

تمہیں یاد ہوگا کہ میں نے مدینہ منورہ میں تم سے چلنے کے زمانے سے ایک دوروز قبل یہ کہا تھا کہ میرے خیال میں آئندہ رمضان تم لندن ہی میں گذار لو، اس لئے کہ ان ۳،۴ سال

میں تمہارے اسفار سہارنپور اور حجاز کے کئی ہو چکے ہیں جو تمہارے مدرسہ کیلئے اور تمہارے دوستوں کے لئے موجبِ حرج ہے۔اس لئے اس سال بجائے سہارنپور کے بولٹن میں رمضان گذار لو۔ یہاں آنے کے بعد بھی میں نے مختصراً ایک خط میں اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔آج کی ڈاک سے تمہارے مخلص طارق صاحب کے بہت زوردار تقاضے مجھ پر آئے کہ میں تمہیں بہت زور سے اس کی تاکید لکھوں کہ ماہ مبارک بولٹن ہی میں گذاریں۔انہوں نے لکھا ہے کہ مولوی یوسف پھرامسال رمضان سہارنپور کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں,ہم تو دخل نہیں دے سکتے،لیکن اگران کا رمضان یہاں گذرے تو یہاں کے لوگوں کو فائدہ بہت پہنچے۔

عزیز عبدالرحیم کے متعلق میں متعدد خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ میں نے ان کو مکہ سے ہی لکھنا شروع کیا تھا کہ اگر زامبیا کا سفر مختصر ہو,یعنی چند ماہ کا,تب تو بہتر یہ ہے کہ میرے سہارنپور پہنچنے کا انتظار نہ کریں فوراً زامبیا پہنچ جاؤ اور شعبان تک واپس آجاؤ۔ رمضان کا اختیار ہے چاہے سہارنپور میں گذارو بلکہ میری رائے یہ ہے کہ رمضان ورتھی میں گذار کر شوال میں یہاں آجاؤ اور اگر طویل سفر کا ارادہ ہو تو چند روز میرے پاس قیام کرنے کے بعد زامبیا چلے جاؤ۔رمضان وہاں گذارنے کے بعد شوال میں لندن آجاؤ اور حج کرتے ہوئے واپس آجاؤ اور تمہارا دل چاہے تو زامبیا سے واپسی میں رمضان بھی لندن میں عزیز یوسف کے پاس گذار دو پھر شوال میں حج کرکے یہاں آجاؤ۔

شروع میں تو ان کے یہ خطوط آتے رہے کہ مجھے مفارقت کو بہت دن گذر گئے اب چونکہ خالہ زاد بھائی نے لکھا ہے کہ اگر رمضان سے پہلے آسکو تو آجاؤ,رمضان کے بعد یورپ کے ممالک کا سفر کرنا ہے,اس لئے میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ ان کا ٹکٹ واپس کردوں۔لیکن ٹکٹ واپس کرنے کی تو مخالفت میں نے زور سے کی تھی، پھر سفر کا انتظام مشکل ہے، ان کا بھی جی برا ہوگا کہ اتنے دن تم نے ٹکٹ لا کے رکھا، اس لئے بہتر یہی ہے کہ پہلے زامبیا ہو

آؤ, رمضان کا تمہیں اختیار ہے کہ چاہے زامبیا کرلو چاہے عزیز یوسف کے پاس لندن۔ اس کے بعد حج سے فراغ کے بعد یہاں واپس آجاؤ۔

آج ہی اس کا خط آیا کہ حضرت کا مشورہ بدرجہ مجبوری بادلِ نخواستہ زامبیا کا سفر قبل از رمضان کرلوں گا، اس لئے کہ یہ تو حضرت نے بالکل صحیح تحریر فرمایا کہ پھر ٹکٹ کے اخراجات کی برداشت کا مسئلہ ہوگا اور وہ یقیناً احقر کیلئے نا قابل برداشت ہے، اس لئے کہ دو ٹکٹوں کی کل رقم ۱۲۰۰۰ روپئے ہیں، اس لئے میرا ارادہ یہ ہے کہ شروع شعبان یا زیادہ سے زیادہ رجب کے اخیر میں زامبیا کا سفر اختیار کروں اور یہ درمیانی وقت حضرت اقدس کے پاس گذارلوں۔ میں آج ہی ان کے خط کا جواب لکھوا رہا ہوں۔

میری رائے یہ ہے کہ وہ زامبیا کے سفر میں زیادہ تاخیر نہ کریں، میرے پاس آنے کی تو کوئی ایسی اہمیت نہیں ہے وہ سیدھے چلے جائیں تو زیادہ اچھا ہے, ورنہ ہفتہ عشرہ یہاں قیام کرکے چلے جائیں تاکہ زامبیا کا قیام بھی کچھ مل جائے، واپسی میں تمہارے پاس بھی کچھ قیام ہوجائے اور حج بھی ہوجائے, مگر اسی خط میں انہوں نے لکھا کہ میرے خالہ زاد بھائی ۱۷ جون کو بمبئی کیلئے روانہ ہوئے اور میری طبیعت پہلے سے خراب تھی، اب بمبئی کا ارادہ ملتوی کردیا تھا۔ بمبئی جانے کے بعد اور زیادہ خراب ہوگئی۔ ان کو بھی رخصت نہ کرسکا, دونوں وقت ڈاکٹر انجکشن لگاتے رہے۔ بمبئی کے احباب کا اصرار بڑھا کہ میں ہفتہ عشرہ بمبئی رہ کر علاج کراؤں مگر میرا خیال ہوا کہ حکیم اجمیری کا علاج کراؤں۔ اس لئے ۲۲ جون کو وہاں سے روانہ ہوکر سورت روانہ ہوگیا, طبیعت اچھی ہونے پر حاضر ہوں گا۔

میں تو عزیز عبدالرحیم کا کئی روز سے انتظار کر رہا تھا اس لئے کہ انہوں نے ایک ہفتہ ہوا دیوبند کے چند طلبہ کے ہاتھ ایک آموں کی پیٹی بھیجی تھی، اور ساتھ ہی یہ پیام بھیجا تھا کہ میں کل بمبئی جارہا ہوں اور وہاں سے سیدھا سہارنپور آؤں گا اس لئے ان کا کئی دن سے انتظار

کررہا تھا کہ آج ان کا یہ خط پہنچا۔

شروع میں تو یہ خط بہت ہی مختصر ایک دوسرے صاحب کے لفافہ میں بھیجنے کے ارادہ سے لکھوانا شروع کیا تھا مگر طویل ہوگیا اور اب کچھ امور ایسے بھی آگئے جو دوسروں کے دیکھنے کے نہیں اس لئے مستقل رجسٹری کرنے کا ارادہ ہوگیا۔ فقط

۲۹/جون [۷۰ء]

﴿217﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/جمادی الاولی ۹۰ھ [۹/جولائی ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! تمہارے خط کا خواہ مخواہ ہی انتظار رہتا ہے۔ اس وقت تو انتظار کی خاص وجہ یہ بھی ہے کہ بمبئی سے تمہاری کتابوں کا صندوق ۵ مئی کو حاجی یعقوب نے بحری جہاز سے روانہ کیا تھا جس کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ ایک ماہ میں پہونچ جائے گا۔ آج ۸ جون ہوگئی اس کی رسید آنی چاہئے تھی جس کا شدت سے انتظار ہے۔ خدا کرے کہ خیریت سے پہونچ گئی ہو۔ اس ناکارہ کو آپ رسید میں جتنا بھی چاہے منتظر رکھیں، مگر حاجی یعقوب کو رسید جلد از جلد بھیج دیں کہ انہوں نے اس پر بہت کوشش کی۔



محمد حنیف صاحب کا خواب تمہارے متعلق بہت مبارک ہے اور دوستوں کی طرف تمہاری توجہ موجبِ مسرت ہے لیکن **نماز میں اس کی کوشش کریں کہ کوئی وسوسہ اور غیر اللہ کا خیال نہ آوے**، اللہ تعالیٰ مجھے بھی نصیب فرماوے۔

دوستوں کی زبانی معلوم ہوا کہ تمہارے یہاں کا الیکشن ہوچکا اور جدید پارٹی برسرِ اقتدار آئی، اس کا بھی انتظار ہے۔ اس سے مسلمانوں کو نفع ہوا یا نقصان؟

عزیز مولوی عبدالرحیم کی طبیعت بحمد اللہ بہت اچھی ہے، ان کے خطوط بھی خیریت کے آرہے ہیں اوران کے حکیم کے بھی۔ اور وہ بار بار آنے کی اجازت مانگ رہا ہے مگر میں شدت سے روک رہا ہوں۔ اس لئے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اس کا رمضان یہاں گذرے اور سہارنپور کی آب وہوا نہ تمہیں کبھی موافق آئی اور نہ اس کو۔ اندیشہ ہے کہ طول زمانہ سے کبھی طبیعت ناساز ہوکر رمضان سے پہلے واپس جانا نہ پڑے۔

میری تمنا تو تمہارے متعلق بھی یہی ہے کہ تمہارا رمضان یہاں گذر جاوے مگر مقدر سے اب تک تو یہ تمنا کبھی پوری ہوئی نہیں اور جب یہاں مستقل قیام میں پوری نہ ہوئی تو اس وقت تو بعد بھی بہت ہے اور تمہارے مشاغل بھی بہت بڑھ گئے۔ **عزیز من! ترقی آدمی کی اپنی جدوجہد پر موقوف ہے۔ ارشاد واکمال کو بہت اہتمام سے مطالعہ میں رکھیں اور اپنی زندگی کو اس کے معیار پر پہونچانے کی ہر وقت کوشش کریں**

مرادِ مانصیحت بود وکردیم ۔ حوالت با خدا کردیم ورفتیم

تمہاری دینی ترقیات کے سننے کا ہر دم متمنی رہتا ہوں۔ عزیز عبدالحفیظ کا خط امریکہ سے آیا تھا۔ وہ بعض قانونی مجبوریوں کی وجہ سے واپسی پر لندن کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اگر اس خط کے پہونچنے تک یا اس کے بعد پہونچیں تو کہہ دیں کہ آج ۸؍ جولائی تک امریکہ سے تمہارے دو خط پہونچے اور میں دونوں کا جواب لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہونچ گئے ہوں گے۔ خدا کرے کہ عزیز موصوف کی واپسی پر تمہیں اور تمہارے دوستوں کو کچھ زیادہ نفع پہونچے۔

اہل لنڈن کی ضرورت کی وجہ سے میں تمہیں بہت ہی منقطع عن الدنیا اور متوجہ الی اللہ دیکھنا اور سننا چاہتا ہوں۔ اس وجہ سے ہر آنے والے سے تمہارے حالات کی خاص جستجو کرتا رہتا ہوں۔ عزیز من! بہت [اہتمام سے] معمولات کو کھانے سے زیادہ اہم سمجھو۔ ذکر

پر بہت دوام کی ضرورت ہے۔ کسی دن معمول رہ جاوے تو کھانا چھوڑ کر اس کو پورا کر لو۔ ابتداء میں جیسا جہد رکھو گے انتہا میں اس کے ثمرات چکھو گے۔

تم نے پہلے عزیز محمد اور چند رفقاء کا آپ کی تربیت میں آنا لکھا تھا اس کے بعد کوئی حال تم نے نہیں لکھا کہ کتنے بچے ہیں اور کیا کرتے ہیں اور ان سب کے کھانے کا نظم کیا ہے۔ اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں تمہاری صحت کا فکر بھی رہتا ہے، اللہ تعالیٰ نہایت سہولت اور راحت سے فراغ نصیب فرماوے، ولد صالح نصیب فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۵/ جمادی الاولی ۹۰ھ

﴿218﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۷/ جمادی الاولیٰ ۹۰ھ [۲۱/ جولائی ۷۰ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تقریباً دو ماہ ہوئے عزیز شبیر انگار کا ایک منی آرڈر دوسو روپیہ کا آیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ جب میرے نکاح کی خبر سنیں تو ولیمہ وہیں کریں۔ اس کے بعد سے کئی مرتبہ اس کے نکاح کی تاریخوں کی اطلاع آتی رہی اور التواء کی تاریخ۔ خوش قسمتی سے دو تین دن ہوئے ان کا خط اس اطلاع کا آیا تھا کہ نکاح ہو گیا اور چونکہ اسی دن مولوی اسماعیل نے بھی گھر جانے کا ارادہ ظاہر کیا اس لئے میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ جس دن تمہاری سیٹ معین ہو جاوے اس دن [ولیمہ] کر دیں گے۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ آج چہار شنبہ کی شب کو ان کا جانا طے ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کا

انتظام آج ہی کر دیا اور چونکہ اہتمام مقصود تھا اس لئے مولوی نصیر کے سپرد نہیں کیا کہ وہ تو انشاء اللہ اس سے کم میں کر دیں گے، بلکہ شیخ انعام اللہ کے سپرد کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے رقم پر بہت اضافہ کر دیا، میری بھی زیادہ خوشی اس وجہ سے ہوئی کہ میں بھی آج ایک جدید رسالہ کی بسم اللہ کر رہا ہوں، جس کو مولوی اسماعیل مع خواب کے سنائیں گے۔

۶ کیلو زردہ ارسال ہے۔ پلاؤ کے متعلق تو معلوم ہوا کہ وہاں پہونچتے پہونچتے خراب ہو جاوے گی، لیکن زردہ دہلی لکھنو سے آنے پر بھی خراب نہیں ہوتا۔ اس میں سے ۲ کلو عزیز شبیر کے رشتہ داروں کو مولوی اسماعیل خود پہونچاویں گے، بقیہ میں سے ڈیڑھ کیلو کسی آدمی کے ہاتھ حافظ سورتی کے پاس ضرور بھیج دیں، کرایہ مزدوری جو دینا ہو تم یا مولوی اسماعیل دے دیں، میں ادا کر دوں گا۔ سوا کیلو تمہارا اور سوا کیلو میں مولوی اسماعیل کی اہلیہ اور مولوی تقی نصف نصف۔

تمہارے رسالۂ شکر کی تکمیل اور صفائی سے بہت مسرت ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، ہمیں دین و دنیا کا نفع نصیب فرماوے۔ لوگوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ متمتع فرماوے اور تمہارے لئے صدقۂ جاریہ بناوے۔ اس ناکارہ کا خط بجائے شروع میں ہونے کے آخر میں ہوتا تو زیادہ اچھا ہوتا۔ قاضی عبدالوہاب صاحب سے ملاقات ہو یا خط لکھیں تو میرا بھی سلام مسنون لکھ دیں اور یہ بھی کہ یہ ناکارہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

حکیم صاحب نے یہ صحیح کہا، میری ان کو بھی تاکید ہے اور تمہیں بھی کہ اتنے صحت کامل نہ ہو ارادہ نہ کریں، مبادا یہاں آ کر طبیعت خراب ہو۔ تمہارے پاس رہنے کو تو میرا بھی دل چاہتا ہے اور میں ضرورت بھی سمجھتا ہوں مگر صحت تو قبضہ کی چیز نہیں۔ اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔ یوسف کا یہاں تو عرصہ سے خط نہیں آیا، چند خطوط تمہارے لئے رکھے تھے وہ اسی پرچہ کے ساتھ ارسال ہیں۔ میں نے حافظ سورتی کا حصہ یہ سمجھ کر رکھوایا تھا کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ ان کے تعلقات شبیر سے یہاں کے قیام میں بہت تھے۔ اگر نہ ہوں تو پھر وہاں بھیجنے کی

ضرورت نہیں کہ دقت بھی ہے,اس کا حصہ تم دونوں یعنی تم اور اسماعیل تقسیم کر لیں۔البتہ شبیر کا کوئی اور واقف تمہارے قریب ہو تو اسے ضرور دے دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۷/ جمادی الاولیٰ ۹۰ھ

﴿219﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵/ جمادی الاولی ۹۰ھ [۲۹/ جولائی ۷۰ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف سلمہ! محبت نامہ مؤرخہ ۳۰ جولائی پہونچ کر موجب مسرات ہوا۔ اتفاق سے حاجی یعقوب صاحب بمبئی والے بھی جمعہ کے دن سے یہاں آئے ہوئے ہیں,تمہارا خط ان کو بھی سنا دیا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ کتابوں کا صندوق لنڈن پہنچ گیا۔ امید ہے کہ کتابیں وصول ہوگئی ہوں گی۔ گودی کے مزدوروں کی ہڑتال کی خبر میں بمبئی کے خط سے دو ہفتہ قبل معلوم کر چکا تھا,میرا خیال تھا کہ وہ ختم ہو چکی ہوگی۔ خدا کرے کہ تمہاری کتابیں خیریت سے پہونچ گئی ہوں۔تم نے اچھا کیا کہ قاری اسماعیل کو ذکر بالجہر بتلا دیا,اللہ تعالیٰ استقامت ترقیات سے نوازے، تمہارے فیوض وبرکات سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرماوے۔

کیا کوئی صورت تمہاری رمضان میں آمد کی بھی ہوسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمہاری اہلیہ ولادت کے قصہ سے بخیریت اس سے پہلے فارغ ہوجاوے,اللہ تعالیٰ ولد صالح عطا فرماوے۔ **تمہارا ہر وقت خیال لگا رہتا ہے,اللہ تعالیٰ تمہیں ہر نوع کے شرور سے محفوظ**

رکھے، اپنی سچی محبت عطا فرماوے, تمہارے فیوض سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرماوے۔ امید ہے کہ تمہارے یہاں کا اجتماع خیریت سے ہو گیا ہوگا۔

اسلام کے متعلق ٹیلی ویژن پر ۱۵ جولائی کو جو پروگرام شائع ہوا تھا اس سے کچھ جی خوش نہیں ہوا, اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بہت زیادہ اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ تمہارے یہاں نئی حکومت کے آنے سے جو امن ہوا اس سے مسرت ہوئی, اللہ تعالیٰ خیر کے اسباب پیدا فرماویں۔ عیسائیوں کے آپس کے نزاع کی خبر سے بھی فکر ہے, اللہ تعالیٰ اس کو مسلمانوں کے لئے خیر کا سبب بناوے، ایسا نہ ہو کہ ہمارے یہاں کی طرح سے ان کی آپس کی لڑائی میں مسلمان درمیان میں نہ آجاویں۔

عزیز مولوی عبدالحفیظ کو کچھ دنوں کے لئے اگر بسہولت ممکن ہو تو ضرور ٹھیرالیں اور ان کو پہلے ہی لکھ دیں کہ اگر نظام الاوقات میں گنجائش ہو تو وہ لنڈن کے لئے بھی چندروز اپنے نظام میں مقرر کرلیں ایسا نہ ہو کہ عین وقت [پر] انہیں قیام میں دقت ہو۔ تمہارے یہاں کے اجتماع کی کامیابی سے بہت مسرت ہوئی, اللہ تعالیٰ بہت ہی مبارک فرماوے، مثمر ثمرات وبرکات بناوے۔

ٹیلی ویژن پر اسلامی معاشرہ کے متعلق جو چیز انہوں نے شائع کی ہے وہ اگر کسی اخبار میں آئی ہو تو پورا اخبار بھیجنے کی ضرورت نہیں اتنا تراشہ بھیج دیں۔ عزیز عبدالرحیم سلمہ کے خطوط شدید تقاضہ کے اپنے آنے کے متعلق آرہے ہیں مگر میں اس وجہ سے کہ ان کے حکیم صاحب ابھی تک مطمئن نہیں، میں ان کو آنے کی اجازت نہیں دے رہا۔ اس کے علاوہ وہ باوجود اپنے شدید تقاضہ کے خود بھی میرے انکار کو غنیمت سمجھ رہے ہیں، اسلئے کہ انہوں نے ایک رسالہ جو شکر کے بارے میں تصنیف فرمایا ہے، جس کی نظر ثانی مولوی تقی الدین صاحب نے کی ہے، اور طباعت کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ ان کا دل چاہتا ہے کہ یہاں آنے سے

پہلے اس کی طباعت مکمل ہو جاوے, اللہ تعالیٰ مدد فرماوے۔

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں، اس کی خیریت کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم احمد گجراتی، ۲۵ر جمادی الاولیٰ ۹۰ھ

﴿220﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹ر جمادی الاولیٰ ۹۰ھ [۱۲ر گست ۷۰ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تقریباً ایک ہفتہ ہوا، تمہارا محبت نامہ پہونچا تھا۔ اس کا جواب اسی وقت مولوی ہاشم کے ایر لیٹر پر لکھ دیا تھا۔ امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ تم نے اس میں لکھا تھا کہ کتابیں گودی پر تو پہونچ گئیں مگر وہاں کے مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے تاہم میں نے بلٹی وغیرہ وہاں کے رہنے والے ایک دوست کو دے دی ہے, امید ہے کہ ایک دو دن میں کتابیں وصول ہو جاویں گی۔ اس کے بعد سے تمہارے خط کا شدت سے انتظار ہے, خدا کرے کہ کتابیں خیریت کے ساتھ پہونچ گئی [ہوں]۔

جن صاحب کے ذریعہ سے یہ خط بھیجا جا رہا ہے اگر اردو اچھی طرح جانتے ہوں تو [انہیں] اردو کا ورنہ گجراتی کا معمولات کا پرچہ دے دیں۔ کئی دن ہوئے مولوی یوسف تتلی کا خط آیا تھا, غالباً تمہارے پاس بھی آیا ہوگا۔ اس میں تمہاری والدہ کی علالت کی خبر لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ عبدالرحیم کو اطلاع کر دی جاوے۔ عزیز عبدالرحیم کو تو اسی دن خبر کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ اگر تم تک خدانخواستہ خط نہ پہنچا ہو تو

بندہ کے حوالہ سے طلب خیریت کا خط اپنی والدہ کو لکھ دو۔ اس میں میری طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد عیادت لکھ دیں۔

حاجی یعقوب صاحب ۹/دن یہاں قیام کے بعد کل شنبہ کو نظام الدین چلے گئے۔ ۸/اگست شنبہ کو وہاں سے بمبئی واپس جاویں گے۔ یہ تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ میری آنکھ میں ابھی تک صفائی نہیں آئی۔ علی گڑھ کا ڈاکٹر ایک ماہ کیلئے دوبارہ علی گڑھ بلا رہا ہے۔ میری تو ہمت جانے کی ہے نہیں، مگر اس کا شدید اصرار ہے لیکن ساتھ ہی وہ بار بار یہ بھی لکھ رہے ہیں کہ علی گڑھ میں بارش بالکل نہیں، گرمی شدید ہے۔ جب ایک دو بارشیں ہو جاویں گی جب بلاؤں گا۔

مولوی اسماعیل ۲۲ جولائی کو اپنے گھر جا چکے ہیں۔ عزیز مولوی عبدالرحیم کی آمد آمد کی خبریں سن رہا ہوں مگر میں نے ہی ان کو خطوط کے ذریعہ سے روک رکھا ہے کہ اتنے طبیعت صاف نہ ہو جاوے اتنے آنے کا ارادہ نہ کریں۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت وسہولت کے ساتھ فراغ نصیب فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۹/جمادی الاولیٰ ۹۰ھ

﴿221﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰/اگست ۷۰ء [۸/جمادی الثانی ۹۰ھ]

وعين الرضا عن كل عيب كليلة　كما ان عين السخط تبدى المساويا

عزیز گرامی قدر و منزلت مولانا مولوی حافظ قاری یوسف متالا صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مورخہ ۳۰/ جولائی پہونچ کر موجب مسرات ہوا۔ تمہارے خط کا معظم حصہ ہمیشہ اس مضمون میں ضائع ہوتا ہے کہ تو ناراض تو نہیں، حالانکہ میں بار بار لکھتا رہتا ہوں کہ تم سے ناراضگی بڑی دیر میں ہوسکتی ہے اور خدا نہ کرے کہ وہ وقت آوے

تجھے میں بددعا دینے کو ظالم کس کا دل لاؤں

برا کہنے کو ہوتا ہوں، بھلا منہ سے نکلتا ہے

اتنی بات ضرور ہے کہ جو امیدیں تم سے وابستہ ہیں ان کی تائید کسی سے سنتا ہوں تو بہت مسرت ہوتی ہے، اس کے خلاف کوئی بات کان میں پڑتی ہے تو دل بجھ جاتا ہے۔

میرا دل تمہارے متعلق خاص طور سے لنڈنی ماحول کی وجہ سے یہ چاہتا ہے کہ حبِّ جاہ، حبِّ مال پاس کو نہ آوے۔ اہل دنیا سے مدارات کا برتاؤ تو خوب رکھو مگر قلبی محبت کسی سے اس کے مال کی وجہ سے ہرگز نہ ہو, واللہ حسیبی علیکم۔

قاری صاحب اور محمد حنیف صاحب کے خطوط کے بعد بھی میں تمہیں متعدد خطوط لکھوا چکا ہوں۔ لنڈن بالخصوص بولٹن سے جس کا بھی لفافہ آتا ہے اس میں ایک پرچہ میں ضرور رکھوا دیتا ہوں۔ اگر ان کی تاریخیں لکھواؤں تو وقت بہت ضائع ہوگا, مگر ان دونوں کے بعد پانچ چھ خط میرے جا چکے ہیں، تقریباً دو ہفتہ ہوئے تمہارا ایک محبت نامہ آیا تھا، جس میں تم نے لکھا تھا کہ میری کتابوں کا صندوق گودی پر پہونچ گیا لیکن وہاں کے مزدوروں نے چونکہ ہڑتال کر رکھی ہے اس لئے حاجی یعقوب صاحب کا خط رجسٹری بلٹی وغیرہ سب میں نے اپنے ایک دوست کو دے دیا ہے جس کے پاس کار بھی ہے اور وہ گودی کا رہنے والا بھی ہے۔ ایک دون میں کتابیں انشاء اللہ پہونچ جاویں گی، میں اس کی رسید کا منتظر ہوں تمہارے اس خط میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

تم نے لکھا کہ فانی دنیا اور ہر چیز سے وحشت ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے,

اللھم زد فزد ، مگراس کا بہت اہتمام سے خیال رکھیں کہ اس کی وجہ سے نہ کسی دینی کام میں حرج آوے نہ اہل وعیال کے حقوق جو شریعت نے مقید کردیئے ہیں ان میں فرق آوے کہ اللہ تعالیٰ کے لگائے ہوئے حقوق بھی عبادت ہیں۔ جماعت اسلامی والوں کے متعلق جو تم نے لکھا اس سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہر باطل عقیدے سے، باطل عمل سے مسلمانوں کی اصلاح فرماوے۔ یہ میں نے پہلے بھی لکھا تھا، آئندہ بھی اس کا خیال رکھیں کہ مناظرہ مجادلہ کسی سے نہ رکھیں کہ اس زمانہ میں مناظرہ سے کوئی فائدہ نہیں کہ دونوں طرف نفسانیت کا غلبہ ہو جاتا ہے, مخالف کی ہر بات کا جواب دینے کی فکر نہ کریں۔ لا ادری نفسی، ہر بات کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے، یہ کہنا بہت سہل ہے کہ مجھے معلوم نہیں, علماء سے تحقیق کریں۔

ڈاکٹر صاحب سے بھی تمہاری تلخ گفتگو نہ ہوتی تو اچھا تھا۔ البتہ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے رسالے جو ردمودودیت پر ہیں وہ عبدالرحیم کو لکھو کہ اکٹھے کرکے بھیج دیں۔ میرے یہاں تو آج کل رہے نہیں, دیوبند اور دہلی میں مل جاویں گے۔ عزیز عبدالرحیم کی آمد کا انتظار ہے اگر مجھے یاد رہا تو میں بھی کہہ دوں گا اور اگر میرے یہاں ہوگا اس کو بھجوا دوں گا۔ ڈاڑھی کے متعلق 'ڈاڑھی کا فلسفہ' حضرت مدنی کا اور 'ڈاڑھی کی قدر و قیمت' حضرت میرٹھی کا ہے۔ دونوں بذریعہ رجسٹری تمہارے پاس ارسال ہیں۔ تم نے جو تقریر کی وہ صحیح تھی اور ان کے مسلک کی تعبیر کی وہ بھی صحیح کی لیکن میں تمہیں حضرت اقدس رائپوری قدس سرہ کی طرح سے ہر چیز میں فریق بنانے سے بچانا چاہتا ہوں۔

تم نے بعض لوگوں پر گریہ طاری ہو جانے کے متعلق دریافت کیا یہ حالت ممدوح ہے لیکن اس کا غلبہ مناسب نہیں۔ لہذا ابتداء تو اس کے علاج کی ضرورت نہیں, غلبہ کی صورت میں درود شریف کی کثرت اور فضائل کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا مطالعہ کرنے کو کہہ دیا کریں۔ معلوم نہیں تمہارے پاس مکاتیب رشیدیہ یعنی حضرت گنگوہی قدس سرہ کے

خطوط اور حضرت تھانویؒ کی تربیت السالک ہے یا نہیں؟ اگر نہ ہو تو میں بھیجنے کی کوشش کروں۔

بعض خطوط جن کے ساتھ جواب کے لئے کچھ نہیں ہے ان کے جواب تم کو لکھوانا ہیں:

ا: حافظ محمد گورا، باٹلی:

تمہاری لڑکی رشیدہ کی شادی سے مسرت ہوئی۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے، اللہ جل شانہ زوجین میں محبت عطا فرما کر اولاد صالح عطا فرماوے۔ اللہ تعالیٰ اس شادی کو بہت مبارک فرماوے, **درود شریف کی کثرت مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کیلئے بہت مجرب ومفید ہے**۔ اس کا اہتمام کریں۔ اعزہ واقارب کو بھی تاکید کردیں، اپنی اہلیہ سے بھی سلام کہہ دیں۔

تمہارے **حفظِ قرآن کے پختہ ہونے کیلئے** بھی دعا کرتا ہوں، اس کے لئے **میرے رسالہ فضائل قرآن میں ایک بہت مجرب عمل لکھا ہوا ہے**۔ یہ کتاب میرے مخلص دوست مولوی یوسف متالا ۳۰، پیس سٹریٹ بولٹن سے مل سکتی ہے، چاہے وہاں جاکر مستعار لے کر پڑھ لیں یا ان سے خرید لیں۔ **ان کے پاس کبھی کبھی جاتے رہا کریں**۔ تم نے لکھا کہ جواب کی ضرورت نہیں، مگر تمہاری لڑکی کی شادی کی مبارک باد کے لئے میرا تو دل چاہا۔ فقط

۲: سلیمان سعید آدم:

بھائی کے ویزا مل جانے سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ ان کو خیریت کے ساتھ تم سے ملادے۔ ان سے اور دیگر اعزہ سے **درود شریف کی کثرت کی تاکید کرتے رہیں۔ یہ مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کے لئے مجرب ہے**۔ اپنی والدہ سے سلام کہہ دیں۔ میرا رسالہ فضائل درود عزیزم مولوی یوسف متالا ۳۰ پیس سٹریٹ بولٹن سے مستعار بھی مل سکتا ہے، وہاں جاکر ایک دو روز وہاں ٹھہر کر اس کو غور سے پڑھیں، یا ان سے خرید لیں۔ عزیز موصوف سے ملتے رہا کریں۔

۳:ظہیر الدین بٹ، مانچسٹر:

یہ ناکارہ فتاویٰ لکھا نہیں کرتا. مفتی نہیں ہے۔ فتاویٰ کے واسطے مفتی صاحب مظاہر علوم یا مفتی صاحب دارالعلوم کے نام خط لکھنا چاہئے اور جواب کیلئے شیلنگ بھیجنا چاہئے۔ جتنے سجدے تلاوت کے ذمہ [میں] باقی ہیں ان کی قضا واجب ہے۔ جیسا کہ نمازوں کی قضا ہوتی ہے۔ فرصت کے وقت ۴، ۵ سجدے اس نیت سے کرتے رہیں کہ جو آخری سجدہ باقی ہے اسکو کررہا ہوں۔ مولوی یوسف متالا اس کو سمجھا دیں گے۔

نمبر۲: علم کا حاصل کرنا فرض ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے سہولت فرمادی ہے کہ علم ضروری سارا اردو کی کتابوں میں آچکا ہے، اپنے مشغلہ کے ساتھ کوئی مسئلہ کی کتاب اپنے قریب جو عالم ہو اس سے پڑھتے رہیں۔

نمبر۳: ان مسائل کی کتابیں جن میں مسئلہ معلوم ہوتے ہوں پڑھتے رہیں۔ بہشتی زیور مولوی یوسف متالا کے پاس شاید مل جاوے، وہ بہت آسان ہے اور اس کا پڑھنا بھی آسان ہے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ مولوی یوسف کے پاس آمد و رفت رکھیں۔ ان کا پتہ مولوی یوسف متالا، ۳۰ پیس سٹریٹ بولٹن ہے۔ جادو وغیرہ کے عملیات ہرگز نہ کرنا چاہئے، نہ جنات کے ,ان کے لئے بڑے ماہر کی ضرورت ہے۔

آپ کو اتنے لمبے خط کے لئے جواب کے لئے شلنگ بھیجنا ضروری ہے، میں آپ کے خط کا جواب مولوی یوسف متالا کے پاس بھیجتا ہوں، وہ مختصر لکھواتا ہوں۔ دعائے گنج العرش وغیرہ کتابوں کی اسناد صحیح نہیں, حدیثِ پاک میں جو دعائیں آئی ہیں ان کو پڑھتے رہیں, کاغذ [ٹشو پیپر] سے استنجاء کرنے میں مضائقہ نہیں، اس میں جذب کی صلاحیت ہے۔ ٹائی پہن کر نماز تو ہو جاتی ہے مگر چونکہ کفار کا لباس ہے اس لئے اتار لیا جاوے۔ مجھے معلوم نہیں کہ نماز کے بعد کوئی بلند آواز سے کلمہ پڑھتے ہوں، ہمارے یہاں دستور نہیں۔

اس کا مطلب میں نہیں سمجھا جو درود کے بارے میں لکھا کہ اس کے نیچے نبی کا نام لکھنا نہیں چاہئے۔ اس کو مولوی یوسف کو فضائل درود بتلا کر سمجھ لیں۔ یہ لفظ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ نبی کا لفظ نہیں لکھنا چاہئے۔ جوتیاں مصلوں کے آگے رکھنے میں نماز نہیں ٹوٹتی۔ حضور ﷺ کے نام پر ص ل م نہ لکھنا چاہئے، مگر پورا درود لکھے۔ صلیب کا نشان مکان میں ہرگز نہ لگاوے، یہ نصاریٰ کے ساتھ تشبیہ ہے۔ آئندہ مسائل کا خط مجھے نہ لکھیں، اور ایسے طویل خط کے لئے جواب کا شلنگ ہونا ضروری ہے۔

۴: جناب ابراہیم محمد بسم اللہ، ڈیوزبری:

تمہارے قرض کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ بار قرض سے سبکدوش فرماوے۔ **اس کے لئے پانچ تسبیحات درودشریف کی باوضوء قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا بہت مفید و مجرب** ہے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارا لڑکا حافظ پٹیل کے پاس حفظ کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، میں اس کی تکمیل کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں، یہ ناکارہ ان کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ اگرچہ تم نے لکھا کہ جواب کی ضرورت نہیں، مگر تمہاری پریشانی کی وجہ سے عزیز یوسف متالا کو تکلیف دے رہا ہوں کہ وہ ایک کارڈ تم کو لکھوا دے۔



فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۶؍جمادی الثانی ۹۰ھ

عزیز مولوی یوسف، ان خطوط کے جواب میں تم کو تکلیف تو ہوتی ہوگی مگر ایک ایک کارڈ اپنے کسی شاگرد سے لکھوا دیا کریں، بالخصوص جن میں تمہارے متعلق کوئی بات ہو، کسی دوسرے سے لکھوایا کرو، اپنے قلم سے نہ لکھا کریں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم احمد گجراتی، ۶؍جمادی الثانی ۹۰ھ

﴿222﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱/ جمادی الثانی ۹۰ھ [۱۳/ اگست ۷۰ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے خط کا جواب تو مولوی ہاشم گورا کی رجسٹری میں کئی دن ہوئے بھیج چکا ہوں، جس میں دوسرے لوگوں کے خطوط کے جواب بھی تھے، امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ اس کے بعد مولوی ہاشم کے خط سے مجملاً اور اور مولوی عبدالرحیم کی آمد پر ان کے نام جو تمہارا خط آیا تھا، اس سے مفصلاً تمہاری بیماری کا حال معلوم ہوکر بہت ہی رنج وفکر وقلق ہوا۔ اس پر بھی قلق ہوا کہ تم نے اس سیہ کار کو اس قابل بھی نہ سمجھا کہ اپنی بیماری کی اطلاع کریں۔ اگرچہ دعا کی اہلیت تو نہیں مگر دعا کیلئے اہلیت شرط بھی نہیں۔ اپنی نااہلیت کے باوجود دل سے تمہاری صحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت وقوت عطا فرمائے۔

مولوی ہاشم صاحب کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ تم نے غذا میں بہت قلت کر رکھی ہے، اگر عمداً ہے تو بہت نامناسب، اور بھوک نہ لگتی ہو تو قابلِ علاج ہے۔ مولوی عبدالرحیم کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ تمہارے یہاں تمہاری زیرِ نگرانی تین سو بچے زیرِ تعلیم ہیں، بہت مسرت ہوئی، اللہم زد فزد۔ تم نے میرے خط میں تو محمد وغیرہ ۸، ۱۰ آدمیوں کی تعلیم کا حال لکھا تھا۔ معلوم نہیں تمہارے مدرسہ کے لڑکوں میں کیا تعلیم ہوتی ہے؟ حفظ کا سلسلہ ہے یا نہیں؟ اور اردو فارسی پڑھنے والا کوئی ہے یا نہیں؟

تم نے تقریباً دو ہفتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ کتابوں کا صندوق گودی پر پہونچ گیا اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگرچہ وہاں مزدوروں کی ہڑتال ہے مگر میں نے رجسٹری کے سارے کاغذات

ایک صاحب کو دے دیئے ہیں، جن کی اپنی کار ہے، دو تین دن میں کتابیں پہونچ جائیں گی۔اس کے بعد تمہارے دو خط پہونچے ان دونوں کا میں جواب لکھوا چکا ہوں مگر ان دونوں میں کتابوں کے پہونچنے کی کوئی اطلاع نہیں، خدا کرے صندوق صحیح سالم پہونچ گیا ہو۔اس کے پہونچنے پر حاجی یعقوب صاحب کو بھی ضرور اطلاع کر دیں۔

دو ہفتے ہوئے جب تمہارا خط آیا تھا اس وقت حاجی یعقوب صاحب سہارنپور ہی [میں] تھے، اس کی بنا پر پرسوں ان کا استفسار بھی آیا تھا اور تعجب بھی کہ کتابوں کی وصولی کی رسید اب تک بمبئی نہیں پہونچی۔۱۰ اگست کو ایک بک پوسٹ رجسٹرڈ بھی تمہارے نام بھیجا ہے، جس میں ڈاڑھی کی قدر و قیمت، اور ڈاڑھی کا فلسفہ بھی بھیجا ہے، خدا کرے پہونچ گیا ہو۔ اہلیہ سے سلام مسنون بھی کہہ دیں اور اس کی خیریت سے بھی مطلع فرماویں۔اللہ تعالیٰ اس کو سہولت کے ساتھ ولد صالح عطا فرماوے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۱/ جمادی الثانی ۹۰ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیز گرامی قدر و منزلت برادرم مولوی محمد یوسف عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، کل گذشتہ تمہارا محبت نامہ نرولی سے بھائی غلام محمد کا ارسال کیا ہوا موصول ہوا۔احقر ۸ اگست کو روانہ ہوکر ۹ کو یہاں بخیریت پہونچ گیا تھا۔محبت نامہ سے تمہاری علالت کی تفصیل معلوم ہوکر بہت ہی افسوس اور قلق ہوا۔اللہ تعالیٰ ہی تمہیں جملہ امراض ظاہرہ و باطنہ سے شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ تمہاری عمر میں خوب برکت عطا فرماوے، آمین۔

عزیزم آپ ہر خط میں یہ لکھتے ہیں کہ اگر میرا انتقال خدا نہ کرے ہوگیا تو چناں

چنیں، یہ جملہ ہرگز مناسب نہیں۔ آدمی کو اپنی عمر میں برکت کی دعا کرنا چاہئے کہ اللہ جل شانہ کی رضا کے کام زیادہ سے زیادہ کر سکے، اور اس سے زیادتی عمر کی تمنا بھی رکھنا چاہئے۔ آئندہ قطعاً اس سے پرہیز کریں۔

تمہارے خط سے کتاب کی طباعت کے سلسلے میں تمہاری تمنا معلوم ہو کر بہت ہی مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بہترین بدلہ دارین میں عطا فرمائے، لیکن اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اس الف میں سے کتابیں اور سرموں کے سلسلے میں ۸۰۰ خرچ ہو گئے، صرف ۲۰۰ باقی ہیں۔ اس کی ساری تفصیل مولوی مشتاق کے رجسٹری خط سے آپ کو معلوم ہو گئی ہوگی۔ حساب کے سارے کاغذات مع اس کے بلوں کے آپ کے پاس پہونچ گئے ہوں گے۔ کتابوں کے دو پارسل روانہ کئے جا چکے ہیں۔۔ سرمہ جات ایک آنے والے صاحب کے ہمراہ عنقریب پہونچ جائیں گے، اطلاعاً عرض ہے۔

آپ نے جو ۱۳ نمبر کے سرمہ کے متعلق لکھا تھا وہ اس وقت لکھا کہ سرمے خریدے جا چکے تھے اور اس کمپنی کی یہ شرط بل پر لکھی ہوئی ہے کہ خریدا ہوا مال واپس نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود مولوی مشتاق صاحب نے بمبئی جا کر کوشش کی کہ کسی طرح ان کو بدل دیں لیکن وہ تیار نہ ہوئے۔ اس لئے اب تو آپ کسی طرح انہی کو فروخت کر دیں، اللہ تعالیٰ سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔

میں نے الف کے بقیہ ۲۰۰ رکھ لئے ہیں اور ۱۵۰۰ پورے مفتی صاحب کو دے دیئے ہیں، بقیہ مولوی تقی صاحب نے قرض دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ اس لئے آپ اس کی فکر نہ کریں، اگر ضرورت ہوئی تو میں بے تکلف لکھ دوں گا۔ آپ کے لئے دوائیں انشاء اللہ ضرور بالضرور بہت عمدہ ہمارے ایک حکیم صاحب سے جو ہمارے خاص دوست ہیں تیار کروا کر بھیجوں گا، جن کا علاج تین ماہ سے میں کر رہا ہوں اور ۲ ماہ اور کرنا ہوگا، لیکن مجھے الحمد للہ بہت

نفع ہوا، میرا وزن الحمدللہ ۱۰ کیلو بڑھ گیا ہے اور ایک پیسہ مجھ سے نہیں لیا ہے۔ بمبئی میں حکیم اجمیری صاحب ہیں گنگوہ کے، یہ ان کے صاحبزادے ہیں۔ سورت میں ایک سال سے مطب کررہے ہیں۔

کتاب قبیل رمضان طبع ہوسکے گی۔ ابھی تو کتابت ہورہی ہے، انشاءاللہ طباعت ہوتے ہی فوراً رجسٹری بذریعہ ہوائی بھیج دوں گا، اور کیا عرض کروں، دعا گوہوں ودعا جو۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی، ۱۵؍اگست

223

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۴؍جمادی الثانی ۹۰ھ [۱۶؍اگست ۷۰ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، عرصہ سے کوئی تمہارا محبت نامہ نہیں آیا۔ بلی کے خواب میں چھیچھڑے، مولوی احمد صاحب تو تمہاری آمد کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ مولوی یوسف تتلا کا سالا محمود مفتی زین العابدین صاحب کے ساتھ آیا تھا، دونوں ۱۵ دن قیام کے بعد آج صبح ۴ بجے کی گاڑی سے دہلی گئے۔ مفتی جی تو وہاں ایک ہفتہ قیام کریں گے لیکن محمود آج ہی شام کو حاجی یعقوب صاحب کے ساتھ جو ایک ہفتہ یہاں قیام کے بعد دہلی واپس جاچکے ہیں اور آج شام کو وہاں سے بمبئی جاویں گے، ان کے ساتھ محمود بھی سورت تک جاوے گا۔

اس کے ساتھ ایک بہت بڑا لفافہ بھیجا ہے کہ وہ مولوی تقی کے ذریعہ سے تم تک پہونچادے۔ اس میں کئی اہم خطوط لوگوں کے میرے نام آئے ہوئے تمہارے ملاحظہ کے لئے بھیجے۔ ایک خط عزیز یوسف متالا کا بھی [ہے]۔ مولوی احمد نے اس کے ساتھ ایک پرچہ

بھی رکھ دیا اس لئے کہ جمعہ ہونے کی وجہ سے اور مہمانوں کے ہجوم ہونے کی وجہ سے مجھے کل خط لکھنے کا وقت نہیں ملا۔

کئی دن ہوئے تمہیں ایک ضروری کارڈ لکھا تھا جس میں مولوی یوسف تتلا کے خط کے حوالہ سے تمہاری والدہ کی علالت لکھی تھی اور یہ کہ وہ ہسپتال میں داخل ہے۔[کیسے] معلوم ہو کہ تم تک وہ خط پہونچا یا نہیں؟ اس کی رسید بھی اب تک نہیں آئی۔مولوی تقی کے خط سے تقریبا ایک عشرہ ہوا یہ معلوم ہوا تھا کہ تمہارے رسالہ کی کتابت کئی صفحہ ہو چکی ہے۔امید ہے کہ پورا ہو گیا ہوگا۔اپنی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔

مولوی اسماعیل سلمہ سے بعد سلام مسنون،تمہارا خط پہونچ گیا تھا اس کا جواب بھی ہمروزہ لکھوادیا تھا۔اگر حافظ سورتی کے پاس زردہ نہ پہونچا ہو تو مضائقہ نہیں لیکن مدنی تمر کی رسید کا ضرور انتظار ہے۔کسی جانے کے والے کی معرفت ایک پرچہ اور اس میں میرے پتے کا ایک کارڈ بھی رکھ دینا ان کو تاکید کر دیں کہ مدنی تمر کی رسید ضرور بھیجیں۔تمہارے والد کی افاقہ کی خبر تو تم نے لکھی تھی مگر صحت تامہ کے مژدہ کا انتظار ہے۔تم جا کر ایسے مشغولِ مشاغل ہوئے کہ ایک کارڈ کے علاوہ کوئی خط نہ لکھا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی،۱۴؍جمادی الثانی ۹۰ھ

﴿224﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۱۵/ جمادی الثانی ۹۰ھ [۱۷/اگست ۷۰ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہونچا۔ **خوابوں کو زیادہ اہمیت نہیں دینا چاہئے۔ اچھا خواب نظر آوے تو اللہ کا شکر ادا کریں، برا خواب نظر آوے تو تعوذ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیں۔**

تمہارا پہلا خواب لمبا چوڑا تنبیہ اور عبرت ہے اس بات پر کہ موت ہر وقت آنے والی ہے۔ دو آدمیوں کا ساتھ کو قتل کر دینا فوری موت کی طرف اشارہ ہے کہ بلا اسباب فوری طور پر آجاتی ہے اور آگ جہنم کی آگ ہے اور مسجد کا راستہ اس سے بچاؤ کا طریقہ ہے۔ یہ خواب سراسر عبرت ہے

نمبر۲ بھی وہی ہے جو پہلا ہے مگر اتنا اضافہ ہے کہ مسجد کے قریب گھر بنانے کی تاکید مبارک اور اس سے مسجد میں کثرت آمد ورفت کی ترغیب مقصود ہے اور تمہاری بیوی کا نہ ماننا معلوم ہوتا ہے کہ وہ امور خیر میں مانع ہے اور مسجد سے مراد مسجد ہی نہیں بلکہ امورِ خیر میں مانع ہونا مراد ہے۔

تیسرا خواب بھی وہی ہے، البتہ سانپ والا قصہ اس میں زائد ہے جو کوئی بری عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے حفاظت فرماوے۔ تمہارے سارے خوابوں سے ایک چیز مشترک طور پر معلوم ہورہی ہے جو موجب مسرت ہے وہ یہ ہے کہ تم میں دینی ترقی کی صلاحیت بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو موجب ترقیات بناوے۔ آمین۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، ۱۵/ جمادی الثانی ۹۰ھ

225

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولوی محمد احمد صاحب

تاریخ روانگی: ۱۵؍ جمادی الثانی ۹۰ھ [۱۷؍۱۷؍اگست ۷۰ء]

مولوی محمد احمد، عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا بہت مفصل لفافہ پہونچا تھا اور اس وقت اس کا جواب تمہارے مرسلہ کارڈ پر ہی لکھ دیا تھا مگر کارڈ ہونے کی وجہ سے مختصر لکھنا پڑا۔ تمہارے احوالِ رفیعہ سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی مبارک فرماوے، استقامت اور ترقیات سے نوازے لیکن دوامِ اہتمام سے لکھنے کے باوجود کارڈ کی وجہ سے مختصر رہے۔

پہلے تخلیہ اور تبلیغ کا تزاحم جو تم نے لکھا وہ بالکل برمحل اور قرینِ قیاس, اور ایسا ہی ہوتا ہے, لیکن اس مضمون کو بہت اہتمام سے دل میں جگہ بھی دیں اور جماویں کہ **ظاہر شریعت اصل ہے, اس کی حفاظت اس کا انہماک جس میں تعلیم وتدریس وتبلیغ بھی داخل ہے بہت اہم ہے**۔ مسلسلات میں درثمین حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا ایک رسالہ ہے۔ عزیز مولوی احسان سلمہ کے پاس ضرور ہوگی۔ اس میں اربعین ۔۔۔ حضرت شاہ صاحب ضرور دیکھیں اور رمضان میں تمہارا آنا ہو تو ضرور مجھ سے لے جاویں۔ آجکل تو ایک نسخہ بھی نہیں رہا لیکن زیرِ طبع ہے, اس لئے کہ پارسال بھی نہ ہو سکی۔ دوستوں کا اصرار ہے اگر زندگی باقی ہے تو انشاء اللہ امسال پڑھانے کا خیال ہے۔

اس میں حضرت شاہ صاحبؒ کا سوال سید الکونین ﷺ سے کہ حضرات شیخینؓ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر فضیلت کیوں ہے؟ غور سے دیکھو۔ لیکن ظاہر شریعت اپنی اہمیت اور تاکید کے باوجود بغیر طریقت کے اس میں روح نہیں پڑتی۔ اس لئے اس کی اہمیت ہے

[تا] کہ وہ سب کام پھر اللہ کے واسطے ہو جائیں۔ فقط والسلام

۱۵/ جمادی الثانی ۹۰ھ

﴿226﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/ جمادی الثانی ۹۰ھ [۲۵/ اگست ۷۰ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت، مولوی یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، تقریباً ایک ماہ ہوا تمہارا خط آیا تھا جس میں تم نے یہ مژدہ لکھا تھا کہ کتابیں گودی پر پہنچ گئیں۔ اس کے بعد تمہارے متعدد خطوط میرے اور مولوی نصیر کے اور عزیز عبدالرحیم کے نام پہونچے، لیکن کسی خط میں بھی آپ نے یہ نہ لکھا کہ کتابیں گودی سے آپ کے در اقدس پر پہونچ گئیں یا نہیں؟

تم نے تو اس سیہ کار کو اپنی بیماری کی اطلاع دینے کا اہل نہ سمجھا مگر اجمالاً اس خط سے جو مولوی ہاشم نے مجھے لکھا اور تفصیلاً اس خط سے جو تم نے عزیز مولوی عبدالرحیم کو لکھا، تمہاری بیماری کی خبر سے طبیعت بہت بے چین ہوگئی۔ آج کل تو مولوی عبدالرحیم بھی میرے پاس ہی ہیں، ان کے نام اپنی خیریت تفصیل سے لکھ دو تو اطمینان ہو۔ اگرچہ وہ بھی جب سے یہاں آئے ہیں، کسی نہ کسی مرض کا شکار رہتے ہیں، جس کی وجہ سے فکر ہے۔ خدا کرے رمضان خیریت سے گذر جاوے۔

اس ناکارہ کی آنکھ میں صفائی نہیں آئی۔ جس کی وجہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ آنکھ کے اندرونی پردے میں کوئی ضعف ہے, جس کا علاج آنکھ کے اندرونی حصے میں انجکشن تجویز کیا جارہا ہے۔ اس کے لئے ایک ماہ سے علیگڑھ کی آمد آمد تجویز ہو رہی تھی، مگر یہاں کی گرمی کی شدت کی وجہ سے مؤخر ہو رہی تھی۔ بالآخر ۲۲/ اگست کو سہارنپور سے چل کر ۲۳ کو یہاں پہونچ

گیا، جس کی تفاصیل تو عزیز مولوی عبدالرحیم اس پرچے میں لکھیں گے۔ اجمالاً تو اتنا معلوم ہوا کہ ۱۱۰ انجکشن لگنے ضروری ہیں۔ یہ کب تک پورے ہوتے ہیں، اس کا حال معلوم نہیں۔ تم تو کوئی خط مجھے یا عبدالرحیم کو لکھو تو سہارن پور کے پتے سے لکھنا۔ اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں، اور اس کی خیریت سے کم از کم مجھے ضرور مطلع کر دیں، اپنی خیریت سے نہ کریں تو آپ کی مرضی، مگر اس کی خیریت ضرور مولوی عبدالرحیم کے ہی خط میں لکھ دیں۔

تمہارا خط نصیر کے نام کتابوں کے متعلق آیا تھا، اس کے متعلق نصیر کو بار بار تقاضا بھی کرتا رہا اور آج بھی علی گڑھ سے شدید تقاضے کا خط لکھا ہے۔ ان کو اشکال یہ تھا کہ بعض کتابیں دیوبند سے منگوانی تھیں، اس کے بارے میں بھی میں نے کئی دفعہ تقاضا کیا کہ جلد منگوالو، مگر اس کو وہ اہمیت نہیں ہے جو مجھے ہے۔ تاہم تقاضا تو آج بھی لکھ دیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبدالرحیم، ۲۳ / جمادی الثانی ۹۰ھ

﴿227﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴ / جمادی الثانی ۹۰ھ [۲۶ / اگست ۷۰ء]

عزیز گرامی مولوی یوسف صاحب سلمہ! از احقر عبدالرحیم سلام مسنون، بعد عرض اینکہ دو روز ہوئے حضرت نے مجھے آپ کا یہ خط دیا تھا کہ میں تفصیل لکھوں، لیکن دو روز بعد بھی بالکل فرصت نہ ملی جو میں تفصیل لکھتا۔ شب و روز کے مشاغل بے انتہا، اوپر سے صحت کی خرابی، کہاں سے فرصت ملے۔ یہاں آنے کے بعد مجھے سخت پیچش ہوگئی تھی جس کی وجہ سے ضعف و نقاہت بھی بہت ہوگئی تھی۔ اب الحمدللہ صحت اچھی ہے۔

حکیم صاحب کا علاج چل رہا ہے۔ ابھی تین ماہ علاج کرانا ہوگا۔ ان کے علاج

سے مجھے الحمدللہ بہت نفع ہوا۔۱۰ کیلو وزن بھی بڑھ گیا تھا، لیکن یہاں صحت ٹھیک نہیں رہتی ہے، آج بھی پیچش کی دوا کھائی ہے۔آپ کو پہلے بھی بار بار لکھا کہ کوئی پیچش کی دوا گولی، یا کیپسول، خونی یا غیر خونی پیچش کے لئے ارسال فرمادیں تو بڑا کرم ہو، کہ آپ کے یہاں کی دوائیں اچھی ہوتی ہیں، لیکن آپ نے بھی اس طرف توجہ ہی نہ دی۔خیر مقدرات تو اپنی جگہ اٹل ہی ہیں۔اگر دوا بھیجیں تو گولیاں بھیجیں، سفوف یا شربت وغیرہ نہ بھجیں۔

یہاں حضرت کا علاج الحمدللہ اچھا ہو رہا ہے۔آنکھ میں انجکشن لگ رہے ہیں، کئی کئی ڈاکٹر معائنے کر رہے ہیں۔سارے اعضاء الحمدللہ اچھے ہیں، لیکن مرض کیا ہے؟ یہ کسی کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔باقی کوئی خاص تفصیل بھی نہیں ہے۔شاید ہفتہ عشرہ یہاں قیام رہے گا۔ آپ تو خط سہارنپور ہی کے پتے پر لکھیں۔مولوی عبدالاحد والی رقم ان کا خط آنے پر اس وقت روانہ کردی تھی۔ان کی رسید بھی وصولی کی پہنچ گئی ہے، اطلاعاً عرض ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کی دوا کے لئے میں نے اپنے معالج حکیم سعد رشید اجمیری، ابن حکیم اجمیری بمبئی والوں کو خط لکھا تھا بمعرفت مولوی تقی اور بہت ہی تاکید لکھی تھی کہ فوراً دوائیں لے کر رجسٹری کردیں۔آج مولوی تقی کا خط آیا ہے کہ حکیم صاحب نے ۴۰ روز کی دوائیں اس وقت تجویز کی ہیں۔ان کے استعمال کے بعد پھر وہ اپنا حال لکھیں، اور ان کی قیمت ۲۱۰ روپے ہے، اور یہ رعایتی قیمت ہے، محصول ڈاک علیحدہ۔میں نے آج ہی لکھ دیا کہ جو بھی قیمت ہو دوائیں فوراً روانہ فرمادیں، انشاءاللہ چند ہی روز میں پہونچ جائیں گی، لیکن اس کا بہت اہتمام کریں کہ اتنی گراں دوائیں بہت اہتمام سے ان کے مقررہ اوقات پر مع پرہیز کے خدارا استعمال فرماویں ورنہ یہ اسراف سے بڑھ کر ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے کہ آپ نے حضرت کو کوئی ہدیہ بھیجنا بالکل ہی چھوڑ دیا، یہ قطعاً مناسب نہیں۔کم از کم مہینے میں پانچ پاؤنڈ ضرور ارسال کرتے رہیں، چاہے حضرت کتنا ہی منع

کریں، اس میں اپنا ہی نفع ہے۔ کتاب ابھی تک پریس میں نہیں پہونچی، عنقریب پریس میں پہونچ جائے گی، انشاء اللہ۔ اور کیا عرض کروں؟ اپنی خیریت سے مطلع فرماویں۔ بی بی کی دوائیں بھی انشاء اللہ روانہ ہوگئی ہوں گی جو اس نے لکھی تھیں۔ براہ کرم حکیم صاحب کی دواؤں کی رسید جلد از جلد لکھیں۔ مولوی ہاشم صاحب اور ان کی اہلیہ نیز بی بی سے سلام مسنون وگذارش دعا۔ آج گورا ماموں کا خط آگیا کہ وہ بی بی کی ساری دوائیں اور مولانا تقی صاحب آپ کی دوائیں قاری عبدالصمد صاحب کے ہمراہ جو عنقریب آپ کے یہاں آرہے ہیں، بھیج رہے ہیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۲۴ر جمادی الثانی پنج شنبہ

﴿228﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸ر جمادی الثانی ۹۰ھ [۳۰ر اگست ۷۰ء]

یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں

واں اک خامشی میرے سب کے جواب میں

بڑے بے مروت، بڑے بے وفا، حضرت مجاہد اعظم، منقطع عن الدنیا وعن اھل الدنیا، متبطل الی اللہ والیٰ اولیائہ، حضرت شیخ المشائخ، مرجع الخلائق، حضرت مولانا حافظ قاری یوسف متالا صاحب! اعلی اللہ مراتبکم، تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ایسے ہی بے مروتوں سے سابقہ ڈالے، تقریباً ڈیڑھ ماہ ہوا آپ کا والا نامہ عنبر شمامہ صادر ہوا تھا،

جس میں نزول الی الدنیا کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا تھا کہ کتابیں گودی پر پہونچ گئیں ,مگر یہاں مزدوروں کی ہڑتال ہورہی ہے ,البتہ میرے ایک دوست جن کے پاس اپنی سواری ہے، ان کو میں نے کاغذات اور بلٹی دے دی ہے، ایک دو دن میں انشاءاللہ مال یہاں پہونچ جائے گا۔

اس کے بعد سے کئی کرم نامے، شفقت نامے، عزت نامے، بواسطہ وبلاواسطہ میرے پاس بھی اور عزیز عبدالرحیم کے پاس بھی پہونچے، مگر کسی سے یہ معلوم نہ ہوا کہ کتابیں آپ تک پہونچ گئیں یا نہیں؟ ڈیڑھ ماہ ہوا جناب کا خط گودی میں مال پہونچنے کا آیا تھا، اس دن حاجی یعقوب صاحب بھی اتفاقاً سہارنپور میں تھے ,میں نے ان کو یہ مژدہ سنادیا تھا کہ بمبئی پہونچنے پر آپ کو حضرت جی کا گرامی نامہ مل جائے گا، مگر ان کے متعدد خطوط، حتیٰ کہ آج بھی بمبئی سے پرسوں کا لکھا ہوا خط ملا ,جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ عالی جناب کے پاس سے کوئی خط ان کے پاس نہیں پہونچا ,حالانکہ میں نے بارگاہِ عالی میں شروع ہی میں بار بار یہ لکھا تھا کہ حاجی صاحب نے تمہاری کتابوں کے بھیجنے میں بہت ہی محنت جانفشانی دردسری اٹھائی ہے، کتابوں کے پہونچتے ہی ان کی خدمت میں رسید وشکریہ ضرور لکھ دیں۔ مگر آپ کو اپنے مشاغل علیہ سے ان لغویات کی طرف کہاں فرصت ہے؟

وہ کب خاطر میں لاتا ہے میرے آزردہ ہونے کو
سمجھ رکھا ہے ظالم نے پھنسا دل کب نکلتا ہے

میں نے خیال کیا تھا کہ میرا نامناسب مضمون پہلے صفحے پر ختم ہوجائے گا اور میں لکھوں گا کہ براہِ کرم اس کو بعد ملاحظہ چاک فرمادیں، طبیعت حاضر ہو تو حاجی یعقوب صاحب کو ایک خط لکھ دیں ,مجھے لکھنے کی تکلیف گوارا نہ فرماویں۔ میں اوقاتِ عالیہ میں حرج کرنا نہیں چاہتا، لہٰذا آئندہ عزیز موصوف اپنے متعلق جو چاہے لکھے گا۔ میں نے اس سے کہہ دیا کہ میرے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں، البتہ اس کی طبیعت یہاں آکر ضرور خراب ہوگئی

اس لئے اپنے متعلق وہ ضرور تفصیل لکھ دے۔ اہلیہ کی صحت کے مژدہ کا مستقل براہ راست انتظار ہے۔ ان سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۸؍ جمادی الثانی، ۹۰ھ

﴿229﴾

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

از: جناب عبدالرحیم ترپاوی صاحب

تاریخ روانگی: جمادی الثانی ۹۰ھ ؍اگست ۷۰ء

جناب حضرت مکرم ومحترم، استاذ نا وشیخنا السلام علیکم، بعد از سلام مسنون عرض یہ ہے کہ فی الحال آپ کی دعا کی برکت سے معمولات کچھ ترقی [پر] ہیں۔ اس پر اللہ [تعالیٰ کا] ہزار ہا شکر ہے۔ چند روز قبل صبح کو بارہ تسبیح ختم کر کے مسجد میں سو گیا تھا، خواب میں دیکھا کہ آپ کے دستر خوان پر میوہ جات پھل آپ کے ساتھ برتن میں کھا رہا ہوں۔ یہ پھل بہت پیٹ بھر کر کھائے۔ بعد میں آپ نے ایک بڑے چمچ میں شہد بھر کر مجھے پلا دیا، اس کے بعد آپ نے فرمایا جاؤ تمہیں بہت سا نور دے دیا۔ اس پر خوش ہو کر میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت میں ایک اندرونی بیماری میں مبتلا ہوں، اگر اس کی کوئی دوا ہو؟ آپ نے فرمایا کالا زیرہ، سفید زیرہ اور سونف و چھوٹی الائچی, بس اتنا کہنے کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور اوپر ایک بورڈ پر ایک دواؤں کا چارٹ لکھا ہوا تھا اس سے لکھنا شروع کیا، پھر آپ نے فرمایا یہ سب جھمیلا کر کے کیا کرو گے, دوا بنی ہوئی ہے لے جاؤ۔ پھر آسمانی رنگ کی چھوٹی چھوٹی گولیاں مجھے دے دیں۔ اس خواب کی تعبیر براہ مہربانی ضرور ارشاد ہو۔

۲: بیماری یہ ہے کہ نیند سے اٹھنے کے بعد بہت جلدی پیشاب کرنا پڑتا ہے نہیں تو کپڑوں میں

پیشاب ہوجاتا ہےاور جاگنے کی حالت میں بھی کچھ دیر کرنے سے ایسی حالت ہوتی ہے۔

۳: آئندہ رمضان میں آپ کی خدمت میں رہنے کا ارادہ کیاہے۔اس لئے خاص کر اس ناکارہ کے لئے اجازت اور دعاء کی ضرورت ہے۔

۴: یہاں پر ایک حدیث کے بارے میں بہت بحث چل رہی ہے مگر اس کی اصلیت نہیں ملتی۔وہ یہ ہے: ایک صحابیؓ تنگی کی وجہ سے گھر سے نکل گئے اور کسی کی مزدوری نہیں کی بلکہ نماز میں لگ گئے اور نمازیں پڑھتے رہے۔شام کو گھر آئے تو چکی گھوم رہی ہے اور میدہ گر رہاہے۔جب گھر کے سب برتن آٹے سے بھر گئے تو صحابیؓ نے چکی اٹھا کر [دیکھنا چاہا] کہ آٹا کہاں سے گر رہاہے۔دیکھنے کا ارادہ کیا تو چکی گھومنا اور آٹا گرنا بند ہو گیا۔حضور ﷺ نے جب یہ بات سنی تو فرمایا کہ اگر چکی نہ اٹھاتے تو قیامت تک ویسا ہی آٹا گرتا۔اس کی اگر کوئی اصلیت ہو تو ضرور ارشاد فرمایئے۔

جواب از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۴/ر جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ [۱۶/راگست ۷۰ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہونچا۔معمولات کی پابندی سے بہت مسرت ہے۔اللہ تعالیٰ استقامت اور ترقیات سے نوازے۔خواب بہت مبارک ہے، کسی تعبیر کا محتاج نہیں ہے۔ظاہر ہے پھل اور شہد یہی اوراد و وظائف ہیں جو تم اس ناکارہ سے کہہ رہے ہو اور شہد اور پھلوں کی اس کے مقابلے میں کیا حقیقت ہے۔

نسخے والی دوا والا خواب بھی بہت مبارک ہے۔ بہت غور سے سنو! اس کی تعبیر یہ ہے **کہ امراض قلبیہ کبر، نخوت، شہوت، حب جاہ، حب مال یہ سب امراض ہیں اور ان سب کے بہت اہتمام سے دور کرنے کی ضرورت ہے۔اس لئے مشائخ کی بہت قدیم عادت یہ رہی ہے کہ پہلے مجاہدات سے اخلاق اور امراض کو دور کرتے تھے، پھر ذکر شغل بتلاتے تھے، لیکن**

حضرت مجدد صاحب قدس سرہ کے دور سے اخیر میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب اور حضرت گنگوہیؒ کے یہاں اس کا زیادہ اہتمام رہا کہ شروع ہی سے اذکار واوراد کی پابندی کا اہتمام کرواتے کہ اس کی برکت سے ہی اخلاق درست ہوجاتے ہیں۔ یہی وہ بنی بنائی گولی ہے جو تمہیں خواب میں بتلائی گئی ہے کہ الگ الگ ہر مرض کیلئے اجزاء کی ضرورت نہیں۔ نہایت پابندی واہتمام کے ساتھ اذکار واوراد کی پابندی کریں۔

تم نے جو پیشاب کا مرض لکھا اس میں یہ ناکارہ بھی مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اور اس ناکارہ کو بھی شفائے کاملہ عطاء فرماوے۔ اس کے لئے یونانی دوائیں بہت مفید ہیں۔ یہ ناکارہ اپنے امراض بالخصوص آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے اب مراجعت کتب سے معذور ہے، اس لئے حدیث کے متعلق تمہارا خط اپنے مدرسہ کے شیخ الحدیث مولانا یونس صاحب کے حوالے کرر ہا ہوں اور اس کا جواب مولانا یونس صاحب نے دیا۔ آئندہ بھی جو بات بھی حدیث کے متعلق پوچھنا ہو مولانا یونس صاحب کو لکھیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۴؍جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ

از حضرت مولانا یونس صاحب:

قلت هذا الحديث اخرجه صاحب المشكوٰة صفحة ٤٥٤ عن ابيهريرةؓ قال ويدخل رجل على اهله فلما رأى مابهم من الحاجة خرج الى البريئة فلما رأت امرأته قامت الى الرحى فوضعتها والى التنور فسجرته ثم قالت اللهم ارزقنا فنظرت فاذا الجفينة قد امتلأت قال وذهبت الى التنور فوجدته ممتلئا قال فرجع الزوج قال اصبتم بعدى شيئا قالت امرأته نعم من ربنا

وقام الی الرحی. فذکر ذلك للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما انه لولم یرفعها لم تزل تدور الی یوم القیامة۔ (رواہ احمد)

العبد محمد یونس عفی عنہ

﴿230﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹؍ستمبر ۷۰ء [۸؍رجب ۹۰ھ]

ذوالمجد والکرم قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! آج کی ڈاک سے تمہارا ایر لیٹر بھی مؤرخہ یکم ستمبر، آج ۹ کو پہنچا۔ لندن کے خطوط عموماً پانچویں دن مل جاتے ہیں، لیکن اس مرتبہ تمہارا یکم ستمبر کا اور مولوی ہاشم کا ۳۰ اگست کا آج ۹؍ستمبر کو پہنچے۔ حجاز کے خطوط تو بہت تاخیر سے پہنچتے ہیں لیکن لندن کے خطوط جلدی ملتے ہیں۔

اس سے پہلے تمہاری کتاب رجسٹری پہنچ چکی، اس کی رسید اور اس کے بھیجنے پر قلق میں ہمروزہ ۱۴ اگست کو لکھوا چکا ہوں۔ تعجب ہے کہ وہ یکم ستمبر تک کیوں نہیں پہنچا۔ میں نے اس خط میں تم کو لکھا تھا کہ میں بار بار تم کو منع کر چکا تھا کہ اپنی کتاب عبدالرحیم کی روانگی کے بعد نہ بھیجیں، اور یہ بھی متعدد خطوط میں لکھوا چکا تھا عبدالرحیم کی روانگی ۱۴ اگست کو ہے، چنانچہ تمہاری رجسٹری اس کی روانگی کے دو گھنٹہ بعد پہنچی جس سے قلق ہوا کہ میرے پاس کوئی سنانے والا نہیں تھا۔

تمہارے کاتب ماشاءاللہ میرے کاتبوں سے بھی بیس قدم آگے۔ میں نے کئی بار لکھا کہ عبدالرحیم کے بعد اس کو سننے کی کوئی صورت نہیں اور پختہ ارادہ بھی تھا کہ سننے کا ارادہ بھی نہ کروں گا مگر *تمہارے بارے میں میرا پختہ ارادہ بھی کبھی پورا نہیں ہوتا*۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا

اور ۳،۴ دن بعد مولوی احمد سے تھوڑا تھوڑا سننا شروع کر دیا،لیکن وہ ماشاء اللہ تمہارے کاتب سے بہت آگے ہے، جس لفظ پر میں ٹوک دیتا ہوں اس کو تو وہ مان لیتے ہیں۔ آج انہوں نے عملی کو علمی پڑھا اور جب میں نے ٹوکا کہ علمی کا کوئی جوڑ نہیں، عملی ہوگا تو کہنے لگے ہاں، ہاں, کھڑاؤں کو کھڑدری پڑھا۔

صحابہ کے نام میں بھی غلطیاں ہیں ,البتہ اتنا میں نے کرلیا کہ جہاں اشکال تھا وہاں قینچی کا نشان بنوادیا تاکہ مولوی تقی اس پر خاص طور سے توجہ کریں۔ یہ بھی میں پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں کہ تمہاری تالیف کا پہلا حصہ عزیز عبدالرحیم سنا کر اپنے ساتھ لے گئے تھے،اور مولوی تقی کے ہاں سے اس کے بھیجنے کی رسید بھی آ گئی۔

تمہارے آج کے ایر لیٹر سے تمہاری مجلس کا نیا انتخاب اور اس کے ناپاک عزائم کا حال معلوم ہو کر بہت رنج ہوا۔ میرا خیال یہ ہے کہ **سخت کلامی سے ان سے گفتگو نہ کریں، ان کو فرداً فرداً پیار ومحبت سے یہ مضمون سمجھائیں کہ دنیا کی عمر کا کوئی اطمینان نہیں، نہ آپ کی نہ میری، اسکول شہر میں بہت ہیں، عربی مدارس کم ہیں۔ مرنے کے بعد اگر اسکول کی پکڑ نہ ہو تو اللہ کا فضل ہے اور عربی مدارس میں کوشش ماجور ہے۔** اس مضمون کو آپ مجھ سے زیادہ بہتر طریقے سے سمجھا سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں سلیقہ عطا فرمائے ,اور دلگیری تو تمہارا خاص فن ہے۔

تم نے لکھا کہ رات کو تفکر میں نیند بھی اڑ جاتی ہے، **انشاء اللہ تمہارا تفکر رنگ لائے گا، اللہ تعالیٰ تمہاری بہت ہی مدد فرمائے**، اس تفکر میں دعا کا خاص اہتمام رکھو۔ تمہارے خط کے آنے کے بعد سے اس ناکارہ کو بھی ہر وقت تمہارے مدرسہ اور مولوی ہاشم کے مدرسہ کا فکر ہو گیا، اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کی مدد فرمائے۔ تمہارے اور مولوی ہاشم کے مدرسہ کے طلبہ اور مدرسین کی تعداد سے بہت مسرت ہوئی۔ **مگر عزیزانِ من! طلبہ کی کثرت کے فکر کی بجائے ان کی دینی حالت کو بہتر سے بہتر بنانے کی زیادہ فکر کریں۔**

اللہ تعالیٰ تمہاری ہر نوع کی مدد فرمائے۔ غالباً عزیز مولوی عبدالرحیم کا خط تمہارے پاس براہ راست بھی پہنچ گیا ہوگا۔ وہ یکم ستمبر کو گھر سے سے بمبئی اور ۳،۴ ستمبر کی درمیانی شب میں بمبئی سے سوا بارہ بجے زامبیا کیلئے روانہ ہوگئے۔ مولوی تقی اور مولوی کفایت اللہ بمبئی تک ان کی مشایعت کرنے گئے تھے۔ میں نے تو ان کو مکان جانے کے بعد اسی مضمون کا خط لکھا کہ وہ ماہ مبارک تمہارے پاس گذاریں اور شوال میں مدینہ پاک جا کر ایک اربعینہ گذار کر حج کے بعد واپس آئیں۔ اس ناکارہ کی ٹانگ کی تکلیف کی وجہ سے یہ بھی معلوم نہیں کہ اعتکاف کر سکے گا یا نہیں؟ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم شاہد غفرلہ، از راقم سلام مسنون

﴿231﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹؍ستمبر ۷۰ء [۸؍رجب ۹۰ھ]

جسے میں یاد کرتا ہوں شب و روز   خدا جانے اسے بھی یاد ہوں میں

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی حافظ قاری مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، اوپر کا شعر تو جوش میں لکھوا دیا مگر آگے کے مضمون کا جوڑ اس واسطے نہیں کھاتا کہ تمہارے محبت نامے ہی کا تو جواب لکھوا رہا ہوں پھر 'خدا جانے' کا جوڑ کس طرح لگے گا؟ لیکن تمہاری یاد اکثر آتی ہی رہتی ہے، اس لئے اکثر اوقات کے اعتبار سے لکھ دیا۔ محبت نامہ ۲۴؍اگست سہارنپور کی ڈاک میں کل یہاں پہونچا۔

یہ تو پہلے خطوط سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ میں ۲۲؍اگست سے یہاں آیا ہوا ہوں اور

۲؍ستمبر کو یہاں سے واپسی ہے۔اس دوران میں سہارنپور کی ڈاک اکثر مجھے ملتی رہی,اس میں تمہارا محبت نامہ بھی آیا اور بھی بعض دوستوں کے خطوط جن کے جواب اس لفافے میں ارسال ہیں, بالخصوص طارق صاحب کا۔ یہ لفافہ عبدالعلیم صاحب کا ہے۔ میں نے ان کو لکھ دیا ہے کہ اپنا پرچہ نکال کر بقیہ تمہارے حوالے کردیں۔

عزیزم مولوی عبدالحفیظ مکی کا خط بھی پرسوں کی ڈاک سے ملا تھا,اور امریکہ ان کے خط کے جواب کا وقت نہیں رہا تھا۔انہوں نے ۸؍ستمبر کو اپنا لنڈن پہونچنا لکھا تھا،امید ہے کہ یہ خط ان کی وہاں موجودگی میں پہونچ جائے گا۔اور اگر ان کی روانگی کے بعد پہونچے تو آپ مکہ مکرمہ ان کا پتہ معلوم ہوتو ورنہ صولتیہ کی معرفت بھیج دیں۔

تمہاری بیماری کی خبروں سے بہت ہی طبیعت بے چین ہوجاتی ہے اور چونکہ تم نے اس سے پہلے مجھے نہیں لکھا۔مختصر مولوی ہاشم کے خط سے اور مفصل عبدالرحیم کے نام کے خط سے معلوم ہوا تھا اس لئے فکر ہوگیا تھا۔اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ مستمرہ عطا فرماوے۔تم نے بہت اچھا کیا کہ اہلیہ کو پریسٹن بھیج دیا۔انشاءاللہ تا فراغت اس کی والدہ کے یہاں اسے ہر قسم کی راحت رہے گی اور تمہیں بے فکری۔اللہ کرے کہ رمضان سے پہلے فراغت ہوجائے تو تم بے فکری سے آسکو۔تمہارے یہاں رمضان کرنے کا تقاضا زیادہ ہے۔

احتیاط تو ضروری ہے مگر اس مقدار میں نہیں کہ اس سے ضعف پیدا ہو۔ڈاکٹر کے مشورے سے قوت کی دوا ضروری ہے۔اس سے مسرت ہوئی کہ تمہارے مدرسہ میں ۳۰۰ بچے تعلیم پارہے ہیں,لیکن کتابوں کی کمی سے بہت ہی قلق ہوا۔تم نے عزیز مولوی عبدالرحیم کے خط میں کتابوں کی جو تفاصیل لکھی ہیں انشاءاللہ اس کے متعلق سہارنپور واپس جاکر مشورہ کریں گے۔مولوی نصیر تو ہرگز پسند نہیں کریں گے مگر میری رائے یہ ہے کہ بجائے مولوی نصیر کے منشی انیس تمہارے اس کام میں زیادہ مفید ثابت ہوں گے کہ وہ غیر ملکی کتابیں بہت بھیجتے

رہتے ہیں, اگرچہ شرح منافع ان کے یہاں میرے اصول کے خلاف بہت زیادہ ہے مگر دوسری کوئی صورت بھی نہیں۔ڈاک کے ذریعے تو مصارف بہت زیادہ پڑتے ہیں۔

اگر حاجی یعقوب صاحب والی صورت قابو میں آجاتی تو سب سے اچھی تھی, مگر اس میں تو پہلی ہی مرتبہ میں بڑی دقت اٹھانی پڑی, خدا کرے صندوق صحیح سالم پہونچ گیا ہو۔ حاجی یعقوب صاحب کا کل ہی خط آیا۔انہوں نے لکھا ہے کہ گودی پر اتنے دنوں صندوق پڑے رہنے سے کتابوں کے خراب ہونے کا اندیشہ بھی قوی ہے اور چوری کا بھی۔

تم نے تقریباً دو ماہ ہوئے جب گودی پر سامان کے پہونچنے کی اور مزدوروں کی ہڑتال کی اطلاع کی تھی۔تو اس میں لکھا تھا کہ اگرچہ مزدوروں کی ہڑتال ہے مگر میں نے بلٹی ایک دوست کو دے دی جن کی اپنی کار ہے۔وہ ایک دو دن میں وصول کر کے پہنچا دیں گے۔ میں تو اس پر بہت مطمئن ہو گیا تھا اور مزید نہ اطلاع دینے کو اس پر حمل کر لیا تھا کہ تم نے اس کو پہونچنے کی اطلاع سمجھ لیا ہو۔مگر اس خط میں اب تک عدم وصولی کی طرف سے بہت فکر ہو گیا۔اللہ کرے کہ خیریت سے کتابیں پہونچ گئی ہوں۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ درجۂ حفظ اپنے سے ہٹا کر دوسرے مدرس کے حوالے کر دیا۔تمہارے پاس اونچی ہی تعلیم ہونی چاہئے اور تھوڑی ہونی چاہئے, بجائے تدریس کے نگرانی زیادہ تمہاری ہونی چاہئے۔تمہارے شاگردوں اور مدرسہ کے لئے دل سے دعا گو ہوں, اللہ جل شانہ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ میری رجسٹری ڈاڑھی کا فلسفہ پہونچ گئی۔تمہارے جن دوست نے ذکر جہری شروع کیا اور تم نے ان کے حالات گجراتی میں بھیجے ان کے حالات سے بہت مسرت ہوئی۔ان کو یہ جواب اپنی طرف سے لکھ دو ''حالات بہت مبارک ہیں۔امید افزاء مگر ان کو اہم اور بالکل قابل التفات نہ سمجھو۔اگر ان چیزوں کو اہمیت دو گے تو ترقی سے رک جاؤ

گے۔ان میں کئی چیزوں کی آمیزش ہے۔انوار برکات ذکر ہیں،لیکن چھینک کا کوئی تعلق برکات ذکر سے نہیں ہے۔ یہ جنات کا اثر ہے جو ایسے مواقع خیر میں اکثر آجاتے ہیں‘‘۔مگر جنات کا لفظ یا ان کا اثر ان ذاکر صاحب کو نہ لکھیں۔تمہارے علم کے لئے لکھ دیا ہے۔ایسا نہ ہو کہ جنات کا اثر سمجھ کر ذاکر صاحب ڈرنے لگیں اور کام میں حرج ہو۔ یہ جنات کا اثر اکثر تو ذکر کی برکت اور اس کے تأثر سے ہوتا ہے،بعض وقت شریر جنات ڈرانے کے واسطے بھی ایسی حرکت کر لیتے ہیں۔ البتہ حالات بہت مبارک ہیں، ان چیزوں سے نہ گھبرائیں ، نہ اہمیت دیں، البتہ اس کا بہت زیادہ خیال رکھیں کہ شیطان مردود ذاکرین کو ایسے موقعوں پر لے جاکر اور ایسے برکات و انوارات سے ان میں عجب پیدا کر کے ایسے زور سے گڑھے میں کھینچتا ہے کہ اٹھنا مشکل ہو جاتا ہے,اس سے بہت ڈرتے رہیں,ایسے موقعے پر۵، ۷دفعہ لاحول پڑھ لیا کریں۔

معلوم نہیں حضرت تھانوی کی تربیت السالک تمہارے پاس ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو اس کو اپنے مطالعہ میں اہتمام سے رکھو، اگر نہ ہو تو مجھے اور عبدالرحیم کو اطلاع کرو۔ یہاں بازار میں تو نہیں ملتی ، سنا ہے دیوبند میں چھپنی شروع ہوئی ہے,بھیجنے کی کوشش کروں گا۔اگر عبدالرحیم کے پاس ہوگی تو تم مقدم ہو۔ نیز مکاتیب رشیدیہ یعنی حضرت گنگوہی کے خطوط کا مطالعہ بھی تمہارے لئے بہت ضروری اور مفید ہے۔

تمہارے انگریزی تراشے پہونچ تو گئے مگر ابھی تک ترجمہ ہو کر میرے پاس نہیں آئے۔ایک صاحب کو[جو] میرے ساتھ ہیں ترجمہ کیلئے دے رکھا ہے,انشاءاللہ سنوں گا۔

اس سے مسرت ہوئی کہ مسجد والے قصے کے دو مجرم پکڑے گئے۔مجرموں کا پکڑا جانا موجبِ خیر تو ضرور ہے، اللہ کا شکر ہے،لیکن موجبِ مسرت نہیں۔ایسے امور بہت باریک ہوتے ہیں۔ ایسی چیزوں پر مسرت ہونا اپنے لئے خطرناک ہوتا ہے۔

تم نے والدہ کو بہت اچھا کیا خط لکھ دیا، ضرور ان کو بار بار عیادت کے ، طلب

خیریت کے خط تو لکھتے رہو مگر رمضان سہارنپور کرنے میں ان کی یا خسر صاحب کی اطاعت نہ کرنا۔ اگر میرے پاس خط آیا تو ضرور لکھوا دوں گا ورنہ تم خود میری طرف سے لکھ دینا کہ تمہاری وجہ سے اس غریب کا حج میں نے [ترک] کیا جس کا مجھے ہمیشہ قلق رہے گا, رمضان کے لئے ان کی یہاں ضرورت ہے۔ مدرسہ کا انتظام ضرور پہلے سے کر رکھنا جس کی وجہ سے حرج نہ ہو, اور اہلیہ کا پریسٹن کا انتظام کرنا۔ تمہاری غیبت میں بولٹن ہرگز نہ رہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مدرسہ میں ۱۹ اساتذہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان میں مودت ومحبت پیدا فرماوے، آپس میں تنافس نہ ہو۔ اپنے احباب سے سلام مسنون،

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبدالرحیم، ۹ر ستمبر چہارشنبہ

ازاحقر سلام مسنون وگذارشِ دعا۔ امید ہے کہ تمہاری اور بی بی کی دوائیں پہونچ گئی ہوں گی۔ واڑگام کے قاری عبدالرزاق کے ہاتھ بھیجی تھیں۔ انشاء اللہ کتابیں مولوی نصیر صاحب سے تقاضا کر کے روانہ کرنے کی سعی کروں گا۔ بی بی سے سلام مسنون کہہ دیں۔ خالہ، خالو اور محمد سے بھی سلام مسنون۔

ازاحمد گجراتی سلام مسنون کے بعد درخواستِ دعا

﴿232﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۰ء/ ۱۰ر رجب ۱۳۹۰ھ

الی سیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مد ظلہم العالی علینا الی ابد الاباد۔

بعد التحیۃ والتسلیم عرض اینکہ احقر مع الخیر رہ کر حضرت والا کی خیر وعافیت کا طالب

ہے اس سے قبل پارسل وصول ہو جانے کے بعد ایک تار اور ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں امید ہے کہ پہونچ گئے ہوں گے۔ تار دیا اگرچہ حضرت والا کے مزاج کے خلاف تھا مگر حضرت کے رفع انتظار کے واسطے دے دیا امید ہے کہ گستاخی معاف فرماویں گے۔

یہ مولوی یوسف ممون صاحب ہمارے قریبی رشتہ دار بھی ہیں اور راندیر کے جماعتی ساتھی بھی ہیں اور اب یہاں ہمارے مدرسہ میں مدرس بھی ہیں میری غیبت میں امامت بھی کرتے ہیں انہوں نے مجھے حکم فرمایا۔ میں نے براہ راست خط لکھنے کا اخلاص کے ساتھ مشورہ دیا ذکر بالجہر بھی ان کا شروع کرنے کا ارادہ ہے امید ہے کہ مواظبت کریں گے۔ پھر جیسا حضرت والا کا ارشاد ہو ہر دفعہ خط بہت طویل ہو کر حضرت کے تضیع وقت کا سبب بنتا ہے اس لئے دعوات و توجہات کی درخواست پر عریضہ کو ختم کرتا ہوں۔

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی، محمد یوسف

شنبہ ۱۲/ستمبر سنہ ۷۰ء

﴿233﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/ستمبر ۷۰ء [۱۳/رجب ۹۰ھ]

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ اس سے قبل علی گڑھ سے حضرت اقدس کے گرامی نامہ جات کی پشت پر حضرت اقدس کے احوال لکھتا رہا۔ امید ہے کہ ہمارے حضرت کے گرامی نامہ جات اور احقر کا مضمون بھی پہونچ گئے ہوں گے۔

اس وقت اس عریضے کی فوری ضرورت اس لئے پیش آئی کہ میں پہلے دو عریضوں میں لکھ چکا ہوں کہ آپ کی دوائیں حکیم صاحب سے لے لی ہیں اور عنقریب قاری عبد الصمد صاحب واڑ گامی کے ہاتھ ارسال کر دی جائیں گی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن چونکہ آپ نے یہ لکھا کہ ماہ مبارک میں حاضری کا سہارنپور کا ارادہ پختہ کر لیا ہے۔ اس لئے میں نے مولانا تقی صاحب کو یہ لکھ دیا ہے کہ وہ دوائیں حکیم صاحب کو واپس کر دی جائیں۔ اس لئے کہ یوسف کا خود ہی حاضری کا ارادہ ہے۔ اس لئے اس وقت یہ اطلاع کرنا ہے کہ اگر قاری صاحب کی وہاں کسی جگہ پہونچنے کی اطلاع آپ کو مل بھی جائے تب بھی کسی کو ان کے پاس نہ بھیجیں کہ حرج اور خرچ ہوگا، اور بے سود۔ آپ کی دوائیں واپس کر دی گئی ہوں گی۔ اب آپ بمبئی سے سورت ہو کر حکیم صاحب کو نبض دکھلا کر دوائیں لیتے آویں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ جب آویں تو پیچش کی کوئی عمدہ دوا وہاں میسر ہو اور گولی کی شکل میں ہو تو احقر کے لئے تکلیف فرما کر ضرور لیتے آویں، اس لئے کہ اس مرتبہ تو بار بار پیچش کے بعد اوپر گھبراہٹ اور ریاح کا دل کی طرف صعود وغیرہ ہونے لگا ہے، جس سے طبیعت بے چین ہے۔ اس لئے پیچش کی کوئی اچھی دوا ضرور لیتے آویں، لیکن اس کا خیال رہے کہ وہ زیادہ گرم قلب کے لئے نقصان دہ نہ ہو۔

خدا کرے آپ کی آمد بسہولت و عافیت ہو جائے اور آپ کے ساتھ یہاں قیام بھی میسر ہو کہ مدینہ طیبہ میں آپ کی حاضری کے بعد آپ کے ساتھ نہ رہ سکنے کا بہت ہی قلق رہا۔ خدا کرے اب کے اس کی تلافی ہو جائے۔ حضرت اقدس مدظلہ سہارنپور تشریف لے آئے ہیں۔ مزاج مبارک بحمد اللہ اچھے ہیں لیکن آنکھوں کا علاج کچھ زیادہ راس نہ آیا۔ شدید تکلیفیں اس کے لئے اٹھائیں لیکن خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے لطف و کرم سے حضرت اقدس کی چشم مبارک میں پوری پوری روشنی عطا فرماوے اور رحمت و عافیت کے

ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے۔

آپ کب حاضر ہورہے ہیں مطلع فرماویں, میری صحت کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔ بی بی سے سلام مسنون و درخواست دعا۔ خالہ، محمد، ہاشم، شبیر گورا سب سے سلام مسنون۔ آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے، کئی روز سے حضرت کے یہاں جانے سے بھی معذور ہوں۔ یہ خط بھی لیٹے لیٹے [ہی] لکھا ہے۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی، ۱۵ر ستمبر

234

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵ر ستمبر ۷۰ء/ ۱۳ر رجب ۹۰ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف سلمہ! یہ ناکارہ ۱۲ ستمبر کی صبح کو علی گڑھ سے نظام الدین اور ۱۳ کی صبح کو نظام الدین سے سہارنپور پہونچا۔ میری رائے تو یہ تھی کہ عبدالرحیم بھی میرے ساتھ آوے مگر عبدالرحیم کی طبیعت علی گڑھ میں بھی خراب رہی اور جتنی خراب رہی اس سے زیادہ خرابی کا احساس۔ اس لئے اس نے یہ تجویز کیا کہ وہ شنبہ کو علی الصباح بذریعۂ ریل علی گڑھ سے غازی آباد آوے اور غازی آباد سے سہارنپور سیدھا۔ سٹیشن پر پہونچ کر معلوم ہوا کہ گاڑی ۵ گھنٹے لیٹ ہے۔ اس لئے وہ ایک رفیق کے ساتھ بذریعہ کار غازی آباد اور وہاں سے ایکسپریس سے سہارنپور پہونچ گیا۔

میں نے اس کو آنے سے پہلے بھی بار بار لکھا کہ اب نہ آوے, رمضان سے قبل آوے مگر انہوں نے نہ مانا۔ یہاں آنے کے بعد سے جب سے آئے ہیں طبیعت ناساز چل رہی ہے میں تو آنے کے بعد بھی کئی دفعہ تقاضا کرچکا کہ یہاں گجراتی احباب بہت جمع ہیں کسی

ایک کوساتھ لے کرواپس چلے جاؤ مگر وہ اس کے لئے تیار نہیں۔ ابھی تو رمضان المبارک کے [شروع ہونے میں] دو ماہ ہیں۔

کل دوشنبہ کی صبح کوتمہارا تار کتابوں کی وصولی کا ملا۔ بندہ کے خیال میں تو تار کی ضرورت نہیں تھی۔ لنڈن کا خط عموماً ۵،٦ دن میں یہاں پہونچ جاتا ہے اور بمبئی کا بھی اتنے ہی دنوں میں پہونچتا ہے۔ غالباً لنڈن سے بمبئی کے آنے میں تو اتنی دیر نہیں لگتی, بمبئی سے یہاں تک آنے میں بہت دیر لگتی ہے۔

تمہارے ماہ مبارک میں آنے کے ارادے سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے باحسن وجوہ ملاقات میسر فرماوے۔ خدا کرے کہ تمہاری اہلیہ اس سے بہت پہلے فارغ ہوجاوے اور ادھر سے یکسوئی ہوجاوے۔ میرے خیال میں خالو صاحب اور والدہ دونوں سے پہلے سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ والدہ کو روانگی کے وقت ایک اطلاعی خط لکھتے آنا, اس لئے کہ ان کی ممانعت کے بعد آنا تو نامناسب ہوگا۔ اسی طرح خالو صاحب سے بھی روانگی کے وقت اپنے آنے کی اطلاع کریں، پہلے سے اطلاع کرنے میں مبادا وہ والدہ کو لکھ کر اوران کی طرف سے تمہارے آنے کے خلاف کوئی خط منگوائیں۔

تمہاری بیماری کی خبر سے بھی بہت ہی فکر وقلق رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرماوے۔ تمہارے سابقہ دونوں خط علی گڑھ اور سہارنپور کے پتہ سے بھی پہونچ گئے۔ امید ہے کہ عزیز مولوی عبدالحفیظ پہونچ گئے ہوں گے, اگر اس خط تک موجود ہوں تو میری طرف سے سلام مسنون کہہ دیں۔ قاری سلیمان اس وقت میرے پاس ہیں ان کی طرف سے تمہیں اور مولوی عبدالحفیظ دونوں کو سلام مسنون۔ اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ تمہاری فراغت کا بہت فکر ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم احمد گجراتی، ۱۵ر ستمبر ۷۰ء، ۱۳ر رجب ۹۰ھ

﴿235﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵ر رجب ۹۰ھ [۱۶ استمبر ۷۰ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، ۱۴ر ستمبر کی صبح کو تمہارا تار ملا تھا۔ اسی وقت عزیز مولوی عبدالرحیم نے تم کو ایک ایر لیٹر لکھا تھا، اس میں اس کی رسید بھیج دی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ تار کی ضرورت بالکل نہیں، خط بھی کافی ہے۔ آج ۱۷ر ستمبر کو تمہارا محبت نامہ ایر لیٹر مورخہ ۹ ستمبر پہونچا جو دیر سے پہونچا۔ لنڈن کے خط تو جلدی پہونچ رہے ہیں۔ گجرات کے بہت دیر میں پہونچ رہے ہیں۔ خط سے پارسل کی وصولی کی تفصیل اور اس خبر سے کہ بہت ہی صحیح سالم پہونچ گیا، کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا بہت مسرت ہوئی۔ یہ تمہاری کرامت یا جذبہ کا اثر ہے۔ تجلید یا روانگی میں جو اخراجات ہوئے ہیں اس کی آپ فکر نہ فرماویں, انشاءاللہ یہاں ادا ہو جاویں گے۔ میں نے خود بھی حاجی صاحب سے دریافت کیا تھا انہوں نے مجھے لکھنے سے انکار کر دیا تھا, بہر حال آپ اس سے بےفکر رہیں۔

میرے سابقہ خطوط میں جو شدتِ انتظار یا اشتیاق میں سخت الفاظ لکھے گئے ہوں ان کو نظر انداز کر دیں۔ آئندہ بھی اس کا لحاظ رکھیں کہ وقتی جذبہ میں کوئی چیز لکھی جاتی ہے وہ قابل لحاظ نہیں ہوتی۔ البتہ ایک بات قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ بیعت کے بعد بھی [بغیر] کسی خاص ضرورت کے ذکر بتلانے میں جلدی نہ کیا کریں، پہلے تسابیح اور معمولات کی پابندی پر عادت ڈالیں۔ میرے معمولات کے پرچہ میں تو غالباً چھ ماہ لکھے ہیں کہ ٦ ماہ بعد ذکر دریافت کریں۔ اسلئے کہ اوراد اصل ہیں اور ذکر عارضی دوا ہے۔

عزیز مولوی عبدالرحیم علی گڑھ میں خوب بیمار رہے اور یہاں آنے کے بعد سے بھی

طبیعت صاف نہیں ہے۔ میں تو بار باران کو اصرار کررہا ہوں کہ وہ مکان چلے جاویں کہ وہاں کے حکیم صاحب کا علاج ان کو موافق آیا تھا مگر وہ اس میں اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے ان کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ تمہاری والدہ اور خالو صاحب کے متعلق عزیز عبدالرحیم کے ائرلیٹر میں جو ۱۴ستمبر کا تھا لکھ چکا ہوں کہ میرے نزدیک رمضان کی یہاں آمد کے سلسلہ میں دونوں کی اجازت کا انتظار نہ کریں۔ البتہ وقت سے پہلے دونوں کو اپنے ارادے سے مطلع نہ کریں کہ منع کرنے کے بعد پھر سفر مناسب نہیں، بالخصوص والدہ کے منع کرنے کے، اس لئے روانگی کے وقت والدہ کو ایک خط لکھتے آویں، اسی وقت خالو صاحب کو بھی اطلاع کردیں۔ البتہ تمہاری اہلیہ کا فراغت ہونا اہم ہے، جس کا مجھے بھی فکر ہے۔

خط لکھو تو والدہ کو بھی اور خالہ اور خالو کو سلام لکھ دیں۔ اہلیہ کو خاص طور سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہاری خیریت اور تمہارے فراغ کا ہر وقت انتظار رہتا ہے۔ آج کل قاری سلیمان مکی سہارنپور آئے ہیں اور دس پندرہ دن قیام کا ارادہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۵ر رجب ۹۰ھ

از راقم بعد سلام مسنون دعا کی درخواست

از احقر عبدالرحیم: سلام مسنون وگذارش دعا، اگرچہ اب تو آپ نے سلام تک بھی احقر کو لکھنا چھوڑ رکھا ہے اور نہ معلوم کس غصے میں ہیں، لیکن بہرحال میں تو اس کا انتقام نہیں لے سکتا۔ معلوم نہیں میرا اہم ایرلیٹر پہونچ گیا یا نہیں؟ جو میں نے علی گڑھ سے لکھا تھا۔ آپ کی آمد کب تک ہورہی ہے؟ تحریر فرماویں۔

فقط والسلام

﴿236﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸؍رجب ۹۰ھ [۱۹؍ستمبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ کئی روز ہوئے آیا تھا، جس کا جواب ہمروزہ لکھوایا تھا۔ کتابیں اچھی حالت میں پہونچ جانے سے مسرت ہوئی۔ اللہ کا شکر ہے۔ حاجی یعقوب صاحب کے حسنِ انتظام سے تمہارے اخلاص کو زیادہ دخل ہے۔ تمہاری اہلیہ اور تمہاری خیریت کا انتظار رہتا ہے۔ اللہ جل شانہ صحت و عافیت عطا فرماوے۔

جوں جوں رمضان قریب آرہا ہے تمہاری ملاقات کا اشتیاق بڑھ رہا ہے، اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ ملاقات میسر فرماوے۔ مولوی یوسف توتلی کا خط آیا ہوا تھا اس میں لکھا تھا کہ تمہاری ۔۔۔ ڈاکٹر کے یہاں ۔۔۔ گئی ہوئی ہیں۔ میں نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ **یہاں آنے کے لئے والدہ سے اجازت لینا ضروری نہیں، اس لئے کہ ان کی ممانعت کے بعد آنا مناسب نہیں۔ آتے وقت اطلاعی خط لکھتے آنا۔ البتہ اہلیہ کا ایسا انتظام خورد ونوش کا کرتے آویں کہ اسے دقت نہ ہو۔** تمہاری غیبت [میں] اس کا بولٹن رہنا بالکل مناسب نہیں، اپنے والدین کے یہاں رہنا ضروری ہے۔

تم نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ محمد اور اس کے چند رفقاء خصوصی طور پر تمہارے پاس پڑھنے کے لئے تجویز ہوئے ہیں۔ اس کے بعد کچھ معلوم نہ ہوا کیا ہوا؟ محمد کی دینی حالت کیا ہے؟ اس کو نصیحت کرتے رہیں۔ عزیز عبدالرحیم کی صحت یہاں آنے کے بعد خراب چل رہی ہے۔ میں نے پہلے بھی ان کو منع کیا تھا کہ اتنے طبیعت صاف نہ ہو ارادہ نہ کریں اور اب بھی

تقاضا کررہا ہوں کہ وہ اس وقت چلے جاویں مگر وہ ماشاءاللہ تمہارے بڑے بھائی ہیں ,ضدی ہونے میں ایک دوسرے کو مات دیتے ہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۸/رجب ۹۰ھ

از احقر عبدالرحیم سلام مسنون وگذارشِ دعا۔ تمہاری آمد کب ہوگی؟ مطلع فرماویں۔ انتظار ہے۔ بی بی سے سلام مسنون، محمد اور خالو خالہ صاحبہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

﴿237﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰/رجب ۹۰ھ [۳۰/ستمبر/یکم اکتوبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، کل جمعہ کی صبح سے جب سے تمہارا تار آیا ہے، طبیعت میں ایک جوش اور مشاغل میں ایک مستقل مشغلہ تم نے پیدا کردیا۔ کل صبح سے ایک مسئلہ یہ زیر بحث رہا کہ عزیز عبدالرحیم بمبئی جاوے یا نہ جاوے؟ میری تو رائے اور خواہش یہ تھی کہ ضرور جاوے مگر خود اس کی بیماری اور تنہائی کا مسئلہ اور اس سے زیادہ اس کے حکیم کا مسئلہ موجب اشکال رہا کہ وہاں جاکر حکیم صاحب سے نہ ملنا بہت نامناسب ہے اور ملنے کے بعد اگر انہوں نے یہ کہہ دیا کہ بسلسلۂ علاج دو ماہ یہاں رہنا ضروری ہے تو رمضان کا مسئلہ ہے۔

علی گڑھ کے دورانِ قیام میں اس کی طبیعت زیادہ خراب رہی۔ اس وقت بڑا شدید تقاضا رہا کہ وہ واپس چلا جاوے مگر خود رائی، ہٹ اور ضدی طبیعت ہونے میں ماشاءاللہ ایک

دوسرے سے بڑھ کر۔ اس وقت تو وہ کسی طرح آمادہ نہ ہوئے ۔ یہاں آنے کے بعد سے طبیعت فی الجملہ اچھی ہے مگر فکر ہر وقت رہتا ہے اب تمہاری طبیعت کی طرف سے بھی مستقل فکر سوار ہو گیا۔ ایک طرف تمہاری ملاقات کا اشتیاق، دوسری جانب تمہاری مسلسل اور طویل علالت کی وجہ سے تمہارے علاج کا اہتمام مجھے بہت ہو رہا ہے۔

میرا خیال یہ ہے کہ حکیم صاحب کا علاج بہت اہتمام سے شروع کر دیں، انشاءاللہ وہ آخر شعبان میں ایک ماہ کی دوا ضرور دے دیں گے جب کہ انہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ تم محض رمضان کرنے کے واسطے لنڈن سے آئے ہو، یہ انہیں پہلے ہی ظاہر کر دینا۔ عزیز عبدالرحیم نے اپنا بدل یہ سوچا ہے کہ وہ آج تمہارے بڑے بھائی کو تار دے رہے ہیں کہ وہ بمبئی جا کر تمہیں اتار لیں اور سورت میں حکیم صاحب سے تمہارا علاج شروع کرا دیں۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد تمہیں صحت وقوت کے ساتھ یہاں لاوے۔ اگر تم عزیز عبدالرحیم کو بلانے کی ضرورت سمجھو تو ضرور تار دے دینا۔

تمہارے مفصل خط کا شدت سے انتظار ہے۔ کل کی ڈاک تک تو آیا نہیں، آج کی ڈاک سے ممکن ہے آجاوے، ورنہ کل کو تو اتوار ہو جائے گا اور پرسوں تک انتظار بڑا شاق ہوگا۔ کل صبح مولوی تقی یہاں سے بمبئی کے لئے روانہ ہوئے ہیں اور تمہارا تار ان کی روانگی سے آدھ گھنٹہ بعد یہاں پہونچا۔ پہلے پہونچ جاتا تو وہ مولوی عبدالرحیم صاحب کو اپنے ساتھ زبردستی لے جاتے اور تمہاری آمد کی اطلاع بھی ان کو قبل از وقت ہو جاتی تو وہاں ان کی ملاقات میں سہولت رہتی۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد تمہارا الفافہ مرسلہ از لنڈن ۲۷ستمبر ۱۳اکتوبر کو پہونچا۔ تم دونوں بھائیوں کی منطق سمجھنا بہت مشکل ہے، بخاری کا ترجمۃ الباب سمجھنا آسان ہے مگر اونچے لوگوں کی بات سمجھنا بہت مشکل ہے۔

کل سے مولانا عبدالرحیم صاحب کی خدمت میں بار بار مجھ سے زیادہ مولوی اسماعیل اور مولوی سلیمان درخواستیں پیش کرتے رہے میں نے بھی رات بہت زور شور سے معروضہ پیش کیا مگر وہاں ایک نہ ایسی زوردار نکلی اور ہر شخص کے اصرار پر یہ تھا کہ میں ملتوی کر چکا ہوں مگر اس وقت تمہارا خط سناتے ہی جب یہ مبارک الفاظ ان کی زبان سے نکلے' آپ خوشی سے اجازت دیں تو چلا جاؤں؟' دل میں تو آیا کہ ایسا زور سے منہ پر تھپڑ ماروں کہ یاد رہے مگر اب کئی سال سے جذبات مارنے کی کوشش کرر ہا ہوں, اس کلام کا مطلب انشاء اللہ لیلۃ القدر میں اللہ میاں سے دعا کروں گا کہ سمجھا دے, اور تم حقیقی بھائی ہو انشاء اللہ زیادہ سمجھتے ہو گے۔

بہر حال تمہارا خط پڑھنے کے بعد انہوں نے آج رات فرنٹیئر سے ارادہ کر لیا, اور اس کے باوجود میں خط اس واسطے لکھوا رہا ہوں کہ معلوم نہیں رات کے ۲ بجے تک کیا کیا القاء قلب مبارک میں ہوں گے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۳۰/رجب ۹۰ھ

﴿238﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰/رجب ۹۰ھ [۳۰/ستمبر- یکم اکتوبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت جمعہ کی صبح کو تمہارا برقیہ جس میں ۱۵/اکتوبر منگل کو بمبئی پہونچنا لکھا ہے پہونچا۔ عزیز عبدالرحیم بھی اس وقت میرے پاس ہی بیٹھا ہے یہ تو میں نہیں لکھ سکتا کہ اس کو مسرت زیادہ ہوئی یا مجھے، ایک دم خوشی کی لہر تو دل میں گونج گئی، مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ عبدالرحیم کی تو خبر نہیں، مجھے تو قلق بھی

ہوا۔ اتنا پہلے آنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ اول تو تار میں تمہارا نام سن کر میرے دل میں بے اختیار یہ آیا تھا کہ تولد فرزند ارجمند کا تار دیا ہوگا، جس پر میں نے سوچا تھا کہ ایک ڈانٹ لکھوں گا کہ اتنی سی بات کیلئے تار کی کیا ضرورت تھی؟ خط سے بھی تین چار دن کے بعد مژدہ معلوم ہو جاتا، لیکن جب یہ مضمون سنا کہ تم آ رہے ہو تو کئی اشکال ذہن میں آ گئے۔

اول یہ کہ قرب ولادت کے درمیان میں فراغت سے پہلے کیوں آئے؟ دوسرے یہ کہ مدرسہ کی اتنی طویل غیبت کیوں اختیار کی؟ بالخصوص جب کہ تمہارے سابقہ سفر مدینہ کی وجہ سے مدرسہ کا حرج اور طلباء میں بہت انتشار پیدا ہو چکا۔ بڑی محنت سے تم نے حفظ کے طلباء جمع کئے تھے، فارسی کا نظام بھی شروع کیا تھا۔ تیسرے یہ کہ تمہارے تار کے الفاظ بھی اچھی طرح نہیں پڑھے گئے۔ آ رہا ہوں۔ تار کا کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔

ان سب کے بعد مولوی عبدالرحیم صاحب تو اپنا مشورہ براہ راست اس خط پر لکھیں گے میرا مشورہ یہ ہے کہ سہارنپور آنے میں جلدی نہ کریں، اگر چہ تمہارے یہاں پہونچنے کے بعد آتشِ شوق تیز تر گردد میں تو یہ ناکارہ خود مبتلا ہوگا، اور تم بھی، لیکن اس کے ساتھ چونکہ تمہاری مسلسل بیماری کی خبریں بھی سن سن کر طبیعت نہایت متفکر اور پریشان ہے اور عزیز عبد الرحیم کے نزدیک تمہارا رمضان سے بہت مقدم آنا غالبًا اسی مصلحت سے ہے کہ کچھ دن علاج کرا لو، یہ بالکل صحیح ہے۔

اس لئے میری رائے یہ ہے کہ بہت اہتمام سے پرہیز و پابندی کے ساتھ ۲۰، ۲۵ شعبان تک علاج کراویں، اس کے بعد یہاں کا ارادہ کریں۔ میرا بھی دل چاہ رہا تھا اور عزیز عبدالرحیم کا شوق بھی زوروں پر تھا کہ وہ ابھی ہوائی جہاز سے اڑ کر بمبئی پہونچ جاویں مگر ایک اشکال عبدالرحیم کو درپیش ہے اور اس اشکال میں میں اس سے آ گے ہوں۔

[وہ یہ] کہ اگر اس کے حکیم نے اس کو مزید قیام کی تاکید کی تو اس کے لئے تو وہ تیار

نہیں کہ رمضان وہاں گذار دے اور اس کے لئے میں تیار نہیں کہ حکیم کی بغیر اجازت آوے, اور یہ بات کہ وہ بمبئی جاوے، گھر جاوے اور بغیر حکیم جی سے ملے چلے آوے اور بھی زیادہ نامناسب ہے, اس لئے ابھی تک تو مشورہ اس کے بمبئی جانے کا ہو نہیں رہا اگر جانے کا مشورہ ہو گیا تو اس خط سے پہلے وہی تمہیں مل جائے گا۔ ممکن ہے کہ آج کی یا کل کی ڈاک سے تمہارا کوئی مفصل خط مل جائے تو اس سے مزید حالات معلوم ہوں۔ میں نے تو فوری خط تار سنتے ہی اس لئے لکھوا دیا کہ آج جمعہ کا دن ہے پھر خط لکھنے کا وقت مشکل سے ملے گا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۳۰/رجب ۹۰ھ

﴿239﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۳ شعبان ۹۰ھ [۱۳ اکتوبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل صبح مولوی اسماعیل سے یہ معلوم ہو کر کہ سیکنڈ میں بھی مشکل سے کھڑے ہونے کی جگہ ملی، بہت قلق ہوا اور آج صبح مولوی انعام صاحب کے پرچہ سے یہ معلوم ہو کر کہ فرنٹیئر سیدھا نہیں گیا اور تم نظام الدین پہونچے۔ وہاں تک بخیر رسی کی اطلاع سے تو مسرت ہوئی لیکن سفر کے طول کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ اس میں بھی تردد ہو گیا کہ تم عزیز یوسف سے پہلے بمبئی پہونچ جاؤ گے یا نہیں۔ میں تو آج شام تک تمہارے بمبئی بخیر رسی کے تار کا منتظر تھا۔

اگر عزیز یوسف کے تار پر تم شنبہ کی شب یا صبح کو دہلی روانہ ہو جاتے تو مولوی تقی کا

ساتھ ہوجاتا, اور بعد میں یہ معلوم ہوکر کہ تمہارا دل تو تارہی پر چاہ رہا تھا مگر نہ معلوم کس مصلحت سے تم اپنے سفر کے التواء پر زور دیتے رہے۔ خدا کرے کہ خیریت سے بمبئی پہونچ گئے ہو اور عزیز یوسف بھی خیریت سے پہونچ گیا ہو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۳۰؍شعبان

﴿240﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: جناب الحاج محمد یعقوب صاحب

تاریخ روانگی: ۴؍شعبان ۹۰ھ؍۱۵؍اکتوبر ۷۰ء

مکرم محترم الحاج محمد یعقوب صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، اگر عبدالرحیم اس خط کے پہونچنے تک [آپ کے یہاں موجود] ہو تو خط کا مضمون اس کو دکھلا دیں۔ حکیم یامین صاحب کی رجسٹری مکہ سے میرے نام دس روز سے چلی ہوئی وہ تو ابھی تک پہونچی نہیں۔ اس کے بعد کا سعدی کا خط پہونچا جس میں لکھا کہ کتابیں جدہ سے وصول ہوگئیں مگر محکمہ نے ہر کتاب کے دو یا تین نسخے روک لئے جس کی تفصیل حکیم صاحب کئی دن ہوئے بذریعہ رجسٹری لکھ چکے ہیں، وہ رجسٹری تو آج ۱۵؍اکتوبر کی صبح تک نہیں پہونچی، امید ہے کہ اپنے برقیہ کے موافق عزیز یوسف متالا کل منگل کو بمبئی پہونچ جائیں گے, ان کی بخیر رسی کا بھی انتظار ہے۔ حاجی دوست محمد صاحب، حاجی ریاست علی صاحب اور دیگر احباب سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

﴿241﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰ر شعبان ۹۰ھ/۱۲/۱۲ اکتوبر ۷۰ء

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، بہت طویل شدید انتظار کے بعد آج ۱۲/۱ اکتوبر کو تمہارے دو محبت نامے مؤرخہ ۸ / و ۱۰ / اکتوبر بیک وقت پہونچ کر موجب مسرت ہوئے۔ یہ تو تم دونوں بھائیوں کو ضرور یقین ہوگا کہ مجھے تم دونوں بھائیوں کے خطوط کا کس قدر شدید انتظار رہا ہوگا تم دونوں کی بمبئی بخیر رسی اور بدھ کی صبح کو وہاں سے مع مولوی تقی مکان روانگی کی اطلاع جمعہ اور شنبہ کو حاجی یعقوب صاحب کے خطوط سے معلوم ہوگئی تھی۔ اللہ انہیں بہت جزائے خیر عطا کرے۔

تم دونوں کا حکیم صاحب کی خدمت میں جانا ان کے خط سے معلوم ہوگیا تھا اللہ انہیں بہت ہی جزائے خیر عطا کرے۔ انہوں نے اس پر بہت قلق لکھا تھا کہ تم دوستوں کی [ان کو] جانے کی اطلاع نہیں ہوئی ورنہ وہ ضرور اسٹیشن پر تمہارا استقبال کرتے۔ ماشاء اللہ کیا کہنا زمانہ ہی ایسا ہے کہ حکیم بیماروں کو ڈھونڈھتے پھریں۔ یہ ناکارہ تو خود اسی میں مبتلا ہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ دہلی تا بمبئی جگہ بہت اچھی مل گئی۔ تم نے لکھا کہ اتوار کے دن حکیم صاحب سے تفصیلی گفتگو [ہوئی] ویسے انہوں نے شنبہ کے دن تمہارا سورت جانا لکھا تھا۔ میں نے بھی حکیم صاحب کو یہ لکھ دیا ہے کہ ۲۰ ر شعبان تک تو روکنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن **اس کا خیال ضروری ہے کہ عزیز یوسف محض رمضان کے لئے لندن سے آیا ہے اور بہت سی مجبوریوں اور موانع کے باوجود آیا ہے اس کا خیال ضروری ہے۔**

دونوں تار پہونچ گئے تھے جن کی رسید لکھوا چکا ہوں تمہارا بدھ کی صبح کو اور یوسف کا شام کو پہونچ گیا تھا۔ تم نے نفلوں کے قیام میں جس بار اور بوجھ کا ذکر کیا وہ کوئی کیفیت نہیں بلکہ مرض ہے ایسی حالت میں بیٹھ کر پڑھنا چاہئے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے مولوی تقی کی اربعین میں تمہاری اعانت قبول فرماوے۔

عزیز یوسف نے میرے گرامی ناموں کے فوٹو کروائے میرے نزدیک تو بہت غلط کیا کہ بیکار پیسے ضائع کئے کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اس خط کی پشت پر عزیز یوسف سلمہ کا بھی محبت سے لبریز اپنی آمد کی تفصیل کا [خط] پہونچا اس میں کوئی نئی بات نہیں جملہ امور کا جواب اوپر آچکا ہے۔

اس کے بعد تمہارے دس اکتوبر والے لفافہ کا جواب ہے اس سے مسرت ہوئی کہ حاجی یعقوب نے پتہ کاٹ کر جو کارڈ تمہارے پاس بھیجا وہ پہونچ گیا مجھے تو امید نہیں تھی۔ *میں تو بے چارہ ایک سادہ مسلمان تم گجراتیوں کے کلام کو سمجھانے سے بھی عاجز ہوں ان کے پس منظر اور روایات کی صداقت کا بھی میرے پاس کوئی معیار نہیں ہے۔*

عزیز یوسف کے نام پر تم سے زیادہ میں پھول گیا تھا اس وقت سے بار بار میں تم سے کہتا رہا کہ تمہارا دل چاہے تو ضرور جاؤ تمہاری بیماری کی وجہ سے تنہا جانے میں اشکال پیش آرہا ہے اگر کسی کو تم معیت کے لئے راضی کرلو تو کرایہ میں دینے کو تیار ہوں اس کے بعد سے دوسرے دن ڈاک کے وقت تک مسلسل سنتا رہا کہ تمہارا دل تو چاہ رہا ہے مگر میری گرانی کی وجہ سے نہیں جارہے ہو۔

اگلے دن عزیز یوسف کے خط پر جو لندن سے آیا تھا تمہارے اس فقرے [سے کہ تو اگر] خوشی سے اجازت دے تو چلا جاؤں۔ مجھے گذشتہ دن کی روایت کی تائید اور تصدیق [ہوگئی اس لئے] زور سے میں نے تم سے پوچھا تھا کہ خوشی سے اجازت کی کیا صورت [ہو]؟ مجھے [اس]

سے کلفت پہونچی, سمجھتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ اپنے اکابر کے ساتھ مکاری برتی اسی کا یہ ردعمل ہے۔

تم نے افریقہ جانے کے متعلق جو تجویز لکھی بہت مناسب ہے ضرور ان کو لکھ دیں۔

تم نے لکھا کہ عزیز یوسف راندیر سملک گیا ہے وہاں سے واپسی پر سیٹ ریز رو کرالے گا مجھے عزیز یوسف سے انتہائی ملاقات کے اشتیاق کے باوجود تم بھی اور وہ بھی جلدی آنے کا ارادہ نہ کریں اہتمام سے علاج کریں تاکہ ماہ مبارک صحت وقوت کے ساتھ گذرے۔عزیز یوسف کی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔

خط لکھنے کے بعد مولوی ہاشم کا خط لندن سے پہونچا جس میں شیخ المشائخ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری یوسف صاحب کے الوداع کی شاندار تقریب لکھی تھی۔میں نے اس کے جواب میں لکھ دیا کہ عزیز یوسف غریب پر رحم کریں ایسا برتاؤ اس سے ہرگز نہ کریں جس سے اس میں عجب پیدا ہونے کا احتمال ہو۔تمہیں معلوم ہے کہ اس ناکارہ نے اپنے سفر حجاز کی آمدورفت کو ہمیشہ چھپایا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۰/ شعبان ۹۰ ھ

از احقر محمد اسماعیل عفی عنہ، بعد سلام مسنون، اول تو ایک بوجھ ہلکا کرنے پر بہت بہت شکریہ۔ثانیاً آپ نے میرے والد صاحب کے متعلق جو لکھا اس کا منشا تو آپ خود سمجھ گئے ہوں گے۔میں باوجود سوچ و بچار کے نہیں سمجھا کہ میں نے کونسی ان کی خدمت سے انکار کردیا اور وہ کیا خدمت مجھ سے چاہتے ہیں۔بہرحال اپنے متعلق یہ ہے کہ

اس کش مکش کے دام سے کیا کام تھا تجھے

حجاز مقدس سے واپسی کے بعد سے میری زندگی ایک افکار و ہموم کا مجموعہ بنی ہوئی ہے کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔میں بھی اپنے ہم جماعتوں کی طرح راندیر کے بعد کام

میں لگ جاتا تو نہ کوئی مجھے کچھ کہتا نہ کسی کو کوئی شکوہ ہوتا اور نہ کوئی جانتا...... معلوم نہیں زندگی میں اور کیا کیا سننا اور دیکھنا پڑے گا اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی تو آرام قبر میں جا کر ہی مل سکے گا۔

اگر میں بھی اپنے آپ کو کچھ خیال کرنے لگوں تو میرے لئے پریشانیوں کی کیا وجہ اللہ تعالیٰ میری سیئات سے درگذر فرماوے بہر حال دعاؤں کی درخواست ہے۔عزیزم مولوی یوسف صاحب سے بعد سلام مسنون ملک عبدالحق صاحب کل ایک روز کے لئے پاکستان سے آئے تھے انہوں نے ذکر کیا کہ اپنے کسی کام کے لئے انہوں نے بولٹن تمہارے نام خط لکھا ہے وہ شاید تمہیں ملا نہ ہوگا۔ بہر حال ان کا کہنا ہے کہ اس خط میں انہوں نے وہاں کسی فرم کو ۱۸۵ پاؤنڈ دینے کو لکھا ہے وہاں آپ کسی ذریعہ سے ادا کرادیں اور اس کی ادائیگی حج میں آنے والوں کے ذریعہ سے ہوجائے گی۔ فقط والسلام

﴿242﴾

از: جناب محمد پٹیل جوگواڑی صاحب، لیسٹر

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۲/۱۰/ اکتوبر ۷۰ء [۱۲/شعبان ۹۰ھ]

مکرم ومخدومی حضرت مولانا الحاج شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی ودام برکاتہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سلام مسنون, بعد بندہ ناچیز محمد پٹیل کو حضرت والا! آپ کی جانب سے خط ملا۔ پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی، الحمدللہ۔ حضرت! آپ نے مولوی عبدالرحیم صاحب کو ہمارے یہاں لیسٹر کیلئے اجازت عطا فرمائی، شکریہ۔

اب مولوی عبدلرحیم صاحب کہاں ہیں؟ آپ نے لکھا تھا کہ وہ فی الحال سہارنپور ہیں اور بولٹن سے مولوی یوسف صاحب انڈیا آپ کی خدمت اقدس میں آرہے ہیں وہ

انشاء اللہ مولوی عبدالرحیم صاحب کو لیسٹر آنے کے لئے تاکید کریں گے اور بولٹن سے مولوی ہاشم کا خط ملا۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں انڈیا ایک دو ہفتہ میں جانے والا ہوں وہ بھی آنے کے بعد انشاء اللہ مولوی عبدالرحیم صاحب کو سمجھائیں گے اور حضرت والا آپ دعا کریں کہ ہمارے یہاں لیسٹر کے لئے مولانا راضی ہوں اور ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

دیگر آپ نے لکھا تھا کہ ڈیوز بری مولوی یعقوب اور حافظ محمد پٹیل کو لکھیں کہ لیسٹر جماعت لے کر آئیں۔ میں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ وہ ضرور آئیں گے۔ بعد حضرت والا یہ آپ کا کتا آپ کی دعا کا بے حد محتاج ہے۔ امید ہے کہ شب برآت کی مبارک رات میں آپ دعا میں ضرور بالضرور مجھے اور ہمارے لیسٹر کے مسلمانوں کو یاد فرمائیں گے۔ ہم آپ کی دعا کے بہت ہی محتاج ہیں۔ اس لئے ضرور بالضرور دعا میں یاد فرماتے رہیں, اللہ تعالیٰ عافیت عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دین کی محبت عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کرنے کا شوق عطا فرمائے, اللہ تعالیٰ بزرگانِ دین کی محبت عطا فرما کر بزرگانِ دین کی توجہات عطا فرمائے۔ آمین۔ فقط والسلام

احقر حافظ محمد پٹیل جوگواڑی کے ہدیہ سلام

﴿243﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب و مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: شعبان ۹۰ ھ/ اکتوبر ۷۰ء

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما!

بعد سلام مسنون، کل بدھ کی صبح کو عزیز عبدالرحیم کی بخیر رسی کا برقیہ منجانب عبدالرحمٰن پہونچا اور کل شام کو عزیز یوسف کی بخیر رسی کا برقیہ منجانب عبدالرحیم پہونچا۔ دونوں

کی بخیر رسی سے مسرت اور اطمینان ہوا اور کل بدھ کی شام کو مولوی محمد عمر صاحب نے تمہارا دستی پرچہ لفافہ میں بند کر کے بھیجا۔

تمہاری دہلی تک بخیر رسی اور یہ بات کہ گاڑی دہلی سے شام کو چلے گی مولوی انعام صاحب کے پرچہ سے معلوم ہوگئی تھی۔ بہت قلق ہوا کہ محنت بھی کی اور خرچ بھی دلی تک کا سیکنڈ کا ضائع کیا۔ البتہ مولوی انعام صاحب کے پرچہ سے یہ معلوم ہوکر کہ دہلی سے دو ساتھی بمبئی تک کے مل گئے مسرت ہوئی تھی۔ مولوی عبدالرحیم کے دستی پرچہ سے سہارنپور تا دہلی اور وہاں پہونچنے کی تفاصیل معلوم ہوکر اور بھی زیادہ قلق ہوا۔ اتنا تو اسماعیل سے معلوم ہوگیا تھا کہ سیکنڈ میں بھی مشکل سے کھڑے ہونے کی جگہ ملی۔ مولوی تقی اور مولوی آفتاب کا ساتھ جانا بھی مولوی انعام کے خط سے معلوم ہوگیا تھا۔ والسلام

تم نے لکھا کہ اس مرتبہ سکون بہت زیادہ ہوا اللہ کا شکر ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس میں آپ بیتی کی تحریر کو خاص دخل ہے اور اس کی وجہ اکابر کے حالات ہیں جو اس میں وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں اور اکابر کے حالات موجب سکون ہوتے ہیں۔

آج ہی حاجی یعقوب کا خط ملا کہ مولوی یوسف کی تحریر کے موافق قاضی یوسف کو ٹیلیفون کیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ فرصت ہوئی تو اڈہ پر جاؤں گا ورنہ معذوری ہے۔ یہ میں نے اس واسطے نقل کیا کہ آئندہ ایسے شخص کی اطلاع پر ہرگز اعتماد نہ کیا جاوے حاجی یعقوب نے اپنا بھی اڈہ پر جانا لکھا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، شعبان ۹۰ھ

﴿244﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب و مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۵ر شعبان ۹۰ھ/ ۱۷ر اکتوبر ۷۰ء

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما!

بعد سلام مسنون، کل تم دونوں کے محبت نامے ایک لفافے میں پہونچے۔ عزیز عبدالرحیم نے تو کوئی حتمی تاریخ نہیں لکھی لیکن عزیز یوسف نے لکھا ہے کہ اتوار پیر کی درمیانی شب میں سیٹیں ریزرو ہو چکی ہیں اور منگل کی دوپہر کو انشاء اللہ پہونچیں گے۔

اس لحاظ سے تو یہ خط تم تک نہیں پہونچے گا لیکن تمہارے حکیم صاحب کا خط بھی اسی تاریخ کا لکھا ہوا کل ملا جس میں تمہارا جمعرات کو پہونچنا لکھا اس سے امید ہے کہ یہ خط مل جائے گا اور چونکہ عبدالرحیم کے خط سے معلوم ہوا کہ ریزرو حکیم صاحب ہی کرائیں گے اس لئے ان کی تحریر زیادہ معتبر معلوم ہوئی اگرچہ ان کی تحریر کے موافق دو دن مزید انتظار کرنا پڑے گا چونکہ خط کا پہونچنا محتمل ہے اس لئے مزید کوئی بات لکھنی دشوار ہے۔ جمعہ کو حقیقت شکر کے ۲۵ر نسخے پہونچ گئے۔

تمہارے ہر خط کا جواب فوراً لکھواتا ہوں آپ بیتی کا لکھنا ذرا مشکل ہے نازکوں کے بس کا نہیں۔ تم نے اس ناکارہ کو ۳۰ر ہزار درود شریف کا ایصال ثواب کیا اللہ تعالیٰ اس احسان عظیم کا اپنی شایان شان بہترین بدلہ عطا فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۵ر شعبان سنہ ۹۰ھ

خط لکھوانے کے بعد عزیز عبدالرحیم کا کارڈ تیسری تجویز کا پہونچا جس میں بدھ کو پہونچنا لکھا خدا کرے کہ منگل یا بدھ کو آنا ہو جاوے تو زیادہ اچھا ہے اس لئے کہ جمعرات کو شاید میرا ایک دن کے لئے کہیں کا سفر ہو۔ فقط والسلام

از راقم سلام مسنون ایک ضروری کام جب بھی تمہارا خط جاتا ہے بھول جاتا ہوں بعد میں یاد آتا ہے اور وہ یہ کہ احقر کا پاسپورٹ ضرور لیتے آویں اور ابھی اس کی تفصیل کہیں نہ کریں اگر مقدر ہے تو سفر ہو ہی جاوے گا۔

245

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب و مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۲۰؍شعبان ۹۰ھ/۲۳؍اکتوبر ۷۰ء

ما کل یتمنی المرء یدرکہ

تجری الریاح بما لا تشتھی السفن

عزیزان سلمہما!

بعد سلام مسنون، کئی دن کے شدید انتظار کے بعد کل بدھ کے دن عصر کے قریب تمہارا التوا کا تار پہونچا جس سے بہت ہی قلق ہوا اس وقت تو صرف یہ خیال ہوا کہ سیٹیں ریزرو ہونے کی خبر بظاہر غلط ہوگی اس لئے کہ وہ غائبانہ ریزرو ہوئی تھیں لیکن آج جمعرات کی ڈاک سے کارڈ پہونچ کر مزید کلفت کا سبب ہوا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ تم نے فکر میں ڈال دیا۔ بواپسی اپنی خیریت سے مطلع فرماویں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم اسماعیل، ۲۰؍شعبان

﴿246﴾

از: جناب وقار ہاشمی صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: [شعبان/رمضان ۹۰ھ]

حضرت مولانا السلام علیکم، تعارف کے طور پر عرض خدمت ہے کہ تقریباً تین ماہ قبل جناب مولانا محمد یوسف صاحب کے ہاتھ پر آپ سے بیعت کی تھی اور حضرت کی چھپی ہوئی ہدایات کے بموجب اطلاعاً احوال عرض خدمت ہے کہ جیسا کہ حضرت یوسف صاحب نے تاکید فرمائی تھی، چوتھائی پارہ تلاوت کلام مجید اور دو دو تسبیحات استغفار، کلمہ سوئم، درود شریف اور لا الہ الا اللہ جاری ہیں۔ البتہ تسبیحات کے اوقات میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ یعنی کبھی عشاء کے بعد اور کبھی دوسرے اوقات میں لیکن کوشش اس امر کی ہے کہ مسنون اوقات ہی میں کی جائیں۔

دراصل اس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ طالب علمی کی بنا پر عام ایام میں رات کو فرصت ملتی ہے اور چھٹی کے اوقات میں باقاعدہ وقت پر ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ہفتہ کے دن مسجد میں گشت ہوتا ہے اور اتوار کو کچھ بیرونی گشت یا کسی اور مصروفیت کی بنا پر تاخیر ہو جاتی ہے۔ پھر بھی کوشش یہی ہے کہ اوقات مسنونہ میں توجہ کے ساتھ تسبیحات مکمل ہو جائیں۔

اس کے علاوہ ایک گذارش عرض خدمت یہ ہے کہ میرے امتحانات ۷، ۸ اور ۹/دسمبر کو ہو رہے ہیں۔ جناب سے دعا خصوصی کا خواستگار ہوں۔ منصور طارق جلالی صاحب بھی سلام عرض کرتے ہیں۔ حضرت مولانا یوسف کی خدمت میں بھی سلام عرض ہے۔ ان کو عنقریب انشاء اللہ ایک خط لکھوں گا۔ اگر مناسب سمجھیں تو کچھ ہدایات فرما دیجئے۔ فقط والسلام

دعا کا طالب وقار ہاشمی

والد صاحب کے لئے بھی دعا کی عرض ہے۔

﴿247﴾

از: جناب محی الدین نہٹوری صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۷؍رمضان المبارک ۹۰ھ [۶؍نومبر ۷۰ء]

ذوالمجد والکرم حضرت شیخی وسیدی ومولائی متعنا الله بطول حیاتکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گذارش ہے کہ کچھ دنوں سے ذکر جہری سے طبیعت کو بہت تکان ہو جاتی ہے، نیز اللہ اللہ کی تسبیح پر طبیعت یہ چاہتی ہے کہ دل کو توڑ پھوڑ دوں جب کہ وہ محبت الٰہی کو قبول نہیں کرتا۔ اسی خیال میں ایک محویت سی پیدا ہو کر بے اختیار پورا جسم ہلنے لگتا ہے۔ نیز ذکر پاس انفاس اور ذکر قلبی میں بہت مزہ آتا ہے اور دل یہ چاہتا ہے کہ بس اسی کا دھیان لگائے بیٹھا رہوں۔ اب جیسے حکم ہو۔

نیز ایک خیال چند روز سے دل میں ایسا آنے لگا ہے کہ جس کو بیان کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ بہت دفع کرتا ہوں مگر برابر آتا رہتا ہے۔ لہذا دعا کر دیجئے کہ وہ دفع ہو کر عمل خالص ذات حق سبحانہ وتعالیٰ کے لئے ہو جائے اور کسی بات کا وسوسہ بھی دل میں نہ آئے۔ جناب کی دعاؤں اور توجہات کا خواستگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات پر چلنے اور استقامت کی توفیق بخشے۔ بس اسی پر اکتفا کرتا ہوں، معاف فرمائیں۔

فقط والسلام

احقر محی الدین ۔۔۔ نہٹوری بجنور

مقیم آستانۂ حضرت والا، ۷؍رمضان المبارک ۷۰ء

جواب: از حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

اگر تحمل نہیں ہے تو جہر چھوڑ دیں۔ جو خیال آپ نے خط کے آخر میں لکھا زبانی اس

کی شرح بھی بتلائی وہ شیطانی ہے۔اس سے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ یہ خیال کہ میں کچھ ہوگیا ہوں بہت زیادہ ترقی سے مانع اور تنزل کی طرف لے جاتا ہے۔اس سے بہت ہی احتیاط برتنی چاہئے۔ میں نے کل شب میں زبانی بھی ایک مضمون اہتمام سے کہا تھا کہ ذاکرین کو شروع میں ذکر کے جو آثار شروع ہوتے ہیں اس سے اپنے آپ کو کچھ سمجھ لینا بہت خطرناک ہے۔اور جب ذکر سے طبیعت کو انس ہوجاتا ہے تو وہ اثرات جاتے رہتے ہیں، اس سے مایوس ہونا بھی ترقی سے مانع ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک آدمی کو روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کبھی ہم بھی اسی طرح رویا کرتے تھے۔کسی نے دریافت فرمایا کہ پھر کیا ہوا؟ تو ارشاد فرمایا’ پھر تو دل سخت ہوگیا‘‘۔

﴿248﴾

از: اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب (بزبان گجراتی)
بنام: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ
تاریخ روانگی: ۱۵ر نومبر ۷۰ء/۱۴ر رمضان المبارک ۹۰ھ

نیک نام مولانا حضرت شیخ صاحب دامت برکاتہم ،مولانا عبدالرحیم صاحب ، ہمارے بھائی مولانا یوسف صاحب ، بھائی مولانا طلحہ صاحب ، حاضرین مجلس ، امید ہے کہ سب بخیریت ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ خوش حال رکھے اور دین اور آخرت کی نعمتوں سے آپ حضرات کو مالا مال کرے آمین ۔

اہلیہ سارہ بی بی کی طرف سے بعد سلام عرض ہے کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ حضرات سے دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ تمنا عطا فرماوے۔آمین

جواب از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ:

ہمشیرہ سلمہا!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ پہونچا۔ تمہاری بیماری کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرماوے، اولاد صالح عطا فرماوے۔

عمل اولاد کے لئے تو مولانا عبدالرحیم صاحب کی خدمت میں بار بار عرض کیا بہت مفید اور مجرب ہے تم تقاضہ کر کے شروع کردو تو اچھا ہے۔ تعویذ بھی انشاء اللہ مولوی عبدالرحیم کے ہاتھ ارسال کردوں گا اسے موم جامہ کر کے گلے میں ڈال لینا اللہ تعالیٰ مدد فرماوے۔

[حضرت شیخ الحدیث صاحب]

﴿249﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: اہلیہ محترمہ حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳؍رمضان المبارک ۹۰ھ [۲۲؍نومبر ۷۰ء]

ہمشیرہ سلمہا! بعد سلام مسنون، اسی وقت عزیز یوسف کی وساطت سے تمہارا خط موصول ہوا، اس میں کوئی توریہ یا مبالغہ نہیں کہ مجھے تمہارا فکر ہر وقت رہتا ہے۔ میں عزیز موصوف کے خطوط سے یوں سمجھ رہا تھا کہ تم شروع شعبان میں فارغ ہو جاؤ گی اور اس وجہ سے میں نے عزیز یوسف کو رمضان میں یہاں آنے کی اجازت دی تھی اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ جلدی نہ آویں شروع رمضان میں آویں، اس لئے کہ میرے ذہن میں یہ تھا کہ تم شروع رمضان تک اگر پورا چلہ نہیں تو ۲۰ دن کے چلے سے ضرور فارغ ہو جاؤ گی۔ اب بھی دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بہت عافیت کے ساتھ جلد فراغ نصیب فرماوے، ولد صالح نصیب فرماوے۔

تم نے لکھا کہ مجھے تیرے سے والدین سے بھی زیادہ محبت ہے، اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بناوے۔ عزیز یوسف کی وجہ سے مجھے بھی تم سے خصوصی تعلق ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ مکارہ سے محفوظ فرما کر ہر قسم کی راحت عطا فرماوے۔ اس سے مجھے بہت قلق ہوا کہ پہلی رجسٹری میں ولادت کا وہ تعویذ رہ گیا۔ اسی وجہ سے بہت جلدی سے مشغولی میں یہ خط لکھوا کر تعویذ بھجوا رہا ہوں۔ تمہاری بخیریت فراغت کا ہر وقت انتظار رہتا ہے، اللہ کرے جلدی فراغت ہو۔

تمہارے والد صاحب کی بیماری کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ مستمرہ دائمہ نصیب فرماوے۔ یہ ناکارہ ان کی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ ان کے مژدہ عافیت سے بھی مطلع فرماویں۔ نیز محمد اور اس کے چھوٹے بھائی صاحب کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔ اگر عزیز محمد بھی عزیز یوسف کے ساتھ آجاتا تو بہت اچھا ہوتا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، ۲۳؍رمضان المبارک ۹۰ھ، چہار شنبہ

﴿250﴾

ٹیلی گرام: از سہارنپور: ۲؍دسمبر ۷۰ء [۴؍شوال ۹۰ھ]:

ارجنٹ: بنام لمباڈا، 121, Skeppington Road, Preston

Khadija name mubarak = Sheikulhadis

(خدیجہ نام مبارک، از شیخ الحدیث)

﴿251﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷؍شوال ۹۰ھ [۵؍دسمبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، اس کا جواب تحریری یا زبانی آپ ان تک پہونچادیں۔ ان کے امتحان کی کامیابی کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ **مجبوری کی وجہ سے معمولات کے اوقات میں تبدیلی ہوتو مضائقہ نہیں۔** طارق صاحب سے بعد سلام مسنون، آپ کی تعمیل حکم میں مولوی یوسف کو باصرار واپس کر ہی دیا۔ میری تو رائے اول سے یہی تھی کہ وہ لندن ہو کر حج کو جاویں کہ لنڈن سے اتنی طویل غیبت مجھے بھی پسند نہیں تھی، مگر عزیزم موصوف نے اب تک قبول نہیں فرمایا تھا، اب قبول فرمالیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۷؍شوال ۹۰ھ

﴿252﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰؍شوال ۹۰ھ [۸؍دسمبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! حافظ پٹیل کا یہ خط آیا۔ میرا خیال تھا کہ خط تمہارے پاس بھیج دوں جواب کے لئے اور چونکہ اس خط میں جواب کے لئے شیلنگ بھی تھے اس وجہ سے خیال تھا کہ ان کو یہ لکھوادوں گا کہ آپ کا خط عزیز ان کے پاس بھیج دیا کہ وہ دونوں یہاں سے

جا چکے مگر دیکھا کہ ان کے خط میں پتہ نہیں اور مجھے یاد نہیں۔ اس لئے تمہیں لکھتا ہوں کہ ان کو دس شیلنگ کی رسید بھی لکھ دینا اور یہ بھی لکھ دینا کہ چونکہ آپ کا پتہ ان کو معلوم نہ تھا اس وجہ سے براہ راست اس نے خط کا جواب نہیں دیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۰ر شوال، ۹۰ھ

253

از: جناب محمد ابراہیم آدم سملکی صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: دسمبر ۷۰ء [شوال ۹۰ھ]

مخدومی ومکرمی محبی محسن شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب دامت برکاتہ! اور سب گھر میں سلام مسنون، بفضل خداوندی آپ کی ہر طرح کی عافیت چاہتا ہوں۔ [اللہ تعالیٰ] آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کا سایہ ہمارے سر پر ہمیشہ قائم رکھے۔ دیگر احوال یہ ہے کہ [دعا کریں کہ] میری لڑکی زبیدہ اور میرے داماد سلیمان کا گھر [آباد] ہو جائے، داماد کے رشتہ دار ہم سے روٹھے ہوئے ہیں، خدا ان کے دلوں کو موم کر دے، اس کیلئے خصوصی دعا کی درخواست آپ سے ہے۔

ڈیوز بری میں ایک گرجا مسجد کے لئے ملنے والا ہے۔ ایک دو ہفتے میں لندن میں اس کیلئے پادریوں کا مشورہ ہونے والا ہے، اس کیلئے بھی دعا کی خاص ضرورت ہے کہ یہ گرجا بفضل خداوندی مسجد میں تبدیل ہو جائے اور [اللہ تعالیٰ] یہاں دین کا ماحول بہتر سے بہتر بنائے اور مسجد والے ماحول کو بھی بہتر بنا وے۔ دعا کی محتاجی پر خط ختم کرتا ہوں۔ گھر میں سے آپ کی مریدین محترمہ آمینہ محمد آدم یاد کر کے سلام لکھاتی ہیں۔ فقط والسلام

دعا گو محمد ابراہیم آدم سملکی بقلم خود

محمد معصوم آدم سملکی کا سلام اور آپ سے دعا کی درخواست۔ آج کل میں کام پر نہیں ہوں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں مجھے کام مل جائے اور دین کے کاموں میں میرا دل لگا رہے۔ فقط والسلام

﴿254﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰؍شوال ۹۰ھ [۸؍دسمبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، اس کا جواب آپ زبانی یا تحریری لکھ دیں۔ ہر دو امور کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ ان کی لڑکی کے لئے ایک تعویذ ''یا ودود یا جامع '' کا تم خود لکھ کر دے دو یا عبدالرحیم سے لکھوا کر بھیج دو یا لیتے جاؤ۔ نیز ایسی چیزوں کیلئے آئندہ کیلئے جس کی طرف سے خاوند میں یا بیوی میں نشوز پایا جاوے اس کے نام کے عدد نکال کر اس کے موافق یا ودود یا جامع عدد میں کمی زیادتی نہ ہو پڑھنے کو بتلاتے رہا کریں۔ ابجد کے اعداد تم کو معلوم نہ ہوں تو گجرات سے کوئی رسالہ ساتھ لیتے جاویں۔ ہمارے یہاں تو الف با تا کے قاعدوں کے اوپر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اگر مل گیا تو بھیج دوں گا ورنہ تم کو نہ یاد ہو تو عبدالرحیم کو تو یاد ہوگا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۰؍شوال ۹۰ھ

از راقم بعد سلام مسنون دعا کی درخواست

﴿255﴾

از: ظہیر الدین بٹ صاحب، مانچسٹر

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۵/دسمبر ۷۰ء [۱۷/شوال ۹۰ھ]

مخدوم مکرم بندہ جناب حضرت شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خیریت مطلوب، مزاج شریف؟ آپ کا گرامی نامہ محررہ ۲۵/رمضان المبارک عید الفطر کے ایک روز بعد کاشفِ حالات ہوا۔ پریشانی وحیرانی کی بات تو یہ ہے کہ بندہ نے مورخہ ۱۲/۹/۷۰ کو بذریعہ کراس پوسٹل آرڈر نمبر 92512 282123S آپ کی خدمت میں برائے جواب ارسال کیا تھا۔ لفافہ ایر میل تھا جس پر ڈیڑھ شلنگ کا ٹکٹ چسپاں کیا گیا جو کہ وزن کے لحاظ سے درست تھا۔ اصل رسید آپ کی خدمت میں ارسال کررہا ہوں۔ ازراہ مہربانی آپ اپنے کسی خادم کو جی پی او سہارنپور میں بھیج کر پتہ کروائیں کہ اس نمبر کا کراس پوسٹل آرڈر جو کہ آپ کے نام کا تھا کس نے کیش کرایا ہے، یا کسی ڈاکیا ہی نے وقتی طور پر سنبھال کر رکھا ہو۔ تاہم تحقیق کرنے پر پتہ چلے گا کہ یہ نامناسب کام کس کم بخت نے کیا ہے۔

میں بھی یہاں پر اپنے پوسٹ آفس سے انکوائری کروں گا کہ کراس پوسٹل آرڈر کس نے کیش کروایا ہے جو کہ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کے نام تھا۔ یہ مرض عام طور پر پاکستان اور انڈیا کے ڈاکیوں کو ہے کہ وہ انگلینڈ سے بھیجے ہوئے منی آرڈر اور رجسٹری لفافہ تک ہضم کر جاتے ہیں۔ یہ کراس پوسٹل آرڈر چونکہ صرف ۵ شلنگ کا تھا اس لئے اسے ڈیڑھ شلنگ کے لفافہ میں ڈال کر ارسال کردیا گیا، مگر شومئی قسمت کہ سائل کا ارسال کردہ حقیر سا پوسٹل آرڈر بھی محکمہ ڈاک کے ناعاقبت اندیش ملازمین نے آپ تک نہ پہونچنے دیا۔ خدا کرے کہ تحقیق کرنے کے بعد یہ معمولی سی رقم جو کہ تقریباً ۳ یا ۴ روپے ہوگی، انڈیا بینک کے حساب سے ملیں گے۔

ازاں بعد جو کچھ بھی میں آپ کی خدمت میں ارسال کروں گا وہ بذریعہ رجسٹری یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کروں گا تاکہ آپ کو یقین ہو سکے کہ میں آپ کو خواہ مخواہ ہی تکلیف دینے کے لئے خطوط نہیں لکھتا بلکہ میری منشاء تو یہ تھی کہ اگر پاکستان کی طرح انڈیا والے بھی زرمبادلہ پر بونس دیتے [ہوں تو] ۴۰ روپے یکمشت ارسال کروں تاکہ میرے خطوط کے جواب کے لئے آپ کو بار بار لکھنے کی تکلیف نہ ہو اور کچھ رقم مدرسہ کے طالب علم حضرات کیلئے بھی بھیجی جا سکے۔

کیا آپ لکھیں گے کہ یہاں پر گورنمنٹ انڈیا برطانیہ سے بھیجے ہوئے پونڈ پر کیا رقم ادا کرتی ہے؟ چونکہ حکومت پاکستان بونس واؤچر کی رو سے ایک پونڈ پر تقریباً بیس روپیہ ادا کرتا ہے مگر انڈیا کے متعلق پورا علم نہیں ہے۔ بہرحال آپ اس چھوٹے سے پوسٹل آرڈر کی تحقیق کروائیں میں بھی یہاں پر کوشش کروں گا۔ میں نے اپنے پوسٹل آرڈر کا نمبر نوٹ کر لیا ہے، آپ کی سہولت کیلئے ارسال خدمت کر رہا ہوں تاکہ آپ اپنے ڈاک خانہ میں اسے دکھا کر اس کے نمبر کی تحقیق کروائیں کہ اس نمبر کا پوسٹل آرڈر کہاں غائب ہے یا کس نے کیش کروایا ہے جو کہ آپ کے نام کا کراس تھا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو آسان فرمائے اور مجھے آپ جیسے بزرگان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ فقط والسلام

آپ کا نیاز مند ظہیر الدین

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کو میرا اسلام کہہ دیویں، مہربانی ہوگی۔

﴿256﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب ومولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۴؍شوال ۹۰ھ [۱۲؍دسمبر ۷۰ء]

عزیزانم مولوی عبد الرحیم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، بہت ہی شدید

انتظار میں تمہارے دو محبت نامے عزیز یوسف کا کارڈ مولوی عبد الرحیم کا لفافہ پہونچ کر موجب منت ہوا۔ شدید انتظار تمہارے خطوط کا رہا مگر تمہیں دعوتوں سے کہاں فرصت؟

تمہیں غیروں سے کب فرصت، ہم اپنے غم سے کب خالی
چلو بس ہو چکا ملنا ، نہ تم خالی نہ ہم خالی

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تربیت السالک کا حصہ مل گیا۔ مجھے اس کا شدید انتظار تھا۔ اوپر جانا بہت مشکل ہے اور تلاش میرے بس کی بھی نہیں، ورنہ میرے پاس تربیت السالک کے متعدد حصے رکھے ہوئے ہیں۔ دل چاہتا تھا کہ عزیز یوسف کے جانے سے پہلے کسی طرح وہ مل جاویں۔

تمہاری ناک کی تکلیف کے عود کرنے سے اور عزیز یوسف کی بیماری کے عود کرنے کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دونوں کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ **تمہاری بیماریاں اس سیہ کار کے لئے زیادہ بے چین کرنے والی ہیں۔** تمہارے حکیم صاحب کے چچا کے انتقال کی خبر سے قلق ہوا۔ میں ان کو بمبئی اور سورت دونوں جگہ تعزیت کے خطوط لکھ چکا ہوں۔ تم میں سے کسی کی ملاقات ہو تو مکرر تعزیت اور افسوس بیان کردیں۔

تمہارے مولوی احمد ادا تمہارے بعد آئے۔ میں نے ان سے کہا کہ پہلے آتے تو دوستوں سے ملاقات ہو جاتی۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ وہ کل کو جارہے ہیں۔ میں نے تو تمہارے خطوط کا جواب ڈاک سے لکھوانا شروع کیا تھا مگر مولوی احمد نے کہا کہ ان کے توسط سے جلدی پہونچ جاوے گا۔ تم نے چھوٹے مفتی صاحب کی گفتگو بہت اچھا ہوا لکھ دی۔ میں نے تو کوئی اشارہ کنایہ ان حضرات میں سے کسی سے نہیں کیا قلق البتہ ہوا اور ہے۔

میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ مولوی یوسف روانگی سے پہلے یہاں کا ارادہ بالکل نہ کریں، اس لئے کہ میرا ارادہ اور ہمت تو بالکل نہیں ہے لیکن بھوپال کا اصرار بہت ہی شدت سے بڑھتا جارہا ہے۔ علی میاں کا تقاضا بھی وہاں کے متعلق آیا، اگرچہ میں نے وہاں کا ارادہ

نہیں کیا، ایسا نہ ہو کہ عزیز موصوف یہاں آوے اور میں نہ ملوں۔

تمہارے لفافے میں عزیز یوسف کا پرچہ بھی ملا۔ ولادت دختر کی تفصیل سے بہت ہی فکر وقلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ اب تو تمہارا جلد از جلد جانا اور بھی ضروری ہو گیا۔ تعویذ وقت پر پہونچ جاتا تو بہت ہی اچھا ہوتا۔ عید کارڈ تو میری رائے یہ ہے کہ اپنی اہلیہ کو دے دو تو زیادہ اچھا رہے گا، بشرطیکہ اب تک کسی کو نہ دیا ہو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۴ر شوال ۹۰ھ

ہر دو اپنی اہلیاؤں سے اور خالہ سے سلام مسنون

﴿257﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۲۰ر شوال ۹۰ھ/ ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، آپ کا گرامی نامہ کارڈ مؤرخہ ۱۵ر شوال ۱۹ر کو تاخیر سے پہونچا۔ مولانا انعام الحسن صاحب وغیرہ پیر کو یہاں آئے تھے ان سے ویزا وغیرہ آمدن از مکہ کا تفصیلی حال معلوم ہو گیا تھا جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا۔

قاری سعید صاحب کی چوٹ کی خبر سے بڑا قلق ہوا۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ بشرط سہولت ان کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد عیادت بھی کریں۔ یہ بھی فرمادیں کہ یہ ناکارہ آپ کی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

جناب کے سابقہ گرامی نامہ سے اور اس کے بعد خود عزیز یوسف کے خط سے اس کے جہاز کی تاریخ ۲۴ ؍دسمبر متعین ہونا معلوم ہوا تھا امید ہے کہ اس خط کے پہونچنے تک وہ اور عزیز مولوی عبدالرحیم دونوں بمبئی پہونچ جاویں گے۔ ان سے بھی بعد سلام مسنون (ذیل کا مضمون) پڑھا دیں کہ:

'میں نے دستی اور ڈاک سے کئی خطوط تم دوستوں کے نام بھیجے مگر تم دوستوں کو دعوتیں کھانے سے کہاں فرصت؟ سب سے اول عزیز عبدالرحیم کا خط بخیر رسی کا پہونچا تھا اس کے بعد تم دونوں کے ایک ایک خط میرے ایک دو خط کی رسید کا اور عزیز یوسف کے جہاز کی تاریخ کی تعین کا ایک عشرہ ہوا پہونچا تھا اس کے بعد پھر غالبا دوستوں کی دلداریوں میں مٹرگشت میں چلے گئے۔

لندن اور مکہ کے خطوط سے یہ معلوم ہوکر کہ لندن میں تبلیغی اجتماع ۲۵ ؍دسمبر کو ہو رہا ہے قلق ہوا۔ اگر اس کی تاریخ مؤخر کی جاتی یا عزیز یوسف کی روانگی کو مقدم کیا جاتا تو اس اجتماع کے اندر شرکت ہو جاتی۔ تاہم امید ہے کہ اجتماع کے احباب سے تو ملاقات ہو ہی جاوے گے۔ کل لندن کے ایک مہمان (آئے) جو گجرات میں عالیپور چاسا کے تھے تعجب ہے کہ وہ مولوی ہاشم سے تو بہت واقف تھے لیکن مولوی یوسف سے واقف نہیں تھے مولوی احمد نے بتلایا کہ ان کا ایک خط تقریباً ایک عشرہ ہوا آیا تھا جو تو نے مولوی یوسف کو بھیج دیا تھا۔

تم دونوں کے خطوط کا تو بے وجہ بھی انتظار رہتا ہے لیکن بیماری کے فکر کی وجہ سے اور بھی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ خدا کرے کہ تمہارے خطوط کی تاخیر کی وجہ بیماریاں نہ ہوں دعوتیں ہوں۔ میں نے ایک خط میں ۲۴ ؍دسمبر کو اپنے ایک سفر کا احتمال لکھا تھا مگر ان کو باوجود وعدہ کے آج التواء کا خط لکھوا دیا۔

مولوی عبدالمنان دہلوی کا ایک خط مولوی عبدالرحیم کے پاس مولوی احمد ادا کے

ساتھ بھیجا تھا۔اس کی رسید کی تو تمہیں کہاں فرصت ہوئی ہوگی ,اور مولوی احمد ادا کے پہونچنے بعد خود ان کی مشغولی بھی ایک مستقل مانع بن گئی ہوگی لیکن دہلی سے مولوی عبدالمنان کے پاس سے میرے خط کا جواب پھر آ گیا وہ انشاء اللہ کسی جانے والے کے ہاتھ مع اپنے نقل جواب کے بھیج دوں گا۔

رمضان کے بعد سے ٹانگوں کی تکلیف گھٹنوں کے علاوہ پنڈلیوں کے درد میں بھی اضافہ ہوگیا۔ مولوی طلحہ صاحب میرے سفر میں بہت ہی بمبئ جانے پر مصر رہا بہت ہی زور دکھلائے۔ میں نے بمبئ سے ایک ڈانٹ کا خط لکھ دیا تھا لیکن اس مرتبہ مولوی محمد عمر سے میں نے کہہ دیا کہ اگر بمبئ کا سفر ہو تو جہاز کا ایک طرف کا ٹکٹ علیحدہ لے لیں یک طرفہ اس مصلحت سے تجویز کیا ہے کہ مجھے تو یہ سعادت نصیب نہ ہوئی ،[البتہ] وہ بمبئ سے آپ کے دردولت کی زیارت کرتا آوے۔ فقط والسلام

خط شروع تو کیا تھا حاجی یعقوب کے نام لیکن ختم ہوگیا عبدالرحیم یوسف کے نام اگر وہ پہونچ جاویں تو یہ کارڈ ان کو حوالہ کردیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی ،۲۰؍شوال ۹۰ھ

از راقم بعد سلام مسنون ایک خط جوابی لکھا تھا مل گیا ہوگا۔ فقط

258

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲؍شوال ۹۰ھ [۲۰؍دسمبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے یہ خط آیا, میں اس کا

مطلب نہیں سمجھا, اس لئے کہ رمضان میں تو کسی کو میں نے خط نہیں لکھوایا, غالباً تم نے میری طرف سے لکھا ہوگا۔ اس خط کو اپنے ساتھ لیتے جاویں اور وہاں جا کر اس کے خط کا مطلب سمجھیں, میں مطلب نہیں سمجھا۔ اور یہ بھی ان سے کہہ دیں کہ یہ ناکارہ سفر حجاز کیلئے تیار ہے، اس لئے آئندہ کوئی خط مجھے نہ لکھیں۔

انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ۴۰/روپیہ بھیج دوں تا کہ خطوط کے لئے میرے پاس محفوظ رہیں، ایسا ہرگز نہ کرنا۔ میرے پاس آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے امانت رکھنے کی جگہ نہیں اور کاتب میرے بدلتے رہتے ہیں۔ اس کی اچھی صورت یہ ہے کہ یہ آپ سے معاملہ رکھیں اور تمہیں کوئی بات ان کے متعلق دریافت کرنی ہو تو مجھ سے دریافت کرلیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۲/شوال ۹۰ھ

﴿259﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲/شوال ۹۰ھ/ ۲۰/دسمبر ۷۰ء

عزیز گرامی قدر سلمہ، طویل انتظار کے بعد اس وقت تمہارا خط پہونچا تمہیں اصل میں دوستوں کی دعوت سے فرصت کہاں ہے ؎

تمہیں غیروں سے کب فرصت، ہم اپنے غم سے کب خالی
چلو بس ہو چکا ملنا ، نہ تم خالی نہ ہم خالی

تم نے اس کا جواب جلد مانگا اور لکھا کہ امید ہے کہ جمعرات یا جمعہ تک نرولی مل

جاوے گا۔لیکن تمہارا خط چونکہ چوتھے دن ملا اس لئے مجھے نرولی جواب ملنے کی امید نہ رہی اس لئے آج اس کا جواب بمبئی کے پتہ سے بوساطت حاجی یعقوب صاحب لکھوار ہا ہوں اور چونکہ خیال یہ تھا کہ عزیز عبدالرحیم بھی تمہارے ساتھ بمبئی ہوں گے اور نرولی سے بمبئی خط پہونچنا بھی مشکل ہے البتہ تمہارے انتظار کے خیال سے یہ اطلاعی کارڈ نرولی کے پتہ سے بھی لکھ دیا ہے۔

تمہیں میری انتظار کے کلفت کا خیال ہو یا نہ ہو مجھے تمہارے انتظار کی تکلیف گوارا نہیں تم نے کسی خط میں نہ تو اپنی اور عزیز مولوی عبدالرحیم کی صحت کی تفصیل لکھی کہ لندن سے کوئی خط تمہاری اہلیہ کا آیا یا نہیں آیا۔

عید کے بعد سے تکلیف کچھ بڑھ گئی اکثر حرارت بھی رہتی ہے اور سردی کا اثر بھی کچھ زیادہ ہے۔عید کے بعد سے ظہر کی نماز بھی مسجد میں پڑھ رہا تھا اور دوپہر کا کھانا بھی مہمانوں کے ساتھ کھا رہا تھا۔آج دونوں کو حذف کرنا پڑا۔بہت بے اختیار پیشاب خطا ہو گیا پاجامہ بھی خراب ہوا۔

آج صبح ایک صاحب کوئی دوا لائے اور کہا کہ میں نے صبح مراقبہ میں دیکھا تھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ زکریا کو پیشاب کی تکلیف ہو رہی ہے اس کے لئے فلاں چیز لے جاؤ۔ میں تو لانے والے کو نہیں جانتا جس نے مراقبہ میں کہا اللہ تعالیٰ ہی میرے حال پر رحم فرماوے ۔عزیزم مولوی عبدالرحیم صاحب سے بعد سلام مسنون مضمون واحد۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی ،۲۲رشوال سنہ ۹۰ھ

﴿260﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۲/شوال ۹۰ھ/ ۲۰/دسمبر ۷۰ء

عزیزم مولوی حافظ قاری یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، طویل انتظار کے بعد اسی وقت تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۹/شوال پہونچ کر موجب مسرت وفرحت ہوا لیکن اس میں تم نے اپنی صحت کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ جس کا مجھے شدت سے انتظار ہے *تمہیں دوستوں کی دعوتوں اور ملاقات سے کہاں فرصت اور کسی غریب کے انتظار کی کیا خبر؟*

تمہارے جہاز کی سیٹ کا حال تو ایک ہفتہ ہوا حاجی یعقوب صاحب کے خط سے معلوم ہو گیا تھا اور اس پر مجھے خاص طور سے قلق اس وجہ سے ہوا کہ ۲۵/دسمبر کو لندن میں تبلیغی اجتماع ہو رہا ہے جس میں حجاز کی جماعت بھی جا رہی ہے شاید عزیز مولوی عبدالحفیظ بھی اس میں ہوں گے۔

تمہاری بخیر رسی کے لئے یہ ناکارہ دل سے دعا گو ہے **اللہ تعالیٰ تمہیں خیریت سے پہونچاوے، خیریت سے رکھے، تمہارے فیوض و برکات سے لوگوں کو مالا مال [کرے]۔** معلوم نہیں تمہاری اہلیہ کا کوئی خط آیا یا نہیں والدہ مولودہ کا کیا حال ہے؟

اس سے بہت ہی قلق ہوا کہ وہاں کی حکومت نے ہندی پاسپورٹ والوں کے لئے نیا قانون کر دیا اللہ تعالیٰ رحم فرماوے تم دوستوں کی سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔ تم نے اچھا کیا کہ لوگوں کے ناموں کی تعیین کر دی۔ آئندہ بھی تعین اور تقررات اپنے ہی قبضہ میں رکھیں کوئی نامناسب آدمی آ گیا تو یقیناً موجب گڑبڑ ہوگا۔

مولوی احمد کا خط بھی تمہارے خط کے ساتھ پہونچا اور انہوں نے مجھ سے مشورہ اور اجازت چاہی ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے بالخصوص جب کہ وہ لکھ رہا ہے کہ اس سے پہلے بھی لوگوں نے ان کو وہاں سے بلایا تھا اور انہوں نے انکار کردیا تھا آپ ان کو میری طرف سے کہہ دیں کہ میری طرف سے اجازت اور مشورہ ہے کہ البتہ استخارہ مسنونہ بہت ضروری ہے۔

اسی طرح مولوی اسماعیل کا بھی خط اپنے والد صاحب کے علاج کے سلسلہ میں جانے کی ضرورت اور یہ کہ وہاں کے لوگ پہلے سے بھی بلا رہے ہیں ان کے عزیز بھی وہاں ہیں اس لئے میں نے ان کو بھی اجازت دے دی البتہ استخارہ مسنونہ کی ان کو بھی تاکید کردیں کہ اصل استخارہ مسنونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سب تمہارے لئے معاونت اور مددگار ثابت ہوں کوئی دعوے دار نہ بن جاوے۔

چونکہ تمہارا خط آج منگل کو ملا اس لئے نرولی جواب پہونچنا محتمل تھا اس لئے بواسطہ حاجی یعقوب صاحب بمبئی لکھوا رہا ہوں البتہ تمہارے رفع انتظار کے لئے ایک کارڈ نرولی بھی آج لکھوا دیا تم کو میرے انتظار کی کلفت ہو یا نہ ہو مجھے تمہارے انتظار کی تکلیف گوارا نہیں۔

مولوی شاہد کو ابتداء میں لکھنا مناسب نہیں اس لئے کہ وہ ایک مدرسہ میں مدرس ہوچکے ہیں وہاں افتاء اور تدریس کا کام ہے آپ ان کو بمبئی سے خط لکھ دیں وہ مجھ سے مشورہ طلب کریں گے تو میں ضرور لکھ دوں گا۔ معلوم نہیں کہ ان کے خانگی مصالح اور حالات اجازت دیتے ہیں یا نہیں مبادا میرا لکھنا حکم سمجھا جاوے اگر [چہ] عزیز عبدالرحیم یقیناً ساتھ ہوں گے ان سے بھی سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تم نے بھی خط لکھنے میں عزیز یوسف سے کم بخل نہیں کیا۔

میری طبیعت رمضان کے بعد سے کچھ خراب چل رہی ہے مولوی عمران خان صاحب کے شدید اصرار پر بھوپال کا وعدہ کرلیا تھا اور رمضان کے بعد سے جو آنے کی

اجازت مانگتا رہا اس کو شوال کے اخیری عشرہ میں آنے کی ممانعت لکھتا رہا لیکن کل بجبوری بھوپال نظام الدین لکھنؤ وغیرہ التواء کے خطوط لکھ دئے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی ۲۲/شوال ۹۰ھ

حاجی یعقوب صاحب کی خدمت میں بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد ان کے احسانات عظیمہ کا شکریہ ادا کردیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون

261

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: شوال ۹۰ھ [دسمبر ۷۰ء]

عزیزم مولانا حافظ یوسف متالا سلمہ!

منی السلام علی من لست انساہ
و لا یمل لسانی قط ذکراہ
إن غاب عنی فإن القلب مسکنہ
ومن اقام بفؤادی کیف انساہ

بقلمہ

عزیزم سلمہ! اسی وقت تمہارا محبت نامہ پہونچا۔ چونکہ عزیزم محمد سلمہ آج کی گاڑی سے اپنے ویزا کے سلسلہ میں دہلی گیا ہے اس لئے آج سے مولوی یونس صاحب کاتب تجویز ہوئے ہیں، کچھ آنکھ کھول کر اور کچھ بند کر کے محبت کے [اشعار] تو [میں نے] خود ہی لکھ

دیئے ہیں، اس لئے [کہ] تمہارا کارڈ محبت کے جوش میں ۔۔۔ عربی اشعار سے لبریز پہونچا تھا جس میں تم نے اپنی یاد دہانی کی تھی ۔اس وقت تم بھی سمجھتے ہو کہ تمہیں اپنی یاد دہانی کی ضرورت ہے یا تمہارے لئے تمہارے یا کسی کے کہنے کی ضرورت ہے

بظاہر نہ جانے نہ جانے　　تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا

مگر مشکل یہ ہے کہ میرے یہ سارے کاتبین عربی اشعار کے لکھنے اور پڑھنے سے معذور ہیں۔

تم نے خط لکھنے [میں] بہت ہی تساہل کیا جس پر ایک احسان بھی لکھتے ہیں کہ مجھے خط لکھنے کی بھی عادت ہے۔آنے کی ممانعت بھی تمہیں خوب معلوم ہے کہ تمہاری وجہ سے کی گئی۔طبیعت خراب، وقت تنگ، ریلوں میں سیٹوں کا حال معلوم، ایسی حالت میں میرے دل نے گوارا نہیں کیا کہ محض اپنی وجہ سے تمہیں تکلیف پہونچاؤں ۔تمہارے کارڈ میں یہ لفظ 'محض یاد دہانی' قابل غور وفکر اور قابلِ مطالعہ ہے۔

تم کو اگر گنتی آتی ہو تو میرے خطوط کے اور اپنے خطوط کی تعداد اپنی کسی یادداشت سے محفوظ کرلیں۔ یہ بمبئی کے پتہ سے تیسرا خط ہے جہاں آپ کو صرف ایک دن رہنا ہے۔ اور مکان کے پتوں کے تو لا تعد ولا تحصی لکھ چکا ہوں، مگر تمہیں دوستوں اور دعوتوں سے کہاں فرصت۔میرے بار بار کے استفسار پر بھی نہ تم نے اپنی صحت کے حال کی تفصیل لکھی، علاج کس کا ہے اور نہ یہ لکھا کہ والدہ اور مولود کی کوئی خبر آئی یا نہیں؟ اگر مجھے یہ یقین ہوتا کہ آپ کے جانے سے پہلے یہ خط مل جائے گا تو اور کچھ لکھتا۔

معلوم نہیں عزیز عبدالرحیم تمہارے ساتھ ہے یا نہیں؟ اس کا کارڈ بھی ۱۹ شوال کا آج بدھ کو ملا، بہت ہی تاخیر سے ملا۔انہوں نے مولوی عبدالمنان کے ابتدائی تعلق کا جو ذکر کیا اسی طرح مولوی احمد صاحب کے دونوں کا حال تفصیل سے معلوم ہے۔مولوی عبد[المنان] کو میں نے ہی تقاضا سے یہ کہہ کر بھیجا تھا کہ عزیز یوسف لنڈن جانے والا ہے، پہلے اس سے

مل لو۔ مجھے تو تم دونوں دوستوں کی دلداریاں پہلے سے ہی ملحوظ رہیں۔ مولوی احمد کی حاضری تو ضرور رہی اور تم دونوں کی وجہ سے مجھے بھی فائدہ ہوگیا مگر انہیں تو میرا اور تم دونوں کا نعم البدل اور کوئی مل گیا۔ میں تو ان کو یہاں رمضان گذارنے کے واسطے تقاضا زبانی اور تحریری کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں مگر انہیں غیروں سے کب فرصت... الخ۔

مولوی عبدالمنان صاحب کا میرے خط کا جواب بھی آ گیا جو تمہارے پاس بھیجنے کا ارادہ تھا مگر اس میں تو انہوں نے عزیز انعام کو بھی شریک کرلیا اس لئے ان کو دکھلانا ہے۔ مولوی احمد کو تو میں نے کئی دفعہ یہ بھی کہا کہ اللہ کے بندے جن لوگوں کو تو نے بھیجا وہ تو کہاں پہونچ گئے اور تو پیچھے ہٹ گیا۔

تمہاری ناک کا تکلیف دہ حال متعدد خطوط سے سن چکا ہوں، جس کا بہت فکر وقلق ہے، اللہ بہتر فرمائے۔ اس ناکارہ کی طبیعت بھی تمہارے جانے کے بعد سے یکم شوال سے خراب ہے۔ رمضان میں مولانا عمران صاحب کے شدید تقاضے پر اور رمضان کے بعد ان کے شدید خط پر اور ان کے ساتھ علی [میاں] وغیرہ کے سفارشی خطوط پر میں نے بھوپال کا وعدہ اور ارادہ کرلیا تھا۔ عزیز یوسف کی یہاں آنے کی ممانعت میں اس کو بھی دخل تھا کہ مبادا شدید حرج اور خرچ کر کے آوے اور میں یہاں نہ ہوں مگر دوشنبہ سے میری طبیعت بھی زیادہ خراب ہے، مسجد کی نمازیں بھی اکثر ضائع ہو رہی ہیں۔

رات ڈیڑھ بجے عزیز عاقل آیا کہ حکیم جی نے سلام کہا ہے اور وہ جا رہے ہیں۔ ہمت تو بالکل نہیں تھی، سردی بھی خوب تھی، لے جانے والا بھی حافظ صدیق اور طلحہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ جا کر دیکھا تو واقعی وہ نزع کی حالت میں ہیں۔ اخیر میں ایک گھنٹہ وہاں بیٹھا لیکن اللہ نے اپنے فضل وکرم سے اس وقت ان کو راستے میں سے واپس کر دیا۔ اس کے بعد کا حال معلوم نہیں کہ کب تک کی اجازت قیام کی ملی مگر مجھ پر رات کی سردی اور جاگنے کا اثر اب

بہت ہے۔صبح کی جماعت بعد کچے گھر میں کے مہمانوں سے ملاقات بھی نہ کرسکا۔دس بجے اٹھا۔نیند تونہیں آئی مگر پڑا رہا۔

نہایت عجلت میں یہ خط لکھوا رہا ہوں کہ آج پنج شنبہ ہے۔اگر یہ خط یوسف کی روانگی کے بعد پہونچے تو اپنے خط کے ساتھ لندن بھیج دیں ۔ ہر دو اپنی اہلیہ کو سلام مولودوں کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد یونس گجراتی

﴿262﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲؍ذیقعدہ ۹۰ھ/ ۳۰؍دسمبر ۱۹۷۰ء

عزیز گرامی قدر و منزلت!

اسی وقت تمہارا بمبئی کا لکھا ہوا خط پہونچا اور ساتھ ہی حاجی یعقوب صاحب کے خط سے یہ معلوم ہوا کہ عزیز یوسف متالا کے نام جو میں نے ۱۵ کا لفافہ لکھا تھا وہ تمہاری تھوڑی سی غفلت سے تمہیں بمبئی میں نہ مل سکا۔اگر تم اپنے التوائے سفر کا ٹیلیفون بجائے دوپہر کے علی الصباح کو کردیتے تو وہ خط تم کو بمبئی میں مل جاتا جس کو انہوں نے پتہ کاٹ کر ورتھی کے پتہ پر بھیجا خدا کرے کہ وہ ورتھی میں مل گیا ہو۔

حاجی یعقوب صاحب کے خط سے عزیز یوسف کا لندن بخیر رسی کا تار آنا معلوم ہو کر بہت مسرت اور اطمینان ہوا۔تعجب ہے کہ تم نے اپنے اس کارڈ میں اس کا ذکر نہیں کیا۔تمہارا ایکسپریس لفافہ آج جمعرات ۳۱؍دسمبر کی شام تک نہیں پہونچا تمہیں پہلے سے معلوم ہے کہ

سہارنپور میں ایکسپریس ڈاک کا نظام بہت خراب ہے اس کا آئندہ ہمیشہ خیال رکھیں کہ ایکسپریس خط ہمیشہ یہاں دیر میں پہو نچتا ہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہیں اور عزیز یوسف کو بمبئی کے سفر میں کوئی دقت نہیں ہوئی بہت مسرت ہے۔امید ہے کہ تم نے دوسرے ڈاکٹر کو دکھا دیا ہوگا اس کے نتیجہ کا انتظار ہے۔ اس نا کارہ کی طبیعت ایک ہفتہ سے زیادہ خراب ہے۔ مسجد میں بھی جانہیں رہا ہے سفر کے قریب ہونے کی وجہ سے اور زیادہ کلفت اور فکر ہے۔ روانگی کی تاریخ تو حاجی یعقوب صاحب سے معلوم ہوگی ان کو ایک جوابی کارڈ لکھ دینا کہ جو تاریخ متعین ہے اس کی تم کو اطلاع کر دیں۔

معلوم نہیں عزیز یوسف تمہارے متعلق کیا صورت طے کر کے گیا۔ وہ تمہارے لئے وہاں سے ٹکٹ بھیجے گا یا رقم بھیجے گا ؟ اس کا شدت سے انتظار ہے خدا کرے کہ تمہاری معیت کی کوئی صورت ہو جاوے تو مجھے بھی سہولت رہے۔ تمہارے کارڈ کا فوری جواب اس امید پر لکھوا رہا ہوں کہ پرسوں شنبہ کو تم کو مل جاوے اگر چہ زیادہ امید نہیں ہے۔

اگر عزیز یوسف کو کوئی خط لکھو تو لکھ دینا کہ حاجی یعقوب صاحب سے تمہارے لندن بخیر رسی کے تار کی اطلاع سے بہت اطمینان ہوا ورنہ کئی دنوں تک تمہاری بخیر رسی کا شدت سے انتظار رہنا تھا اور خیال لگا رہنا تھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی ،۲/ ذیقعدہ سنہ ۹۰ھ

﴿263﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/جنوری ۷۱ء/ ۷/ذیقعدہ ۹۰ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی حافظ قاری اور نمعلوم کیا کیا **یوسف پیارے سلمہ**

تمہاری لندن بخیر رسی تو حاجی یعقوب صاحب کے خط کے ذریعہ سے اس تار کی بنا پر جو تم نے لندن سے بمبئی بخیر رسی کا دیا تھا۔ آج سے آٹھ دن پہلے چہارشنبہ کو معلوم ہوگئی تھی۔ تم نے ایک کارڈ عربی اشعار سے لبریز اس سے پہلی جمعرات کو بھیجا تھا۔ میں نے اسی وقت اس کا تر کی بہ تر کی جواب لکھا جو شنبہ کو بمبئی پہونچنا چاہئے تھا۔ مگر وہ مقدر سے پیر کو پہونچا۔ میں نے اس کے لفافہ پر حاجی یعقوب کے نام یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اگر عزیز ان روانہ ہو گئے ہوں تو اس پتہ پر عزیز عبدالرحیم کے نام بھیج دیا جاوے، اور عبدالرحیم کو لکھ دیا تھا کہ بعد ملاحظہ اپنے خط کے ساتھ لندن بھیج دیں۔

عزیز عبدالرحیم کا اس دوشنبہ کو قیام بمبئی میں تھا مگر حاجی یعقوب صاحب کو معلوم نہ ہوا اور انہوں نے نرولی کا پتہ لکھ کر ڈاک میں ڈال دیا۔ اس سے اور بھی قلق ہوا۔ عبدالرحیم نے حاجی یعقوب صاحب کو دو پہر کو ٹیلی فون کیا کہ میں گھر نہیں گیا آج یہاں قیام ہے مگر وہ خط ڈاک میں ڈال چکے تھے۔ خدا کرے وہ خط تم تک پہونچ گیا ہو۔

حجاز کے متعدد خطوط سے یہ معلوم ہوا تھا کہ ۲۶/دسمبر سے لندن کا کوئی اجتماع ہے جس میں عزیز عبدالحفیظ بھی جارہے ہیں۔ اس اجتماع کی اطلاع میں تمہیں تمہارے مکان کے متعدد خطوط میں لکھ بھی چکا تھا مگر معلوم نہیں تم تک کوئی خط پہونچا یا نہیں۔ وہاں کے قیام میں تو تمہیں دوستوں کی ملاقات اور دعوتوں کی کثرت کی وجہ سے خط لکھنے کا بہت ہی کم وقت ملا

لیکن آج کی ڈاک سے جو تمہارا خط لندن سے ملا اس میں بھی عبد الحفیظ وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں حالانکہ مکہ کا جو خط آج کی ڈاک سے ملا اس میں لکھا ہے کہ ۲۲؍ دسمبر لندن کے اجتماع کیلئے ۷ نفر کی جماعت روانہ ہوگئی جس میں عزیز عبد الحفیظ بھی ہے مگر تمہارے اس خط میں نہ لندن کے اجتماع کا ذکر ہے نہ ان لوگوں کے پہونچنے کا۔

آئندہ تمہارے خط کا تو وقت نہیں رہا، سہارنپور کے پتہ سے کوئی خط نہ لکھیں کہ میں بھی علی شرف الرحیل ہوں۔ اگر چہ لندن کا خط تو پانچویں دن پہونچ جاتا ہے۔ اگر جواب لکھنا چاہو حاجی یعقوب کے پتہ سے لکھ دینا کہ اندازاً ۲۰، ۲۱ جنوری تک وہاں پہونچنا ہوگا۔ عبد الرحیم نے بھی یہاں آنے کو لکھا تھا میں نے اس کو شدت سے منع کر دیا کہ حرج اور خرچ ہے، بمبئی میں ملاقات کافی ہے۔ معلوم نہیں تم نے اس کے بمبئی تا جدہ کے ٹکٹ کا جو زور باندھا تھا اس میں کس درجہ تک کامیابی کی امید ہے؟

تمہارے آج کے خط سے بخیر رسی کی تفاصیل [سے] اور یہ کہ راستے میں بہت ہی راحت رہی بہت مسرت ہوئی، مگر اس سے قلق ہوا کہ ڈاک کی گڑبڑ کی وجہ سے لندن میں شایان شان استقبال نہ ہوسکا۔ اگر چہ اللہ کے فضل وانعام سے بولٹن کی سیدھی کار مل جانے کی وجہ سے مجھے تو بہت مسرت ہوئی، تمہیں ضرور قلق ہوا ہوگا کہ زندہ باد کہنے والے راستے میں نہ ملے۔

تمہارا بمبئی والا خط اور عبد الرحیم والا بھی، حاجی یعقوب صاحب کے لفافے میں پہونچے تھے۔ اس لفافہ میں تمہارے لندن بخیر رسی کے تار کی اطلاع بھی تھی۔ اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ تمہاری غیبت میں مدرسہ کا کوئی حرج نہیں [ہوا]۔ اللہ کا شکر ہے، اس کا لاکھ لاکھ احسان ہے۔ لیکن کمیٹی والوں کے اصرار کے باوجود تم نے دو ہفتہ کیلئے اسباق نہیں لئے، بندہ کے نزدیک مناسب نہیں کیا۔

اپنے متعلقہ اسباب عارضی طور پر لینا چاہئیں تھے، البتہ ان ایام کی تنخواہ ہرگز نہیں لینا

چاہئے تھی۔ اگر بغیر کام کے بھی کمیٹی والے تنخواہ دینے پر اصرار کریں تو ہرگز قبول نہ کریں۔

تمہارے لئے تمہارے اہل وعیال کے لئے تمہارے مدرسہ کیلئے، تمہارے تبلیغی اور دینی کام کے لئے دعاؤں کے واسطے تمہیں یاد دہانی کی ہرگز ضرورت نہیں۔ میں اپنے اس سابقہ خط میں جو تمہیں بمبئی نہ مل سکا چند اشعار میں ایک مصرعہ یہ بھی لکھ چکا ہوں ؎ من اقام بفؤادی کیف انساہ‘۔

تمہارے مدرسہ کے قریب جو چرچ نیلام ہورہا ہے اس کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے وہ تمہارے مدرسہ کو دلوادے۔ اس کے لئے کارکنان اور تعلق رکھنے والوں کو درود شریف کی کثرت کا بہت اہتمام رکھنا چاہئے۔ جواب لکھواتے وقت یہ مضمون سنا کہ مولوی عبدالحفیظ مع اپنی جماعت کے ایک شب کیلئے تمہارے پاس پہونچے۔

میں نے تمہارا خط اپنی عادت کے خلاف کہ میری عادت تو یہ ہے کہ جب خط سننا شروع کرتا ہوں تو دوسرے کو جواب کیلئے بٹھالیتا ہوں اور ایک ایک لفظ سنتا رہتا ہوں جواب لکھواتا رہتا ہوں مگر بعض خطوط اس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں کہ ان کو فرطِ شوق میں آتے ہی ایک دفعہ سنتا ہوں اور دوسری دفعہ جواب لکھوانے کے وقت حرفاً حرفاً سنتا ہوں۔

اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ عبدالحفیظ کی جماعت سے ملاقات ہوگئی مگر تم نے اجتماع کا کوئی حال نہیں لکھا نہ یہ لکھا کہ عبدالحفیظ کی جماعت لندن سے کب واپس ہوئی۔ اہلیہ محترمہ کے ہسپتال سے واپس آنے کی اور والدہ اور مولودہ کی خیریت سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اس کا بھی بہت ہی شدت سے انتظار تھا کہ ولادت کے بعد سے کوئی حال معلوم نہ ہوسکا تھا۔

تم نے اچھا کیا کہ پریسٹن میں ایک ہفتہ قیام کیا مگر یہ اچھا نہیں کیا کہ اٹھارہ جنوری کیلئے جدہ کا جہاز ریزرو کرالیا، اس میں عجلت کی۔ اس وقت میں بولٹن میں تمہارا قیام جتنا بھی

زیادہ سے زیادہ ہو جاتا اچھا تھا۔اب بھی اگر تبدیلی ہوسکتی ہو بشرطیکہ اس میں کوئی مالی نقصان نہ اٹھانا پڑے تو بجائے اٹھارہ کے ۲۷ر جنوری یا اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کی تاریخ کرالو۔ہم لوگوں کی بمبئی تا کراچی کی سیٹ ۲۶ جنوری کی ہوئی ہے,کراچی سے ۲۷ کو ملے یا ۲۸ کو,بمبئی سے جدہ سیدھا جہاز نہیں ہے۔

معلوم نہیں خسر صاحب سے اسپین سے واپسی پر ملاقات ہوگئی یا نہیں؟ والدہ کا بھی کوئی خط ملا یا نہیں؟ اہلیہ کی خاص طور سے دلداری کرتے رہیں۔تعجب ہے کہ جب حاجی یعقوب نے تمہیں ہماری روانگی کی تاریخ ۲۴ جنوری متوقع بتائی تھی پھر تم نے اتنی تقدیم کیوں کی۔زیادہ سے زیادہ اپنی بھی ۲۴ ہی کی کراتے۔

اللہ جل شانہ کے احسانات کو تو کون گن سکتا ہے کہ تم سے زیادہ یہ ناکارہ، ناپاک سیاہ کار ہے۔پھر بھی مالک اپنے لطف وکرم انعام واحسان سے بار بار حاضری کی اجازت مرحمت فرماتا ہے۔عزیز عبدالرحیم کے خطوط بھی اس کی بیماری کے سلسلہ میں اور ناک کے آپریشن کی تجویز کے سلسلہ میں برابر آرہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہی اس کو شفاء عطاء فرماوے۔ اس کی مسلسل بیماری کی وجہ سے بہت ہی رنج وفکر اور قلق ہے۔

ماہ مبارک کے بعد سے اس ناکارہ کی طبیعت بھی روز افزوں خراب ہی رہی۔ہفتہ عشرہ تو میں ماہ مبارک کی تکان سمجھتا رہا لیکن طبیعت بجائے صاف ہونے کے خراب ہی ہوتی رہی اور گذشتہ ہفتہ تو بہت ہی خراب رہی کہ مسجد میں بھی کئی کئی نمازوں میں نہیں جاسکا۔اب بھی طبیعت تو فی الجملہ اچھی ہے لیکن ضعف بہت زیادہ ہے۔

اپنے احباب سے بالخصوص بھائی طارق صاحب سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ **ناکارہ عزیز یوسف کے جملہ احباب کیلئے** اور خصوصاً ان کے لئے **دل سے دعا کرتا ہے۔** اپنی اہلیہ اور خالہ صاحبہ وخالو صاحب سے بھی خاص طور سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ

ناکارہ تمہارے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم شمیم، ۵؍جنوری ۷۱ء/ ۷؍ذیقعدہ ۹۰ھ

﴿264﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷؍جنوری ۷۱ء/ یکم ذی الحجہ ۹۰ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، مجھے پختہ یقین تھا کہ تم بحری جہاز سے آرہے ہو اس میں ذرا بھی تامل نہیں تھا اس لئے کہ میں تم سے بھی اہتمام سے تقاضہ کرکے آیا تھا کہ سامان کپڑے وغیرہ کی فکر نہ کیجیو تمہارے کپڑے کے متعلق تم سے میں نے کہا تھا اور حاجی یعقوب صاحب سے بھی کہا تھا کہ میرے حساب میں ٹکٹ وغیرہ لے لیں۔

میں تو تمہیں اپنے ساتھ لے آتا جب کہ ابوالحسن کو کئی دفعہ ساتھ لایا تو تمہیں ساتھ لانے میں کیا اشکال تھا اگر ابوالحسن سے میری بدنی راحت ہے تو تمہاری آمد سے میری قلبی اور روحی راحت تھی ۔ حاجی یعقوب نے تمہاری آمد میں جو اشکال کیا تھا وہ یہ کہ ۱۰۰ پونڈ جمع کرانے پڑتے ہیں اس کو بھی میں نے تمہارے سامنے ان سے کہا تھا کہ میرے حساب میں جمع کردیں مجھے اس کا وہم بھی نہیں تھا کہ۔۔۔شوق حد سے زیادہ ہو رہا ہوگا اور اگر نہیں آنا تھا کم از کم مجھ سے اس کا اقرار ضروری کردینا چاہیے تھا کہ تو پھر نہیں مل سکتا اور کچھ ایسا اہم بھی نہیں اور تیری معیت بھی کچھ قابل التفات نہیں ہے لیکن زامبیا جانے میں اگر تاخیر ہوگئی تو اللہ کے یہاں کیا جواب دوں گا؟

میں نے تو یہاں تمہاری آمد کا مژدہ بھی دوستوں کو سنایا گیا اگر چہ مولوی عبدالحفیظ سلمہ نے جب میں نے اس سے جرح کی کہ تو عبدالرحیم کا کفالت نامہ بھیج دیتا تو کیا نقصان تھا اس نے بیان کیا کہ میں نے خود ان پر اصرار کیا تھا مگر انہوں نے اس کا انکار کر دیا کہ میرا امسال ارادہ نہیں ہے۔

۔۔۔اپنے ساتھ صولتیہ والوں کے ذریعہ سے منگا لیتا اور تمہیں ساتھ لے آتا مگر یوسف نے ماہ مبارک میں مجھے اپنے اور تمہارے متعلق اتنے زور کا اطمینان دلایا تھا کہ تمہارا ٹکٹ جاتے ہی بھیج دے گا اور اپنی سیٹ ریزرو کرا لے گا چنانچہ اس نے لندن پہونچتے ہی اپنی بخیر رسی کی اطلاع دی اس میں اپنی سیٹ ریزرو ہونے کی بھی اطلاع دی اور تمہارے متعلق میں سمجھتا رہا کہ چونکہ وہ دیر طلب کا ہے اس لئے وہ بعد میں ہو سکے گا۔

اور [جب] بمبئی پہونچ کر یہ معلوم ہوا کہ اس وقت کچھ نظام نہیں بن سکتا تو میں نے حاجی یعقوب صاحب پر زور دیا۔ بہر حال تمہیں قلق ہو یا نہ ہو مگر مجھے تو تمہارے اس سال حج میں نہ ہونے سے بہت قلق ہے۔ جب میں بمبئی میں حاجی یعقوب صاحب پر زور دے رہا تھا تو تمہیں اس وقت کہہ دینا چاہیئے تھا کہ میرا ارادہ نہیں۔

کل حاجی یعقوب کا دستی خط پہونچا۔ اس میں تھا کہ ابوالحسن طلحہ کا جمعہ کی شام کو بمبئی جانا معلوم ہوا۔ اب تو بجز افسوس کے اور کیا لکھ سکتا ہوں اس سلسلہ میں اب کوئی معذرت ہو تو آپ نہ لکھیں۔ آپ جتنے طویل اعذار لکھیں گے اس سے زیادہ میں اپنی طرف سے اپنے دل کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

عزیز یوسف کے خطوط جو میرے پاس بھی آئے اور عزیز عبدالحفیظ اور لندن کے بعض آنے والوں سے معلوم ہوا ۲۵ ر کو پہونچنا پختہ تھا اس لئے میں نے قاری سلیمان کا ولیمہ بھی جو انہوں نے میری آمد پر موقوف کر دیا تھا میں نے یوسف کی آمد پر مؤخر کر دیا اور

۲۵؍جنوری کو عزیز عبدالحفیظ کو جدہ بھیجا وہ بے چارہ ساری رات پریشان رہا مگر آج ۲۷؍تک نہ تو وہ آیا نہ کوئی اطلاع ملی۔کیا بعید ہے کہ انہیں بھی کسی جگہ کا اہم سفر درپیش ہوا اور وہ بھی بہت ہی رنج وقلق کا خط چناں اور چنیں کا آپ کی طرح سے تحریر فرمادیں۔ **بہر حال یہ سیہ کار تو تم دوستوں کے لئے دعا سے غافل نہیں رہے گا۔** فقط والسلام۔ اہلیہ اور خالہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل عفی عنہ، ۲۷؍جنوری ۷۱ھ

کاتب ڈاکٹر اسماعیل صاحب و بندہ عاصی محمد یحییٰ کی جانب سے سلام مسنون و التماس دعا وشوق لقاء۔

﴿265﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲؍ذی الحجہ ۹۰ھ/ ۳۰؍جنوری ۷۱ء

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمداللہ بعافیت ہے۔امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔حضرت اقدس دامت برکاتہم کی بخیر روانگی کے بعد اپنے اوپر جو کچھ گذرنا چاہئے تھی وہ گذری اور گذر رہی ہے, اللہ تعالیٰ ہی فضل فرماوے۔

حضرت اقدس کو رخصت کرنے کے بعد ہم لوگ مہائم چلے گئے تھے۔ وہاں صاحب مکان کا اصرار کھانے کا ہوا۔ ہر چند کہ ہم لوگوں نے عدم رغبت کا اظہار کیا لیکن وہ نہ مانے بالآخر تھوڑا تھوڑا کھالیا اور عصر کے بعد احقر بھائی مولانا طلحہ صاحب اور بھائی ابوالحسن

صاحب ہمارے میزبان بھائی عبدالرحمٰن صاحب کی گاڑی میں ملاؤ ہمارے رشتے دار کے یہاں ہوتے ہوئے عشاء کے وقت حاجی یعقوب صاحب کے یہاں پہنچے۔

وہاں کچھ کھا کر عبدالرحمٰن بھائی کے یہاں رات کو سوئے۔ رات کو بھائی طلحہ صاحب کو بھی بھائی عبدالرحمٰن صاحب نے خصوصی گشت کرادیا تھا۔ جمعہ کی دوپہر کا کھانا عبدالکریم بھائی کے یہاں ہی تھا۔ بھائی طلحہ صاحب اور بھائی ابوالحسن صاحب تشریف لے گئے تھے۔احقر بعض اعذار کی وجہ سے نہ جاسکا تھا۔

شام کو پانچ بجے ریل سے ہم لوگ سورت کیلئے روانہ ہوئے تھے۔رات دس بجے سورت پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر حکیم صاحب ،مولوی انور صاحب، بھائی بلال صاحب کے چچا وغیرہ کئی احباب موجود تھے۔رات بھائی بلال صاحب کے یہاں ہی کھانا کھا کر آرام کیا۔صبح حکیم صاحب کے یہاں ناشتہ کرکے نرولی کیلئے روانہ ہوگئے۔

اس دن نرولی ہی میں قیام رہا۔یکشنبہ کی دوپہر کو ورٹھی پہنچے اور دوشنبہ کی صبح کو۔۔۔ ہوتے ہوئے دوپہر کے وقت حافظ سورتی کے یہاں پہنچے۔دوپہر کے کھانے کی ان کی دعوت تھی۔کھانا کھا کر تھوڑی دیر آرام کیا۔ بعد عصر چربیٹھا اور قبیل مغرب شاہ پہنچے۔ وہاں سے بعد مغرب ترکیسر مولانا غلام محمد نورگت کے یہاں پہنچے۔ان کے یہاں کھانے کی دعوت تھی۔ اس کے بعد مدرسہ میں حاضری دی اور پھر وہاں سے نرولی چلے گئے۔ وہاں رات ٹھہر کر صبح سامان لے کر کار میں ترکیسر پہنچے۔مولانا تقی الدین صاحب کے یہاں ناشتہ کی دعوت تھی۔

اس کے بعد وہاں سے راندیر دونوں مدرسوں میں حاضر ہوئے۔ پھر ڈابھیل سملک ہوتے ہوئے باڈولی مولوی غلام محمد صاحب کے یہاں پہنچے۔ان کے یہاں دعوت تھی۔شام کو باڈولی ہی میں ایک اور صاحب کے یہاں دعوت تھی۔ شام کا کھانا کھا کر عشاء کے وقت سورت کیلئے روانہ ہوئے۔سورت حکیم چچی صاحب کے یہاں بھی کھانے کی دعوت تھی

ان کے یہاں دوبارہ شام کا کھانا کھایا۔

اس کے بعد اسٹیشن آ گئے, گاڑی دس منٹ لیٹ تھی۔ اس لئے سوا گیارہ کی بجائے گیارہ پچیس پر گاڑی آئی, اور گیارہ پینتیس پر روانہ ہوگئی۔ سیٹیں بھی الحمدللہ بہت اچھی مل گئی تھیں۔ مولوی سلیمان صاحب گجراتی بھی ان حضرات کی معیت کی خاطر ٹھہر گئے تھے لیکن انہیں اس ڈبے میں جگہ نہ مل سکی جس میں ان حضرات کی سیٹیں تھیں بلکہ دوسرے ریزرویشن کے ڈبے میں ملی تھیں۔ حاجی ریاض صاحب نے اس گاؤں سے دلی کی ٹکٹ خرید لی تھی اس لئے انہوں نے سفر ملتوی کر دیا۔

قرب وجوار کے دیہات کے لوگوں کا شدید اصرار ان چار دنوں میں رہا کہ آدھ گھنٹہ ہی سہی لیکن ہمارے یہاں کا بھی پروگرام ہونا چاہئے۔ انکار کرتے ہوئے بڑی شرم سی محسوس ہوتی تھی لیکن بالآخر وقت نہ ہونے کا عذر کرنا ہی پڑتا تھا۔ سب لوگوں نے باصرار یہ درخواست کی ہے کہ جب تو حضرت اقدس کی خدمت میں عریضہ لکھے تو ہماری طرف سے اتنی گذارش ضرور لکھ دینا کہ آئندہ جب بھی حضرت اقدس بھائی طلحہ صاحب کو گجرات تشریف آوری کی اجازت مرحمت فرماویں تو کم ازکم دس بارہ روز کی اجازت ضرور مرحمت فرماویں کہ قرب وجوار کے لوگوں کی تمنا بھی پوری ہو جائے۔

حضرت اقدس کو عریضہ لکھنے کا جی تو بہت چاہ رہا تھا لیکن اس وجہ سے تاخیر ہوگئی کہ یہ ایام انتہائی مشغولی کے ہیں ان میں حضرت کے مبارک اوقات کا حرج کرنا مناسب نہیں۔ اس لئے ہمت نہیں پڑتی تھی۔ لیکن آج دعا کی گذارش کرنے کی خاطر یہ عریضہ لکھ ہی دیا۔

میرے متعلق تو حضرت اقدس کی تشریف بری کے بعد حاجی صاحب نے یہ فرما دیا تھا کہ تیرے لئے کوئی سورت ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے کہ میں نے کوشش وتحقیق کی تو معلوم ہوا کہ گورنمنٹ تو سو پاؤنڈ کا ڈرافٹ دے گی نہیں کیونکہ وہ حاجیوں کا مقررہ کوٹہ دے چکی۔

اب اگر ہم بازار سے خریدیں تو یہ ہوسکتا ہے لیکن اس میں قانونی مشکلات بڑی خطرناک صورت اختیار کرسکتی ہیں اس لئے معذوری ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

حضرت اقدس کی بے پایاں شفقتوں اور عنایتوں کا شکریہ نہ تو ادا کرسکتا ہوں نہ ہی اس کا امکان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی حضرت والا کو اپنی شایان شان دارین میں بہت ہی بدلہ عطا فرمائے۔ آمین

احقر نے بقرعید تک کیلئے اعتکاف کرلیا ہے۔ میرے ساتھ دو ساتھی اور بھی ہیں ہم تینوں کیلئے دعا فرماویں, اللہ جل شانہ قبول فرماوے اور ان مبارک ایام کی قدر دانی کی توفیق نصیب فرماوے۔ آمین

اور کیا عرض کروں۔ اہلیہ سلام مسنون عرض کرتی ہے اور دعاؤں کی گذارش کرتی ہے۔ حضرت جی دامت برکاتہم وحضرات نظام الدین وخدام حضرت والا سے سلام مسنون اور گذارش دعا۔ مبارک ایام میں مبارک مواقع میں دعاؤں کی بہت ہی لجاجت کے ساتھ درخواست ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانۂ عالی عبدالرحیم السورتی

۲/ذی الحجہ، بمطابق ۳۰/جنوری، شنبہ ۹۰ ہجری

﴿266﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، نرولی، انڈیا

بنام: حضرت شیخ مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲/فروری ۷۱ء/ ۱۶/ذی الحجہ ۹۰ھ

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کے تین گرامی نامے یکے بعد دیگرے پہونچے۔ کئی روز سے کوئلے کے کارخانے والوں کی ہڑتال کی وجہ سے ریلوے کے محکمے نے کئی سوٹرینیں منسوخ کردی تھیں اس لئے ڈاک میں بھی خاصی گڑبڑ رہی۔

مزید برآں حاجی یعقوب صاحب کی معرفت سب سے پہلا جو گرامی نامہ احقر کے نام آیا تھا وہ حاجی صاحب نے نرولی کے پتے پر ارسال فرمایا تھا۔ احقر آج کل ورٹھی ہی میں اخیر ذیقعدہ سے ہے۔ اس لئے کئی روز کے بعد وہاں سے کسی آنے والے کے ہمراہ بہت تاخیر سے موصول ہوا۔ اس کے بعد حضرت والا کا ائر لیٹر رجسٹرڈ موصول ہوا۔ میں کل جواب لکھنے والا تھا لیکن کل اتوار ہونے کی وجہ سے ملتوی کردیا تھا کہ آج پیر کو حضرت والا کا تیسرا گرامی نامہ ائر لیٹر رجسٹرڈ مرسلہ ۱۰ فروری آج بائیس کو پہنچا۔

ان گرامی ناموں کے بعد سے اپنی جو کیفیت ہے وہ تحریر میں تو آنہیں سکتی نہ ہی اس کا امکان کہ خدمت اقدس میں حاضر ہوکر سب سے اول دست بستہ مبارک قدموں میں گر کر بلا استحقاق معافی کی گذارش کروں۔ اس لئے اب اس عریضے کے ذریعے سب سے اول حضرت والا سے بصد الحاح وزاری عاجزانہ لجاجت کے ساتھ معافی کی بھیک مانگتا ہوں۔ امید ہے کہ میرے ماوائے دارین اس کمینہ وسیاہ کار پر رحم وکرم فرما کر للہ اس عاصی کو معاف فرماویں گے۔

حضرت والا میں ہر نماز کے بعد بھی اور ہر دعا کے وقت بھی دعا ضرور کرتا ہوں کہ یا اللہ! ایسے قول ایسے فعل وعمل سے میری حفاظت فرما جس سے تو ناراض ہوتا ہو اور جس سے میرے حضرت اقدس کبیدہ خاطر ہوتے ہوں، وغیرہ وغیرہ۔ اور بھی اس قسم کی بعض دعائیں ہیں جن کو اس وجہ سے ملتوی کردیا کہ حضرت نے طویل معافی نامے سے منع فرمادیا۔

اس کے بعد مؤدبانہ دو چار سطریں بسلسلۂ اعذار لکھنے کی اجازت چاہوں گا۔ سب

سے اول تو یہ ہے کہ جناب حاجی یعقوب صاحب نے سو پاؤنڈ کے سلسلہ میں جو عذر بیان کیا تھا اس کو میں اپنے ایک عریضے میں مفصل لکھ بھی چکا ہوں امید ہے کہ موصول ہوا ہوگا۔

وہ عذران کے بیان کے مطابق یہ تھا کہ گورنمنٹ بغیر حج کی درخواست کی منظوری کے جانے والوں کو روپوں کے بدلے سو پاؤنڈ نہیں دیتی اور بازار سے خریدے ہوئے سو پاؤنڈ ہم گورنمنٹ کو نہیں دکھلا سکتے۔ ورنہ گورنمنٹ کی طرف سے مقدمہ قائم ہوگا جو بہت سنگین ہوگا۔ اور یہ بات انہوں نے بڑی تحقیق کے بعد مجھ سے کہی تھی۔ اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اب بظاہر کوئی امید نہیں رہی۔ اس لئے مجبوراً واپس ہوا۔

مولوی....صاحب نے جو گفتگو حضرت اقدس سے نقل فرمائی ہے میں واقعی حیرت میں ہوں کہ کس طرح سے انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کی خاطر میری طرف صریح انکار منسوب کر دیا۔ میں نے بہت یاد کیا مگر اپنا انکار کرنا یاد نہیں آیا۔ اللہ ہی ان کے حال پر اور میرے حال پر رحم فرماوے۔ ہاں یہ ضرور ہوسکتا ہے کہ عزیز یوسف سے گفتگو سے پہلے ان سے اس قسم کی کوئی بات آئی ہو اور میں نے انکار اس وجہ سے کیا ہو کہ ٹکٹ کا انتظام نہیں, اور وجہ انکار میں نے ان سے نہ کہی ہو۔ یہ ممکن ہے لیکن مجھے تو اس سلسلے میں ان کے ساتھ کی گفتگو یاد نہیں آتی۔

عزیزم مولوی یوسف صاحب نے ضرور ۲۱۰۰ روپے ارسال فرمائے تھے اگرچہ اس میں سے بہت سے مختلف کتب خانوں کو بھیجنے کو بھی لکھا تھا لیکن ان کی طرف سے مجھے اس کی اجازت بھی ہے کہ میں اپنی ضرورت کے موافق اس میں سے لے لیا کروں۔ اگر زیادہ ضرورت ہو تو میں سارے ہی رکھ لوں۔ لیکن حضرت والا حوالہ والا سلسلہ رقم میں بہت ہی تکلیف دہ ہے اس میں سے تو ۳۱۰ تو جس دن خط آیا تھا اسی دن مل گئے تھے, اور بقیہ حضرت واللہ العظیم آج بائیس فروری تک بھی نہ مل سکے۔

حضرت والا نے تحریر فرمایا کہ زامبیا جانے کا شوق اس کیلئے مانع بنا۔ حضرت! اس کا

تو تصور بھی نہ آیا۔ وہ تو ایک سال سے اصرار کررہے ہیں۔ میں نے تو آج تک حضرت کی معیت کی وجہ سے اسے منظور ہی نہ کیا تھا۔ وہ تو حضرت والا کے حجاز میں رفاقت نصیب ہوجائے اسی سبب سے حضرت اقدس ہی کے مشورے سے ان کی دعوت منظور کرلی تھی۔ اگرچہ اہلیہ کا پاسپورٹ بھی [بن چکا] اور تین چار روز ہوئے پھوپھی زاد بھائی کا خط بھی آیا کہ اگر پاسپورٹ بن گیا ہوتو دونوں کے پاسپورٹ کے نمبر بھیج دیئے جاویں لیکن اب میرا دل بالکل نہیں چاہ رہا ہے۔

حضرت والا نے تحریر فرمایا ہے کہ بھائی طلحہ صاحب کی میزبانی کو احقر نے ترجیح دی۔ حضرت والا بھائی طلحہ صاحب سے تعلق بھی حضرت اقدس ہی کی نسبت سے ہے اور ان کا احترام وعظمت اپنی سعادت سمجھ کر کرتا ہوں۔ لیکن حضرت اقدس کے سامنے تو کسی کی کوئی حیثیت نہیں ,کسے باشد۔

حضرت والا یہ تو اعذار ہیں لیکن اس کے باوجود میں دل سے جو بھی غلطی مجھ سے ہوئی ہو اس کی لجاجت کے ساتھ معافی کی گذارش کرتا ہوں ۔ امید ہے کہ ضرور معاف فرما کر ایک مختصر گرامی نامے سے مطمئن فرماویں گے تاکہ پریشانی رفع ہو اور سکون وطمانینت حاصل ہو۔ میرا دل بہت ہی پریشان ہے اور کیا عرض کروں۔ دعاؤں کی مؤدبانہ گذارش ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانہ عالی، عبدالرحیم السورتی

۲۲رفروری، ورتھی

﴿267﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، نرولی، انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲ رفروری ۱۷ء/ ۱۶ر ذی الحجہ ۹۰ھ

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام

عزیز گرامی قدر مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ اس سے قبل ایک لفافہ ایک رجسٹری مکہ کے پتہ پر حضرت اقدس کے نام ارسال کر چکا ہوں جس میں لنڈن سے بی بی کا آمدہ پرچہ بھی تھا۔ امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ اس میں اپنا ایک خواب گجراتی میں لکھا تھا۔ حضرت اقدس کے گرامی ناموں سے اس کا حقیقت ہونا معلوم ہوکر بہت ہی رنج وکلفت کے ساتھ دن گذر رہے ہیں۔ کیا کیا جائے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ تم ہی احقر کی طرف سے معافی کی درخواست کر دینا۔

تم نے گورا موٹا کی آمد مشکوک لکھی۔ اس سے قلق ہوا۔ خدا کرے وہ تشریف لاویں، یہاں سبھی منتظر ہیں۔ تم نے ان کی وہاں سے مطہرہ روانگی کی تاریخ بھی نہیں لکھی جس سے کچھ اندازہ ہوسکتا۔ اگر پاکستان کا پتہ تمہیں دے کر گئے ہوں تو ضرور انہیں ایک خط فوراً لکھ دیں کہ وہ ہند ہوکر افریقہ جاویں۔

الحمد للہ اب گجرات میں امن ہے۔ فسادات جو ہوتے ہیں وہ آپس میں مختلف پارٹیوں کے الیکشن کی وجہ سے ہورہے ہیں۔ انتخاب یکم مارچ سے پانچ مارچ تک ہوں گے۔ حفاظتی اقدامات ہر جگہ اچھے ہورہے ہیں اس لئے امید ہے انشاء اللہ کوئی بات ایسی نہ ہوگی۔ اس لئے انہیں ضرور لکھیں۔

الیکٹرونکس کی ڈیوٹی اگر زیادہ بھرنی پڑتی ہو تو ملتوی کر دیں، یہاں سے خرید لیں

گے۔میرا خیال ہے کہ اتنی زیادہ ڈیوٹی نہ ہوگی اگر ہوتو التواء کرنا ہی زیادہ مناسب ہے۔
دوسری تو کوئی چیز ایسی ذہن میں نہیں آئی۔

منشی عیسیٰ بھائی کوسو برائے ڈاک خرچ ارسال کردیئے تھے۔صادقیہ کے علاوہ اور کسی کا خط نہیں آیا ہے۔تم نے جو کارخانے میں تسبیح والا مشورہ پوچھا ہے اس کے بارے میں حضرت اقدس ہی سے مشورہ فرمالیں تو بہت اچھا ہے۔میرا تو ذہن بہت ہی پریشان ہے۔ کار سیکھنا تو مناسب نہیں معلوم ہوتا۔سب احباب سے سلام مسنون۔خطوط جلد لکھتے رہیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۲۲رفروری

☆...... 5 ......☆

1391ھجری

/

1971عیسوی

مندرجہ ذیل درود شریف حضرت شیخ مدظلہم پڑھتے ہیں, دو دفعہ اس کی شیخ سے میں نے تصحیح کی ہے۔

’اللھم صل وسلم وبارك علیٰ سیدنا ومولیٰنا محمد النبی الامی نبی الرحمة وعلیٰ آله وصحبه وأتباعه كما هو اهله وكما تحب وترضى وبعدد ماتحب وترضى كلما ذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكره الغافلون‘

(از حضرت مولانا یوسف بنام مولانا عبدالرحیم متالا صاحب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿268﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴؍محرم ۹۱ھ / یکم؍مارچ ۱۹۷۱ء

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۰؍فروری مکہ میں پہونچا تھا ۔میرے نزدیک تو کوئی جواب کی بات نہیں تھی اور ارادہ بھی جواب کا نہیں تھا عزیز یوسف نے کل [مجھ سے] یاددہانی کے طور پر مطالبہ کیا۔ میں سوچتا رہا کہ اس میں کوئی بات لکھنے کی تو ہے نہیں مجھے جو کچھ لکھنا تھا وہ لکھ چکا اور تمہیں جو کچھ کرنا تھا کر چکے اب بار بار ایک ہی بات کو کیوں لکھوں ۔تمہارے خط میں لمبی چوڑی معذرت تھی جس کے متعلق مجھے پہلے ہی خیال تھا کہ تم دونوں بھائیوں کو ماشاءاللہ خطوط میں مجھ غریب کو بنانا خوب آوے۔

آج آپ کی برادرزادی کا عقیقہ بہت زوردار ہوا اس لئے تم مجھے خاص طور سے یاد آئے اور تفصیل کو میرا جی چاہتا تھا۔ آپ کا منی آرڈر تو میں نے واپس کردیا تھا اور اس نیت سے کردیا تھا کہ یا تو رمضان میں ہوتا ورنہ پھر مدینہ پاک میں، میرے تو ذہن میں یہ تھا کہ دونوں بھائی موجود ہوں گے۔ میں نے صوفی اقبال سے کہہ دیا تھا کہ بہتر سے بہتر دنبہ تلاش کریں گوشت تو احباب میں تقسیم کیا جس کی تفصیل یوسف لکھے گا اور میں نے خصوصی احباب کی دعوت بھی کردی۔

یہ تم نے صحیح لکھا کہ مکہ مکرمہ میں طواف اور عمروں کے ہدایا خوب پہونچے ہیں۔ اللہ جزائے خیر دے۔ تمہاری قربانی [کی بھی تمہیں] بہت زیادہ اللہ جزائے خیر عطا فرمائے تم نے

بہت اچھا کیا کہ عشرہ کا اعتکاف کیا اس سے [مسرت ہوئی] کہ دو تین آدمی ساتھ تھے اس بھی زیادہ ہوتے تو اچھا تھا۔

احمد آباد بڑودہ کے فسادات کی خبر سنی تھی مگر حاجی یعقوب صاحب نے اپنے خط میں سب کی خیریت لکھی تھی۔ مولوی یوسف کو لمبا خط لکھنا خواب میں دیکھا یہ خواب نہیں بلکہ واقعہ ہے میں تو ۲۴ گھنٹے معروضات کرتا ہی رہوں مگر وہ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ حضرت مدنی کا خواب بھی انشاء اللہ مبارک ہے اور تمہارا سہارا دینا انشاء اللہ حضرت مدنی کے علوم و فیوض میں سے حصہ ملے گا۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم ڈاکٹر اسماعیل عفی عنہ، ۴ر محرم ۹۱ھ

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ:

محترم المقام قبلہ بھائی صاحب مد فیوضکم، بعد سلام مسنون،

اس سے قبل تین چار خطوط لکھ چکا ہوں۔ ہند و پاک کے بارے میں مختلف خبریں لوگ سناتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی امت پر رحم فرماوے۔ بعض چیزوں کے بھیجنے کا خیال تھا مگر کوئی ایسا آدمی نہ ملا جس سے بے تکلف کہہ سکوں۔ حضرت کا نظام الاوقات اور مفصل حالات کے لکھنے کا وعدہ انشاء اللہ ایک دو روز میں پورا کروں گا۔ باقی خیریت ہے سب کو سلام و دعوات۔

فقط والسلام۔

احقر یوسف، ۴ر محرم ۹۱ھ

﴿269﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۳مارچ۱۹۷۱ء[۱۶محرم۹۱ھ]

ماوائے دارین سیدی ومولائی ادام اللہ ظلکم علینا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ آج اس وقت حضرت اقدس مدفیوضہم کا ۴محرم کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ احقر نے ایک عریضہ ملفوف ۲۲ فروری کو مدینہ طیبہ ص.ب ۳۲ پر رجسٹری ارسال خدمت کیا تھا وہ شاید نہیں پہنچ سکا۔ امید ہے کہ اب پہنچ گیا ہوگا۔ اس میں احقر نے بہت ہی لجاجت کے ساتھ بلا استحقاق اپنے لئے معافی کی مؤدبانہ گذارش کی ہے۔

حضرت والا واقعی اپنی حالت اب ایسی ہوگئی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ آج کے حضرت اقدس کے گرامی نامے سے اور بھی ندامت ہورہی ہے اور اپنی زندگی تلخ ترین معلوم ہونے لگی۔ خدارا میرے ماوائے دارین بلا استحقاق اس کمینے خادم کو اب معاف فرماہی دیں۔ حضرت اقدس کی طرف سے خوشی اور رضامندی کے گرامی نامے کا شدت سے انتظار کررہا ہوں۔ خدا کرے کہ جلد مل جاوے اور پریشانی رفع ہو۔

حضرت کیا عرض کروں؟ اب تو بہت دل کھول کر رونے کو جی چاہ رہا ہے لیکن رونا بھی نہیں آتا، نہ ہی کسی چیز میں اب دل لگتا ہے۔ اب تو دل چاہ رہا ہے کسی طرح حاضر خدمت اقدس ہوجاؤں اور حضرت کو جو کلفت ہوئی ہے اس کی پاؤں مبارک پکڑ کر معافی مانگ لوں۔ للہ حضرت والا میرے گناہوں کو اب معاف فرماویں امید ہے کہ حضرت والا اپنے مسلسل بے

انتہا احسانات میں اتنا اضافہ ضرور فرما کر خادم سیہ کار پر رحم فرماویں گے۔ بہت ہی لجاجت کے ساتھ مؤدبانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ دوقرآن پاک ختم ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ قبول فرماویں گے۔ فقط والسلام

سگ آستانۂ عالی

عبدالرحیم السورتی، ۱۳ مارچ

﴿270﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳/ مارچ ۷۱ء [۱۶/ محرم ۹۱ھ]

روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام

عزیز گرامی مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بخیر ہے۔ امید ہے کہ آنجناب بھی بخیر ہوں گے۔ اس سے قبل ۲۲ فروری کو ایک لفافہ حضرت اقدس مدفیوضہم کی خدمت اقدس میں بتوسط جناب صوفی اقبال صاحب نمبر ۳۲ مدینہ منورہ رجسٹری ارسال کیا تھا۔ اس میں تمہارے نام بھی ایک پرچہ تھا نیز لنڈن سے بی بی کا آمدہ دستی پرچہ بھی تھا جو اس نے تمہیں بھیجنے کے لئے لکھا تھا اس لئے کہ وہاں سے ڈاک کی ہڑتال کی وجہ سے جانے کی کوئی صورت نہ تھی، امید ہے کہ وہ لفافہ پہونچ گیا ہوگا۔

میرے لئے تم کسی طرح خدا کے واسطے حضرت سے معافی مانگ دو تو بڑا ہی احسان ہوگا۔ ایک زمانہ تھا جو یاد آتا ہے۔

مضی زمن والناس یستشفعون بی
فهل لی الی لیلی الغداة شفیع

تین چار روز سے لندن کی ڈاک شروع ہوگئی ہے۔ بی بی کا ایک خط جو اس نے ڈاک بند ہونے سے قبل لکھا تھا وہ اہلیہ کو دو مہینے کے بعد پرسوں ملا ہے۔ یہاں الحمدللہ خیریت ہے، نیز گجرات میں بھی خیریت ہے۔ الیکشن ختم ہوگیا ہے۔ مراد آباد علی گڑھ وغیرہ میں فسادات ہوئے تھے لیکن سنا ہے اب وہاں بھی امن ہوگیا ہے اور کیا عرض کروں؟ جلد ہی حضرت والا کی رضامندی کا کوئی خط ضرور لکھ کر احسان فرماویں۔ احقر کا ۲۲/ فروری والا خط ملا یا نہیں؟ مطلع فرماویں۔ روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی، ۱۳ مارچ

﴿271﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/ مارچ ۷۱ء [۳/ صفر ۹۱ھ]

تمہارے جانے کے ایک گھنٹہ بعد یہ رجسٹری پہنچی، جس سے بہت قلق ہوا۔ میں نے ایک کارڈ اسے لکھوا دیا کہ تمہاری رجسٹری لندن بھجوا رہا ہوں۔ عزیز یوسف ایک گھنٹہ ہوا روانہ ہو چکا۔ خیال تو یہ تھا کہ خط تمہیں نہیں لکھوں گا مگر یقین مجھے خود بھی تھا کہ بے لکھے مجھ سے نہیں رہا جائے گا۔ اب تو ایک تقریب بھی خط کی پیدا ہوگئی۔ یہاں تو وقت نہیں ملے گا جدہ جا کر لکھوانے کو سوچ رہا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم ڈاکٹر اسماعیل

۲۹/ مارچ ۷۱ء [۳/ صفر ۹۱ھ]

﴿272﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۲۲/مارچ ۱۷ء [۲۵/محرم ۹۱ھ]

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ شدید انتظار میں حضرت اقدس مدفیوضہم کا والا نامہ عالیہ موصول ہوکر باعثِ اطمینان وسکون وصد مسرات ہوا۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف وکرم سے حضرت اقدس کو اس کا دارین میں بہترین بدلہ عطا فرماوے اور ہم سیہ کاروں سے جو کلفتیں حضرت اقدس کو پہنچتی رہتی ہیں اسے حضرت والا کے لئے باعثِ رحمت اور ہم سیہ کاروں کے لئے باعثِ اصلاح فرماوے

حضرت والا بہت ہی لجاجت کے ساتھ مؤدبانہ ایک گذارش ہے اور وہ یہ کہ حضرت اصلاح کے لئے جو چاہیں سزا فرماویں بسر وچشم قبول ومنظور لیکن کبھی آپ ناراض نہ ہوں۔ اتنی ہی ایک گذارش ہے۔ اس لئے کہ حضرت والا کا معمولی سا اعراض ہم کمزوروں کے لئے بالکل ناقابلِ برداشت ہے۔ طبیعت میں بہت زیادہ بے چینی ہو جاتی ہے ؎

اپنے بندے پہ جو چاہیں کرے بیداد　　　پر جی میں نہ آئے کہ آزاد کریں

اسی پریشانی اور بے چینی میں یہ سمجھ کر کہ معلوم نہیں مکرمی صوفی اقبال صاحب کا نمبر وہی ہے یا بدلا گیا ہے اس لئے دوسرا عریضہ بھی معذرت کا حضرت کے گرامی نامے سے پہلے مسجد نور کے پتے پر ارسال کیا تھا۔ اب افسوس ہو رہا ہے کہ اب تو خواہ مخواہ ہی حضرت اقدس کا گرانقدر وقت اس کے سننے میں صرف ہوگا, خدا کرے کہ طبع مبارک پر گرانی کا سبب نہ ہو۔

اور کیا عرض کروں؟ حضرت والا کا مبارک قیمتی وقت ضائع نہ کرتے ہوئے اسی پر

ختم کرتا ہوں۔ خالہ صاحبہ ، خالہ زاد بھائی، مولوی محمد افریقی ، اہلیہ سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔ احقر بھی مؤدبانہ دعاؤں کی اور بشرطِ یاد صلوۃ وسلام کی گذارش کرتا ہے۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی، عبدالرحیم السورتی، ۲۲/ مارچ

273

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷/اپریل ۷۱ء/ ۱۱/صفر ۹۱ھ

مکرم محترم حضرت قاری صاحب زادمجدکم!

بعد سلام مسنون، ایک مختصر خط عزیز عبدالرحیم کے پرچہ پر نہایت اختصار سے لکھوا چکا ہوں۔ اس میں یہ بھی لکھوا چکا ہوں کہ ہم لوگ آج کل سہ روزہ اجتماع کے سلسلہ میں جدہ آئے ہوئے ہیں۔ یہاں سے کل کو مکہ مکرمہ واپسی ہے اور ایک ضروری خط ڈاکٹر جنید کو لکھنا ہے۔ ایک کارڈ ان کو لکھ دیں کہ:

’آپ کا خط مسجد نور کے پتہ سے مدینہ طیبہ میں پہنچا۔ مجھے اس سے پہلے کوئی خط آنا یاد نہیں۔ خط کے جواب نہ ملنے پر مایوس نہ ہونا چاہئے، نہ ناراضی کا خیال ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ خط نہ لکھنے کے بہت سے اعذار بھی ہوسکتے ہیں۔ ڈاک کی بدنظمی بھی ہوسکتی ہے، لیکن دعا سے تمہارے لئے دریغ نہیں اور مدینہ پاک میں صلوۃ وسلام بھی پیش کردیا۔ میں آج کل سفر میں ہوں اخیر جون تک غالباً سہارنپور پہنچنا ہوگا۔ اس سے پہلے کا کوئی پتہ متعین نہیں۔ بندہ کے خیال میں بجائے اس ناکارہ کو خط لکھنے کے الحاج قاری محمد یوسف صاحب متالا سے

خط و کتابت کرلیا کریں۔ان سے میری خیریت بھی معلوم ہو جائے گی۔ان ہی کے ذریعہ سے یہ خط بھجوار ہا ہوں اگر براہ راست خط لکھیں تو جواب کے لئے ۳ شلنگ ساتھ بھیجیں,اس لئے کہ ہندوستان سے ایر لیٹر ۵۰ پیسے میں آتا ہے اور غیر ملکی خطوط کی کثرت بہت ہے۔'

قاری صاحب اپنا پتہ بھی خط پر لکھ دیں۔[ڈاکٹر] جنید صاحب کا پتہ ارسال کر رہا ہوں۔تمہارے جدہ پہنچنے کا بھی شدت سے انتظار رہا۔مولوی سعید خان صاحب پیر کو جدہ تھے واپسی پر ان سے تحقیق کی,انہوں نے کہا کہ مجھے خبر نہیں تھی ورنہ میں تلاش کرتا۔منگل کے دن بھائی صالح سے یہ معلوم ہوا کہ پیر کا دن عصر کے بعد تم صولتیہ میں تھے۔جس سے وہاں پہونچنے کی خبر سے بہت اطمینان ہوا۔لنڈن بخیر رسی کا شدت سے انتظار ہے۔خدا کرے کہ مدینہ پہنچتے ہی تمہاری بخیر رسی کی اطلاع ہو جاوے۔اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور اس کے والدین سے بھی۔بچی کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ صحت وقوت،رشد وہدایت کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچاوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی

۷/اپریل ۱۷ء،۱۱/صفر ۸۱ھ

﴾274﴿

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷/اپریل، از جدہ / ۱۱/صفر ۹۱ھ

مکرم محترم حضرت مولانا الحاج قاری صاحب زادت معالیکم ودام مجدہم!

بعد سلام مسنون، دل تو یہ چاہتا تھا کہ جیسا کہ زبانی کہہ بھی دیا تھا کہ آپ کو خط لکھ کر مشاغل میں حارج نہ بنوں۔ مگر میں خود سمجھ رہا تھا اور اس کا اظہار بھی کر دیا تھا کہ اس خواہش پر عمل نہ کر سکوں گا۔ اس لئے زبردستی تم سے پتہ بھی لکھوالیا تھا، گرچہ بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔ تم تو اپنا پتہ بلا طلب جدید دوستوں کو لکھ کر دے گئے تھے۔

تمہارے جانے کے بعد تم مطار ہی پر ہوں گے کہ عزیز عبدالرحیم کی رجسٹری ملی۔ بہت ہی قلق ہوا اگر یہ [رجسٹری] آدھ گھنٹہ پہلے مل جاتی, جو دوپہر سے آئی ہوئی تھی تو تمہارے حوالے کر دیتا۔ اسی وقت تمہارے پتہ کا لفافہ لکھ کر اس میں رجسٹری رکھوا دی تھی دوسرے دن اس کی دوسری رجسٹری بھی مل گئی اور شاہد کا پرچہ رسید اور شکریہ وہ تینوں ارسال ہیں۔

مدینہ پاک میں تو خط لکھنے کا بالکل وقت نہیں ملا اور یہ بھی خیال ہوتا رہا کہ لکھوں یا نہ لکھوں۔ تم نے ایک اجنبی لڑکے کی اس حرکت پر کہ اس نے رومال تمہاری منشاء کے مطابق نہ باندھا, انتہائی متکبر کا لقب دیا۔ جس کے بعد سے میں تمہارے ۴ سالہ متواضعانہ اخلاق پر غور کرتا رہا۔ ایک نیاز مند نے ۸۹ھ میں:

نمبر۱: تم پر اصرار کیا کہ مغرب سے عشاء تک میرے پاس بیٹھا کریں مگر تم نے غایتِ تواضع سے اس کو قبول نہیں کیا۔

نمبر۲: اس نے یہ بھی کہا تھا کہ تو مجھ سے دَور کرلیا کرمگرتم نے غایتِ تواضع سے اس کوبھی قبول نہیں کیا, اور مناسب بھی نہیں تھا کہ ایک قاری ایک اجنبی سے دَور کرے جو قرآن پاک بھی صحیح نہ پڑھتا ہو۔ تم نے اپنی شان کے مطابق ایک قاری جی کا انتخاب کیا۔ مغرب کے بعد جب بھی میں نے خاص طور سے کسی دن تم کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آج طبیعت خراب تھی, یا استنجاء کی ضرورت تھی یا دوا کھانی تھی وغیرہ وغیرہ۔

نمبر۳: رمضان ۹۰ھ میں میں نے مغرب کے بعد بہت ہی چاہا کہ میری چائے کے وقت میں موجود رہا کرومگرتم غایتِ تواضع سے ہمیشہ اعتقاد کے باوجود استنجاء وغیرہ کی ضرورت سے ٹلتے رہے, مجھے روزانہ ہی تلاش کرانا پڑا۔

نمبر۴: مجھے اس مرتبہ میں اس پر اصرار رہا کہ تم مغرب کے بعد اہتمام سے اقدامِ عالیہ میں میرے قریب رہومگرتم نے غایتِ تواضع سے اس کوبھی قبول نہ کیا اور جب میں نے خاص طور سے تلاش کیا تو نمبر۲ کے اعذار سنتا رہا۔

نمبر۵: انتہائی قلق کی چیز جو میرے نزدیک تمہارے لئے بہت ہی مفید تھی, قصیدہ بردہ کے معراج والے اشعار کے متعلق میں نے اصرار کیا کہ اس کی نقل اپنے پاس رکھ لو اور جب تک لوگ دعا کا شور مچاویں مجھے سنایا کر, مگرتم نے غایتِ تواضع سے اس کوبھی ناقابل التفات سمجھا۔ تمہارا یہ کہنا کہ میں تو پیچھے بیٹھا تھا, میرے خشک دماغ میں اب تک نہیں آیا۔ ایسے شخص کے لئے جس کو پاس کا بھی نظر نہ آتا ہو پس پشت کا نظر آنا تم جیسے صاحب کشوف کے لئے تو آسان ہوسکتا ہے میرے لئے بڑا دشوار۔ مزید برآں یہ کہ چوتھے دن تم نے یہ کہا کہ فلاں قاری صاحب بہت اچھا پڑھتے ہیں اس سے سن لے۔ اس پر میں نے انکار کردیا کہ میں تو تمہاری مصلحت سے سننا چاہتا تھا, جس کو مولوی احمد نے اڑا لیا۔ اسی لئے جب کئی دن بعد مولوی سلیمان افریقی نے کہا کہ حضرت قاری صاحب پیچھے بیٹھے ہیں تو میں نے کہہ دیا کہ

اب ضرورت نہیں رہی۔

ان سب میں انتہائی حیرت کی چیز وہ واقعہ ہے جو بھائی یوسف صاحب رنگ والوں کی چائے کے سلسلہ میں پیش آیا کہ وہ میری وجہ سے کئی مرتبہ تمہیں جگانے کو آئے تمہارے پاؤں دبائے اورتم عمداً نہ اٹھے تو میں نے بہت زوردار آواز سے تمہیں اٹھایا اوراصرار سے کہا کہ بھائی یوسف صاحب کے پاس جاکر چائے پی لو۔تم نے غایتِ تواضع سے یہ کہہ کرانکار کردیا کہ عبدالقدیر کا جی برا ہوجاوے گا۔اس نے بنا رکھی ہے۔میں نے اس پر حکماً کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں وہ تھرمس میں ہے بعد میں کام آسکتی ہے مگرتم نے غایتِ تواضع سے اس پر بھی بھائی یوسف کی چائے نہ پی۔اس واقعہ کو ہمیشہ یادرکھنا۔

لکھنے کوتو بہت کچھ دل چاہ رہا ہے,لیکن عزیز عبدالرحیم اگر ہوتا تو میں زیادہ تفصیل سے اس سے لکھواتا, یا خود لکھنے کے قابل ہوتا۔اب تو صرف آپ کی تواضع کے چندنمونے آپ کولکھوارہا ہوں کہ ایک بچہ تو صرف رومال منشاء کے خلاف باندھنے پر متکبر بن جاوے گا اورایک شیخ بار بار کی درخواست پر بھی انتہائی تواضع سے کچھ نہ کرسکے۔ببیں تفاوت رہ ازکجا تابہ کجا۔انتہائی عجلت میں یہ خط بہت مشغولی میں اس لئے لکھواتا ہوں, بلکہ مولوی احمد کے سونے کا وقت ضائع کراکرلکھوارہا ہوں کہ اس وقت سب حضرات آرام میں ہیں,اٹھنے کے بعد ناشتہ سے فراغ پر مشورہ شروع ہوجاوے گا جو ظہر تک رہے گا اور پھر کل صبح کو مکہ مکرمہ واپسی ہے۔

اس کے بعدایک ہفتہ میں ہندوپاک کے حضرات تواپنی جگہ چلے جاویں گے۔اس ناکارہ کاارادہ مدینہ قیام کاچھ ماہ کا تھااس لئے کہ ٦/ماہ کااقامہ بن چکا,مگریہاں آکر معلوم ہوا کہ بعض تبلیغی ضرورتوں کی وجہ سے مجھے بھی ہند کی واپسی ضروری,مگراس وقت تو میں صرف احرام لے کر جدہ تک آیا تھا,سارا سامان بھی مدینہ طیبہ ہے۔اوراس سے زیادہ اہم تالیفی

سلسلہ بھی وہاں پھیلا ہوا ہے اس لئے اس وقت تو مدینہ کی واپسی ضروری ہے۔ ہفتہ عشرہ وہاں قیام کے بعد مکہ آ کر ایک ہفتہ وہاں قیام کر کے غالباً ۲،۳ ہفتے راستے میں بھی لگیں گے اخیر جون تک سہارنپور پہنچنا ہوگا۔

میرے اس خط میں کوئی جواب طلب بات نہیں اور اخیر جون سے پہلے کوئی جگہ بھی قیام کی متعین نہیں، اس لئے جواب کا ارادہ نہ کریں, البتہ اس خط کو بعد ملاحظہ چاک کر دیں۔ اس لئے کہ تمہارے لئے تو کچھ مفید نہیں, لیکن اگر تمہارے مریدین میں سے کسی نے دیکھا تو اس کے لئے مضر ہوگا کہ وہ اپنے شیخ کے تواضع کے حالات سے سبق حاصل کر کے خود تواضع شروع نہ کر دے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۷/اپریل، از جدہ، ۱۱/صفر ۹۱ھ

﴿275﴾

از: مولانا احمد گجراتی صاحب

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/صفر ۹۱ھ [۱۸/اپریل ۷۱ھ]

مکرمی بعد سلام مسنون، خیریت طرفین مطلوب۔ بعدہ میں نے جو کھجوریں دینے کو کہا تھا۔ ان کا پتہ یہ ہے: [پتہ درج ہے]۔ بندہ آپ کی محترمہ نیز خالہ و والدہ کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہے۔ قاری اسماعیل میمنی صاحب کو سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ ان کی طرف سے بھی نام لے کر بندہ صلوۃ وسلام پیش کرتا رہا ہے۔ اور کیا لکھوں, ۳ جون کو حضرت والا کا جانا طے ہو گیا, اور میں اور صوفی انعام اللہ بھی کسی بحری جہاز

سے چلے جاویں گے۔

باقی زبیر بھائی، ہارون ٹھہر گئے ہیں۔ تراجم کا کام چالو ہے۔ حضرت کی طبیعت میں ضعف بہت بڑھ گیا حتی کہ پاخانہ میں دو آدمی بٹھلاتے ہیں اور اٹھاتے ہیں۔ گھٹنا فرماتے ہیں کہ سویا سا رہتا ہے جب دیر تک بیٹھنے کی نوبت آوے تو اٹھانا بھی مشکل۔

دعا کی درخواست فقط والسلام

احمد گجراتی۔۲۳؍صفر۹۱ھ

276

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰؍اپریل ۱۷ء[۲۵؍صفر۹۱ھ]

مکرم محترم مصدر [تواضع] مولانا الحافظ الحاج قاری یوسف صاحب متالا زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، بہت ہی پختہ ارادہ تھا کہ خط نہیں لکھوں گا مگر میں نے تم سے زبانی کہہ دیا بھی تھا کہ اس پر عمل نہیں ہو سکے گا۔ ۱۸؍اپریل کو جدہ سے ایک رجسٹری جس میں دو رجسٹریاں عزیز عبدالرحیم کی اور اور ایک پرچہ عزیز شاہد کا تھا بھیجی تھیں۔

۱۰؍اپریل مکہ مکرمہ تمہارا ائر لیٹر بخیر رسی کا پہنچا تھا۔ ہمروزہ مکہ ہی سے جواب اس کا ایک ایر لیٹر بھیجا تھا جس میں عزیز رضا کی بہن کی شادی کی تفصیلات لکھی تھیں اور شادی میں تمہاری عدم شرکت پر قلق لکھا تھا کہ تمہارا بہت ہی جی خوش ہوتا اور یہ معلوم ہو کر کہ جس سے نکاح ہوا وہ لندن ہی رہتا ہے اس لئے اس کے والد کے ہاتھ ایک ڈبہ شلبی باللوز کا بھیجا تھا اور ان دونوں سے وعدہ بھی پختہ لے لیا تھا کہ تم سے ملتے رہیں۔ انہوں نے بہت زور سے وعدہ

بھی کیا تھا میں نے تو ان کو دس بارہ ریال محصول کے دینے پر بھی بہت اصرار کیا مگر انہوں نے شدت سے لینے سے انکار کر دیا, اور کہا کہ ہم تو خود اس سے ملنے جائیں گے۔

دوسرا ایک ڈبہ جس میں دس ڈبیاں تھیں خالد لندنی کے ہاتھ بھیجا اور ان کو دس ریال جہاز کا محصول اور ڈاک کی رجسٹری کے بھی دے دیئے تھے اور ان سے بھی تم سے ملاقات کا تقاضا کر دیا تھا وہ بیعت ہو کر گئے ہیں۔ تیسرا ڈبہ خلیل اللہ لندنی کے ہاتھ جو تم سے فون پر میرا پتہ وغیرہ معلوم کر کے آئے تھے بھیجا تھا۔ خدا کرے کہ تینوں پہنچ جاویں۔ ان میں ایک ڈبیہ گیارھویں میں نے بھی رکھ دی ہے جو شادی میں مجھے ملی تھی۔ میں نے یہ سوچ کر بھیج دی کہ تم زیادہ قدر کرو گے۔ عزیز رضا نے یہ ڈبیہ تمہارے حصہ کی بھیجی۔ خدا کرے سب خیریت سے پہنچ جائیں۔

تمہارا بخیر رسی کا خط میں نے عزیز عبد الرحیم کو بھیج دیا تھا۔ اس کے بعد سے عبد الرحیم کا کوئی خط میرے پاس نہیں آیا۔ نظام الدین کے حضرات ۱۴/اپریل کے جہاز سے جدہ سے بمبئی سیدھے روانہ ہو چکے ہیں۔ غالباً عزیز عبد الرحیم کی ملاقات وہاں ہو گئی ہو گی۔ اس لئے کہ حاجی یعقوب کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے ان حضرات کے بمبئی پہنچنے کا اعلان کر رکھا ہے اور ایک اجتماع کر رکھا ہے۔ اس لئے عزیز عبد الرحیم بھی وہاں ضرور پہنچ گئے ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ سارا گجرات جمع ہو رہا ہے۔ بمبئی سے ان حضرات کی بخیر رسی کا تار بھی اگلے دن مل گیا تھا جو حاجی یعقوب نے بھیجا تھا۔

اس ناکارہ کا ارادہ ۲۰/مئی کے بعد مدینہ سے روانگی کا ہے اور اس کے بعد ۲/جون کے جہاز سے جدہ سے روانگی کی تجویز ہے۔ یہ ابھی تک طے نہیں ہوا کہ راستے میں مطہرہ [پاکستان] میں ٹھہرنا ہو گا یا نہیں۔ یہ تو بظاہر دشوار ہے کہ میں خط نہ لکھوں, اگر آپ تکلیف نہ فرماویں کہ حرج اور خرچ ہو گا, البتہ ڈبوں کا ضرور خیال رہے۔ خدا کرے پہنچ جاویں۔ اہلیہ نیز

اس کے والدین، عزیز محمد سے سلام مسنون، نیز مولوی ہاشم اوران کی اہلیہ سے بھی، یہ ناکارہ ان سب کی طرف سے صلوۃ وسلام بھی پیش کرتا رہتا ہےاور دعا بھی کرتا رہتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم ڈاکٹر اسمعیل عفی عنہ، ۲۰/اپریل ۷۱ء

خالد کو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر محصول میں کمی رہ جائے تو جتنے پیسے کی کمی ہواس کی وی پی مولوی یوسف کے نام کردیں اور جوابی پرچہ پہلے بذریعہ لفافہ اس کے پاس بھیج دیں۔

﴿277﴾

از: ڈاکٹر اسماعیل صاحب میمن مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰/اپریل ۷۱ء [۲۵/صفر ۹۱ھ]

المخدوم المکرّم حضرت مولانا الحاج محمد یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، آپ کی روانگی کے بعد آپ کتنا یاد آئے یہ تو لکھنے کی ضرورت نہیں البتہ آپ کی روانگی کے بعد سے آج تک شاید کوئی دن ایسا نہیں گذرا جس میں آپ کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام نہ پیش کیا ہو نام لے کر۔

حضرت اقدس حسبِ نظام ۳/اپریل کو مکہ مکرمہ تشریف لے گئے لیکن اہلیہ کی ناسازیٔ طبیعت کی وجہ سے بندہ کو حکماً جانے سے روک دیا۔ اس لئے بندہ ہمراہی سے محروم رہا۔ ۱۴ اپریل کو حضرت والا واپس تشریف لائے۔ یہاں تشریف آوری کے دن سے ہی مولانا عبدالحفیظ صاحب کی گاڑی خراب ہوگئی اور ابھی تک ورکشاپ میں ہے۔ اس کا ایک

پرزہ یہاں اور جدہ میں تلاش کرایا گیا لیکن نہیں ملا۔ دو دن تک تو شیخ عبد الحلام کی گاڑی میں مسجد نور آنا جانا ہوتا رہا لیکن تیسرے دن سے حضرت والا نے فرمایا کہ روزانہ عبد الحلام کو دق کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ اب مستقل قیام رات دن مدرسہ شرعیہ میں رہنے لگا۔ جس سے پانچوں نمازیں حرم شریف میں ہونے لگیں اور ذکر مدرسہ میں ہی ہوتا ہے, اور رات کا کھانا بھی مدرسہ شرعیہ میں ہوتا ہے۔

باقی وقت دن میں قاضی صاحب، مولوی ہارون زبیر تو رباط بھوپال میں رہتے ہیں اور جن جن کے گھر ہیں وہ اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ ممکن ہے اب مستقل قیام مدرسہ شرعیہ میں ہی ہو جائے۔ اس لئے یہاں سب کو ہی بہت سہولت ہے۔ آپ کے 'دوست' اکثر ملتے رہتے ہیں اور آپ کی خیریت پوچھتے رہتے ہیں, بلکہ یوسف دہلوی کے بڑے صاحبزادے نے تو پیچھا ہی پکڑ لیا۔ انہوں نے نیلام میں سے ایک سائیکل بھی مجھے دلا دی, اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر دے۔ اور سب خیریت ہے۔

قاری اسماعیل صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ وہ بہت یاد آتے رہتے ہیں, بالخصوص جب ان کی آواز سنتا ہوں۔ اگر ان کو زحمت نہ ہو اور بسہولت ہو تو کچھ نعتیں ایک کیسٹ میں ٹیپ کر کے کسی کے ہاتھ ارسال فرما دیں۔ اس کیسٹ کی قیمت آپ انہیں دے دیں اور میرے حساب میں تحریر فرما دیں, احسان ہوگا۔ ان کے پاس بھی میرے جیسا ہی ٹیپ ریکارڈر ہے۔ اہلیہ محترمہ کو سلام مسنون کہہ دیں۔ گھر والی بھی اہلیہ محترمہ کو سلام کہتی ہے۔ آپ سے خصوصی دعاؤں کی التجا ہے۔ براہ کرم اپنی دعاؤں میں اس سیہ کار کو بھی یاد فرما لیں تو احسان ہوگا۔ فقط والسلام

بندہ ڈاکٹر اسماعیل عفی عنہ، ۲۰/اپریل ۷۱ء

﴿278﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/اپریل ۷۱ء [۲۸/صفر ۹۱ھ]

مکرم محترم ذوالمجد والکرم عالی مقام وعالی درجہ حضرت مولانا الحاج مولوی حافظ قاری یوسف صاحب متالا زادت معالیکم!

ایک عریضہ آپ کی خدمت میں رجسٹری ۸/اپریل کو جدہ سے کرایا تھا، جس میں عبدالرحیم کی دو رجسٹری اور شاہد کا ایک پرچہ تھا۔ وہاں سے واپسی پر آپ کا گرامی نامہ متضمن مژدہ بخیر رسی پہنچا تھا۔ اسی وقت ایک ایر لیٹر ۱۰/اپریل کو تمہارے خط کی رسید اور تقریب سعید کی تفصیل لکھی تھی۔ اس کے بعد محمد اعظم لنڈنی جنہوں نے اپنے خط میں آپ کا تذکرہ کیا تھا، ان کے نصف حصہ پر تمہارے نام ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں ۳ ڈبوں کے بھیجنے کی اطلاع تھی۔

نمبر ۱: رضا کے بہنوئی اور باپ کے ہاتھ، میں نے ان کو محصول بھی دینا چاہا مگر [انہوں نے] شدت سے انکار کر دیا۔

نمبر ۲: خالد لنڈنی کے ہاتھ، جس کو دس ریال بھی دئے تھے اور کہا تھا کہ مزید خرچ ہو تو مولوی یوسف کے پاس وی پی کر کے میرا یہ پرچہ رکھ دیں تا کہ وہ وصول کر لیں۔

نمبر ۳: خلیل اللہ لنڈنی کی معرفت جو تم سے ٹیلی فون پر میرا پتہ تحقیق کر کے آئے تھے۔ اس ڈبہ میں گیارہویں ڈبیہ جو مجھے تقریب میں ملی تھی، اس نیت سے بھیج دی تھی کہ تم کو اس کی زیادہ قدر ہوگی۔ یہ ناکارہ تو ہمیشہ کا ناقدرا ہے۔ یہ ڈبہ تو غالباً ابھی نہیں پہنچا ہوگا اس لئے کہ خلیل اللہ صاحب یہاں سے کراچی گئے اور وہاں سے اپنے والدین کو لے کر ایک ہفتہ بعد لنڈن جانے والے تھے۔ ایک ڈبیہ مولوی ہاشم صاحب، بھائی طارق، ایک محمد،

ایک خالہ اور ایک خالو کو ضرور دے دیں، باقی تمہاری نذر۔

میرے خطوط میں تو کوئی جواب طلب بات نہیں تھی مگر میں نے تاکید بھی کی تھی کہ پڑھ کر پھاڑ دیں, البتہ ڈبوں کی رسید کا ضرور انتظار ہے۔ اگر اخیر مئی تک مکہ کے پتہ سے پہنچ سکے۔ اس لئے کہ ۲ جون کو جدہ سے روانگی ہے یا عزیز عبدالرحیم کے خط میں صرف تینوں کی رسید بھیج دیں تو کرم ہوگا۔ اس وقت تو یہ خط بہت [سے لندنی لوگوں] کی وجہ سے لکھوا رہا ہوں ۔ میرا ہمیشہ کا معمول یہ رہا کہ میں لنڈنی لوگوں کو بجائے براہ راست مکاتبت کے تمہارے توسط سے مکاتبت پسند کرتا رہا کہ تم سے تعارف بھی ہوجاوے اور مجھ سے خط وکتابت دیر طلب بھی ہے۔

نمبر۱: ابراہیم محمد منگیرا حکیمی، ڈیوز بری:

'تمہارا ائر لیٹر پہنچا۔ اس میں جواب کیلئے کوئی چیز نہیں تھی, بلکہ پتہ بھی پورا نہیں تھا۔ اس لئے مولانا یوسف صاحب کی خدمت میں یہ مضمون لکھوا رہا ہوں اگر وہ تمہارے پتہ سے واقف ہوں تو جواب لکھ دیں گے ورنہ مجبوری۔ تمہارے خط میں ۳ چیزوں کے لئے دعا [کی درخواست تھی] مسجد کی تعمیر اور بجلی اور مدرسہ کے اوپر منزل، ان تینوں باتوں کے لئے محمود صاحب نے ایک ماہ میں ٦ خط لکھے۔ ان کو بھی جواب لکھوا چکا ہوں کہ انشاء اللہ تینوں باتوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اس ناکارہ کی واپسی ہندوستان عنقریب ہونے والی ہے۔ لہذا اب خط نہ لکھیں۔'

نمبر۲: سعید سلیمان کدیاڈا بھیلوی، ڈیوز بری:

'تمہارا ائر لیٹر پہنچا۔ اس میں جواب کے لئے کچھ نہ تھا، اس وجہ سے مولانا یوسف صاحب کو لکھوایا کہ اگر ان کو پتہ معلوم ہو تو خط لکھ دیں ورنہ پھاڑ دیں۔ تمہارے والد کی بیماری سے قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم تبلیغ

میں وقت لگاتے ہو، بہت مبارک ہے۔ اہلیہ سے سلام مسنون یہ ناکارہ اس کیلئے بھی دعا کرتا ہے۔'

نمبر۳: **سلیمان سعید آدم:** [پتہ درج ہے]:

'تم نے اپنی بہن کی بیعت کیلئے لکھا۔ میرا خیال یہ ہے کہ مولانا یوسف صاحب **۳۰** پیس سٹریٹ بولٹن سے کہہ دیں کہ وہ میری طرف سے بیعت کرلیں اور معمولات کا پرچہ لے لیں کہ ہندوستان سے خط وکتابت بہت دیر طلب ہے [اور] **مولوی یوسف صاحب کی بیعت میری ہی بیعت ہے،** تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ تمہاری اہلیہ اور والدہ کیلئے بھی۔ روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام بھی پیش کردیا۔'

نمبر۴: **میاں احمد حسن موسی بھولا:**

'تمہارا ایر لیٹر پہنچا، مگر تم نے جواب کے لئے کچھ نہ رکھا، بلکہ مزید یہ کہ پتہ بھی نہیں لکھا۔ میں مولوی یوسف صاحب کو یہ خط لکھوا رہا ہوں اگر ان کو تمہارا پتہ معلوم ہوگا تو کارڈ لکھ دیں گے ورنہ مجبوری۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی۔ میں تمہارے لئے، تمہاری اولاد کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ جل شانہ مجھے بھی تم کو بھی ان کو بھی [اپنی] مرضیات پر چلاوے۔ سنت کی اتباع مجھے اور سب دوستوں کو اور آپ کو عطا فرماوے۔ بچوں کے علم کیلئے اور تمہاری لڑکی کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں کہ خیریت سے تمہارے پاس پہنچ جاوے۔'

مولانا یوسف صاحب! ان لوگوں نے اپنے پتے بھی پورے نہیں لکھے اور سب خطوط گجراتی میں تھے۔ اگر تم ان میں سے کسی کا پتہ جانتے ہو تو ان کو ایک خط جو میں نے لکھوایا اس مضمون کا لکھ دو اور یہ کہ میں گجراتی سے واقف نہیں۔ اگر جواب مطلوب تھا تو اپنے پتہ کا لفافہ اور جواب کیلئے شلنگ بھیجنا چاہئے تھا۔ آئندہ جس خط میں جواب کیلئے کچھ نہ ہو اور مزید

یہ کہ پتہ نہ ہواس کے جواب کا انتظار نہ کریں۔ غالبًا تم واقف ہو گے, اور سب ڈیوز بری کے ہیں۔ اگر تم واقف نہ ہوتو اپنے حصے کا مضمون بھیجنے کی ضرورت نہیں، ان سب خطوں کا مضمون مولوی یعقوب کاوی کولکھ دیں, وہ واقف ہوں گے کہ سب ڈیوز بری کے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی بزرگی سے ایک خط اور رہ گیا۔ وہ یہ ہے

حافظ محمد ابراہیم صدیقی: [پتہ درج ہے]:

’بعد سلام مسنون، تمہارے دوخط ایک دستی اور ایک ایرلیٹر پہنچا۔ مژدۂ بخیر رسی سے بہت مسرت ہوئی۔۔۔۔ صاحب کے آنکھ کے آپریشن کی خبر سے بہت مسرت ہوئی اور اس کی کامیابی سے اور بھی زیادہ۔ ان کی خدمت میں اور مولوی احمد صدیقی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان دونوں کے لئے اور آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری سے قلق ہے, اس سے اور بھی زیادہ قلق ہے کہ بیماری سے زیادہ ان کو وہم ہے۔ اللہ تعالیٰ بیماری اور وہم دور کرنے کا مالک ہے, وہی فضل فرماوے۔ تمہاری اہلیہ کے لئے خاص طور سے دعا کرتا ہوں اور بچی کیلئے بھی۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی مدد فرماوے۔ حافظ پٹیل صاحب کی بخیر رسی کا خط ان کا اور مولوی یوسف دونوں کا آ گیا ہے۔ دونوں بھائیوں اور ان کے اہل وعیال کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کر دیا۔ **مولوی یوسف متالا سے کبھی کبھی ملتے رہا کریں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا‘**۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم احمد گجراتی، ۲۳ر اپریل ۷۱ء

ازراقم احمد گجراتی، بعد سلام مسنون، درخواست دعا

﴿279﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶/اپریل، ۱۷۱ء [یکم ربیع الاول ۹۱ھ]

مولانا الحاج قاری یوسف صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون، میں نے آپ کی روانگی کے بعد سے ۴/خط لکھے۔ ایک جدہ سے رجسٹری جس میں عزیز عبد الرحیم کی دو رجسٹریاں تھیں وہ ۱۳/اپریل کو تھا، اس کے بعد مکہ مکرمہ سے ایک ایرلیٹر اور دو مدینہ منورہ سے ایک محمد اعظم لنڈن کے خط میں اور ایک ڈیوز بری والے لفافہ میں رکھا۔ اس میں کوئی جواب طلب بات بالکل نہیں تھی، لیکن مولوی ہاشم صاحب یا کسی دوسرے کے خط میں ان کے پہونچ جانے کی رسید معلوم ہو جاوے تو طمانینت ہو۔ تمر باللوز کے بھی ۳ ڈبے بھیجے ہیں۔ جن کی تفصیل پہلے خط میں لکھ چکا ہوں، یہاں تو شاید خط نہ ملے۔ عزیز مولوی عبد الرحیم کے خط میں رسید بھیج دیں تو کافی ہے۔

میں پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں کہ ۲۰ مئی کو مدینہ منورہ سے روانگی کا ارادہ ہے۔ چند روز مکہ مکرمہ میں قیام کے بعد ۲/جون کے جہاز سے جدہ سے روانگی ہے۔ مظہرہ [پاکستان] والوں کا اصرار ہو رہا ہے کہ ہفتہ عشرہ وہاں قیام ضروری ہے، مگر ابھی تک وعدہ تو ہوا نہیں۔ اس لئے کہ سہارنپور کا اجتماع ۶، ۷، ۸/جون کو ہے۔ وہاں کے حضرات کا بھی [اصرار] ہے اور نظام الدین کے حضرات کا بھی کہ اس میں میری شرکت ہو تو اچھا ہے۔ ابھی تک تو اس میں شرکت کا ارادہ ہے۔ عزیز عبد الرحیم کو تو میں نے منع لکھوا دیا کہ ابھی آنے کا ارادہ نہ کریں حرج اور خرچ ہوگا۔ رمضان میں دیکھا جاوے گا۔

اس مرتبہ تو رمضان کے متعلق بھی کچھ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے بہت ہی طبیعت

افسردہ ہے۔تم حضرات اپنی اپنی جگہ پر لوگوں کو مجتمع کرتے رہو گے تو انشاء اللہ تمہارے لئے زیادہ موجب ترقیات ہے۔ اپنی اہلیہ اور خالہ اور خالو سے سلام مسنون کہہ دیں, بچی کو دعوات۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ والدہ ومولود دونوں خیریت سے ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۶/اپریل، ۱۷ء

از راقم بعد سلام مسنون درخواستِ دعا

﴿280﴾

از: مولانا احمد گجراتی صاحب

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶/اپریل، ۱۷ء[یکم ربیع الاول ۹۱ھ]

مکرم محترم مولانا محمد یوسف صاحب مدفیوضہم !

بعد سلام مسنون، آپ کے جانے کے بعد سے آپ کی یاد آتی رہی۔ ہم لوگ ۱۴ اپریل کو مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ آئے مگر اس مرتبہ مولوی عبدالحفیظ صاحب کی گاڑی ان کے تیز چلانے کی وجہ سے خراب ہوگئی, ایک پرزہ خراب ہوگیا, جو یہاں ملتا نہیں۔ جدہ بھی نہیں ملا۔ اب تک گاڑی ٹھیک نہیں ہوئی۔ دو تین دن بھائی عبدالسلام کی گاڑی میں حضرت مع رفقاء کے صبح اور رات کو مسجد نور سے آتے جاتے رہے مگر ۱۷/اپریل شنبہ کے دن سے مستقل مسجد نور سے مدرسہ شرعیہ منتقل ہوگئے, کھانا پینا بھی مدرسہ شرعیہ میں ہوتا ہے۔ تراجم بخاری بحمداللہ چل رہے ہیں, لیکن وقت کم ملتا ہے۔ باب امور الایمان تک آ گئے۔

دیگر حضرت والا کی طبیعت دو ایک روز پہلے نزلہ زکام وغیرہ کی شدت سے کچھ

خراب رہی ,مگراب افاقہ ہے۔آپ نے مولانا عبدالرحیم صاحب کو جو ہدیہ بھیجا تھاوہ میں نے حاجی دوست محمد صاحب کے ہاتھ بھجوادیا تھا کہ حاجی یعقوب صاحب کودے دیں ,۔وہ مولانا عبدالرحیم کو بھیج دیں گے۔آپ کے متعلق یہ رائے ہورہی ہے کہ رمضان میں سہارنپور نہ آویں بلکہ بولٹن میں رہیں ,کیونکہ لنڈن والوں کوسہارنپور آنا مشکل ہے ,جس کی طرف اشارہ حضرت والا نے فرمایا۔

میں نے جو کھجور کی ڈبیاں دینے کو دی تھیں ان کا پتہ دو خط میں لکھ چکا ہوں پھر بھی احتیاطاً لکھتا ہوں کہ یعقوب محمد ملاں , [پتہ درج ہے] ان کو میرا سلام مسنون کہہ دیں اور آپ لوگ ان کو اپنی طرف جوڑیں۔استاذِ محترم قاری اسمعیل میمنی صاحب کوسلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔آپ کی طرف سے آپ کی اہلیہ محترمہ،خالو،والدہ،قاری صاحب کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں۔ فقط والسلام

احمد گجراتی،۲۶/اپریل ۷۱ء

﴿281﴾

از: جناب غلام حسین ٹیمول صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

ازسورت،تاریخ روانگی:۴/ربیع الاول ۹۱ھ [۲۹/اپریل ۷۱ء]

بخدمت گرامی مخدومی ومرشدی حضرت اقدس مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عین حالت کرب واضطراب میں محبت نامہ نظرنواز ہوکر باعثِ سکون وانبساط ہوا۔ حسبِ ارشاد لاحول...الخ بعد نماز ۴۱/ بار ورد جاری ہے۔حضرت والا کی دعا وتوجہ سے بفضلہٖ بہت ہی افاقہ ہوا،مگر اپنی بدعملی اور نالائقی نیز برے ماحول کے مدنظر دھڑ کا ہر وقت لگا رہتا ہے۔التجا ہے کہ اپنی ہر دعاؤں میں خصوصیت کے ساتھ اس نکمے کو یاد فرماتے رہیں تو بعید از

کرمِ بزرگانہ نہ ہوگا۔

حسبِ ارشاد حضرت سہارنپوری قدس سرہ کی روح مبارک کو جانی و مالی ایصالِ ثواب پہنچاتا رہتا ہوں, اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اوائل شوال میں سہارنپور حاضری کے وقت بعد نماز مغرب تخلیہ میں حضرت والا سے مختصر ملاقات کے بعد رخصتی مصافحہ کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اس وقت کوئی کیفیت نہیں تھی، مگر وطن واپسی کے بعد سے اب تک یہ حال ہے کہ جب بھی اس مبارک ساعت کا تصور ہوتا ہے حضرت والا کے دست مبارک کے لمس کی کیفیت عجب طور پر محسوس ہوتی ہے کہ اس کے تصور سے ایک وجدانی کیفیت قلب پر طاری ہوتی ہے اور کبھی کبھی جسم میں کپکپی پیدا ہوتی ہے جیسے بجلی کا کرنٹ لگنے سے ہوتی ہے, اور حضرت والا کی کوئی کتاب یا محبت نامہ ہاتھ آتا ہے تو فرطِ شوق واحترام سے اسے سینے اور آنکھوں سے لگا کر چومتا ہوں۔ اپنے سلسلے کے اکابر کی [کتابوں] کے ساتھ بھی یہ طرز رہتا ہے۔

کچھ دنوں سے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے زبان وقلب سے غیر ارادی طور پر اللہ، اللہ (بعنوان خفی) نکل جاتا ہے اور دل سے ہوک سی اٹھتی ہے۔ خصوصاً وساوس اور فکر وغم کے موقع پر زیادہ۔ گو میرے معمولات میں اب تک کلمہ طیبہ کی تسبیح نہیں رہی, کہ مجھے ضعفِ قلب و دماغ کی شکایت ہے۔ حضرت تھانوی کی کتب سے بہت استفادہ کیا۔ حضرت سہارنپوریؒ کی کوئی تحریر نہیں دیکھی مگر حضرت والا کے دامن فیض سے وابستگی کے قبل و بعد میلانِ قلبی زیادہ حضرت سہارنپوریؒ ہی کی جانب رہا۔ گھر میں اہلیہ کی علالت تشویش کا باعث بن رہی ہے۔ دعا فرمائیں۔

والسلام

طالبِ دعا وتوجہ، غلام حسین ٹیمول، محلّہ ہری پورہ، سورت نمبر ۳ / گجرات

اجیب عنہ: ۱۹ / مئی ۷۱ء، مولوی عبدالرحیم کو بھیجا جائے۔ انہیں لکھ دیا کہ عبدالرحیم سے ملتے رہیں اور تذکرۃ الخلیل کو مطالعہ میں رکھیں۔

﴿282﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم مئی ۷۱ء، مطابق ۶ ربیع الاول ۹۱ ھ

مکرم محترم ذوالمجد والکرم مولانا الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، انتہائی مایوسی میں اسی وقت تمہارا ائر لیٹر صوفی اقبال کے ذریعہ سے جب کہ میں عشاء کے بعد قاری اسماعیل صاحب کا جواب لکھوا رہا تھا، پہنچا۔ مجھے تو امید نہیں تھی کہ تم میرے خط کی رسید بھی لکھو گے، اس لئے کہ میں نے خط لکھنے کو منع بھی کر دیا تھا اور میرے خطوں میں کوئی جواب طلب بات تھی بھی نہیں۔ پھر بھی ان خطوط کے پہنچنے کا انتظار بے وجہ ہو رہا تھا۔ خط کے مضمون سے میرے دوسرے خط کا جو مکہ مکرمہ سے میں نے تمہارے ائر لیٹر کے جواب میں لکھا تھا، پہنچنا معلوم ہوا۔ اس لئے کہ شادی کا مضمون اسی خط میں تھا۔

تمہارے ایر لیٹر سے رجسٹری کا پہنچنا بھی معلوم ہوا جسے دو دن پہلے جدہ سے رجسٹری کیا گیا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ رجسٹری خط تاخیر سے پہنچا اور سادہ ایر لیٹر جو دو دن بعد مکہ مکرمہ سے لکھا گیا تھا جلدی پہنچا۔ امید ہے کہ میری رجسٹری میری درخواست کے موافق چاک کر دی ہوگی۔ مختلف تأثرات کے جمع ہونے سے بعض چیزیں ایسی لکھی گئیں جن سے تم کو بھی قلق ہوا ہوگا، اور بعد میں مجھے بھی ہوا۔ مگر اس وقت کچھ تمہاری جدائی کا بھی اثر تھا، کچھ اور بھی اثرات جمع ہو گئے تھے، اس لئے یاد بھی نہیں کہ کیا لکھ دیا ہوگا ؎

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

میں تمہاری، تمہاری اہلیہ اور اس کے بھائی اور والدین سب کی طرف سے نام بہ نام صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں، اس کے بار بار لکھنے کی ضرورت نہ سمجھیں۔ اس ناکارہ کی

طبیعت تمہارے جانے کے بعد سے اب تک روز افزوں خراب ہی چل رہی ہے۔ غالباً تمہارے سامنے تو اس کی نوبت نہیں آئی تھی مگر بعد میں مسجد نور میں پاخانہ میں بیٹھتے اٹھتے بھی دو مرتبہ گرنے کی نوبت آئی، جس کے بعد سے اب یہ اہتمام ہوگیا کہ استنجاء جاتے وقت بجائے پاجامہ کے لنگی باندھ کر جاتا ہوں۔ صوفی انعام اللہ، عبدالقدیر، مولوی احمد میں سے دو آدمی بٹھاتے ہیں, ان کے باہر آنے کے بعد لنگی اٹھاتا ہوں اور استنجاء سے فراغ پر لنگی گرا کر دو آدمی اٹھاتے ہیں۔

میں نے پہلے خط میں غالباً تم سے پوچھا بھی تھا کہ کسی ڈاکٹر سے یہ تحقیق کریں کہ ٹانگوں پر چھڑکنے کی جو دوا تم نے استعمال کرائی تھی اس میں کوئی مخدر [سن کر دینے والی] چیز تو نہیں؟ اسلئے کہ ٹانگوں میں خدر زیادہ پیدا ہوگیا۔ ایسا رہتا ہے جیسے سوئی ہوئی ہوں۔ یہ اثر تمہاری دوا کا ہے یا سید محمود صاحب کی گولی کا، جو غالباً تمہارے سامنے شروع ہوگئی تھی۔ باوجود ان کے شدید اصرار کے وہ بھی آج کل بند ہے۔ حرم تک جانے میں بھی کئی دفعہ گرنے کی نوبت آچکی ہے۔ یہ ٹانگوں کے خدر کا اثر ہے۔

شادی کی مسرت بے کہے معلوم ہے۔ عزیز عبدالحفیظ تو بے چارہ ہندوستان ساتھ جانے پر بہت اصرار کر رہا ہے مگر میں نے ہی ابھی تک منظور نہیں کیا۔ اس لئے کہ میرے ساتھ کے لئے مولوی انعام صاحب عزیزان ہارون زبیر کو چھوڑ گئے اور نظام یہ ہے کہ ۲۵ر مئی کو مدینہ پاک سے روانگی ہے, اور یکم جون کو مکہ سے جدہ اور ۲ جون کو جدہ سے کراچی اور ۴ر کو وہاں سے دہلی۔

لیکن بھائی یونس صاحب رنگ والوں کا بہت شدید اور اصرار سے خط آرہے ہیں کہ مطہرہ [پاکستان] کے لئے ایک ہفتہ منظور کرلے تو ہم تیرے آنے سے پہلے انتظام کریں گے۔ مگر چونکہ ۵ر جون کو سہارنپور کا تبلیغی اجتماع ہے اور میں نے اس میں شرکت کا وعدہ بھی

کرلیا،اس لئے معذرت لکھ دی ہے کہ اگر پہلے سے معلوم ہوتا کہ اترنے کی صورت پیدا ہوسکتی ہے تو ممکن تھا مگر اولاً تو ہمیں یہ معلوم ہوا کہ یہ جہاز کراچی کو جاوے گا ہی نہیں، اس لئے [کہ] مولوی انعام صاحب وغیرہ سیدھے بمبئی گئے۔

تمہارے کسی خط کے اس خط کے بعد مدینہ پاک آنے کی بظاہر کوئی صورت نہیں، البتہ مکہ مکرمہ میں ضرور پہنچ سکتا ہے۔۳۰/ڈبوں کی رسید کا ضرور انتظار رہے گا۔جن کی تفاصیل پرسوں مولوی ہاشم کے خط پر لکھوا چکا ہوں۔عزیز طارق سے میرا بھی خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ بھی کہہ دیں کہ تمہارے لئے دعا سے بھی دریغ نہیں اور صلوۃ وسلام بھی پیش کرتا رہتا ہوں۔ان کے لئے ایک ڈبیہ شلبی باللوز کی تمہارے ہاتھ بھیجی تھی،اور ایک ڈبیہ ان ڈبوں سے میں بھی ان کو دینے کو لکھا تھا۔ان ڈبیوں میں سے جو ان ڈبوں میں گئی ہے،ان لوگوں کو بھی ایک ایک ڈبیہ دے دیں جن کے خصوصی ہدایا آپ رمضان میں لائے ہیں۔جن کے نام مجھے یاد نہیں۔اہلیہ محترمہ اور اس کے والدین اور محمد کا حصہ ضرور لگانا۔مولوی ہاشم کو اور قاری اسمعیل صاحب کو ایک ڈبیہ ضرور دے دینا۔

مولوی ہاشم سلمہ! بعد سلام مسنون،تمہارا ایک لفافہ جس میں جواب کے لئے ایرلیٹر بھی تھا، پرسوں پہونچا تھا۔اس کا جواب اسی وقت لکھوا دیا تھا۔آج کی ڈاک سے تمہارا دوسرا ایرلیٹر پہنچا۔جس میں تم نے حاجی یوسف صاحب کی اعصاب کی بیماری لکھی۔ نیز اپنے دونوں بچوں عزیزان خلیل احمد اور ہاجرہ کے پیروں کی تکلیف لکھی۔ان سب کی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔آئندہ کوئی خط حجاز کے پتہ سے نہ لکھیں کہ ملنا دشوار ہے۔ جون کے شروع میں ہندوستان لکھیں تو مضائقہ نہیں۔تمہاری طرف سے تمہاری اہلیہ کی طرف سے بچوں کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں۔تم نے بہت ہی تالیفات کے ارادے ظاہر کئے۔**حفظ قرآن کے ساتھ دوسرے مشاغل ہرگز مناسب نہیں، دماغ کی رعایت بہت**

ضروری ہے۔ فقط والسلام۔

تمہیں اس ناکارہ نے چمڑے کے دستانے دئے تھے جو تم نے تھوڑے سے تأمل سے لے لئے تھے مگر میرے اصرار کے باوجود تم نے ان کو اپنے اٹیچی میں نہیں رکھا، وہ یہاں موجود ہیں۔ اگر تم قصداً چھوڑ کر گئے ہو تب تو ان کو کسی اور قدر دان کے حوالہ کردیں اور اگر واقعی بھول گئے ہو اور واقعی پسند ہوں تو عزیز عبدالحفیظ کے حوالہ کردوں کہ لنڈن جانے والے یہاں سے زیادہ ملتے ہیں۔ فقط والسلام

ڈیوز بری کے کئی ایر لیٹر آئے پڑے ہیں۔ میں نے تو ۱۴/اپریل کے بعد سے جب سے روانگی طے ہوئی ہے ڈاک کا سننا بھی تقریباً بند کر دیا ہے لیکن بعض خطوط بغیر آئے بھی [مستقل] لکھنے پڑے۔ کوئی صاحب سید عبدالوہاب خیر گامی ڈیوز بری کے ہیں، پتہ ندارد، اگر تم واقف ہو تو کارڈ لکھ دو کہ تمہارا ائر لیٹر پہنچا۔ اس میں پتہ بھی نہ تھا اگر جواب مطلوب تھا تو شلنگ ہونا چاہئیں۔ تم نے جن امور کے لئے دعا کو لکھا ہے ان کے لئے دعا بھی کرتا ہوں اور روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام بھی پیش کر دیا۔

نمبر۲: محمد ابراہیم آدم سملکی، ڈیوز بری کو بھی اوپر کا مضمون لکھ دیں۔ ان کے دو خط پہنچے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی

یکم مئی ۷۱ء، مطابق ۶/ربیع الاول ۹۱ھ

مولوی احمد میاں افریقی بیروت میں معمولات کا انگریزی پرچہ چھاپ رہے ہیں۔ ان کو لکھ دیا ہے کہ کچھ تمہارے پاس بھی بھیج دیں۔ تم نے بھی چھاپنے کا ارادہ لکھا تھا اگر اب تک تمہارا طبع نہ ہوا ہو تو میرے خیال میں اس کا انتظار کرلو۔ اگر وہ چھپ جاویں اور تمہیں

پسند ہو تو آئندہ تم بھی اس کو طبع کرا لینا اور اگر ترجمہ میں کوئی فرق ہو تو پھر تم کو اختیار رہے۔ ان کا پتہ یہ ہے [آگے پتہ درج ہے]۔

283

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵؍مئی ۷۱ء/ ۱۰؍ربیع الاول ۹۱ھ

مکرم محترم ذوالمجد والکرم مولانا الحاج القاری یوسف متالا صاحب زادت مجدہم!

بعد سلام مسنون، میری بےبسی اور مجبوری بھی قابلِ رحم ہے۔ باوجود اس وعدے اور ارادہ کے کہ نہیں لکھوں گا، یہ ایک مہینہ میں یعنی ۸؍اپریل سے لے کر ۵؍مئی تک یہ ساتواں خط ہے۔ میرے خطوط میں کوئی جواب طلب بات ہوتی نہیں، اس لئے جواب کا تقاضہ نہ انتظار، البتہ یہ ضرور دل چاہتا ہے کہ کسی کے خط میں رسید معلوم ہوتی رہے تو اطمینان ہو۔ اس لئے کہ ان سب خطوط میں پہلے دو کے علاوہ تمہارے دوستوں کے ہی خطوط میں خط لکھے گئے۔ پہلے دو خط البتہ تم سے ہی متعلق تھے اور ان کے بارے میں میں نے تاکید بھی لکھ دی تھی کہ ان کو چاک کر دیا جاوے، امید ہے کہ تم نے میری یہ درخواست قبول کر لی ہوگی۔

ان خطوط میں سے صرف رجسٹری کی رسید تمہارے لفافہ کی پشت پر ملی جو ۸؍اپریل کو روانہ ہوئی تھی، ۱۰؍اپریل والے کی رسید تو نہ ملی البتہ تمہارا یہ ائر لیٹر جس کے پشت پر رجسٹری کی رسید تھی، مضمون کے اعتبار سے میرے ۱۰؍اپریل کے ایر لیٹر کا جوب تھا۔ اس کے بعد ۱۹؍اپریل کو خالد لنڈنی کے ہاتھ ایک دستی پرچہ بھیجا۔ اس کے بعد ۲۱؍اپریل کو محمد اعظم لنڈنی کے ایر لیٹر میں آدھا آپ کے نام تھا۔ اس کے بعد ۲۳؍اپریل کو محمود محمد کے ائر لیٹر میں آدھا

آپ کے نام۔اس کے بعد یکم مئی کو قاری اسماعیل سمنی صاحب کے ایر لیٹر پر آدھا آپ کے نام اور ساتواں یہ ہے۔

چونکہ اکثر خطوط دوسروں کے خطوط میں گئے ہیں اس لئے بھی یہ خیال لگا رہا کہ پہنچے بھی یا نہیں؟ اور ان خطوط کا زیادہ تعلق انہی لوگوں سے رہا جن کے خطوط میں گئے ہیں۔ یہ خط محمد پٹیل صاحب کے ایر لیٹر پر جا رہا ہے۔ **انہوں نے پریشان ہوکر مدرسہ اور امامت چھوڑ کر تجارت کا ارادہ کیا ہے۔ میری رائے میں تو تم اور مولوی ہاشم جو مدد کر سکو کرو اور ان کو سمجھا کر جہاں تک ہو سکے دین کے کام پر لگاؤ، لیکن اگر قابل تحمل نہ ہو تو مجبوری ہے۔**

ان خطوط کے علاوہ ۳/ڈبے تمر شلبی باللوز کے، پہلا رضا کے بہنوئی، بلکہ بہنوئی کے والد، کے ہاتھ بھیجا۔ تاکید تو میں نے دونوں سے کر دی تھی کہ تم سے بہت اہتمام سے ملتے رہا کریں، بہنوئی تو بچہ ہے، مگر اس کے والد نے بہت ہی زور وشور سے اس کا وعدہ کیا تھا کہ وہاں پہنچ کر آپ سے ضرور ملیں گے اور کثرت سے ملیں گے۔ میں نے ان کو دس ریال رجسٹری وغیرہ کے دینے چاہے تو انہوں نے بڑی سختی سے انکار کیا اور یہ بھی کہا کہ میری عزت افزائی ہے اس کے لے جانے میں مگر معلوم نہیں اب تک پہنچا یا نہیں۔

دوسرا ڈبہ خالد لندنی کے ہاتھ، ان کو دس ریال بھی دیئے تھے، اور ان سے کہہ دیا تھا کہ اگر خرچہ میں کچھ کمی رہ جاوے تو تمہارے پاس وی۔ پی کر کے وصول کر لیں اور میرا پرچہ پہلے تمہارے پاس بھیج دیں تاکہ وی۔ پی وصول کرنے میں دقت نہ ہو۔ ان دونوں کو تو بہت پہلے پہنچ جانا چاہئے تھا۔ تیسرا ڈبہ خلیل اللہ کے ہاتھ بھیجا جو یہاں آنے کے واسطے تم سے ٹیلی فون پر بات کر کے آئے تھے۔ یہ شاید ابھی تک نہ پہونچا ہو، اس لئے کہ یہ پاکستان سے ہوکر واپسی کا ارادہ کر رہے تھے۔

خواہ مخواہ یہ خط بہت بڑھ گیا اور چونکہ اس میں وقت ضائع ہوا، اس واسطے خیال یہ

تھا کہ اس کو رجسٹری کردوں مگر مدینہ والے ایر لیٹر پر رجسٹری نہیں کرتے، مکہ مکرمہ اور جدہ والے تو کر لیتے ہیں, بہر حال ان چیزوں کی رسید کا تو انتظار ہے, لیکن حجاز میں تو اب بظاہر تمہارے خط کا وقت نہیں رہا اس لئے کہ ۲۰/مئی کو مدینہ پاک سے روانگی تجویز ہے اور ۲/جون کو جدہ سے۔

ایک ضروری بات اور بھی یاد آگئی کہ تم کو چمڑے کا ایک دستانہ دیا تھا, جو تم نے میری خاطر سے قبول کرلیا مگر باوجود میرے کئی بار یہ کہنے کے کہ اسے اٹیچی میں رکھ لو, رکھا نہیں۔ اسی سے یہ خیال ہوتا ہے کہ تم نے بادل نخواستہ قبول کیا۔ وہ یہاں مدرسہ شرعیہ میں پڑا ہوا ملا۔ میرا تو خیال یہ تھا کہ کسی قدر دان کو دے دوں مگر عزیزم مولوی عبدالحفیظ سلمہ کا اصرار ہے کہ سہواً رہ گیا۔ اسلئے میرا خیال تھا کہ مولوی احمد کے ہاتھ عبدالرحیم کے پاس بھیج دوں, وہاں سے آدمی کثرت سے جاتے رہتے ہیں, مگر بعد میں پھر مولوی عبدالحفیظ صاحب کے اصرار پر انہی کو دے دیا۔

ان کا خیال یہ ہے کہ لنڈن کے لوگ یہاں عمرہ کے لئے کثرت سے آتے رہتے ہیں۔ امریکہ کے الحاج زبیر صاحب آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں، ایک دو دن میں واپس جانے والے ہیں۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کے یہاں مولوی عبدالحفیظ کی جماعت کا امریکہ میں قیام ہوا تھا۔ میں بھی ان سے تاکید کروں گا کہ تم سے ملتے جاویں۔ کل یہ آئے ہیں, مگر ابھی تک تفصیلی ملاقات نہیں ہوئی۔ معلوم ہوا کہ ۲، ۳/روز میں واپس ہونے والے ہیں۔

اس خط نے بہت سا وقت لے لیا اور مزید برآں یہ کہ تراجم کے وقت لکھوا رہا ہوں, ورنہ آج کل صبح کے وقت میں ڈاک بالکل بند ہے۔ عشاء کے بعد کھانے سے فراغ پر ۴/بجے [عربی] صوفی انعام اللہ اور عزیز عبدالقدیر پنڈلیوں کی مالش کرتے ہیں کہ حکیم یامین صاحب نے مکہ مکرمہ سے ایک اہم تیل دواؤں کا بھیج رکھا ہے۔ اگرچہ اس سے کوئی خاص فائدہ اب

تک محسوس نہیں ہوا لیکن جب تک اس کی مالش ہوتی ہے وہاں تک ضروری خط لکھوا تا رہتا ہوں, غیر ضروری چھوڑ رکھے ہیں۔

یہ غالبًا پہلے لکھوا چکا ہوں کہ عزیزان زبیر ہارون میرے ساتھ کی وجہ سے ٹھہر گئے۔ مولانا انعام صاحب وغیرہ ۱۴/اپریل کو جدہ سے سیدھے بمبئی گئے۔ اس لئے کہ حالات کی وجہ سے راستہ میں اترنے کا موقعہ نہیں ملا, اور بمبئی سے ۱۷/اپریل کو ہوائی جہاز سے دہلی پہنچ گئے اور دہلی سے بخیر رسی کی اطلاع بھی آ گئی۔

امید ہے کہ تمہاری غیبت کی وجہ سے تمہارے مدرسہ کا کوئی نقصان نہیں ہوا ہوگا۔ تمہارے بار بار کے سفر کی وجہ سے مجھے اس کا بہت فکر ہے کہ تمہاری وجہ سے جو کچھ تھوڑا بہت دینی کام جمنا شروع ہوا تھا اس کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس لئے میرا خیال تو یہ ہو رہا ہے کہ ایک دو سال وہاں جم کر رہو نہ سہارنپور جاؤ نہ مکہ مکرمہ آؤ کہ کام سب سے زیادہ مقدم ہے۔ اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور خالہ خالو سے بھی۔

عزیز محمد کی طرف اکثر خیال لگا رہتا ہے۔ میرے خیال میں تو آنے والے رمضان میں بجائے اپنے محمد کو بھیج دیں۔ تمہارے خالہ زاد بھائی سہارنپور پہنچے, اور مولوی عبدالرحیم نے عزیزان طلحہ اور نصیر کو خاص طور سے ان کی خاطر کا تقاضا لکھ دیا, بس پھر کیا تھا۔ یہ دونوں تو عبدالرحیم کے گرویدہ ہیں ہی، بڑی خاطروں کے زور بندھے, اور میرے پاس وہ خطوط کی بھرمار آئی۔ ۳/خطوں میں تو مولانا نصیر الدین صاحب نے اس در بے بہا کی آمد کی اطلاع دی, دو میں عزیز ابوالحسن نے تفصیلات لکھیں۔ ایک میں شاہد نے بہت زور دکھلائے کہ بھائی طلحہ صاحب ان کو کاندھلہ بھی لے کر گئے اور اپنے ساتھ دہلی بھی لے جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اب تو یہ دل چاہتا ہے کہ یہ کسی طرح رجسٹری ہو جاوے کہ بہت وقت ضائع ہو گیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی
۵/مئی ۷۱ء، مطابق ۱۰/ربیع الاول ۹۱ھ

﴿284﴾

از: حضرت مولانا ہاشم صاحب مدظلہ العالی
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۵/مئی ۱۹۷۱ء [۱۰/ربیع الاول ۹۱ھ]

ذوالمجد والکرم بخدمت اقدس حضرت مرشدی ومولائی وملجائی شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون، ۴/مئی کو آنجناب کا گرامی نامہ موصول ہوا، بہت ہی مسرت ہوئی۔ مولوی یوسف صاحب کو جو مضمون آنجناب نے تحریر فرمایا تھا بندہ جا کر دے آیا۔ موصوف کی طبیعت بحمد اللہ اچھی ہے، اب تو آنا جانا انہوں نے بالکل ہی بند کر دیا اور اتباع سنت پر ایک کتاب لکھنی شروع کی ہے۔

احقر نے ایک غیر جوابی ایر لیٹر آنجناب کی خدمت میں لکھا تھا جسمیں ایک مشورہ بھی طلب کیا تھا اور یہ سمجھ کر لکھا تھا کہ اس کا جواب اگلے جوابی ایر لیٹر میں جو شاید روانہ نہ فرمایا ہو تحریر فرماویں گے۔ مگر اس جواب سے تو معلوم ہوا کہ وہ [آنجناب کو] جوابی ایر لیٹر روانہ کرنے کے بعد ملا [جس کی] آنجناب کو تکلیف ہوئی، معاف فرماویں۔ آنجناب کا گرانقدر ہدیہ سنیہ تمر باللوز مولوی یوسف صاحب نے عطا فرمایا۔ آنجناب نے بہت ہی بڑا احسان فرمایا کہ سیاہ کار پر کرم فرمایا۔ اللہ جل شانہ آنجناب کو بہترین بدلہ عطا فرماوے۔ آنجناب کا ہندوستان جانا ۲ جون کو مولانا یوسف صاحب سے معلوم ہوا۔ اللہ جل شانہ نہایت سہولت اور

اطمینان کے ساتھ سفر کو پورا فرماوے۔آمین

بندے نے پاس انفاس اور مراقبہ کا اہتمام تو بحمد اللہ آنجناب کی دعا سے شروع کر دیا ہے مگر حفظِ قرآن کا سلسلہ بالکل نہیں ہے۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ توفیق نصیب فرماوے۔ دیگر احقر کا سالا شبیر احمد دو سال میں یہاں ۶ / گھنٹے اسکول کے ساتھ حفظ قرآن ختم کر رہا ہے، اس کے لئے بھی دعا فرماویں۔

احقر کی بھاوج اور بھائی اور ایک ہمشیرہ آنجناب سے بیعت ہونا چاہتے ہیں ان کی بیعت قبول فرماویں۔ دیگر تحفیظِ اوقات کے لئے مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی مدظلہ کے وہ تمام بیانات جو ۱۹۶۹ء میں انگلینڈ کے مختلف مقامات پر ہوئے تھے جو ٹیپ ریکارڈر میں محفوظ کر لئے گئے ہیں، ان کو لفظ بہ لفظ لکھنا شروع کیا ہے۔ اس کی تکمیل کیلئے دعا فرماویں، اس کے ختم کے بعد بعض عربی کتابوں کے ترجمہ شروع کرنے ہیں یا آنجناب جو تحریر فرماویں, اس کو شروع کروں گا۔ اہلیہ، [دختر] ہاجرہ، فرزند خلیل احمد سلمہما کی طرف سے سلام و دعا کی درخواست۔ روضۂ اقدس پر روسیاہ کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش فرما دیں۔

فقط والسلام

احقر ہاشم ابن حسن عفی عنہ

بولٹن، ۵/ مئی ۱۹۷۱ء

﴿285﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۳؍مئی ۷۱ء، دوشنبہ/ ۸؍ربیع الاول ۹۱ھ

روضۂ اقدس پر صلاۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ چند روز ہوئے حضرت اقدس کا گرامی نامہ ہندی کارڈ اور یوسف کے عریضے پر حضرت اقدس کا گرامی نامہ دونوں موصول ہوئے تھے۔

جواب دینے کا برابر ارادہ کر رہا تھا لیکن اول تو احقر کے منہ پر ورم آگیا۔ کئی روز تک اس تکلیف میں مبتلا رہا۔ مختلف علاج معالجے کے بعد اس سے سکون ہوا، کہ اس کے فوراً بعد آنکھوں کے وبائی مرض میں شدت سے مبتلا ہو گیا، جو مرض آج کل علاقہ بمبئی میں بہت شدت سے پھیلا ہوا ہے۔ یکے بعد دیگرے دونوں آنکھوں میں تکلیف ہوگئی اور کافی تکلیف رہی، جو الحمدللہ ابھی ایک دو روز ہوئے اچھی ہوئی ہے۔ اب الحمدللہ صحت اچھی ہے۔

حضرت اقدس مد فیوضہم کی اوائل جون میں تشریف آوری کے مژدے سے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ جو بیان سے باہر ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف وکرم سے بکمال راحت وآرام وبکمال صحت وعافیت ہر نوع کی سہولت کے ساتھ واپس لاوے، اور صحت وعافیت کے ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے اور حضرت اقدس کے فیوض وبرکات سے استفادہ کی صلاحیت عطا فرماوے۔ آمین

میرے ماوائے دارین! دو تین باتوں کے متعلق کچھ عرض کرنے کو کئی روز سے سوچ

رہا تھا۔ لیکن آنکھوں کی تکلیف اس سے مانع رہی, آج عرض کرنے کی جرأت کررہا ہوں۔ اگرچہ اس کا ڈر ہے کہ حضرت اقدس کے مبارک اوقات ضائع ہوں گے, لیکن اپنی قدیم عادت یہی ہے کہ اس قسم کے معمولی سے اہم معاملات میں بغیر حضرت اقدس کے مشورے کے کسی بھی اقدام کی عادت نہیں۔

سب سے اول تو یہ ہے کہ پھوپھی زاد بھائی نے زامبیا سے احقر کا اور احقر کی اہلیہ کا ٹکٹ بھیج دیا ہے۔ ہمارے ایجنٹ صاحب نے یہ معلوم کرایا تھا کہ کون سی تاریخ میں بکنگ کرانا ہے, احقر نے یہ لکھ دیا کہ ابھی آپ ائرلائن والوں کو یہ لکھ دیں کہ سفر کا ارادہ قریب میں نہیں ہے۔ اوراس کی وجہ یہ ہے کہ اب تو حضرت اقدس تشریف لارہے ہیں۔ حضرت اقدس کی زیارت وملاقات سے قبل سفر مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

میں نے اپنے طور پر یہ ارادہ کررکھا تھا کہ چونکہ حضرت اقدس کی رفاقت سے محرومی رہی ہے اس لئے حضرت والا کی تشریف آوری کے بعد سہارنپور حاضر ہوجاؤں, اور ابھی وہیں اقدام عالیہ میں پڑا رہوں۔ اس لئے میں نے اپنے پھوپھی زاد بھائی کے دوخطوں کا بھی جواب نہ دیا تھا, حتی کہ ان کی ارسال کردہ ٹکٹوں کی رسید بھی اب تک لکھی نہیں ہے۔

لیکن ایک طرف تو انہوں نے بمبئی ائرلائن والوں کو ٹکٹ بھیج دیا اور دوسری طرف والدہ کے تقاضے بھی آرہے ہیں۔ اب مشورہ طلب امر یہ ہے کہ سفر کیا جائے یا نہیں؟ اور کیا جائے تو اس وقت یا بعد رمضان؟ حضرت اقدس کے گرامی نامہ کے بعد ہی اپنے فیصلے سے بھائی صاحب کو اور والدہ کو مطلع کروں گا۔ امید ہے کہ مشورہ عالی سے ضرور نوازیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شاید حضرت والا کے تو علم میں ہوگا کہ علاقۂ گجرات میں پردے اور برقعے کا رواج تو ہے ہی نہیں۔ ہمارے ننھیال نرولی جہاں پانچ ہزار کی مسلم آبادی ہے اور وطن ورٹیٹھی جہاں دو ہزار کی مسلم آبادی ہے کوئی ایک عورت بھی برقعے کی عادی نہیں

ہے نہ ہی اس کو کوئی عیب سمجھا جاتا ہے۔

یہی حال سارے علاقے کا ہے۔ لیکن احقر نے الحمدللہ شادی کے کچھ ہی دنوں کے بعد سے برقعے کا اہتمام شروع کروایا تھا جو آج تک الحمدللہ قائم ہے۔ آئندہ بھی بخیر و عافیت قائم رہے اس کیلئے دعاؤں کی گذارش ہے۔ اس لئے کہ برقعہ کی طرف سے تو اطمینان تھا لیکن ہمارے یہاں جو بے پردگی کا ماحول ہے اس کے اعتبار سے مکانات بھی ایسے ہی بے پردہ ہوتے ہیں۔ جس میں زنانہ و مردانہ سب یکساں, بلکہ مردوں کیلئے تو بیٹھک کی کوئی جگہ ہوتی ہے لیکن عورتیں اس سے بھی محروم ہیں۔

مکانات اسطرح کے بنے ہوتے ہیں کہ صدر دروازے سے اخیر تک بالکل کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے بڑی ہی تکلیف تھی۔ باہر تو برقعے کا اہتمام تھا لیکن مکانات کے قدیم طرز کی بے پردگی والی تعمیر سے کوئی اہتمام پردے کا نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لئے ہمیشہ ایک پردہ والے مکان کو سوچتا رہا۔ لیکن حالات ناسازگار ہی رہے۔

اب الحمدللہ ہمارے خسر صاحب نے ایک زمین مکان بنانے کیلئے مرحمت فرمائی۔ اور ساتھ ہی کچھ عمارتی لکڑیاں بھی مرحمت فرمائیں۔ اور کچھ لکڑیاں ماموں صاحب نے مرحمت فرمائیں, اور کچھ پیسے بھی قرض مرحمت فرمائے۔ تو ایک پردہ دار مکان بنانے کا سلسلہ شروع کیا۔ اور ماموں صاحب ہی سب کچھ کرا رہے ہیں۔ اس کی تکمیل کیلئے مؤدبانہ دعاؤں کی گذارش ہے۔

عزیز یوسف کیلئے بھی اس مکان میں ایک حصہ طے کیا گیا۔ ایک حصہ احقر کا اور ایک یوسف کا۔ اس گنجائش کے ساتھ بنوا رہے ہیں کہ حضرت اقدس مدفیوضھم کی دم فرمودہ اینٹ بعد میں رکھنے کیلئے تھوڑی جگہ بھی چھوڑ دی گئی ہے۔ اس مکان میں ہر نوع کی برکت اور ہر نوع کے مکارہ سے حفاظت کیلئے بہت ہی لجاجت کے ساتھ دعاؤں کی درخواست ہے۔

معمولات کی الحمدللہ پابندی ہورہی ہے۔قرآن پاک کی تلاوت میں بہت ہی لطف محسوس ہوتا ہے۔گھر پر ہمیشہ سے عصر سے مغرب تک ذکر کا معمول ہے۔اب تو اور چار ساتھی عصر سے مغرب تک ذکر جہری کرتے ہیں۔ یہ سب حضرت اقدس کی مبارک دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

حقیقت شکر کا گجراتی ترجمہ مکرمی مفتی اسماعیل صاحب نے کردیا ہے اس کی طباعت کا ارادہ ہے لیکن بعض وجوہ سے مجبوری ہے۔ ایک صاحب مانگ رہے تھے کہ مجھے دے دو میں چھپوا دوں گا۔ابھی تک تو میں نے دی نہیں لیکن اب ارادہ ہے کہ انہی کو دے دوں۔اس لئے کہ اس سے کوئی منافع حاصل کرنے کی نیت تو ہے نہیں اور نہ اس ارادے سے اس کی ترتیب دی تھی۔

اس کے اردو کے نسخے بھی بالکل ختم ہوگئے۔بہت سے لوگ مانگتے ہیں اور انکار کرنا پڑتا ہے۔ اس کی طباعت و کتابت کیلئے بھی اللہ میاں کوئی انتظام فرمادے۔ اس کی دعا فرمادیں۔گجراتی درد اور دوا کی فرمائشیں ابھی تک آتی رہتی ہیں۔کچھ دن ہوئے افریقہ سے چالیس پچاس نسخے منگوائے تھے۔

حضرت اقدس مدفیوضہم کی زیارت مبارک اکثر و بیشتر خواب میں ہوتی رہتی ہے۔ چند روز ہوئے خواب دیکھا تھا کہ احقر بھائی طلحہ، بھائی ابوالحسن صاحب مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔کسٹم سے فراغت پر احقر مع سامان رکشا میں حضرت اقدس کی قیام گاہ پر حاضر ہوا۔ حضرت والا ایک نہایت خوبصورت مسجد کے حجرے میں چارپائی پر تشریف فرما تھے۔حضرات نظام الدین و خدام سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔حضرت والا نے بہت ہی محبت ومسرت کے ساتھ معانقہ فرمایا اور فرمایا کہ تو کون سا مکے سے آرہا ہے۔اور احقر کو یہ فکر سوار تھا کہ حضرت دریافت فرمائیں گے کہ بھائی طلحہ اور بھائی ابوالحسن کو کیوں چھوڑ کر آیا تو کیا جواب دوں گا۔

لیکن حضرت نے دریافت نہیں فرمایا۔

پھر خواب دیکھا کہ حضرت اور بھائی ابوالحسن صاحب غریب خانے پر تشریف لائے، اور وضو فرما کر مصلیٰ طلب فرمایا، اور غریب خانے میں نماز میں مشغول ہو گئے۔ مؤدبانہ دعاؤں کی اور زبان مبارک سے کسی وقت صلاۃ وسلام کی عاجزی کے ساتھ گذارش ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانہ عالی عبدالرحیم السورتی

۳؍مئی دوشنبہ

﴿286﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱؍مئی ۷۱ء [۱۶؍ربیع الاول ۹۱ھ]

باسمہ تعالیٰ

مکرم محترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضہم! بعد سلام مسنون، ڈیوز بری سے ایک دعوت نامہ شادی کا آیا۔ میں تو اول اسی کو تمہارے ہاں بھیجنے کا ارادہ کر رہا تھا، بعد میں خیال آیا کہ تم تو لنڈن کے اکابر لیڈران میں ہو، تمہارے پاس تو براہ راست آیا ہوگا۔ میری طرف سے ایک کارڈ شادی کی مبارک باد اور دعاؤں کا، زوجین میں محبت اور دعاؤں کا لکھ دو، اور اصل کارڈ میں نے لندن کا ہونے کی وجہ سے عبدالرحیم کے لفافہ میں رکھ دیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۱؍مئی ۷۱ء

از راقم بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست۔ مولوی ہاشم اور قاری اسمعیل صاحب سے بھی سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

﴿287﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳/مئی ۷۱ء [۱۸/ربیع الاول ۹۱ھ]

مکرم محترم ذوالمجد والکرم مولانا الحاج قاری یوسف صاحب رزقنی اللّٰہ وایاکم التبتل عن غیرہ

بعد سلام مسنون، کل جب میں نے تمہاری خدمت میں عرض داشت اور ڈبہ پر تمہارا نام لکھنے کے واسطے صوفی انعام اللہ صاحب سے کہا تو انہوں نے کہا کہ مولوی یوسف بھی کہتے ہوں گے کہ مدینہ چھوڑنے کے باوجود۔۔۔ نہ چھوٹا۔ واقعی سچ کہا۔ بات اصل یہ ہوئی کہ لنڈن والوں کی آمد خوب ہے اور میں ان احباب کو بہت اخلاص سے تمہارے اور ان کے نفع کے خیال سے تم سے ملتے رہنے کی تاکید کرتا رہتا ہوں تو پھر [جب کوئی جانے والا ملے تو] میرے سر میں بھی کھجلی اٹھتی رہتی ہے کہ ایک ڈبہ ہی بھیج دوں۔

کئی دفعہ جی چاہا کہ من جانب عبدالقدیر لکھ کر بھیج دوں کہ وہ میرے اور بھائی یوسف صاحب سے زیادہ قدر سے کھائی جاویں گی مگر یہ خیال ہوا کہ تمہیں گرانی نہ ہو۔ **مجھے تو یہ سوچنا ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہئے**، اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرماوے کہ یہ چھوٹ جاوے کہ دوسرے نے کیا کیا۔

خالد جس کے ہاتھ پہلا ڈبہ بھیجا تھا اس کے والد صاحب تشریف لائے۔ میں نے عزیز خالد کو دس ریال بھی دیئے تھے کہ اگر جانا نہ ہو تو بذریعۂ رجسٹری ڈبہ بھیج دیں ان سے

معلوم ہوا کہ وہ بذریعۂ رجسٹری بھیج دیا گیا,اور تمہارے پاس سے رسید بھی آ گئی,اور ایک پاؤنڈ پوسٹل آرڈر بھی تم نے بھیج دیا۔ اس کی تو ضرورت نہیں تھی جب کہ میں دے چکا تھا۔ انہوں نے میرے ریالوں کا ایک پاؤنڈ مجھ کو واپس کر دیا۔ میں نے اصرار بھی کیا مگر انہوں نے قبول نہیں کیا اور اب چونکہ ان کا بیعت کا تعلق بھی ہو گیا اور انہوں نے میرے کہنے سے تمہارے پاس جانے کا وعدہ بھی کیا اس لئے میں نے ایک ڈبہ اور دے دیا۔

ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم نے کوئی مختصر پرچہ ان کو بھیجا تھا جو بہت مختصر تھا,اور اس میں دو ڈبوں کی رسید تھی,مگر وہ پرچہ غلطی سے رہ گیا، مجھ تک نہیں پہنچ سکا۔ بظاہر تو ڈبوں کا سلسلہ بھی یہ آخری ہے، اس واسطے کہ اب تو واپسی میں صرف ایک ہفتہ رہ گیا۔ معلوم نہیں کہ اسی ہفتہ میں کوئی ایسا جانے والا ملے گا یا نہیں جو میری بیگار لے جاسکے۔

میں اپنے ڈبے کے ساتھ ایک پڑیا میں دو چھوٹی ڈبیاں بھی ہیں۔ یہ عزیز رضا کی طرف سے بھیج رہا ہوں۔ ہوا یہ کہ تمہارے جانے کے بعد اسکے استاذ صوفی اقبال نے ابتداء اور ۲،۳ دن بعد ان کے والد الحاج عبدالعزیز صاحب نے آ کر اس غریب کو مجھ سے متعلق کر دیا۔ صوفی اقبال کو تو میں نے کئی دفعہ منع بھی کیا مگر وہ اپنی بیماری کی وجہ سے میرا ظہر کے بعد سموسہ یا یخنی لانے میں دقت محسوس کرتے تھے، اس کی بیگار اس کے حوالہ کر دی گئی۔ شروع میں تو ظہر کے بعد سموسہ رضا کا اور پھلکیاں سلیم کی تھیں,مگر چند ہی روز بعد دونوں چیزیں بند کرنی پڑیں اس لئے کہ تمہارے سامنے ہی سے کچھ حرارت کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا، بھوک نہ دن کی رہی نہ رات کی۔ دن کو تو ظہر کے بعد صرف یخنی یا پایہ کا شوربہ رہ گیا اور عشاء کے بعد کی یخنی بند ہو گئی۔ چاول بھی عشاء کے بعد کے بند ہو گئے، اس کے بجائے صرف ثرید رہ گیا۔ مزیدار تو بہت ہوتے ہیں مگر رغبت بالکل نہیں رہی۔

رضا کے والد کئی دن ہوئے آئے تھے اور انہوں نے مجھ پر اصرار کیا کہ تو کسی چیز کی

اس کو بسم اللہ کرا کر جا، میری سمجھ میں بالکل نہیں آیا کہ قرآن شریف کے ساتھ کیا چیز ہوسکے۔ بہت غور کے بعد میں نے ہی بہشتی زیور تجویز کیا کہ اردو بھی اس کو نہیں آتی۔ چھٹی کے وقت میں ایک آدھ صفحہ اپنے استاذ یا قاری صاحب سے پڑھتا رہے۔ آج عصر کے بعد اقدام عالیہ میں اس کی اور اس کے ساتھی اور استاد زادہ قاری عبدالرشید کے صاحبزادے حافظ عبدالمالک کی بسم اللہ کرادی اور اس وقت عشاء کے بعد میں نے تو تقسیم کے واسطے مکئی تجویز کر رکھی تھی جو ہمارے یہاں عشاء کے بعد کئی دن سے خصوصی مجلس میں تقسیم ہوتی ہے مگر وہ عوام کی تقسیم کیلئے کشادہ کھجوریں اور مخصوص احباب کے لئے چند ڈبے لایا۔ اس میں سے دو تمہارے پاس بھی اس کی طرف سے بھیج رہا ہوں کہ اصل مسرت تو تمہاری ہے۔

تمہارے ناسخ منسوخ احباب میں سے حافظ عبدالجلیل آج کل مغرب سے عشاء تک میرے پاس بیٹھنے کا بہت اہتمام کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی بہت ترقیات سے نوازے۔ اپنے مکاشفات بھی اس سیاہ کار کے متعلق کبھی کبھی سناتے رہتے ہیں مگر میں نے شدت سے منع کر دیا کہ میرا تصور ہرگز نہ آنے دیں، اپنے شیخ عزیز بدر عالم کا رکھیں، اسی کے اندر انشاء اللہ ترقی ہوگی۔ تمہارے ناسخ منسوخ احباب میں سے ابناء الحاج یوسف کو ایک دو دفعہ میں نے بلایا مگر انہوں نے مالاقنی من لاقنی بعد بعده ... الخ پر عمل کیا۔

آج کی ڈاک سے عزیز عبدالرحیم کا ائر لیٹر آیا، بہت ہی اچھے وقت پر آیا کہ میں اپنے خط کے ساتھ تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اور میں نے جواب بھی ہندی ۱۵؍ پیسے پر لکھوا کر ایک صاحب کی معرفت آج ہی بمبئی بھیج دیا اور اس میں لکھ دیا کہ تمہارا خط بھی حسنِ اتفاق سے ایک صاحب کی معرفت آج ہی لنڈن بھیج رہا ہوں۔

پہلے سے میں نے عبدالرحیم کو مفتی اسماعیل، مولوی کفایت اللہ وغیرہ سب احباب کو شدت سے ۲ جون کو اپنی آمد پر سہارنپور آنے سے منع کر دیا تھا کہ اس وقت ہجوم میں ملاقات

کا وقت نہیں ملنے کا, رمضان میں دیکھا جاوے گا مگر آج کے عبدالرحیم کے خط کے جواب میں میں نے یہ لکھوا دیا کہ اگر زامبیا کے سفر میں ۳،۴/ ماہ لگیں تب تو فوراً زامبیا چلے جاؤ، میرا انتظار نہ کرو, واپسی پر ملاقات ہو جاوے گی اور اگر زامبیا کے سفر میں ۳،۴/ ماہ سے زائد لگیں تو پھر میرا مشورہ یہ ہے کہ اب سہارنپور آجاؤ اور ایک ڈیڑھ ماہ سہارنپور رہنے کے بعد زامبیا چلے جاؤ۔ سیٹیں ابھی سے مقرر کر کے اطلاع کر دو۔ رمضان شوال زامبیا میں گذار کر ذیقعدہ میں واپس آ کر حج کرتے ہوئے گجرات پہنچ جاؤ کہ تمہارا اور بیوی کا دونوں کا حج ہو جاوے گا۔

ان کے مکان کے لئے پہلے تو میں نے یہ تجویز کیا تھا اور قاری سلیمان سے کہہ بھی دیا تھا کہ دو متوسط اینٹیں مجھے خرید کر دیں میں ان پر دم کر کے تمہارے [اور] ان کے مکان کیلئے بھیج دوں گا۔ بعد میں یہ خیال ہوا کہ بجائے اینٹوں کے جبل احد کے دو پتھر جو عزیز مولوی احمد میرے لئے لائے ہیں وہی دم کر کے بھیج دوں کہ ان کے ٹکڑے کر کے مکان کے نیو کے مختلف حصوں میں رکھ دیں۔ اگر چہ تمہارا مکان گجرات میں میری سمجھ میں نہیں آرہا۔ جب کہ تم ماشاء اللہ بولٹن کے شیخ المشائخ بن چکے ہو۔ مستقل مکان وہاں تمہارا ہو چکا, پھر گجرات میں دوسرے مکان کی کیا ضرورت؟

میرے خطوط میں بعض فقرے صورۃً تو تفریح کے ہوتے ہیں مگر اگر غور سے پڑھو گے تو انشاءاللہ معنی دار ہوں گے, البتہ پہلے دو خط چونکہ غایت تأثر میں لکھے تھے اسلئے ان کے متعلق ان میں یہ بھی لکھا تھا، بعد میں لکھا اور اب بھی لکھتا ہوں کہ ان کو چاک کر دیں۔ وہ ان لوگوں کے پڑھنے کے نہیں ہیں جن کو واقعات معلوم نہ ہوں۔ اللہ جل شانہ تم دوستوں کو اپنی رضا اور مرضیات پر [چلنے کی] زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے۔ مجھ نابکار کی سیئات سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاوے۔ **بہت اہتمام سے بالخصوص تمہارے لئے دعا بھی کرتا رہتا ہوں, روضۂ اقدس پر عرض معروض بھی کرتا رہتا ہوں کہ تمہیں اللہ جل شانہ اہل لنڈن کے لئے**

صلاح وفلاح کا ذریعہ بناوے۔

ایک مضمون کی طرف اشارہ تو پہلے خط میں بھی کر چکا ہوں اور بہت پہلے سے اس واسطے لکھ رہا ہوں کہ اس کے خلاف تم کوئی نظام نہ بناؤ کہ نظام بنانے کے بعد تغیر میں کچھ گرانی ہوا کرتی ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اس سال تم رمضان سہارنپور گذارنے کا اردہ نہ کرو, بلکہ بولٹن میں پورے مہینہ کا اعتکاف کرو اور جو مخلص دو چار احباب اور مل سکتے ہوں، بالخصوص تمہارے رفیق سفر قاری صاحب، مولوی ہاشم، بھائی طارق اور اس قسم کے احباب کو پہلے سے آمادہ کرو کہ وہ پورے رمضان کا اعتکاف تمہارے ساتھ بولٹن میں کریں۔ میرا خیال یہ ہے کہ تمہارے لئے انشاءاللہ یہ طریقہ ماہ مبارک سہارنپور گذارنے سے موجبِ ترقی ہوگا۔ ہم اپنی برکات توکئی سال سے ملاحظہ فرمارہے ہیں۔

پچھلے ہفتہ تمہارے دستانے جو تم بھول کر یا جان کر چھوڑ گئے تھے اور ایک ڈبہ کھجوروں کا ایک صاحب کے ہاتھ بھیجا, میں نے تو بہت اصرار کیا کہ وہ رجسٹری کے دام لے جاویں مگرانہوں نے بہت شدت سے یہ کہہ کر انکار کیا کہ میں تو آپ کی تعمیل حکم میں پہلی فرصت میں بولٹن خود جاؤں گا, اب تو ڈبے بھی کئی ہوگئے اور دستانے بھی۔ مولوی ہاشم یا کسی دوسرے کے خط میں ان کی رسید لکھوادیں تو اطمینان ہوگا۔

مجھے بھی غالباً سہارنپور پہنچنے کے بعد وہاں کے ہجوم میں تو خط لکھوانا دشوار ہوگا اپنی اہلیہ اور خالہ خالو اور عزیز محمد سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اپنی بچی کو خاص طور سے گود میں لے کر پیار کریں, اللہ تعالیٰ اس کو بہت ہی چین اور اطمینان کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچاوے۔ اب تو وہ کھجور کھانے کے قابل ہوگئی ہوگی۔ ایک ڈبہ اس کے لئے مخصوص کر دینا۔ نیز ان ڈبوں میں سے اہلیہ کیلئے بھی مخصوص کر دینا اور خالہ خالو کیلئے بھی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۳؍مئی ۷۱ء

از راقم بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست ہے۔

پہلے تو اس کو دستی بھیجنے کا خیال تھا، مگر بعد میں دو وجہ سے اول یہ کہ وہ تمہارا پرچہ لانا بھول گئے، جس سے مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں اسے نہ بھول جاویں۔ دوسرا لکھنے کے بعد یہ خیال ہوا کہ بعضے الفاظ میری یا تمہاری شان کے خلاف لکھے گئے، جس کے متعلق میرا تو یہ جی چاہتا ہے کہ یہ خطوط بعد ملاحظہ چاک کرتے رہو تو اچھا ہے، بشرطیکہ اس کا فوٹو بجائے کاغذ کے دل پر لے لو۔ فقط

﴿288﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷؍مئی ۷۱ء [۲۲؍ربیع الاول ۹۱ھ]

مکرم محترم ذوالمجد والکرم! مولانا الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہیں ایک خط لکھا تھا، جو جناب الحاج عبدالحکیم صاحب لنڈن والوں کی معرفت بھیجنے کا ارادہ تھا اور ان کو دو ڈبے بھی دیئے تھے۔ ایک بڑا شلبی باللوز کا اپنی طرف سے، اور دو چھوٹی ڈبیاں عزیز رضا کی بہشتی زیور کے بسم اللہ کی۔ اس کی تفصیل اس خط میں لکھ دی تھی۔ اس کے بعد اس خط میں کچھ فضول چیزیں آ گئیں۔ اس لئے اس کو ۱۳ مئی کو رجسٹری کر دیا، جس میں عبدالرحیم کا ایرلیٹر اور ڈیوز بری کے گجراتی خط کی نقل، جس میں شادی کی دعوت تھی۔ اور ڈبے دونوں عبدالحکیم صاحب کے پاس ہیں۔

کل ۱۵ مئی کو تمہارے ہدایا دو عدد بسترے اور پان اور جواہر مہرہ جو غلطی سے ساتھ

چلا گیا تھا، پہونچ گیا۔ تم نے بستروں کے بھیجنے میں بہت جلدی کی۔ سردی تو رمضان کے قریب آوے گی اور ایک کے بجائے دو بھیج دیئے اور دو کا بھیجنا بالکل سمجھ میں نہیں آیا۔ میرے لئے تو دو کرتے بھی بہت مشکل ہیں۔ تمہیں ہمیشہ کا معلوم ہے کہ ایک دو کرتوں کے علاوہ یہاں سب کو تقسیم کر کے جاتا ہوں۔ ان دو بستروں کا لے جانا بھی مشکل، البتہ تمہاری حسن نیت یا کرامت سے پان بہت اچھے پہنچے۔ ایک بھی ان میں خراب نہیں ہوا، حالانکہ ۳، ۴ دن کے خریدے ہوئے تھے، اور میں نے آتے ہی ان ہی کو کھانا شروع کیا اور اب پہلے پان [میں] مزہ نہیں لگ رہا۔ میں نے تو اس کو اپنا تخیل سمجھا تھا مگر کئی آدمیوں نے اس کی تائید کر دی کہ یہ زیادہ لذیذ ہے۔ کیوں نہیں؟ ہونا ہی چاہئے۔

غالباً تم کو حضرت رائپوریؒ کے تابوت کا مسئلہ تو معلوم ہی ہوگا۔ الفرقان کا ایک پرچہ ہندوستان سے آیا۔ چونکہ پاکستان، ہندوستان کے پرچوں کا پہنچنا بہت مشکل ہو رہا ہے اس لئے قاضی صاحب نے اس کے فوٹو اتروائے۔ تجویز یہ تھی کہ یہ فوٹو مولوی یوسف تتلی کو بھیجا جاوے مگر ایک تو مجھے اچھا بہت لگا، اور دوسرا یہ خیال ہوا کہ مولوی یوسف تتلی کے پاس بظاہر الفرقان براہ راست جاتا ہے، اس لئے یہ خیال ہوا کہ ہندوستان جا کر تحقیقات کروں گا کہ اگر ان کے پاس نہ جاتا ہو تو مولوی منظور صاحب سے الفرقان بھجوا دوں گا تا کہ اگر قاری طیب صاحب کا بیان کسی اخبار میں تمہارے پاس پہنچے تو دوسرا مضمون بھی تمہارے علم میں رہے۔

تمہارے مکہ اور مدینہ کے دونوں ائرلیٹر پہنچ گئے، اور میں ہر خط کے ۳ جواب لکھوا چکا ہوں اس واسطے کہ انشاء اللہ ۱۴/ اپریل سے لے کر اب تک میرے خطوط کی میزان ۱۲ سے کم نہیں جو دستی اور ڈاک سے گئے۔ مگر یہ پتہ نہیں چلا کہ تمہارے پاس ڈبے کتنے پہنچے۔ تم نے اس خط میں لکھا کہ دو ڈبے پہنچے اور ایک چھوٹا وحید الزمان والا۔ میں ڈبوں کی رسید کی تفصیل

بھی اب کے تیسرے خط میں مع تاریخوں کے اور مع آدمیوں کے بھیج چکا ہوں۔ اور تمہارے دستانے بھی عزیز عبدالحفیظ صاحب کی تجویز سے بھیج چکا ہوں۔ میری تو بدگمانی یہ تھی کہ تم جان کر چھوڑ گئے, مگر عبدالحفیظ نے زور لگایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ ورنہ میں نے دوسرے کی نذر کا ارادہ کرلیا تھا۔

جواہر مہرہ کا میں اوپر لکھوا چکا ہوں کہ پہنچ گیا اور تم نے اچھا کیا کہ بھیج دیا, وہ ماموں یامین نے بھجوایا تھا اور میں اس کو واپس کرنا چاہتا تھا۔ بستروں اور پانوں کی رسید لکھوا چکا ہوں۔ بسترے دو غلط بھیجے ایک کافی تھا, وہ بھی قبل از وقت بھیجا۔

.... صاحب کے متعلق بہت تفاصیل معلوم ہیں کہ ان کو تبلیغ والوں سے سخت مخالفت ہے اور یہ بھی سنا ہے کہ مجھ سے بیعت بھی ہیں۔ شروع شروع میں تو وہ کچھ اپنے حالات اور تبلیغ کی مخالفت بھی لکھ دیا کرتے تھے لیکن جب میں نے ان پر نکیر کی تو خط بھی چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمہاری کوشش کامیاب ہوجاوے مگر وہ مجھ سے کئی دفعہ وعدہ کر چکے کہ اب مخالفت نہ کروں گا مگر ان سے نہیں رہا جاتا۔ تجدید بیعت کا حال معلوم نہیں۔ یہی سنا تھا کہ مجھ سے بیعت ہیں۔ اللہ جل شانہ تمہاری برکت سے ان کی اصلاح فرمادے تو بہت اچھا۔

اس کے بعد آج تمہارا ایر لیٹر اسی مضمون کا ۷ امئی کی شب میں پہنچا۔ چونکہ بہت دیر میں پہنچا اس لئے میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم نے میرے کہنے کے موافق خط نہ لکھنے کا ارادہ کرلیا اگرچہ مجھ سے نہیں رہا گیا۔

ایک لطیفہ سناؤں کہ آج کی ڈاک سے ایک خط شیخ الحدیث مدینہ منورہ بھی پہونچ گیا۔ سہارنپور میں تو حضرت مدنی کے سارے تار شیخ الحدیث سہارنپور سے پہنچ جاتے تھے۔ تم نے جو دو ڈبے لکھے وہ معلوم نہیں کہ رضا کی بہن کے خسر کے ہاتھ بھیجے وہ بھی پہنچے یا نہیں اور یہ اس واسطے کہ وہ میرے اس کہنے پر کہ آپ مولوی یوسف سے ضرور ملیں۔ اتنا زور سے وعدہ

کر کے گئے تھے کہ جس سے میں سمجھا کہ اب وہ تمہارے پاس ہی رہا کریں گے۔

تم نے حماقتوں کی معافی مانگی, ساری معاف ہیں۔ وعین الرضا عن کل عیب کلیلة۔ لیکن ایک چیز کو چاہے میں پچاس دفعہ معاف کر دوں مگر کبھی نہیں بھولوں گا, اور میرے پیارے تیرے لئے موجبِ نقصان بھی ہوا۔ اسلئے کہ وہ چیز ایسی نہیں تھی جس میں تمہیں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش ہو۔ تم نے الحاج عبدالقدیر کی خاطر مجھے بھائی یوسف سے بہت شرمندہ کیا۔ ان کے بار بار اصرار خوشامد کے بعد میرے جنرلی حکم پر تمہارے لئے کوئی گنجائش اس کہنے کی نہیں تھی کہ عبدالقدیر کا جی برا ہو جاوے گا۔

اول تو اس بے چارے کا جی برا ہونے کی [کوئی] وجہ نہیں [تھی]۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ اگر تم کہہ دیتے کہ میں نے اس کے کہنے سے پی تو وہ کہہ دیتا کہ آئندہ سے چائے نہیں بناؤں گا, اس کے کہنے سے کیوں پی, اور مجھے اور تمہیں یہ بھی معلوم تھا کہ وہ تھرمس میں رکھی ہوئی ہے, اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ بار بار تم نے تہجد کی رکھی ہوئی چائے غسل شریف کے بعد پی۔ اور عزیز عبدالقدیر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ تہجد کی دم کی ہوئی ظہر کے بعد بھی پی تھی۔ اگر اس دن آپ الحاج عبدالقدیر والی زعفرانی چائے کو مجھ نا کارہ کی درخواست پر تھوڑی دیر بعد پی لیتے تو میرا دماغ اس قدر خشک ہے کہ مجھے اس کی مضرت بڑی دیر کے بعد سمجھ میں آتی۔ جب کہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ [نے] صبح کی چائے پینے کے بعد دلہا وغیرہ کے ساتھ بازار میں بھی دو دفعہ پی۔

دراصل میرے دماغ میں خشکی بہت ہے, باریک باتیں بہت دیر میں سمجھ میں آتی ہیں۔ تم نے جو وہاں کے معاشرہ کی شکایت لکھی ہے وہ تو بھائی سبھی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اور میرے دوستوں کی حفاظت فرماوے۔ تم نے لکھا کہ تیری توجہ متوجہ کرنے کے لئے یہ لغویات مفصل لکھیں۔ ان کی تفاصیل لکھنے کی ضرورت نہیں، بے کہے معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی

تمہاری اور میری اور سب دوستوں کی حفاظت فرماوے۔ اس سیہ کار کا معمول تو مسبعات عشر کے بارے میں ۴۰ھ سے جب سے مسلسلات کا سلسلہ شروع ہوا تھا تب سے ہی اہتمام کا ہے مگر ہمارا اہتمام بھی تم کو معلوم ہے کہ کتنا پختہ ارادہ کیا تھا کہ تم کو خط نہ لکھیں گے مگر اس کا ردعمل بھی تم نے دیکھ لیا۔

ہر چیز معاف ہے۔ چاہے طویل خط ہو چاہے تمہاری دوسری ادائیں ہوں مگر بھائی یوسف صاحب رنگ والوں کی چائے معاف نہیں۔

اب دعوات توجہات کو نہ لکھا کر، تجھے خوب معلوم ہے۔

بظاہر نہ جانے نہ جانے نہ جانے تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا

روضۂ اقدس پر تمہاری اہلیہ اس کے والدین اور محمد کا نام لے کر صلوۃ وسلام پیش کرتا ہوں اپنی اہلیہ سے اور ان کے والدین سے اور عزیز محمد سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں، اور یہ بھی کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۷ر مئی ۷۱ء

﴿289﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۷ر مئی ۷۱ء/۲۲ر ربیع الاول ۹۱ھ

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج مبارک بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کا گرامی نامہ عالیہ مکرمی مولانا سعید خان صاحب کے لفافے میں

پرسوں شنبہ کو موصول ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ سہارنپور سے مکرمی و محسنی مولانا نصیر الدین صاحب کا گرامی نامہ کارڈ بھی موصول ہوا جس میں موصوف نے اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ:
حضرت اقدس کا گرامی نامہ ۷ مئی کو موصول ہوا اس میں تحریر تیرے نام حسبِ ذیل پیغام تحریر فرمایا ہے کہ 'وہ اس وقت آنے کا بالکل ارادہ نہ کرے'۔ آگے موصوف نے تحریر فرمایا کہ یہ تو حضرت کا پیام تھا۔ اگر مع گھر والی کے آنا ہو تو ہفتہ عشرہ پہلے اطلاع فرما دیں۔ فقط

اس کے ساتھ مفتی اسماعیل صاحب کا کرم نامہ بھی صادر ہوا۔ انہوں نے بھی عدم اجازت حاضری کے متعلق حضرت والا کا پیام تحریر فرمایا ہے۔ ان سب پیاموں کے بعد اس سلسلے میں کچھ عرض کرنے کی جرأت تو یقیناً بڑی ہی گستاخی ہوگی۔ لیکن نہایت ہی ادب کے ساتھ ایک بات یہ دریافت کرنی ہے کہ حضرت اقدس کی مبارک رفاقت سے مبارک سفر میں جو محرومی رہی اس کی تلافی تو شاید اب ناممکن ہی ہے لیکن اب اس کے باوجود احقر نے یہ سوچا تھا کہ زامبیا کے سفر کو جس کی اطلاع اس سے اگلے عریضہ میں خدمت اقدس میں کر چکا ہوں ملتوی کر کے خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتا، اور بعد رمضان زامبیا جاتا۔

اب حضرت اقدس سے مؤدبانہ گذارش یہ ہے کہ اگر از راہ بندہ نوازی حاضری کی اجازت مرحمت فرماویں تو اپنے گاؤں کے مکتب کی ملازمت سے استعفاء دے دوں جو تقریباً تین ماہ سے بعض حالات کے پیشِ نظر کرنا پڑ رہی ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ احقر کو جب بھی کہیں جانا ہو تو کسی آدمی کا انتظام کر کے پھر جانا ہوگا۔ اس لئے کہ اس سے قبل جو پانچ ماہ کی عارضی ملازمت کی تھی اس کے بعد ان لوگوں کو بقیہ سال کیلئے کوئی مدرس نہیں مل سکا تھا۔ اس لئے مؤدبانہ گذارش یہ ہے کہ اس سلسلہ میں چند کلمات تحریر فرما کر مطمئن و مسرور فرماویں تا کہ احقر اپنے استعفاء کے سلسلے کے ساتھ ساتھ کسی مدرس کی تلاش شروع کر دے۔

ہمارے افریقی خالہ زاد بھائی خدمت اقدس میں بہت بہت مؤدبانہ سلام مسنون

عرض کررہے ہیں اور دعاؤں کی درخواست کررہے ہیں۔ وسطِ جون تک افریقہ واپسی کا ارادہ فرمارہے ہیں۔مولانا سعید احمد خان صاحب مدفیوضہم کی واقعی احقر پر وہاں کے قیام میں بڑی شفقتیں رہیں۔ اس کے بعد آنے جانے والوں کی زبانی بھی مولانا موصوف کی طرف سے سلام اور دعائیں پہنچتی رہیں۔کبھی کبھی حضرت مولانا کے گرامی نامے بھی صادر ہوتے رہتے ہیں۔اللہ جل شانہ ان کی شفقتوں کو احقر کیلئے دینی ترقیات کا ذریعہ فرمادے۔ حضرت اقدس سے اس کیلئے بھی دعا کی مؤدبانہ گذارش ہے۔

عزیز یوسف کے خطوط آتے رہتے ہیں خیریت سے ہیں۔اس کے مدرسے میں بھی ہرطرح کی خیریت ہے۔ یہاں تو یہ افواہ سننے میں آرہی تھی کہ یوسف کو مدرسہ سے علیحدہ کردیا گیا ہے۔لیکن عزیز یوسف کے خط سے ہرطرح کی خیریت معلوم ہوکر اطمینان ہوا۔ اخیر میں نہایت ہی لجاجت کے ساتھ اپنے ماوائے دارین کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ اپنی الوداعی دعاؤں میں اس سیہ کار حرمان نصیب خادم کو ضرور یاد فرماویں کہ آپ کے علاوہ دنیا و آخرت میں اپنا کوئی ملجا و ماویٰ نہیں ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانہ عالی

عبدالرحیم السورتی ۷ ارمئی ۱۷ء

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
بامسلماں اللہ اللہ، با برہمن رام رام

﴿290﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۲۱؍مئی ۷۱ء / ۲۴؍ربیع الاول ۹۱ھ

...... ابتدائی حصہ مفقود ہے ......

اور رات ہمارے یہاں پھر ایک واقعہ مار پٹائی کا ہوگیا بس اللہ ہی رحم فرماوے۔ یہاں کے تمام تر عوام کا کوئی مذہب نہیں۔ ساتھی بتاتے ہیں کہ ہر طرف دہریت پھیل چکی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نوے فی صد سے بھی زیادہ کا مذہب عیاشی ہے اور عوام خود اپنے مذہب کو بھی نہیں جانتے تو پھر دوسرے مذہب کا قبول کرنا تو درکنار اس کا احترام بھی کیسے کریں؟ بس اللہ تعالیٰ شانہ اس الحاد و دہریت کے دور میں مسلمانوں کی، اسلام کی حفاظت فرماوے اور اس کے لئے حضرت والا کے مبارک سایہ کو امت پر تادیر قائم رکھے۔

دعوات و توجہات مبارکہ کی مکرر درخواست ہے۔

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی، محمد یوسف

پنجشنبہ ۲۱؍مئی ۷۰ء

لیجئے نامہ بھی موقوف میں بھی رخصت
مژدہ باد اب خلل انداز مشاغل نہ رہا

﴿291﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶؍مئی ۱۹۷۱ء [۲؍ربیع الثانی ۹۱ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت حافظ الحاج قاری یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، پرسوں دوشنبہ کی شام کو مغرب کے وقت تمہارا ایر لیٹر مدینہ منورہ میں ملا تھا۔ کل منگل کی صبح کی نماز کے بعد مدینہ طیبہ سے روانگی ہوئی، اور ظہر سے دو گھنٹہ قبل یعنی پونے چار بجے [عربی] مدرسہ صولتیہ پہنچ گئے۔ راستہ میں اللہ کے فضل سے بہت ہی راحت رہی۔

مولوی عبداللہ عباسی یہاں سے اتوار کے دن اپنی گاڑی لے کر مجھے لینے کے واسطے گئے تھے۔ انہیں کی گاڑی میں عزیز زبیر، صوفی انعام اللہ آئے۔ تجویز قاضی جی کی بھی تھی مگر اس گاڑی میں مزید گنجائش نہیں تھی۔ اس لئے عزیز ہارون قاضی جی ٹیکسی میں آئے۔ راحت تو گاڑی میں بہت رہی۔ مگر ٹانگوں کی تکلیف کی وجہ سے یہاں آنے کے بعد تکلیف زیادہ رہی، جس کی وجہ سے اب تک سب نمازیں مدرسہ صولتیہ کے دیوان ہی میں پڑھ رہا ہوں۔ حرم شریف کے اندر جانے کی نوبت نہیں آئی۔ البتہ عشاء کے بعد حسبِ معمول طواف اور سعی سے فراغت ہوگئی تھی، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، جس کی وجہ سے احرام رات ہی کو کھول دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

کل شب میں الوداع کے وقت تمہارے ناسخ و منسوخ احباب کی خاطروں کے بڑے ہی زور بندھے کہ عبدالجلیل کئی قسم کے سالن اور کچھ خستہ لے کر آئے تھے کہ راستہ میں کام لگے۔ عزیز عطاء الرحمٰن کئی قسم کی چٹنیاں اور اچار لے کر آیا، تم بہت یاد آئے، کہ قدر گوہر

شاہ بداند یا بداند جوہری۔ یہ ناکارہ کیا قدر کرتا, اور جس کی قدر کی اس نے قبول نہیں کی۔

مکہ مکرمہ آ کر ایک خبر سنی سے جس سے بہت ہی فکر, تعجب اور قلق ہوا کہ بولٹن کی مجلس انتظامیہ کچھ تم سے ناراض اور تمہاری علیحدگی کے کچھ مشورے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ خبر غلط ہو۔ مجھے تو اس خبر سے بہت ہی فکر اور قلق ہوا۔ اس وقت طبیعت بہت ہی گر رہی ہے۔ حرارت بھی ہے مگر میرا خیال ہوا کہ شاید تمہارے خط سے کچھ طبیعت بہل جاوے۔

دستانوں کے پہنچنے کی خبر سے بہت اطمینان ہوا۔ اس کا بہت ہی فکر تھا, امید ہے کہ مل گئے ہوں گے۔ کھجور کے ڈبے تو میں نے دس بارہ تمہاری نیت سے خرید کر رکھے تھے کہ لندن جانے والے مدینہ میں بہت کثرت سے ملتے تھے مگر مکہ مکرمہ میں بڑا شہر ہونے کی وجہ سے ملاقات مشکل, اور ہندوستان میں تو کون ملے گا۔

تم میری صحت کے لئے دعا کر رہے ہو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرماوے۔ ٹانگوں کی تکلیف تو واقعی زیادہ بڑھ گئی اور ایک مرتبہ گرنے کی وجہ سے پاؤں میں موچ بھی آ گئی اور ایکسرے سے معلوم ہوا کہ ہڈی میں بال بھی آ گیا مگر اپنی جگہ سے سرکی نہیں۔ البتہ اس پاؤں پر بوجھ دینا بہت مشکل ہو گیا۔ چھڑکنے کی دوا کے متعلق میں نے اس واسطے پہلے خط میں استفسار کو لکھا تھا کہ وہاں کے ڈاکٹروں سے معلوم ہو جاوے کہ ٹانگوں کی نوم جو ہر وقت سوئی رہتی ہیں [کہیں] اس دوا کا اثر [تو] نہیں۔ یہ بھی محتمل ہے کہ سید محمود صاحب کی گولی کا اثر ہو اور یہ بھی محتمل ہے کہ براہ راست مرقی ہو۔

ایک بدو میرے پاؤں کی موچ دیکھنے آیا تھا, مجھے بڑا تعجب ہوا کہ اس نے ٹانگ پر ہاتھ رکھتے ہی کہہ دیا کہ هذا نائم هذا نائم۔ اس نے یہ بھی کہا کہ میں چند گھنٹوں میں اس کا علاج کر دوں گا۔ دو داغ کیّ بالنار رانوں کی جڑ میں، دو گھٹنوں پر اور دو ٹخنوں پر آویں گے اور یہ فوراً اچھی ہو جاوے گی, مگر میری مکہ مکرمہ کے سفر کی وجہ سے ہمت نہیں ہوئی۔

تم نے مولوی ۔۔۔صاحب کے متعلق جو کچھ لکھا میرے نزدیک تو مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات و برکات بناوے۔مگر نظام الدین، مطہرہ [پاکستان]، لندن اور مکہ کے تبلیغی احباب سبھی ان سے خوب خفا ہیں۔اس لئے اندیشہ یہ ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم۔تمہاری مساعی سے کہیں یہ سب لوگ تم کو ان کا حامی سمجھ کر تمہاری مخالفت نہ شروع کردیں۔اس لئے کم ازکم حافظ پٹیل اور مولوی یعقوب صاحب سے اس سلسلہ میں مشورہ ضرور کرلو کہ تمہیں تبلیغی احباب سے اور تبلیغی احباب کو تم سے خفا کرنا پسندیدہ نہیں۔

البتہ وہ اگر بولٹن آویں تو مدارات سے ضرور پیش آویں۔ وہ تبلیغی احباب کی شکایات میں چندسال ہوئے مجھے بھی متعدد خطوط لکھ چکے ہیں۔میرے معمولات کا اگر وہ اچھا انگریزی ترجمہ کریں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مجھ سے بیعت کا تعلق تو نظام الدین، مطہرہ اور لنڈن والوں سب کو معلوم ہے۔اگر میرے حالات تم ان کو بتلاؤ تو تاریخی میں تو مضائقہ نہیں جو آپ بیتی نمبر۲ میں میں خود بھی لکھ چکا ہوں۔'پیراں نمی پرند مریداں می پرانند'[یعنی پیروں کے پر نہیں ہوتے لیکن مرید انہیں پروں والا بتاتے ہیں] سے ضرور احتراز کریں۔

دعوات کے لئے تجھے بھی خوب معلوم ہے نہ لجاجت کی ضرورت ہے نہ درخواست کی۔تمہارے خط کے نہ سننے سے تکلیف ہوتی ہے نہ اس کے جواب سے۔اس کے باوجود میں نے پہلے بھی کہہ دیا تھا اور اب بھی لکھتا ہوں کہ خطوط کا سلسلہ زیادہ طویل نہ رکھیں۔کوئی ضروری بات ہو تو ضرور لکھیں۔

اہلیہ سے سلام مسنون نیز اس کے والدین سے بھی۔مولوی ہاشم صاحب، بھائی طارق، مولوی یعقوب، حافظ پٹیل، قاری صاحب سے سلام مسنون۔کھجوروں کا سلسلہ اب بند ہی ہو گیا,البتہ مولوی احمد ناخدا کے خالو افریقی جو تم سے خوب واقف ہیں لندن ہو کر آئے ہیں۔ان کو بھی دو ڈبے دے دیئے ہیں,یہ گویا آخری سمجھو۔البتہ قاری۔۔۔ہمارے ساتھ

مدینہ سے نہیں آئے۔ جمعہ کو آنے کو کہہ رہے تھے اگر انہوں نے ذمہ داری لی تو ۲،۳ رڈبے مزید آپ کے لئے ان کے حوالہ کردوں گا۔

یہ تو مجھے اندازہ تھا تم یاد آؤ گے مگر اتنا اندازہ نہیں تھا جتنا یاد آئے۔ یہ خط کل بدھ کو لکھوایا تھا مگر اس میں ایک خط اور لکھوانا تھا جس کا وقت نہ ملا۔ اس لئے اس سے قبل تمہارے خط میں کل سے آج تک کی مزید کیفیت درج کرادوں۔ یہاں آنے کے بعد بخار میں بھی خوب اضافہ ہوگیا اور پاؤں کی تکلیف میں بھی۔ حتیٰ کہ کل مغرب کے وقت سے اب تک تو لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھ رہا ہوں کہ بیٹھ کر رکوع سجدہ میں حرکت کو منع بھی کرتے ہیں اور تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے باوجود ابھی تک ۲ جون کا سفر تجویز ہے۔ مزید براں یہ کہ پاکستانی احباب کا اصرار آرہا ہے کہ مہینہ بیس دن وہاں قیام کروں۔

ایک لفافہ جناب Y C Monun، بولٹن کا آیا۔ جس پر لکھا تھا کہ فلاں صاحب کو دے دیں۔ وہ ابھی تک آئے نہیں تھے۔ اور ہماری روانگی قریب تھی لہذا قاری سلیمان کے حوالہ کیا ہے کہ ان کے آنے پر ان کو دے دیں۔ فقط۔

نیز ایک کارڈ حسبِ ذیل لوگوں کو لکھ دیں اور لکھ دیں کہ جواب کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔ اگر جواب مطلوب تھا تو کچھ ہونا چاہیئے۔ دعا سے دریغ نہیں۔ **درود شریف کی کثرت کا اہتمام کریں، یہ مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کیلئے بہت مفید و مجرب ہے۔**

1. Suleman Yusuf Patel, ... London

2. E. A. Daya, ... Bradford,

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی۔ ۲۶ رمئی ۷۱ء

﴿292﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۱رمئی ۷۱ء [۵ربیع الثانی ۹۱ھ]

لیجئے نامہ بھی موقوف میں بھی رخصت

مژدہ باد اب خلل انداز مشاغل نہ رہا

مکرم محترم ذوالمجد والکرم، مصدرتواضع، مولانا حافظ الحاج القاری یوسف صاحب

زادت معالیکم ودام مجدکم ومتع اللہ الاھلین المتمتعین بفیوضکم

تمہاری روانگی کے بعد سے سب سے پہلا خط جدہ سے ۱۴اپریل کوروانہ کیا تھا,اور اب حرمین کے خطوط میں یہ آخری خط یکم جون کو مکہ مکرمہ سے رجسٹری کرارہا ہوں۔ بہت ہی پختہ ارادہ تھا کہ تمہیں خطوط لکھ کر تمہارے اوقات ضائع نہیں کرتا اور تمہیں بھی تقاضا کردیا تھا کہ بخیررسی کے علاوہ کوئی خط نہ لکھیں۔

تم نے توماشاءاللہ بڑی حدتک اس پرعمل کیا ورمیرے تین چار خطوں کے بعدایک مختصرسا پرچہ گول مول سالکھ دیا کہ اس میں میرے خطوط کی رسید بھی تھی کہ تیرے تین پرچے پہنچ گئے۔ باقی یہ معلوم نہیں کہ یہ کون سے تھے اور خاص طور سے ڈبوں کی رسید کا مجھے زیادہ انتظارتھا۔تم نے ان کی بھی تین ہی کی رسید لکھی اور چوتھا مولوی شفیق کے ہاتھ جوڈبہ اوردستانہ بھیجے گئے؟ تمہارے خط میں ان کے فون کا ذکر ہے کہ ان کے ہاتھ دستانے اورایک ڈبہ بھیجا جواب تک نہیں ملا۔امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔

اس کے علاوہ ۴ ڈبے اورروانہ ہوئے ہیں,جن کا اندراج میری کاپی میں ضرو رہے مگرمیرے کاتب مولوی احمد صاحب کو گھرسے آئے بہت دن ہوگئے ہیں وہ اس فقرے

پر بڑی سختی سے نکیر کرتے ہیں کہ توبہ توبہ مجھے گھر کا خیال بھی نہیں آتا لیکن اگر وہ گھر کے استغراق میں نہیں رہتے تو بہت مبارک ہے، مدینہ کے فراق میں گم رہتے ہیں۔ آدھ گھنٹہ تلاش کروایا، مجھے چار خوب یاد ہے، مگر ان کی تاریخ اور ارقام نہیں ملے۔ البتہ چلنے سے ایک دن پہلے یعنی ۲۲ مئی کو مولوی احمد ناخدا کے خالو بہت ضعیف بوڑھے، نام مجھے یاد نہیں، اور مولوی احمد صاحب نے بڑے جوش میں کہا 'وہ میں نے اندارج نہیں کیا'۔ یہ صاحب بولٹن میں ایک ہفتہ تمہاری خدمت میں رہ کر آئے ہیں۔ ان کا بیان تھا کہ میرا قیام دوسری جگہ تھا، کھانا آپ کے ساتھ۔ دو ڈبے ان کو چلتے وقت دیئے کہ یہ بھی ۲۵ مئی کو مدینہ سے بذریعہ ہوائی جہاز ریاض کے راستے سے جانے والے تھے۔

تمہارے لئے ڈبے تو کئی خرید کر رکھے تھے اور خیال تھا کہ مکہ میں بھی کچھ لوگ ملیں گے لیکن مدینہ میں تو تمہارا شناسا روازانہ ایک دو عصر کے بعد ملتا اور اس کو میں عشاء کے بعد کے کھانے پر بلا بھی لیتا۔ خیال تھا کہ مکہ مکرمہ میں بھی ملیں گے یہاں کوئی نہ ملا۔ میں چند ڈبے اپنے ساتھ اس خیال سے لایا تھا کہ مکہ میں جو آپ کو جاننے والا ملے گا انکے ہاتھ بھیج دوں گا اور جو بچیں گے وہ قاری سلیمان کے حوالہ کرتا جاؤں گا کہ جو بولٹن والا ملے اس کو ۱، ۲ ڈبہ دے دیں اور وہ محصول مانگنا چاہیں تو ۱۰ ریال بھی دے دیں۔

قاری سلیمان صاحب مدینہ سے میرے ساتھ واپسی پر نہیں آئے، اگر چہ ان کا پختہ ارادہ تھا لیکن چلتے وقت انہوں نے کہا کہ مجبوری کی وجہ سے آج نہیں جاسکتا، جمعہ وہاں پڑھوں گا، لیکن دوشنبہ کی ظہر تک پہنچے نہیں۔ ان ڈبوں کا مصرف کوئی سمجھ میں نہیں آرہا اگر چہ صوفی انعام اللہ کا اصرار ہے کہ میں ساتھ لے کر جاوں گا اور سہارن پور پہنچا دوں گا۔ یہ اور مولوی احمد اب تک کی اطلاع کے موافق ۱۴ جون کے بحری جہاز سے بمبئی جاویں گے مگر مجھے تو مسرت جبھی ہوتی کہ یہ ڈبے کسی مستغنی عن الدنیا، متبتل الی اللہ، مصدر تواضع کے پاس پہنچ جاتے۔

مولوی یوسف تتلی کا خط آج پہنچا۔ انہوں نے تمہاری یہ شکایت لکھی ہے کہ تم نے بولٹن پہنچنے کے بعد اپنی والدہ کو کوئی خط نہیں لکھا۔ میرے خیال میں یہ دین و دنیا دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ والدہ کی خدمت میں بہت اہتمام سے وقتاً فوقتاً خط بھی لکھا کریں۔ پیسوں کی تو بظاہر ان کو ضرورت نہیں مگر کوئی جانے والا مل جاوے تو اس کے ہاتھ کوئی مختصر سی چیز والدہ کے لئے ضرور بھیجتے رہا کرو۔

میں نے سب سے پہلے ۷ اپریل کو ایک رجسٹری جدہ سے کی، اور ۱۰ اپریل کو مکہ مکرمہ سے ایک ایر لیٹر تمہارے اس ایر لیٹر کے جواب میں جو بخیر رسی کا مکہ مکرمہ میں ملا تھا لکھا تھا۔ ان دونوں خطوط کے متعلق میں ہر خط میں یہ لکھ چکا ہوں کہ وہ رکھنے کے قابل نہیں۔ ان کو فوراً چاک کر کے جلا دیں۔ غایت رنج وحزن میں لکھ دیئے۔ معلوم نہیں یہ میری درخواست قابل پذیرائی ہوئی یا بھائی یوسف رنگ والوں کی چائے کی طرح قابل قبول نہ ہوئی۔ اس وقت عزیز عبدالقدیر میرے پاس ہے۔ میں نے اس سے بھی درخواست کی کہ وہ اپنے قلم سے اس پر لکھ دیں کہ اگر آپ دونوں خطوط کو جلا دیں گے تو میری اجازت ہے مگر وہ ہنس پڑا۔ خفا نہ ہونا مگر ان کو ضرور چاک کر دینا۔ وہ انتہائی رنج وحزن میں لکھے گئے۔

تم نے لکھا کہ تیرے تعلق کے بغیر ہم کو کون پوچھے۔ اب تو لندن کا معاملہ برعکس ہو رہا ہے کہ تم ہی میری دلالی کر رہے ہو۔ میرے پیارے دوستوں کو وہیں نمٹا دو اور بہت اہتمام سے یکسوئی سے کام میں لگ جاؤ۔ تفریحات بہت دنوں کر لیں۔ اب میری درخواست ہے کہ بالکل اس لائن کو چھوڑ دیں۔ من نہ کردم شما حذر بکنید

تمہارے قدیم جدید دوستوں نے میری الوداعی دعوت کے بڑے زور دکھلائے۔ اس میں تم مجھے بہت یاد آئے۔ تم نے لکھا کہ شادی کی دعوتوں میں جانا نہیں ہوتا بہت اچھا کرتے ہو۔ لیکن جہاں کوئی دینی نفع سمجھو وہاں جانے میں انکار بھی نہیں کرنا۔ البتہ دل سے

ہرگز ان چیزوں کو پسند نہ کرنا۔ قلبی تعلق الگ چیز ہے مدارات الگ چیز ہے ۔

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص وعام

بامسلماں اللہ اللہ، با برہمن رام رام

مدارات ہی کا بیان ہے۔

عبدالحکیم صاحب تو میرے سامنے تمہارے اوپر ایسے لٹو تھے کہ میں سمجھ رہا تھا کہ جانے کے بعد وہ تمہاری خدمت میں پڑ رہیں گے۔ معلوم نہیں جانے کے بعد تمہارے ساتھ ان کا کیا برتاؤ رہا۔ میں نے بھی ان سے کہہ دیا تھا کہ مولوی یوسف کو میری جگہ سمجھیں۔ مجھ سے خط وکتابت دشوار ہے۔

تم نے علامہ خالد کے متعلق جو لکھا میرے ذہن میں یہ صاحب نہیں آئے۔ میں نے پہلے خط میں جو کچھ لکھا تھا وہ خورشید صاحب کے متعلق لکھا تھا کہ وہ بھی اس سیہ کار سے بیعت ہیں، تبلیغ کے مخالف ہیں۔ خالد صاحب کے متعلق مجھے کسی نے ان کی مخالفت نہیں لکھی۔

میں یوسف تیرے لئے بہت اہتمام سے آج سے نہیں، جب سے تو لندن گیا ہے بہت ہی دعائیں کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تیرے وجود سے وہاں لوگوں کو بہت ہی زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچاوے اور تجھے وہاں کے بددینی کے ماحول سے بہت ہی محفوظ رکھے۔

ایک نصیحت بہت اہتمام سے کرتا ہوں۔ امارد سے بہت ہی دور رہیں، اس کو ضروری سمجھیں اور ان کے تعلق کو کبھی خطرہ سے خالی نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان مساعی جمیلہ میں جو تم نے اس خط میں لکھیں بہت حفاظت فرماوے۔ مگر اس کا ضرور اہتمام رکھنا کہ [اجنبی ممالک] میں بہت ہی حزم اور احتیاط سے کام کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری تبلیغ نظام الدین والی اسی اصول پر بن گئی ہے۔

تم نے لحاف کے متعلق جو تفصیل لکھی بہت دیر میں لکھی۔ یہ مضمون لحافوں کے ساتھ دستی خط میں یا ڈاک میں پہلے لکھنا چاہئے تھا۔ میں تمہارے دو لحافوں میں سے ایک کو ساتھ لے جا رہا ہوں۔ اور دوسرا بہت احتیاط سے بند کر کے صوفی اقبال کے پاس امانت رکھوا دیا ہے کہ اگر میں واپس آ گیا تو لے لوں گا ورنہ کسی کے ہاتھ تمہارے پاس میری طرف سے بھیج دیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ دو مل کر ایک ہو بھی نہیں سکتا۔ اس لئے کہ ایک بہت موٹا تھا دوسرا بہت پتلا۔ دونوں کو ملا کر ایک بنائے جاتے ہیں تو ایک سا ہونا چاہئے تھا۔ بہرحال تم اگر پہلے لکھ دیتے تو زیادہ اچھا تھا۔

تم نے لکھا کہ 'پرسوں سے نزلہ زکام کی شدید شکایت ہو رہی ہے یہ خط لیٹے لیٹے لکھ رہا ہوں'۔ میں پہلے خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ یہ ناکارہ اخیر مارچ سے مسلسل بخار میں مبتلا ہے۔ روزانہ ظہر کے وقت ہوتا ہے, رات کو عربی ۶ بجے اترتا ہے۔ جس کی وجہ سے رات کی بھوک بالکل جاتی رہی۔ بہت ہی زبردستی ایک آدھ لقمہ جبراً کھانے کی نوبت آتی ہے, جس کی وجہ سے ضعف بھی بہت زیادہ ہو گیا۔

مزید برآں ۱۹ مئی کو مدرسہ شرعیہ کے پاخانہ سے گر گیا جس کی تفصیل پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں, اور اس کی وجہ سے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اب تک تو مختلف دواؤں کی مالش اور سینک وغیرہ ہوتی رہی مگر کل ڈاکٹر وحید الزماں کے اصرار پر عصر کے بعد ڈاکٹروں کا ایک بورڈ آیا اور سب نے مل کر پاؤں پر پلاسٹر تجویز کر دیا۔ رات کو ۵ بجے عربی وہ لگا, اس وقت سے اور بھی تم خاص طور سے یاد آ رہے ہو ؎

کس طرح فریاد کرتے ہیں بتادو قاعدہ
اے اسیران قفس میں نو گرفتاروں میں ہوں

تم سے دریافت کرتا کہ پلاسٹر میں کیا کیا ہوا کرے۔ میں تو رات سے سیمنٹ کے ایک کنویں

میں میرا پاؤں بند ہے جو بہت بوجھل ہے۔

البتہ اس پلاسٹر سے پہلے ایک عشرہ تمہارے بستر میں جو رسی بندھی ہوئی تھی جو مجھے بہت پسند تھی۔ ہر مالش کے بعد صوفی انعام اللہ کے مزاح اڑانے کے باوجود وہ میری ٹانگ پر خوب اچھی طرح بندھتی تھی۔اس سے بہت زیادہ نفع تھا کہ کوئی روئی کا ٹکڑا وغیرہ ادھر ادھر نہ گرتا تھا۔انعام اللہ اس وقت میرے پاس بیٹھا تھا وہ ایک فقرہ لکھواتا ہے کہ کسی مالش نے، کسی دوا نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا لندن کی رسی نے,جو ہر وقت پاؤں میں بیڑی پڑی رہتی تھی۔اہلیہ سے نیز مولوی ہاشم سے خاص طور سے سلام مسنون۔فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی،۳۱رمئی ۷۱ء

﴿293﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم جون ۷۱ء[۶ربیع الثانی ۹۱ھ]

مکرم محترم ذوالمجد والکرم!مولانا الحاج القاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون،تمہارا ایرلیٹر مکہ پہنچا تھا۔اور اپنی عادت کے موافق سب سے پہلے اس کا جواب بھی لکھوا دیا اور گذشتہ کل رجسٹری کو بھی دے دیا تھا مگر کل رجسٹری نہ ہوسکی تو پھر میں نے اس کی رجسٹری ملتوی کردی,اور عزیز مولوی احمد کے حوالہ کردیا کہ میری روانگی کے بعد میری روانگی کی اطلاع بھی اس لفافہ میں چلی جاوے کہ تم تک جلد پہنچ جاوے,اس لئے کہ سہارنپور سے خط کی روانگی میں بھی دیر ہوگی،پہنچنے میں بھی دیر لگے گی۔وہاں پہنچنے کے بعد

ہجوم بھی بہت ہو جاوے گا۔

تمہارے بسترہ والی رسی میرا تو اپنے ساتھ لے جانے کو دل چاہ رہا تھا مگر چونکہ عزیز عبدالقدیر نے یوں کہا کہ یہ تو میں نے مانگی تھی اور تو نے مجھے دے دی تھی اور میرے نزدیک بھی اس کا استعمال اس سیہ کار کے استعمال سے تمہارے یہاں بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے کہ اس کے دل برا ہونے کے خوف سے تم نے اس سیہ کار کی بھائی یوسف رنگ والوں کی چائے کی درخواست بار بار اصرار اور جبری حکم کو بھی فٹ بال کی گیند کی طرح ایک کک لگا دی, اس لئے یہ رسی اس وقت بہت قلق کے ساتھ اس کے حوالہ کردی, ورنہ اب تک تو وہ میرے پاؤں کی بیڑی بندھی رہی۔

اہلیہ سے سلام مسنون، بچی کو گود میں لے کر بہت پیار کریں۔ خالہ اور خالو نیز عزیز محمد سلمہ سے بھی دعوات کہہ دیں۔ اب تو بظاہر خط لکھنا میرے لئے بھی دشوار ہوگا, فقط والسلام۔

صوفی اقبال صاحب مجھے پہنچانے کیلئے کل مدینہ منورہ سے آئے اور اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں, چپکے چپکے وہ مولوی احمد سے سلام اور دعا کی درخواست لکھوا رہے ہیں۔ فقط والسلام۔ عزیز عبدالقدیر نے کہا میرا بھی سلام لکھوا دو, میں نے کہا نہیں آپ براہ راست اس پرچہ کی پشت پر اپنے قلم مبارک سے جو چاہو لکھ دو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ

بقلم احمد گجراتی، یکم جون ۷۱ء

عبدالرحیم کا خط آیا جو اس لفافہ میں تمہارے دکھانے کے لئے احمد کے دے دیا کہ وہ لکھ دیں۔

﴿294﴾

از: جناب عبدالقدیر صاحب، جدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹ ربیع الثانی ۹۱ھ [۴/جون ۷۱ء]

مخدوم المکرّم الحاج حضرت بھائی یوسف صاحب دام مجدہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ بندہ ناچیز بھی بفضل تعالیٰ بخیریت ہے۔ کل حضرت والا کی روانگی ہوئی۔ جہاز ۴۰: ۵ پر پرواز کر گیا۔ دل میں باتیں بہت کچھ تھیں لیکن اب دماغ حاضر نہیں ہے۔ انشاء اللہ مدینہ پہنچ کر تفصیلی حالات سے مطلع کروں گا۔ مکان میں بعد سلام مسنون دعاؤں کی درخواست اور عزیزہ سلمہا کو پیار اور بھائی محمد کو سلام اور دعا کی درخواست۔

محمد عبدالقدیر عفی عنہ، ۹/ربیع الاول ۹۱ھ

﴿295﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳/جون ۷۱ء [۸/ربیع الثانی ۹۱ھ]

المخدوم المکرّم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، گذشتہ کل حضرت روانہ ہوگئے۔ پاؤں کی چوٹ کا حال تو معلوم ہوگیا ہوگا۔ اس پر پلاسٹر چڑھایا گیا تھا لیکن سوئے قسمت پرسوں حضرت کو استنجاء کا تقاضہ ہوا اور وہ چل پڑے۔ راستہ میں وہ سمجھے کہ ریح آرہی ہے لیکن

دراصل وہ اسہال تھا۔اس سے لنگی اور پلاسٹر خراب ہوگیا۔اس کو صوفی انعام اللہ نے کھولا۔ ورم تو بہت کم ہوگیا لیکن دوسرا پلاسٹر نہ لگ سکا۔کیونکہ وقت نہیں تھا۔ڈاکٹر نے آنے کو کہا تھا کہ دوسرا لگا دوں گا،مگر بعد میں انکار کردیا۔اب شاید پاکستان میں لگے۔۴ جون کو دہلی سے روانگی ہے۔اور کیا لکھوں۔دعا میں فراموش نہ فرماویں۔قاری اسماعیل صاحب،مولوی ہاشم صاحب کو سلام مسنون و دعا کی درخواست دونوں سے۔

فقط والسلام

[بامر]حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی،۳۰/جون ۷۱ء

﴿296﴾

از:حضرت صوفی محمد اقبال صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

بنام:حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۸ جون ۷۱ء[۱۵ ربیع الثانی ۹۱ھ]

من مدینہ منورہ علی منورہا الف الف صلوۃ وسلام

بخدمت حضرت سیدی مرشدی دامت برکاتکم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دہلی بخیر رسی کا تار مل گیا تھا،متعلقہ خدام کو اطلاع کردی تھی۔حضرت والا نے فرمایا تھا کہ تار ارسال کیا جاوے گا کیونکہ خط لکھوانے کے لئے عرصہ کے بعد فرصت ہوگی۔حضرت کی مشغولی کی حالت بھی بہت ظاہر ہے اسی لئے والا نامہ کا نہ تو خیال تھا نہ اب درخواست کی جرأت ہوتی ہے لیکن حضرت کی صحت اور خصوصاً پاؤں مبارک کی تکلیف کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔امید تو ہے کہ اب آرام آچکا ہوگا،مگر فکر ہے۔

دعا کے مواقع پر حضرت ہی کے لئے بلا اختیار دعائیں کرتا ہوں۔ حضرت کی صحت اور عافیت کے ساتھ بلندی درجات وعلو مراتب اور تمام مقاصد کے پورا ہونے اور حضرت کے فیض کے تمام عالم میں پھیلنے اور تا قیامت رہنے کی دعائیں کرنا ہی بندہ کا وظیفہ ہے اور اپنی اہم حاجت یہی بن گئی ہے۔ اگر بھائی ابوالحسن صاحب کرم فرما کر دو سطریں حضرت کی صحت و خیریت کی لکھ دیں تو یہاں پر سب ہی مشکور ہوں گے۔

بھائی ابوالحسن، بھائی مولانا طلحہ سلمہ اور سب اہل ہند کی تو عید ہو رہی ہوگی ,سب حضرات کو بہت بہت مبارک ہو ,اور ہم لوگ اپنا حال لکھ کر ان کی خوشی کو مکدر نہیں کرتے۔ چند ماہ پہلے جب سہارنپور سے حضرت کی روانگی ہوئی تھی اس کا اندازہ ان کو خود ہی ہوگا گو اس وقت حضرت کا سفر مبارک حرمین شریفین کی طرف تھا۔ باقی حالات ڈاکٹر اسماعیل صاحب لکھ رہے ہیں ,اور حضرت کی آمدہ ڈاک بھی روانہ کر رہے ہیں۔

بندہ کو زیادہ افسوس و حیرانی حضرت کی یک دم روانگی سے ہوئی ,کیونکہ اس مرتبہ کم از کم شعبان تک یا حج کے بعد تک قیام کا پورا یقین تھا۔ روانگی طے ہو جانے کے بعد بھی آخری دنوں تک یہی خیال تھا کہ آخر میں ملتوی ہو جائے گی اور یہ سب حضرت کا ارادہ معلوم ہو جانے کی وجہ سے تھا لیکن عبدیت کے اعلیٰ مقام کا ظہور رہا۔

حضرت کو بلند سے بلند وہ مقام عطا ہو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے بڑے ولی کو دیا ہو اور اس سے بھی بڑھ کر اور افضل واکمل مراتب عالیہ عطا ہوں جس پر اولین و آخرین کے اولیاء اللہ رشک کریں۔ اور ہم کو حضرت والا سے سچی محبت کا کوئی ذرہ بلا استحقاق اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عطا فرماویں۔ ایسی محبت ہو جو خالص اور ذاتی ہو، دنیا و آخرت کے منافع سے بالا ہو۔ اس نعمت کیلئے بھی حضرت ہی سے دعا کی درخواست ہے۔

بندہ کی گھر والی، رضا سلمہ، اور ان کے قاری عبدالرشید صاحب، ڈاکٹر شبیر صاحب

کی طرف سے سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔ سلیم سلمہ کے ابا بھائی حبیب اللہ صاحب مستقل پرچہ لکھ رہے ہیں۔ دلدار صاحب کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت کا غلام

محمد اقبال، ص.ب.۲۵۱، مدینہ منورہ۔ ۸/جون ۷۱ء

297

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰/جون ۷۱ء [۲۷/ربیع الثانی ۹۱ھ]

ذوالمجد والکرم مولانا الحاج قاری صاحب زیدت معالیکم!

بعد سلام مسنون، مجھے خط لکھنے کے لئے ایک بہانہ چاہئے۔ آج کی ڈاک سے عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کا خط آیا جس میں انہوں نے تمہارے خط کے حوالہ سے تمہاری اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں مشورہ کیا۔ میں نے اس کو اسی وقت جواب لکھوایا مگر مجھے یہ خیال ہوا کہ ایک ہفتہ تو ان کے خط کی آمد میں گذرا، ایک ہفتہ بعد ان کا جواب ملے گا اور پھر ایک ہفتہ ان کو تمہیں خط کے جواب میں استخارہ میں گذرے گا۔ کیونکہ ان کو تمہارے خط کے جواب کا انتظار اتنا نہیں ہوگا جتنا مجھے ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں براہ راست وہی لکھ دوں جو عزیز عبدالرحیم کو لکھا ہے۔

اس میں اصل مشورہ تو زبانی ہوتا ہے اس کے بعد:

نمبر۱: سب سے اہم اور نہایت اہم تو استخارۂ مسنونہ ہے۔ اس کو ابھی سے شروع کر دیں میرا نہایت مجرب ہے۔ سہارنپور آنے کے بعد مدینہ جانے اور مدینہ جانے

کے بعد سہارنپور آنے کا استخارہ کرنا معمول ہے چاہے کئی برس لگ جائیں۔

نمبر۲: علاج کا اہم قانون بیمار کی طبیعت کا توافق ہے۔ بغیر توافق کے علاج مفید نہیں ہوتا۔

نمبر۳: خالہ اور خالو سے اجازت ضروری ہے۔

نمبر۴: یہاں کے قیام میں علاج کی صورت کیا ہوگی کیونکہ تم بھی زامبیا جارہے ہو۔ علاج کیلئے کسی دل سوز کی ضرورت ہوتی ہے۔

نمبر۵: تم نے ۲۰۰ پاؤنڈ خرچ لکھا۔ رئیسِ اعظم قاری یوسف صاحب کے یہاں قابلِ التفات نہیں، ہم جیسوں کے سوچنے کی ضرورت ہے۔ فقط

سہارنپور بھیجنے کے بعد مقدمہ لامع اور آپ بیتی نمبر۳ اور اعتدال نمبر۴ کا عربی ترجمہ ملا جو ۱۷ جون کو تمہارے نام بذریعہ ڈاک رجسٹری کی ہے۔ رسید سے مطلع کریں۔ تمہارا ایک معتقد بھائی یحییٰ گجراتی ثم لندنی دو دن کیلئے یہاں آیا تھا مگر ایسا دل لگا کہ دو ہفتے میں واپس گیا۔ ان کی معرفت تمر باللوز کی ایک چھوٹی ڈبیہ بھیجی۔ میرا ارادہ بڑا ڈبہ بھیجنے کا تھا مگر ان کو طیارے سے کراچی، پھر جدہ، اور عمرہ کے بعد لندن جانا تھا اس لئے انہوں نے یہ تجویز کیا کہ میں خود بڑا ڈبہ مدینہ سے خرید کر لیتا جاؤں گا۔ میں نے ہر چند ان کو دام دینے چاہے اور اصرار کیا مگر انہوں نے اس کو قبول نہیں کیا۔

مکہ سے روانگی کے وقت تمہارا ایک گرامی نامہ پہنچا تھا، میں اس کا جواب لکھ کر رجسٹری لفافہ مولوی احمد کو دے آیا تھا کہ میری روانگی کے بعد روانگی کی تفصیل بھی وہ لکھ کر رجسٹری کر دیں۔ خدا کرے وہ پہنچ گیا ہو۔

۲/ جون کو جدہ سے ظہر کے وقت چل کر عصر کراچی پڑھی، اور ۴ جون کو پاکی

ساڑھے گیارہ بجے کراچی سے چل کر پا کی ایک اور ہندی ڈیڑھ بجے مطار پر پہنچا۔ جمعہ کی نماز ڈیڑھ پر ہوتی ہے مگراس دن نظام الدین کے احباب نے ڈھائی بجے کا اعلان کر رکھا تھا۔ خیال شنبہ کی صبح کو سہارنپور کا تھا مگر دہلی کے جملہ احباب کا اصرار یہ ہوا کہ پلاسٹر ٹانگ پر ضروری ہے۔اس لئے شنبہ کو پلاسٹر لگوا کر یک شنبہ کی صبح کو نظام الدین کے احباب کے ساتھ سہارنپور پہنچ گیا۔ یہاں پہنچنے کے بعد سے چار پائی پر سوار ہوں۔

ایک ضروری بات یہ رہ گئی کہ عزیز عبدالرحیم نے اپنے زامبیا کے سفر کا مشورہ پوچھا تھا کہ والدہ کا تقاضا چند ماہ قیام کا ہے اور تمہارا تقاضا بھی واپسی میں لندن قیام کا ہے اس لئے اس نے یہ خواہش لکھی تھی کہ رمضان تک میرے پاس قیام کر کے بعد رمضان زامبیا جائے۔ میں نے اس کو یہ مشورہ دیا ہے کہ چند روز قیام کے بعد میرے پاس سے زامبیا چلا جائے اور رمضان وہاں یا تمہارے پاس لندن گذار کر کہ تمہارے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ اس مرتبہ رمضان دوستوں میں گذار واور وہ رمضان کے بعد حج کرتا ہوا واپس آجائے۔

مولوی ہاشم، اپنی اہلیہ، اور اسکے والدین اور عزیز محمد اور دوستوں سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اگر مولوی اسعد مدنی وہاں آئیں تو ان کو اپنے یہاں دعوت ضرور دیں اور ان کے سفر کی تفاصیل لکھیں نیز مولانا مسیح اللہ کے سفر کے حالات کسی خادم سے لکھوادیں۔

فقط

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم شاہد غفرلہ، از راقم سلام مسنون

[خط کی ایک جانب کے حصے پر یہ عبارت درج ہے]:

مولانا یوسف! خط کا یہ حصہ کاتب کی غلطی سے سادہ رہ گیا۔ میں نے اگلا حصہ سادہ رکھنے کو کہا تھا اس نے یہ حصہ بھی سادہ رکھ دیا ورنہ خط کا مضمون کچھ اور طویل ہو جاتا۔ کل جمعہ کو

مدینہ طیبہ سے تار ملا کہ سید محمود کا انتقال ہو گیا۔

عبدالحفیظ کا بہت اصرار تھا کہ میرے ساتھ آئے میں نے منع بھی کیا کہ ماہ مبارک میں آنا مگراس نے تراجم کی وجہ سے اہم سمجھا۔اس کو بھی شوق تھا کہ تراجم لکھے مگر عین وقت پر سفارۃ ہندیہ نے اس کو یہ کہہ کرانکار کر دیا کہ تم پاکستانی الاصل ہواور پاکستان سے ہماری لڑائی ہے۔اب بھی سنا ہے کہ وہ آنے کی کوشش کرر ہا ہے تا کہ یہاں رمضان تک رہے۔ میں نے اس کولکھ دیا کہ رمضان کے قریب آنے کی کوشش کرے۔

تمہارے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ آنے والا رمضان لندن ہی میں گذارو کہ تمہارے بار بار کے آنے سے حرج وخرچ بہت ہوتا ہے۔پچھلے سال بھی بہت ہوا اوراس سال بھی حج کی وجہ سے بہت خرچ ہوا۔ایک بات کے متعلق سوچ رہا تھا کہ لکھوں یا نہ لکھوں ماااستقمت فما قولی لك استقم۔

ازشاہد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بعافیت ہوں گے۔ہدیہ مرسلہ از مکہ پہنچا تھا، اسی وقت شیخ اباجی کے لفافہ میں رسید بھیجی۔انشاءاللہ ملی ہوگی۔دعاؤں میں یاد رکھیں۔صوفی انعام اللہ، مولوی احمد کے متعلق معلوم ہوا کہ ۱۴ کے جہاز سے آرہے ہیں مگر وہ مال کا جہاز ہے ایک ماہ میں آئے گا۔عزیز عبدالقدیر کو نہ اردن کا ویزہ ملا نہ اقامہ مل سکا۔

﴿298﴾

از: حضرت صوفی محمد اقبال صاحب رحمہ اللہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۴ / جمادی الاولیٰ ۹۱ھ / ۲۷ / جون ۷۱ء

حضرت سیدی و مرشدی دامت برکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

کل شام کو گرامی نامہ بندہ اور ڈاکٹر اسماعیل صاحب کے نام ملا۔ پاؤں کا مفصل حال معلوم ہوا۔ بندہ کو تو امید تھی کہ اب مکمل صحت کا مژدہ ہوگا مگر ابھی تک سلسلہ چل ہی رہا ہے۔ہم عاجز محتاج دعائیں کررہے ہیں۔

حضرت سید صاحب مرحوم نے حضرت والا کی تار کا جواب بھی بھجوادیا تھا۔جس کا حال ان کے آخری خط میں معلوم ہوگیا ہوگا۔ حضرت والا کے تعزیت کے دو تار ایک مولانا سید آفتاب صاحب کے نام اور ایک سید حبیب صاحب کے نام پہنچے۔ان کی رسید بھی مولانا آفتاب صاحب نے اپنے خط میں لکھ دی ہوگی مگر انہوں نے اپنا خط گذشتہ بدھ کی ڈاک سے روانہ کیا اور یہ بمبئی سے ڈلوانا ہے۔شاید پہلے پہنچ جائے۔

آپ کے والا نامہ بنام ڈاکٹر صاحب کی نقل اس وقت ڈاکٹر صاحب کررہے ہیں, انشاء اللہ آج ہی کسی جانے والے کے ہاتھ دستی یا پھر بذریعہ ڈاک مکہ مکرمہ بھائی سعدی کو روانہ ہوگا۔ بھائی سعدی نے ۵ جون کے ہسپتال سے لکھے ہوئے گرامی نامہ کی نقل بھیج دی تھی اور کل بندہ نے اس کی رسید بھائی سعدی کو بھیج دی ہے۔

اس گرامی نامہ میں آپ بیتی نمبر۳ کے روانہ ہونے کی خوشخبری تھی۔اس وقت سے شدت سے انتظار ہے لیکن پرسوں مولانا غلام رسول صاحب مکہ مکرمہ سے آئے۔ان سے معلوم ہوا کہ وہ حکیم صاحب کے بھائی سعدی سب سے مل کر آئے۔انہوں نے کوئی کتاب نہیں دی۔خیال ہے کہ ابھی پاکستان سے مکہ مکرمہ نہیں پہنچی ہوگی, ورنہ حکیم صاحب مدظلہ ہر چیز کے فوراً بھیجنے کا فکر فرمایا کرتے ہیں۔

بھائی الحاج ابوالحسن صاحب کچے گھر کی مرمت وغیرہ کروارہے ہیں۔ یہ سب کام اب ضروری ہوگئے ہیں, کیونکہ حضرت والا کو غیر معمولی عذر لاحق ہوگئے ہیں۔نمی کا انسداد بہت ہی ضروری تھا اور بھی جس قدر راحت کے سامان ہوجائیں کم ہیں, اور مہمانوں اور خدام

کو بھی اچھا ہے۔

جس وقت حضرت کی صحت اچھی تھی اور سارے جزوی نظام بھی براہ راست حضرت ہی کے ہاتھ میں تھے اس وقت کچے گھر کی دیوار عرصہ تک گرنے کے لئے تیار رہتی تھی اور چھت بھی اپنی مرمت کا تقاضا کرتی رہتی مگر ٹال سے ایک بلی منگوا کر کڑی کے نیچے رکھ دی جاتی۔

عزیز رضا سلمہ سلام عرض کرتا ہے۔ گرامی نامہ پہنچنے سے پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ جب حضرت کی خدمت میں خط لکھو گے تو میرا سلام لکھنا کیونکہ میں تو خود بھی خط لکھتا مگر حضرت مجھے خط لکھنے سے منع فرما گئے ہیں۔ اب اس کے متعلق مضمون سنایا تو بہت متأثر ہوا لیکن سمجھا کچھ نہیں۔ بندہ نے جب مبارک باد دی اور کہا کہ اس بات کی قدر کرنا۔

آج رات خواب میں حضرت والا کی موجودگی میں بندہ رضا کے بھائی صاحب سے اور دو دوسرے حضرات سے کہہ رہا ہے کہ رضا کو مبارک باد دو۔ اس دولت کے حصول میں اگر تھوڑا سا بندہ بھی قصوروار شمار ہو جائے تو یہ بہت مبارک قصور ہوگا

ومن خطرت منه ببالك خطرة   حقيق بأن يسمو وأن يتقدما

ہم سب کی طرح رضا بھی الحمد للہ اہتمام سے آپ کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام عرض کرتا ہے اور درود شریف کی تسبیح بھی آپ کی جگہ پر بیٹھ کر بلا ناغہ پڑھتا ہے۔ عملی حالت میں ابھی کچھ ترقی نہیں ہوئی۔ بعض باتیں دیکھ کر بندہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بندہ ہی بہت نالائق ہے، بندہ کی باتوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا مگر حضرت والا کی دعاؤں اور توجہ سے بڑی امیدیں ہیں۔

قاری عبدالرشید صاحب اور ان کے گھر والے سب بچے بہت بہت سلام عرض کرتے ہیں اور دعاؤں کی درخواست۔ ڈاکٹر بشیر صاحب نے پاؤں کے علاج کی تفصیل

بہت دل چسپی سے سنی ,سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست ,اور حضرت والا کی مشغولی کے پیش نظر مستقل خط نہیں لکھتے ۔ڈاکٹر رانا یعقوب صاحب کی طرف سے بھی سلام مسنون , وہ تو مستقل خط لکھیں گے کہ مجھ سے جواب کے لئے ہندوستانی ٹکٹ مانگ رہے تھے۔

بندہ بار بار اور طویل خط لکھنے سے ڈرتا ہے مگر پہلے تو حضرت سید صاحب کے حادثہ کی وجہ سے لکھنا ضروری ہو گیا تھا اور آج حضرت والا کی آمدہ ڈاک روانہ کرنا ہے اس لئے ساتھ ہی اپنا پرچہ شامل کر رہا ہوں۔اب دو تین روز میں صرف ایک اور ضروری عریضہ لکھنا ہے۔

وہ یہ کہ بندہ کا ارادہ حضرت کے چند واقعات لکھ کر حضرت کی خدمت میں پیش کرنے کا ہے تا کہ کسی وقت حضرت والا ان کو سن لیں یا صرف سرخیاں سن لیں۔ان میں چونکہ کہیں کہیں حضرت کے الفاظ بھی ہیں اس لئے حضرت ان کی اصلاح وتوثیق فرمادیں اور کوئی ہدایت فرمادیں۔پھر اگر حضرت کی اجازت ہوگی تو دل چاہتا ہے کہ دوسرے دوستوں تک بھی ان کو پہنچاؤں اور نمونہ کے بعد اس سلسلہ کو جاری رکھوں۔

فقط والسلام

حضرت کا غلام

محمد اقبال،۴؍جمادی الاولیٰ ۹۱ھ، بروز اتوار

﴿299﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم جولائی ۷۱ء [۸/ جمادی الاولیٰ ۹۱ھ]

... [ابتدائی حصہ مفقود ہے]

...کئی دن ہوئے تمہارے خالو کا خط پریسٹن سے آیا تھا جس میں انہوں نے اپنے چھوٹے بچے کو حفظ قرآن کے لئے ہندوستان بھیجنے کو لکھا تھا۔ میں نے تو انہیں مشورہ لکھ دیا کہ عزیز یوسف کے پاس بھیج دو، اتنے چھوٹے بچے کو ہندوستان بھیجنا ٹھیک نہیں۔

سید محمود کے حادثہ سے جتنا بھی رنج وقلق ہو برمحل ہے۔ میں نے اس خط کی ابتداء تو اس خیال سے کی تھی کہ بولٹن کے متعدد خطوط آئے ہوئے ہیں کسی کے لفافہ میں رکھوا دوں گا مگر مضمون بے ارادہ اس قسم کے آ گئے کہ جن کو دوسروں کے خطوط میں بھیجنا پسند نہیں آیا۔ اس لئے براہ راست تمہیں بھیجتا ہوں۔ اب احتیاطاً رجسٹری بھی کراتا ہوں۔

میں پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ تمہارے لئے دعاؤں کیلئے تم بھی سمجھتے ہو لکھنے کی ضرورت نہیں۔ **تمہاری ہر نوع کی ترقی دینی و دنیا کی میرا عین مقصود ہے** اسلئے تمہاری شان کے خلاف کوئی روایت میرے کان میں پہنچتی ہے تو اسے تکلیف ہوتی ہے، جن کا ثمرہ وہ دو خطوط تھے جو میں نے تمہاری مدینہ سے روانگی کے بعد ایک رجسٹری اور دوسرا ائیر لیٹر مکہ مکرمہ سے بھیجا تھا، اور ان کے متعلق میں نے متعدد خطوط میں ان کے چاک کر دینے کا مطالبہ کر رہا ہوں۔ مگر اب تک تم نے کسی خط میں یہ نہیں لکھا کہ وہ چاک کر دیئے گئے۔ اپنی عادت شریفہ ضد کو بالائے طاق رکھ کر ضرور چاک کر دو۔ اس میں اپنی ضدی طبیعت کو تھوڑی دیر کو [دبا] دینا۔

معلوم نہیں میرے خطوط کے بہت سے الفاظ سے کلفت تو ہوتی ہی ہوگی مگر میں قصداً تمہارے قلق پہنچانے کو کوئی لفظ لکھواتا نہیں، بے اختیار بعض الفاظ لکھوائے جاتے ہیں جن کا خیال مجھے بھی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہاری اور میری دونوں کی سیآت سے درگذر فرمائے۔ جب یہ ارادہ ہوا کہ اس کو رجسٹری کراؤں تو کئی باتیں لکھنے کو ذہن میں آگئیں مگر پھر خیال ہوا کہ نہ معلوم کیا کیا لکھا جائے۔ اگر اب تک کے خطوط سے تمہیں تکلیف پہنچی ہوتو اسے تعلق پر محمول کر کے درگذر فرماؤ۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، یکم جولائی ۷۱ء

میرا خیال یہی ہے کہ امسال اگر عزیز عبدالرحیم متالا بھی رمضان تمہارے پاس بولٹن میں گذاریں تو تمہارے لئے اور عزیز موصوف کیلئے بہت مفید ہے۔ میرے دوستو! اب اپنے اپنے کام کو سنبھالو۔ فقط

﴿300﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: غالباً جمادی الاولیٰ ۹۱ھ/ جولائی ۷۱ء

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہاری مرسلہ آموں کی پیٹی دیوبند کے کسی طالب علم کے ہاتھ اس پیام کے ساتھ پہنچی تھی کہ مولوی عبدالرحیم پرسوں کو بمبئی جائیں گے اور ایک شب وہاں قیام کے بعد سیدھے سہارنپور آئیں گے۔ قاصد

نے یوں بھی کہا تھا کہ یہ پیام انہوں نے تین چار دن ہوئے جب دیا تھا۔اس کی بنا پر شدت سے تمہاری آمد کا روزانہ انتظار رہا۔

پرسوں حاجی یعقوب کا خط ملا۔اس میں انہوں نے لکھا کہ مولوی عبدالرحیم کی آمد کی اطلاع تھی۔ سارا دن ان کا انتظار کرتا رہا، تحقیقات بھی کرتا رہا مگر ان کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ تھوڑی دیر کو باہر گیا تھا، گھر والوں سے اصرار کر گیا تھا کہ ان کی خبر رکھیں۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ نہیں آئے۔شاید مکان واپس چلے گئے۔آج کے خط سے تمہاری علالت کا حال معلوم ہو کر بہت ہی رنج وقلق اور فکر ہوا۔

نزاکت نازنینوں کی بنائے سے نہیں بنتی
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آ ہی جاتی ہے

تمہاری مسلسل بیماری نے تو بہت ہی دق کر دیا۔ اللہ کی شان جو آدمی کسی کام کا ہوتا ہے وہی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔مولوی عبیداللہ صاحب عرصہ سے مبتلائے بیماری ہیں۔ ہمارے مولوی یونس آئے دن بیمار رہتے ہیں۔صوفی اقبال مستقل امراض کا شکار ہو گئے ہیں۔اور بھی ہیں۔

تمہارے سے تو بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔مگر تم نے بیماری سے ایسی دوستی کی ہمارے بجائے اسی کو اپنا ضجیع بنالیا۔اگر تم خفا نہ ہو تو میرا خیال یہ ہے کہ تمہاری بیماری میں تمہاری نزاکت کو بھی دخل ہے۔ بیماری سے زیادہ ڈرا نہ کرو۔ہم نے سنا ہے کہ 'ڈرا سو مرا'۔ اور 'فاز باللذۃ الجسور'۔

تمہارے زامبیا کے سفر کے سلسلے میں میری رائے تو یہ ہے کہ میرے پاس آنے کی یا مجھ سے ملاقات کی کوئی زیادہ اہمیت نہیں۔ جسمانی طور پر جتنا بھی تم سے بعد ہو روحانی تعلق سے میں تم سے دور نہیں۔اس لئے رجب کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ جب تمہاری طبیعت اچھی

ہو جائے اور سفر کی متحمل ہو جائے فوراً زامبیا چلے جاؤ۔ تم یہ سمجھ لینا کہ زکریا ابھی مدینہ منورہ سے لوٹا نہیں، چھ مہینے کے بعد لوٹے گا۔

اور میں تو تم سے کسی وقت بھی دور نہیں ہوں، نہ مدینہ رہتے ہوئے نہ یہاں۔ ہر وقت انشاء اللہ تمہارے قریب ہوں۔ اس لئے طبیعت اچھی ہونے کے بعد زامبیا ہو آؤ اور رمضان اچھا یہ ہے کہ عزیز یوسف کے پاس گذارو۔ اس کو میں نے مدینہ منورہ میں بھی یہی کہا تھا اور یہاں سے بھی لکھا، اور اب اس کے معتقدین کے خطوط بھی آ رہے ہیں کہ میں حضرت قاری صاحب کو حکم دے دوں کہ وہ رمضان بولٹن میں کریں تا کہ ان کے خدام کو ان سے فائدہ پہنچے۔ ہم سے نہ تو کسی کو فائدہ پہنچا اور نہ پہنچنے کی امید۔ تم دوستوں سے فائدہ کی امیدیں وابستہ ہیں۔

حکیم صاحب کے پاس جتنا وہ ضروری سمجھیں قیام بہت ضروری ہے۔ اور چونکہ سہارنپور کی آب و ہوا تمہارے موافق نہیں ہے اور پہلے بھی نہیں تھی، اس لئے اندیشہ یہ ہے کہ یہاں آنے کے بعد دوبارہ طبیعت خدا نہ کرے ناساز نہ ہو جائے۔ اور اس کا اثر زامبیا کے سفر پر پڑے۔ حکیم صاحب سے سہارنپور آنے کا تقاضا نہ کرنا، مبادا وہ تمہاری خاطر میں قبل از وقت اجازت دے دیں۔

اگر چہ میرے نزدیک تو کچھ ڈاکٹری معائنہ کی زیادہ اہمیت نہیں مکہ اور مدینہ میں اس پر لڑائی بھی ہو چکی اور ہندوستان میں اس سے پہلے ہمیشہ۔ مگر اب تو امراض نے مجھے بھی معائنہ پر مجبور کر دیا۔ اس لئے ڈاکٹری معاینہ کرانا چاہو تو کرالو، صحیح ہے۔ میں تو تمہاری صحت کیلئے خود ہی دعائیں کرتا ہوں۔

عزیز یوسف کی اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں جو تمہیں میں نے لکھا تھا اس کی نقل اسی روز عزیز یوسف کو بھی ائر لیٹر سے لکھ دی تھی۔ اس کو غالباً پہنچ گئی ہوگی۔ اس لئے کہ لندن کا

خط عام سے پانچ دن میں پہنچے, اور مدینہ کا دس دن میں اور گجرات کا ۱۵ دن میں۔ تمہارا خط تو تیسرے سال ہوئے چوتھے دن مدینہ پہنچ گیا تھا, جو تمہاری کرامت [سمجھا تھا]۔

اہلیہ مولوی یوسف کو بھی میری طرف سے سلام مسنون لکھ دیں۔ اور یہ بھی لکھ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے اور تمہاری بچی کیلئے دل سے دعا گو ہے۔ حضرت سید صاحب کے حادثہ انتقال سے جتنا رنج ہو برمحل ہے۔ اس سفر میں حضرت سید صاحب نے اظہارِ محبت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ لکھنے میں تو طول ہے, اگر زندگی رہی تو زبانی سناؤں گا۔ محض خط پر اکتفاء نہ کریں بلکہ احباب سے بھی ایصالِ ثواب کی درخواست کرتے رہیں۔

میری گھر کی بچیوں نے ایک ایک قرآن اور سوا لاکھ کا مجھے وعدہ کیا تھا اور کئی نے اس کو پورا کر دیا۔ حقیقتِ شکر گجراتی کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں اور ہر تصنیف کیلئے۔ اللہ جل شانہ زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائیں۔ اپنی خالہ اور اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

حضرت شیخ مدظلہ

بقلم حبیب اللہ

﴿301﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۲/ جمادی الاولیٰ ۹۱ھ/ ۵/ جولائی ۷۱ء

عزیزم سلمہ،

بعد سلام مسنون, تم تو ایک عشرہ ہوا اپنی بیماری کا خط لکھ کر اور اس غریب کو پریشان کر کے بے خبر ہو گئے اس کے بعد یہ ناکارہ روزانہ دونوں ڈاکوں میں تمہاری خیریت کا شدت سے

انتظار کر رہا ہے اور چونکہ مجھے پتہ بھی یاد نہیں اور کوئی گجراتی ساتھ بھی نہیں اس لئے مجھے بھی خط لکھنے میں بڑی دقت ہو رہی ہے۔

مولوی تقی کے خط سے بہت عرصہ ہوا تمہارے پاؤں کی موچ کی خبر سنی تھی اس پر قلق اور افسوس کے ساتھ اپنے ساتھ مناسبت میں مبارکباد انہیں بھی لکھی تھی اور تمہیں بھی۔ اس کا نہ تو ان کے کسی خط میں تذکرہ ہے نہ تمہارے۔ تمہاری بمبئی و دلی بیماری کا تذکرہ تو آیا مگر موچ والا قصہ تو اس سے پہلے کا ہے۔

بہر حال یہ ناکارہ تمہاری ہر نوع کی خیریت کا طالب ہے اور دعا گو بھی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون کہہ دیں عزیز یوسف کا بھی عرصہ سے کوئی خط نہیں آیا مگر بولٹن سے انکے چاہنے والوں کے خطوط آئے۔ اگر تم خط لکھو تو اس فقرہ کے ساتھ میرا بھی سلام لکھ دو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم حبیب اللہ چہار شنبہ

۱۲؍ جمادی الاولیٰ ۹۱ھ

از راقم سلام مسنون و درخواست دعا

نزاکت نازنینوں کی بنائے سے نہیں بنتی
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آہی جاتی ہے

302

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷ر جمادی الاولی ۹۱ھ [۱۰ر جولائی ۷۱ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، حبك الشئ يعمى ويصم سنا تو ہمیشہ اور بارہا تجربہ بھی ہوا۔ تازہ تجربہ آپ کو سناتا ہوں۔ پرسوں کی ڈاک سے آپ کا کارڈ ملا تھا جس میں ۱۵ جولائی شب جمعہ میں ریزرویشن کی خبر تھی۔ یعمی تو پہلے سے حاصل ہے یصم خط کے وقت میں پیدا ہوا۔

تاریخ یا تو خط سنانے والے نے سنائی نہیں یا فرطِ شوق میں سنی نہیں۔ کل بھی سارے دن خوب انتظار کیا کیونکہ آج کل گاڑیاں کئی کئی گھنٹہ لیٹ ہوجاتی ہیں۔ اس لئے تمہارے اور تمہارے معزز رفقاء کے لئے کچھ پکوا کر خود ہی کھالیا اور شدید انتظار اور تاخیر کے بعد خط کو دوبارہ سنا تو ہر شخص نے ۱۵ جولائی شب جمعہ کا لفظ سن کر کہا کہ ابھی تو آٹھ دن ہیں، ورنہ کل میں تو علی الاعلان انتظار کرتا رہا اور عزیزان مولوی طلحہ مولوی نصیر چپکے چپکے۔

خدا کرے کہ آئندہ جمعہ کو کوئی مانع پیش نہ آئے۔ یہ میں تم کو پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور حضرت حکیم صاحب کو بھی مکرر لکھ چکا ہوں اور اب پھر تم دونوں کو لکھتا ہوں کہ اپنی تو ؎

جس طرح کٹا روز گزر جائے گی شب بھی

لیکن طبیعت کے صاف ہونے تک سفر کی ہرگز اجازت نہیں۔ ایک مرتبہ تمہیں ایصالِ ثواب کر کے تمہاری دعوت خود کھا چکے، ایک مرتبہ آئندہ شنبہ کو بھی کھالیں گے، مگر جب تک طبیعت بالکل صاف نہ ہو سفر نہ کریں۔ تمہیں سہارنپور کی آب وہوا ذرا بھی موافق نہیں اور [اب] تو مجھے بھی موافق نہیں۔

اپنے رفقائے سفر بالخصوص مولانا تقی صاحب سے بھی سلام کہہ دیں اور حکیم صاحب کی خدمت میں بھی بعد سلام مسنون، اللہ تعالیٰ آپ کے دست شفاء میں زیادہ سے زیادہ ترقی عطا فرمائے۔ لوگوں کو آپ سے زیادہ سے زیادہ صحت یاب فرمائے۔ اہلیہ محترمہ سے بھی سلام مسنون فرمادیں اور صاحبزادگان سے دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ العالی

بقلم شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون۔ ۱۷؍جمادی الاولی ۹۱ھ

303

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جولائی ۷۱ء/ ؍جمادی الاولیٰ ۹۱ھ

ذوالمجد والکرم جناب الحاج قاری یوسف صاحب متالا زید مجدہم!

بعد سلام مسنون، حجاز سے واپسی پر بلا واسطہ اور بالواسطہ ۱۰، ۱۲ خطوط لکھ چکا۔ جواب کے قابل تو کوئی بات ان میں ہوتی نہ ہوگی، البتہ یہ خیال رہتا ہے کہ تم تک پہنچا یا نہیں۔

بالخصوص دو خط جن میں سے ایک تو تمہاری اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں تھا جو تم نے مولوی عبدالرحیم کو لکھا تھا اس کا جواب میں نے ان کو بھی ہمروز لکھوا دیا تھا اور اس خیال سے کہ ان کا خط ۱۲ دن میں یہاں پہنچا اس لئے ایک ایر لیٹر براہ راست تم کو لکھ دیا تھا۔ دوسرے خط کا جس میں خالد صاحب کے متعلق تم نے لکھا تھا اس کے متعلق کچھ لکھ کر میں نے کسی لفافہ میں رکھ کر تم کو بھیجنے کا ارادہ تھا مگر پھر براہ راست بھیجنا مناسب سمجھ کر تم کو بھیج دیا تھا۔

عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کی آمد آمد کی خبریں تو بہت شدت سے برابر آتی رہیں اور میں ان کو برابر حرج خرچ کے خیال سے روکتا رہا۔ گذشتہ جمعہ کو ان کا خط پہنچا کہ ۱۵ جولائی جمعہ کی سیٹیں میری اور مولوی تقی اور فلاں فلاں صاحبوں کی ریزرو ہو گئیں, **حبك الشيء يعمي ويصم - يعمی** کا تو مسئلہ مستقل ہے ہی اور خط سنانے والے نے یا تو ۱۵ جولائی کا لفظ سنایا نہیں یا میں نے فرط شوق میں سنا نہیں۔ دو دن شدت انتظار رہا۔ کھانے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ دو دن انتظار کے بعد جب وہ نہیں پہنچے تو کارڈ کو دوبارہ سنا۔ اس میں ۱۵ جولائی جمعہ کا دن تھا۔

اپنی عدم سماعت پر قلق ہوا کہ فضول دو دن انتظار کیا۔ مولوی اسماعیل بدات بھی دو دن سے آئے ہوئے ہیں اور اسوقت میرے پاس ہیں ان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ معلوم نہیں کہ اب تمہاری اہلیہ کی طبیعت کیسی ہے اس کی اور تمہاری صحت کی طرف سے بہت فکر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دونوں کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ مولوی ہاشم صاحب کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے مولانا اسعد صاحب کو بولٹن آنے کی دعوت دی ہے۔ میں بھی ان کو سفر سے پہلے بولٹن کی دعوت دے چکا تھا مگر معلوم نہ ہوا کہ وہ وہاں گئے یا نہیں۔ کئی دن ہوئے خواب میں تو تمہارا خط سنتا بھی رہا۔

فقط

حضرت شیخ مدظلہ العالی

بقلم شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون و دعاؤں کی درخواست۔

﴿304﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵ / جمادی الاولیٰ ۹۱ھ

ذوالمجد والکرم الحاج قاری یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون گرامی نامہ میرے کئی خطوں کے جواب میں کل پہنچا۔ میں شنبہ کے دن سے خود ہی برابر تمہیں خط لکھنے کا ارادہ کرر ہا ہوں اس لئے کہ شب شنبہ ۱۶ جولائی میں عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ سہارنپور پہنچ گئے تھے۔ان کی آمد کے مژدے کو لکھنے کو جی چاہ رہا تھا مگر ہجوم کے مشاغل کے علاوہ کچھ امراض کی کثرت کو بھی اب خطوط کی تاخیر میں دخل ہے۔

یکم اپریل سے جو امراض کا سلسلہ مدینہ منورہ میں شروع ہوا اس کا سلسلہ اب تک چل رہا ہے۔کمی وبیشی تو ہوتی رہتی ہے۔اس کے علاوہ مدینہ پاک میں روانگی سے قبل میرے پاؤں کی ہڈی میں شگاف آنے کا حال تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔ ہند آنے کے بعد اس پر پلاسٹر کا سلسلہ بھی چل رہا ہے۔محبت نامے سے تمہاری خیریت کا حال معلوم ہو کر بہت مسرت ہوئی غنیمت ہے کہ آپ نے میری ایک رجسٹری اور ایک خط کا جواب لکھ دیا۔ایں ہم غنیمت ست۔

میں نے تو تمہارے نام کے پیکٹ کو بہت ہی اہتمام سے ہوائی جہاز سے بھیجنے کا تقاضا کیا تھا مگر ہم غریبوں کی اب کون سنتا ہے؟ مینجر صاحب نے بھی سوچا ہوگا کہ تو یوں ہی بیٹھے بیٹھے پیسے کھوتا ہے, بحری جہاز سے بھیج دیا ہوگا ورنہ میں نے تو ہوائی جہاز سے بھیجنے کو کہا تھا اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ پیسوں کی پروانہ کیجئے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مولوی اسعد سے بہت اچھی طرح تمہاری ملاقات ہوئی اور کیوں نہ ہوتی

انہیں جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے

میرا جی چاہا کرتا ہے کہ میرے خطوط مکتوب الیہم کے علاوہ کسی دوسرے کے دیکھنے کے نہیں ہوتے۔ اب تو تمہارے خطوط میں تفریحی فقرے لکھوانے کو بھی جی نہیں چاہتا جب سے یہ سنا کہ تم میرے خطوط کی اشاعت عامہ کرتے ہو۔ عزیز عبدالرحیم اور میرے وہ خطوط [نویس] جو مجھ سے خوب واقف ہیں ان تک تو ایسے تفریحی فقروں میں کوئی اشکال نہیں مگر اجنبی لوگوں کے لئے یہ نا قابل فہم ہوتے ہیں۔ **کلم الناس علی قدر عقولھم** تو معروف چیز ہے۔

تم نے لکھا کہ مولوی اسعد صاحب بھائی طارق کے حجرے میں گئے۔ کیا لندن میں بھی کوئی حجرہ ہے؟ تم نے بہت اچھا کیا کہ عزیز مولوی اسعد سے وہاں کے علماء کے اختلاف کا ذکر کر دیا۔ جس کی وجہ سے وہ خطرہ جو تم نے پہلے خط میں لکھا تھا وہ ٹل گیا۔ اللہ جزائے خیر دے۔ تمہاری مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرماوے، تمہیں ہر نوع کی ترقیات سے نوازے۔

اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ مولوی اسعد صاحب کے بیانات دینی ہوئے، سیاسی نہیں ہوئے۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ تمہارے یہاں کے علماء کے لئے مستقل محاذ مودودیت کے خلاف بن گیا۔ پہلے سے بدعتیوں کی مخالفت ہی کیا کم تھی کہ اب مودودیوں کی بھی شروع ہو گئی؟

تم نے لکھا کہ اب جب کہ یہ مسئلہ چھڑ گیا تو اب اس کو نباہنا پڑے گا۔ اس سلسلہ میں بندہ کے خیال میں از خود پیش قدمی تردید میں نہ کریں البتہ اگر کوئی دریافت ہی کرے تو اول یہ کہہ کر دفع کریں کہ بھائی اختلافی چیزوں میں اس وقت پڑنا مناسب نہیں کہ اسلام کی متفق اور قطعی چیزوں کے درمیان میں کوتاہی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کو سنبھال لو۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ مولوی اسعد صاحب کا پروگرام بھیج دیا۔ آئندہ بھی کوئی مختصر

چیز ہوتو بھیج دیں۔ لمبی چوڑی چیزیں نہ بھیجیں۔ خدا کرے کہ تمہاری مساعی جمیلہ سے ...... صاحب بھی اپنے اکابر کے طرز پر آجاویں تو بہت مبارک ہے۔ باقی ان کے اس ہرجائی پن سے جو آج کل سب ہی میں ہوگیا تعجب ہوا۔ اتنے بڑے آدمی ہوکر اتنا نہ سمجھے کہ **بیعت ہونا تو جورو بننا ہے جوکئی خصموں کا تحمل نہیں کرسکتی**, اور جب ابتداء ان کی حضرت مدنیؒ سے ہے تو انتہا تو مولانا اسعد صاحب سے ہو ہی گئی ہوگی۔

جناب مولوی ...... صاحب امیر جماعت اسلامی کا خواب بھی موجب تعجب ہے۔ میری تالیفات کی فہرست میں جو آپ بیتی نمبر۲ میں ہے 'رسالہ ردمودودیت' دیکھیں گے تو ساری عقیدت جاتی رہے گی۔

تمہاری اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے بہت ہی فکر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت ہی جلد کامل صحت عطا فرماوے۔ میری طرف سے سلام مسنون کے بعد اس کی خصوصی عیادت کر دیں۔ تم نے بچی کا کوئی حال نہیں لکھا۔ اللہ کرے کہ وہ تندرست ہو۔ اس کے لئے بھی میں خاص طور سے دعا کرتا ہوں۔

تمہارا خواب اللہ تمہیں اور مجھے دونوں کو مبارک کرے۔ استہزاء بالدین پر ضرور مضمون کا اضافہ کردینا اور فقہاء کی تصریحات جو استہزاء بالدین کے متعلق شدت سے ذکر کی گئی ہیں ضرور جمع کردینا۔ میری آنکھیں کسی قابل ہوتیں تو میں خود اس کا مواد تمہارے پاس بھیج دیتا۔ انشاء اللہ عزیز مولوی یونس اور مفتی محمود صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس سلسلے میں کچھ حوالہ جات لکھ دیں۔ مگر جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں مفتی محمود صاحب کو صرف دکھلا دیں۔

طویل خط سے تو واقعی بڑی کلفت ہوتی ہے مگر بعض خطوط اس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں, اسے تو تم بھی خوب سمجھو۔ تمہارے لئے دعا کو لکھنے میں تمہاری حیثیت سے تو مناسب ہے ضرور لکھنا چاہئے مگر یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے لئے دعا کے واسطے تمہارا لکھنا بے

ضرورت ضرور ہے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے بہت اہتمام سے دعائیں بھی کرتا رہتا ہے, اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے تمہیں ہر نوع کے مکارہ سے محفوظ رکھ کر دارین کی ترقیات سے نوازے کہ بہت سی تمنائیں تمہارے ساتھ وابستہ ہیں۔ اپنے خالو و خالہ و اہلیہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۲۵ر جمادی الاولیٰ ۹۱ھ

تمہارے کسی ساتھی یوسف میمون کا خط آیا ہے۔ ان کا جواب بھی اس میں لکھوا رہا ہوں۔

﴿305﴾

از: نامعلوم، مظفر آباد، آزاد کشمیر

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۲۲ر جولائی ۷۱ھ [۲۹ر جمادی الاولیٰ ۹۱ھ]

مخدومی و مرشدی و مولائی حضرت شیخ مدظلہم العالی! بعد سلام مسنون و نیازِ مقرون۔ بندہ ناچیز عربوں کی جماعت کے ہمراہ سرگودھا، بھیرہ، مری ہوتا ہوا مظفر آباد کے اجتماع میں حاضر ہوا۔ الحمدللہ تمام جگہوں سے اعمال واخلاق، کردار وصفات کی زندگی پر آنے کے لئے لوگوں نے اوقات پیش کئے۔

عرب حضرات بھی خوب کام کی طرف متوجہ ہیں۔ آپ کی توجہات عالیہ [کی برکت سے اکثر] کے اشکالات کافور ہوتے جارہے ہیں اور امت کی عمومی زندگی میں تحمل اور وسعتِ قلبی کا بہت کافی حدتک ذہن بنتا جارہا ہے۔ کچھ [حضرات کا اس] کے بعد ہند کی طرف بھی آنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔ آپ کے دست مبارک سے ہدیہ عالیہ کی

عنایت فرمائی ان کے لئے زیادہ ہمت افزائی کا باعث ہوگی۔

حضرت والا نے تفصیل دریافت فرمائی ہے, عرض خدمت ہے کہ موصوف کا قلبی رجحان اخوان کی طرف ہے اور عامۃ العرب میں ان کو ان کا آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے حیاۃ الصحابہؓ کو بھی عرب میں بغیر مقدمہ کے چھاپا گیا ہے۔ میرا مقصد یہ تھا کہ مقدمہ سے اس کی نسبت ایک خاص گروہ کی طرف ہوگی نہ کہ عامۃ المسلمین کے لئے ایک عام ہدایت, خصوصاً جب کہ اس گروہ سے توجہ ختم ہوچکی ہو۔ اب وہاں ان کا وہی حال ہے جو ہمارے ہاں بے چاری جماعت اسلامی کا۔ بہرحال بندہ [کی رائے] اس خیال [پر موقوف تھی] کہ گروہی نسبت سے ملفوظات عالیہ کو عالی ہونا زیادہ انسب معلوم ہوتا ہے۔

اس وقت تعطیلات گرما ہیں اس لئے تعلیم وتدریس سے فراغت ہے۔ حضرت والا نے اعتکاف کو تحریر فرمایا ہے لیکن اس میں مجھے ایک مشکل پیش آتی ہے وہ یہ کہ مدرسہ سے دوہری رخصت کا حصول نہیں ہوسکتا کہ اجتماعات میں شرکت ہو اور اعتکاف بھی۔ بہرحال کوشش کروں گا۔

حضرت والا مجھے تو ضیق قلب وتکدر کی کیفیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس کے لئے دعا کو عرض کیا تھا۔ میری حاضری تو جناب کی دعا ہی سے ہوسکتی ہے۔ کوشش جاری ہے, جب بھی صورت ہوجائے گی بندہ ضرور حاضر ہوگا۔ یادایام نمبر۲ کے بارے میں عرضِ خدمت کیا تھا۔ غلطی سے غالباً نمبر۳ لکھ دیا گیا ہوگا۔ میرا بڑا بچہ علی احمد سلمہ میں غصہ وجلال زیادہ ہے۔ اس کے لئے حضرت والد صاحب نے تحریر فرمایا کہ حضرت شیخ سے دعا اور کسی تعویذ یا عمل کو عرض کیا جائے۔ لہذا حضرت خصوصی توجہ سے اس کے لئے دعا فرمائیں۔

﴿306﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲؍اگست ۱۹۷۱ء / ۱۰؍جمادی الثانیہ ۱۳۹۱ھ

قبلہ مکرم بھائی صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر و عافیت ہوں گے۔ اس سے قبل ایک ایر لیٹر لکھ چکا ہوں امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ حضرت کے خط میں میں نے کتاب ایک دوروز میں ارسال کرنے کا لکھا تھا مگر تین چار روز گذر گئے شاید آپ کو انتظار بھی کرنا پڑا ہوگا معاف فرماویں۔

خیال پہلے یہ تھا کہ دونوں کاپیاں بھیج دوں مگر پھر خیال ہوا کہ ڈاک کا [بھروسہ نہیں] اگر ایک ہی دفعہ بھیج دی اور خدانخواستہ نہ پہونچ سکی تو پریشانی ہوگی اس لئے آدھی بھیج رہا ہوں۔ جب اس کے پہونچنے کی اطلاع مل گئی پھر انشاء اللہ دوسری کاپی بھیجوں گا ابھی اس لئے بھیج رہا ہوں کہ آپ تشریف لے جارہے ہیں تو آپ کے جانے کے بعد کوئی یہ کام اچھی طرح نہیں کر سکے گا اور پھر آپ کی واپسی میں شاید دوسال سے زیادہ عرصہ بھی لگ جاوے اس لئے ابھی بھیجوں کہ آپ سفر سے قبل اس کی کوئی صورت تجویز کر کے جاویں۔

اگر طباعت کے قابل ہو تو اس کا کام شروع کروادیں وہ آپ کی موجودگی میں ذرا اچھی طرح ہوگا اس پر مقدمہ اگر مفتی صاحب اس کو ملاحظہ فرماویں تو ان سے لکھوادیں ورنہ مولانا......صاحب سے مقدمہ لکھوانے کا آپ کو اختیار ہے۔ جہاں جہاں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہے وہاں بغیر نام کے مودودی پر تنقید کی گئی ہے اس کا نام لکھنے کی ضرورت بھی نہیں اور مناسب بھی نہیں بغیر نام کے کافی ہے اور چاہے تو ''اطاعت رسول'' ہی نام رکھیں چاہے

اور کوئی نام تجویز فرمادیں۔

اس میں حضرت کو کسی چیز کی تکلیف دینے کی ہمت نہیں ہوتی یہ حضرت ہی کی دعا کا صدقہ ہے اور واقعی آپ میری حالت سے تو واقف ہیں کہ ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا کتاب کا تو تصور ہی کہاں۔ دوسری کاپی میرے اپنے نزدیک اس سے زیادہ شاندار ہے کیونکہ اس میں اکابر کے اتباع سنت کا تذکرہ یا اکابر کے ارشادات ہیں۔ اس کے پہونچ جانے کی اطلاع کے بعد انشاءاللہ اس کو روانہ کردوں گا۔

آپ کی حج کے بعد تشریف آوری کا انتظار اور اس کے لئے تیاری ابھی سے شروع ہوگئی بڑے وسیع مکان کی تلاش میں ہوں دعا فرماویں بہ آسانی مل جاوے کہ جو موجودہ مکان ہے تنگ رہے گا حق تعالیٰ باحسن وجوہ ملاقات کروائے اور آپ کی اور والدہ محترمہ کی خدمت کا موقع عنایت فرماوے۔ فقط والسلام

احقر یوسف، دوشنبہ ۲/اگست سنہ ۷۱ء

مرا دل ہے کہ ڈوبا جارہا ہے ☆ کہیں میں یاد فرمایا گیا ہوں
کہاں یوسف کہاں لندن کہاں میں ☆ مگر اک شوق دل میں پا رہا ہوں
تمہاری یاد نے تڑپا دیا ہے ☆ تری الفت میں تڑپایا گیا ہوں
ہمارا بھولنا تم کو مبارک ☆ ستم گر یاد تیری پا رہا ہوں
مری جانب نگاہ ناز کردے ☆ کہ جینے سے میں عاجز آرہا ہوں

307

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸/ جمادی الثانیہ ۹۱ھ [۳۱/ جولائی ۷۱ء]

؎ انہیں جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے

؎ سب سے ربط آشنائی ہے اسے　　　　دل میں ہر اک کے رسائی ہے اسے

ذوالمجد والکرم حضرت الحاج قاری صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، پرسوں انتہائی مایوسی میں گرامی نامہ موجب عزت ہوا۔ میں تو گرامی ناموں سے بالکل ہی مایوس اور ہمیشہ کے لئے ناامید ہو چکا تھا اس لئے کہ تین چار روز ہوئے مولوی ہاشم صاحب سلمہ کا ایک طویل عنایت نامہ پہنچا تھا جس میں عزیز مولوی اسعد سلمہ کے ساتھ ان کے تعلقات اور عزیز موصوف کی طویل داستان بھی تھی اور عزیز موصوف کے نظام الاوقات کی تفصیل بھی تھی۔

اس کے شروع میں انہوں نے تمہارے متعلق ایک مضمون لکھا تھا کہ انہوں نے تمہیں مجھ سیہ کار پر خط لکھنے کا تقاضا کیا تو تم نے یہ جواب دیا کہ خط نہ لکھنے سے جو تکلیف ہوتی ہے وہ تو ایک فقرے سے معافی طلبی سے ختم ہو سکتی ہے لیکن خط لکھنے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس کی معافی کی کوئی صورت نہیں۔ تمہارے اس کلام کا مطلب تو میں نہیں سمجھا مگر میں اپنی کوتاہیٔ فہم سے کئی سال سے تمہارے بہت سے اقوال وافعال تک رسائی سے قاصر ہوں اس لئے میں نے کچھ زیادہ سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کی لیکن خط سے ضرور مایوس ہو گیا تھا۔

خلاف امید نعمت غیر مترقبہ سے ضرور مسرت ہوئی، بالخصوص اس سے اور بھی مسرت ہوئی کہ تم نے دو مشائخ مولانا مسیح اللہ صاحب اور عزیزم مولوی اسعد مدنی سلمہ کے اپنے ساتھ تعلقات کی تفصیل لکھی، اللہم زد فزد۔ اہل اللہ کا میرے دوستوں میں سے جس کے ساتھ بھی خصوصی تعلق معلوم ہو میرے لئے موجب مسرت ہے، بالخصوص مولانا مسیح اللہ صاحب کا حکماً لوگوں کو تم سے بیعت کرنے کا تقاضا۔ یہ مضمون میرے لئے زیادہ موجب مسرت ہے مگر تم نے اس میں اجمال سے زیادہ کام لیا۔

آئندہ کوئی خط اگر آپ لکھیں تو اس قصے کی ذرا زیادہ تفصیل لکھیں وہ کون لوگ تھے جنہوں نے مولانا سے بیعت کی درخواست کی اور جب کہ مولانا نے لندن میں بہت کثرت سے لوگوں کو بیعت کیا تو خاص طور سے ان کو کیوں انکار کیا؟ اور کیا کہہ کر انکار کیا؟ اور پھر تم نے ان کو بیعت کیا یا نہیں؟ اور اگر کیا تو مولانا کی موجودگی میں یا غیبت میں؟ اگر موجودگی میں کیا تو اچھا نہیں کیا۔ آئندہ اس قسم کا کوئی موقعہ پیش آوے تو اکابر کی موجودگی میں بیعت نہ کریں۔ یہ کہہ دیں کہ تعمیل حکم کر دوں گا، ورنہ ابتداء تو یہی کہیں کہ جناب ہی کر لیں۔ پھر بھی اصرار ہو تو یہ کہہ دیں کہ میں تعمیل حکم ضرور کروں گا اور بعد میں تعمیل کر لیں۔

مجھے اپنے اکابر ثلاثہ، حضرت اقدس مدنی، حضرت اقدس رائے پوری، حضرت اقدس چچا جان نور اللہ مراقدھم کے اس قسم کے احکام کی بہت تعمیل کرنا پڑی۔ چچا جان کی تعمیل حکم میں تو انہی کے عمامہ شریف کو ہاتھ میں لے کر اور ان کے سامنے ہی گریہ وزاری کے ساتھ عورتوں کے ایک مجمع کو کاندھلہ میں بیعت کیا تھا اور یہ میرے بیعت کی ابتداء ہے۔ اس کے بعد حضرت اقدس رائے پوری قدس سرہ نے اپنے سامنے بیعت کرنے کا حکم فرمایا۔ اس کی میں نے معذرت کر دی کہ تعمیل حکم تو ضرور کروں گا مگر حضرت کے سامنے بیعت کرنے کی میری ہمت نہیں ہے۔

حضرت مدنیؒ نے اپنے سامنے بیعت کرنے کا حکم نہیں دیا, البتہ بعض لوگوں کو وہ یہ فرما کر بھیج دیتے تھے کہ حضرت شیخ نے فرمایا ہے کہ تم زکریا سے بیعت ہو۔ یا حضرتؒ کے جیل کے زمانے میں ان کی تعمیل حکم میں ان کے ذاکرین اور خصوصی مریدین کو ذکر وغیرہ بتانے کی نوبت آتی۔

اس کا بھی لحاظ رکھنا کہ مشائخ کے اس قسم کے طرز سے کہ مولانا مسیح اللہ صاحب اوپر کی منزل سے تمہیں کار تک پہنچانے آئے اپنے کو اس سے بہت زیادہ ڈرانے کی اور محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا کہ شیطان کوئی دھکا تمہیں لگا کر گڑھے میں نہ پھینک دے۔ ایسے موقعہ پر بہت اہتمام سے اپنی گندگیوں کو اہتمام سے مستحضر کر کے یہ سوچنا چاہئے کہ مشائخ عالم الغیب نہیں ہیں۔ اگر ان کو میرے فلاں فلاں واقعات کا علم ہو جائے تو وہ کبھی سامنے بھی نہ آنے دیں۔

ایک بات اور بھی ہے، بہت اہتمام سے لکھواتا ہوں، بہت ہی قیمتی ہے, خبر نہیں دل میں رکھو گے یا نہیں۔ میرا بہت تجربہ ہے کہ ان مشائخ کو بسا اوقات پورا علم اور کشف گندگیوں کا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی غور کرے تو بعض اوقات ایک آدھ تفریحی فقرے سے اپنے پورے علم کا اظہار بھی کر دیتے ہیں مگر اللہ رے ان اکابر کا ضبط کہ اپنے طرزِ عمل میں ذرا بھی فرق نہیں کرتے۔

میں نے یوسف پیارے! اعلیٰ حضرت گنگوہی قدس سرہ کے اجل خلفاء میں سے اور اپنی ۷۰ سالہ عمر میں بہت کچھ دیکھا۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ بعض اوقات ان اکابر نے خود مجھے ایک چیز پر تنبیہ فرمائی مگر مجھ سے پشت پھیر کر اور سامنے والے کو مخاطب بنا کر نصیحت فرمائی۔ میں تو سمجھتا رہا کہ یہ کس پر پڑ رہی ہے اور وہ غریب بیٹھا روتا رہا۔

حضرت اقدس رائے پوریؒ کے ساتھ اس نوع کے واقعات کئی پیش آئے اور پھر حضرت نے میری طرف متوجہ [ہوکر] یہ فرمایا کہ حضرت مجھے کشف وشف تو کچھ ہوتا نہیں، بعضوں کے متعلق کوئی چیز خیال میں آ جاتی ہے تو اسے نصیحت کر دوں۔ بہرحال اس چیز سے

اپنے آپ کو بہت ہی بچانا۔

اور ایک چیز کی میں نے سہارنپور میں بھی اور حجاز میں بھی تم کو خاص طور سے بار بار تاکید کی بھی کہ مجھ ناپاک کے کسی فعل کو جو کسی کے ساتھ یا تمہارے ساتھ دیکھو حجت نہ بنانا۔ اس کی خاص طور سے تمہیں نصیحت کرتا ہوں، معلوم نہیں ملاقات مقدر ہے یا نہیں؟ تمہیں پہلے بھی کئی دفعہ لکھا اور تحریری اور زبانی بھی کہا کہ اب میرے لئے درازئ عمر کی دعا کی بجائے دعائے مغفرت و حسن خاتمہ اور بسہولت موت کی دعا کیا کرو۔

عزیز مولوی اسعد سلمہ تم سے رخصت ہو کر مدینہ گئے اور وہاں سے ریاض وغیرہ ہوتے ہوئے پرسوں جمعہ کی شام کو دہلی پہنچے۔ ہوائی جہاز سے اور وہاں سے رات فرنٹیر میل سے سیدھے سہارنپور آئے۔ یہاں صبح چائے [کے بعد] دو گھنٹے حضرت سید صاحبؒ کے حالات سناتے رہے اور مجھ رلاتے رہے۔

اس وقت تو مجھے ان کے ایک فقرہ سے جو عزیز اسعد نے سید حبیب کے واسطے سے نقل کیا بہت ہی لطف آیا اور لطف دے رہا ہے اور وہ یہ کہ وہ دو ماہ سے دعائیں مانگ رہے تھے کہ میرا مرض الموت طویل نہ ہو۔ کہیں یہ لوگ مجھے علاج کے نام سے مدینہ منورہ سے باہر نہ لے جاویں۔ میرے پیارے دوستو! میری بھی اب یہی تمنا ہے، اور میری راحت اگر مقصود ہے تو یہی دعا کرو کہ میرا مرض الموت طویل نہ ہو۔

تمہارا اس سے پہلا خط جس میں عزیز مولوی اسعد کا پروگرام وغیرہ تھا پہنچ گیا تھا اور مجھ سے تو ہمروزہ اس کا جواب لکھے بغیر رہا نہیں جاتا۔ اس میں مجھے تمہاری تکلیف کا احساس بھی مانع نہیں بنتا۔ بعض دفعہ خیال تو آتا ہے کہ تمہیں تکلیف تو ہوتی ہوگی مگر مجبوری معذوری ہے۔

آپ کے اس خط کا جواب ۲۰ جولائی کو آپ کی خدمت میں لکھ چکا ہوں، پہنچ گیا

ہوگا۔ مولانا نے جنوبی افریقہ کا سفر کون سی خوشی کو ملتوی کیا، ویزہ نہ مل سکا۔ مجبوری کا نام صبر ہے۔ تم نے لکھا کہ مولانا اس سفر سے پہلے شاید مجھے نہ جانتے ہوں مگر اس ناکارہ نے تو جب وہ لندن روانگی سے ایک روز پہلے الوداعی ملاقات کے لئے آئے تھے تو تمہارا اور بولٹن کا دونوں کا تعارف کرادیا تھا اور چونکہ مولوی ہاشم صاحب نے اس سے پہلے مجھے یہ لکھا تھا کہ مولانا اسعد صاحب کے نظام میں میری ایک وقت کی دعوت منظور ہوگئی ہے۔ اس پر میں نے تمہاری طرف سے ایک وقت کی دعوت بغیر پوچھے ہی کردی تھی۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ عزیز مولوی اسعد سلمہ کا تمہارے ساتھ بہت گہرا تعلق ہوگیا۔ اللہ بہت مبارک کرے، مگر عزیز مولوی اسعد کے بے تکلفانہ تعلق سے مولانا مسیح اللہ صاحب والا طرز قابل فکر ہے۔ میں نے تو عزیز اسعد سلمہ سے صبح کی گفتگو میں تمہارے اور بولٹن کے حالات کئی دفعہ چھیڑے مگر اللہ اس عزیز کو بہت جزائے خیر دے کہ میرے لندن کے اور بولٹن کے سوالات پر بھی وہ مدینہ پاک ہی کا تذکرہ کرتا رہا اور مجھے بھی رلاتا رہا۔ سید حبیب صاحب کے حالات بہت تفصیل سے سناتا رہا۔

میں نے صبح کی چائے میں آپ کے برادر محترم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کا مصافحہ بھی یہ کہہ کر کرایا کہ یہ قاری یوسف صاحب کے بڑے بھائی ہیں مگر وہ واقعی آپ کے بڑے بھائی تھے۔ عزیز اسعد نے تو بہت مسرت سے ہاتھ بڑھایا مگر وہ بے رخی سے مصافحہ کر کے مدرسہ قدیم چلے گئے۔ میں ان کو عزیز اسعد کے ساتھ چائے پلانا چاہتا تھا، بڑی آوازیں دیں تلاش کرایا مگر نہ ملے۔ انہوں نے عزیز اسعد کے ساتھ وہ کیا جو تم نے ہمیشہ میرے ساتھ کیا۔ شاید ان کو بھی کسی عبدالقدیر کی ناراضگی کا فکر ہو۔ بہرحال جب مولانا اسعد صاحب تشریف لے گئے جب وہ مدرسہ سے آئے۔

اور جب عبدالقدیر کا ذکر آہی گیا تو تمہیں یہ مژدہ بھی لکھ دوں کہ بڑی مشقت سے

میری، مولوی علی میاں صاحب، مولوی عبداللہ عباسی کی سفارشوں سے ان کا ایک سال کا اقامہ بن گیا۔ وہ سوڈان جا کر اور صدیقی صاحب کے اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرماوے ملازم بن کر مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ یہ ملازمت اسی لائن کی ہے جس لائن کے ہمارے صوفی اقبال صاحب دس برس سے مدینہ منورہ میں مقیم ہو کر ڈاکٹر اسماعیل کے جو ہمیشہ دمام میں رہے کمپاؤنڈر بنے رہے۔ صدیقی صاحب کا قیام تو جدہ میں ہے مگر عزیز موصوف مستقل قیام کے ارادے سے مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو مبارک کرے، اور تم جیسے قدردانوں کو بھی مبارک کرے۔

کاش اس سیہ کار کو بھی دوستوں کی قدردانی اللہ تعالیٰ نصیب فرماوے۔ بے چارے عبدالقدیر سے بھی بڑی ندامت ہے کہ اس نے اس سیہ کار کی اتنی خدمت کی جو تمہیں بھی معلوم ہے مگر اس سیہ کار کی طرف سے تمہارے برعکس دو چار تھپڑ ہی کھائے۔ اللہ مجھے معاف فرماوے۔

میری بڑی خاص دعا اور سب کو معلوم ہے اور بہت اہتمام سے مکہ مدینہ ہندو پاک کسی جگہ میں نے نہیں چھوڑا کہ یا اللہ مجھ سے کسی کو اذیت پہنچی ہو یا مارا ہو، گالی دی ہو، مجھے اپنے کرم سے معاف فرما اور اسے اپنی شایان شان دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرما۔ یہ تو تمہیں بھی معلوم ہوگا کہ یہ حدیث پاک کی دعا ہے اللہ تعالیٰ میرے آقا کو درجات قرب سے زیادہ سے زیادہ نوازے، ہماری تعلیم کے لئے کوئی چیز چھوڑ کر نہیں گئے۔ اور اسی لئے تم جیسے دوستوں کو جن کو میری طرف سے تکلیفیں پہنچیں یا پہنچ رہی ہیں اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ جتنی بھی تکلیفیں میری مار پیٹ یا ڈانٹ کی ہوئی ہیں وہ بہترین جزا ملیں گی کہ تم بھی یاد کرو گے کہ اور تکلیفیں کیوں نہ پہنچیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ زمین کی بیٹھک تمہارے یہاں ہی ملی۔ آئندہ بھی

میری یہی وصیت ہے کہ حضورﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی معاشرت کے پھیلانے میں جتنی کوشش تم سے ہو سکے دریغ نہ کرو, اور اہل دنیا کے حقیر ذلیل سمجھنے کی ذرا پروانہ کیجئو

لوگ سمجھیں مجھے محروم وقار و تمکین — وہ نہ سمجھیں کہ میری بزم کے قابل نہ رہا

تم نے بہت اچھا کیا کہ پہلوان کا جوتا عزیز اسعد کو دے دیا, جزاکم اللہ۔ یہ تو تمہاری فطرت ہے اس میں عزیز اسعد تنہا نہیں ہے۔ نہ معلوم کتنے تمہارے احسان گراں کے زیر بار ہیں۔

مودودیوں نے جو اسعد کے خلاف اشتہار شائع کیا تھا اگر کہیں مل جاوے تو ضرور بھیج دینا۔ گجراتیوں نے جلسہ میں سے اعتراض کرنے والے کو لے جا کر پٹائی کر دی یہ پسند نہ آیا۔ جلسے میں سے نکال دینا تو ضروری تھا مگر پٹائی کر دینا تو گجراتیوں کی عادت کے خلاف ہے۔ کچھ تمہارے ہی تصرف نے جوش کیا ہوگا۔

آپ کو مولانا کا عطیہ مبارک ہو۔ اس کو یہاں بھیجنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اس کو اہتمام سے اپنے استعمال میں لاویں۔ عزیز مولوی اسعد کا عطیہ بواسطہ حضرت اقدس مدنیؒ کا عطیہ ہے۔ بڑے اہتمام سے رکھیں۔ صرف رمضان یا جمعہ کی امامت میں استعمال کریں۔ کسی فضول موقعہ پر استعمال نہ کریں۔

تمہارے ایک دن پہلے رخصت کے لئے آ جانے کا ذکر تو مولوی اسعد نے بھی کیا جب میں نے عزیز اسعد سے کہا کہ نہیں وہ ایک روز پہلے رخصت ہو گیا تھا۔ تم نے بار بار لکھا کہ ان اکابر کے طرز پر بے حد شرم آئی۔ اللہ کرے کہ واقعی آئی ہو, بہت مبارک ہے۔

خط کی طوالت پر تم سے زیادہ میں معافی چاہتا ہوں۔ واقعی ہوئی ہوگی۔ تم نے اپنی اہلیہ کی بیماری کا کوئی حال نہ لکھا۔ اس کے متعلق ضرور لکھیں اس کا مجھے بہت فکر رہتا ہے۔ اپنی اہلیہ, اس کے والدین، قاری اسماعیل صاحب، مولوی ہاشم صاحب سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم، ۸ر جمادی الثانیہ ۱۹ھ

واقعی عزیز عبد الرحیم کے یہ کہنے سے کہ ۸ صفحے ہو گئے بڑی ندامت اور قلق ہے۔ تمہیں اس کے پڑھنے میں کتنی کلفت ہوئی ہوگی۔ اسی طول کی وجہ سے اب یہ رجسٹری ہوگا۔

تمہیں تکلیف تو واقعی ہو رہی ہوگی اور اس شیطان کی آنت کی کوئی انتہا بھی ہے مگر اس ناکارہ کی ایک ضروری بات پہلے پرچے میں رہ گئی۔ تم دونوں بھائیوں نے مجھے جورو کا نہیں تو ماں کا درجہ ضرور دے رکھا ہے اور میرے متعلق حضور پاک ﷺ کا ارشاد شاورھن وخالفوھن اور تم دونوں کے یہاں تو شاورھن کا مد بھی کم ہے۔ عزیز عبد الرحیم کو اللہ جزائے خیر دے وہ تو مشورہ کر بھی لے ہے مگر تمہاری اس میں توہین ہے۔ پھر بھی میں ٹانگ اڑائے جاؤں۔

عزیز عبد الرحیم کو میں نے مکہ سے لکھنا شروع کیا تھا کہ میری واپسی کا انتظار نہ کرو فوراً زامبیا پہنچ جاؤ۔ مگر تم دونوں کو تو میری بات کی مخالفت لازم ہے۔ یہ تشریف نہ لے گئے۔ میں نے یہاں آنے کے بعد بھی بار بار لکھا کہ اگر آنا ضروری ہے تو ایک ہفتہ کے واسطے آ کر فوراً چلے جاؤ۔ مگر میری بات کی مخالفت تو شرعاً ضروری تھی اس میں ٹانگ ٹوٹ گئی۔

اب بھی میں ان کو آنے کے بعد سے برابر اصرار کر رہا ہوں کہ وہ جلد تشریف لے جاویں۔ میں نے تو اس پر بہت زور باندھا تھا کہ وہ میرے آنے سے پہلے زامبیا چلے جاویں۔ تین ماہ زامبیا رہ کر اخیر شعبان میں لندن تمہارے پاس آ جاویں اور اب کے رمضان میں میری بجائے یہ تمہاری نیازمندی کریں۔ دو ماہ تمہارے پاس رہ کر حج کر کے واپس آ جاویں۔ میرے نزدیک تو یہ ترتیب بہت اچھی تھی۔ میرا خیال یہ تھا کہ اس سال رمضان تم اور عبد الرحیم دونوں لندن میں گذارو اور ایک دوسرے کی معاونت کے ساتھ وہاں ذکر کی

لائن جاری کرو۔

عزیز عبدالرحیم کی خواہش تو بالکل خلاف ہے اور ہونا بھی چاہئے کہ وہ رمضان یہاں نہ گذارے مگر اس کی خواہش سے میرے نزدیک تمہاری مصلحت زیادہ مقدم ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو اور جناب والا کو بہت ہی ترقیات سے نوازے۔ **تم دونوں بھائیوں کا مجھے واقعی اپنے سب دوستوں میں سب سے زیادہ اہتمام ہے**۔ عزیز عبدالرحیم اللہ اسے بہت بلند درجات عطا فرماوے پر تو اطمینان ہے کہ انشاء اللہ چل نکلے گا اور بہت امید ہے مگر تمہاری علوشان، عجب وتکبر اور میرے ساتھ ضد کہ میرے کہنے سے ایک خادم کی خاطر تم نے چائے بھی نہ پی۔ اندیشہ ہے کہ خدانہ کرے خدانہ کرے کہیں اٹک نہ جاؤ۔

میرا یہ خط بہت ہی طویل ہوگیا, اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کا خط میں عزیز عبدالرحیم کے علاوہ کسی سے لکھوانا نہیں چاہتا تھا اور نہ آئندہ لکھوا سکوں گا, ایک درخواست جس کو میں دس بارہ خطوط میں لکھوا چکا ہوں کہ تمہاری روانگی کے بعد دو رجسٹری مکہ مکرمہ سے اور ایک ایر لیٹر مدینہ منورہ سے لکھوا چکا ہوں۔ جس کے چاک کرنے کو بار بار لکھوا چکا ہوں لیکن اب تک کسی خط میں تم نے اس کے متعلق کچھ نہ لکھا۔

تمہارے پاس کتابیں بھیجنے کو میرا بہت جی چاہتا ہے مگر بحری کا حشر تو تمہیں بھی معلوم، مجھے بھی معلوم۔ بولٹن کے ایک صاحب جو کئی دن سے یہاں مہمان تھے آج واپس جارہے ہیں ان کے ہاتھ ایک عدد آپ بیتی مجلد ہرسہ جز وارسال کی ہے۔ خدا کرے کہ جلد پہنچ جاوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۹/ جمادی الثانیہ ۹۱ھ

اہلیہ سے سلام مسنون، بچی کو میری طرف سے گود میں لے کر پیار کریں۔

﴿308﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳؍ جمادی الثانیہ ۹۱ھ [۵؍ اگست ۷۱ء]

ذوالمجد والکرم حضرت الحاج قاری صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، مولوی عبد الحق صاحب کے لفافے میں آپ کا بہت لمبا چوڑا پرچہ آیا تھا جس میں آپ نے حضرت الحاج مولانا مسیح اللہ صاحب والحاج مولانا اسعد صاحب کی اپنے ساتھ گرویدگی کی تصویر کھینچی تھی۔ اس کا جواب انہی کے لفافے میں بھیجنے کا خیال تھا مگر وہ بے ارادہ طویل بھی ہو گیا اور چونکہ لکھنے والا عبد الرحیم تھا اس لئے نامناسب الفاظ بھی لکھے گئے۔ کوئی اور ہوتا تو شاید میں نازیبا الفاظ نہ لکھواتا۔ اس لئے میں نے اس کے طول اور نامناسب ہونے کی وجہ سے براہ راست رجسٹری کر دی تھی۔ امید ہے کہ پہنچ گئی ہوگی۔

اس کے بعد آپ کا ایک ایر لیٹر مؤرخہ ۲۸ جولائی کل کی ڈاک سے پہنچا۔ اس کا جواب مولوی عبد الحق صاحب کے لفافے میں بھیج رہا ہوں۔ یہ تو میں پہلے لکھوا چکا ہوں کہ قاری طیب صاحب ۲ اگست کو دیوبند سے تمہارے پاس آنے کے لئے روانہ ہو چکے ہیں اور ۶ اگست کو بمبئی سے روانگی کی تجویز تھی امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔ اور قاری صاحب کے نظام سفر کا بھی انتظار رہے گا۔

میں رسمی طور سے نہیں بہت دنوں سے تمہیں بھی اور اپنے دوسرے دوستوں کو بھی یہ لکھواتا رہا ہوں کہ یہ ناکارہ اب بجائے درازیٔ عمر کے دعائے مغفرت وحسن خاتمہ کا زیادہ محتاج ہے۔ تمہارا یہ ایر لیٹر میرے دو خطوں کی رسید یا جواب ہے۔ اس سے پہلے والا پرچہ جو مولوی عبد الحق کے لفافے میں تھا وہ بھی میرے تین خطوں کی رسید تھی۔ تم نے پہلے تو اتباع

سنت کے متعلق لکھا تھا اب کے تم نے استہزاء بالدین کے متعلق لکھا۔عزیز عبدالرحیم نے لقمہ دیا کہ تو نے ہی لکھا تھا اس کے خواب پر کہ اس میں استہزاء بالدین کا بھی اضافہ کر دیا جاوے۔

یہ تو صحیح ہے کہ عزیز عبدالرحیم کے یہاں قیام میں آجاتا تو زیادہ مناسب تھا وہ ۱۶/اگست کو یہاں سے روانہ ہونے والے ہیں اور بمبئی کی روانگی ابھی متعین نہیں۔ ہوائی جہاز کی رجسٹریاں تو آج کل بہت ہی گڑ بڑ ہو رہی ہیں۔ میرے نام ڈیڑھ ماہ سے ایک رجسٹری ہوائی سے روانہ ہوئی ہے ابھی تک تو پہنچی نہیں۔اور مولوی انعام نے دلی بخیر رسی کا اس دن جو خط بھیجا تھا وہ میری روانگی کے بعد ۱۲ جولائی کو وہاں پہنچا۔

خدا کرے تمہارا مضمون عزیز عبدالرحیم کی موجودگی میں پہنچ جائے تو بہت اچھا ہے ورنہ اس کا سننا بہت مشکل ہو جائے گا۔صوفی اقبال نے ایک ماہ ہوا چند ملفوظات لکھ کر عبدالرحیم کے پاس بھیجے تھے کہ وہ مجھے سنا دیں۔لیکن ابھی تک اس کے شروع کرنے کی بھی نوبت نہیں آئی۔

تمہاری اہلیہ کی مسلسل علالت سے بہت رنج وقلق رہتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔اس سے اور اس کے والدین سے سلام مسنون فرما دیں۔ بچی سے دعوات۔اللہ تعالیٰ تمہیں اور مجھے اور میرے سب دوستوں کو سیآت سے محفوظ رکھے۔گنہگار تو مجھ سے زیادہ کون ہوگا؟

تم نے لکھا کہ حب جاہ اور حب مال کا مرض پیچھے پڑا ہوا ہے۔حب مال میں تو میری رائے تمہارے موافق نہیں ہے, ماشاء اللہ بڑے فضول خرچ ہو۔ پیسے کی کوئی وقعت تمہارے یہاں نہیں ہے لیکن حب جاہ میں مجھے بھی انکار نہیں ہے۔میری منت سماجت پر تم نے بھائی یوسف کی چائے نہ پی۔اسے مولوی عبدالرحیم سے بھی استفسار کر چکا ہوں اور تمہیں بھی بارہا لکھوا چکا ہوں کہ علوشان کے علاوہ کیا ہوسکتا ہے کہ تم نے اپنے کمتر لوگوں کی چائے قبول نہ کی۔

مدرسہ کی تنخواہ کے سلسلے میں میری رائے یہ ہے کہ ہرگز نہ چھوڑیں۔ دلائل تو میرے پاس آتے نہیں چونکہ تم نے مجھ سے مشورہ پوچھا اس لئے لکھتا ہوں کہ تنخواہ ہرگز نہ چھوڑیں، بلکہ اگر مدرسہ ترقی کرے تو اس سے بھی انکار نہ کریں۔

جلسوں کی صدارت سے تو واقعی احتراز کریں۔ البتہ شرکت کے سلسلے میں سیاسی جلسوں سے تو بہت الگ رہیں، تبلیغی اور مدارس کے جلسوں کی شرکت میں کچھ مضائقہ نہیں۔ شرکت دینی جلسوں کی بہت ضروری ہے، بالخصوص جب کہ تمہاری شرکت سے دوسروں کی شرکت متوقع ہو۔ البتہ صدارت سے احتراز کریں، اور نہ کسی کمیٹی کی صدارت، نظامت اور ہو سکے تو ممبری بھی ہرگز قبول نہ کریں اور ان کو یہ سمجھا دیں کہ میری شرکت سے تو انکار نہیں اور ممبری سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ میرے کسی طرز زندگی اور لائحہ عمل کو آپ خود ہرگز نہ طے کریں، مجھ سے دریافت کرلیں کہ اس چیز میں تیرا نظریہ کیا ہے؟

دعا سے بالکل انکار نہیں ہے۔ تمہارے لئے اور اپنے سب دوستوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے ہر مکروہ سے حفاظت فرماوے۔ تمہاری بھی اور میری بھی اور سب دوستوں کی۔ اور ہر خیر کی توفیق عطا فرماوے۔ تم نے کئی جگہ معافی مانگی، مگر حضرت اقدس تھانویؒ کے ملفوظات تو تمہارے پاس بہت ہوں گے۔ حضرت کے یہاں جب کوئی شخص خوب ستانے کے بعد یوں کہا کرتا تھا کہ حضرت معاف فرمادیں تو حضرت یہ فرمایا کرتے تھے کہ جتنی دیر تم نے ستایا اتنی دیر تو کم سے کم تکلیف برداشت کرو۔

اس وقت مفتی صاحب میرے پاس تشریف فرما ہیں، تمہیں سلام بھی فرماتے ہیں اور انہوں نے فرمایا کہ حضرت تھانویؒ نے ایک شخص کے جواب میں اس کو شعر لکھا تھا

زمانے زجورت جگر خوں کنم
بیک ساعت از دل بدر چوں کنم

اللہ جل شانہ میرے سب اکابر کو بہت بلند درجات عطا فرماوے۔ مجھ پر تو حضرتؒ کا یہ شعر حرف بحرف صادق آرہا ہے۔

مولوی احمد صاحب کچھ دن گھر قیام کے بعد رات عشاء کے قریب یہاں پہنچ گئے۔ ان کی طرف سے عزیز شاہد مولوی حبیب اللہ صاحب کی طرف سے جو اس وقت میرے پاس ہیں سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۳/ر جمادی الثانیہ ۹۱ھ

از احقر عبدالرحیم سلام مسنون وگذارش دعا۔ اس سے قبل خط میں مفصل سب باتیں لکھ چکا ہوں، اس کے جواب کا شدت سے انتظار ہے۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا سے بہت بہت دعوات اور بی بی سے سلام مسنون۔ حضرت مدظلہ کی خفگی بر سلسلۂ چائے پر ضرور معافی مانگ لیں۔ اور اچھی طرح۔ بزرگوں کی کدورت اچھی نہیں ہوتی۔

﴿309﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۶؍ جمادی الثانیہ ۹۱ھ [۸؍ اگست ۷۱ء]

ذوالمجد والکرم حضرت الحاج قاری صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، پرسوں شنبہ کو عزیز عبدالرحیم نے بتایا کہ تمہاری رجسٹری آئی ہے۔ اپنی گندی عادت کے موافق ساری ڈاک چھوڑ کر بلکہ یہ معلوم کئے بغیر کہ ڈاک میں کس کس کے خطوط ہیں، تمہاری رجسٹری سننا شروع کر دی۔

ارادہ تو صرف خط سننے کا تھا مگر چونکہ عزیز عبدالرحیم کی روانگی کا وقت قریب ہے اس لئے خیال تھا کہ اس کا کچھ حصہ ان کے جانے سے پہلے سن لوں۔ اندازہ تو یہ تھا کہ یہ پوری نہیں ہو سکے گی مگر دو دن میں سارے ضروری کام اور ڈاک وغیرہ چھوڑ کر اس کو سننے سے یہ اندازہ ہوا کہ انشاء اللہ عزیز موصوف کی روانگی سے قبل یہ پوری ہو جائے گی۔

اس وقت نہایت عجلت میں یہ خط دو مصلحت سے لکھواتا ہوں۔ اول یہ کہ تمہیں عزیز موصوف کی روانگی سے پہلے معلوم ہو جائے۔ لکھوا تو میں پہلے بھی چکا ہوں کہ عزیز موصوف کی روانگی سہارنپور سے ۱۶ اگست کو ہے۔ لہٰذا اس خط کے پہنچنے کے بعد کوئی خط سہارنپور کے پتے پر عزیز موصوف کے نام نہ لکھیں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ تمہارا مسودہ کسی بڑے ہی جاہل نے نقل کیا۔ کتابت کی بہت فحش غلطیاں اس میں ہیں۔ نیز مسودے میں ہر مأخذ کا جلد اور صفحہ ضرور ہونا چاہئے تاکہ مراجعت میں سہولت ہو۔ نیز احادیث کا حوالہ مسودے میں تو مع صفحے کے اور [مطبوعہ کتاب] میں بغیر صفحے کے ہونا چاہئے۔ تم نے جس شخص سے نقل کرائی بہت ہی (جاہل لکھنے

میں تو شاید اس کی توہین ہو جائے) مگر غلط لکھنے والا ہے۔ املاء نہایت ہی غلط ہے۔

عزیزم مولوی عبدالرحیم سے بھی نہیں پڑھا گیا۔ میں ہی پڑا پڑا نابینا لقمے دیتا رہا مگر بہت سی روایتیں مجھے تو صحاح کی یاد ہیں اور تم نے ابن کثیر سے نقل کی ہیں۔ روایات کے الفاظ میں فرق ہوتا ہی ہے اگر ابن کثیر کے صفحے پڑے ہوئے ہوتے تو مراجعت میں بڑی سہولت ہوتی۔ تاہم میں نے عزیز عبدالرحیم سے کہہ دیا کہ اصل ابن کثیر سے ان روایات کی مراجعت ضرور کر لیں۔ کہیں کہیں میں نے حاشیہ پر تحقیق کرو کا لفظ بھی لکھوا دیا۔

تمہارے زور اور عزیز عبدالرحیم کی محنت سے امید تو ہے کہ عزیز عبدالرحیم کی روانگی سے پہلے پورا ہو جائے گا انشاء اللہ، ثم انشاء اللہ۔ پیش لفظ کے لئے مفتی محمود یا مولوی یونس دونوں مناسب نہیں اور میرا خیال یہ ہے کہ میری طرح سے ان دونوں کو مناسب بھی نہیں۔ میرے نزدیک اس کام کے لئے مولوی تقی بہت مناسب ہیں۔ عزیز عبدالرحیم کی تالیف پر بھی وہی تقدیم لکھتے رہے ہیں۔

صدق جیسے اخبار نے جو تنقید کے زیادہ عادی ہیں عبدالرحیم کے رسالے حقیقت شکر پر مولوی تقی کی تقدیم کو بہت پسند کیا اور ان سے تقدیم لکھوانے کے واسطے مولوی عبدالرحیم کا کہنا بہت کافی ہے۔ اور تم براہ راست بھی ایک خط لکھ دو گے تو وہ زیادہ اچھا ہوگا۔ اور مجھے بھی ان کو لکھنے میں کوئی اشکال نہیں۔ اور میں نے مولوی عبدالرحیم کی زبانی ان کو کہلوا بھی دیا کہ قاری صاحب نے اس پر تقدیم کے لئے مفتی محمود صاحب یا مولوی یونس میں سے کسی سے درخواست کے لئے عبدالرحیم کو لکھا تھا مگر میں نے عبدالرحیم سے کہہ دیا کہ وہ میری طرف سے مولوی تقی کو بھی پیام کہہ دیں۔ نہایت عجلت میں یہ مختصر خط اس واسطے لکھ دیا کہ عزیز عبدالرحیم کی روانگی سے پہلے تمہیں مل جائے۔

میرے پلاسٹر کے متعلق عزیز عبدالرحیم کا جی چاہے گا تو کچھ لکھ دے گا مگر مختصر یہ

ہے کہ کل پلاسٹر کھل گیا۔ اس کے بعد سے گھٹنے میں پاؤں میں درد اور بخار ہے۔ مگر دلی والا ڈاکٹر کہہ گیا تھا کہ یہ سب چیزیں پیش آویں گی۔ اپنی اہلیہ اور اسکے والدین سے سلام مسنون، اپنی بچی سے پیار۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۱۶/ر جمادی الثانیہ ۹۱ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم مولوی محمد یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، چندروز ہوئے ایک عریضہ حضرت کے خط میں لکھ چکا ہوں مل گیا ہوگا۔ میں نے اس میں لکھا تھا کہ میں ۱۶ کو گھر جاؤں گا اور دوسری بات یہ لکھی تھی کہ اگر بسہولت ممکن ہو تو مکان کے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ رقم ارسال کردو۔ نیز چند پاؤنڈ یا پوسٹل آرڈر جو بھی راستے میں اور وہاں (زامبیا) بسہولت خرچ کئے جاسکتے ہوں ارسال کردو تا کہ کسی کی محتاجی نہ رہے۔ امید ہے تم نے عمل کردیا ہوگا۔

مکتبہ تجلی اور ادارۂ اشاعت دینیات سے کتب انشاء اللہ روانہ ہوگئی ہوں گی۔ ان کا خط آیا ہے۔ ایک بہت ضروری بات یہ ہے کہ تم نے کار سیکھنے کے متعلق لکھا۔ میری رائے قطعاً اور مطلقاً اس کے سیکھنے کی نہیں ہے۔ بالکل اس ارادے کو اول وهلة میں ختم فرماویں۔ امید ہے کہ میری اس گذارش پر عمل پیرا ہونے کے مژدے سے نوازیں گے۔

تمہاری دوسری کاپی کے لئے میری رائے یہ ہے کہ حضرت اقدس کے پاس اپنی طرف سے ضرور بھیج دو۔ حضرت ضرور سنیں گے اور حضرت کا سننا از حد ضروری ہے۔ اس کے بغیر مشکل ہے۔ تمہاری کتاب مجھے تو بہت ہی پسند آئی اللھم زد فزد۔

مدت مدیدہ سے تم لکھ رہے تھے کہ میں بھیج رہا ہوں لیکن اب ایسے وقت بھیجی جب کہ سفر کی تیاری مکمل ہو چکی ہے۔ تاہم میں اسکو ساتھ لے جاؤں گا جہاں جہاں صفائی کی

ضرورت ہے اس کی صفائی اچھی طرح کر کے مراجعت ابن کثیر کی اور روایات کی تحقیق کر کے مولوی تقی سے اس کی طباعت کے سلسلے میں مشورہ کروں گا۔ اس کے بعد اطلاع دوں گا۔ کاش کچھ پہلے آجاتی۔

اب گھر جا کر مجھے سب سے پہلا یہی کام کرنا ہوگا اور کم از کم مستقل جملہ امور سے منقطع ہو کر اس میں ایک ہفتہ لگانا پڑے گا۔ دعا فرماویں۔ بی بی سے سلام مسنون، عزیزہ سے پیار۔ بھائی طلحہ [کی طرف سے] سلام۔ نہایت عجلت میں لکھا ہے۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم

معلوم نہیں تم نے حوالے کیوں نہیں لکھے ہیں۔

﴿310﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷/اگست ۱۷ء [۲۵/جمادی الثانیہ ۹۱ھ]

ذوالمجد والکرم قاری محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت قاری اسماعیل صاحب کا لفافہ پہنچا اور مجھ سے تو کسی نے کہا کہ بولٹن کا خط ہے۔ میرے کاتبوں کی عادت ہے کہ وہ پہلے لفافے کو کھولنے کے بعد مجھے دیا کرتے ہیں۔ جب کھانے سے پہلے دستر خوان بچھنے کے بعد سننا شروع کیا تو وہ عبدالرحیم کے نام نکلا۔

اس پر تعجب ہوا کہ میں اور عزیز عبدالرحیم تقریباً ایک عشرہ سے بار بار تم کو بواسطہ اور بلاواسطہ یہ لکھتے رہے ہیں کہ عزیز عبدالرحیم کی ۱۶ کو یہاں سے روانگی ہے لیکن ان کا

ریزرویشن دو دن پہلے ۱۴ کا ہو گیا اور وہ پرسوں یہاں سے روانہ ہو گئے ۔ میں نے تمہارا خط اسی وقت لفافہ میں بند کر کے ان کے پتہ پر آج ہی کی ڈاک سے روانہ کر دیا۔ اس لئے کہ پتہ کاٹ کر خط بھیجنے کا تجربہ کچھ اچھا ثابت نہیں ہوا۔

میں یہ بھی لکھوا چکا ہوں کہ تمہارا رسالہ انتہائی مشغولی میں مولوی عبد الرحیم سے حرف بحرف سن چکا ہوں اور وہ ساتھ لے گئے مگر املاء کی اتنی شدید غلطیاں تھیں کہ اگر اسے بغیر تصحیح کے کاتب کو دیا گیا تو بہت ہی خبط ہوگا میں نے مولوی تقی صاحب کو لکھوا دیا ہے کہ وہ اس کی املاء بھی درست کریں ۔ نیز تمہیں یہ بھی لکھوایا ہو گا کہ احادیث کے حوالے جس کتاب سے نقل کرو اس کا حوالہ ضرور لکھو اور مسودہ میں صفحے کی تا کہ مراجعت میں سہولت رہے۔

اس وقت اس خط کے فوری جواب کی ضرورت قاری اسمعیل صاحب کی ہمشیرہ کی شدۃ علالت ہے ۔ ان کی پریشانی سے بہت کلفت ہوئی تم تو اس سیہ کار سے ہمیشہ اتنے دور رہے کہ باوجود میری انتہائی کوشش کے بھی پاس نہ لگے اس لئے مجھے معلوم نہیں کہ تمہیں تعویذ کون کون سے آتے ہیں کاش مجھے اس کا علم ہوتا تو [بہت] سہولت ہوتی ۔ مولوی احمد یوں کہتے ہیں کہ تمہیں سارے تعویذ معلوم ہیں ۔

احتیاطاً چند اصولی چیزیں لکھواتا ہوں :

میرا مستقل تعویذ حروف سریانی ہیں جو حضرت گنگوہی قدس سرہ کا خاص تعویذ کہلاتا ہے اور یہ سریانی زبان میں اسم اعظم ہے ۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ کے زمانہ میں میرے والد صاحب نور اللہ مرقدہ وضو نماز کے درمیان میں اور جب بھی کوئی منٹ مل جاتا یہ تعویذ لکھ کر اپنے قلم دان میں رکھ لیا کرتے تھے اور روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لکھا کرتے تھے ۔

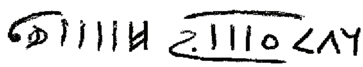
حضرت گنگوہی قدس سرہ کے یہاں کی آمد کا تو کیا پوچھنا ، سینکڑوں آدمی آتے تھے , بالخصوص دیہات کے ، بالخصوص جمعہ کے دن ۔ ان کے یہاں تو ہر مرض کا یہی ایک تعویذ تھا اور

وہ ہر چیز میں مفید ہوتا تھا۔اس میں تعویذ کی برکت ہو یا حضرت گنگوہی قدس سرہ کے انتساب کی۔وہ تعویذ تو یہ ہے:

صفر و سہ الف سائبانے برسر جیم کج وکور نرد بانے بدو در

چہار الف مساوی ہا ءواوِ معکوس اینست زا سماء اللہ اکبر

تذکرہ میں یہ شعر بھی ہے۔معلوم نہیں کاتب نے لکھا ہے یا نہیں، جس کی صورت یہ ہے:



والد صاحب کے یہاں تو صرف یہ اور اس کے بعد وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا مگر میں اس تعویذ کے درمیان اور درود شریف کے درمیان میں تھوڑی سی جگہ چھوڑ دیتا ہوں اور مرض کے مناسب اللہ کا کوئی پاک نام لکھواتا ہوں۔

اس وقت قاری صاحب کیلئے یہ تعویذ فوری لکھوانا ہے کہ انہوں نے قلبی پریشانی کا شدت سے اظہار کیا ہے لہذا اس تعویذ کے اور درود شریف کے درمیان میں یا مثبت القلوب لکھ کر ان کو دے دیں۔اسی طرح ان کی بہن کیلئے یا مثبت القلوب کی جگہ یا حفیظ لکھ کر ان کو جلد دے دیں کہ بہن اس کو گلے میں ڈال لے اور قاری صاحب اپنے تعویذ کو لانبے تاگے میں باندھ کر گردن پر ایسی طرح ڈالیں کہ تعویذ دل پر زیادہ تر رہے۔ لیٹنے میں یا چلنے پھرنے میں کسی وقت سرک جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح ہر مرض کے لئے یا شافی، بھاگے ہوئے کیلئے یا معید لکھ کر ایسی جگہ مقام قیام پر لگا دیں کہ یہ ہلتا رہے۔کاش تمہیں کسی وقت فرصت ہوتی اور کوئی وقت اس سیہ کار کے واسطے خالی ملتا تو یہ چیزیں کیوں لکھوانی پڑتیں۔میاں بیوی کی محبت کیلئے اگر صرف تعلقات خراب ہوں تو صرف یا ودود اور اگر کسی وجہ سے باوجود تعلقات کے والدین کی

رسہ کشی کی وجہ سے جدائی ہوجاوے تو یا جامع ،ضعف بدنی یا ضعف دماغ کیلئے یا قوی ۔ یہ بھی تعویذ والوں سے پوچھ پوچھ کر لکھوایا۔

میرے اس اضافہ کا مبنی یہ ہے کہ حضرت قدس سرہ کے ہاتھ میں تو رعشہ تھا جب کوئی تعویذ مانگتا حضرت قدس سرہ مجھ سے ارشاد فرمادیتے کہ قرآن شریف یا حدیث پاک کی کوئی آیت یا دعا یاد ہو تو لکھ دو۔اس وقت تو میں بہت لمبی لمبی لکھا کرتا تھا۔بخار کے لئے قلنا یا نار کونی... الآیۃ ۔اور محبت کے لئے چاہے میاں بیوی کی ہو یا اہل قرابت کی (مگر ناجائز کے لئے نہیں ۔اس کا خاص طور سے خیال رکھیں ,ورنہ اپنے تعویذوں سے اثر جاتا رہتا ہے ,یہ میرا تجربہ ہے)'لو أنفقت مافی الأرض جمیعا ... الآیۃ ،بالخصوص زوجین کی محبت کیلئے'ومن آیاتہ أن خلق لکم من أنفسکم ... الآیۃ ،اوراسی قسم کی قرآن پاک اور دعائیں کثرت سے لکھا کرتا تھا مگر جب کہ تعویذوں کی بھرمار ہوگئی تو آیتیں اوردعائیں تو چھوٹ گئیں اب صرف اللہ پاک کے پاک نام پر اکتفا کرتا ہوں لیکن کوئی اہم خصوصی تعویذ ہو تو اب بھی اسی سابق طریقہ کو اختیار کرتا ہوں ,مقدمہ کیلئے یا نصیر ۔خاص طور سے سر کے درد کیلئے ' لا یصدعون عنہا ولا ینزفون ... الآیۃ۔

تم تو ماشاء اللہ خود حافظ ہو اور احادیث پاک کی دعائیں انشاء اللہ اب تو تمہیں مجھ سے زیادہ یاد ہوں گی یہ ناکارہ تو اب اپنے امراض کی کثرت کی وجہ سے اب 'ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم' میں داخل ہوگیا۔دوسرا مصرعہ'الا حدیث یار کہ تکرار می کنیم' میں ابھی داخل نہیں ہوا

جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے اسے صاف دل سے بھلا دیا

اس مرتبہ مدینہ پاک سے واپسی کے بعد سے طبیعت بہت زیادہ بجھ رہی ہے۔ بخار کا سلسلہ بھی یکم اپریل سے جو شروع ہوا تھا اب تک چل ہی رہا ہے لوگوں کی رائے یہ ہے

کہ بالکل تو کسی دن نہیں اترا، کم وبیش ضرور ہوتا رہتا ہے۔ بھوک بھی تقریباً ۲۷/مارچ کے بعد سے گویا کالعدم ہی ہوگئی۔

یہاں آنے کے بعد ہمارے حکیم اجمیری کی گولیاں سفوف، دوائیں اور فروٹ سالٹ وغیرہ کا سلسلہ بھی مسلسل چل رہا ہے۔ جب دو تین دوائیں اکٹھی ہوجاتی ہیں تو دفعۃً اسہال کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔ چونکہ اب تک اپنے پاؤں پر زور دینے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی ابوالحسن دونوں ٹانگیں اور دو آدمی دونوں بازو پکڑ کر کھینچ کر اس قدمچہ پر بٹھاتے ہیں جس کا نمونہ تم نے مدینہ پاک میں دیکھا ہوگا۔

یاد آیا کہ یہ قصہ تو تمہاری روانگی سے ۱۵-۲۰ دن بعد پیش آیا تھا۔ تمہیں تو دیکھنے کی نوبت نہیں آئی ہوگی۔ قاضی صاحب نے اللہ انہیں بہت جزائے خیر دے ایک صندوق کا قدمچہ بنا کر ایسی طرح کہ جس پر میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ جاؤں مدینہ میں میرے چوٹ لگنے کے دن آدھ گھنٹہ میں بنا دیا تھا وہ تو بہت راحت کا تھا جو غلطی سے جدہ رہ گیا۔ قاضی صاحب نے اس کے نمونہ کا کراچی میں بنایا تھا مگر وہ ویسا نہ بن سکا البتہ یہاں آنے کے بعد عزیز ابوالحسن نے اس پر روئی اور نمدہ وغیرہ سی کر ایسا کر دیا جیسا کہ فرسٹ کلاس کی سیٹ ہوتی ہے۔

تمہارا بھی قیمتی وقت ضائع کر دیا تم تو ماشاء اللہ بہت روز افزوں پرواز کر رہے ہو۔ اس خط کی زیادہ اہمیت تو ان تعویذوں کی وجہ سے ہے اگر مجھے پہلے سے یہ علم ہوتا کہ تمہیں یہ چیزیں معلوم ہیں تو تمہارا وقت ضائع نہ کرتا۔ اگرچہ مولوی احمد بار بار کہتے رہے کہ تمہیں سب تعویذ معلوم ہیں مگر چونکہ میرے علم میں نہیں تھا اس لئے میں نے سب مختصر لکھوا دیئے۔

تذکرۃ الرشید، تذکرۃ الخلیل میں جو تعویذات ہیں ان سب کی تمہیں اور مولوی ہاشم دونوں کو اجازت دیتا ہوں۔ اسی پرچہ میں جو تعویذ ہے اسکی نقل بھی مولوی ہاشم کو دے دینا یا وہ خود نقل کر لیں گے تاکہ تمہیں زیادہ مشغولی نہ ہو۔ البتہ اعمال قرآنی میں جو تعویذ ایسے ہوں

جس میں شرعاً کوئی اشکال ہو مثلاً خون سے اللہ کا نام لکھنا یا جوتے وغیرہ مارنا ایسوں کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ میرا جہاں تک اندازہ ہے حضرت نے اپنے بعض خدام سے کہہ دیا کہ فلانی کتاب سے تعویذ نقل کردو۔

ایک نہایت اہم چیز جو سحر اور جنات کے لئے بے حد مجرب ہے وہ آیۃ الکرسی، قل أعوذ برب الفلق ، قل أعوذ برب الناس تین تین مرتبہ اول وآخر درود شریف تین تین مرتبہ مریض خود پڑھے تو بہتر ہے ورنہ کوئی دوسرا پڑھ کر اس طرح سے دم کرے کہ لعاب کا کچھ حصہ مریض کے بدن پر گرے۔ نیز ایک بوتل میں پانی بھر کر رکھیں اور جو بھی پڑھیں بوتل پر بھی دم کردیا کریں اور اس میں سے نہار منہ ایک گھونٹ مریض کو پلائیں اور جب بوتل آدھی رہ جائے تو نئے پانی سے بھر دیں۔ اور اگر مکان میں آسیب کا اثر ہو تو پانی سے تھوڑا سے لے کر مکان کے چاروں کونوں پر اس طرح سے چھینٹ دیں کہ پانی زمین پر نہ گرے۔

اس خط کی رسید اور جواب کی ضرورت نہیں۔ میں نے قاری اسمعیل صاحب کو لکھ دیا کہ وہ آپ کو حوالہ کر کے مجھے اطلاع فرماویں۔ رسید ان کے خط سے معلوم ہو جاوے گی۔ مستقل دو خطوں میں حرج اور خرچ بھی ہے۔ زیادہ عجلت کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو عزیز عبدالرحیم کی روانگی معلوم ہو جائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۱۷؍۱ اگست ۹۱ھ
از راقم سلام مسنون و درخواست دعوات

﴿311﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹/اگست ۷۱ھ/ ۲۷/ جمادی الثانیہ ۹۱ھ

ذوالمجد والکرم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا ایر لیٹر مؤرخہ ۱۲ اگست آج ۱۹ اگست کو پہنچا۔ یہ ناکارہ پرسوں ایک رجسٹری قاری اسمعیل صاحب کے ایر لیٹر کو کر چکا ہے۔ جس میں ایک ورقہ تمہارے نام تھا۔ اس میں میں نے چونکہ بہت سے تعویذ وغیرہ لکھوائے تھے اس کی وجہ سے اس ایر لیٹر کو رجسٹری کرنا پڑا تھا۔ خدا کرے پہنچ گیا ہو۔

اس میں میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ اس وقت تمہارا لفافہ عزیز عبدالرحیم کے نام پہنچا وہ چونکہ ۱۴ اگست کو مکان جا چکا ہے جس کی اطلاعات سابقہ متعدد خطوط میں لکھی جا چکی تھیں اس لئے تمہارا لفافہ اپنے لفافہ میں بند کر کے عزیز موصوف کے پاس بھیج دیا۔ آج کی ڈاک سے عزیز موصوف کا جوابی کارڈ بھی بخیر رسی کو پہنچا تھا اس میں بھی اس کو اطلاع کر دی تھی کہ قاری صاحب کا خط تمہارے نام آیا تھا جس کو اس وقت لفافہ میں بند کر کے بھیج دیا۔

خدا نہ کرے کہ اس ناکارہ کی وجہ سے تمہارے اوپر قیامت میں کسی قسم کا مطالبہ ہو۔ میں بلا تصنع اور توریہ حرمین میں بھی اور دونوں رمضانوں میں بھی تمہارے لئے خاص طور سے بہت اہتمام سے یہ دعائیں کرتا رہا اور کرتا رہوں گا کہ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے لطف و انعام سے میری وجہ سے کوئی مطالبہ تم سے نہ کرے۔ البتہ اس کا قلق رہا اور ہے اور خدا نہ کرے کہ آئندہ بھی رہے کہ تم نے میرے تعلق کی کوئی قدر نہ کی۔

مولانا مسیح اللہ صاحب کی بیعت کے متعلق جو تم نے تفصیل لکھی اس سے بہت

مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے, اللهم زد فزد۔ تم نے بہت ہی اچھا کیا کہ مولانا مسیح اللہ صاحب کے اصرار پر ان لوگوں کو بیعت کرلیا, اللہ تعالیٰ تمہارے [اور] ان کے دونوں کیلئے خیر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس سیہ کار کو اور تمہیں دونوں کو اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے, اور اپنے اپنے وقت پر حسن خاتمہ کی دولت سے نوازے۔

میں نے عزیز عبدالرحیم کا رمضان وہاں زیادہ تر تمہاری خاطر کیلئے تجویز کیا ہے کہ دو رمضانوں کا تجربہ یہ ہے کہ شاید میرے پاس رمضان گذارنا تمہارے لئے زیادہ مفید نہیں ہوا۔ میرا اندازہ یہ ہے کہ جب بولٹن میں رمضان کروگے اور عزیز عبدالرحیم بھی تمہارے پاس ہوگا تو اللہ کی ذات سے امید ہے کہ تمہارے لئے زیادہ موجب ترقی ہوگا۔

اول تو آج ہی عزیز عبدالرحیم کا کارڈ آیا۔ اس میں تمہاری [طرح] الحاح واصرار سے یہ درخواست لکھی ہے کہ میں اس کی دعا کروں کہ ان کا ماہ مبارک یہاں گذر جائے۔ مگر میں نے اسی وقت جواب لکھوادیا کہ قاری صاحب کی وجہ سے میرا دل چاہتا ہے کہ تم رمضان بولٹن ہی میں کرلو کہ رمضان میں تمہارے پاس رہنا انشاء اللہ ان کے لئے اور تمہارے دونوں کے لئے موجب خیر ہوگا۔

تمہاری رجسٹری کاپی کے متعلق میں پہلے خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ انتہائی مشغولی کے باوجود بہت سا حرج کرکے اس کو حرف بحرف سنا۔ لیکن اس میں املاء کی غلطیاں بہت تھیں اوراس کے متعلق اور بھی چند اصلاحیں لکھوا چکا ہوں۔ اس کا بہت اہتمام کریں کہ جو چیز جہاں سے نقل کریں مسودہ میں منقول عنہا کی جلد صفحہ ضرور درج ہوتا کہ مراجعت میں سہولت ہو۔

علامہ ابن القیم کے متعلق تم نے صحیح لکھا کہ حضرت مدنی بہت ناراض تھے اور مجھ پر ایک دفعہ اس پر ناراض ہوئے تھے کہ بذل المجہود میں ان کے نام پر شیخ الاسلام کیوں لکھا مگر

میرے اکثر اکابر کا خیال اس کے متعلق یہ ہے کہ وہ محقق ہیں ذی علم ہیں مگر غیر مقلدیت کا غلبہ ہے اور اس غلبہ میں ائمہ کبار پر بعض باتوں میں سخت کلام کر جاتے ہیں۔ اسلئے ان کے تفردات تو قابل عمل نہیں ہیں۔ لیکن ان کی شان میں گستاخی بھی نہیں چاہئے۔

تعجب ہے کہ تم نے اس ناکارہ کی زبان سے کبھی ابن تیمیہؒ کے **متعلق** کچھ نہیں سنا اگر تمہیں میرے قریب رہنے کی فرصت ملتی تو سنتے۔ تم تو ہمیشہ اس سیہ کار کے ساتھ ضمیر منفصل رہے جس میں تمہارا قصور نہیں۔ **ان کے اقوال لینے میں کوئی حرج نہیں مگر ان کا کوئی قول ایسا نہ لیں جو جمہور کے خلاف ہو۔**

تمہاری اہلیہ کی مسلسل بیماری کی خبر سے بہت ہی طبیعت پر تکدر ہے, اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرماوے۔ معلوم نہیں کہ مادی دواؤں کے علاوہ تم کچھ روحانی دوائیں بھی کرتے ہو یا نہیں۔ بالخصوص آیۃ الکرسی کے عمل کا اہتمام کرو, وہ خود کرے یا کوئی دوسرا۔ عزیزہ خدیجہ کی صحت سے بہت مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ خیریت سے رکھے۔ قاری طیب کے متعلق اس کا انتظار ضرور ہے کہ انہوں نے مودودیوں کی موافقت میں تو کوئی لفظ نہیں کہا۔ اپنی اہلیہ اور اس کے والدین سے سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ کو دعا و پیار۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۱۹/اگست ۹۱ھ

از راقم سلام مسنون و درخواست دعوات

﴿312﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴؍رجب ۹۱ھ/ ۲۵؍اگست ۷۱ء

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا محبت نامہ پہنچا جس کو میں نے فرطِ شوق میں دسترخوان بچھنے اور کھانے کے درمیان میں سنا اور اب ظہر کی نماز اور لیٹنے کے درمیان میں فوری جواب اس لئے لکھوا رہا ہوں کہ مبادا تمہاری روانگی ہوجائے۔ تمہارے انجکشن کے بعد بخار تو لازمی نتیجہ تھا۔

نزاکت نازنینوں کی بنائے سے نہیں بنتی
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آہی جاتی ہے

مجھے اس لفافہ کی بہت ہی فکر تھی جس میں یوسف کا لفافہ بھیجا تھا کہ تمہارے جانے سے پہلے مل جائے۔ معلوم نہیں اس میں کوئی چیز میرے متعلق تو نہیں تھی۔ میں نے شروع میں سننا شروع کیا تھا پھر کچھ خانگی قصے شروع ہوگئے اس لئے چھوڑ دیا۔

زردہ کے متعلق جو تم نے لکھا اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ صرف تمہاری محبت اور حسنِ اعتقاد کا دخل ہے۔ اس سے تعجب ہوا کہ شیخ جی کا زردہ کیوں خراب ہوا۔ ہمارے یہاں تو زردہ کئی کئی روز تک رکھا رہتا ہے۔ اگر تم اس خواب کو زبانی بیان کردیتے تو مجھے حسنِ تعبیر میں بھی کوئی انکار نہیں تھا، اب تو صرف معنوی تعبیر رہ گئی۔ تم نے ۹ نقطے لگائے یاد رکھو گے تو انشاءاللہ تمہاری حج سے واپسی کے بعد، جب تم زیادہ متبرک ہوجاؤ تو، انشاءاللہ ۹ کا عدد پورا کردوں گا۔ دوسرا خواب تنبیہ ہے۔ پولیس والوں کا تحقیق کیلئے آنا تنبیہ ہے اس بات پر کہ کراماً کاتبین کا

خیال ہر وقت رہنا چاہئے کہ یہ اللہ کے دو جاسوس ہر وقت جلوت وخلوت میں مسلط رہتے ہیں۔ 'مایلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید' ۔اللہ تعالیٰ میری بھی حفاظت فرمائے اور تمہاری بھی اور سب دوستوں کی حفاظت فرماوے ,سیّآت کو معاف فرمائے۔

مجھے تو واقعی بسا اوقات یہ خیال ہوتا ہے کہ میرا کاتب حسنات تو بے چارہ خالی بیٹھا بیٹھا اکتا جاتا ہوگا اور کاتب سیّآت کو فرصت نہیں ملتی ہوگی ,مگر فرشتے تو مختصر نویسی کے بھی عادی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے بلا استحقاق معاف فرمادے تو اس کا احسان ہے۔

مولوی عبید اللہ کے مرحوم بچہ کا قصہ لوگ ابھی تک ابھارتے ہی رہتے ہیں، پولیس والے بھی پوچھتے ہی رہتے ہیں ,اللہ تعالیٰ ہی اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ انشاء اللہ تم سے تحقیقات رحمت الٰہی کی توجہ کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس قصہ کو دلوں سے بھی نکال دے۔ اس کا تکملہ جو تم نے شرطی کا بیان لکھا اس میں میں بھی تمہاری طرح سے نقطے لگا دوں۔۔۔۔۔

تم نے ۳ ستمبر کی روانگی محتمل لکھا۔ اس مجبوری کو سننے سے پہلے جواب لکھوانا پڑا۔ حالانکہ کھانے کے بعد لیٹنے میں اگر فصل ہو تو نیند خفا ہو جاتی ہے ,ہم سے تو ہر شخص خفا ہونے کو تیار۔ اگر تم اپنے لفافے پر بجائے مکان کے بمبئی کا پتہ لکھتے تو زیادہ اچھا تھا۔ گستاخیوں کی معافی کیلئے تو آپ کی تعمیلِ ارشاد میں تفریحی فقرہ لکھا تھا ,ورنہ تو ہی بتا تمہارے متعلق میرے ذہن میں کیا گستاخی ہوسکتی ہے ؎

فعین الرضا عن کل عیب کلیلة

کما أن عین السخط تبدی المساویا

تمہارے فقرے کا وہی جواب ہوسکتا تھا جو میں نے پہلے خط میں لکھوادیا۔ عزیز طلحہ، مولوی نصیر احمد، حبیب اللہ، حافظ صدیق اور جس جس کو تم نے لکھا سب کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ بقلم حبیب اللہ، پنج شنبہ ۴ رجب ۹۱

﴿313﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰/اگست ۷۱ء/ ۹/رجب ۹۱ھ

ذوالمجد والکرم الحافظ الحاج القاری محمد یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہاری تالیف کی دوسری قسط بذریعہ رجسٹری پہنچی جس سے بہت قلق ہوا۔ اس لئے کہ میں تقریباً ایک ماہ سے تمہیں بار بار کئی خطوں میں لکھوا چکا تھا کہ عزیز عبدالرحیم کی روانگی ۱۴ اگست کو طے ہوگئی ہے دوسری قسط اگر ایسے وقت بھیجیں کہ اس کی موجودگی میں یہ پہنچ جائے تو مضائقہ نہیں لیکن اس کی روانگی کے بعد پہنچے گی تو بے کار رہے گی۔

وہ ۱۴/اگست یہاں سے روانہ ہوچکا ہے اور یکم ستمبر کو اپنے مکان سے بمبئی کیلئے اور ۳/ستمبر کو بمبئی سے زامبیا کے لئے سیٹیں طے ہوگئیں۔ اب آپ کی تالیف منیف کے متعلق سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کی ہی خدمت میں بذریعہ رجسٹری واپس کردوں یا اپنے خزانہ میں محفوظ کرلوں۔ اگر عزیز عبدالرحیم سلمہ تک پہنچ سکتی تو بذریعہ رجسٹری اس کے پاس بھیج دیتا یہاں میرے پاس کوئی سنانے والا نہیں۔ میرے کاتب تو اللہ مجھے ناشکری سے محفوظ رکھے اتنے عالی مقام ہوگئے ہیں کہ خط کا سنانا اور لکھنا ان کے بس کا نہیں، چہ جائیکہ کسی مضمون کا سنانا۔

میں بار بار تمہیں لکھ چکا ہوں کہ اب درازئ عمر کی دعا کو احسان فرما کر چھوڑ دو اب تو حسن خاتمہ اور دعائے مغفرت کا محتاج ہوں۔ اگر مجھے کسی طرح یہ معلوم ہوجاتا کہ تمہارے پاس تعویذوں کا ذخیرہ موجود ہے تو میں قاری اسمٰعیل کے خط کو نہ اتنا طویل کرتا نہ رجسٹری کرتا۔ مولوی احمد نے کہا تو تھا کہ تمہارے پاس تعویذ ہیں مگر مجھے تمہارے بعد جسمانی سے اس کا یقین نہیں آیا کہ تمہارے پاس تعویذ ہوں گے۔ اس لئے وہ سارا دفتر لکھوایا تھا۔

عزیز عبدالرحیم سلمہ کو تو مجھ سے بھی زیادہ معلوم ہے اس لئے کہ اب تو تقریباً دو سال سے بعض مرتبہ میں کسی چیز کے متعلق لکھوانے کو پوچھتا ہوں تو وہ کھٹ سے میرا پرانا تعویذ یاد دلا دیتا ہے۔ تم نے صحیح لکھا میرے تعویذوں کا جز ایک عرصہ تک برحمتك یا ارحم الراحمین الحنان المنان رہا ہے جب تک میں خود لکھتا رہا۔ اور خاص تعویذوں میں اس کے بعد اللہ اکبر الاکبر تین مرتبہ کا بھی معمول رہا ہے مگر اب چند سالوں سے تعویذوں کی کثرت اتنی ہوگئی ہے کہ عصر سے مغرب تک حافظ صدیق عورتوں کو اور مولوی یامین مردوں کو مستقل تعویذ لکھنے میں مشغول رہتے ہیں پھر بھی پورے نہیں ہوتے اور جانے والے مہمانوں کا تو کوئی وقت ہی نہیں۔

اسی طرح بے وقت گاؤں سے آنے والی عورتوں کا جو یوں کہیں کہ دس میل سے آئی ہوں یا اس سے کم وبیش یا تو ابھی تعویذ دو کہ ہم چلے جاویں یا مستورات کے ٹھہرنے کا انتظام کرو۔ کھانے میں تو اللہ کے فضل سے نہ کبھی پہلے دقت ہوئی نہ اب ہے۔ ۴۰، ۵۰ کم سے کم اور ۱۰۰، ۱۵۰ تک ہو جاتے ہیں اور مردوں کے قیام کے لئے بھی مدرسہ قدیم اور دارالطلبہ جدید کھلا ہوا ہے لیکن عورتوں کے لئے کوئی جگہ گھر پر موجود نہیں۔

میں بار بار تمہارے خطوط میں تمہارے تکبر کے متعلق جو لکھتا ہوں وہ محض ایذا رسانی یا طعن نہیں ہوتا اور میں تمہیں یہ سمجھا بھی نہیں سکتا کہ میں تمہیں کتنے اونچے اخلاق کا دیکھنا چاہتا تھا میں ہر بات میں تم سے یہ بھی کہتا رہا ”من نکردم شما حذر بکنید“ اس میں نہ کوئی تصنع ہے نہ توریہ۔ معلوم نہیں تمہارے متعلق میری تمنائیں کہاں تک ہیں لیکن اپنی بداخلاقی سے اپنے دوستوں کے لئے بجائے قرب کے بعد کا سبب بنتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہیں بھی اور اور تم سب دوستوں کے حسن ظن سے اس سیہ کار کو بھی جملہ امراض خبیثہ سے نجات عطا فرماوے۔

میں پہلے بھی لکھ چکا تھا کہ تمہاری سابقہ تحریر آنے کے بعد سارے ضروری کام ڈاک اور نوم دونوں کو خیر باد کہہ کر میں نے اس کو بہت ہی ذوق وشوق سے سنا اور عبد الرحیم اب موجود ہوتا تو اس دوسری تحریر کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوتا مگر اس میں دفع الوقتی نہیں کہ میرے پاس کوئی سنانے والا نہیں۔ عاقل سلمان تو ختم سال کی مصیبت میں لگ رہے ہیں کہ میری تالیف کے لئے بھی ان کے پاس وقت نہیں ملتا۔ اس وقت ان کو ایک کاپی کے مقابلہ کیلئے بٹھا کر تمہارا جواب لکھوا رہا ہوں اور مولوی احمد اور مولوی حبیب اللہ کے بس کا اس کا پڑھنا نہیں۔

تم نے ایک ایسے صاحب سے جو صرف حافظ اور اردو پڑھے ہیں اس کی نقل کرائی, تم ہی بتاؤ کہ اس میں کتنی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ کم از کم اس تحریر کا تم خود نقل اپنے سامنے رکھ کر مولوی ہاشم جیسوں سے مقابلہ کر لیتے تو زیادہ اچھا تھا.........

اللہ تعالیٰ تمہیں اور زیادہ اخلاق حسنہ نصیب فرماوے۔ *پیارے یوسف! ضرورت میں تو گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔*

اس کا ضرور اہتمام کریں کہ مسودہ پر ہر مضمون پر جلد وصفحہ ضرور لکھیں۔ بغیر اس کے مراجعت بہت مشکل ہوتی ہے اور جزء کے شروع میں یا ختم میں کتاب کا مطبع بھی لکھ دیں کہ مطابع مختلف ہوتے ہیں۔ ہر جگہ مطبع لکھنا تو مشکل ہے ایک جگہ بھی مطبع آجاوے تو کافی ہے۔

تم نے یہ اچھا کیا کہ مودودی وغیرہ کسی فرقہ کا نام نہیں لیا یہ صحیح ہے۔ **اتباع سنت اور اس کی اہمیت ہر فرقہ ضالہ کا رد ہے۔** اہلیہ کی طبیعت تم نے اچھی لکھی اس سے بہت مسرت ہے۔ خدا کرے یہ صحیح ہو۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا کو بھی دعوات کہہ دیں اور اپنے خالہ وخالو سے بھی بشرط سہولت۔ مولوی ہاشم سے بھی سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ آپ کے سابقہ خط کے بعد سے قاری طیب صاحب کے سلسلہ میں دوسرے خط کا انتظار ہے۔

نیچے کا حصہ پھاڑ کر حافظ محمد احمد پٹیل کو دے دیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ حافظ صاحب کی خدمت میں [لکھنے کو] کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے اس لئے آپ تکلیف فرما کر ایک کارڈ ان کو لکھ دیں:

'مکرم ومحترم جناب حافظ محمد احمد پٹیل صاحب! بعد سلام مسنون، آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ ۲۷ جولائی کئی دن ہوئے پہنچا تھا مگر طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے اور مہمانوں کے ہجوم کی وجہ سے وقت نہیں ملا۔ اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ تقریباً ۲۰۰ نفر باہر سے آئے اور آپ کی جماعت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی مقبول فرماوے، ترقیات سے نوازے۔ **مجمع کی کثرت سے زیادہ اصولوں کی پابندی پر زور دیں کہ اصولوں کی پابندی بہت زیادہ مفید اور کام کے جماؤ کا ذریعہ ہے۔**

یہ ناکارہ آپ کے لئے خاص طور سے نیز مولانا یعقوب صاحب کے لئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ دونوں حضرات کو خصوصاً اور جملہ کام کرنے والوں کو عموماً ہر نوع کے مکارہ سے محفوظ فرما کر ہر نوع کی ترقیات سے نوازے۔ مقامی کام کی تشکیل میں رفقاء نے بہت مدد فرمائی، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ مولانا محمد موسیٰ جلاد کی جماعت کی بخیر [وعافیت] کامیاب [واپسی] سے بھی مسرت ہوئی۔ اگر ملاقات ہو تو بندہ کی طرف سے سلام مسنون۔ مدینہ منورہ سے جماعت آئی ہوئی اگر موجود ہو تو میری طرف سے سلام مسنون۔ آپ کا گرامی نامہ عصر کے بعد کی مجلس میں سنا کر مقامی مرکز تبلیغ میں بھیج دیا کہ وہ اپنے اجتماع میں بھی اس کو سنا دیں۔ عزیزم طارق سلمہ کاتب گرامی نامہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں'۔

نمبر۲: ایک کارڈ ہارون محمد عمر صاحب (Blackburn) کو گجراتی میں لکھ دیں:

'آپ کا خط گجراتی میں پہنچا۔ یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں۔ گذشتہ سالوں میں تو

بہت سے گجراتی احباب میرے پاس جمع تھے لیکن آج کل صرف ایک مخلص دوست مولوی احمد گجراتی جو ابھی حج کے بعد پہنچے ہیں موجود ہیں اور کوئی نہیں۔ اس لئے آپ کے خط کا جواب قاری محمد یوسف صاحب کے خط میں لکھوارہا ہوں کہ وہ آپ کو گجراتی میں ترجمہ کر کے بھیج دیں۔

آپ نے جتنی دعائیں اس ناکارہ کو لکھی ہیں آپ کو اس محبت کا اللہ تعالیٰ بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ یہ ناکارہ آپ کے اور آپ کے اہل وعیال کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ سب کو اور اس ناکارہ کو اپنی مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

تم نے لکھا کہ باوجود تجھ کو نہ دیکھنے کے تیری محبت ہم سب کے دلوں میں حد سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دینی محبت کا بہت بڑا اجر وثواب عطا کرے۔ **اس ناکارہ کی ملاقات کا بدل اگر آپ اردو جانتے ہوں تو میرے اردو کے فضائل کے رسائل مطالعہ میں رکھنا بہترین بدل ہے۔** نیز میرے مخلص دوست قاری محمد یوسف (اپنا پتہ لکھ دیں) سے ملاقات کرتے رہا کریں۔

آپ نے خواب میں اس ناکارہ کو دیکھا، یہ بھی آپ کی محبت کی علامت ہے اور آپ کا اذان دینا بھی آپ کے لئے بہت مبارک ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دین کی طرف لوگوں کو متوجہ کر رہے ہیں۔ یہ بہت مبارک اور اللہ کے یہاں قبول ہے۔ قاسم خان صاحب سے بھی میرا سلام کہہ دیں۔ اس خواب [میں] اس کی تنبیہ ہے کہ قرآن پاک کے صحیح پڑھنے کا بہت اہتمام کریں۔ آپ کے پاس کوئی صحیح قرآن پڑھنے والا ہو تو کوشش کر کے ایک وقت نکال کر تھوڑا تھوڑا ان کو سنا دیں۔

معلوم نہیں بولٹن آپ سے کتنی دور ہے اگر قریب ہو تو وہاں کبھی کبھی ضرور جاتے رہا کریں۔ وہاں قاری یوسف کے علاوہ میرے دو مخلص دوست مولوی ہاشم اور قاری اسمٰعیل بھی

ہیں۔ ان میں سے کسی سے ہوتو بہتر ورنہ کسی [اور] کو سنا دیا کریں۔ اور چار مہینے کیلئے ایک دوست کوترغیب دینا سب دوستوں کے لئے اس کی تاکید ہے کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ ضرور جاتے رہا کریں۔ اس میں دینی تقویت کے علاوہ قرآن پاک کی صحت کا بھی موقع ملے گا۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ دو چلے تبلیغ میں گذار چکے ہیں۔ یہ تو بہت ہی مبارک ہے۔ تبلیغ کے گشت میں کسی صاحب کو قرآن ضرور سناتے رہا کریں۔ آپ نے چار مہینے جماعت میں نکلنے کا ارادہ کیا بہت مبارک ہے'۔

نمبر۳: مولوی ہاشم صاحب کی خدمت میں:

'بعد سلام مسنون، آپ کے محبت نامے کا جواب تو میں عرصہ ہوا لکھوا چکا ہوں جس میں میں نے یہ لکھوایا تھا کہ قاری طیب صاحب کے دورہ کی تفصیل کا انتظار ہے خاص طور سے اس بات کا کہ انہوں نے مودودیوں کے سلسلہ میں عزیز مولوی اسعد سلمہ کی کوئی تردید تو نہیں کردی۔ بہت اندیشہ اس کی طرف سے ہے'۔

نمبر۴: قاری یوسف صاحب! میں ہمیشہ تمہارے خطوط میں ایسے لوگوں کے خطوط کا جواب لکھواتا رہا جن میں جواب کے لئے کوئی شلنگ وغیرہ نہ ہو مگر تمہاری تالیف کے سلسلہ میں یہ معلوم ہو کر کہ تمہیں خود لکھنے میں دقت ہوتی ہے کئی دن سے یہ خیال آرہا ہے کہ میرے خطوط کی وجہ سے تمہیں کوئی دقت تو اٹھانی نہیں پڑ رہی۔ اگر تمہیں خود لکھنے میں کوئی دقت ہو تو پھر اپنے کسی شاگرد سے لکھوا دیا کریں ورنہ میرے اس نوع کی فرمائش مولوی ہاشم کے حوالہ کر دیا کریں۔ البتہ کارڈ آپ اپنے پاس سے ضرور دے دیا کریں۔

معلوم نہیں کہ آپ بیتی کا جو پیکٹ مولوی نصیر کی غلطی سے بحری کے ذریعہ سے روانہ

ہوگیا وہ آپ تک پہنچا یا نہیں۔اب تو بہت وقت ہوگیا۔عزیز مولوی عبدالرحیم کو بھی چند نسخے دے دیئے تھے کہ کوئی بولٹن جانے والا ملے تو ایک نسخہ تمہارے پاس ضرور بھیج دیں ویسے تو غالباً مولوی ہاشم صاحب کے پاس تم نے دیکھ ہی لیا ہوگا۔

یہ تو تمہیں معلوم ہو چکا ہوگا کہ ۷ اگست کو میرے پاؤں کا پلاسٹر کٹ گیا تھا لیکن اس کے کٹنے کے بعد سے گھٹنے میں درد اور ٹانگ میں ورم بہت بڑھ گیا ہے۔میں اس گرنے کو اور اس ورم وغیرہ کو اپنے ہی اعمالِ بد کا ثمرہ سمجھ رہا ہوں۔اللہ تعالیٰ ہی معاف فرماوے۔میں اس کی دعا کا بہت ہی اہتمام کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے میرے احباب میں سے کسی کو کوئی مطالبہ میری وجہ سے نہ کرے۔اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۳۰؍اگست ۷۱ء

از راقم سلام مسنون و درخواست دعوات

﴿314﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، زامبیا

تاریخ روانگی: ۱۲؍رجب ۹۱ھ [۲؍ستمبر ۷۱ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۳۰ اگست آج ۲ ستمبر کو پہنچا۔ اس سے پہلے تمہارا خط جمعہ کو پہنچا تھا مجھے تو اس وقت جواب لکھنے کا وقت نہیں تھا مولوی احمد کو دے دیا تھا کہ فوراً اس کا جواب لکھ دیں کہ بعد میں میرے خیال میں تمہارے پاس خط پہنچنے کی

کوئی صورت نہیں رہی۔ تمہارے آج کے خط کے متعلق مولوی احمد کی بلکہ خود میری رائے یہ ہے کہ اس کے پہنچنے کا وقت نہیں رہا۔ اس لئے کہ آج ۲ ستمبر کو تمہارا خط پہنچا اور کل کو تمہاری روانگی کی تاریخ ہے لیکن اس احتمال پر کہ شاید جہاز میں تاخیر ہو یا تم اپنی ڈاک کا کوئی انتظام بتلا کر گئے ہو لکھوا رہا ہوں۔

مجھے بھی تعجب ہے کہ یوسف کو تقریباً ایک ماہ سے میں اور تم کئی مرتبہ لکھ چکے تھے کہ عزیز عبدالرحیم کی روانگی یہاں سے ۱۴ اگست کو ہو جائے گی اسلئے جو خط ۱۴ اگست تک یہاں نہ پہنچ سکے اس کو مکان کے پتہ سے بھیجنا چاہئے مگر ان کے اپنے ذہن ثاقب کے مقابلہ میں دوسرے کی بات قابل التفات نہیں ہوتی۔ تمہاری روانگی کے دوسرے دن ان کی رجسٹری اپنے مضمون کی قسط دوم کی پہنچ گئی جس کا بہت قلق ہوا۔ تمہارے سامنے آجاتی تو سننے میں سہولت رہتی۔

تم نے لکھا کہ اس سفر کے متعلق میری طبیعت بالکل منشرح نہیں ہے تمہاری رمضان کی غیبت تو مجھے بھی شاق ہے اس لئے میں نے مدینہ پاک سے لکھا تھا کہ میری واپسی کا انتظار نہ کرو فوراً زامبیا ہو آؤ، شعبان تک واپسی جائے گی مگر اس وقت تم نے تساہل کیا اب بھی میں نے بار بار تمہیں عرصہ سے تاکید کی کہ *استخارہ مسنونہ بہت اہتمام سے کرتے رہو۔*

چونکہ تمہاری والدہ کا اصرار بہت عرصہ سے ہو گیا اور والدہ کی ناراضی بھی پسندیدہ نہیں اس کے علاوہ اس وقت وہاں سے تمہاری اور تمہاری اہلیہ کا ٹکٹ بھی آیا ہوا ہے معلوم نہیں رمضان بعد یہ سہولت میسر ہو سکے یا نہیں۔ اس کے علاوہ میرے نزدیک یوسف کا رمضان میں بولٹن رہنا مفید ہے جس کو میں بار بار تم سے بھی لکھوا چکا ہوں اور اس کو تو مدینہ پاک میں حج کے بعد اس کی بولٹن روانگی سے پہلے ہی میں نے کہہ دیا تھا کہ آئندہ سال رمضان میں سہارنپور نہ آویں۔ رمضان بولٹن ہی میں گذاریں اور ان کی نگرانی کے لئے تمہارا بولٹن رمضان گذارنا

بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

ان سب وجوہ کی بنا پر میری رائے اور مشورہ تو یہی ہے کہ اللہ کا نام لے کر چلے جاؤ کہ اب بھی بہت دیر ہوگئی ہے۔ رجب شعبان زامبیا اور افریقہ گذار کر رمضان المبارک بولٹن گذارو اور یوسف کی کڑی نگرانی کرو کہ ابھی وہ بہت زیادہ نگرانی کا محتاج ہے اور اس کے بعد حج سے پہلے مدینہ منورہ ایک اربعینہ گذار کر حج کر کے فوراً واپس آ جاؤ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ حکم دینے کی مجھے عادت نہیں، مشورہ بھی خصوصی احباب کو دیتا ہوں۔ ورنہ رائے مبتلیٰ بہ اور استخارہ پر چھوڑ دیتا ہوں۔

اس کے باوجود اگر تمہاری رائے جانے کی نہیں ہے تو تمہیں اختیار ہے اس پر نہ مجھے گرانی ہوگی نہ ناراضی، البتہ وجوہ بالا کی بنا پر مشورہ اب بھی جانے کا ہے۔ دعا ضرور کرتا ہوں کہ اللہ کے نزدیک جو تمہارے حق میں خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرماوے۔ تم نے اس سیہ کار کے متعلق جو الفاظ لکھے وہ مبالغہ سے بھی آگے ہیں، ایسا نہیں لکھنا چاہئے۔ صرف مالک سے بلا واسطہ خوب مانگو۔

آج کل تمہارا رسالہ حقیقت شکر عصر کے بعد مجلس میں پڑھا جا رہا ہے مگر کہیں کہیں طباعت کی غلطیاں ہوگئیں۔ خیال ہے کہ مولوی تقی کو ان پر متوجہ کروں گا کہ طبع ثانی میں خیال رکھیں خدا کرے کہ یہ خط تمہیں مل جاوے ورنہ جو صاحب اس خط کو پڑھیں وہ ائر لیٹر پر میرے خط کے مضمون کو نقل کر کے تم تک بھیج دیں۔ اعزہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، جمعہ ۱۲/ رجب ۹۱ ھ

از راقم سلام مسنون، مولوی عبدالحفیظ کا خط آیا تھا سلام کہا ہے۔

315

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵؍رجب ۹۱ھ [۵؍ستمبر ۷۱ء]

ذوالمجد والکرم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب!

بعد سلام مسنون، ۱۴؍اگست کو تمہاری رجسٹری یہاں پہنچی تھی جو عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کی روانگی کے دو گھنٹے بعد پہنچی جس کا بہت ہی قلق ہوا۔ میں نے اس کی رسید اور دیر میں پہنچنے پر اظہار قلق تو اس دن لکھوا دیا تھا اور ساتھ ہی لکھوا دیا تھا کہ اس کے سننے کا مجھے وقت بالکل نہیں ملنے کا، مگر مجھ سے بھی نہ رہا گیا اور مولوی احمد کا بھی اصرار ہوا جس کی بنا پر عصر کے وضو میں اس کو سننا شروع کر دیا۔

چونکہ مجھے وضو میں تیل کی مالش اور پٹی وغیرہ کی وجہ سے تقریباً ۲۰، ۲۵ منٹ لگ جاتے ہیں اسلئے شروع تو کر دیا، اللہ پورا کرے۔ لیکن جب میں نے پہلے بھی لکھوایا تھا اور بہت اہتمام سے لکھوایا تھا کہ تمہارا مسودہ نقل کرنے والا میرے کاتبوں سے بھی زیادہ غلط لکھے۔ اولاً تو سننے میں بھی کچھ نہ کچھ غلطی رہ جاتی ہے اس کے علاوہ شین، صاد، زا، ضاد، ظا وغیرہ حروف میں غلطیاں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ میں کہیں کہیں پوچھ لیتا ہوں کہ یہ حرف کس لفظ سے لکھا گیا تو معلوم ہوتا ہے کہ غلط لکھا گیا۔

اس کے علاوہ میں نے متعدد خطوط میں تمہاری سابقہ تحریر سننے کے درمیان میں یہ لکھوایا تھا کہ مسودہ میں ہر مأخذ کی جلد اور صفحہ ضرور ہونا چاہئے تا کہ مراجعت میں سہولت رہے۔ تم ابن کثیر کے حوالے بہت کثرت سے لکھواتے ہو اگر مسودہ میں صفحہ جلد ہوتا تو میں جس طرح ہوتا ابن کثیر بھی منگوا کر پاس رکھ لیتا اور اس میں ماخذ کو سنتا رہتا۔ اب تو بجز اس

کے کہ میں حاشیہ پر ینظر ، یفتش لکھوادوں کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔

امید ہے کہ انشاء اللہ پورا تو ہو ہی جائے گا مگر یہ ڈر ضرور ہے کہ کتابت میں غلطیاں ضرور رہیں گی اس واسطے کہ مولوی تقی صاحب نظر ثانی میں بھی سب غلطیوں کی اصلاح نہ کرسکیں گے۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد تمہارا ایک لفافہ مؤرخہ ۱۶ اگست پہنچ کر موجب منت ومسرات ہوا۔ اس ناکارہ کی طبیعت تو اخیر اپریل سے برابر خراب ہی چل رہی ہے امراض کا سلسلہ بھی مسلسل ہے اوراس کے اسباب حکیم اور ڈاکٹر تو کیا سمجھتے میں خود ہی سمجھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس ناکارہ کے حال پر رحم فرمائیں۔

تمہارا مرسلہ مضمون حیات النبی (ﷺ) کے سلسلہ میں اور عزیز مولوی اسعد سلمہ کے خلاف جو مضمون شائع ہوا تھا وہ بھی پہنچ گیا۔ جزاکم اللہ۔ میری وجہ سے تو تم کو ہر نوع کی بڑی تکالیف اٹھانی پڑیں اللہ مجھے بھی معاف فرمائے اور تم کو بھی۔

مجھے قاری طیب صاحب کے [دورہ کی] تفاصیل جو تم نے لکھیں اب اور نہیں چاہئیں۔ خاص طور سے مودودیت کے متعلق اگر کچھ اور پیش آئے تو ضرور لکھنا۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ میرا خط جو مودودیت کے سلسلہ میں تھا قاری صاحب کو دکھلایا۔

تم نے اپنا اصول لکھا کہ میں اکابر سے یہاں آنے سے قبل ان کے مستقر پر مل لیتا ہوں بہت مناسب ہے۔ تمہیں دل لینا کون سکھائے۔ معلوم نہیں قاری صاحب تم سے پہلے سے واقف تھے یا نہیں اور اب بھی کچھ واقفیت ہوئی یا نہیں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہاری اہلیہ نے باوجود علالت کے بہت تکلفات کیئے، اللہ بہت جزائے خیر دے، صحت وقوت عطا فرمائے۔ مگراس کی بیماری کی تم رعایت ضرور رکھا کرو۔ ایسے موقعوں پر بجائے گھر کے کچھ چیزیں بازار سے ربڑی، دودھ پاپا وغیرہ کرلیا کرو۔

قاری صاحب نے یہ صحیح فرمایا کہ مودودیوں کے سلسلہ میں وہ ابتدا ہی سے نرم ہیں اور میں سخت ہوں۔تمہاری اہلیہ کا خواب مبارک ہے اللہ تعالیٰ ان کو مبارک کرے اور قاری صاحب کی تعبیر کو سچا کرے۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مجلس علماء کی ساری رات کی بحثا بحثی بجائے تلخی کے تمہاری برکت سے خوشگواری پر ختم ہوئی۔اللہ تمہیں مزید ترقیات اور لوگوں میں جوڑ پیدا کرنے کا ذریعہ بنائے۔

ایک نصیحت میری ہے اگر تم قبول کرلو تو کرم واحسان ہے وہ یہ کہ اپنے **معمولات ان وقتی چیزوں کی وجہ سے زائل نہ کرنا۔اصل ترقی معمولات کی پابندی سے ہوتی ہے۔اتباع سنت میں جس قدر بھی کوشش کرسکو غنیمت ہے۔** اللہ جل شانہ تمہیں ہر نوع کی ترقیات سے نوازے اور تم سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔

میں حب جاہ وتکبر کے متعلق تم کو ٹوکتا رہتا ہوں وہ اپنے انتہائی تعلق کی وجہ سے ہے ورنہ میرا طرز تو تم کئی سال سے دیکھ رہے ہو کہ ایک دو مرتبہ کی نصیحت وتنبیہ کے بعد پھر تعرض نہیں کرتا۔اس ناکارہ سے معافی کی فکر نہ کرو۔وہ تو میں پہلے ہی دن کر چکا۔معافی تو علیحدہ چیز ہے اور بالکل معاف ہے اس کا آپ فکر نہ کریں لیکن قلبی تعلق کی وجہ سے قلبی اثر دوسری چیز ہے اور تم ہی پر اس کا فیصلہ ہے کہ تم نے میری خوشامد واصرار کو ایک معمولی اور مہمل وجہ سے ٹھکرادیا۔ **اللهم هذا قسمى فيما أملك فلا تلمنى فيما لا أملك وأنت تملك۔**

بہرحال جہاں تک میرے اختیار اور ذات کا تعلق ہے بالکل معاف ہے۔اس کا فکر نہ کریں۔میں بہت دل سے اور اہتمام سے تمہاری ہر نوع کی ترقیات کی دل سے دعا کرتا

ہوں۔اپنی اہلیہ اوراس کے والدین سے سلام مسنون کہہ دیں,اور بچی کودعوات۔

فقط والسلام

حضرت اقدس مدظلہ

۱۵/رجب ۹۱ھ۔بقلم شاہد غفرلہ

ازراقم سلام مسنون امید ہے کہ مزاج مبارک بعافیت ہوں گے۔دعاؤں کی التجا ہے۔

﴿316﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام:حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی:۱۴/ستمبر ۷۱ء/۲۳/رجب ۹۱ھ

عرفت ربی بفسخ العزائم

عنایت فرمائم قاری یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون *تمہارے بارے میں مجھے اپنے سارے ہی عزائم ہمیشہ توڑنے پڑے*۔ میں نے یہ لکھا تھا کہ تمہارے مضمون کی دوسری قسط اگر عزیز عبدالرحیم کے بعد آئی تو میں نہیں سن سکوں گا۔ بار بار لکھنے کے باوجود وہ اس دن پہنچی جس دن مولوی عبدالرحیم جا چکے تھے۔جس پر بار بار لکھ چکا ہوں,میرا ارادہ اس کے سننے کا نہیں تھا مگر تمہارے بارے میں کون سے ارادہ پر میں عمل کر سکا۔مولوی احمد گجراتی نے تمہاری وکالت کی اور جب بھی ذرا سا وقت مل جاتا وہ کہتے کہ ایک آدھ صفحہ سنادوں؟ ضد تو مجھے بھی نہیں تھی یہ خیال ضرور تھا کہ عبدالرحیم سناتا تو صحیح سناتا۔

اول تو ماشاءاللہ مسودہ آپ نے میر پنجہ کش سے لکھوایا مزید براں یہ کہ مولوی احمد بھی خطوط کے سنانے میں مستقل مجتہد ہیں کچھ ان کے نزدیک لکھا ہوا پڑھنا ضروری نہیں۔

خطوط میں بھی اکثر ہوتا ہے اور تمہارے مسودہ میں تو خاص طور سے جب انہوں نے کوئی لفظ اجتہاد سے پڑھا اور میں نے کہا یہ تو مہمل لفظ ہو گیا, یہ ہوگا تو انہوں نے انصاف پسندی سے اس کو قبول کر لیا۔ عملی کو انہوں نے علمی پڑھا۔ ان فکاہات کو لکھنے میں تو بڑا وقت ضائع ہوگا۔

۲،۳ دن ہوئے مولوی تقی کا خط آیا کہ بخاری شریف قریب الختم ہے اور اس کے ختم کے بعد جلسہ تک میرا یہاں قیام ضروری ہے اور فارغ ہوں۔ اگر تو نے مولوی یوسف کے مسودہ کی دوسری قسط سن لی ہو تو جلد بھیج دے کہ میں فراغت کے ایام میں اس کو دیکھ لوں۔ اس لئے بہت سارا حرج کر کے اور کئی کام بند کر کے اس کو جلدی جلدی پورا کر کے کل دوشنبہ ۱۳ ر ستمبر کو مولوی تقی کے نام اس کی رجسٹری کر دی گئی۔

مولوی تقی نے یہ بھی لکھا کہ برادرم مولوی عبدالرحیم نے اسکے بارے میں کوئی خاص بات نہیں کہی, البتہ یہ کہا تھا کہ وہاں جا کر میں خط لکھوں گا۔ برادرم مولوی یوسف صاحب کا خط آیا تھا مگر اس میں بھی کوئی ذکر نہیں تھا فقط۔ میرے خیال میں تو عبدالرحیم نے بھی غلطی کی کہ اس کو زبانی ساری باتیں سمجھا کر جانی چاہئے تھیں کہ خط و کتابت میں طول بہت ہوتا ہے اور تمہیں بھی جب کہ طباعت مولوی تقی کے ذریعہ ہونی قرار پائی ہے تو مفصل ان کو لکھنا چاہئے تھا کہ وہ کتابت وغیرہ کا انتظام وہاں سے کر کے آتے۔

یہ تو تم نے سن ہی لیا ہوگا مولوی تقی آئندہ سال میرے پاس رہنے کا ارادہ کر رہے ہیں ان کی خواہش اور اصرار تو کئی سال سے تھا مگر میں حدیث پاک کا حرج اور ان کے مالی حرج کی وجہ سے کہ وہاں مدرسہ کی تنخواہ بھی بہت ہے اور اوپر کی آمدنی بھی, قبول نہیں کرتا تھا۔ اس سال ان کے کئی خط اصرار کے آئے۔

میرا بھی خیال یہ ہوا کہ بذل المجہود کی طباعت کا میں کئی سال سے ارادہ و کوشش کر رہا ہوں کہ بذل پر جو حواشی میرے ہیں ان کی تلخیص و تصحیح کے بعد وہ طبع ہو جائیں۔ علی میاں

سے تیسرے سال حجاز میں اس پر گفتگو ہوئی تھی وہ ندوہ میں اسی وقت سے اس کی طباعت پر آمادہ بلکہ متقاضی ہیں۔ اس لئے بذل کی طباعت کی وجہ سے اور اس خیال سے کہ بذل کی مشغولی علمی حیثیت سے بخاری شریف کی تدریس سے زیادہ مفید ہوگی منظور کرلیا۔ مگر ان کے مالی نقصان کا قلق ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے ان کے لئے کوئی نعم البدل پیدا فرمائے۔

اس کے متعلق تو شاید انہوں نے بھی تمہیں مفصل لکھ دیا ہوگا۔ ان کا ارادہ بخاری شریف کے ختم ہونے کے بعد فوراً ہی یہاں آجانے کا تھا مگر ان کے مدرسہ سے زیادہ ان کے طلبہ کا اصرار تھا کہ وہ ان کی دستار بندی میں شریک ہوکر جائیں جو جلسہ کے موقع پر ہوگی۔ میں نے بھی اسکو مناسب سمجھا اور ان کو لکھ دیا کہ جلسہ سے فراغ پر آئیں۔ ان کا کل ہی جواب آیا کہ جلسہ سے فراغ پر ۱۱ شعبان کو وہاں سے چل کر ۱۳ کو سہارنپور پہنچ جاؤں گا۔ اس لئے آئندہ کوئی خط ان کو لکھیں تو سہارنپور کے پتہ سے لکھیں ترکیسر کے پتہ سے نہ لکھیں۔

اب تک کسی خط سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ آپ بیتی کا جو پیکٹ غلطی سے بحری جہاز سے بھیجا گیا پہنچا یا نہیں؟ بہت ہی قلق ہورہا ہے۔ عزیز عبدالرحیم بھی دس نسخے مجھ سے یہ کہہ کر لے گیا تھا کہ وہاں سے لندن جانے والے کثرت سے ملتے ہیں دو تین تو ابھی بھیج دیں گے اور بقیہ وہ اپنے ساتھ زامبیا لے کر جائیں گے اگر اب تک بھی کوئی نہ پہنچا ہو تو اطلاع پانے پر بذریعہ ہوائی جہاز بھیج دوں گا, انشاء اللہ۔ اگرچہ اس میں کوئی چیز تمہاری دلچسپی کی تو ہوگی نہیں تاہم تمہاری اگر رائے ہو تو میں ضرور بھیج دوں گا۔

اہلیہ سے اس کے والدین اور عزیز محمد سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا کو میری طرف سے گود میں لے کر پیار کریں۔ امید ہے کہ عزیز عبدالرحیم کا زامبیا سے تمہارے پاس خط پہنچ گیا ہوگا۔ یہاں تو کوئی خط ابھی تک نہیں پہنچا۔ یہ میں پہلے خط میں لکھوا

چکا ہوں کہ عزیز موصوف ۱۴ اگست کو یہاں سے اپنے گھر گئے تھے اور یکم ستمبر کو وہاں سے بمبئی اور ۳ اور ۴ ستمبر کی درمیانی شب میں سوا بارہ بجے بمبئی سے روانہ ہو گئے تھے۔ مولوی کفایت اللہ اور مولوی تقی دونوں بمبئی تک مشایعت کے لئے بھی گئے تھے۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ چمپارنی
۱۴؍ستمبر ۷۱ء، ۲۳؍رجب ۹۱ھ

از راقم سلام مسنون و درخواست [دعوات] صالحات

﴿317﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، زامبیا
تاریخ روانگی: ۱۵؍ستمبر ۷۱ء، ۲۴؍رجب ۹۱ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت ۱۵ ستمبر چہارشنبہ کی دوپہر کو جب کہ میں تراجم میں مشغول تھا تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ ہر چند دل چاہا کہ کھانے کے وقت تک اس کے سننے کو مؤخر کروں لیکن نہ رہا گیا اور دو دفعہ انکار کے باوجود تراجم کے بیچ ہی میں کام چھوڑ کر سنا کہ تمہاری بخیر رسی کا شدت سے انتظار تھا۔ مژدہ بخیر رسی سے مسرت ہوئی۔

آج کی ڈاک سے تمہارے گاؤں سے محمد ڈیسائی کا غیر جوابی کارڈ پہنچا تھا جس میں انہوں نے تمہاری بخیر رسی کی اطلاع پوچھی تھی۔ ان کو بھی اسی وقت کارڈ لکھوا دیا۔ تمہاری بمبئی کی بخیر رسی اور روانگی اولاً حاجی یعقوب صاحب کے خط سے معلوم ہوگئی تھی اس کے بعد

تمہارے کسی عزیز نے ۴ ہندی ائر لیٹر حاجی یعقوب کو یہ کہہ کر دیئے کہ ہمیں اردو یا انگریزی لکھنی نہیں آتی تم اس کو انگریزی پتے لکھ کر حضرت شیخ کے پاس بھیج دو۔ حاجی یعقوب نے دوسرے دن بھیج دیئے تھے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارے پھوپھی زاد بھائی بمع اعزہ کے پہنچ گئے جس سے تمہیں سہولت رہی۔ اس سے مسرت ہوئی کہ تمہاری اہلیہ کا برقع اعجوبہ بنا رہا۔ خدا کرے کہ تمہاری اہلیہ کا برقع وہاں کی عورتوں میں برقع کی ابتداء کر کے آئے۔ ان عورتوں کو بے پردگی کی احادیث وعید ضرور سنایا کرو اور وہ احادیث بھی جن میں نامحرموں کے سامنے عطر لگانے کی اور اچھا کپڑا پہننے کی ممانعت ہو۔

مولوی یوسف صاحب ماشاءاللہ آپ کے بھائی ہیں، میں نے اتنے خطوط ان کو لکھوائے جو تم نے ہی لکھے کہ اپنی تالیف کا بقیہ حصہ عزیز عبدالرحیم کے سامنے بھیجیں بعد میں نہ بھیجیں تمہیں معلوم ہے کہ میرے پاس کوئی سنانے والا نہیں مگر ان کی تالیف کی دوسری قسط اس دن پہنچی جس دن تم روانہ ہو گئے۔ بہت ہی قلق ہوا اور میں نے نہ سننے کا ارادہ بھی کر لیا تھا مگر تم دونوں بھائیوں کے یہاں میرے عزائم بھی پورے نہیں ہوتے۔

عزیز احمد کے اصرار پر ظہر کے وضو میں اور عصر کے وقت جاگنے کے بعد سے نماز تک تھوڑا تھوڑا سننا شروع کیا اسی دوران میں مولوی تقی کا خط آ گیا کہ میری بخاری ختم ہو گئی اگر تو مولوی یوسف کی تالیف کا دوسرا حصہ سن کر جلد بھیج دے تو اچھا ہے۔ مجبوراً ڈاک کا سلسلہ بالکل بند کر کے دو تین دن میں اس کو پورا کیا اور پرسوں مولوی تقی کے نام رجسٹری کر دیا۔

مگر اس قدر غلط لکھوایا ہے کہ میرے خیال میں مولوی تقی بھی اس کی تصحیح پر قادر نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ ان کو بار بار لکھوایا کہ کسی مولوی سے نقل کرائیں مگر ان کا لاجواب جواب یہ پہنچا کہ مولوی ہاشم اور مولوی فلاں نے تو بار بار مجھ پر تقاضا کیا ہم سے نقل کرا لو مگر میری

انکساری (بلکہ تکبر) نے ان سے نقل کرانا گوارا نہیں کیا۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ وہاں جاتے ہی پھوپھی زاد بھائی سے کہہ دیا کہ مجھے رمضان لندن کرنا ہے اور میری رائے اب بھی یہی ہے کہ یوسف کی وجہ سے میرا دل چاہتا ہے کہ تم رمضان لندن کرو اور اس کی خوب نگرانی کرو, بھائی ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک خیر خواہ مصلح بدظن ہونے کے اعتبار سے۔الحزم سوء الظن حدیث میں آیا ہے۔آپ بیتی میں میرے والد صاحب کی میرے اوپر بدگمانیاں خوب پڑھی ہوں گی اتنی بدگمانیوں کے باوجود یہ سیہ کار بدکار ہی رہا۔

تمہارا وہ خط جس میں تم نے اپنا عدم انشراح لکھا تھا پہنچ گیا تھا جس کا مجھے بھی احساس اور فکر ہے لیکن زامبیا پہنچ کر دل نہ لگنا موجب مسرت ہے اور انشاء اللہ تمہاری قوت ایمانیہ کی دلیل ہے۔حرمین کے علاوہ کون سی جگہ دنیا میں دل لگنے کی ہے پھر اپنے گھر پر تو آدمی عادت کی وجہ سے معتاد ہو ہی جاتا ہے لیکن اجنبی جگہ میں دل لگنے کی کوئی وجہ نہیں ۔ نہ عادت نہ محبت ۔اس میں تو یہ ناکارہ تم سے بہت آگے ہے۔سہارنپور میں بھی اگر علمی کام نہ ہو تو ذرا دلبستگی نہیں۔اس مرتبہ حجاز سے واپسی پر تو تراجم کا کام اور بذل المجہود کی طباعت کی امید ایسی مسلط ہوئی کہ اب تو مدینہ پاک جلدی واپسی کی بھی امید نہیں۔

ملاوی کے جو صاحب مجھ سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ کچھ باتیں تم سے پوچھنی چاہتے ہیں ان کو ضرور بتلاؤ۔ان کو ٹال مٹول ہرگز نہ کرو۔معمولی باتوں کی تو مجھے اطلاع کی ضرورت نہیں کوئی اہم بات ہو تو ان کو اپنا جواب دے کر مجھے اطلاع کر دو۔اول تو امید نہیں کہ تمہارے جواب میں کوئی قابل اصلاح بات ہو اور اگر ہوئی تو میں اس سے متنبہ کر دوں گا کہ آئندہ کام دے۔

تم گجراتیوں کو اللہ تعالیٰ بہت ہی اعلیٰ مراتب نصیب فرمائے,تمہارے خطوط میں

الفاظ تو زیادہ ہوں معنیٰ کم۔ تم نے جو دعائیں اس سیہ کار کوان ملاوی صاحب کے سامنے عطا فرمائیں ان سب کے نقل کی اس خط میں کوئی خاص ضرورت سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر مقصد یہ ہے کہ میرے دل میں تمہاری وقعت اور بڑھے تو اللہ کے فضل سے پہلے ہی کیا کم ہے۔ میرے خیال میں تم اب اس لائن سے گذر چکے ہو کہ تمہارے تعلق کے اظہار کے واسطے الفاظ کی ضرورت ہو۔

ارے عقل کے کندیگر! اگر اس بے چارے کو اردو لکھنا آتی اور تو میری حالت اور مجبوری اور معذوری پر نظر کر کے وہیں نمٹا دیتا تو تیری کیا کسر شان ہوتی؟ تم دوستوں کو تو میرے حال پر بہت ترس کھانا چاہئے اور جو چیزیں میرے بغیر تم نمٹا سکتے ہو تو خاص طور سے تم ،مولوی منور، مفتی محمود ضرور نمٹا دیا کرو۔

اپنے پھوپھی زاد بھائی اور ملاوی کے رشتہ [دار] اور جناب محمد پٹیل صاحب اور دیگر احباب سے جو میرے واقف ہوں ان سے بھی سلام مسنون کہہ دو۔ جو تمہارے رشتہ دار ہیں وہ حقیقتاً میرے بھی رشتہ دار ہیں۔

درود شریف کی بہت ہی زیادہ تاکید لوگوں کو کرتے آنا۔ اس کا بہت ہی قلق رہا کہ تمہارے ہاتھ فضائل درود کے کچھ نسخے نہ بھیجے۔ اگر یہاں سے جانے کی کوئی صورت ہو تو بذریعہ بلٹی حکیم اجمیری کے پاس بھیج دوں بشرطیکہ وہاں سے جانے کی کوئی صورت ہو۔

اپنی اہلیہ سے بھی میرا خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور اس کا خیال ضرور رکھیں کہ ایک اہلیہ ..... نے اس کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا تھا وہاں کے تأثرات خدا کرے کہ ذرا بھی قبول نہ کرے، اپنا کوئی تأثر ان میں پیدا کر سکیں تو اس کی ضرور کوشش کریں۔

بڑی قیمتی بات لکھواتا ہوں بہت ہی اہم ہے اور بہت مجرب ہے وہ یہ کہ وہاں کی عورتوں کے اس کے پردے پر اعتراض کرنے سے پہلے یہ از خود ان کے ترک پردہ پر ایسے

زور سے استعجاب سے اللہ اوراس کے پاک رسول کی نافرمانی کا الزام قائم کرے کہ وہ بھی دیکھتی رہ جائیں ان کے جی براہونے کی ذرابھی پرواہ نہ کریں۔اخیر میں یہ کہہ دیں کہ میرے واسطے جی برا نہ کریں معاف کردیں۔ اللہ اوراس کے پاک رسول کا حکم رشتہ داروں کے تعلقات اوراوران کی خوشنودی سے زیادہ اہم ہے۔تعلقات بھی اللہ ہی کے حکم کی وجہ سے ہیں ورنہ آج کل کی مہذب قوم[کیلئے]تو تعلقات کی کچھ حقیقت[واہمیت]نہیں۔

اپنی والدہ سے خاص طور سے میری طرف سے سلام مسنون کے بعد تمہاری ان سے ملاقات پر مٹھائی کا مطالبہ کردیں۔مولوی یوسف تتلی سے ملاقات ہو یا خط لکھیں تو ان کو اوران کے والد اور برادران کو میری طرف سے سلام مسنون لکھ دیں۔عزیز طلحہ، حافظ صدیق، مولوی نصیر،مولوی احمد، ابوالحسن اور حبیب اللہ کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ،

بقلم حبیب اللہ چمپارنی،

۱۵رستمبر۷۱ء،۲۴رجب ۹۱ھ

ازراقم سلام مسنون درخواست دعوات۔مولوی عبدالحفیظ صاحب کی کمر میں جوزخم تھا اس کا لاہور میں کامیاب آپریشن ہوگیا,فالحمدللہ۔ان کا خط آیا تھا سلام و درخواست دعا آپ کی خدمت میں بھی لکھی تھی۔ فقط

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی

تھک تھک کے گرگئی نگاہ انتظار آج

﴿318﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵ ستمبر ۱۹۷۱ء [۵ شعبان ۹۱ھ]

ورنہ با تو ماجراہا داشتیم

مکرم محترم قاری صاحب زادت معالیکم،

بعد سلام مسنون، گرامی نامہ مؤرخہ ۱۳ ستمبر ۲۴ ستمبر کو ملا۔ مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ تمہاری یہاں سہارنپور آمد کی اشتیاق کی حالت [کے بارے میں] جو تم نے لکھا، تمہیں معلوم ہے کہ [اس] سیہ کار کو [اس کا اشتیاق تم سے] زیادہ ہی ہے۔ *مگر اس سیہ کار کا معمول حتی الوسع ہمیشہ جذبات پر مصالح کی تقدیم کا رہا ہے۔*

مدینہ منورہ سے اپنے سے قبل تمہاری روانگی کو بالخصوص جب کہ تراجم بخاری کی وجہ سے مجھے تمہاری احتیاج بھی تھی اہل لندن کی مصالح کے علاوہ تمہارے ٹکٹ کی مصلحت کی وجہ سے اختیار کرنا پڑا۔ میں نے مدینہ پاک میں بھی کہہ دیا تھا کہ میرے نزدیک آئندہ رمضان تمہارا بولٹن میں ہونا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ اخیر کے دو رمضان اور دو سفر حجاز کا تجربہ یہ ہے کہ مجھ نابکار کا قرب تمہارے لئے مانع ترقی بن رہا ہے جس کی تفاصیل تو لکھنے میں تمہاری دل شکنی معلوم ہوتی ہے لیکن مثالاً دو باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

مدینہ پاک میں میں نے کتنی مرتبہ تم پر اصرار کیا کہ مغرب سے عشاء تک کا وقت میرے آس پاس گذارو مگر تم سے تو اس پر عمل نہ ہو سکا مگر دوسروں نے میرا یہ مقولہ سن کر بہت زور باندھے۔ اس کے علاوہ مجلس ذکر میں میں نے ہمیشہ اس کی تاکید کی کہ تم میرے قریب بیٹھ کر ذکر کیا کرو تا کہ مجھ تک تمہاری آواز پہنچتی رہے مگر ہمیشہ تم تیسری لائن میں بیٹھے اور

یہ [عذر] کہ دوسرے لوگ پہلے سے مجھ سے آگے بیٹھ جاتے تھے تم بھی سمجھو کہ کہاں تک معتبر ہے۔ اور دونوں رمضانوں میں مجلس ذکر کا بھی یہی حال رہا۔ میں نے تو بہت کوشش کی کہ تم میرے قریب ذکر کرو مگر تم نے اس پر عمل نہیں کیا۔

مجھے تمہاری ترقی کا بہت اشتیاق اور اہتمام تمہیں بھی معلوم ہے کہ کتنا ہے۔ اس لئے میں نے کئی مصالح سے جس میں نمبر ایک تو خود تمہاری مصلحت وہ یہ کہ میرا خیال ہے کہ تم میرے سے بعد میں زیادہ ترقی کر سکتے ہو، اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے اور تمہیں ہر نوع کی ترقیات سے جلد از جلد کامیاب کرے۔

میں نے کئی رمضانوں میں کئی موقعہ پر کہا کہ اجازت تو مدرسہ کی سند فراغ کی طرح سے ہے اس کے بعد اگر بہت جدو جہد سے اس کو مستحکم اور جمانے کی اور بڑھانے کی کوشش کی جائے تو نسبت باقی رہتی ہے بلکہ ترقی کرتی رہتی ہے ورنہ اس میں ضعف بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اس بنا پر تم نے سنا ہوگا کہ حضرت تھانوی قدس سرہ [کے یہاں] ہر سال کے ختم پر ایک ضمیمہ وصایا لکھا جاتا تھا اور وہ النور میں شائع ہوتا تھا اس میں تقریباً ہر سال ایک دو کی اجازت اس وجہ سے منسوخ کی جاتی تھی کہ وہ دوسرے کام میں لگ گئے، کھیتی باڑی میں لگ گئے یا یہ کہ ان کے حالات کی اب مجھے تفاصیل معلوم نہیں وغیرہ وغیرہ۔

اسی وجہ سے بار بار میں نے اپنے سب دوستوں کو اس کی تاکید بھی کی اور میرے اکابر سب کا معمول رہا کہ وہ صرف اجازت نہیں بلکہ شیخ المشائخ ہونے تک بلکہ وصال تک ایک دو گھنٹہ نہایت یکسوئی کے ساتھ مراقب اور اوراد میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ، حضرت سہارنپوری نور اللہ مرقدہ ہر دو حضرات رائپوریؒ، حضرت مدنیؒ اور اپنے چچا جان کو تو خوب دیکھا اور حضرت کے متعلق بھی یہ احوال سنے اور رمضانوں میں اس کی خود بھی تاکید کرتا رہا۔

اسی لئے بجائے سہارنپور کے ارادہ کے اب خود اپنی نگرانی کرو، ترقی کی کوشش کرو۔ تمہارے خطوں میں جو اپنی ناقدری وغیرہ کے تذکرے ہوتے ہیں ان کی تو ضرورت نہیں۔ اب تو میرے **معروضات پر اہمیت کے ساتھ عمل کی ضرورت ہے۔** مجھے تمہاری تالیف میں یہ اندازہ ہوا کہ تمہیں لکھنا مشکل ہے اسی لئے میں نے یہ لکھا تھا کہ میرے خطوط کسی دوسرے سے نقل کرادو۔ اس میں ان کو تمہارے ہاتھ سے نقل کرنے کی بالکل ضرورت نہیں کہ وہ تو فضول چیزیں ہیں۔

تم نے لکھا کہ عزیز عبدالرحیم کا رمضان میں بولٹن آنا مشکوک ہوگیا۔ عبدالرحیم کے زامبیا پہنچنے کے بعد سے تین خط آچکے ہیں جس میں اس نے بولٹن رمضان گذارنے کی مشکلات تفصیل سے لکھی ہیں۔ اس نے لکھا کہ افریقہ کا نام میرے پاسپورٹ میں مندرج نہیں۔ آتے ہی اس کی کوشش کی، انہوں نے ۵ ہفتے بعد بلایا ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا کہ آتے ہی خالوزاد بھائی اور دوسروں سے کہہ دیا تھا کہ یہاں کا نظام تم جس طرح چاہو بنالو لیکن مجھے رمضان بولٹن گذارنا ہے۔ خالوزاد بھائی نے باوجود دل نہ چاہنے کے اس کی کوشش شروع کردی۔

میں نے کل ہی اس کا جواب لکھوادیا کہ قانونی مجبوریاں تو بے اختیاری ہیں اور جب تم اتنی مشکلات سے وہاں گئے ہو اور والدہ کے پاس جانا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے تو ایسی صورت میں بولٹن کی وجہ سے والدہ کے پاس قیام میں کمی نہ کریں۔ تمہارا بولٹن جانا تمہاری مصلحت سے نہیں بلکہ عزیز یوسف کی دلداری اور خاطر میں تھا، اور والدہ کا حق بھائی پر ہر حال میں مقدم ہے۔

تم نے لکھا کہ عبدالرحیم کا آنا مشکوک ہے اسلئے میں آجاؤں؟ تو تمہارا بولٹن کا قیام عبدالرحیم کی وجہ سے نہیں بلکہ عبدالرحیم کی آمد تمہاری خاطر میں تھی بلکہ تمہارا بولٹن میں قیام

اولاً تمہاری مصلحت سے ہے کہ میری تمنا یہ ہے کہ تم اس ماہ مبارک میں بہت زیادہ ترقی کرو جس کی تمنا اور دعا ہے وہ سہارنپور کے قیام میں مفقود ہے۔ ثانیاً اہل بولٹن اور میرے سے اور تم سے تعلق رکھنے والوں کی وجہ سے ہے۔

عزیز طارق کے خط سے جو کل ہی آیا لکھا ہے کہ انہوں نے ۱۰،۱۵ آدمی ماہ مبارک میں تمہارے ساتھ اعتکاف کرنے کے لئے آمادہ کر لئے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے اور ان کو تم سے متمتع فرمائے۔ لندن کے متفرق لوگوں کے خطوط بھی آئے جن میں تمہارے پاس رمضان گذارنے کی خواہش لکھی ہے۔ میں ان کو جن کے ٹکٹ یا شلنگ ہوں براہ راست لکھتا ہوں اور جن کے نہ ہوں تمہارے واسطہ سے لکھتا ہوں کہ میری بھی خواہش یہ ہے کہ مولوی یوسف رمضان بولٹن ہی میں گذاریں اور تم بھی ان کے پاس رمضان گذارو۔

ایک کارڈ محمد اعظم صاحب [پتہ درج ہے] کو لکھ دو کہ:

'تمہارا ائر لیٹر پہنچا۔ تم نے رمضان المبارک کا کچھ حصہ قاری یوسف صاحب کے پاس گذارنے کو لکھا۔ بہت اچھا ضرور گذارو۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کے فیوض سے مالا مال فرمائے۔ **میں تو قاری یوسف کو لکھ رہا ہوں کہ وہ رمضان بولٹن میں گذاریں تا کہ تم لوگوں کے لئے خیر و برکت کا سبب بنے۔** اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تم بار بار مولوی یوسف صاحب کی خدمت میں جاتے رہتے ہو۔ میں تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہیں دارین کی صلاح وفلاح نصیب فرمائے۔ فقط'

درود شریف کی تاکید ہر خط میں لکھتے رہا کریں کہ 'اعزہ واقارب احباب کو بھی تاکید کریں اور خود بھی اہتمام کریں۔'

ایک کارڈ ہارون, Blackburn کو لکھیں کہ:

تمہارا گجراتی خط پہنچا۔ یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں۔ اتفاق سے ایک دوست گجراتی یہاں ہیں۔ انہوں نے ترجمہ سنایا ورنہ میں نہیں لکھواتا۔ اس کا جواب قاری یوسف کے خط پر لکھواتا ہوں تاکہ وہ ایک کارڈ پر گجراتی میں لکھ دیں۔

تمہارا خواب جو تم نے مولوی یوسف صاحب کے تعمیل حکم میں استخارہ کے بعد دیکھا بہت مبارک ہے۔ ان کا خواب میں یہ کہنا کہ دودھ لاؤ اور اس میں بادام پیس کر ڈالنا بہت مبارک ہے۔ اس قسم کے خوابوں میں جو فرمائش کی جاتی ہے اس کے ظاہری معنی نہیں ہو سکتے, آئندہ بھی اس کا خیال رکھیں۔ قاری یوسف کا یہ کہنا کہ دودھ میں بادام پیس کر لاؤ تمہارے حق میں مبارک ہے, بے تکلف ان سے بیعت ہو جاؤ۔ دودھ میں بادام پیسنے کا مطلب یہ ہے کہ خوب محنت کرو۔ دودھ اور بادام دونوں علوم اور معرفت ہیں اور پیسنے کا مطلب یہ ہے کہ خوب محنت سے کرو۔ کام چکی پیسنے [سے] ہوتا ہے۔



اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مولوی یعقوب اور قاسم کی جماعت میں آپ بھی ہیں، بہت مبارک ہے۔ ان سے بھی سلام کہہ دیں۔ *قرض کی ادائیگی کیلیئے دعا کرتا ہوں اور اس کے لئے درود شریف کی پانچ تسبیحیں پڑھا کریں۔* اللہ کا شکر ہے کہ اس ناکارہ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ **میری خدمت یہ ہے کہ آپ مولوی یوسف کے بتائے ہوئے معمولات پر بہت اہتمام سے عمل کریں کبھی کبھی ان کی خدمت میں جاتے رہا کریں اور جب جاویں تو ان کی مسجد میں اعتکاف کرلیا کریں, بالخصوص رمضان المبارک میں۔**

اس کے بعد ان ہی دوست نے بتلایا کہ تمہارا دوسرا خط بھی گجراتی میں ہے مگر چونکہ تاریخ دونوں پر نہیں اس لئے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ پہلا کونسا اور دوسرا کونسا ہے۔ البتہ دوسرے خط کے مضمون سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ دوسرا ہے۔ اس لئے کہ آپ نے اس میں لکھا کہ

خواب کی تعبیر کا انتظار ہے۔اس کو پہلے لکھوا چکا ہوں۔ دوسرے خط میں آپ نے یہ لکھا کہ میری خالہ کے سر میں درد رہتا ہے۔دعا سے تو انکار نہیں لیکن تعویذ کیلئے اپنے پتہ کا جوابی لفافہ بھیجیں اوراس کے ساتھ شلنگ بھیجیں اس وقت مولوی یوسف کولکھ رہا ہوں کہ جب آپ ان کے پاس جاویں ان سے تعویذ لے لیں۔'

ایک کارڈ اقبال محمد لاڈا، [پتہ درج ہے] کولکھ دیں:

' تمہارا ائر لیٹر غیر جوابی پہنچا۔تمہارے والد صاحب کی بیماری سے قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ اگر چہ تم نے لکھا کہ جواب کی ضرورت نہیں مگر تمہارے والد صاحب کی عیادت کی وجہ سے اپنے ایک مخلص قاری یوسف کو لکھ رہا ہوں کہ وہ تمہیں لکھ دیں۔ چونکہ اب رمضان آرہا ہے اس لئے آئندہ خط رمضان بعد لکھیں۔اپنے والدین سے میرا سلام کہہ دیں، سکینہ سلمہا سے بھی سلام کہہ دیں، میں ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ فقط

اس سے قلق ہوا کہ تمہارے نام کی آپ بیتی اب تک نہیں پہنچی۔۳/ ماہ ہو گئے، انشاء اللہ عنقریب چوتھی بھی تیار ہونے کو ہے۔اس کے تیار ہونے پر دونوں ہوائی سے بھیجنے کا تقاضا کروں گا۔تم نے اپنے یہاں کے مبتدعین اور متجددین کا فتنہ لکھا، اللہ تعالیٰ ہی ان سارے فتنوں سے تمہاری اور تمہارے مدرسہ کی حفاظت فرمائے۔اس حالت میں تو تمہارا وہاں قیام اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

مولوی تقی صاحب کا خط آیا میں نے پہلے تمہیں لکھا تھا کہ وہ آج کل فارغ ہیں تمہاری کتاب کی نظر ثانی کا موقع اچھا رہے گا۔اس لئے میں نے بہت اہتمام سے وہ ان کو بھیج دی تھی۔ان کا خط آیا کہ مولوی یوسف کی کتاب کا مسودہ اس قدر غلط اور خراب ہے کہ اس سے تو کاتب کسی طرح نہیں لکھ سکتا۔اس لئے ماہ مبارک میں تیرے پاس رہ کر کسی خوش خط

طالب علم سے اس کو نقل کرانا پڑے گا۔ اس کے بعد کسی کاتب کو دیں گے۔

اپنی اہلیہ اور اس کے والدین سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان سب کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا کو پیار زور سے کر دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۵ر ستمبر ۷۱ء

﴿319﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵ر ستمبر ۷۱ء [۵ر شعبان ۹۱ھ]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا سب سے پہلا ائیر لیٹر ۱۵ ستمبر کو آیا تھا۔ میں نے ہمروزہ ان چار ائیر لیٹروں میں جو تمہارے بھائی نے بھیجے تھے ایک پر اسی وقت فوری جواب لکھوا دیا تھا۔ اس کا تو تمہیں خود بھی یقین ہوگا کہ تم دونوں بھائیوں کے خطوط کے جواب میں بلا سخت مجبوری کے یہ ناکارہ تاخیر نہیں کرتا۔

تمہارے دو خط پہلا جس میں لفافہ تھا مورخہ ۱۳ ستمبر کل کی ڈاک سے اور دوسرا ائیر لیٹر مورخہ ۱۴ ستمبر آج ۲۳ ستمبر کو پہنچا۔ تم نے کل کے لفافے میں لکھا کہ پہلا ائیر لیٹر بھیج چکا ہوں اس کے بعد جلدی ہی دوسرا خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر افریقہ کے ویزہ میں تاخیر کی وجہ سے دیر ہوگئی۔ اگر آپ وہاں [سے] روزانہ ایک خط لکھا کریں گے تو اس سیہ کار کو اپنا ریکارڈ ہمروزہ جواب کا توڑنا ہی پڑے گا۔ تم تو وہاں اکیلے ہو اور خالی اور اس ناکارہ پر یہاں امراض کا ہجوم اور رمضان کے قرب کی وجہ سے مہمانوں کا ہجوم بھی شروع ہوگیا۔

دو ہفتے سے دہلی جانے کا تقاضا ہو رہا ہے مگر گذشتہ جمعہ کو تو میں نے مسلسلات کی وجہ سے انکار کر دیا تھا آج حاجی شفیع کا خط آیا ہے کہ وہ کل جمعہ ۲۴ ستمبر کو گاڑی بھیج رہے ہیں ۔میں نے فوراً دستی جواب بھیجا کہ اس جمعہ کو تو بہت مشکل ہے آئندہ جمعہ یکم اکتوبر کو گاڑی بھیج دیں۔ اگر میرا پرچہ بروقت پہنچ گیا تب تو آئندہ شنبہ کو جانا ہوگا ورنہ پرسوں شنبہ کو ہی جانا پڑے گا۔ یہ میں نے سارا اس واسطے لکھوایا کہ کہ میرے فوری جواب پر بھی آپ کے نزدیک جواب میں تاخیر سے آپ بہت ہی برافروختہ ہو رہے ہیں۔

میں نے تمہیں لندن جانے کو بار بار ضرور لکھا اور اب بھی میری رائے یہی ہے کہ یوسف کی مصلحت سے تمہارا بولٹن رمضان گذارنا بہت ضروری ہے۔لیکن تمہاری حیثیت سے دونوں برابر ہیں اس لئے اگر رمضان بولٹن جانے میں زیادہ دقت ہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جہاں تم دینی حیثیت سے مفید سمجھو رمضان گذارو۔تم نے جو لندن جانے کی مشکلات مالی اور قانونی لکھیں وہ بالکل صحیح ہیں اور یقیناً والدہ کا حق زیادہ ہے اس لئے لندن جانے میں اگر دقت یا حرج ہے تو میرا اصرار نہیں لیکن جو مانع لندن جانے میں ہے یعنی والدہ کے پاس بہت تھوڑا وقت گذرنا وہ سہارنپور آنے میں تو اور بھی زیادہ ہے۔

تم نے سہارنپور کا جتنا رنج اور قلق لکھا اس کا مجھے خوب اندازہ ہے مگر عزیز من! میں نے تو مدینہ پاک سے تمہیں بار بار لکھا کہ میری واپسی کا انتظار ہرگز نہ کرو جلد از جلد زامبیا چلے جاؤ ایسی صورت میں والدہ کے پاس قیام بھی ہو جاتا اور رمضان بھی لندن کا اطمینان سے ہو جاتا مگر تمہارا استخارہ ہی نہیں نکلا۔

تم نے سہارنپور کا جتنا قلق لکھا وہ تمہاری محبت کی بات ہے مگر میں جو تجویز کر رہا ہوں وہ تمہاری خیر خواہی کی بات ہے۔ یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ مجھے تم سے محبت بھی ہے اور تمہاری فلاح مقصود بھی ہے اس کا تو تمہیں بھی انکار نہیں۔اعلیٰ حضرت رائپوری قدس سرہ نے

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قدس سرہ کو ۴ مہینے کیلئے بنگلور مدرس بنا کر بھیجا تھا تو حضرت مولانا عبدالقادر صاحب پر بہت ہی رنج وقلق تھا اور بہت ہی روتے تھے تو اعلیٰ حضرت نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ماں بچے کو ایک وقت میں چھاتی سے لگاتی ہے مگر ایک وقت میں پستانوں کو ایلوا لگانا پڑتا ہے۔

اس لئے تمہارے متعلق میرا بہت مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ سہارنپور کے رمضان کا خیال بھی نکال دو اور زامبیا یا افریقہ جونسی جگہ تمہارے نزدیک لوگوں کے تمتع کے اعتبار سے مقدم ہو اس کو اختیار کر لینا اس میں تواضع یا انکساری ہرگز نہ کرنا۔ میں نے بولٹن صرف یوسف کی وجہ سے تجویز کیا تھا کہ اس کا بھی رمضان میں یہاں آنا میرے نزدیک مناسب نہیں اگرچہ تمہاری اس کی وجوہ میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔

اس کا بھی بہت جوش وخروش کا خط آیا جس میں لکھا کہ بھائی عبدالرحیم تو یہاں رمضان میں ٹھہر نہیں سکتے اس لئے مجھے سہارنپور آنے کی ضرور اجازت دے دی جائے۔ میں اس کو بھی جواب لکھوا رہا ہوں کہ مولوی عبدالرحیم کی وجہ سے تمہارا رمضان بولٹن کا تجویز نہیں کیا تھا بلکہ تمہاری وجہ سے عبدالرحیم پر میرا اصرار تھا کہ وہ بولٹن میں رمضان کرے۔ مولوی عبدالرحیم جہاں مناسب سمجھیں رمضان گذاریں مگر تم بولٹن میں رمضان گذارو۔

تم نے لکھا کہ جلد ہی میں دوسرا خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا مگر ویزا کی مجبوری کی وجہ سے نہ لکھ سکا۔ اگر اتنی جلدی جلدی تم خط لکھو گے تو میرے لئے تو بڑا مشکل ہو جائے گا۔ تم نے لکھا کہ لنڈن سے دوبارہ یہاں آنا بہت مشکل ہے میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ آسان ہے۔ اگر مشکل ہے تو ہرگز لندن کا ارادہ نہ کریں۔ والدہ کا حق بھائی سے مقدم ہے۔

تمہارا خواب بہت مبارک ہے۔ میری رفاقت تمہارے حج کے اندر اگر جسمانی نہیں ہے تو قلبی اور روحانی تو ضرور ہے۔ انشاء اللہ یہ ناکارہ دل ودعا سے ہر وقت تمہارے

ساتھ ہے چاہے زامبیا ہو یا افریقہ۔

علی عیسیٰ صاحب کی بیعت قبول کرتا ہوں تم میری طرف سے نیابۃً ان سے بیعت کے الفاظ کہلوا دو۔ معمولات کا پرچہ یہاں سے ارسال ہے۔ غلطی ہوگئی تمہارے ساتھ اردو اور گجراتی کے معمولات کے پرچے ضرور ہونے چاہئیں تھے۔ گجراتی کے تو وہاں سے منگا سکتے ہو بشرطیکہ وقت ہو اور تمہارے قیام میں پہنچ جائیں۔ لفافہ میں ایک سے زیادہ نہیں آ سکتا اور پیکٹ معلوم نہیں کہ کب پہنچے۔

عیسیٰ صاحب کے علاوہ اگر کوئی مجھ سے بیعت ہونا چاہے تو اس سے بھی میری طرف سے کہہ دینا کہ بیعت کے الفاظ تو میں کہلوا تا ہوں اور اس کی منظوری کیلئے وہاں خط لکھ دوں گا اور اگر کوئی تم سے بیعت کی درخواست کرے تو ہرگز انکار نہ کرنا۔ میری تعمیلِ حکم میں ضرور کر لینا۔

اپنی والدہ محترمہ اور پھوپھی زاد بھائی، اہلیہ کو میری طرف سے سلام مسنون کہہ دینا۔ یوسف کے یہاں متعدد خطوط آ چکے ہیں جس میں یہاں رمضان گذارنے کے اصرار کے علاوہ اپنی تالیف کی نظر ثانی اور بقیہ کو جلد بھیجنے کے متعلق لکھا ہے۔ مولوی تقی صاحب کا بھی خط آیا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ یوسف کا مسودہ اس قابل نہیں کہ کاتب کو دیا جا سکے۔ میں تو اس کی نظر ثانی کر رہا ہوں مگر میری اصلاح اور نظر ثانی کے بعد بھی کاتب اس مسودہ سے نہیں لکھ سکتا۔

اس کے بعد تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۷ا/ستمبر پہنچا اس میں کوئی نئی بات نہیں تھی۔ بمبئی سے تمہارے ۴/ائر لیٹر پہنچ گئے تھے جس میں سے ایک پر ۱۵/ستمبر کو پہلے ائر لیٹر کا جواب لکھوا چکا ہوں۔ تم نے لکھا کہ آج ۱۷/ستمبر تک کوئی خط نہیں آیا تو ۱۵/ستمبر کو تمہارا خط آیا تھا اسی وقت اس کا جواب لکھوا دیا تھا۔

میرے پاؤں کا حال بدستور بلکہ زیادتی ہے۔ دہلی والوں کا شدید اصرار ہے مولوی انعام صاحب خود بھی آئے تھے کہ میں ایک ہفتہ کیلئے دہلی جاؤں مگر پہلے جمعہ کو تو مسلسلات تھی آج جمعہ ہے اگر آج گاڑی آگئی تو کل ورنہ اگلے جمعہ کو امید ہے۔ اس لئے کہ میں نے بھی دہلی والوں کو لکھ دیا تھا کہ اس جمعہ کو تو دقت ہے آئندہ جمعہ کو سہولت ہے۔

تم نے اپنے ہر خط میں دل نہ لگنا لکھا, مبارک ہے۔ تم جس ماحول میں اب تک رہے ہو اس اعتبار سے تو جی نہیں لگنا چاہئے۔ خدا کرے کہ افریقہ کا ویزہ جلد مل گیا ہو اور تم والدہ کی خدمت میں پہنچ گئے ہو۔ اگر والدہ کا اصرار عید گذارنے کا ہے تو میری طرف سے اجازت ہے اگر رمضان گذارنے کے بعد حج سے پہلے اتنی گنجائش ہو کہ ہفتہ عشرہ لندن گذار سکو اور خرچ بھی نہ بڑھتا ہو تو لندن چلے جانا اور یوسف کی معیشت کو جاسوسی کی نگاہ سے دیکھنا۔

تم نے دعا کے بعد بیوی کی خارش کو لکھا ہے۔ مولوی احمد نے اس کو سنانا بے کار سمجھا۔ ایسے پاگلوں سے واسطہ پڑا ہے کہ اگر معذور نہ ہوتا تو نہ لکھواتا۔ تمہاری اہلیہ کی خارش سے بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

اپنی والدہ کی خدمت میں میری طرف سے سلام مسنون کے بعد کہہ دینا کہ آپ کی وجہ سے اپنا اور رورتھی والوں دونوں کا حرج کر کے بھیجا ہے۔ بعض آدمیوں کا خط آیا ہے کہ مولوی عبدالرحیم کے جانے سے بہت حرج ہو رہا ہے۔ مجھے تو ان کے خط سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہاری وجہ سے وہاں ذکر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، قبول فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۵/ستمبر ۹۱ھ

﴿320﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸ر ستمبر ۱۷ء [۸ر شعبان ۹۱ھ]

نہ دوری دلیل صبوری بود　　　　که بسیار دوری ضروری بود

مکرم محترم جناب حضرت قاری صاحب مدفیوضہم رقاہ اللہ المراتب العلیا

بعد سلام مسنون، تمہاری ضد کے تو قائل ہیں اور عمر ہوگئی اس کو بھگتتے ہوئے تم کوئی مرتبہ لکھا کہ عزیز عبدالرحیم کے بعد کوئی سنانے والا نہیں اس لئے آئندہ کوئی مضمون میرے پاس نہ بھیجیں مگر وہ یوسف ہی کیا ہوا جس کے اندر ضد نہ ہو۔ آج ۲۷ ستمبر کو تمہاری آخری رجسٹری پہنچ ہی گئی اور جتنے تم اپنی بات میں پکے ہو اس کے مقابلہ میں اتنا ہی یہ ناکارہ اپنے عزائم میں کچا ہے اور اس سلسلہ میں مولوی احمد گجراتی کو میرے عزائم توڑنے میں خاص دخل ہے۔

ظہر کے وقت تمہاری رجسٹری پہنچنی تھی [کہ] انہوں نے ظہر بعد ہی تقاضا شروع کر دیا کہ اس کو سناؤں لیکن اس وقت تو گنجائش بالکل نہ تھی لیکن عصر کی نماز میں انہوں نے بسم اللہ کر ہی دی کہ میری معذوریوں کی وجہ سے وضو میں دیر لگتی ہے۔ چند ہی سطور سننے کے بعد میں نے سننا بند کر دیا۔

دل تو یہ چاہا کہ تمہارے اس جز کو ایسی بے دردی سے چاک کروں کہ پرزے پرزے کر دوں اس کی پشت پر تو میں نے بلا سنے ایک مضمون لکھوا کر سننے سے انکار کر دیا [یہ مضمون اس مکتوب کے آخر میں درج ہے] اور گنجائش ہوئی تو اس کی نقل اس ائر لیٹر پر بھی دوستوں میں سے کسی سے کرا لوں گا۔ مگر تمہارے قلم سے اور زبان سے وہ سب نہایت بعید

اور کذب تھا جو تم نے کہا۔

اس میں تمہارا ایک پرچہ بھی ملا اول اس کا جواب لکھواتا ہوں۔تمہارا اس سے پہلا ائر لیٹر جو سہارنپور آمد کے متعلق تھا اسی دن اس کا جواب ائر لیٹر پر لکھ کر ڈلوایا تھا اس میں میں نے لکھا تھا کہ عزیز عبد الرحیم کے جانے کے بعد سے تین ائر لیٹر آئے جن میں اس نے معذوریاں اور قانونی مجبوریاں لکھیں جن کی وجہ سے رمضان بولٹن کرنے کی صورت میں وہ والدہ کے پاس صرف ۵،٦ دن رہ سکتے ہیں اس لئے کہ ابھی تک تو ان کو ویزہ ہی نہیں ملا ہفتے بعد ملنے کا خیال ہے۔

اس کے جواب میں میں نے لکھوا دیا کہ بولٹن کا رمضان یوسف کی دلداری کی بنا پر تھا لیکن ماں کا حق مقدم ہے اس لئے رمضان بولٹن کا ارادہ نہ کرو۔تم تو جہاں رہو گے انشاء اللہ وہاں والوں کیلئے اور تمہارے لئے باعثِ خیر ہے چنانچہ اس دوران میں بھی ان کے بعض معتقدین یا مریدین کے خط پہنچے جس میں انہوں نے مولوی عبد الرحیم کے قیام کے فوائد لکھے۔اس لئے میں نے عزیز عبد الرحیم کو لکھ دیا کہ وہ رمضان بے تکلف والدہ کے پاس کریں اور شوال میں دس پندرہ دن تمہارے پاس رہ کر مدینہ پاک چلے جائیں۔

تمہیں بھی پرسوں کے ائر لیٹر میں میں لکھوا چکا ہوں کہ تمہارا قیام بولٹن کا انشاء اللہ وہاں والوں کیلئے مفید ہے اور اس سے زیادہ تمہارے لئے مفید ہے۔تمہارے مرید کا خواب کہ یہ نا کارہ تم کو مسجد میں بلا رہا ہے جہاں تک بلانے کا تعلق ہے وہ کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ تمہیں خوب معلوم ہے کہ مجھے تم سے ملنے کا اشتیاق تم سے زیادہ ہے اور تمہارا بلانا اس کی بشارت اور تنبیہ ہے کہ تم **انشاء اللہ جہاں جاؤ گے میرے ہی پاس ہو**۔لیکن ماہ ستمبر میں بلانے کی تعبیر تم مجھ سے زیادہ سمجھ سکتے ہو ؎ گفتگو آئین درویشی نبود

قاری صاحب! یہ نا کارہ تو انشاء اللہ تم سے غافل نہ اب ہے نہ آئندہ رہا اور

[نہ] رہے گا۔ تم نے لکھا کہ روزانہ ہی خواب میں تجھ سے ملاقات ہوتی رہتی ہے خبر نہیں کہ یہ تمہارے تعلق کا اثر ہے یا میرے۔ انشاء اللہ تمہاری ہی محبت کا ثمرہ ہوگا۔ اس واسطے کہ یہی جواب میں سب دوستوں کو اس قسم کے خطوط پر لکھوایا کرتا ہوں۔ تم نے شب معراج میں اپنی کتاب کو ختم کیا، بہت اچھا کیا۔ اللہ مبارک کرے۔ تمہارے لئے تو دعاؤں سے کسی بھی وقت دریغ نہ ہوا نہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مکارہ سے حفاظت فرما کر دارین کی ترقیات عطا فرمائے۔

تم نے اپنے پہلے خط میں لکھا تھا کہ میرے یہاں سے ہٹنے میں کوئی نقصان نہیں مگر اب تمہارے مخلص بھائی طارق نے بہت ہی مضرت تمہارے وہاں سے ہٹنے پر مدارس تبلیغ وغیرہ کو بتلائی جن کی ابتدائی اطلاعیں عرصہ ہوا تم نے لکھیں۔ خدانہ کرے اگر دینی نقصان پہنچ گیا تو یہ کتنے خسارہ کی چیز ہے بالخصوص جب کہ میرے خیال میں تمہارا تمہارے دینی لحاظ سے وہاں کا قیام زیادہ بہتر ہے۔

اپنے قرب کی برکات تو میں خوب دیکھ چکا اور ہر خط میں مختلف عنوانات سے لکھوا چکا ہوں تمہاری اہلیہ اور اس کے والدین کی ناراضگی تمہارے سفر کے سلسلہ میں بالکل برحق ہے کہ شادی کے بعد سے تمہارے اسفار بہت کثرت سے ہو رہے ہیں۔ تمہاری اہلیہ کا تو میں بہت ہی ممنون ومشکور ہوں اس کے لئے دعا بھی کرتا ہوں کہ اس نے شروع شروع میں بہت ہی خوشی سے تمہیں یہاں آنے کی اجازت دی۔ حج کو جانے کی اجازت [بھی] مگر تم نے اپنی شان بے وفائی سے اس کی قدر نہیں کی۔ تمہیں اس کی بات کی بہت ہی قدر کرنی چاہئے تھی۔

میری طرف سے سلام ودعوات کے بعد کہہ دیں کہ مجھے تمہاری اس خوبی کی بہت قدر ہے کہ تمہاری ابھی ابھی شادی ہوئی تھی اور ایران کے سفر کی وجہ سے کافی غیبت ہوگئی تھی اس وقت بھی تم نے یہاں آنے کی اور حج کو جانے کی اجازت دی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس

کا بہترین بدلہ عنایت فرمائے۔

یہ بھی کہہ دیں کہ مولوی یوسف کو از راہ محبت یہاں آنے پر بہت اصرار ہو رہا ہے مگر میں منجملہ دوسری وجوہ کے تمہاری وجہ سے بھی ان سے درخواست کر رہا ہوں کہ وہ اس سال رمضان تمہارے پاس گذاریں۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی راحت و آرام دین و دنیا کی صلاح وفلاح نصیب فرمائے اور ولد صالح عطا فرمائے۔ اپنے والدین سے بھی میرا سلام کہہ دینا اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات کہہ دینا اور پیار کر دینا۔ **اللہ تعالیٰ اس کو بھی صاحب نصیب بنائے۔**

فقط والسلام

ایک بات اور میرے خیال میں آئی جس کو تمہارے مضمون کے ختم پر بھی لکھوا دیا۔ مضمون کا آخری ٹکڑا جس میں تم نے موجباتِ کفر لکھے ہیں اس کے متعلق مولوی تقی صاحب خاص طور سے غور کریں۔ یہاں مفتی محمود صاحب سے اور وہاں مولوی علی میاں سے کہیں کہ غور کریں کہ یہ حصہ قابلِ اشاعت ہے؟ کلم الناس علی قدر عقولهم کے خلاف تو نہیں۔ مولانا شاہد صاحب سلام مسنون فرما رہے ہیں۔

از احمد گجراتی و بھائی طلحہ سلام مسنون کے بعد حضرت والا حصہ مولانا علی میاں صاحب کے پاس بھیج دیں تو زیادہ اچھا رہے گا۔ فقط والسلام قاری اسماعیل صاحب و مولوی ہاشم صاحب کو سلام مسنون۔

نقل مضمون جو رسالہ کی پشت پر لکھا گیا:

یہ جز نہایت لغو ہے۔ تمہیں میرے حالات سے واقفیت کے بعد اس کو لکھنا چاہئے تھا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی واهتز له

العرش 'کذا فی المشکوۃ صفحہ ٤٠٦ بروایۃ البیھقی فی الشعب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔تم دوستوں کوجو میرے پاس کے رہنے والے ہیں خوب معلوم ہے کہ اس سیاہ کار کی حالت اس شعر کی مصداق ہے ؎

معلوم ہے دنیا کو یہ حضرت کی حقیقت
خلوت میں وہ مے خوار ہے جلوت میں ہے غازی

اور اگر تعلق اور محبت کی وجہ سے تمہارے آنکھ و کان میرے عیوب سے بے خبر ہیں کہ حبک الشیء یعمی ویصم ؎

وعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ کما أن عین السخط تبدی المساویا

تو کم از کم اس مضمون کو مجھے شرمندہ کرنے کے لئے میرے پاس نہیں بھیجنا چاہئے تھا۔

علی میاں نے سوانح یوسفی مؤلفہ عزیز محمد ثانی میں ایک باب اس سیہ کار کے متعلق لکھا تھا۔ چھپنے سے پہلے مجھے اس کی ہوا بھی لگنے نہیں دی, اور صاف لکھ دیا تھا کہ اس میں ایک باب بجائے عزیز محمد ثانی کے قلم کے، میرے قلم کا ہے۔ اور وہ طباعت سے پہلے تجھے ہرگز نہیں دکھلایا جاوے گا اس لئے کہ تیرے منع کرنے کے بعد ہمیں طبع کرنا مشکل ہوگا اور تیری اصلاحات ہمیں اس باب میں قبول نہیں ہوں گی۔ فقط

تم نے یہ بھیج کر منہ پر گالیاں دینے کے سوا اور کیا کیا۔ بہر حال میں نے اس مضمون کو چند سطور کے سننے کے بعد سنانے سے روک دیا اور میرا مشورہ جو مصنوعی تواضع پر مبنی نہیں ہے, بلکہ حقیقت پر مبنی ہے یہ ہے کہ اطراء المادح سے احتراز ضروری ہے اس کے علاوہ نہایت مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ تم نے اس تحریر سے اپنے جذباتِ محبت کا جتنا بھی اظہار کیا ہو لیکن یہ چیز معاصرین کی نگاہ میں کتاب کو مقبول بنانے کی بجائے مردود بنادے گی۔

اس لئے ایسی چیزوں سے زیادہ سے زیادہ احتراز کرنا چاہئے کہ جس کو معاصرین

تمہاری کتاب پڑھنے کی ترغیب کی بجائے اس کولغو بتلا کر پڑھنے سے منع کریں۔ البتہ میری کتابوں کی عربی یا اردو کی اگر مدح اس میں لکھی ہو جیسا کہ مجھے بتلایا گیا تو اس میں مضائقہ نہیں، بلکہ ان کے دیکھنے کی ترغیب مناسب ہے کہ اس سے آج کسی کو بھی انکار نہیں بلکہ معاصرین احباب خود اس کی تاکید کرتے ہیں۔ اور اس میں میرا کوئی دخل نہیں کہ ان میں تو میں صرف عزیز شمیم کی طرح سے ناقل وکاتب ہوں۔ مختلف کتب احادیث سے ایک نوع کی احادیث کو ایک جگہ نقل کر دیا۔

ایک ضروری بات یہ بھی ہے کہ تم نے تجدد کے خلاف سارا رسالہ لکھا اور اس میں انتساب کی جدت اختیار کیوں کی؟ مجھے انتساب ہی کا لفظ لوگوں نے بتلایا تھا، اب عزیز سلمان نے جو یہ سطور لکھ رہا ہے تمہارا عنوان دیکھ کر یہ بتلایا کہ عنوان انتساب نہیں بلکہ استبراک ہے۔ اب کوئی مضائقہ نہیں۔ فقط والسلام

اس ناکارہ نے تمہارے اس مضمون کے علاوہ جس کو قلمزد کر دیا بقیہ مضمون سن لیا مگر چونکہ مولوی تقی صاحب آج کل میں اپنے مدرسہ سے لکھنو روانہ ہو رہے ہیں۔ ۲،۳ دن وہاں قیام کے بعد گھر جائیں گے ان کا ارادہ اور اصرار تو مدرسہ سے سیدھے سہارنپور آنے کا تھا مگر چونکہ ۱۲ اکتوبر کو اس ناکارہ کا بسلسلہ معاینہ ڈاکٹری دہلی جانا طے ہو گیا اس لئے میں نے ان کو سیدھے آنے سے منع کر دیا تھا کہ رمضان قریب ہے اور میری بائیں ٹانگ اب تک اپنے کئے کو بھگت رہی ہے۔ ایسی حالت میں تو رمضان میں اعتکاف خود اس ناکارہ کا بھی نہیں ہو سکتا کہ قدمچہ چارپائی کے قریب رہتا ہے، چار آدمی اٹھا کر قدمچہ پر بٹھا دیتے ہیں اور چار آدمی وہاں سے کھینچ لیتے ہیں۔

نیز مولوی تقی نے تمہارے مضمون کی دوسری قسط کے متعلق یہ لکھا تھا کہ اس کی املاء اس قدر غلط ہے کہ اتنے سہارنپور میں کسی طالب علم سے اس کی نقل نہ کراؤں اس وقت تک

کسی کاتب کو دینے کے قابل نہیں۔اس لئے میں نے تمہارا یہ مضمون سننے کے بعد مولوی احمد ہی کو دے دیا کہ وہ حفاظت سے رکھیں اور مولوی تقی کے آنے پر ان کو دے دیں۔اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی خوش وخرم رکھے۔تمہارے علوم وفیوض اور اتباع سنت کے جذبہ سے لوگوں میں بھی یہ جذبہ پیدا فرمائے۔مولوی ہاشم اور قاری اسمعیل صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۸ر ستمبر ۷۱ء

﴿321﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹ر ستمبر ۷۱ء [۹ر شعبان ۹۱ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ! اسی وقت تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۲۱ر ستمبر پہنچا۔حضور والا نے تحریر فرمایا کہ یہاں پہنچنے کے بعد آپ نے ۳ گرامی نامے تحریر فرمائے *اس احسان عظیم کا بدلہ کس طرح ادا ہوسکتا ہے* لیکن آپ کا پہلا گرامی نامہ ۱۵ ستمبر کو پہنچا تھا جو آپ نے ملاوی سے تحریر فرمایا تھا۔اسی دن نہیں بلکہ اسی وقت اس کا جواب ان ائر لیٹروں میں سے ایک پر لکھوایا جو آپ کے بھائی نے بمبئی سے بھیجے تھے اس کے بعد آپ کا ایک پورا لفافہ علی عیسی کی طرف سے جس میں آپ کا بھی مضمون تھا ۲۴ ستمبر کو پہنچے اور ایک ائر لیٹر بھی۔ان دونوں کا جواب ہمروزہ لکھوا دیا تھا لیکن آپ اپنے ۲۱ ستمبر والے ائر لیٹر میں جو آج ۲۹ کو پہنچا مطالبہ فرما رہے ہیں کہ میرے دونوں خطوں کا جواب نہیں ملا۔

میرے پیارے! میرے پاس کوئی ایسی قوت نہیں جس میں تمہارے خط پہنچنے سے پہلے اس کا جواب تمہارے پاس پہنچ جایا کرے یا جس دن تم خط لکھواسی دن جواب پہنچ جایا کرے۔ میرے پاس تو آپ کا ۲۱ کا لکھا ہوا آج ۲۹ کو پہنچا۔ اس میں آپ واویلا مچا رہے ہیں۔ تم اور تمہارے بھائی تو بہت اونچے پہنچ گئے۔ عزیز طلحہ کو تو مولوی منور نے چوتھے آسمان پر بتایا اور تم دونوں کی رسائی تو عرش تک ہوگئی ہوگی۔ میں تو خاکی آدمی ہوں زمین پر پڑا ہوں۔

ایک بات کی میری درخواست تو یہ ہے کہ خط میں الفاظ کم لکھا کرو معنی زیادہ۔ تمہیں میرے مشاغل کا حال معلوم ہے اور امراض کا بھی۔ یہ بھی کہ تم دونوں کے خطوط کا کتنا اہتمام ہوتا ہے۔ پہلے تم اس کا کوئی معقول واقعی جواب لکھو کہ تمہارا پہلا خط ۱۵ کو پہنچا، دو ۲۵ کو پہنچے۔ تم ۲۱ کے خط میں یہ مطالبہ کر رہے ہو کہ میرے پہلے خطوں کا جواب کیوں نہیں آیا۔ اس کا کوئی معقول جواب مجھے ایسا لکھئے جو میرے دماغ کو پہنچ جائے۔ آپ کے خطوط تو گجرات سے نویں دن پہنچتے تھے وہ تو زامبیا ہے۔

میں ۲۵ رستمبر والے خط میں لکھ چکا ہوں اور مکرر لکھتا ہوں کہ اگر بولٹن رمضان کرنے میں قانونی مشکلات ہیں اور والدہ کے پاس قیام کا وقت کم رہتا ہے تو بولٹن کے رمضان کو بالکل حذف کر دو۔ شوال میں اگر مدینہ جاتے ہوئے ہفتہ عشرہ بولٹن کے لئے مل جائے تو اچھا ہے۔

یہاں تو یوسف کے دو خط پہنچے دونوں میں ایک ہی مضمون تھا کہ بھائی عبدالرحیم کا رمضان تو یہاں کا بعید ہے مجھے سہارنپور آنے کی اجازت دے دی جائے۔ میں نے دونوں کا جواب ہمروزہ لکھوادیا کہ بولٹن تمہارا قیام تمہارے مدرسہ اور وہاں کے لوگوں کی مصلحت کیلئے ضروری ہے اور مدرسہ خطرہ میں ہے کہ وہاں کے مدرسہ میں متجددین آ گئے جو یوسف سے تو دبتے ہیں اور اس کی غیبت میں ان کے غالب آنے کا خطرہ ہے۔

اس کا دوسرا خط کل ہی اس کی تالیف کی آخری قسط کے ساتھ پہنچا تھا۔ تمہارے بعد

اس کی رجسٹری پہنچی تھی جس میں مضمون کی دوسری قسط تھی۔ حالانکہ میں اس کو بار بار لکھ چکا تھا کہ عبدالرحیم کے بعد کوئی سنانے والا نہیں مگر ان کی ضدی طبیعت کا کوئی مقابلہ کرسکتا ہے۔ انہوں نے بھیج دیا اور میری بے بسی کہ میں نے انتہائی مشغولی اور نہ سننے کا ارادہ کرنے کے باوجود تالیف کا حرج کر کے اس لئے سنا کہ مولوی تقی کا خط آیا کہ بخاری ختم ہوچکی، میں جلسہ تک فارغ ہوں۔ اگر یوسف کے مضمون کا دوسرا حصہ آجائے تو میں فراغت کے زمانے میں اطمینان سے دیکھ سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے نہایت عجلت میں اس کو سن کر مولوی تقی کے پاس رجسٹری کردی۔ مگر اب ان کا خط آیا کہ وہ اس قدر بدخط ہے کہ رمضان میں سہارنپور میں کسی طالب علم سے اس کی نقل کرا کر کاتب کو دے سکتا ہوں۔ یہ نسخہ کاتب کے بس کا نہیں۔ مجھے قلق بھی ہوا۔

ان کی دوسری قسط آئی اس میں ایک جزء تو اس سیہ کار کے متعلق تھا جو اس سیہ کار کے سننے کا نہیں تھا بلکہ اس کو میرے پاس بھیجنا بھی نہیں چاہئے تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ سوانح یوسفی میں علی میاں نے ایک باب اس سیہ کار کے متعلق لکھا تھا اور انہوں نے لکھا تھا کہ طباعت سے قبل یہ باب تجھے نہیں دکھایا جاسکتا۔ یوسف کو میں نے لکھ دیا اور تمہیں بھی لکھتا ہوں کہ تمہیں یا انہیں میری محبت میں جتنے عیوب بھی اچھے لگتے ہیں مگر اس قسم کی چیزیں اس نوع کے رسالے میں لکھنا رسالہ کو معاصرین کی نگاہ میں گرانا ہے۔ اس لئے تم بھی اسے لکھ دینا کہ میری قصیدہ خوانی میرے مرنے کے بعد کریں اور مجھ پر احسان کرنے کے واسطے میری زندگی میں کرنا ہو تو میرے پاس ہرگز نہ بھیجیں ورنہ اس کتاب کی اشاعت میں مضر ہوگا۔

تم نے اس خط میں اہلیہ کی کھجلی کا حال نہیں لکھا جس کی اطلاع پہلے خط میں لکھی تھی۔ ورٹھی سے تمہارے ایک مرید عبدالستار کا خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ حضرت کے جانے کے بعد سے کوئی خط [ان کا] نہیں آیا۔ اس میں لکھا تھا کہ ان کے جانے کے بعد سے

نقصان ہو رہا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ ذکر کا سلسلہ جو تم نے اپنی مسجد میں جاری کیا تھا وہ اب بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے۔

اس کا جواب اسی دن لکھوا دیا تھا اور اس میں ذکر کے اہتمام کی تاکید بھی لکھ دی تھی اور اس وقت تک تمہارا ایک ہی خط پہنچا تھا۔ تمہارا مضمون بھی نقل کرایا تھا۔ کل کی ڈاک سے حکیم صاحب کا خط آیا تھا انہوں نے بھی یہی لکھا تھا کہ مولوی عبدالرحیم کا جانے کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا۔ بندہ کے خیال میں تو حکیم صاحب کو بہت اہتمام سے خط لکھو کہ ان کے تم پر احسانات ہیں۔

مولوی تقی کا کل ہی خط آیا جس میں ۱۱ کو جلسہ کے اختتام پر سیدھے سہارنپور آنے کو لکھا تھا مگر میں نے ان کو لکھ دیا تھا کہ میں اس تاریخ میں دہلی جا رہا ہوں اس لئے بجائے یہاں سیدھا آنے کے پہلے گھر ہو کر یہاں آویں۔ کل ہی ان کا خط آیا کہ وہ ترکیسر سے لکھنو اور گھر ہوتے ہوئے ۲۵ شعبان تک یہاں پہنچیں گے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ یوسف کا مسودہ اس قابل نہیں کہ کاتب کو دیا جائے اس لئے وہ ماہ مبارک میں سہارنپور میں کسی سے اس کو نقل کرا کر واپسی پر کاتب کو دیں گے۔ انہوں نے لکھا کہ میں مولوی عبدالرحیم کو اس سلسلہ میں مفصل خط لکھ چکا ہوں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مولوی عبدالرحیم نے اس سلسلہ میں مجھے کوئی ہدایت نہیں دی جس سے تعجب ہے۔ تمہیں طباعت وغیرہ کا پورا نظم کر کے جانا چاہئے تھا۔

مجھ پر دہلی سے تقاضے آ رہے تھے اور مولوی انعام صاحب لینے بھی آئے تھے مگر یہاں کی بعض مجبوریوں اور معذوریوں کی وجہ سے اب تک نہ جا سکا، مگر اب قرب رمضان کی وجہ سے ۱۲ اکتوبر شنبہ کو وہاں جانے کا ارادہ کیا ہے۔ واپسی کا حال معلوم نہیں کہ کب تک ہو سکے۔ یہ میں نے خاص طور سے اس وجہ سے لکھا کہ آئندہ اگر میرے خط میں تاخیر ہو تو آپ آگ بگولہ نہ ہو جائیں۔

اپنی والدہ کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ میری رائے تو یہ تھی کہ وہ رمضان بولٹن میں کرے مگر آپ کا تقاضا ہے کہ وہ رمضان آپ کے پاس کرے لہذا وہ رمضان کے بعد مدینہ پاک جاتے ہوئے ہفتہ عشرہ بولٹن بھی ہو آئے۔ اپنی خالہ، خالہ زاد بھائی سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۹؍ستمبر ۱۷ء

322

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: شعبان ۱۳۹۱ھ/ اکتوبر ۱۷ء

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، تمہارا گرامی نامہ ایرلیٹر مورخہ ۴؍شعبان ۵؍اکتوبر ایسے وقت میں پہونچا کہ یہ ناکارہ اپنے علاج کے سلسلہ میں دہلی گیا ہوا تھا۔ واپسی پر تمہارا گرامی نامہ ملا۔ میرا تو خیال یہ تھا کہ رمضان کے قریب اس کا جواب لکھوں گا، اس لئے کہ رمضان میں تو خط لکھنا بہت مشکل ہے اگر چہ اس پر قدرت پانا اس سے زیادہ مشکل ہے۔ تاہم ارادہ اور کوشش تو یہی ہے کہ رمضان میں تمہارے وقت کا حرج نہیں کروں گا۔

نیز اس میں کوئی بات بھی نہیں تھی بجز اس کے کہ تم نے اس میں اپنے سابقہ گرامی نامہ جات کی طرح ایک جانب اپنے آنے پر سخت زور دیا دوسری جانب اپنے وہاں قیام کی سخت ضرورت لکھی۔ آپ کے مشاغل علیہ سے بہت ہی مسرت رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر نوع کی

مدد فرمائے۔تمہاری مساعی جمیلہ کومثمر ثمرات وبرکات بنائے۔

تم نے لکھا کہ بلا اجازت حاضری کی ہمت نہیں ہوتی کہ مزاج شاہاں......الخ (۱)

اس کوتو دو رمضانوں اور دوسفروں میں آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ کتنی نزاکت مجھ پر ٹپک رہی ہے۔اس کے متعلق تواس کے سوا کچھ نہیں کہتا کہ

؎ کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری۔

بہرحال یہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا بولٹن کا رمضان کسی ایک مد میں نہیں ہے، بہت ہی مختلف وجوہ جمع ہوگئی ہیں، جس میں سب سے زیادہ اہم تمہارا مدرسہ، کمیٹی اور بددینوں کا ان پر قبضہ جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے رہنے سے ان کے پتہ کٹنے کا یقین ہے۔ لیکن تمہارے آنے سے یہ احتمال ہے کہ متدین لوگوں کا پتہ نہ کٹ جائے۔

اس کے ساتھ تم ہر خط میں جہاں ایک جانب تم اپنے نہ آنے پر قلق اور اجازت پر اصرار لکھتے ہو لیکن ساتھ ہی ایسی مجبوریاں بھی لکھ دیتے ہو کہ جس میں اگر میں ڈھیلا ہونا چاہوں بھی نہوں۔ چنانچہ اسی خط میں تم نے سارے لندن کے واسطے ایک مشترک نصاب کی تصنیف تالیف اور طباعت کی ذمہ داری اپنے اوپر لکھی اور یہ کہ رمضان میں اس کا پورا ہوجانا نہایت ضروری ہے ورنہ حرج ہوگا۔ایک سال ہوا کسی صاحب کو آپ نے حوالہ کیا تھا مگران سے پورا نہ ہوا۔

ایسی حالت میں آپ ہی بتائیں اگر میں اجازت دے دوں تو نصاب کا کیا ہوگا؟ اس کی آپ نے اہمیت اور فوری ضرورت اور یہ کہ رمضان میں طبع ہونے کے بعد وہ اہل مکاتب میں تقسیم بھی ہوجائے اور یہ کہ ایک سال ہوئے یہ کام آپ نے کسی کے حوالہ کیا تھا اس نے کچھ نہیں کیا، تمہیں بتاؤ یہ ساری ضروریات اہم ہیں یا یہاں لاکر محض تضیع اوقات؟

---

(۱) پورا شعر یوں ہے: مزاج شاہاں بہت ہے نازک......آتی ہے دل پہ کدورت اکثر

قاری صاحب! **جذبات پر ہمیشہ دینی مقاصد مقدم رکھنا چاہئے اور اسکی نہایت تاکید کرتا ہوں، البتہ اس کی تاکید کئی سال سے کرتا ہوں کہ ایک دوگھنٹہ کم سے کم نہایت یکسوئی کے ساتھ اگر گھر میں ہوسکے تو گھر میں اور مسجد میں ہوسکے تو مسجد میں بالکل فارغ ہوکر اپنے اشغال ومعمولات کو پورا کرو۔ اس میں ہرگز تساہل نہ کرو۔** ماہ مبارک میں ارشاد وا کمال اور فضائل کے رسالوں کا یہاں کی طرح اہتمام رکھیں۔ ارشاد وا کمال کے بعد اور کوئی رسالہ اور اگر مخصوص لوگ ہوں تو تـر بیـت السا لک میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ خود تم اہتمام سے ضرور مطالعہ میں رکھو۔

کتابوں کی رسید سے بہت مسرت ہوئی۔ بڑا انتظار تھا، بڑی حیرت ہوئی پانچ مہینے میں پہنچا۔ مولوی تقی الدین صاحب کا خط آیا کہ کتاب کی طباعت کے متعلق مولوی عبدالرحیم مجھے کچھ نہیں کہہ کر گئے اور میں نے مولوی یوسف صاحب کو مفصل خط لکھا، ان کا جواب بھی آیا مگر انہوں نے کتاب کی طباعت کے متعلق کچھ نہیں بتلایا. اور عبدالرحیم نے بھی اس سلسلہ میں کچھ نہیں لکھا۔

تم نے لکھا کہ تو جو چاہے کہہ دے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں تو اپنی کتاب کے متعلق بھی کبھی کچھ نہیں کہتا۔ ساری عمر مولوی نصیر خود رائے رہے، جو چاہا چھاپا، جتنا چاہا چھاپا۔ جب سے ٹائپ کا سلسلہ چلا تو ٹائپ کی کتابوں کا تعلق علی میاں سے ہوگیا۔ میں نے اس میں بھی دخل نہیں دیا۔ طباعت کے متعلق تمہیں تفصیلات لکھنے کی ضرورت نہیں، اس کو مولوی تقی کرلیں گے۔

صرف ایک بات میں تمہارے یا مولوی عبدالرحیم کے مشورہ کی ضرورت ہے کہ مقدار کتنی طبع ہوگی؟ اور اس کا مدار اس پر ہے کہ اگر تمہاری تجویز فروخت کرنے کی ہے تو ایک ہزار بھی بہت ہے۔ میرا اپنا تجربہ تو یہ ہے کہ قیمت سے شاید میری اپنی کتاب ایک چوتھائی سے

بھی کم فروخت ہوئی ہوگی اور جزاک اللہ میں ۴ ہزار بھی کم ہے۔ بندہ کے خیال میں دو ہزار متوسط مناسب ہے۔ اس سلسلہ میں عبدالرحیم سے براہ راست مشورہ کرلوتو مناسب ہے۔ اس لئے کہ طباعت اس کی رمضان بعد ہی شروع ہوگی۔

مولوی تقی ایک دو روز میں یہاں آنے والے ہیں۔ عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ کی روانگی کے بعد سے ۲۰ ستمبر تک دمادم ۴ خط پہونچے اور ہر خط میں پہلے خط کے جواب کا شدت سے انتظار اور مصنوعی الفاظ جن سے تم بھی واقف ہو۔ میں نے ان کو لکھا بھی کہ تم نے شدید انتظار کے واسطے اتنا بھی سوچا کہ تمہارے خط کے آنے اور میرے جواب جانے میں کچھ تو فصل چاہئے۔

انہوں نے اپنے خط یعنی چوتھے خط میں نہایت معافی تلافی لکھی کہ میرے تین خطوں کا جواب نہیں آیا کاہے پر ناراض ہوگئے؟ صوفیا کا مطلب صوفیا سمجھیں۔ تم ان کے بھائی ہو تم ہی سمجھو گے۔ تم اگر خط لکھو تو میرا یہ مضمون ضرور نقل کردیں۔ میرا بھی جی چاہتا ہے کہ رمضان سے پہلے ایک خط لکھ دوں مگر مشاغل کے ہجوم کی وجہ سے امید نہیں کہ میں رمضان سے پہلے خط لکھ سکوں گا۔ مولانا منور حسین صاحب رات تشریف۔۔۔ [بقیہ حصہ نہیں مل سکا]...

کسی کے عشق میں کوئی نہ مبتلا ہووے　　کسی کا دل کسی شخص سے نہ۔۔ ہووے
کوئی نہ بحر محبت کا آشنا ہووے　　مریض عشق کا کوئی نہ اے خدا ہووے
کسی کا دل نہ الٰہی غم و الم میں رہے
کوئی نہ گیسوئے جاناں کے پیچ وخم میں رہے

﴿323﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸اکتوبر ۱۹۷۱ء / ۱۹؍شعبان ۹۱ھ

مکرم محترم زید مجدکم جناب الحاج قاری یوسف صاحب

بعد سلام مسنون، ۱۲؍اکتوبر کو تمہارا ائر لیٹر گرامی نامہ مؤرخہ ۲۲ستمبر پہنچا تھا۔ میں تو اسی دن جواب لکھواتا مگر اتوار کو علی الصباح میں اپنی جماعت کر کے دہلی گیا اور تین دن تک وہاں حکیموں، ڈاکٹروں کے اندر ایسا پھنسا کہ باوجود انتہائی خواہش کے خط لکھوانے کا وقت نہ ملا۔

آج جمعرات کی دوپہر کو واپسی ہوئی۔ راستہ میں بڑی راحت رہی اور نہایت ہی آرام سے بہت بڑی کار میں چوکڑی مار کر تکیے لگا کر بیٹھ کر آیا لیکن حیرت ہے کہ یہاں پہنچنے پر سونے تک تو طبیعت اچھی رہی لیکن جب سو کر اٹھا ہوں تو بڑی شدت سے بخار ہوا۔ اسی حالت میں عشا کے قریب تم کو خط لکھ رہا ہوں کہ تم کو انتظار ہو رہا ہوگا۔

آپ کا آخری مضمون بذریعہ رجسٹری ۲۷ستمبر کو پہنچا تھا اور میں نے اس کا ہمروزہ ائر لیٹر بھی لکھوا دیا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ تمہارے خط سے آمد کا اشتیاق تو سر آنکھوں پر اور تم سے زیادہ مجھے، مگر مجبوری بہر حال مجبوری ہے۔

تم نے خود اپنے مدرسہ اور کمیٹی کے جو حالات لکھے اور دوسرے دوستوں نے بھی لکھے، اس کا تقاضا خود بھی ہے کہ تم رمضان میں ہرگز بولٹن کو نہ چھوڑو۔ یہ تو آخری پیداوار ہے۔ میں تو مدینہ پاک ہی سے تمہاری اور تمہارے متعلقین کی مصلحت کی وجہ سے رمضان بولٹن تجویز کر چکا تھا۔

تمہارے اس آخری جز میں [ایک] مضمون اس سیہ کار کے متعلق بھی تھا جو تمہارے

قلم سے بالکل جائز نہیں تھا کہ کذبِ محض ہے۔ جو دوست میرے حالات سے ناواقف ہیں ان کو تو عدم واقفیت پر محمول کیا جاسکتا ہے لیکن جو احباب میری گندگیوں سے واقف ہیں ان کیلئے مناسب نہیں۔ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر عین الرضا عن کل عیب کلیلة تمہیں لکھنا ہی تھا تو میرے پاس نہ بھیجتے۔ علی میاں نے جو مضمون میرے بارے میں سوانح یوسفی میں لکھا اس کی مجھے آخر وقت تک خبر ہی نہ کی۔

اللہ تعالیٰ تمہارے کہے ہوئے کی لاج رکھ لے اور اس نا کارہ [کے ساتھ] اپنے اکابر اور دوستوں کے حسن ظن کی بنا پر انا عند ظن عبدی بی کے موافق معاملہ فرمائے۔ بھائی ابراہیم بسم اللہ کے متعلق جو تم نے لکھا اس سے بہت قلق ہے۔ ان کے نام کا پرچہ الگ لکھوا رہا ہوں۔

تمہارے آخری مضمون کے متعلق اپنے متعلقہ مضمون کو چھوڑ کر کہ وہ تو میرے نزدیک بغیر سنے ہی کذب تھا کیونکہ ؎

صلاح کار کجا و من خراب کجا　　　ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

بقیہ مضمون دلی جانے کی وجہ سے انتہائی مشغولی کے باوجود سنا اور سننے کے بعد بجائے مولوی تقی کے پاس بھیجنے کے یہیں رکھ لیا۔ اس لئے کہ وہ وہاں سے روانہ ہو چکے تھے۔ انہوں نے تو سیدھے سہارنپور آنے کو لکھا تھا مگر میں نے دہلی کے سفر کی وجہ سے گھر سے ہو کر آنے کو لکھ دیا۔ انہوں نے پہلے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ تمہارے سابقہ مضمون دونوں اس قدر غلط لکھے ہوئے ہیں کہ سہارنپور میں کسی پڑھے لکھے سے نقل کرائے بغیر کاتب کو نہیں دیا جاسکتا۔

تم نے اس خط میں جس فتنہ تجدد کا اندیشہ لکھا اس سے فکر ہے۔ تعجب ہے کہ ان حالات میں بھی تم طویل غیبت کیلئے مجھے بار بار لکھتے ہو۔ ایسی حالت میں تو اگر میں بھی تم کو یہاں آنے کو لکھتا تو تم یہ لکھتے کہ یہاں کے حالات ایسے ہیں اس لئے کہ مدرسہ **تعلیم، تذکیر،**

تدریس وغیرہ ہر تعلق اور جذبہ پر غالب ہوتے ہیں۔

اس سے اور بھی قلق ہے کہ تمہارے صدر نے کمیٹی کو توڑ دیا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہارے مدرسہ کی اور صدر صاحب کی معاونت فرمائے۔ اگرچہ میں نے بہت اہتمام سے سب کو رمضان میں خط لکھنے کو منع کر دیا ہے مگر تمہارے مدرسہ اور کمیٹی کی خبر کا انتظار ہے۔ اگرچہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں ضرور مطلع کرنا۔

ایک ضروری بات یاد آئی تم نے مدینہ منورہ میں جو دوا میری ٹانگ پر پچکاری سے ڈالی تھی اس کا نام لکھ کر بھیجو۔ یہاں کے ڈاکٹر اس کو پوچھتے ہیں کہ وہ کیا تھی۔ میری ٹانگ کی تکلیف بدستور ہے ایک ماہ سے دہلی کے احباب بلا رہے تھے۔ مولوی انعام لینے بھی آئے تھے مگر ختم سال اور ہجوم مشاغل اور مسلسلات کے دستخطوں کی وجہ سے ٹلتا رہا مگر اب چونکہ رمضان بھی قریب آ گیا اور موجودہ حالت میں اعتکاف مشکل ہے اس لئے میں ۳ اکتوبر کو جا کر آج ۷ اکتوبر کو واپس ہوا ہوں۔

دو تین دن تک خوب معائنے ہوئے۔ ۱۰، ۱۲ ڈاکٹر اور اتنے ہی حکیموں نے معائنہ کیا۔ کوئی چیز ڈاکٹروں کو مل کے نہیں دی۔ دل نہایت بہترین، گردہ نہایت اچھا، سینہ کا ایکسرے، ٹانگوں کو چوٹ جس جگہ لگی تھی تو وہ ہڈی بالکل جڑ چکی لیکن پھر یہ کسی کے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ٹانگوں کا درد اور ورم کیوں ہے۔

میرا سات اگست کو پلاسٹر کھلا تھا۔ اس کے بعد سے جو ورم کا سلسلہ شروع ہوا تھا اور اس کے لئے پیشاب آور گولیاں بہت ہی کثرت سے استعمال کرائی گئی تھیں۔ تمہارے حکیم اجمیری نے تقریباً دو ماہ ہوئے جب انہیں اطلاع ہوئی تو مجھے سختی سے روکا تھا کہ یہ دوائیں دل کیلئے مضر ہیں، زیادہ استعمال نہ کریں۔ چنانچہ جب سہارنپور میں میرا ایکسرے ہوا تو دل پھیلا ہوا ملا لیکن دہلی کے ایکسرے میں دل بالکل صحیح ملا۔ غالباً دل کا پھیلنا انہیں پیشاب آور گولیوں

کا اثر تھا جو ایک ماہ سے خوب استعمال میں آئیں۔

البتہ بہت سی جانچوں کے بعد یہ معلوم ہوا کہ خون میں شکر بہت مقدار میں ہے یعنی ۳۷۵۔مگر پار سال کے علی گڑھ کے معائنے جو آنکھ بنوانے کے وقت ہوئے تھے اور [جن کا ریکارڈ] شفاخانہ میں محفوظ تھا اگرچہ وہ شفاخانہ کے قواعد سے باہر جاتا نہیں۔ وہ حاجی نصیر الدین کی کوشش سے ساری فائل دہلی آ گئی۔اگرچہ اس [کے مطابق وہاں کے] ڈاکٹروں نے بہت [سی] خوردبینوں سے دیکھا مگر [دل کے] پھیلاؤ [کے علاوہ] کسی میں کچھ نہ ملا۔ یہ ان کی عقل میں نہیں آتا نہ اس کو وہ قبول کرتے ہیں کہ ایک سال میں اتنا [ورم] پیدا ہوسکتا ہے۔

میری رائے تو یہ ہے کہ یہ بھی ڈاکٹری دواؤں کا ثمرہ ہے جو بہت سخت اور گرم دی گئیں اور چونکہ اس میں کچھ اعتقاد کو بھی دخل ہے اور مجھے امریکہ کے ڈاکٹروں کے بورڈ کے فیصلہ سے جو میں نے ۳۰ سال پہلے پڑھا تھا جو تم دوستوں کو کئی مرتبہ سنایا بھی، ان کا فیصلہ میں نے پڑھا تھا کہ ہماری ساری دوائیں تیر بہدف ہیں مگر ان دواؤں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان کا علاج ہمارے پاس نہیں۔

یہ سب میں نے تم کو تفصیل سے لکھ دیا ہے۔عزیز عبدالرحیم کو بھی یہ بیماری کی ساری تفصیل لکھ دو کہ معلوم نہیں کہ میں رمضان سے پہلے کوئی خط لکھ سکوں گا یا نہیں۔تمہاری اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ میں تمہارا بہت مشکور ہوں کہ تم نے یوسف کی وجہ سے بہت جدائی برداشت کی۔عزیزہ خدیجہ سے پیار۔اپنے خالو اور خالہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۱۸/اکتوبر ۱۷ء

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

﴿324﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، زامبیا

تاریخ روانگی: ۲۰/اکتوبر ۱۹۷۱ء [۲۹/شعبان ۹۱ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تم نے جانے کے بعد تو وہ زور باندھے کہ ۴ ستمبر کی شب میں تمہاری بمبئی سے روانگی ہوئی اور ۱۶ ستمبر تک تم بواسطہ بلا واسطہ چار محبت نامے دمادم بھیج کر اعزہ اقارب احباب و مریدین میں ایسے مشغول ہوئے کہ تمہارے ۱۶ ستمبر والے خط کے بعد سے آج ۱۸ اکتوبر تک ایک ماہ دو دن گذر گئے تم نے ادھر کا رخ ہی نہیں کیا۔

میں نے بھی تمہیں چار خط لکھے مگر اب تک یہ خبر نہیں ملی کہ یہ خطوط پہنچے یا نہیں۔ اس لئے کہ آپ کے ان چاروں خطوں میں میرے خطوط نہ پہنچنے کی شکایت تھی جو بے محل تھی۔ اس لئے کہ ۱۶ ستمبر تک میرے خطوط کے پہنچنے کے لئے وقت بھی کم ملا تھا۔ ماہ مبارک قریب ہے ورنہ تلاش کر کے اپنے خطوط کی تاریخیں لکھواتا۔

انتہائی ہجوم اور مشاغل کے باوجود یہ خط اس لئے لکھوانا شروع کر دیا کہ رمضان میں تو وقت مشکل سے مل سکے گا البتہ خیال یہ ہے کہ خط تو اب لکھوا رہا ہوں لیکن اس کو ڈلواؤں گا پرسوں ۲۹ شعبان کی ڈاک دیکھنے کے بعد۔

عزیز یوسف متالا کے اس ماہ میں کئی خط پہنچے ان میں بھی آخری خط میں جو ایک ہفتہ ہوا آیا تھا لکھا تھا کہ تمہارا صرف ایک خط ان تک پہنچا۔ میری ٹانگوں کی تکلیف نہ صرف بدستور بلکہ روز افزوں ہے۔ اب تک صاحب فراش ہوں قدمچہ برابر میں لگا ہوا ہے۔ چار آدمی قدمچہ پر کرسی کی طرح بٹھا دیتے ہیں ایسی حالت میں اعتکاف بہت مشکل ہے۔

تقریباً ایک ماہ سے آنے والوں کی اجازت کے جواب میں یہ لکھوا رہا ہوں کہ میرا اعتکاف اس سال یقینی نہیں، تم اپنی جگہ پر اعتکاف کرو۔ خصوصی احباب مفتی اسمعیل، مولوی عبدالرحیم صاحب نجیب آباد، مولوی سجاد سرائے میر کو میں نے تقریباً ۲۰، ۲۵ دن ہوئے بڑے زور سے لکھ دیا تھا کہ تمہیں یہاں آنے کی اجازت نہیں اپنی اپنی جگہ اعتکاف کرو اور مجھ سے تعلق رکھنے والے جو تمہارے قرب وجوار میں ہوں [ان کو] میری طرف سے پیام بھیجو کہ تمہارے پاس اعتکاف کریں۔ ان تینوں نے تو قبول کرلیا اگرچہ بہت اصرار کے خطوط آئے۔

مفتی اسمعیل ایک ہفتہ ہوا یہاں آئے تھے بہت اصرار کرتے رہے مگر ان کا اصرار تو اس واسطے بے محل ہوگیا کہ ان کے مہتمم نے ان کے سالانہ اجتماع میں اس کا اعلان کر دیا تھا کہ زکریا کی منظوری سے مفتی اسمعیل صاحب ڈابھیل کی جامع مسجد میں اعتکاف کریں گے جو لوگ ان کے ساتھ اعتکاف کرنا چاہیں ان کے کھانے کا انتظام مدرسہ کی طرف سے ہوگا۔ *اس کو تو میں نے ممانعت لکھ دی کہ مدرسہ سے کھانے کا انتظام ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ آپ اپنے احباب سے بطور خود کرائیں تو مضائقہ نہیں۔*

میں نے تو مولوی منور کو بھی بڑے زور سے کئی خطوں میں لکھا اگرچہ ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا تھا کہ تمہاری ضرورت تو یہاں کے انتظام کے لئے بھی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ میں تو ضرور آؤں گا۔ چنانچہ کئی دن ہوئے وہ مع مولوی امام الدین نیز مولوی کفایت اللہ، مولوی اسماعیل بدات تقریباً سونفر کل تک پہنچ گئے تھے۔ احمد عمر جی کی بھی آج آنے کی خبر ہے۔ بھائی جمیل بھی آنے والے ہیں۔

مولوی تقی الدین صاحب بھی آگئے اور میں نے آتے ہی یوسف کی تالیف کی آخری قسط بھی ان کے حوالہ کر دی تھی اور انہوں نے آتے ہی اس کی ساری تالیف کو ایک طالب علم کے حوالہ کر دیا کہ وہ نقل کرے۔ انہوں نے بھی کہا اور میں نے بھی محسوس کیا کہ وہ

اس قدر غلط لکھی ہوئی ہے کہ اس سے کتابت نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ تم چلتے وقت یہ کہہ کر گئے تھے کہ اس کی طباعت کے سلسلہ میں مولوی عبدالرحیم جا کر مفصل خط لکھیں گے جواب تک نہیں پہنچا۔ میں نے کہہ دیا کہ *اب یورپ کی ہوائیں کھا رہے ہیں اب ایشیا کا خیال کہاں آسکتا ہے۔*

یہاں ایک حادثہ پیش آ گیا کہ ۲۱ شعبان کو مختصر بیماری کے بعد مولانا اکرام الحسن کا انتقال ہوگیا۔ یوسف کے خط کے جواب میں میں نے حادثہ کی تفصیل لکھوا دی ہے اور یہ بھی لکھوا دیا تھا کہ یہ خط عزیز عبدالرحیم کو بھیج دیں۔ ایک مہمان کے ساتھ تمہاری خالہ کیلئے کچھ کھجور کے دانے بھیج دیئے۔ بہت قلق ہو رہا ہے کہ تمہارے پاس بھیجنے کی کوئی صورت نہیں نکلی۔

یہ خط جیسا کہ اوپر لکھوا چکا ہوں پرسوں ۲۷ شعبان کو لکھوا چکا تھا اور کہہ دیا تھا کہ ۲۹ کی ڈاک دیکھ کر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ آج ۲۹ شعبان ، ۲۰ اکتوبر کو تمہارا لفافہ مؤرخہ ۱۴/ اکتوبر پہنچا۔ تم نے تھوڑا سا ظلم کیا کہ ایک مہینہ تک خبر نہ لی اور خط لکھا تو ایسے وقت پر کہ اگر ایک دن تاخیر سے پہنچتا تو رمضان شروع ہو جاتا۔

تم نے لکھا کہ میں نے یوسف کو لکھا کہ کسی طرح سے پہنچ جاتا کہ تیری وجہ سے میری یاد بھی باقی رہے۔ اس مہمل فقرہ کا میں مطلب نہیں سمجھا۔ تمہاری یاد ایسی ہے کہ جس کے واسطے یوسف کو یہاں آنا پڑے , یا یوسف کیلئے تمہیں آنا پڑے۔ تم دونوں کو خوب معلوم ہے کہ تمہاری یاد کے واسطے کسی محرک کی ضرورت نہیں۔ یہ ناکارہ تم دونوں کے لئے غائبانہ اور حاضرانہ دعائے خیر کرتا رہتا ہے۔

تم نے ملاوی اعزہ کے قیام کے متعلق جو مشورہ پوچھا مشورہ کا تعلق تو مقامی حالات کی تفصیل پر موقوف ہے۔ میں تو دعا ہی کرسکتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہاں کا قیام دونوں جہان میں [باعثِ] خیر ہو وہاں کے اسباب پیدا فرمائے , *البتہ استخارہ مسنونہ اس وقت تک*

جب تک کسی ایک کی تکمیل نہ ہو سب کے سب اہتمام سے کرتے رہیں اس میں تساہل ہرگز نہ کریں۔ اس کے بعد جو ہوگا اس میں انشاء اللہ خیر ہوگی۔ لندن کے متعلق بھی یہی سننے میں آتا ہے کہ وہاں بھی نئے نئے قوانین بنتے رہتے ہیں۔

واقعی ہجوم بہت بڑھ گیا۔ میں نے تو پہلے ہی سے اعلان کر دیا تھا اور اب بھی یہی ہے کہ معلوم نہیں اعتکاف کر سکوں گا یا نہیں۔ اعتکاف میں اٹھنے کی بار بار کوئی صورت نہیں اور جیسا کہ تم نے لکھا ہجوم بہت زیادہ بڑھ گیا۔ خواص تو اکثر میرے کہنے سے مان گئے لیکن عوام کا مجمع اس سال گذشتہ سال سے زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ رات مولوی نصیر کی روایت ہے کہ ۲۸ تک دو سو سے زیادہ بڑھ گئے۔ اس لئے مولوی منور حسین صاحب بڑی سختی کر رہے ہیں۔

کتاب کی طباعت کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ مولوی تقی کے حوالہ کر دو۔ میں بھی ان سے کہہ دوں گا وہ طبع کرا دیں۔ البتہ یہ تمہیں اور یوسف کو متعین کرنا ہے کہ کتنی طبع کرانی ہے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ اب تک تمہارا ویزہ نہ مل سکا۔ آپ کے بھائی صاحب کا بھی پرچہ تھا ان کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔

'آپ نے بہت عرصہ کے بعد خط لکھا مگر ایسے وقت میں جب کہ ماہ مبارک سر پر ہے۔ آج ۲۹ کو آپ کا گرامی نامہ ملا جب کہ میں مشاغل میں گھرا ہوا ہوں۔ مولوی عبدالرحیم صاحب کے بھیجنے میں میرا کوئی احسان نہیں ان کی والدہ کا حق ان پر تھا اور ان کے واسطے سے مجھ پر۔

یہ ناکارہ آپ کے لئے اور عزیز عبدالرحیم سلمہ کے جملہ اعزہ بالخصوص ان کی والدہ کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ آپ کی سابقہ اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس سے اور قلق ہوا کہ دوسری اہلیہ کو طلاق دینی پڑی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نعم البدل عطا فرمائے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ جہاں آپ کے حق میں دارین کے اعتبار

سے خیر ہو جلد از جلد اس مبارک کام کی تکمیل فرمائے۔

آپ نے پانچ عدد [کتابیں] ورسٹھی سے پہنچنے کی اطلاع دی ہے۔ ورسٹھی سے بھی تقریباً ۵ دن ہوئے اس کی اطلاع آئی تھی کہ مولوی عبدالرحیم صاحب کے پھوپھی زاد بھائی کی طرف سے کچھ کتابیں آئی ہیں مگر آج ۲۹ تک نہیں پہنچیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ کو اس احسان عظیم کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ خدا کرے کہ عزیز عبدالرحیم کا افریقہ کا ویزہ جلد مل جائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ چمپارنی۔ ۲۰/اکتوبر ۷۱ء

از احمد گجراتی، بعد سلام مسنون، آپ کے گرامی نامہ کا ایک ٹکڑا بہت دنوں کے بعد پہنچا تھا۔ مولوی اسماعیل بدات یہاں آ گئے ہیں۔ مولوی غلام محمد بھی آ گئے ہیں۔ عوام بہت زیادہ ہیں۔ طلبہ اس سال بہت ہی کم کسی کی سفارش سے آئے ہیں۔

آپ پر خط تو برابر لکھوائے۔ شکایت کیا میں ہی آنے پر آپ کی خبر لوں گا۔ میں نے مشورہ مانگا تھا دیا نہیں۔ خیر اور کیا لکھوں۔ اس سال تراویح پہلی عشرہ خادم ناظم صاحب گورا سناوے گا۔ سب حضرات آپ کو سلام لکھواتے ہیں۔ ورسٹھی کے آپ کے مریدین کے خطوں کو حضرت کے یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ دعا میں یاد فرماویں۔ بندہ کے یہاں بچی ایک شعبان کو پیدا ہوئی اور ۳ شعبان کو داغ مفارقت دے گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی یوسف تتلی اور مولوی احمد ناخدا صاحب آ رہے ہیں۔ مولوی عبدالحفیظ ویزا کے لئے پاکستان سے مکہ مکرمہ گئے ہیں اور ان کے والد آ رہے ہیں۔ باقی پاکستان والوں کو ویزا نہیں ملتا۔ مفتی اسماعیل کچھولوی بہت زوروں کے ساتھ ڈابھیل میں معتکف ہو رہے ہیں۔ بھائی سلمان بھی امسال اعتکاف کر رہے ہیں۔

﴿325﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰/ اکتوبر ۱۹۷۱ء/۲۹/ شعبان ۹۱ھ

مکرم محترم جناب الحاج مولانا قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، تمہارے ائر لیٹر کے جواب میں ایک مستقل ائر لیٹر میں پرسوں لکھ چکا ہوں وہ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا اور اس سے پہلے بھی جتنا میں خط نہ لکھنے کا ارادہ کرتا ہوں اتنا ہی لکھنا پڑتا ہے۔ اب چونکہ ماہ مبارک قریب آرہا ہے خدا کرے کہ میں خط نہ لکھنے پر قادر ہو جاؤں اب یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ مولوی تقی صاحب پرسوں آگئے اور تمہارا مسودہ اس ایک جز کے علاوہ جسے میں قلمز دکر چکا تھا ان کے حوالہ کر دیا۔

انہوں نے کہا کہ تمہارا مسودہ سارے کا سارا از سر نو نقل کرانے کا محتاج ہے۔ اس لئے انہوں نے آتے ہی ایک طالب علم کے حوالہ کر دیا۔ اچھا کیا کہ اب تو طباعت شوال میں ان کی واپسی پر [ہی] ہوسکتی ہے۔ میں اس پرسوں کے خط میں بھائی اکرام کے حادثہ کی اطلاع لکھ چکا ہوں اور یہ بھی لکھا تھا کہ عزیز عبدالرحیم کو شاید رمضان سے پہلے خط لکھنے کا موقع نہ ملے، بعد ملاحظہ ان کو بھیج دیں۔

پریسٹن کے ایک صاحب آئے ہوئے ہیں جو تم سے بہت واقف ہیں ان کے ہاتھ کھجوروں کے ڈبے بھیجنے کا ارادہ تھا مگر معلوم ہوا کہ وہ تو گجرات جائیں گے اور دو ماہ کے بعد انگلینڈ جائیں گے۔ خدا کرے کوئی جانے والا مل جائے، مکہ میں تو بہت کثرت سے ملتے رہتے تھے۔ یہاں تک خط پرسوں لکھوا کر اس لئے چھوڑ دیا تھا کہ ۲۹ شعبان کو تمہارا یا عبدالرحیم کا خط آوے تو ساتھ ہی نمٹا دوں۔ آج تمہارا تو کوئی خط نہیں آیا، عبدالرحیم کا لفافہ آیا۔

عبدالرحیم نے اپنی لغویات کے ساتھ ایک مہمل لفظ یہ بھی لکھا کہ میں نے یوسف کو لکھا ہے کہ تم چلے جاؤ تا کہ تمہاری وجہ سے میری یاد بھی شیخ کو رہے۔ میں نے اس سے اس مہمل کلام کا مطلب پوچھا ہے کیا تمہاری یا عبدالرحیم کی یاد ایسی ہے کہ تم دونوں میں سے ایک ہو تو یاد آؤ۔ ماہ مبارک سر پر آ گیا, آج ۲۹ شعبان ہے لیکن تمہاری اور عبدالرحیم کی یاد باوجود بھلانے کے بھی نہیں بھلائی جارہی ہے بالخصوص کئی رمضان میں تمہارے یہاں رہنے کے مناظر آنکھوں کے سامنے ہیں۔

اب کے خواص کا مجمع تو کم ہو گیا اس لئے کہ میں بہت زوروں سے اپنی اپنی جگہ پر اعتکاف کرنے کو لکھوا تا رہا لیکن عوام کا مجمع پہلے سے بڑھ گیا۔ اس کی کوشش کیجئو کہ تمہارا وقت ضائع نہ ہو, بلکہ اس کی بھی کوشش کیجئو کہ جو لوگ تمہارے پاس رمضان گذار رہے ہیں ان کا وقت بھی ضائع نہ ہو۔

میں نے تم سے کئی دفعہ ایک بات کہی کہ میری ہر بات میں حرص مت کیجئو۔ عشاء بعد کی مجلس ہر گز مت رکھیو اس میں بڑا احرج ہوتا ہے۔ تمہیں ماہ مبارک میں خط لکھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ میرے جواب میں اگر تاخیر ہو تو تو ہمات پیدا مت کیجئو اس واسطے کہ تمہیں معلوم ہے کہ رمضان میں ہجوم بڑھ ہی جاتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۰/ اکتوبر ۷۱ء

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست۔

امسال پہلے عشرہ میں قرآن شریف گورا خادم ناظم صاحب کا سناوے گا۔ فقط

﴿326﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: خالہ محترمہ حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۷؍شعبان ۹۱ھ / ۱۶؍اکتوبر ۱۹۷۱ء

ہمشیرہ محترمہ خالہ صاحبہ عزیز عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عزیز عبدالرحیم کے خطوط جانے کے بعد تو دمادم چار آئے لیکن اس کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا لیکن اس کے بعد مریدوں کے خط آئے بحمد اللہ خیریت سے ہیں۔ امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہوں گے۔

۱۵ دانے مدنی کھجوروں کے بھیجتا ہوں خدا کرے خیریت سے پہونچ جائیں یہ معلوم ہوا تھا کہ عبدالرحیم کی اہلیہ کو بہت زوروں سے خارش ہوگئی اور اس کے برقعے پر وہاں والیوں نے مذاق اڑایا۔ میں نے اس کو یہ لکھوایا کہ جو بے برقعے والی آیا کرے قبل اس کے کہ وہ کچھ بولے تم کہہ دو ہائے مسلمان ہو کر برقع نہیں اور اتنا شور مچادو کہ اس کو بولنے کی ہمت نہ رہے۔ عبدالرحیم کے اور جو رشتہ دار ہوں ان سے بھی میرا سلام کہہ دیں۔



یوسف متالا کے بھی خطوط آئے ہیں جس میں اس نے رمضان میں آنے کا تقاضہ لکھا مگر میں نے بولٹن والوں کے تقاضہ پر وہیں رمضان کرنے کو لکھ دیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۲۷؍شعبان ۹۱ھ

﴿327﴾

از: مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۴؍رمضان المبارک ۹۱ھ [۲۳؍اکتوبر ۱۹۷۱ء]

سیدی ومولائی وسیلۃ یومی وغدی، شیخ المشائخ حضرت اقدس دام مجدکم العالی ونفعنا اللہ تعالی بفیوضکم الوافی!

بعد سلام مسنون، الحمدللہ خیریت سے ہوں اور آنمخدومی کی خیر وعافیت کا طالب و دعاگو

فراق ووصل چہ باشد رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد از او غیر او تمنائے

بندہ آپ سے رخصت ہوکر عافیت سے اپنے وطن پہنچ گیا۔ آپ کی توجہ اور دعاء کی وجہ سے سفر بہت ہی راحت اور اطمینان سے پورا ہوا۔ حسب الارشاد ایک شب مکان قیام کر کے دوسرے دن ڈابھیل پہنچ گیا۔ رمضان گذارنے کے لئے آٹھ دس احباب ایک دن پہلے ہی سے تشریف لا چکے تھے۔ مطلع بالکل صاف تھا اور ۲۹ کو چاند نہیں ہوا۔

جمعرات کو عصر بعد اعتکاف کی نیت کر کے بیٹھ گیا۔ آج حاضرین کی تعداد ۲۹؍ ہو چکی تھی۔ پھر روزانہ اس میں اضافہ ہوتا رہا۔ آج ۴ رمضان کی شب میں معتکف حضرات کی تعداد ۴۲ ہو چکی ہے۔ طلبہ اور اہل قریہ ملا کر نماز میں ۱۲۵ تک تعداد پہنچ جاتی ہے۔ اس میں ذاکرین کی تعداد دس ہے۔

معمولات بالکل وہی ہیں جو حضرت اقدس دام مجدہم کے یہاں ہوتے ہیں۔ یعنی سب احباب ساڑھے تین بجے اٹھ کر تہجد میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ساڑھے چار بجے سحری کا

نظم ہے پھر تلاوت کرتے ہیں اور پانچ بج کر ۲۵ منٹ پر اذان ہوتی ہے۔ متصلاً نماز پڑھ کر ۹ بجے تک تقریباً سب ہی آرام کرتے ہیں پھر اٹھ کر چاشت اور اس کے بعد ظہر تک تلاوت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

ڈیڑھ بجے ظہر کی اذان اور دو بجے جماعت ہوتی ہے۔ اس کے بعد ختم خواجگان اور دعا ہوتی ہے، اس کے بعد ذاکرین ذکر میں مصروف ہوجاتے ہیں اور دیگر احباب تلاوت یا تسبیحات پوری کرتے ہیں۔ پونے پانچ بجے عصر کی اذان ہوتی ہے اور پانچ بجے جماعت۔ اس کے بعد ہمارا ایک ساتھی ارشادالملوک کی تعلیم کراتا ہے جس کو سب بڑے غور سے اذان سے بیس منٹ پہلے تک سنتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد انفراداً سب دعا میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ اور عین اذان کی آواز پر دستر خوان پر پہنچتے ہیں۔

مغرب کے بعد اوابین سے فراغت پر کھانا ہوتا ہے اور اس سے فراغت پر آدھ گھنٹہ کے لئے پھر سب جمع ہوجاتے ہیں۔ جس میں گذشتہ تین راتوں میں ایک دوسرے ساتھی نے سوانح یوسفی کا وہ باب پڑھ کر سنایا اور اس کے ختم پر آپ بیتی شروع کی گئی۔ بندہ کو یہی ترتیب اور کتاب آپ کے معمول کے موافق لگی۔ اس لئے اس کو شروع کیا گیا۔

آٹھ بجنے میں دس منٹ پر عشاء کی اذان ہوتی ہے وہاں تک یہ کتاب سنائی جاتی رہتی ہے۔ سوا آٹھ پر عشاء کی جماعت اور ساڑھے آٹھ پر تراویح شروع ہوکر برابر دس کے گھنٹہ پر وتر سے فراغت ہوتی ہے۔ تراویح میں روزانہ تین پارے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد یٰس شریف کا ختم اور دعا ہوتی ہے۔ اس میں جتنی بھی یٰس پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب آپ کو ایصال کیا جاتا ہے اور پوری امت کیلئے دعا ہوتی ہے اور اس کے بعد پونے گیارہ بجے تک بندہ فضائل کی کتاب سناتا ہے۔ اس وقت فضائل رمضان شروع کر رکھی ہے۔

اس کے بعد ہر ایک آدمی اپنی حسبِ منشاء شب بیداری کرتا ہے۔ عموماً بارہ بجے تک

تلاوت، انفرادی نوافل وغیرہ میں لوگ مصروف رہتے ہیں۔

میں روزانہ پانچ پارے تلاوت، ذکر دوازدہ تسبیح کے ساتھ تین ہزار اسم ذات اور عصر سے قبیل مغرب تک ارشاد کی سماعت کے ساتھ ساتھ پاس انفاس بھی کرتا رہتا ہوں۔ اللہ جل شانہ قبول فرما کر ترقیات اور استقامت سے نوازے اور اس ڈھونگ میں آپ کی توجہ اور برکت کے طفیل حقیقت کی روح پھونک دے۔ آمین

گذشتہ رمضان اور وہاں کی نورانی فضا، ذوق وشوق، حاضرین کا پرخلوص جمگھٹا یاد آتا ہے تو ضبط مشکل ہوجاتا ہے۔ اپنی محرومی اور بدقسمتی کو سوچ کر رہ جاتا ہوں اور ان لوگوں کو جب دیکھتا ہوں تو خجالت اور شرمندگی کے مارے کچھ سوچ بھی نہیں سکتا۔ کیسے بھولے بھالے لوگ ہیں جو آپ کے نام مبارک اور حکم پر یہاں جمع ہوگئے ہیں۔ آپ ان کے لئے ایسی دعا فرماویں کہ اللہ جل شانہ ان کو دنیا اور آخرت دونوں میں خوشی اور ترقیات سے نوازے کہ ان بے چاروں نے بہت بڑی قربانی دی ہے۔

کھانا پینا اور دوسرے سب انتظامات بہت ہی عمدہ اور پرسکون ہیں۔ اس کی ساری ذمہ داری مہتمم صاحب نے اپنے اوپر لے رکھی ہے وہ روزانہ صبح آ کر تحقیقات کرتے ہیں اور مسجد میں روزانہ مغرب بعد آ کر تراویح اور دعا سے فراغت کے بعد گھر جاتے ہیں۔ پاؤں کی تکلیف بدستور باقی ہے۔ صرف یہاں کے احوال کی اطلاع اور اصلاح اور دعاء کی امید پر خط لکھا ہے۔ امید ہے کہ معاف فرمائیں گے اور حاضرین سے بھی حسبِ سہولت اور موقع ہم دور افتادگان کیلئے دعاء کی درخواست اور سلام مسنون۔

فقط والسلام

العبد اسمعیل کچھولوی غفرلہ

۴؍رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

﴿328﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: شب ۱۱/ رمضان ۹۱ھ [۳۰/ اکتوبر ۱۹۷۱ء]

عنایت فرمائم قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، ایک رجسٹری پیکٹ تمہارے اور مولوی ہاشم کے نام کل بھیج چکا ہوں، امید ہے کہ اس خط سے پہلے پہنچ چکا ہوگا۔ اسی وقت جناب اسمٰعیل احمد جی بھائی گیارہویں شب میں عشاء کے بعد ملے اور عزیز مولوی ریاض نے ان کا تعارف کرایا اور یہ بھی کہا کہ عنقریب آپ کے پاس جارہے ہیں۔ بڑا قلق ہوا۔ اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو ۲۰ روپئے محصول کے ضائع نہ کرتا۔ چونکہ عزیز عبدالرحیم تم سے میری بہ نسبت پہلے ملے گا اس لئے اس کا حصہ بھی تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ جب ملاقات ہودے دیں، بذریعہ ڈاک بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

تمہارا کل کی ڈاک سے ایک اہم خط بھی آیا ہوا ہے باوجود رمضان کے اس کے جواب کا کل ہی سے ارادہ کررہا ہوں مگر ذرا اطمینان کا وقت چاہ رہا ہوں مگر ملا نہیں۔ بہت اہتمام سے تمہارے اور تمہارے رفقاء کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں اور احباب بھی کرتے ہیں۔ اپنی اہلیہ اور اس کے والدین سے سلام مسنون کہہ دیں اور عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ چمپارنی

شب ۱۱/ رمضان ۹۱ھ

﴿329﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳؍رمضان ۹۱ھ [یکم نومبر ۱۹۷۱ء]

مکرم محترم قاری یوسف صاحب متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، کئی دن سے بلکہ شروع رمضان ہی سے تم دونوں کی یاد بے اختیار آرہی ہے ؎

شب فرقت میں یاد اس بے خبر کی بار بار آئی
بھلانا میں نے گو چاہا مگر بے اختیار آئی

بالخصوص صبح کی نماز میں تم اور بقیہ نمازوں میں عزیز عبدالرحیم اکثر یاد آتے رہتے ہو۔ مغرب کے بعد کی چائے میں بھی اپنا تلاش کرانا اور تم دونوں کا ٹال مٹول کرتے رہنا بھی اکثر نظروں میں آجاتا ہے۔ اس سب کے باوجود پختہ ارادہ تھا کہ تم دونوں کو خط نہیں لکھوں گا مگر میرا پہلے ہی کون سا ارادہ پورا ہوا جو یہ ہوگا۔

کل کی ڈاک سے تمہارا خط پہنچا اور اس کے اخیر میں جو تم نے وسوسہ کی بے چینی لکھی اس نے مجھے مجبور کیا کہ فوراً خط لکھوں۔ ڈاک چونکہ ظہر کی نماز کے بالکل قریب پہنچی تھی اس لئے کل تو وقت نہ ملا، آج ساری ڈاک وغیرہ چھوڑ کر تمہارے خط کا جواب اور اس میں بھی سب سے آخری جز لکھوا رہا ہوں کہ تم نے اس سے پریشانی اور تشویش لکھی۔ تمہاری تشویش سے بہت ہی قلق ہوا۔

تم تو ماشاء اللہ خود بھی عالم ہو اور آج کل تو حدیث کی کتابوں پر بھی تمہاری نظر ہے۔ **وساوس کا بہترین اور منصوص علاج تو عدم التفات ہے جو بہت ہی مجرب ہے۔** یہ چیز تو صحابہ کرامؓ کو بھی کثرت سے پیش آئی جس میں من خلق اللہ ؟ تک کے الفاظ ذہنوں میں آئے

اور حضور ﷺ نے اس کا علاج فلینتہ فرمایا اور صحابہ کرامؓ کی اس درخواست پر کہ ایسے خیالات آتے ہیں کہ ان کے اظہار سے کوئلہ ہو جانا زیادہ آسان ہے تو حضور اقدس ﷺ نے اس کو صریح الایمان فرمایا۔ اس لئے نہ تو ان کی طرف زیادہ التفات کریں نہ ان کو زیادہ اہمیت دیں اور ایسے خیالات کے وقت قصداً اہتماماً لاحول چند مرتبہ پڑھا کریں۔

اس کے ساتھ ہی ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ اس مرض کے پیدا ہونے کے دو سبب ہوتے ہیں۔ ایک تو اہل اللہ میں سے کسی کی اہانت چاہے فعلی، قولی، عملی نہ ہو بلکہ سوءِ ظن کے درجہ میں کہ جزم کے ساتھ کسی کے متعلق خیال دل میں فسق و فجور یا بے دینی یا دنیا طلبی یا اس قسم کی کوئی چیز، [یہ] وسوسہ کے درجہ میں آ کر نکل جائے تب تو مضائقہ نہیں لیکن اگر قلب میں جزم پیدا ہو تو اس کو نکالنے کی فکر کریں اور یہ سوچیں کہ معلوم نہیں جو ظن اس کے متعلق کیا جا رہا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں۔ اور اگر صحیح ہو اور اس نے توبہ کر لی ہو، یا حب دنیا وغیرہ اپنے خیال میں دنیا طلبی ہو اور واقع میں اس کا مقصد کوئی دینی غرض ہو وغیرہ وغیرہ۔ تمہارے ساتھ حسنِ ظن کا تقاضا یہ ہے کہ یہ چیز تم میں نہیں ہوگی۔

البتہ ایک دوسرا امر جس کے متعلق یہ شبہ ہے کہ کہیں اس کا حملہ تم پر نہ ہوا ہو وہ یہ ہے کہ جب آدمی کسی کی تردید کے درپے ہوتا ہے چاہے وہ اہل بدعت ہوں یا اہل تجدد ہوں یا اور اس قسم کے فرق ضالہ ہوں، جہاں تک ان کی تردید کا تعلق ہے وہ تو نہایت اہم، مفید اور موجب اجر ہے لیکن اس تردید میں جہاں تک کسی کی ذات یا افراد کی اہانت کا تعلق ہے جس کا نتیجہ دوسری جانب عجب اور اپنا تزکیہ نفس ہے اس سے ضرور احتراز کرنا چاہئے۔ یہ باریک چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اور میرے سب دوستوں کو رذائل نفس اور مکائد شیطان سے محفوظ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر بہت ہی فضل فرما رکھا ہے جس کی مجھے بہت ہی امیدیں ہیں

مگر مزاج میں تھوڑا سا نرماہٹ بھی پیدا کریں مگر اللہ والوں کے ساتھ، اور جن کے ساتھ ہے اس میں کمی کریں۔

یہ تو اہم اور ضروری بات تھی جو بغیر تمہارے خطوں کے سامنے رکھے تمہارے دوسرے خط سے جو بے چینی پیدا ہوئی اس کی وجہ سے لکھا۔ اس کے بعد تمہارا ایک پرچہ مولوی عبدالحق صاحب کے لفافہ میں پہنچا۔ تم نے سب سے پہلے پرچہ میں **مولوی عبدالحق** صاحب کے لفافہ میں ۲۸ شعبان سے **اعتکاف** کا ارادہ لکھا، جزاکم اللہ۔ یہ ناکارہ ہمیشہ ۲۹ سے شروع کرتا ہے۔

تم نے لکھا کہ دو تین سال پہلے تو کچھ رونا آتا تھا اب وہ بھی نہیں آتا۔ یہ کچھ قابل فکر بات نہیں، انشاء اللہ جب اس کا موقع آئے گا خود بخود آجائے گا۔ بیعت کے وقت یہ خیال آنا کہ جب تیرے پاس کچھ نہیں تو بیعت کیوں کرتا ہے مبارک ہے۔ مگر اس خیال سے بیعت کو ترک نہ کریں۔

عزیز عبدالرحیم کے جانے [کے بعد] اور ستمبر میں تو دمادم کئی خط آئے مگر ایک ماہ سے [کوئی خط] نہیں آیا۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ اب کہاں ہے۔ اسی لئے اس کو خط لکھنے کا ارادہ نہیں کر رہا ہوں کہ پتہ معلوم نہیں کہ وہ اب کہاں ہے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری کی خبر سے بہت ہی فکر رہتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے اسے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ مولوی عبدالحق کے متعلق مستقل پرچہ ہے ان تک پہنچا دیں۔

اس کے بعد تمہارے ائرلیٹر کے بقیہ مضمون کا جواب لکھوا رہا ہوں۔ تم نے بھائی اکرام کے لئے **ایصالِ ثواب** کیا، جزاکم اللہ، **یہی اصل تعزیت ہے**۔ یہ بھی اچھا کیا کہ نظام الدین خط لکھ دیا۔ تم نے جو اجتماع کی کیفیت لکھی اس سے بہت زیادہ مسرت ہوئی۔ تبلیغی سلسلہ میں تمہاری توجہات ضرور بڑھنی چاہئیں کہ یہ بہت اہم چیز ہے۔

ہمارے یہاں پہلا روزہ جمعہ کو ہوا اس لئے کہ بدھ ۲۹ شعبان کو رؤیت نہیں ہوئی۔ لیکن میں اپنے معمول کے موافق بدھ کی شام کو عصر کے بعد دار الطلبہ جدید پہنچ گیا تھا۔ صاحب فراش ہونے کی وجہ سے اعتکاف کی ہمت تو مغرب کے وقت تک میری بھی نہیں ہوئی اور احباب کا اصرار بھی تھا کہ میں نہ کروں اور ایک ماہ سے آنے والوں کو شدت سے منع کر رہا تھا کہ نہ آویں کہ میں امراض کی وجہ سے اعتکاف نہیں کر سکتا مگر اس کے باوجود ۲۸ تک تقریباً ۴۰۰ نفر پہنچ گئے تھے۔ جس کی وجہ سے اس تجویز سے آیا تھا کہ میں مولوی عبد العزیز کے حجرہ میں رمضان گذاروں گا تا کہ ان آنے والوں کی کچھ اشک شوئی ہو مگر اللہ کے فضل و کرم سے یہاں پہنچنے کے بعد ڈرتے ڈرتے ایک عشرہ کی نیت کی تھی۔

یہ تو میرا ہمیشہ کا معمول ہے کہ میں ماہ مبارک کا اعتکاف ہر عشرہ کا مستقل کیا کرتا ہوں اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے جس سال پورے ماہ کا اعتکاف کیا تھا تو تینوں عشرے کی علیحدہ علیحدہ نیت کی تھی، بخاری میں یہ قصہ موجود ہے۔

تم نے اچھا کیا کہ تین قرآن کا قانون نہیں چلایا۔ مفتی اسماعیل کا خط جس میں اس کے اعتکاف کی تفاصیل ہیں بھیج رہا ہوں۔ اس میں بھی میں نے دو چیزوں پر شدت سے نکیر کی ہے ایک ۳ قرآن شروع کرنے پر، دوسرے آپ بیتی سنانے پر۔ میں نے لکھا ہے کہ یہ لغو کتاب رمضان میں ہرگز سنانے کی نہیں۔ اس کی جگہ کوئی فضائل کی کتاب رکھو۔

حجاز میں حرمین میں بدھ کا پہلا روزہ ہو رہا ہے، اس کی اتباع میں عربوں نے بدھ کی شب سے تراویح شروع کر دی ہوں گی۔ تمہارے بولٹن میں بدعتیوں اور متجددین کی خبریں جو تم ہر خط میں لکھتے ہو موجب فکر و تشویش ہیں۔ منجملہ دوسری وجوہ کے تمہارے رمضان وہاں کرنے میں اس کو بھی دخل ہے کہ تمہاری برکت سے وہ دبے رہتے ہیں۔

تمہاری غیبت میں شرور و فتن کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مساعی جمیلہ کو مثمر

ثمرات بنائے، اہل سنت کو غلبہ عطا فرمائے ، اتباع سنت کی زیادہ سے زیادہ رغبت عطا فرمائے۔تمہارے صدر صاحب کے احوال سے بڑی مسرت ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں دین ودنیا دونوں کی ترقیات سے نوازے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ تم اعتکاف اکیلے ہی کر رہے ہو۔تمہارے لندن کے احباب اور معتقدین بالخصوص طارق نے مجھے ایسے سبز باغ دکھائے اور دھوکہ میں رکھا کہ تمہاری وجہ سے اتنے لوگ اعتکاف کریں گے یہ اور وہ وغیرہ۔تمہارے نظام الاوقات سے بہت مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، استقامت اور ترقیات سے نوازے ,لیکن ذکر بالجہر کا کوئی وقت ضرور ہونا چاہئے، دوسرا نہ ہوتو تم تنہا ہی سہی اور بھی کوئی ہوتو زیادہ اچھا ہے۔ فضائل رمضان کے بعد فضائل درود شریف ضرور سنائیں۔

تم نے لکھا کہ رات اہلیہ نے کہلایا تھا کہ خدیجہ کے دانت نکل رہے ہیں جس سے بہت خوشی ہوئی۔دانت نکلنے میں تو دست آیا ہی کرتے ہیں۔معلوم نہیں تمہاری مسجد میں بیت الخلاء ہے یا نہیں، اگر مسجد میں نہیں تو پھر گھر کے بیت الخلاء میں جانے میں تو اشکال نہیں، اس میں گھر والوں اور بچی کی بھی خیر خبر لی جاسکتی ہے۔

یہ خط یہاں تک لکھوایا ہی تھا اور چونکہ رمضان میں لکھوایا وقت بہت ضائع ہوا، اس کی رجسٹری کا خیال ہوا کہ تمہارا دوسرا ائر لیٹر مؤرخہ ٦ رمضان پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔مفتی اسماعیل کا یہ پرچہ اس نیت سے بھیج رہا ہوں کہ عبدالرحیم اگر وہاں آجاوے تو اس کو بھی ان کے معمولات معلوم ہوجاویں۔میں نے ٣ قرآن اور آپ بیتی کے علاوہ بقیہ کی تصویب کی ہے۔

عشاء کے بعد مقامی کمیٹی وغیرہ کے احباب کے آنے سے تم نے ان کو شدت سے منع کر دیا میرے خیال میں تو یہ مناسب نہیں بلکہ ان سے کوئی دینی مذاکرہ رمضان کی اہمیت مشائخ کے معمولات وغیرہ تشویق کی چیزیں زبانی بیان کرو تو زیادہ اچھا ہے جیسا کہ تم نے

یہاں دیکھا کہ میں باوجود یکہ مجھے بولنا نہیں آتا اس کے باوجود مغرب کے بعد کھانے کے بعد سے عشاء تک ربط بے ربط کچھ نہ کچھ کہتا ہی رہتا ہوں۔

تمہارے دونوں خطوں میں تمہاری یکسوئی اور تنہا اعتکاف پر اپنا ابتدائی دور خوب یاد آیا۔ اب سے ۴۰ برس پہلے اپنا بھی یہی دور تھا کہ ۲۴ گھنٹہ میں کسی سے ملاقات یا بات چیت کا وقت نہیں ملتا تھا۔ تم نے لکھا کہ مبتدعین متجددین کے ساتھ جھگڑے کی نوبت آ گئی۔ *اس سے ضرور احتراز کریں کم سے کم اس سلسلہ میں تم نمایاں نہ ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ اس لئے کہ اس سے اصلاح کا دروازہ تو مسدود ہو ہی جاتا ہے اور شرور فتن کا دروازہ کھل جاتا ہے۔*  تمہیں یاد ہوگا کہ میں کئی سال سے بار بار نصیحت کر رہا ہوں کہ اس سلسلہ میں چاہے مبتدعین سے ہو چاہے نصاریٰ سے، تم نمایاں مت ہو۔

کتاب کے بارے میں مجھے کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی، تم سے یہ مضمون واقف حال ہونے کے بعد موجب تعجب ہے۔ آپ بیتی نمبر ۴ ابھی چند روز ہوئے طبع ہوئی۔ دارالطلبہ جدید کی مسجد میں تو اس کا داخلہ حکماً بند ہے۔ یہ کہہ دیا ہے کہ عید کی رات سے پہلے یہاں نہ آئے لیکن تمہارے نام ایک رجسٹری جس میں ایک تمہارے نام ہے اور ایک مولوی ہاشم کے نام ۳۰ اکتوبر کو بذریعہ طیارہ اس لئے بھیجی کہ پہلے بحری والی کئی ماہ میں پہنچی تھی۔ یہ طیارہ والی تو دس بارہ دن میں پہنچے گی ہی۔ اگر عید سے پہلے پہنچ جائے تو ماہ مبارک اس میں ضائع نہ کرو۔

اس کے بعد اتفاق سے ایک صاحب مہمان آئے اور کئی دن ٹھہرے۔ الوداعی مصافحہ کے وقت کسی نے یہ کہا کہ بولٹن جا رہے ہیں، بہت قلق ہوا۔ اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو ہوائی رجسٹری کی ضرورت نہ ہوتی۔ ان صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ میں ۲۲ رمضان کو قاری یوسف صاحب کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ ان کے ہاتھ دو ڈبیہ تمر باللوز، ایک تمہاری ایک

تمہارے خسر صاحب کی، اور ایک آپ بیتی بغیر نام اس خیال سے بھیج دی کہ عبدالرحیم سے ملاقات تمہاری میری بہ نسبت پہلے ہوگی، اس کو دے دیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے رمضان کو موجب ثمرات وترقیات بنائے۔

یہ خط اسمٰعیل کا اصل تو عبدالرحیم کے واسطے تھا، بعد ملاحظہ احتیاط سے رکھیں اس کو دے دیں۔ اسمٰعیل کا طویل خط پھر آج آ گیا۔ میں نے اس کے سابقہ خط پر ایک تو آپ بیتی پر نکیر کی تھی اور ایک ۳ پاروں پر نکیر کی تھی اور حالات دریافت کئے تھے۔ میری عادت ہمیشہ اس قسم کے خطوط عبدالرحیم کے پاس بھیجنے کی تھی مگر اب تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۱۳؍رمضان ۹۱ھ

﴿330﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸؍رمضان ۹۱ھ [۶؍نومبر ۷۱ء]

منہ کے دیکھے سے تو آ جاتی ہے محبت سب کو
میں تو جانوں کہ میرے بعد میرا دھیان رہے

اجی حضرت صاحب! جانے کے بعد آپ نے ۱۵ دن تک تو وہ زور دکھلائے کہ یکے بعد دیگرے ۳ خط آپ کے پہنچے اور ان میں میرے خط نہ پہنچنے کی بڑی شکوہ شکایت لکھ دی حالانکہ ۱۵ دن میں زامبیا کے خط کا جواب پہنچنا بھی مشکل تھا۔ لیکن اس کے بعد سے آپ

نے وہ چپ کھینچی کہ کوئی خیر خبر نہیں ہوئی کہ اب آپ کا قیام کہاں ہے؟ افریقہ کا ویزہ ملا یا نہیں ملا؟ رمضان المبارک کہاں گذرا؟ کس حال میں گذرا؟

عزیز مفتی اسمعیل نے تو بہت زور دکھلائے بڑی لڑائیوں کے بعد میں نے ان کو بھی اب کے ڈابھیل میں اعتکاف کرنے کو تجویز کر دیا تھا۔ معلوم ہوا کہ ۲ر رمضان کو ۴۲ر آدمی معتکف ہو گئے تھے اور اس کے بعد اور بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کا بہت تفصیلی خط اپنے حالات میں آیا تھا میرا جی چاہتا تھا کہ تمہارے پاس بھیجوں مگر تمہارا پتہ معلوم نہ تھا۔ اس لئے عزیز یوسف کے پاس بھیج دیا اور اس پر لکھ دیا تھا کہ عزیز عبدالرحیم سے تم بہرحال پہلے ملو گے اس لئے کہ حسبِ تجویز مکہ جاتے ہوئے وہ تم سے مل کر جائیں گے اس لئے وہ خط تمہیں دے دیں۔

مفتی اسمعیل کا تو ایک خط اس کے بعد بھی آچکا وہ بھی جی چاہے تھا کہ تمہیں دکھاؤں مگر سمجھ میں نہ آیا کہ کہاں بھیجوں۔ تمہاری روانگی پر بمبئی سے تمہارے بھائی نے ۴ لفافے بھیجے تھے۔ ۳ تو ستمبر میں بھیج چکا ایک رہ گیا تھا، اگرچہ رمضان میں خط لکھوانا مشکل بھی ہے اور کوئی خاص بات جب کہ تمہارا خط نہیں آیا تو لکھنے کی بھی نہیں ہے مگر چونکہ یہ تمہارے پتہ کا ایک لفافہ ہے اور معلوم نہیں کہ رمضان کے بعد تمہارا کدھر کا سفر ہو اور اگر بھیجا جاوے تو تم تک پہلے پہنچ سکے گا یا نہیں اس لئے نہایت عجلت میں لکھوا رہا ہوں۔ اور معنی دقیق اس میں یہ بھی ہے ؎

ہے یہی شرط وفاداری کہ بے چون و چراں
وہ مجھے چاہے نہ چاہے میں اسے پوچھا کروں

تمہاری خیریت کا بہت شدت سے انتظار رہا اور ہے۔ ماہ مبارک میں تم دونوں بھائی خلاف امید خاصے یاد آئے۔ صبح کی نماز میں یوسف اور بقیہ میں تم۔ اور دوسرے مغرب کے بعد کی چائے میں اپنا روزانہ ڈھونڈوانا اور تمہارا دونوں کا جھانسے دے کر بھاگنا یاد آیا۔

اس کے علاوہ بھی اکثر تم دونوں یاد آتے ہی رہے۔

تمہارے حکیم صاحب بھی تمہارے نہ ہونے کی وجہ سے اب تک تو امروز وفردا کرتے رہے۔ پہلے تو شروع رمضان میں آنے کو لکھا تھا پھر ۱۵ کو، مگر انور کے پاس ان کے مینیجر کا خط آیا کہ حکیم صاحب بمبئی گئے ہوئے ہیں۔ آج کل امامت مولوی عبدالمنان دہلوی کی ہے کہ وہ شروع رمضان سے یہاں مقیم ہیں۔ مولوی عبیداللہ صاحب بلیاوی بھی رمضان سے ۸، ۱۰؍روز پہلے سے یہاں مقیم ہیں۔ کل ۱۶؍رمضان کو مولانا انعام الحسن صاحب مع اپنے لواحقین کے گیارہ بجے پہنچ گئے تھے۔ کل ۱۸؍ کو واپسی ہے۔

یہ تو غالباً تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا ۲۱؍شعبان کو معمولی سی بیماری پر بھائی اکرام مرحوم کا ظہر کی سنتوں کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں انتقال ہو گیا۔ تمہارے نام ایک ائر لیٹر جو پہلے سے لکھ رکھا تھا ۲۹؍شعبان کو بھیج چکا ہوں جو غالباً پہنچ چکا ہو گا۔ اب آئندہ خط جو لکھا جائے گا تو تمہارے خط کے آنے کے بعد لکھا جائے گا۔ اگر آپ خط لکھیں تو براہ کرم یہ بھی لکھیں کہ اس کا جواب کہاں بھیجا جاوے۔

صوفی اقبال اور ڈاکٹر اسمعیل کو باوجود کوشش کے ویزہ نہ مل سکا لیکن وہ دونوں تمہاری مع اہلیہ کے مدینہ پہنچنے کی خوشیاں بہت منا رہے ہیں۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے باحسن وجوہ تمہارا مبارک سفر پورا فرمائے۔ اپنی اہلیہ سے میری طرف سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ اس کے لئے بھی دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ سفر پورا فرمائے اور اس کی وجہ سے یورپ میں پردہ کا کچھ رواج پڑ جائے تو اسکے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

تمہارے پھوپھی زاد بھائی کا ہدیہ سنیہ پہنچ گیا۔ اس کی رسید ورثٹھی تو ہمروزہ لکھوا دی تھی اس پرچہ پر بھی لکھوا رہا ہوں، پھاڑ کر انہیں دے دیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور انہیں

بہترین بدلہ عطا فرمائے کہ اصل تحریک تو تمہاری ہی ہوگی۔ اپنی والدہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دو۔ یہ ناکارہ ان کے لئے بھی خاص طور سے دعا کرتا ہے۔

اگر اسباب مساعد ہوں تو میرے خیال میں یوسف کی اہلیہ بھی تمہاری اہلیہ کے ساتھ حج کرلے تو اس کو سہولت رہے گی۔ اگر مولوی یوسف خود ارادہ کریں تب تو بہت ہی اچھا ورنہ اس کے خالو بھی ارادہ کررہے تھے جیسا کہ پہلے انہوں نے لکھا تھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۱۸/رمضان ۹۱ھ

﴿331﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، زامبیا

تاریخ روانگی: ۲۸/رمضان المبارک ۹۱ھ [۱۶/نومبر ۷۱ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، عین انتظار میں تمہارا محبت نامہ پہنچا اور رمضان میں تم بہت یاد آئے۔ زیادہ تو اس وجہ سے کہ والدہ کی وجہ سے تمہارے رمضان کی جدائی گوارا کی تھی مقدر کہ والدہ تک پہنچنے کی اب تک اطلاع نہیں ملی۔ میں نے ۲۹/شعبان کو جو تمہیں خط لکھا تھا اس کی رسید کا انتظار تھا وہ اس ائرلیٹر سے جو تم نے ۱۳ار مضان کو لکھا مل گئی۔

اس کے بعد ۱۷ رمضان کو بھی میں نے تم کو مفصل خط لکھا ہے جس میں میں نے لکھا ہے کہ بمبئی سے مرسلہ ۴ لفافوں میں سے یہ آخری لفافہ ہے اور چونکہ یہ معلوم نہیں کہ رمضان

کے بعد تمہارا پتہ یہی رہے گا۔اس لئے رمضان ہی میں خط لکھوا رہا ہوں، اگرچہ رمضان میں خط لکھوانا بہت مشکل ہے اور آج تو ۲۸ رمضان ہے ماہ مبارک ختم ہورہا ہے، ایسی حالت میں تو خط لکھنا بہت ہی دشوار ہے مگر یہ خیال کر کے کہ معلوم نہیں رمضان کے بعد تمہارا پتہ کیا رہے گا اور چونکہ اس خط کے ساتھ پونڈ بھی تھے اس کی رسید بھی ضروری تھی اس لئے عجلت کر رہا ہوں کہ رمضان بعد تو ہجوم رہے گا۔

تمہارے ۴۰ پونڈ کا ڈرافٹ پہنچا تھا مگر معلوم ہوا کہ اس کی وصولی یہاں نہیں ہوسکتی اس لئے بمبئی بھیج دیا۔تم دونوں بھائی ان لوگوں میں نہیں ہو کہ جن کی دعا کے واسطے یاددہانی کی ضرورت پڑے۔

شب فرقت میں یاد اس بے خبر کی بار بار آئی
بھلانا میں نے گو چاہا مگر وہ بے اختیار آئی

مغرب کے بعد کی چائے میں اور نماز کی اماموں میں تم اکثر یاد آتے رہے۔

اس مرتبہ امامت مستقل مولوی عبدالمنان دہلوی کی رہی کہ وہ ۲۸ شعبان کو آ گئے تھے۔ ہمارے یہاں ۲۹ کو رؤیت نہ ہوسکی اس لئے یکم رمضان ۲۲ اکتوبر جمعہ کو ہوا اور مکہ مکرمہ میں دو دن پہلے بدھ کو روزہ ہوا۔ ۸، ۱۰ مہمان متفرق اوقات میں وہاں سے بدھ کا روزہ رکھ کر آئے۔اب ان کو دو روزے مزید رکھنا پڑیں گے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تمہاری برکت سے زامبیا میں ایک صاحب نے پورے ماہ کا اعتکاف کرلیا۔اللہ کرے کہ اعتکاف کا سلسلہ آئندہ بھی شدت سے چلے۔امید ہے کہ اخیر عشرہ میں ۱۰، ۱۲ آدمیوں کا اعتکاف ہوگیا ہوگا۔اللہ کرے کہ افریقہ کا ویزہ مل گیا ہو ورنہ بہت ہی کلفت ہوگی۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارا ماہ مبارک یکسوئی اور انشراح سے گذر رہا ہے۔اللہ کا شکر ہے۔*تم اپنے قرآنوں کا ایصال ثواب اس سیہ کار کو کرتے ہو اس احسانِ عظیم کا*

اللہ تعالیٰ ہی تمہیں دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

اوپر لکھ چکا ہوں کہ تمہارا مرسلہ [ہدیہ] ۴۰/ پونڈ پہنچ گیا تھا اور بمبئی بھیج دیا گیا۔ صوفی جی کی خدمت میں براہ راست شکریہ لکھ رہا ہوں, ان کی خدمت میں ایک لفافہ میں رکھ کر بھیج دیں۔ میرے خیال میں **اعزہ کے ہدیہ قبول کرنے میں زیادہ تنگی نہ کرو۔ اس لئے کہ ان کو گرانی زیادہ ہوا کرتی ہے۔** تم نے لکھا کہ چچازاد بھائی کے ہدیہ میں سے ۱۵ میں نے رکھ لئے، دس تمہیں ارسال ہیں۔ میرے خیال میں یہ دس بھی تم ہی رکھ لیتے تو زیادہ اچھا تھا کہ سفر کی حالت میں ہو، اہلیہ بھی ساتھ ہے۔ اس ناکارہ کو تو مالک نے میری حیثیت اور ضرورت سے زائد دے رکھا ہے۔

پھوپھی زاد بھائی کی خدمت میں بندہ کی طرف سے رسید و شکریہ پیش کردیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ امید ہے کہ بھائی اکرام کے حادثہ کے متعلق تم نے مولوی انعام صاحب کو خط لکھ دیا ہوگا۔ تعجب ہے کہ بھائی اکرام کے حادثہ کی تفصیل کا خط یوسف کے پاس سے نہیں پہنچا۔

تمہارا یہ خط جس میں تم نے لکھا کہ مولوی تقی کے نام براہ راست خط لکھ رہا ہوں کہ وہ طباعت کا انتظام کریں, مولوی تقی کو دکھلا دیا۔ مولوی تقی صاحب کو میں نے ابھی بلایا اور یہ خط بھی دکھلایا۔ وہ یوں کہتے ہیں کہ آج ۲۸ رمضان تک مولوی عبدالرحیم کا کوئی خط نہیں پہنچا, البتہ طباعت کیلئے وہ تیار ہیں, اور ان کی بھی رائے ہے کہ ایک ہزار ہی طبع کرائی جائے۔

تم نے لکھا کہ چاند دیکھتے ہی بے اختیار آنسو نکل گئے کہ میں اپنی سیاہ کاریوں کی وجہ سے دور ہوگیا۔ یہ بات نہیں ؎

نہ دوری دلیل صبوری بود   کہ بسیار دوری ضروری بود

اس سال تو میں نے جیسا کہ پہلے بھی لکھا خواص کو سب ہی کو اپنی اپنی جگہ اعتکاف کو لکھ دیا۔

چنانچہ مولوی سجاد سرائے میر، مولوی عبدالرحیم نجیب آباد، مفتی محمود کو بھی اخیر عشرہ میں یہاں آنے کو روک دیا تھا۔ وہ اخیر عشرہ کا اعتکاف دیوبند ہی میں کریں۔ چنانچہ وہ دیوبند ہی میں چھتہ کی مسجد میں معتکف ہیں۔ ۱۵،۲۰ آدمی ان کے ساتھ ہیں۔

ان سب میں مفتی اسمٰعیل کے خطوط بہت امید افزا پہنچے۔ ویسے تو ان سب ہی دوستوں کے خطوط تمہارے دکھلانے کو دل چاہتا تھا اور اگر تم یہاں اپنے گھر ہوتے تو وہ خطوط تمہارے حوالہ کر دیتا۔ ان میں مفتی اسمٰعیل کے خطوط زیادہ تفصیلی اور امید افزا تھے کہ ان کے یہاں شروع ہی میں ۴۵ آدمی معتکف ہو گئے تھے اور اخیر عشرہ میں ۸۰ سے زیادہ۔

ان کا پہلا خط تو میں نے تمہارے دکھلانے کے لئے یوسف کے پاس بھیجدیا تھا، اس خیال سے کہ وہ بھی دیکھ لے گا اور تمہارے وہاں پہنچنے پر [تم بھی کہ] بہرحال تم حج سے پہلے تو انشاء اللہ لندن جاؤ گے ہی، اور حج سے پہلے نہ جاسکو تو حج کے بعد ضرور وہاں کے حالات گہری نظر سے دیکھ کر آنا۔ دوسرا مفتی اسمٰعیل کا خط بھی تفصیلی آیا ہوا ہے اس کے متعلق بھی خیال ہے کہ رمضان کے بعد یوسف کے پاس بھیج دوں۔

اب تو رمضان بالکل ہی قریب الختم ہے۔ تمہارا خط بھی اس خیال سے لکھوا رہا ہوں کہ مبادا تم رمضان کے بعد افریقہ یا لندن روانہ ہو جاؤ۔ میرے پاؤں کی تکلیف میں تو کچھ اضافہ رہا اور ۲۹ شعبان تک بھی میری یا ساتھیوں میں سے کسی کی رائے اعتکاف کی نہیں تھی لیکن مجمع باوجود منع کرنے کے ۲۸ شعبان تک ۴۰۰ کے قریب پہنچ گیا۔ اس خیال سے کہ وہ سب مسجد میں رہیں اور میں کچے گھر میں بہت نامناسب ہے۔ اس لئے اس تجویز پر آیا تھا کہ بجائے اعتکاف کے میں مفتی عبدالعزیز کے حجرہ میں قیام کروں گا مگر یہاں آنے کے بعد ایک دن کا ارادہ کیا تھا مگر اللہ جل شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے آج ۲۸ تک تو پہنچا دیا۔

یوسف کو بھی میں نے بولٹن ہی میں اعتکاف کرنے کو لکھ دیا تھا مگر اس کے معتقدین

نے مجھے دھوکہ دیا۔ طارق نے لکھا تھا کہ میں نے لندن میں اوراس کے نواح میں گشت کر کے بہت سے معتکفین ہرعشرہ کیلئے تیار کرر کھے ہیں۔اور بھی بعض لوگوں نے لکھا تھا کہ اگر یوسف یہاں اعتکاف کرے تو بہت فائدہ ہوگا۔مگر یوسف کے خط سے معلوم ہوا کہ شروع رمضان میں کوئی دوسرا معتکف اس کے ساتھ نہیں تھا۔میرا خیال یہ ہے کہ اس میں یوسف کی بے اعتنائی کوبھی دخل ہے اس کولوگوں کوترغیب دینا چاہئے تھا۔

پھوپھی زاد بھائی کی خدمت میں بھی بہت بہت سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں ,مگراس کا بہت قلق ہے کہ عزیز عبدالرحیم والدہ تک نہ پہنچ سکا۔اسے کہنا چاہئے تھا کہ ویزہ کا انتظام یہیں سے کرنا چاہئے تھا۔

مدنی لوگوں میں بھی صوفی اقبال، ڈاکٹر اسمعیل وغیرہ احباب کوبھی باجودکوشش کے ویزہ نہ مل سکا۔البتہ عزیز مولوی عبدالحفیظ کوویزہ مل گیا تھامگر وہ بھی اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے شروع رمضان میں نہ آسکے، ۲۰ رمضان کو یہاں آ گئے۔احمد ناخدا شروع رمضان میں آ گئے ,لیکن ان کا ویزہ ختم ہورہا ہے اس لئے وہ شنبہ کوواپسی کا ارادہ کرر ہے ہیں۔اگر چہ احتمال ہے کہ اس دن عید ہومگران کی سیٹ شنبہ کی شام کودہلی سے بمبئ کی طے ہوگئی۔ان لوگوں کے ذہن میں کہ جو بدھ کا روزہ رکھ کر آئے ہیں کہ جمعرات کونہیں تو جمعہ کوعید ہوہی جائے گی۔

مولوی یوسف تتلی مع ۳۰ نفرافریقیوں کے شروع ہی سے یہاں موجود ہیں۔اس مرتبہ حضرت ناظم صاحب کے بار باراصراراورسفارش سے پہلے عشرہ کا قرآن ان کے خادم خاص گورانے سنایا۔میری تو صلاح نہیں تھی مگر ناظم صاحب کا اصرار ہورہا[تھا] اورمولوی منوروغیرہ سب ہی مخالف تھے،مگر سننے کے بعد میری مخالفت تو جاتی رہی ، ماشاء اللہ بہت اچھا یاد ہے۔ ناظم صاحب نے بھی یہی کہلایا تھا کہ اگر چاہوتوایک رات میں بھی سنادے گا۔اور۳/راتوں میں بھی ,مگر میں نے مجمع کے خیال سے پوراعشرہ ہی تجویز کیا تھا۔ دوسرا تیسرا عشرہ حسبِ دستور

عزیز سلمان پڑھ رہا ہے۔

لکھوانے کو تو اور بھی جی چاہ رہا ہے مگر رمضان ختم ہو رہا ہے۔ مولوی یونس کی طبیعت رات سے خراب ہے۔ تمہارے ڈاکٹر حکیم اجمیری صاحب کے خطوط پہلے تو آئے کہ وہ ۱۵ اکتوبر کو پہنچیں گے۔ اس کے بعد ان کے مینیجر کا خط آیا کہ وہ بمبئی گئے ہوئے ہیں اور طبیعت ناساز ہے لیکن ۲۰ رمضان کی شب میں فرنٹیئر سے بلا اطلاع پہنچ گئے اور معتکف ہیں۔ اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے۔ بہت ہی بلند درجے عطا فرمائے۔

ان کا اصرار یہ ہے کہ وہ رمضان کے بعد میرے علاج کے سلسلہ میں مستقل سہارنپور ٹھہریں چاہے کئی ماہ قیام کرنا پڑے۔ اس کو تو میں نے شدت سے انکار کر دیا البتہ یہ قرار پایا کہ وہ عید کے بعد ۳، ۴، ۵ دن ٹھہریں گے اور میرے مرض کی تشخیص [اور] حکیم ایوب صاحب سے تبادلۂ خیالات کر کے کوئی دوا تجویز کریں گے، جس کی تکمیل حکیم ایوب کریں گے۔

مولوی انعام اور اہل دہلی کا شدید اصرار یہ ہے کہ میں علی گڑھ جاؤں اور میرے ضعف اور کاہلی کا تقاضا یہ ہے کہ کہیں بھی نہ جاؤں۔ شعبان میں ضرور ایک ہفتہ کیلئے دہلی رمضان کے سہم میں گیا تھا، وہ گذر ہی گیا۔

یہ غالباً تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ مولوی تقی صاحب اپنے مدرسہ سے چھٹی لے کر ایک سال کیلئے میرے پاس آئے اور بذل المجہود میرے حواشی کی تلخیص کے ساتھ ٹائپ پر ندوہ میں طبع کرانے کی تجویز ہو رہی ہے۔ ضرور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ تکمیل کو پہنچائے۔ والدہ سے بعد سلام مسنون لکھ دیں کہ تمہاری وجہ سے عبدالرحیم کو کھویا تھا مگر افسوس کہ مل نہ سکا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۸ رمضان المبارک ۹۱ھ

﴿332﴾

از: مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۲۹ ؍ رمضان المبارک ۹۱ ھ [۱۷ ؍ نومبر ۷۱ ء]

از جامعہ ڈابھیل، ۲۹ ؍ رمضان المبارک ۹۱ ھ،

سیدی ومولائی وسیلہ یومی وغدی حضرت اقدس دام مجدکم العالی

بعد سلام مسنون، الحمدللہ خیریت سے ہوں اور آں مخدومی کی خیر وعافیت کا نیک طالب۔ حضرت اقدس کا گرامی نامہ عین انتظار کی حالت میں کل موصول ہوا۔ آپ نے جن امور کیلئے اہتمام سے بچنے کا ارشاد فرمایا ہے اس پر عمل کی پوری کوشش کروں گا اور آنمخدومی سے بھی درخواست ہے کہ بندہ کیلئے دعا فرمائیں کہ خدائے پاک پورے طور سے اس پر عمل کرنا نصیب کرے اور آسان فرمائے۔

میں ایک عریضہ ۲۷ رمضان المبارک کو خدمت میں ارسال کر چکا یہ سمجھتے ہوئے کہ یہاں کے احوال کی یہ اخیری اطلاع ہے اور اب نو واردین کا سلسلہ ختم ہو گیا لیکن اس کے بعد بھی چونکہ اور جگہوں پر قرآن مجید ختم ہو چکے تھے اس لئے نو واردین آتے رہے اور گذشتہ رات ۲۹ ویں تھی ختم قرآن کی وجہ سے گاؤں اور اور اطراف کی بستیوں کے بہت آدمی جمع ہو گئے تھے۔ ساڑھے تین سو کے قریب مجمع تھا۔

حضرت مولانا احمد اللہ صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ راندیر گجرات کے مشہور واعظوں میں سے ہیں اور مولانا عبدالرحیم صاحب مولانا اسمعیل صاحب وغیرہم کے استاذ ہیں، ان سے میری پہلے کبھی ملاقات بھی نہیں تھی، اولاً تو انہوں نے اپنے آدمیوں کو جو پہلے ان کے ساتھ رمضان گذارتے تھے یہاں شروع رمضان سے بھیج دیا اور پھر پہلے عشرہ

میں ایک تبلیغی اجتماع میں تقریر کر کے رات کو ایک بجے صرف ملاقات کرنے جامعہ کی مسجد میں تشریف لائے۔ ملاقات کی اور دعا کروائی اور مسرت کا اظہار کر کے تشریف لے گئے۔ مجھے تو بہت ہی ندامت اور رقت رہی۔

پھر درمیانی عشرہ میں بھی ایک مرتبہ عشاء سے قبل تشریف لائے۔ آئے تو تھے تھوڑی دیر کیلئے لیکن تراویح یہاں پڑھ کر تشریف لے گئے اور گذشتہ رات تیسری مرتبہ تشریف لائے اور تراویح بھی یہاں پر ادا فرمائی، رات کو تین دعائیں ہوئی۔ ایک تراویح کے ختم پر وہ محراب خوان نے کرائی، ایک ختم یسین پر جو میں نے کی اور آج رات تراویح بعد بجائے کتابی تعلیم کے مولانا موصوف کا بیان رکھا گیا مولانا نے بیان کے بعد دعا فرمائی۔ بحمد اللہ تینوں دعائیں دیر تک رقت آمیز رہیں۔ پورے مجمع پر رقت طاری رہی اور تراویح پڑھنے آنے والوں میں سے بہت سے رات کیلئے ٹھہر بھی گئے اور گذشتہ رات بھی اکثر معتکفین نے بیداری کر کے وصول فرمائی۔

یہ محض حضرت اقدس کی دعاؤں اور توجہات کا نتیجہ اور اسی کی برکت ہے۔ اللہ جل شانہ اس سلسلہ کو قائم و دائم رکھے اور بندہ کو اس کے لئے قبول فرمائے، ظاہری و باطنی اصلاح فرمائے، استقامت اور ترقی نصیب فرمائے۔ رمضان کے ختم ہونے کے تصور سے جھرجھری سی آجاتی ہے۔ معلوم نہیں آئندہ نصیب ہوتا ہے یا نہیں۔ احقر کے والدین، دونوں بچوں کیلئے نیز جملہ حاضرین معتکفین کے لئے دعا کی درخواست اور ان کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

العبد اسمعیل کچھولوی غفرلہ

﴿333﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۴شوال ۹۱ھ/۲۲نومبر۷۱ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم محترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، ماہ مبارک میں آپ کا ایک ایر لیٹر اور ایک دستی پرچہ پہنچا۔ تمہارے پہلے ائر لیٹر پر بہت ہی جی چاہا کہ جواب لکھوادوں مگر چونکہ مولوی ہاشم صاحب نے یہ لکھا تھا کہ آپ بیتی کی رسید کے متعلق میں نے قاری صاحب سے کہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان میں حرج ہوگا اس لئے میں نے بھی حرج کے خیال سے رمضان میں نہیں لکھوایا، اگرچہ میں پہلے بھی رمضان میں دو خط لکھوا چکا ہوں۔

عید کے دن آپ کے دوسرے ائر لیٹر نے عید کو دوبالا کردیا مگر آپ بیتی کی رسید آپ نے اس میں بھی نہیں لکھی۔ *غالباً کثرت ہجوم کی وجہ سے خیال نہیں رہا۔* تم نے لکھا کہ کوئی حالات سہارنپور کے نہیں لکھے میں تو اپنے خیال میں آپ کو شروع رمضان میں دو خط لکھوا چکا ہوں اس میں یہاں کے حالات لکھوا چکا ہوں کہ مجھے اپنے امراض کی وجہ سے اس کا واہمہ بھی نہیں تھا کہ میں اعتکاف کرسکوں گا۔

اس لئے کہ ٹانگوں کی تکلیف کی وجہ سے حجاز کے سفر کے بعد سے چوپایوں کی طرح سے ۴/آدمی اٹھا کر قدمچہ پر بٹھادیتے ہیں اسی لئے رجب سے لوگوں کو آنے سے منع کرتا تھا۔ اس کے باوجود مجمع یکم رمضان تک ۵۰۰ کے قریب پہنچ گیا تھا۔ میں اس خیال سے کہ میں کچے گھر میں پڑا رہوں اور یہ یہاں اس خیال سے ۲۹ شعبان کو یہاں آگیا کہ مفتی عبدالعزیز

کے حجرہ میں رمضان گذار دوں گا۔ مگر اللہ کے فضل سے بلا استحقاق بلکہ استحقاق کے خلاف اعتکاف پورا ہو ہی گیا۔

اس سال پہلا قرآن تو گورا نے سنایا جس کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں، مولوی احمد کہتے ہیں کہ میں تفصیل سے لکھ چکا ہوں میری صلاح تو بالکل نہیں تھی مگر ناظم صاحب کا اصرار تھا۔ دوسرا تیسرا حسبِ معمول عزیز سلمان نے سنایا۔ تم نے لکھا کہ میرے آخری عشرہ میں مزید آدمی معتکف ہو گئے اس سے مسرت ہوئی۔ مگر تم نے مولوی ہاشم کا نام بھی لکھا مگر وہ اور قاری اسمعیل تو شروع ہی سے اپنی مسجد میں معتکف تھے۔

تمہاری مرسلہ دوا کا پارسل پہنچ گیا تھا مگر تم نے غلط بھیجا میں نے صرف نام اس لئے دریافت کیا تھا کہ یہاں کے ڈاکٹر اب تلک کی دواؤں کی تحقیق کر رہے ہیں اور سب دوائیں تو عزیز ابوالحسن کو معلوم تھیں اس لئے کہ ڈاکٹر اسمعیل ان کو بار بار لکھتے ہیں مگر تمہاری دوا کا نام نہ اس کو معلوم تھا نہ مجھ کو۔ اس لئے صرف نام معلوم کیا تھا۔ چونکہ ٹانگوں کے درد کا سلسلہ اب تک شدت کے ساتھ چل رہا ہے اس لئے بعض ڈاکٹروں کو خیال ہوا کہ شاید اس دوا کا اثر ہو۔

میرا خیال یہ ہے کہ دوا کا اثر نہیں مگر اس کے استعمال میں جو بے احتیاطی مجھ سے ہوئی اس کا اثر ضرور ہے۔ گرمی میں تو ان دواؤں کا استعمال آسان تھا مگر سردی میں دقت یہ ہے کہ ٹانگوں کا بنیان ہر وقت رہتا ہے اس کو نکال کر مالش کرنا بہت دشوار ہے گرمی میں سہولت رہتی ہے۔ اب یہ دوا معلوم نہیں گرمی تک باقی رہنے میں کارآمد رہے گی یا بے کار ہو جائے گی۔

تمہاری رقم پہنچ گئی تھی اور ڈاکٹر جنید صاحب کی زکوۃ رمضان میں ادا کر دی تھی اگر چہ وہ ڈرافٹ اب تک وصول نہیں ہوا کہ اس میں حساب میں جمع کی شرط تھی اور میرا حساب کسی بنک میں نہیں۔ نصیر کا حساب ایک بنک میں ہے مگر اس بینک والوں نے بھی کسی وجہ سے لینے سے انکار کر دیا۔ البتہ عزیز ابوالحسن کی مساعی جمیلہ سے امید پیدا ہو گئی کہ وہ ۲، ۳

روز میں وصول ہوجائے گی۔

ڈاکٹر صاحب کی رقم کے متعلق ایک تساہل تم سے ہوا وہ یہ کہ زکوۃ کی رقم کے متعلق ہمیشہ اس کا خیال رکھیں کہ اس کی تصریح کردیں کہ یہ رقم مدرسہ کی ہے یا اہل ضرورت پر تقسیم کرنے کی۔ میرا معمول یہ ہے کہ جو رقوم زکوۃ کے نام سے آتی ہیں اس کو میں مدرسہ میں داخل کردیتا ہوں البتہ خصوصی احباب کی زکوۃ اگر اس میں مدرسہ کی تصریح نہ ہو تو اپنی رائے سے تقسیم کرتا ہوں۔

اس میں بھی اگر تمہارا نام نہ ہوتا تو مدرسہ میں داخل کردیتا اس لئے زکوۃ تو میں نے رمضان ہی میں ادا کردی تھی مگر جب گڑبڑ معلوم ہوئی تو فکر بھی ہوا مگر الحمد للہ کہ اب اس کی صورت پیدا ہوگئی۔ لیکن مولانا تقی صاحب کے رقم کے سلسلہ میں چونکہ تم نے روزہ کی حالت میں خط لکھا اور غالباً کثرت مجاہدہ کی وجہ سے سحری بھی نہیں کھائی اس لئے آپ نے ایک جگہ ۲۲۵ مولانا موصوف کو دینا لکھا اور ایک جگہ ۲۷۵، جس کی وجہ سے میرے دس منٹ ضائع بھی ہوئے اس لئے کہ میں احتیاط پر عمل کی وجہ سے ۲۷۵ پر اصرار کرتا رہا اور وہ ۲۲۵ پر۔

وہ بے چارے تم تو تھے نہیں کہ میری خوشامد، اصرار، ڈانٹ کے باوجود بھی چائے سے انکار کردیتے ۲۷۵ لے کر چلے گئے۔ قاری صاحب! خفا نہ ہوجئے، اس کو تو کبھی نہیں بھولوں گا۔ میرے ۵۰۰ کا بھی صمیم قلب سے شکریہ، اگرچہ اس کا حساب بھی کسی کی سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ نے ڈیڑھ سو کا قرضہ بھی لکھا اور ۵۰۰ کا ہدیہ بھی، اگرچہ میرے نزدیک سب ہدیہ ہی ہے کہ وہ ریال مجھے یاد نہیں۔

میرا خیال تو یہ تھا کہ مفتی اسمعیل کے دو خطوں میں سے ایک پر آپ کا اور ایک پر عزیز عبد الرحیم کا نام لکھوں اس لئے کہ میں مفتی اسمعیل کے خطوط تمہیں اور عبد الرحیم دونوں ہی کو دکھلانا چاہتا تھا اگرچہ اس نے اپنی عقلمندی سے ایک طرف ہی لکھا مگر چونکہ تمہارا مضمون

پورا نہیں ہوا اس لئے دوسرے پر بھی تمہیں ہی لکھواتا ہوں۔ یہ تو تم بھی خوب جانتے ہو کہ تمہارے لئے دعاؤں سے یہ ناکارہ کسی وقت بھی غافل نہیں ہوتا۔

تمہارا دوسرا ائر لیٹر جو عید کے دن پہنچ کر عیـد فعیـد الخ کا مصداق بنا۔ سنسر کی مہر سے تعجب ہوا۔ مگر علی میاں نے بھی لکھا کہ تیرے خط پر سنسر کی مہر لگی ہوئی رائے بریلی میں ملی۔ کچھ میرے ہی ساتھ خصوصیت نہ ہوگی۔ اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ وسوسہ جاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے خط میں بھی لکھا تھا اس کے منشاء کی رعایت بہت ضروری ہے کہ زیادہ تر اہل اللہ کے ساتھ بدگمانی سے یہ چیز پیدا ہوتی ہے۔

تم نے آخری خط میں جو معمولات لکھے ان سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے قبول فرمائے اور زیادتی فرمائے۔ تم نے اس خط کے درمیان میں اپنی کمیٹی کے متجددین کا پھر ذکر کیا حالانکہ مولوی ہاشم صاحب ۱۵ رمضان کے خط میں لکھ چکے تھے کہ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مبتدعین اور متجددین کو کمیٹی سے خارج کر دیا جس سے بہت مسرت ہوئی تھی مگر تمہارے خط سے پھر تردد ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں حفظ و امن میں رکھے اور تمہاری اور مولوی ہاشم صاحب کی مسجد کو اپنے حفظ و امن میں رکھے، نااہلوں کے تصرف سے محفوظ رکھے۔

تمہارے اس فقرہ سے تعجب ہوا کہ ۔۔۔ تلاش کرنے سے ملی۔ لندن میں تو بہت کثرت سے ملتی ہوگی۔ میرے خیال میں تمہارے یہاں سے تو حجاز جانے والے بہت کثرت سے ملتے ہوں گے وہاں سے ۲،۴ ڈبے منگالو۔ تم تو خود بھی ۔۔۔ کے شوقین ہو جیسا کہ مولوی عبدالحفیظ کی روایت ہے جو اس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں۔ عزیز عبدالحفیظ عوارض معذوریوں کے بعد اگرچہ ویزہ کی تو دقت نہیں تھی مگر دوسری مجبوریوں کی وجہ سے ۲۰ کو پہنچے۔

اس کی تلافی میں طویل قیام کا ارادہ کررہے ہیں۔

اس سے تعجب ہوا کہ عزیز عبدالرحیم کا خط نہیں ملا۔ یہاں تو کوئی آئے مگر اس سے بہت قلق ہوا کہ اس کا رمضان نہ یہاں ہوا نہ والدہ کے پاس۔ میرا تو جی چاہتا تھا کہ وہ والدہ کو نمٹانے کے بعد تمہارے پاس چلا جائے۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ اخیر عشرہ میں تمہاری طبیعت خراب ہوگئی اور پرانا مرض پھر عود کرآیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت عطا فرمائے۔ رات کو سوتے وقت الحمد شریف، آیۃ الکرسی، قلق اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پڑھ کر بغیر بولے سونے کا اہتمام ہے یا نہیں؟ بغیر بولے سونے کا اہتمام ضرور کریں۔

تم نے ذمہ داری اور تنخواہ سے توحش پہلے بھی لکھا تھا۔ جہاں تک ذمہ داری کا تعلق ہے اس میں جہاں تک ہوسکے کمی ضرور کرو مگر ایسا نہ ہو کہ تمہاری نگرانی چھوٹنے سے مسجد ومدرسہ میں بدعنوانیاں شروع ہوجائیں مگر جہاں تک تنخواہ کا تعلق ہے اس کو چھوڑنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ ہم [لوگوں] کا توکل اتنا بڑھا ہوا نہیں ہے کہ ترک معاش کے بعد یکسوئی سے کام میں لگے رہیں۔

اخلاص پیدا کرنے کی صورت یہ ہے کہ جو کام کرو دین کا کام سوچ کر کرو اور خالص لوجہ اللہ سمجھ کر کرو اور تنخواہ کو اس کا معاوضہ نہ سمجھو بلکہ اللہ کی طرف سے ایک احسان عظیم سمجھو۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ تمہاری مخالفت لوگ نہیں کرتے اس کا بہت ہی شکریہ ادا کریں, اللہ تعالیٰ تمہاری بہت ہی مدد کرے۔ تم نے لکھا کہ اگر کسی طرف سے کمیٹی یا کسی کی مخالفت ہوتی ہے اس کا اثر میری طبیعت پر بہت زیادہ ہوتا ہے یہ تمہاری نازک مزاجی کا اثر ہے۔

آدمی یہ سمجھے کہ میری مخالفت کوئی نہیں کرے اور سب مطیع ہی رہیں گے اس میں

احتمال کبر پیدا ہونے کا ہے۔ مخالفتیں کس کی نہیں ہوئیں؟ کیا سید الکونین ﷺ کی نہیں ہوئی، پھر ہما شما کیا؟ اس کا کبھی خیال نہ کرنا کہ مخالفت نہیں ہوگی۔ **البتہ انتقام لینے کا واہمہ بھی نہیں [لانا] نہ کسی کو ذلیل کرنے کا۔**

مـن يتـأل عـلـى الله يكذبه کا مصداق یہ نہیں ہے جو تم نے لکھا اس کا مصداق تو [یہ ہے کہ کسی سے] کہہ دیا جائے کہ تو برباد [ہوگا] یا چناں چنیں نہ ہوگا، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ بددینوں کے لئے بددعا کرنے میں حرج نہیں، اللہ تعالیٰ ان کے شرور سے محفوظ فرمائے۔ دین کے کام میں مشکلات پیش آیا ہی کرتی ہیں۔

تمہارا تیسرا دستی پرچہ پہنچا جو سب سے پہلے لکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ دو ڈبیہ زعفران کی بھی پہنچیں۔ دوا تو بے محل تھی مگر یہ کارآمد۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اہلیہ محترمہ کو جن کی طرف سے دوسرا ڈبہ ہے بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ محمد یعقوب صاحب کی معرفت تمہاری خدمت میں ایک نسخہ "الحظ الاوفر" اور دس عدد "جزء الخطبات" اور اس سے قبل ۱۱ رمضان کو اسمعیل احمد جیوا کے ہاتھ ایک پیکٹ تمر باللوز کا تمہارے نام اور ایک تمہارے خسر کے نام اور ایک آپ بیتی نمبر ۴ عزیز عبدالرحیم کے نام بھیجی۔

عزیز عبدالرحیم کے متعلق انتظار ہے خدا کرے کہ ان کو اس سفر میں لندن پہنچنے کا موقع مل جائے۔ میں نے تو اس عزیز کو لکھ دیا کہ حج سے پہلے موقع نہ ملے تو حج کے بعد بولٹن ہو کر آجاؤ۔ اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اس کی مسلسل بیماری کی خبر سے قلق ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

عزیزہ خدیجہ کو بھی دعوات کہہ دیں۔ نیز عزیز مولوی عبدالحفیظ سلمہ کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ تمہارے خسر کی طرف سے بھی ایک ہدیہ پہنچا تھا مگر انہوں نے رمضان کے بعد تجارتی سلسلہ میں کہیں جانا لکھا تھا اس لئے ان کا پرچہ اس میں رکھ رہا ہوں اگر وہ موجود ہوں یا آپ لکھیں تو بھیج دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۴؍شوال ۹۱ھ

334

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، زامبیا

تاریخ روانگی: ۵؍شوال ۹۱ھ [۲۳؍نومبر ۱۹۷۱ء]

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۶ رمضان عید کے دن پہنچ کر عید فعید کا مصداق بنا۔ اس سے بھی بہت قلق ہوا کہ تمہارا رمضان المبارک والدہ کے پاس بھی نہ ہوسکا اور ہمارے پاس بھی نہیں، لیکن اس سے مسرت ہوئی کہ تمہاری وجہ سے زامبیا میں اعتکاف کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں اس کو صدقہ جاریہ فرمائے۔

تمہارا اس سے پہلا خط بھی پہنچ گیا تھا اور باوجود رمضان ہونے کے میں نے اس کا ہمروزہ جواب اس واسطے لکھوایا تھا کہ معلوم نہیں تمہارا نظام سفر کیا ہو۔ ۴۰؍ پونڈ والی رجسٹری بھی پہنچ گئی تھی مگر چونکہ وہ یہاں کیش نہ ہوسکی اس لئے اس کو بمبئی بھیج دیا۔ امید ہے کہ کیش ہوجائے گی۔

امید ہے کہ عید کے بعد تم اپنی والدہ کے پاس پہنچ گئے ہوگے۔ ان کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد کہہ دینا کہ آپ کے اصرار اور تقاضا کی وجہ سے اس امید پر عبدالرحیم کو بھیجا تھا کہ وہ رمضان اور عید آپ کے ساتھ کرلے مگر مقدر۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تمہارا رمضان مبارک اچھا گذر گیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، قبول فرمائے اور تمہاری وجہ سے جو ملاوی اور زامبیا میں دینی حرکت پیدا ہوئی اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ اس ناکارہ کو تو اپنے نعلین کی حقیقت خوب معلوم ہے اللہ ہی کی عطا ہے وہ جس کو عطا فرمائے۔

ماہ مبارک کی جدائی کا صدمہ تو یہاں بھی سب کو خوب محسوس ہوا اور تم دونوں بھائیوں کی یاد بھی ماہ مبارک میں خوب آئی، بالخصوص نمازوں کے اوقات میں کہ گذشتہ سال صبح کی نماز یوسف کے حوالہ تھی اور بقیہ تمہارے۔ اس سال مولوی عبدالمنان دہلوی چونکہ رمضان سے پہلے آگئے تھے اس لئے مولانا منور صاحب کی رغبت سے مستقل امامت بھی ان کے ہی ذمہ رہی۔ اخیر کے دو جمعے بھی انہوں نے ہی پڑھائے۔

اس سے پہلے مفتی محمود صاحب آتے رہے مگر چونکہ میں نے اس سال مخصوص احباب کیلئے اپنے اپنے مستقر پر اعتکاف کو لکھ دیا جس کو پہلے بھی لکھوا چکا ہوں اس لئے مفتی صاحب کا اخیر عشرہ دیوبند ہی میں تجویز کر دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے چھتہ کی مسجد میں اعتکاف کیا جس سے مجھے بہت مسرت ہوئی کہ یہ مسجد دارالعلوم کی ابتدا ہے اور یہ حجرے حضرت نانوتوی اور حضرت مولانا یعقوب صاحب نوراللہ مراقدہما کے مسکن رہے جو عرصہ سے کسمپرسی میں پڑے ہوئے تھے۔ مفتی جی کی وجہ سے ۱۰، ۱۵ آدمی اور بھی اس میں معتکف ہوگئے اور اخیر عشرہ خوب زوروشور کے ساتھ گذرا۔

مولوی سجاد کو ان کے مدرسہ سرائے میر میں، مولوی عبدالرحیم کو ان کے مدرسہ نجیب

آباد میں، مفتی اسمعیل کو ان کے مدرسہ ڈابھیل میں باوجود ان سب دوستوں کے شدید اصرار کے کہ وہ سہارنپور رمضان گذاریں، [میں نے] اپنے اپنے مستقر ہی پر متعدد وجوہ سے تجویز کر دیا تھا۔ ان میں سے مفتی اسمعیل کے یہاں کے حالات امید سے زیادہ مثمر ہوئے اس کے یہاں شروع ہی سے ۴۰، ۵۰ معتکف ہو گئے تھے اور اخیر میں سو سے زائد ہو گئے تھے۔

اس کے تفصیلی خطوط بلکہ ان سب ہی کے خطوط کو میرا دل چاہتا رہا کہ تمہارے پاس بھیجوں جو رمضان میں اپنے اپنے حالات کے آتے رہے لیکن چونکہ وہ کارڈ تھے اور مختصر، مفتی اسمعیل کے خطوط بہت مفصل تھے، اس لئے ان کے خطوط یوسف کے پاس بھیجتا رہا اس لئے کہ تمہارا کوئی مستقر اور مستقل پتہ مجھے معلوم نہ تھا، میں نے یوسف کو لکھوا دیا تھا کہ اصل میں یہ خطوط مولوی عبدالرحیم کے پاس بھیجنے مقصود ہیں لیکن مولوی عبدالرحیم کا افریقہ سے واپسی پر لندن آنا طے ہے اس لئے ان خطوط کو محفوظ رکھیں۔ عبدالرحیم کی واپسی پر اسکو دکھلا دیں۔

مفتی اسماعیل کے یہاں کے تین پاروں پر تو شروع میں میں نے نکیر کی تھی مگر اس نے یہ لکھا کہ ان میں متعدد لوگ ایسے ہیں جو سہارنپور رمضان گذار چکے ہیں ان کا اصرار تین پاروں پر ہی ہے اور اسی طرح اس کے نظام الاوقات میں آپ بیتی پر انکار کیا کہ یہ رمضان میں سنانے کی نہیں مگر اس نے لکھا کہ لوگوں کو اس سے دلچسپی زیادہ ہے۔ تمہارے حصہ کی آپ بیتی نمبر۴ گیارہ رمضان کو ایک مہمان کے ہاتھ بولٹن بھیج دی اور یوسف کو لکھ دیا کہ مولوی عبدالرحیم آویں تو ان کے حوالہ کر دیں اور اگر اتفاقیہ ان کا آنا نہ ہو تو کسی حج کو جانے والے کی معرفت ان کے پاس بھیج دیں اور دونوں نہ ہو سکے تو ان کو سہارنپور آنے پر دے دی جائے گی۔ اس سال مولوی عبید اللہ صاحب بلیاوی نے پورا رمضان یہیں گذارا اور ختم خواجگان اور ختم یسین کے بعد نظام الدین کی دعاؤں کا چربہ شروع ہو گیا۔

میں اپنے اعتکاف کے متعلق پہلے لکھوا چکا ہوں کہ ۲۹ رشعبان تک نہ میری رائے

تھی نہ کسی اور کی، اس کے بعد ۲۹ کو مفتی عبدالعزیز کے حجرہ کی نیت سے آیا کہ باوجود میرے منع کرنے کے ۴۰۰ ر سے زائد مجمع آ گیا تھا۔ خیال تھا کہ میں اپنے قدمچہ کے ساتھ مفتی عبدالعزیز کے حجرہ میں پڑا رہوں کہ مہمانوں کے پاس رہوں مگر یہاں پہنچنے کے بعد محض اللہ جل شانہ کے انعام واحسان سے صورۃً تو اعتکاف پورا ہو ہی گیا اللہ تعالیٰ قبول فرماوے تو اس کے کرم سے کیا بعید ہے۔

ناظم صاحب کی طبیعت بحمد اللہ اچھی رہی۔ تراویح تو اپنے حجرہ میں مختصر پڑھتے رہے اور روزے اخیر کے تین کے علاوہ سب رکھے۔ حکیم ایوب صاحب ایک روزہ بھی نہ رکھ سکے لیکن تراویح ساری مسجد میں بیٹھ کر پڑھیں۔ تمہارا خط مولوی تقی صاحب کے پاس پہنچ گیا میں نے پہلے بھی ان سے ایک آدھ دفعہ اس سلسلہ میں گفتگو کی کہ وہ طباعت میں تاخیر نہ کریں اور اس سلسلہ میں جو خرچ چاہئے مجھ سے لے لیں اس وقت بھی میں نے دکھلا دیا تھا مگر رمضان کے بعد سے ان کی طبیعت کچھ خراب ہے بار بار استنجا جانا پڑتا ہے۔

یوسف کے یہاں فوٹو کرانا شاید بہت آسان ہے وہ ہر خط کا فوٹو کراتا ہے، بعد ملاحظہ تمہارے پاس بھیج دیتا، فوٹو کرانے کی کیا ضرورت تھی۔ عبدالحفیظ صاحب بہت شدید انتظار وعدہ خلافیوں کے بعد ۲۰ رمضان کو آ گئے تھے وہ اس وقت میرے پاس ہیں وہی خط سنا رہے ہیں اور حبیب اللہ لکھ رہا ہے۔ تم سے اور تمہاری اہلیہ سے بہت بہت سلام مسنون کہتے ہیں۔

تم نے لکھا کہ زامبیا ملاوی میں قصائد پڑھے جاتے ہیں، بہت مبارک ہے نہ ہوئے سہارنپور میں، اتنے فتوے ان کے خلاف لگتے کہ وہ بھی یاد کرتے۔ مفتی اسمٰعیل نے تو رمضان کے زور باندھ کر فتویٰ بازی کا مسئلہ اپنی ذات کے متعلق ہلکا کر لیا۔ اس مرتبہ قصیدہ کے بجائے فضائل درود شریف کی صلوۃ وسلام والی چہل حدیث تراویح کے بعد روزانہ ہوتی

تھی۔اس کے خلاف بھی من من تو سنتا رہا مگر مفتی اسمعیل نہیں تھے جو زیادہ زور باندھتے۔

یہاں کے نظام الاوقات اللہ کا شکر ہے باوجود میری شدید بیماری کے بہت ہی اچھے رہے۔صبح کو اپنے دستور کے موافق علی الصباح نماز کے بعد میں تو ساڑھے نو تک سوتا تھا بقیہ احباب کچھ سوتے کچھ جاگتے تھے ساڑھے نو پر اٹھنے کے بعد مختصر صلوۃ الضحی کے بعد گذشتہ سالوں میں صلوۃ الضحیٰ میں کچھ پارے پڑھا کرتا تھا اس سال نہیں پڑھا۔

جس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک بالنظر سال بھر نوبت نہیں آئی مگر عینک لگا کر میرا قرآن پاک جو جلی ہے کچھ دیکھ کر کچھ اندازہ سے ساڑھے گیارہ تک پڑھنے کا معمول تھا,اسی درمیان میں مولوی یونس اور مولوی عاقل سلمان تینوں احباب گیارہ بجے سے ایک بجے تک میرے پاس بیٹھ کر میرے تراجم بخاری جن کی نظر ثانی مولوی یونس نے رجب شعبان میں کر رکھی تھی اس کا مذاکرہ کرتے اور اس میں اصلاح کرتے ہیں,اور اس میں کچھ مجھ سے پوچھنا ہوتا ہے وہ پوچھتے رہتے تھے۔

اسی دوران میں مولوی تقی صاحب جو اخیر شعبان میں یہاں آئے تھے اور رمضان المبارک میں میرے حواشی بذل نقل کرتے تھے وہ بھی کچھ پوچھنا ہوتا تھا تو اس دوران میں آکر اولاً یونس پارٹی سے،اور ضرورت ہوتی تھی تو مجھ سے بھی پوچھتے تھے۔بہت سالوں کے بعد شاید ۳۰/سال کے بعد امسال برائے نام علمی مشغلہ بھی رمضان میں رہا ورنہ اوجز کے زمانہ میں تو کچھ کام رمضان میں کیا،اس کے بعد چھوٹ ہی گیا تھا,لیکن اس میں بھی میری شرکت برائے نام تھی۔

ایک سلسلہ جو گذشتہ سال صوفی انعام اللہ شروع کرا گئے تھے یعنی آدھ گھنٹہ دس کے بعد وعظ وہ اس سال بدستور بلکہ زیادہ اہمیت سے رہا اور اس میں زیادہ تر مولانا عبید اللہ صاحب،دوسرے درجہ میں مولوی منور صاحب اور مولوی عبدالجبار نے بھی پورا رمضان اس

سال یہیں گذارا، تقریریں کرتے رہے۔ وارد و صادر علیحدہ جیسے مولانا منظور صاحب دو دن رہے، مولوی محمد عمر صاحب ایک دن رہے وغیرہ وغیرہ۔

میں ساڑھے گیارہ سے پونے دو تک ڈاک، تخلیہ اور ذکر وغیرہ کی ابتداء میں جس کو مولوی احمد میرے سامنے بیٹھ کر کراتے تھے، پونے دو کے بعد نماز کی تیاری کرتا تھا۔ ڈھائی پر حسب دستور ظہر، اس کے بعد سے عصر تک ذکر، عصر کے بعد ارشاد کمال، مغرب بعد میری چائے اور مہمانوں کا کھانا، تقریباً سات بجے تک اور اسکے بعد مجلس عمومی حسب سابق، مگر اس سال میں نے کچھ تقریباً نہیں کہا، اس لئے کہ ضعف دماغ کے علاوہ بخار اور دونوں سے بڑھ کر رمضان المبارک میں گلا کھانسی کی وجہ سے ایسا بیٹھا رہا کہ آواز ہی نہ نکلتی تھی۔

اس سال اس وقت بھی کوئی کتاب عزیز شاہد اولاً انفاس عیسی جو رمضان سے پہلے سے عصر بعد مجلس میں ہوا کرتی تھی اس کے بعد مولانا وصی اللہ صاحب کا ارشاد بسلسلہ تصوف اور میری چاروں نسبتوں کی تقریر جو ہر سال کی تھی، اس کو میں نے آپ بیتی نمبر۵ کا جز بنا کر طباعت کیلئے تجویز کر رکھی ہے، وغیرہ وغیرہ ہوتی تھی۔ پھر پونے آٹھ پر بیعت کا سلسلہ۔

البتہ اس سال ۵۶ رسالہ معمول جو ۳۸ھ سے گذشتہ سال تک ہمیشہ رہا جو ہندوستان میں چھوٹا نہ حجاز میں وہ میری مجلس افطار تھی جو اس سال بالکل بند رہی۔ دو شب مولوی انعام کی وجہ سے اور ایک شب کسی اور مہمان کی وجہ سے تھوڑی دیر کو۔ اس کی اصل وجہ تو حرج تھا کہ بڑا وقت ضائع ہو جاتا تھا اور ظاہری وجہ ڈاکٹروں کی بندش تھی۔ انہوں نے مجھ پر ہر نوع کی مٹھائی، ہر نوع کا پھل ہر نوع کی چکنائی بند کر رکھی تھی اول تو جب عمل مذہبی تقویٰ پر نہ ہوا تو اس پر کیا ہوتا مگر انکار کیلئے بہانہ بڑا اچھا ہوتا۔ اظہار وغیرہ عشاء کے بعد کسی نہ کسی [نوع کی] افطاری لانے کے عادی تھے اور لاتے بھی رہے مگر میں یہی کہہ دیتا تھا کہ پردہ کے باہر جس کو چاہو بانٹ دو۔ اس وجہ سے بے چاروں نے لانا چھوڑ دیا۔

سونا تو اس کے باوجود ۱۲/ بجے سے پہلے نہیں ہوتا۔ تراویح کے بعد ختم یسین کے بعد مولوی عبید اللہ کی دعا بہت لمبی ہوتی تھی۔ پھر مولوی معین الدین کی کتاب اولاً درود کی چہل حدیث پھر فضائل رمضان پھر فضائل درود اور آخر میں تذکرۃ الخلیل شروع ہوگئی۔ مولوی نصیر کو اللہ بہت ہی جزائے خیر دے، دین و دنیا دونوں میں بہتر سے بہتر بدلہ دے۔ وہ مغرب کے قریب متصل آکر عشاء کے قریب اور ۳ بجے رات سے آکر ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھ کر واپس جاتا تھا۔

مہمانوں کا اندازہ تو پارسال سے کچھ زائد ہی رہا چاولوں کی دو دیگیں شام کو اور دو سحر میں ایک میٹھے کی اور ایک نمکین کی۔ بہت ہی مفصل نظام الاوقات میں نے تمہیں لکھوا دیا۔ یہ غالباً پہلے لکھوا چکا ہوں اس سال پہلے عشرہ کا قرآن پاک ناظم صاحب کے اصرار پر بلکہ درخواست پر ان کے خادم گورا نے سنایا۔ بقیہ دونوں عشرہ سلمان نے سنایا۔

مولوی احمد کا بھی بڑا اصرار تھا ان سے طے ہوگیا کہ اگر ۲۹ کا چاند نہ ہوا تو ۳۰/ کی شب میں تم سے سنیں گے جو ڈھائی تک تو بڑے اطمینان سے ہوا اس کے بعد گولہ باری شروع ہوگئی جس کی دو روایتیں ہیں کہ ابتداء ہندوؤں کی شادی میں گولے چلے اور اسکی آواز پر مسلمانوں نے چاند کی گولہ باری شروع کر دی۔ دوسری یہ ہے کہ دہلی سے ریڈیو پر چاند کی خبر شروع ہوگئی۔

گیارہ بجے قاضی صاحب پر آدمی بھیجا کہ انہوں نے تو گولہ نہیں چھوڑ دیا۔ ساری رات ردوقدح میں گذری، نیند بھی نہیں آئی۔ مولوی عبدالمالک اور مولوی یامین کو کرایہ کی کار میں دیوبند بھیجا۔ معلوم ہوا کہ وہاں کچھ نہیں مگر مظفر نگر میں مولوی مفتی عبدالرحیم صاحب نے رؤیت کا اعلان کر دیا اس لئے یہ لوگ اسی کار میں مظفر نگر گئے اور بارہ کی صبح کو ہماری نماز کے بعد، مدرسہ کی نماز سے پہلے واپس آئے۔

قاضی شہر کو بلایا گیا ان کی رائے کے خلاف مفتیوں کی اکثریت کی بنا پر ٦ بجے صبح کو دفعۃً عید کا اعلان ہو گیا اور ساڑھے سات پر ہمارے یہاں نماز ہوئی۔ مہمان سارے سحری کھا چکے تھے اس لئے عید کے بعد کھانے کا سوال ہی نہیں رہا اور نو بجے تک الوداعی مصافحوں کا زور شروع ہو گیا۔ میں تو سمجھا کہ مسجد خالی ہو گئی مگر دوپہر کو کھانے میں معلوم ہوا کہ ٢٠٠ آدمی ہیں۔

اب تو جگہ ختم ہو گئی مگر عزیز یوسف نے بہت ہی اصرار اور تقاضا سے معمولات پوچھے ہیں اور اس پر افسوس لکھا ہے کہ وہاں کوئی دوست نہیں رہا کہ مفصل لکھے۔ اس لئے آپ بعد ملاحظہ یا اس کی نقل اس کو بھیج دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۵؍شوال ۹۱ھ

از راقم سلام مسنون و درخواست دعا۔

از احقر ابوالحسن بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست۔ بھابھی جان کی خدمت میں ہم دونوں کا سلام عرض کر دیں۔ دعا کی درخواست۔ اہلیہ آپ کو بھی سلام عرض کرتی ہے۔

افسوس اس چمن میں وہ سرورداں نہیں لطفِ بہارِ تازگیِ گلستاں نہیں
ایسا کوئی چمن نہیں جس میں خزاں نہیں گل خندہ زن نہیں کہ وہ آرام جاں نہیں

﴿335﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/شوال ۹۱ھ [۷/دسمبر ۷۱ء]

مکرم و محترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، اس ناکارہ نے یکم رمضان سے ۴ شوال تک ۳/عرائض بھیجے جواب کا تو نہ انتظار ہے نہ امید کہ آپ مشغول بہت رہتے ہیں۔ اگر مولانا ہاشم صاحب کے خطوط سے ان کا پہنچ جانا معلوم ہو جائے تو موجب طمانینت ہو۔

نمبر ایک ۹ رمضان کو ایک رجسٹری جس میں آپ بیتی وغیرہ بھیجنے کی تفصیل لکھی تھی۔ دوسرا پرچہ دستی ۱۱ رمضان جناب اسمعیل احمد جیوا کے ہاتھ بھیجا جن کے ہاتھ ایک آپ بیتی نمبر ۴ عبد الرحیم کیلئے بھیجی۔ اس کے بعد ۴ شوال کو ایک رجسٹری بھیجی جس میں تمہارے مرسلہ ڈرافٹ کی رسید بھی تھی اور یہ بھی لکھا کہ دوا تم نے غلط بھیجی۔ میں نے تو صرف نام پوچھا تھا۔

میں نے مولانا تقی صاحب کی خدمت میں بار بار درخواست کی کہ وہ تمہاری کتاب کے سلسلہ میں علی الحساب کچھ لے لیں مگر وہ اپنے سیٹھ ہونے کے گمان میں ابھی تک نہیں لے رہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ وہ اپنی دار السلطنت میں تو ہیں نہیں اور تمہارا بھیجنا بے قابو ہے، وہ ابتدائی کام کے لئے لے لیں، میرا حساب تو چلتا ہی رہے گا۔ وہ ہر وقت کاتب کی فکر میں ہیں۔ کئی کاتبوں سے خط و کتابت اور بات چیت ہو چکی ہے انشاء اللہ جلد ہی [کتابت شروع] ہو جائے گی۔

عزیز مولوی عبد الرحیم کا شدت سے انتظار ہے، معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے، کس

مرحلہ میں ہے اگر ان کی کوئی اطلاع ملے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اپنی اہلیہ سے ضرور سلام مسنون کہہ دیں۔ بچی سے دعوات۔ پہلے خط میں تمہارے خسر کے خط کا جواب لکھ چکا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۹/شوال ۹۱ھ

﴿336﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴/شوال ۹۱ھ [۱۲/دسمبر ۷۱ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم قاری یوسف صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، آپ کا کوئی گرامی نامہ عرصہ سے نہیں آیا اور میرا بھی جی تمہارے حرج کی وجہ سے تو نہیں چاہتا مگر بعض ضروری باتیں پیش آتی ہی رہتی ہیں۔ اس وقت تین امر قابلِ ذکر ہیں۔

اول: یہ کہ جس کو میں پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ مولانا انعام الحسن صاحب کی تشریف آوری پر آپ اس کا اہتمام کریں کہ آپ اپنے وقت کو زیادہ فارغ رکھیں، مسجد و مدرسہ کا انتظام پہلے سے کر دیں کہ حرج نہ ہو اور آپ کا وقت مولانا کے ساتھ زیادہ گذر سکے۔

نمبر۲: بمبئی کے ایک صاحب جناب الحاج حبیب جان صاحب نے جنہوں نے ماہ مبارک سہارنپور میں گذارا تھا بیت السالک اپنے خرچ سے مولانا ظہور الحسن صاحب خانقاہ

اشرفیہ کے واسطے سے طبع کرائی ہے جو طبع بھی ہوگئی ہے۔ میں نے رمضان میں ان سے وعدہ لے لیا تھا کہ وہ ایک نسخہ بذریعہ طیارہ آپ کے پاس بھیج دیں گے اور انہوں نے فوراً ایک نسخہ آپ کی خدمت میں بھیجنے کا وعدہ بھی کرلیا تھا۔ اگر اب تک نہ پہنچی ہو تو میرے حوالے سے ان کو ایک خط اس پتہ پر لکھ دیں: حبیب جان محمد [پتہ درج ہے]

میرے پاس ایک ہی نسخہ آیا ہے میں اپنا بھیج دیتا مگر وہ چونکہ بہت ہی ذوق وشوق سے وعدہ کر کے گئے اس واسطے نہیں بھیجا۔ ان کا پتہ اوپر لکھا گیا ہے آپ انہیں لکھیں کہ زکریا نے لکھا ہے کہ آپ نے ان سے وعدہ کیا تھا۔ وہ تو بہت ہی تقاضا کر گئے تھے۔ میں تو خود بھی لکھ دیتا مگر میری [رائے] میں تمہاری طرف سے اشتیاق ضروری ہے۔

نمبر۳: تمہارے ہدایا قدیمہ وجدیدہ سبھی کا انتہائی ممنون ومشکور ہوں لیکن جتنی راحت اس بجلی والے بسترہ سے پہنچی اتنی کسی سے نہیں پہنچی۔ گذشتہ سال بھی پوری سردی وہ میرے بدن کا لفافہ رہا اور بٹن کو کبھی کھولتا کبھی بند کرتا رہتا ہوں۔ جب ذرا سردی ٹانگوں میں لگی اسے کھول دیا اور بسترہ ٹانگوں پر لپٹا رہتا ہے جب ذرا گرمی معلوم ہوئی بند کر دیا۔

نمبر۴: البتہ وہ تمہارا بسترہ منیٰ والا جو تم نے مدینہ بھیجا تھا اس کے استعمال کی نوبت نہیں آئی۔ اب تک کوئی ضرورت اس کے استعمال کی نہیں سمجھ میں آئی۔ پیشاب کا مرض ہے بار بار موت دانی میں کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے اس کے استعمال کی ابھی تک نوبت نہیں آئی۔

نمبر۵: عزیز عبدالرحیم کا شروع شوال میں ایک خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ۲؍شوال کو والدہ کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ اس کے بعد سے آج تک کوئی خط نہیں آیا۔ معلوم نہیں کہ اس کا نظام کیا ہے۔ میں نے تو اس کو بہت تاکید کی تھی کہ بولٹن ضرور اس سفر میں جاوے چاہے حج کے بعد جانا ہو۔ معلوم نہیں کہ اس کا نظام بنایا نہیں۔

نمبر۶: مولوی تقی صاحب تمہاری کتاب کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ آج وہ اپنا اور میرا

حرج کر کے صبح دیو بند گئے تھے۔ایک کاتب کوتمہاری کتاب کے مسودہ کا ایک حصہ دے آئے ہیں، اللہ کرے کہ جلد از جلد باحسن وجوہ اس کی طباعت ہو جاوے۔

نمبر ۷: عزیزم مولوی احتشام کاندھلوی سے تو تم خوب واقف ہوگے، سولہ شوال کی شب میں ان کا انتقال ہوگیا۔ دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کی درخواست، اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔اس کی خیریت کا شدت سے انتظار ہے۔خدیجہ کو پیار و دعوات۔عزیز محمد کی شادی کے مژدہ کا شدت سے انتظار ہے۔بشرطِ سہولت اس کے والدین سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، شب ۲۴رشوال ۹۱ھ

﴿337﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵رشوال ۹۱ھ [۱۳ردسمبر ۱۷ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبد الرحیم متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا ۲۱ رمضان کا زامبیا سے لکھا ہوا خط عید کے دن مجھے ملا تھا جو میرے لئے **عید [فعید ثم عید]** کا مصداق بن گیا تھا اور ہمروزہ اس کا جواب بھی لکھوا دیا تھا اس میں تم نے لکھا تھا کہ ویزہ ۲۱ررمضان کو پہنچا جب کہ میں تیسرے عشرہ کے اعتکاف میں بیٹھ گیا۔۲رشوال کو والدہ کے پاس جاؤں گا۔اس کے بعد آج ۲۵ شوال تک تمہارا کوئی خط نہیں ملا جس کا شدت سے انتظار ہے۔ یہ تو امید نہیں کہ تم نے اتنے دنوں تک خط نہیں لکھا ہوگا، غالبًا ڈاک کی گڑبڑ کی

وجہ سے نہیں پہنچا ہوگا۔

مولوی یوسف تتلی سے یہ معلوم ہوکر کہ تمہاری والدہ بھی اس سال حج کا ارادہ کر رہی ہیں بہت ہی خوشی ہوئی۔ اگر ایسا ہوگیا تو بہت ہی اچھا ہوگا کہ ان کے لئے تمہاری رفاقت دینی و علمی فوائد کا سبب بنے گی اور تمہارے لئے ان کی معیت کھانے پینے کی سہولتوں کا ذریعہ بنے گی۔ اگر یہ روایت صحیح ہو تو میری طرف سے ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کر دیں اور اگر کوئی تردد ہو تو میری طرف سے تاکید کر دیں کہ وہ ضرور ارادہ کر لیں کہ ایسا بہتر وقت ان کو شاید پھر نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے تمہارا ان کا اور تمہاری اہلیہ کا سفر حج وزیارت نہایت سہولت راحت کے ساتھ تکمیل کو پہنچا کر حج وزیارت قبول فرمائے۔

میری طبیعت کا حال بدستور ہے, مجموعی طور پر تو اللہ کے فضل سے بہت راحت سے ہوں کوئی تکلیف نہیں لیکن گھٹنوں میں ایسا انجماد ہوگیا کہ وہ سیدھے نہیں ہوتے، نہ ان پر بوجھ دیا جاتا ہے، نہ حجاز سے واپسی کے بعد زمین پر پاؤں رکھنے کی نوبت آئی۔ جیسا کہ تم خود دیکھ گئے تھے۔ سارے رمضان یہی حال رہا اور اب بھی کوئی تغیر نہیں۔

رمضان کے اخیر عشرہ میں تمہارے حکیم صاحب آئے تھے، عید کے بعد ان کا اصرار ہوا کہ وہ میرے علاج کیلئے یہاں قیام کر لیں۔ ۴، ۶ ماہ کیوں نہ لگ جائے اس کو تو میں نے نہایت شدت سے انکار کر دیا دوسری صورت انہوں نے یہ بتائی کہ مستقل علاج تو ان کا شروع کر دوں اور وہ ہر ہفتہ یا ۱۵، ۲۰ دن پر آجایا کریں۔ میں نے اس کو بھی منظور نہیں کیا۔

تیسری صورت میں نے یہ تجویز کی کہ وہ حکیم ایوب صاحب سے تبادلہ خیالات کر کے اپنی تجویز نسخہ علاج وغیرہ حکیم ایوب کو سمجھا دیں اور ان کی جو رائے ہو اس کو غور سے سن لیں۔ چنانچہ دونوں کے مشورہ سے ایک علاج شروع ہوا جو ۷ شوال سے چل رہا ہے۔ کوئی خاص فرق تو ابھی محسوس نہیں ہوا, البتہ بھوک میں جو اباء اور تنفر تھا وہ نہیں رہا، نیز قبض میں کچھ

فرق ہے وہ یہ کہ اجابت کھل کے تو اب تک نہیں ہوئی، لیکن کبھی کبھی رات دن میں ہو جاتی ہے۔ حکیم صاحب اس کو کامیابی بتاتے ہیں۔

مولوی تقی کو اللہ جزائے خیر دے کہ وہ بذل کیلئے اپنے مدرسہ سے ایک سال کی چھٹی لے کر آ گئے اور ماہ مبارک میں انہوں نے یوسف متالا کی تالیف کو ایک طالب علم سے صاف کرایا اور پرسوں دیوبند جا کر کاتب کو ایک حصہ دے بھی آئے۔ اہلیہ سے سلام کہہ دیں اور اپنے جملہ اعزہ سے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۲۵ر شوال ۹۱ھ

﴿338﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷ر شوال ۹۱ھ [۱۵ر دسمبر ۷۱ء]

عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، پرسوں مولوی یوسف توتلی نے کہا کہ میں کل گھر خط لکھنا چاہتا ہوں اگر آپ عبدالرحیم کو پرچہ لکھنا چاہیں تو دے دیں۔ بہت جی خوش ہوا اور اسی مجلس میں پرچہ لکھ کر دے دیا۔ آج ۱۵ دسمبر کو تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۷ دسمبر پہنچا، اور جب معلوم ہوا کہ مولوی یوسف توتلی نے ابھی لفافہ نہیں بھیجا ہے تو میں نے ان سے درخواست کی کہ ایک دن روک لیں تاکہ میں اس کا جواب بھی اسی میں بھیج دوں۔

تمہارے اس خط سے یہ معلوم ہو کر کہ میرا کوئی خط تمہیں نہیں ملا بہت قلق ہوا۔ باوجود رمضان ہونے کے میں نے تمہارے ہر خط کا جواب اس پتہ پر جو تم نے سرورق لکھا تھا

فوراً لکھوایا اور سب خطوط زامبیا ہی کے پتے سے لکھے بجز اس خط کے جو تمہارے ۲۱/رمضان والے محبت نامہ موصولہ یوم العید کے جواب میں نے دوسرے دن لکھوایا تھا کہ اس کا جواب تو میں نے اس امید پر کہ تم ۲ شوال کو اپنے ۲۱ رمضان والے خط کی بنا پر افریقہ پہنچ گئے ہوگے افریقہ لکھا تھا مگر آج کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ تم ۲ شوال کو نہیں جا سکے بہت قلق ہوا۔

مولوی تتلی سے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ تمہاری والدہ بھی حج کو جانے والی ہیں اس پر میں نے پرسوں کے خط میں بہت اظہارِ مسرت کیا تھا۔ میری رائے اب بھی یہی ہے کہ اگر وہ تمہارے ساتھ جا سکیں تو بہت ہی بہتر ہے۔ تمہارے ناخن کی تکلیف سے بہت ہی کلفت پہنچی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے کہ یہ سلسلہ بہت ہی پرانا ہو گیا۔ تمہارا کوئی خط اب تک ایسا نہیں پہنچا کہ جس میں اس ناخن کا ذکر ہو۔

میرے پاس تمہارا ۲۱ رمضان کا لکھا ہوا [خط] عید کے دن ملا تھا اس کے بعد تمہارا کوئی خط نہیں ملا۔ اس سے تعجب بھی ہے کہ ایک مہینہ کے اندر تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ تم نے ۲۷ [ویں کو] شب قدر میں باوجود علالت کے جو کچھ کیا اللہ اس کو قبول فرماوے۔ اہلیہ کی پھنسیوں کی شکایت سے بھی قلق ہوا، اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ میری طرف سے اہلیہ، والدہ اور دوسرے اعزہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اپنے پھوپھی زاد بھائی اور زامبیا والے رشتے داروں سے بھی میرا سلام کہہ دیں۔

میں نے رمضان میں دو خط مفتی اسمٰعیل کے ان کے اور ان کے متعلقین کے اعتکاف کی کیفیت کی تفصیل کے تمہارے دکھانے کیلئے یوسف متالا کو بھیجے تھے اس لئے کہ اس وقت تک میرے ذہن میں یہ نہ تھا نہ اس کی اطلاع تھی کہ افریقہ جانے میں تمہیں اتنی تاخیر ہوگی۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ رمضان افریقہ گذار کر وسط شوال میں بولٹن پہنچ جاؤ گے مگر اب تو حج سے پہلے بظاہر بولٹن کی کوئی صورت نہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ حج کے بعد بولٹن ہو کر

آؤ تو اچھا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ , بقلم حبیب اللہ، شب ۲۷ر شوال ۹۱ھ

از احقر یوسف تتلی، بعد سلام مسنون، آں محترم سٹینگر پہنچ گئے ہوں گے۔ والدہ محترمہ، مولانا محمد صاحب وغیرہ کو سلام کے بعد دعا کی درخواست آپ سے یہی ہے کہ غریب خانہ پر بھی ضرور تشریف لے جاویں۔ والد صاحب بھائی یونس میری طرف سے نیابت کریں گے۔ بھائی یونس کو نصیحت بھی کریں اور گھر میں قیام بھی فرمائیں۔

339

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰ر شوال ۹۱ھ [۱۸ر دسمبر ۷۱ء]

مکرم محترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، میں نے ۱۷ شوال کے خط میں جو مولوی ہاشم صاحب کے ایر ائر لیٹر پر تھا یہ لکھا تھا کہ باوجود رمضان اور مشغولی کے میں نے رمضان میں تین خط لکھے اور چوتھا وہ تھا اور پانچواں گذشتہ ہفتہ طارق جلالی کے ائر لیٹر پر ۱/۴ [چوتھائی] لکھا تھا۔ مجھے جوابات کا تو انتظار نہیں اس کا خیال ضرور ہے کہ کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو جاتا کہ میرا کوئی خط پہنچتا ہے یا نہیں *اس لئے کہ تمہیں تو خطوط کا وقت نہیں ملتا یا کسی غریب عبدالقدیر کی طرف سے خط لکھنے کی اجازت نہیں ملتی یا اس کی دل شکنی کے خیال سے تم خود نہیں لکھتے۔*

میں نے متعدد خطوط میں عزیز محمد کی شادی کے متعلق دریافت کیا۔ تمہیں یا تو وقت نہیں یا مصالح بالا میں سے کوئی مانع ہوا لیکن الحاج مولوی عبدالحق سلمہ کے خط سے گذشتہ

جمعہ بعد نماز جمعہ اس کے نکاح کی خبر سن کر بہت مسرت ہوئی۔اگر فرصت ہواور مصالح کے خلاف نہ ہوتو میری طرف سے عزیز موصوف اوراس کے والدین کوضرور مبارک باد کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب سعید کو اپنے فضل وکرم سے مبارک فرمائے، زوجین میں محبت نصیب فرما کر اولاد صالح عطا فرمائے۔عزیز محمد سے یہ بھی کہہ دیں کہ کم از کم تمہیں تو اپنی شادی کی اطلاع ضرور کرنی چاہئے تھی۔ان تعلقات پر جو تمہارے یہاں کے قیام میں تھے تمہیں قاری یوسف صاحب سے زیادہ بے اعتنائی دکھلانا نہیں چاہئے۔

میں نے گذشتہ ہفتہ جو طارق جلالی کے ائر لیٹر میں ۱۴ر پرچہ لکھا تھا۔اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ بمبئی کے ایک صاحب نے جن کا پتہ بھی میں نے لکھ دیا تھا تربیت السالک کی تبویب چھاپی ہے اور میرے کہنے پر ماہ مبارک میں ان صاحب نے تیار ہونے پر تمہارے پاس بذریعہ طیارہ بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔میں نے طارق سلمہ کے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ میرے حوالہ سے تم ایک خط ان کو یاددہانی کا ضرور لکھ دو تا کہ ان صاحب کو تمہاری طلب بھی معلوم ہوجائے،مگر بعد میں مجھے خیال ہوا کہ معلوم نہیں تمہیں خط لکھنے کا وقت ملے گا یا نہیں یا کسی غریب کی طرف سے خط لکھنے کی اجازت ملے گی یا نہیں اس لئے میں نے خود بھی بمبئی ان صاحب کو خط لکھوادیا پھر بھی تم سے درخواست ہے کہ ایک خط ان پر اگر کتاب پہنچ گئی ہوتو شکریہ کا اور نہ پہنچی ہوتو اشتیاق اور طلب کا ضرور لکھ دو۔

عزیز عبدالرحیم کا ۲۱ رمضان کا لکھا ہوا خط عید کے دن ملا تھا جس میں اس نے لکھا تھا کہ افریقہ کا ویزہ ۲۱ رمضان کو پہنچا،لیکن میں تیسرے عشرہ کا اعتکاف زامبیا میں شروع کر چکا تھا اس لئے انشاء اللہ ۲ر شوال کو پہنچ جاؤں گا لیکن اس کے بعد اسی کا ۷ر دسمبر کا لکھا ہوا خط ۱۵ر کو پہنچا تھا جس میں اس نے لکھا کہ جب سارے مراحل طے ہونے کے بعد میں سفارتخانہ میں ویزہ لینے گیا تو انہوں نے کئی طرح کے حلف نامے اور کاغذات کا اور مطالبہ کر دیا، جن

میں سے اکثر کی تو تکمیل ہوگئی ۲، ۴ باقی ہیں جو انشاء اللہ ۲، ۴ روز میں ہوجائے گی۔

اس کے بعد سے کوئی خط اس کا آج ۱۹ دسمبر تک نہیں پہنچا جس سے معلوم ہو کہ وہ افریقہ جاسکا یا نہیں۔ بہت ہی وقت ضائع ہوا۔ مولوی تقی کہتے ہیں کہ میں نے عزیز عبد الرحیم کو پہلے ہی سمجھایا تھا کہ یہاں سے فلاں فلاں کاغذ کی تکمیل کر کے لیجاؤ ورنہ بہت دقت ہوگی مگر ایجنٹ نے اس کو یہ کہہ دیا کہ زامبیا کا لے جاؤ وہاں سے افریقہ کا آسانی سے مل جائے گا۔ اس غریب کا بہت وقت ضائع ہوا جس کا مجھے بھی قلق ہے۔

مولوی یوسف تتلی صاحب سے یہ معلوم ہوکر کہ تمہاری والدہ بھی اسی سال حج کا ارادہ کررہی ہیں بہت ہی مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ پورا فرمائے کہ ان کیلئے عزیز عبد الرحیم کی معیت دینی حیثیت سے بہت زیادہ مفید ہے اور عزیز عبد الرحیم کو ان کی معیت دنیوی حیثیت سے موجب سہولت ہے۔ میں نے عزیز عبد الرحیم کے ذریعہ سے اس کی والدہ کو تاکید لکھوائی ہے کہ ضرور عزیز موصوف کی معیت کو غنیمت سمجھ کر، اگر کوئی مانع ہو تو اس کو دور کر کے، ضرور اسی سال عزیز عبد الرحیم کے ساتھ حج کرلیں، انشاء اللہ موجبِ خیرات ہوگا۔

یہ میں پہلے لکھوا چکا ہوں مولوی تقی صاحب تمہاری کتاب دیوبند جا کر ایک کاتب کے حوالہ کر آئے تھے جو کتابت کر رہا ہے۔ عزیز مولوی از ہر شاہ قیصر ابن حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خط آیا تھا کہ کتابت ہورہی ہے اور میں اس کی نگرانی بھی کررہا ہوں۔ میں نے تقاضا بھی کردیا تھا کہ جتنی کتابت ہوتی رہے مفتی محمود صاحب کے ہاتھ کہ وہ جمعرات کو آتے ہیں بھیجتے رہیں تاکہ یہاں تصحیح وغیرہ ہوکر جاتی رہے۔

میرا تو خیال ہے کہ دیوبند میں اس کی طباعت بھی شروع کرادی جائے مگر آج کل راستوں کی بندش کی وجہ سے دہلی سے کاغذ دیوبند پہنچنا مشکل ہے۔ میری کاپیاں بھی رکی پڑی ہیں کہ کاغذ کے آنے میں بڑی دقت ہورہی ہے۔ اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد بھائی

کی شادی پر مبارک باد، عزیزہ خدیجہ کو پیار۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، بقلم حبیب اللہ چمپارنی ۳۰؍شوال ۹۱ھ

340

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸؍ذیقعدہ ۹۱ھ/ ۲۶؍دسمبر ۱۹۷۱ء

این کہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

المخدوم المکرّم حضرت الحاج قاری یوسف صاحب متالا زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، پرسوں تمہارا ائرلیٹر پہنچا تھا چونکہ شنبہ تھا ڈاک کا وقت بھی نہیں رہا تھا اور میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ میں یہ خواب دیکھ رہا ہوں یا واقعہ ہے اور اس کا واقعی یقین نہیں آیا۔

خواب میں تو لوگ سب کچھ دیکھتے ہی رہے ہیں اور یقین نہ آنے کا زیادہ مبنیٰ یہ ہے کہ میں نے ۲ خط تو رمضان میں لکھے اور تیسرا ۴ شوال کو اور ان تینوں کی تاریخیں مفصل ۱۷؍شوال کے مولوی ہاشم کے ائرلیٹر کے چوتھائی پر تمہیں لکھ بھی چکا تھا، اور اسکے بعد پھر ۲۴؍شوال کو بھائی طارق کے لفافہ میں ایک اہم پرچہ تمہارے نام لکھا پھر ۳۰ شوال کو مولوی عبدالحق صاحب کے ائرلیٹر پر ایک چوتھائی آپ کو لکھا۔ ان دونوں کی رسید کا تو ابھی وقت نہیں ہوا مگر ان سے پہلے ۴ خطوں کی رسید آج ۸؍ذیقعدہ تک نہیں پہنچی۔

اب حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ کا یہ ائرلیٹر مؤرخہ ۱۸؍دسمبر مطابق ۲۹؍شوال میں بھی کسی خط کی رسید نہیں ہے

چھیڑ دیکھو کہ خط تو لکھا ہے میرے خط کی مگر رسید نہیں

اسی وجہ سے مجھے خواب کا شبہ ہو رہا ہے کہ اگر واقعی یہ خط بیداری کا ہوتا تو اس میں کسی ایک خط کا تو ذکر ہوتا اگر چہ میرا انتظار بے محل ہے اسلئے کہ تم نے آپ بیتی نمبر ۴ کی رسید بھی اب تک نہیں بھیجی جس کا پہنچنا مولوی ہاشم کے خط سے معلوم ہو گیا تھا اللہ انہیں بہت جزائے خیر دے اور ان کے اس فقرہ کی وجہ سے کہ میں نے قاری صاحب سے رسید کا تقاضا کیا تھا مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ زکریا کا حرج ہو گا۔ اس لئے اور بھی خیال یہی ہے کہ یہ خواب ہو گا، ورنہ تم نے جب میرے حرج کے خیال سے رسید نہ لکھی تو خط میں تو اور بھی حرج ہو گا۔

اسی وجہ سے میں نے ایک بہت ہی اہم خط عزیز مولوی احسان کے نام لکھا اور چونکہ براہ راست جانا مشکل تھا اس لئے وہ خط بجائے تمہارے مولوی ہاشم کے واسطہ سے جمعرات ۴ ر ذیقعدہ کو بھیجا اور بڑی ندامت ہے کہ ان کا پتہ نہ مجھے خود یاد تھا نہ میرے کسی کاتب کو اس لئے ان کے نام کا خط بھی تمہاری معرفت بھیجنا پڑا۔ خدا کرے کہ ان تک پہنچ گیا ہو۔

بہر حال اگر یہ خواب بھی ہو تو میں تو اس کا جواب بیداری ہی میں لکھوا رہا ہوں۔ اگر یہ تمہارا خط خواب نہیں ہے تب بھی انشاء اللہ میرا یہ خط مفید ہو گا۔ تم نے لکھا کہ اس سے قبل ۳ ہفتے پیشتر ۲ خط لکھ چکا ہوں اگر وہ واقعی بیداری میں لکھے تھے تو نہیں پہنچے اور اگر خواب میں لکھے تھے تو پہنچ گئے اس لئے کہ بلی کے خواب میں چھیچھڑے، خواب میں تو نہ معلوم کیا کیا پہنچ جاوے۔

تم نے اس خط میں عزیز عبد الرحیم کے متعلق کچھ نہیں لکھا حالانکہ میں ہر خط میں استفسار کرتا ہوں کہ وہ کہاں ہے؟ کس حال میں ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے، غریب کو بہت پریشان ہونا پڑا۔ حالانکہ میں نے ہی اس کو اس کی والدہ کے تقاضے پر بھیجا تھا۔ میں نے مفتی اسماعیل کے دو خط تمہارے واسطے سے بھیجے معلوم نہیں کہ پہنچے یا نہیں۔ آج بھی ایک خط ایک صاحب کا اسی کو بھیجنا تھا لیکن بظاہر اس خیال سے کہ اب تو اس کے مکہ جانے کا وقت

آ گیا اس لئے اس خط کو کل یا پرسوں مکہ ہی بھیج دوں گا۔

اب تم اپنے خط کے متعلق سنو۔ اس خط میں تم نے اپنا انتہائی اضطراب بے چینی لکھ کر اس سیہ کار کو بھی مضطرب کر دیا مگر اتنا مجمل لکھا کہ جس سے میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ یہ اضطراب و پریشانی کس بات کی ہے۔ اگر حالات حاضرہ پر ہے تو اللہ مبارک کرے کہ یہ **قوت ایمانی کی دلیل** ہے لیکن تم ہی انصاف سے بتاؤ اور تم اپنی جدید تالیف میں اسوۂ رسول اسوۂ صحابہ کے خلاف پر جو وعیدیں اور جو ثمرات خود لکھ چکے ہو اس کے علاوہ کیا ہو رہا ہے۔

۱۵/ویں پارہ کا پہلا رکوع وقضينا الى بنى اسرائيل فى الكتاب لتفسدن فى الأرض مرتين ... ان آیات کو بہت غور سے پڑھو۔ بنی اسرائیل کے مسلمانوں پر کفار کو دو دفعہ مسلط کیا اور مسلمانانِ بیت المقدس پر یہود کو اب مسلط کر دیا اور بنی اسرائیل کے قصہ میں مسلمانوں پر جن کفار کو مسلط کیا ان کو عباداً لنا اولی بأس شديد سے تعبیر کیا۔ اللہ کی مخلوق تو سب ہیں، مسلمان بھی کافر بھی، سب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور اس پاک قرآن کا فیصلہ وكذلك نولى بعض الظالمين بعضاً بما كانوا يكسبون ہے۔

اب اس کے بعد ہم لوگوں کو گریبان میں منہ ڈال کر اپنی حالت بھی دیکھنی چاہئے۔ مالک کی طرف سے جو کچھ ہو رہا ہے وہ تو اب بھی رحم ہے کرم ہے، اور سید الکونین علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے نام لینے کی انتہائی لاج ہے ورنہ ہمارے افعال اقوام سابقہ قوم نوح و عاد و ثمود و لوط میں سے کون سی قوم سے ہٹے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ کا انتہائی کرم نہیں تو اور کیا ہے کہ ہم اقوام سابقہ کی طرح سے بالکل نیست و نابود نہیں کر دیئے گئے۔

اس سب کے باوجود علی میاں کا ۲،۳ دن ہوئے خط آیا تھا۔ انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ تیرا ایک پرانا واقعہ یاد دلاتا ہوں کہ تو نے ایک دفعہ اس نوع کے حالات پر حضرت اقدس رائپوری نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں یوں عرض کیا تھا کہ حضرت! حالات کی بنا پر عذر و

معذرت تو کوئی ہے نہیں اب تو مالک سے مراحم خسروانہ کی درخواست کرنی ہے۔ علی میاں نے لکھا کہ تیرا وہ واقعہ یاد دلا کر اب تجھ سے یہی درخواست ہے جو تو نے حضرت رائپوریؒ سے کی۔

یہ تو علی میاں کی محبت ہے یہ سیہ کار تو صلاح کار کجا و من خراب کجا کا صحیح مصداق ہے لیکن مالک سے مانگے بغیر کوئی ٹھکانہ بھی نہیں ؎

گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں
پر تیرے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

اسی لئے میں نے علی میاں کو لکھا اور تمہیں بھی لکھتا ہوں اور اپنے مخصوص دوستوں کو بھی لکھتا ہوں کہ بجائے پریشانی و اضطراب کے مالک سے مراحم خسروانہ کی درخواست کرو کہ مراحم خسروانہ کی درخواست جب ہی کی جاتی ہے جب ساری حجتیں ختم ہو چکی ہوں اور ساری عدالتیں خلاف کا فیصلہ کر دیتی ہیں کہ وہ پاک ذات کریم و رحیم ہے۔

یہ تو ایک پہلو ہوا دوسرا پہلو بھی بہت اہم ہے جو تمہاری ذات سے تعلق رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر اضطراب و پریشانی وجوہ بالا کے علاوہ بلا کسی وجہ کے سمجھ میں آئے اور ایسا بھی بسا اوقات ہو جاتا ہے تو پھر اپنے حال پر ضرور غور کرو۔ تمہارے یہاں مشائخ کی آمد و رفت تو خوب بڑھی ہوئی ہے اور مختلف المذاق مختلف الالوان اہل حق آتے رہتے ہیں۔ میں مضمون بالا بھی اور یہ مضمون بھی جو آگے لکھوا رہا ہوں اب سے پچاس برس پہلے الاعتدال میں بہت تفصیل سے لکھ چکا ہوں وہ یہ ہے کہ اہل اللہ کی شان میں کسی قسم کی بے ادبی ہرگز مناسب نہیں۔

معصوم انبیاء کے سوا کوئی نہیں اگر اللہ والوں میں سے کسی کی شان میں قلباً بھی

بے حرمتی ہوئی ہوتو بہت اہتمام سے توبہ بھی کریں اور اپنے کو اس سے بچائیں بھی۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کی ہر بات کو حق سمجھا جاوے یہ میں اوپر لکھوا چکا ہوں کہ انبیاء کے سوا کوئی معصوم نہیں لیکن خطائے بزرگان گرفتن خطا است۔ ایسے اوقات میں آدمی کو اپنے احوال پر غور کرنا چاہئے کہ اگر فلانے میں ایک عیب ہے تو مجھ میں دس عیب ہیں اور اپنے معاصی جدیدہ وقدیمہ کو مستحضر رکھ کر یہ سوچنا چاہئے کہ کسی نابینا کو دوسرے پر کانے ہونے کا عیب لگانا کہاں تک پسندیدہ ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ میری بھی اس بری عادت سے حفاظت فرمائے اور تمہاری بھی اور میرے سب دوستوں کی بھی, کہ میری مثال بالکل ''من نکردم شما حذر بکنید'' کی سی ہے۔ وما استقمت فما قولی لك استقم ۔تم نے لکھا کہ اپنی پریشانی اور اضطراب کی وجہ سے بجز فرائض اور ذکر جہر کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔تم جیسے سمجھ دار سے یہ مضمون بہت بے محل ہے۔ ایسے وقت میں اوراد واشغال، مراقبات بالخصوص مراقبہ دعائیہ بہت اہتمام سے کرنا چاہئے، الا بذکر الله تطمئن القلوب۔

بہت اہتمام سے جتنا بھی زیادہ سے زیادہ ہوسکتا ہوتوبہ واستغفار اللہ کے ذکر کا مشغلہ خود بھی بڑھاؤ اور احباب اور دوستوں کو بھی تاکید کرتے رہو۔ یہاں تقریباً ایک ماہ بلیک آؤٹ رہا لوگ تو اس سے بہت ہی پریشان ہوئے اور اس سیہ کار کو تو بہت ہی لطف آیا کہ مغرب کے بعد سے صبح تک نہ کسی کا آنا نہ کسی کا جانا۔ روشنی کی بندش جتنی اوپر والوں کی طرف سے تھی میں نے تو اپنے [بارے] میں اس سے بھی زیادہ کر رکھی تھی کہ بجلی کا بلب جلتا ہی نہیں تھا۔ بہت یکسوئی کے ساتھ کچھ پڑھنا، کچھ سوچنا، کچھ مانگنا کرتا رہا مگر یہ بھی بار بار سوچتا رہا کہ یہ بھی تو اللہ کا احسان ہے جو ہو رہا ہے۔

تم نے لکھا کہ کسی سے بات کرنے میں جی نہیں لگتا یہ تو بہت مبارک ہے۔ تم نے

لکھا اور صرف مدرسہ وہ بھی پیٹ کی خاطر۔ اسی لئے تو میں شدت سے تنخواہ چھوڑنے کا مخالف ہوا کہ اگر بقول تمہارے پیٹ کی خاطر نہ ہوتی تو مدرسہ چھوڑ دیتے۔ پیٹ ہی کی خاطر سہی مگر دین کا کام تو ہوتا رہا۔

تمہیں یاد ہوگا کہ بخاری شریف کے سبق میں ہمیشہ بار بار کہتا رہا کہ اس زمانہ میں اہل مدرسہ کو بغیر تنخواہ کے مدرس نہیں رکھنا چاہئے۔ اس لئے کہ وہ زمانہ ختم ہوگیا جب دین کا کام پیٹ سے اہم سمجھا جاتا تھا ورنہ یہ بے تنخواہ مدرس جتنا حرج کرتے ہیں اور طلبہ کا نقصان کرتے ہیں اس کے لحاظ سے تو تنخواہ لینا بہت ہی اہم ہے۔

اس سب کے بعد یہ سیہ کار بہت اہتمام سے تمہارے لئے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ تمہاری ہر قسم کی پریشانی کو دور فرمائے، تمہاری مدد فرمائے، اپنی رضا و محبت نصیب فرمائے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ مولوی تقی صاحب اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے میری کتاب میں تو ہمہ تن لگے ہوئے ہیں تمہاری کتاب کی طباعت کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اب تو وہ ایک ڈیڑھ ماہ کیلئے ہمیں الوداع کہہ رہے ہیں اس لئے کہ وہ چونکہ شعبان میں یہاں آگئے تھے رمضان میں بھی گھر نہیں گئے اسلئے میرا بھی خیال ہے کہ وہ عید گھر کریں اور ندوہ قیام کے بعد وہ گھر جائیں گے اور عید کے بعد واپسی میں بھی شاید کچھ لکھنو ٹھہرنا پڑے۔

پہلے متعدد خطوط میں عزیز محمد سلمہ کی شادی کی مبارک باد لکھوا چکا ہوں اگرچہ تم نے اس کی خبر بھی نہیں کی۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ خدیجہ کو دعوات بلکہ میری طرف سے گود میں لے کر پیار۔ اپنی خالہ اور خالو سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۸/ذوالقعدہ ۹۱ھ

﴿341﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰/ذیقعدہ ۹۱ھ/ ۲۹/دسمبر ۷۱ء

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے افریقہ کے خط کا بہت ہی شدت سے انتظار تھا اس لئے کہ تم نے ۲۱/رمضان کو جو خط لکھا تھا اس میں لکھا تھا کہ ویزا مل گیا مگر میں چونکہ اعتکاف میں بیٹھ گیا اسلئے انشاء اللہ ۲/شوال کو افریقہ پہنچ جاؤں گا۔ اس کے بعد تمہارا ۳ یا ۴/شوال کا محبت نامہ ملا اس میں تم نے لکھا کہ میں جب ویزا لینے کے لئے سفارتخانہ گیا تو انہوں نے ۵، ۱۰/فارم اور خانہ پری کرنے کیلئے دے دیے، جن میں سے بعض تو ہوگئے اور بعض باقی ہیں جو ۳، ۴/دن میں ہو جائیں گے۔ اس سے میں مطمئن تھا کہ اگر ۲ شوال نہیں تو ۸، ۱۰/شوال تک تم افریقہ پہنچ ہی گئے ہوگے اور اسی وجہ سے تمہاری بخیر رسی کے خط کا بہت شدت سے انتظار تھا۔

قاری یوسف صاحب تو مولوی طلحہ کی لائن پر چل رہے ہیں، *دنیا و مافیھا سے زہد بڑھتا جارہا ہے* اول تو ان کو خط کی فرصت نہیں ملتی اور اگر ملتی ہے تو اپنی وحشت *عن الدنیا کی رام کہانی کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا*، حالانکہ میں ان کے ہر خط میں انتہائی تاکید لکھتا ہوں کہ عزیز عبدالرحیم کی اطلاع ہر خط میں ضرور لکھا کرو مگر وہ تمہارے خط کا ذکر بھی نہیں لکھتے۔

شدید انتظار میں آج ۲۹/دسمبر مطابق ۱۰ ذوالقعدہ چہارشنبہ کی صبح کو تمہارا زامبیا سے تار ملا جس میں افریقہ کے ویزہ کیلئے دعا کو تم نے لکھا جس سے بہت ہی فکر و قلق اور رنج ہے۔ اس پر تار کی روانگی کی تو کوئی تاریخ نہیں۔ معلوم ہوا کہ وہاں کی روانگی کی تاریخ ان تاروں پر نہیں ہوتی۔ اس تار پر روانگی کی تاریخ بھی نہیں ہے۔ ۲۸ دسمبر سہارنپور ہی کی تاریخ ہے۔

خدا کرے کہ یہ تار بہت پرانا ہو اور تم افریقہ خیریت سے پہنچ گئے ہو ورنہ اب تو حج سے پہلے افریقہ جانے کا وقت بھی نہیں رہا۔ اگر افریقہ جاتے ہو تو پھر حج فوت ہوتا ہے۔ میں نے تمہارے نام ایک خط شروع ذیقعدہ میں صوفی اقبال کی معرفت مدینہ بھی لکھ دیا یہ سمجھ کر کہ تم شروع شوال میں افریقہ پہنچ گئے ہو گے اور آخر ذیقعدہ تک زیادہ سے زیادہ مکہ پہنچ جاؤ گے مگر اب تو میں سوچ میں پڑ گیا اور تمہاری پریشانی کا خیال اور بھی زیادہ سوہان روح بنا ہوا ہے۔

البتہ یہ بات موجب تسکین ہے کہ یہ سب والدہ کی خوشنودی اور ان کی ملاقات کے شوق میں ہے، اور اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماں کی خدمت کی وجہ سے سید الکونین ﷺ کی زیارت سے محروم رہے اور اس پر بھی افضل التابعین اور حضور اقدس ﷺ کی طرف سے یہ تمغہ ملا کہ حضرت عمرؓ کو حضور اقدس ﷺ نے ان سے دعا کی وصیت فرمائی۔ اس لئے میرے پیارے! جتنی پریشانی ہو رہی ہے اس کو والدہ کی خدمت اور رضا کی مد میں شمار کر کے انشاء اللہ ترقیات کے امیدوار رہنا۔

میں نے تو مولوی یوسف تتلی کی زبانی یہ خبر سن کر کہ تمہاری والدہ بھی اس سال تمہارے ساتھ حج کا ارادہ کر رہی ہیں بہت ہی مسرت کے ساتھ تاکید اور ترغیب کا خط تمہارے ذریعہ سے تمہاری والدہ کی خدمت میں لکھا کہ ضرور ارادہ کریں اور ساتھ ہی عزیز یوسف کو بھی لکھ دیا تھا کہ اگر وہ اپنی بیوی کو تمہارے اور تمہاری والدہ کے ساتھ حج کرا سکے تو بہت ہی اچھا ہے کہ اس کو [اور اس کی] اہلیہ کو تمہاری اور تمہاری والدہ کے ساتھ دین و دنیا دونوں کی صلاح و فلاح نصیب ہوگی، مگر اب تو تمہارے ہی متعلق فکر ہو گیا کہ تمہارے حج کا کیا ہوگا۔

میرا مشورہ تو یہ ہے کہ اب تک بھی تمہیں افریقہ کا ویزہ نہیں ملا تو تم اپنی والدہ کو بذریعہ تار اطلاع کرو کہ وہ حج کے لئے آجائیں اور تم بھی مکہ مکرمہ پہنچ جاؤ۔ وہاں والدہ سے

بھی ملاقات ہو جائے گی، دونوں کا حج بھی ہو جائے گا۔ حج کے بعد اگر والدہ کا اصرار ہو اور جدہ سے افریقہ کا ویزہ مل جائے تو کچھ دن افریقہ بھی رہتے آؤ, ورنہ والدہ سے ملاقات ہو ہی جائے گی۔ میرے خیال میں تو یہ صورت سب سے آسان ہے, آئندہ جیسے وہاں کے حالات اور تمہاری اور تمہاری والدہ کی مصالح ہوں۔ میری اس تحریر کو حکم تو ہرگز نہ سمجھیں، مشورہ ضرور ہے اور مشورہ حضرت بریرہؓ نے حضور اقدس ﷺ کا بھی قبول نہیں کیا۔

زامبیا میں اپنے پھوپھی زاد بھائی سے بندہ کی طرف سے سلام مسنون کہہ دیں اور خود جائیں یا خط لکھیں تو والدہ سے بھی میرا یہ مشورہ کہہ دیں۔ تمہاری معیت ان کے لئے دینی حیثیت سے مفید ہوگی اور تمہاری وجہ سے ان کو آسانی بھی ہوگی کہ مکہ اور مدینہ میں تمہارے مشتاق موجود ہیں۔ میں تمہارے افریقہ سے واپسی [میں] حج کو جانا سعدی اور صوفی اقبال دونوں کو لکھ چکا تھا اس لئے دونوں کے خطوط تمہارے اشتیاق اور انتظار کے آرہے ہیں۔

یہاں بحمد اللہ خیریت ہے میری حالت بدستور ہے کہ تکلیف تو بحمد اللہ کچھ نہیں ہے لیکن ٹانگوں کی معذوری بدستور، بلکہ کچھ اضافہ ہے کہ دونوں ٹانگیں بالخصوص بائیں بالکل ہی معطل ہے, اس حالت کو تم دیکھ ہی گئے تھے کہ تین آدمی پکڑ کر قدمچہ پر بٹھا دیتے ہیں اور قدمچہ پر سے اٹھا کر میری چارپائی پر ڈال دیتے ہیں۔

مولوی تقی صاحب آج کل سہارنپور ہی میں ہیں، اخیر شعبان میں آ گئے تھے اور بذل کے حواشی لکھ رہے ہیں اور عزیز یوسف کی جدید تالیف اتباع سنت کی رمضان میں نظر ثانی اور نقل کرا کر دیو بند ایک کاتب کے حوالہ کر دی ہے جس نے کتابت بھی شروع کر دی ہے اور مولوی تقی صاحب نے اس پر بڑی اچھی تقدیم بھی لکھ دی ہے جو مجھے بھی سنائی تھی۔

مولوی تقی صاحب ۲۰ر ذیقعدہ کو یہاں سے لکھنؤ جانے کا ارادہ کر رہے ہیں اسلئے کہ وہ مدرسہ کی تعطیل کے بعد سے گھر نہیں جا سکے، سیدھے سہارنپور آ گئے تھے۔ میری بھی

رائے ہے کہ وہ عید گھر کریں اور لکھنؤ کے حضرات ایک ماہ سے ان پر تقاضا کر رہے ہیں کہ وہ بذل کے ابتدائی کام کے واسطے چند روز لکھنؤ ٹھہریں۔ اس لئے ان کا ارادہ ہے کہ وہ ۲۰ کو یہاں سے لکھنؤ جا کر کچھ وہاں قیام کریں اور پھر عید پر گھر جائیں اور گھر جانے کے بعد واپسی میں بھی کچھ لکھنؤ ٹھہریں گے۔ غالباً ایک ماہ کا یہ ان کا سفر ہوگا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ ۱۰ر ذیقعدہ ۹۱ھ

﴿342﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰ر ذیقعدہ ۹۱ھ [۲۹ر دسمبر ۷۱ء]

مکرم ومحترم عالی جناب معلی الالقاب حضرت الحاج قاری یوسف متالا صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، تمہارا ۱۸ دسمبر کا ائر لیٹر ۲۵ دسمبر کو پہنچا تھا جس کا جواب ۲۷ر دسمبر کے ائر لیٹر رجسٹری کو میں نے بھیجا تھا۔ خدا کرے کہ پہنچ گیا ہو۔ تم نے اپنے اس ائر لیٹر میں لکھا تھا کہ میں نے ۳ ہفتے ہوئے دو خط بھیجے تھے جس کے جواب میں میں نے لکھا تھا کہ اگر آپ نے خواب میں لکھے تھے تب تو سمجھو کہ پہنچ گیا ہے۔ اس لئے کہ خواب میں تو نہ معلوم کیا کیا پہنچ جاتا ہے اور اگر عالم یقظہ میں بھیجا ہے تو نہیں پہنچا۔

اس کے بعد مؤرخہ ۲۹ نومبر کا تمہارا ایک ائر لیٹر ۲۷ دسمبر کو پہنچا جس سے میں یہ سمجھا کہ تمہارے وہ دونوں خط عالم رؤیا کے نہیں تھے بلکہ واقعی بھیجے تھے۔ اس لئے میں منتظر رہا کہ ۲، ۳ دن بعد شاید دوسرا بھی پہنچ جائے تو دونوں کا بیک وقت جواب لکھوا دوں اور اس

سے اگلے دن تمہارا دوسرا لفافہ بھی پہنچا جس سے میں یہ سمجھا کہ دوسرا بھی آ گیا اور جب فوراً اس کو کھلوایا تو معلوم ہوا کہ یہ تو ۱۵ر دسمبر کے بعد کا ہے, جس میں کلثوم کا بھی پرچہ تھا۔ میں تو اس کا جواب ابھی نہ لکھواتا بلکہ ایک آدھ دن اور تمہارے دوسرے خط کا انتظار کرتا جو ایک ماہ پہلے لکھا ہوا ہے لیکن آج ایک اہم واقعہ پیش آیا جس کی وجہ سے آج یہ ائر لیٹر لکھوا رہا ہوں۔

وہ یہ کہ آج ۲۹ر دسمبر، چہار شنبہ کی صبح کو عزیز عبد الرحیم کا تار زامبیا سے پہنچا کہ افریقہ کے ویزا کیلئے دعا کی سخت ضرورت ہے جس سے بہت رنج و قلق اور فکر ہے۔ میں تو اس کے سابقہ خطوط کی بنا پر یہ سمجھے ہوا تھا بلکہ طے شدہ تھا کہ وہ ۸، ۱۰ شوال تک ضرور افریقہ پہنچ جائے گا چنانچہ اس کے افریقہ کے پتہ سے ۳ خط بھیجے مگر یہ پتہ نہ چلا کہ تار کب کا چلا ہوا ہے، اس لئے کہ اس پر روانگی کی تاریخ نہیں ہے خدا کرے کہ یہ تار پرانا ہوا اور وہ افریقہ پہنچ گیا ہو۔

میں نے تار کے جواب میں آج ہی اس کو ائر لیٹر لکھوایا کہ میری رائے تو میں افریقہ جانے کا وقت نہیں رہا, مکہ چلے جاؤ اور چونکہ مولوی یوسف تتلی سے معلوم ہوا تھا کہ تمہاری والدہ بھی اس سال حج کا ارادہ کر رہی ہیں اس لئے میں نے عبد الرحیم کو لکھا ہے کہ وہ والدہ کو اصرار کرے کہ وہ مکہ آ جائیں۔

میں بھی افریقہ کے خط میں اس کی والدہ کو تقاضا کر چکا ہوں کہ وہ ضرور عبد الرحیم کے ساتھ حج کریں اور عبد الرحیم بھی اب بجائے افریقہ جانے کے مکہ چلا جائے ورنہ اگر حج فوت ہو گیا تو معلوم نہیں پھر کب میسر ہو, بالخصوص اہلیہ کے ساتھ اور غالباً تمہیں بھی لکھوا چکا ہوں کہ اگر عبد الرحیم اور اس کی والدہ دونوں حج کریں اور تم اپنی بیوی کو بھی حج کرا سکو تو یہ موقعہ اس کے لئے بھی بہتر ہے لیکن اگر وہ دونوں حج نہ کریں یا تمہاری بیوی نہ جا سکے تو تنہا تمہارے حج پر جانے کی میرے نزدیک ضرورت نہیں۔

اس کے بعد اب میں تمہارے ائر لیٹر مؤرخہ ۲۹ر نومبر اور لفافہ دونوں کا علی الترتیب

جواب لکھواتا ہوں اور اگر تمہارا نو مبر والا دوسرا خط بھی پہنچ گیا تو اس کا جواب بعد میں لکھواؤں گا۔تمہارے خطوط سے میرا حرج ہوتا ہو یا نہ ہو مگر میرے خطوط سے تمہارا حرج ضرور ہوتا ہوگا۔ باوجود خط نہ لکھنے کے ارادہ کے، خط کے بعد جواب لکھے بغیر نہیں رہا جاتا تم چاہے میرے حرج کی وجہ سے میری کتاب کی بھی رسید نہ لکھو۔تم نے اس ائرلیٹر میں میری رجسٹری کی رسید لکھی, بہت احسان فرمایا۔مگر اس میں میرے حرج کا خیال نہ فرمایا، مگر ساتھ ہی اگر یہ لکھ دیتے کہ فلاں تاریخ کی رجسٹری تو زیادہ سہولت ہوتی,اس لئے کہ میری رجسٹریاں تو دمادم پہنچتی رہتی ہیں۔

تمہاری دوا کا استعمال ابوالحسن کے اصرار سے شروع ہو ہی گیا اور مولوی یوسف تتلی بھی بہت ہی اہتمام سے ایک دوا لائے تھے اس لئے ایک ٹانگ پر تمہاری اور ایک پر ان کی دوا کا استعمال ہے کہ شاید کوئی تو فائدہ کرے مگر ابھی تک کسی نے فائدہ نہیں کیا۔آئندہ کسی دوا کے بھیجنے میں جلدی نہ کریں۔

مولوی ہاشم کے خط سے ان کی اور مولوی حافظ یعقوب کے اعتکاف کی تفصیل عرصہ ہوا معلوم ہوچکی انہوں نے بہت اچھا کیا کہ اخیر عشرہ کا اعتکاف تمہارے ساتھ کیا۔ طارق کا خط اور ان کے اصرار پر ان کی معذرت کا خط ...دونوں پہنچ گئے,دونوں کا جواب بھی لکھوا چکا ہوں ان کے ائرلیٹر پر بھی چوتھائی تمہارے نام لکھوایا تھا۔

زکوۃ کے متعلق جو تم نے لکھا وہ میرے یہاں پوچھنے پر بھی اور بار بار تحقیق پر بھی نہیں بتایا گیا۔میرا خیال ہے کہ یہ لفظ لکھنا تم ہی بھول گئے اس لئے کہ اس جملہ کی وجہ سے مجھے کئی دن تردد ہوا کہ میں خرچ کروں یا مدرسہ میں داخل کروں۔سنانے والے کی بھول کا اعتبار اس واسطے نہیں کہ ۵، ۷ لوگوں نے پڑھا۔بالآخر تمہارے اعتماد پر اس کو خود ہی صرف کیا۔آئندہ اس کا اہتمام زکوۃ میں کریں کہ یہ تیری اختیاری ہے۔

تمہارے اس ائر لیٹر سے جو مؤرخہ ۲۹ نومبر ہے یہ معلوم ہو کر کہ غالبًا گذشتہ منگل کو عبدالرحیم افریقہ پہنچ گئے ہوں گے اور یہ بھی خیال ہو رہا ہے کہ خدا کرے کہ وہ تار پرانا ہو جس کا میں نے ذکر اوپر کیا ہے۔ پیرس میں جو جماعت رکی ہوئی تھی اس کے لندن پہنچ جانے سے بہت مسرت ہے۔ اگر وہ جماعت موجود ہو تو بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے، تم نے بڑی تکلیف انتظار کی اٹھائی۔

تم نے لکھا کہ آپ بیتی کے ۳ / نمبر یکجا مجلد۔۔۔ لکھے میرے پارسل میں بھیج دیئے تھے۔ عزیز طلحہ کا بیان ہے کہ یہ ۲۵ / عدد مولوی عبدالرحیم منشی انیس کو دے کر گئے تھے مجھے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ اس وقت عبدالرحیم کا خود بھی یہی خیال تھا کہ وہ افریقہ سے جلد بولٹن پہنچ جائے گا اور رمضان بولٹن کرے گا مگر مقدر۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ اس کا ایک نسخہ مولوی یعقوب کو دے دیا۔

تم نے اہل بدعت کا جو زور لکھا وہ تو عزیز من! سب ہی جگہ ہے، اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ *ان لوگوں سے مناظرہ مجادلہ تو مناسب نہیں البتہ اتباع سنت پر تقریریں اور ان کو اتباع سنت پر تاکید اور انکے غیر متشدد لوگوں کو میرا رسالہ فضائل درود کثرت سے دکھاؤ جس کی وجہ سے ان کو اپنے متشددین سے یہ کہنے کی گنجائش رہے کہ یہ لوگ محبت رسول کے مخالف نہیں۔*



یہاں تک آپ کے ائر لیٹر کا جواب تھا اس کے بعد لفافہ کا جواب لکھواتا ہوں, جس میں کلثوم کا خط بھی پہنچا اور اس سے بہت کلفت ہوئی۔ مکہ مدینہ سے ہر ہفتہ سعدی، شمیم، صوفی اقبال، ڈاکٹر اسمعیل وغیرہ کے خطوط آتے رہتے ہیں, اللہ کی بندی کو میرے خط آپ کے پاس بھیجنے کی مصلحت آپ کی سمجھ میں نہ آتی ہو تو میں بتاؤں۔ وہ ہر شخص سے میرے ساتھ تعلق کی قوت ظاہر کر کے مالی فوائد حاصل کرتی ہے۔ مکہ اور مدینہ کے لوگوں نے بھی اس قسم کی

شکایت لکھی ہے۔

سعدی تو بے وقوف ہے اور ہر موقع پر میں اس کو ڈانٹتا بھی رہا ہوں وہ اس ناکارہ کے ساتھ تعلق سے مرعوب ہو کر بہت سا مالی نقصان بھی اٹھا چکا اور صوفی اقبال نے تو اس کو ڈانٹ دیا کہ تم شیخ کا نام غلط استعمال کر رہی ہو۔ اس کے متعلق صوفی اقبال نے تو مجھے خود نہیں لکھا لیکن کلثوم نے اس کی بڑی شکایت لکھی۔ یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ اس نے اپنی لڑکی کا خط تمہارے پاس کیوں بھیجا اور پتہ لکھا نہیں جس کی وجہ سے تمہیں مکرر لکھنا پڑا حالانکہ مکہ سے پاکستان ڈاک سیدھی جاتی ہے۔ بہر حال میری وجہ سے آپ کوئی مالی بار نہ اٹھائیں۔

تم نے اپنے اس لفافہ میں بھی مجملاً اپنی پریشانی کا ذکر کیا اس کا مفصل جواب تو میں اپنے ائر لیٹر رجسٹری میں ۳، ۴ دن ہوئے لکھوا چکا ہوں۔ پیارے! پریشانی سے کچھ کام نہیں چلتا۔ دعا استغفار کا خود بھی اہتمام رکھو، دوستوں کو بھی اس کی تاکید کرتے رہو ؎

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے اعمال کا ثمرہ ہے اور اس سے بہت کم ہے جس کے ہم مستحق ہیں۔

قاری صاحب فقرہ نہیں ہے بھائیو! پیارو! دوستو! اپنے اعمال کو گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ ہم کیا کر رہے ہیں یہ سب اللہ کا کرم ہی کرم اور حضور پاک ﷺ کے توسط کا سہارا ہے ورنہ ہم تو بہت زیادہ کے مستحق ہیں **گھبرانے سے کچھ نہیں ہوتا، رونے سے ہوتا ہے۔**

تم نے علی میاں کو جو خواب میں میرے ساتھ نہایت پریشانی میں دیکھا وہ بالکل واقعہ ہے وہ بھی اسی جگہ کھڑے ہیں جہاں تم ہو اور بہت پریشانی کے خطوط کثرت سے آرہے ہیں اور میں ان کو بھی وہی لکھ رہا ہوں جو تم کو لکھ رہا ہوں تم بھی اپنے خطوط میں زیادہ احتیاط سے کام نہیں لے رہے ہو حالانکہ حالات سے تم مجھ سے زیادہ واقف ہو۔

میں نے کلثوم کے خط کا جواب براہ راست اس کو لکھ دیا اور اس پر اس کی نکیر بھی کی

ہے کہ جب مکہ مدینہ سے میرے پاس ہر ہفتے خط آرہے ہیں تو میرا خط تمہارے پاس کیوں بھیجا اور جب مکہ مدینہ سے خطوط براہ راست پاکستان جارہے ہیں تو اپنی لڑکی کا خط تمہارے پاس کیوں بھیجا۔ مکہ سے تو قریشی صاحب کے انتقال کا تار بھائی سلیم صاحب نے بھیجا۔ اس سے مقصود اس کے علاوہ کچھ نہیں جو میں نے اوپر لکھا کہ وہ میرے تعلقات سے تمہیں مرعوب کرنا چاہ رہی ہے۔

اسمعیل جیوا کے ہاتھ جو کتابیں بھیجیں وہ خدا کرے کہ پہنچ گئی ہوں۔ میں نے تو ان سے پہلے ہی پوچھ لیا تھا کہ لے جاسکتے ہو یا نہیں۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ عزیز انعام صاحب کے قیام کے دوران کیلئے اپنا وقت فارغ کرلیا جزاکم اللہ، بہت اچھا کیا۔ ان کے ساتھ زیادہ وقت گذاریں اور مولانا محمد عمر صاحب کیساتھ زیادہ وقت گذاریں کہ میں ان کو بہت مخلص اور اونچا سمجھ رہا ہوں۔ فقط

تمہارے دوسرے خط کا جواب بھی ہوگیا۔ تمہاری پریشانی سے اس ناکارہ کو خاص طور سے فکر ہوجاتا ہے یہ ناکارہ بقول حضرت اقدس رائے پوری نوراللہ مرقدہ کے چکنا گھڑا ہے اور تم میں احساس بہت زیادہ ہے اور بیمار بھی بہت جلد ہوجاتے ہو اس لئے فکر ہوجاتا ہے۔ **اللہ تعالیٰ تمہیں صحت وقوت کے ساتھ اپنے دین کے کام کیلئے تادیر زندہ سلامت رکھے۔**

میں نے مدینہ منورہ سے روانگی کے بعد سب سے پہلا خط جو بہت مفصل لکھا تھا وہ محض غصہ میں نہیں لکھا تھا بلکہ تمہارے ساتھ اخلاص اور تعلق کی وجہ سے لکھا تھا اور کئی خطوں میں اس کے چاک کرنے کو لکھا تھا مگر تم نے ان سب خطوط کو ایسا اڑایا کہ گویا کوئی پہنچے ہی نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۱۰/ذیقعدہ ۹۱ھ

﴿343﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵؍ذوالقعدہ ۹۱ھ، مطابق ۱۳؍جنوری ۷۲ء

مکرم ومحترم قاری یوسف صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون تمہارا آخری ائرلیٹر مرسلہ ۳۱ دسمبر ۷۲ء گیارہ ماہ قبل ۱۰ جنوری کو ملا تھا ہمروزہ اس کا جواب لکھوا چکا ہوں، جس میں تمہارے غریب عبدالقدیر کی شادی کا مژدہ بھی لکھ چکا ہوں کہ ۲۵؍دسمبر کو منجانب اللہ اس کی شادی کی سلسلہ جنبانی شروع ہوئی، ۲۷؍کو خطبہ طے ہوا، ۲۹؍کو عزیز عبدالحفیظ نے مسجد نبوی میں منبر کے قریب نکاح پڑھا دیا کہ وہ اس دن گیا ہوا تھا۔ ۶؍جنوری پنج شنبہ کو رخصتی ہوگئی اور ۱۰ جنوری کو مسجد نور میں ولیمہ ہوگیا مگر اس کا اصرار تھا کہ ایک ولیمہ اس کا سہارنپور میں میرے دسترخوان پر بھی ہو۔

میں نے اس کو لکھ دیا تھا کہ ولیمہ تو ہو چکا پھر بھی اگر تمہارا اصرار ہے تو انشاء اللہ مولوی انعام کی آمد پر دوبارہ کردوں گا۔ اس کے اخلاص اور نیک نیتی سے پرسوں شام کو بلا اطلاع دفعۃً مولوی انعام صاحب پہنچ گئے اور کل بدھ کی صبح کو یہاں بھی اس کا ولیمہ کردیا تھا۔ تمہاری مسرتوں کے لئے بار بار اس کی تفاصیل لکھوا رہا ہوں۔

میں نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ تمہاری کتاب کے ۴۰ صفحے کی کتابت ہوگئی اور ان کی کاپیوں کا مقابلہ کرکے وہ [مولانا تقی صاحب] پرسوں منگل کی شام کو لکھنؤ روانہ ہوگئے۔ ایک عشرہ لکھنؤ قیام کے بعد وہ اپنے گھر چلے جائیں گے۔ ۱۰، ۱۲؍دن گھر قیام کرکے واپسی میں ۲، ۳؍دن لکھنؤ قیام کرکے واپسی کا ارادہ ہے۔ میں نے تقاضا کردیا کہ ان کی واپسی تک تمہاری اس کتاب کی کتابت پوری ہوجاوے۔

میں نے پہلے خط میں یہ بھی لکھوا دیا تھا کہ تمہارا دو ورقہ اصلاحات کا پرچہ بھی پہنچ چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہاری کتاب کو بہت نافع فرماوے۔ میں تو خود اردو سے واقف نہیں اور مجھے موجودہ اردو کی عدم واقفیت پر کچھ قلق بھی نہیں لیکن مولوی تقی صاحب کی رائے تمہاری کتاب کے متعلق یہ ہے کہ موجودہ اردو کے موافق نہیں اور اس کی اصلاحات بھی بہت لمبا کام تھا۔ میں نے تو ان سے کہہ دیا تھا کہ میں تو کچھ زیادہ حامی ہوں نہیں مجھے تو موجودہ اردو سے مظاہر حق کی اردو اچھی لگتی ہے۔

میں پہلے بھی یہ لکھ چکا تھا اور احتیاطاً دوبارہ اس لئے لکھتا ہوں کہ ڈاک کا قصہ آج کل گڑ بڑ ہے کہ ۲۰ ذوالقعدہ کو عبدالرحیم کی بخیر رسی کا افریقہ کا تار آ گیا تھا۔ میں نے اس کو متعدد خطوط میں یہ لکھوا دیا تھا کہ اب بجائے افریقہ جانے کے مکہ پہنچ جاؤ اور چونکہ تمہاری والدہ بھی حج کا ارادہ کر رہی ہیں اس لئے ان کو بھی بذریعہ تار مکہ بلا لو۔ اس لئے کہ حج کا زمانہ موقت ہے اور تمہاری والدہ کے لئے عبدالرحیم کے ساتھ حج کرنے سے بہتر موقع نہیں مل سکتا۔ مگر تعجب ہے کہ عبدالرحیم کے خطوط تو میرے پاس رمضان، شوال، ذیقعدہ میں پہنچے مگر میرے خطوط کی رسید ان میں نہیں آئی۔

خدا کرے کہ بمبئی سے تمہاری کتاب تربیت السالک پہنچ گئی ہو۔ میں نے تو ان کو ایک اور خط لکھوا دیا۔ اہلیہ محترمہ کو اور اسکے [والدین] کو سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ تم نے مولوی ہاشم کو میرے لفافہ کے ساتھ مولوی احسان کے پتہ کا لفافہ دے دیا۔ اس کا تو بہت بہت شکریہ، جزاکم اللہ، مگر مولوی، حافظ، حاجی، قاری، صوفی ہو کر تمہیں دوسرے کے لفافہ کا اس کو دینے سے پہلے کھولنے کا حق تھا؟ البتہ ان کی طرف سے اگر اجازت ہو تو مضائقہ نہیں۔ میں نے اس لئے لکھا کہ یہ معمولی باتیں قابل لحاظ ہوا کرتی ہیں۔ ہر چند کہ میری طرف سے تو کوئی اشکال نہیں مگر ممکن ہے کہ ان کو تمہارا کھولنا پسند نہ آیا ہو اور تمہارے

لحاظ سے کچھ کہہ نہ سکے ہوں۔

میں تو جب تک میری آنکھیں تندرست تھیں میرا خط کوئی کھول لیتا تھا تو چاہے وہ میرا کتنا ہی مخلص کیوں نہ ہو اس سے جواب طلب کر لیتا تھا۔ مولوی نصیر کو بھی یہ حق نہ تھا کہ وہ میری ڈاک کھول لیں۔ اب تو میری آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے میری ڈاک سابقہ کے ردعمل میں نہ معلوم کتنی جگہ پڑھی جاتی ہے، پھر مجھ تک آتی ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ

۲۵/ذوالقعدہ ۹۱ھ مطابق ۱۳/جنوری ۷۲ء

﴿344﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ذیقعدہ ۹۱ھ/ دسمبر ۷۱ء

محترم المقام قبلہ مکرم بھائی صاحب مدفیوضکم وبرکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوں گے۔ اس وقت شدید انتظار میں گرامی نامہ ملا اس سے قبل میں والدہ محترمہ کے پتہ پر ائر لیٹر بھی لکھ چکا ہوں۔ نیز اخبارات کا ایک پلندہ بھی ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ کچھ اخبارات اس کے بعد بھی جمع ہیں جو انشاء اللہ آج ہی روانہ کر دوں گا۔

آپ کے بارے میں گذشتہ دنوں میں نے اس لئے خط نہ لکھا کہ میں شدید انتظار

میں رہا کہ آپ کا کیا ہوتا ہے، اس کے بعد خط لکھوں۔ آج ہی آپ کے خط کے ساتھ حضرت کا گرامی نامہ بھی پہنچا جس میں حضرت نے آپ کے بارے میں تحریر فرمایا کہ پانچ خط آپ نے مجھے لکھے ہیں۔ آپ کا ایک دستی خط پہنچا، اور اس سے بہت پہلے شوال کے پہلے عشرے میں آپ کا رمضان والا لفافہ مجھے ملا تھا۔ مطلب کہ صرف دو خط پہنچے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بقیہ تین کرسمس کی نذر ہو گئے۔ اس لئے کہ کرسمس کے ایام میں انہوں نے کہا تھا کہ ۱۵ ملین تو صرف پارسل ڈاک میں پڑے ہیں۔

سارے بہن بھائیوں کی مختصر حالت پڑھ کر دل رو پڑا۔ اللہ تعالیٰ شانہ ان کمسن یتیموں کی دنیا و عقبیٰ سنوار دے، اور دارین کی عافیت ان کیلئے مقدر فرماوے۔ خدا کے فضل سے ہم تو انہیں حقیقی ہی سمجھتے ہیں اس لئے میں نے قاسم کے ساتھ [نسبت طے] کرنے کیلئے میں نے والدہ کو لکھا تھا مگر مقدر۔ خدا کرے کہ جلد اپنی بہنوں کا بھی رشتہ ہو جاوے۔

میری تو تمنا ہے کہ فاطمہ کی تو آپ کی موجودگی میں شادی ہو جائے تو بہتر ہے، بلکہ فاطمہ اور حوا دونوں ہی کی۔ میں تو وہاں کیا آؤں؟ تنہا کی اجازت والدہ نے نہیں دی، کنبہ کے ساتھ میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے اسے والدہ کی قلت محبت سمجھ کر اس پروگرام کو دل سے نکالتا ہوں کہ اب خدا کو جب ملاقات مقدر ہوگی تو ہوگی، ورنہ جنت سے بہتر تو کوئی جگہ نہیں جہاں کسی کی کسی سے ملاقات ہو۔

آپ کیلئے ٹکٹ اور ڈیکلریشن بھیجنے میں دو دن لگیں گے۔ اس لئے آج ہی یہ خط سپر ڈِ ڈاک کر رہا ہوں کہ آپ کو تسلی ہو جاوے۔ آپ کو جو میں ٹکٹ بھیجوں اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کو آسانی سے یہاں کا ویزہ مل جائے۔ اس لئے اگر آئیں تو کوئی قابل اشکال چیز تاریخ وغیرہ کی ہو یا آپ کا ارادہ بعد میں عمرہ کر کے جانے کا ہو تو اس کیلئے آپ فکر نہ فرماویں۔ اس لئے کہ انشاء اللہ ایجنٹ کے ساتھ تعلقات بہت اچھے ہیں ٹکٹ کے پیسے میں

نے انہیں زبردستی دیئے تھے۔اس لئے کوئی ترمیم کروانی ہوگی تو وہ کروالیں گے۔

اس لئے ٹکٹ کہیں کا کسی تاریخ کا ہو آپ اس پر ویزہ حاصل کر کے تشریف لے آویں۔آنے سے قبل تار کردیں یا فون کر دیں۔دونوں نمبر اوپر لکھے ہیں۔یہاں کے ویزے میں تو کوئی خاص مشکل نہیں ۔ یہ لوگ یہاں ائر پورٹ پر بھی دے دیتے ہیں بشرطیکہ مقامی آدمی کا پکا پتہ آنے والا بتادے تو اس کو کافی سمجھا جاتا ہے۔آپ احتیاطاً وہیں سے لے لیں۔ اس میں اور بھی آسانی ہو جائے گی۔فقط

یوسف

اسے پاس آشنائی ہے ☆ نہ ہمیں طاقت جدائی ہے
مرگ نے دیر کیوں لگائی ہے ☆ عمر جینے سے تنگ آئی ہے
بات قسمت نے یہ بڑھائی ہے ☆ اپنے طالع کی نار آئی ہے
ورنہ مرنے میں کیا برائی ہے ☆ زندگی سخت بے حیائی ہے
کوفت سے جان لب پہ آئی ہے ☆ [ہم] نے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہے
بوسہ لعل لب سے وائے تم ☆ نہ ہوئے کامیاب مرتے دم
اس دیں نے دکھائی راہ عدم ☆ آب حیواں تھے اپنے حق میں تم
کیا کہوں دوست حکایت غم ☆ اس کے کوچہ میں مثل نقش قدم
ہوگئے خاک میں برابر ہم ☆ وہاں وہی نازِ خود نمائی ہے

345

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳؍ذیقعدہ ۹۱ھ/ ۱۱؍جنوری ۷۲ء

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم حضرت قاری صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۳؍دسمبر آج ۱۱ جنوری کو پہنچا۔ اول تو میں یہ سمجھا کہ یہ وہی ایک لفافہ ہے جو گم شدہ ہے جس کے متعلق تم نے پچھلے خط میں لکھا تھا کہ تین ہفتے ہوئے دو لفافے بھیج چکا ہوں۔ ان میں کا ایک پہنچ گیا تھا دوسرا باقی تھا۔ میں سمجھا تھا کہ وہی آیا ہے۔ مگر جب مضمون سننا شروع کیا تو مضامین اس لفافہ سے بعد کے تھے۔ پھر غور سے تاریخ پڑھوائی تو معلوم ہوا کہ یہ تو ۳ دسمبر ۷۲ء کا ہے *جو تمہاری کرامت سے لکھنے سے گیارہ ماہ قبل پہنچ گیا۔ تمہاری بزرگی اور خوارق کے تو ہم خود ہی معتقد ہیں۔*

تمہارا وہ لفافہ جس میں کلثوم کا پرچہ تھا پہنچ گیا میں اس کا ہمروزہ جواب لکھوا چکا ہوں اور کلثوم کے خط کا براہ راست مدینہ جواب لکھوا چکا ہوں، اور اس کو اس کی حماقت پر نکیر بھی لکھ چکا ہوں کہ میرے نام کا پرچہ لندن بھیجا جب کہ مکہ مدینہ سے ہر ہفتہ سعدی، عبدالحفیظ، اقبال، ڈاکٹر اسمعیل کے خطوط آرہے ہیں اور ان سب میں اس کے پیام وسلام بھی ہوتے ہیں۔ میں تمہیں لکھ چکا ہوں کہ اس کا مقصد تمہیں میرے تعلقات سے مرعوب کرنا تھا اس پر بھی میں نے نکیر لکھی کہ اس نے اپنی لڑکی کا خط تمہارے پاس بھیجا اور لڑکی کا پتہ نہیں لکھا، حالانکہ حجاز سے پاکستان کی ڈاک براہ راست جارہی ہے۔

میں نے مفتی اسمعیل ڈابھیلی کے دو خط بھی آخر رمضان وشروع شوال میں

عبدالرحیم کے دکھانے کے لئے تمہارے پاس بھیج دیئے تھے اس امید پر کہ حسبِ قرارداد وہ حج سے پہلے تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ معلوم نہیں تمہارے پاس پہنچا یا نہیں۔ حاجی حبیب کو میں بھی دو خط تقاضے کے لکھ چکا ہوں کہ وہ جلد کتاب تمہارے پاس بھیج دیں۔ میں نے دوسرے خط میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ کتاب حاجی یعقوب کو دے دیں کہ وہ میرے حساب میں محصول لگا لیں۔

جدید تالیف کی طباعت کا واقعی مجھے بہت اہتمام ہے مولوی تقی صاحب سے میں نے بار بار یہ بھی کہا کہ اس کے لئے جو رقم چاہیئے وہ مجھ سے لے لو۔ انہوں نے کہا ہے کہ کتابت کے بعد لے لوں گا اس لئے کہ کتابت پوری ہونے سے پہلے مجھے یہ اندازہ نہیں کہ کیا خرچ ہوگا۔

چونکہ آج مولوی تقی صاحب لکھنؤ اور وہاں سے عید کرنے اپنے گھر جائیں گے تقریباً ایک ماہ میں واپسی ہوگی اسلئے میرے تقاضے پر انہوں نے کل دیوبند ایک آدمی بھیجا تھا جو شام کو تمہاری کتاب کے ۴۰ صفحے کتابت شدہ لے کر آیا جس میں مولوی تقی کی تقدیم بھی آ گئی اور تمہارے مسودہ کے ۲۴ صفحے بھی آ گئے اور اس کا مقابلہ کرنے کے بعد آج ایک صاحب کے حوالہ کر دی جو کل جمعرات کو دیوبند جائیں گے اس لئے کہ یہاں کوئی اچھا کاتب نہ ملا۔ دیوبند کے ایک کاتب سے کتابت شروع کرائی اللہ کرے کہ جلد طبع ہو جائے۔ رمضان کے بعد مولوی تقی کے نام تمہارا لفافہ جس میں اصلاحات کا دو ورقہ بھی تھا پہنچ گیا۔

تم نے اضطراب کا حال پہلے خط میں لکھا تھا میں اس کے جواب میں لکھوا چکا ہوں اور اب پھر لکھواتا ہوں کہ یہ مبارک تھا اور تمہارے جوشِ ایمان کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، اللھم زد فزد۔ تعجب ہے کہ عزیز عبدالرحیم کا ۴ رمضان کے بعد تمہارے پاس کوئی خط نہیں پہنچا۔ اس نے لکھا تھا کہ وہ ۵ خط تم کو ڈاک سے لکھ چکا اور یہ بھی لکھا تھا کہ چھٹا

خط آج دستی ایک صاحب کے ہاتھ بھیج رہا ہوں۔

عزیز عبدالرحیم کا ایک عشرہ ہوا تار ملا تھا کہ ویزا کیلئے دعا کرو اس سے بہت ہی قلق وفکر ہوا اس کے بعد ۱۹ کو اس کا ایک ائر لیٹر پہنچا اس میں بھی مشکلات درج تھیں۔ میں نے ایر لیٹر اس کے جواب میں لکھوایا تھا مگر اس کے ڈالنے سے قبل ۲۰ ذیقعدہ کو اس کا افریقہ سے بخیر رسی کا تار پہنچ گیا جس سے بہت ہی مسرت ہوئی اور اسی ائر لیٹر پر میں نے تار کی رسید بھی لکھوا دی۔

محمد کی شادی کے متعلق نہ تو تم نے کسی خط میں لکھا نہ اس کا ابھی تک کوئی خط آیا۔ مولوی ہاشم کو اللہ جزائے خیر دے، آپ کے احوال ان کے خطوط سے معلوم ہوتے رہتے ہیں ان کا ضرور شکریہ ادا کریں۔ اہلیہ کی خیریت سے مسرت ہوئی اس کا بہت فکر رہتا ہے۔

مولوی احمد لولات سے معلوم ہوا کہ گجرات کا اخبار بھورا اسا چار میں گجراتی میں تمہارے رمضان کی تفصیل لکھی تھی۔ ان چیزوں کا اخبارات میں آنا مجھے پسند نہیں۔ *ہم لوگ ہمیشہ اس کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے اجتماعات کا کوئی ذکر اخبارات میں نہ آوے اور اگر آجاتا ہے تو وہ لاعلمی سے، اجنبیوں کی طرف سے۔*

آپ کو ایک مژدہ جانفزا سناؤں، آپ کو تو اطلاع مجھ سے پہلے ہی ہوگئی ہوگی کہ ۲۹؍دسمبر کو آپ کے مخلص دوست عزیز عبدالقدیر کا نکاح مدینہ پاک میں ہوگیا، اور محض انعام الٰہی یا سید الکونین ﷺ کی بخشش سے۔ ۲۵ دسمبر کو عبدالحمید صاحب انجینئر بھوپالی کی اس سے ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں اس کے گھر چلا گیا۔ انہوں نے شادی کا حال پوچھا اور پھر خود ہی اپنی ربیبہ سے نکاح کی پیشکش کی۔

عبدالقدیر نے زکریا کی اجازت پر موقوف کردیا اور ۲۶ کی صبح کو روضۂ اقدس پر جا کر درخواست پیش کی اور صوفی اقبال نے اپنی اہلیہ کو دیکھنے کے لئے بھیجا اس کو بہت پسند آئی

اور ۲۷ کو خطبہ طے ہو گیا اور ۲۹ ر کو عزیز عبد الحفیظ نے مسجد نبوی میں منبر کے قریب نکاح پڑھایا کہ وہ اتفاقاً اس دن مدینہ پہنچا تھا اور ۶ ر جنوری کو رخصتی ہوئی اور اس کے بعد پیر کے دن ۱۰ ر جنوری کو مسجد نور کے ہفتہ واری اجتماع میں ولیمہ ہوا۔

عبد الحفیظ نے لکھا ہے کہ عبد القدیر کا شدید اصرار ہے کہ ایک ولیمہ سہارنپور میں تیرے دستر خوان پر ضرور ہوگا۔ غریب عبد القدیر کو تو نہیں مگر آپ کی خدمت میں شیرینی پیش کرنے کو میرا بھی بہت جی چاہ رہا ہے مگر اس کی صورت کوئی سمجھ میں نہیں آئی۔ اجمالی تفصیل میں نے لکھ دی، آپ کو تو اس سے زیادہ تفصیل معلوم ہو گئی ہوگی۔

ایک بات لکھنے کو کئی دفعہ جی چاہا مگر تمہارے رنج اور قلق کی وجہ سے نہ لکھا، غالباً تمہیں معلوم تو ہو گیا ہوگا کہ کئی ماہ ہوئے تمہارے رضا کے پیٹ میں ہندی ایک بجے کے قریب شدید درد ہوا، جس نے بے تاب کر دیا۔ اسی وقت شفا خانہ میں داخل کیا گیا معلوم ہوا کہ آنت میں گرہ لگ گئی۔ اگلے دن پیٹ کا آپریشن ہوا ایک ہفتہ ہسپتال میں رہنا پڑا اور اچھا ہونے کے بعد وہ اپنی دادی وغیرہ کے ساتھ پاکستان چلا گیا۔

میں نے تو پاکستان جانے کی شدید مخالفت لکھی تھی اس کے باپ کو بھی کہ قرآن پاک کا حرج ہوگا مگر دادی نہ مانی۔ ۳، ۴ ر ماہ پاکستان میں ضائع کرنے کے بعد پھر مدینہ پہنچ گیا مگر اتنے دنوں آزادی اور عیاشی کے بعد اب پڑھنے پڑھانے میں تو کیا جی لگتا۔ میں نے تو پاکستان بھی اس کے باپ کو خط لکھ دیا تھا کہ اس کے قرآن پاک کا اہتمام رکھا جائے اور یہ معلوم ہونے پر کہ وہ ایک چلہ کے لئے تبلیغی جماعت میں جا رہا ہے، رائے ونڈ والوں کو لکھا تھا کہ بلا کسی معتمد کی معیت کے ہرگز نہ بھیجا جاوے۔

اس کی بیماری کے متعلق تو کئی مرتبہ لکھنے کو جی چاہا مگر اول تو تمہارے رنج و کلفت کی وجہ سے اور ثانیاً اس وجہ سے کہ تمہیں تو براہ راست مجھ سے زیادہ تفصیل معلوم ہوتی ہوگی نہیں

لکھا تھا۔اب چونکہ قصہ رفع دفع ہو گیا اس لئے احتیاطاً لکھ دیا کہ شاید اس کا خط براہ راست نہ پہنچا ہو۔اس کا خط تو میرے پاس بھی کوئی آنے کے بعد سے نہیں آیا مگر صوفی اقبال، ڈاکٹر اسمٰعیل اور پاکستان سے رائے ونڈ اور لائل پور کے خطوط میں حالات آتے رہے۔

تمہارے۔۔۔کا بھی کوئی خط براہ راست نہیں آیا مگر عبدالقدیر وغیرہ کے خطوط سے خیریت معلوم ہوتی رہتی ہے۔تمہیں تو انشاء اللہ تفصیل معلوم ہوتی رہتی ہوگی۔تمہارے یہاں کے اجتماع عظیم کی جو ۳۰ جولائی کو ہونے والا ہے مکہ وغیرہ کے خطوط سے بھی وہاں کے لوگوں کی تیاریاں معلوم ہو کر مسرت بھی ہو رہی ہے اور رشک بھی آرہا ہے کہ ان حضرات کے لئے لندن کا سفر کیسا آسان ہے۔

تمہاری خالہ کا خط بھی نانی نزولی سے آیا ہے اس میں بھی یہ مژدہ آیا ہے کہ مولوی عبدالرحیم افریقہ پہنچ گئے۔تمہارے بجلی والے بستر کے متعلق پہلے بھی دو دفعہ شکریہ لکھ چکا ہوں۔تمہارے ہدایا میں اس نے مجھے بہت ہی کام دیا۔پارسال بھی ساری سردی میں یہ میرا غلاف رہا اور امسال بھی میرے بستر پر مستقل رہتا ہے۔جب ٹانگوں میں سردی کا اثر ہوتا ہے بجلی کھول کر اسے ٹانگوں پر لپیٹ لیتا ہوں اور اخیر شب میں تہجد کے وقت بھی نماز کے وقت میں اسے ٹانگوں پر لپیٹے رکھتا ہوں۔

اللہ تمہیں بہت ہی جزائے خیر دے البتہ منیٰ والا بستر اب تک لپٹا رکھا ہے، جی چاہتا ہے کہ کوئی جانے والا ملے تو اسے واپس کر دوں، اس لئے کہ رات کو پیشاب کا بار بار آنا اور اس کو ہر دفعہ نکالنا بھی دشوار اور اس کو پہنے ہوئے پیشاب بھی دشوار۔یہ سب میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔

آج مولوی تقی صاحب گھر جا رہے ہیں ایک ہفتہ لکھنؤ قیام کے بعد عید کرنے اپنے گھر جائیں گے۔ایک عشرہ گھر قیام کرنے کے بعد پھر لکھنؤ واپس آئیں گے اور ایک ہفتہ

وہاں قیام کے بعد سہارنپور کا ارادہ ہے۔ تمہاری کتاب کے کاتب کا وعدہ یہ ہے کہ ان کی واپسی تک کتاب پوری کر دوں گا۔ اگر اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا تو امید ہے کہ شروع محرم میں طباعت ہو جائے گی لیکن میرے ذہن میں اس کے بھیجنے کی کوئی صورت اب تک سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔

دو سال ہوئے جب میں نے اپنی کتابوں کا بڑا ذخیرہ حاجی یعقوب صاحب کی وساطت سے تم کو بھیجا تھا۔ ان کے بھیجنے میں ان کو بھی بڑی دقت ہوئی تھی اور وصول کرنے میں تمہیں بھی بڑی دقت ہوئی تھی۔ اگر کوئی آسان صورت تمہارے ذہن میں ہو تو ضرور لکھ دو۔ اپنی خالہ صاحبہ، خالو صاحب سے مبارک باد پیش کر دیں۔ منشی انیس جو تمہیں کتابیں بھیجتے ہیں اس کی کیا صورت ہوتی ہے۔ منشی جی سے پوچھنے کا تو ارادہ نہیں کیا کہ ان کی تجارتی مصالح کے خلاف ہے۔ مجھ سے تو کوئی انکار نہیں مگر وہ مولوی نصیر کو اپنے وسائل پر مطلع کرنا نہیں چاہتے، اس لئے تم سے پوچھتا ہوں۔

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ مولوی ہاشم صاحب سے خاص طور سے سلام مسنون کے بعد ۴ر ذیقعدہ کو ایک ائر لیٹر تمہاری معرفت ان کو لکھا تھا جس میں ایک ورقہ عزیز احسان رائے ونڈ کے نام تھا۔ اب تک معلوم نہ ہوا کہ وہ خط پہنچا یا نہیں۔ مولوی ہاشم صاحب کی عادت تو بہت جلد رسید لکھنے کی ہے مگر معلوم نہ ہو سکا کہ وہ خط پہنچا یا نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی

۲۳ر ذیقعدہ ۹۱ھ، مطابق ۱۱ر جنوری ۷۲ء

﴾346﴿

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲/ذیقعدہ ۹۱ھ [۸/جنوری ۷۲ء]

باسمہ سبحانہ

عزیزم عبدالرحیم متالا، پوسٹ بکس نمبر ۲۹۹، سٹینگر، ناٹال جنوبی افریقہ۔ بعد سلام مسنون، تمہارے متعدد خطوط پہنچے اور تمہارا کوئی خط ایسا نہیں پہنچا جس کا میں نے ہمروزہ جواب نہ لکھوایا ہو۔ ان سب کی تاریخیں تلاش کر کے لکھواؤں تو بڑی دیر بھی لگے گی۔ تمہارا آخری ائرلیٹر مؤرخہ ۱۰/ذیقعدہ ۲/۰ کو ملا تھا جس کو سن کر بہت ہی رنج و قلق ہوا۔ اس لئے کہ اس سے معلوم ہوا تھا کہ دس ذیقعدہ تک بھی تمہیں افریقہ کا ویزہ نہ ملا۔ زیادہ رنج اس سے ہوا تھا کہ نہ حج ہوا نہ والدہ سے ملاقات ہوئی۔

میں نے اس میں اور اس سے پہلے دو خطوں میں تمہیں یہ لکھوایا تھا کہ بجائے افریقہ کے جدہ فوراً چلے جاؤ اور اپنی والدہ کو بذریعہ تار مکہ بلالو اس لئے کہ مولوی یوسف تتلی سے معلوم ہوا تھا کہ تمہاری والدہ بھی اس سال حج کا ارادہ کر رہی ہیں مجھے تو بہت ہی خوشی ہوئی تھی۔ اس لئے کہ اگر ان کا حج تمہارے ساتھ ہوگا تو ان کے لئے دینی حیثیت سے بہت مفید ہوگا اور تمہارا ان کے ساتھ حج تمہارے لئے مادی حیثیت سے مفید ہے۔ یہ مضمون میں ۴، ۵/خطوں میں لکھوا چکا ہوں۔

مولوی یوسف تتلی کے لفافہ میں بھی اس مضمون کا ایک پرچہ لکھوایا تھا لیکن میرا ایرلیٹر ۲۰/ذیقعدہ والا ڈاک میں پڑنے سے پہلے تمہارے افریقہ پہنچنے کا تار مل گیا تھا جس سے بہت مسرت ہوئی۔ اسی ائرلیٹر پر تمہارے تار کی رسید بھی لکھ دی تھی، خدا کرے کہ وہ خط

مل گیا ہو۔اب بھی میری رائے یہ ہے کہ اگر بسہولت ممکن ہو تو اپنی والدہ ماجدہ کو ساتھ لے کر حج کرلو۔اس لئے کہ ان کے لئے اس سے بہتر موقع دینی حیثیت سے نہیں ملے گا مگر تم نے اپنے آخری خط میں لکھا تھا کہ وہاں کوئی سعودی سفارت خانہ نہیں , یہ البتہ مشکل مسئلہ ہے اگرچہ سعودی ویزا حج کے زمانہ میں ہر جگہ سے بسہولت مل جاتا ہے۔

اگر کہیں قریب سے سعودی ویزا حاصل ہو سکے اور تم حج سے پہلے والدہ کو لے کر حج کرسکو تو میرے نزدیک بہت مناسب ہے۔حج کے بعد اگر والدہ کا اصرار ہو تو غالباً جدہ سے افریقہ کا ویزہ ملنا آسان ہوگا, ورنہ والدہ سے تو ملاقات ہو ہی جائے گی اور ان کے ساتھ حج ہو جانا مزید برآں ہے۔

اس سے بڑی حیرت ہے کہ تمہارے کسی خط میں بھی میرے کسی خط کی رسید نہیں حالانکہ میں نے رمضان،شوال، ذیقعدہ تین ماہ میں بواسطہ، بلاواسطہ تقریباً ۱۵/ خطوط لکھوائے ہیں۔اپنی والدہ ماجدہ سے خاص طور سے میرا سلام مسنون کہہ دیں اور یہ کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

میں نے تو عزیز یوسف کو بھی متعدد خطوط میں یہ شوال میں لکھوایا تھا کہ اگر عزیز عبدالرحیم اور ان کی والدہ اس سال حج کریں تو تم بھی جس طرح ہو سکے اپنی اہلیہ کو اسی سال حج کرادو کہ اس کے لئے بھی اس سے بہتر موقع نہیں ہوسکتا۔ والأمر بيد الله۔

اللہ تعالیٰ تمہیں خوش وخرم رکھے اور آئندہ کے اسفار میں بھی سہولت پیدا فرمائے۔ اپنی اہلیہ سے بھی میری طرف سے خاص طور سے سلام مسنون فرمادیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ بقلم حبیب اللہ،۲۲/ذیقعدہ ۹۱ھ۔

ازاحمد گجراتی بعد سلام مسنون درخواست دعا۔ ازت.ندوی ایضاً

347

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، جنوبی افریقہ

تاریخ روانگی: ۳۰/ ذیقعدہ ۹۱ھ [۱۶/ جنوری ۷۲ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۲ جنوری آج ۱۸/ کو پہنچ کر موجب مسرات ہوا۔ تم نے لکھا کہ اس سے قبل زامبیا سے متعدد خطوط لکھے پہنچے ہوں گے۔ اس فقرہ سے تکلیف ہوئی۔ تمہارا کوئی خط روانگی کے بعد سے یا تار ایسا نہیں پہنچا جس کا میں نے ہمروزہ جواب نہ لکھوایا ہو۔ تمہارے دونوں تاروں کا جواب بھی ہمروزہ میں نے لکھوایا۔ تعجب ہے کہ میرے خطوط تم تک کیوں نہیں پہنچتے۔ ممکن ہے کہ پتے میں کوئی غلطی ہوتی ہو۔

تمہاری بخیر رسی تو گذشتہ ہفتہ تار سے مل گئی تھی اور اسی وقت اس کا جواب بھی لکھوا دیا تھا، آج کے خط سے مفصل حالات معلوم ہوئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ تم اپنی والدہ کی کشش سے پہنچ ہی گئے۔ لیکن اس کا بہت ہی قلق ہوا کہ اس سال تمہارا حج رہ گیا۔ میرا تو دل چاہتا تھا کہ تمہاری والدہ کا حج تمہارے ساتھ ہو جاتا تو ان کے لئے دینی حیثیت سے بہتر ہوتا۔ لیکن جو مجبوریاں تم نے اس خط میں لکھی ہیں وہ بھی اہم اور قابل لحاظ ہیں، الخیر فیما وقع۔

عزیز یوسف متالا کی کتاب کی کتابت تو شروع ہوگئی اور ۴۰/ صفحے لکھے جا چکے جن میں مولوی تقی کی تقدیم آ گئی لیکن مولوی تقی صاحب ایک ہفتہ ہوا اپنے گھر عید کرنے کے لئے لکھنؤ روانہ ہو چکے ہیں اور عید کے قریب وہاں سے اپنے گھر جائیں گے۔ ۱۰، ۱۲/ دن گھر قیام کے بعد واپسی میں پھر ہفتہ عشرہ لکھنؤ ٹھہریں گے، اس کے بعد یہاں آئیں گے۔ اس وقت تک غالباً کتابت کی تکمیل ہو چکی ہوگی۔

عزیزم مفتی اسمٰعیل چونکہ رمضان میں یہاں نہ آ سکے تھے اس لئے ان کے اصرار پر

عید پر یہاں آنے کی اجازت دے دی تھی, وہ کل ۲۹ ذیقعدہ کو یہاں آ گئے تھے۔ عید تک یہاں قیام رہے گا, اس کے بعد دو تین دن اپنے گھر رہ کر مدرسہ جائیں گے۔

اس کا ضرور قلق ہے کہ اپنا سوچا ہوا [پروگرام] سارا غلط ہو گیا, اپنا خیال تو یہ تھا کہ تم ایک ڈیڑھ ماہ والدہ کے پاس رہ کر رمضان کا کل یا جز بولٹن میں گذارتے اور یوسف کے حالات کو گہری نگاہ سے دیکھتے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کی ہر نوع کی دستگیری اور مدد فرمائے, اکابر کے **نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔**

حکیم سعد کو ضرور خط لکھتے رہا کرو, ان کے احسانات تم پر بھی اور اس سیہ کار پر بھی بہت ہیں۔ ان کا علاج غائبانہ بھی برابر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ والدہ صاحبہ، خالہ زاد بھائی، اہلیہ، ہمشیرگان اور جملہ اعزہ سے میرا اسلام مسنون بھی کہہ دیں۔ یہ ناکارہ تمہاری وجہ سے ان سب کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

تعجب ہے کہ عزیز یوسف کا ڈیڑھ ماہ سے کوئی خط نہیں پہنچا اور اس کو اس کی شکایت ہے کہ تمہارا خط نہیں پہنچا۔ عزیزانم طلحہ، نصیر، ابوالحسن اور دیگر حاضرین کی طرف سے سلام مسنون۔ عزیز عبدالحفیظ ۷ا شوال کو مکہ مکرمہ واپس جا چکا تھا۔ بخیر رسی اور دیگر خطوط متعدد آ چکے۔ نیچے کا حصہ پھاڑ کر عزیزم مولوی احسان الحق مدرسہ عربیہ رائے ونڈ جنکشن ضلع لاہور کے نام لفافہ میں بند کر کے بھیج دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۳۰/ذیقعدہ ۹۱ھ

عزیزم مولوی احسان الحق کا خط دل چاہے تو لفافہ میں بند کر کے بھیج دو یا اس کی نقل کسی ائرلیٹر پر بھیج دو کہ ائرلیٹر بہ نسبت لفافہ کے جلدی پہنچتا ہے۔ میں تمہارے ہر خط اور ہر تار کی اطلاع عزیزم قاری یوسف متالا کو کرتا رہتا ہوں۔ آج کے خط کی اطلاع بھی آج یا کل کر دوں گا۔

﴿348﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا احسان الحق صاحب مدظلہ العالی، رائے ونڈ

تاریخ روانگی: ۳۰؍ذیقعدہ ۹۱ھ [۱۶؍جنوری ۷۲ء]

عزیزانم الحاج مولوی احسان الحق و عزیزم مولوی طلحہ قریشی سلمہما! بعد سلام مسنون، میں ۲۰ دسمبر کے بعد سے ۱۰، ۱۲ خط تمہیں مکہ، لندن اور مختلف جہات سے بھیج چکا ہوں۔ ان وسائط سے یہ تو معلوم ہوا کہ یہ احباب میرے خطوط تمہارے پاس بھیج چکے ہیں۔ لندن سے مولوی ہاشم نے لکھا تھا کہ ۴ جنوری کو تیرا خط ان احباب کے نام پہنچا تھا اور میں نے اسی دن لفافہ میں بند کر کے مولوی احسان کے نام بھیج دیا لیکن آج ۱۸ جنوری تک میرے کسی خط کا جواب تو درکنار کسی خط سے یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ میرا کوئی خط تم تک پہنچا یا نہیں۔

۲۰ دسمبر کے خطوط کو تو آج تقریباً ایک ماہ گذر گیا۔ تاروں کے علاوہ بھائی یوسف رنگ والوں کا خط کویت کے واسطہ سے پہنچا تھا۔ اس کا جواب بھی ہمروزہ ۱۳ جنوری کو عزیز عبدالحفیظ مکی کی رجسٹری میں بھیجا جا چکا جس میں ایک پرچہ تمہارے نام تھا اور ایک بھائی یوسف رنگ والوں کے نام۔

گذشتہ ہفتہ مولوی یوسف تتلی بمبئی سے تمہارے یہاں گئے ہیں۔ یہاں سے روانگی کے وقت بلکہ بمبئی پہنچنے کے بعد تک تو ان کو ویزا تمہارے یہاں کا نہیں مل سکا تھا لیکن حاجی یعقوب صاحب کا ایک خط پہنچا تھا کہ ان کو ویزا مل گیا اور وہ ۲، ۳ دن میں جا رہے ہیں۔

اسی دن میں نے تم دونوں کے نام ایک پرچہ لکھ کر حاجی یعقوب کے پاس بھیج دیا تھا اور ان کو یہ بھی لکھ دیا کہ آپ بیتی نمبر ۴ کے پانچ نسخے ان کے ہاتھ تمہارے پاس بھیج دیں، مگر کتاب پر نام نہ لکھیں۔ اس لئے کہ تم سب کے نام لکھ کر نسخے میں پہلے بھیج چکا ہوں۔ اگر ان

میں سے کچھ پہنچ گئے ہوں ورنہ بعد میں پہنچ جائیں گے ,اور نا مزد پہنچنے کے بعد یہ نسخے چاہے کسی کو ہدیہ کر دیں جس کو دل چاہے، چاہے فروخت کر دیں۔

ان نسخوں میں تم عزیز طلحہ، قاضی جی، مفتی جی اور مولوی محمد احمد بہاولپوری علی الترتیب اس شرط کے ساتھ رکھ لیں کہ جب ان کے نام کا پہنچ جائے تو وہ واپس کر دیں۔نمبر۵ بھی طبع ہو گئی ہے مگر دیکھئے تم تک لے جانے والا کوئی ملے یا نہیں؟

ایک جدید تالیف اسی ہفتہ میں لکھوائی ہے وہ خوانِ خلیل کے حواشی۔ یہ رسالہ حضرت تھانویؒ نے حضرت سہارنپوریؒ کے وصال پر لکھا تھا جو بڑی تلاش سے میں نے اس لئے حاصل کیا تھا کہ جدید تذکرۃ الخلیل کا اس کو ضمیمہ بنا دیا جائے مگر سننے سے معلوم ہوا کہ اس پر تو خود حواشی کی بڑی ضرورت ہے اس کے متعلق تو میرا بہت ہی دل چاہتا ہے کہ تم دوستوں تک جلد از جلد پہنچ جائے کہ میرے حضرت کے حالات اور حضرت حکیم الامۃ کے قلم سے, لیکن ؎

کیف الوصول الی سعاد ودونہا
قلل الجبال و دونہن حتوف

قریشی صاحب کے بعد سے تمہارے یہاں کے کام کا ہر وقت فکر لگا رہتا ہے کہ کیا نظم قائم ہوا۔ مجھے تو فکر سوار ہو جایا کرتا ہے کئی راتیں اس سوچ میں نیند بھی نہیں آتی۔احباب سے مشورہ بھی کر رہا ہوں ۔ احباب مذکورہ کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست ,نیز والدین زوجتین سے سلام مسنون۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم حبیب اللہ، ۳۰/ذیقعدہ ۹۱ھ

﴿349﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/ذی الحجہ ۹۱ھ [۲۱/جنوری ۷۲ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، گرامی نامہ مؤرخہ ۶/جنوری بہت تاخیر سے ۲۰ کو پہنچا۔ معلوم نہیں آپ کے خطوط کے پہنچنے میں اتنی تاخیر کیوں ہوتی ہے۔ عموماً لندن کے خطوط ۵، ۶ دن میں پہنچ جاتے ہیں۔ خیال یہ ہوتا ہے کہ آپ خط لکھنے کے بعد اس کے ڈالنے میں استخارہ کرتے ہیں اگر چہ اس خط میں تو لکھنے کی تاخیر اور ڈاکخانہ کہ مہر میں زیادہ فرق نہیں، ایک ہی دن کا فرق ہے۔ اور سہارنپور کی مہر ۱۹ کی ہے جو ۲۰ کو مجھے ملا۔

تمہاری وساطت سے جو مولوی ہاشم کے نام عزیز احسان کا خط بھیجا تھا ایک عشرہ ہوا مولوی ہاشم صاحب کی رسید پہنچ گئی اور اس کے ذریعہ یہ بھی معلوم ہوگیا تھا کہ آپ نے ان کو مولوی احسان کے نام پتہ لکھ کر لفافہ بھی دے دیا تھا، جزاکم اللہ۔ میں تو آپ ہی کو تکلیف دیتا لیکن آپ کے خطوط آہستہ خرام، بلکہ مخرام کہ ؎

زیر قدمت ہزار جانست ونزاکتے

مجھے خیال ہوا کہ نہ معلوم یہ کب پہنچے گا اور کہاں رسید ملے گی۔ چنانچہ ہوا بھی ایسا ہی کہ مولوی ہاشم کی رسید ایک ہفتہ پہلے پہنچ گئی۔ مولوی احسان کے خطوط کا شدت سے انتظار ہے۔ اب تک کوئی نہیں پہنچا۔

عزیز عبدالرحیم کی افریقہ بخیر رسی کا تار پہنچ گیا تھا اور اسی دن میں اس کی اطلاع

آپ کو بھی کر چکا تھا، خدا کرے کہ پہنچ گئی ہو۔ میری تو خواہش تھی کہ اس سال اس کی والدہ بھی اس کے ساتھ حج کر لیں اور تمہاری اہلیہ بھی مگر عزیز عبدالرحیم نے جو مجبوریاں لکھیں وہ قابلِ لحاظ ہیں۔

میں نے تو لکھا تھا کہ عبدالرحیم اپنی والدہ کو لے کر حج کو چلا جائے اور حج کے بعد پھر افریقہ آ جائے مگر عبدالرحیم نے لکھا کہ تین ماہ کا ویزا ملا اور اس میں یہ شرط ہے کہ اگر ایک گھنٹہ کے لئے بھی ملک سے باہر جانا ہوا تو پھر یہ ویزا منسوخ ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ سعودی سفارت خانہ یہاں نہیں ہے، اس لئے حج کا ویزہ یہاں ملنا مشکل ہے ۔

ما کل مایتمنی المرء یدرکه

حاجی حبیب صاحب کے خط دو آئے۔ انہوں نے میرے لکھنے کے خلاف تربیت السالک بجائے طیارہ کے بحری سے بھیجی۔ میں نے طیارہ سے لکھا تھا مگر میرے دوبارہ لکھنے پر انہوں نے دوسرا نسخہ ایک لندن کے دوست کی معرفت دستی بھی بھیج دیا۔ خدا کرے کہ دونوں پہنچ جائیں۔ اگر دونوں پہنچ جائیں اور تم سے زائد ہوں تو ایک نسخہ اپنی طرف سے مولوی ہاشم صاحب کو دے دیں اور اگر تمہیں دونوں کی ضرورت ہو تو اپنے پاس رکھ لیں۔

مکہ مدینہ والوں کے خطوط بالخصوص صوفی اقبال، ڈاکٹر اسمعیل، ملک عبدالحفیظ کے متعدد آئے کہ مولوی عبدالرحیم کا شدت سے انتظار ہو رہا ہے۔ صوفی اقبال نے تو لکھا ہے کہ ان کی اطلاع تو کوئی ہے نہیں، خیال یہ ہے کہ وہ اپنی اہلیہ اور والدہ کے ساتھ بلا اطلاع دفعۃً پہنچ جائیں گے۔

مستقبل کا فکر تو برمحل ہے اور کس کو نہیں ہے مگر محض فکر سے تو کچھ نہیں ہوتا، کام تو کرنے سے ہوتا ہے۔ وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الأرض آیات آج کل ہمارے حالات کے بہت موافق ہیں ان کو غور سے دیکھا کرو اور اس کے بعد

وإن عـدتـم عـدنـا کا فرمانا بھی موجب الإذعان ہے۔ **معاصی سے بچنے میں، طاعات کی ترغیب دلانے میں جو کوشش ہوتی ہو اس سے دریغ نہ کریں۔ خود بھی کوشش کرتے رہیں احباب سے بھی تاکید کرتے رہیں۔**

تم نے لکھا کہ آئندہ کے متعلق کچھ لکھیں۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آئندہ کے متعلق لکھنے کی کیا بات ہے۔ **دین کے لئے جو بھی سعی کی جاسکتی ہو وہ اگر ظاہری ثمرات پیدا نہ کرے تو اجر و ثواب اور باطنی ثمرات سے تو خالی نہیں۔**

آپ کے مدرسہ کے مدرس مولوی عبدالحق مدینہ منورہ بخیریت پہنچ گئے ہیں اور آپ کے دوستوں اور پیاروں تک آپ کے پیامات بھی انہوں نے پہنچا دیئے ہیں۔ میں نے صرف اس واسطے لکھ دیا کہ ان لوگوں کی نگاہ میں تو کوئی اہمیت ان چیزوں کی نہیں ہوگی اور مجھے تمہارے رفع انتظار کی وجہ سے اہتمام ہے۔

میں نے متعدد مرتبہ ایک بات تم سے دریافت کی وہ یہ کہ منشی انیس صاحب جو کتابیں آپ کے پاس بھیجتے ہیں وہ بحری ڈاک ہی کے ذریعہ سے پہنچتی ہیں یا اس کے علاوہ آپ کے پاس کوئی ایسا ذریعہ ہے جس سے زیادہ کتابیں پہنچ جائیں؟ ڈاک کا محصول چاہے بحری ہو بہت زیادہ ہے اور میں نے کئی سال ہوئے جب بحری جہاز سے بلٹی بھیجی تھی اس میں بہت زیادہ دقت اٹھانی پڑی تھی۔

مجھے معلوم ہوا تھا کہ جن لوگوں کے پاس غیر ملکی تجارت کا لائسنس ہوتا ہے ان کو بحری جہاز سے بذریعہ بلٹی مال کا بھیجنا آسان ہوتا ہے۔ میرا رسالہ حجۃ الوداع بیروت والوں نے بھی طبع کرایا ہے اور اس کے دو نسخے انہوں نے میرے پاس بھی تقریباً ایک ماہ ہوا بھیجے تھے اور ان کا بمبئی [پہنچ] جانا بھی تقریباً ۲۰ دن ہوئے معلوم ہوا تھا مگر معلوم ہوا کہ وہ کسی وجہ سے وہاں کے کسٹم میں محبوس ہے اور جناب الحاج شفیع میاں صاحب ڈابھیل والے جن کے

نام سے یہ بلٹی آئی تھی وہ حج کو روانہ ہو گئے۔

میرا جی چاہتا ہے کہ تمہارے پاس کتابیں بھیجنے کی کوئی آسان صورت معلوم ہو جائے تو وقتاً فوقتاً کچھ کتابیں تمہارے پاس بھیجتا رہوں۔ اپنی اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون کہہ دیں اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ تمہارے پہلے خط سے معلوم ہوا تھا کہ اس کے دانت نکل رہے ہیں جس کی وجہ سے بخار کا سلسلہ ہے امید ہے کہ دانت نکل چکے ہوں گے۔ تمہارے غریب عبدالقدیر کی شادی کی تفصیلات پہلے خط میں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۵/ذی الحجہ ۹۱ھ

از احمد لولات بعد سلام مسنون درخواست دعا، حبیب اللہ بھی کہتا ہے کہ میرا بھی سلام لکھ دو۔

﴿350﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶/جنوری ۷۲ء [۹/ذی الحجہ ۹۱ھ]

عنایت فرمائم الحاج قاری یوسف صاحب! بعد سلام مسنون، تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۷ جنوری ۲۵/جنوری کو پہنچا۔ مولوی احسان کے خط کی رسید والا ائر لیٹر بھی تمہارا پہنچ گیا تھا اور اس کا جواب بھی میں ہمروزہ دے چکا ہوں اور کل کی ڈاک سے مولوی احسان کے پاس سے اس خط کے پہنچنے کی رسید بھی صالح جی دولہا میاں کی معرفت حاجی یعقوب کے لفافہ میں پہنچ گئی۔

صالح جی کراچی سے اپنے گھر جانے کے واسطے ہوائی جہاز سے بمبئی پہنچے تھے تو وہ کچھ دوستوں کے خطوط لائے تھے اور انہوں نے حاجی یعقوب کو خطوط یہ کہہ کر دے دیئے تھے کہ جس کو آپ دولہا میاں کہا کرتے تھے وہ خطوط لایا ہے اور ۱۰ فروری کو واپس جائے گا۔ اگر ان کے جوابات دینا چاہیں تو حاجی یعقوب کے پاس بھیج دیں، لیتا جاؤں گا۔ خیال ہے کہ عید بعد ان سب خطوط کا جواب لکھ کر بھیج دوں گا۔

تمہاری کتاب کے بارے میں کتابت تو اس کی دیوبند میں ہو رہی ہے، ۴۰ر صفحے کتابت ہو چکے تھے، مولوی تقی صاحب کا خط لکھنؤ سے آیا ہے وہ عید کرنے گھر گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہاں ایک پریس میں تمہاری کتاب کی طباعت کی بات چیت کر لی ہے گھر سے واپسی پر وہ ۴۰ر صفحے طباعت کے واسطے بھیج دیں گے۔ بقیہ جتنی کتابت ہوتی جائے گی تقاضا کر کے بھجوا دوں گا۔

مولوی عبد الرحیم کے خطوط تو یہاں بھی آتے رہے باوجود میری انتہائی کوشش کے وہ حج کو نہ جا سکے جس کا بہت قلق ہے۔ بھورا سماچار کے متعلق میں نے احتیاطاً تمہیں نکیر لکھ دی تھی اس لئے کہ ہم لوگ اس قسم کی چیزوں کے اخبارات میں آنے کے مخالف ہیں کہ اس میں نفع تو کم ہے اور نقصان زیادہ ہے۔ حاسدین کو حسد کا موقع ملتا ہے اور کچھ لوگوں پر عجب بھی پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔

تمہاری کتاب کے گجراتی ترجمہ کے متعلق بہت زور سے تائید کرتا ہوں، ضرور ترجمہ کرا لیں بشرطیکہ ترجمہ کرنے والا گجراتی پر حاوی ہو۔ یہاں تو جو مشائخ علمائے کرام گجراتی کے ماہر تشریف لاتے ہیں ان سے تو گجراتی کا خط بھی نہیں پڑھا جاتا حالانکہ اس کو اپنی مادری زبان بتاتے ہیں۔

مفتی اسمٰعیل صاحب اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مولوی

عبدالرحیم کی کتاب حقیقت شکر کا گجراتی ترجمہ میں نے کیا تھا اس کو انہوں نے پسند کیا تھا۔ اگر کسی اور سے کراؤ تب بھی مفتی اسمعیل یا عبدالرحیم جیسے ماہرین سے نظر ثانی ضرور کرالینا۔

میرے فضائل کے رسائل جن کے دوسری زبانوں میں ترجمے کئے جاتے ہیں ان کی لوگ بہت شکایت کرتے ہیں میں تو چونکہ واقف نہیں اس لئے جو جس زبان میں ترجمہ کی اجازت مانگتا ہے دے دیتا ہوں۔

تم نے رضا یا ابنائے یوسف وغیرہ سے خط و کتابت کی معلوم نہیں کیوں صفائی لکھی، مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے اس سلسلہ میں ابتدائی خط کے علاوہ جو جدہ سے رجسٹری کیا تھا (اور کئی مرتبہ اس کو چاک کرنے کا حکم تحریر کر چکا ہوں مگر اب تک کسی خط میں تم نے اس کے متعلق یہ بھی نہ لکھا کہ میرا اس مضمون کا کوئی خط پہنچا یا نہیں) [کچھ لکھا ہو]۔ مولوی عبدالحق کے متعلق پیامات جو بھیجے گئے تھے وہ تو میرے نزدیک قابل التفات نہیں تھے اس لئے میں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

میں نے تو صرف غریب عبدالقدیر کی شادی کے متعلق لکھا تھا کہ اس کی تو اطلاع آپ کو تفصیل سے ہوئی ہی ہوگی۔ اس لئے کہ اس غریب کی خاطر تو آپ نے بہت سے غرباء ٹھکرا دیئے تھے۔ روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام کیلئے ضرور خط لکھتے رہا کریں، بہت ضروری ہے۔ اس کا اقامہ ابھی تک نہیں ملا اور حج کے موسم کی ملازمت ۵ ماہ کی ہر سال ملتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کی قبلہ نما کی تجارت بھی کئی سال سے رہتی ہے۔

تم نے جو کتابیں بھیجنے کا طریقہ ۱۰ کیلو کے پارسل کا لکھا یہ تو تم نے پہلے بھی لکھا تھا اس میں مجھے خیال تھا کہ محصول ڈاک بہت زیادہ ہوا۔ خیال تھا کہ شاید کوئی زیادہ مقدار کی کتابوں کے لئے بحری بلٹی کا کوئی آسان طریقہ ہو۔ اہلیہ کی طبیعت دوبارہ خراب ہونے سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرمائے۔ معلوم نہیں غریب شادی کے بعد سے

مسلسل بیمار ہی چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ عزیزہ خدیجہ کی صحت سے بہت مسرت ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۲۶/جنوری ۷۲ء

مفتی اسماعیل رمضان کی قضا میں اس وقت عید کی تعطیل میں آئے تھے، سلام لکھواتے ہیں۔

عزیزان شاہد، طلحہ، ابوالحسن کی طرف سے بھی سلام مسنون۔

ازاحمد گجراتی، بعد سلام مسنون، درخواست دعا۔ حبیب اللہ کا بھی سلام مسنون۔

﴿351﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳/ذی الحجہ ۹۱ھ [۲۹/جنوری ۷۲ء]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مد فیوضکم! بعد سلام مسنون

فدا ہوں آپ کی کس کس ادا پر

آج ۱۲/ذی الحجہ کو ظہر کے قریب ڈاک کا انبار پہنچا۔ نہ تو ان کے سننے کا وقت اور جواب کا تو پوچھنا ہی کیا مگر چونکہ قدیم عادت یہ ہے کہ ڈاک آنے کے بعد چاہے کتنا ہی وقت تنگ ہو کھانے یا پینے میں کتنی ہی دیر لگے میں اپنے کاتبوں سے بھیجنے والوں کے نام پوچھ لیا کرتا ہوں، اور اگر نام سے کوئی بہت اہم معلوم ہو تو مختصراً اس کو اسی وقت سنتا بھی ہوں۔ ڈاک کے پلندہ میں میرے موجودہ کاتب مولوی حبیب اللہ نے پہلے ہی آپ کا نام لے دیا۔ میرے لئے تو کافی ہو گیا۔

فوراً خط سنا معلوم ہوا کہ ۱۹ جنوری کا چلا ہوا آج ۲۹ ؍کو یعنی ۱۲؍ذی الحجہ کی ظہر کے قریب پہنچا۔ اس وقت میں تو گھبرا گیا اور مولوی نصیر صاحب نے نہایت اطمینان سے جواب دے دیا کہ اب تو وقت نہیں رہا, تاہم انہوں نے میری پریشانی دیکھ کر متعدد دوستوں کو جانوروں کی تلاش میں بھجوایا, میری تو ظہر کے بعد کی نیند اڑ گئی۔

دو گھنٹے بعد معلوم ہوا کہ دیہات کے لوگ جو اپنے جانور ادھر ادھر سے لاتے ہیں وہ ۱۲؍ذی الحجہ کی دس گیارہ بجے سے واپس ہونا شروع ہو جاتے ہیں اس لئے کہ دیہات والوں کو شہروں میں جانوروں کا رکھنا بھی مشکل ہوتا ہے اور یہاں کے گھاس وغیرہ کا خرچ بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

میں نے دوبارہ زور باندھے کہ شیخ انعام اللہ صاحب کو اللہ جزائے خیر دے وہ عصر کے بعد ایک بھینس خرید کر لائے جو گراں بھی تھی اور لوگوں کی نگاہ میں زیادہ پسند بھی نہ تھی مگر چونکہ وقت آخری تھا اس لئے اس کو ذبح فوراً کرایا اور مغرب سے عشاء تک اس کی بوٹیاں وغیرہ کرا کرا سی وقت کچھ حصہ تو گھر بھیج کر میں نے کہا کہ اس کو جتنا قیمہ جلد ہو سکتا ہو مشین پر کراویں اور بقیہ بوٹیاں آگ پر رکھیں مبادا کل تک خراب ہو جاویں اور بقیہ عشاء کی نماز تک سب تقسیم کرایا جس سے اطمینان ہوا۔

حکیم والوں نے تو یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہمارے یہاں تو آج ہی ایک بہترین جانور دوپہر کو ذبح ہو چکا ہے اور اسی کا گوشت گھروں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ تاہم اور فقراء کی تو کمی نہیں اور گھر والوں سے بھی میں نے کہہ دیا کہ میں تو کل اسی میں سے لوں گا بغیر مرچ کے۔ اس لئے کہ آنکھ کے آپریشن کے بعد سے اب مرچ بالکل نہیں کھائی جاتی مگر آپ کی اس لاپرواہی پر جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔

اللہ کے بندے! قربانی کا معاملہ تو ایسا لاابالی نہیں تھا۔ جن دوستوں نے میرا یا اپنا

حصہ میرے یہاں کرانا چاہا شروع ذیقعدہ سے ان کے خطوط آنا شروع ہو گئے تھے۔ بعض دوستوں کے اصرار پر بہت عمدہ بکرے بھی میں نے ذیقعدہ میں خرید کر ان ہی کے پاس چھوڑ دیئے تھے۔

تقسیم سے پہلے تو میرا معمول تھا کہ شعبان یا رمضان میں بقرات خرید کر سرساوہ، شیخ پورہ وغیرہ کے احباب ہی کے ذریعہ سے خریدتا تھا اور ان ہی کے یہاں چھوڑ دیتا تھا کہ ۹/ذی الحجہ کو پہنچا دیں مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے [اب اس کا معمول] نہیں رہا۔ پھر بھی اخیر ذیقعدہ ورنہ زائد سے زائد شروع ذی الحجہ میں خرید والیتا ہوں کہ اطمینان سے اچھا جانور اچھے نرخ میں مل جاتا ہے۔

تمہارا یہ جانور گراں تو بہت ملا مگر اللہ کا احسان ہے کہ قربانی وقت پر ہو گئی، یہ بھی تمہارے اخلاص کی برکت ہے۔ اگر مولوی حبیب اللہ تمہارا نام نہ لیتے تو یہ خط سننے کی نوبت بھی نہ آتی اور بقیہ ڈاک کے ساتھ کل ۱۳/ذی الحجہ کو سنتا۔ صرف تمہارے رفع انتظار کے لئے لکھواتا ہوں کہ قربانی ادا ہو گئی, اللہ کا شکر ہے۔

تم نے لکھا کہ خط لکھا تھا وہ پرسوں پہنچ گیا تھا اور ہمروزہ اس کا جواب مولوی ہاشم صاحب کے ائرلیٹر پر بھجوا چکا ہوں۔ میری طرف سے تو جواب میں تاخیر نہیں ہو سکتی۔ رقم بھیجنے کی تو کوئی زیادہ عجلت نہ تھی، حکم نامہ کاش ایک ہفتہ پہلے پہنچ جاتا تو بہت اچھا ہوتا۔ آپ کی گستاخیاں تو قدیم وحدیث ساری ہی معاف ہیں۔ اس خط میں تو کوئی گستاخی نہیں البتہ تاخیر سے اچھا جانور نہ ملنے سے قلق ہے۔

مولوی تقی صاحب اپنے گھر گئے ہوئے ہیں۔ ہفتہ عشرہ میں واپسی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں آپ کے مولوی یوسف متالا کی کتاب کی طباعت کا بہترین انتظام ہو گیا۔ واپسی پر انشاء اللہ جتنی کاپیاں تیار ہوں گی لکھنؤ بھیج دوں گا۔ لکھنا تو بہت زائد تھا

مگر رات بھی بہت زائد ہوگئی اور اس میں جگہ بھی نہیں ۔ باقی انشاء اللہ آئندہ ۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، شب ۱۳/ذی الحجہ ۹۱ھ

مفتی اسماعیل کچھولوی رمضان کی قضا میں شروع ذی الحجہ سے پہلے سے آئے ہوئے ہیں ۔ ان ہی کے متبرک ہاتھوں نے آپ کی قربانی کو ذبح کیا۔

352

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/ذی الحجہ ۹۱ھ [۳۱/جنوری ۷۲ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مد فیوضکم ! بعد سلام مسنون، جناب سلیمان یوسف پٹیل لندن کے خط سے تمہاری ناسازی طبع کا حال معلوم ہوکر بہت ہی فکر وقلق ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے ۔ تمہارا ائر لیٹر ۱۲ ذوالحجہ کو ظہر کے وقت پہنچا تھا جس میں تم نے قربانی کا حکم لکھا تھا۔

وقت کی تنگی کی وجہ سے جانور گراں بھی ملا اور اچھا بھی نہ ملا ۔ جس کا مجھے بہت قلق ہے ۔ اگر تم ایک ہفتہ پہلے اطلاع کر دیتے تو بہت اچھا تھا ۔ تاہم باوجود تنگئ وقت تعمیل حکم کر دی گئی ۔ اسی دن اس کی اطلاع شام کو جناب عبدالحمید صاحب کے ائر لیٹر پر کر دی تھی امید ہے کہ پہنچ گئی ہوگی ۔

عزیز عبد الرحیم کے افریقہ پہنچنے کے بعد دو خط پہنچے۔ اس سے تو قلق ہوا کہ وہ حج نہ کر سکے لیکن معلوم نہ ہوا کہ اب ان کا نظام قیام کا کب تک ہے۔ میں بھی ان کو لکھ چکا ہوں آپ بھی ان کو لکھ دیں کہ واپسی میں اگر ممکن ہو تو کچھ دن تمہارے پاس قیام کر کے آویں۔ دوسرا پرچہ حافظ پٹیل پر دستی یا بذریعہ ڈاک بھیج دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۱۵؍ذی الحجہ ۹۱ھ

﴿353﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: جناب حافظ محمد پٹیل صاحب، ڈیوز بری

تاریخ روانگی: ۱۵؍ذی الحجہ ۹۱ھ [۳۱؍جنوری ۷۲ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم و محترم جناب الحاج حافظ پٹیل صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، جناب کا ائر لیٹر مؤرخہ ۳؍جنوری بہت تاخیر سے پہنچا۔ آپ نے جو اپنے یہاں کی تفاصیل لکھیں اس سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، مزید ترقیات سے نوازے۔ عزیزم مولانا الحاج انعام الحسن صاحب کی آمد کے لئے جو آپ اہتمامات فرما رہے ہیں ان سے بھی بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو مثمر ثمرات و برکات بنائے۔ آپ کا گرامی نامہ احتیاط سے رکھ لیا ہے، دو تین دن میں مولانا انعام الحسن صاحب کی آمد کی خبر ہے ان کو بھی دکھا دیا جائے گا۔

امید ہے کہ آپ حج سے فارغ ہوکر واپس تشریف لے آئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حج وزیارت قبول فرمائے، دارین کی ترقیات سے نوازے۔ جناب الحاج مولانا یعقوب صاحب کاوی کی خدمت میں بھی سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے اور جملہ رفقائے تبلیغ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ ۱۵/ذوالحجہ ۹۱ھ

354

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷/ذوالحجہ ۹۱ھ/ ۱۳/فروری ۷۲ء

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، گرامی نامہ ائر لیٹر مؤرخہ ۳۰ جنوری پہنچ کر موجب منت ہوا۔ تم نے جو ائر لیٹر قربانی کے متعلق لکھا تھا وہ بہت ہی تاخیر سے ۱۲ ذی الحجہ کو ظہر کے وقت پہنچا۔ بڑی عجلت میں قربانی تو عصر کے بعد کردی گئی اور اس کی اطلاع ایک تو اسی دن رات کو عبدالحمید صاحب کے ائر لیٹر پر اور مکرر اطلاع ۱۵ ذی الحجہ کو سلیمان محمد پٹیل کے لفافہ میں کرا چکا ہوں۔ امید ہے کہ دونوں اطلاعیں آپ کے خط لکھنے کے بعد پہنچ گئی ہوں گی۔

آپ نے بہت اچھا کیا تار نہیں بھیجا، تار میں واقعی آج کل تو بہت ہی غلطیاں

ہورہی ہیں، اور ایسی فحش غلطیاں ہورہی ہیں کہ کچھ مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ اس زمانہ میں کئی تار بہت گڑبڑ پہنچے۔ معلوم نہیں بمبئی سے تمہارے پاس تربیت السالک کوئی پہنچی یا نہیں؟

بمبئی سے حبیب جان صاحب نے مجھے اطلاع دی تھی کہ بذریعہ بحری ڈاک بھیج دی گئی اور جب میں نے یہ لکھا کہ بحری ڈاک تو کئی مہینے میں پہنچتی ہے تو انہوں نے لکھا تھا کہ ایک صاحب لندن جانے والے ہیں ان کے ساتھ ایک نسخہ دستی بھی بھیج دوں گا۔ اس پر میں نے ان کو لکھا تھا کہ مولوی ہاشم صاحب کے بھائی کا خط بھی اس دن آیا تھا، ۳۰ تاریخ کو آرہے ہیں اور مجھے معلوم ہوا تھا کہ یہ سارے گجراتی بوٹا والے مسافر خانہ میں رہتے ہیں۔ حبیب جان صاحب نے بھی لکھا تھا کہ میں نے ناظم کو کہہ دیا ہے کہ کوئی لندن جانے والا ملے تو مجھے بتادیں۔ معلوم نہیں مولوی ہاشم کے بھائی کتاب لے گئے یا نہیں اور بمبئی میں ان سے کسی نے ذکر کیا یا نہیں۔

تم نے لکھا کہ خدا کرے کہ قربانی کی رقم بھی پہنچ گئی ہو۔ وہ آج ۱۳ فروری تک تو پہنچی نہیں مگر کوئی جلدی بھی نہیں۔ تم نے بہت اچھا کیا مولوی عبدالرحیم کے پاس لندن کے ویزا کے کاغذات بھیج دیئے۔ خدا کرے کہ وہ سہولت سے تمہارے پاس پہنچ جائیں۔ حج نہ ہونے کا تو مجھے بھی قلق ہے۔

تم نے میوزیم کے متعلق جو لکھا اس میں اب محنت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اول تو اس ناکارہ کی صحت نے بالکل ہی جواب دے دیا۔ تم نے جس حال میں چھوڑا تھا اس سے کئی بانس نیچے گر چکا ہوں۔ دل و دماغ آنکھیں سب ہی معطل ہیں۔ اس لئے میوزیم سے تو کسی کتاب کی فوٹو کی یا نقل کی ضرورت نہیں۔ موجودہ حالت میں تو اب سفر حجاز کے بھی قابل نہیں رہا۔ اس لئے کہ خود کردہ را علاجے نیست۔

بائیں ٹانگ ایسی معطل ہوگئی ہے کہ وہ چارپائی پر بھی سیدھی نہیں کھلتی چہ جائیکہ

زمین پر قدم رکھنا۔ چار پائی کے برابر قدمچہ رکھا ہوا ہے، چار آدمی ہاتھ پاؤں پکڑ کر قدمچہ پر جو کرسی نما بنا ہوا ہے بٹھا دیتے ہیں کہ اکڑوں بیٹھنا تو اب قابو کا نہیں رہا۔ رکوع سجدہ بھی نہیں ہوسکتا، اشاروں سے نماز پڑھتا ہوں۔

لیکن اس سب کے باوجود پڑے پڑے کام کی عادت پڑ چکی ہے اس لئے مولوی تقی صاحب حواشی ابوداؤد میں کچھ پوچھنے آجاتے ہیں۔ عزیزان عاقل، سلمان میرے تراجم بخاری کو صاف کررہے ہیں اور آپ بیتی کا سلسلہ بھی میرے ساتھ ایسی بری طرح چمٹا کہ ختم ہونے کو نہیں آتا۔ نمبر ۵ بھی تیار ہوگیا ہے اور غالباً آپ کے پاس پہنچ گئی ہوگی۔

میں نے حاجی یعقوب صاحب کو [اس کے بارے میں] لکھ دیا تھا، ان کا جواب تقریباً ۱۵ دن ہوئے آیا تھا کہ دو نسخے ایک تمہارے لئے ایک مولوی ہاشم کیلئے عنقریب بھیج دوں گا۔ ایک صاحب لندن جانے والے ہیں اس لئے میں نے ڈاک سے نہیں بھیجے، اگر نہ پہنچے ہوں تو انشاءاللہ عنقریب پہنچ جائیں گے۔

تمہارے ان قاصد نے جو کہ رمضان میں زعفران لائے تھے عنقریب لندن جانے کو لکھا ہے اور مجھ سے مل کر جانے کو لکھا ہے۔ خیال ہے کہ ان کے ہاتھ اگر اس وقت تک رسید نہ آئی تو ان کے ذریعہ دو نسخے ایک تمہارے لئے ایک مولوی ہاشم کے لئے بھیج دوں گا۔

مولوی تقی صاحب پرسوں گھر سے آگئے۔ تمہاری کتاب کی کتابت جیسا میں پہلے لکھ چکا ہوں دیوبند میں ہورہی ہے اور وہ لکھنؤ میں اس کی طباعت کا انتظام بھی کرکے آئے تھے مگر یہاں آکر ان کی رائے پھر بدل گئی۔ اب وہ دیوبند ہی میں طباعت کا ارادہ کررہے ہیں۔ میں نے بھی اس کو مناسب سمجھا کہ یہاں ہر ہفتہ مفتی محمود صاحب آتے ہیں ان کے ذریعہ سے تقاضا میں اور پروف لگانے میں سہولت رہے گی۔

اس مرتبہ سہارنپور میں بھی سردی بہت زیادہ ہوئی، اور تعجب ہے کہ حجاز میں بھی

سردی اس سال بہت زیادہ ہوئی۔حکیم یامین صاحب نے لکھا تھا کہ اتنی سردی عمر بھر میں نہیں سنی گئی۔

تمہاری اہلیہ کی بیماری نے بہت ہی کلفت میں ڈالا, اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ میرے خیال میں اس غریب کی بیماری میں تمہاری بے اعتنائی کو بھی دخل ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اس کو شفا عطا فرماوے۔مولوی عبدالرحیم کو خط لکھو تو میرا بھی سلام مسنون لکھ دینا اور یہ بھی کہ عرصہ سے ان کا خط نہیں آیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ ۲۷/ذوالحجہ ۹۱ھ، ۱۳/فروری ۷۲ء

پردہ میں ہے رشک ماہ میرا	کیوں نہ ہو دن سیاہ میرا
کیا مرنے کے بعد پاؤں پھیلائیے	ہے مقبرہ خواب گاہ میرا
اے دوستو! ہاتھ سے چلا میں	قابو نہیں دل پہ میرا
مرنا نہیں اختیار کی بات	خود جرم ہے عذر خواہ میرا
اے چارہ گراب تو پھینک دے یہ	ہے حال بہت تباہ میرا
ناصح انصاف تو ہی کر یار	دل دیتے ہی کیا گناہ میرا

☆...... 6 ......☆

1392 ھجری

/

1972 عیسوی

اہل لنڈن کی ضرورت کی وجہ سے میں تمہیں بہت ہی منقطع عن الدنیا اور متوجہ الی اللہ دیکھنا اور سننا چاہتا ہوں۔ اس وجہ سے ہر آنے والے سے تمہارے حالات کی خاص جستجو کرتا رہتا ہوں۔ عزیز من! بہت [اہتمام سے] معمولات کو کھانے سے زیادہ اہم سمجھو۔ ذکر پر بہت دوام کی ضرورت ہے۔ کسی دن معمول رہ جاوے تو کھانا چھوڑ کر اس کو پورا کرلو۔ ابتداء میں جیسا جہد رکھو گے انتہا میں اس کے ثمرات چکھو گے۔

(۵/جمادی الاولی ۹۰ھ / ۹/جولائی ۷۰ء)

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿1﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم محرم الحرام ۹۲ھ [۱۵/فروری ۷۲ء]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری صاحب مدفیوضکم وزادت معالیکم! تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۵ فروری پہنچ کر موجب مسرات ہوا۔ میں تمہارے خطوں میں بہت غور سے یہ دیکھا کرتا ہوں کہ تمہاری رفعتِ شان اور استغناء میں کچھ کمی ہوئی یا نہیں؟ مخلصانہ اپنے تعلق کی وجہ سے کہتا ہوں کہ جتنا استغناء تم برت رہے ہو یہ ترقی کو مانع ہے۔

اگر چہ تمہارے خطوط میں ماشاء اللہ بہت کثرت ہے مگر امور منکرہ میں سے تم نے کبھی کسی چیز کو نہیں چھیڑا اور تمہیں معلوم ہے کہ اس سیہ کار میں مطالبہ کا مرض ہمیشہ سے ہے مگر جن سے تعلق نہیں ہوتا ان کی طرف تو ایسی چیزوں میں التفات بھی نہیں کرتا مگر تم سے تعلق کی روز افزوں زیادتی نے بار بار تمہیں جھنجھوڑنے اور اشارات کنایات میں بہت کچھ لکھ دینے پر مجبور کیا مگر تم نے ہمیشہ ان سب کو ایسا اڑایا کہ گویا میں نے کچھ لکھا ہی نہیں یا تم نے التفات ہی نہیں کیا۔

یہ نا کارہ تو اس سب کے باوجود تمہارے لئے بہت اہتمام سے دل سے دعا کرتا رہتا ہے اللہ جل شانہ تمہیں استقامت وترقیات سے نوازے، ہر نوع کی مدد فرمائے، اپنی رضا ومحبت میں اضافہ فرمائے۔ قربانی کے بارے میں مجھے کوئی تکلیف نہیں البتہ اس کا قلق ضرور ہے کہ ایک ہفتہ پہلے اطلاع ہو جاتی تو انشاء اللہ بہترین جانور میسر آ جاتا۔ قربانی کا مسئلہ تو ایسا نہ تھا مگر آپ نے بیم ورجا کی حالت میں عین وقت پر لکھا۔ آئندہ اگر اس کی نوبت آئے تو ضرور پہلے سے مطلع کریں، مجھے تو اس میں مسرت ہے۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ عزیز عبدالرحیم کا ویزا ٹکٹ وغیرہ بھیج دیئے۔ اللہ کرے کہ وہ واپسی میں تمہارے پاس کچھ رہ سکے۔ حج کے نہ ہونے کا تو قلق ہے لیکن اس کی تلافی تمہارے پاس کے طویل قیام سے ہوسکتی ہے۔ تم نے مولوی عبدالرحیم کی آمد پر قلت مکان کا جو شدید فکر لکھا وہ بھی میری سمجھ سے باہر ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ اس میں فکر کی کیا بات ہے اور جدید مکان تعمیر کرانے کی کیا ضرورت پیش آرہی ہے۔ اگرچہ تمہارے علوشان اور شاہانہ اخراجات کے مقابلہ میں تو کوئی چیز نہیں مگر مجھ جیسے غریب کو مولوی عبدالرحیم کی عارضی آمد پر کسی جدید مکان کی تعمیر بالکل سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔

تمہیں میرے زنانہ مکان کا حال معلوم ہے کہ اس میں ایک کوٹھڑی اور ایک سہ دری بہت مختصر ہے اس میں میرے اہل وعیال عزیز طلحہ کی اہلیہ اور میری سب بچیاں بسا اوقات تو سب مجتمع ہوکر دس بارہ ہوجاتی ہیں، اور بغیر پردہ کرائے ہم میں سے کوئی بھی گھر نہیں جاتا، میں خود بھی حجاز سے واپسی کے بعد سے تو اب تک گھر میں نہیں گیا مگر جب گھر میں میری آمد ورفت تھی اس وقت بھی باوجودیکہ سب میری محرم تھیں بغیر پردہ کا حال معلوم کئے کبھی گھر میں نہیں جاتا تھا۔ اس لئے کہ اجنبی عورتیں گھر میں آتی رہتی ہیں اور میرے سب داماد بھی گھر میں جاتے رہتے ہیں اور جو بھی جاتا ہے پہلے پردہ کرالیتا ہے۔ پردہ والیاں کوٹھڑی میں ہوجاتی ہیں اور نامحرم باہر سہ دری میں ہوجاتا ہے۔

تمہارے مکان میں بھی اگر دو کوٹھڑیاں ہوں تب تو کوئی دقت ہے ہی نہیں اور اگر صرف ایک ہی مکان ہو تو درمیان میں پردہ لٹکا لینے کے بعد کوئی دقت نہیں رہتی۔ مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ کے قیام کے زمانہ میں رات کو تم اور وہ دونوں مسجد میں آرام کرو اور گھر میں دونوں مستورات قیام کریں۔ اس میں کیا دقت ہے۔

دن میں تم دونوں میں جس کا جانا ہو وہ آواز دے کر پردہ کرا کر گھر میں چلا جائے۔

اس کی اہلیہ اس کے پاس رہے اور دوسرے کی اہلیہ کوٹھڑی میں یا پردہ کے پیچھے ہو جائے۔ میں نے جو کچھ لکھا اپنے گھر کی حالت کے اعتبار سے لکھا مجھے تمہارے گھر کی حالت کا حال معلوم نہیں۔

بھائی اکرام مرحوم تو سب کے ہی نامحرم تھے اور وہ بھی اکثر گھر میں جاتے تھے لیکن پہلے دروازہ میں کھڑے ہو کر پردہ کرا کر جاتے تھے۔ البتہ اجنبی عورتوں کیلئے میرے یہاں بھی یہی شرط ہے کہ وہ صبح کو آ کر شام کو چلی جائیں اور جو غیر ملکی یا دور دراز کلکتہ بمبئی کے آتے ہیں ان کے لئے ہوٹل کا کوئی کمرہ رات کے لئے لے لیا جاتا ہے، دن میں مستورات میرے گھر میں رہتی ہیں اور رات کو اپنے مستقر پر چلی جاتی ہیں اور علی الصباح پھر آ جاتی ہیں۔

مگر یہ اجنبی عورتوں کے لئے ہے. یہ بھی اس وجہ سے مکان کی تنگی کی وجہ سے اجنبی عورتوں کو دقت ہوتی ہے مگر جو افریقہ وغیرہ کی عورتیں کہتی ہیں کہ مکان کی تنگی سے ہمیں دقت نہیں تو وہ بھی رات کو یہیں سوتی ہیں کہ ہم میں سے گھر میں کوئی نہیں سوتا۔

میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ بھائی صاحب کی آمد پر آپ کو بیٹھک مستقل اور بیت الخلاء مستقل کیوں چاہئیں۔ دونوں عورتیں زنانہ بیت الخلاء میں جائیں اور تم چند روز کے لئے اپنی شان کے خلاف مسجد کے بیت الخلاء میں چلے جاؤ۔ اس لئے میری سمجھ میں تو دوسرے مکان کی ضرورت نہیں آئی۔

باقی یہ صرف میں نے اپنے تجربات بتائے ہیں تم اپنے یہاں کی ضرورت اور حالات سے زیادہ واقف ہو۔ میرا کوئی حکم نہیں صرف مشورہ ہے کہ جب تم دونوں باہر سوؤ گے تو یہ چیز الزام کا سبب نہیں ہوگی بلکہ لوگوں کی نگاہ میں پردہ کی اہمیت کا موجب بنے گی۔ لوگوں کو اس کا زیادہ احساس ہوگا کہ پردہ کی اہمیت کی وجہ سے آپ دونوں حضرات مسجد میں سو رہے ہیں۔ مردانہ مکان کیلئے مسجد کافی ہے اور دونوں عورتوں کیلئے موجودہ مکان کافی ہے۔

یہ سب میں نے تمہاری سہولت کی وجہ سے لکھا ہے۔آئندہ تمہیں جس میں سہولت ہو۔عزیز مولوی عبدالرحیم کو خط لکھو تو میری طرف سے بعد سلام مسنون لکھ دینا کہ تمہارا ایک تار بخیر رسی کا اور دوسرا ایک خط بخیر رسی کا پہنچا تھا ان دونوں کے جواب ہمروزہ لکھوا دیئے تھے۔ اس کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا۔ یہ تو امید نہیں کہ تم نے نہ لکھا ہوگا غالباً پہنچنے میں دیر ہوئی۔

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دینا۔تم نے اپنی اہلیہ کی خیریت نہیں لکھی جس کا مجھے انتظار رہتا ہے۔ بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت بھی کر دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ میں تمہاری صحت کیلئے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ ;بقلم حبیب اللہ، یکم محرم الحرام ۹۲ھ

از احمد گجراتی، بعد سلام مسنون، درخواست دعا

﴿2﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، جنوبی افریقہ

تاریخ روانگی: ۲ رمحرم الحرام ۹۲ھ [۱۶ رفروری ۷۲ء]

عزیزم گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے والدہ کے پاس پہنچنے کے بعد سے ایک تار اور ایک خط پہنچا تھا دونوں کا جواب ہمروزہ علیحدہ علیحدہ لکھوا دیا تھا۔ یہ تو دل گوارا نہیں کرتا کہ تم نے اس کے بعد کوئی خط نہ لکھا ہو۔ ظاہر یہی ہے کہ پہنچا ہی نہ ہوگا۔تمہاری خیریت حالات اور نظام سفر کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

عزیز یوسف متالا کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ اس نے تمہارے لندن آنے کے

واسطے ویزا اور ٹکٹ وغیرہ بھی بھیج دیا۔ امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔ واپسی میں بولٹن کے قیام میں بہت گہری نگاہ عزیز موصوف کی معاشرت پر ڈال کر آویں۔

مولوی انعام الحسن سلمہ بھی جون میں لندن جارہے ہیں۔ ابھی تک کوئی تاریخ تو مقرر ہوئی نہیں۔ اندازہ یہ ہے کہ وسط جون میں جانا ہوگا اور ایک ماہ قیام رہے گا۔ اگر تمہارے نظام میں موافقت ہوسکے تو زیادہ اچھا ہے۔ عزیز عبدالحفیظ مکی کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ وہ بھی مکہ کی جماعت کے ساتھ مولوی انعام الحسن کے اجتماع کے موقع پر لندن کا ارادہ کررہے ہیں۔

مولوی یوسف تتلی حج سے فراغ پر افریقہ کے لئے روانہ ہوچکے۔ اگر میرے اس خط تک پہنچ جاویں اور ملاقات ہو تو سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ آپ کا حج کے بعد کا لکھا ہوا ہندی کارڈ پہنچا تھا مگر اس پر تمہارا پتہ نہ تھا۔ جس میں تم نے لکھا تھا کہ گھر پہنچ کر مفصل خط اور پتہ لکھوں گا اس کا انتظار ہے۔ اپنی والدہ اور اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ اپنے ماموں زاد بھائی اور دوسرے اعزہ سے بھی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۲؍محرم الحرام ۹۲ھ

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون درخواست دعا

﴿3﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷/محرم الحرام ۹۲ھ [۲۱/فروری ۷۲ء]

عزیزم سلمہ بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا ۱۴/فروری کا محبت نامہ آج ۲۲ کو پہنچا۔ تمہارا خط بہت تاخیر سے پہنچا یعنی روانگی میں تاخیر ہوئی۔ راستہ میں تو دیر نہ ہوئی۔ ایک ہفتہ کے اندر پہنچ گیا۔ میری طبیعت کا حال کچھ آگے ہی کو ہے، پیچھے کو نہیں۔ مگر اس چیز کو میں عمومی خطوط میں نہیں لکھا کرتا، اجمالی خیریت لکھ دیتا ہوں۔

ان ایام میں ۳ عوارض بلکہ ۴ کا حملہ کثرت سے ہے۔ بھوک نہ لگنا، کھانسی کی شدت، رات کو نیند خلافِ معمول بعضے دن تو ایسی اڑتی ہے کہ پوری رات نہیں آتی۔ کبھی کبھی حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ ٹانگ کی حالت بدستور ہے بلکہ اضافہ ہے کہ پاؤں زمین پر رکھنا تو درکنار، ٹانگ کھلتی بھی نہیں۔ چار پائی پر سوار رہتا ہوں، دوست احباب پکڑ کر قدمچہ پر بٹھا دیتے ہیں اور اٹھا لیتے ہیں۔

عزیز احسان کے خط کی فکر نہ کریں۔ اس وقت ان کو میں نے متعدد خطوط کئی وسائط سے لکھے تھے اور چونکہ اس وقت کسی کی بھی رسید نہیں آئی تھی اس لئے خیال تھا کہ نہ پہنچے ہوں گے، مگر ۸ ذی الحجہ کے بعد سے اس کے ۴، ۵ خط پہنچ چکے اور معلوم ہوا کہ ۲، ۳ راستہ میں گم ہو گئے، مجھ تک نہیں پہنچے۔ اور اب تو سلسلہ شروع ہو گیا اس لئے آپ فکر نہ کریں۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ حکیم سعد کی خدمت میں ان کے خط کی تفصیل لکھ دی، ان کے ان احسانات کی بنا پر جو تم پر ہیں ان کے خط کے جواب کا بہت اہتمام کیا کریں۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ مولوی یوسف تتلی کی کمر میں مدینہ منورہ میں کوئی چیز اٹھانے سے تکلیف ہو گئی۔

بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت بھی کر دیں,اور یہ بھی کہہ دیں کہ تمہارا جدہ والا ہندی کارڈ پہنچ گیا تھا,جس کا جواب میں کسی دوسرے کے خط میں لکھوا چکا ہوں,جو اس وقت تو یاد نہیں۔

تم نے جدہ والے کارڈ میں لکھا تھا کہ افریقہ پہنچ کر مفصل خط لکھوں گا,اس کا انتظار ہے,اور گھر میں ولادت کا بھی شدت سے انتظار ہے۔اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ فراغ نصیب فرماوے,ولد صالح عطا فرماوے۔ان کے والد صاحب سے بھی بندہ کا سلام مسنون کہہ دیں اور عزیز یونس سے بھی۔ یہ بھی کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تم تینوں کے لئے اور تمہارے اہل وعیال کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

تم نے مولوی اسعد کا پہنچنا لکھا اس سے مسرت واطمینان ہوا.لیکن ان کے معمولات کی کوئی تفصیل نہ لکھی جس کا انتظار ہے۔خدا کرے کہ ان کا یہ سفر تبلیغی اور دینی ہو سیاسی نہ ہو۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ تمہاری اہلیہ کی صحت اچھی نہیں رہتی۔ یہ معلوم نہیں کہ آب وہوا نے موافقت نہیں کی یا کوئی اور بات پیش آئی۔تم نے اہلیہ کا آپریشن ہونا لکھا مگر یہ نہ لکھا کہ آپریشن کس مرض کی وجہ سے ہوا,ضعف تو لازمی نتیجہ ہے لیکن جس مرض کیلئے آپریشن ہوا تھا خدا کرے اس سے صحت ہوگئی ہو۔

تمہارے اعزہ کا تمہارے قیام پر اصرار تو برمحل ہے,ہونا ہی چاہئے لیکن جو وجوہ تم نے اصرار کی لکھی ہیں وہ تو قابل التفات نہیں۔البتہ اگر **تمہارے وہاں کے قیام سے کوئی دینی نفع تم بھی محسوس کر رہے ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ضرور قیام کرو۔**

معلوم نہیں اس سفر میں تم سے کچھ بیعت کا سلسلہ چلا یا نہیں۔اگر لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوں اور یہ سلسلہ چل رہا ہو تو پھر میں بھی تمہارے اعزہ کی تائید کروں گا لیکن یہ شرط کہ

[ویزہ] بڑھنے کی درخواست نہ کی جاوے۔ اور جب عارضی ویزہ میں اتنی مشکلات پیش آئیں تو مستقل قیام کی کس طرح وہ حضرات سوچ رہے ہیں۔

میری حیات مبارکہ کی بالکل فکر نہ کرو۔ وہ تو اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند کے حکم کے اندر ہے۔ **زندگی کا مقصد دین کی خدمت ہے وہ جہاں زیادہ اچھی ہوتی ہو اس کو ضرور اختیار کرلو**, چاہے گجرات چاہے افریقہ امریکہ ہو۔ عزیز یوسف متالا کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ اس نے تمہارے لئے ویزہ اور ٹکٹ وغیرہ بھیج دیا ہے, اگر وہ پہنچ گیا ہو اور تمہارے ویزہ میں اضافہ کی گنجائش بھی نہ ہو تو بولٹن کا ارادہ واپسی میں ضرور کریں۔ مجھے یوسف کا بہت ہی فکر اور خیال رہتا ہے۔

میں غالبًا پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ جولائی میں حضرات نظام الدین کا بھی لنڈن کا سفر ہے۔ ابھی تک تاریخ تو متعین ہوئی نہیں مگر یوسف کے علاوہ لندن کے دوسرے خطوط اور عزیز عبدالحفیظ وغیرہ کے خطوط سے معلوم ہوا تھا کہ وہاں کا اجتماع ۳۰ جولائی کو مقرر ہوا ہے جس کی بڑی کوششیں ہو رہی ہیں۔ عبدالحفیظ نے اپنے جانے کا ارادہ بھی لکھا ہے۔

والدہ کی خدمت میں میری طرف سے خاص طور سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خوش وخرم رکھے، مکارہ سے حفاظت فرماوے، دارین کی ترقیات سے نوازے۔ مولوی محمد اور اہلیہ اور بہنوں کو بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان سب کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ تمہاری دونوں بہنوں کے رشتہ کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ جہاں خیر ہو وہاں جلد از جلد ان کے نکاح کی تکمیل فرماوے۔ تمہارے لئے دعاؤں کے کہنے کی ضرورت نہیں بغیر کہے ہر وقت دل میں رہتا ہے۔

عزیز یوسف کی کتاب کی کتابت ہو رہی ہے۔ مولوی تقی صاحب سہارنپور ہی میں

ہیں اور رسالہ کے تقریباً ۱۵۰ صفحات کی تصحیح کر کے کاتب کو دے چکے ہیں۔ پہلے ان کا خیال لکھنؤ میں طبع کرانے کا تھا مگر اب دیوبند کا ہے۔

اب ایک تکلیف تمہیں دیتا ہوں۔ ایک صاحب کا خط بہت ہی پریشانی کا انگریزی میں آیا اور جواب کے لئے کچھ نہیں تھا, مگر ان کی پریشانی کی وجہ سے جواب کو جی چاہ رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ تمہارے قریب ہیں, اس لئے ان کو ایک کارڈ پر ان کا مضمون یا لفافہ میں، بشرطیکہ محصول زیادہ نہ ہو، بھیج دیں۔ پتہ ان ہی کے خط میں لکھوا دیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، شب ۷ر محرم الحرام ۹۲ھ

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون، درخواست دعا۔ مولوی یوسف تتلی کو بندہ کی طرف سے سلام مسنون کہہ دیں۔

بنام: جناب محمد رشید وراچھیا صاحب:

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا خط انگریزی میں پہونچا۔ یہ ناکارہ انگریزی سے واقف نہیں۔ مزید برآں یہ کہ تم نے جواب کے پتہ کو نہیں لکھا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو شیلنگ وغیرہ ہونا چاہئے تھا۔ تمہاری پریشانی کی وجہ سے اپنے ایک دوست کے خط میں تمہارا جواب لکھوا رہا ہوں۔ خدا کرے کہ پہنچ جاوے۔

تمہاری لڑکی کے قصہ سے بہت ہی رنج وکلفت ہے۔ اسی مضمون کا ایک خط لاجپور سے آیا تھا میں نے اس کے جواب میں پڑھنے کیلئے لکھا تھا۔ اس لئے کہ تعویذ تو وہ لڑکی باندھ نہیں سکتی جب کہ تمہاری اس سے ملاقات بھی نہیں البتہ 925 دفعہ یاھادی یارشید. بہت ٹھیر اٹھیرا کر اول وآخر درود شریف ۷ - ۷ مرتبہ آپ پڑھیں، اس کی والدہ پڑھیں اور بھی گھر

میں جو پڑھنے والے ہوں وہ بہت اہتمام سے پڑھیں۔ جتنے آدمی زیادہ پڑھیں گے اتنا ہی زیادہ انشاءاللہ مفید ہوگا۔

یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو اسلام میں واپس لاوے اورتم سب دوستوں کی پریشانی کو دور فرماوے۔ آئندہ اگراس سلسلہ میں کوئی خط لکھیں تو میرا یہ پرچہ بھی واپس کریں اوراپنے پتہ کا پورا لفافہ اور۳شیلنگ کم ازکم جواب کیلئے بھیجیں۔تمہارے اس خط میں لڑکی کے گرجانے کا جوذکر ہے وہ لاجپور کے خط میں نہیں تھا۔ اس میں صرف اس کے غیر مسلم سے نکاح کرنے اور اسلام چھوڑ دینے کا ذکر تھا اوراسی کیلئے میں نے اوپر کا وظیفہ لکھا ہے۔

جادو کا اثر بھی ہوسکتا ہے مگراس کے لئے تو ضرورت ہے کہ وہ لڑکی تعویذ باندھے یا پڑھا ہوا پانی پیوے۔ اگران چیزوں میں سے کوئی چیز ہوسکتی ہے تو میں جادو کیلئے بھی تعویذ وغیرہ بھیج سکتا ہوں۔ میرے مخلص دوست مولوی عبدالرحیم جن کے ذریعہ سے خط بھیج رہا ہوں ان کا پتہ ہے: مولوی عبدالرحیم صاحب پوسٹ بکس نمبر ۲۹۹، سٹینگر، ناٹال۔ یہ آج کل وہاں گئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ لڑکی تعویذ باندھ سکتی ہے یا پانی پی سکتی ہے تو ان سے تعویذ اور پینے کا پانی دم کرالیں۔

عزیز مولوی عبدالرحیم! اگرتم سے سحر کا عمل دریافت کریں تو آیۃ الکرسی کا عمل ان کو لکھ بھی دیں,اوراس کو بوتل کے پانی پر دم بھی کردیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۷رمحرم ۹۲ھ

﴿4﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳ر محرم ۹۲ھ [۲۸ر فروری ۷۲ء]

مکرم ومحترم قاری صاحب مدفیوضکم! بعد سلام تمہارا گرامی نامہ ۲۱ر فروری کا آج ۲۸ر کو ملا۔ تمہاری بیماری کی مجمل خبریں تو متفرق خطوط سے سنتا رہا مگر تم نے آج تک کسی خط میں نہیں لکھا تھا آج کے خط میں تم نے تفصیل لکھی جس سے بہت ہی رنج وقلق اور فکر سوار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

اب تک تو تمہاری اہلیہ کی بیماری کا مسئلہ ہی میرے لئے موجب فکر وتشویش تھا مگر تم نے آج کے خط سے ایک اور شدید اضافہ کر دیا، اور تمہارے خط کے ابتداء میں یہ لفظ پڑھ کر کہ مع الخیر رہ کر کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ حاجی یعقوب صاحب کے توسط سے آپ بیتی نمبر ۴، ۵ کے دو دو نسخے پہنچ گئے اس سے بہت ہی مسرت اور اطمینان ہوا اور ابھی اور بھی پہنچیں گے۔

ان میں سے ایک ایک نسخہ مولوی ہاشم کو میری طرف سے ضرور دے دیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ نمبر ۴ تو ان کے پاس پہنچ چکی ہے۔ اگر پہنچ گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں، صرف نمبر ۵ دے دیں۔ نہ پہنچی ہو تو دونوں کا ایک ایک نسخہ دے دیں۔ تم نے تبویب تربیت السالک کی رسید اب تک نہیں لکھی۔ حالانکہ اس کے دو نسخے بھی ایک ڈاک سے ایک دستی بمبئی سے شوال میں روانہ ہوئے تھے۔ خدا کرے خط [ملنے تک] خطبات بھی پہنچ گئے ہوں۔

خدا کرے کہ عزیزم عبدالرحیم کے پاس تمہارا مرسلہ ٹکٹ بھی پہنچ گیا ہو۔ تم نے موزے اور چار جوڑے گرم کپڑوں کے بھیجے جن میں سے ایک تو روانہ ہو گیا تین رہ گئے۔ اس نوع کے ہدایا کے متعلق میں پہلے کئی مرتبہ منع کر چکا ہوں کہ اس کی تکلیف بالکل نہ کیا کریں۔

یہ رسمی انکار نہیں بلکہ اپنے غائط تعلق کی وجہ سے انکار کرتا ہوں۔ میں نے اپنے گھر والوں کو بھی نہایت شدت سے منع کر رکھا ہے کہ مجھ سے پوچھے بغیر میرا کوئی کپڑا نہ بنائیں۔

تمہارے ہدایا تو میرے لئے موجب مسرت ہیں مگر جو چیز میرے کار آمد ہو اس سے تو میرا جی خوش ہوتا ہے اور جو کام نہ آئے اس سے قلق ہوتا ہے۔ اپنی پیشاب کی بیماری کی وجہ سے تمہارے دو بسترے زنجیردار اب تک کام نہیں آسکے۔ البتہ تمہارا بجلی والا بسترہ کئی سال سے مسلسل بہت کام دے رہا ہے۔ مکہ بھی ساتھ لے گیا تھا اور باوجودیکہ اپنے سب کپڑے وہاں چھوڑ آیا تھا لیکن تمہارے اس بسترے کو خاص طور سے واپس لے آیا اور اب فروری کے ختم تک بھی اس کو خوب وصول کر رہا ہوں۔

باوجودیکہ پیشاب کی بیماری کی وجہ سے کئی دفعہ وہ ناپاک بھی ہوا مگر حافظ صدیقی اور ابوالحسن کو اللہ جزائے خیر دے وہ اس کو بہت جلد اہتمام سے پاک کر کے اور بہت محنت سے سکھا کر جلدی بچھا دیتے ہیں۔ یہ بسترہ لیٹنے کے علاوہ تہجد سے لے کر صبح کی نماز تک ٹانگوں پر لپیٹنے میں بڑی راحت دیتا ہے اور تہجد میں تمہاری یاد تازہ کر دیتا ہے۔

پائجامہ تو حجاز کے بعد سے اب تک پوری سردی پاکی بنیان کے علاوہ جو تمہیں بھی یاد ہوگا مستقل پہن رہا ہوں لیکن قریشی صاحب کو اللہ جزائے خیر دے وہ ہر سال ایک اونی اور ایک سوتی پائجامہ بھیج دیا کرتے تھے اور میں دوسرا آنے پر پہلا کسی کو دے دیا کرتا تھا۔ مدینہ میں جو ساتھ تھے صوفی اقبال اور ماموں یامین کو دے آیا تھا لیکن قریشی صاحب کے انتقال کے بعد سے اپنے جی میں خیال ہو رہا ہے ورنہ جس مالک نے قریشی صاحب کو پیدا کیا تھا وہ دس قریشی اور پیدا کر سکتا ہے۔

بہر حال میں آپ کی خدمت میں بہت زور سے کہتا ہوں کہ پیسوں کے علاوہ کوئی استعمالی چیز ہرگز نہ بھیجیں۔ وہ تو ایسی چیز ہے کہ بہر حال کام آجاتی ہے، بالخصوص طباعت کتب

کا جذبہ آج کل بہت بڑھ رہا ہے۔ آنند مدرسہ کے سفیر کے ہاتھ جو کپڑا بھیجا تھا وہ اب تک نہیں پہنچے نہ ان کے ہاتھ کا مرسلہ موزہ اور پاجامہ پہنچا۔

خط کے اخیر میں تم نے جو اپنے مرض کی تفصیل لکھی جس کے متعلق میں اوپر بھی لکھوا چکا ہوں کہ بہت تکلیف ہوئی۔ یہ تم نے صحیح لکھا میرا بھی تجربہ ہے کہ *امراض ظاہرہ بسا اوقات امراض باطنہ اور معاصی کا ثمرہ ہوتے ہیں*۔ تم نے لکھا کہ جب گھر سے باہر جانا ذاتی طور پر ہوتا ہے تو اس میں گھر سے زیادہ خاطریں ہوتی ہیں اور آرام ملتا ہے، بالکل صحیح ہے۔ مجھے تو اس کا بہت ہی تجربہ ہے۔

تم نے لکھا لیکن اجتماع کے موقعوں پر جہاں کہیں جانا ہوتا ہے اس میں تکلیف ہوتی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے لیکن جب تمہیں اس کا اندازہ بھی ہوگیا اور اللہ کے فضل سے مالک نے اتنی وسعت بھی دے رکھی ہے تو *ایسے اسفار میں اپنی راحت کے اسباب اپنے ساتھ رکھا کرو*۔ معلوم نہیں تم نے کبھی حضرت مدنی کا سامانِ سفر بھی دیکھا ہے یا نہیں؟ میں تو ہمیشہ اس کو دیکھ کر ہی ڈر جاتا تھا۔ اتنا موٹا بستر ہوتا تھا ایک مزدور اس کو مشکل سے اٹھاتا تھا اور اس میں ہر قسم کے راحت کے سامان ہوتے تھے۔

اس میں زاہدانہ زندگی سفر کو ہرگز اختیار نہ کریں جب کہ تحمل نہیں۔ اگر تحمل ہوتا تو پھر میرے ساتھ **۳۸ھ** *کے حج میں ایک تکیہ تھا* جس میں تین چار جوڑے کپڑوں کے تھے اور ایک گدا بھی تھا جس میں ایک رضائی تھی۔ اسی کا گدا بنا رکھا تھا اور ایک کمبل اس میں لپیٹا ہوا ہوتا تھا۔ پورے سفر حجاز میں آمد و رفت میں یہی میرا ایک بسترہ میرا اثاث سفر تھا۔ پانوں کا اس وقت تک مرض نہیں لگا تھا نہ چائے وغیرہ کا زیادہ عادی تھا۔ اگرچہ یہ دونوں چیزیں سفر میں خوب ملتی رہیں۔

خدا کرے کہ جمعہ کو تم سرکاری ڈاکٹروں کے یہاں دل کا معائنہ کرا چکے ہو۔ اس کی

رپورٹ کا شدت سے انتظار ہے۔ذکر ہرگز زور سے نہیں کرنا چاہئے کہ اس سے یقیناً اختلاج قلب پیدا ہوتا ہے۔اس کو تو میں تمہیں سہارنپور میں بھی منع کر چکا ہوں۔ مدینہ میں تو البتہ تم نے اس کی کوشش کی کہ تمہاری آواز مجھ تک نہ پہنچے لیکن اس سے پہلے سہارنپور میں تم یقیناً بہت زوروں پر تھے جس کی وجہ سے مجھے خود تمہیں ۲،۳ دفعہ روکنا پڑا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں بھی اور اس سیہ کار کو بھی حسن خاتمہ نصیب فرمائے ,عذابِ قبر اور سکراتِ موت سے حفاظت فرمائے اور جس مالک نے یہاں ستاری فرمائی ہے اپنے کرم سے وہاں بھی ستاری فرمائے۔**اختلاج کے مریض کے لئے نظر کی حفاظت کی شدید ضرورت ہے کہ اس سے اس مرض میں بہت نمایاں شدت ہوتی ہے۔ نیز درود شریف کی کثرت کو اختلاج کے دفعیہ میں خاص دخل ہے۔ بہت آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر اس تصور کے ساتھ کہ روضہ اقدس پر حاضر ہو بہت مفید ہے۔**

عزیزم عبدالرحیم کے متعلق کوئی جدید اطلاع آئی ہو تو اس سے ضرور مطلع کریں۔تم نے قربانی کے متعلق جو کتابیں بھیجی تھیں وہ اگر معلوم ہو جائے کہ کس صاحب کے ذریعہ سے بھیجی تھیں تو مجھے بھی سہولت ہو۔آج کل کتابوں کا پہنچنا بہت گڑبڑ ہو گیا۔ڈاک کے پہنچنے میں بھی گڑبڑ ہوتی ہے تو کتابوں کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ افریقہ سے میرے رسالہ حجۃ الوداع بیروت کا مطبوعہ طیارہ سے ایک سال ہوا ہے چلا ہوا ہے۔اب تک تو پہنچا نہیں اگرچہ اس کے بعد بعض مہمانوں کے ذریعہ چند نسخے مطبوعہ بیروت پہنچ گئے ہیں۔

تمہاری کتاب کی کتابت تقریباً ڈیڑھ سو صفحے ہو چکی ہے اور ایک سو بارہ صفحے کی غلطیاں وغیرہ مکمل ہو گئیں میں نے مولوی تقی پر تقاضا کیا تھا کہ اس کی طباعت کیوں نہیں شروع ہوئی۔ جب کہ میں شروع ہی میں یہ کہہ چکا تھا کہ کاغذ کے دام مجھ سے لے لیں۔ حساب بعد میں ہوتا رہے گا۔انہوں نے کہا کہ میں نے مولوی عبدالرحیم کو ایک خط چند امور

کے استفسارات میں لکھا تھا ان کے جواب کا انتظار ہے۔

میرے خط میں تو تم نے ان کے خط کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا۔ معلوم نہیں کہ وہ پہنچا بھی کہ نہیں ۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ انہوں نے کیا کیا سوالات آپ سے کر رکھے ہیں ۔ میرے خطوں کی طرح سے ان کے خطوط کے جوابات کو تعویق میں نہ ڈالا کریں۔ ان کے جوابات جلدی دیا کریں۔

تمہاری کتاب کی دوثلث کے قریب کتابت ہو چکی ہے، طباعت میں تو انشاء اللہ دیر نہیں لگے گی۔ ایک مشکل یہ بھی ہے کہ بعض امور میں تمہارے اور عزیز عبدالرحیم کے خطوط میں تعارض بھی بتاتے ہیں۔ مثلاً طباعت کو تم نے دو ہزار شروع میں بتایا تھا عزیز عبدالرحیم نے لکھا کہ ایک ہزار ہوں مگر پلیٹیں محفوظ رکھی جائیں۔

پہلے تو میں نے بھی دو ہزار کو کہا تھا لیکن اگر پلیٹیں محفوظ رہیں تب تو ایک ہزار بھی بہت ہیں کہ پلیٹیں محفوظ رہنے کی صورت میں جب چاہے جتنی چاہے طبع ہو سکتی ہے۔ داموں میں کچھ زیادہ فرق نہیں پڑتا۔ بہت معمولی، بلکہ شاید معمولی بھی نہ ہو۔ میرے اس خط کا جواب مجھ کو تو جب آپ کو فراغت ہو، طبیعت حاضر ہو تو لکھیں مگر مولانا تقی صاحب کے خط کا جواب بہت جلد لکھیں کہ اس میں طباعت کے حرج کا اندیشہ ہے۔

ایک کارڈ پتہ ذیل پر لکھ دیں:

محمد اعظم، لندن [پتہ درج ہے]:

’تمہارا غیر جوابی خط پہنچا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو شلنگ وغیرہ ہونا چاہئے تھا۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہے ۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ استقامت و ترقیات سے نوازے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ ایک ہفتہ کے لئے جماعت میں

گئے ہیں۔ بہت مبارک ہے, اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ مولانا انعام الحسن صاحب کی آمد پر بہت اہتمام سے ان کے ساتھ وقت گذاریں۔ پہلے سے ان کے قیام کے زمانہ کے لئے وقت فارغ کرنے کی کوشش کریں, جس کی صحیح تاریخیں امیر جماعت حافظ پٹیل سے معلوم ہوجاویں گی, اورانہی سے ان کا نظام سفر بھی معلوم ہوگا۔

آپ نے لکھا کہ جماعت سے واپسی پر مولانا یوسف صاحب کی خدمت میں جانے کا ارادہ ہے ضرور جاویں, وہ آپ سے قریب ہیں اس لئے کثرت سے ملتے رہا کریں۔ **ان کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے۔** آپ نے صحیح لکھا کہ وہاں کا ماحول بہت ہی خطرناک ہے اور اس میں اپنی نظر کی احتیاط بہت ضرور ہے کہ **نظر کا پہلا اثر عبادات میں لذت کے جانے کا ہوتا ہے اور دوسرا اثر عبادات میں کمی کا ہوتا ہے اور تیسرا اثر معاصی کا التفات اور پھران میں ابتلا ہوتا ہے۔** اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اور اس سیہ کار کو اور تمام دوستوں کو خصوصاً اس ماحول میں رہنے والوں کی حفاظت فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم مظہر عالم مظفر پوری، ۱۳؍محرم ۹۲ھ

﴿5﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷؍محرم ۹۲ھ [۲؍مارچ ۷۲ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم بعد سلام مسنون، تمہارا ۱۴؍فروری کا لکھا ہوا ائرلیٹر ۲۴

فروری کو ملا تھا, ہمروزہ میں نے اس کا جواب ائر لیٹر سے لکھوایا تھا۔امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا, جس میں میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ وہاں کے قیام میں دینی فوائد کیا کیا ہیں؟ کوئی بیعت ہوا یا نہیں؟

تم نے اپنے اس خط میں میرے مرنے کے بعد افریقہ قیام کی خواہش ظاہر کی تھی میں نے اس کے جواب میں لکھا تھا کہ *اگر کوئی دینی کام وہاں ہورہا ہوتو میرے مرنے کا انتظار نہ کرو، ابھی سے قیام کرلو* لیکن اگر کوئی دینی کام نہیں ہے تو میرے بعد بھی محض بہنوں کی شادی کے انتظام کے لئے قیام بے کار ہے۔کیا اب تک کی ساری شادیاں آپ ہی نے کرائیں؟

میں نے یہ لکھا تھا کہ سابقہ خطوط میں تم نے یہ لکھا تھا کہ ویزا میں ایک دن بھی توسیع کی گنجائش نہیں, حکام نے وعدہ لے لیا ہے کہ اضافہ کی درخواست نہیں کی جائے گی۔ پھر یہ احباب تمھیں مستقل قیام پر کیسے اصرار کررہے ہیں۔

میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ واپسی میں جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو بولٹن میں قیام کر کے آویں اور بہت گہری نگاہ سے عزیز یوسف متالا کی زندگی کا جائزہ لے کر آویں کہ نظام الاوقات کس طرح ہے، نیز اس سے بیعت کا سلسلہ پسندیدہ ہے یا ویسے ہی ہے وغیرہ وغیرہ۔

عزیز یوسف کی کتاب کے متعلق میں بہت ہی کوشش کررہا ہوں کہ وسط مئی تک کسی طرح تیار ہوجاوے۔اس لئے کہ لندن کے اجتماع کے لئے جو اخیر جولائی میں ہونے والا ہے عزیز ان کی روانگی تو وسط جولائی میں ہے لیکن جماعتوں کی روانگی بحری جہاز والوں کی مئی کے شروع میں ہوجائے گی اور ہوائی جہاز والوں کی شروع جون سے شروع ہوجائے گی۔

میرا دل چاہتا ہے کہ کم سے کم وسط مئی تک اگر وہ تیار ہوجائے تو کچھ نسخے ہوائی جہاز والوں کے ساتھ بھیج دوں اس لئے کہ ڈاک سے بھیجنا تو بڑی مشکل ہے۔مولوی تقی کو

اللہ جزائے خیر دے وہ کوشش تو بہت کر رہے ہیں اور ان کو امید بھی ہے کہ اخیر اپریل تک ہو جائے گی۔ دو ثلث کتابت ہو چکی۔ میرا تو خیال تھا کہ طباعت بھی ابھی سے شروع کر دیں تا کہ کتابت کے بعد پھر دیر نہ لگے۔

میرا یہ بھی دل چاہتا ہے کہ اگر ویزا میں گنجائش ہو سکے تو حضرات نظام الدین کے ساتھ لندن کے اجتماع میں شرکت کر کے آؤ۔ ان کی واپسی میں شاید دیر لگے کہ ان کو لندن کے بعد فرانس وغیرہ بھی جانا ہے لیکن تم اس جلسہ سے فراغ کے بعد عمرہ کرتے ہوئے آجاؤ۔ تمہارے سابقہ خط میں عبد الرشید کے متعلق بھی ایک مضمون میں نے لکھا تھا معلوم نہیں وہ تم تک آئے یا نہیں اور بچی کو دم کر دیا یا نہیں۔

میں تمہیں بار بار یہ بھی لکھتا رہا ہوں کہ حکیم اجمیری کو اپنے حالات کی وقتاً فوقتاً ضرور اطلاع کرتے رہو کہ وہ تمہارے محسن ہیں۔ میں نے کل یوسف متالا کو یہ بھی لکھوایا ہے کہ اگر تمہاری رائے ہو اور حکیم اجمیری سے دوا منگوانی چاہو تو اپنے حالات مفصل براہ راست ان کو لکھ کر ان کو لکھ دیں کہ دوائیں مولوی تقی کو بھیج دیں اور قیمت بھی انہی سے منگا لیں۔ اس لئے کہ میرے واسطے سے غالباً حکیم جی کو قیمت لینی دشوار ہو گی۔

آج کل میرا علاج بھی حکیم اجمیری اور حکیم ایوب صاحب کا مشترک چل رہا ہے۔ حکیم ایوب کو تو باصرار قیمت دے دیتا ہوں مگر حکیم اجمیری صاحب بڑی قیمتی دوائیں بھیجتے ہیں اور دواؤں کی قیمت لینا تو درکنار قیمت بتاتے بھی نہیں ہیں تو اسی شرم میں میں ان کو کسی دوا کو لکھتا بھی نہیں مگر چونکہ علاج میں وہ شریک ہیں اس لئے اپنی تجویز سے ہر آنے والے کے ہاتھ ایک دو شیشی بھیجتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

اپنی والدہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ تمہارے ساتھ ان کا حج نہ ہو سکا ان کے

لئے بہت ہی مفید ہوتا۔ اپنے خالہ زاد بھائی اور دوسرے عزیزوں سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

عزیز یوسف متالا کے خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اخیر اپریل تک تمہارا بولٹن جانے کا ارادہ ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہندوستان سے سیدھے بولٹن آتے تو تمہارے دل لگنے کی کچھ امید تھی لیکن اب افریقہ کے پرفضا وسیع مکانات... کے بعد اگر لندن آویں گے تو ان کا دل بالکل نہیں لگنے کا۔ یہاں مکانوں کی تنگی گنجان آبادی ہے۔

میں نے اس کو لکھ دیا کہ عبدالرحیم کے متعلق تو مجھے یہ بدگمانی نہیں کہ وہ اس دنیاوی تمدن سے کچھ مانوس ہو گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ہر نوع کی حفاظت فرمائے، اپنی مرضیات پر عمل کی اور اسلاف کے قدم بقدم چلنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم مظہر عالم مظفر پوری

۱۷؍محرم ۹۲ھ، از راقم بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

﴿6﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷؍محرم ۹۲ھ [۲؍مارچ ۷۲ء]

باسمہ تعالیٰ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، تمہاری بیماری کی اجمالی خبریں تو عرصہ سے سنتا رہا مگر تقریباً ایک ہفتہ ہوا تمہارے مفصل خط سے بیماری کی تفصیل معلوم ہو کر بہت ہی فکر وقلق اور تشویش ہو رہی ہے۔ میں

تمہارے سابقہ خطوط کے جواب میں ۱۲ محرم کو ایک مفصل ائر لیٹر لکھ چکا ہوں غالباً پہنچ گیا ہوگا۔ اس میں میں نے بہت اہتمام سے مولوی تقی صاحب کے خط کے جواب کا تقاضا کیا تھا اللہ کا شکر ہے کہ کل ۱۶ محرم کو تمہارا ائر لیٹر ان کے پاس پہنچ گیا۔ مجھے پورا سننے کی نوبت تو نہیں آئی مگر کچھ کچھ حصہ انہوں نے سنایا۔

سب سے پہلے تو تمہاری بیماری کے سلسلہ میں میری رائے یہ ہے کہ تم لوگوں کو حکیم اجمیری کا علاج بہت موافق آیا اگر تمہاری رائے ہو تو میرا مشورہ یہ ہے کہ اپنے قدیم وحدیث امراض کی پوری تفصیل جس میں جدید مرض قلب کے بوجھ کی بھی تفصیل اور اپنے جملہ امراض کی تفصیل ہو براہ راست ان کے پاس لکھ کر بھیج دو۔

میں تو یہ لکھتا کہ میرے پاس بھیج دو مگر میرے توسط سے شاید وہ قیمت نہ لیں, اور اس صورت میں شاید کچھ ارزانی بھی رعایت رکھیں, اس لئے اگر تم ان کی دوائیں استعمال کرنا چاہو تو اس وقت بہت اچھا موقع ہے۔ تم ان کو یہ لکھو کہ جو دوائیں وہ اس کے مناسب تجویز کریں وہ تیار کر کے کسی آنے والے کے ذریعہ سے سہارنپور مولوی تقی صاحب کے پاس بھیج دیں اور وہاں سے قیمت منگالیں۔ میں مولوی تقی سے نمٹ لوں گا۔

چونکہ مئی سے تمہارے یہاں کی جماعتیں جانا شروع ہو جائیں گی علی گڑھ کی ایک جماعت ابھی آئی تھی وہ کہہ رہے تھے کہ ہماری جماعت اخیر مئی میں جائے گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی خاص کتاب منگانی ہو تو مجھے لکھ دو۔ اس لئے کہ مجھ سے ملاقات کرنے والے تو اکثر ہوائی جہاز ہی سے جانے والے ہوں گے مگر میرا خیال یہ ہے کہ کچھ لوگ بحری سے بھی جائیں گے۔

اس لئے اگر تم کچھ کتابیں منگانی چاہو تو براہ راست منشی انیس کو لکھ دو, چاہے حاجی یعقوب کو لکھ دو, اور زیادہ اچھا یہ ہے کہ حاجی یعقوب کو لکھ دو اس لئے کہ جو بھی یہاں سے

جائے گا، دہلی سے جائے یا گجرات سے، بھوپال سے جائے یا صدر آباد سے، بمبئی سے ہوکر ہی جائے گا۔ بحری سے جائے یا ہوائی سے کہ راستہ بہر حال بمبئی سے ہے۔

مولوی تقی صاحب کو بھی میں کئی دن سے بہت تقاضا کر رہا ہوں کہ کسی طرح سے تمہاری کتاب بھی اخیر مئی تک تیار ہو جائے تو اس کے کچھ نسخے تو میں مولوی انعام وغیرہ کے پاس بھیج ہی دوں۔ داموں کے متعلق تو میں بار بار ان سے تقاضا کر رہا ہوں مگر وہ رقعہ میں یہی کہہ دیتے ہیں کہ جب ضرورت ہوگی لے لوں گا۔ ابھی تو کتابت ہو رہی ہے کچھ زیادہ خرچ نہیں۔

ان کے نام کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ عزیز عبد الرحیم کے اخیر اپریل تک پہنچ جانے کی امید ہے بہت مسرت ہوئی۔ میرا تو دل چاہتا ہے کہ وہ تمہارے یہاں کچھ طویل قیام کرے تو تمہارے لئے مفید ہے مگر تمہارے خطوط کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ تم اس غریب کے متعلق جل تو جلال تو پڑھ رہے ہو۔

میرے نام کے گذشتہ خط میں تو تم نے اپنی مشکلات لکھی تھیں جو میری عقل سے باہر تھیں اس لئے کہ میرے نزدیک عورتوں کا مختصر مکان میں قیام کوئی دشوار نہیں بشرطیکہ مرد وہاں نہ ہوں۔ اس لئے اگر تم دونوں مسجد میں قیام کرو اور عورتیں مختصر مکان میں۔

میرے گھر کی مستورات بعض دفعہ نہیں، بہت کثرت سے ایک چارپائی پر تین تین سویا کرتی ہیں، بالخصوص سردی میں آج کل بھی یہی ہو رہا ہے کہ مولانا انعام الحسن صاحب کے طویل سفر کی وجہ سے نظام الدین والیاں بھی یہاں ہیں اور ان کے ساتھ پڑھنے والی خادمائیں بھی کئی ساتھ ہیں اور ان کی وجہ سے شاہد، جعفر اور عثمان کی ماں بہنیں بھی سب یہاں ہیں۔ البتہ اتنی بات ہے کہ سردی اب تک یہاں ہو رہی ہے اس واسطے کوئی دقت نہیں اور گرمی میں بھی کوئی زیادہ دقت نہیں ہوتی لیکن برسات کا مسئلہ بہت مشکل ہوتا ہے۔

آج کل مولوی تقی صاحب کے خط میں جو انہوں نے سنایا تم نے لکھا کہ مولوی عبدالرحیم صاحب کا دل وہاں نہیں لگ سکتا, زندہ باد۔ تم نے مولوی تقی کے خط میں تراجم بخاری حصہ اول کو بھیجنے کو لکھا ہے وہ تو انشاء اللہ اگر مجھے مل گیا تو [ان کے] ساتھ علی الصباح دہلی بھیج دوں گا کہ وہ کسی جانے والے کے ہاتھ بمبئی بھیج دیں گے اور اگر مجلد نہ ہوا تو ایک دو دن جلد بندھوانے میں لگی گے اس کے بعد بھیج دوں گا۔

میرا تو دل چاہتا ہے کہ میری کتابوں کا ذخیرہ تمہارے یہاں کافی رہے لیکن تمہاری بے اعتنائی سے میری بھیجنے کی مشکلات زیادہ ہیں۔ دہلی سے تو بہت آسان ہے کہ روزانہ بمبئی سے آمد ورفت رہتی ہے اور حاجی یعقوب کو اللہ اور بھی زیادہ جزائے خیر دے کہ ان کو میرے اہتمام کا اندازہ ہو کر مجھ سے بھی زیادہ اہتمام ہے۔

چنانچہ آپ بیتی کے دو نسخے جو اخیر میں کسی کے ہاتھ بھیجے ہیں اور ان کی رسید بھی آ گئی وہ اصل میں میں نے نہیں بھیجے تھے۔ وہ مکہ مکرمہ کے نسخے بھیجے تھے انہوں نے دو تمہارے پاس بھیج کر مجھے یہ لکھا کہ مکہ کا اس وقت جانے والا کوئی نہیں لندن ایک آدمی جا رہا تھا مولوی یوسف متالا کو دو نسخے بھیج دیئے۔ میں نے ان کو لکھا کہ بہت اچھا کیا, آئندہ بھی اگر کوئی جانے والا ہو اور میری کوئی کتاب آپ کے پاس ایسی ہو جس پر مکہ یا مطہرہ [پاکستان] میں سے کسی کا نام لکھا ہوا نہ ہو تو ایک دو ضرور بھیج دیا کریں۔

میں نے پہلے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ تم نے قربانی کی کتاب کس ذریعہ سے بھیجی اس کا نام لکھ دیں تو اچھا ہے۔ آج کل ایک مصیبت یہ آ رہی ہے کہ بعض لوگ کچھ کتابیں تو بھیج دیتے ہیں اور یہ نہیں لکھتے کہ یہ ان کی طرف سے ہے یا کسی دوسرے کی طرف سے۔ ان سے اگر کسی کے ذریعہ سے تحقیق کی جائے تو وہ خط کا جواب بھی نہیں دیتے۔ کئی کتابیں اب تک امانت میں جمع ہیں۔ مولوی ہاشم سے بھی کہہ دیں کہ آپ کی مرسلہ کتابیں بھی اب تک نہیں

پہنچیں، ان سے بھی سلام کہہ دیں۔

یہ ناکارہ تمہارے لئے، تمہاری اہلیہ اور بچی کے لئے، مولوی ہاشم صاحب، ان کی اہلیہ بچوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ مولوی تقی کو آج میں نے شدید تقاضا کیا ہے کہ جس طرح ہو تمہاری کتاب وسط مئی تک ضرور تیار کرا دیں اگر شروع مئی میں ہو جاتی تب تو زیادہ سہولت رہتی اس لئے کہ بحری سے جانے والے شروع مئی سے جانے شروع ہو جائیں گے اور ہوائی سے جانے والے آخری مئی میں، اور اہل نظام الدین وسط جون میں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم مظہر عالم، ۱۷رمحرم ۹۲ھ

از راقم بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

﴿7﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴رمحرم ۹۲ھ [۹رمارچ ۷۲ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے آپ کا ائر لیٹر مؤرخہ ۲۶رفروری آج ۱۰مارچ کو پہنچا۔ تم نے لکھا کہ مکان کی خریداری کی اصل وجہ یہ ہے جو میں نے پہلے نہیں لکھی تھی۔ میں نے پہلے جو کچھ لکھا تھا وہ تمہاری ہی سابقہ وجہ پر لکھا تھا اس لئے کہ مجھ قلیل الفہم کی سمجھ میں بالکل یہ نہ آیا کہ عزیز

عبدالرحیم اوراس کی اہلیہ کے چندروزہ قیام کے لئے آپ کومستقل ایک مکان کی ضرورت پیش آ گئی اسی لئے میں نے اپنی رائے شدومد سے لکھی تھی۔

اس کے بعد مولوی ہاشم صاحب نے بہت شدومد سے یہ وجہ لکھی جس کو آج کے ائرلیٹر میں تم نے بہت ہی ڈھیلا کر کے لکھا۔ یہ ضرورت جوتم نے لکھی [اور جو] زیادہ تفصیل سے مولوی ہاشم نے لکھی تھی, یقیناً بہت زیادہ اہم ہے۔اوراس مکان میں یقیناً تمہیں جب کہ تمہاری اورتمہاری اہلیہ دونوں کی صحت کیلئے نقصان دہ تھا قیام نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ بہت پہلے دوسرا مکان خریدنا ضروری تھا اور جب کہ احباب کی طرف سے قیمت کا بصورت قرض اصرار ہے تب تو اور بھی زیادہ اہم ہے۔



البتہ ایک بات جو میرا اصول ہے تمہیں بھی لکھتا ہوں کہ میرے قرض لینے پر اگر کوئی شخص ادائیگی کے وقت معاف کرتا ہے تو میں اس سے یوں کہتا ہوں کہ آپ کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ سے آپ کو تکلیف نہ دوں ویسے ہی صاف صاف کہہ دو کہ مجھ سے پھر کبھی قرض نہ لینا اس لئے میں اسی پر اصرار کیا کرتا ہوں کہ قرض تو ضرور وصول کرلیں اگر آپ کو کچھ ہدیہ دینا ہو تو اب نہیں پھر کسی وقت اس مقدار سے کم ہدیہ کردیں اگر اسی کو واپس کریں گے تو میں سمجھوں گا امانت واپس کردی۔

جو احباب میری اس عادت سے واقف ہو گئے ہیں وہ تو انکار بھی نہیں کرتے ہیں۔ مدت العمر میں اب سے ۴۰ برس پہلے ایک شخص کے قرض کی قیمت کو انہوں نے معاف کردیا تھا میں نے ان کے لحاظ میں زیادہ جرح نہیں کی تھی مگر اب تک اس پر قلق ہو رہا ہے۔اب تک بھی خیال یہ ہے کہ میں نے اچھا نہیں کیا اور ان سے اب تک بھی کبھی قرض مانگنے کی میری ہمت نہیں پڑی۔

اس لئے خاص طور سے نصیحت کرتا ہوں کہ حسبِ ضرورت مخلصوں سے قرض لینے

میں تو مضائقہ نہیں مگر قرض کی ادائیگی میں کچھ تامل کریں تو ہرگز اس کو قبول نہ کریں کہ ایک تو اس میں آنکھ نیچی ہوتی ہے اور دوسرے اس شخص سے دوبارہ قرض مانگنے کی ہمت میری تو ہوتی نہیں۔

باقی تمہاری علوشان کی اداؤں میں ایک یہ بھی ہے کہ تمہاری کسی بات پر نکیر کی جائے تو لکھتے ہو کہ مجھے رات بھر نیند نہیں آئی، دو دن روٹی نہیں کھائی وغیرہ وغیرہ جیسا کہ اس خط میں بھی تم نے اس کا بار بار اظہار کیا۔ اس سلسلہ میں میری نکیر تم پر یہ ہے کہ جو بات تم نے اس خط میں خریداری کی اصل وجہ کہہ کر لکھی ہے اس کو پہلے لکھنا چاہئے تھا۔

تم نے اس خط میں ساری ضرورت عزیز عبدالرحیم کی آمد ہی لکھی تھی، جو وجوہ تم نے اس خط میں لکھی ہیں پہلے لکھتے تو میں ہرگز انکار نہ کرتا۔ تمہاری خالہ کا یہ اعتراض کہ بار بار سفر کیلئے تو پیسے مل جاتے ہیں مکان کے لئے نہیں، بے محل نہیں ہے۔ تم نے میرے خط کے الفاظ میں تکدر محسوس کرنے پر جو اپنی گرانی لکھی ہے یہ تو تمہاری محبت کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کو تمہارے اور اس سیہ کار کیلئے دینی ترقیات کا ذریعہ فرمائے۔

تم نے لکھا کہ واللہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی کسی چیز میں لاپرواہی کی ہو۔ میں اس سلسلہ میں کوئی تفصیل لکھ کر تو تمہیں مکدر کرنا نہیں چاہتا لیکن محض تعلق و محبت اور خیرخواہی سے میں نے مدینہ پاک سے واپسی پر جدہ سے جو رجسٹری کی تھی بہت ہی اخلاص سے اس میں کئی باتیں لکھی تھیں اور اس کے تفصیلی جواب کا کئی ماہ تک منتظر رہا مگر جواب تو درکنار تم نے اس خط کی رسید بھی عرصہ تک نہ لکھی اور میرے بار بار کے استفسار پر کئی ماہ بعد ایک مختصر جملہ ضرور لکھا تھا کہ رجسٹری پہنچ گئی تھی۔

اس سے یہ تو اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ رجسٹری تمہیں مل بھی گئی اور اس کے متعلق کوئی جواب نہ لکھنا میں لاپرواہی کہوں تو تمہاری نیند اڑ جائے گی، بھوک اڑ جائے گی، خاتمہ کا

اندیشہ ہو جائے گا جس پر الٹا مجھے ہی قلق ہونے لگے گا کہ ایسا لفظ کیوں لکھا تھا۔ میرے محترم! میں نے جو کچھ لکھا یا کہا یا کیا اپنے نزدیک تو نہایت ہی اخلاص سے کیا۔

اللہ تعالیٰ تمہیں ہر مکروہ سے حفاظت میں رکھے، استقامت و ترقیات سے نوازے، اپنے وقت پر حسن خاتمہ کی دولت سے نوازے۔ میرے دوستوں میں سے کسی کو حسن خاتمہ کی دولت خدا نہ کرے کہ نصیب نہ ہو۔ یہ چیز تو میرے لئے اور بھی رنج دہ اور موجب تکلیف ہے۔

اب ایک سال بعد مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تو لکھے تو میں اس سے رجوع کروں۔ اللہ رے تغافل! اب تو یہی سمجھوں گا کہ وہ خط کھو گیا اور تم نے بے التفاتی سے اس کو پڑھا نہیں۔ بھائی یوسف رنگ والوں کی چائے تو نہ معلوم میں نے کئی دفعہ تکرار کیا ہوگا۔ مگر اب تک مجھے یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ لفظ تمہارے تک خط پہنچنے میں اڑ جاوے ہے یا تغافل سے تم ان الفاظ کو پڑھتے نہیں۔

قاری یوسف! شکایت یا تنبیہ یا نکیر تعلق ہی پر ہوتی ہے تم تو میرے کاتب نہیں رہے ہو مگر عزیز عبدالرحیم تو کئی برس مستقل کاتب رہا ہے اور اب بھی کئی کاتب میرے بدل چکے۔ مجھے جن لوگوں سے خصوصی تعلق نہیں ہوتا میں تو ان پر گرفتیں بھی نہیں کرتا۔

تم نے بہت اچھا کیا آپ بیتی نمبر۵ مولوی ہاشم کو دے دی۔ میں نے نمبر۵ اس لئے لکھا تھا کہ میرے خیال میں نمبر۴ ان کے پاس موجود تھا اگر نہ ہو تو وہ بھی دے دیں، اور تم کہو تو کسی جانے والے کے ہاتھ ایک دو نسخے اور بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ اگر چہ میرے نزدیک تو اس میں کوئی چیز پڑھنے کی نہیں مگر پاکستان میں تو اس کی طباعت بھی شروع کیا، بلکہ ختم بھی ہو چکی ہوگی۔ اس لئے کہ رمضان ہی میں سنا تھا کہ دو جگہ لاہور اور کراچی میں طباعت شروع ہو گئی تھی اور اب تو خط و کتابت بھی بند ہو گئی۔ مدارس کے لوگوں نے بھی اس کو داخل درس

کرنے کو لکھا تھا اگر چہ میں نے تو انہیں لکھ دیا اس میں تو کوئی بات ایسی نہیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تشکیک کی کیفیت ختم ہوگئی ، اللہ کا شکر ہے۔خوف کے غلبہ میں کچھ مضائقہ نہیں اس کا کچھ فکر نہ کریں۔اس وقت تو یہی مناسب ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، بقلم حبیب اللہ چمپارنی،۲۴رمحرم ۹۲ھ

خط لکھنے کے بعد حاجی یعقوب کا خط ملا انہوں نے لکھا کہ وہ خوان خلیل کے دو نسخے تمہارے پاس میری کتابوں میں سے مولوی اسمعیل بدات کو دے چکے ہیں کہ وہ اپنی بہن کو لندن سوار کرنے کے لئے آئے تھے،ایک تمہارا اور ایک مولوی ہاشم صاحب کا۔

﴿8﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵رمحرم الحرام ۹۲ھ/۱۲رمارچ ۷۲ء

باسمہ سبحانہ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون،کل کی ڈاک سے بیک وقت دو رجسٹریاں ایک میرے نام ایک مولوی تقی صاحب کے نام پہنچیں۔مولوی تقی صاحب اپنی رجسٹری کا جواب تو خود براہ راست لکھیں گے مگر انہوں نے مجھ سے یوں کہا کہ تم نے ان کے خط میں لکھا ہے میں تمہارے خط کا جواب براہ راست بھیجوں، ان کے خط میں نہ بھیجوں۔ میرے خط میں تو تم نے اس قسم کا کوئی مضمون نہیں لکھا۔میرے نام کی رجسٹری میں تو صرف تمہارا خط بہت مفصل اور ایک مختصر پرچہ مولوی یوسف تتلی صاحب کا تھا۔مولوی یوسف تتلی

صاحب کا جواب تو حاجی محمد چوہان صاحب کے ائر لیٹر پر لکھ دیا۔

تمہارا مفصل خط مؤرخہ ۳ مارچ کل ۱۱ مارچ کو پہنچا۔ تمہارا کوئی خط ایسا نہیں آیا جس کا میں نے فوری جواب نہ لکھا ہو۔ تمہارے سفر کی ابتداء سے لے کر نہ معلوم از خود اور تمہارے خطوط کے جواب میں کتنے خطوط لکھے۔ یہ اہتمام تو خطوط کے پہنچنے کے بعد سے صحیح نہیں بنتا کہ ہر ہفتہ تم نے خطوط لکھے ہوں۔ بعض مرتبہ تو ایک ایک ماہ تک تمہارا خط نہیں آیا جس پر میں خود بھی جرح کرتا رہا، البتہ شروع میں خوب آئے۔

تم نے یہ بات پہلے خط میں بھی لکھی تھی کہ بعض عزیزوں کا اصرار یہ ہے کہ میں دو ماہ کا مزید اضافہ اپنے ویزا میں کرا لوں مگر تم نے زامبیا کے متعدد خطوط میں یہ لکھا ہے کہ افریقہ والوں نے ویزا دیتے وقت یہ شرط لکھی ہے کہ ایک دن کے اضافہ کی بھی درخواست نہ دی جائے۔ پھر یہ دو ماہ کے اضافہ کی درخواست کیسے ہوسکتی ہے۔

ویزا کے ملنے میں ابتداء جتنی دقتیں ہوئی اس سے تو معلوم ہوتا تھا کہ وہاں کا ویزا بہت مشکل ہے مگر اب تمہارے اس خط سے اور اس سے پہلے خط سے بھی جس میں تم نے اعزہ کا اصرار مستقل قیام پر اور کم از کم دو ماہ ویزہ کے اضافے کو لکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے بہت ہی آسان ہے۔ اگر دو ماہ کا اضافہ واقعی ہوسکتا ہے تب تو اتنے میں کچھ مضائقہ نہیں کہ جب حج فوت ہو ہی گیا تو والدہ کی تعمیل حکم میں مزید قیام کر لو۔

اس سے مسرت ہوئی کہ عزیز یوسف کے مرسلہ ٹکٹ اور کاغذات پہنچ گئے۔ یوسف کے خط سے ان کا بھیجنا تو معلوم ہوا تھا مگر ان کا پہنچنا تمہارے پہلے والے خط سے بھی معلوم نہ ہوا تھا۔ میرا خیال یہ ہے کہ لندن کے قیام میں بہت غور و خوض اور تجسس سے قیام کی ضرورت ہے جس کو میں اپنے متعدد خطوط میں لکھ چکا ہوں۔

تمہارا پہلا خط جو تم نے ۱۴ فروری کو لکھا تھا وہ ۲۴ فروری کو پہنچا تھا ہمروزہ اس کا

جواب لکھوا چکا ہوں۔اس میں بھی تم نے اعزہ کا یہی اصرار لکھا تھا کہ یہاں مستقل قیام اور ملازمت کی صورت کر لی جائے میں نے اس میں بھی اسی تعجب کا اظہار کیا تھا کہ جب وہاں کے ویزہ میں یہ شرط ہے کہ اضافہ کی درخواست نہ دی جائے تو پھر یہ اعزہ دو ماہ کے اضافہ کی کیسے ہمت کر رہے ہیں۔

نیز اس میں میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ محض اعزہ کا اصرار اور افریقہ کی چکا چوند پر تو ہرگز رال نہ ٹپکاویں,البتہ اگر وہاں کے قیام میں گجرات کے قیام سے دینی نفع واقعی ہو,محض نفس کا دھوکہ نہ ہو,تو قیام مناسب ہے کہ **مقصد زندگی تو دین کا کام ہے وہ جہاں بھی اچھی طرح ہو سکے۔**

حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کے اپنے مرض الوفات میں سید محمود صاحبؒ کے ایک شدید اصرار پر کہ اب آپ مع اہل وعیال مدینہ آجائیں میں مدینہ سے دہلی تک کا ہوائی جہاز مستقل کرایہ کر کے اور دونوں حکومتوں سے میں خود نمٹ لوں گا,آپ کو آکر لے جاؤں تو حضرت مدنی قدس سرہ نے مدینہ کے قیام پر دیوبند کے قیام کو یہ کہہ کر ترجیح دی تھی کہ میں دینی کام جتنا یہاں کر سکتا ہوں وہاں نہیں۔

میں نے اس خط میں تم سے یہ بھی پوچھا تھا کہ بیعت کا سلسلہ ہے یا نہیں اور تمہاری وجہ سے وہاں دین کو کچھ فروغ ہو رہا ہے یا نہیں۔اگر واقعی ہو رہا ہو تو اس میں میرے مرنے کا انتظار نہ کرو ضرور وہاں قیام کر لو۔اس کے بعد زندگی میں ملاقات مقدر ہے تو ہو جائے گی ورنہ مالک نے اگر دونوں کی مغفرت فرمادی تو آخرت میں ملاقات کے سوا اور کوئی کام ہی نہیں۔

والدہ کا یہ اصرار کہ تم افریقہ رہو یا مستقل لندن اور والدہ بھی لندن جانے پر تیار ہیں اس سے بھی تعجب ہوا کہ وہ افریقہ میں اپنے جملہ عیال کو چھوڑ کر لندن کیسے آنے پر تیار ہیں اور اگر اس میں کوئی اشکال نہیں تو وہ عزیز یوسف متالا کے پاس کیوں نہ قیام فرمالیں۔اگر حضرات

نظام الدین کے لندن کے دورہ تک تمہارا قیام مشکل ہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ میری نگاہ میں تو تمہارے لندن کے سفر کی اہمیت عزیز یوسف کی خاطر ہے۔

افریقہ کے اجتماع کیلئے یہ ناکارہ بہت اہتمام سے دعا کرتا ہے۔ ان حضرات نے مولوی عبیداللہ صاحب کو بلایا تھا مگر وہ تو اپنی اور اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے ہمت نہ کر سکے البتہ مولوی موسیٰ صاحب سورتی ان کے بجائے تجویز ہوئے, وہ گذشتہ ہفتے ملاقات کیلئے آئے تھے اور امید ہے کہ وہ روانہ ہوگئے ہوں گے۔

تمہارے دونوں ڈرافٹ ۱۱ پونڈ اور ۲۰ پونڈ کے پہنچ گئے مگر معلوم ہوا کہ وہ دونوں یہاں کیش نہیں ہوسکتے۔ دہلی یا بمبئی میں کیش ہوسکیں گے۔ مولوی تقی صاحب کے لفافہ میں بھی ان کے نام ایک تھا جس کو آج صبح بھائی بلال کے بھائی عبدالحفیظ صاحب کی معرفت حکیم اجمیری صاحب کے پاس بھیج چکے ہیں۔ انہیں کے حوالہ میں نے اپنے دونوں ڈرافٹ بھی کر دیئے تھے۔

والدہ صاحبہ اور اہلیہ محترمہ کی خدمت میں بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان دونوں کیلئے بھی اور تمہارے اخیافی بھائیوں کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظ وامن میں رکھے۔ عزیزان طلحہ، نصیر، ابوالحسن، مولوی حبیب اللہ اور مولوی احمد صاحب کی طرف سے سلام مسنون۔ مولوی حبیب اللہ اپنے کسی دوست کی شادی میں شرکت کیلئے گھر گئے تھے۔ ۲۰ دن قیام کے بعد پرسوں ترسوں ہی واپس آئے ہیں۔

میں نے آخر رمضان اور شروع شوال میں ایک یا دو خط تمہارے نام صوفی اقبال کے واسطے سے بھیجے تھے۔ اس لئے کہ اس وقت تو یہ خیال تھا کہ غالباً تم حج تک پہنچ جاؤ گے۔ معلوم نہیں وہ خطوط تم تک پہنچ سکے یا نہیں, ایک تو مفتی اسمٰعیل کا خط تھا جس میں انہوں نے اپنے رمضان کی روداد لکھی تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ دوسرا خط حکیم چیچی صاحب کا تھا جو تو نے

مدینہ بھیجا تھا۔

عزیز یوسف متالا کی کتاب زیرِ کتابت ہے۔ یہ ناکارہ اس کی کوشش کر رہا ہے کہ کسی طرح وہ مئی میں تیار ہو جائے تو اس کے چند نسخے حضرات نظام الدین اوران کے ساتھیوں کے ساتھ لندن بھیج دے۔ بقیہ کے متعلق تو جیسی تمہاری یا یوسف کی رائے ہوگی بھیج دیئے جائیں گے۔

پہلے سے مولوی تقی صاحب کا خیال یوسف کی تجویز کے موافق دو ہزار طبع کرانے کا تھا مگر اس کے بعد تمہاری تجویز کو عزیز یوسف نے بھی قبول کرلیا کہ جب پلیٹیں رکھی جائیں گی تو صرف ایک ہزار کافی ہے۔ اس لئے اس کی کتابت وطباعت دونوں دیو بند میں ہو رہی ہے۔ اللہ کرے کہ جلد از جلد سہولت سے طبع ہو جائے۔

عزیزم مولوی اسعد سلمہ جمعرات کی صبح کو بمبئی پہنچے تھے اور اسی دن شام کو بمبئی سے دہلی پہنچے۔ جمعہ کے دن دہلی قیام کے بعد کل شنبہ کی شب میں میرٹھ اور دیو بند پہنچے, اور آج شنبہ کو عصر کے وقت سہارنپور پہنچے تھے۔ ایک گھنٹہ قیام کے بعد گنگوہ کے قریب کسی جلسہ میں گئے اور رات ہی وہاں سے واپس ہو کر مراد آباد وغیرہ گئے۔ اللہ تعالیٰ مزید ہمت وقوت عطا فرمائے۔

حضراتِ دہلی برما، ملائشیا وغیرہ کے طویل سفر کے بعد ۱۵ مارچ کو کلکتہ پہنچیں گے اور وہاں سے ۱۷ کی شام کو چل کر ۱۹ کی صبح کو سیدھے سہارنپور پہنچیں گے اور ۱۵/اپریل کو گجرات کا طویل دورہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی

۲۵/محرم الحرام ۹۲ھ، مطابق ۱۲/مارچ ۷۲ء

مولوی یوسف تتلی کے خط کا جواب حاجی چوہان کے ائر لیٹر پر چوتھائی پر لکھوا دیا ہے۔احتیاطاً تمہیں بھی لکھتا ہوں۔ان سے کہہ دیں کہ ۴ مارچ کو دستی خط پہنچ گیا تھا جس میں جواب کے لئے ہندی ائر لیٹر بھی تھا اور ۵ کو اس کا مفصل جواب لکھ چکا ہوں۔

اس میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ حضراتِ دہلی برما کے سفر سے ۱۷ مارچ کو کلکتہ اور کلکتہ سے سیدھے سہارنپور آئیں گے۔ان کی آمد پر عقیقہ کر دیا جائے گا۔نیز مولوی اسعد کی آمد کی تفصیل جو اوپر لکھا ہے وہ بھی بتا دیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم افریقہ کے سہ ہفتہ دورہ میں مولوی اسعد کے ساتھ رہے۔تمہارے اجتماع کیلئے مولوی موسیٰ سورتی روانہ ہو گئے ہیں۔

اسے پاس آشنائی ہے
نہ ہمیں طاقت جدائی ہے
مرگ نے دیر کیوں لگائی ہے
عمر جینے سے تنگ آئی ہے
بات قسمت نے یہ بڑھائی ہے
اپنے طالع کی نار آئی ہے
ورنہ مرنے میں کیا برائی ہے
زندگی سخت بے حیائی ہے
کوفت سے جان لب پہ آئی ہے
[ہم] نے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہے
بوسہ لول لب سے وائے تم
نہ ہوئے کامیاب مرتے دم
اس دیں نے دکھائی راہ عدم
آب حیواں تھے اپنے حق میں تم
کیا کہوں دوست حکایت غم
اس کے کوچہ میں مثل نقش قدم
ہوگئے خاک میں برابر ہم
وہا وہی نازِ خود نمائی ہے

﴿9﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/ مارچ ۲ ۷ء [۸/صفر ۹۲ ھ]

گفتگو آئین درویشی نبود ورنہ با تو ماجراہا داشتیم

مکرم ومحترم قاری صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، گرامی نامہ پہنچا۔ جس بھولے پن کا آپ نے اس میں اظہار کیا اتنا تو میں بالکل نہیں سمجھتا اور اس کو آپ کا بھی دل خوب جانتا ہے کہ تکدر کا تو کوئی محل ہی نہیں

بظاہر نہ جانے نہ جانے نہ جانے تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا

تکدر کا اعتبار نہیں ہوا کرتا، جو سفر حجاز کے بعد سے میری طرف سے پیش آرہے ہیں۔

آپ کے رفع انتظار کے لئے سب سے پہلے تو یہ لکھتا ہوں کہ نہ کوئی تکدر ہے نہ خدا کرے کہ پیش آوے۔ البتہ میں تمہیں ترقی کے جس زینہ پر دیکھنا اپنے تعلق کی وجہ سے چاہتا ہوں اس میں جو موانع پیش آتے ہیں ان کو اشارات، کنایات میں ضرور لکھتا رہتا ہوں۔ خود لکھنے کے قابل ہوتا تو اور زیادہ وضاحت سے لکھتا۔ میں نے ہمیشہ ایسے عنوانات اختیار کئے کہ جس کی حقیقت تک تم تو اخیر تک سمجھ جاؤ، اجنبی دیکھنے والا معمولی تفریح سے زیادہ نہ سمجھے۔

میں نے حجاز سے واپسی پر جدہ سے جو رجسٹری کی تھی اس میں بہت تفصیل سے وہ ساری تقاصیر لکھی تھیں جو سفر حجاز میں پیش آئیں اور کئی ماہ تک اس کے مفصل جواب کا شدت سے انتظار کرتا رہا۔ میرے بار بار کے استفسار پر تم نے ایک خط میں صرف اتنا لکھا کہ رجسٹری پہنچ گئی۔ اس کے بعد ندارد۔

میں نے یہ بھی بار بار لکھا کہ اس رجسٹری کو چاک کردو اور نہ معلوم کتنی دفعہ استفسار کیا

کہ چاک کردی یا نہیں؟ تم نے آج تک کسی خط میں یہ نہ لکھا کہ تم نے اس کو چاک کردیا یا نہیں, حالانکہ اس کے باقی رہنے میں تمہاری ہی مصلحت کے خلاف ہے کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ ان چیزوں پر کسی اور کی نظر پڑے,اور تنبیہ کے لئے تمہارا پڑھ لینا کافی تھا۔

ان میں سب سے سخت ترین معاملہ بھائی یوسف رنگ والوں کی چائے کا تھا کہ اس میں تم نے اپنے کو بہت گرایا۔اس کے بعد مغرب سے عشاء تک باوجود میرے بار بار اصرار کے مسجد نبوی میں میرے پاس نہ بیٹھنا, حالانکہ میں تمہاری ہی مصلحت کی وجہ سے بار بار اصرار کررہا تھا اور پھر نہ بیٹھنے کے اعذار جو تھے لیکن اس وقت کے آپ کے مشاغل وہ اور بھی زیادہ مانع ترقی تھے۔اس کے بعد قصیدہ کا نہ سنانا اور یہ کہہ دینا کہ فلاں زیادہ اچھا پڑھے گا وغیرہ وغیرہ امور جن کی تفصیل میں جدہ کی رجسٹری میں لکھ چکا ہوں *میری تمناؤں کا خون تھا*۔

اس لئے کہ میں تمہارے لئے بہت ہی اونچی پرواز کی تمنا رکھتا ہوں اور اسی بنا پر وہ ساری چیزیں جو سفر حج کے قیام میں بار بار اصرار کا سبب بنیں۔اس خط میں بھی میں نے لکھا تھا کہ اگر میں خود لکھنے کے قابل ہوتا یا کم از کم عزیز عبدالرحیم میرا کاتب ہوتا تو میں مزید تفصیلات سے لکھتا,اور اب بھی صرف اجمال ہی پر قناعت کررہا ہوں اس واسطے کہ تمہارے بھولے پن نے یہ چیزیں لکھوانی چاہیں ورنہ اپنے نزدیک تو میں اس کو جدہ والی ۷ اپریل کی رجسٹری میں نمٹا چکا تھا۔

چونکہ تم مجھ سے بہت دور ہو اور میں لندن کی ساری ذمہ داری اور اپنے سے تعلق رکھنے والوں کو سب کو تم سے ہی وابستہ رکھنا چاہتا ہوں اس لئے میرا دل اور میری خواہش اور تمنا تمہارے متعلق بہت ہی کچھ تھی اور ہے مگر

تیرا ہی دل نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں ؎

تم نے لکھا کہ اس گستاخی کے متعلق کئی خطوں میں معافی مانگ چکا ہوں اور اب بھی

معافی کی بھیک مانگتا ہوں مگر میری کسی نکیر کے متعلق تم نے کبھی کوئی خط نہیں لکھ کے دیا۔ عبدالقدیر کی چائے کو تو میں یہاں آنے کے بعد نہ معلوم کتنے خطوط میں تفریحاً لکھتا رہا۔ تمہارے ہر خط میں یہ تو مستقل فقرہ ہوتا ہے کہ چناں چنیں کی تقصیرات کو معاف فرماویں میں ایسا ہوں ویسا ہوں مگر اس واقعہ کے متعلق یا امور مندرجہ بالا میں سے کسی کے متعلق تم نے کبھی کسی خط میں کوئی لفظ نہیں لکھ کے دیا اور رسمی طلب معافی کی مجھے بھی ضرورت نہیں۔

جو نقصانات ان چیزوں سے پہنچے ان کا تکدر مجھے ضرور ہے مگر وہ بھی صرف اپنے تعلق کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ تم نے اپنی ترقی کے کئی مواقع اپنے لڑکپن یا لاپروائی سے ضائع کئے۔ میں اوپر بھی لکھ چکا ہوں اور اب بھی لکھتا ہوں کہ مجھے کوئی تکدر نہیں ہے بجز اس کے کہ ان مواقع میں تم نے اپنا نقصان کیا۔

اگر محض میری خاطر میں تم ان چیزوں کی مجھ سے معافی چاہو تو اس کی بالکل ضرورت نہیں *لیکن اللہ تعالیٰ شانہ سے ضرور ندامت کے ساتھ معافی چاہو کہ یہ بدکار سیہ کار گو ہر نوع سے نابکار ہے مگر تمہارا اغلط تعلق چونکہ بیعت کا مجھ سے ہو گیا ہے اس لئے اس کے قانون کے موافق تمہیں یہ سب چیزیں نامناسب تھیں۔ ان کی معافی مجھ سے ہرگز نہ مانگو، نہ اس کی ضرورت۔ میری طرف سے بالکل معاف۔*

البتہ اپنے مالک سے اگر تمہیں واقعی اپنی تقصیر کا احساس ہو تو اس سے معافی ضرور مانگو اور اگر تمہارے ذہن میں یہ ہو کہ ایسی معمولی چیزوں پر اتنی سخت گرفت بے جا ہے تب پھر مالک سے بھی معافی کی ضرورت نہیں کہ التوبة الندم۔ توبہ ندامت کے ساتھ ہوتی ہے اور جب کوئی شخص کسی فعل کو تقصیر نہ سمجھے تب تم ہی بتاؤ اس پر ندامت کیسے ہو سکتی ہے۔

جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میری طرف سے نہ صرف معافی بلکہ بہت اہتمام سے تمہاری ترقی درجات کی دعائیں ہیں اور اسی تمنا کے تحت میں ان چیزوں پر ہر خط میں

تنبیہ یا تذکیر کرتا رہتا ہوں۔ جس کے متعلق تم نے لکھا کہ میں تو ہر خط میں عفو تقصیرات کرتا رہتا ہوں مگر تیری طرف سے ہر بار اظہار تکدر ہوتا رہتا ہے۔

یہ میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ آپ کے ہر خط میں تقصیرات کی معافی کا اجمالی ذکر ضرور ہوتا ہے لیکن کسی خط میں بھی کبھی ۷ اپریل والی رجسٹری کے متعلق آپ نے کوئی لفظ نہیں لکھا اور اب میں لکھتا ہوں کہ آئندہ بالکل بھی نہ لکھیں اس لئے کہ میں خود خطوط پڑھنے سے بالکل معذور ہوں البتہ اگر واقعی تمہیں ان امور پر ندامت پیدا ہوئی ہو تب تو واقعی **اللہ سے معافی ضرور مانگیں کہ یہی واحد طریقہ ہے جس کے متعلق تم نے دریافت کیا کہ تم ہی کوئی طریقہ بتلاؤ۔**

میں پھر لکھتا ہوں کہ مجھے کوئی تکدر نہیں ہے، قلق ضرور اس کا ہے کہ تمہارا میرے پاس طویل قیام مختلف رمضانوں میں اور سفر حجاز میں جن ترقیات کا ذریعہ بنتا وہ میری کوتاہیوں سے نہ بنا۔ بہرحال میں بار بار اپنے عدم تکدر کو اس خط میں اس لئے دہراتا ہوں کہ تمہاری تکلیف مجھے گوارا نہیں۔ جب تمہیں اپنے گناہوں کی معافی کی قوی امید ہے اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور اپنے تکدر کی میں نفی کر ہی چکا ہوں پھر کوئی اشکال نہیں رہا۔

مگر میرا خیال یہ ہے کہ تم ان چیزوں کو جن کو میں اپنی ۷ اپریل والی رجسٹری میں نمبر وار لکھوا چکا ہوں اپنی تقصیرات اب تک نہیں سمجھے۔ بلکہ جہاں تک میرا خیال ہے تم اب تک اس کو میری طرف سے معمولی چیزوں پر بے جا نکیر سمجھ رہے ہو۔ تم نے جو واقعے میرا دل نرم کرنے کیلئے لکھے میرا دل تو پہلے سے بہت نرم ہے البتہ ان دونوں واقعوں سے واقعی بہت قلق ہوا۔

اس کا ضرور اہتمام کریں کہ ایسے امور کے سننے کے بعد ذرا بھی مسرت یا شماتت کا واہمہ دل میں نہ آنے دیں بلکہ بہت اہتمام سے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاہ

بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا پڑھا کریں۔اس لئے کہ حدیث پاک میں یہ آیا ہے کہ جب کسی مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی جاوے تو اس ابتلا سے حفاظت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے اس سیہ کار کو بھی اور تمہیں بھی اور میرے سب دوستوں کی بھی حفاظت فرمائے, ابتلاءات سے محفوظ رکھے۔

مکان کے بارے میں اگر تم اصل وجہ ابتداء میں لکھتے تو میں نکیر نہ کرتا۔تم نے صرف عزیز عبدالرحیم کی آمد کی ضرورت لکھی وہ میرے نزدیک قابل التفات نہ تھی۔اس لئے میں نے شدت سے نکیر کی کہ اس کی آمد بھی عارضی ہے اوراس کے دوران قیام کی جو ضرورت تم نے لکھی وہ میرے نزدیک قابلِ التفات نہ تھی ورنہ اگر تم اپنی ذاتی ضرورت لکھتے اس میں خالہ صاحبہ کے واقعات کی بالکل ضرورت نہ تھی تو میں بالکل نکیر نہ کرتا۔

گھریلو قصوں کو تو لکھنے کی ضرورت نہ تھی اوراب بھی نہیں تھی صرف اپنے مکان کی ضرورت اور موجودہ مکان کا نا قابلِ قیام ہونا لکھنا کافی تھا۔تم نے اس مکان کی جس کے خریدنے کا ارادہ ہے جو خوبیاں لکھی ہیں وہ یقیناً قابل لحاظ ہیں۔ایسی حالت میں ضرور خرید لینا چاہئے اوراس کیلئے قرض لینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں مگر جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں جس سے قرض لو اس کی ادائیگی کا ضرور اہتمام کریں۔

اگر وہ باصرار معاف کرنا چاہے تو اس کو بھی نہ قبول کریں بلکہ یوں کہہ دیں کہ اس طریقہ سے آپ مجھے آئندہ قرض لینے سے روکنا چاہتے ہیں۔ یہ رقم تو ضرور واپس لے لیں چونکہ میں نے قرض لی ہے پھر آپ کسی دوسرے موقعہ پر کوئی معمولی چیز ہدیہ میں دیں گے تو مجھے انکار نہیں۔

یہ چیز میں نے اپنے ذاتی تجربہ سے لکھی ہے ایک رقم قرض کی میں نے صاحب قرض کے شدید اصرار پر معافی قبول کی جس کو ۴۰ برس ہو چکے مگر آج تک قلق ہے کہ میں نے

ایسا کیوں کیا۔کبھی ملاقات ہوئی تواس کی تفصیل بھی سنا دوں گا۔

تم نے خوانِ خلیل خسر صاحب کو دے دی بہت ہی اچھا کیا۔اگر کوئی لے جانے والا ملا تو انشاءاللہ اس کے کچھ نسخے جتنے وہ لے جاسکیں گے بھیج دوں گا۔ سنا ہے کہ آج کل میں تمہارے مدرسہ کے مدرس مولوی عبدالحق صاحب آنے والے ہیں اس لئے دس نسخے بندھوا کرتمہارا پتہ لکھوا کر مولوی تقی صاحب کے حوالہ کر دی ہے کہ وہ جتنے لے جاسکیں ان کو دے دیں۔

مولوی ہاشم صاحب کوتو میں جو چیز تمہارے لئے بھیجوں وہ بھیجنے کی تمنا یا خواہش اس وجہ سے کرتا ہوں کہ ان کو اہتمام زیادہ رہتا ہے اور وہ کچھ ہدایا بھی بھیجتے رہتے ہیں۔تم نے لکھا کہ خالہ صاحبہ کی گفتگو کے بعد میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور اب تک بھی اس کا تکدر میرے قلب پر ہے۔ یہ بھی آپ کی نزاکت قلب کا ثمرہ ہے۔

کیا ازواج مطہرات کے مطالبات آپ کی نظر سے نہیں گذرے؟ کیا سیدالکونین ﷺ پر کہیں کوئی اثر محسوس کیا؟ کیا حضور ﷺ نے نہیں فرمایا کہ عورتیں بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں ان کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ان سے تمتع حاصل کیا جائے اگر پسلی کی ہڈی کو کوئی سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جائے گی۔ کیا میں نے بار بار اس قسم کے قصے نہیں سنائے کہ دین داروں کی بیویاں سرچڑھی ہوتی ہیں۔

اپنی ذات شریف کو تنقید سے بالا نہ سمجھیں۔آپ کے بقول تو آپ مجسم تواضع ہیں پھر اب تک خالہ صاحبہ کی گفتگو کا تکدر کیوں ہے۔تمہارے اس فقرہ نے تو مجھے بھی ڈرا دیا کہ *تکدر کی وجہ سے جو دعا نکلی اس نے مکان جلدی دلوا دیا کہیں میری کسی تحریر پر تکدر پیدا ہو کر خدا نہ کرے کہ کوئی دعا نکل جائے۔*

میرا یہ خط میری طرف سے تو عزیز عبدالرحیم سے راز نہیں ہے اس لئے کہ میں تو کئی

دفعہ لکھوا چکا ہوں کہ میں اگر عبدالرحیم سے خط لکھواتا تو اور زیادہ واضح لکھواتا لیکن تمہارا دل نہ چاہے تو نہ دکھاویں۔ کتابوں کے واسطہ کی ضرورت اس واسطے پیش آتی ہے اور اس میں مجھے بہت دقت ہو رہی ہے کہ لوگ کتاب بھیج دیتے ہیں اور چونکہ بواسطہ بھیجتے ہیں اور واسطہ والے اپنے حسنِ ظن سے ہدیہ کا لفظ بھی لکھ دیتے ہیں اور کئی ماہ نہیں سال بھر بعد معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتاب تو مدرسہ کی تھی۔

اس وقت بھی دو تین کتابیں آئی رکھی ہیں اور میرے بار بار خطوط لکھنے پر بھی جواب نہیں مل رہا۔ جناب سی، آئی ٹائیواڑہ اسٹریٹ راندیر ضلع سورت نے ایک کتاب جس کی ضخامت تمہاری مرسلہ کتاب کے برابر تھی بھیجی تھی مگر نہ کوئی خط لکھا نہ میرے خطوط کا جواب دیا۔ حالانکہ میں کئی خط ان کو لکھ چکا۔ اسی طرح متعدد کتابیں آئی رکھی ہیں، اس لئے پوچھنا پڑتا ہے۔

تقریباً دو سال ہوئے کویت سے ایک صاحب نے متفرق کتابیں بندہ کے پاس بھیجیں اور بمبئی والوں نے اپنی رائے سے وہ بندہ کو ہدیہ بھی لکھ دیں۔ دو سال بعد مدرسہ نے مطالبہ کیا کہ ہماری کچھ کتابیں تمہارے پاس آئی ہوئی ہیں جو میں نے مدرسہ میں داخل کر دیں مگر قلق ضرور ہوا۔ اہل مدرسہ کا تو نہیں مگر اصل معطی کو ضرور خیال ہوگا کہ اس نے مدرسہ کی کتابوں کو اپنا سمجھا اور چونکہ مجھ سے ان صاحب کی کوئی واقفیت نہیں محض شہرت کی وجہ سے انہوں نے میرا نام لکھ دیا، مجھے پتہ بھی معلوم نہ تھا اس لئے دریافت نہ کیا۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ تربيت السالك باوجود شدید اہتمام کے اب تک ایک بھی نہ پہنچی۔ ان صاحب نے لکھا بھی کہ اگر تو کہے تو بذریعہ طیارہ ایک تیسرا نسخہ بھیج دوں۔ ندامت کی وجہ سے میں نے نہ لکھا حالانکہ میں نے ان کو پہلے ہی رمضان میں بذریعہ ہوائی ڈاک بھیجنے کو کہہ دیا تھا مگر انہوں نے بذریعہ بحری ڈاک بھیجا۔

مولوی تقی صاحب کی جب کتابیں پوری ہو جائیں گی اس وقت لکھ دوں گا ابھی تک تو ان کو جس کتاب کی ضرورت ہوتی ہے وہ لے لیتے ہیں۔تم نے اخیر میں اپنی طبیعت کے متعلق جو مژدہ صحت لکھا اس سے بہت مسرت ہوئی۔تمہاری بیماری کی خبریں مختلف خطوط سے معلوم ہوکر میرے لئے موجب کلفت بن رہی تھیں, **اللہ تعالیٰ تمہیں تادیر زندہ سلامت رکھ کرلوگوں کو زیادہ سے زیادہ تم سے متمتع فرمائے**۔البتہ تمہاری اہلیہ کی بیماری کی خبروں سے قلق ہورہا ہے۔

خدیجہ کے اللہ، اللہ کے نعروں سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو رشد وہدایت ،علم وعمل اور وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔میرے یہاں کی صبح کی ذکر کی مجلس تقریباً ایک گھنٹہ رہتی ہے ان کی آواز پر جعفراور اس کی چھوٹی بہنیں آواز سنکر باہر آ کران کے ساتھ نعرے لگاتی رہتی ہیں۔آخر میں پھر آپ کے بار بار دہرانے کی وجہ سے میں بھی دہراتا ہوں کہ میری طرف سے آپ بے فکر رہیں انشاءاللہ نہ تکدر ہے نہ خدا کرے کہ آئندہ تکدر ہو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ چمپارنی،۲۳؍مارچ ۷۲ء

﴿10﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷/مارچ ۷۲ء [۱۲/صفر ۹۲ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب متالا مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، تمہارے گرامی نامہ کے جواب میں ایک رجسٹری ۲، ۳ دن ہوئے بھیج چکا ہوں، پہنچ چکی ہوگی۔ تمہارے مدرسہ کے مدرس مولوی عبدالحق صاحب اور مولوی تقی صاحب کے مدرسہ کے مہتمم مولوی عبداللہ ۳، ۴ دن سے یہاں مقیم ہیں۔ آج اس وقت گنگوہ گئے ہیں، شام کو واپسی کا وعدہ کر گئے ہیں۔

بہت ہی قلق ہو رہا ہے کہ تمہاری کتاب اس وقت تک پوری نہ ہوسکی ورنہ یہ بہت خوشی سے لے جاتے۔ تم نے لکھا تھا کہ تمہارے پاس دو نسخے خوانِ خلیل کے پہنچے جن میں سے ایک تم نے اپنے خسر صاحب کو ان کے اصرار پر دے دیا, بہت ہی اچھا کیا۔ مولوی عبدالحق صاحب کو دس نسخے خوانِ خلیل کے اور دے دیئے ہیں جن کو انہوں نے بہت خوشی سے اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ ان میں ایک تو مولوی ہاشم صاحب کو ضرور دے دیں اور ایک قاری اسمٰعیل صاحب کو دے دیں بقیہ کو تمہیں اختیار ہے چاہے کسی کو ہدیہ دو یا قیمتاً۔

عزیز عبدالرحیم سلمہ نے ۵ اپریل کو تمہارے پاس پہنچنا لکھا تھا امید ہے کہ اس خط تک پہنچ گئے ہوں گے, یا پہنچ جائیں گے, ان سے سلام مسنون کہہ دیں, اور یہ بھی کہہ دیں کہ تمہارا محبت نامہ پہنچا تھا جس میں ہندی ائر لیٹر جواب کے لئے تھا مگر چونکہ مجھے مولوی یوسف تتلی وغیرہ کے خطوط کا جواب بھی لکھوانا تھا اس لئے تمہارے خط کا جواب تو لفافہ میں بھیج دیا تھا تمہارا ائر لیٹر رکھا ہوا ہے۔ بظاہر اب تمہارے افریقہ قیام تک تو اب کوئی وقت نہیں رہا۔

عزیز عبد الرحیم کے لئے ایک آپ بیتی نمبر۴ و۵ بھی چند روز ہوئے ایک صاحب کے ہاتھ بھیجی۔ مجھے تو ان کا نام یاد نہیں رہا مگر مولوی تقی کے واقف ہیں۔تمہاری کتاب کے [کچھ حصوں] کے پروف پرسوں آئے تھے جو میں نے [اظہارِ] مسرت کیلئے مولوی عبد الحق کو بھی دکھلائے تھے۔

اس وقت ۲،۳ خط لندن کے غیر جوابی آئے پڑے ہیں۔ میں تو غیر جوابی ہونے کی وجہ سے پھاڑ دیتا مگر میرے کاتبوں کا اصرار ہے کہ تمہارے نامہ اعمال میں ان کا اجر لکھا جائے۔ ہر خط کے جواب میں ابتداء یہ مضمون ضرور لکھ دیں کہ تمہارا غیر جوابی خط آیا اگر جواب مطلوب تھا تو ہندی ائر لیٹر یا جواب کیلئے شلنگ ہونا چاہئے تھا۔اس وقت قاری یوسف صاحب متالا کی خدمت میں ایک خط لکھوا رہا تھا اس پر تمہارا جواب لکھوا رہا ہوں اور ان کو تکلیف دے رہا ہوں کہ وہ اس کو اپنے خط سے ایک کارڈ پر نقل کر کے تمہارے پاس بھیج دیں۔

نمبر۱: ابراہیم احمد متالا: [پتہ درج ہے]:

’تمہارا حضرت تھانویؒ کو خواب میں دیکھنا مبارک ہے۔انشاء اللہ حضرت تھانویؒ کی کتابوں سے تمہیں فائدہ پہنچے گا۔تم نے لکھا کہ مجھے ذکر جہری یا قلبی کی تلقین کریں۔ یہ معلوم نہیں کہ تمہارا بیعت کا تعلق کس سے ہے۔اگر مجھ سے ہو تو ایک دو دن کے لئے قاری یوسف متالا صاحب کے پاس بولٹن چلے جائیں یہ خط جو تمہارے پاس جا رہا ہے ساتھ لیتے جاویں ان کو دکھا دیں وہ تمہاری حالت دیکھنے کے بعد ذکر جہری یا قلبی جو تمہارے مناسب ہوگا بتا دیں گے۔تمہاری معاشی حالت کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اس کیلئے پانچ تسبیحیں درود شریف کی باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا مفید ہے۔جولائی میں نظام الدین دہلی کے حضرات

تمہارے پاس آرہے ہیں، جتنا وقت ممکن ہو ان کے پاس گذاریں۔ فقط والسلام

نمبر۲: یونس ولی احمد: [پتہ درج ہے]:

’’تمہارا گجراتی خط پہنچا یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم سال میں ایک چلہ جماعت کے کام میں خرچ کرتے ہو، بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، استقامت وترقیات سے نوازے۔ تم نے لکھا کہ مجھے مختصر پڑھنے کا وظیفہ بتادیں جب **تمہیں فیکٹری کی وجہ سے معمولات پر عمل کا وقت نہیں ملتا تو آئندہ ذکر دریافت کر کے کیا کروگے۔ ذکر تو عمل ہی کیلئے بتایا جاتا ہے۔ محض ذکر بتادینا تو ایسا ہی ہے جیسے کسی بیمار کو نسخہ لکھ کر دے دیا جائے اور وہ حفاظت سے رکھ دے۔ فائدہ تو دوا ہی سے ہوتا ہے۔**

تاہم مولوی یوسف متالا کو میرا یہ خط دکھلا کر ان سے دریافت کرلیں کہ وہ تمہاری حالت کے مناسب کوئی مختصر ذکر تجویز کریں تو اس پر عمل کریں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ مئی میں جماعت کے ساتھ بیت اللہ جانے کا ارادہ کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ قاری صاحب اپنے نئے مکان میں منتقل ہوگئے۔ میری طرف سے ان کو جدید مکان میں منتقل ہونے کی مبارکباد پیش کردیں۔ بولٹن میں اجتماع کو اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ فقط

مولوی عبدالرحیم کے پہنچنے کا انتظار ہے۔ بخیر رسی سے ضرور مطلع کریں۔ یہ ناکارہ تمہاری صحت کیلئے بھی اور تمہاری اہلیہ کی صحت کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ عزیزہ خدیجہ کے اللہ، اللہ کرنے سے بہت مسرت ہے۔ مجھے اپنی سابقہ رجسٹری جو پرسوں بھیجی ہے اس کی رسید کا انتظار ہے کوئی جواب طلب بات تو تھی نہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۷/ مارچ ۷۲ء

﴿11﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: اپریل ۷۲ء [صفر ۹۲ھ]

مکرم ومحترم قاری صاحب! آپ کو ہمیشہ ہی تکالیف دیتا رہتا ہوں۔ چند خطوط اور لکھنے کی تکلیف دیتا ہوں۔

نمبر ۱: غلام محمد ابراہیم پاناماوالا، کیر آف یوسف بدات: [پتہ درج ہے]:

'بعد سلام مسنون، تمہارا مدینہ منورہ سے لکھا ہوا ائر لیٹر پہنچا جس میں جواب کے لئے انگلینڈ کا پتہ تھا مگر جواب کیلئے کچھ نہ تھا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو جوابی ہونا چاہئے تھا۔ ایک دوست کے خط پر لکھوا رہا ہوں کہ وہ آپ کو ایک کارڈ لکھ دیں۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہے، اللہ تعالیٰ استقامت وترقیات سے نوازے۔ آپ اس ناکارہ کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام اور طواف کرتے رہے اللہ تعالیٰ اس احسانِ عظیم کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

آپ نے امریکہ کے بجائے لندن قیام کے بارے میں مشورہ پوچھا۔ مشورہ تو ایسے لوگوں کا معتبر ہوگا جو دونوں جگہوں کے حالات سے واقف ہوں۔ میرے پاس تو سنی سنائی روایات ہیں اس لئے نہایت اہتمام سے استخارۂ مسنونہ کرتے رہیں۔ اگر آپ اپنی کوشش سے کچھ دینی جدوجہد بڑھا کر کچھ لوگوں کی اصلاح کرسکیں تب تو امریکہ ہی کا قیام مفید ہے وہاں کچھ آدمی آپ کو ایسے بھی مل جائیں گے جو آپ کی مدد کریں اور جب آپ وہاں رہ چکے ہیں تو آپ کو اندازہ بھی ہوگیا ہوگا۔ یہ اگر ممکن نہ ہو تو پھر لندن کا ہی قیام بہتر ہے۔

آپ کے خواب سے تو امریکہ کے قیام ہی کی ترجیح معلوم ہوتی ہے کہ انشاء اللہ آپ وہاں اشاعت دین کے کام میں مفید ہوں گے۔'

نمبر۲:سلیمان پٹیل: [پتہ درج ہے]:

'بعد سلام مسنون، تمہارا گجراتی خط پہنچا یہ نا کارہ گجراتی نہیں جانتا۔اس لئے مکرم قاری یوسف کے خط میں جواب لکھوا رہا ہوں کہ وہ کسی کارڈ پر گجراتی میں نقل کر کے بھیج دیں۔ آپ کے خط میں جواب کیلئے بھی کچھ نہیں تھا۔اگر جواب مطلوب تھا تو جواب کیلئے جوابی ہندی ائر لیٹر یا شلنگ ہونا ضروری تھا۔آپ نے ۴ ماہ کیلئے جماعت میں جانے کو لکھا ہے اللہ تعالیٰ بہت مبارک فرمائے،قبول فرمائے۔آپ کے والدین، دادی اور ساس کی بیماری کی خبر سے قلق ہوا۔یہ نا کارہ ان کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔نیز آپ کی اہلیہ، بھائی، بہن اورلڑکے،لڑکیوں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔تم نے لکھا کہ قاری یوسف صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی ہے,اس سے بہت مسرت ہوئی۔ان سے ضرور ملتے رہا کریں,انشاء اللہ آپ کیلئے بہت مفید ہوگا۔ان سے ملاقات میری ملاقات کا نعم البدل ہے۔ فقط

نمبر۳:ہارون محمد: [پتہ درج ہے]:

'بعد سلام مسنون، آپ کا خط غیر جوابی پہنچا۔اگر جواب مطلوب تھا تو جواب کیلئے ہندی ائر لیٹر یا شلنگ ہونا چاہئے تھا۔آپ نے چار ماہ کیلئے موریشس جانے کا ارادہ فرمایا,اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔آپ کے رشتہ طے ہونے کی خبر سے بھی مسرت ہے۔اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے.نہایت سہولت کے ساتھ اس مبارک تقریب کو تکمیل کو پہنچائے۔زوجین میں محبت عطا فرما کر اولاد صالح کا ذریعہ فرمائے۔ فقط

خط لکھنے کے بعد عزیز عبدالرحیم کا بہت مفصل لفافہ مؤرخہ یکم اپریل پہنچا۔اس سے بہت قلق ہوا کہ ملک عبدالحق صاحب نے ویزہ بھیج دیا تھا مگر تین دن بعد پہنچا۔ان کے خط کا جواب مدینہ ہی لکھوانے کو سوچ رہا ہوں اس لئے کہ تمہارے یہاں کی آمد تو مؤخر ہوگئی۔

اپریل ۷۲ء

﴿12﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۶/اپریل ۷۲ء [۲۲/صفر ۹۲ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، آپ کے ائرلیٹر کے جواب میں ایک رجسٹری ۲۳ مارچ اوراس کے بعد پھر قاری اسماعیل صاحب کے ائرلیٹر پر ایک ورق آپ کے نام لکھا تھا آپ کو اپنے مشاغل سے زیادہ اس ناکارہ کے مشاغل کا فکر رہتا ہے اس واسطے جواب کا انتظار تو کم کرتا ہوں ,البتہ اس کا خیال ضرور لگا رہتا ہے کہ میرا کوئی خط پہنچ گیا یا نہیں اور آج کل تو عزیز عبدالرحیم کے بولٹن پہنچنے کی خبر کا بھی شدت سے انتظار ہے۔

۱۶/صفر کو آنند کے سفیر صاحب کی معرفت آپ کے مرسلہ ایک اونی موزہ اور ایک لٹھے کا پاجامہ پہنچ کر موجب منت ہوا۔میں نے پہلے کئی دفعہ لکھا کہ اس نوع کے ہدایا آپ ہرگز نہ بھیجا کریں۔ہدایا تو بہت کثرت سے آتے رہتے ہیں اور جو میرے کارآمد نہیں ہوتے وہ کسی کو دینے میں بھی مجھے اشکال نہیں ہوتا اگر چہ تمہارے ہدایا کی بخشش بھی آسان نہیں ہوتی بالخصوص اس پاجامہ کا کوئی مصرف سمجھ میں نہیں آتا۔

نہ تو یہ میرے استعمال کا ہے اور اس سال تو جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں مدینہ پاک سے واپسی کے بعد سے ساری سردی میں پاجامہ پہننے کی نوبت نہیں آئی بلکہ سارا سال لنگی میں گذرا۔ اس لئے کہ ٹانگ کی تکلیف کی وجہ سے پاجامہ کا کھولنا اور باندھنا مشکل ہوتا ہے البتہ ٹانگوں کا بنیان جو قریشی صاحب مرحوم ہمیشہ بھیجتے رہے تم نے بھی دیکھا ہوگا وہ سردیوں میں ضرور پہنے رہا۔ اس لئے کہ استنجاء کے لئے اس کے باندھنے اور کھولنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

بچوں کی طرح سے اس کی استر کو میں پہلے ہی کترواکر سلوادیا کرتا ہوں۔ وہ البتہ ہر جمعہ کو غسل کے بعد بڑی دقت سے ابوالحسن حافظ صدیق کی مدد سے پہنا تا تھا اور اگلے جمعہ کو اسی دقت کے ساتھ غسل کیلئے اتارتا تھا۔ چونکہ ٹانگ کی تکلیف کی وجہ سے کہ وہ نہ کھلتی ہے نہ مڑتی ہے ۲۴ گھنٹہ چارپائی پر سوار رہتا ہوں اور مدنی پاخانہ جو غالباً تم نے تو نہیں دیکھا ہوگا تمہارے بعد بنا تھا۔ کمبوڈ پر کرسی کی طرح سے پاؤں لٹکا کر بیٹھ جاتا ہوں، چار آدمی پکڑ کر اس پر بٹھا دیتے ہیں اور فراغ پر ۴ آدمی اٹھا لیتے ہیں۔ لنگی کی وجہ سے استنجاء میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

اسی طرح سے تمہارے وہ دو پاجامے زنجیر والے جو تم نے بھیجے تھے ان کے استعمال کی نوبت نہیں آئی اس لئے کہ پیشاب کی کثرت کی وجہ سے لنگی [پہنے ہوئے] موت دانی رکھ کر پیشاب کرنا تو بڑا آسان ہے لیکن اس کی زنجیر کو کھول کر پیشاب کرنا مشکل ہے۔ پاجاموں کے گاہک تو بہت ہیں مگر اپنے بخل کی وجہ سے اب تک کسی کو دینے کی نوبت نہیں آئی۔ دل چاہتا تھا کہ تمہارے پاس واپس کردوں کہ وہاں کام آجائے مگر جانے والے ہوائی جہاز سے جاتے ہیں اس لئے ان کو کہنے سے بھی شرم آتی ہے۔

تمہاری کتاب بہت شدت سے طبع کرانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ پہلے تو اندازہ یہ

تھا کہ وسط اپریل تک ہوجائے گی اب مولوی تقی صاحب فرمارہے ہیں کہ وسط تک تو ہونا مشکل ہے آخر اپریل تک ضرور تیار ہوجائے گی۔اس کے متعلق ضرور دل چاہتا ہے کہ جانے والوں کے ہاتھ دودو چار چار نسخے روانہ ہوجائیں۔

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ اگر پہنچ گئے ہوں تو سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہاری بخیر رسی کا انتظار ہے ۔

ان کے خط کی آرزو ہے ان کی آمد کا خیال
کس قدر پھیلا ہوا ہے کاروبار انتظار

آج کل ایک ہفتہ سے عزیزم الحاج مولوی عبدالحفیظ مکی آئے ہوئے ہیں وہ ایک تقریب کے سلسلہ میں لائل پور آئے تھے وہاں سے خلاف امید ۲۱ دن کا ویزہ سہارنپور کا مل گیا۔اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں تم دونوں بھائیوں سے سلام مسنون کہہ رہے ہیں۔دو ہفتے یہاں قیام اور ہے۔

میں نے تو پہلے یہ خبر سنی تھی کہ مولانا انعام الحسن صاحب کے سفر میں ان کی بھی آمد لندن ہے جس کے متعلق میں پہلے بھی ایک دو خط میں لکھ چکا ہوں مگر اسی وقت معلوم ہوا کہ قرعہ فال بجائے ان کے ان کے والد صاحب کے نام نکلا۔تمہیں بار بار بغیر جوابی خطوط جواب لکھنے کی تکلیف دیتا رہتا ہوں۔دو خط اس وقت آئے ہوئے ہیں:

نمبرا: ابراہیم احمد بسم اللہ [پتہ درج ہے]:

'بعد سلام مسنون،تمہارا عنایت نامہ پہنچا،جس میں جواب کیلئے لفافہ بھی تھا۔تم نے لکھا کہ جواب کے لئے ۳ شلنگ بھی بھیج رہا ہوں مگر شلنگ آپ کے لفافہ میں سے نہیں نکلے۔ یا تو آپ رکھنا بھول گئے یا راستہ میں کسی نے نکال لئے۔اس لئے جناب الحاج قاری یوسف

صاحب متالا کو تکلیف دے رہا ہوں کہ وہ آپ کا جواب کسی کارڈ پر نقل کر کے بھیج دیں۔

تم نے لکھا کہ میرے لڑکے لڑکیاں یہاں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جس سے بہت مسرت ہوئی, اللہ تعالیٰ ان کو دینی علم سے مالا مال فرمائے۔ تم نے لکھا کہ کند ذہن ہیں, اس کے لئے ہر نماز کے بعد بسم اللہ سمیت سورۃ الم نشرح ۳ مرتبہ اول وآخر درود شریف ۳،۳ مرتبہ پڑھا کریں اور جو خود قابل نہ ہوں تو کوئی دوسرا پڑھ کر دم کر دیا کرے۔ تعویذ کا یہاں سے بھیجنا مشکل ہے, غیر ملکی تعویذ پہنچتے نہیں اس لئے جس چیز کا تعویذ چاہئے قاری یوسف صاحب سے جوابی لفافہ بھیج کر منگالیں۔ یہ ناکارہ آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے خود تو لکھنے سے معذور ہے یہاں بھی میرے دوست ہی لکھتے ہیں۔

عزیزہ فاطمہ سلمہا کیلئے دعا کرتا ہوں۔ ان سے کہہ دیں کہ رات کو سوتے وقت بسم اللہ سمیت، الحمد شریف، آیۃ الکرسی، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس ۳،۳ مرتبہ اول آخر درود شریف ۳،۳ مرتبہ پڑھ کر بغیر بولے سویا کریں۔ ڈیوز بری کے تبلیغی حالات سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، ترقیات سے نوازے۔ مولانا انعام الحسن صاحب جولائی میں آپ کے یہاں آرہے ہیں اس کی کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ وقت آپ کا ان کی خدمت میں گذرے۔ فقط

نمبر۲: ایک کارڈ پتہ ذیل پر لکھیں: [پتہ درج ہے]:

'بعد سلام مسنون، تمہارا ائر لیٹر پہنچا جس میں جواب کے لئے کچھ نہ تھا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو اپنے لفافہ کے ساتھ جواب کے لئے شلنگ بھیجنا چاہئے تھا۔ اس سے بہت ہی قلق ہوا کہ ایجنٹ کی غلطیوں کی وجہ سے تمہاری اہلیہ اب تک نہ پہنچ سکی۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے, اللہ جل شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرمائے اور تمہاری اہلیہ جلد از جلد تمہارے پاس پہنچ

جائے۔ پانچ تسبیحیں درود شریف کی باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا مقاصد کی کامیابی کے لئے بہت مفید ہے۔‘ مولوی انعام والا مضمون بھی اس کارڈ پر نقل کر دیں۔ فقط

اسی وقت حاجی حبیب جان کا خط بمبئی سے ملا۔ وہ لکھ رہے ہیں کہ ۲۶/ مارچ کو ایک صاحب کے ذریعہ قاری یوسف کی تربیت السالک بھیجی جارہی ہے خدا کرے کہ اب تک کوئی نسخہ آپ تک پہنچ گیا ہو۔ وہ بے چارے تو اپنی کوشش کر رہے ہیں مگر مقدر کہ نہ اب تک ڈاک سے پہنچانہ دستی۔

اپنی اہلیہ نیز مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ سے بشرط سہولت خالہ اور خالو صاحب کی خدمت میں سلام مسنون لکھ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ اس کے چھچھانے کی خبر سے جو آپ نے پہلے خط میں لکھی تھی اس سے مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت وعافیت کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ ۶/ اپریل ۷۲ء، از راقم سلام مسنون

﴿13﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱/اپریل ۷۲ء [۲۷/صفر ۹۲ھ]

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، بالکل خلاف توقع،

خلاف امید اس رجسٹری کا جواب آپ نے بہت جلد مرحمت فرما دیا میں تو جدہ والی رجسٹری کی طرح سمجھ رہا تھا کہ نہ معلوم کئی ماہ اس کی رسید کا انتظار کرنا پڑے گا۔اس سے بھی بہت اطمینان ہوا کہ راندیر والی کتابیں آپ ہی کی بھیجی ہوئی تھیں مگر ان راندیری صاحب نے مجھ پر یہ ظلم کیا کہ میں نے دو خطوں میں استفسار کیا۔ان اللہ کے بندے نے میرے ایک خط کا بھی جواب نہ دیا۔

مجھے یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ میرا کوئی خط ان تک پہنچا یا نہیں, حالانکہ ایک خط جوابی بھی لکھا تھا۔تمہارے خط سے یہ معلوم ہوا کہ راندیری خط پہنچ گیا۔اگر یہ صرف تمہارا نام ہی لکھ دیتے تو میرے لئے کافی تھا۔تم نے لکھا کہ میری کتابوں کے سلسلہ میں تجھے بہت تکلیف ہوئی, یہ صحیح ہے مگر اس میں تم تنہا نہیں ہو۔

متعدد جگہ سے کتابیں آئی رکھی ہیں اور متعدد جگہ سے یہ خطوط بھی رکھے ہیں کہ تمہارے پاس کتابیں بھیج رہا ہوں مگر نہ تو کتابیں بھیجنے والے یہ لکھتے ہیں کہ فلاں کے ذریعہ سے, نہ وسائط ہی لکھتے ہیں کہ یہ کتابیں فلاں نے بھیجی ہیں۔آئندہ اس کا ضرور اہتمام فرماویں کہ اگر کوئی کتاب بھیجیں تو اس واسطہ کو یہ ضرور لکھ دیں کہ کتاب کے ساتھ اتنا ضرور لکھ دیا کریں کہ یہ کتاب فلاں کی بھیجی ہوئی ہے۔

تمہارے یہاں کے اجتماع کی خبر سے اور اس کی کامیابی سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تمہارے لئے موجب ترقیات بنائے, **اللھم زد فزد**۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تم دوستوں کی مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات وبرکات بنائے۔

تم نے یہ لکھا کہ میں تیرے خطوط کو تفریحات سمجھتا رہا, اگر میرا جدہ والا رجسٹری خط پہلے نہ گیا ہوا ہوتا تب تو یہ احتمال صحیح تھا مگر میں چونکہ ابتداء میں بہت شدت کے ساتھ ان چیزوں پر تفصیلی نکیر کر چکا تھا اس لئے آئندہ خطوط میں بہت ہلکے الفاظ میں تفریحی انداز میں

یاددہانی کراتا رہا۔

تمہاری دل شکنی کی وجہ سے میں نے ان چیزوں پر نہ ابتداء شدت کی نہ انتہاء لیکن اس کا مجھے ہمیشہ واقعی رنج رہا اور رہے کہ یہ چیزیں تمہاری ترقی میں بہت ہی مانع ہوئیں ,جن کا میں بہت ہی دل سے متمنی تھا اور ہوں۔تم نے لکھا کہ میں واقعی ان چیزوں کو ہلکا سمجھتا رہا یہ چیز بھی تم جیسے فہیم سے بعید ہے۔

میرے پیارے تو ابھی لکھنا شروع نہیں کیا، ابھی تک تو میرے مکرم ہی لکھوں گا۔ان تقصیرات *پر ضرور ندامت اور اللہ سے معافی مانگتے رہیں*۔ جہاں تک میرے تکدر کا تعلق ہے وہ تو میں کئی دفعہ نمٹا چکا ہوں کہ وہ تو میرے تعلق کی وجہ سے ابھی تک پیدا نہیں ہوا اور نہ خدا کرے آئندہ ہو۔البتہ اپنی تمناؤں کی ناکامی پر قلق مجھے بھی ہے جس کو میں خود بھی سمجھتا ہوں کہ اس میں دخل میرے بے تکلفانہ تعلق کو بھی ہے۔

تم نے جو اس پر ثمرہ مرتب کیا کہ والد صاحب کی طرح میں بھی گھر چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں, یہ نہایت خطرناک شیطانی وسوسہ ہے ,اللہ تعالیٰ تمہیں ان احوال سے محفوظ رکھے جو والد صاحبؒ کو پیش آئے۔**اہل وعیال کو ترک کرنا سنت کے خلاف ہے** اور تم نے تو ماشاءاللہ اتباع سنت پر وہ زور باندھے کہ ساری دنیا کو اتباع سنت پر کھینچنے کا زور باندھ رہے ہو اور اپنے متعلق ایسے خیالات لاؤ۔**جب اس قسم کا خیال آئے تو بہت اہتمام سے لاحول پڑھو۔**

میری خدمت شریف میں تشریف آوری کا جذبہ بالکل پیدا نہ کرو۔خاص طور سے رمضان کے متعلق تو میری مستقل رائے یہ ہے کہ تمہارا لندن میں رمضان تمہارے لئے اور وہاں والوں کے لئے انشاءاللہ زیادہ مفید ہے۔البتہ اس سے پہلے اگر عزیز عبدالرحیم کے ساتھ کچھ دنوں کیلئے آجاؤ جب کہ تم اپنی اہلیہ کو بھی علاج کے لئے بھیجنے کا ارادہ کر رہے ہو تو مضائقہ نہیں۔

مکرم قاری صاحب! اب جذبات سے نہ کھیلو, آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ حضرت گنگوہی نور اللہ مرقدہ کوتو حضرت قطب عالم شیخ المشائخ حاجی صاحب نے ایک ہفتہ کے بعد فرمادیا تھا کہ ہمیں تو جو دینا تھا وہ دے چکا۔ اب اس کو آگے بڑھانا تمہارا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی ترقیات سے نوازے اور اس **دارالکفر میں تمہاری مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات و برکات بنائے۔ معمولات کا بہت ہی زیادہ اہتمام کرو کہ ان میں تخلف نہ ہو۔**

تمہارے اسفار سابقہ نام ونمود کے لئے تو نہیں تھے البتہ تمہارے لڑکپن سے ان میں سیر وتفریح ضرور شامل ہوگئی۔ اس میں کچھ بعید نہیں کہ اس میں میری نااہلیت کو بھی دخل ہو۔ آپ بیتی نمبر۵ تمہارے پاس پہنچ گئی جس سے مسرت ہوئی۔ اس کا آخری مضمون نسبت والا خاص طور سے تم ہی دوستوں کے لئے لکھا ہوا ہے۔ اس کو یکسوئی کے ساتھ اپنے حالات پر منطبق کرتے ہوئے بہت غور سے بار بار دیکھو۔

تمہارے والد صاحب کے متعلق جو تمہارے سالے نے خواب دیکھا ہے وہ بہت ہی مبارک ہے۔ تعبیر ظاہر ہے ان کی بلندی درجات کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی مبارک کرے اور تم دونوں بھائیوں کو بھی۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ دوسرا مکان مل گیا۔ اللہ کا شکر ہے۔ تم نے اور مولوی ہاشم نے جب سے اسکی ضرورت کا اظہار لکھا تھا مجھے اس کا فکر سوار ہوگیا تھا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے اہل وعیال کو اس میں راحت نصیب کرے, اور سابقہ مکان بھی جلد فروخت کرادے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تربیت السالک پہنچ گئی۔ مجھے اس کی تاخیر سے بہت قلق ہو رہا تھا اس کا مطالعہ انشاء اللہ تمہارے لئے مفید ہوگا۔ حاجی حبیب صاحب کا خط آیا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ اس کا دوسرا حصہ بھی طبع ہونے والا ہے انشاء اللہ طبع ہونے کے بعد

اس کو قاری یوسف صاحب کے پاس اہتمام سے بھیج دوں گا۔لیکن اس کے مطالعہ میں بھی اس احتیاط کی ضرورت ہے کہ اس میں سے کوئی علاج اپنی رائے سے شروع نہ فرماویں اس سیہ کار سے ضرور مشورہ فرمالیں۔

اس سے بھی مسرت ہوئی کہ میرا نظام الدین والا پیکٹ بھی تمہارے پاس پہنچ گیا۔ حاجی یعقوب صاحب کے خط سے ان دونوں چیزوں کی بمبئی سے روانگی تو ایک ہفتہ ہوا معلوم ہوگئی تھی۔مولوی تقی صاحب کی مرسلہ مجمع البحار کی رسید سے بھی مسرت ہے۔ وہ اس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں ان کو بتادیا۔تمہاری والدہ صاحبہ کی آمد کی خبر سے بھی بہت مسرت ہوئی اوراس سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی کہ وہ مکہ مکرمہ [سے] ہوکر تمہارے پاس پہنچ رہی ہیں۔اللہ تعالیٰ خیر وعافیت کے ساتھ پہنچائے۔

میں تو آج کل میں مولوی عبدالرحیم کے لندن بخیر رسی کی اطلاع کا منتظر تھا اسلئے کہ انہوں نے ۱۵اپریل کو اپنا لندن پہنچنا لکھا تھا۔تم نے والد صاحب کا حجاز کا قیام تین ہفتے ہوئے لکھا۔میرے خیال میں تو اگر اس میں اور اضافہ ہو جائے تو اچھا ہے۔عزیز عبدالرحیم کو بھی آج ہی انشاء اللہ حجاز کے پتہ سے خط لکھواؤں گا۔انشاء اللہ عزیز عبدالرحیم کے ساتھ ہونے سے ان کو حجاز میں بہت راحت رہے گی اگر چہ عزیز عبدالحفیظ تو آج کل سہارنپور میں ہے۔

اگر یہ وہاں موجود ہوتا تو سواری کی زیادہ سہولت ہوتی گو ان کے والد ملک صاحب بھی عزیز عبدالرحیم کے معتقد اور خوب واقف ہیں مگر جو بات عزیز عبدالحفیظ میں ہوتی وہ شاید نہ ہو۔تمہارا خط جب مجھے سنایا جارہا تھا عزیز عبدالحفیظ بھی میرے پاس تھا اس نے بھی خاص طور سے تمہیں سلام لکھنے کو کہا ہے۔تمہاری اہلیہ کی مسلسل بیماری کی خبر سے بہت ہی فکر وقلق ہے اس کو آیۃ الکرسی کا عمل ضرور بتادو۔

انگلینڈ سے ایک خط آیا تھا، میرے دوست عاقل سلمان، مولوی تقی صاحب وغیرہ تو اس کو سن کر بہت خفا ہوئے۔ ان تینوں کی رائے تو جواب نہ لکھنے کی تھی مولوی تقی صاحب کی رائے تھی کہ یہ کوئی مودودی ہے اس قسم کے اعتراضات ان ہی کو پیدا ہوتے ہیں۔ مگر میرے خیال میں تو محض اسی خط سے مودودی سمجھنا ضروری نہیں۔ اس قسم کے اشکال تو روشن خیالوں کو سب ہی کو پیدا ہوتے ہیں۔

میرا خیال تو یہ تھا کہ مولوی تقی صاحب یا عاقل، سلمان میں سے کوئی جواب لکھ دیتا۔ مضمون تو میں نے بتا دیا تھا مگر ان لوگوں کی صلاح لکھنے کی نہیں ہوئی تو میں ہی لکھوا رہا ہوں۔ اور اصل خط مع جواب کے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اس جواب کی نقل کر کے اپنے پاس رکھ لو یا نقل بھیج دو اور اصل رکھ لو اور عزیز عبدالرحیم کی آمد پر خط اور جواب دونوں اس کو بھی دکھلا دینا۔ اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ میں تمہاری صحت کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم حبیب اللہ، ۱۱/اپریل ۷۲ء
از راقم سلام مسنون و درخواست دعا

﴿14﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا و مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۳/مئی ۷۳ء [۳۰/ربیع الاول ۹۲ھ]

عزیزم مولوی عبد الرحیم و مکرم قاری یوسف صاحب سلمہما بعد سلام

مسنون ۲۵/اپریل کوتم دونوں کے خطوط مژدہ بخیر رسی لندن کے پہنچے تھےاور ہمروزہ میں نے ان دونوں کا جواب مشترک ائرلیٹر پرلکھا تھا۔اس کے بعد سے مختلف خطوط سے یہ تو سنتا رہا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب مشتاقانِ زیارت کی طلب پرلندن کا دورہ کررہے ہیں مگرتم دوستوں میں سے کسی کا آج ۱۳مئی تک خط نہیں پہنچا۔آپ کی دعوتی مصروفیات سرآنکھوں پر مگرایک سراپاانتظارکواتنا بھولنا نہیں چاہئے۔

عزیز مولوی عبدالرحیم صاحب کا لفافہ مرسلہ زامبیا مورخہ ۹/اپریل، یہاں یکم مئی کو پہنچا۔بہت تعجب ہے کہ یہ اتنی دیرراستہ میں کہاں کہاں کے دورےاوردعوتیں کھاتا رہا۔اس لفافہ میں عزیز مولوی احسان کا وہ خط بھی پہنچ گیا تھا جس کوتصوف مآب مولوی عبد الرحیم صاحب پہلے لفافہ میں رکھنا بھول گئے تھے,اوراس لفافہ میں یہ لکھ دیا تھا کہ اس لفافہ میں مولوی احسان کا پرچہ بھی ارسال کرتا ہوں جس کی وجہ سے زیادہ انتظار رہا۔

آج کل مولوی احسان صاحب کے یہاں کی خط وکتابت غیر ملکی مہمانوں کے ذریعہ آسان ہوگئی کہ ان کو بمبئی تا کراچی جانے کی اجازت ہےاوراکثر مہمان ملنے کے واسطے آتے رہتے ہیں۔آپ نے اس خط میں اپنی ڈربن سے روانگی اور ملاوی تک بخیر رسی کی تفصیل لکھی تھی,اللہ کا شکر ہے کہ سفرنہایت راحت وآرام سے گذرااوراس کے بعدتو آپ کی لندن بخیر رسی کی اطلاع بھی مل چکی,اللہ کا شکر ہے۔

قاری یوسف صاحب کے متعلق تو میں ان کو پہلے بھی لکھ چکا ہوں اوراب بھی میری رائے یہ ہے کہ قاری صاحب کا رمضان تو لندن میں گذرے تو ان کیلئے بھی اورلندن والوں کے لئے بھی زیادہ مفید ہے۔یہاں کے رمضان کے تو کئی تجربے ہو چکے کہ ان کے لئے زیادہ مفید ثابت نہیں ہوا,اورگذشتہ رمضان کے قیام کے متعلق معلوم ہوا کہ اہل لندن کوان سے بہت فائدہ پہنچا۔اس ناکارہ کی ملاقات تو زندگی ہےتو ہوہی جائے گی اورخدانخواستہ نہ بھی ہو

تو مصالح ہمیشہ جذبات پر مقدم ہونا چاہئیں۔

مولانا مسیح اللہ صاحب کے خلیفہ کا تمہاری محبت میں لبریز ہو جانا کوئی نئی بات نہیں انہیں جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے۔ ماشاء اللہ حجاز والے یا افریقہ والے کیا کم گرویدہ ہوئے۔ والدہ اور ہر خط میں اپنی اہلیہ سے میرا سلام مسنون کہہ دیں۔

گذشتہ ماہ عزیز ہارون کو قلبی دورہ پڑ گیا تھا۔ ۳۲ دن شفا خانہ میں رہ کر ۳۰/اپریل کو نظام الدین واپس آیا۔ ابتدائی چند ہفتے تو بہت ہی خطرہ کے گذرے، ڈاکٹر اور تیماردار سب ہی مایوس ہو گئے مجھے بھی وہ بار بار پیام بھیجتا رہا کہ ایک دفعہ صورت دکھا جا مگر میری طبیعت بھی اس ماہ بہت خراب رہی، اس کے بار بار اصرار پر ۲۹ اپریل کو نظام الدین گیا تھا مگر وہاں جا کر خود شدید بیمار ہو گیا کہ گرمی شدید تھی۔ ۲ مئی کو واپس آ گیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ۔ ۱۳/مئی ۷۳ء

﴿15﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا و مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۶/مئی ۷۲ء [۳/ربیع الثانی ۹۲ھ]

عزیزم مولوی عبدالرحیم و قاری یوسف متالا سلمہما! بعد سلام مسنون، تم دونوں کا محبت نامہ ۲۵ اپریل کو پہنچا تھا۔ ہمروزہ ایک ائر لیٹر اس کے جواب میں لکھا تھا۔ اس سے چند روز قبل بھائی عبدالحمید صاحب کے خط سے تمہاری بولٹن پہنچنے کی اطلاع ملی تھی اس کے جواب

میں بھی تمہارے نام سلام و پیام بھجوایا تھا۔اس کے بعد تم تو لندن کی سیر وسیاحت اور دعوتوں میں ایسے مشغول ہوئے کہ تمہیں دورافتادوں کا خیال بھی نہیں آیا۔

اسکے بعد ۱۳مئی کو تمہارا زامبیا والا خط پہنچا تھا جس میں عزیز مولوی احسان کا بھی پرچہ تھا اس کا جواب عزیز مولوی ہاشم سلمہ کے ائر لیٹر پر لکھوایا تھا جس میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ عزیز احسان کے پرچہ کا جواب براہ راست بھیج دیا اس لئے کہ وہاں کے خطوط غیر ملکی احباب کی آمدورفت کی وجہ سے براہ راست آسان ہوگئے۔اس میں میں نے عزیز ہارون کی طویل بیماری کی تفصیل اوراس کی وجہ سے اپنا دہلی کا سفر بھی لکھا تھا۔دہلی کے سفر میں اس نا کارہ پر گرمی کا اثر زیادہ ہوگیا۔غالباً لو کا اثر ہوگا کہ دوران سر جو شروع ہوا تھا وہ کم تو بہت ہے مگر بالکلیہ اب تک نہیں گیا۔

عزیز ہارون [بن حضرت جی مولانا یوسف صاحبؒ] ۳۰ اپریل کو ۳۳ دن قیام کے بعد شفاخانہ سے واپس آیا تھا۔چند روز تک طبیعت اچھی رہی لیکن ۱۲مئی کو مغرب کے بعد اس کو اختلاج ہوا اور احتیاطاً فوراً پھر شفاخانہ میں داخل کیا گیا۔آج منگل ۱۶مئی تک اس کی شفاخانہ سے واپسی کی اطلاع نہیں ملی۔غالباً دوپہر کی ڈاک میں یا شام تک کسی دستی پرچہ سے ملے گی کہ پیر تک تو انہوں نے شفاخانہ میں رکھنا تجویز کیا۔اب یہ آج یا کل معلوم ہوگا کہ وہ شفاخانہ سے واپس آگیا یا نہیں۔اللہ تعالیٰ ہی اس کے حال پر رحم فرمائے۔اس کی بیماری سے فکر بھی ہے اور رنج بھی۔

ڈاکٹر اسمعیل،صوفی اقبال وغیرہ کے خطوط سے معلوم ہوا کہ وہ کئی ماہ تک تمہارے مدینہ پہنچنے کا انتظار کرتے رہے مگر عزیزی عبدالحفیظ سے معلوم ہوکر کہ تم براہ راست لندن پہنچ گئے بہت رنج وقلق ہوا۔قاری یوسف متالا کی کتاب مکمل ہوکر طبع ہوگئی۔۲۶۴صفحوں پر کتاب

پوری ہوئی ہے۔ پرسوں اس کے صرف دو نسخے یہاں طبع ہوکر آئے تھے بقیہ آج کل میں پہنچ جائیں گے۔ پوری کتاب تو دیوبند میں طبع ہوئی ہے مگر اس کا مزیّن، مشکّل ٹائٹل لکھنوء میں طبع ہورہا ہے وہ ابھی تک یہاں نہیں پہنچا۔

میں نے تو بہت ہی چاہا کہ وہ اپریل میں پوری ہوجائے کہ آج کل لندن کی جماعتیں کثرت سے جارہی ہیں اس کے ہزار بارہ سو نسخے حاجی یعقوب صاحب کے پاس بھیج دیں کہ وہ ہر طیارہ سے جانے والے کے ہاتھ ۱۰،۱۲ نسخے اور ہر بحری سے جانے والے کے ہاتھ سو پچاس نسخے بھیجتے رہیں مگر مقدر کہ تیار نہ ہوسکی۔ آج بھی ایک جماعت لندن کی مصافحہ کرکے رخصت ہوئی ہے۔

مولانا انعام الحسن صاحب جنوبی ہند کے طویل دورہ سے شب شنبہ میں نظام الدین پہنچے تھے اور پرسوں اتوار کی صبح کو علی الصباح اپنی کار میں سہارنپور پہنچ گئے تھے اور آج منگل کی صبح کو اپنی نماز پڑھ کر دہلی کیلئے واپس چلے گئے۔ اس لئے کہ آج کل یہاں گرمی کی شدت بہت زیادہ ہے۔ خیال تھا کہ گرمی سے پہلے پہلے وہ نظام الدین پہنچ جائیں۔

میں نے پرسوں مولوی تقی صاحب سے بہت تقاضا کردیا تھا کہ وہ تمہاری کتاب کا ٹائٹل اپنے ساتھ لانے کا ارادہ نہ کریں بلکہ تیار ہونے پر فوراً سہارنپور بھجوادیں تاکہ اس کو مکمل کرواکر دستی یا بلٹی سے ایک ہزار نسخے بمبئی بھیج دوں کہ بمبئی میں جلدیں سہارنپور سے اچھی بندھتی ہیں اور حاجی صاحب سے کہہ دوں کہ ان کی تھوڑی تھوڑی جلدیں بندھواکر بھیجتے رہیں، والامر بیداللہ۔

میری طبیعت بھی دو ماہ سے کچھ زیادہ ہی خراب چل رہی ہے۔ حرارت کا سلسلہ تو اکثر چلتا ہی رہتا ہے اور دورانِ سر تو مستقل مرض ہے۔ قاری صاحب کی کتاب کا آخری باب یا آخری مضمون میں نے نہیں سنا تھا اس لئے کہ میں نے اس کو قلمزد کرکے یہ لکھ دیا تھا کہ

اس کو طبع نہ کرایا جائے۔مگر مجھے اس کا خیال نہیں تھا کہ شاوروھن وخالفوھن کی بنا پر اس مضمون کو طبع ہونا ضروری ہے ورنہ میں ضرور سن لیتا۔اور سننے پر معلوم ہوا کہ کئی غلطیاں اس میں بہت فحش ہوگئیں۔اس لئے قلق ہو رہا ہے کہ ضرور سن لیتا۔

میرے پیارے دوستو! پیراں نمی پرند ومریداں نمی پرانند کا مصداق ہر گز نہ بناؤ۔ اللہ[کے] یہاں کی جوابدہی بڑی سخت ہے اور مجھے بھی اس قسم کے مضامین میں واجبلاہ کی روایت کی بنا پر اپنے سے مطالبہ کا بھی ڈر ہے۔دو تین جگہ تو اس میں کتابت کی غلطی ہے۔صفحہ ۲۴۴ پر میٹھے کی جگہ بیٹھے لکھا گیا۔صفحہ ۲۴۹ پر میرا ہمیشہ پٹھے رکھنا لکھا گیا یہ بالکل غلط ہے۔میں نے پٹھے کبھی نہیں رکھے نہ مجھے اس کی اجازت تھی۔

البتہ عمامہ کے متعلق بالکل صحیح ہے بلکہ جتنا لکھا اس سے بھی زائد کہ میں اپنی صحت کے زمانہ میں گرمی یا سردی میں کبھی نہیں چھوڑا,اور حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کے ڈر کے مارے عمامہ بھی کھدر کا باندھا کروں تھا۔مگر اب تو جیسا کہ تم نے بھی لکھا سردی میں بھی ٹوپی رکھنی مشکل ہے۔

اس کے بعد ۲۵۷ پر تم نے لکھا کہ عید کے خطبہ سے پہلے کچھ نہ کھاوے۔خطبہ کا لفظ بے محل ہے۔عید کی نماز ہونا چاہئے تھا۔اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ عید کی نماز کے بعد خطبہ سے پہلے کچھ کھالیا جائے۔اور اسی صفحہ پر نکیر قاری سعید مرحوم کی طرف منسوب کردی, یہ بھی غلط ہے۔قاری سعید مرحوم تو ہمیشہ میرے ساتھ چائے پیتے رہے۔

یہ نکیر ابتداء مولانا ظہورالحق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ہوئی تھی کہ وہ ہمیشہ دونوں نمازوں کو جاتے وقت میرے پاس آیا کرتے تھے۔میرے یہاں چائے کا دور چل رہا تھا انہوں نے نکیر کی میں نے کہا پاپا بسکٹ تو میرے یہاں بھی بند ہے کہ وہ کھانے میں داخل ہے پینا تو اب تک ذہن میں نہیں تھا۔مولوی تقی کے آنے پر ان کو بھی متنبہ کروں گا,اور اگر

انہوں نے کتاب کا کوئی غلط نام تجویز کر رکھا ہوگا تو اس کی تصحیح کرا دوں گا۔

میں تم دونوں دوستوں کو تمہارے واسطہ سے دوسروں کو بھی اور براہ راست بھی بار بار کہتا رہتا ہوں کہ اس سیہ کار کو اول تو کوئی نیک عمل میرے پاس ہے نہیں اور جو کچھ صورتاً ہے بھی ان کو تو قیل کا مصداق نہ بناؤ۔ اپنی والدہ اور دونوں زوجات کی خدمات میں سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا کو دعوات۔ نیز اپنے خالو اور خالہ صاحبہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۱۶ر مئی ۷۲ء

از راقم ہر دو بھائیوں کی خدمات میں سلام مسنون و درخواست دعوات۔

﴿16﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: جناب ڈاکٹر جنید اختر صاحب

تاریخ روانگی: ۱۶ر مئی ۷۲ء [۳ر ربیع الثانی ۹۲ھ]

مکرم محترم جناب الحاج ڈاکٹر جنید اختر صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، عرصہ کے بعد گرامی نامہ موجب منت ہوا۔ یہ ناکارہ اب بجائے تادیر زندہ سلامت رہنے کے دعائے مغفرت اور حسنِ خاتمہ کا زیادہ محتاج ہے۔ *قاری یوسف صاحب سے ضرور ملتے رہا کریں اور آج کل تو ان کے بڑے بھائی مولوی عبدالرحیم صاحب بھی بولٹن گئے ہوئے ہیں ان کی ملاقات کو قاری صاحب سے بھی زیادہ اہم سمجھیں* اور دونوں سے بڑھ کر مولانا انعام الحسن صاحب ۱۳ جولائی کو لندن پہنچ رہے ہیں اس کی بہت زیادہ کوشش کریں کہ ان کے

دوران قیام میں جتنا وقت بھی ان کے ساتھ گذر سکے غنیمت سمجھیں۔

آپ کی پریشانی سے جو خط میں لکھی بہت ہی کلفت ہے۔ ماحول کا اثر تو فطری اور طبعی چیز ہے اور جو شخص مدینہ پاک میں رہ چکا ہو اس کا لندن میں جی لگنا تو بہت ہی مشکل ہے۔ آپ کا یہ خواب کہ یہ ناکارہ آپ کے گھر گیا کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ اس قسم کے تو ہزاروں خطوط پہنچ چکے ہیں کہ میں امریکہ، افریقہ اور ہندو پاک سب ہی دوستوں کے گھروں میں جاتا رہتا ہوں, یہ جانا جسمانی نہیں ہے بلکہ روحانی ہے۔ میں اپنے دوستوں کو دعاؤں میں بہت ہی زیادہ یاد رکھتا ہوں۔

اس سے بھی بہت قلق ہوا کہ والد صاحب آج کل زیادہ خوش نہیں ہیں۔ **اس کا بہت زیادہ اہتمام کریں کہ والد صاحب خوش ہوجائیں۔ والدین کی ناخوشی دین ودنیا دونوں میں نقصان دہ ہے۔ خوشامد، منت سماجت اور جن امور سے وہ ناراض ہیں اگر وہ دینی نہیں ہیں تو حتی الوسع ان سے بچنے کی بھی کوشش کریں اور ان سے معافی بھی مانگتے رہیں۔ اس میں آپ کی کوئی توہین اور ذلت نہیں ہے۔**

اس سے بھی قلق ہوا کہ آپ کی بہن کی شادی نامناسب جگہ ہورہی ہے لیکن اللہ جل شانہ کو اس کی قدرت ہے کہ وہ نامناسب کو بھی مناسب بنا سکتا ہے۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ آپ کی بہن کی شادی میں جو نامناسب پیدا ہو رہا ہے اس کو مناسب بنادے، زوجین میں محبت پیدا فرما کر اولادِ صالح عطا فرمائے۔

اس سے بھی قلق ہوا کہ اس ماہ کے آخر میں بولٹن سے آپ کی ملازمت ختم ہورہی ہے۔ بولٹن کے قیام میں میرے متعدد احباب وہاں موجود تھے ان سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہتا تو زیادہ اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے کسی بہترین جگہ تقرر فرمائے جو دین ودنیا دونوں کے اعتبار سے خیر ہو۔

آپ کے تعلیمی امتحان کی کامیابی کیلئے بھی یہ ناکارہ دعا کرتا ہے۔اس کے لئے پانچ تسبیحیں درودشریف کی باوضوقبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا جب [تک] نتیجہ نکلے بہت مفیداور مجرب ہے۔آپ کے سکونِ قلب کیلئے بھی یہ ناکارہ دعا کرتا ہے۔اس کے لئے بھی درودشریف کی کثرت بہت ہی مفیداور مجرب ہے۔اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کی ہرنوع کی پریشانی کودور فرمائے۔آپ خط لکھیں تو والد صاحب کو میرا بھی سلام مسنون لکھ دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ۔۱۶رمئی ۷۲ء

یہ لفافہ آپ ہی کے نام لکھنے کا خیال تھا مگر جب پتہ لکھنے کا وقت آیا تو میرے کاتب نے بتایا کہ یہ خط اپریل کا لکھا ہوا ہے اوراس ماہ کے ختم پر آپ نے ملازمت کا ختم بتلایا۔بڑا تعجب ہوا کہ کس کے نام بھیجوں۔آسان یہی معلوم ہوا کہ قاری یوسف صاحب کے نام بھیجوں ان کوتو آپ کے نام و پتہ اور جگہ کی تبدیلی کا حال معلوم ہوگا،وہ آپ کو بھیج دیں گے۔

﴿17﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام:حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی:۱۷رمئی ۷۲ء[۴رربیع الثانی ۹۲ھ]

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، یہ لفافہ اس وقت ڈاکٹر جنید کے نام تھا کہ ان کے شلنگ آئے تھے مگر خط کے اخیر میں معلوم ہوا

کہ انکی ملازمت تو آخر ماہ میں ختم ہورہی ہے اس لئے لفافہ آپ کے نام لکھنا پڑا۔ ان کے پتہ کی تحقیق کر کے ان کا پرچہ لفافہ میں بند کر کے بھیج دیں۔ اس لئے کہ ان کے شلنگ آئے۔

ایک ائر لیٹر امجد علی صاحب کا آیا۔ اس میں نہ تو ان کا پتہ ہے نہ مہر صاف ہے۔ مضمون بھی ۲۶ عدد امراض اور افراد کیلئے مستقل دعائیں ہیں، اور کوئی چیز نہیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ تیرا خط پہنچا۔ جس سے تعجب ہے کہ میرے یہاں اندارج بھی ان کے خط کا نہیں ملا۔ اگر تم واقف ہو تو ان صاحب سے کہہ دینا کہ:

'بہتر تو یہ تھا کہ جواب کیلئے شلنگ ہونا چاہئے تھا ورنہ کم از کم پتہ تو ہونا چاہئے تھا۔ آپ نے جن امور کیلئے دعاؤں کیلئے [لکھا] ان سب کیلئے دعا کرتا ہوں۔ ان سب کیلئے درود شریف کی کثرت بہت مفید ہے۔ پانچ تسبیحیں درود شریف کی باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر روزانہ پڑھا کریں'۔

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے پہنچنے کے بعد سے لندن کی ڈاک میں مزید اضافہ ہوگیا۔ تمہارے محبین کے خطوط کثرت سے آتے ہیں کہ ان کی پیاری پیاری صورت بہت اچھی لگتی ہے۔ وہ نسخہ ہمیں بھی بتاؤ کہ جس سے انہیں جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے۔ میرے لئے تو بہت ہی موجب مسرات ہے۔

تمہارے اور قاری صاحب کے متعلق جو شخص اپنے خصوصی تعلق کا ذکر کرتا ہے مجھے اس سے بہت ہی مسرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم دونوں کے فیوض و برکات سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع کرے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۷ مئی ۷۲ء

قاری صاحب ایک کارڈ رشید اسمعیل لادھا [پتہ درج ہے] کو لکھ دیں:

'تمہارا گجراتی خط پہنچا، یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں اور غیر جوابی بھی تھا۔ اگر

جواب مطلوب تھا تو ہندوستانی ائر لیٹر یا شلنگ وغیرہ ہونا چاہئے اور یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں۔لیکن تمہارے چچا کی شدت بیماری سے بہت قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ ان کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ نیز یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں، گجراتی خطوط کے سننے کا بھی انتظار رہتا ہے کہ کوئی گجراتی مہمان آوے تو سنیں۔آج کل میرے پاس مستقل قیام کرنے والوں میں کوئی گجراتی نہیں۔'

عزیز مولوی عبد الرحیم آج ۱۷ مئی تک بھی تمہارا کوئی خط نہ پہنچا۔تمہیں چاہنے والوں ہی سے فرصت نہیں نہ تمہارے نظام کا کوئی حال معلوم ہوا۔تمہارے خالو نے لکھا کہ تمہاری والدہ تو چند ہفتے کے بعد واپس تشریف لے جائیں گی اور تم عمرہ کر کے آؤ گے مگر تمہیں مشاغل سے فرصت ہو تو کوئی صحیح بات معلوم ہو۔

یہ تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ مولانا انعام الحسن صاحب ۱۳ جولائی کو تمہارے یہاں آنے والے ہیں،لیکن یہاں سے روانگی ابھی تک طے نہیں ہوئی۔اس لئے کہ یہاں سے لندن تک جانے میں بہت سے تقاضے درمیان کے ہیں اس سے قلق ہے کہ عزیز ہارون اپنی بیماری کی وجہ سے ساتھ نہیں جاسکتا۔

مولوی تقی صاحب اتوار کے دن سے لکھنو اور وہاں سے اپنے گھر جانے کا ارادہ کر رہے تھے۔ ہفتہ عشرہ میں واپسی ہوگی۔ میں نے تو بہت تقاضا کر دیا تھا قاری یوسف صاحب کی کتاب کا ٹائٹل جو لکھنو میں چھپ رہا ہے وہ جاتے ہی جلدی بھیج دیں مگر آج کی ڈاک سے اس کی بلٹی بھی نہیں آئی۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۷ ارمئی ۲ے ء

﴿18﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴؍مئی ۷۲ء [۱۱؍ربیع الثانی ۹۲ھ]

مکرم ومحترم جان الحاج قاری یوسف صاحب عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون،
تمہارا گرامی نامہ مؤرخہ ۱۹؍مئی ائر لیٹر پہنچ کر انتہائی کلفت کا سبب بنا۔ تم نے اپنی بیماری کی جتنی تفصیل اس خط میں لکھی اس سے پہلے کسی خط میں نہیں لکھی۔ ابتداء تمہاری بیماری کی خبریں میں دوسروں ہی کے خطوط سے سنتا رہا۔

میرے بار بار تقاضے پر اس سے پہلے خط میں تم نے کسی قدر تفصیل اپنی بیماری کی لکھی تھی۔ اس نے طبیعت کو بے چین کر دیا تھا لیکن اس آخری خط میں جو تفصیل تم نے لکھی اس نے تو اس بیمار کی بیماری میں اضافہ کر دیا۔ تمہاری ناک تو اللہ کے فضل سے شروع ہی سے ٹیڑھی تھی اور جب تم نے بھی اس کی ٹیڑھ مان لی (ا) تو خدا ہی خیر کرے۔

تمہارے ہسپتال کے داخلہ کی خبر سے بھی فکر ہو گیا اللہ کرے کہ آپریشن کامیاب ہوا ہو جس پر اور بھی قلق ہو رہا ہے کہ عزیز عبدالرحیم اور تمہاری والدہ کے دورانِ قیام میں تم بجائے اس کے کہ مسرات کے ساتھ ان کے پاس وقت گذارتے جدید امراض اور پریشانیوں میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

یہ تو لکھنے کی ضرورت نہیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ تمہیں یاد ہوگا کہ مدینہ پاک میں جب مجھے پیچش ہوئی تھی تو وہاں کے احباب نے اسبغول کی لسی مجھے استعمال کرائی تھی وہ بہت مفید ثابت ہوئی تھی۔ یہاں آنے کے بعد بھی جب یہاں قبض وغیرہ

(ا) حضرت مدظلہ کو ناک میں بھی تکلیف تھی، جس کا آپریشن ہونا تجویز ہوا تھا۔ یہ اس کی طرف اشارہ ہے

کی شکایت شروع ہوئی تو میں نے سابقہ تجربوں کی بناپر استعمال شروع کر دیا تھا۔ مجھے تو اس سے بہت فائدہ ہورہا ہے۔ نہایت سہولت کے ساتھ اجابت ہوجاتی ہے۔

تمہاری اہلیہ کی مسلسل بیماری تو عرصہ سے سن رہا ہوں اللہ تعالیٰ اس کو بھی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ عزیز عبدالرحیم سے حفظ حمل کا تعویذ لکھوا کر لانبے تاگہ میں باندھ کر اہلیہ کے پیٹ پر ضرور باندھ دیں۔

خون کی افزائش کیلئے تو ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ ٹماٹر سے زیادہ مفید کوئی چیز نہیں اگر چہ مجھ سے کبھی کھایا نہیں گیا۔ جس چٹنی میں ٹماٹر پڑ جاوے وہ بھی مجھے مزہ نہیں لگتی۔ لیکن غیر ممالک کے جتنے مہمان آویں وہ امرود اور سیب کی طرح اس کی قاشیں کر کے کچے ہی ۱۰، ۱۲ کھا جاویں یہ تو چیز غذائی ہے دوا سے کوئی تعلق نہیں اور سارے ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ہے تاہم اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کر کے اس کا استعمال غذا میں کچے اور پکے کا شروع کر دو۔

معلوم نہیں کہ اب تمہاری والدہ کا قیام بولٹن میں تنہا ہے یا کوئی اور ان کے پاس ہے۔ اس کا بہت قلق ہورہا ہے کہ عرصہ کی تمناؤں کے بعد تو تمہاری والدہ تمہارے پاس پہنچی تھیں لیکن ان کے پہنچنے پر تم اور تمہاری اہلیہ بیمار بن گئے۔

مستقبل کے بارے میں تم بھی استخارہ کا اہتمام کرو اور عزیز عبدالرحیم کو بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنے بارے میں استخارہ کرتا رہے۔ تم نے لکھا کہ مختلف نشستوں میں یہ خط لکھ سکا ہوں۔ میرے خیال میں اگر عزیز مولوی عبدالرحیم نے مجھے خط نہ لکھنے کی قسم نہ کھالی ہو تو تم بھی اپنا خط ان سے لکھوالو۔

وہ تو جاں نثاروں کی قدر دانیوں میں ایسے مشغول اور منہمک ہوئے ہیں کہ بخیر رسی کے ایک خط کے علاوہ آج ۲۴ مئی تک ان کا کوئی دوسرا خط نہ پہنچا البتہ دوسرے احباب کے خطوط سے ان کی دعوتوں اور سیر گشت اور مواعظ کی خبریں سنتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہت

مبارک فرمائے تم دونوں دوستوں کی ذات سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔

حاجی یوسف کواڑیا صاحب کی خدمت میں بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد ان کے ان احسانات اور ہمدردیوں کا شکریہ جو انہوں نے تمہاری بیماری کے سلسلہ میں تمہارے پر کیں وہ حقیقت میں مجھ ہی پر احسان ہے۔

مولوی تقی صاحب دو ہفتے سے اولاً لکھنو اور ایک ہفتہ کے بعد وہاں سے مکان گئے ہوئے ہیں۔ یکم جون کو یہاں واپسی کا ارادہ ہے تمہاری کتاب اطاعت رسول ﷺ مکمل طبع ہوگئی اور میرے کہنے پر ایک نسخہ مجلد تقریباً دو ہفتے ہوئے وہ لکھنو سے تمہارے نام بذریعہ طیارہ بھیج چکے ہیں۔ امید ہے کہ پہنچ گئی ہوگی۔ یہ کتاب دیوبند میں چھپی ہے لیکن ٹائٹل لکھنو میں۔

دیوبند سے تقریباً ستر نسخے تو مکمل ان کے جانے کے بعد آ گئے تھے اور ان میں سے ساٹھ مجلد آج بذریعہ بلٹی میں نے بمبئی روانہ کر دیئے ہیں اس لئے کہ تمہارے یہاں کی جماعتیں ابھی تک جارہی ہیں۔ ان ساٹھ میں سے آٹھ پر تو میں نے اہل حرمین سید آفتاب، صوفی اقبال، ڈاکٹر اسمٰعیل، مولوی سعید خان مدنیان اور حکیم یامین، شمیم، سعدی، قاری سلیمان مکیان کے نام کتاب پر خوبصورت لکھوادئے ہیں اور حاجی یعقوب صاحب کو خط لکھ دیا ہے کہ آٹھ نسخے تو کسی طیارہ سے جانے والے کے ہاتھ مکہ حکیم یامین کے پاس بھیج دیں اور بقیہ باون نسخے لندن جانے والی جماعتوں کے ساتھ متفرق آپ کے پاس بھیج دیں۔ خدا کرے کہ سب پہنچ جائیں۔

بقیہ نسخوں کے متعلق مولوی تقی صاحب کی واپسی پر ان کے مشورہ پر عمل کیا جائے گا کہ کیا کیا جائے۔ تمہاری ان کے متعلق خاص رائے ہو تو جلد مطلع کریں کہ مولوی تقی صاحب کی واپسی کے بعد تمہارا خط جلد مل جائے۔

حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کی خدمت میں اگر میں انہیں یاد رہا ہوں اور

دوستوں نے مجھے بھلانہ دیا ہوتو

رفتہ رفتہ راہ ورسم و دوستی کم ہو تو خوب
ترک کرنا خط وکتابت یک قلم اچھا نہیں

زوجتین خالہ وخالو اور والدہ سے سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات بلکہ میری طرف سے تین عدد پیار اس کو تم کردیجئو یا اس کی والدہ۔ تم دونوں کے قیام کے سلسلہ میں قاری اسمٰعیل کا زوردار خط آیا تھا ان ہی کے خط پر اس کا جواب لکھ دیا ہے اس کو ملاحظہ کرلو۔

فقط والسلام
حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم
بقلم حبیب اللہ، ۲۴ر مئی ۷۲ء

﴿19﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ
تاریخ روانگی: ۲۵ر مئی ۷۲ء [۱۲ر ربیع الثانی ۹۲ھ]

ایں کہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

مکرم و محترم مولانا المعتمر عبد الرحیم صاحب زادت معالیکم، بعد سلام مسنون، شدید انتظار اور اس کے بعد مایوسی کے بعد آج کی ڈاک سے آپ کا گرامی نامہ ائرلیٹر مؤرخہ ۷ا مئی پہنچا۔ تم نے ایک خط وسط اپریل میں اپنی بخیر رسی کا قاری صاحب کے لفافہ میں بھیجا تھا اس کے بعد *دعوتوں کے زور اور قدردانوں کی کشش کی وجہ سے تمہیں اتنی فرصت ہی نہ ملی کہ تم دورافتادوں کو یاد کرلیتے۔*

میں نے اس دوران میں بوسائط ۳،۴ خط لکھوائے ان کی تاریخیں تو مندرج ہیں مگر تلاش میں دیر لگے گی اور چونکہ تم نے اس خط میں ۵ جون کو اپنی روانگی لکھ دی اس لئے اور بھی عجلت ہوئی کہ جس طرح ہو سکے آج ہی خط لکھوادوں کہ ۵ جون سے پہلے تم کو مل جائے۔

کل کی ڈاک سے قاری اسمعیل صاحب کے ائر لیٹر پر آدھا ان کے نام اور آدھا تمہارے نام مفصل لکھوا چکا ہوں۔ انہوں نے بہت ہی زور باندھے تھے کہ قاری صاحب کی غیبت میں تمہارا مستقل قیام وہاں بہت ضروری ہے ان کے خط کا مختصر جواب ایک ورق پر اور دوسرے ورق پر آپ کے نام خط لکھ چکا ہوں۔

اس میں یہ لکھا تھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میرے یہاں جذبات سے دینی مصالح ہمیشہ مقدم رہے۔ میرا وطن کاندھلہ ہے، ڈھائی برس کی عمر میں گنگوہ گیا تھا اور بارہ برس کی عمر میں سہارنپور آیا تھا اور دو دفعہ مدینہ پاک جا چکا ہوں اور جہاں بھی گیا پیچھے منہ پھیر کر نہیں دیکھا۔ مدینہ پاک میں دونوں دفعہ یہی ارادہ تھا مگر وہاں کی مٹی نے مجھے قبول ہی نہ کیا۔ اس **لئے میرے پیارو! دیکھ لو کہ دین کا فائدہ کاہے میں ہے** اور اسکے بعد استخارہ مسنونہ کر کے

تم جہاں چاہے رہو خوش رہو آباد رہو
اپنی تو گذر چلی جائے گی لسٹم پسٹم

آپ نے بہت کرم فرمایا کہ ایک مہینہ بعد عریضہ لکھنے کی سعادت حاصل کی۔

میرے حضرت قدس سرہ نے ایک سلسلہ میں یوں ارشاد فرمایا تھا کہ اتنے دنوں سے مولوی زکریا میرے پاس بیٹھتے ہیں ان پہ تو اثر ہوا نہیں مجھ پر ان کا اثر ہو گیا۔ اپنی اپنی قوت کی بات ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ تمہارا کچھ اثر قاری صاحب پر پڑے گا ان کے زور وقوت کی داد تو ان کے سارے ہی مرید سال بھر سے لکھ رہے ہیں تم پر بھی ان کی بے اعتنائی کا اثر ہو گیا۔

ملاوی والا خط مع مکتوب مولوی احسان کے پاس پہنچ گیا اور اس کی رسید میں پہلے

لکھوا چکا ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ میرے خطوط بھی بالخصوص لندن اور حجاز کے لپٹے ہوئے آرہے ہیں ان کو سرکاری کاغذوں سے بند کیا جاتا ہے۔

قاری یوسف اور ان کی اہلیہ کی بیماری کا حال تو مفصل قریب ہی میں ان کے خط سے معلوم ہوا تھا اور اس کا جواب بھی قریب ہی میں ان کے نام لکھوا چکا ہوں۔ اس کا بہت قلق ہے کہ تمہاری اور تمہاری والدہ کی لندن بری میں قاری یوسف اور اس کی اہلیہ ڈاکٹروں کے چکر میں پھنس گئے۔

تم نے جو مجبوریاں ۵ جون کو واپسی کی لکھی ہیں وہ ساری بہت اہم ہیں میری تمنا یہ تھی کہ کسی طرح سے ان کا حج تمہارے ساتھ ہو جاتا مگر مقدرات اپنی جگہ اٹل ہیں۔ قاری صاحب کے متعلق ان کی **صحت کاملہ تو** سب سے اہم ہے **اور سب پر مقدم** ہے کہ **صحت بغیر تو کہیں بھی کچھ** [کام] نہیں ہوسکتا، نہ دین کا نہ دنیا کا۔ اس لئے اس ذیل میں تو تم جو بھی مشورہ دو مجھے بخوشی منظور ہے۔

اس کے بعد دوسرے درجہ میں میرے نزدیک ان کا بولٹن کا قیام بہت اہم ہے۔ اسلئے کہ انہوں نے اپنی انتہائی جد وجہد اور مساعی جمیلہ سے جس کو انہوں نے تو کم لکھا مگر دوسروں نے زیادہ لکھا جو دینی فضا وہاں قائم کردی ہے ان کے جوش اور اپنی رائے پر استقلال سے جو فتن اور فرق باطلہ وہاں دبے ہوئے ہیں اور وہاں کے متعدد دوستوں نے مجھے یہ لکھا ہے کہ ان کی مستقل علیحدگی نہ صرف یہ کہ اب تک کی محنت ضائع ہونے کا اندیشہ ہے بلکہ رد عمل میں فتن کے زیادہ ابھرنے کا اور فرق باطلہ والوں کو تلافی مافات کی کوشش کا موقعہ ملے گا۔ مگر یہ جب ہی ہے جب صحت متحمل ہو۔

ان کے رمضان سہارنپور گذارنے کی میری نگاہ میں کوئی اہمیت نہیں بلکہ ضرورت بھی نہیں اس لئے کہ ان کے یہاں کے قیام میں ان کو اتنا نفع نہیں جتنا بولٹن کے قیام میں۔

ان کی خدمت میں اورزوجتین اوراپنی والدہ، خالہ اورخالو سے سلام مسنون کہہ دیں۔اس سے بہت قلق ہوا کہ حاجی یعقوب صاحب نے جو کتاب اہمیت سے دی تھی وہ بھول گئی۔ حاجی یعقوب صاحب کواس کی اطلاع کردیں اورمستورات سے پوچھ کر کتاب کا پتہ حاجی صاحب کولکھ دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۵/مئی ۷۲ء

﴿20﴾

از: مولانا تقی الدین صاحب ندوی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ مظاہرالعلوم، ۲۱/ربیع الثانی ۹۲ھ [۳/جون ۷۲ء]

برادرعزیز جناب مولانا یوسف متالا صاحب سلمکم اللہ و حفظکم ورعاکم

سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ یہ ناچیز لکھنوندوۃ العلماء بذل کے کام کے سلسلے میں اوروہاں سے اعظم گڑھ عزیزاسعد سلمہ کے نکاح میں شرکت کے لئے گیا ہوا تھا۔ جمعہ کوواپس یہاں حاضر ہواتو آپ کا گرامی نامہ ملا جس کوتنہائی میں حضرت اقدس کوبھی سنادیا۔آپ کی بیماری وپریشانی سے دلی رنج وقلق ہے۔حق تعالیٰ جلدمژدۂ صحت وعافیت سنائے۔

اطاعت رسول ﷺ کا ایک نسخہ بذریعہ ہوائی ڈاک آپ کوبھجوادیا تھاامید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ خدا کرے کہ پسند بھی آئی ہو۔ میرے مشاغل کثیرہ میں اسکی طباعت واشاعت حضرت اقدس کی کھلی کرامت ہے، ورنہ اتنی جلدی اورموجودہ حالات میں ممکن نہیں تھی۔

۵۲ نسخے بمبئی حاجی یعقوب کو یہاں سے بھیجے گئے اور ۷اعدد لکھنو سے حاجی صاحب کے نام ارسال کرادئے ہیں۔

حضرت کا ابتدا میں خیال تھا کہ ساری کتابیں بذریعہ حاجی صاحب لندن بھجوادی جائیں مگر اب آپ کے حالات کی بنا پر تردد ہوگیا ہے۔کل اخراجات قریباً تین مکمل کتاب تک ہوئے ہیں۔ میں نے حساب اپنے پاس بھی نوٹ کرر کھا ہے۔اور مولوی نصیر کی ڈائری میں بھی ہے جس میں ایک کتاب حضرت سے اور ڈیڑھ مولوی عبدالحق سے لی تھی۔مولوی عبد الحق صاحب کواس کی جلدی نہیں ہے۔جیسا کہ انہوں نے مجھ سے کہا تھا اور بقیہ میں نے خود دی ہے۔

اطاعت رسول ﷺ کو مختلف کتب خانوں میں بھجوا رہا ہوں تا کہ وہ فروخت ہوسکے۔آہستہ آہستہ امید ہے کہ نکل جائے گی۔اس کی طرف سے بےفکر رہیں۔ مجھے آپ کے حالات کا پہلے سے اندازہ تھا اور آپ کے خط سے بہت ہی فکر ہور ہا ہے۔میں نے کتاب کے اخیر میں آپ کے مدرسہ کی ایک اپیل بھی لکھی ہے جس کو خصوصیت سے حضرت نے لکھوایا ہے اور ساتھ ہی اس کی بھی تاکید فرمائی تھی کہ اس پر تمہارے دستخط ہوں۔اسلئے اپنے دستخط سے دیا ہے۔

آپ کے اور مولانا عبدالرحیم صاحب کے تاثرات معلوم کرنے کا اشتیاق ہے۔ کتاب کا ٹائٹل بھی بہت عمدہ اور جلد طبع ہوگیا ہے۔ قیمت میں نے دو چند رکھی اس سے زیادہ مناسب معلوم نہ ہوئی۔مولانا عبدالرحیم صاحب کوسلام مسنون فرماویں۔اب توان کالندن یا افریقہ میں قیام ہونے والا ہے۔ہم جیسے معمولی آدمی کی طرف شاید نظر التفات نہ فرماویں۔ مجلس معارف کیلئے بھی افریقہ میں کچھ نہ کیا اگراتنی مدت کیلئے وہاں میرا جانا ہوا ہوتا تو بہت کچھ ہوسکتا تھا۔خدا کرے کہ آئندہ کوئی بہتر صورت پیدا ہوسکے۔

آئندہ سال ترکیسر جانے کا ارادہ ہے۔ ابھی تک اس میں تبدیلی نہیں ہوسکی۔ والغیب عنداللہ۔ میرے لئے بھی گھریلو ذمہ داریاں، بچوں کی تعلیم وتربیت کا مسئلہ بہت پریشان کن بنا ہوا ہے۔ اس کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ آپ دونوں بھائیوں سے جو محبت ہے اس کی بنا پر معمولی علالت کی خبر سے تشویش ہوتی تھی مگر اس بیماری کا حال سن کر بہت رنج وقلق ہے۔

آپ یا مولانا عبدالرحیم صاحب جلد خط سے خیر وعافیت سے مطلع فرمائیں اور یہ بھی لکھیں کہ اطاعت رسول کے کتنے نسخے لندن بھجواؤں۔ والدہ محترمہ اور احباب کو سلام مسنون۔

فقط والسلام

آپ کا مخلص دعا گو ودعا جو

تقی الدین ندوی مظاہری

﴿21﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۰/جون ۷۲ء [۲۸/ربیع الثانی ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ مورخہ ۲ جون شدت انتظار میں پہنچا جب سے قاری صاحب کے شدت علالت کا حال معلوم ہوا ان کی خیریت کا ہر وقت انتظار رہتا ہی ہے اور تمہارا نظام سفر بھی چونکہ بدلتا رہتا ہے اس لئے تمہارے حالات سفر کا بھی شدید انتظار رہتا ہے۔

سابقہ خطوط کی بنا پر میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ ۱۵ جون کو جدہ کیلئے روانہ ہو جاؤ گے مگر

اس خط میں تمہارے سفر کا کوئی حال معلوم نہیں ہوا۔ یہ تو ابتدائی خط کا جواب تھا لیکن خط کے آخر میں تم نے ۸ جون کو اپنی جدہ کو روانگی لکھی ۔ اب سوچ میں ہوں کہ تمہارے اس خط کا جواب لندن لکھواؤں یا مدینہ۔ چونکہ تمہارے نظامات سفر بدلتے رہتے ہیں اس کے علاوہ اس خط میں قاری صاحب کے متعلق [مضمون] تم سے زیادہ ہے اس لئے لندن ہی بھیج رہا ہوں۔ قاری صاحب اس میں سے جو چیز تمہارے مناسب سمجھیں گے وہ اپنے خط کے ساتھ کسی سے نقل کرا کر بھیج دیں گے۔

تم نے میرے دو خطوں کی رسید اس میں لکھی اگر ان دونوں کی تاریخ بھی لکھ دیتے تو مجھے یہ سہولت سے معلوم ہو جاتا کہ اس میں کیا لکھا تھا۔ آپ نے اپنے خط نہ لکھنے کو اور *میرے شدید انتظار کو بہت مختصر الفاظ میں نمٹا دیا کہ امید ہے کہ آپ معاف کر دیں گے۔ یہ نا کارہ معاف نہیں کرے گا تو کیا آپ کو جیل خانہ بھیجے گا۔ یا آخرت میں کسی مطالبہ کا خیال کر سکتا ہے۔* **تم دونوں بھائیوں کو میرے انتظار کا اندازہ نہیں۔**

عزیز یوسف کی شدت بیماری کی خبریں اور اب تمہارے خطوں سے شدت ضعف کا حال معلوم ہو کر اور بھی زیادہ فکر و قلق ہو گیا۔ میں نے تو تمہارے سابقہ خط کے جواب میں بھی یہی لکھوایا تھا کہ صحت ہر چیز پر مقدم ہے۔ اگر زامبیا میں صحت اچھی رہے تو بہت شوق سے وہاں منتقل ہو جائیں۔

البتہ یہ اشکال میں نے پہلے خط میں بھی لکھا تھا اور اب بھی ہے کہ قاری صاحب کے چند سالہ لندن کے قیام میں جو دینی اصلاحات اور اہل باطل پر تسلط حاصل ہوا ہے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے کہ ساری محنت بے کار ہو جائے گی مگر مقدرات کا علاج تو کسی کے پاس نہیں۔

تمہارے لندن کے قیام کے متعلق بھی میں پہلے خطوط میں بھی اطلاع کراتا رہا

ہوں کہ میرے پاس بھی تقاضے آتے رہے مگر میں سب کو یہی جواب لکھوا تا رہا کہ اس میں تو عزیزان مولوی عبدالرحیم قاری یوسف کا مشورہ اور رائے اہم ہے۔ میری طرف سے تو ہر اس چیز کی اجازت ہے جو دین کے لئے مفید ہو۔

میں نے یہ بھی لکھا کہ قاری یوسف صاحب کے متعلق جو مصالح آپ نے لکھی ہیں وہ تو میرے ذہن میں اس سے زیادہ ہیں جو تم نے لکھیں اور اس کا اطمینان ہے کہ مولوی عبدالرحیم کو وہاں کی آب وہوا موافق آجائے گی جب کہ قاری یوسف ابتداءً بہت ذوق شوق کے ساتھ گئے اور کئی سال تک ماشاءاللہ تندرست بھی رہے۔

تم نے اس خط میں قاری یوسف کی غیبت میں اپنے عدم قیام کو جو مطالبہ۔۔۔۔کا خوف لکھا وہ تو صحیح ہے لیکن معذوری تو بہرحال مجبوری ہے۔ اگر تم وہاں کے قیام کا تحمل کر سکتے ہو تو یقیناً مناسب ہے بہرحال اس خط میں جو تم نے مشورہ لکھا ہے کہ عزیز یوسف اس وقت بسلسلہ علاج ایک دو ماہ کیلئے ہندوستان آجائے اور صحت کے بعد جو مشورہ سے اس کے حق میں قرار پاوے اس پر عمل کیا جاوے مناسب ہے ضرور عمل کریں۔

میں نے جو مولوی انعام صاحب کے اجتماع کے موقعہ پر وہاں کے قیام کو لکھا تھا وہ بھی صحت کے ساتھ مقید تھا کہ اس وقت تک ان کی شدت بیماری کا کوئی حال مجھے معلوم نہیں تھا۔ اجتماع کے موقع پر ان کے وہاں کے قیام کو میں ان کے اپنے کام کیلئے بھی اور اپنے اثر کیلئے بھی مفید سمجھ رہا تھا اسلئے بار بار لکھتا تھا اور یہ سب باتیں **تو صحت کے ساتھ ہیں۔ بیماری کی حالت میں وہاں کے قیام کی کوئی ضرورت نہیں**۔ وہ جب چاہیں آجائیں۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تمہارے خالو صاحب یکم جون کو ہند کیلئے روانہ ہو گئے۔ لیکن بہتر یہ تھا کہ وہ بھی اجتماع کے بعد ارادہ کرتے کہ آج کل ساری دنیا تو لندن کے اجتماع کے شوق میں وہاں جارہی ہے وہاں کے لوگ عین وقت پر باہر چلے جاویں۔

مولوی یوسف تتلی کا خط آیا تھا کہ یہاں سے ۵۰ نفر شرکت کیلئے آرہے ہیں۔۔۔ کے احباب کا بھی بہت بڑا مجمع تیار ہے مگر زرمبادلہ کا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا۔ حجاز سے بھی بڑی جماعت آرہی ہے اس میں عزیز سعدی سلمہ بھی آنے کی کوشش کررہے ہیں۔ پہلے سے ملک عبدالحفیظ کی بھی اطلاعات آرہی تھیں مگر پرسوں سے ملک عبدالحق یہاں سہارنپور آئے ہوئے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بجائے عبدالحفیظ کے انہوں نے اپنا جانا طے کیا ہے۔ اس لئے وہ یہاں سے جلد واپسی کا ارادہ کررہے ہیں تاکہ مکہ پہنچ کر وہاں کی جماعت کے ساتھ لندن پہنچ جائیں۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ عزیز یوسف کی اہلیہ کے اصرار پر اپنی اہلیہ کی آمد اپنے خالو کے ساتھ ملتوی کردی کہ جب اہلیہ یوسف بیمار ہے تو اس کے ساتھ آنا زیادہ مناسب ہے۔ تمہاری تحریر کے موافق میں آج مولوی یوسف تتلی کو بھی خط لکھوا رہا ہوں کہ وہ تمہارے لئے افریقہ کے ویزہ کی کوشش کریں اور وہ یکم جولائی سے پہلے اگر تمہارے پاس جدہ پہنچ سکے تو جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کریں۔

آج کل میری طبیعت بھی کچھ زیادہ ہی خراب چل رہی ہے ٹانگوں کا مسئلہ تو مستقل بن گیا لیکن اس کے ساتھ دیگر عوارض بخار، دوران سر وغیرہ کا سلسلہ بھی چلتا ہی رہتا ہے۔ نیند ایسی بے قابو ہورہی ہے کہ بلاکسی قصد کے جب چاہے ختم ہوجاوے۔ رات ساری کروٹیں بدلنے پر تقریباً ایک گھنٹہ نیند آئی ہوگی وہ بھی اخیر شب میں۔

یہ ناکارہ عزیز یوسف اور اس کی اہلیہ سلمہا کی صحت کیلئے اور تم سب کے سفر کی آسانی کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔ بندہ کے خیال میں عزیز یوسف اور اس کی اہلیہ کو بھی اپنے ساتھ ہی لیتے آویں ان کو بیماری کی حالت میں تنہا سفر میں دقتیں ہوں گی۔ ان سب کی خدمات میں میری طرف سے سلام مسنون کہہ دیں اور یہ کہ یہ ناکارہ تم سب کیلئے دعا کرتا ہے۔

مولوی تقی کو تمہارا خط دکھلا دیا اور یہ بھی کہ اس کے آخری صفحہ پر اگر کچھ لکھنا چاہیں تو لکھ دیں۔ مولوی یوسف تتلی کو تو آج انشاء اللہ خط لکھوا دوں گا مگر ۱۰ جون تو آج ہو چکی ویزا کی مشکلات کا تم خود تجربہ کر چکے ہو مجھے تو امید نہیں کہ یکم جولائی تک وہ تم تک پہنچ سکے کہ ڈاک کا قصہ بھی قابل اطمینان نہیں۔

اگر تم نے جون سے پہلے ان کے پاس خط لکھ دیا ہوگا تب تو کچھ امید ہے ورنہ جلد سے جلد ۲۰/جون تک تو میرا خط ہی ان کو ملے گا اگر چہ میں آج ہی اس خط کے بعد ہی سب سے پہلے ان کو خط لکھواؤں گا اور اگر ان کی فوری کوشش سے ہمروزہ ویزہ مل بھی گیا تو افریقہ سے جدہ تک خط کے جانے میں ۸،۱۰ دن سے کم کیا لگیں گے۔

والدہ کے اوپر عزیز یوسف کی بیماری کا جتنا اثر ہو قرین قیاس ہے۔ مجھے بھی اس کا بہت ہی قلق ہو رہا ہے کہ اتنی مشقتوں اور دقتوں کے بعد تمہارا اور تمہاری والدہ کا اور اہلیہ کا لندن جانا ہوا تھا جو عزیز یوسف اور اس کی اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے بہت ہی مکدر رہوا۔ عزیزم قاری یوسف سلمہ کی خدمت میں بعد سلام مسنون مضمون واحد۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم مظہر عالم مظفر پوری۔ ۱۰/جون ۷۲ء

ایک ضروری امر یہ ہے کہ اگر عزیز قاری یوسف کو تم اپنے ہمراہ لاؤ تو وہ اس ضعف اور طویل سفر کے بعد سہارنپور آنے کی ہرگز جلدی نہ کرے۔ اطمینان سے علاج شروع کر کے جب صحت وقوت ہو جائے تو مضائقہ نہیں اور بہت اہتمام سے آتے ہی علاج شروع کرادیں اور تم بھی اس کی دلداری اور تیمارداری میں یہاں جلدی آنے کا ہرگز ارادہ نہ کرو۔ فقط

تمہارے آج کے خط کا ایک مختصر جواب آج ہی ڈاکٹر اسماعیل کے پتہ سے مدینہ پاک بھی لکھوا رہا ہوں مبادا اس خط کے پہنچنے میں دیر لگے۔ بلکہ میری رائے تو یہ ہے کہ اگر یہ

خط دیر میں پہنچے اور یکم جولائی تک اس کے یا اس کی نقل کے مکہ پہنچنے کی قوی امید نہ ہو تو قاری یوسف صاحب اپنے پاس رکھیں اور جب تم جدہ سے لندن واپس جاؤ تو اس وقت ملاحظہ فرماؤ۔

مولوی یوسف تتلی کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ وہاں ۵۰ کی جماعت پوری ہو جانے پر کرایہ نصف ہو جاتا ہے اس لئے وہ کوشش کر رہے ہیں کہ ۵۰ کا عدد پورا ہو جائے جس کی امید قوی ہے۔ معلوم نہیں تم نے مولوی یوسف تتلی کو اپنے مکہ کا پتہ بھی لکھ دیا یا نہیں۔ مدینہ کی ڈاک تو دیر میں پہنچتی ہے مکہ کا پتہ تو بظاہر صولتیہ کا آسان ہوگا کہ تم وہاں سے آسانی سے خط لے سکتے ہو۔ میں نے بھی مولوی یوسف تتلی کے خط میں جوابھی لکھوایا یہ لکھوا دیا کہ اس خط کا جواب عزیز عبدالرحیم کو مدرسہ صولتیہ کے پتہ پر لکھا جائے اس لئے کہ مدینہ کی ڈاک دیر میں پہنچتی ہے۔ مولوی یوسف تتلی کے نام آج کی ڈاک سے خط بھیج دیا۔ فقط

﴿22﴾

از: مولانا تقی الدین صاحب ندوی

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

مدرسہ مظاہر علوم۔ ۱۰/ جون ۷۲ء [۲۸/ ربیع الثانی ۹۲ھ]

الأخ الکریم مولانا عبدالرحیم صاحب زیدت الطافکم! سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ یہ ناچیز لکھنؤ واعظم گڑھ گیا ہوا تھا۔ جمعہ کو واپسی ہوئی۔ عرصہ سے آپ کا کوئی خط و خیریت معلوم نہ ہوسکی۔ یہاں آکر عزیزی مولوی یوسف صاحب کا گرامی نامہ ملا، جس سے ان کی علالت اور ان کی اہلیہ کی علالت کا حال معلوم کر کے انتہائی قلق ورنج ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ جلد شفایاب ہو جائیں۔

وہاں کے مدرسہ کی اپیل اطاعت رسول کے اخیر میں لکھ دی تھی اور اس کو حضرت اقدس مدظلہ نے اہتمام سے لکھوایا تھا۔ حضرت اقدس مدفیوضہم کی دعا وتوجہ کی برکت سے انشاء اللہ ہر منزل آسان ہوجائے گی۔ بہر حال آپ کی خیر وعافیت کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

اطاعت رسول کے ۸ نسخے حضرت اقدس نے حرمین بھجوانے کے لئے حاجی یعقوب کو بھجوا دیئے ہیں اور ۶۰ نسخے لندن کے لئے۔ مگر اب جب کہ عزیز مولوی یوسف صاحب کی واپسی ہونے والی ہے ایسی صورت میں اطاعت رسول ﷺ کے بقیہ نسخوں کا کیا کیا جائے۔ کچھ نسخے مختلف کتب خانوں تک بھجوانے کا خیال ہورہا ہے۔ آپ یا مولوی یوسف صاحب کے خط کے بعد کوئی فیصلہ کروں گا۔ ایک کتاب پر تین روپیہ خرچ آیا ہے۔ ۳۳ فیصدی کمیشن لازمی دینا پڑے گا۔

’صحبتے با اولیاء‘ بحمد اللہ تیزی سے نکل رہی ہے۔ گجراتی میں بھی ترجمہ کرا رہا ہوں۔ یہاں سے افریقہ بھی بھجوا دیا ہے۔ بذل کی جلد اول طبع ہوچکی ہے۔ ۱۲۰۰ منشی انیس کے لئے امانت ملی جو آج کل میں ان تک بھجوا دوں گا۔ آپ کے بھائی محمد علی نے بیمہ ارسال کیا تھا، مطمئن رہیں۔

مولوی یوسف صاحب اور ان کی اہلیہ اور اپنی اہلیہ اور والدہ محترمہ اور احباب کو سلام مسنون۔ اس سفر میں عزیز ابوسعد سلمہ کا نکاح ہوگیا۔ دعا فرمائیں۔ فقط والسلام

آپ کا مخلص تقی الدین ندوی مظاہری

اطاعت رسول کے گجراتی زبان میں ترجمہ کیلئے ماسٹر بشیر صاحب کو تر کیسر لکھ رہا ہوں، گجراتی اچھی ہے۔ ان سے زبانی بات ہوچکی۔ بھائی عبد الحفیظ مکی کو سلام مسنون۔

﴿23﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/ربیع الثانی ۹۲ھ [۱۱/جون ۷۲ء]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، تمہارا میرے نام اور مولوی تقی صاحب کے نام ائر لیٹر بیک وقت پہنچے مگر چونکہ وہ گھر گئے ہوئے تھے جمعہ کو واپس آئے ہیں انہوں نے اپنا خط کل آپ کی ہدایت کے موافق یکسوئی میں سنایا مگر اس میں کوئی یکسوئی کی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔

یہی امور تم پہلے ائر لیٹر میں علاوہ قرض کے مجھے بھی لکھ چکے ہو۔ تمہاری مسلسل بیماری سے یہ تو میرے لکھنے کی بھی چیز نہیں کہ کیا گذر رہا ہے۔ تمہاری معمولی بیماری کی خبریں تو بہت دن سے سن رہا تھا مگر وہاں کے موسم کے اثرات سے معمولی نزلہ زکام سمجھتا رہا اس لئے کہ لکھنے والوں نے بھی مسلسل تمہارے نزلہ زکام ہی کی خبریں سنائیں تم نے کبھی اخیر کے دو ائر لیٹروں کے علاوہ جو میرے نام تھے اپنی بیماری کی خبر نہیں لکھی۔ ان دونوں ائر لیٹروں میں البتہ تفصیل تھی۔

پہلے کا جواب تو ہمروزہ لکھوا چکا ہوں۔ دوسرا ائر لیٹر مورخہ ۲۳ مئی کا جواب یہ لکھوا رہا ہوں۔ اس ناکارہ کی طبیعت بھی قدیم امراض کے علاوہ دو تین ماہ سے زیادہ خراب ہے۔ ضعف اتنا بڑھتا جارہا ہے کہ نماز کیلئے بیٹھنا بھی دشوار ہوتا ہے۔ ۲۴ گھنٹے چارپائی پر سوار رہتا ہوں۔ اس پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں دوست جماعت کرا جاتے ہیں اللہ ان کو جزائے خیر دے، وہی چارپائی پر سے چار آدمی مل کر اٹھاتے ہیں۔ قدمچہ پر جو چارپائی کے برابر رہتا ہے کرسی کی طرح بٹھا دیتے ہیں اس لئے کہ گھٹنے تو شل ہیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارا علاج بہت اہتمام سے ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس علاج کو کامیاب بنائے۔ تمہارے ساتھ تو بہت امیدیں وابستہ ہیں۔ **میں تو سمجھ رہا تھا کہ انشاء اللہ لندن کیلئے تم کافی ہو گے۔ اگر چہ امراض کی کثرت اکابر کو بھی کو پیش آ چکی ہے اور خوب آ چکی ہے۔**

حضرت گنگوہی قدس سرہ کو کئی دفعہ مایوس کن امراض پیش آئے جن کی تفصیل تذکرۃ الرشید میں ہے۔ میرے حضرت قدس سرہ کو ۴۶ھ میں نہایت ہی سخت امراض دورانِ سر وغیرہ پیش آئے جس کی وجہ ایک ماہ تک اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہو گیا۔ یہ ناکارہ نماز پڑھانے کیلئے حضرت کے گھر جایا کرتا تھا اور بھی اکابر کو پیش آ چکی ہے۔ اس لئے **تمہارے متعلق بھی امید تو یہی ہے کہ یہ** تنقیہ **ہے اور آئندہ کی ترقیات کا ذریعہ ہے اللہ کرے ایسا ہی ہو۔**

امید ہے کہ ۷ جون کو ڈاکٹر نے دوبارہ تمہارے پیٹ کا معائنہ کر لیا ہو گا۔ اس کی روداد کا بھی انتظار ہے۔ اس سے واقعی قلق ہوا کہ تمہاری والدہ اور تمہارے بھائی کی آمد پر ان کی خدمت میں زیادہ رہنے کا وقت نہ ملا۔ اور تمہاری اور ان کی مسرات کا خون ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی نعم البدل عطا فرمائے۔

اپنے ڈاکٹر بیگ صاحب کی خدمت میں بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد شکر یہ ادا کر دیں کہ آپ کے علاج کے اہتمامات کی خبر سن کر بہت ہی مسرت ہو رہی ہے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ آپ کو ان احسانات کا بہترین بدلہ عطا فرمائے اور دارین کی ترقیات سے نوازے۔ یہ ناکارہ ڈاکٹر صاحب کی بیوی بچوں کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔

تم نے تین سال کیلئے ہندوستان آنے کا ارادہ لکھا صحت کی ضرورت تو بہت اہم ہے اور مجبوری ہے مگر دو تین سال کی مدت غیبت تمہاری اب تک کی مساعی جمیلہ جو کئی برس کی



محنت ہے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔تم نے جس محنت سے وہاں کے مخالفین کو قابو میں کیا ہے وہ سر اٹھالیں گے اور تمہیں از سر نو محنت کرنی پڑے گی ۔

تم نے لکھا کہ معلوم نہیں اب یہاں طبیعت کو کسی وقت سکون کیوں نہیں ہوتا۔ **دل جمعی تو ہر کام کیلئے شرط ہے** اس سے پہلے خط میں عزیز عبدالرحیم نے بھی تمہارے لئے بجائے لندن کے افریقہ کا مستقل قیام لکھا تھا اس کا جواب میں ہمروزہ مفصل لکھوا چکا ہوں کہ **مقصد زندگی تو دین کی کوئی خدمت ہے وہ جہاں بھی ہو سکے** استخارہ مسنونہ اور مشورہ کرلو اور یہ بھی غور کرلو کہ وہاں تمہیں از سر نو کام کرنا ہوگا اور یہاں کے کام کا کوئی بدل ہوگا یا نہیں ۔

لندن کے لوگوں کا مولوی عبدالرحیم کے قیام پر بھی اصرار ہے مجھے اس پر بھی انکار نہیں ۔تم دونوں بھائی آپس میں مشورہ اور استخارہ کر کے طے کرلو۔ یہ ناکارہ تو علیٰ شرف الرحیل ہے نہ معلوم کئے دن کا ہے۔خود گو کچھ نہ ہوسکا مگر اپنے دوستوں پر امیدیں لگائے بیٹھا ہوں کہ ان کو اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کے لئے قبول کرلے۔

تمہارا رسالہ اطاعت رسول کا ایک نسخہ بمبئی سے حاجی یعقوب صاحب نے بھیجا تھا ان کے پاس سے تو اس کے پہنچنے کی رسید آ گئی تمہارے خط میں ذکر نہیں تھا اور اس کے علاوہ ۵۲ نسخے حاجی صاحب کے پاس میں نے مولوی تقی صاحب کی غیبت میں بھجوا دیئے تھے کہ وہ آہستہ آہستہ بھیجتے رہیں گے۔تم مرکز ڈیوز بری سے معلوم کرتے رہنا۔ان کو ایک خط لکھ دینا کہ جو نسخے آویں وہ محفوظ رکھیں ۔

تم نے اس خط میں عزیز عبدالرحیم اور والدہ کے نظام سفر کے متعلق کچھ نہیں لکھا کہ کیا بن رہا ہے۔تم نے مولوی تقی صاحب کے خط میں قرضہ کا جو ذکر لکھا اس سلسلہ میں اپنی کتاب کے سلسلہ میں تو کچھ بھیجنے کا بالکل ارادہ نہ کریں اور مولانا تقی صاحب نے مولوی عبدالحق صاحب سے جو لیا اس کے متعلق وہ خود مولوی تقی صاحب سے کہہ گئے ہیں کہ ایک دو

سال تو مجھے چاہئے نہیں۔

تمہارے مکان کی فروختگی، قرض کی ادائیگی کیلئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ جلد ادا کرادے۔ اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ خدیجہ کو دعوات۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت وقوت کے ساتھ تادیر اپنے دین کی خدمت کیلئے زندہ رکھے۔

تم جلد از جلد سہارنپور آنے کی ہر خط میں تاکید لکھتے رہتے ہو بندہ کے خیال میں اس کی سردست تو بالکل ضرورت نہیں، بلکہ تاخیر مناسب ہے۔ میری تمہاری زندگی باقی ہے پھر انشاء اللہ جب حالات مناسب ہوں گے ملاقات ہو ہی جائے گی ورنہ دونوں کی مغفرت پر دارالبقاء کی ملاقات جو کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے انشاء اللہ میسر ہوگی۔

اللہ تعالیٰ تم دوستوں کے حسن ظن سے میری بھی مغفرت فرمادے۔ اپنے اعمال تو اس قابل نہیں ہیں لیکن اللهم مغفرتك اوسع من ذنوبي ورحمتك ارجى عندي من عملي کا سہارا ضرور ہے۔ تمہاری خیریت کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ صحت تک تو کبھی تکلیف فرما کر اپنی خیریت سے جلدی جلدی مطلع کرتے رہا کریں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم مظہر عالم مظفرپوری۔ ۹۲/۴/۲۹ھ

آپ ہی ذرا اپنے جور و جفا کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

﴿24﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰/جون ۷۲ء [۹/جمادی الاولیٰ ۹۲ھ]

عزیزم قاری یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ تمہاری شدت بیماری کی تفصیل جب سے سنی شروع کی ہے۔ اس وقت سے ہر وقت تمہاری خیریت کا اور تمہاری خبر کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۸ جون ۲۰ جون کو بہت تاخیر سے پہنچا۔ اہل لندن کے خطوط تو عموماً اور اس سے پہلے تمہارے بھی ۵، ۶ دن میں پہنچتے رہے ہے۔ یہ خط معلوم نہیں اتنی تاخیر سے کیوں پہنچا۔ عزیز عبد الرحیم کا کوئی خط ابھی تک مکہ کا نہیں پہنچا۔ مگر شنبہ ۱۷ جون کو حافظ عبد الستار کا خط مکہ سے ملا تھا اس میں عزیز عبد الرحیم اور اس کی والدہ کی بخیر رسی اور عبد الرحیم سے ملاقات کا ذکر لکھا تھا۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ باوجود کوشش کے عزیز عبد الرحیم کو افریقہ کا ویزہ نہ مل سکا کہ وہ اپنی والدہ کو سہولت کے ساتھ مکان پہنچا آتا اگرچہ تمہارے اس لکھنے سے اطمینان ہوا کہ کوئی عزیز بعید ان کے ساتھ ہیں جو مکان تک ان کے ساتھ رہیں گے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے، اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہاری والدہ کو نہایت سہولت وراحت کے ساتھ اپنے گھر تک پہنچا دے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ حاجی یوسف صاحب جن کی مساعی جمیلہ سے پہلے ۳/جون سے ۱۰ جون تک ویزا مل گیا تھا خود بیمار ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ

ان کوصحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت بھی کردیں اوران کے اس احسان کا جوانہوں نے عزیز عبدالرحیم کے ساتھ ویزا بڑھانے میں کیا ہے شکریہ بھی ادا کردیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کوان کے اس احسانِ عظیم کا بدلہ بھی عطا فرمائے اورصحت کاملہ عاجلہ مستمرہ بھی عطا فرمائے۔ تم نے لکھا کہ حاجی صاحب تمہیں یادکر کے رونے لگے۔ تمہیں یادکر کے رونے والے تو دنیا میں نہ معلوم کتنے ہوں گے۔

اس کا تو مجھے بھی قلق ہے [اور] میں متعدد خطوط میں پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ تمہاری والدہ اورعزیز عبدالرحیم اتنے شوق اوراشتیاق سے تمہارے پاس پہنچے لیکن تمہاری اور تمہاری اہلیہ کی علالت کی وجہ سے طرفین کواطمینان سے ملنا نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا فرمائے اور باحسن وجوہ ملاقات اور قیام نصیب فرمائے۔ والدہ کا تمہارے الوداع کے وقت رونا اورتمہارا رونا قرین قیاس ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس بکاء کو جلد از جلد ضحک سے بدلے۔

تمہاری دونوں بہنوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ جہاں ان کے حق میں دارین کے اعتبار سے خیر ہوان کے خطبے اور نکاح کی تکمیل باحسن وجوہ جلد از جلد فرماوے۔ تم نے لکھا کہ ابھی ان کی عمر ۱۵، ۱۶ سال ہے۔ میری نگاہ میں تو یہ عمر غایت اعتدال پر ہے۔ میری کئی بچیوں کا نکاح تو ۱۲، ۱۳ سال کی عمر میں ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جلد از جلد اس فریضہ سے تم دونوں کواورتمہاری والدہ کوسبکدوش فرماوے۔

تم نے مانچسٹر کی جو کیفیت اپنے علاج انیمہ وغیرہ کی لکھی اس سے دل پر بہت چوٹ لگی۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں شفاء کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ ۷، ۸ سیر دوا پیٹ میں بھرنے سے اضمحلال تو لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمت وقوت عطا فرمائے اوران تکالیف کو کفارہ سیآت اور موجب ترقیات بنائے۔ خدا کرے کہ جلد از جلد تمہاری صحت کا مژدہ سنوں

اورآنتوں کے زخم اورورم سے خلاصی کی خبر جلدازجلد پہنچے۔خون کے بارے میں آپ خود مفتی اعظم نہ بنیں۔اضطرار میں شراب کا استعمال نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔

تمہارے لئے دعا کے واسطے [لکھنے کی] تم بھی سمجھو کہ ضرورت نہیں ہے

بظاہر نہ جانے نہ جانے نہ جانے
تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا

مولوی تقی صاحب کی کتاب بذریعہ طیارہ پہنچنے کی رسید سے مسرت ہوئی۔اطاعت رسول کے ۵۲ نسخے اس ناکارہ نے بمبئی حاجی یعقوب صاحب کے پاس بھجوائے تھے۔ان کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ سب روانہ ہو چکے ہیں جس کی اطلاع براہ راست حاجی صاحب نے بھی آپ کو خط سے کردی۔یہ نسخے مختلف تبلیغی احباب کے ذریعہ سے گئے ہیں۔ڈیوزبری حافظ پٹیل صاحب کے پاس وہ لوگ پہنچاتے رہے ہیں۔آپ بھی ایک کارڈ حافظ پٹیل صاحب کو لکھ دیں کہ وہ سب کتابیں میری مرسلہ ہوں یا مولانا تقی صاحب کی سب محفوظ رکھیں اور کسی جانے والے کے ذریعہ سے منگالیں۔

اس کے نسخوں کے متعلق میری رائے تو یہ ہے کہ تمہارے پاس زیادہ سے زیادہ مقدار میں ہونے چاہئیں۔اس لئے کہ جن لوگوں کی اصلاح کیلئے تم نے یہ رسالہ لکھا ہے وہ تو تمہاری سابقہ تحریروں کے موافق لندن ہی میں زیادہ ہیں۔اگر دو چار واقف تجار کتب کے ہاتھ کچھ نسخے کمیشن پر یا بلا کمیشن رکھواؤ تو اچھا ہے۔اور جن لوگوں کو تم مفت دینا مناسب سمجھو ان کو مفت دے دو۔

نیز مولوی تقی صاحب نے تمہارے مکتبہ کا مفروضہ نام کتاب پر بھی شائع کر رکھا ہے اس لئے تمہارے کتب خانہ میں تو اس کی زیادہ مقدار ہونی چاہئے۔آئندہ جیسی تمہاری اور مولوی تقی کی رائے ہو۔

مفتی سعید صاحب تو خود ان لوگوں میں تھے جو ہمیشہ میرے ساتھ چائے پیتے رہے ان کے انتقال کے بعد یہ مسئلہ کھڑا ہوا اور اس میں اصل نکیر مولوی ظہور الحق صاحب کی تھی کہ ان کا اصول بھی عیدین میں اپنے گھر سے دار الطلبہ جاتے وقت میرے گھر پر ٹھہر کر جاتے تھے۔ اصل نکیر انہوں نے کی تھی۔

ہم لوگ سمجھتے تھے کہ چائے کے ساتھ پاپا وغیرہ تو کھانے میں داخل ہے چائے اور پانی کھانے میں داخل نہیں۔ اس کے بعد میں نے ہندو پاک اور حجاز کے سارے مفتیوں سے مراجعت کی۔ بہت مختلف جوابات ملے۔ میں نے اس کے بعد سے چائے چھوڑ ہی دی۔

اب تو مجھے بھی قلق ہوا کہ یہ مضمون میں ہی سن لیتا تو اچھا تھا۔ مجھے بلا تصنع، بلا مبالغہ اپنی تعریفیں سنتے ہوئے بہت ہی غیرت آتی ہے تم احباب مالک کی شان ستاری کی وجہ سے مجھ ناپاک کے حالات سے بہت ہی ناواقف ہو۔ اسی واسطے ان حالات کو سن کر سکوت پر بھی ڈر لگتا ہے کہ تو نے ان حالات پر تقریر کی۔

مودودی کی شان رسالت میں گستاخیاں مضمون تو بہت اہم اور لکھنے کے قابل بھی ہے مگر ابھی تو آپ اپنی بیماری میں بالکل اس قسم کا ارادہ نہ کریں کہ ضعف ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت وقوت عطا فرمائے تو پھر مولوی تقی صاحب کے مشورہ سے جو مناسب ہوگا دیکھا جائے گا۔ تمہارا یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ منشیوں سے مقابلہ ہے۔ اس کے متعلق یہ ضروری ہے کہ جب ارادہ کرو تو حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے رسائل جو ان کے رد میں لکھے گئے ان کو ضرور سامنے رکھنا۔ حضرت نور اللہ مرقدہ نے ان کے رد میں بہت کچھ لکھا ہے۔

بھائی سرفراز صاحب سے بھی میرا اسلام مسنون کہہ دیں اور یہ بھی کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے دعا بھی کرتا ہے اور ان احسانات کا جو عزیزم قاری یوسف صاحب کے ساتھ کرتے ہیں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہے اور دعا بھی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی شایانِ شان دونوں

جہان میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

یہ خط مولوی تقی صاحب کے حوالہ کر رہا ہوں وہ اس کے متعلق کچھ لکھنا چاہیں تو لکھ دیں۔خون کے متعلق جو میں نے لکھا وہ صرف اپنی رائے لکھی۔ میں نے بھی مفتی صاحب سے تحقیقات شروع کر دیں۔ انشاء اللہ دوسرے خط میں میرے خلاف کچھ نکلا تو جلد اطلاع کروں گا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۰/جون ۷۲ء

﴿25﴾

از: مولانا تقی الدین صاحب ندوی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ مظاہر علوم، ۲۰/جون ۷۲ء [۹/جمادی الاولیٰ ۹۲ھ]

الأخ العزیز الکریم زیدت الطافکم سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ آج آپ کے خط سے ساری تفصیلات معلوم ہوئیں۔ برادرم مولانا عبد الرحیم صاحب کا کوئی خط نہیں ملا۔ انتظار ہے۔ان کی واپسی و ملاقات کا شدت سے اشتیاق ہے۔ اگر آپ انہیں خط لکھیں تو سلام مسنون لکھ دیں۔

اطاعت رسول کے ۵۲ نسخے روانہ ہو چکے ہیں۔اور اطاعت رسول کے دس نسخے اور ’صحبتے با اولیاء‘ کے دس نسخے حاجی ۔۔۔صاحب جو ۲۳ جون کو روانہ ہو رہے ہیں ان کے ذریعہ حاجی یعقوب صاحب کو ارسال کر دیں گے۔ خیال تو یہی تھا کہ آپ کے یوسفی کتب خانہ میں اطاعت رسول اور ’صحبتے با اولیاء‘ کے زیادہ نسخے ہونا چاہئیں۔

الحمدللہ صحبتے باولیاءٔ ایک ہزار کے قریب ختم ہوچکی ہے۔ اگر اطاعت رسول کی وہاں زیادہ گنجائش نہ ہوتو یہاں کے کتب خانوں پر رکھوا دوں گا۔ برادرم مولانا عبدالرحیم صاحب کی آمد کے بعد طے کرلیا جائے گا۔

آپ کی علالت سے سخت فکر وتشویش ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ہر طرح کی شفاء وسہولت عطا فرمائے۔ یہاں پر بھی گرمی سخت پڑ رہی ہے۔ بذل کے کام کے جلد تکمیل کی دعا فرماویں۔

جماعت اسلامی پر کسی تردید کے لکھنے کے لئے کسی بہت عمدہ ادب شناس، سنجیدہ مگر نکتہ رس قلم وزبان کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر جن لوگوں نے لکھا ان کی تحریریں اپنے حلقے کے سوا ان کے حلقہ فکر میں باعث تضحیک بن گئیں۔ تفصیلی گفتگو عندالملاقات۔

یہاں پر مولانا کفایت اللہ صاحب پالن پوری، مولوی اسماعیل بدات جلوہ افروز ہیں۔ آپ کو اور مولوی ہاشم صاحب کو سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ اپنے اور مولانا عبدالرحیم صاحب کے گھر والوں کو سلام مسنون۔ دعاؤں میں یاد رکھیں، بڑا دعا گو ہوں۔

فقط والسلام

آپ کا مخلص تقی الدین مظاہری

﴿26﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/ جون ۷۲ء [۱۸/ جمادی الاولیٰ ۹۲ھ]

باسمہ تعالیٰ

عزیزم الحاج قاری یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہاری بیماری نے مجھے مکرم و محترم کی بجائے عزیزم لکھنے پر مجبور کر ہی دیا۔ تمہارا آخری خط بسلسلہ بیماری ۲۰/ جون کو آیا تھا اس وقت میں نے سب کام چھوڑ کر جواب میں ائر لیٹر لکھوایا تھا خدا کرے پہنچ گیا ہو۔ چونکہ اس میں تم نے مختلف آپریشن، مختلف ایکسرے وغیرہ لکھے تھے اس واسطے اس کے بعد سے برابر خیریت کا انتظار روز افزوں ہے۔

عزیز مولوی عبدالرحیم نے ایک خط تو مدینہ منورہ پہنچتے ہی کہ وہ جدہ سے سیدھے مدینہ ہی روانہ ہو گئے تھے صوفی اقبال کی رجسٹری میں بھیجا تھا۔ اس کے چند روز بعد وہ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو ایک ہندی لفافہ ہندی مسافر کے ہاتھ بمبئی سے ڈلوایا۔ وہ کئی دن پہلے پہنچ گیا۔ تمہارے پاس بھی غالباً مفصل خط پہنچ گیا ہوگا۔

عزیز موصوف تم سے رخصت ہو کر اسی دن شام کو جدہ سے مدینہ پاک سیدھے روانہ ہو گئے تھے۔ چند گھنٹے جدہ میں کام وغیرہ میں خرچ ہوئے اس کے بعد وہ عربی تین بجے جدہ پہنچے تھے اور اسی وقت رات کو دو گھنٹے بعد مدینہ کیلئے روانہ ہوئے. اور عربی ایک بجے صبح کو مدینہ پاک پہنچ گئے۔

وہاں کے قیام میں والدہ صاحبہ کی طبیعت کچھ ناساز رہی جس کی تفاصیل عبدالرحیم نے لکھ دی ہوں گی۔ وہ وہاں سے مع والدہ کے ۱۹ جون کی شام کو گیارہ بجے چل کر ساڑھے

چھ بجے شب کو مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ مکہ پہنچ کر ان کی بھی طبیعت کچھ ناساز ہوئی وہاں سے تمہاری والدہ ۲۶ جون کو کسی افریقی رفیق کے ساتھ افریقہ کیلئے روانہ ہو جائیں گی۔

اس کے بعد عزیز عبدالرحیم نے پوچھا تھا کہ میں مدینہ کب تک قیام کروں میں نے اس کو کئی دن ہوئے ہمروزہ ائرلیٹر مدینہ پاک کے پتہ سے لکھوادیا تھا کہ مدینہ پاک کے قیام کیلئے کیا پوچھنا؟ جتنا بآسانی ہوسکتا ہے رہ جاؤ۔ رجب تک کی دقت ہے پھر تو حج کا ویزہ مل ہی جائے گا۔ گذشتہ سال نہیں ہوسکا تو اس سال مع اہلیہ کے حج کرتے آؤ۔ والدہ کو تو مقدر نہیں تھا۔

میری تو پہلے رائے یہ تھی کہ وہ جدہ سے لندن واپس جا کر تم کو ساتھ لیتے آویں جب کہ تم علاج کیلئے ہند کا ارادہ کررہے ہو کہ **علاج تو بہرحال ہر چیز پر مقدم ہے** اور جب وہاں کا علاج موافق نہیں آرہا ہے تو پھر ہند یا افریقہ جہاں تمہارا شرح صدر ہو ضرور علاج کراؤ۔ میری وجہ سے تو ہند کو ہرگز ترجیح نہ دینا۔ تمہارے لئے [اس] ناکارہ [کی] حضوری سے غائب زیادہ مفید ہے۔

آج کل تمہارے حکیم اجمیری ایک ماہ سے بہت زیادہ بیمار ہیں امعاء میں زخم اور ورم ہو کر پاخانہ میں خون کئی ہفتے آیا جس سے ضعف بہت بڑھ گیا۔ سورت کے کسی طبیب کی طرف مراجعت کی تھی ان کا علاج موافق نہیں آیا۔ بلکہ مضر ہوا۔ تو ان کی والدہ نے چھوٹے بھائی کو بھیج کر بمبئی بلالیا۔ ایک ہفتہ وہاں کا علاج رہا وہ مفید ہوا جس سے استنجا کا خون بھی بند ہوگیا۔ حرارت بھی کالعدم ہے البتہ ضعف زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وقوت عطا فرمائے۔

تمہاری کتاب کے جو نسخے میں نے اور مولوی تقی صاحب نے بھیجے وہ خدا کرے تم تک پہنچ گئے ہوں۔ ان کا ڈیوز بری تک پہنچنا تو معلوم ہوا۔ تم تک پہنچنے کی کوئی اطلاع نہ

تمہارے پاس سے آئی نہ ڈیوز بری سے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ دیوبند [سے] حضرت میاں صاحب نوراللہ مرقدہ کے پوتے سید خلیل صاحب اپنے مدرسہ کی ضرورت سے یکم جون سے لندن گئے ہوئے ہیں۔ ڈیوز بری میں ان کا بھی قیام ہے۔ان کا خط آیا ہے کہ آپ اپنے مخلص قاری یوسف صاحب کو میرے متعلق تعارف لکھ دیں کہ ان کا ویزہ ایک ہی ماہ کا ہے اور وہاں سے پھر ان کا افریقہ کا ارادہ ہے۔ وہاں کا ویزہ بھی یہاں سے نہیں مل سکا اس کے بارے میں سید صاحب کی درخواست پر میں نے حافظ پٹیل صاحب کو بھی لکھ دیا ہے۔

مولانا انعام الحسن صاحب کی پہلے سے روانگی دہلی سے براہ بمبئی ۴ جولائی کی تھی مگر اب بجائے ۴ کے ۶/ جولائی کو دہلی سے سیدھے کویت اور وہاں سے دوروز قیام کے بعد ۱۳/ جولائی کو لندن پہنچیں گے۔۱۳ جولائی تک وہاں قیام ہے اس کے بعد کا نظام ابھی تک طے نہیں۔البتہ دورہ یہ طویل ہے۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد میرے کاتبوں کو ڈھونڈ کر ایک خط مل گیا جس کا وہ شدت سے انکار کر چکے تھے اور میں بار بار تقاضا کر چکا تھا تمہارے اس لفافہ میں طلحہ قریشی کا خط بھی مل گیا۔ اس کا جواب تو انشاء اللہ براہ راست بھیج دوں گا اس لئے کہ اب مطہرہ [پاکستان] کے خطوط کیلئے لندن یا مکہ کے واسطہ کی ضرورت نہیں رہی۔ غیر ملکی مہمان ہوائی جہاز سے آتے رہتے ہیں ان کے ذریعہ بھیجنا آسان ہے۔

میرا خیال تو یہ ہے کہ تابعیہ حاصل کرنے کے واسطے اگر کچھ دنوں مزید قیام کرنا پڑے بشرطیکہ تمہاری صحت اجازت دے تو ضرور قیام کرلو۔مبادا چار سال کا قیام اقامہ کے زمانے کا گڑبڑ ہو جائے۔اللہ تعالیٰ نہایت آسانی کے ساتھ تمہیں تابعیہ حاصل کرا دے تو بہت سہولت رہے کہ پھر مسلسل وہاں قیام کی پابندی نہ رہے۔

اہلیہ محترمہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔اس کے افاقہ کی خبروں سے بہت مسرت ہے۔اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔تمہاری اوراس کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ دونوں کوصحت عطا فرمائے۔عزیزہ خدیجہ کومیری طرف سے گود میں لے کر ۱۰ عدد پیار کرو۔ ۵ ادھر ۵ ادھر۔اللہ تعالیٰ اس کوعلم وعمل رشد وہدایت اور وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔

تمہارے خالو صاحب کا خط گجرات سے آیا تھا جس میں جلد از جلد سہارنپور آنے کی خواہش لکھی تھی مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ والدہ کی طبیعت ناساز ہے۔اجازت نہیں دیتیں۔ میں نے لکھ دیا کہ جب والدہ [کی طبیعت] ناساز ہے تو بغیر ان کی اجازت کے ارادہ نہ کریں۔معلوم نہیں خالہ کہاں ہیں وہ بھی گجرات آئیں یا نہیں اگر وہاں موجود ہوں تو ان سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔اپنی خیریت کی تکلیف فرما کر جلدی جلدی اطلاع کرہی دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ چمپارنی۔۲۹ / جون ۷۲ء

﴿27﴾

از: مولانا احمد غلام رسول ادا گودھروی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲۵ / جمادی الاولیٰ ۹۲ھ [۶ / جولائی ۷۲ء]

مخدومی ومولائی حضرت مرشد پاک مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، یہ ناپاک آج عرصۂ دراز کے بعد

حاضرِ خدمت ہوا ہے۔ واقع میں یہ ناپاک از حد درجے کا بدقسمت اور بدنصیب ہے کہ ایک وہ وقت تھا جناب والا کی شفقت اس ناپاک پر از حد تھی, فی الحال بھی ہوگی لیکن یہ غافل کہ اس نعمت کو بالکل بے پرواہی میں ختم کر دیا۔ خیر اپنے کئے ہوئے پر از حد نادم ہوں امید ہے کہ آپ مجھے معاف فرمائیں گے کہ میں فقط اللہ، اللہ کرنے والا بن جاؤں۔ دعا کریں۔

دیگر احقر کی اہلیہ علیل ہے۔ تپ دق میں مبتلا ہے, اس کی اطلاع آپ سے کی تھی سہارنپور ہی میں۔ آج تین چار سال سے بیمار ہے, فی الحال بڑودہ دواخانے میں داخل ہیں, چار اولادیں ہیں تین لڑکیاں اور ایک لڑکا۔ سب سے بڑی لڑکی سات سال کی اور لڑکا آخری جو سال بھر کا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ پریشانیوں کو دور کریں اور حقیقت میں معمولات بالخصوص ذکر بالجہر پابندی سے نہیں کرتا ہوں۔ اس کا صلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ معاف فرمائیں۔

ایک ماہ قبل آپ کو خواب میں دیکھا, آپ ماشاء اللہ حسین جمیل کپڑوں میں جوانی کی حالت میں ہیں۔ چند دن بعد آپ کو دوبارہ دیکھا کہ آپ مجھے [کچھ] فرمارہے ہیں۔ کیا فرمایا وہ صاف معلوم نہ ہوا۔ نیز میرے متعلق آپ دوسروں سے کچھ فرمارہے تھے۔ لہٰذا میں بہ دل معافی چاہتا ہوں۔ میرے گناہوں اور خطاؤں کی طرف نظر نہ کرتے ہوئے معاف فرمائیں, اور اصلاح کی دعا کریں۔

محتاج دعا، خاکپائے شما

احمد غلام رسول ادا گودھروی

۲۵ / جمادی الاولیٰ

جواب از حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ:

کی ابتداء میں تم نے غضب کی لگاوٹیں

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت محبت نامہ پہنچا۔ معافی کی تو اس میں کوئی بات نہیں ہے اگر ہے تو بالکل معاف۔ قلق اس کا ضرور رہتا ہے اور شاید اس قلق کا اظہار میں نے دوسرے کے سامنے کر دیا جس کو آپ نے لکھا ہے کہ شروع میں تو تم نے بہت ہی زور سے پرواز کی اور **تمہاری ہی تحریک پر تمہارے دو لاڈلے عبد الرحیم، یوسف میری طرف متوجہ ہوئے۔ وہ تو نہ معلوم کہاں تک پہنچ گئے** اور تم نے ہٹ بے ٹٹو یہیں سے منہ پھیر لیا جس کا اظہار زبانی آپ سے بھی کیا خطوط میں بھی لکھا اور یہ غالباً کسی سے کہا ہوگا۔

بہر حال اس میں میرا کوئی قصور تو آپ نے نہیں کیا جس کو معاف کروں۔ البتہ آپ کی اہلیہ کی بیماری کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے ان کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور اپنے وقت پر حسنِ خاتمہ کی دولت سے تمہیں بھی، مجھے بھی اور میرے سب دوستوں کو بھی مالا مال فرمائے۔

اس ناکارہ کو جوانی حالت میں تو لوگ بہت ہی کثرت سے لا تعد ولا تحصیٰ دیکھ رہے ہیں۔ ظاہر میں تو بظاہر اس کی کوئی تعبیر ہے نہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے روحانی جوانی وقوت نصیب فرما دے تو کیا بعید ہے۔

دوسرا خواب بھی آپ کا مبارک ہے۔ اس میں کوئی تعبیر کی بات نہیں۔ میں نے آپ سے جو کچھ کہا ہوگا یا دوسرے سے کہا ہوگا وہ وہی قلق ہوگا جو اوپر لکھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۸/ جمادی الاولیٰ ۹۲ھ

﴿28﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲/جولائی ۷۲ء [یکم جمادی الثانیہ ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ ائر لیٹر مؤرخہ ۴ جولائی پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔ نہایت عجلت میں فوری جواب اس واسطے لکھوا رہا ہوں تاکہ مولانا الحاج انعام الحسن صاحب کے پاس جلد پہنچ جائے کہ وہ اپنے نظام میں تمہارے دار العلوم کے سنگ بنیاد رکھنے کا وقت نکال لیں۔

میں نے تمہیں دمادم کتنے خطوط ماہ جون میں لکھے مگر تمہارے کسی خط میں میرے کسی خط کی رسید نہیں آئی۔ تمہارا اس سے پہلا لفافہ بھی پہنچ گیا تھا اور اس کا ہمروزہ جواب بھی لکھوا چکا ہوں۔ اس سے بڑی مسرت ہوئی کہ دار العلوم کا استقبال بڑے زور و شور سے ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔

یہ تو میں نے اس سے پہلے خط میں بھی لکھا تھا کہ کسی شخص کی اتنی بڑی رقم بیک وقت وصول نہ کرنا جس سے وہ دار العلوم پر اپنا قبضہ اور ملکیت سمجھے۔ متفرق چندہ زیادہ مبارک ہے۔ اہل افریقہ کی چندہ کی معاونت تو سر آنکھوں پر مگر چندہ کیلئے اپنے جانے پر مدار نہ بناویں۔ ان سے کہہ دیں کہ سر دست تو آپ جو جو بھیج سکیں یا سعی کر سکیں کریں جب کچھ حصہ تعمیر ہو جائے گا تو پھر میں بھی انشاء اللہ حاضر ہو جاؤں گا۔



اور تم ابھی تو بیمار بھی ہوا بھی ابتدا ہی سے تعمیر کے دھندے میں نہ لگ جاؤ۔ آہستہ آہستہ اس سلسلہ کو چلاؤ اور جہاں تک سفیروں اور دوسروں سے کام چل سکے اپنے کو کام میں نہ لگاؤ۔

تم نے لکھا کہ آج ہی میں نے ایک خط حضرت جی مدظلہ کی خدمت میں بھیجا۔ یہ خبر نہیں کہ یہ خط تم نے کہاں بھیجا۔ ڈیوز بری یا نظام الدین۔ تمہیں معلوم ہے اور میں ایک مہینہ سے برابر لکھ رہا ہوں کہ مولانا انعام الحسن صاحب کی نظام الدین سے روانگی ۴ جولائی کو ہے اور لندن کا پہنچنا ۱۳ جولائی کو مگر پہلے سے براہ بمبئی روانگی طے تھی لیکن اخیر میں دہلی سے سیدھے کویت جانا طے ہو گیا اس لئے روانگی بجائے ۴ کے ۶ کو سیدھے کویت ہو گئی اور ۷ کو کویت سے بخیر رسی کا تار بھی آ گیا تھا اور امید ہے کہ حسب تجویز وہ ۱۳ کو لندن پہنچ گئے ہوں گے۔

وہاں کے نظام کی خبر تو تمہیں مجھ سے زیادہ ہوگی۔ بولٹن کا قیام یا دعوت کی درخواست تو تم نے اچھا ہوا کر دی مگر میں اس سے پہلے مولوی ہاشم کے خط میں بھی لکھ چکا ہوں کہ محض کھانے کیلئے ان کو دعوت دینا نامناسب تھا اور ہے۔ اگر تم پہلے سے حافظ پٹیل وغیرہ سے مل کر نظام الاوقات میں کوئی اجتماع بولٹن یا اس کے آس پاس کا تجویز کرا لیتے تو پھر کھانے کی دعوت کی سفارش آسان تھی۔

اگرچہ میرے نزدیک بھی دعوت سے زیادہ اہمیت ان کے ساتھ رہنے کی ہے جس کے متعلق میں نے تمہاری بیماری کی وجہ سے تمہیں لکھنا چھوڑ دیا تھا بلکہ میں نے تو متعدد خطوط میں اخیر میں یہاں تک بھی لکھ دیا تھا کہ تمہاری بیماری کی ایسی حالت میں لندن کا قیام بھی ان کے اجتماع کے انتظار میں ضروری نہیں بلکہ عبدالرحیم کے ساتھ علاج کیلئے آ جاؤ کہ بیماری تو مجبوری ہے۔

اب بھی ضروری ہے کہ صحت کی رعایت [رکھو] اور ڈاکٹروں کے مطلوبہ وقت کی رعایت ضروری ہے۔ جب تم دستوں میں بھی مبتلا ہو ایسی صورت میں اجتماع کی شرکت بھی دشوار ہوگی اس میں بھی صحت کی رعایت ضروری ہے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ دار العلوم کے سلسلہ میں عملی قدم اٹھانے سے بعض ذمہ داروں کی طرف سے بھی مخالفت شروع ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس دور فساد میں ہر دینی کام کی مخالفت تو ہوتی ہی ہے اس سے نہ تو متاثر ہوں اور نہ اس میں منازعت یا مناظرہ کا پہلو اختیار کریں۔



تم نے علم اور طلب علم کی اہمیت پر رسالہ شروع کیا، اللہ تعالیٰ تکمیل کو پہنچائے۔ تم رسالے وہاں کے لوگوں کے حالات سے متاثر ہوکر ان کیلئے لکھتے ہو مگر اشاعت کا وہاں انتظام تو کچھ کرتے نہیں۔ میں نے اطاعت رسول ﷺ کے متعلق کئی مرتبہ لکھا کہ جب یہ وہاں کے لوگوں کیلئے لکھا گیا تھا تو وہاں اشاعت کی کوئی صورت پیدا کرو چاہے قیمتاً ہو یا مفت۔

اس سے بھی بڑا تعجب ہوا کہ عبدالرحیم کا کوئی خط نہیں [آیا]۔ میرے پاس تو وہ خط آئے تھے جن کے متعلق میں پہلے مفصل لکھ چکا ہوں۔ تمہاری اہلیہ کا خواب بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ تمہارے گاؤں پر سید الکونین ﷺ کی روحانیت کی توجہ کو موجب برکات بنائے۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان کیلئے بھی دعا کرتا رہتا ہے۔

عزیزہ خدیجہ کے حالات سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو مزید رشد و ہدایت سے نوازے۔ تمہاری والدہ ۱۹/جون کو افریقہ کیلئے روانہ ہوگئیں۔ ان کی بخیر رسی کا تار پہنچ گیا ہوگا۔ مولوی ہاشم صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۲/جولائی ۷۲ء

﴿29﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷/ جولائی ۷۲ء [۱۶/ جمادی الثانیہ ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۸ جولائی آج ۲۶ کو پہنچا۔ تمہارے موٹر کے حادثہ کی خبر سے بہت ہی رنج و فکر و قلق ہوا۔ یہ بھی مالک کا احسان ہے کہ جان تلف نہیں ہوئی۔ لیکن تمہارے طویل اور کثیر امراض کی وجہ سے ضعف و ناتوانی اور بدن میں خون کی قلت تو پہلے ہی سے تھی اس خون کے نکلنے سے اور زیادہ ضعف ہوگیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت وقوت عطا فرمائے۔

تم نے اس سے پہلے خط میں بھی لکھا تھا کہ اس سے پہلے ایک لفافہ مع رسید و اشتہار دار العلوم بھیجا تھا جس کا مجھے شدت سے انتظار تھا مگر وہ آج ۲۶ جولائی تک تو پہنچا نہیں اور تمہارے ساتھ حسن ظن یہ ہے کہ وہ لفافہ ڈاک میں ڈالنے کے بعد تمہاری ڈاک میں محفوظ پڑا ہوگا ورنہ ابھی تک نہ آنے کی کیا وجہ۔

میری طرف سے مولوی ہاشم صاحب اور بھائی عبد الحمید لندنی صاحب سے کہہ دیں کہ جو اشتہار تمہاری طرف سے اس میں شائع ہوا ایک ایک عدد ضرور بھیج دیں۔ البتہ جس خط میں تم نے مولانا انعام الحسن صاحب کا لندن پہنچنا اور تمہاری بیماری کی وجہ سے اڈہ نہ جاسکنا لکھا تھا وہ پہنچ گیا۔ مگر اس میں رسید یا اپیل نہ تھی، شاید رکھنا بھول گئے ہو۔ تم نے اپنے اس خط میں مولانا انعام الحسن صاحب کے ابتدائی پہنچنے کی تفصیل دوبارہ لکھ دی۔ یہ تو پہلے سب نے لکھ دی۔

یہ تو دس بارہ خطوط سے معلوم ہوگیا کہ آپ کے یہاں آٹھ ماہ بعد اجتماع کے دن اللہ کے فضل وکرم سے دھوپ نکلی اوران ایام میں بارش نہیں ہوئی، برابر دھوپ ہوتی رہی جس کو غیر مسلموں نے بھی بہت محسوس کیا۔اس کی تفصیل تو بہت آ چکی۔تم بہت اچھا کرتے تھے کہ عشاء کے بعد واپس آجاتے تھے۔میں نے تو تمہاری بیماری کے پیشِ نظر پہلے ہی تم کو منع کردیا تھا کہ زیادہ زور نہ دکھانا، مبادا مرض عود کرآئے۔

تم نے یہ نہ لکھا کہ تمہاری ناک اور پیٹ کا آپریشن ہوگیا یانہیں۔تم نے بہت پہلے لکھا تھا کہ ناک کا ایک آپریشن ہوگیا مگر ڈاکٹر نے دوبارہ بلایا ہے۔تمہارے مرض اور علاج کی تفاصیل کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔اس میں تساہل نہ کیا کریں ضرور لکھتے رہا کریں۔ تمہارے یہاں کے اجتماع کا حال بھی اور بولٹن کی آمد بھی مولانا انعام الحسن صاحب، مولانا محمد عمر صاحب، مولوی محمد سلیمان صاحب، مفتی زین العابدین صاحب سب ہی نے خاص طور سے لکھی، جس سے مسرت ہوئی۔

اس سلسلہ میں میری طرف سے مولانا یعقوب کاوی صاحب کا ضرور شکریہ ادا کردیں کہ میں نے تو حضرات دہلی کے مشاغل کی کثرت کی وجہ سے بولٹن کی سفارش کا ارادہ نہیں کیا تھا مگر معلوم ہوا کہ مولانا یعقوب صاحب کی تجویز سے ان حضرات نے بولٹن کو جلدی ہی قبول کرلیا کہ تمہاری یا میری وجہ سے بولٹن سب ہی کے ذہن میں پہلے سے تھا۔امید ہے کہ تم نے اپنی خواہش کے موافق جمعہ کے دن اپنے مدرسہ کے طلبہ کو جمع کرلیا ہوگا اور مولانا انعام الحسن صاحب سے ضرور دعا کرائی ہوگی۔یہ بہت اچھا کیا۔

تم لوگ ہمیشہ خاص طور سے تم میں مرض ہے گاڑی کے تیز چلوانے کا۔ایران کا حادثہ بھی گاڑی کے تیز چلنے سے پیش آیا تھا۔کار کے چلانے میں بالخصوص لندن جیسے گنجان شہر میں بہت احتیاط کرنا چاہئے۔اس سے بھی بہت قلق ہوا کہ تمہیں اوراہلیہ دونوں کو کافی ضرب

آئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تم دونوں کو بلکہ سب ہی کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ اللہ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے خدیجہ کو بچالیا۔

تحریر مجھے نظر ہی نہیں آتا کہ اس سے تو میں محروم ہوں، اللہ کا شکر ہے کہ قلب بھی مطمئن اور تکلیف کا احساس بھی نہیں۔ اللھم زد فزد۔ خدیجہ کا خیال آنا نامناسب نہیں، فطری چیز ہے اس میں کوئی تکلف کی بات نہیں۔ آج مسنون دعا کا نہ پڑھنا واقعی بے محل ہوا۔ اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

تمہارے خالو خسر اتوار کے دن سے یہاں آئے ہوئے ہیں، ۱۵ دن قیام کا ارادہ ہے۔ آج وہ گنگوہ جانے کا ارادہ کر رہے تھے مگر جمعرات ہونے کی وجہ سے میں نے روک دیا کہ شنبہ کو جائیں۔ انہیں مولوی تقی سے کار کے حادثہ کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے خط کا مطالبہ کیا۔ میرا ارادہ تو خط دکھانے کا نہیں تھا کہ تکلیف ہوگی۔ انہوں نے مولوی احمد سے خط سنا۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب سے یہ کار خریدی ہے اس میں یہ پانچواں حادثہ ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اس کار کو بیچنے کا ارادہ کیا تھا مولوی یوسف نے منع کر دیا۔ میرے خیال میں تو کچھ منع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ شوم میں داخل نہیں کاروں میں بسا اوقات کسی پرزہ کی خرابی اندرونی ایسی ہو جاتی ہے کہ جس کی وجہ سے وہ قابو میں نہیں رہتی۔ اس کو وہ لوگ زیادہ سمجھتے ہیں جو کاروں کو بنانے والے ہیں۔

میری بھی تمنا تھی کہ تم اجتماع کے موقع پر زیادہ سے زیادہ مولوی انعام کے ساتھ رہتے مگر مقدرات اٹل ہوتے ہیں اللہ کی حکمتوں کو وہی جانتا ہے۔ مولوی عبدالرحیم کے خطوط آتے رہتے ہیں وہ بخیریت ہیں۔ پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ اب تو ان کا اصرار یہ ہے کہ میں مولوی تقی کو بھیج دوں کہ وہ مولوی تقی صاحب کے ساتھ جا کر مصر میں اوجز چھپوا دیں۔

لکھتے ہیں کہ میری انتہائی تمنا ہے کہ تیرے حدیث کے کاموں میں سے کسی میں کسی طرح میری شرکت ہو جائے مگر میں نے شدت سے انکار لکھ دیا تھا کہ مولوی تقی صاحب کو ان کے مدرسہ سے ایک سال کی چھٹی دلوائی تھی۔ مجھے اسی کی ندامت ہے کہ اس کا علمی اور مالی نقصان ہوا مگر۔۔۔مقدر کی بات کہ ترکیسر والوں نے ان کو پہلے ہی اپنے مدرسہ سے سبکدوش کر دیا اور پرسوں ان کا خط آیا کہ آئندہ سال کمیٹی نے آپ کا قیام تجویز نہیں کیا۔

مولوی تقی پر تو اس کا بہت اثر ہے۔مگر وہ خود مجھ سے بار بار کہہ رہے تھے کہ میں مصر جانا چاہتا ہوں اور اپنے مدرسہ سے چھٹی کی توسیع کراؤں گا اور اگر انہوں نے توسیع قبول نہ کی تو استعفاء دے دوں گا مگر اہل مدرسہ نے خود پیشکش کی تو میرے نزدیک تو یہ منجانب اللہ ہوا کہ الزام اہل مدرسہ پر ہوا ہم لوگوں پر نہیں ہوا مگر نہ معلوم اہل مدرسہ کے اس اقدام پر مولوی تقی کو تائثر کیوں ہوا۔

مولوی عبدالحفیظ تو بہت ہی کئی ماہ سے اصرار کر رہے ہیں اور میں ان کو مدرسہ ہی کا عذر لکھ رہا تھا کہ کچھ بعید نہیں ان ہی کی دعاؤں کا زور ہو۔ بہرحال اب تو بظاہر ایک ڈیڑھ ماہ میں مولوی تقی کی مصر کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔مولوی عبدالرحیم سے تو ابھی تک اس کی اطلاع کرنے کی نوبت نہیں آئی۔

میری طبیعت بھی کئی دن سے خراب ہے اور آج تو بخار کا بڑا ہی زور ہے۔کل بھی کچھ کھانے کی نوبت نہیں آئی اور آج تو بالکل ہی املی کی چٹنی کے سوا کسی چیز کے کھانے کی نوبت نہیں آئی۔اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اس کے چوٹ آنے سے بہت قلق ہوا۔

آج کی ڈاک سے مولانا انعام الحسن صاحب،مولانا محمد عمر صاحب، بھائی یوسف رنگ والے اور مولوی محمد سلیمان جھانجھی سب کے خطوط آئے اور میری سمجھ میں یہ نہ آیا کہ ان

کے جوابات کہاں لکھواؤں۔ پہلے ان کی لندن کی پرسوں کی روانگی ٦ اگست کی تھی پھر ۴ کو ہوئی۔ آج کے خطوط میں ۲/ اگست کو پیرس کی روانگی آخری تجویز ہے۔ ایسی صورت میں لندن تو ان کو خط پہنچنا بہت ہی مشکل ہے۔

حافظ پٹیل کے نام اس لئے نہیں لکھوا رہا کہ یہ حضرات تو خود سب کے سب حضرت جی کے ساتھ روانہ ہو گئے ہوں گے۔ اس لئے ان کے خطوط کی مختصر رسید یا جواب تمہارے ائر لیٹر پر لکھوا رہا ہوں۔ اگر تمہیں مرکز کے ذریعہ سے یا کسی ذریعہ سے کوئی جانے والا ایسا ملے جو راستہ میں ان سے ملاقات کرنے والا ہو تب تو اس کے ہاتھ بھیج دیجئے ورنہ ۱۵/ اگست کے آس پاس کوئی خط عبدالرحیم کو لکھیں تو اس میں رکھ دیں۔

معلوم نہیں کہ میں پہلے کسی خط میں یہ لکھوا چکا ہوں کہ نہیں کہ میں تو اپنی بداعمالیوں سے زیادہ حرمین سے خود ہی مایوس ہوں مگر اس سال ہارون طلحہ مع اپنی زوجات کے ارادہ کر رہے ہیں فارم بھی داخل ہو گئے، قرعہ اندازی کا ابھی وقت نہیں ہوا۔ ان کا ارادہ رمضان سے قبل اکبری جہاز میں جانے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر کے اسباب پیدا فرمائے، بسہولت سفر کی تکمیل فرمائے، حج وزیارت قبول فرمائے۔ مولوی انعام صاحب کے بولٹن آمد ورفت اور کارگذاری کی تفصیل ضرور لکھیں۔

یہ لفافہ کل سے اس انتظار میں رکھا تھا کہ شاید تمہارا وہ لفافہ پہنچ جائے جو تم نے خواب میں لکھا تھا مگر آج بھی نہیں پہنچا۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، ۲۷/ جولائی ۷۳ء

از احمد گجراتی، بعد سلام مسنون، مولوی اسماعیل بدات کے یہاں لڑکی تولد ہوئی اور انتقال بھی کر گئی۔ فقط

﴿30﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷/ جمادی الثانیہ ۹۲ھ [۲۸/ جولائی ۷۲ء]

حضرت شیخ نے یہ پیام دیا ہے کہ میں حاجی یعقوب کے ہاتھ کہلا دوں کہ حضرت قاری یوسف متالا اگر اس ناکارہ کو پہچانتے ہوں اور بھول نہ گئے ہوں تو سلام مسنون کہہ دیں۔ میں نے تو حاجی عطاء الرحمٰن کو بھی ترغیب دی تھی کہ زیارت کر کے آویں مگر ان میں بغاوت کا اثر آ گیا۔ اول تو حاجی یعقوب نے بھی بغاوت کا ارادہ کیا تھا مگر میں نے یہ کہا کہ یہ مناسب نہیں ہے۔

میری تو مصیبت ہے کہ جب ایک سے جوڑ پیدا ہو جائے تو توڑا نہیں جاتا حدیث سے بھی یہ استنباط کیا تھا کہ صل من قطعك اور اکابر سے بھی یہ سنا تھا کہ آدمی کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ دوسرا کیا کر رہا ہے یہ سوچنا چاہئے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ بڑے بھائی تو ساتھ ہیں ان کی خدمت میں بھی دست بستہ سلام۔ انہوں نے تو میرے خطوط کی رسید بھی بھیجنا گوارہ نہیں کی چہ جائے کہ جواب۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عطاء الرحمٰن۔ ۹۲/۶/۱۷ھ

﴿31﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جولائی ۷۲ء [جمادی الثانیہ ۹۲ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ اللہ تعالیٰ، بعد سلام مسنون، تمہارے محبت نامے کے جواب میں ایک مفصل ائر لیٹر کل بولٹن کے پتہ سے لکھوا چکا ہوں مگر ایک مشکل یہ پیش آ رہی ہے کہ یہ پتہ نہیں چلتا کہ آج کل تمہارا قیام کہاں ہے؟ اس لئے بھائی عبدالحمید کے ائر لیٹر پر بھی ایک مختصر مضمون تمہیں اس لئے لکھوا رہا ہوں کہ معلوم نہیں بولٹن کا خط تمہیں کب ملے اور ان کو تمہارا حال چونکہ ہر وقت کا معلوم رہے گا اس لئے ان کے ذریعہ بھیج رہا ہوں۔

کل کے خط میں لکھا تھا کہ عزیز عبدالرحیم لندن سے صبح کو روانہ ہو کر اسی دن شام کو عربی تین بجے جدہ پہنچ گیا۔ دو گھنٹے طعام و نماز وغیرہ میں خرچ ہوئے اور پانچ بجے وہاں سے روانہ ہو کر عربی دس بجے صبح کو مدینہ منورہ پہنچ گئے اور ۱۹ جون کو وہاں سے مکہ مکرمہ پہنچ گئے تھے۔ اس لئے کہ وہ افریقی صاحب کو اپنی لڑکی کی بیماری کی وجہ سے جانے کی عجلت ہو گئی تھی۔ عبدالرحیم نے تو کوشش کی کہ وہ کچھ اور مؤخر کر دیں مگر انہوں نے ۲۶ تاریخ بھی عزیز عبدالرحیم کی وجہ سے تجویز کی ورنہ جلدی جانے کا تقاضا ہو رہا تھا۔ ۲۶ تاریخ کا تمہاری والدہ کا بکنگ ان کے ساتھ ہو گیا۔

عبدالرحیم کے دو خط پہنچے اس نے والدہ کے بعد مدینہ میں قیام کے متعلق پوچھا تھا۔ میں نے لکھ دیا کہ یہ بات ایسے شخص سے کیا پوچھنے کی جو مدینہ میں قیام کو ترس رہا ہو۔ اگر ویزا میں رجب تک کی گنجائش نکل آئے تو رجب میں تو حج کا ویزا بہت آسانی سے مل جاتا ہے پھر معلوم نہیں جانا مقدر ہے یا نہیں۔ بیوی ساتھ ہے دونوں ساتھ ہی حج کر کے آ جاؤ

جس میں تمہیں بھی سہولت ہو۔

مگر میں نے اس کو ہر خط میں اس کی بہت تاکید کردی کہ **وہاں کے اوقات کی بہت زیادہ رعایت رکھیں اور اس سے زیادہ وہاں کے آداب کی۔ تھوڑی سے بے ادبی سے نقصان بہت بھگتنا پڑتا ہے**۔ میں اس کو بہت دفعہ بھگت چکا۔ بالخصوص وہاں کے قیام میں نظر بد سے حفاظت کی بہت ضرورت ہے کہ اس کا وبال بہت ہی سخت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم اور ہمارے سب دوستوں کو اس سے بچائے۔ جولائی ۷۲ء

﴿32﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۶ / جولائی ۷۲ء [۹ / رجب ۹۲ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج کل بہت ہی مشغولی ہے اور امراض نے بھی خوب گھیر رکھا ہے اس لئے ڈاک میں خصوصی خطوط کا سننا بھی مشکل ہوتا ہے وہ بھی ایک دو دن تک ٹلتے رہتے ہیں مگر تمہاری بیماری کے بعد سے تمہارے خط کا یا تمہارے متعلق کسی دوسرے کا خط سب سے پہلے سننے کی نوبت آتی ہے، ڈاک میں سب سے پہلے تو تمہارا کوئی خط ہوتا ہے اس کو تو میرے کاتب سب سے پہلے علیحدہ کر کے میرے پاس رکھ دیتے ہیں، اس کے بعد بولٹن کے خطوط میں سرسری طور سے یہ دیکھ کر کہ تمہارے متعلق کوئی خیر خبر ہے یا نہیں الگ رکھ دیتے ہیں۔

آج کی ڈاک سے یعنی ۶ جولائی کو تمہارا محبت نامہ لفافہ مؤرخہ ۲۵ جون پہنچا۔ خط

کے شروع میں تو تمہاری بیماری کی کیفیت تھی جس کو فکر و قلق کے ساتھ سنتا رہا مگر تھوڑی دیر سننے کے بعد جو تم نے اپنے دار العلوم کے متعلق اپنی اولوالعزمیوں کی تفاصیل لکھیں اس سے تو بہت ہی مسرت تمہاری صحت کے اعتبار سے ہوئی, اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمہیں جلد از جلد صحت وقوت عطا فرمائے, تمہاری طویل بیماری نے تو میرے قلبی امراض میں اضافہ کر دیا۔

چونکہ آج کل مجھے بھی اپنی ٹانگوں کی مستقل تکلیف کے علاوہ قلت منام قلت طعام کی وجہ سے نیند نہیں آتی تو اکثر تمہارا خیال آ جاتا ہے۔ تم نے لکھا کہ ہسپتال سے وہیں پر ایک خط لکھا تھا وہ تو آج ٦/ جولائی تک نہیں ملا۔ اس سے پہلے خط [میں] تمہارے ہسپتال جانے کی تجویز ناک اور پیٹ کے آپریشن کی تجاویز ملی تھیں اس کے جواب میں میں مستقل ائر لیٹر ٢٠/ جون کو لکھ چکا ہوں, خدا کرے پہنچ گیا ہو۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ ناک کے آپریشن کے بعد بھی اب تک ناک سے خون آتا ہے۔ تم اپنی ناک کے سیدھے کرنے کا زیادہ فکر نہ کرو, وہ تو باپ اور پیر دونوں ہی کے ساتھ ٹیڑھی رہی, یہ تو فقرہ تفریحی تھا, اللہ تعالیٰ جلد از جلد تمہیں صحت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ٢٦/ جون اور ٢٨/ جون کے معائنوں میں بہترین کامیابی عطا فرمائے۔

عزیز عبد الرحیم کے متعلق اس سے پہلے خط میں میں لکھ چکا ہوں کہ اس کے مدینہ پاک پہنچنے کے بعد سے دو خط آئے۔ ایک تو وہ جو اس نے مدینہ پہنچتے ہی صوفی جی کی رجسٹری میں بھیجا تھا وہ تو بہت دیر میں پہنچا تھا اور دوسرا جو اس نے مدینہ پاک سے مکہ مکرمہ پہنچ کر شمیم کے خط کے ساتھ ہندی لفافہ میں بھیجا وہ جلدی پہنچ گیا, اور میں دونوں کا جواب لکھ چکا ہوں۔

تمہاری والدہ انشاء اللہ ٢٦/ جون کو جدہ سے افریقہ روانہ ہوگئی ہوں گی اور ان کی بخیر رسی کا تار بھی تمہارے پاس پہنچ گیا ہوگا۔ عبد الرحیم نے مجھ سے والدہ کی روانگی کے بعد دونوں خطوں میں یہ دریافت کیا تھا کہ کب تک قیام کروں اور میں نے دونوں میں یہ لکھ دیا تھا

کہ جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو ٹھہر جاؤ اور رجب تک ٹھہر جاؤ کہ رجب کے بعد حج کا ویزہ آسان ہو جاتا ہے ,اہلیہ کو حج کرا کر لاؤ ,پھر معلوم نہیں کب مقدر ہے۔

تم نے مساجد اور مدارس کی کمیٹی کے متعلق جو کچھ لکھا اس سے فکر و قلق بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے کہ یہ اتنے گرتے چلے جا رہے ہیں کہ اللہ ہی رحم فرمائے۔ مدرسہ امدادیہ مراد آباد کے عربی مدرسہ کو اسکول میں تبدیل کرنے کی کوشش وہاں کے بدنصیب مسلمانوں کی طرف سے کئی سال سے ہو رہی ہے اب سنا ہے انہوں نے عربی کے حامیوں پر مقدمہ بھی دائر کر دیا۔

تمہاری مساعی جمیلہ سے تمہارا مدرسہ اور تمہاری مسجد بے دینوں سے محفوظ رہے تو اللہ کا بڑا ہی احسان ہو ,اسی وجہ سے تو میں تمہارے بولٹن کے قیام کو اہم سمجھتا ہوں۔ **اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی صحت وقوت عطا فرمائے ,تمہاری ہر نوع سے مدد فرمائے ,تمہاری مساعی جمیلہ سے کم از کم بولٹن کو دینی مرکز بنا دے۔**

تم نے لکھا کہ اطاعت رسول ﷺ کے ختم پر بذات خود مضمون قلمبند فرما کر طبع کروایا ,یہ اگر کشف ہے تو غلط ہے اور اگر آپ کے پاس یہ روایت پہنچی تو راوی ثقہ نہیں ہوگا۔ مضمون میں نے سنا ضرور اور طباعت کا مشورہ بھی دیا اور مولانا تقی کہتے ہیں کہ مضمون تو میرا تھا، قاری یوسف نے آپ کا کیوں بنا دیا، البتہ ایک دو لفظوں کا اضافہ تو نے کیا تھا۔ یہ صرف اس واسطے میں نے لکھوا دیا کہ کبھی آپ کو اشتباہ نہ ہو ,حقیقی واقعہ آپ کے ذہن میں رہے۔

تمہارے مدرسہ کیلئے تمہاری مساعی جمیلہ سے جو ابتدائی چندہ ہوا وہ حقیقت میں تمہارے ہی اخلاص اور مساعی کا ثمرہ ہے۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے اس سے بھی زیادہ سے زیادہ کامیابی عطا فرمائے۔ حاجی منور حسین کو ضرور سفارش لکھوں گا مگر مولانا انعام الحسن کی وہاں سے روانگی کے بعد اس لئے کہ آج کل یہ حضرات سب کے

سب اس قدر مشغول ہیں جیسا کہ ان سب کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تو وہ غیر متعلق خط پڑھنے کا بھی ارادہ نہیں کریں گے اور سمجھنے کا تو بالکل نہیں۔

ایک اہم چیز کی طرف اسی وقت خط لکھواتے ہوئے مولانا تقی الدین صاحب نے توجہ دلائی وہ یہ کہ حاجی صاحب نے علی میاں سے بھی وہ پیشکش کی تھی جو تم نے لکھا مگر علی میاں نے بہت زور سے یہ کہا تھا کہ آپ کا ارادہ تو بہت مبارک ہے اور ضرور کریں مگر انتظام وغیرہ سب علماء کے قبضہ میں ہوگا، انتظامیات میں آپ کا کچھ دخل نہ ہوگا اس پر انہوں نے گہرا سکوت کیا تھا۔



میری بھی رائے یہی ہے کہ کسی شخص کا ایسا بڑا چندہ ہرگز ابتداء قبول نہ کریں جس سے وہ اپنے آپ کو مدرسہ کا سرپرست سمجھے اور تمہیں اپنا بھکاری، بلکہ اکابر کی رائے تو یہ ہے کہ امراء کا چندہ زیادہ نہ لیا جائے، غرباء کا لیا جائے، باقی آئندہ۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۶/ جولائی ۷۶ء

﴿33﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/ جمادی الثانیہ ۹۲ھ [۳/ اگست ۷۲ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۵ جولائی ۲۱ کو پہنچا۔ تم نے لکھا کہ پرسوں ایک اشتہار دار العلوم کے متعلق بھیجا تھا وہ تو ابھی تک نہیں پہنچا اور مجھے اس کا شدت سے انتظار بھی ہے۔ اور بعض

دوستوں کے خط سے چونکہ یہ معلوم ہوا کہ تم نے اپنی اپیل میں مولانا انعام الحسن صاحب کا سنگ بنیاد رکھنا لکھ دیا۔ اس پر مجھے تعجب بھی ہوا جیسا کہ اس سے پہلے خط میں میں بھائی عبدالحمید کے خط میں پیام بھیج چکا ہوں کہ اگر بغیر ان کی منظوری کے ہوا تو بہت نامناسب ہوا۔

تم نے اچھا کیا کہ مطار پر نہیں گئے۔ میں تو متعدد خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ تمہیں اپنی صحت کی رعایت بہت ضروری ہے۔ مجھے بھی تمہارے دعوت نامے پر بڑا تعجب ہو رہا تھا کہ تمہارا جو خط میرے پاس سنگ بنیاد اور دعوت کے سلسلہ میں پہنچا تھا وہ اس وقت پہنچا تھا جب کہ مولانا نظام الدین سے روانہ ہو چکے حالانکہ میں تو دو مہینے سے ہر خط میں یہ لکھوا رہا ہوں کہ ۶ / جولائی کو نظام الدین سے روانگی اور ۱۳ / کو لندن پہنچنا طے ہو چکا۔ بیچ کے مراحل البتہ باقی تھے اور ۱۳ / جولائی کو لندن کا پہنچنا سب سے پہلے اسی لئے طے ہوا تھا کہ وہاں کے احباب اور قرب وجوار کے لوگوں کو معلوم ہو جائے۔

تم نے لکھا کہ مولوی یعقوب صاحب سے بات ہونے کے بعد بولٹن آمد پر دعوت کا نظام بنالیا ہے۔ میرے خیال میں تو تم نے دعوت کا جھگڑا نامناسب کیا, خود بیمار ہو اور اچھے خاصے بیمار ہو اہلیہ بھی بیمار ہے ایسی صورت میں اتنے بڑے مجمع کی دعوت کا قصہ تم نے فضول کیا۔ صرف سنگ بنیاد کا قصہ اگر ہو جاتا تو مناسب تھا مگر اس کے متعلق تو تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ اس کی تو ابھی زمین ہی کا قصہ طے نہیں ہوا۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ جوابات اعتراضات پہنچ گئی۔ مجھے بار بار اس کا خیال آتا تھا تمہارے پاس ہر کتاب بھیجنے کو جی چاہے مگر لے جانے کی مشکلات [کا کیا کیا جائے]۔

تمہارے خسر صاحب کا خط آیا تھا وہ کل اتوار ۲۳ رجولائی کی دوپہر کو یہاں پہنچ رہے ہیں۔ جب ان کا ابتدائی خط ہندوستان پہنچنے کا آیا تھا میں نے اسی وقت ان کو لکھا تھا کہ آپ نے بہت بے موقع سفر کیا ساری دنیا تو آپ کے یہاں جمع ہورہی ہے اور آپ گھر چھوڑ کر چل دیئے۔ اجتماع سے یا اتنا پہلے آنا چاہئے تھا کہ واپسی میں اجتماع میں شرکت ہوجاتی یا اجتماع سے فارغ ہونے کے بعد آنا چاہئے تھا۔ اس کے جواب میں صرف کل کے جواب میں لکھا کہ بہت افسوس ہورہا ہے کہ اجتماع میں شرکت نہ ہوسکی۔ یہ تو فضول چیز ہے۔

تم نے پہلے خطوط میں تو اس زمین کے متعلق ایسی امیدیں دلائیں اور سنگ بنیاد رکھنے کی سفارش بھی کرائی جس کے متعلق میں نے مولانا انعام صاحب کو دوخطوں میں زور دار سفارش بھی لکھی اس خط میں تم نے لکھا کہ اس کی امید نہیں رہی, اس سے بہت قلق ہوا۔ علی میاں کو آپ دعوت دیں سرآنکھوں پر مگر وہ خود بھی کثیر الامراض ہورہے ہیں ان کے نقرس کی بیماری کا سلسلہ ایسا چل پڑا کہ وہ جب چاہے دفعۃً آجاتا ہے جس سے چلنے پھرنے سے بالکل معذوری ہوجاتی ہے۔

اس ناکارہ کے حالات تو اپنے اعمال سیئہ کی وجہ سے حجاز کی حاضری کے قابل رہے ہی نہیں ٹانگوں کا سلسلہ ایسا مسلسل بے قابو ہوگیا ہے کہ چار آدمی پکڑ کر چارپائی سے قدمچہ پر کرسی کی طرح بٹھادیتے ہیں جیسا کہ تم نے مدینہ پاک میں میرا قدمچہ دیکھا تھا اور فراغت کے بعد چار آدمی قدمچہ سے اٹھا کر چارپائی پر ڈال دیتے ہیں۔

حجاز سے واپسی کے بعد سے اب تک زمین پر قدم رکھنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ جمعہ کی نماز کے علاوہ اور جمعہ کے دن عصر کے بعد چونکہ ذاکرین کا مجمع بہت ہوجاتا ہے اس لئے اسی کرسی پر چار آدمی پکڑ کر مدرسہ قدیم کی مسجد میں پہنچادیتے ہیں۔ وہیں چاروں طرف تکئے لگادیتے ہیں وہیں مغرب تک قیام رہتا ہے، مغرب پڑھ کر گھر آجاتے ہیں۔

لیکن میں نے مولانا انعام صاحب کو لکھا تھا کہ آپ کے ہمیشہ طول طویل سفر ہوتے رہے حجاز بھی بار بار جانا ہوتا رہا کبھی بھی عدم معیت کا خیال نہیں آیا مگر لندن کے سفر میں کئی دفعہ خیال آچکا کہ اچھا ہوتا تو میں بھی اس سفر میں معیت اختیار کر لیتا۔

تعمیر کی تکمیل میں عجلت ہرگز نہ کریں۔ اگر سنگ بنیاد مولوی انعام کے ہاتھ سے رکھا جاتا تو اچھا تھا۔ یہ نہیں تو پھر اطمینان سے کام کریں، جلدی کے کام میں خرابی ہوتی ہے۔ 
گھریلو مکانات میں اشکال نہیں کہ جب چاہا خرید لیا جب چاہا بیچ دیا مگر مدرسہ تو بہت مستقل چیز ہے، بہت اطمینان کی تعمیر ہونی چاہئے۔

تمہارے افریقہ کا سفر مجھے سمجھ میں نہیں آیا۔ اس سے پہلے بھی اس کے متعلق لکھ چکا ہوں کہ تمہاری صحت اور حالات افریقہ چندہ کیلئے جانے کے مناسب نہیں۔ عزیز مولوی عبدالرحیم کا مسئلہ بھی ابھی تک معلق ہو رہا ہے۔ انہوں نے بڑے زور سے مجھ سے خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اوجز جس کی طباعت مصر میں شروع ہوگئی ہے اس کی مدد کیلئے مصر جائیں گو ابھی تک میں نے اس کو منظور نہیں کیا۔

لیکن چونکہ یہاں سے مولوی تقی کے جانے کی بھی کچھ تجویزیں ہو رہی ہیں اس پر عبدالحفیظ کا بہت اصرار ہو رہا ہے کہ مولوی تقی کو میں یہاں سے بھیج دوں اور مولوی عبدالرحیم مدینہ سے مصر چلے جائیں اور ان کے ساتھ ان کی اہلیہ بھی مصر چلی جائیں کہ اس کی وجہ سے کھانے پینے میں سہولت رہے گی۔ خود مولوی عبدالرحیم نے تین صورتیں لکھی تھیں:

نمبر۱: وہ اس دوران میں اہلیہ کو ہندوستان پہنچا دیں تا کہ مولوی عبدالرحیم بھی ایک آدھ ماہ اس سیہ کار کے پاس رہ لیں۔ اس کو تو میں نے شدت سے منع کر دیا اس لئے کہ اس صورت میں ان کی اہلیہ کے حج کی پھر کیا صورت ہوگی۔

نمبر۲: ان کی اہلیہ حج تک صوفی اقبال یا عبدالحفیظ کے گھر رہیں۔

نمبر۳: یہ کہ عبدالرحیم کے ساتھ مصر چلی جائیں۔

ان[آخری] دونوں کو میں نے مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ پر موقوف کر دیا ہے کہ ان دونوں میں سے جونسی کو وہ پسند کرے اور اپنی رائے نمبر۳ کی ترجیح کی لکھ دی۔ ابھی تک کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا۔ میں نے مفصل تمہیں اس لئے لکھ دیا کہ اپنی اہلیہ کے نظام بنانے میں اس کا خیال رکھیں۔

تمہارا خواب بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور جیسا کہ تم نے خیال کیا کیا بعید ہے کہ تمہارے دار العلوم کی قبولیت کی بشارت ہو, اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ تمہارے دارالعلوم کی تعمیر وترقیات کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں مگر ایک جانب تو تم بار بار لکھتے ہو کہ یہاں کی آب وہوا موافق نہیں میں افریقہ منتقل ہو جاؤں یا ہندوستان, دوسری جانب اتنا لمبا کام دارالعلوم کا شروع کر رہے ہو؟ تمہاری پہلے ہی کونسی بات میری سمجھ میں آئی جو اتنی اونچی بات سمجھ میں آئے گی۔

میرے ٹھوس دماغ میں تو اب تک بھائی یوسف رنگ والوں کی چائے ہی سمجھ میں نہیں آ کر دی جو بہت معمولی چیز ہے اور اسی وجہ سے تمہارے نزدیک نا قابل التفات ہے۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ آدمی چاہے ان کو کتنی ہی بھلانے کی کوشش کرے مگر یاد آ ہی جاتی ہیں۔

اس خط کے درمیان میں دوسرا ورق مولانا انعام الحسن صاحب کے نام لکھنے کا ارادہ تھا مگر تمہارا خط ہی پورا نہ ہو کے دیا۔ نیچے کا پرچہ پھاڑ کر مولانا انعام الحسن صاحب کے پاس پہنچا دیں اور اہتمام سے پہنچا دیں کہ ان کے نظام کے موافق ۶ /اگست کو ان کی لندن سے روانگی ہے۔ مولوی ہاشم اور ان کی اور اپنی اہلیہ سے سلام مسنون, میں ان سب کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم، بقلم حبیب اللہ۔ ۲۳/ جمادی الثانیہ ۹۲ھ

ازحبیب اللہ، بعد سلام مسنون،آپ کے روزافزوں امراض سے بہت ہی فکر وقلق ہے اللہ تعالیٰ ہی آپ کوصحت کاملہ عطا فرمائے۔ میں تو سمجھ رہا تھا اس سال ملاقات ہو جائے گی مگر معلوم ہوا کہ اب تو پرواز بہت اونچی ہورہی ہے۔اب بجائے ہند کے افریقہ کا خواب دیکھ رہے ہیں,دعاؤں کی بہ لجاجت درخواست ہے۔

﴿34﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام:حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی:۸/اگست۲ےء[۲۸/ جمادی الثانیہ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون،تمہارا محبت نامہ مؤرخہ بغیر تاریخ کا میرے ۲۷/ جولائی کے خط کے جواب میں پہنچا۔تم جیسے ذی شعور سے خط پرتاریخ نہ لکھنا موجب تعجب ہے۔

تمہارے خالو صاحب کی آمد پہلے لکھوا چکا ہوں وہ ۲۳/ جولائی کی شب میں ایک بجے پہنچے تھے۔۱۵ دن یہاں قیام کا ارادہ تھا مگر چند روز قیام کے بعد انہیں لکھنؤ کا تقاضا ہوا۔ ایک شب علی میاں سے ملنے کے بعد واپسی میں ایک شب مرادآباد مولوی عبدالجبار صاحب کے یہاں ٹھہرے مولوی عبدالجبار صاحب سے ملاقات کیلئے ,کہ جب مولوی عبدالجبار لندن گئے تھے تو معلوم ہوا کہ تمہارے خالو صاحب سے خصوصی تعارف ہوگیا تھا۔واپسی پر ایک دن گنگوہ تشریف لے گئے اور اسی دن واپس آکر رات جلال آباد میں گذری کہ مولانا مسیح اللہ سے بھی لندن کے سفر سے تعلقات تھے۔ واپس آکر دو دن یہاں ٹھہر کر ۷/اگست کی صبح کو اپنے ایک رفیق کے ساتھ جو گجرات سے ساتھ تھے گجرات واپس چلے گئے۔

ان کے رفیق تو یہاں کے قیام میں بیمار ہی رہے جس کا بہت زیادہ قلق ہے اور اس سے زیادہ قلق اس کا ہے کہ تمہارے خالو صاحب کے بٹوے میں سے کسی شخص نے چار سو نقد اور ۲۹ پونڈ تبرک سمجھ کر لے لئے حالانکہ ان سے خاص طور سے اور ہر آنے والے نئے مہمان سے عموماً خاص طور سے کہہ دیا جاتا ہے کہ کوئی نقد یا اہم کاغذ پاسپورٹ وغیرہ مہمان خانہ میں نہ چھوڑیں۔

انہوں نے مزید ظلم یہ کیا کہ اس بٹوہ کو مہمان خانہ کے اس دروازہ کے اوپر لٹکا دیا جو زینہ کے متصل ہے۔ مہمان خانہ اول تو ویسے ہی عامۃ الورود ہے اور چونکہ آس پاس رہنے والے مزدوروں کو بھی معلوم ہو گیا کہ یہ کمرہ بڑا زرخیز ہے وہ تلاش میں رہتے ہیں کہ کوئی وقت خالی ملے۔ کھانے کے بعد یہ سب حضرات بے فکری سے ایسا سوتے ہیں اور عصر کے بعد میری مجلس میں سب اکٹھے ہو کر آجاتے ہیں اور مہمان خانہ کھلا رہتا ہے۔

میں نے ان سے بار بار پیشکش کی کہ آپ جو ضرورت ہو مجھ سے لے جاویں اور وہاں جا کر مولوی یوسف متالا کو جب سہولت ہو دے دیں مگر انہوں نے اس کو قبول نہیں کیا, اور یوں کہا کہ میرے پاس کئی چیک موجود ہیں مگر مجھے بہت ہی ندامت ہو رہی ہے۔

اب تمہارے ائر لیٹر کا جواب لکھواتا ہوں۔ تمہاری معرفت سے دو خطوں کی رسید مولوی انعام صاحب کے خط سے معلوم ہو گئی تیسرا ابھی انشاءاللہ پہنچ جائے گا۔ تمہارے یہاں کے اجتماع اور دعا کو تو مولوی انعام صاحب نے میری خاطر میں تین خطوں میں لکھا مگر تم نے تو لکھا کہ میں رخصت کرنے مطار پر گیا تھا اور مولوی انعام صاحب نے لکھا کہ تم بیماری کی وجہ سے دو دن پہلے رخصت ہو گئے تھے۔

تمہاری مسجد کے اجتماع کی تفصیل سے بہت مسرت ہوئی۔ مجھے یہ روایت پہنچی تھی

کہ مولوی انعام صاحب نے تمہاری تواضع بیعت کرنے کی کی تھی۔ مولوی انعام صاحب کا عذر واقعی قوی تھا۔ تم نے لکھا کہ چار سو آدمیوں نے کھانا کھایا مگر یہ نہ لکھا کہ یہ کس کے ذمہ ٹھہرا، یہ بھی نہ لکھا کہ ناشتہ کس کی طرف سے؟ تم تو رئیس ہو اور میں فقیر ہوں، میری نگاہ تو سب سے پہلے پیسوں پر جائے۔

آپ کا وہ لفافہ جس میں اشتہار تھا اگر آپ ڈاکخانہ میں ڈالتے تو پہنچ ہی جاتا، آج ۸ اگست تک تو پہنچا نہیں مگر تمہارے خط سے اطمینان ہو گیا۔ مجھے یہ روایت پہنچی تھی کہ تم نے اپیل کی ہے کہ ان کے ہاتھ سے افتتاح ہو گا اس کے متعلق مجھے فکر تھا کہ یہ تمہارے لئے بھی اور میرے لئے بھی موجب ندامت تھا۔ اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ تم نے ان کے قیام میں اشتہارات وغیرہ سب بند کر دیئے بہت اچھا کیا۔

ایکسرے کے نتیجہ کا بھی شدت سے انتظار ہے اس سے ضرور مطلع کریں۔ تم نے نصاب کے بارے میں ضرور لکھا تھا مگر یہ لکھا تھا کہ میں تجویز کر کے بھیجوں گا تو اس کی اصلاح کر دیجئے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ نصاب بھی آپ نے اس لفافہ میں بھیجا ہو گا جس میں اشتہار بھیجا تھا۔ اس کے پہنچنے کی تو مجھے امید نہیں رہی اور اس کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ البتہ تمہارے دار العلوم کے اپیل ہونے کی وجہ سے اشتیاق ضرور ہے۔

تم نے مجھ پر بہت احسان کیا کہ چندہ کیلئے افریقہ جانا ملتوی کر دیا۔ البتہ جو آدمی جاوے ان کے ساتھ تم اپنے سفارشی خطوط بھیج دو تو مضائقہ نہیں۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ چندہ عطا فرمائے اور افریقہ جانا جس کا خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ مگر محصلین کے سلسلہ میں میرا عقیدہ تو بہت ہی خراب ہے۔

بہت ہی زیادہ دیانتدار وہ ہے جو مدرسہ کا چندہ پورا دے دے۔ اور اگر مدرسہ کے چندہ کے ساتھ وہ کچھ اپنے لئے بھی چندہ کرتا رہے تو اس میں بھی کوئی الزام کی بات نہیں

میرے تو تجربے مصلین کے بارے میں بہت ہی خراب ہو گئے۔ بڑے بڑے...... بھی اس سلسلہ میں میری بدعقیدگی کا سبب بن گئے

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

تمہارے خالو نے بتلایا کہ اس کار کے ساتھ یہ پانچواں حادثہ ہے مگر مولوی یوسف نے [اسے بیچنے کو] منع کر دیا۔ میرے خیال میں یہ شوم میں داخل نہیں بلکہ کار کی خرابی ہے کہ جس کو کوئی بہت ماہر ہی پہچان سکتا ہے۔ کوئی باریک پرزہ ایسا ہے جس میں رکاوٹ نہیں پھسلاون ہے جس کی وجہ سے کار بے قابو ہو جاتی ہے۔ ﴿۲﴾

تمہیں دار والی حدیث یاد ہو گی کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ اس گھر میں جب سے آئے ہیں کوئی نہ کوئی بیمار رہتا ہے تو حضور ﷺ نے اسکے بیچنے کی اجازت دے دی جس کی وجہ مکان کی آب و ہوا کی خرابی تجویز کی جاتی ہے۔ اسی بنا پر میں نے تمہیں سابقہ گھر بیچنے کو لکھا تھا۔

مولوی عبدالرحیم صاحب کو اللہ جزائے خیر دے انہوں نے تو خود ہی اپنے آپ کو اوجز کیلئے پیش کیا مگر مولوی تقی صاحب کا فقرہ یہ ہے کہ خدا کرے کہ وہ اپنے ارادہ کو پورا کر سکیں۔ مولوی تقی صاحب یہاں سے فارغ ہو گئے اور کل کو اپنے گھر جا رہے ہیں، دو ہفتہ قیام کے بعد واپس آ کر مکہ مکرمہ ہوتے ہوئے مصر کا ارادہ کر رہے ہیں۔

میں تو مولوی انعام کے آخری خط کا جواب مراکش لکھوا چکا ہوں۔ ان کا تو کوئی خط نہیں آیا مگر حاجی یعقوب صاحب کے خط سے ایک مراکش جانے والے کے ساتھ خط کا بھیج دینا معلوم ہو چکا۔ اہلیہ اور عزیز محمد سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں، عزیزہ خدیجہ پر کسی قسم کی چوٹ کا اثر نہ آنے سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس کو اپنے حفظ و امان

میں رکھے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ۔۸/اگست ۷۲ء

راقم حبیب اللہ خدمت والا میں بہت بہت سلام مسنون عرض کرتا ہے اور بصد عجز و نیاز درخواست دعا کرتا ہے

﴿35﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/اگست ۷۲ء [۲۰/رجب ۹۲ھ]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا خط پہنچا جس میں تم نے لکھا کہ حاجی چوہان کی رقم عبدالحفیظ کے حوالہ کردی ہے نیز میرے ایک عزیز لندن کے اجتماع سے عمرہ کیلئے حاضر ہوئے تھے انہوں نے ۵۰۰ ریال دیئے تھے امید ہے کہ تو نے دونوں کو چار چار حرف رسید کے لکھوا دیئے ہوں گے۔

حاجی چوہان کا نام تو تو نے اسی پرچہ میں لکھا۔اس کے متعلق تم نے ابتداء اطلاع دی تھی اوراس میں ان کا نام بھی نہیں لکھا تھا بلکہ یہ لکھا تھا کہ حاجی صاحب جن کے یہاں میں مقیم ہوں اور وہ میری بہت خاطریں کرتے ہیں چناں اور چنیں ہیں اور وہ اس وقت مدینہ پاک میں موجود تھے ان کی خدمت میں تمہارے توسط سے رسید و شکریہ لکھوا دیا تھا بلکہ دو مرتبہ لکھوا دیا۔

عبدالحفیظ کو دینے کو تو بہت بعد میں لکھا ان کا پتہ تو مجھے معلوم نہیں اور نہ تم نے لکھا اس لئے ان کے نام کا پرچہ تو اسی خط کے ساتھ لکھتا ہوں اگر تم کوئی لفافہ ان کو بھیجو تب تو دوسرا رقعہ پھاڑ کر ان کے پاس بھیج دو ورنہ ایک ائرلیٹر پر میرا یہ مضمون نقل کر کے بھیج دو۔ دوسرے صاحب غلام حسین صاحب کے نام براہ راست اسی وقت ائرلیٹر لکھوا رہا ہوں۔

اصل شکر یہ تو تمہارا ہے کہ تم اس نابکار کیلئے لوگوں سے چندہ کرتے ہو۔ اللہ تمہیں بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس وقت تو بہت ہی بروقت تمہارے ہدایا پہنچے اس لئے کہ اس وقت مجھ پر اوجز اور بذل کی طباعت کا بھوت سوار ہو رہا ہے۔

مولوی نصیر بھی بار بار طعنہ دیتے ہیں کہ اب مرتے مرتے تو نے کیا شروع کر دیا اور میری بھی تمنا ہے میری زندگی میں بذل ٹائپ پر چھپ جائے کہ میرے حضرت نور اللہ مرقدہ نے حجاز سے واپسی پر ۴۶ھ میں مجھے بذل المجہود کی طرح شرح ترمذی لکھنے کا حکم فرمایا تھا جس کی تعمیل میں اپنی نالائقی سے نہیں کر سکا چند سال سے یہ خیال ہو رہا ہے کہ بذل المجہود کی خوب اشاعت کر جاؤں بعد میں تو کون طبع کرے گا اسی سے شاید تعمیل حکم نہ کرنے کی کچھ تلافی ہو جائے۔

۳۰ برس سے چونکہ یہ نایاب ہو گئی ہے اس لئے میں نے لیتھو پر بھی اس کی طباعت شروع کر دی۔ تیسری تو بحمد اللہ طبع ہو گئی، پہلی اور دوسری قریب الطبع ہے۔ دو پریسوں میں چھپ رہی ہے۔ ٹائپ والی بھی پہلی دو جلدیں تو تیار ہو گئیں اور تیسری بھی انشاء اللہ قریب الختم ہے لیکن ٹائپ کی تین جلدیں اصل بذل کی ایک جلد میں ہوں گی اور ساری بذل کی ۱۵ جلدیں تجویز ہیں۔ لیتھو کی تیسری جلد مولوی تقی کے ہاتھ تمہارے پاس بھیجنے کا ارادہ ہے کہ مصر میں طبع ہو جائے تو جلدی ہو جائے گی۔ دعا بھی کرو کہ اللہ تعالیٰ میرے ان منصوبوں کو جلد پورا کرا دے۔

مولوی ہاشم کا کل کی ڈاک سے خط آیا مولوی یوسف کی خیریت لکھی ہے۔ ایک لطیفہ سناؤں۔لندن کے دو مہمان کل آئے ہوئے تھے ہم نے ان سے قاری یوسف کی خیریت پوچھی, ان کی سمجھ میں نہیں آیا قاری یوسف کون ہے۔ ساتھی نے کہا یہ تو مولانا صاحب کو دریافت کررہے ہیں اس پر ان صاحب نے کہا کہ اجی میں تو مولانا صاحب کی خدمت میں بہت جاؤں, اس پر ہم نے بھی مولانا صاحب کہنا شروع کردیا۔

مولوی تقی صاحب کے متعلق کل کے مولوی عبدالحفیظ کے خط میں مفصل لکھوا چکا ہوں اس کو دیکھ لیں۔تم نے لکھا کہ والدہ کے نام دو چار سطریں لکھوادے۔ مجھے قسمت سے مولوی یوسف تتلی کا پتہ معلوم نہیں ان کا جو خط آتا ہے جوابی لفافہ ہوتا ہے اسی میں جواب لکھوا دیتا ہوں۔

مولوی تقی صاحب کے ٹکٹ کے سلسلہ میں میرا خود بھی خط لکھنے کا تقاضا ہورہا ہے مگر مولوی تقی تو گھر جا کر بیٹھ گئے اس لئے تمہاری والدہ کا پرچہ بھی اس لفافہ میں رکھوارہا ہوں اپنے خط کے ساتھ بھیج دو۔ سمجھ میں تو آیا نہیں کہ تمہاری والدہ کا تمہارے مصر جانے سے کیا تعلق، ان کی طرف سے تو جب وہ افریقہ جا چکیں تم گجرات میں رہو یا مصر، برابر ہی ہے۔تاہم تعمیل حکم میں ان کے نام پرچہ لکھوارہا ہوں ملاحظہ فرمالو اور اس میں کچھ اصلاح کرنا چاہو تو اصلاح کر کے ایک پرچہ پر نقل کر کے ان کی خدمت میں بھیج دو۔اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دو۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۲۹/اگست ۷۲ء

﴾36﴿

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: یکم شعبان ۹۲ھ / ۹ر ستمبر ۷۲ء

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہونچا آپ تبلیغی اسفار میں مولانا انعام صاحب کے ساتھ رہے اس سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے قبول فرماوے آپ کے بھائی صاحب کے تبلیغی جماعت میں نکلنے سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ بہت مبارک فرماوے ان کو قبول فرماوے ان کے لئے صدقہ جاریہ بناوے۔

اس زمانہ میں تبلیغی کام بہت اہم ہے آپ بھی وقتاً فوقتاً نکلا کریں معمولات کی پابندی سے بہت مسرت ہوئی۔ معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے اس کا اہتمام کریں اللہ تعالیٰ استقامت وترقیات سے نوازے۔ آپ اچھا کرتے ہیں کہ مولانا یوسف صاحب سے وقتاً فوقتاً ملتے ہیں۔

آپ کی اہلیہ کی صحت کے لئے بہت ہی دعا گو ہوں۔ ہر نماز کے بعد بسم اللہ سمیت الحمد شریف ےمرتبہ اول وآخر درود شریف ۷-۷ مرتبہ خود پڑھیں تو بہتر ہے ورنہ اور کوئی پڑھ کر اس پر اس طرح دم کریں کہ لعاب کا کچھ حصہ اس پر گرے مولانا یوسف صاحب سے تعویذ بھی لے لیں۔ نیز ان سے کہہ دیں کہ آیۃ الکرسی کا عمل دے دیں اور وہ سمجھا بھی دیں۔

خوابوں کو وہ زیادہ اہمیت نہ دیں اگر برا خواب دیکھیں تو اعوذ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیں اس سے خواب کی مضرت جاتی رہے گی۔ دعا سے دریغ نہیں درود شریف کی کثرت کا خود بھی اہتمام کریں اہلیہ کو بھی کہہ دیں چاہے (وضو) ہو یا نہ ہوا ہتمام کریں یہ

مکارہ سے حفاظت مقاصد کی کامیابی کے لئے بہت مفید ومجرب ہے۔

آئندہ ماہ مبارک کے بعد خط لکھیں کہ ماہ مبارک میں ڈاک کے سننے اور لکھوانے کا وقت نہیں ملتا ماہ مبارک میں تلاوت قرآن پاک کا خاص اہتمام کریں اعزہ واحباب کو بھی اس کی تاکید کریں میرا رسالہ فضائل رمضان کو خاص طور سے اہتمام کے ساتھ مطالعہ میں رکھیں اگر مسجد میں سنانے کا انتظام ہو جاوے تو بہت بہتر۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، یکم شعبان ۹۲ھ

﴿37﴾ الف

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا ومولانا یوسف متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۸ شعبان ۹۲ھ / ۱۶ر ستمبر ۷۲ء

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما!

بعد سلام مسنون، بدھ کی صبح کو عزیز عبدالرحیم کا بخیر رسی کا اور بدھ کی شام کو عزیز یوسف کی بخیر رسی کے برقیے پہونچے اور جمعرات کو دونوں کی رسید تمہارے گھر کے پتہ سے لکھ دی تھی پہونچ گئی ہوگی۔

جمعہ کے دن حاجی یعقوب کا خط تم دونوں کی مفصل بخیر رسی کا پہنچا اس میں یہ بھی لکھا کہ مولوی یوسف کی طبیعت تو بحمداللہ [ٹھیک ہے] مگر ضعف ہے اور یہ بھی کہ مولوی عبدالرحیم کی رائے ہے کہ مولوی یوسف کو حکیم کو دکھا کر دوا لیکر سہارنپور چلے جائیں گے ایسا ہرگز نہ کریں بلکہ دونوں ۱۵-۲۰ دن حکیم کا علاج کریں اگر چہ مولوی یوسف کی ملاقات کا اشتیاق

اور آپ بیتی کی وجہ سے تمہارا انتظار تمہیں معلوم ہے۔ مولوی عبدالرحیم کی طبیعت بھی آنے کے بعد سے خراب رہی خدانخواستہ ماہ مبارک میں طبیعت خراب رہی تو خواہ مخواہ مکدر رہے گی۔

ایک کارڈ حاجی یعقوب اور عبدالرحیم کے نام مشترک لکھا تھا وہ میں نے نرولی بھیج دیا ہے پہونچ گیا ہوگا۔ اس پر تعجب ہے کہ آج شنبہ کی ڈاک سے بھی تم دونوں میں سے کسی کا خط نہیں ملا۔ تمہاری کتاب کی طباعت کے سلسلہ میں قمر علی [کے] دو تار آئے تھے جس پر میں نے قمر علی کو اور مولوی معین اللہ کو تنبیہ کی تھی جس پر آج کی ڈاک سے علی میاں مولوی معین اللہ اور قمر علی اور سب کی الگ الگ معذرتیں آئیں۔

قمر نے لکھا ہے کہ مولوی تقی صاحب کا خط آیا تھا کہ مولوی عبدالرحیم کی کتاب کے متعلق بذریعہ تار اطلاع دو۔ اب یہ الزام بجائے قمر علی کے مولوی تقی کی طرف منتقل ہوگیا کہ یہ تار کے پیسے کس کے ذمہ پڑیں گے۔ قمر علی نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم نے تو صرف ایک تار دیا ہے مولانا عبدالرحیم صاحب کی توجہ قلبی کا اثر ڈاک خانہ پر پڑا کہ انہوں نے گھبرا کر دو دیئے۔

یہ بھی لکھا ہے کہ تمہاری کتاب کی طباعت پوری ہوگئی کل کو دفتر ہی کے یہاں سے آجائیگی۔ دفتر کے یہاں سے آنے کا مطلب یہ ہوا کرتا ہے کہ سلائی جڑائی وغیرہ سب مکمل ہو کر آجائیگی اگر وہاں منگوانا چاہو تو فوراً لکھنو ایک تار دو تاکہ بلٹی بجائے سہارنپور کے سورت کی جاوے اور سہارنپور منگوانا چاہو تو پھر کہیں کی ضرورت نہیں یہاں پہونچنے پر تمہیں اطلاع کر دی جاویگی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم محمد اسمٰعیل ۸؍شعبان

آپ کو تو خط کی توفیق نہ ہوئی مگر آپ کے حکیم صاحب نے آپ کے سورت جانے کی

اور چار دن کی دوا دینے کی اطلاع دی اور اس پر قلق بھی لکھا ہے کہ مجھے پہلے سے خبر ہوتی تو میں اسٹیشن پر لینے جاتا۔ میں نے ان کو لکھ دیا ہے کہ ان کے اصرار پر جلدی اجازت دینے کی ضرورت نہیں جب آپ مناسب سمجھیں اجازت دیں۔ فقط والسلام

﴿37﴾ ناء

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۷ر ستمبر ۷۲ء / ۹ر شعبان ۹۲ھ

گرامی قدر و منزلت عزیز مولانا عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۶ ستمبر ڈاکٹر اسمعیل کے لفافے میں پہنچا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ میں اپنی معذوری و مجبوری کے باوجود تم دوستوں کے خطوط کا اس وجہ سے اہتمام کرتا ہوں کہ تم سب دوستوں کو بہت شدید انتظار رہتا ہے۔

تم نے کسی حاجی صاحب کے ذریعے حاجی یعقوب صاحب کے پاس دو عدد کپڑے اور زعفران بھیجے, پہنچ گئے, مگر تم سے تعجب ہے کہ تم میری حالت سے واقفیت کے باوجود بوجھ اختیار کیا اور لانے والے کو بھی مشقت میں ڈالا تم ان چیزوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کرتے, میں مدنی احباب کو ہدیہ کرا دیتا۔

آج کل میں بذل اور اوجز کی طباعت کی وجہ سے نقد ہدایا کا تو زیادہ بار نہیں ہوتا, لیکن اس کے علاوہ مادی ہدایا بجز اس کے کہ میں یہاں کسی کی نذر کر دوں اور کیا ہوسکتا ہے۔ خط سے کرتے کا طلحہ کیلئے ہونا معلوم ہوا جوان کو دے دیا۔

حاجی محمد چوہان صاحب کے ٹکٹ نے مولوی تقی کی روانگی میں بہت تاخیر کر دی۔

بالآخر میں نے مجبور ہو کر عزیز عبدالحفیظ کو ایک ارجنٹ تار دیا, اللہ اس کو جزائے خیر دے کہ اس نے بذریعہ تار ٹکٹ بھی بھیج دیا مگر ٹکٹ آنے پر معلوم ہوا کہ اس ٹکٹ سے تو جدہ نہیں اتر سکتے تاوقتیکہ پی فارم پاس نہ کرایا جائے اور وہ بہت لمبا کام ہے۔ اس لئے مولوی تقی صاحب کو آج بمبئی تا جدہ تا مصر کا کرایہ دے کر بمبئی بھیج رہا ہوں کہ تاکہ وہ بمبئی سے مستقل ٹکٹ خرید لے۔ حاجی یعقوب صاحب کو بھی خط لکھوا دیا تھا کہ بمبئی سے ہندی داموں سے ٹکٹ خرید رکھیں, اور عزیز عبدالحفیظ والا ٹکٹ حجاز جا کر واپس کر دیں۔ اب ان کے پہنچنے پر آپ اور یہ جلد از جلد مصر کیلئے روانہ ہو جاویں کہ کام میں بہت حرج ہو رہا ہے۔

اب تک یہ بھی معلوم نہ ہوا او جز اڑتالیس صفحہ کے بعد طبع ہوئی یا نہیں۔ آپ کے زعفران کو تبرک سمجھ کر استعمال کروں گا ورنہ میں تو یہ بھی حبیب صاحب کی خدمت ہی میں پیش کر دیتا۔ حاجی چوہان صاحب نے ٹکٹ تو درکنار مولوی تقی کے خط کا جواب بھی نہ دیا, جس کا مجھے قلق تو فطری بات ہے۔ اب تو بحمد اللہ ان کی ٹکٹ کا انتظام تو کر ہی دیا اب تو تمہارا ان کو مصر جلدی لے جانا تمہارے قبضہ میں ہے۔ میرا بھی دل یہ چاہتا ہے کہ ماہ مبارک سے قبل ابتدائی مراحل سب پورے ہو جاویں تاکہ رمضان المبارک کا کوئی وقت ضائع نہ ہو۔

مولانا انعام الحسن صاحب کے مدینہ منورہ پہنچنے کی تفاصیل تو ان کے اور دیگر احباب کے خطوط سے ایک ہفتہ قبل معلوم ہوئیں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ ان حضرات کی معیت میں صلوۃ وسلام میں دلبستگی ہوئی۔ اللہ جل شانہ مبارک کرے اور مہجورین کو بھی تمہاری دعاؤں میں شریک کرے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تم دوپہر کا کھانا اپنا لے جا کر مولانا انعام الحسن صاحب کے ساتھ کھاتے ہو اور ان کے بیانات میں شرکت کرتے ہو, جزاکم اللہ۔ *اگر مولانا انعام الحسن صاحب کے بیانات میں شرکت کی وجہ سے معمولات میں کوتاہی ہو رہی ہے تو مضائقہ*

نہیں ,اگر قضا ہو سکے تو ضرور کرو نہ ہو سکے تو یہ بھی دینی کام ہے۔ مولوی عبدالحفیظ کے خط میں ۲۰ پونڈ اور ۵۰۰ ریال کی اطلاع بھی مل گئی ,جزاکم اللہ تعالیٰ۔

تمہارے پہلے خط پر تمہاری والدہ کے نام ایک پرچہ تمہارے خط میں بھیجا تھا پہنچ گیا ہوگا اور تم نے بھیج دیا ہوگا۔ میری سمجھ میں تو نہیں آیا کہ مصر جانے کے واسطے والدہ صاحبہ کی اجازت کی کیا ضرورت پیش آئی۔ جب تم ان کے پاس نہیں ہو تو ان کے لحاظ سے تم لندن رہو، مکہ رہو، گجرات رہو، سب برابر ہے۔ میرے خیال میں تو تم نے غلطی کی کہ ان سے اجازت منگائی ,اگر وہ منع کر دیں گی تو دقت ہوگی ,اور وہ بے چاری اس ضرورت سے ناواقف وہ تو یہی سمجھے گی کہ سب سے ضروری تو گھر ہے اور دوسرے درجہ [میں بذل۔ اور] مصر کی ان کے نزدیک کیا اہمیت ہوگی۔

اعتراضات جوابات مولوی تقی صاحب تمہارے خط کے حوالہ سے تمہارا نام لکھوا کر تمہارے لئے لے گئے۔ تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ حبیب اللہ کے ذریعہ پہنچ گئی۔ میں تو ان رسائل کو تمہارے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ پڑھنے کو تو ان احباب کے پاس موجود ہی ہے ملک کے لئے یہاں آنے کے بعد جتنی چاہو لے لیجئو کہ یہاں سے لے جانے والوں کو بہت دقت ہوتی ہے۔ جو چیزیں مجبوری کی ہیں انہیں تو بھیجنا ہی پڑتا ہے زوائد کے لے جانے میں دقت ہوتی ہے۔ مولوی تقی صاحب کے ساتھ تو کئی چیزیں بھیجنے کو جی چاہتا تھا مگر وہ گھبرا رہے ہیں۔

تم دوستوں کی تعریف میری تالیفات کے متعلق پر مجھے ہمیشہ گیدڑی کا قصہ یاد آیا کرتا ہے ,اس نے اس اپنے بچہ سے کہا تھا کہ چپ، چپ لوگوں کو میرے ہی متعلق پری ہونے کا خیال ہے۔ مجھ پر تم دوستوں کی تعریف کا کوئی اثر نہیں ہوتا کہ تم لوگ تو 'فعین الرضا عن کل عیب کلیلة' میں داخل ہو۔ اس کے متعلق تو مخالفین کی بھی بڑی زوردار

تعریفیں آرہی ہیں۔

آپ تعجب کریں گے کہ ایک صاحب نے اعتراض لکھا ہے کہ مرکز والوں نے کوئی بیت المال تو اب تک قائم کیا نہیں۔ میں نے لکھ دیا کہ واقعی بہت بڑی کوتاہی ہے اور میں مرکز والوں کو بہت زور سے منع کروں گا کہ ہرگز اس کا ارادہ نہ کریں، آپ اس کمی کو پورا کردیں ساری امت کی طرف سے شکریے کے مستحق ہوں گے۔ اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہاری صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ ۷ار ستمبر ۲ے ء

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

گفت یوسف وصف شیخ ما بنظمے کن بیاں ☆ تا دلے مضطر قرارے گیرداز تذکارآں

گفتم آرے آرے گویم قطرۂ از قلزمے ☆ گر خدا خواہد بسازد ہم نوا دل

بعد حمد ونعت بشنو وصف شیخ غوث وقت ☆ مہبطِ رحمت بگیتی برکتہ العصراست آں

آں بدائع بحر رائق زیلعی را راز دار ☆ تحفہ و شرح مہذب نیل وروضہ پیش آں

باجی ومغنی ومحلی درمنشور از رقی ☆ طیبی عینی عسقلانی قسطلانی بر زباں

چوں سلف آں حافظ قرآن وتفسیر و حدیث ☆ فقہ براقوال واعمالش مسلسل ضوفشاں

﴿38﴾ الف

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۰/ستمبر۷۲ء [۱۲/شعبان۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، بہت تاخیر سے تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ تمہارے خط کی تاخیر سے تمہاری امراض کے ساتھ محبت کی وجہ سے فکر سوار ہوجاتا ہے۔ تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ بلا تاریخ آج ۱۹ستمبر کو ملا۔ ڈاک چھانٹنے والوں میں جب کوئی یہ کہہ دیتا ہے کہ قاری صاحب کا خط ہے تو میرے لئے تو بقیہ ڈاک کا معلوم کرنا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔ اس وقت ساری ڈاک کے نام سننے سے بھی پہلے اسے کھلوا کر سنا۔

تم نے لکھا کہ بہت دنوں سے خط لکھنے کا ارادہ کرتا رہا, ماہ مبارک میں آنے کی تدبیریں سوچتا رہا تمہارے کلام کا مطلب سمجھنے کی ساری عمر کوشش کی مگر تمہاری پرواز اتنی اونچی ہے کہ مجھ پلید کا دماغ اتنا اونچا نہیں۔ میری تو سمجھ میں نہیں آیا۔ خیر میں تو ناسمجھ ہوں مگر میں نے کاتبین حاضرین مجلس سبھی سے پوچھا کہ آنے کی تدبیر میں اور خط لکھنے میں کیا منافات ہے بلکہ یہ تو اور ناسمجھوں کی نگاہ میں خط لکھنے کا محرک تھا, آپ یہ لکھتے کہ میں تدبیر میں ہوں۔

مزید برآں یہ کہ ایک جانب تو آپ آنے کی تدبیر میں مہینوں سے لگ رہے ہیں دوسری جانب آپ نے دارالعلوم دیوبند کو مات دینے کی ٹھان رکھی ہے کہ وہ تعمیرات کے جس درجہ میں سوسال میں پہنچا تم ایک ہی سال میں وہاں پہنچنا چاہتے ہو۔ اگر رمضان میں آگئے تو یہ سارا کھیل بنا بنایا رہ جائے گا۔ اعضاء اور ارکان بھی جب ہی کچھ کیا کرتے ہیں جب سر پر کوئی [نگران] موجود ہو۔ ورنہ غیبت میں کوشش تو ہر شخص کیا کرتا ہے مگر اسے وقت ہی نہیں ملا کرتا۔



جہاں تک اس ناکارہ کے پاس رمضان گذارنے کا تعلق ہے وہاں تک تو بندہ کے خیال میں لندن کی دینی ضروریات بالخصوص دار العلوم کے ابتدائی مراحل اس کی بالکل اجازت نہیں دیتے کہ تم وہاں سے ہٹو۔ میری ماہ مبارک کی برکات تو کئی رمضان دیکھ چکے ہو۔ اور اس سے بڑھ کر حرمین شریفین کی برکات بھی دیکھ چکے ہو اس لئے اس کی وجہ سے تو بالکل ارادہ نہ کرنا۔

میرا اپنی ذات پر بھی تجربہ یہ ہے کہ پیرانِ عظام کی انتہائی شفقت و محبت تو جہات عالیہ میری ایسی اصلاح نہ کر سکے جتنی مریدانِ با اخلاص نے کر دی۔ اور تمہارے متعلق بھی میری رائے یہ ہے کہ میری طرح سے تمہاری بھی اصلاح تمہارے مریدان ہی کریں گے۔ لیکن جہاں تک تمہاری بیماری کا تعلق ہے اور علاج کا وہ ہر چیز پر مقدم ہے۔

اس کے بارے میں مجھے ذرا انکار نہیں کہ صحت ہر چیز پر مقدم ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ تمہارے قرض کا مسئلہ بھی میرے لئے سوہانِ روح بنا ہوا ہے۔ اللہ کرے کہ تمہارا مکان جلد بک جائے۔ اس کا تو مجھے بھی بہت ہی فکر سوار ہو رہا ہے۔ تم نے لکھا کہ مسجد کے بہت قریب ایک بہترین مکان مل گیا اسے خرید بھی لیا مگر معلوم نہیں کہ یہ مکان تمہارے دار العلوم سے قریب ہے یا دور۔ اب تو تمہیں ایسا مکان خریدنا چاہئے جو دار العلوم کے احاطہ میں نہ ہو تو قریب میں ضرور ہو۔ تمہارے سابقہ مکان کی فروختگی کے لئے یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ کتابوں کی مد کے قرض کا بالکل فکر نہ کریں، میں نے مولوی تقی صاحب سے کہہ دیا تھا کہ اس مد میں جو خرچ ہو مجھ سے لیتے رہا کریں۔

ساری مقبول دعاؤں میں تو تم ضرور شریک رہتے ہو۔ اس واسطے کہ تمہارے لئے جہراً و سراً اکثر دعائیں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ لیکن میری کیمیا اثر صحبت کا حال تمہیں بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے۔ 'او کہ خود گم است کرا رہبری کند' کا سچا مصداق ہوں۔ خدا کرے کہ

کارپوریشن سے تمہارے دارالاقامۃ کی جلد اجازت مل جائے اور رمضان سے قبل یا رمضان میں اس کا قبضہ بھی مل جائے, مگر اس چیز میں بھی تمہارا قیام ضروری ہے، ورنہ کاروائی کے جلد ہونے کی امید نہیں۔

تم نے اپنی مجلس منتظمہ کے انتخابات کا پہلے بھی ذکر کیا تھا اور مولوی ہاشم سلمہ نے بھی لکھا تھا اللہ تعالیٰ ان کے شرور سے تمہیں، تمہاری مسجد کو، مولوی ہاشم اور ان کی مسجد کو محفوظ فرمائے۔ اس سلسلہ میں بھی مولوی ہاشم نے جب تمہاری افریقہ جانے کی تجویزیں ہورہی تھیں لکھا تھا کہ ان کی غیبت سخت مضر ہے۔ ان کی غیبت میں جدید ممبران کے سر اٹھانے کا احتمال بہت قوی ہے۔

معلوم نہیں تمہارا دارالعلوم بھی کسی کمیٹی کے ماتحت ہے یا وہ آزاد ہے۔ دارالعلوم کے ممبران کا انتخاب تو تم دوستوں کی مرضی سے ہونا چاہیئے۔ تم نے پہلے بھی صدر سے سخت گفتگو لکھی ایسا نہ کرو کہ اس سے مخالفتیں اور عداوتیں بڑھتی ہیں۔ وجادلھم باللتی ھی



احسن۔ ولو کنت فظا غلیظ القلب پر عمل کرنا چاہیئے۔ من نہ کردم شما حذر بکنید۔ تمہارے حاسدین کے شر اور فتنہ سے محفوظ رہنے کی دل سے دعا کرتا ہوں۔

تمہارا اشتہار والا لفافہ آج ۱۹ ستمبر کو بھی نہیں پہنچا۔ مگر میری طلب پر بھائی عبدالحمید صاحب نے بھیج دیا تھا جس سے میری گرانی دور ہوگئی تھی۔ مجھے گرانی ان خطوط سے ہوئی تھی جن میں لکھا تھا کہ تم نے اپیل میں مولانا انعام الحسن صاحب کے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھنے کا اعلان کر دیا یہ چیز میرے نزدیک بغیر منظوری کے ہرگز اعلان کے قابل نہ تھی لیکن اشتہار کا مضمون پڑھنے سے اولاً اور اس کی نقل فاران میں چھپنے سے جو کل ہی آیا صرف تمنا اور خواہش کا درجہ معلوم ہوا۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

میرے چندہ کا تو تم اس قدر ڈھنڈورا پیٹ چکے ہو کہ اس کے بعد اب رسید کی

ضرورت نہیں بلکہ میرے لئے دوسرے مکاتب اور مساجد میں برکت کیلئے کچھ دینے کی بنیاد ڈال دی۔

مولوی تقی صاحب ایک ہفتہ ہوا یہاں سے روانہ ہوگئے اور امید ہے کہ پرسوں جمعہ کو جدہ انشاءاللہ پہنچ جائیں گے۔ میں نے تو ان پر بہت تقاضا کر دیا اور عبدالرحیم کو بھی تاکید کردی کہ ماہ مبارک سے پہلے پہنچ کر کام شروع کردو۔ اس لئے کہ رمضان میں حرمین سے جانا مجھے بھی گراں ہے اور ان دوستوں کی بھی رال ٹپکے گی۔ میں نے عبدالحفیظ کو سخت تقاضا لکھ دیا اور اس کا جواب بھی آ گیا کہ وہ رمضان سے قبل جا کر کام شروع کرا کر آ جاویں اگر چہ عبدالحفیظ تو مکہ کا رہنے والا اس کو تو وہاں کے رمضان کی زیادہ اہمیت نہیں۔

مجھے منشی انیس نے کچھ نہیں لکھا اس کا تعلق تو تمہارے اور مولوی تقی کے مشورہ سے ہے۔ اور مولوی تقی کو خط لکھو تو مکہ صولتیہ کے پتہ سے لکھو۔ اس واسطے کہ مصر کا پتہ ان کا ابھی معلوم نہیں۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اس کی اور تمہاری صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، ۲۰ رستمبر ۷۲ء

اکابر کا رمضان اب تک نہ پہنچا ہو تو منشی انیس سے منگا لیں یا حاجی یعقوب صاحب بمبئی والوں سے۔ ظہیر الدین ملتانی کا [کئی] صفحے کا خط آیا۔ اس کے حالات سے مطلع کرو کون ہے۔ تمہارا تو معتقد ہے بلکہ شاگرد بھی۔

از حبیب اللہ چمپارنی سلام مسنون و درخواست دعا۔

باء ﴿38﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/شعبان ۹۲ھ [۷/۱اکتوبر ۷۲ء]

عنایت فرمایم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، احباب نظام الدین کے لندن کے قیام میں تو تمہارے ایک دو خط پہنچے مگر ان کی روانگی کے بعد سے تم اپنے اسفار میں اس قدر مشغول ہوئے کہ تم نے کوئی خط ہی نہیں بھیجا۔

کار کے حادثہ کے بعد سے معلوم ہوا تھا کہ طبیعت تو بحمد اللہ اچھی ہوگئی مگر انگلیوں میں اثر باقی ہے مگر اب تو مختلف خطوں سے دار العلوم کے چندہ میں تمہارے اسفار کی بہت ہی کثرت سن رہا ہوں۔ جو بھی خط آتا ہے اس میں تمہارا بسلسلۂ چندہ کسی جگہ کا سفر ہوتا ہے۔ چندہ کیلئے تمہارے ذاتی اسفار زیادہ مناسب نہیں۔

خطوط لکھنے میں تو مضائقہ نہیں کہ اپنے مقام سے تحریکی خطوط بھی لکھوا اور جانے والے کو کوئی تعارفی خط بھی دے دو۔ تمہارے ان اسفار کی کثرت سے مجھے تمہاری صحت کی طرف سے بھی فکر رہتا ہے اور تمہارے اوقات کے خرچ کا بھی۔ میری تمنا تمہارے متعلق جن کاموں کی ہے وہ سارے کے سارے محض مدرسہ کے چندہ کی وجہ سے ضائع نہ ہو جائیں۔

یہ ناکارہ تو اپنے امراض کی کثرت اور مجبوری سے اس سلسلہ کا کبھی سفر کر نہ سکا البتہ جو مدرسوں کے سفراء جاتے ہیں وہ جن کے نام کہتے ہیں تعارفی اور تحریکی خطوط لکھتا رہتا ہوں۔ میرے اکابر کا بھی یہی دستور رہا کہ وہ خود تو ہر جگہ نہیں جایا کرتے تھے خاص خاص مقامات پر مدعو بن کر تشریف لے جاتے تھے کہ اس سے داعیوں پر دینی اثر بھی اچھا ہوتا ہے اور مدرسہ کیلئے مفید بھی ہوتا ہے۔

چند خطوط مولوی ہاشم صاحب کے لفافہ میں بھیج رہا ہوں ان کو تکلیف فرما کر پتہ لکھ کر بذریعہ ڈاک یا تمہارے چندہ کے اسفار میں ملاقات ہو تو دستی دے دیں۔ معلوم نہیں تمہارے خسر صاحب واپس پہنچ چکے یا نہیں۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ مولوی عبدالرحیم صاحب کے خطوط مدینہ پاک سے آتے رہتے ہیں اب تو ان کو بھی میں نے لکھ دیا کہ مولانا انعام الحسن صاحب کے قیام میں زیادہ سے زیادہ وقت ان کے ساتھ گذاریں۔

ایک خط گجراتی میں آج کی ڈاک سے واپس آیا۔ معلوم ہوا کہ یہ تو کئی سال پہلے کا ہے جب کہ ائر لیٹر ۵۵ پیسے کا تھا۔ وجہ واپسی لا پتہ ہونا بتایا۔ مولوی احمد گجراتی نے بتایا کہ وہ تمہارا اپنی والدہ کے نام ہے۔ اس لئے اس کو میں نے پڑھنے اور سنانے سے منع کر دیا۔ ممکن ہے کوئی کام کی بات ہو۔ اس لئے مولوی ہاشم کے لفافہ میں واپس کرتا ہوں مگر یہ معمہ میں نہیں سمجھا کیا ہے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم مظہر وحبیب اللہ، ۲۹ر شعبان ۹۲ھ

﴿39﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، قاہرہ، مصر

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰ر رمضان ۹۲ھ [۲۷ر اکتوبر ۷۲ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ تمہارے تین محبت نامے دو حضرت اقدس

کے گرامی نامہ کی پشت پر اور ایک مولوی ہاشم کے ائر لیٹر پر پہنچے۔ اس مرتبہ تو خط لکھنے میں تم نے بڑی مستعدی کا اظہار فرمایا۔ جزاکم اللہ۔

تمہاری سہارنپور کی حاضری سے بہت ہی زیادہ مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ دراقدس کا ادب نصیب فرماوے اور بلا استحقاق آستانہ عالیہ سے متمتع فرماوے۔ وہاں کی مقبول دعاؤں میں ضرور یاد کرلیا کریں۔ سہارنپور سے دوررہ کر وہاں کے ماہ مبارک کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

اس سال میری بہت ہی زیادہ تمنا تھی کہ ماہ مبارک سہارنپور میں گذاروں گا۔ اس لئے کہ گذشتہ ماہ مبارک میں بھی محرومی اپنے حصہ میں آئی تھی۔ لیکن اللہ جل شانہ کو یہی منظور تھا۔ یہاں تو نہ کسی قسم کا ماحول نہ ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ماہ مبارک گذر رہا ہے۔ لیکن تمہارے خط سے اور مولوی ہاشم کے خط سے اتنی مسرت ہوتی ہے کہ اب الحمد للہ کسی قسم کا افسوس نہیں رہا۔

باقی .... صاحب کا حال عجیب ہے ان کیلئے خاص طور سے دعا کریں، اللہ جل شانہ ان کے دل ودماغ کو بذل واوجز کیلئے فارغ کردے۔ میں نے ان سے بارہا عرض کیا کہ یہ ایسی نعمت عظمیٰ اللہ جل شانہ نے ہم لوگوں کو عطا فرمائی ہے ہم اس کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں اس وقت تو اتفاق میری بات سے کر لیتے ہیں لیکن پھر نہ معلوم کیوں انہیں ترکیسر یاد آجاتا ہے۔

تمہارا کوئی خط چلنے سے ۱۵ روز پہلے تک مدینہ منورہ میں مجھے نہیں ملا۔ نہ ہی مولوی ہاشم صاحب کا۔ حاجی پانڈور صاحب کی تاخیر سے بہت قلق ہوا۔ کاش وہ جلد پہنچا دیتے تو بہت اچھا تھا۔ خیر اب بھی یہ ہے کہ ٹکٹ کی رقم ۱۲۰۰ ریال سعودی ہیں احقر واہلیہ کی آمد ورفت جدہ تا قاہرہ حج کے موقعہ پر کسی حاجی کے ہاتھ مولوی عبدالحفیظ کے پاس بھیج دیں اس لئے کہ آج کل حضرت کا حساب ان کے پاس ہے۔ اور چاہیں تو حضرت ہی سے معلوم کرلیں۔

تمہاری صحت کی خبر سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ جل شانہ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ حکیم ۔۔۔ صاحب سے بھی کوئی ایسی دوا جو ڈاکٹری دوا کیلئے مانع نہ ہو لے لیں تو اچھا ہے۔ اور جانے سے قبل آر۔ کے ڈیسائی کے ۔۔ بھی سارے رپورٹ دکھلا کر کرالیں اور اسے یہ بتادیں کہ پہلے بھی ہند آمد پر ان کا علاج کرایا تھا۔ فقط والسلام

احقر عبدالرحیم السورتی، ۲۰ ؍رمضان ۹۲ ھ

از: مولانا تقی الدین ندوی صاحب مدظلہ:

برادرم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، امید ہے کہ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کے خط سے بے حد مسرت ہوئی اور قلب کو بہت ہی تقویت حاصل ہوئی۔ آپ کی کتاب کے سلسلہ میں مفصل خط لکھنا ہے مگر ابھی تک فرصت نہ مل سکی۔ برادرم مولانا عبدالرحیم صاحب کے خط میں یہ چند سطریں لکھ رہا ہوں، وہاں کے سب حضرات کو سلام مسنون۔

وہاں کا رمضان المبارک تو بہت یاد آرہا ہے۔ بذل پہنچ گئی, اصل بذل ثالث میں اپنے ہمراہ لایا تھا۔ بتلانے والوں نے غلط بتلایا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون ومؤدبانہ درخواست دعا کردیں۔ حضرت مولانا علی میاں مدظلہ اگر تشریف لائے ہوں تو سلام مسنون۔ ان کی خدمت میں مفصل خط لکھ رہا ہوں۔ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب اگر موجود ہوں تو سلام مسنون ۔ فقط والسلام

آپ کا تقی الدین ندوی

﴿40﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹؍شوال ۹۲ھ [۱۵؍نومبر ۷۲ء]

عزیزم قاری صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں آج کی ڈاک سے گرامی نامہ متضمن بہ [مژدہٗ] بخیر رسی پہنچ کر موجب منت ہوا۔ میری طبیعت اب تک خراب ہی چل رہی ہے۔ تمہارے جانے کے بعد تو ۲،۳ دن بخار کی شدت رہی۔ مجھے نہ تمہاری شرمندگی کی ضرورت ہے نہ افسوس ہے۔ چونکہ تم سے تعلق بہت زیادہ ہے اس لئے ترقی کے جس بام پر تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں اپنے ناقص خیال میں جو چیز اس میں رکاوٹ بنتی ہے اس پر نکیر کئے بغیر رہا نہیں جاتا۔

اب تو ماشاء اللہ تربیت السالک بھی تمہارے مطالعہ میں ہے۔ یہ ناکارہ جتنا بھی نابکار ہو لیکن صورتاً شیخ بن گیا اور اس کی حکم عدولی ان حضرات کے مسلک میں بسا اوقات معصیت سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ ان کے یہاں کے اصول موضوعہ میں ہے ورنہ میں عبدالقدیر کی چائے پر اتنا شدید انکار ہرگز نہ کرتا جس کو میں نے تمہاری نگاہ میں اعتدال سے بھی زیادہ بڑھا دیا۔ اسی طرح مسجد نبوی میں مغرب کے بعد اپنے پاس بیٹھنا میری نگاہ میں تمہارے لئے بہت ہی مفید تھا ورنہ میری غیرت تو تقاضا نہیں کیا کرتی کہ کسی سے اس قسم کی فرمائش کیا کروں۔

مجھے معانقہ سے محروم کرنے کا خیال تو سوچنے سے بھی یاد نہیں آیا۔ یہ تو اب بھی عقل میں نہیں آتا کہ تمہاری طرف سے رغبت کا اظہار ہوا اور میں نے انکار کیا ہو۔ یہ ممکن ہے کہ تم ہی نے اس کی ضرورت نہ سمجھی ہو تو میں نے بھی پیش قدمی نہ کی ہو۔ مگر مجھے اپنے ضعف و پیری

اور امراض کی کثرت سے اب بھی یاد نہیں آیا کہ الوداعی صورت میرے معانقہ سے انکار کی کیا ہوئی تھی۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ تمہیں اپنی اور اپنے پاک رسول ﷺ کی محبت عطا فرمائے جو میری تو عین تمنا ہے اور اجازت کی وجہ سے میں خود اس کا ضرور تمند ہوں۔

یہ تو مجھے عشاء کے وقت معلوم ہوا کہ تم کار سے نہیں گئے لوگوں نے کہا کہ تم ریل سے گئے ہو۔ مگر میں نے سابقہ تجویز کی بنا پر تردید کردی کہ تمہیں خبر ہی نہیں۔ مولانا انعام الحسن صاحب کی خصوصی شفقت سے مسرت ہے۔ وہ آج کل میرے خصوصی لوگوں کے ساتھ اس کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔ سفر کی تفصیل سے بہت مسرت ہوئی۔

زادراہ کی محرومی بالکل صحیح ہے اور میرا پختہ ارادہ بھی تھا مگر چونکہ مجھے یہ معلوم تھا کہ ۲۴ گھنٹے نظام الدین قیام رہے گا اور وہاں کھانے کے وقت پہنچنا معلوم تھا اس لئے میں نے اس کا اہتمام نہیں کیا۔ تمہاری تو مدت سفر بھی ایک دن دورات ہے اور پھر نظام الدین کے ۲۴ گھنٹے کا وقفہ۔ میرے خیال میں کھانا لے جانے کی کوئی صورت نہ تھی۔

اللہ کرے کہ تمہارا بخار جاتا رہا ہو۔ چیک تمہاری مساعی جمیلہ سے وصول ہوگیا۔ اللہ جزائے خیر دے۔ یہ عزیز عبدالحفیظ کو دینا ہے اگر اس سے کہیں ملاقات نہ ہوسکے تو عزیز عبدالرحیم کو دے دیں کہ ان تک پہنچادے۔ تمہارے جانے کے بعد تمہاری دو رجسٹریاں اور متعدد خطوط آئے۔ میرا تو دل چاہتا تھا کہ کوئی جانے والا مل جاتا تو دستی بھیج دیتا مگر کوئی جانے والا نہ ملا اس لئے پتہ کاٹ کر بھیج دیا۔ خدا کرے کہ پہنچ گئے ہوں۔

تم نے یہ نہ لکھا کہ مکان پر قیام تمہارا کب تک ہے اور روانگی بمبئی سے کس دن ہے۔ براہ مصر ہے یا سیدھے؟ مفصل اطلاع کریں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم، بقلم حبیب اللہ۔ شب ۹؍شوال ۹۲ھ

اگرعزیزعبدالرحیم سے بھی ملاقات نہ ہوتو پھراپنے گھر جا کرعبدالحفیظ کوبھیج دیں۔

ازحبیب اللہ بعدسلام مسنون، مژدہ صحت کا شدت سے انتظار ہے۔امید ہے کہ نظر عالی سے گذرا ہوگا۔ جناب نے موزے دینے کا وعدہ کیا تھا مگر ناراضگی میں دینا بھول گئے۔ پاسپورٹ کیلئے فوٹو وغیرہ اتروا لئے انشاء اللہ کل یا پرسوں میں درخواست بھیج دوں گا۔ ہمارا رومال بھی ضرور بھیج دیجئے گا۔دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

﴿41﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام:حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱رشوال ۹۲ھ [۱۷رنومبر۷۲ء]

عزیزم سلمہ! بعدسلام مسنون، دستی گرامی نامہ مع ہدیہ سنیئہ مرغ مسلم رات گیارہ بجے پہنچا۔خوب جم رہا تھا اورسب اندر والے سوچکے تھے گرم کرانے کا تو وقت نہیں تھا مگر میں[نے]فرطِ شوق میں جتنا حصہ کھلا ہوا تھا اسے تو جھنجھوڑ دیا تھا اوررات کے سونے والوں کا بھی حصہ ایک ایک بوٹی لگادیا تھا۔جزاکم اللہ۔

مگرتم نے اپنی عادت کے موافق زیادتی کی۔میرے پیارے!اب ان ہدایا کی مجھ میں گنجائش یا تحمل نہیں۔تمہیں تمہارے دوست اجازت دیتے اورتم ایک وقت کا کھانا میرے ساتھ کھالیتے تو اندازہ ہوجاتا کہ مقدر میں جتنا تھا وہ کھا چکا۔کوئی کھانے کی چیز نہ بھیجواوراستعمالی چیزکومجھ سے پہلے دریافت کرلو۔مجھے تم سے کوئی تکلف نہیں۔

تمہاراخط پہلے پہنچا تھا اس کا جواب ہمروزہ لکھوا چکا ہوں تمہارے قاصد سے ابھی ملاقات نہ ہوسکی مگرمصافحہ پرمیں نے ان سے پوچھا تھا کہ کب تک ٹھہروگے تو انہوں نے مجھ

سے منگل تک کا قیام بتایا۔ تم نے دورہ پڑھنا لکھا، آج لاتعد ولا تحصیٰ ہجوم تھا میں نے ان کو کل شنبہ کی صبح کو آٹھ بجے کا وقت دے رکھا ہے۔

تم نے عبدالرحیم کی کوئی تفصیلی بات نہ لکھی بجز خیر خیریت کے۔ تفصیل لکھ دیتے تو اچھا تھا۔ تمہارے بخار کی خبر سے قلق ہے اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ اپنی صحت کی ضرور ایک کارڈ سے اطلاع تیسرے دن دیتے رہو۔ میری ناراضگی نہیں ہے کئی دفعہ لکھ چکا ہوں اور تم بھی خوب سمجھتے ہو کہ تم سے ناراضگی ہو نہیں سکتی البتہ اپنے خیال میں تمہاری ترقی میں جو چیز مانع ہوتی ہے اس پر بے اختیار نکیر نکل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی اور اپنے پاک رسول ﷺ کی رضا و محبت نصیب فرماوے۔ اپنی خالہ سے سلام کہہ دیں۔ عبدالرحیم کو خط لکھو یا ملاقات ہو تو سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ چمپارنی۔ شب ۱۱/شوال ۹۲ھ

ازمولانا حبیب اللہ چمپارنی صاحب:

مکرمی مولانا یوسف صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں کس طرح بتاؤں کہ آپ کی صحت کا کس قدر انتظار ہے روز ہی ڈاک کے وقت آپ کا خط تلاش کرتا ہوں مگر نہ ملنے پر بے انتہا مایوسی ہوتی ہے۔ جناب کے قاصد نے بھی ذکر کیا تھا وہ خط لکھنے والے ہیں اس لئے اور بھی انتظار ہے مگر جناب کو اپنے شواہد سے کب فرصت ہے۔ فقط والسلام۔

آپ کا حبیب اللہ، ۱۱/شوال ۹۲ھ۔

میری باتوں سے ناراض نہ ہوں یہ مذاق محض ہے۔

﴿42﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۱۶؍شوال ۹۲ھ [۲۳؍نومبر ۷۲ء]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون۔ تمہارے جانے کے بعد سے میں اب تک دو خط لکھوا چکا ہوں۔ معلوم نہیں کوئی تم تک پہنچا یا نہیں۔ کل کی ڈاک سے عزیز مولوی عبدالرحیم اور مولوی تقی کا مشترک خط آیا ہے جس میں تمہارے اور مولوی ہاشم کے نام بھی کئی کئی جگہ کچھ سطور ہیں۔ اس خط پر ان کی سب سطریں نقل کرا رہا ہوں۔

بڑا تعجب ہے کہ یہ خط ۱۷؍رمضان کا چلا ہوا ۱۵؍شوال کو ملا۔ حالانکہ مصر کے خطوط عموماً پانچویں چھٹے دن مل رہے ہیں۔ تم نے لکھا تھا کہ مولوی عبدالرحیم کا خط آیا ہے وہ یقیناً اس کے بعد کا ہوگا۔ یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ تمہارا کیا نظام بنا۔ کب کو جانا ہے؟ اور براہ مصر جانا ہے یا سیدھے جانا ہے؟ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ، ۱۶؍شوال ۹۲ھ

میرا ارادہ کچھ اور بھی لکھوانے کا تھا مگر آج تقسیم اسباق کی وجہ سے وقت نہ مل سکا اور اگر آج نہ ڈالا گیا تو پھر پیر کو مل سکے گا۔ اپنے نظام سفر سے مطلع فرماویں۔ فقط والسلام
حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم، بقلم حبیب اللہ، ۱۶؍شوال ۹۲ھ

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی:

اک اک پل ایک ایک برس ہے روٹھ کے ان کے جانے سے
ہم لمحوں کو ناپ رہے ہیں صدیوں کے پیمانے سے

مجی المکرّم مولانا یوسف متالا صاحب ادام اللہ موٗدتکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معلوم نہیں اب جناب کی طبیعت کیسی ہے ہر وقت انتظار رہتا ہے۔ روزانہ کی ڈاک میں جناب کے محبت نامے کا انتظار رہتا ہے مگر معلوم نہ ہوسکا کہ کیا بات پیش آگئی۔ اب بھی سراپا انتظار ہوں۔ اگر مجھ سے غلطی ہوگئی ہو تو اب معاف کردیجئے۔

میں ہر وقت آپ کے خیال میں لگا رہتا ہوں مگر معلوم نہیں آپ کہاں ہیں ؎

اب کے بچھڑے تو پھر خدا جانے ہم تمہیں عمر بھر نہ ملیں

فقط والسلام

اسیر محبت حبیب اللہ چمپارنی

۱۶؍شوال ۹۲ھ

﴿43﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۱؍شوال ۹۲ھ [۲۷؍نومبر ۷۲ء]

عزیزم سلمہ بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۴؍نومبر آج ۲۷ کو ملا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ میرے دونوں کارڈ بھی مل گئے اور رجسٹریاں بھی۔ تمہاری بمبئی کی سیٹوں کی تعیین بھی معلوم ہوجاتی تو آئندہ خط لکھنے میں سہولت ہوتی۔ خدا کرے کہ تمہیں مصر کا ویزہ مل جائے تو عزیز عبدالرحیم سے بھی ملاقات ہوجائے گی۔

آج کے خط سے صحت کا حال معلوم ہوکر بہت مسرت ہوئی۔ تمہارا سالن تو بہت ہی اچھا پہنچا اور میں نے تو اس جمے ہوئے کو ہی شوق میں کھانا شروع کردیا تھا اور موجودین کو بانٹنا بھی۔ اس پر گھی اتنا زیادہ تھا کہ وہ تو کھایا نہیں گیا اس میں تیسرے دن چاول ڈلوا لئے تھے۔ میں نے بھی اس کو پانچ دن مکہ کے زمزم کی طرح سے خوب ہی وصول کیا۔ مولوی نصیر اور ابوالحسن تو میرے مستقل ساتھی ہیں ہی، ایک آدھ لقمہ حبیب اللہ کو بھی ملتا رہا۔

مولوی غلام محمد کا پیام تم نے لکھا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میری تو کوئی خدمت اللہ کے فضل سے ہے ہی نہیں۔ تین آدمی مجھے چارپائی سے قدمچہ پر بٹھانے اٹھانے کو چاہئیں جو ہروقت میرے پاس موجود ہیں۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور کوئی خدمت اللہ کے

فضل سے [کسی سے] وابستہ نہیں ہے۔ نہ پاؤں دبوانے کی ستر سال میں عادت پڑی۔ البتہ بیماری میں تیل لگانے کی عادت پڑ گئی۔ اس کے لگانے والے بھی ۳،۴ موجود ہیں۔ اللہ ان کو بہت ہی جزاء خیر عطا فرمائے۔

اگر چہ آج کل نجیب اللہ تمہارے جانے کے بعد سے برابر یرقان میں مبتلا ہیں اس لئے اس سے خدمت نہیں لینا چاہتا اور اس کی جگہ پر قبضہ کرنے کیلئے کئی آدمی متقاضی تھے مگر وہ جگہ چھوڑ نا نہیں چاہتا۔ اگر خط لکھو تو اہلیہ کو میری طرف سے خاص طور سے سلام مسنون لکھ دینا۔ مولوی ہاشم صاحب بھی سلام مسنون کہہ دیں اور اپنی خالہ سے بھی۔

فقط والسلام
حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ، شب ۲۱ رشوال ۹۲ ھ

مولوی نصیر سے یہ معلوم ہو کر کہ تم نے اپنی کتابیں ایک ثلث گجرات اور دو ثلث منشی انیس کو بھیجنے کو لکھا قلق ہوا۔ اس لئے کہ بلٹی سے نہ معلوم کب تک پہنچیں گی۔ تمہارے قیام تک پہنچ جائیں گی یا نہیں۔ دلی کی کتابیں تو انشاء اللہ میں کل یا پرسوں بذریعہ کار بھیج دوں گا۔ اس لئے کہ عید کے بعد سے وہاں سے کاروں کی آمد ورفت خوب ہو رہی ہے کل کو مولانا انعام الحسن صاحب کے آنے کی بھی خبر ہے۔

فقط والسلام
حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم
بقلم حبیب اللہ۔ ۲۱ رشوال ۹۲ ھ

﴿44﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵؍شوال ۹۲ھ / یکم دسمبر ۷۲ء

عزیزی الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میں نے متعدد خطوط میں تم سے یہ دریافت کیا کہ تمہارا انظام سفر کیا ہے تمہارے متعدد خطوط پہونچے مگر اس کا جواب نہیں ملا۔ ایک صاحب کا مانچسٹر سے خط آیا جس کے ساتھ جواب کے لئے ہندی لفافہ رجسٹری کے لئے بھی ان کے ہاتھ کا پتہ لکھا ہوا آیا تھا یہ خط یہاں سے ۹؍ستمبر کو گیا اور یکم دسمبر کو یہ رجسٹری واپس آ گئی جس پر لکھا ہے کہ پتہ معلوم نہیں جس سے تعجب ہوا۔

یہاں سے کسی کا لکھا ہوا ہوتا تو غلطی کا احتمال بھی تھا مگر پتہ خود مرسل ہی کا لکھا ہوا ہے اس خط کو تمہارے پاس واپس کرنا چاہتا تھا کہ ڈاک میں رکھ لو لندن پہونچ کر کچھ پتہ چل سکے تو ان کو کارڈ لکھنا یا لفافہ میں یہی خط رکھ دینا کہ یہ خط ۹؍ستمبر کو سہارنپور سے روانہ ہوا تھا اور آج یکم دسمبر کو واپس پہونچا جس پر لکھا ہوا ہے کہ پتہ نہیں۔ یہ یوں خیال کریں گے کہ رجسٹری بھی ہضم کر لی اس خیال سے حاجی یعقوب صاحب کی خدمت میں بھیج رہا ہوں کہ بہر حال تمہارا راستہ تو بمبئی ہی کو ہے اور حاجی صاحب میری تکلیفیں برداشت کرتے ہی رہتے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

تمہاری اطاعت رسول مولوی نصیر کے قول کے موافق تمہارے والی تو بھیج دی یہ یاد نہیں کہ منشی انیس والی کے متعلق انہوں نے کیا کہا تھا۔ رات کو بارہ بجے یہ خط لکھوا رہا ہوں اس لئے کہ قاضی صاحب علی الصباح جانے والے ہیں یہ معتبر ذریعہ ہیں ورنہ مجھے اس کے

لئے رجسٹری کرنا پڑتا۔

میں نے عزیز عبدالرحیم کو متعدد خطوط میں یہ لکھا کہ تمہارا اور تمہاری اہلیہ کا حج نہیں ہوا اس لئے تم دونوں تو ضرور حج کر لینا اور مولوی تقی صاحب چونکہ کئی حج کر چکے ہیں اس لئے ان کے حج کے ضرورت نہیں کہ حرج ہوگا البتہ میری رائے یہ ہے کہ حج کے بعد تاخیر نہ کریں مدینہ پاک قیام دونوں کا طویل ہو چکا ہے اول تو زیارت کے لئے حاضری کی ضرورت نہیں اور اگر ہو تو ایک دو دن سے زائد نہیں میرے خطوط کے جواب تو ان کے پاس سے آرہے ہیں اس لئے کہ مصر کی ڈاک پانچویں چھٹے دن آجاتی ہے مگر میرے مضمون کا جواب کسی میں نہیں اپنے نظام سے جلد مطلع کریں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، شب ۲۵ رشوال ۹۲ھ

﴿45﴾

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵ رشوال ۹۲ھ / یکم دسمبر ۷۲ء

مجی المکرّم مولانا یوسف متالا صاحب ادام اللہ شفقتکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بے انتہا اور سخت وشدید انتظار کے بعد جب کہ میں دن بھر کچہری میں رہا میری غیبت میں جناب والا کا محبت نامہ پہونچا۔ شام کو واپسی پر مولوی اقبال نے نہیں بلکہ پہلے میں نے مولوی محمد علی سے دریافت کیا کہ میرے نام کا کوئی خط تو نہیں تو انہوں نے بتایا کہ ہاں ہے میں اسی وقت سمجھ گیا بلکہ دل میں یوں ہی آیا کہ وہ جناب والا کا

محبت نامہ ہوگا چنانچہ وہ مولوی اقبال کے پاس تھا وہ ان سے لیا اور اندھیرے ہی میں پڑھنا شروع کردیا اور بار بار معلوم نہیں کئی بار پڑھا۔

معلوم نہیں میرے عرائض کے جواب میں جناب نے ایک پوسٹ کارڈ سے مجھے کیوں بہلا دیا واقعی مجھے تو بڑا ہی تاؤ آیا کہ کارڈ کیوں لکھا اس لئے کہ آپ کے یہاں تو خط چھپانے کا (دستور) نہیں مگر میرے یہاں بڑا ہے میں معمولی خطوط بھی کسی کو پڑھنے نہیں دیتا خیر خدا کا شکر ہے کہ کسی نے پڑھا نہیں ورنہ میں تو جان کو آجاتا۔

جناب کا بار بار اپنے گرامی نامے میں لفظ شاہد وشواہد کو دہرانا من احب شیئاً اکثر ذکرہ کی غمازی کرتا ہے۔ مولوی صاحب! میرے بظاہر بھولے پن سے آپ غلط فائدہ اٹھاتے ہیں۔

اک آگ ہی ہے دل میں برابر لگی ہوئی

انشاءاللہ کل درخواست لکھنؤ رجسٹری کردوں گا دعاء کی بہت بہت درخواست ہے آپ تو شاید آمین اس وجہ سے نہ کہیں گے کہ ہم پہلو ہونے میں یہ پھر تکالیف دیگا اب تو سب سو رہے ہیں کافی رات گذر چکی اور سارے سو رہے ہیں۔

میں بھی حضرت کو لٹا کر ڈاک نمٹا کر اندر حجرے میں آکر پھر یہ خط لکھ رہا ہوں کہ کل حاجی یعقوب صاحب کے پاس لفافہ جانے والا ہے۔ (یہ بھی کل ہی) چلا جائے کہ آپ کا گجرات کا قیام معلوم نہیں کب تک ہے ڈاک سے خط پہونچے گا یا نہیں میں انشاءاللہ حضرت کے ساتھ حجاز جانے کی کوشش کروں گا آپ بھی دعا فرماویں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اسباب سفر آسانی وسہولت وعافیت کے ساتھ میسر فرمائے۔

ہاں تو میرا اگرم رومال جناب نے بھیج دیا؟ مجھے ابھی تک پہونچا ہی نہیں اگر نہ بھیجا ہو تو بمبئی سے بشرط سہولت و وقت ضرور خرید کر حاجی یعقوب صاحب کو دے دیں وہ بذریعہ

رجسٹری ڈاک یا کسی آنے والے کے بدست بھیج دیں پابندی کوئی نہیں سہولت ہر نوع کے ساتھ مشروط ہے۔

ابھی تک تو...... ملی نہیں اب وہ کہتا ہے کہ ختم ہوگئی کہیں ملتی نہیں تا ہم کوشش وتلاش جاری ہے اگر...... تو یہ رقم شاہد ونجم الحسن میں سے جس کو آپ فرمادیں گے میں دے دوں گا ہر وقت آپ کے خط کا انتظار رہتا ہے۔ اچھا تو آپ میری محبت کو جھوٹ سمجھتے ہیں ناقدری مت کیجئے پچھتایئے گا۔ باقی عندالتلاقی۔ فقط والسلام

دورافتادہ، آپ کا حبیب اللہ، شب ۲۵ر شوال ۹۲ھ

جواب سے ضرور مشرف فرمایئے۔ مت ٹالئے۔ کارڈ کا جواب آغاز سفر معلوم ہونے کے بعد تفصیل سے لکھوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

علم فوارہ نما جو شد زنوک خامہ اش ☆ بہریاب اہل عرب اہل عجم درکل جہاں
از حکایاتِ صحابہ زندگی پر نور کن ☆ ہم بیابی در فضائل روشنی قلب وجاں
ذکر قرآں صدقہ روزہ حج نماز و ہم درود ☆ ہر یکے را بر طریق دل نشیں کردہ بیاں
اعتدالش فرقہائے مختلف راجمع کرد ☆ صلح کردہ دشمنے بادشمنے شد شادماں
حب دنیا ازدلِ خود دور کُن دریادِ موت ☆ مال وعزّت راہمیں جاترک گردہ رفتگاں
در و جوبِ لحیہ ہم دارد کتابے پُر اثر ☆ ریش دشمن چوں بخواندش ریش راشُد پاسباں
اوجز ولامع خصائل کوکب و حج وداع ☆ بر موطّا بر بخاری ترمذی شرح عیاں

﴿46﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم ذیقعدہ ۹۲ھ [۷/دسمبر۷۲ء]

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، تم نے روانگی کے وقت دو ہفتے گجرات میں قیام کا ارادہ ظاہر کیا تھا اور اس کے بعد جلد روانگی کا ارادہ بھی ظاہر کیا تھا۔ اس لئے میں ہفتہ عشرہ تک تو تمہارے نام کے خطوط دمادم مکان کے پتہ سے بھجواتا رہا اور تمہارے نام کے خطوط آتے رہے ان پر بھی مکان کا پتہ لکھوا کر بھجواتا رہا۔ اس کے بعد سے تمہارے نام حاجی یعقوب صاحب کو خطوط لکھتا رہا اور یہ بھی لکھواتا رہا کہ قاری یوسف صاحب آنے والے ہیں ان کے آنے پر یہ خطوط ان کو دے دیں۔

ان میں ایک رجسٹری جولندن سے واپس ہوئی تھی اور لکھا تھا کہ اس پتہ پر کوئی شخص نہیں ملا وہ بھی ایک صاحب کی معرفت ایک ہفتہ ہوا حاجی صاحب کے پاس بھیج دی تھی۔ ڈاک میں تو میں اس کو آپ کے پاس نہ بھیجتا کہ فضول محصول ضائع ہوتا۔ ایک صاحب بمبئ جارہے تھے ان کے ساتھ متعدد خطوط بمبئ بھیجے تھے اس میں اسے بھی رکھ دیا تھا اور حاجی صاحب سے دریافت بھی کرتا رہا کہ تمہارے بمبئ پہنچنے کی کوئی اطلاع ان کو ہے یا نہیں۔ وہ اپنی لاعلمی لکھتے رہے۔

آج کی ڈاک سے ان کا خط پہنچا کہ تم نے ۲۹ دسمبر کی سیٹیں ریز رو کرانے کو لکھا ہے۔ اس لئے حاجی صاحب نے وہ سارے خطوط بذریعہ ڈاک آپ کے پاس بھیج دیئے۔ جس سے قلق ہوا کہ فضول پیسے ضائع ہوئے۔

مولوی عبدالرحیم اور مولوی تقی نے کئی کتابوں کے متعلق لکھا تھا کہ وہ ضرور تمہارے

ہاتھ ان کے پاس بھیج دی جائیں ان میں زیادہ تر تو لکھنو اور بیروت کی ٹائپ شدہ کتابیں تھیں ان کے متعلق تو میں نے ان کو لکھ دیا تھا کہ عزیز یوسف کو ہوائی جہاز سے آنا ہے ان کا وزن زیادہ بڑھ جائے گا۔ مکہ مکرمہ سے حجاج اور غیر حجاج کی آمد تو بہت کثرت سے ہوتی ہے یہ سب کتابیں مکہ مکرمہ سے منگالو۔

البتہ ایک بذل چہارم اور دو دو نسخے او جز جلد ثانی اور ثالث چونکہ لیتھو کی طبع شدہ ہیں اور مکہ میں نہیں ملتیں اس لئے ان کا پیکٹ بنا کر ایک ہفتہ ہوا حاجی یعقوب صاحب کے پاس بھیج دیا تھا۔ اور اس پر تمہارے نام عزیز عبدالرحیم کے خط اور اپنے جواب کا خلاصہ بھی اوپر ہی لکھ دیا تھا اس لئے کہ میں سمجھ رہا تھا کہ تم اپنے مجوزہ نظام کے موافق آخر شوال تک وہاں پہنچ جاؤ گے۔

حاجی جی کے آج کے خط سے ۲۹ رد سمبر کا حال معلوم ہو کر اس کا تو قلق زیادہ نہیں ہوا کہ تم یہاں نہیں ٹھہرے یہ تو راحت دلبستگی پر ہے, البتہ اس بات کا فکر ضرور ہو گیا کہ میں نے عبدالرحیم کو رمضان میں بھی اور اس کے بعد بھی متعدد خطوط میں لکھا کہ تم نے اور تمہاری اہلیہ نے حج نہیں کیا اور تم سے زیادہ تمہاری اہلیہ کا فکر ہے اس لئے کہ تم تو مرد ہو بعد میں بھی انشاء اللہ اسباب پیدا ہوتے رہیں گے مگر اہلیہ کا مسئلہ زیادہ مشکل ہے۔ نہ معلوم پھر نوبت آوے نہ آوے۔ اس لئے تم دونوں ضرور حج کرو۔ مولوی تقی صاحب کئی دفعہ کر چکے ہیں ان کی ضرورت نہیں۔

عزیز عبدالرحیم کے متعدد خطوط آئے کہ انشاء اللہ تعمیل حکم میں ہم دونوں ضرور حج پر حاضر ہوں گے میں نے ان کو یہ بھی لکھ دیا تھا کہ حج کر کے فوراً واپس آجائیں اس لئے کہ مدینہ پاک تم دونوں بہت طویل قیام کر چکے ہو اس لئے اگر بسہولت حاضری میسر ہو تو صرف ایک شب کیلئے یا دو۔

حاجی یعقوب صاحب کے آج کے خط سے آپ کی سیٹ ۲۹ دسمبر کی معلوم ہو کر یہ فکر ہو گیا کہ ۲۹ر دسمبر کو جنتری میں یہاں ۲۲ر ذیقعدہ ہے اور حجاز کی تو غالباً ۲۴ ہو جائے گی۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے پہنچنے پر ان کی روانگی ہو جائے۔ یہ تو مجھے گوارا نہیں کہ تمہاری وجہ سے ان کا حج ضائع ہو اسلئے کہ مستورات کے حج کا مجھے مردوں کے حج سے زیادہ فکر رہتا ہے۔

مولوی عبدالرزاق صاحب، مولوی تقی صاحب اور عزیز عبدالرحیم کے دو ہفتے سے برابر خطوط آرہے ہیں کہ اوجز جلد اول تیار ہوگئی اور اس خط کے ساتھ پہنچ جائے گی۔ مگر آج ۷ر دسمبر تک تو پہنچی نہیں۔ میرا تو دل چاہتا تھا کہ رمضان میں آجاتی تو سب دوستوں کو زیارت کرا دیتا کہ جتنا مجھے اشتیاق ہے اتنا نہیں تو کم از کم کچھ نہ کچھ اشتیاق تو بہت سوں کو ہوگا ہی۔ اگر تم ایک جلد اپنے لئے لے جانا چاہو تو شوق سے لے جانا بلکہ اپنے کتب خانہ میں میری طرف سے وقف کر دینا کہ تمہارے کتب خانہ کی کتب دینیہ کی ابتداء نہ ہوئی ہو تو ابتدائی کتب وقفیہ میں داخل ہو جائے۔

اپنے نظام سفر کی بذریعہ برقیہ عزیز عبدالرحیم کو خبر کرو۔ مجھے اس کا خیال ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پہنچو اور وہ روانہ ہو چکے ہوں۔ تمہارے ارادوں کی تو ہمیں خبر ہوتی نہیں تاہم مصالح کے خلاف نہ ہو تو اپنے نظام سفر سے ضرور مطلع کرو۔ خط لکھو تو اپنی اہلیہ کو میرا سلام ضرور لکھ دو۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ۔ یکم ذیقعدہ ۹۲ھ

از راقم سلام مسنون و درخواست دعوات

﴿47﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۶/ ذیقعدہ ۹۲ھ [۲۳/ دسمبر ۷۲ء]

عزیز قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم مصر پہنچ گئے ہو گے مگر پرسوں ترسوں حاجی یعقوب صاحب کے خط سے معلوم ہو کر کہ آپ نے ۲۹/ دسمبر کی تاریخ تجویز کی ہے اسی وقت ایک پرچہ آپ کو مولوی ہاشم سلمہ کے خط میں بھیجا تھا، پہنچ گیا ہوگا۔

باوجودیکہ طبیعت اب تک صاف نہیں ہوئی اور مہمانوں کا ہجوم بھی کم تو ضرور ہو گیا مگر باقی ہے۔ اس سب کے باوجود عشاء کے بعد سے رمضان کی ڈاک کو سننا شروع کرتا ہوں۔ مجھ بیمار سے زیادہ میرے نوجوان کاتبوں کے اوپر نیند کا اور کسل کا خمار غالب ہوتا ہے مگر یہ انبار بھی لکھنا ہی ہے۔

رمضان کے خطوط میں چند خطوط ایسے ملے جس میں آپ ہی کو تکلیف دینی پڑے گی۔ جواب میں میرے الفاظ کی پابندی تو کیا نہ کریں کچھ بڑھا کر لکھ دیا کریں بالخصوص دعاؤں میں۔ اگر یہ خطوط تمہارے سامنے سن لیتا تو تمہارے ہی حوالے کر دیتا کہ لندن جا کر اس کا جواب لکھ دینا۔ اب بھی خطوط کا جواب ڈاک سے بھیجنے کی تو ہرگز ضرورت نہیں، لندن پہنچنے کے بعد بذریعہ کارڈ یا دستی پرچہ حسبِ سہولت بھیجتے رہیں۔

مولوی احمد اسوات [پتہ درج ہے]:

’آخری شعبان میں آپ کا گجراتی دعوت نامہ مطبوعہ پہنچا۔ یہ ناچیز تو خود گجراتی نہیں

جانتا مگر میرے بہت سے احباب گجراتی جاننے والے ماہ مبارک میں موجود تھے۔ ماہ مبارک میں اس ناچیز کو ڈاک کا وقت کئی سال سے نہیں ملتا اور آپ کا گرامی نامہ بھی شادی کی تاریخ گذرنے کے بعد ملا تھا, لیکن دعاء سے دریغ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس تقریب کو طرفین کیلئے بہت مبارک فرمائے, زوجین میں محبت عطا فرما کر اولادِ صالح عطا فرمائے۔ یہ ناچیز اتنی دور سے بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے'۔

قاری صاحب اس کا جواب بڑھا چڑھا کر گجراتی میں لکھ دیں۔

یونس احمد [پتہ درج ہے]:

'تمہارا خط پہنچا اور جواب کیلئے لفافہ پر انگلستان کا ٹکٹ لگا ہوا تھا جو یہاں بے کار ہے۔ اس لئے تمہارا یہ جواب ایک دوست قاری یوسف متالا کے پاس لندن بھیج رہا ہوں کہ وہ اس کی نقل کر کے ایک لفافے میں آپ کے پاس بھیج دیں اور ٹکٹ اپنے استعمال میں لے آویں کہ مجھے ان کے پاس لفافہ لکھنے میں بھی اس سے زیادہ ہی پیسے خرچ کرنے پڑے ہوں گے۔ آئندہ جواب کیلئے اگر آپ ہندی ٹکٹ منگا کر اپنے پاس رکھ لیں اور خط کے ساتھ اپنا پتہ لکھ کر بھیج دیں تو زیادہ سہولت رہے۔ ممکن ہے قاری صاحب کے پاس ہندی ائر لیٹر ہو۔ ان سے پوچھ لیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ ہندوستانی مستورات کی جماعت کے ساتھ اپنی اہلیہ کو لے کر جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، قبول فرمائے۔ آپ کے اور آپ کی اہلیہ کیلئے بھی دینی ترقیات کا ذریعہ بنے گا۔ اس سے تعجب ہوا کہ آپ کی اہلیہ میں برقع کا جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ اجتماع کے موقعہ پر جو مستورات کی جماعتیں لندن سے دوسرے ممالک میں گئی تھیں ان کے ارشادات سے تو وہاں کی سو سے زیادہ مستورات کے متعلق خطوط آئے تھے کہ انہوں نے ازخود برقع شروع کردیا جو وہاں کی رہنے والی تھیں اور برقع کے نام سے نفرت تھی۔

تعویذ یہاں سے تو جانا مشکل ہے کہ راستہ میں سے نکال لئے جاتے ہیں۔ دوسرے یہ ناکارہ کئی سال سے آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے خود تو لکھنے پڑھنے سے معذور ہے۔ یہاں بھی میرے کاتب ہی لکھتے ہیں۔قاری یوسف متالا بھی میرے کاتبوں میں رہ چکے ہیں اور دس بارہ برس سے میرے تعویذ وہ بھی لکھ رہے ہیں۔اگر آپ کی اہلیہ تعویذ باندھنے پر راضی ہوں تو قاری صاحب کو اپنے پتہ کا جوابی لفافہ بھیج کر ان سے یا رشید کا تعویذ منگالیں انہیں پورا تعویذ معلوم ہے بشرطیکہ آپ کی اہلیہ تعویذ باندھنے پر آمادہ بھی ہوں۔اگر وہ تیار ہوں تو موم جامہ کرکے داہنے بازو پر باندھ لیں۔

آپ نے یہ نہیں لکھا کہ آپ کا نظام سفر کیا ہے۔آپ نے جو جواب کا پتہ لکھا ہے یہ پتہ آپ کا کس وقت تک کے لئے ہے۔جب آپ جماعت میں ہیں تو ایک جگہ قیام ہوگا نہیں۔آپ نے جو پتہ لکھا وہ بھی بولٹن ہی کا ہے اور قاری صاحب کا خود بھی قیام بولٹن میں ہے وہ آپ کے مکان سے آپ کا نظام سفر معلوم کرکے اگر آپ واپس آگئے ہوں گے یا آنے والے ہوں گے تو اس خط کا مضمون دستی پہنچادیں گے۔ورنہ ایک کارڈ پر نقل کرکے بھیج دیں گے اور جب آپ تعویذ کے لئے اپنے پتہ کا لفافہ ان کے پاس بھیجیں گے تو وہ تعویذ بھیج دیں گے۔'

قاری یوسف صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ اپنے ساتھ سو پچاس روپئے کے ائر لیٹر خرید کر ضرور لیتے جائیں۔آپ کے لئے تو جوابی ائر لیٹر کی بالکل ضرورت نہیں لیکن وہاں کے جو لوگ آپ سے خریدنا چاہیں گے خرید لیں گے۔اس میں ان کو سہولت رہے گی ورنہ لوگ شیلنگ وغیرہ بھیجتے ہیں اس میں دقت رہتی ہے۔

یہاں تک لکھنے کے بعد تمہارے یکے بعد دیگرے دو کارڈ پہنچے۔میں تو تمہیں انشاء اللہ دمادم خط لکھتا مگر تم نے یہاں آنے کے بعد بھی اپنا کچھ پتہ نہ دیا۔اتنا تو میں سنتا رہا کہ

مولوی عبدالمنان دہلوی کے ساتھ مٹر گشت میں لگ رہے ہو۔کسی مسجد کی بنیاد رکھنا، کسی مدرسہ کا افتتاح۔اللہ مبارک کرے۔

تمہارا پہلا کارڈ مؤرخہ ۱۸؍دسمبر جس میں تم نے لکھا تھا کہ میں نے کویتی ٹکٹ کے لئے لندن تار کر دیا ہے خدا کرے کہ آ گیا ہو۔ یہ تو حاجی یعقوب صاحب کے خط سے مجھے بھی پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ مصری راستہ بند ہو گیا ہے اور مزید قلق اس پر ہوا کہ میرے خطوط کی بنا پر عبدالرحیم تمہارا مصر میں انتظار کر رہا ہوگا۔مصریوں نے جہاز جنگ کی وجہ سے بند نہیں کیا ہے بلکہ جیسا کہ تو نے بھی لکھا مصری حجاج کی کثرت آج کل بہت ہو رہی ہے جیسا کہ مکہ سے خطوط سے معلوم ہوا۔

تمہارے نزلہ زکام وغیرہ امراض کی وجہ سے واقعی کلفت ہے۔مگر لندن کے رہنے والوں کو ہند کی آب و ہوا کیسے موافق آئے۔اس سے مسرت ہوئی کہ اطاعت رسول کا کسی صاحب نے گجراتی ترجمہ شروع کر دیا۔اللہ تعالیٰ جلد از جلد طباعت سے مزین فرمائے۔اوجز کی جلد مرسلہ مولوی عبدالرحیم صاحب پہنچ گئی،مگر وہ تو ایک سال پہلے پہنچ گئی اس لئے کہ اس کے ٹائٹل پر مطبوعہ ۹۳ھ لکھا ہوا ہے،اور وہ باوجود نہایت تاخیر بار بار کے تقاضوں کے ذیقعدہ ۹۲ھ میں پہنچ گئی۔

یہ تو تمہارا پہلا خط تھا۔تمہارا دوسرا کارڈ مؤرخہ ۲۰؍دسمبر بھی ایک دن کے فصل سے آج ہی پہنچا۔عبدالرحیم کی مطلوبہ اشیاء تم بھی رکھے [ہوئے] ہو اور ایک بہت ہی ضروری پیکٹ ان کا مطلوبہ میں نے بھی حاجی یعقوب صاحب کے پاس بھیج رکھا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ مصر بھیج دیں مگر کتابیں حجاج کے ساتھ بھیجنا بہت مشکل ہو گیا۔کسٹم والے کتابیں بہت اہتمام سے روک لیتے ہیں۔

تقریباً ایک ماہ ہوا علی میاں کی کچھ کتابیں حاجی یعقوب صاحب نے حجاج کے

ساتھ بھیجی تھیں [وہ بھی روک لی گئیں] علی میاں کا خط جو کہ پرسوں پہنچا تھا اس میں لکھا تھا کہ باوجود کوشش کے اب تک تو چھٹی نہیں اس لئے علی میاں نے ان کو منع کر دیا تھا کہ میری اور شیخ کی کوئی کتاب حاجیوں کے ساتھ نہ بھیجی جائے۔ میرے خیال میں اگر تمہارے پاس جو سامان ہے وہ کتابیں ہی ہوں تب تو حاجی یعقوب صاحب کے پاس چھوڑ جاؤ۔

میرا انشاء اللہ مستقل خود صندوق کتابوں کا ان کتابوں کی رسید کے بعد جو پانچ صندوق گئے ہوئے ہیں چھٹا صندوق جلد ہی [روانہ ہوگا] اور کتابوں کے علاوہ اگر [کوئی] اور چیز ہوتو آخری بحری جہاز سے ۳۰ دسمبر کو سہارنپور دیوبند کے بہت سے آدمی جارہے ہیں۔عزیز مولوی ارشد بھی جارہے ہیں۔اگر زیادہ بوجھ نہ ہوتو ان کے ہاتھ بھیج دیں بشرطیکہ انہیں دقت نہ ہو۔

مجھے تو بڑا تعجب ہورہا تھا کہ لندن کے لفافہ پر انہی کا پتہ لکھا ہوا تھا۔ یہاں تک خط لکھنے کے بعد شنبہ کی دوپہر کو گیارہ بجے پریسٹن سے محمد لمباڈا کا جوابی تار ملا کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے نام بتاؤ۔ مجھے نہ تو اس کی ماں کا نام معلوم تھا نہ خاندانی نام معلوم۔ایسی اندھیری میں کیا نام تجویز کروں۔اس لئے میں نے فوراً عائشہ نام تجویز کر دیا ہے۔

تمہارا لڑکا یا لڑکی ہوتی تو میں بلا کہے بھی اس کا عقیقہ کر ہی دیتا۔ یہ بھی تحقق نہیں ہوا کہ یہ تمہارا سالا ہی ہے یا کوئی اور۔ جوابی تار پر پتہ بھی صرف محمد لمباڈا پریسٹن لکھا ہے۔اسی پتہ پر تار دے دیا ہے۔معلوم نہیں پہنچ جائے گا یا نہیں۔تم کوئی خط لکھو تو اس میں تار کی آمد اور عائشہ نام کا فوری جواب اور یہ کہ مجھے پتہ معلوم نہیں تھا اس واسطے خط نہیں لکھا۔خدا کرے کہ تار پہنچ جائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ۔۱۶/ذیقعدہ ۹۲ھ

﴿48﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵/ذیقعدہ ۹۲ھ [۳۱/دسمبر۷۲ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، عین انتظار میں محبت نامہ ملا

؎ اسی باعث تو سیر بوستاں سے منع کرتے تھے

تم یہاں آکر پھنس گئے، لندن میں رمضان میں پیری کرتے تو کیسے مزے میں رہتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جلد از جلد تمہارے ٹکٹ کا انتظام فرماوے۔ تمہاری مسلسل تاخیر اور بیماری کی خبر سے مجھے بھی قلق ہو رہا ہے۔ مولوی اسمٰعیل کے قصہ سے بھی بہت قلق ہوا۔ اگر ان کی کوئی مزید اطلاع آئی ہو تو ضرور مطلع فرمائیں۔

میں تو اس امید پر کہ تم بمبئی پہنچ گئے ہوگے تمہارے نام کے خطوط بمبئی بھیجتا رہا اور حاجی یعقوب صاحب کو بار بار مشقت میں ڈالا کہ وہ تمہارے نام کے خطوط بمبئی سے تمہارے گھر بھیجتے رہے۔ امید ہے کہ مولوی عبدالرحیم کی بقیہ اشیاء بھی تم نے کسی حاجی کے ہاتھ بھیج دی ہوں گی۔ خدا کرے کہ ان تک پہنچ گئی ہوں۔ ان کا بھی عرصہ سے کوئی خط نہیں آیا۔

اس سے مسرت ہوئی کہ وہ تار تمہارے سالے کا تھا۔ اللہ تعالیٰ دختر نیک اختر کو رشد وہدایت، علم وعمل اور وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نہایت سہولت وراحت کے ساتھ تمہارے اس سفر کی تکمیل فرماوے جس کا بہت فکر رہتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۵/ذیقعدہ ۹۲ھ

ازحبیب اللہ بعد سلام مسنون، میرالفافہ پہنچ گیا تھا اوراس کے بعد جناب کا۔۔۔ بھی پہنچ گیا تھا اور فوراً میں نے سوئٹر بذریعہ رجسٹری پارسل روانہ کردیا تھا۔رسید کا انتظار ہے۔ نجم الحسن نے اب تک ۸ بنڈل بھیج دیئے ہیں۔آپ کے شاہد صاحب نے مہریں اب تک نہیں بنوائیں ہیں اور نہ بنوانے کی امید ہے۔آخر آپ سب کو حبیب اللہ کیوں سمجھ لیتے ہیں۔

﴿49﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام:حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳/جنوری ۷۳ء[۲۸/ذیقعدہ ۹۲ھ]

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، کل الحاج یعقوب سورتی کی معرفت ایک دستی پرچہ اور ایک مختصر پیکٹ جس میں پانچ رسالے اعتدال نمبر۴ انگریزی، جوابات اردو و گجراتی، مؤلفات عربی ایک ایک عدد بھیجی تھی,پہنچی ہوں گی۔آج ایک صاحب اورلندنی مل گئے ان کے ہاتھ بھی ایک پیکٹ بھیج رہا ہوں جن میں مؤلفات عربی پانچ عدد۔ اعتدال انگریزی پانچ عدد رسال ہیں۔خدا کرے پہنچ جائیں۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ اب عبدالرحیم اور مولوی تقی دونوں کے خطوط سے یہ اندازہ ہورہا ہے کہ ان دونوں میں نبھاؤ نہیں ہورہا ہے مگر مجھے کوئی شخص تفصیل نہیں لکھتا۔گول مول ایک دوسرے کی شکایتیں بار بار اس فقرہ کے ساتھ کہ شکایت مقصود نہیں صرف اطلاع مقصود ہے۔

میرا خیال یہ ہے کہ اگر تم عبدالرحیم سے گجراتی میں دریافت کرو کہ تفصیل لکھے اور پھر اس کا ترجمہ میرے پاس بھیج دو تو اچھا ہے۔ان دونوں کے اختلاف سے کام میں نقصان

بھی ہو رہا ہے۔ خرچ بھی اور تاخیر بھی۔ میں تو ہر ایک سے الگ الگ پوچھ چکا ہوں مگر مجھے لکھتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ خدیجہ کی خیریت کا بہت ہی انتظار رہتا ہے اس کو دعوات اور اس کی ماں کو سلام۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۳؍جنوری ۷۳ء

﴿50﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹؍جنوری ۷۳ء [۵؍ذوالحجہ ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج مولوی قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے مصر کے التواء اور براہ کویت روانگی کا حال تو کئی دن ہوئے حاجی یعقوب کے خط سے معلوم ہو گیا تھا۔ کل تمہارا برقیہ لندن سے عزیزہ خدیجہ کی بیماری کا پہنچا تھا جو بخیر رسی کے مژدہ سے تو موجب مسرت ہے مگر عزیزہ سلمہا کی بیماری کی خبر سے بہت ہی فکر و قلق ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

تمہارے خط کا شدت سے انتظار شروع ہو گیا جس سے عزیزہ کی بیماری کی تفصیل معلوم ہوئی۔ عزیز عبدالرحیم کا بھی خط آج ملا جس میں تمہارے بالا بالا چلے جانے پر بہت اظہار رنج بھی کیا اور ساتھ ہی ساتھ اپنے ٹکٹ کی مشکلات بھی لکھیں کہ عزیز عبدالحفیظ نے باوجود اس کے بار بار کے خطوط اور تار کے اس کا اور اس کی اہلیہ کا ٹکٹ نہیں بھیجا۔

مصر کے ایک صاحب نے جن کا نام اس وقت تو میرے ذہن میں نہیں اس کو

پیشکش کی تھی کہ وہ بطور قرض ان کا اور ان کی اہلیہ کا ٹکٹ خرید کر دینے پر تیار ہے آنے پر دے دیں مگر عبدالرحیم نے انکار کر دیا۔ میرے نزدیک تو بڑی غلطی کی اس سے ٹکٹ ضرور لے لیتے بعد میں ادائیگی میں کوئی اشکال نہیں تھا۔ میں چونکہ بچپن سے قرض لینے کا ایسا عادی ہو گیا ہوں کہ از خود کوئی قرض دے تو اس کو اللہ کی نعمت سمجھوں ورنہ قرض مانگنے میں بھی اب تو کچھ حجاب نہیں رہا۔

البتہ یہ میرا بہت پختہ تجربہ ہے کہ وعدہ پر ضرور ادا ہو جائے ورنہ پھر ندامت کے علاوہ دوسری دفعہ نہ صرف یہ کہ اس کا ملنا مشکل ہو جائے بلکہ جس جس سے وعدہ خلافی کی شکایت کر دے وہ بھی قرض دینے سے انکار کر دے۔ مجھے اس کا بھی بہت تجربہ ہوا کہ جس نے بھی تھوڑی سی تاخیر وعدہ میں کی ہے اس کی شہرت وعدہ خلافی کی خوب ہو گئی۔



عزیزہ خدیجہ کی خیریت ضرور لکھیں نیز اس کی والدہ کی تسلی کر دیں کہ بیماری سے گھبرایا نہیں کرتے۔ اللہ جل شانہ سے دعائیں تو خوب کرنی چاہئیں گھبرانا نہیں چاہئے۔ خالہ صاحبہ اور خالو صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ ۸؍جنوری ۷۳ء

طارق جلالی کا بھی خط پہنچا تھا مگر چونکہ انہوں نے ۶ جنوری کو روانہ ہونے کو لکھا تھا اس لئے ان کے خط کا جواب نہیں لکھا اگر نہ گئے ہوں تو ان سے کہہ دیں کہ تمہارا خط تو پہنچ گیا مگر تم نے ۶ جنوری کو روانہ ہونے کو لکھا ہے اس لئے جواب نہیں لکھا۔

عزیزم قاری یوسف صاحب! اوپر کا مضمون ختم ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ دو خط اور بھی ہیں ان کیلئے بھی آپ ہی کو تکلیف دیتا ہوں۔ یہ مضمون تو مشترک ہے تمہارا غیر جوابی

خط پہنچا اگر جواب مطلوب تھا تو اس میں ائر لیٹر یا شلنگ ہونا چاہئے تھا‘۔

میں نے پارسال خطوط میں بھی لکھا تھا اور رمضان میں زبانی بھی کہا تھا کہ تم ہندی ائر لیٹر اپنے ساتھ کچھ زیادہ لے جانا تمہارے لئے تو اس کی بالکل ضرورت نہیں بلکہ اگر بھیجو گے تو گراں ہوگا البتہ میں احانب کو یہ لکھوا دیا کرتا ہوں کہ اگر آپ کے پاس ائر لیٹر نہ ہو تو قاری یوسف صاحب سے پوچھ لیں، شاید ان کے پاس ہوں ان سے خرید لیں۔

نمبرا: محمود منگیرا:

’اس سے مسرت ہوئی کہ تمہیں ملازمت مل گئی اور کاغذات منظوری کیلئے لندن گئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ تکمیل کو پہنچائے۔ تمہارے وہاں کے قیام کو وہاں والوں میں دین کے فروغ اور دین سے تعلق کا ذریعہ بنائے۔ اور وہاں کے ماحول اور برے اثرات سے تمہاری حفاظت فرمائے۔ **موت کو کثرت سے یاد رکھیں اور درود شریف کی کثرت رکھیں**۔ تمہارے مکتب کے بچوں کیلئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان سب کا بھی دین سے تعلق پیدا کرے اور مکروہات سے حفاظت فرمائے‘۔

نمبر۲: محمد انور:

’تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۴ دسمبر آخر دسمبر میں بہت تاخیر سے پہنچا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ **تم قاری یوسف صاحب سے بیعت ہو گئے۔** بہت اچھا ہے **ان سے بیعت میری ہی بیعت ہے۔ بیعت کا فائدہ معمولات کی پابندی سے ہوتا ہے۔ جتنی تم پابندی کرو گے اتنا ہی موجب ترقی ہوگا۔ قاری صاحب کی خدمت میں کبھی کبھی جایا بھی کرو اور ان کی خدمت میں ایک دو دن گذارا بھی کرو۔** اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم فیکٹری کے کام

کے ساتھ ساتھ قرآن پاک بھی حفظ کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ بہت مبارک فرمائے، باحسن وجوہ نہایت سہولت کے ساتھ تکمیل کو پہنچائے۔ اس کیلئے میرے رسالہ فضائل قرآن کے ختم پر ایک نہایت مفید اور مجرب عمل لکھا ہوا ہے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ آپ اخبار بینی اور سیاسیات میں الجھے رہتے ہیں۔ نہایت لغو مشغلہ ہے دین میں تو کوئی فائدہ اس کا ہے نہیں, دنیا میں بھی اخبارات کی کذب بیانی کی وجہ سے کوئی واقعہ صحیح نہیں معلوم ہوتا اور سیاسیات بھی لیڈروں کی خودغرضی کی وجہ سے کوئی فائدہ مند چیز نہیں ہے۔ آج کچھ تجویز ہوتا ہے اور کل کو اس کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔



تم نے لکھا کہ تمہارے تین ساتھی جن کی عمریں تقریباً ۲۰، ۲۰ سال کی ہیں ان کی حفاظت کیلئے دعا کی ضرورت ہے۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ تم سب دوستوں کی ہر نوع کے مکارہ سے حفاظت فرمائے۔ **اگر شادی کے اسباب مہیا ہو سکتے ہوں تو دیر نہیں کرنا چاہئے۔** *نیز ہر نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ لاحول اول و آخر درود شریف سات سات مرتبہ پڑھنے کا اہتمام رکھیں۔* اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے۔ فقط۔



نمبر ۳: عزیز عبدالرحیم اگر حج کو نہ گیا تو بہت ہی قلق ہوگا اس سے زیادہ اس کی اہلیہ کے حج نہ کرنے سے قلق ہوگا اس لئے کہ عورتوں کا مسئلہ بہت مشکل ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ عبدالحفیظ پر ان کے ٹکٹ کا کیا مدار تھا جب کہ میں ان کو کئی دفعہ پہلے بھی لکھ چکا تھا کہ تمہارا اور تمہاری اہلیہ کا حج میرے حساب میں ہوگا اور اس وقت ان کو قرض ٹکٹ دینے کے واسطے ایک شخص آمادہ بھی تھا۔

میں نے پہلے تمہیں ایک خط میں لکھا تھا کہ اب او جز بذل کے حساب میں کوئی چیز عبدالحفیظ کے پاس نہ بھیجیں بلکہ خود عبدالرحیم کے پاس بذریعہ پونڈ وغیرہ بھیج کر مجھے بھی مطلع

کردیں اور عبدالحفیظ کو بھی ایک خط سے مطلع کردیں کہ بذل کے حساب میں زکریا کے حکم سے یہ مقدار عبدالرحیم کے پاس بھیج دی گئی۔ آپ اپنے یہاں درجِ حساب کرلیں۔

میں نے عبدالحفیظ کو بھی یہی مضمون لکھوادیا کہ تمہارے پاس سے منگانے میں بڑی دیر لگتی ہے میں نے قاری یوسف اور بعض دوستوں کو اور بھی لکھ دیا ہے کہ وہ عزیز عبدالرحیم کے پاس بھیج کر مجھے بھی مطلع کردیں اور عبدالحفیظ کو بھی۔ خدیجہ کی وجہ سے تمہارے خط کا شدت سے انتظار رہے گا۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۹ رجنوری ۷۳ء

ازمولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی مدظلہ:

از راقم بعد سلام مسنون...

؎ اچھا کیا جو مجھ کو فراموش کردیا ہے وابستہ میری یاد سے کچھ تلخیاں بھی تھیں

محبی المکرّم و مشفق مجسم مولانا قاری یوسف متالا صاحب ادام اللہ مودتکم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کا گرامی نامہ میرے جوابی لفافے پر شرف صدور لایا تھا۔ اس کے بعد ایک کارڈ آیا جس میں سوئٹر بھیجنے کا حکم تھا چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد میں کل ہی بذریعہ رجسٹری روانہ کردیا مگر ہنوز رسید سے مطلع نہ ہوسکا کہ وہ پہنچ گیا تھا یا نہیں۔

جناب کے شاہد صاحب سے مہروں کے متعلق میں نے دریافت کیا تھا جو جواب انہوں نے دیا تھا اس سے معلوم ہوا تھا کہ نہ بنی ہیں نہ بننے کی امید ہے۔ آخر ناقدروں کو سزا تو ملنی چاہئے ہر شخص کو آپ نے حبیب اللہ ہی سمجھ رکھا ہوگا! اور بات چیت نہ کیجئے!

مولوی شاہد صاحب کو تو میں نے ایک سو ستائیس روپئے جناب کے میرے پاس تھے دے دیئے تھے۔ وہ مزید مجھ سے روزانہ مانگتے تھے کہ مولوی یوسف کے حساب میں مجھے تم کچھ دے دو۔ میں انہیں یہی جواب دیتا رہا کہ بھائی میرے پاس تو کچھ ہے نہیں باقی اطمینان رکھو وہ انشاء اللہ پیسے بھیج دیں گے۔ آخر کار انہوں نے آپ کے حساب میں حضرت سے کچھ پیسے مانگے تو حضرت نے فرمایا کہ ہاں لے لینا۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ اگر تم نہیں بھیج سکتے تو نجم الحسن کے حوالہ کر دو۔ وہ مولوی یوسف کی کتابیں بھیجتا رہتا ہے انہی کے ساتھ بھیج دے گا۔ اب معلوم نہیں شاہد نے کیا کیا۔

نجم الحسن نے بھی تقریباً آٹھ دس کے قریب بنڈل بھیج دیئے۔ میرا پاسپورٹ الحمد للہ بن کر آ گیا ہے مگر وہ صرف عربی فارسی ممالک کا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ اگر کہیں اور جانا ہو تو دوسرے ممالک [کا اس] میں سہولت سے اندراج ہو جاتا ہے۔ اور براہ راست یہاں سے بنوانے میں ضمانت وغیرہ کا چکر ہوتا ہے۔

کئی روز سے کئی باتیں لکھنے کیلئے یاد کی تھیں مگر اب عین وقت پر ساری فراموش ہو گئیں۔ اب بعد میں یاد آویں گی تو کوفت ہوگی۔ باقی دعاؤں کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

حبیب اللہ

۲۰/جنوری ۷۳ء/۱۵/ذوالحجہ ۹۲ھ شنبہ

51

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰/جنوری ۷۳ء [۱۶/ذی الحجہ ۹۲ھ]

عزیزم قاری یوسف متالاسلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا برقیہ عزیزہ خدیجہ سلمہا کی بیماری کے سلسلہ میں پہنچا تھا ہمروزہ اس کا جواب ۳ ذی الحجہ کولکھوایا تھا۔تمہارے تفصیلی خط کا شدت سے انتظار رہا۔تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۵ جنوری ایسے وقت میں پہنچا کہ یہاں عید کے ہنگاموں کی وجہ سے مہمانوں کا ہجوم بہت بڑھ گیا۔فوری جواب نہ لکھوا سکا۔تمہارے نام کا ایک لفافہ آیا ہوا ہے اسی کی وجہ سے لفافہ لکھوار ہا ہوں ورنہ ائرلیٹر لکھتا۔

خط سے تمہاری بخیر رسی کی تفصیل معلوم ہوکر تو بہت مسرت ہوئی کہ کسٹم میں کوئی دقت نہیں ہوئی مگر عزیزہ سلمہا کی بیماری کی تفصیل سن کر بہت فکروقلق ہوا۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جلد از جلد اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔اس کی خیریت کا شدت سے انتظار رہے گا۔

میں نے تو رجب وشعبان میں تمہیں متعدد خطوط لکھے کہ تمہارا دارالعلوم ابھی بالکل ابتدائی مرحلہ پر ہے اسی لئے ماہ مبارک میں تمہارا قیام وہاں پر مناسب ہے مگر تم نے آنے پر بہت زیادہ اطمینان دلایا تھا کہ اس کی غیبت کا انتظام کر آیا ہوں۔اللہ کرے کہ اس کا قضیہ باحسن وجوہ نمٹ گیا ہو۔

میں نے سابقہ خط میں تمہیں یہ بھی لکھا تھا کہ عزیز عبدالرحیم کے حج پر جانے کا مسئلہ بھی اشکال میں پڑ گیا۔۳۰ر دسمبر تک ان کے پاس مکہ سے ٹکٹ نہیں پہنچا تھا۔عبدالحفیظ نے جو ٹکٹ بھیجا وہ سیاحت کا بھیجا اور مجھے لکھا کہ اس لئے بھیجا ہے تاکہ حجاج کی پابندیوں سے مستثنیٰ رہیں۔مگر عبدالرحیم نے لکھا کہ وہ بیکار ہیں کہ حج کے زمانہ میں وہ کارآمد نہیں ہوتے۔

ممکن ہے یہ مصر کا کوئی قانون ہو ورنہ میں تو کئی مرتبہ حج کے زمانہ میں ملاقاتی ویزا سے جا چکا ہوں۔۸۳ھ میں تو حج کے ویزا پر گیا تھا اس کے بعد سے جب بھی جانا ہوا ملاقاتی ویزا سے جانا ہوا۔

دوسرا قلق اس کا ہے کہ عبدالرحیم کو مصر کے ایک صاحب نے جو ٹکٹ بطور قرض خریدنے کی پیشکش کی تھی مگر اس کو عبدالرحیم نے قبول نہیں کیا۔ میں نے اس کو اس وقت لکھا تھا کہ ضرور لے لو۔ قرض انشاء اللہ ضرور ادا ہو جائے گا۔ پھر معلوم نہیں ہوا کہ اس نے قبول کیا یا نہیں۔ یہاں آخری خط ۳۰ دسمبر کا مصر سے آیا تھا اس کے بعد کوئی خط نہیں آیا۔

اس کے اور مولوی تقی کے خطوط سے یہ معلوم ہوا کہ مکہ سے رقوم پہنچنے میں دیر ہو رہی ہے جس کا مجھے بہت ہی رنج و قلق ہے۔ عبدالحفیظ کو بھی کئی سخت خط لکھ چکا ہوں۔ اسی لئے میں نے سابقہ خط میں تمہیں لکھا تھا کہ تمہاری معرفت کوئی رقم میری یا بذل کی آئے تو اسے مکہ ہرگز نہ بھیجیں۔ مصر بھیج کر مجھے اور عبدالحفیظ کو اطلاع کر دیں۔ تاکہ تمہاری رقم آمد میں لکھ کر اور خرچ مصر بھیجنا لکھ دے۔

میرا تو بہت دل چاہتا ہے کہ یہاں سے کچھ رقوم قرض لے کر بھیجوں مگر یہاں سے بھی بھیجنے میں مشکلات بہت ہیں۔ میں نے عبدالرحیم کو بار بار یہ بھی لکھا کہ ایک مطبع پر ہرگز مدار نہ رکھو۔ میرے نزدیک تمہارا طول قیام [کا مسئلہ] زیادتی خرچ پر [مقدم] ہے۔ اس نے لکھا کہ ہم نے دو تین مطبعوں سے بات کی ہے اور وہ تیار بھی ہیں مگر ہر شخص پیشگی دام مانگتا ہے۔ اگر تین ہزار جنیہ مصری ماہانہ ملتے رہیں تو کام جلد ہو سکتا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ جنیہ مصری کے ہندی روپے کتنے ہوتے ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہاں پہنچنے کی کوئی قانونی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

تمہارے ہاتھ بھیجنے کے لئے جو پیکٹ بمبئی بھیجا تھا وہ ان کے شدید تقاضے پر بھیجا تھا کہ ان کو آئندہ جلدوں کا مسودہ چاہیئے تھا مگر تمہارے مصر کے سفر کے التواء کی وجہ سے وہ کتابیں ایک حاجی کے ذریعہ سے مکہ بھیج دیں۔ خدا کرے کہ ان کو مل گئی ہوں۔

ایک تکلیف حسبِ سابق تمہیں دیتا ہوں کہ بعض غیر جوابی خطوط لندن کے آئے

ہوئے ہیں۔ایک مضمون تو سب کے شروع میں لکھا کرو کہ 'تمہارا غیر جوابی خط پہنچا اگر جواب مطلوب تھا تو جواب کیلئے کچھ بھیجنا ضروری تھا۔آئندہ اس کا لحاظ رکھیں'۔

نمبرا: طارق جلالی کے خط کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ان کے خط کا جواب اس لئے نہیں لکھا تھا کہ انہوں نے ۴ جنوری کو روانگی کا لکھا تھا معلوم نہیں روانہ ہو گئے یا نہیں۔

نمبر۲: مولانا۔۔۔بھام:

'تمہاری اہلیہ کا ارادہ بیعت مبارک ہے مگر اب تو خط و کتابت بھی دشوار ہے اس لئے قاری یوسف متالا بولٹن سے کہیں کہ وہ میری طرف سے بیعت کر لیں کہ **ان کی بیعت میری ہی بیعت ہے۔لندن والوں کو وہی میری طرف سے بیعت کرتے ہیں** اور معمولات کا پرچہ وہ دے دیں گے اس پر عمل کریں۔اپنی سب مستورات اور بھائی سے سلام مسنون کہہ دیں۔عبدالشافی کی صحت کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔انشاء اللہ حج سے واپسی ہوگئی ہوگی, اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔روزی کی برکت اور دارین کی ترقیات کیلئے پانچ تسبیح درود شریف کی باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا بہت مفید ہے کبھی کبھی قاری یوسف متالا سے ملتے رہا کریں۔اگر اہلیہ کو بولٹن جانے میں دقت ہو تو قاری صاحب کے پاس ایک جوابی لفافہ بھیج دیں وہ خط سے بیعت کا طریقہ اور معمولات کا پرچہ بھیج دیں گے'۔

نمبر۳: سید عبدالاحد خیر گامی:

'اس سے مسرت ہوئی کہ آپ ۴ جنوری کو ملازمت پر پہنچ گئے۔اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، دارین کی ترقیات سے نوازے۔**آمدنی کا کچھ حصہ اللہ کے واسطے خرچ کرنے کا ضرور اہتمام فرمائیں**۔یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ آپ کو محفوظ رکھے۔بولٹن میں

میرے ایک دوست قاری یوسف متالا ہیں ان سے ضرور کبھی کبھی ملتے رہا کریں۔آپ کی ترقی کیلیئے بھی دعا کرتا ہوں۔'

نمبر۴: معلوم نہیں مولوی تقی صاحب سے تمہاری کتاب کی طباعت کا حساب صاف ہو گیا یا نہیں۔انہوں نے تمہاری کتاب کے طباعت کے سلسلے میں سترہ سو مجھ سے لئے تھے جن میں سے سات سو تو تمہارے غالباً فرستادہ عزیز سے ان کو وصول ہو گئے تھے ایک ہزار باقی رہ گئے تھے۔مطالبہ مقصود نہیں صرف اطلاع مقصود ہے کہ تمہارے علم میں رہے۔

معلوم نہیں تمہاری کتاب کا کیا ہوا کتنی فروخت ہوئی اور لندن کچھ پہنچ چکی یا نہیں۔ تمہاری کتابوں کا بھی حال معلوم نہیں۔مولوی نصیر سے تحقیق کی تھی انہوں نے کہا کہ دوسوان کی تحریر پر گجرات بھیج دی تھی اور سو منشی انیس کو پہلے بھیجی تھی اور دوسوان کی طلب پر دوبارہ بھیج رہا ہوں اب میرے پاس پچاس ایک کے قریب کتابیں ہوں گی۔معلوم نہیں گجرات والی کتابیں تمہارے سامنے پہنچ گئی تھیں یا نہیں؟

یہاں تک خط لکھنے کے بعد آج کی ڈاک سے مولوی یوسف تتلی صاحب کا مکہ مکرمہ سے خط آیا انہوں نے لکھا کہ آج مولانا عبدالرحیم مع اپنی اہلیہ کے قاہرہ سے حج کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ملاقات ہوئی۔

نمبر۵: آج کی ڈاک سے سے ظہیرالدین ملتانی کا خط پہنچا۔اس میں اپنے اس طویل خط کے جواب کا مطالبہ میں جو میں نے تمہارے حوالہ کر دیا تھا اور جواب کیلیئے شلنگ بھی بھیجے ہیں مگر وہ تو ڈاک خانہ میں حساب میں جمع کرنے کے ہیں۔معلوم نہیں اس کے دام تو کب وصول ہوں گے۔تکلیف کر کے ان کو ایک کارڈ لکھ دو کہ:

'آج ۲۰؍جنوری کو تمہارا خط پہنچا اور اس میں جواب کیلئے ۴ شلنگ پہنچے مگر وہ تو ڈاک خانہ میں جمع کرنے کے تھے معلوم نہیں اس کے دام تو کب وصول ہوں گے۔ اس کی وصولی پر آپ کو خط لکھوں گا۔ مگر تمہارا سابقہ طویل خط میرے پاس نہیں وہ تو میں قاری یوسف متالا کے ساتھ واپس کر چکا ہوں۔ براہ کرم اگر آپ اس کو واپس منگانا چاہیں تو اپنے پتہ کا جوابی لفافہ قاری صاحب کے پاس بھیج دیں اور ان کو لکھ دیں کہ اس لفافہ میں آپ کا خط واپس کر دیں اور جتنا وزن بڑھ جائے گا وہ بیرنگ ہو جائے گا۔ اس صورت میں احتیاط سے آپ کے پاس پہنچ جائے گا'

ایک ضروری امر اور نہایت ضروری یہ ہے کہ گذشتہ سفر حجاز کے بعد سے میں نے تمہیں بہت ہی خطوط تنبیہات کے لکھے مگر بہت مجمل جن کا منشا یہ تھا کہ جو امیدیں تمہارے ساتھ وابستہ ہیں ان میں اضافہ کا متمنی ہوں نہ کہ کسی قسم کی کمی کا۔ تمہارے جوابات سے ہمیشہ مجھے یہ اندازہ ہوا کہ تم نے ان سب کو تل کا پہاڑ سمجھا اور کوئی اہمیت نہیں دی۔

اگرچہ تمہاری رمضان کی آمد تمہارے دارالعلوم اور وہاں کے دیگر دینی مصالح کی بنا پر میرے رائے میں تو نہیں تھی مگر میرا اس سے جی خوش ہوا تھا کہ تم سے زبانی بہت تفصیل سے بات کروں گا۔ مگر رمضان میں تو میرے پاس وقت نہیں تھا اور رمضان کے بعد تمہیں عجلت تھی اور تمہیں اپنے رفقائے سفر کی دلداری مجھ سے زیادہ اہم تھی حالانکہ مکان پر تقریباً دو ماہ قیام رہا۔ اس لئے میں نے بھی سکوت کیا مگر اپنے تعلق اور محبت کی وجہ سے آخری نصیحت پھر کرتا ہوں۔

تم مجھ سے بہت دور ہو اپنی ترقی کی فکر زیادہ کرو اور میرے سابقہ خطوط کے مضامین اگر ذہن میں رہے ہوں تو ان کو سرسری نہ سمجھو۔ میرے پیارے! یہ سب تمہاری ترقی ہی کی

وجہ سے کیا ہے اس سے زیادہ کیا کہوں کہ اللہ جل شانہ تمہیں میری تمناؤں سے زیادہ اونچا کرے۔ میں گو سراپا سیآت و تقصیر ہوں مگر اس کا امیدوار ضرور ہوں کہ اگر تم میری باتوں کی طرف التفات کروگے تو انشاء اللہ تمہارے لئے بہت زیادہ موجب ترقیات ہے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔۲۰/جنوری ۷۳ء

﴿52﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸/جنوری ۷۳ء [۲۴/ذوالحجہ ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، میں نے تمہارے برقیہ کے بعد سے عزیزہ خدیجہ سلمہا کی بیماری کی وجہ سے کئی خط تمہیں لکھے مگر اب تک ایک کا بھی جواب نہیں ملا۔ تمہارے ابتدائی خط جس میں بخیر رسی کی اطلاع کے ساتھ ساتھ خدیجہ کی بیماری اور برقیہ کا بھی ذکر تھا اس کا جواب بھی ہمروزہ لکھوا چکا ہوں۔ تمہارے خطوط کا شدت سے انتظار ویسے بھی رہتا ہے اور خدیجہ کی صحت کے انتظار کی وجہ سے اور بھی زیادہ ہے۔

حامل عریضہ محمد یعقوب سورتی مقیم لندن سے تم واقف ہو اور یہ بھی تم سے۔ مزید خصوصیت کیلئے یہ پرچہ لکھوا رہا ہوں کہ مجھے ان کے دینی جذبہ سے نہایت مسرت ہوئی۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ مہینہ میں ایک دو دن کیلئے تمہارے پاس آ کر تمہاری مسجد میں اعتکاف

کریں۔اللہ تعالیٰ تمہاری برکت سے ان کو استقامت اور ترقیات سے نوازے۔

عزیز مولوی عبدالرحیم مع اپنی اہلیہ کے ۳ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچ گئے تھے غالباً تمہیں اطلاع ہوگئی ہوگی۔ابھی واپسی کا حال معلوم نہیں ہوا۔ان کا خط تو مکہ جانے کا ابھی نہیں آیا لیکن اولاً مولوی یوسف تتلی کے خط سے اس کے بعد مولوی تقی صاحب وغیرہ کے خطوط سے ان کا ۳ ذی الحجہ کو پہنچنا معلوم ہوا۔

تمہارا ائر لیٹر بنام مولوی نصیرالدین کئی دن ہوئے پہنچا تھا جو انہوں نے دکھلایا تھا۔ تمہارے تقاضا کی وجہ سے ان کو بار بار تمہاری کتابیں بھیجنے کا تقاضا کرتا رہتا ہوں مگر وہ بھی تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ چند رسائل حامل عریضہ کے ہاتھ بھیجتا ہوں۔ ہوائی جہاز کے سفر کی وجہ سے زیادہ نہیں بھیج سکا ورنہ خیال تھا کہ اور بھی کچھ بھیج دوں۔

رسائل حسبِ ذیل ہیں:

☆ جوابات اعتراضات: دوعدد: اردو مجلد، گجراتی غیر مجلد: یہ میرے پاس مولوی احمد بیمات نے ایک ہی نسخہ بھیجا تھا تمہارے پاس ارسال ہے۔

☆ اعتدال نمبر۴ کا انگریزی ترجمہ اور

☆ میری مؤلفات کی عربی فہرست، مؤلفہ مولوی عامر۔

خدا کرے یہ چیزیں خیریت سے پہنچ جائیں۔

اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام و دعوات کہہ دیں اور خدیجہ سے بھی۔ بشرطِ سہولت خالو صاحب اور خالہ صاحبہ کو بھی۔عزیز عبدالرحیم کو میں نے متعدد خطوط میں لکھا کہ تمہارا یہ سفر حج میرے کرایہ سے ہوگا مگر اس کے جواب میں انہوں نے عرصہ ہوا ایک لمبی چوڑی داستان لکھی تھی جو میں تو سمجھا نہیں کہ میرا فلانا ہوائی ٹکٹ زائد ہے اس کے دام مل جائیں گے اور یوں ہو جائے گا اور یوں ہو جائے گا۔

اگر تم میں سہولت ہوتو تم بھی ان سے دریافت کرلیجئو کہ ان کے ٹکٹ وغیرہ کے داموں سے زائد جو خرچ ہوا ہواس کی پیشکش تم کروتو اچھا ہے۔ مجھ سے لینے میں انہیں حجاب معلوم ہوگا۔ میں نے ان کو بار بار تقاضا سے حج پر جانے کولکھا تھا اس لئے کہ ان کیلئے آئندہ سفر میں دقت نہیں تھی مگر مجھے ان کی اہلیہ کا زیادہ فکر ہورہا تھا کہ عورتوں کا سفر دشوار ہے۔

ان کو اس سفر کی تیاری میں بڑی زحمت بھی اٹھانی پڑی اور کئی دن بہت ہی سخت پریشانی میں گذرے اس لئے کہ جو پاسپورٹ انہوں نے ٹکٹ کیلئے دیا تھا وہ جن صاحب کو دیا تھا ان سے گم ہوگیا۔ مولوی عبدالرحیم ومولوی تقی کی بدگمانی تو یہ ہے کہ گم نہیں ہوا تھا مگر اللہ کے لطف وکرم سے وہ ان صاحب کے پاس سے بھی کہیں گر گیا اور محض مالک نے اپنے فضل وکرم سے کسی تیسرے صاحب کے ذریعہ سے ان تک پہنچادیا۔ یہ محض مالک کا احسان اور آں عزیز کے اخلاص کی برکت تھی ورنہ جیسا انہوں نے لکھا کہ بغیر پاسپورٹ تو ایک دن ٹھہرنا بھی مشکل تھا جس کی وجہ سے ۳،۴ دن بہت پریشانی میں گذرے۔

اوجز کی جلد اول تو طبع ہوگئی اور ایک نسخہ نموتہً یہاں آ بھی گیا اور بذل کی جلد ثامن بھی مصر میں طبع ہوگئی اس کا بھی ایک نسخہ نموتہً یہاں آ گیا۔ اگر اوجز اور بذل ٹائپ والی تمہارا منگانے کو دل چاہے تو عبدالحفیظ یا عبدالرحیم کو میرے حوالہ سے لکھ دو کہ کسی حاجی کے ہاتھ تمہارے یہاں بھیج دیں۔ معلوم نہیں کہ تمہارے یہاں لندن میں کوئی ایسی معروف لائبریری ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں ہوں یا نہیں؟ اگر کوئی ایسی لائبریری ہوتو اس کیلئے بھی ایک ایک نسخہ منگالیں۔

میں نے پہلے بھی ایک خط میں لکھا تھا اور مکرر بھی لکھتا ہوں کہ اطاعت رسول ﷺ یا کسی اور مد میں اگر تم میرے پاس کچھ بھیجنا چاہو تو وہ بجائے عبدالحفیظ کے اب عبدالرحیم کے نام مصر بھیجیں اور مجھے اس کی اطلاع کردیں۔ عبدالحفیظ کے پاس سے رقم منگانے میں ان کو

دقت پیش آتی ہے کہ وہ مشغول بہت زیادہ ہے۔ خطوط کا جواب بھی دیر میں لکھتا ہے اور مجھے عبد الرحیم سے زیادہ اس کی اہلیہ کی وجہ سے عجلت ہورہی ہے کہ یہ لوگ جلد فارغ ہوکر آجائیں۔ فقط والسلام

اگر تم مولوی نصیر کو کچھ بھیجنا چاہو تو وہ بھی بجائے مولوی نصیر کے عبد الرحیم کو بھیج دو اور مولوی نصیر کو لکھ دو کہ وہ مجھ سے لے لیں۔ فقط

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۲۸؍جنوری ۷۳ء

حبیب اللہ چمپارنی 'جناب والا کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے اور دعا کی درخواست'۔

در مسائل در فتاویٰ بر عزیمت میرود ☆ اندر و ہر گز نیابی ہیچ کسلے را نشاں
گاہ رخصت را پسندد در عمل بہرِ خدا ☆ تا گمان حُرمتش را دفع ساد از مَیاں
آں سراپا رشد وخلت نائب خیر الوریٰ ☆ عورعینین شہ رشید و شہ خلیل سروراں
شہ حسین احمد شہ الیاس شہ عبد الرحیم ☆ جامہائے عشق دادندش بشوقِ ساقیاں
با مشائخ ربطِ قلبی و قوی دارد مدام ☆ گریہ طاری می شود چوں نام آید برزباں
در نگہ دارد ہمہ اقوال و احوالِ شیوخ ☆ ہیچ گہ غافل نہ ماند از ادائے حق شاں
اضحیہ عمرہ تلاوت بہرِ ایصالِ ثواب ☆ ہست جاری درطریقش مثل معمولات شاں
صابری و نقشبندی سُہروردی قادری ☆ چار نسبت جمع کردہ آں معین چشتیاں

☆...... 7 ......☆

1393 ھجری

/

1973 عیسوی

[اگر دارالعلوم کیلئے مذکورہ] جگہ موزوں بھی ہے اور سستی بھی ہے تو اللہ کا نام لے کر معاملہ کرلو مگر افریقہ امریکہ والوں پر نظر ہرگز نہ رکھنا [بلکہ] خود بھی اور دوستوں سے بھی کہنا کہ مالک سے رات میں خوب مانگو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس نابکار کو بھی مالک پر اعتماد اور توکل اور اس سے مانگنے کی دولت عطاء فرماوے۔ چندہ مانگنے کیلئے ... کسی کو بھیجنے میں کوئی اشکال نہیں مگر دل سے مالک ہی سے مانگنا ہے کہ یہ چیزیں ظاہری اسباب میں اسی درجہ میں ہیں جس درجہ میں تعمیر میں معمار اور مزدور اور اینٹ گارہ، کہ یہ سب چیزیں ظاہر کے اعتبار سے ضروری ہیں لیکن حقیقت کے اعتبار سے ان سب کا مدار پیسے پر ہے۔ اسی طرح سے چندہ مانگنا اینٹ گارے کے درجہ میں ہے

(۷/مئی ۷۳ء/۵/ربیع الثانی ۹۳ھ)

﴿53﴾

از: مولوی نصیر الدین صاحب، ناظم مکتبہ یحیوی، سہارنپور

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳/فروری ۷۳ء [۹/محرم ۹۳ھ]

مکرم ومحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کی ہدایت کے مطابق ۴ بنڈل آپ کو روانہ ہوچکے ہیں جن میں اختری بہشتی زیور انیس اور تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے دس نسخے ۵ مطہرہ والے، ۵ سہارنپور والے۔

اختری بہشتی زیور	۱۹ عدد، فی ۱۴/۰۰ روپے۔	۲۶۶/۰۰
تبلیغی جماعت پر اعتراضات	۱۵ عدد فی ۲/۴۰ روپے۔	۲۴/۰۰
مصارف روانگی مع پیکنگ ومزدوری وغیرہ		۱۲۰/۰۰
کل میزان		۴۱۰/۰۰
آپ کے رمضان والے (۱۰ پونڈ کے بمشکل ۱۵۸/۰۰ وصول ہوئے)		۱۵۸/۰۰
بقیہ		۲۵۲/۰۰

اطاعت رسول کے سلسلہ میں مولانا تقی الدین صاحب نے آپ کو شاید کچھ لکھا ہو اجمالی طور پر جو میرے پاس نوٹ ہے وہ درج ذیل ہے:

اطاعت رسول کے کل نسخے بلا جلد ۹۶۵ تیار ہوئے، اور حسبِ ذیل تقسیم ہوئے جن کی قیمت کا تعلق مجھ سے نہیں:

☆ بمبئی: حسبِ ہدایت حضرت شیخ

☆ لکھنو: حسبِ ہدایت مولوی تقی الدین

☆ دلی اور گجرات: حسبِ ہدایت آپ کے بھیجے گئے۔

بنام حاجی محمد یعقوب صاحب، بمبئی	مجلد	۶۰ عدد
بنام حضرت شیخ	مجلد	۱۱عدد
بنام مولانا تقی الدین صاحب	غیر مجلد	۱۵عدد
	مجلد	۱۲عدد
مکتبہ دارالعلوم ندوہ لکھنو	غیر مجلد	۱۶۹عدد
گجرات ڈاکٹر صاحب	مجلد	۲۰۰عدد
منشی انیس احمد صاحب دہلی	مجلد	۳۰۰عدد
کل		۷۶۷عدد
۵ رمضان	مجلد	۵۰عدد
کل		۸۱۷عدد

حکیم الیاس صاحب کو نسخے نہیں دیئے گئے۔ وہ خود بھی انکار کرتے ہیں۔ رمضان المبارک میں آپ نے کتنے نسخے منگائے تھے ان کی تعداد نہ یاد آئی, نہ کہیں لکھی ہوئی ملی۔ آپ کو یاد ہوں تو تحریر فرماویں۔

الحمدللہ تلاش کے بعد آپ کا پرچہ ۵ رمضان المبارک ۱۴ اکتوبر ۷۲ء کا مل گیا۔ بذریعہ مولوی نجیب اللہ پچاس نسخے آپ نے منگائے۔ مجلد نسخوں کی تعداد ۶۳۳ ہے۔ ان کی اجرت ۴۰ پیسے فی جلد ۲۵۳/۲۰ روپے۔ ان میں سے ۱۰۲ نسخوں کی جلد کی اجرت مولانا تقی الدین صاحب دے گئے تھے۔ ۴۰/۸۰۔ باقی ۲۱۲/۴۰ روپے۔

کتاب کی طباعت کے سلسلہ میں مولوی انیس احمد صاحب کو بار بار دیو بند جانا آنا پڑا اور ان کا کافی وقت اس میں صرف ہوا۔ مولانا تقی الدین صاحب نے ان سے کچھ وعدہ

بطور انعام فرمایا تھا لیکن ابھی تک انہیں کچھ نہیں دیا گیا۔ کم از کم چالیس روپے دینے کا خیال ہے۔

جلدوں کی اجرت	۲۱۲ /۴۰
اجرت پیکنگ و دیگر مصارف روانگی، ۵ پیٹی	۳۰ /۰۰
بقیہ بسلسلہ بہشتی زیور مندرجہ خط ہذا	۲۵۲ /۰۰
کل	۴۹۴ /۰۰
مولوی انیس احمد صاحب	۴۰ /۰۰
آخری مجموعی میزان	۵۳۴ /۴۰

جملہ ۵۳۴/۴۰ ہمارے آپ کی طرف واجب ہیں۔ آپ کے ۹۶۵ نسخے تھے۔ ۸۱۷ نسخوں کا حساب اوپر درج کر دیا۔ ۱۴۸ نسخے غیر مجلد ہماری طرف رہے۔ فقط۔

نصیر الدین، ۱۳؍ فروری ۷۳ء

﴿54﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸؍ محرم ۹۳ھ/ ۱۲؍ فروری ۷۳ء

عزیزم الحاج مولوی قاری یوسف متالا رقاکم اللہ المراتب العلیا۔ تمہاری واپسی کے بعد تمہارا برقیہ عزیزہ خدیجہ سلمہا کی بیماری کے سلسلہ میں آیا تھا۔ میں نے ہمروزہ جواب لکھوا دیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹؍ جنوری کو ایک مستقل لفافہ تمہارے نام لکھا جس میں تمہارے نام کا آیا ہوا ایک لفافہ بھی واپس کیا تھا اور اس میں بھی عزیزہ خدیجہ کی صحت کا حال دریافت کیا

تھا اوراس میں عزیز عبدالرحیم سلمہ کے سفر حج میں جو مشکلات پیش آئی تھیں اس کی تفصیلات بھی لکھی تھیں۔

اس کے بعد ساری مشکلات کے باوجود وہ اوراس کی اہلیہ نہایت راحت کے ساتھ ۳/ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچ گئے تھے اور ۶ ذی الحجہ کو مولوی تقی صاحب بھی۔اور گذشتہ ہفتہ جس کی تاریخ اس وقت ذہن میں نہیں یہ تینوں مصر جاچکے ہیں۔حجاج کی کثرت کی وجہ سے ۲۰ یوم تک کوئی سیٹ خالی نہیں تھی مگر ایک تبلیغی دوست جو طیاروں میں ملازم ،تبلیغی اجتماع میں شرکت کیلئے آئے تھے ان کی مساعی جمیلہ سے ان تینوں کو محض اللہ کے فضل سے اگلے ہی دن سیٹیں مل گئیں۔

میں نے اس لفافہ میں اور بھی چند متعدد خطوط بھیجے تھے پہنچ گئے ہوں گے۔اس کے بعد جناب الحاج محمد یعقوب لندنی کے ہاتھ دستی پرچہ ۲۸ جنوری کو بھیجا جس میں ان کے تعارف کے ساتھ یہ بھی تاکید کی کہ ہرمہینہ ایک دو دن کیلئے تمہاری مسجد میں اعتکاف کیا کریں۔ان کے ہاتھ چند رسائل بھی بھیجے۔ جوابات اردو گجراتی، اعتدال نمبر۴ کا انگریزی ترجمہ اور مؤلفات زکریا عربی۔

اسی وقت مولوی نصیر نے بیان کیا کہ ان کا کوئی خط تمہارے نام جارہا ہے اگر تو اس میں کوئی پرچہ رکھنا چاہے تو رکھ دے۔اس لئے یہ مختصر پرچہ بھیج رہا ہوں۔عزیزہ خدیجہ کی صحت کا شدت سے انتظار ہے۔میں نے سابقہ خط میں عزیز عبدالرحیم کی کچھ پریشانی لکھی تھی مگر بعد میں تحقیق ہوا کہ وہ تو بالکل ہی غلط تھی۔عبدالحفیظ نے تو اس کی تردید میں وہ زور باندھے کہ میں نے تقی وعبدالرحیم سے مطالبہ کیا کہ ان کے خطوط کا منشا کیا تھا۔ فقط والسلام

یہ خط پرسوں لکھوایا تھا معلوم ہوا کہ کل اتوار کی وجہ سے مولوی نصیر کا لفافہ نہیں جاسکا۔آج کی ڈاک سے تمہارا ائیر لیٹر مؤرخہ جنوری ۷۳ء بروز بدھ بلا تاریخ پہنچا۔اس میں

کوئی نئ جواب طلب بات نہیں۔البتہ عزیزہ خدیجہ کی صحت کی خبر سے بہت مسرت ہوئی اور زمین کے مسئلے کے اب تک حل نہ ہونے سے قلق ہوا۔اللہ جل شانہ ہی مدد فرمائے۔

تمہاری کوتاہیوں پر میں ہمیشہ تنبیہ ضرور کرتا رہا۔محض تعلق کی وجہ سے مگر اب تک اس میں بجز اجمالی معذرت کے کوئی فرق نہیں پایا۔اور چونکہ تم سے امیدیں وابستہ ہیں اس لئے قلق ہوتا ہے ورنہ میری عادت دخل در معقولات کی نہیں۔اللہ تعالیٰ تمہیں ترقیات سے زیادہ سے زیادہ نوازے۔اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں،عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔

مولوی نصیر نے کہا تھا کہ میں لفافہ لکھ رہا ہوں تمہیں کوئی پرچہ دینا ہوتو دے دو میں نے یہ پرچہ لکھوا کر ان کے پاس بھیجا۔وہ کہنے لگے کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ ائر لیٹر لکھوا رہا ہوں اگر تمہیں کچھ لکھنا ہوتو میں اپنا لکھ کر بھیج دوں۔اس لئے پرچہ سے یہ مضمون نقل کروا رہا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مد فیوضہم

بقلم نجیب اللہ چمپارنی۔۸؍محرم ۹۳ھ۔۱۲؍فروری ۷۳ء

ا:محمد سعید اسحاق جی، برمنگھم:

’بعد سلام مسنون، آپ کا منی آرڈر مبلغ ۰۷ء۹۲ پہنچ کر موجب منت ہوا۔اس تکلیف فرمائی کی ضرورت نہیں تھی کہ اتنی دور سے بھیجنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔مالک نے اس نابکار کو میری حیثیت وضرورت سے زیادہ دے رکھا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے دونوں جہان میں اپنی شایان شان بہترین جزا خیر عطا فرمائے۔جان ومال میں برکت عطا فرمائے کہ یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے‘۔

نمبر۲: ماہ مبارک میں ایک بیمہ اے ہاشم،تارویو جنکشن دوسرا منزلہ بمبئی ۳۴ کا ڈھائی ہزار

کا آیا تھا جس میں کوئی خط یا پرچہ نہیں تھا۔ میں نے چند روز انتظار کے بعد ان کو خط لکھا تھا کہ اس کا کوئی پتہ معلوم نہیں کہ یہ رقم کس کی ہے، کیسی ہے۔ اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔

آج کی ڈاک سے ایک ائر لیٹر احمد پنڈ ورڈ یوز بری کا مؤرخہ ۱۹ رفروری پہنچا۔ اس میں لکھا ہے کہ بمبئی سے خط ملا کہ ڈھائی ہزار کا منی آرڈر زکریا کے نام بھیج دیا۔ اس ناکارہ کے پاس کوئی منی آرڈر تو ڈھائی ہزار کا نہیں پہنچا لیکن جب یہ بیمہ رمضان میں آیا تھا تو آپ کے رفیق احمد پانڈور یہاں موجود تھے۔ میرے کاتب نے بتایا کہ تو نے ان سے دریافت کیا تھا کہ یہ رقم آپ کی مرسلہ تو نہیں؟ اس لئے کہ ان صاحب کا ایک خط ۱۳ اکتوبر کا تھا جس میں یہ تھا کہ میں نے ڈھائی ہزار تعمیر کیلئے بھیجے ہیں۔ اس لئے میں نے ان سے پوچھا تھا کہ یہ رقم آپ کی تو نہیں؟ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی تھی۔ وہ رقم اب تک مد امانت میں جمع ہے۔ آپ ان سے تحقیق کر کے بھیجیں کہ یہ وہی ہے جو آپ نے بھیجا؟

اگر بمبئی کے بیمہ میں کوئی مختصر پرچہ ہوتا کہ یہ فلاں کی طرف سے بمد تعمیر ہے یا ان کے ائر لیٹر میں یہ ہوتا کہ بمبئی سے کسی صاحب نے بھیجی تو میں داخل کر دیتا۔ ان گول مول خطوط سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ آپ بواپسی تحقیق کر کے مطلع فرماویں تو بہت اچھا۔

ان کا آج جو خط آیا اس میں لکھا کہ ڈھائی ہزار کا منی آرڈر بمبئی سے تعمیر کیلئے پہنچے گا مگر نہ تو واسطہ لکھا نہ نام لکھا۔ منی آرڈر تو اتنی بڑی رقم کا آ بھی نہیں سکتا۔ البتہ یہ رقم مد امانت میں رمضان سے پڑی ہے۔ ایسی رقوم میں بڑی مشکل ہوتی ہے جس میں نہ بھیجنے والے کا پتہ چلے نہ واسطہ کا۔ میں نے بمبئی دو خط لکھوائے کہ یہ کیسی ہے اور کس کی ہے مگر وہاں سے کوئی جواب نہیں آیا۔

عزیزم الحاج یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ خط کل لکھوایا تھا اور اس میں احمد پانڈور کی رقم اہم تھی اور خیال

تھا کہ ایک دو دن میں مفصل خط لکھوا کر تمہارے پاس بھیج دوں گا مگر آج ہی ۲۸؍فروری کو تمہارا پرچہ پہنچا۔ تم نے عزیزہ خدیجہ کے آپریشن کے متعلق لکھا جس سے بڑا فکر ہوا کہ آپریشن کس چیز کا ہو رہا ہے۔

پہلے متعدد خطوط میں لکھا تھا کہ بحمد اللہ اس کی طبیعت اچھی ہوگئی، البتہ ضعف اور بیماری کی ضدیں باقی ہیں۔ امید ہے کہ ایک دو دن میں تمہارا مفصل خط بھی مل جائے گا اور اگر نہ لکھا ہو تو بواپسی اس کے مرض کی تفصیل لکھو۔ اہلیہ سے سلام مسنون اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ بشرطِ سہولت خالو اور خالہ کو بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

تمہارے نام کے برقیہ کا مختصر پتہ اب تک معلوم نہ ہو سکا۔ اگر ہو تو لکھو۔ کل میرا تار دینے کو دل چاہتا رہا مگر پتہ نہ ہونے کی وجہ سے نہ دے سکا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۹؍فروری ۷۳ء

﴿55﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۶؍مارچ ۷۳ء [۲؍صفر ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، میں نے تمہارے نام ایک ایر لیٹر لکھنا شروع کیا تھا جس میں بعض خطوط کا جواب لکھوانے کا ارادہ تھا اور الحاج احمد پانڈور صاحب کے متعلق اہم تحقیق تھی کہ بمبئی سے ایک ہدیہ آیا ہوا تھا اور وہ اس وقت یہاں موجود

تھے۔ میں نے ان سے اس وقت دریافت کیا تھا مگر انہوں نے اپنی لاعلمی ظاہر کی تھی مگر ۲۸ر فروری کو ان کا خط پہنچا کہ بمبئی سے ۲۵ بیمہ تعمیر کے سلسلہ میں پہنچ گئے ہوں گے۔ میں نے ان کو لکھا کہ رمضان کے بعد کوئی چیز نہیں پہنچی۔ اس کی تحقیق تم سے مطلوب تھی کہ ان سے دریافت کریں کہ یہ ۲۵ کتابیں رمضان والی ہیں یا اس کے بعد یا پہلے کی کتابیں ہیں۔

یہ خط پورا نہیں ہونے پایا تھا کہ ۲۸ر فروری کو تمہارا برقیہ عزیزہ خدیجہ کے آپریشن کے سلسلہ میں پہنچا۔ چونکہ مجھے اس کی کسی ایسی بیماری کا حال معلوم نہیں تھا جس میں آپریشن کی ضرورت ہو اس واسطے بڑا فکر ہوا اور میں نے اپنا وہ ناقص خط اسی وقت روانہ کردیا۔ اس کے بعد کل کی ڈاک سے تمہارا مفصل ائر لیٹر مؤرخہ ۲۸ فروری ۵ مارچ کو پہنچا۔ جس سے عزیزہ کی بیماری کی تفصیل اور آپریشن کی وجہ معلوم ہوئی۔ اس سے بہت ہی فکر ہے۔ دعا سے تو دریغ نہیں، خیریت کا انتظار ہے۔

تم نے اپنے خط میں لکھا تھا کہ مولوی عبدالرحیم کا بھی خط آیا ہوا ہے جواب کی فرصت نہیں ملی۔ میں اس وقت مولوی عبدالرحیم کو خط لکھوا رہا تھا اس لئے عزیزہ سلمہا کی بیماری کی تفصیل اور یہ کہ تمہارا خط قاری یوسف کے پاس پہنچ گیا مگر وہ بچی کی بیماری کی دوڑ دھوپ کی وجہ سے جواب نہ لکھ سکے، لکھ دی تھی۔

مولانا ابرارالحق صاحب کا خط تو میرے پاس براہ راست بھی آ گیا تھا مکہ سے بھی اور پھر ان کی اہلیہ اور صاحبزادہ کے خط سے حادثہ کی تفصیل بھی معلوم ہوگئی تھی۔ مگر میرے پاس جو خط ان کا ہندی جوابی کارڈ کسی حاجی کے ذریعہ سے بمبئی سے ڈلوایا ہوا تھا اور اس پر بمبئی کا پتہ لکھا ہوا تھا جواب کیلئے شروع فروری میں پہنچا تھا اور ان کے صاحبزادہ کے خط سے بھی ان کا ۸ر فروری کو بمبئی پہنچنا معلوم ہوا تھا اگرچہ اس کے [بعد] بعض خطوط سے آخر فروری میں پہنچنا معلوم ہوا تھا مگر تمہارے خط سے تو معلوم ہوا کہ وہ ابھی تک وہیں ہیں اور

تمہارے خط سے ۸ مارچ تک وہاں قیام معلوم ہوا۔

دارالعلوم کی زمین کے متعلق بھی فکر لگ رہا ہے کہ اللہ کرے کہ جلد از جلد با قاعدہ مدرسہ کومل جائے۔ اگر چہ اس پریشانی اور مشغولی میں تمہیں تکلیف دینا تو مناسب نہیں مگر چند خطوط اس دوران میں آ گئے اس کے جواب کی تمہیں تکلیف دے رہا ہوں۔ کچھ عجلت تو ہے نہیں جب تمہیں سہولت ہو ایک ایک کارڈ تکلیف فرما کر ان کو لکھ ہی دیجیو۔

نمبرا: حافظ محمد پٹیل ڈیوز بری:

'آپ کا ائر لیٹر مؤرخہ جس پر روانگی کی تاریخ نہیں تھی، مہر ۲۰ فروری کی تھی پرسوں پہنچا۔ احوال سے مسرت ہوئی۔ مساعی جمیلہ سے اور بھی زیادہ مسرت ہے۔ جماعتوں کی نقل وحرکت کی تفصیل سے بھی بہت مسرت ہوئی۔ **جماعتوں کو اصولوں کی پابندی کی زیادہ سے زیادہ تاکید کیا کریں کہ کام کا پھیلاؤ تو بہت ہی بڑھتا چلا جا رہا ہے مگر اصولوں کی پابندی کی کمی کی وجہ سے نقصان بھی ہو رہے ہیں اور اعتراضات بھی بڑھ رہے ہیں۔**

میں نے پہلے بھی متعدد بار لکھا کہ جماعتوں کو چچا جان نوراللہ مرقدہ کے ملفوظات اور ان کے مکاتیب اور سوانح اہتمام سے پڑھنے کی تاکید ضرور فرماتے رہا کریں کہ ان میں بہت ذخیرہ ہے۔ اصول کی پابندی کی بہت تاکید ہے۔

امریکہ کی جماعت کے جو حالات آپ نے لکھے اس سے اور زیادہ مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، موجب ترقیات بنائے۔ اس سے تعجب ہوا کہ امریکی دوستوں کو اسلام لانے کے بعد گھر والوں سے ٹکر لینی پڑتی ہے۔ مجھ تک تو یہ روایات کثرت سے پہنچتی ہیں کہ انگریزوں کے یہاں تبدیلی مذہب کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں۔

چودھری صاحب کے حادثۂ انتقال کی خبر سے تو یہاں بھی سب کو قلق ہے۔ بہت اچھی زندگی گذار گئے اور ہمہ تن دین کے کام میں مشغول رہے اور بہترین خاتمہ نصیب ہوا۔

اس کی تفاصیل تو مکی مدنی خطوط سے بہت مفصل معلوم ہوگئیں۔

جناب الحاج سید منور حسین صاحب کے حادثہ انتقال کی خبر سے بھی بہت ہی قلق ہوا۔آپ نے صحیح لکھا کہ یہ تو ابتدائی امراء میں سے تھے۔ مدینہ پاک میں اس ناکارہ سے بھی ملاقات ہوئی تھی جب وہ اپنی فوجی کار میں جماعت لے کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی بلند درجے عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے اور کام کیلئے نعم البدل عطا فرمائے۔'

نمبر۲: حفیظہ بی بی، معرفت حاجی یوسف کواڈیا، لندن:

'بعد سلام مسنون، آپ کا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۳ ذی الحجہ بہت تاخیر سے پہنچا۔آپ نے قاری یوسف متالا کے حوالہ سے میری مدینہ منورہ کی حاضری لکھی۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کی روایت اور آپ کے حسن ظن کو پورا کردے۔ وہاں کے احباب کے اصرار اور تقاضے تو دو سال سے ہو رہے ہیں مگر ابھی تک تو میری سیآت حاضری کیلئے مانع بن رہی ہیں۔

تمہارے شوہر کی صحت کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ آئندہ بھی االلہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ڈاکٹر کی احتیاط پر بہت ہی عمل کریں۔مرض کے بعد پرہیز کی زیادہ اہمیت ہوجاتی ہے کہ مرض کے عود کا اندیشہ رہتا ہے اور پھر وہ زیادہ دق کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اپنے حفظ وامن میں رکھے۔میری طرف سے بھی صحت پر مبارک باد پیش کر دیں۔

آپ کے بچوں کی شادی کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ جل شانہ جہاں ان کے حق میں دارین کے اعتبار سے خیر ہو شادی کے اسباب مہیا فرما کر جلد از جلد اس مبارک کام سے فراغ نصیب فرمائے۔'

نمبر۳: محمد مسعود صدیقی صاحب، لندن:

'عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا بہت طویل خط پہنچا۔ یہ نا کارہ مبتلائے امراض تو تقریباً ۱۵ برس سے ہے اور بارہ برس سے نزول آب کی بھی شکایت ہوگئی اور اب تو باوجود آنکھ کے بنوانے کے بھی آنکھوں نے جواب دے رکھا ہے۔ خط وکتابت کا تو کیا ذکر آدمی کا پہچاننا بھی بہت دشوار ہے۔

دو سال ہوئے مدینہ پاک میں گرنے سے بائیں پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اس پر ۶ ماہ تک پلاسٹروں کا ایسا زور رہا کہ اس کی وجہ سے ٹانگوں میں جمود ہوگیا۔ صاحبِ فراش ہوں قدمچہ چارپائی کے پاس رہتا ہے، ۴ دوست پکڑ کر قدمچہ پر کرسی کی طرح سے بٹھا دیتے ہیں۔ مسجد تک جانے سے بھی معذور ہوں۔ چارپائی پر پاؤں پھیلا کر اشارہ سے نماز پڑھتا ہوں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ کی بیعت کا تعلق حضرت رائے پوری نور اللہ مرقدہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض وبرکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید فرمائے۔ بہت قوی تعلق ہے اس کی بہت قدر کرنی چاہئے اور بہت اہتمام سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو روزانہ کم از کم ایک مرتبہ یسین شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہئے تاکہ حضرتؒ کی روحانیت متوجہ رہے۔

تمہاری شاعری کا ظہور تو تمہارے اس خط میں بھی ہے۔ تم نے شاعرانہ انداز میں اس سیہ کار کے متعلق جو کچھ لکھا مالک اپنے فضل وکرم سے تم دوستوں کے حسنِ ظن کو سچا کر دے تو اس کے کرم سے بعید نہیں۔

تمہارے دینی جذبہ اور حالات سے بہت ہی مسرت ہوئی، بالخصوص **قرآن پاک کی تلاوت کے اہتمام سے کہ بہت ہی مبارک، اہم اور جملہ اذکار سے اہم ہے۔ اللھم زد فزد۔**

یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے اپنی رضا ومحبت عطا فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔

مگر پیارے! یہ چیز سلفاً خلفاً طے شدہ اور مجرب ہے کہ بے کئے کچھ نہیں ہوتا۔

مپندار جانے پدر گر کسی

کہ بے سعی ہر گز نجائے رسی

حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ کے ملفوظات اور ارشادات تربیت السالک اور دوسرے رسائل میں یہ چیزیں بہت ہی کثرت سے نقل کی گئی ہیں کہ دعاء توجہ یہ سب **معین ہوتی ہیں اصل عطا طلب اور سعی پر ہوتی ہے۔**

میرے حضرت نور اللہ مرقدہ نے خود میرے ہی ایک خط کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ میری مثال تو ایک نل کی سی ہے کہ پانی آتا تو ہے نل کے ذریعہ سے لیکن جتنی شدت سے کھینچنے والا پانی کھینچے گا پانی اتنا ہی زور سے مبدءِ فیاض سے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی ترقیات سے نوازے۔

میرے معمولات کا مطبوعہ پرچہ اگر تمہارے پاس نہ ہو تو عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ سے منگا لو اور بسہولت ممکن ہو تو ان سے کبھی کبھی ملتے بھی رہا کرو۔ وہ میرے مخلصوں میں ہیں۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ترقیات سے نوازے۔'

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۶/مارچ ۷۳ء

﴿56﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰/مارچ ۷۳ء [۶/صفر ۹۳ھ]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت شدید انتظار میں تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۳ مارچ آج ۱۰/مارچ کو بہت تاخیر سے پہنچا۔ اس واسطے کہ لندن کے خطوط تو عموماً ۵، ۶ دن میں پہنچ جاتے ہیں۔ خدیجہ کی بیماری کی طرف سے ہر وقت فکر لگا رہتا ہے۔ تمہارا برقیہ بھی پہنچ گیا تھا آپریشن کا اور اس سے بڑی حیرت بھی ہوئی تھی۔ اس لئے کہ مجھے اس کی کسی ایسی بیماری کی اطلاع نہیں تھی جس میں آپریشن کی ضرورت ہو۔

کئی دن بعد تمہارا ائر لیٹر جس میں اس کے مرض کی تفاصیل تھیں پہنچا تھا۔ دونوں کا جواب ہمروزہ لکھوا چکا ہوں۔ تم نے اپنے دوسرے خط میں یہ لکھا تھا کہ بچی کے پاس ماں کو ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ انگریز بچے تو دن بھر اکیلے پڑے رہتے ہیں اس لئے کہ ان کے ماں باپ بچے کو اکیلا چھوڑ کر ڈیوٹیوں پر چلے جاتے ہیں مگر خدیجہ اکیلی پڑی امی امی چلاتی رہتی ہے اس سے بہت فکر و قلق ہو گیا تھا مگر آج کے ائر لیٹر سے یہ معلوم ہو کر کہ علیحدہ کمرہ مل گیا اور ماں کو پاس رہنے کی اجازت مل گئی بہت مسرت ہوئی۔ اللہ کا شکر ہے۔

اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ خدیجہ کو ہسپتال سے چھٹی بھی مل گئی۔ اللہ کا شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ تم نے لکھا کہ کمزوری کی وجہ سے ضدی ہو گئی ہے۔ بیماری میں تو بچے نہیں بڑے بھی ضدی ہو جاتے ہیں۔ اور اس غریب بچی میں تو بیماری کے علاوہ اپنے والد ماجد کا اثر ہونا ہی چاہئے وہ ماشاءاللہ کیا کم ضدی ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ عزیزہ خدیجہ کی ضدیں اپنی بیماری کے باوجود بھی والد ماجد تک نہیں

پہنچیں گی۔ اللہ تعالی ہی اس کو صحت عطا فرماوے۔

اس کیلئے برقیہ کے بعد سے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں اور کر رہا ہوں۔ اہلیہ کے اوپر بچی کی بیماری کا اثر فطری چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ **تمہارے لئے تو اس نا کارہ کو کبھی بھی دعا سے دریغ نہیں ہوا اور نہ انشاء اللہ آئندہ ہوگا۔**

مولانا انعام الحسن صاحب بھی اسی وقت تشریف لے آئے میرے پاس ہی تشریف فرما ہیں نیز مولانا منور حسین صاحب بھی ۳، ۴ دن سے آئے ہیں اور مولانا عبدالحلیم صاحب تقریبا ایک عشرہ سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان سب کی طرف سے تمہاری خدمت میں سلام مسنون اور بچی کیلئے دعاء صحت وعافیت۔

تم نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ مولوی عبدالرحیم کا خط آیا ہوا ہے مگر بچی کی بیماری کی وجہ سے ان کے خط کا جواب لکھنے کی نوبت نہیں آئی۔ میں اس وقت مولوی عبدالرحیم کو خط لکھوا رہا تھا ان کے خط میں تمہارے برقیہ اور خدیجہ کے آپریشن کا حال تفصیل سے لکھوا دیا تھا۔

آج کل مصر سے خط وکتابت کا بڑا زور ہے۔ کل ہی ان کے خط کے جواب میں ایک ائر لیٹر لکھوا چکا ہوں۔ کل کو اتوار ہے غالبًا پرسوں کو پھر میرا خط جائے گا۔ انشاء اللہ اس میں تمہارے آج کے خط کی تفصیل لکھوا دوں گا۔ اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور بشرطِ سہولت خالہ اور خالو سے۔

تم نے اس خط میں اپنے مدرسہ کی زمین کا کوئی حال نہ لکھا اس کا بھی ہر وقت فکر رہتا ہے، اس کا حال بھی خط میں ضرور لکھ دیا کریں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۰/ مارچ ۷۳ء

ازحبیب اللہ بعد سلام مسنون، میں نے قصداً بڑے حروف لکھے ہیں کہ شاید اسی بہانے سے جناب کا کوئی عتاب نامہ آجائے ؎

قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے   کچھ نہیں تو عداوت ہی سہی

فقط۔

57

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۱۲/صفر ۹۳ھ [۱۶/مارچ ۷۳ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہنچا۔ آپ اس ناکارہ کے لئے اور میرے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں، اللہ جل شانہ اس کا بہترین بدلہ دارین میں عطا فرماوے۔ مکارہ سے حفاظت فرماوے۔ آپ مولانا یوسف صاحب کے بتلائے ہوئے وظائف پر عمل کرتے ہیں اس سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات سے آپ کو مالا مال فرماوے۔ ان سے ملتے رہا کریں۔ یہ ناکارہ آپ کیلئے، آپ کے اہل وعیال اور والد صاحب کے لئے دل سے دعا گو ہے۔

آپ کے کام کی رکاوٹوں کے دور ہونے کے لئے بھی دل سے دعا گو ہوں۔ اللہ جل شانہ آپ کی ہر نوع کی مدد فرماوے۔ اس کے لئے **درود شریف کی ۵ تسبیحیں روزانہ باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا بہت مفید و مجرب ہے**۔ اس کا اہتمام کریں۔ آپ کے پیر صاحب کو بھی سلام مسنون۔ یہ ناکارہ ان کے لئے بھی دعا گو ہے۔ مولوی یوسف صاحب کی اہلیہ محترمہ اور بہن کی صحت کیلئے بھی سے دل سے دعا گو ہوں۔   فقط والسلام

بامر حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم احمد گجراتی، ۱۲/صفر ۹۳ھ

﴿58﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/ مارچ ۷۳ء [۱۵/ صفر ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا عرصہ سے کوئی محبت نامہ نہیں پہنچا۔ خدیجہ کی صحت وقوت کی طرف سے شدت سے انتظار وفکر رہتا ہے۔ عزیز عبد الرحیم کے خطوط کی آج کل بہت بھر مار ہے۔ حج کے بعد ۸۔۱۰ خطوط اس کے آ چکے۔

اس کے کل کے خط میں یہ تھا کہ آپ نے بذل واوجز کے سلسلہ میں اس سے پتہ پوچھا ہے۔ میں نے اس کو بھی لکھ دیا اور آپ کو بھی لکھواتا ہوں کہ آج کل خدیجہ کی بیماری کی وجہ سے اخراجات کی کثرت ہے اور بذل واوجز میں ابھی کوئی ضرورت نہیں اس لئے جلدی نہ کریں۔ جب سہولت ہو دیکھا جائے گا۔

آپ کے مدرسہ کی زمین کا بھی انتظار رہتا ہے، معلوم نہیں اس کے متعلق کیا ہو رہا ہے۔ تمہارے مخلص سرفراز صاحب مانچسٹری کئی دن سے یہاں تشریف فرما ہیں۔ اس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں ان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ نیز مولانا منور حسین صاحب بھی تشریف فرما ہیں ان کی اور عزیزان عاقل سلمان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ نیز عزیزان مولوی محمد علی بمبئی، حبیب اللہ کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۹/ مارچ ۷۳ء

﴿59﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸/مارچ ۷۳ء [۲۴/صفر ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ سلمہا کی بیماری کے بعد سے تمہارے خطوط کا انتظار اور بڑھ گیا۔ میں نے یکم مارچ کو ایک ائر لیٹر براہ راست تمہارے نام لکھا تھا وہ درمیان ہی میں تھا کہ تمہارا برقیہ عزیزہ کی بیماری کے متعلق پہنچا اس لئے میں نے اس کو اسی دن ناتمام ہی بھیج دیا تھا۔

اس میں میں نے احمد پانڈور صاحب کے متعلق لکھا تھا کہ ان کا کوئی منی آرڈر میرے پاس نہیں پہنچا جو تعمیر مدرسہ کیلئے ہو اور وہ آج ۲۲ مارچ تک بھی نہیں پہنچا۔ براہ کرم ان سے واسطہ کا حال معلوم کر کے اطلاع دیں۔ حج تک تو اس ناکارہ کے حج پر جانے کے زور وشور سنتا رہا اور حج کے بعد سے عمرہ پر جانے کے بڑے زور سن رہا ہوں۔

بڑے منامات، مکاشفات، تقاضے برابر آرہے ہیں اور اس سیہ کار کے سفر حجاز کے متعلق یہاں بھی دوستوں کے مختلف تقاضے ہو رہے ہیں۔ علی میاں کا شدید اصرار ہے کہ اب حج کے موقع پر جانا تیرے بس کا نہیں رہا۔ تیری معذوری کے پیشِ نظر حج پر جانے کا تو بالکل ارادہ نہ کیجئے۔ اس وقت چلا جا رجب یا شعبان میں واپس آجا کہ تیرا یہاں کا رمضان بہت اہم ہے۔

مولانا انعام الحسن کا اصرار یہ ہے کہ تو رجب یا شعبان میں چلا جا دو ماہ یکسوئی کے ساتھ وہاں قیام کر لے گا۔ اس کے بعد حسب معمول ہماری حاضری ہو جائے گی۔ ہمارے ساتھ واپس آجانا اور بعض دوستوں کا اصرار یہ ہے کہ میں مولوی انعام صاحب ہی کے ساتھ

جاؤں یعنی ذیقعدہ میں اور واپس ان کے ساتھ نہ ہوں بلکہ آئندہ سال رجب میں آجاؤں۔ اس صورت میں یہ رمضان اور اگلا رمضان دونوں یہاں مل جائیں [گے] مگر میری بیماری اور معذوری کا حال ایسا روز افزوں ہے کہ اس میں روزانہ اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے اور زندگی کا حال معلوم نہیں۔

آج کل کچھ علی میاں کی رائے کو زیادہ غلبہ ہورہا ہے اس لئے تمہیں احتیاطاً لکھتا ہوں کہ ۱۵اپریل کے بعد مجھے کوئی خط نہ لکھیں اگر روانگی کی کوئی صورت ہوگئی تو میں تمہیں تو ضرور ہی انشاء اللہ اطلاع کردوں گا۔ یہ میں نے احتیاطاً لکھ دیا ہے۔خدیجہ کی خیریت سے ضرور مطلع کرتے رہیں اس کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اہلیہ سے بھی سلام مسنون لکھ دیں۔

یہاں تک لکھنے کے بعد سب کی رائے علی میاں ہی کی رائے کی ترجیح کی ہورہی ہے۔مکہ سے بذریعہ برقیہ میرا کفالت نامہ اور ویزا بھی پہنچ گیا جس کے متعلق میرا خیال تھا کہ نہ معلوم کتنے دن لگ جائیں گے مگر اب تو یکم مئی کو بمبئی سے روانگی کی تجویزیں کررہے ہیں۔ ۳،۴ دن پہلے تو بمبئی پہنچنا ضروری ہے اس سے پہلے دہلی بھی ٹھہرنا اس لئے بظاہر ۱۵،۱۶ر اپریل تک یہاں سے روانگی تجویز ہے اگرچہ میری ظاہری معذوری سے زیادہ میری سیآت کا تقاضا یہ ہے کہ ؎

به طواف کعبه رفتم بحرم رہم ندانند
بیرون در چه کردی که درون خانه آئی

مگر جس مالک نے ہمیشہ سیآت کے ساتھ بلایا اس کے کرم سے امید ہے کہ اس مرتبہ بھی حاضری کی اجازت ہوجائے گی۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۰ مارچ بھی پہنچ گیا۔خدیجہ کی

خیریت سے مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ اس کو صحت وقوت کے ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے۔ تمہاری اہلیہ کی کمزوری سے بھی قلق اور فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی صحت وقوت عطا فرمائے۔

تم نے حج کے موقعہ پر اپنی والدہ، خالہ، اہلیہ کے حج پر بلانے کی تجویزیں لکھیں، ہے تو بہت مناسب مگر اخراجات بہت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہاری مدد فرمائے۔ میرا تو دل چاہتا ہے کہ عزیز عبدالرحیم اور اس کی اہلیہ رمضان تک فارغ ہو کر آجائیں اور وہ لوگ مجھے تھپکیاں بھی دیتے رہتے ہیں ایسی صورت میں اگر رمضان تک ان کی واپسی نہ ہوئی تو ان کو بھی میں یہی مشورہ دوں گا کہ تمہاری والدہ اور خالہ کے ساتھ حج کر کے واپس آجائیں۔

اس سے بہت ہی قلق ہوا کہ دارالعلوم کی زمین کو ان لوگوں نے نا قابل سماعت قرار دے دیا مگر تم نے یہ نہ لکھا کہ کیا وجہ ہوئی جب کہ پہلے سے بہت سی امیدیں تھیں۔ لیکن مجلس عاملہ کے چیئرمین کی گفتگو سے پھر کچھ امیدیں وابستہ ہوگئیں، اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ بندہ کا خیال یہ ہے کہ اتنے موجودہ زمین سے بالکل مایوسی نہ ہو دوسری زمین کا معاملہ ابھی نہ کریں۔ اگر خدانخواستہ اس میں ناکامی ہوئی تو پھر دیکھا جائے گا۔

تم نے اس خط میں اپنی تو کوئی کیفیت لکھی ہی نہیں۔ مجھے تو تمہاری صحت کا بھی فکر رہتا ہے کہ تم اپنی اولوالعزمیوں سے اپنی صحت کی طرف سے بہت لاپرواہی کرتے ہو۔ تم نے مولوی عبدالرحیم کے پاس جو رقم بھیجی اس کا حساب بھی لکھا۔ اس کی تو کچھ ضرورت جلدی کی نہ تھی، بہر حال تم نے مولوی عبدالرحیم کے پاس بھیج دی، جزاکم اللہ تعالیٰ۔ آئندہ اگر میرے حجاز کے قیام کے دوران میں کچھ بھیجنے کی نوبت آوے تو پھر اس کو حجاز ہی بھیج دیں۔

اس ناکارہ کی ابھی تک تو روانگی ہی معرض بحث اور مشورہ میں ہو رہی ہے اگر چہ یہ روانگی اس تجویز پر ہے کہ میں شعبان میں ضرور واپس آؤں۔ اس وجہ سے سب جلدی سے آمادہ بھی ہو گئے۔ لیکن

گرد کی طرح سے بیٹھا تو اٹھا نہ گیا
کام آئی تیرے کوچے میں نقاہت میری

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم
بقلم حبیب اللہ، ۲۸/ مارچ ۷۳ء

احمد پانڈور کی رقم کا مجھے زیادہ فکر ہے کہ میرے سفر سے پہلے یہ جلد صاف ہوجائے تو اچھا ہے۔ان سے جلد تحقیق کر کے مطلع کریں۔اس سے پہلے خط میں مفصل لکھ چکا ہوں۔ رمضان والے بیمہ کے متعلق مرسل نے تو کسی خط کا جواب ہی نہیں دیا۔حاجی یعقوب نے لکھا کہ وہ صاحب اس سلسلہ میں کوئی خط وکتابت نہیں پسند کرتے۔انہوں نے بتایا کہ یہ رقم میرے بھائی آدم حسن مایات مکان نمبر۲ الفریڈ سٹریٹ باٹلی نے شیخ کیلئے بھیجی تھی۔براے کرم اس کو جلد تحقیق کردیں تو اچھا ہے کہ میرے سفر سے پہلے نمٹ جائے۔

﴿60﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۱۲/ ربیع الاول ۹۳ھ/۱۶/ اپریل ۷۳ء

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، جناب عبدالحق صاحب کے لفافہ میں آپ کا بھی مختصر پرچہ شدید انتظار میں پہنچا۔ان صاحب نے بہت ہی تکلیف پہنچائی۔اگر شروع ہی میں صرف یہ لفظ لکھ دیا جاتا کہ یہ کتابیں مدرسہ کی ہیں تو مجھے چار مہینے تک تحقیقات اور خط وکتابت نہ کرنا پڑتی۔

۳،۴ خط تو ان صاحب کو بمبئی لکھے جنہوں نے کتابیں بھیجی تھیں کہ ان میں نہ پرچہ ہے [نہ اور کوئی تحریر]۔ آپ کو بھی یاد ہوگا کہ رمضان میں آپ سے اور سب سے تحقیقات کیں کئی خطوط کے بعد جناب الحاج یعقوب صاحب کو میں نے تکلیف دی کہ ان صاحب کی کتابیں رکھی ہوئی ہیں دو تین دن تک وہ تلاش میں رہے اور ان تین دنوں میں مجھے دو خط لکھے کہ ابھی پتہ نہیں چلا۔

چوتھے دن ان کا خط آیا انہوں نے لکھا کہ ان صاحب نے کہا کہ میرے پاس خط تو شیخ الحدیث کے بھی کئی آئے مگر میں نے جواب نہیں لکھا۔ مجھے ان کتابوں کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ یہ کتابیں میرے بھائی آدم حسن نے شیخ کیلئے بھیجی تھیں اور کچھ مجھے معلوم نہیں۔ حاجی یعقوب صاحب نے مجھے لکھا کہ میں ایسی کتابیں واپس کر دیتا ہوں۔

۲۸ رفروری کو احمد پانڈور کا ائر لیٹر پہنچا جس میں لکھا کہ بمبئی سے اتنی کتابیں پہنچیں گی وہ مدرسہ کی ہیں۔ ان دونوں خطوں کا جوڑ تو میری سمجھ میں نہیں آیا، مگر چونکہ تمہارے اس پرچہ میں یہ لکھا ہے کہ یہ محقق ہوگیا کہ یہ کتابیں مدرسہ کی ہیں اس لئے یہ کتابیں مدرسہ میں داخل کر رہا ہوں۔ رسید کا بھیجنا تو بہت مشکل ہے مگر ان صاحب سے یہ ضرور کہہ دیں کہ اس کی وجہ سے مشقت اور دقت بہت اٹھانی پڑی۔ اگر اتنا لفظ پہلے ہی [خط] کے ساتھ لکھ دیا جاتا کہ مدرسہ کی ہیں تو مجھ مشغول، بیمار کیلئے بہت سہولت ہوتی۔

اس ناکارہ کی باوجود اپنی بداعمالیوں اور سیئات کے مدینہ پاک کی حاضری تجویز ہو رہی ہے۔ معلوم نہیں مقدر ہے یا نہیں۔ اگر مقدر ہے تو یکم مئی کے جہاز سے بمبئی سے روانگی تجویز ہے۔ عبدالرحیم نے مجھے تو ایسا دق کر رکھا ہے کہ تمہارا کفارہ بھی وہی ادا کر رہا ہے۔ اور مضمون کچھ نہیں ہوتا بجز ....۔ وہ اور عبدالحفیظ تو ایک ہو رہے ہیں بیچارے مولوی ......کو دونوں نے مل کر دق کر رکھا ہے مگر قصور در حقیقت مولوی ......صاحب کا ہے کہ وہ ذراسی بات پر اس

قدر متاثر ہو جاتے ہیں کہ انتہا نہیں۔

کوئی ہفتہ ایسا نہیں جاتا جس میں ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ خطوط ایک دوسرے کی شکایات کے نہ آتے ہوں۔ حالانکہ میں نے ان کو شروع مارچ میں لکھ دیا تھا کہ وسط مارچ تک مجھے خط لکھیں۔ اس کے بعد کوئی خط نہ لکھیں کہ اس وقت تک وسط یا اخیر مارچ میں روانگی کی تجویز تھی۔

تمہاری اہلیہ کی مسلسل بیماری نے تو مجھے بہت ہی پریشان کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اسے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس کو آیاتِ شفاء بھی اہتمام سے چالیس دن لکھ کر پلاؤ۔ وہ تو تمہیں معلوم ہوں گی ہی۔ اس کے لکھنے کے لئے تو کوئی وقت ہے نہیں مگر پلانے کیلئے دو شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ طلوع فجر کے بعد سے طلوع آفتاب سے پہلے پہلے نہار منہ دوسرے یہ کہ درمیان میں ناغہ نہ ہو۔ اگر ناغہ ہو جائے تو از سر نو شروع کرنا ہوگا۔

تم نے لکھا کہ متعدد خواب سحر کے دیکھے جا چکے۔ کوئی شرعی بعد تو اس میں ہے نہیں جب حضور ﷺ پر تک ہو گیا۔ لیکن اس کے لئے بہترین علاج ۳۳ آیات کا ہے جو بہشتی زیور اور شفاء العلیل دونوں کے اندر ہیں اور مختصر عمل آیۃ الکرسی والا ہے۔ وہ بھی تمہیں معلوم ہوگا کہ میرے یہاں تو بہت کثرت سے رواج ہے۔ اور مجھ سے ان میں کوئی چیز دریافت کرنی چاہو تو صولتیہ سے دریافت کر لیجئو کہ میں تو مکہ میں کچھ دن قیام کروں گا ہی۔ جو تم دعائیں وغیرہ پڑھتے ہو اسے جاری رکھو۔

بدعتیوں کے مولوی کی خبر سے فکر تو ضرور ہو گیا اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور یہ کہ میں تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ عزیزہ خدیجہ کو گود میں لے کر میری طرف سے خوب پیار کرو۔ جناب یعقوب صاحب کی معرفت جو کتابیں بھیجی تھیں اس کی رسید سے مسرت ہوئی۔ میرا تو ہمیشہ جی چاہتا رہا کہ ہماری ساری

کتابیں دو دو چار تمہارے پاس محفوظ رہیں مگر اب تو سفر درپیش ہے۔

تمہارے مدرسہ کے مدرس جانباز صاحب فضائل کی کتابوں کا پشتو میں ترجمہ کرنا چاہ رہے ہیں بہت شوق سے مگر ترجمہ کی صحت کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ جو تراجم ہوئے بہت غلط ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں فضائل درود سے ابتدا ہونی چاہئے۔ میرے رسائل کے پشتو اور دوسری زبانوں میں ترجمے تو بہت ہو چکے ہیں مگر مجھے کچھ یاد نہیں۔ عزیز احسان سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ حافظ صاحب کے دونوں خواب بہت مبارک ہیں انشاء اللہ حج وزیارت نصیب ہوگی۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم مظہر عالم۔ ۱۲/ربیع الاول ۹۳ھ/۱۶/اپریل ۷۳ء

﴿61﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷/مئی ۷۳ء [۵/ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت الحاج قاری یوسف صاحب متالا سلمہ، بعد سلام مسنون، یہ ناکارہ ۲۳ اپریل کو سہارنپور سے کاروں کے ذریعہ سے، کہ مولوی انعام صاحب وغیرہ کے بہت سے احباب مجھے لینے کیلئے پہنچے تھے [کئی] کاریں جمع ہوگئی تھیں، دہلی اور ۲۸ کو دہلی سے بذریعہ طیارہ بمبئی اور یکم مئی کو قبیل مغرب بذریعہ طیارہ بمبئی سے چل کر رات کے ہندی دو بجے جدہ اترا۔

سفر کا تکان تھا یا اسفار کی وجہ سے ایک عشرہ سے غذا بھی بند تھی۔ یہاں پہنچ کر تین

دن تو ایسی حالت خراب رہی کہ صورت دیکھنے والے بھی ڈرتے تھے اور مجھ پر بھی دماغی اثر کا بہت ہی غلبہ تھا۔ ڈاکٹر وحید الزمان بھی مجھے دیکھ کر گھبرا گئے۔ آدھ گھنٹہ تک بلڈ پریشر، سینہ، کمر وغیرہ دیکھ کر یہ تجویز کیا کہ تکان کا اثر اعصاب پر بہت برا ہوا ہے۔ اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرماوے کہ ڈرتے ڈرتے انجکشن لگایا اور اس کے بعد سے روزانہ لگا رہے ہیں۔

اس کے اثر سے یا تعب کے ختم ہونے کی وجہ سے کچھ افاقہ مجھے بھی محسوس ہو رہا ہے مگر طبیعت ابھی تک قابو میں نہیں آئی۔ بالخصوص گرمی کا اثر دماغ پر خوب ہے۔ رات کو حسبِ معمول سعدی کے یہاں قیام ہوتا ہے کہ کھلی جگہ ہوادار ہوتی ہے اور صبح کو تقریباً ہندی آٹھ صولتیہ کے دیوان میں آ کر پڑ جاتا ہوں کہ دھوپ میں باہر نکلنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

میرا اصل رفیق تو عزیز شاہد سلمہ ہی ہے۔ مولوی ابراہیم افریقی سال بھر سے سہارنپور میرے [یہاں ٹھہرے] ہوئے تھے کہ تیرے ساتھ ہی سہارنپور [سے] جاؤں گا۔ نیز ان کا اور ان کے بڑوں کا اصرار شدت سے یہ بھی رہا کہ [وہ] اس کا اور شاہد کا ٹکٹ بھی بھیجیں مگر اس کا تو میں نے شدت سے انکار کر دیا۔ البتہ انہوں نے میرے کاتب حبیب اللہ کا ٹکٹ مجھ سے مخفی منگوا لیا اس کی خبر مجھے چلنے سے تین چار دن پہلے ہوئی۔

یہاں پہنچ کر مجھے یکے بعد دیگرے تمہارے دو محبت نامے ایک ۲۵؍اپریل، دوسرا ۲۸ کا ایک دن کے فصل سے پہنچے۔ ضعف اتنا ہو رہا ہے کہ خط تو درکنار بات کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔ پھر بھی خطوط لکھوانے پڑ رہے ہیں اور آنے جانے والوں سے ملاقات بھی کرنا پڑتی ہے، مگر بہت مختصر وقت میں وہ بے چارے آ کر چلے جاتے ہیں۔

میری آمد کی خبر پر جناب قاضی عبدالقادر صاحب دو [مرتبہ] آئے۔ اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے کہ ان کی وجہ سے ہمیشہ مجھے اسفار میں بہت راحت رہی مگر اس مرتبہ وہ خود بھی بیمار ہیں۔ بیٹھنا اور چلنا پھرنا دشوار ہے۔ تمہارے دونوں خطوں سے [والدہ]

خدیجہ سلمہا کی شدت علالت کا حال معلوم ہوا۔ بہت ہی طبیعت بے چین رہی دعائے صحت تو پہلے ہی خط سے اہتمام سے شروع کردی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

تمہارے دوسرے خط میں یہ سن کر کہ صفائی کے بعد سے بے ہوشی ہے، شدت سے اس کی خیریت کا انتظار بڑھ گیا۔ تمہیں یاد ہوگا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ تحریراً اور تقریراً بھی یہ کہا کہ حمل کے تیسرے مہینہ سے اطباء کے یہاں صحبت سے احتراز بہت ضروری ہے اور میں نے تمہیں تو کیا یاد رہا ہوگا یہ بھی تمہیں اور اپنے خاص دوستوں کو بتایا کہ تیسرے ماہ کے بعد سے اگر صحبت کا تقاضا ہو تو اس میں دو چیزوں کا احتیاط بہت زیادہ ضروری ہے اول یہ پیٹ پر بوجھ نہ ہو۔ ذرا سا بھی وزن خاوند کا پیٹ پر نہ پڑے۔ دوسرے یہ کہ حرکت زیادہ نہ ہو۔

اس وقت ڈاکٹر اسماعیل صاحب میرے پاس تشریف فرما ہیں میں نے ان سے اس سلسلہ میں ڈاکٹری اصول پوچھا تھا تو انہوں نے بہت ہی اہمیت کے ساتھ ایک بہت ہی مجرب اصول بتایا اور اسکو بہت مجرب بتایا کہ حمل کے زمانہ میں ان تواریخ میں جو بغیر حمل کے حیض کی تاریخیں ہوتی ہیں صحبت سے بہت ہی زیادہ احتراز کیا جاوے۔ اور کوئی بھی کاروبار گھریلو ایسا نہ کیا جاوے جس میں مشقت یا تعب زیادہ ہوتا ہو کہ اس کو اسقاط میں بہت زیادہ دخل ہے۔

آیاتِ شفاء کا عمل تو مستقل عام بیماری میں ضروری ہے وہ غریب تو مستقل بیمار رہتی ہے اس عمل کا کم سے کم ۴۱ دن بلا ناغہ ہونا ضروری ہے۔ تمہیں پہلے سے بھی معلوم ہوگا کہ اس عمل کے لکھنے کے واسطے کوئی وقت مقرر نہیں دن یا رات میں جس وقت چاہے لکھ لیا جاوے لیکن پلانے کیلئے طلوع آفتاب سے پہلے ضروری ہے۔ اگر کسی دن اتفاق سے آفتاب نکل آوے تو از سرنو شروع کرنا پڑتا ہے۔

تم نے دار العلوم کے سلسلہ میں جو تفاصیل لکھیں اس سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر جگہ میسر فرماوے۔ تم نے جس ہسپتال کے سلسلہ میں لکھا ظاہر کے اعتبار سے تو بہت ہی موزوں معلوم ہوتا ہے مگر قیمت ہم جیسوں کے دماغ کے اعتبار سے بہت اونچی مگر لندن والوں کے نزدیک اونچی نہیں اور تم نے خود بھی لکھ دیا کہ قیمت کے اعتبار سے بہت سستی ہے۔

جب موزوں بھی ہے اور سستی بھی ہے تو اللہ کا نام لے کر معاملہ کرلو مگر افریقہ امریکہ والوں پر نظر ہرگز نہ رکھنا لیکن خود بھی اور دوستوں سے بھی کہنا کہ مالک سے رات میں خوب مانگو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس نابکار کو بھی مالک پر اعتماد اور توکل اور اس سے مانگنے کی دولت عطاء فرماوے۔

چندہ مانگنے کیلئے مولوی عبد الحق صاحب یا کسی اور کو جنوبی افریقہ بھیجنے میں کوئی اشکال نہیں مگر دل سے مالک ہی سے مانگنا ہے کہ یہ چیزیں ظاہری اسباب میں اسی درجہ میں ہیں جس درجہ میں تعمیر میں معمار اور مزدور اور اینٹ گارہ۔ کہ یہ سب چیزیں ظاہر کے اعتبار سے ضروری ہیں لیکن حقیقت کے اعتبار سے ان سب کا مدار پیسے پر ہے۔ اسی طرح سے چندہ مانگنا اینٹ گارے کے درجہ میں ہے۔

اللہ کرے کہ کویت والے اپنے وعدہ کے موافق جلد از جلد فراہمی چندہ شروع کردیں۔ ان کو خطوط اور آدمیوں کے ذریعہ سے تاکید کرتے رہیں۔ یہ ناکارہ بہت دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دار العلوم کو تمہارے منشا کے موافق بہترین طریقہ سے جلد از جلد مکمل کرادے۔

یکسوئی کے ساتھ اپنے کام میں لگا رہا جائے۔ میرے تجربہ میں اہل بدعت کا توڑ تو درود شریف کی کثرت ہے۔ حافظ جانباز کی خدمت میں میری طرف سے سلام مسنون کہہ

دیں۔اللہ تعالیٰ ان کے ترجمہ کو قبول فرماوے اوران کیلئے صدقہ جاریہ اوردارین کی ترقیات کا ذریعہ بناوے۔

تمہارے طارق جلالی انشاءاللہ خیریت سے پہنچ گئے ہوں گے۔ان سے مل کر بہت جی خوش ہوااورتمہاری وجہ سے تعلق بھی ان سے جلدی ہوگیا۔تمہارے دوسرے خط میں بچہ دانی کی صفائی کی تفاصیل سے تو بہت مسرت ہوئی مگر ہوش نہ آنے کا فکر ہےاورضعف کا اور بھی زیادہ فکر ہے۔اللہ کرے کہ قوت آنی شروع ہوگئی ہو۔ان کی خیریت سے قوت وصحت تک جلد ازجلدضروراطلاع کرتے رہیں۔

اس ناکارہ کا قیام مکہ مکرمہ میں بظاہر یقینی ہے۔اس کے بعد مدینہ پاک کا ارادہ ہے۔اس کے لئے ڈاکٹر اسمعیل کا پتہ پوسٹ بکس نمبر ۷۸۶ مدینہ منورہ ہے۔مگراس کا خیال ضروری ہے کہ مدینہ پاک کے خط میں انگریزی کے ساتھ ساتھ عربی میں بھی پتہ ضروری ہے۔اس لئے کہ پہلے سفر میں بندہ کا قیام تقریباً ایک سال رہا۔وہاں کے ڈاک خانہ میں کوئی انگریزی جاننے والانہیں تھااوریہ بھی ضروری ہے کہ صندوق البرید کا نمبرعربی اعداد میں لکھا جاوے۔

دارالعلوم کی زمین کے لئے اوپرلکھواچکا ہوں کہ ضرورخرید لی جاوے۔عزیزعبدالحفیظ میری آمد کی وجہ سے دو ہفتہ سے یہاں مقیم ہےاوریہ میں نے پہلے بھی لکھ دیا تھا کہ اس کی اور مولوی تقی کی نہیں بنتی۔مولوی تقی کے تین چار خط یہاں پہنچنے کے بعد دمادم ملے۔ان خطوط میں اس نے اپنا اورعبدالرحیم کا کام کیلئے کافی ہونااورمزید آدمی کی عدم ضرورت لکھی۔

عزیزعبدالحفیظ کی مجھے بھی ضرورت ہےاس لئے اس کا جانا میں نے مؤخر کررکھا ہےاورعزیزعبدالرحیم کواللہ تعالیٰ بہت جزائے خیر دے کہ وہ تقی سے اتنا مرعوب ہے کہ اس کے خلاف لکھنے کی ہمت نہیں پڑتی مگرتراجم بخاری میں امام بخاری کی خاص ادا ہے کہ وہ الفاظ

کے ظاہر سے خلاف مطلب لیا کرے ہیں۔ اگر تم خط لکھو تو میری طرف سے لکھ دینا کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے۔

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد کہہ دینا کہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اس کے والدین کو خط لکھو تو ان کو بھی سلام مسنون لکھ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ اس کو صحت و عافیت اور رشد و ہدایت کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسمٰعیل ۷ رمئی دوشنبہ

از احقر ڈاکٹر اسمٰعیل بعد سلام مسنون، کس بات سے خفا ہیں کہ خط لکھنا موقوف فرما دیا یہاں تک کہ سلام بھی لکھنا بند ہو گیا۔ اگر قصور ہو گیا ہو تو عاجزانہ معافی کا طلبگار ہوں۔ آپ کی طرف سے صلوۃ وسلام تو برابر نام لے کر پیش کرتا بھی رہتا ہوں۔ آپ چاہے ناراض ہوں لیکن بندہ آپ کے احسانات کو نہیں بھول سکتا۔ دعاؤں میں یاد فرمالیں تو احسانِ عظیم ہوگا۔

از احقر اسمٰعیل سلام مسنون۔ دو تین خط لکھے کیا بات ہے کہ جواب نہیں

﴿62﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳ رمئی ۷۳ء [۱۱ ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، یہ ناکارہ ۲ مئی کی شب میں جدہ پہنچا اور اس مرتبہ اندازہ سے بہت ہی زیادہ تکان ہوا جس کا واہمہ بھی

نہیں تھا۔ دو دن تک تو اوسان ایسے خراب رہے کہ اعزہ اور ڈاکٹر بھی دیکھ کر گھبرا گئے۔ ڈاکٹر وحید الزمان صاحب نے بہت ہی غور و خوض کے بعد بلڈ پریشر، سینہ، کمر، پسلیاں وغیرہ دیکھ کر یہ کہا کہ طبیعت تو بحمد اللہ اچھی ہے تعب کا اثر اعصاب پر بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

انہوں نے ایک انجکشن Vit B12 5000meg لگایا۔ تین دن مسلسل اس کے بعد ایک دن چھوڑ کر لگ رہے ہیں مگر اب تک طبیعت صاف نہیں ہوئی۔ روزانہ مسلسل بخار رہتا ہے ظہر کے بعد سے بڑھ جاتا ہے اور نصف شب کے بعد کم ہوتا ہے مگر اترتا بالکل نہیں۔ اسی دوران میں ایک دن کے فصل سے تمہارے دو محبت نامے ملے۔

پہلے میں اہلیہ کی علالت کی تفصیل تھی اور دوسرے میں دار العلوم کی خریداری کے متعلق مشورہ تھا میں نے تمہارے رفع انتظار کی خاطر بہت ہی مشقت سے ۷ مئی کو ائر لیٹر جواب میں لکھوایا تھا۔ جس میں اہلیہ کی خیریت کے بار بار لکھنے کا تقاضا کیا تھا اور ہسپتال کی خریداری کے متعلق یہ لکھا تھا کہ اصل مشورہ تو وہاں کے دوستوں کا ہے جو وہاں کے حالات سے قیمت وغیرہ کے انداز سے واقف ہوں جو حالات آپ نے لکھے ہیں ان کے لحاظ سے بندہ کی رائے ہے کہ ضرور خرید لیا جائے۔

اسی وقت ۱۲ مئی کو عربی چار بجے صبح کے قریب تمہارا برقیہ پہنچا جس میں لکھا کہ دار العلوم کیلئے ہم ہسپتال خرید سکتے ہیں یا نہیں۔ جلد جواب دیجئے فوراً اس کا جواب بذریعہ تار دیا کہ 'ضرور خرید سکتے ہیں' خدا کرے کہ پہنچ گیا ہو۔ تمہارا تار کا پتہ تو ہمیں معلوم نہیں تھا البتہ تمہارے مدرسہ کی اپیل پر بھائی سلیم صاحب کے دفتر میں موجود تھا اس پر سے یہ پتہ درج کیا گیا۔ 79 Auburn Street, Bolton, Lanc's

تمہارے سابقہ خطوط پر کئی دن ہوئے عزیز شمیم نے تمہارے مدرسہ کے متعلق کچھ شکایات ذکر کی تھیں جس میں کہا تھا کہ حج کے موقعہ پر جولندنی احباب یہاں آئے انہوں نے

تمہارے مدرسہ کے خلاف بہت سی شکایات ذکر کیں میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ یہ گول مول لفظ کئی شکایات میرے یہاں قابل التفات نہیں جیسا کہ جوابات اعتراضات میں تبلیغ نظام الدین میں مفصل لکھوا چکا ہوں۔

اگر شکایات شاکیوں کے نام کے ساتھ معلوم ہوں تب تو میری نگاہ میں زیادہ مفید ہے کہ یہ معلوم کرسکوں کہ شکایات کرنے والے اخلاص سے کر رہے ہیں یا کسی ذاتی غرض یا ذاتی جذبہ سے, اوراگر یہ نہ ہوسکے تو کم ازکم شکایات کی تفاصیل ضرور معلوم ہونے کی ضرورت ہے تاکہ ان شکایات پر غور کیا جاسکے اور عزیز مولوی یوسف سے مراجعت کی جاسکے۔



محض یہ لفظ کہ لندن والوں کو بڑی شکایات ہیں قابل التفات نہیں۔ سہارنپور والوں کو مظاہر علوم والوں سے بڑی شکایات ہیں اور دیوبند والوں کو دارالعلوم والوں سے اتنی ہیں کہ روزانہ پمفلٹ چھپتے رہتے ہیں اور تبلیغ والوں کے خلاف اعتراضات پر میں نے مستقل رسالہ تصنیف کیا ہی ہے۔

البتہ ایک اشکال انہوں نے دارالعلوم کے نام پر کیا۔ دارالعلوم خلیلیہ رشیدیہ میں اہل بدعت اور دوسرے فرقہ کے لوگوں کو اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا موقع زیادہ ملے گا۔ یہ اشکال تقریباً ایک سال ہوا کسی اور نے کیا تھا جس کے متعلق میں نے تمہیں اس وقت مشورہ دیا تھا اور اب بھی مشورہ یہ ہے کہ ابھی دارالعلوم کی ابتدا ہے نام کے بدلنے میں کوئی اشکال نہیں۔ **دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ مناسب** ہے یا کوئی اور مناسب نام جس سے تحزب کے الزام کا موقع نہ ملے۔

معلوم نہیں تمہارے طارق جلالی صاحب واپس پہنچ گئے یا نہیں اگر واپس پہنچ گئے ہوں تو بشرطِ ملاقات ان سے سلام مسنون کہہ دیں۔ ان سے ملاقات سے بہت جی خوش ہوا۔ اب تک تو غائبانہ ہی جوڑ توڑ تھا مگر وہ سہارنپور دفعۃً بلا اطلاع پہنچے ایسے وقت کہ مولوی انعام

بھی ایک دن بعد آنے والے تھےاورمیری روانگی سفر سےہجوم بھی   لاتعد و لاتحصیٰ تھاہجوم کی وجہ سےان سے ملاقات تواچھی طرح سے نہ ہوسکی مگر گنگوہ کےسفر میں ان کی معیت ہوتی رہی یادنہیں کہ رائے پور بھی وہ گئے تھے یانہیں۔

آئندہ اگر آپ خط لکھیں توایک توام خدیجہ کے حالات کی تفصیل بہت اہتمام سے لکھیں دوسرے اپنے تار کا پتہ بھی لکھ دیں۔معلوم نہیں کہ آئندہ کتنے احسانات آپ کے جاری ہوں گےجن کا جواب تار سے لکھنے کا حکم ہوگا اور مجھے تار کا پتہ معلوم نہیں۔میرے ہاں ڈاک کی کاپی میں تمہارا پتہ کچھ اور ہے لیکن تمہاری اپیل پر پتہ پر کچھ اور تھا اس لئے تار پر تو اپیل والا پتہ لکھا اوراس ائر لیٹر پر اپنی کاپی کا پتہ لکھوا تا ہوں۔

عزیز عنایت فرمایم مولوی یوسف تتلا کے۳،۴ خطوط پہنچے جن میں تمہاری والدہ کی خیریت لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ ان کوتمہاری اور مولوی عبدالرحیم کی خیریت کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔میں نے پرسوں ایک صاحب کی معرفت جو سیدھے افریقہ جارہے تھے تمہاری اورعبدالرحیم متالا کی خیریت تو خاص طور سے لکھوادی مگرتمہاری اہلیہ کی بیماری قصدا نہیں لکھوائی کہ وہ پریشان ہوں گی۔   فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم ڈاکٹر اسماعیل،۱۲رمئی ۷۳ء

ازراقم بعدسلام مسنون،دعا کی گذارش اورمعافی کی درخواست

یہ خط کل ہی لکھوادیا تھا مگر ڈالا اس لئے نہیں تھا کہ ڈاک خانہ سے تار کی رسید آجائے کل شام ڈاکخانہ سے مغرب کے قریب رسید پہنچی۔خدا کرے کہ تمہارا تار جلدی مل جائے۔

میرا خیال تو یہ ہے کہ اس سے پہلے میرا ےمئی والا ائر لیٹر جوتمہارے دوخطوں کے

جواب میں لکھا گیا تھا پہلے میں اہلیہ کی بیماری اور دوسرے میں دار العلوم کیلئے ہسپتال کی خریداری کے متعلق میں مفصل لکھ چکا تھا کہ وہاں کے حالات سے تم زیادہ واقف ہو اگر تمہارے نزدیک اور تمہارے اعوان کے نزدیک مناسب بھی ہے اور ارزاں بھی ہے تو ضرور خرید لیں۔ اس کے لئے مجھے تار دینے کی ضرورت نہ تھی وہاں کے حالات سے تم ہی زیادہ واقف ہو۔ استخارہ مسنونہ کا ایسے موقع پر بہت زیادہ اہتمام کیا کرو۔ اور جب تک کوئی ایک بات طے نہ ہو کرتے رہو۔

دعا سے اس ناکارہ کو تمہارے لئے نہ کبھی پہلے دریغ ہوا نہ انشاء اللہ آئندہ دریغ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ہر نوع سے مدد فرمائے۔ جملہ مکارہ سے محفوظ فرمائے۔ دینی مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ اپنی رضا ومحبت، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

یہ غالباً اوپر لکھوا چکا ہوں کہ جب سے یہاں آیا ہوں ہمیشہ کے معمول سے بہت زیادہ ضعف وتکان ہو رہا ہے بخار کسی وقت نہیں اترتا۔ ظہر کے بعد سے تیز ہو جاتا ہے نصف شب میں کم ہو جاتا ہے۔ تمہارے عبد القدیر کو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ جزا خیر عطا فرمائے کہ وہ غریب بھی میری وجہ سے اہل وعیال کو چھوڑے ہوئے مکہ ہی میں پڑا ہے۔ ابوالحسن کی نیابت کر رہا ہے۔

قاضی اور احباب کے ناشتہ میں تو شرکت نہیں کرتا کہ میرے یہاں ناشتہ کا دستور نہیں وہ غریب صبح کی مجلس ذکر کے بعد میری چارپائی پر دو بیضے اور ایک پیالی چائے بہت محبت سے پلا جاتا ہے۔ کاش مجھے بھی کچھ قدر دانی ہوتی۔

مولوی اسماعیل بدات ڈاکٹر اسماعیل، حسان اور عزیز عبد الحفیظ جو اپنی ضرورت سے آخر اپریل میں مصر سے مکہ آیا ہوا تھا میری ملاقات کے انتظار میں دو چار دن کیلئے ٹھہر گیا تھا وہ

بھی ایسا مستقل ۲۴ گھنٹے میرے پاس ہی رہتا ہے کہ اس کی برکت سے میرے طواف اور نقل وحرکت میں آسانی ہوتی ہے۔

میرا تو خیال تھا کہ بذل واوجز کی وجہ سے اس کو فوراً واپس کردوں مگر میرے یہاں پہنچنے کے بعد یکے بعد دیگرے مولوی تقی صاحب کے تین خطوط پہنچے جس میں لکھا کہ موجودہ کام کے لئے میں اور عبدالرحیم کافی ہیں کسی مزید ومعاون کی ضرورت نہیں۔ میں نے اس کو اپنے مالک کا احسان سمجھا۔

ان کو [میں نے] لکھدیا کہ میں تو عبدالحفیظ کا بہت ہی محتاج ہوں کہ میری ساری نقل وحرکت اسی پر موقوف ہے مگر بذل کی عجلت کی وجہ سے میرا خیال اس کو واپس کرنے کا تھا کہ تمہارے بُعد از اہل وطن کی وجہ سے بذل کے ختم کا بہت ہی تقاضا ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے جو دراصل تو صرف مالک کا احسان ہے کہ اس نے تم سے میری ضرورت کے رفع کا مضمون لکھوادیا۔ فللہ الحمد والمنۃ ۔عزیز عبدالرحیم کے بھی دو خط ملے مگر اس نے عبدالحفیظ کے سلسلہ میں کچھ نہیں لکھا۔

اس ناکارہ کا خیال مدینہ منورہ جانے کا تو بہت جلد ہی ہورہا ہے مگر اب تو ایسی حالت ہورہی ہے جیسے کئی ماہ کا مدقوق ہو۔ دو تین تاریخیں تجویز ہوکر ملتوی ہوچکی ہیں۔ اب ۱۹ رمئی شنبہ کی صبح کی روانگی تجویز ہورہی ہے۔ اس خط کا جواب مدینہ منورہ کے پتہ سے بھیجیں، ص ب ۷۸٦۔

اہلیہ سے مکرر سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں۔ خدیجہ کو دعوات۔ خط لکھیں تو خالہ خالو صاحب کو سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم ڈاکٹر اسماعیل ۱۳ رمئی ۷۳ء

﴿63﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴/مئی ۷۳ء [۱۲/ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہاری رجسٹری معجّل ۱۱/مئی کی ۱۴ کو پہنچ گئی۔ عزیز عبدالحفیظ سے معلوم ہوا کہ معجّل اور غیر معجّل کی اصطلاح مصر میں ہے اور کہیں نہ حجاز میں ہے نہ ہندوستان میں۔ تمہارے خط سے مولوی تقی صاحب کی علالت کا حال معلوم ہوکر بہت ہی فکر و تشویش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت بھی کر دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ یہ ناکارہ آپ کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

عزیز عبدالحفیظ کی خواہش تو میری آمد کے بعد یہاں قیام کی تھی اور ہونی بھی چاہیے اور مجھے بھی اس کے یہاں کے قیام سے بہت ہی راحت ہے مگر میں نے بذل کی عجلت کے خیال سے اپنی راحت اور اس کے جذبات کو خیرباد کہہ کر اس کو جلد جانے کا تقاضا کر دیا تھا مگر مالک کے محض احسان سے دو تین خط یکے بعد دیگرے ملے جس میں لکھا تھا کہ ہم دو کافی ہیں مزید معاون کی ہمیں ضرورت نہیں۔

میں نے تو مولانا کے ان خطوط پر مالک اور مربی کا بہت ہی شکر ادا کیا کہ اس نے میری ضرورت کا ایسی طرح تکفل فرمایا کہ جس میں مجھے نیچا دیکھنا نہیں پڑا اور میں واقعی دل سے ایسا خوش ہوا جیسا مولانا تقی صاحب کو ترکیسر والوں کے جواب دینے سے خوش ہوا تھا کہ مولانا تقی صاحب کو ترکیسر والوں نے محض اللہ کے فضل سے خود پورا کر دیا اگرچہ انہوں نے

اس کی قدر نہیں کی۔

اب مولانا کی بیماری کی وجہ سے میں نے تو عزیز عبدالحفیظ پر پھر تقاضا کیا کہ تو آج نہیں تو کل ہی واپس چلا جا کہ مولانا کی بیماری کی وجہ سے کام میں حرج نہ آوے لیکن اس نے ایک عذر کیا جو صحیح ہے کہ مولانا تقی صاحب ان خطوط میں جو میرے یہاں پہنچنے کے بعد پہنچے عبد الحفیظ کے وجود کی نہ صرف عدم ضرورت , بلکہ اس کے وجود سے کام میں تاخیر لکھ چکے ہیں۔

ایسی حالت میں اس کا خیال یہ ہے کہ عزیز عبدالحفیظ کی آمد سے اگر مولانا کے کام کو کچھ تقویت اور فائدہ پہنچے جس کو مولانا تقی صاحب خود ہی طے کر سکتے ہیں نہ اس میں میری تجویز کافی ہے نہ تمہاری اور عبدالحفیظ کی رائے معتبر ہے تو میری طرف سے مولانا تقی صاحب سے درخواست پیش کرو کہ اگر مولوی عبدالحفیظ کا آنا بالخصوص ان کی بیماری میں مفید ہو تو مولانا تقی صاحب ایک برقیہ میرے نام اس مضمون کا بھیج دیں کہ عبدالحفیظ کو جلد بھیج دو۔اس کے آتے ہی انشاء اللہ عبدالحفیظ روانہ ہو جائے گا۔اس کو روانگی میں انشاء اللہ کوئی مانع نہیں گو مجھے اس کی ضرورت ہے اور میری وجہ سے وہ خود بھی یہاں رہنا چاہتا ہے لیکن اس کے جذبات اور میری ضروریات بذل کے مقابلے میں سب دوسرے درجے پر ہیں۔

میں نے اوجز کی طباعت کو کسی خط میں انکار نہیں لکھا۔اس کی طباعت تو کرنی ہے۔ مجھے یہ عجلت ہے کہ بذل جلد از جلد پوری ہو جائے۔اوجز کی وجہ سے اس میں ذرا تاخیر نہ ہو۔

اسی ذیل میں میں نے متعدد خطوط میں آپ کو بھی لکھا ان کو بھی لکھا کہ اوجز اگر رہ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن بذل جتنا جلد سے جلد ممکن ہو سکتا ہو چاہے اس پر مصارف کتنے ہی آ جائیں اور وہاں اس کے واسطے کتنے ہی گراں معاون مساعد مل جائیں ہرگز اس کی پروانہ کریں کہ مولوی تقی صاحب کی غیبت عن الاہل والوطن مجھے ایک ایک دن کی شاق ہو رہی ہے۔مولوی صاحب سے یہ بھی کہہ دیں کہ مصارف کی وجہ سے اپنے علاج میں تساہل یا تاخیر

ہرگز نہ کریں۔

تم نے میرے صرف ایک خط ۵/مئی والے کی رسید لکھی جو بوساطت مولوی تقی آپ کے نام ہے۔اسی تاریخ کوایک رجسٹری بھی براہ راست ان کے نام جس میں تلافی مافات میں دو درجن ان کا نام لکھا تھااس کا ذکرتم نے نہیں کیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل

یہ خط تمہارے خط کے بعدفوراً لکھوا کرعزیزعبدالحفیظ کو دیا تھا کہ وہ اپنے پرچے کا جواب لکھ کرفوراً ڈال دے مگرکل دوپہر کے کھانے میں استاذ حسن عاشور ملنے کیلئے آ گئے ۔ عزیزعبدالحفیظ نے کہا کہ ان کے ذریعے سے جلد پہنچ جائے گا۔اسلئے کہ وہ کل کوہی مصر جانے کاارادہ کررہے ہیں۔خیال ہوا کہ ان کے ساتھ بھیجنا زیادہ اچھاہے,اورعزیزمولوی عبدالحفیظ اپنے خط کا جواب مستقل علیحدہ بھیجیں گے۔

جناب حسن عاشور کے ہاتھ بذل خامس کا ایک نسخہ صولتیہ سے لے کر ارسال کیا جارہاہے۔مولانا تقی صاحب کی ہدایت کے موافق عزیزعبدالحفیظ نے ترقیمات بھی لکھنی شروع کردی تھیں جوابھی تک پوری تونہیں ہوئیں مگراس خیال سے کہ معتمدطریقہ سے پہنچ جائے گا ڈاک میں نہ معلوم کتنی دیر لگے اورمولوی تقی صاحب کواس کا تقاضاہے جتنی ہوگئی ہےاسی پرقناعت کی جائے گی۔

خدا کرے سہارنپور کے بحری دو نسخے بھی پہنچ گئے ہوں۔ میں نے سہارنپور بھی تقاضا لکھا ہے۔آپ بھی اپنے یہاں کے ڈاک خانہ سے مطالبہ کریں کہ فلاں تاریخ کو سہارنپور سے ایک رجسٹری ہمارے نام کی چلی ہے اب تک کیوں نہیں پہنچی۔ ایسا نہ ہو کہ

تمہارے یہاں کے محکمہ تفتیش میں پڑی ہو۔

میرا تو کوئی خط تم تینوں میں سے کسی سے راز میں ہوتا نہیں اس لئے مولانا تقی صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون، مضمون واحد۔

آخر میں مکرر لکھواتا ہوں کہ مجھے مولانا تقی صاحب کی بیماری کی وجہ سے بذل میں اور بھی عجلت پیدا ہوگئی۔ اس لئے جتنے معین جس اجرت پر بھی رکھنا چاہو مولانا تقی صاحب کی منظوری کے بعد ضرور رکھ لو۔ اور جیسا کہ تم نے اپنے خط میں لکھا کہ مولانا کی طبیعت اچھی رہتی تو بجائے تین ماہ کے دو ماہ میں ختم ہونے کی امید ہوگئی تھی۔ جس طرح ہو دو ماہ میں پوری کرلو۔

تم نے عزیز مولوی عبدالحفیظ کے پرچہ میں مجھ سے ملنے کیلئے چندروز کیلئے آنے کی اجازت چاہی۔ بذل کی تکمیل سے پہلے تو بالکل ارادہ نہ کریں کہ مجھے اس کی بہت ہی عجلت ہورہی ہے۔ اس کے اختتام پر بجائے چندروز کے جب تک دل چاہے آنے کی اجازت ہے۔ مگر اہلیہ کو تنہا چھوڑ کر آنا تو ہرگز مناسب نہیں اور اس کا سفر ایسی حالت میں ناممکن۔ اگر عزیز مولوی عبدالحفیظ کی اہلیہ وہاں ہوتی تب بھی کچھ مضائقہ نہ تھا۔ کسی اجنبیہ کو چھوڑ کر آنا تو ہرگز مناسب نہیں۔ اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ فراغ نصیب فرمادے۔

﴿64﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴؍مئی ۷۳ء [۱۲؍ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، یہاں پہنچ کر تمہارے دو محبت نامے ملے تھے۔ ان کا جواب ۷ مئی کو ائر لیٹر پر لکھ چکا تھا۔ ان میں سے پہلے میں آپ

نے اہلیہ کی بیماری کا حال لکھا تھا اور دوسرے میں ہسپتال کی خریداری کا جس کے جواب میں میں نے لکھ دیا تھا کہ اصل مشورہ تو آپ کا ہے اور آپ کے دوستوں کا جو وہاں کے حالات سے واقف ہیں لیکن جو حالات آپ نے لکھے ہیں ان کے لحاظ سے تو اس کا خریدنا مناسب ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ ایسے اہم امور میں سب سے زیادہ اہم استخارہ مسنونہ ہے۔

اس کے بعد آپ کا برقیہ ۱۲ مئی کو پہنچا۔ ہمروزہ اس کا جواب برقیہ سے دیا کہ ضرور خریدلیں۔ اور اسی دن مفصل ایک خط بھی اپنے پہلے خط کے مضمون کا اور آپ کے برقیہ کے جواب کا لکھوایا تھا امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ احتیاطاً اس پرچہ میں بھی سب کی تفاصیل لکھ دیں کہ ڈاک کا معاملہ گڑبڑ ہوتا ہے۔

میری طبیعت آنے کے بعد سے خراب ہے۔ مسلسل بخار رہتا ہے ظہر کے وقت تیز ہوجاتا ہے اور آدھی رات کو کم ہوجاتا ہے مگر بالکل نہیں اترتا۔ خیال یہ ہے کہ ۱۹ر مئی کو انشاء اللہ مدینہ پاک روانگی ہوجائے گی۔ وہاں کا پتہ پہلے بھی لکھوا چکا ہوں احتیاطاً دوبارہ لکھواتا ہوں۔ ص ب ۷۸۶۔ مگر تمہیں غالباً سابقہ تجربہ یاد ہوگا کہ مدینہ پاک میں محض انگریزی پتہ کافی نہیں ہوتا عربی خط میں ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ ورنہ ص ب کا نمبر عربی رسم الخط میں ہونا ضروری ہے۔ اردو رسم الخط میں نمبروں میں گڑبڑ ہوجاتا ہے۔

اہلیہ کی خیریت کا بھی شدت سے انتظار رہتا ہے، اس سے ضرور مطلع کریں۔ خدا کرے تمہارے برقیہ کا جواب جلد پہنچ گیا ہو۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ خدیجہ کو دعوات۔ خط لکھیں تو خالہ صاحبہ اور خالو صاحب کو بھی سلام مسنون لکھ دیں۔

مولوی عبدالرحیم کے خطوط اکثر آتے رہتے ہیں آج کی ڈاک سے بھی ان کا ۱۱ر مئی کا لکھا ہوا مستعجل معجّل لفافہ پہنچا۔ یہ اصطلاح بھی آج ہی سننے میں آئی جو صرف مصر میں ہے کہ رجسٹری بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک معجّل اور ایک غیر معجّل۔ معجّل کا محصول دوگنا ہوتا ہے۔

ہمارے یہاں یا مکہ میں تو یہ اصطلاح نہیں ہے۔ان کا یہ خط ۱۱مئی کا آج ۱۴مئی کو پہنچ گیا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔۱۴ر مئی ۷۳ء

﴿65﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: جناب ابراہیم مداری صاحب

تاریخ روانگی: ۱۴ر مئی ۷۳ء [۱۲ر ربیع الثانی ۹۳ھ]

باسمہ سبحانہ

عنایت فرمایم جناب ابراہیم مداری صاحب! بعد سلام مسنون، تمہارا بہت مختصر پرچہ جناب عثمان صاحب کے لفافہ میں پہنچا تھا اگر چہ اس میں کوئی جواب طلب بات تو نہیں تھی تاہم چونکہ آپ کا مستقل پرچہ بھائی عثمان صاحب کے لفافہ میں رکھا تھا اس لئے مستقل جواب لکھوا رہا ہوں۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے اور آپ کے اہل وعیال کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔اللہ جل شانہ مکروہات سے حفاظت فرما کر اپنی رضا ومحبت عطا فرمائے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

درود شریف کی کثرت مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کیلئے بہت ہی مفید اور مجرب ہے۔اس کا خود بھی اہتمام فرماویں۔اعزہ، اقارب اور احباب کو بھی تاکید کرتے رہیں کہ بہت ہی مفید اور مجرب ہے۔عزیز رشید احمد سلمہ کے لئے بھی خاص طور سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی رضا ومحبت عطا فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ

توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے، رزق حلال میں وسعت عطا فرماوے۔

عزیزہ طاہرہ سلمہا کی شادی کیلئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاں اس کے حق میں خیر ہو بہترین زوج میسر فرما کر باحسن وجوہ اس مبارک کام سے فراغ نصیب فرمائے۔ اس کیلئے بھی پانچ تسبیحیں درود شریف کی باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا مفید ہے۔ عزیزہ سلمہا کو بھی تاکید فرماویں کہ اہتمام سے پڑھتی رہا کریں۔ اللہ تعالیٰ خیر کے اسباب پیدا فرمائے۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ۔ ۱۴ر مئی ۷۳ء

﴿66﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۹ر مئی ۷۳ء [۲۷ر ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، ہندوستان میں تو کوئی لندن جانے والا خال خال ہی ملا کرتا ہے اور جو ملتا ہے یہ کہا کرے کہ اتنے دن تبلیغ میں رہوں گا، اتنے دن گھر میں رہوں گا، مگر مدینہ پاک میں بلا توقع بلا امید کوئی نہ کوئی جانے والا ملتا ہی رہا کرے۔

رات عشاء کے بعد کھانے میں قاری سلیمان نے ایک صاحب سے ملایا کہ یہ کل کو لندن جا رہے ہیں تجھے یوسف متالا کو کچھ کہنا یا دینا ہو۔ میں نے ان صاحب سے پوچھا کہ یوسف متالا کو آپ جانتے ہیں قاری سلیمان نے کہا کہ یہ نہیں جانتے میں سمجھا دوں گا۔ ان صاحب نے بھی بہت زور سے کہا کہ میں ضرور جاؤں گا میں نے بھی غنیمت سمجھا کہ اس بہانہ

سے وہ تم سے مل لیں اسی لئے تین ٹکیاں ایک تمہاری ایک اہلیہ کی ایک خدیجہ کی ارسال ہیں۔

مکہ مکرمہ آتے ہی تمہارے دو خط ملے جن میں سے پہلے میں ام خدیجہ کی بیماری تھی اور دوسرے میں دارالعلوم کی زمین کا مسئلہ تھا ان دونوں کا جواب میں نے ۷ مئی کے ائر لیٹر پر بھیجا تھا اس کے بعد ۱۲ر مئی کو تمہارا برقیہ دارالعلوم کی زمین کی خریداری کے سلسلہ میں پہنچا۔ ہمروزہ اس کا تار سے جواب دیا اور اسی دن ایک ائر لیٹر بھی تفصیل سے لکھا تھا امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔

میرے کسی خط کی رسید اب تک نہیں ملی یہ ناکارہ ۱۹ مئی کی شام کو مکہ سے چل کر رات بدر گذار کر ۲۰ کی صبح کو مدینہ منورہ پہنچ گیا تھا۔ مکہ مکرمہ کے ۱۸ یوم کے قیام میں بخار کی بڑی شدت رہی مگر یہاں آکر اللہ کے فضل سے بخار تو نہیں ہوا لیکن بھوک کا مسئلہ تقریباً ایک سال سے گڑ بڑ ہی چل رہا ہے۔ آج کل بھوک نہ لگنے کا اثر زیادہ ہو رہا ہے۔

اس مرتبہ ابوالحسن تو میرے ساتھ نہیں کہ میں اس کو مستورات کے ساتھ آنے کیلئے حکماً روتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا تمہارا عبدالقدیر اس کی نیابت کر رہا ہے اور بیچارہ بہت ہی زیادہ خاطر میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بہت جزاء خیر دے۔ اور چونکہ شادی ہوگئی ہے اس لئے باوجود اس کے شدید اصرار اور بار بار کے تقاضے کے رات کو اس کو میرے پاس سونے کی اجازت نہیں۔ عشاء کے کھانے کے بعد حکماً بھیج دیتا ہوں صبح کی نماز کے بعد وہ آکر میری چائے اور بیضے بناتا ہے وہی ہمیشہ سے میرا ناشتہ ہے پھر دن بھر میرے ساتھ رہتا ہے۔

عزیز عبدالرحیم کے خطوط بہت کثرت سے آرہے ہیں۔ میں تمہارے خط یا تار وغیرہ کی اطلاع تو کرتا رہتا ہوں اس نے اس پر بھی قلق لکھا ہے کہ وہ اپنی سخت مشغولی کی وجہ سے تمہیں خط نہ لکھ سکا۔ آج کل میری طرف سے اس پر زور ہے کہ بذل جلدی سے ختم ہو جاوے تاکہ مولوی تقی واپس جاسکیں۔

اہلیہ کی خیریت کا شدت سے انتظار ہے۔ میرا پتہ ص ب ۸۶۷ زیادہ آسان ہے۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دو عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ خط لکھو تو خالہ صاحبہ اور خالو صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۹؍مئی ۷۳ء

﴿67﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰؍مئی ۷۳ء [۲۸؍ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، کل عربی تین بجے صبح کو قاری سلیمان نے کہا کہ یہ صاحب ابھی ظہر کے وقت لندن جارہے ہیں قاری یوسف کو کچھ کہنا یا بھیجنا ہو۔ میں نے کہا کہ اتنے تنگ وقت میں تو خط لکھوانا بھی مشکل ہے ایک کے نکاح کی تین ڈبیاں آئی ہوئی رکھی تھیں۔ ایک مختصر پرچہ کے ساتھ تمہارا پتہ لکھ کر ان کو دے دیا۔ اس لئے کہ وہ تم سے واقف نہیں تھے اور میں نے اسی وجہ سے ملتوی بھی کر دیا۔ مگر میرے ملتوی کرنے پر ان صاحب نے بہت اصرار کیا کہ میں ضرور لے کر جاؤں گا اور ضرور پہنچاؤں گا۔

اسی وقت تمہارا ایک بہت بڑا لفافہ رجسٹر بھی پہنچا جس پر بہت ہی قلق ہوا کہ اگر یہ پہلے آجاتا تو اس کا جواب انہی کے ہاتھ بھیجتا تاکہ جلدی پہنچ جاتا اس سے تمہارے ہسپتال کی خریداری کی مشکلات معلوم ہو کر بہت قلق ہوا اللہ تعالیٰ ہی آسان فرمائے۔ یہ ناکارہ اب صحت وعافیت اور طول عمر کی دعا کے بجائے حسنِ خاتمہ اور دعائے مغفرت کا زیادہ محتاج ہے۔

تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ تم نے دو تار ایک مکہ ایک مدینہ دیا مکہ کا تار تو مل گیا تھا اور اسی دن میں ایک برقیہ اور ایک ائر لیٹر ہمروزہ لکھ چکا تھا مگر مدینہ کے برقیہ کا یہاں اب تک کچھ پتہ نہیں چلا۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ مصری لوگ فضول ٹیلی فون پر گپیں مارتے رہتے ہیں یہ پیسے کسی دین کے کام میں خرچ ہوتے تو کیسا اچھا ہوتا۔

تمہاری ہسپتال کی خریداری میں سعی بلیغ اور دوڑ دھوپ کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مثمر ثمرات و برکات بنائے, اور تمہاری موعودہ رقم نہایت سہولت سے پوری فرمادے۔ اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ تمہارے اخلاص کی برکت سے پوری ہو ہی جائے گی۔ تم نے اچھا کیا کہ ہسپتال کا فوٹو اپنے اعلان کے ساتھ چھپوانے کا ارادہ کرلیا۔

تم نے بدعتیوں کے مقابلہ کے واسطے ان کے مقتداؤں کے الفاظ شائع کرنے کا ارادہ کیا میرے خیال میں تو اس میں اختلافات اور فسادات بڑھیں ہی گے۔ دونوں جانب سے اشتہار بازی، مناظرہ، مخاصمت میں وقت ضائع ہوگا اگر وہاں کے تقاضوں سے یہ ضروری ہو تو میری رائے یہ ہے کہ تم یا تمہارے خصوصی احباب سامنے نہ ہوں دوسروں کے نام سے طبع کرائی جائیں۔

ہمارے یہاں ہندوستان میں تو ان کے اس اِغواء کا جواب کہ حضور اقدس ﷺ سے محبت نہیں فضائل درود شریف بہت کامیاب ثابت ہورہی ہے۔ مفسدین پر تو کوئی اثر نہیں ہوتا مگر سمجھ دار طبقہ ان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ یہ رسالہ محبت بغیر نہیں لکھا جاسکتا۔

تمہارے یہاں کے سیرت کے جلسہ کی کامیابی سے مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی تمہاری ہر نوع کی مدد فرمائے۔ مناظرہ سے خاص طور سے بچاویں کہ یہ اس زمانہ میں بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ احمد رضا کے ہفوات کو نقل نہیں کیا۔

اہلیہ کی صحت کا شدت سے انتظار تھا اس خط سے اطمینان ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت

وقوت تامہ عطا فرمائے۔ مدرسہ کے نام بدلنے کے بارے میں میں نے جولکھا تھا وہ بھائی سلیم کی روایت کے موافق لندنی لوگوں نے اس کو مضر بتلایا تھا۔ ہمارے یہاں تو اس قسم کے نام کثرت سے شائع ہیں۔ اگر نام کی تبدیلی میں تمہارے نزدیک مضرت ہے تو کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ خلیلیہ رشیدیہ میں سے نرا خلیلیہ پر اکتفاء کرو یا رشیدیہ پر تو اعتراض کم ہو جائے گا اور یہ تبدیلی بھی نہیں سمجھی جائے گی۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مولانا یوسف صاحب بنوری نے آپ کے یہاں بڑی زوردار تقریر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ یہاں بھی ان کے متعدد پیامات اور خطوط پہنچ چکے ہیں کہ کراچی جانے سے پہلے تجھ سے مل کر جاؤں گا۔ تمہارے وفود کیلئے جو زامبیا اور کویت جارہے ہیں یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ وکیل کے کہنے کے موافق ڈیڑھ ماہ میں قبضہ مل جائے گا اس سے مسرت ہوئی۔

تمہارا یہ خط عزیز عبدالرحیم کو بھیج رہا ہوں کہ اس نے لکھا تھا کہ یوسف کا خط بہت دنوں سے نہیں آیا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۳۰رمئی ۷۳ء

68

از: جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب میمن مدنی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰رمئی ۷۳ء [۲۸ر ربیع الثانی ۹۳ھ]

ذوالمجد والکرم محترم المقام المخدوم حضرت مولانا القاری الحاج محمد یوسف متالا

صاحب دام مجدکم السامی۔ بعد سلام مسنون، جناب کی خدمت میں عریضہ لکھنا گویا جناب کا وقت ضائع کرنا ہے لیکن کیا کروں [گو] کافی عرصہ تک صبر کرنے کے بعد بھی پیمانے کو چھلکنے نہیں دیا لیکن اس وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ 'یوسف متالا کے خط میں جگہ کافی ہے تیرا جی چاہے کچھ لکھنے کو تو لکھ دے' اس فرمان پر بندہ سے نہیں رہا گیا ور جناب کا وقت ضائع کرنے کی ہمت ہو ہی گئی۔

اللہ کرے طبع مبارک پر بار نہ ہو اور بار تو ہوگا لیکن اللہ کرے آپ معاف بھی فرمادیں ؎ برکریماں کارہا دشوار نیست

جی تو چاہ رہا تھا کہ حضرت اقدس کا مفصل نظام الاوقات لکھتا لیکن آپ کا قیمتی وقت مزید ضائع کرنا نہیں چاہتا اگر آپ حکم فرمائیں گے اور اس کا یقین بھی دلا دیں گے کہ آپ کا وقت ضائع نہیں ہوگا تو آئندہ انشاء اللہ لکھ دوں گا۔ صلوۃ وسلام آپ کی طرف سے پیش کرنے کا معمول تو بحمدہ تعالیٰ برابر جاری ہے معلوم نہیں آپ بندہ کیلئے دعا کرنے کا وعدہ پورا فرمارہے ہیں یا نہیں۔

اہلیہ محترمہ کی خدمت میں گھر والی کی طرف سے سلام مسنون۔ گھر والی بھی بہت کثرت سے ذکر تذکرہ کرتی رہتی ہے کہ مولوی یوسف کی اہلیہ کا خط بہت عرصہ سے نہیں آیا۔ میں یہ کہہ کر ٹال دیتا رہا کہ بڑے آدمی ہیں اور اعلیٰ کام میں مشغول ہیں ہم جیسے ناپاکوں کو یاد کرنے کی انہیں فرصت کہاں؟

فقط والسلام

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل عفی عنہ، ۳۰ رمئی ۷۳ء

﴿69﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴؍جون ۷۳ء[۱۳؍جمادی الاولیٰ ۹۳ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۶؍جون کل ۱۲؍جون کو ملا جس میں اہل بدعت کا اشتہار اور علی میاں کے نام کا ایک خط بھی تھا۔ علی میاں کی یہاں کی آمد آئندہ جمعہ کو طے تھی مگر ان کے دورہ میں ایک ملک کے اضافہ کی وجہ سے ان کی آمد ایک ہفتہ مؤخر ہوگئی۔ ان کی آمد پر تمہارا خط اپنی مؤکد سفارش کے ساتھ انشاء اللہ ضرور پیش کردوں گا۔

تم نے خط کے شروع میں ایک نوٹ لکھا کہ پڑھنے والے صاحب پورا سنادیں طویل ہونے کی وجہ سے اختصار نہ کریں۔ میرے خط سنانے والے کو تم سے زیادہ اس کا اندازہ ہے کہ مجھے تمہارے خط کا کتنا اہتمام ہوتا ہے۔ تمہارے ہر خط کو ایک دفعہ تو فرطِ شوق میں آتے ہی سنا کرتا ہوں، دوسری مرتبہ جواب لکھواتے وقت ورنہ میرا عام معمول یہ ہے کہ جب جواب لکھوانا ہوتا ہے اسی وقت خط سنتا ہوں۔ دو مرتبہ سننے کا وقت نہیں ملتا۔

تمہارا اس سے پہلا خط پہنچ گیا تھا اور اس کا ہمروزہ جواب میں ۲۱؍مئی کو لکھوا چکا ہوں۔ غالباً تمہارے اس خط کے روانہ ہونے کے بعد پہنچ گیا ہوگا۔ اس میں میں نے یہ بھی لکھوایا تھا کہ اگر نام کی تبدیلی میں دقت ہے تو مضائقہ نہیں مگر اس خط سے معلوم ہوا کہ تم نے تبدیلی کردی۔ اچھا کیا کہ اس سے لوگوں کو خواہ مخواہ اشکال تھا۔

تم نے یہ لکھا کہ خط بھیجنے کے بعد مجھے بڑی ندامت ہوئی میں نے کونسا آپ کو حکم دیا تھا جس کی خلاف ورزی پر آپ کو ندامت ہوئی۔ تمہارے لندن والوں کے اعتراض پر بھائی

سلیم کا ایک اعتراض نقل کیا تھا البتہ میری بھی رائے تھی خلیلیہ رشید یہ لمبا ہوگا, کوئی سا ایک ہوتا تو اچھا تھا۔

مبتدعین کی طرف سے تو مختصر اشتہارات، مفصل پمفلٹ ہمیشہ ہی شائع ہوتے رہتے ہیں تم نے خود بھی دو کا حوالہ لکھا ہے ہندوستان میں تو ان کی اس قدر کثرت اور بہتات ہے کہ کوئی ڈاک اس سے خالی نہیں جاتی۔ مگر ہم لوگوں کا طرز تو تمہیں معلوم ہے کہ بجائے ان فضولیات میں مشغول ہونے کے اپنے اہم دینی کاموں میں مشغول ہونا مفید سمجھتے ہیں۔ جولوگ فارغ ہوں انہیں کوئی دوسرے دینی کام نہ ہوں وہ اگر ایسے کاموں میں لگیں تو مضائقہ نہیں کہ سوال جواب کرتے رہیں مگر جن لوگوں کے متعلق دوسرے دینی اہم کام ہوں ان کا ان فضولیات میں لگنے سے اپنے کاموں کا نقصان ہوتا ہے۔

تمہارے متعلقین میں کوئی ایک دو آدمی ایسے ہوں جو اس کام کیلئے فارغ ہوں تو مضائقہ نہیں مگر تمہارے متعلق تو تدریسی، سلوکی، اصلاحی کئی کام متعلق ہیں تم اس میں اگر مشغول ہو گے تو ان کاموں میں حرج ہوگا۔ البتہ سیرت کے جلسے جن میں نبی کریم ﷺ کے **فضائل، اتباع سنت پر زور ہو بغیر چیلنج اور بغیر مناظرہ کے مفید ہیں۔**



اس سے بہت مسرت ہوئی کہ ہسپتال کی کاروائی کے درمیان میں بیع نامہ دے دیا گیا۔ بہت اچھا ہوا **اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ نہایت سہولت کے ساتھ تمہارے دار العلوم کی مادی اور روحانی تکمیل فرمائے۔** امید ہے کہ میرے اس خط پہنچنے سے پہلے کنجی تمہیں مل گئی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مساعی جمیلہ کو بہت ہی مثمر ثمرات وبرکات بنائے۔

میری رائے یہ ہے کہ اپنے مدرسہ کی طرف سے ایک خط قاری سلیمان کے نام تحریک کا ضرور لکھ دو کہ آج کل افریقی لوگوں کی آمد ورفت بہت زیادہ ہے اور ان کے نام کا خط میرے نام کے لفافہ میں بھیجیں تا کہ میں اپنی زوردار سفارش کے ساتھ ان کو دوں اور



افریقی مہمانوں کی آمد [پر] جن کی آج کل بہت کثرت ہے قاری صاحب کو [تمہارا خط یاد دہانی بھی کراتا رہے] ۔علی میاں کے متعلق تو اوپر لکھ چکا ہوں کہ انشاء اللہ ان کی آمد پر تمہارا خط اپنی سفارش کے ساتھ دے دوں گا۔تم نے فرانسیسی انگریزی وغیرہ کی جو اہمیت لکھی اس کو تو علی میاں خود بھی محسوس کرتے ہیں۔

آپ نے ازراہ محبت لگتے ہاتھ مجھے بھی حاضری کی دعوت دے دی اس میں کوئی تصنع تو نہیں کہ تمہارے لندن جانے کے بعد سے بالخصوص جب لندن میں تبلیغی اجتماع ہورہا تھا منہ میں پانی تو بہت بھرا اور جی بھی بہت چاہا اور تم سے اظہار اس واسطے نہیں کیا کہ امید کم تھی اور پورا نہ ہونے میں تمہیں قلق زیادہ ہوتا ورنہ میرے لئے تو تمہارا وہاں کا وجود بھی قابل کشش ہے لیکن اس مرتبہ تو یہاں پہنچ کر اتنا ضعف ہوا کہ سہارنپور واپسی کی ہمت نہیں پڑرہی ہے۔جذبۂ شوق میں آتو گیا اور ویزہ بھی تین ہی ماہ کا ہے مگر جب واپسی کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ کس طرح جاؤں گا۔

اس سے مسرت ہوئی کہ مفتی اسماعیل کے بارے میں تم نے جدو جہد شروع کردی۔ان کے جواب کا انتظار رہے گا مگر اس سلسلہ میں مفتی محمود صاحب کو لکھنا زیادہ مفید ہوگا۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ چندہ کا کام تمہارے یہاں دل خوش کن چل رہا ہے,اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔مزید ترقیات سے نوازے۔

اس وقت سید آفتاب صاحب میرے پاس تشریف فرما ہیں ان کو سنانے کے واسطے تمہیں لکھوا رہا ہوں کہ افریقہ کے مرجع الخلائق آج کل وہ ہیں ان کی خدمت میں بھی براہ راست اپنے مدرسہ کی اپیل بھی بھیجیں اور جو کاروائی ہوتی رہے اس کی اطلاع بھی کرتے رہیں۔اور یہ مضمون سن کر انہوں نے بہت ہی اظہارِ مسرت کیا اور اپنی طرف سے تمہیں خاص طور سے سلام لکھوا رہے ہیں۔

یہ ناکارہ تو بغیر تمہارے قاصدوں کے بھی تمہارے لئے دعا گو ہے۔ مولوی ہاشم کا خواب کہ حضرت مدنی چندہ کررہے ہیں مبارک ہے۔ اکابر کی توجہات تو چھوٹوں کے ہر کام پر رہتی ہیں۔

ایک نہایت ضروری امر بہت ہی اہم لکھواتا ہوں وہ یہ کہ عزیز عبدالرحیم سلمہ آج کل بہت پریشان ہے۔ ایک تو یہ کہ اس کے گاؤں میں عزیزوں میں کچھ تنازع ہوگیا جس کی تفصیل مجھے معلوم نہیں لیکن پہلے خط میں اس نے نہایت مجمل انتہائی پریشانی اور دعا کیلئے لکھا تھا۔ عزیز عبدالحفیظ سے معلوم ہوا کہ عبدالرحیم نے دو تار بھی دو عزیزوں کو اس سلسلہ میں دیئے تھے مگر معلوم نہیں کہ کوئی جواب آیا یا نہیں۔ معلوم نہیں تمہیں اس کی تفصیل معلوم ہے یا نہیں؟ غالب تو یہ ہے کہ ضرور ہوگی ورنہ عزیز عبدالرحیم سے دریافت کریں۔

عزیز عبدالحفیظ ۳،۴ دن کیلئے مصر گذشتہ ہفتہ میں گیا تھا اس کے سامنے یہ خطوط عبدالرحیم کے پاس پہنچے تھے عزیز عبدالحفیظ کہتا تھا کہ عبدالرحیم پر اتنا اثر تھا کہ رات کو نیند بالکل نہیں آئی اور بہت ہی پریشانی کے عالم میں تھا۔ مجھے تو اس نے بہت ہی مجمل خط پریشانی اور دعا کا لکھا تھا دوسری اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ اس کے گھر میں ولادت کا زمانہ ہے غالباً چھٹا مہینہ ہے۔ اس کا حال تو شاید تمہیں بھی معلوم ہوگا اس سلسلہ میں اس نے مجھ سے خط کے ذریعہ سے مشورہ کیا تھا کہ کہ اہلیہ کا کیا کروں؟

اس نے لکھا تھا کہ اگر اس زمانہ میں عزیز عبدالحفیظ مع اپنی اہلیہ کے آجائے تو مجھے سہولت رہے گی۔ میں نے عزیز عبدالحفیظ سے دریافت کر کے لکھ دیا تھا کہ عزیز عبدالحفیظ مع اپنی اہلیہ کے بڑی خوشی سے آنے کو تیار ہے مگر لندن کی طرح سے مصر میں ولادت تو زچہ خانہ میں ہوتی ہے وہاں کسی مرد کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمی دانم۔ تمہاری اہلیہ انگریزی نہیں جانتی اور زچہ خانہ میں کوئی اردو نہیں جانتا۔ پندرہ دن تک

وہاں تنہا اس حالت میں پڑے رہنا تو بڑی پریشانی کی بات ہے اور عزیز عبد الحفیظ کی اہلیہ جب شفاخانہ میں نہیں رہ سکتی تو یہ کیا تیر مارے گی۔

عبد الرحیم نے اپنی رائے یہ لکھی تھی کہ اس کے بھائی کو تار دے دوں کہ وہ بمبئی آ کر اس کو لے جائے۔ طیارہ سے اتار لے اور عبد الرحیم مصر میں سوار کرا دے اس کو تو میں نے نہایت شدت سے منع کر دیا تھا کہ اگر بھیجنے کی رائے ہو تو تمہیں بمبئی تک جانا ہو گا طیارہ میں وہ تنہا سفر نہیں کرے گی۔ اور اس سلسلہ میں خرچ کی بالکل پروا نہ کرو۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ ڈاکٹرنی اجازت دے کہ وہ اس حالت میں سفر کر سکتی ہے یا نہیں۔

رات اس کا تار آیا کہ ڈاکٹرنی نے اجازت نہیں دی۔ سفر ممنوع ہے، تیرے جواب کا انتظار ہے۔ میں نے اسی وقت اس کو خط لکھ دیا کہ جب ڈاکٹرنی اجازت نہیں دیتی تو سفر کی رائے بالکل نہیں۔ اب میرے جواب کا معلوم نہیں تم کس بات میں انتظار کر رہے ہو۔

عزیز عبد الحفیظ نے یہ بھی بتایا کہ کئی ماہ ہوئے میں نے مولوی عبد الرحیم سے خود اور ان کی اہلیہ سے اپنی اہلیہ کے ذریعہ سے بہت اصرار کرایا تھا کہ یہاں بہت دقت ہو گی مگر اس وقت اس نے شدت سے کہہ دیا کہ مجھے کہیں نہیں جانا ہے اب اس وقت کے درمیان میں میری تو سمجھ میں آتا نہیں کہ کیا مشورہ دوں۔ تم کوئی مشورہ دو تو مجھے یا اس کو لکھ دو۔

ایک ضروری بات اور تفریح کی لکھوں معلوم نہیں تم نے فارسی پڑھی ہے یا نہیں۔ بچپن میں ایک شعر سنا تھا ؎

چہ خوش گفت سعدی در زلیخا ألا يا أيها الساقي أدر كأسا و أمهلها

کل بھائی شمیم نے مکہ سے ایک تار بھیجا جو ڈیوزبری سے آیا تھا۔ بھیجنے والے کا نام پڑھا نہیں گیا۔ اس میں لکھا تھا "مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ انعام کریم۔ دعا تمہاری اور شیخ کی ہے"۔ تم بھی لندن والے ہو اپنے ملک کی زبان اچھی سمجھتے ہو گے اگر نام معلوم ہوتا تو میں لکھتا

ڈیوزبری ایک کارڈ لکھ دو مولوی یعقوب کو یا حافظ پٹیل کو کہ اس نوع کا ایک تار پہنچا۔

مولوی انعام کریم مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ نہیں ہیں وہ مہتمم مدرسہ شرعیہ مدینہ منورہ ہیں اور آج کل یہاں موجود نہیں ہیں دو مہینے کیلئے پاکستان چھٹی پر گئے ہوئے ہیں۔ صولتیہ کے مہتمم کا نام سلیم ہے۔ اس ناکارہ کی طرف سے لکھ دیں کہ پتہ تو چلا نہیں لیکن آپ کے جائز مقصد کیلئے یہ ناکارہ ضرور دعا کرتا ہے۔ نیز مولوی یعقوب اور حافظ پٹیل صاحب کی خدمت میں میری طرف سے سلام مسنون لکھ دیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ آپ کیلئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اور آپ کے کام کی ترقی کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔

قاری یوسف! تمہارے مدرسہ کا فکر مجھے بھی انشاء اللہ تم سے کم نہیں ہوگا دل سے دعائیں بھی کررہا ہوں ہندوستان میں تو کوئی تحریک کا موقع میری سمجھ میں نہیں آیا مگر یہاں جب سے آیا ہوں اور تمہارا خط وفود کے متعلق آیا ہے اس کا تعارف وقتاً فوقتاً لوگوں سے کرتا رہتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہاری بہت ہی مدد کرے۔

مگر پیارے! ان مشاغل علیہ میں لگ کر ہماری لائن کو خیر باد نہ کہہ دینا۔ دینی کاموں میں قوت روحانیت سے ہوتی ہے معمولات کی پابندی اور کم سے کم آدھ گھنٹہ بالکل یکسوئی کا رکھنا بہت ضروری ہے۔ اہلیہ سے سلام مسنون، خدیجہ کو دعوات۔ خط لکھو تو خالہ صاحبہ، خالو صاحب کو بھی سلام مسنون لکھ دینا۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ ۱۴؍ جون ۷۳ء

ازحبیب اللہ سلام مسنون ودرخواست دعا

﴿70﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۹/ جون ۷۳ء [۱۸/ جمادی الاولیٰ ۹۳ھ]

مکرم ومحترم مولانا الحاج ..... صاحب مدفیوضکم بعد سلام مسنون، آج صبح تین بجے مدینہ پاک یوسف کا وفد مجھ سے ملا۔ معلوم ہوا کہ وہ صبح کی نماز کے بعد پہنچا تھا۔ قاری سلیمان صاحب نے اس کو حسبِ عادت اپنے یہاں لے جا کر ناشتہ کرایا ان کا قیام ہوٹل میں تھا انھوں نے اپنے گھر لے جانے پر اصرار [کیا] جو بعد عصر لے گئے ہوں گے۔

تین بجے وہ میرے پاس آئے اور آپ کا بہت مختصر محبت نامہ بھی دیا اور چند کتابیں بھی۔ اس کی تفصیل تو خط کے ختم پر لکھواؤں گا کہ میں یہ خط نہایت عجلت میں مسجد نور میں تبلیغی جلسہ میں جب کہ ان کے یہاں تشکیل شروع ہوگئی لکھوا رہا ہوں۔

اس وقت آپ کا خط بھی میرے پاس نہیں مگر اس کا ایک مبارک فقرہ جس سے مجھے صبح سے امتلاء ہو رہا ہے خوب یاد ہے صلح نامہ کے متعلق تو میں اپنی رائے پہلے لکھوا چکا ہوں وہ خط پہنچ گیا ہوگا کہ اس کو مصر وحجاز اور ہندوستان میں تین جگہ رجسٹری کرانا ہے اور اصل مبارک تحریر جو ایک کی دوسرے کے پاس ہے اس کو کثرت سے اپنے اعزہ احباب میں وصیت کردیں کہ آپ کے کفن میں رکھ دیں۔

آج کے مبارک فقرہ کے متعلق میری بہت غور کے بعد یہ رائے قائم ہوئی کہ [عمدہ] ٹائپ میں بڑے کاغذ پر پمفلٹ کی صورت میں شائع کریں اور دونوں حضرات پچاس ساٹھ ہزار طبع کرا کر دو تین ہزار تو آپ مصر میں رکھ لیں وہ مجامع میں تقسیم کردیں اور پانچ سو کے قریب یوسف متالا کو بھیج دیں کہ وہ بھی آپ کے جہادِ اکبر سے واقف ہے اور ایک ہزار بشیرانگار کی معرفت ۔۔۔ حضرات اور ان کے ملنے والوں کے پاس بھیج دیں کہ سب جگہ

تقسیم ہو جائے اور دس بارہ ہزار میرے پاس بھیج دیں کہ میں ہندو پاک کے مدارس میں بھیج دوں کہ وہ اپنے رجسٹروں میں چسپاں کر دیں اور ترکیسر کے مدرسہ میں جملہ مدرسین وطلبہ پر تقسیم کرا دیں۔ مولوی نصیر پر بھی بھیج دوں کہ وہ اردو ترجمہ سنہرے لیتھو پر شائع کرا کر جملہ دیہات و بلاد میں تقسیم کرا دے اور جب وہ صلح نامہ منسوخ ہو جاوے تو اس کی تردید بھی ایسے ہی انداز سے ہونی چاہئے تا کہ تلافی ہو جائے۔

یہاں تک لکھا تھا کہ تکبیر ہوگئی۔ اس صلح اعظم کی خوشی میں نماز تو مجھ سے کیا پڑھی جاتی نماز پڑھتے ہی گاڑی سے اپنے مستقر پر آیا۔ راستہ میں ایک بات اور قلب میں القاء ہوئی کہ پچاس ہزار تو کافی نہیں ہوں گے ایک لاکھ طبع کرائیں۔

میں اس میں سے پچاس ہزار مولوی انعام صاحب کے پاس رکھوا دوں گا ان کی تبلیغی جماعتیں پوری دنیا میں پھیل رہی ہیں ہر جماعت کو دس بارہ دے دیں کہ ساری دنیا کو خبر ہو جائے کہ روس و امریکہ میں صلح ہوگئی اور لڑائی کرانے والوں کا پتہ چل گیا، اب ہفت اقلیم میں کوئی جنگ و جدل نہ ہوگی۔

یہ تو بغیر خط کے صلح نامہ کے مژدہ پر لکھوا دیا تھا اب آپ کا خط سامنے ہے اور آپ کی مرسلہ جلدیں ۶ عدد، ۴ مجلد، ۲ غیر مجلد بھی پہنچ گئیں اور جتنی کلفت صلح نامہ کے مژدہ سے ہوئی وہ کتابوں کو دیکھ کر سب ڈھل گئی۔

میرے دوستو! کام کرنے کا تو یہ تھا تم جانے کن خرافات میں پھنس گئے۔ اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ کام اچھی طرح ہو رہا ہے تمہارے سابقہ مشترک گرامی نامہ کی بنا پر اندازہ یہ ہے کہ [دو جلدیں] تو قریب الختم ہوں گی [اور دو] دس پندرہ دن میں ہو جائیں گی اس لئے میرا خیال کئی دن سے یہ ہو رہا ہے کہ بذریعہ تارندوہ سے جلد ہفتم آپ کے پاس بھجوا دوں۔ خدا کرے کہ وہ آپ کی موجودگی میں پہنچ جائے اور اگر آپ کی روانگی اس سے پہلے

ہو جائے تب بھی مضائقہ نہیں کہ ندوہ میں تو یہ جلدیں بغیر آپ ہی کے طبع ہو رہی ہیں مگر دل یہی چاہتا ہے کہ یہ جلد بھی آپ کی نگرانی میں طبع ہو جائے تو زیادہ اچھا ہے۔

میرا تو خیال یہ تھا کہ تار دے دوں مگر یہ خیال ہوا کہ علی میاں کی دو تین دن میں پہنچنے کی خبر ہے ان کے مشورہ سے ان ہی کی طرف سے تار دلواؤں مبادا ندوہ والوں کو یہ اشکال پیش آوے کہ علی میاں سے مشورہ کی ضرورت ہے۔

میرا تو کوئی خط اول ہی سے تینوں میں سے کسی سے راز نہیں اور اب تو ماشاء اللہ مؤکد صلح نامہ بھی پہنچ گیا اس لئے آپ کو بھی دکھانے میں کوئی عذر نہ ہوگا اور ویسے بھی میرا یہ خط دونوں کے نام مشترک ہے۔ اگر تمہاری صلح ٹوٹ گئی ہو تو اس خط کو مولوی عبدالرحیم صاحب کو ضرور دکھلا دو۔ مجھے ان کی اہلیہ کا بہت ہی فکر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس مرحلہ کو نہایت خیریت کے ساتھ پورا فرماوے۔

اگرچہ آپ نے بار بار کئی خطوں میں لکھا کہ مصر میں عورتوں سے تعارف ہو گیا اب کسی کے بھیجنے کی یا تیرے فکر کی ضرورت نہیں مگر تم حضرات تو مجاہدین اعظم ہو اور میں نہایت کمزور، ضعیف القلب پیرانہ سالی کا مبتلا اس لئے ہمیشہ فکر رہتا ہے۔

پہلے خطوط میں لکھوا چکا ہوں کہ عزیز عبدالحفیظ مع اہلیہ کے ہر وقت تیار ہے جب بھی مولوی عبدالرحیم بلاویں۔ نیز صوفی اقبال صاحب بھی مع اہلیہ کے آنے کیلئے تیار ہیں اور ان کی اہلیہ چونکہ عربی بھی جانتی ہے اس لئے مولوی عبدالرحیم اگر ضرورت سمجھیں تو بے تکلف لکھ دیں اس لئے کہ اس وقت ان کی اہلیہ کی ضرورت میری ضرورت ہے اور میری اللہ کے فضل سے نہ تو کسی سے لڑائی ہے اور نہ کسی کے سامنے نیچا بن کر ان سے بھیک مانگنے میں انکار ہے۔

میں نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ میں نے عزیز یوسف متالا کو پورا حال لکھا ہے اور چونکہ ان کی اہلیہ کا حال معلوم نہیں کہ کیسی طبیعت ہے اس لئے حکمنامہ تو ابھی نہیں بھیجا اگر اس

کی طبیعت اچھی ہوتو مجھے اس کے بلانے میں بھی کوئی انکارنہیں۔ان لندنی دوستوں کے چلنے تک میرا خط جیسا کہ ان سے معلوم ہوانہیں پہنچا۔

میرے اس خط میں دونوں بادشاہوں کے خلاف طبع کوئی بات پیش آئی ہوتو مجھے معافی مانگنے میں کوئی انکارنہیں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۹/جون ۷۳ء

71

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام:حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲/جولائی ۷۳ء[۲/جمادی الثانیہ ۹۳ھ]

مکرم ومحترم مولانا الحاج یوسف متالا صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون،تمہارا وفد آیا اور چونکہ تم نے پہلے سے اطلاع دے رکھی تھی میں نہایت منتظر تھا مگر آنے کے بعد پسند نہیں آیا۔

نمبر۱: میں نے آتے ہی ان سے پوچھا کہ کیا کیا چیزیں ساتھ لائے ہو۔معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ تمہارے مدرسہ کے تین جگہ کے فوٹو کئی کئی ہیں۔میں نے تقسیم پوچھی تو انہوں نے کہا کہ حجاز،کویت،افریقہ کے الگ الگ ہیں۔حجاز کے آٹھ ہیں۔میں نے کہا ماشاء اللہ بہت ہیں۔ان میں سے ایک ایک تو مجھے دے دیں۔ایک ایک سید آفتاب کو،ایک ایک سید حبیب کو،ایک ایک قاری سلیمان کو۔البتہ چار ان کے پاس امانت رکھوا دیں میں جن کو مناسب سمجھوں گا دلواؤں گا۔

باوجود مکرر یاددہانی کے مجھے تو وہ حضرات نہیں دے کر گئے۔ یا تو انہوں نے مجھے اس قابل نہیں سمجھا اور اگر تقسیم ہو گئے تھے تو میرے مکرر مانگنے پر انہیں معذرت کر دینی چاہیے تھی۔ سید آفتاب سے بھی تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان کو بھی نہیں دیئے۔ سید حبیب صاحب کو بھی سید آفتاب صاحب کے کہنے سے صرف تین عدد دیئے۔ سید آفتاب صاحب نے کہا کہ سب میں سے ایک ایک دے دو انہوں نے کہا کہ میرے پاس زیادہ نہیں ہیں۔ سید آفتاب کے اصرار پر تین عدد دیئے۔

نمبر۲: یہ مبارک وفد جمعہ کی نماز پڑھ کر قاری سلیمان کے ساتھ مکہ چلا گیا اور شام کو مجھے مکی ٹیلیفون سے معلوم ہوا کہ علی میاں مکہ پہنچ گئے۔ علی میاں کی آمد بجائے پیر کے منگل کو ہوئی اور میں نے مصافحہ میں سب سے پہلے اپنے لندنی وفد کا حال پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ چند منٹ کو قاری سلیمان کے ساتھ ملاقات تو ہوئی تھی لیکن میں اس وقت حکومت کا ایک بہت ضروری خط لکھوا رہا تھا میں نے ان دوستوں سے معذرت کر دی تھی کہ اس وقت تو میں بہت ہی مشغول ہوں, انشاء اللہ کسی دوسرے وقت میں ملوں گا مگر علی میاں نے بتایا کہ میری روانگی تک دوبارہ ان کی زیارت نہ ہو سکی۔

اس کا بھی میری حماقت سے مجھ پر بہت زیادہ اثر ہے ان لوگوں کو بہت غنیمت سمجھنا چاہیے کہ جب ان کو علی میاں کی اہمیت جو آپ کے یہاں ہے معلوم تھی تو انہوں نے بھی علی میاں کو زکریا[کی طرح] خودغرض کیوں سمجھا؟ میں نے علی میاں سے دریافت کیا کہ وہ اپنے مدرسہ کے فوٹو سب ایک عدد آپ کی خدمت میں پیش کر گئے یا نہیں؟ علی میاں نے کہا کہ نہیں, اسی مختصر مجلس میں انہوں نے دکھائے تو ضرور تھے مگر مجھے کوئی تحفہ دیا نہیں ۔

آپ ہی ذرا اپنے جور و جفا کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

تمہارے وفد سے تو واقفیت نہیں اس لئے ان کا تو جتنا احترام میں کرسکتا تھا میں نے کسر نہیں چھوڑی ،مگر یوسف پیارے!

ہے یہی شرط وفاداری کہ بے چون وچراں
وہ مجھے چاہے نہ چاہے میں اسے چاہا کروں

مجھے تو تمہارے دارالعلوم نے ایسا پاگل بنا رکھا ہے کہ ہر وقت اسی کا خیال اور سوچ و بچار رہتا ہے۔ اورتم تو ماشاءاللہ متی ما تلق من تهوی دع الدنیا و أمهلها کے مرتبہ پر فائز ہواور تمہارے خدام تم سے بھی ۲۰ گز آگے۔ **یہ تو پیارے! جو اپنے بڑوں کے ساتھ جیسا کرے چھوٹے اس کے ساتھ یہی کرتے ہیں ،منتظر رہو۔**

یہاں تک خط لکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ عزیز عبدالحفیظ کے پاس دو چار نقشے موجود ہیں۔ میں نے اس کو کہہ دیا کہ سب کو ایک لفافہ میں بند کر کے علی میاں کو پیش کر دیں۔ اس وقت سید آفتاب میرے پاس ہیں معلوم ہوا کہ کوئی عربی مضمون بھی ان کے ساتھ تھا جو سید حبیب کو دکھلا کر انہوں نے واپس لے لیا اور مجھ دکھلایا بھی نہیں۔

نمبر۳: میں نے تمہارے وفد کو بڑے اہتمام سے عزیز آفتاب، مولوی عبدالحفیظ اور قاری سلیمان کے ساتھ سید حبیب کی خدمت میں بھیجا تھا وہ آج کل خصوصیت سے بہت زیادہ مشغول ہو گئے کہ بڑے زیادہ ہو گئے۔ میں نے عزیز آفتاب سے کہا تھا کہ ٹیلیفون پر پہلے ان سے وقت لے لو۔ چنانچہ سید آفتاب نے ٹیلیفون پر ان سے وقت لے لیا۔ انہوں نے کہا کہ پرسوں تو مجھے جدہ جانا ہے کل صبح کو تین بجے یہ حضرات آجائیں۔ میں آج کل بہت مشغول ہوں۔

چنانچہ میں نے دوسرے دن ڈھائی بجے سے لوگوں کو جمع کرنا شروع کر دیا اور تین بجے سے پہلے سید صاحب کی خدمت میں بھیج دیا۔ تمہارے وفد نے تو سید حبیب کے یہاں سے واپسی میں مجھ سے ملاقات کی ضرورت نہیں سمجھی مگر سید آفتاب اور عزیز عبدالحفیظ یکے بعد

دیگرے آئے۔

انہوں نے یہ بیان کیا کہ سید حبیب صاحب نے یہ مشورہ دیا ہے کہ ایک درخواست جلالۃ الملک کے نام اور ایک وزیر اوقاف کے نام علیحدہ علیحدہ براہ راست بذریعہ رجسٹری بھیجیں اور مجھے اس کی اطلاع کر دیں تو پھر انشاء اللہ کسی چندہ وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

ابتدائی وہلہ میں تو مجھے بہت ہی خوش ہوئی اور میں نے آپ کے وفد سے کہا کہ آپ کو خط لکھیں براہ راست اور اس کا مضمون مشورہ سے جلد طے کریں دیر نہ کریں۔ اور آفتاب بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ بادشاہوں کے خطوط خاص طور سے ہوا کریں۔ میں نے کہا کہ پھر ایک مسودہ تم لکھ کر دے دو۔ میں بھیج دوں گا۔

مگر اس کے بعد دوسرے دن مجھے ایک اشکال پیش آ گیا وہ یہ کہ ہماری تبلیغی جماعت پر اہل بدعت کی طرف سے بہت زور وشور سے یہ اعتراضات اخبارات میں رسائل میں شائع کئے جاتے ہیں کہ یہ نجدیوں کی جماعت ہے اور اس پر بہت زور دیا جاتا ہے مگر یہاں کی کسی اعانت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ مبادا تمہارے یہاں کسی فتنہ کا سبب بن جائے۔ اس پر غور کر لو۔

علی میاں سے تمہارا خط جو میری معرفت تھا اپنی سفارش کے ساتھ دے کر میں نے رائے پوچھی۔ انہوں نے کہا کہ قاری یوسف صاحب میرے لئے آپ کے تعلق کی وجہ سے واجب الاحترام ہیں۔ جب آپ تجویز کریں اسی سفر میں یا دوسرے میں جانے کو تیار ہوں اور وہ جو حکم کریں اس کی تعمیل کیلئے بھی۔ میں نے ان سے کہا کہ ایسی فوری طور پر تو شاید مفید نہ ہو اس لئے کہ وہ آپ کے نام کو اچھالیں گے، اشتہار بانٹیں گے۔ اس لئے یہاں سے کوئی لمبی تاریخ تجویز ہو جائے۔

میرا خیال یہ ہے کہ تم اپنے حالات کے اعتبار سے کئی تقریبی تاریخیں تجویز کر کے

علی میاں کو لکھ دو اس کی تعیین وہ خود کرلیں گے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اخیر رجب یا شروع شعبان میں رابطہ کے سلسلہ میں شاید ان کا آنا ہو اس وقت میں مناسب سمجھو تو انہیں اطلاع کردو کہ جب رابطہ کیلئے سفر ہو اس وقت کوئی تاریخ تجویز فرمادیں۔ اور اگر اس میں بھی وقت تنگ ہو جیسا کہ تمہارے سفراء نے بتایا تو رجب میں مناسب ہے۔

نمبر۴: بہت تلاش کے بعد ایک ایک سیٹ تمہارے مدرسہ کے نقشوں کا ملا جو میں نے علی میاں کو دے دیئے مگر میری رائے یہ ہے کہ دو دو تین تین سیٹ بذریعہ رجسٹری علی میاں کے پتہ پر ندوہ ضرور بھیج دو اور اگر کوئی اپیل بھی شائع ہو تو وہ بھی ساتھ کردینا۔

نمبر۵: میں نے آپ کے وفد سے بہت اہتمام سے ایک بات کہی تھی یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ اس پر ان کا عمل ہوا یا نہیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ سفر میں بڑی رقم اپنے ساتھ ہرگز نہ رکھیں بلکہ دو چار سو پونڈ زائد سے زائد۔ جب پانچ سو ہو جائیں تو ضرور آپ کے پاس بذریعہ چیک بھیجتے رہا کریں۔ سفر میں بڑی رقم اپنے ساتھ رکھنا مناسب نہیں۔

نمبر۶: آپ کا ہدیہ سنیئہ دو عدد کرتے بھی پہنچے۔ میرا ذوق تمہیں معلوم ہے کہ ان چیزوں میں مجھے ذوق پیدا نہیں ہوتا۔ پہلے بھی ایک دو دفعہ میں نے شدت سے اس پر نکیر کی ہے۔ مادی ہدایا میں پیسے تو کارآمد ہوتے ہیں اور چیزیں میرے کام نہیں آتیں۔ ان میں سے ایک کے متعلق تو میرا خیال یہ ہو رہا ہے کہ ایسے شخص کی نذر کردوں کہ تمہارا بھی دل اندر سے باغ باغ ہو مگر ابھی تک استخارہ مکمل نہیں ہوا۔

تم نے پہلے سفر میں پان بھیجے اور تمہیں یاد ہوگا میں نے بہت زیادہ اظہارِ مسرت اس بنا پر کیا تھا کہ کراچی بمبئی سے بھی پان آرہے تھے وہ تیسرے چوتھے دن گل جاویں تھے مگر تمہارے مرسلہ پان ایک مہینے تک رہے مگر خراب نہ ہوئے۔

میں نے تم سے دریافت بھی کیا تھا کہ یہ پانوں کی کوئی خاص قسم ہے یا مصالحہ وغیرہ

ان پر لگایا گیا ہے۔ بہر حال کسی آنے والے کے ہاتھ پان بھیجو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ ویسے ہی ہوں جیسے پہلے تھے۔ یہاں کراچی سے اکثر آتے تو رہتے ہیں مگر یہاں پہنچتے پہنچتے اکثر گل جاتے ہیں۔

یہ تو ساری فضولیات تھیں اب تمہارے خط کا جواب شروع کراتا ہوں۔ اس سے پہلے خط کا جواب جس میں علی میاں کے نام کا ایک لفافہ بھی تھا بھیج چکا ہوں جس میں لکھوایا تھا کہ علی میاں کے نام کا لفافہ محفوظ ہے۔ آنے پر دے دوں گا۔ تمہیں تبدیلی نام کی وجہ سے محکموں میں کوئی بات پیش نہ آئی، اللہ کا شکر ہے۔

نمبر۷: اس وفد کے ساتھ تمہارا ایک خط جو مولوی تقی کے خط کا فوٹو تھا پہنچا تھا اور یہ حضرات چونکہ مصر ٹھہر کر آئے تھے اس لئے براہ راست مولوی تقی کا خط بھی لائے تھے۔ میں نے مولوی تقی کے خط کا جواب ان ہی میں سے ایک صاحب مولوی یوسف کے ہاتھ بھیج دیا تھا اور ان سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ مولوی تقی کے نام کے خط کی نقل تمہارے پاس بھیج دیں۔ میں تو ان مصریوں کے خطوں سے دق آ گیا۔ بچوں کی طرح سے لڑتے رہتے ہیں اور صلح کرتے رہتے ہیں۔

نمبر۸: خدا کرے کہ حکام نے تعمیر کی اجازت دے دی ہو اس کو تو تم ہی لوگ زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ تعمیر کی اجازت [کے] بغیر خریدنا مناسب ہے یا نہیں۔ یہ ناکارہ اتنی دور سے کیا مشورہ دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد تمہارے دار العلوم کی مشکلات کو دور فرما کر اس کے تعمیری اور تدریسی مدارج کو پورا فرمائے۔

نمبر۹: تمہاری خالہ کی بیماری کی خبر سے قلق ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

نمبر۱۰: میں نے متعدد خطوط میں مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ کی ولادت کے سلسلہ میں مشکلات لکھیں۔ میں نے ان کو لکھا تھا کہ براہ راست بھی تم سے اس سلسلہ میں مشورہ کریں۔ امید ہے کہ انہوں نے خود بھی لکھا ہوگا یہاں سے مولوی عبدالحفیظ اور صوفی اقبال دونوں اپنی زوجات کو

لے کر وقت پر وہاں جانے کو تیار ہیں مگر مولوی تقی عبدالحفیظ کے بلانے پر بالکل تیار نہیں۔ اور آخری خط میں عبدالرحیم نے بھی معلوم نہیں اپنی رائے سے یا مولوی تقی کے اثر سے لکھ دیا تھا کہ کہ ان دونوں میں سے کسی کی ضرورت نہیں مقامی عورتوں سے تعلقات ہو گئے ہیں۔

مگر عبدالرحیم کی مصیبت یہ ہے کہ وہ ایک خط لکھتا ہے اور بعد میں لکھ دیتا ہے کہ وہ تو میں نے مولانا کے مجبور کرنے سے لکھ دیا تھا۔ اسی لئے میں نے تمہیں لکھا تھا کہ تم بطور خود گجراتی میں معلوم کرو کہ اس کا اصل عندیہ کیا ہے۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۲؍ جولائی ۷۳ء

تمہارے رفقاء سے جو تمہارے عزائم معلوم ہوئے وہ تو بہت اونچے ہیں۔ میرے خیال میں تو ابتداء سے چلنا چاہئے، نہ بھاگ کے چلنا نہ اکھڑ کے گرنا۔ یہ خط بہت عجلت میں لکھوا رہا ہوں کہ تمہارے خط کو کئی دن ہو گئے۔

تمہاری ڈاک میں حفیظہ بی بی زوجہ حاجی یوسف کواڈیا کا اپنے شوہر کی بیماری کے سلسلہ میں بھی پرچہ پہنچا۔ قاری یوسف صاحب! ایک تعویذ یامثبت القلوب کا لکھ کر ان کو دے دیں کہ گلے میں ڈال دیں کہ تعویذ سینہ پر پڑا رہے۔ اس خط میں تم نے آپریشن کے متعلق مشورہ کیا مگر حاجی احمد ناخدا نے بیان کیا کہ اللہ کے فضل و کرم سے آپریشن کامیاب ہو گیا۔

فقط والسلام

﴿72﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [جولائی ۷۳ء جمادی الثانی ۹۳ھ]

مکرم و محترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، ۲ر جولائی کو ایک مفصل رجسٹری آپ کی خدمت میں ارسال کی تھی جس میں آپ کے وفد کی شکایت لکھی تھی اور عزیز آفتاب کا ایک پرچہ بھی اس لفافہ میں رکھا تھا۔ تمہارے مشاغل کا ہجوم اتنا ہے کہ جواب کا انتظار بھی مشکل ہے۔

میں نے تمہارے مدرسہ کی کتابوں کیلئے قاضی صاحب کے ذریعہ پاکی احباب کو بھی کچھ خطوط لکھوائے۔ معلوم ہوا کہ بھائی غلام دستگیر لاہور اور بھائی یوسف رنگ والے کراچی کچھ کتابیں تمہارے مدرسہ کیلئے بھیجنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مگر آج کل مصیبت یہ ہے کہ محصول اتنا بڑھ گیا ہے کہ کتابوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنا مشکل ہو گیا ہے۔

میرے سابقہ خط میں بہت اہم چیزیں تھیں اور سید حبیب کے مشورہ پر دو درخواستوں کا التواء تھا خدا کرے کہ وہ خط پہنچ گیا ہو۔ اس لفافہ میں دو پرچے تو پہلے سے رکھے ہوئے ہیں دو مزید لکھواتا ہوں۔

محمد صادق: [پتہ درج ہے] لندن:

بعد سلام مسنون، تمہارا رجسٹری لفافہ جس میں ۲۰ پینی تھے پہنچا تھا مگر یہاں کے ڈاک خانہ یا صراف نے تو اس کو لینے سے انکار کر دیا۔ میرے ایک محترم مخلص دوست مکی نے لے لیا کہ میں کہیں نہ کہیں وصول کر لوں گا آپ اس کے پیسے لے لیجئے۔ آئندہ اس کا خیال رکھیں کہ یہ سکہ یہاں نہیں چلتا۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ اس کو واپس کر دوں مگر اس میں بھی بہت

سا محصول خرچ ہوتا۔

تم نے لکھا کہ شادی کو ۲۰ سال ہو چکے مگر اولاد سے محرومی ہے اس کیلئے قاری یوسف صاحب کی خدمت میں درخواست کر رہا ہوں کہ وہ اس خط کے ساتھ انڈوں والا عمل لکھ کر بھیج دیں۔ یہ ناکارہ بھی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اولاد صالح عطا فرمائے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ اور آپ کی اہلیہ نماز کے پابند ہیں، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ آپ تبلیغی جماعت سے [کئی] سال سے منسلک ہیں۔ بہت مبارک کام ہے اور صدقہ جاریہ ہے۔ ضرور شرکت فرماتے رہیں۔ تمہاری اور تمہاری اہلیہ کی بیعت بھی قبول کرتا ہوں۔

زیادہ اچھا تو یہ ہے کہ قاری یوسف صاحب نمبر ۱۴ مائی بینک اسٹریٹ بولٹن سے جا کر درخواست کریں کہ وہ میری طرف سے نیابۃً تم دونوں کو بیعت کر لیں اور معمولات کا پرچہ تمہیں دے دیں۔ اگر اس میں کوئی دقت ہو تو غسل کر کے دو رکعت نفل پڑھ کر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کریں اور آئندہ کو عہد کریں کہ کوئی گناہ نہیں کریں گے اور اگر ہو جائے گا تو توبہ کریں گے۔ اس کے بعد اس ناکارہ سے بیعت کا عہد کریں۔

معمولات کا پرچہ بھی قاری صاحب ہی سے مانگنا پڑے گا۔ یہاں سے بھیجنا دشوار ہے۔ ان کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے ان سے ضرور ملتے رہا کریں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ کی اہلیہ تلاوت کی پابند ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے ترقیات سے نوازے۔ میری طرف سے ان کو مبارک باد دے دیں۔ فقط

[دوسرا پرچہ اس وقت نہیں مل سکا]

﴿73﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸؍ جولائی ۷۳ء [۱۸؍ جمادی الثانیہ ۹۳ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۹ جولائی کل ۱۷ کو مجھے ملا۔ اور اسی وقت قاری سلیمان سے جو مکہ سے اسی وقت آئے تھے معلوم ہوا کہ تمہارا وفد کویت سے مکہ واپس آ گیا اور دو دن مکہ قیام کے بعد یہاں آئے گا اور دو دن یہاں قیام کرے گا۔

مگر یہ حضرات آج ۱۸؍ جولائی بدھ کے دن صبح کو عربی تین بجے مجھے ملے اور معلوم ہوا کہ ایک صاحب کل صبح کو علی الصباح واپس جانے والے ہیں۔ میں تو مطمئن تھا کہ ان کی آمد پر اطمینان سے دو دن ملیں گے خط لکھوں گا۔ اب ظہر کا وقت بہت قریب ہے اب یہاں کے اوقات کے اعتبار سے کل تک خط لکھنے کا کوئی وقت نہیں ملے گا۔ اس لئے نہایت عجلت میں یہ جواب لکھوا رہا ہوں۔

تمہارے محبت ناموں سے تمہارے لندن کے دورے کا حال معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ مدرسہ کیلئے بھی اور اللہ کا نام سیکھنے والوں کیلئے بھی موجبِ خیر بنائے۔ مجھے تو بڑا تعجب ہو رہا تھا کہ میرے خط کا تم نے جواب بھی نہ دیا مگر تمہارے دورے کا حال معلوم ہوکر وجہ تاخیر معلوم ہوئی۔

میرے گرنے کی خبر کچھ تو صحیح ہے کچھ مبالغہ۔ اس میں میرے ضعف کو زیادہ دخل ہے۔ میرے خیال میں تو گرا نہیں البتہ دورانِ سر کی وجہ سے قدمچہ پر بیٹھے ہوئے برابر کی دیوار میں بہت زور سے سر لگا تھا مگر یہاں کے احباب یوں کہتے ہیں کہ تو گرا تھا۔ جس کا مجھے تو احساس ہے نہیں۔ اب طبیعت بحمد اللہ اچھی ہے البتہ ضعف روز افزوں ہے جس کی وجہ یہ بتائی

جاتی ہے کہ بھوک بالکل نہیں لگتی جس کی وجہ سے غذا نہیں ہے۔

حکومتوں کی رقوم میں کچھ تو ان کے جذبات کے احترام کا فکر ہوتا ہے اور خاص طور سے تمہارے دارالعلوم کے سلسلہ میں تمہارے مدرسہ کے خلاف وھابیت کا پروپیگنڈہ کرنے والے وہاں بہت ہیں۔ اس لئے کسی خصوصی چندہ کی رائے میری نہیں رہی جو ان سے کی جائے کہ اس میں مضرت کا زیادہ اندیشہ ہے۔ انشاءاللہ تمہارے مدرسہ کی ضروریات اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ جلد پوری ہو جائیں گی۔

اہلیہ عبدالرحیم کا سفر تو ڈاکٹرنیوں کے منع کرنے کی وجہ سے بالکل ملتوی ہو گیا۔ البتہ تمہاری اہلیہ کے پہچانے کے متعلق میرا خیال ہوا تھا مگر اول تو اس کی مسلسل بیماریوں کی خبر سنتا رہا دوسرے یہ خیال ہوا کہ نہ معلوم تمہاری اور خود عزیز عبدالرحیم کی کیا رائے ہوگی۔ اس لئے پیشکش نہیں کی تھی۔

نیز عبدالرحیم کے خطوط سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ انشاءاللہ اس کو بھی احتیاج کا درجہ تو ہے نہیں پھر بھی میرا خیال یہ ہے کہ تم براہ راست بشرطیکہ تمہیں دقت اور حرج نہ ہو عبدالرحیم کی تواضع ضرور ضرور کرو مگر شرط یہ ہے کہ تمہارا یا تمہاری اہلیہ کا کوئی حرج یا دقت نہ ہو۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ اپنی خالہ کا ٹکٹ بھیج دیا۔ یقیناً یہ ان کے احسانات کا بہترین بدلہ ہے۔

احباب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ تمہارے لئے، تمہاری اہلیہ کیلئے دعا اور تمہاری طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرنے کیلئے تو تمہارے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ بہت اہتمام سے تمہارے لئے ترقی درجات کی دعا کرتا ہوں کہ تم دوستوں کی ترقی کو اپنے لئے موجبِ فلاح سمجھتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث مدفیوضہم،

بقلم یکے از خدام ۱۸؍جولائی ۷۳ء

﴿74﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶ر جولائی ۷۳ء [۲۶ر جمادی الثانیہ ۷۳ھ]

مکرم محترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، پرسوں گرامی نامہ ائر لیٹر مؤرخہ ۱۷ر جولائی پہنچا۔ میں تو اسی وقت اس کا جواب لکھوانے کا ارادہ کررہا تھا مگر اسی وقت ڈاکٹر شبیر کو اللہ جزائے خیر دے ان کا پیام پہنچا کہ میں جمعہ کو لندن جارہا ہوں کوئی خط وغیرہ یا کوئی چیز بھیجنی ہو مجھے دے دیں۔

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی جان پہچان ہے؟ تو کہا کہ وہ تو میرے بڑے گہرے دوست ہیں۔ میرا بہت جی خوش ہوا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ رطب ان کے ہاتھ بھیجوں مگر انہوں نے کہا کہ پہلے مجھے اپنی جائے امتحان جانا ہے اس کے بعد وہاں جاؤں گا۔ اس لئے مجھے بتایا کہ رطب خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے تازہ کھجوریں جو اسی وقت تیار ہوئی ہیں منگائیں۔

میرا تو ارادہ دو کیلو کا تھا اس لئے کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا کہ میرے ساتھ سامان نہیں مگر انہوں نے بسہولت ایک کیلو لے جانے کا وعدہ کیا جو ارسال خدمت ہے اور ساتھ ہی یہ مژدہ بھی لکھواتا ہوں کہ جن کی مزعومہ ناراضی کے خیال سے آپ نے میری منت خوشامد اصرار حکم ڈانٹ سب کو فٹ بال کی گیند کی طرح سے ایک ٹھوکر مار کر اڑا دیا تھا ان سے بھی میں نے اجازت لے لی کہ آپ کی ناراضی کا تو کوئی احتمال نہیں؟ انہوں نے بڑے زور سے لاحول پڑھی کہ آپ کے اصرار کے بعد میری ناراضی کا کیا احتمال ہو سکے۔

یہاں ایک ضروری بات لکھنے کا ارادہ کررہا ہوں کہ کئی سال سے میں اس مسئلہ پر

آپ کو برابر دق کر رہا ہوں یہ کسی ناراضی یا تکدر سے نہیں بلکہ تم سے محبت ہی بہت تھی اور ہے کہ میرے خیال میں تم نے اپنی اس حرکت سے اپنی سلوکی لائن کو بہت ہی نقصان پہنچایا۔ ورنہ میں التفات بھی نہیں کرتا۔

لندن کے متعلق چونکہ تمنا یہ تھی کہ یہ لائن تمہارے سپرد ہو جائے اس لئے جو چیز اس کے منافی ہو اس پر قلق بھی ہوا اور تعلق کی وجہ سے بار بار ٹوکنا بھی پڑا۔ کوئی دوسرا آدمی ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا جس کے متعلق یہ لائن حوالہ کی جائے۔ اس کے متعلق تم نے مضامین حضرت تھانوی کے رسائل میں تو بہت کثرت سے پڑھے ہوں گے اور مختصر آپ بیتی نمبر ۵ میں بھی آ گئے اور ۶ بھی زیرِ طبع ہے۔ اس میں بھی غالباً اس کے متعلق بہت کچھ لکھا ہوا ہے اجازت کا مدار پختگی پر نہیں پختگی تو پیدا کرنے سے ہوگی۔

طویل انتظار کے بعد تمہارا مکتوب پہنچا۔ اس کا اندازہ تو پہلے خط سے ہو گیا تھا کہ تم بولٹن [میں] نہیں ہو بلکہ مدرسہ کے اور احباب کے تقاضا پر جولائی کے نصف اول میں سفر پر ہو چنانچہ اس خط میں بھی تم نے لکھا کہ واپسی پر خط لکھا۔ میرے خط میں گرنے اور چوٹ لگنے کی خبر اس واسطے نہیں تھیں کہ میری نگاہ میں اس کی اہمیت نہیں تھی۔ دوستوں ہی نے اس کو اہمیت دے کر خواہ مخواہ بڑھایا۔

تم نے مولوی یوسف کے افریقہ کے انتخاب کی جو وجہ بتائی وہ صحیح ہوگی۔ میرا مقصد انتخاب پر تنقید نہیں تھی کہ میں تو حالات سے ناواقف ہوں البتہ تحصیل چندہ کے طریقہ پر تنقید تھی کہ یہ دوست چندہ وصول کرنے کے طریقہ سے واقف نہیں تھے۔ وصولی چندہ تو بڑا اہم فن ہے اس میں دست سوال تو نہ ہو مگر مدرسہ کی اہمیت اتنی دوسروں کے دل میں ڈال دی جائے کہ وہ خود بخود مجبور ہو جائیں۔

تم نے اچھا کیا کہ تبلیغی لوگوں کو نہیں بھیجا کہ تبلیغی لوگوں کو بھی چندہ نہیں آتا اور اس

میں بدنامی زیادہ ہوتی ہے۔میری صحبت تو ان حضرات کو میری خواہش کے باوجود نہ حاصل ہوسکی صرف شام کے کھانے میں ملاقات ہوتی۔اوراوقات میں ان کا قیام بھی یہاں کم رہا اور میری مشغولیت بھی مانع رہی۔

میرا ڈر کوئی مانع نہیں تھا جب کہ میری طرف سے بار بار استفسارات اور طریق چندہ پر تحقیق اور تنقید ہوتی رہی مگر مجھے بھی مدرسہ کے فوٹو بہت مختصر ان کی واپسی کے بعد قاری سلمان صاحب سے ملے۔حالانکہ ان کے آتے ہی جب میں نے ان کے ابتدائی فوٹو دیکھے تھے تو ان سے درخواست کی تھی کہ حجاز کیلئے کتنے ہیں؟ انہوں نے ۸ بتائے تو میں نے ایک سیٹ اپنے واسطے اور ایک سیٹ آفتاب اور علی میاں وغیرہ کے واسطے تجویز کیا تھا۔

علی میاں کی مکہ مکرمہ سے آمد پر میں نے علی میاں سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ سرسری دکھلائے تو تھے مگر دیا نہیں۔حالانکہ میں نے بہت زور دیا تھا کہ ان کو ضرور دیا جائے۔ آپ کے یہاں سید آفتاب نے جو کمیٹی کے متعلق ذکر کیا وہ صحیح ہے تاکہ تم پر ڈکٹیٹری کا الزام نہ آوے جیسا کہ تم خود وہاں کے لوگوں کی طرف سے یہ الزام نقل کر چکے ہو۔البتہ یہ ضروری ہے کہ کمیٹی کے افراد متفق الخیال، دارالعلوم سے بھی تعلق رکھنے والے ہوں اور تم سے بھی تعلق رکھنے والے ہوں ورنہ اختلاف و انتشار کا اندیشہ ہے۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ مبتدعین کے ریڈیو پر اعتراض کے نشر پر مقدمہ قائم نہیں کیا۔**مقدمات سے حتی الوسع احتراز ہی رکھیں۔ بلا مجبوری اس قصہ میں نہ پھنسیں کہ اس میں نفع سے نقصان زیادہ ہے۔**تم نے لکھا کہ ریڈیو پر یہ نشر کرادیں گے کہ یہ گمنام خط مبتدعین کی طرف سے تھا یہ مضمون بجائے تمہارے یا تمہاری جماعت کے انہی لوگوں میں سے کسی کی طرف سے ہو چاہے دیر سے ہو۔

تم نے لکھا کہ اپنوں کی طرف سے بھی اسی قسم کے اعتراض کہ یوسف تنہا کام کر رہا

ہے کثرت سے پہنچ رہے ہیں یہ تو ضرور پہنچیں گے اسی وجہ سے میں نے بھی اوپر سید آفتاب کی تائید کی کہ ضابطہ میں ضرور ایک کمیٹی ہونی چاہئے مگر اس کے افراد زیادہ نہیں ہونے چاہئیں۔کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ پانچ ہوں۔

تم نے لکھا کہ باوجود مخالفتوں کے دارالعلوم کا استقبال ہر طرف سے ہو رہا ہے اس سے بہت مسرت ہوئی۔اس سے بہت قلق ہوا کہ کویت میں چندہ اندازہ سے بہت کم ہوا۔ میں تو یہی کہوں گا کہ چندہ کرنے والوں کی ناتجربہ کاری تھی ورنہ کویت سے غیر معروف مدارس بہت کچھ لے آتے ہیں اگرچہ ہمارا مدرسہ بھی اپنی ناتجربہ کاری اور وسائل کی کمی کی وجہ سے اب تک وہاں کی بڑی مقدار سے محروم ہے۔

تم نے لکھا کہ کہ ایک اشکال واقعی ہے کہ یوسف تنہا سب کچھ کرتا ہے کوئی فعال جماعت اس کے ساتھ نہیں۔اس کے متعلق تو میں اپنی رائے اوپر لکھ چکا ہوں کہ معتمد لوگوں کی کمیٹی ضروری ہے۔تم نے لکھا کہ فعال لوگوں کے متعلق تو اپنی رائے لکھ، میں تو وہاں کے لوگوں سے واقف نہیں اس کا انتخاب تو آپ ہی کریں گے یا دوستوں سے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ اہلیہ کی طبیعت برابر کمزور چل رہی ہے۔میں نے تو اس کی کمزوری اور بیماری کی وجہ سے مصر جانے کی پیشکش نہیں تھی مگر جب پہلے خط میں تم نے لکھا تھا کہ اس کی طبیعت اچھی ہے اس پر میں نے لکھا تھا کہ اپنی طرف سے پیشکش کردو بشرطیکہ تمہارے مشاغل کے خلاف نہ ہو مگر تمہاری اہلیہ کی طبیعت خود خراب ہے ایسی صورت میں تو بھیجنا مناسب نہیں۔

عبدالرحیم کا خط آیا تھا اس نے تقریباً ایک ماہ میں اپنی اہلیہ کی فراغت کا مژدہ لکھا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو نہایت خیریت کے ساتھ فراغ نصیب فرمائے۔تم نے اپنے لئے دعا بعد صلوۃ وسلام کی فرمائش کی۔اس میں تو تمہارے کہنے کی ضرورت نہیں

دونوں امر کی تعمیل کثرت سے کرتا رہتا ہوں۔

تم نے پہلے خط میں اپنی۔۔۔اپنی خالہ کی آمد کیلئے ٹکٹ بھیجنے کا حال لکھا تھا معلوم نہیں اس کا کیا ہوا اور کب تک آنے کی امید ہے۔اگر تمہاری اہلیہ کی بجائے تمہاری خالہ ہی ایک ڈیڑھ ماہ مصر ٹھہرتے ہوئے آئیں بشرطیکہ اس میں مانع نہ ہو تو اس میں سہولت رہے گی کہ ان کو تو آنا ہی ہے اور تمہاری اہلیہ کو مستقل جانا نہیں پڑے گا۔

علی میاں نے اپنے خط میں بھی اور تمہارے وفد سے بھی زبانی کہا تھا کہ میں اخیر جولائی تک لکھنؤ پہنچ جاؤں گا اس وقت مجھے یاد دہانی کرائیں۔میں اہل کویت کے نام کچھ خطوط لکھوں گا۔مگر ابھی تک تو علی میاں مکہ ہی[میں] ہیں ان کے شام کے سفر کے مراحل ابھی طے نہیں ہوئے۔اب اگر روانگی ہوئی تو غالباً اخیر اگست تک لکھنؤ پہنچنا ہوگا۔

اگر ان کے خطوط تم تک پہنچ جائیں تو ڈاک سے بھیجنا ان کا مناسب نہ ہوگا کہ ڈاک کے خطوط کا اگر فوری اثر ہوتا بھی ہے تو دیرپا نہیں ہوتا۔اس لئے میرا خیال ہے کہ جب وہ خطوط آجائیں تو جو صاحب پہلے کویت جاچکے ہیں وہ یا ان کا نعم البدل دو چار روز کیلئے خطوط لے کر خود جائے۔

میں نے تمہارے وفود کو ایک اہم مشورہ دیا تھا کہ جتنا چندہ جہاں سے ہوتا رہے اس کو اپنے ساتھ نہ رکھیں بلکہ مناسب مقدار ہونے کے بعد بذریعہ ڈرافٹ آپ کے پاس بھیجتے رہیں، بشرطیکہ کوئی قانونی مانع نہ ہو۔جیسا کہ انہوں نے کہا تھا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔اور اگر اس میں کوئی قانونی مانع ہو تو پھر وہ مقامی معتمد لوگوں کے پاس جمع کرتے رہیں۔اور اس میں بھی کسی ایک شخص کے پاس بڑی رقم جمع نہ کریں بلکہ مختلف لوگوں کے پاس تھوڑی تھوڑی جمع کرادیں جو وقتاً فوقتاً آپ کے پاس پہنچتی رہے۔



یہ اپنے مدرسہ کے تجربات ہیں۔ بڑے بڑے معتمد لوگوں سے رقم وصول ہونے

میں دقت اٹھانی پڑی۔اور سفراء کے پاس جو رقمیں رہیں اس میں جیب کٹنے کے اور دوسرے ہنگامے پیش آتے رہتے ہیں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم اسماعیل بدات۔۲۶؍جولائی ۷۳ء

میں نے محبوبِ عالم سے کہا تھا کہ کچھ لکھنا چاہو تو جگہ چھوڑ دوں اس نے کہا کہ دو تین سطریں لکھوں گا لہذا آئندہ کی جگہ ان کیلئے چھوڑ دی۔ میں خشک پودینہ آپ کو بھیجنا چاہتا تھا کہ تر کے بھیجنے میں خراب ہونے کا اندیشہ تھا۔صوفی اقبال صاحب نے کہا کہ انہوں نے آپ کیلئے خاص طور سے سایہ میں خشک کیا ہے جو ارسال ہے۔

’مخدومی برادرم مولانا یوسف صاحب زیدمجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج شریف بعافیت ہوں گے۔عرصہ گذرا جناب کی خیریت معلوم نہ ہوسکی۔ میری طرف سے چھوٹی بڑی شیخ کی ہدایا بالواسطہ، بلاواسطہ قبول کرنے کی اجازت ہے مجھے کوئی گرانی نہیں ہوگی اور نہ میرا جی برا ہوگا۔

جب تک جناب کا مدینہ میں قیام رہا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عاشق معشوق ہیں جب سے جناب تشریف لے گئے ہیں کوئی سلام نہ کلام۔ابھی سے آپ نے طلاق دے دی ابھی تو بہت دن باقی ہیں زندگی کے، باقی آئندہ۔فقط والسلام۔خادم محمد عبدالقدیرؒ

ازاحقر اسماعیل عفی عنہ، بعد سلام مسنون، آپ نے ہندی وغیرہ اہم حضرات کے پتوں کے متعلق لکھا تھا مگر وہ زبانی یہاں کسی کو یاد نہیں اور کاپی میں بھی درج نہیں۔اس کے متعلق حضرت اقدس سے بھی عرض کیا تھا۔شاید مولوی نصیر صاحب سے کچھ پتہ لگ سکے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرماوے۔پرسانانِ حال سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

﴿75﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۶/اگست ۷۳ء [۷/رجب ۹۳ھ]

مکرم ومحترم قاری صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے گرامی نامہ آیا مگر آج کل میری طبیعت خراب ہے اور برمحل بھی ہے اس لئے کہ سید حبیب صاحب نے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے میرے آنے سے پہلے اس کمرہ میں ائرکنڈیشن لگوادیا تھا جس سے بہت ہی راحت پہنچ رہی ہے اور منصوری کا لطف آرہا ہے۔

مگر ایک مصیبت ساتھ میں یہ ہے کہ ظہر عصر میں گرمی بھی خوب ہوتی ہے۔ دھوپ بھی بہت تیز ہوتی ہے لو بھی بہت تیز ہوتی ہے۔ مکی مدنی احباب کا شدید اصرار ہے کہ ظہر عصر حجرہ میں پڑھا کروں۔ مولانا انعام صاحب نے لکھ کر بھیجا ہے ائرکنڈیشن میں سے ایک دم دھوپ میں جانا اور دھوپ سے اس میں جانا بڑا مضر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں تو اسی واسطے باوجود کولر ہونے کے اس کو نہیں چلاتا۔

مگر میری غیرت اس کو تقاضا نہیں کرتی کہ مسجد نبوی کی دیوار کے نیچے رہ کر مسجد میں نماز نہ پڑھوں اور دماغ پر چونکہ کئی سال سے گرمی کا اثر ہے اس لئے اس کو بند کرنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی۔ بجلی کے پنکھے میں [سے] اس قدر ہوا گرم نکلتی ہے اس لئے کبھی چکر کبھی بخار اور کبھی کچھ ہوتا ہی رہتا ہے۔

اس پر ڈاک کی بھرمار بھی باوجود اس کے کہ میں سب کو منع کرکے آیا تھا کہ خط نہ لکھیں اور اجنبی لوگوں کو پتہ بتانے کی ممانعت بھی کردی تھی مگر پتہ نہ بتانے کا ثمرہ تو یہ ہے کہ ہر چوتھے پانچویں دن ایک پلندہ مکہ سے مدرسہ صولتیہ کی معرفت کا آجاوے۔ اور یہاں مسجد نور

مدرسہ شرعیہ باب جبریل اور مختلف لوگوں کے واسطے سے خطوط ٹپکتے ہی رہتے ہیں۔

بہت مخصوص دوستوں کے خطوط کا تو اہتمام کرتا ہوں وہ بھی پورا نہیں ہوتا اور عوامی ڈاک کا ڈھیر تو بغیر سنے رکھا ہے تمہاری رجسٹری مؤرخہ ۲۰ جولائی پہنچا۔ آپ نے جو اس سے پہلے ائر لیٹر بھیجا تھا اس کا جواب جا چکا۔

اس رجسٹری میں فوٹو پہنچ گئے مگر تمہارے وفد نے جو ابتدائی فوٹو دکھایا تھا ایک کاغذ پر پورا چسپاں شدہ ان کا ایک کاغذ میرے پاس ہوتا تو زیادہ اچھا تھا۔ ان میں مجھے جوڑ لگانے پڑتے ہیں اور احباب اناپ شناپ بتاتے ہیں کوئی اسے مقدم بتاوے کوئی اسے۔

تم نے لکھا کہ سرکاری محکموں میں تین کام شروع کر رکھے ہیں جو اللہ کے فضل سے دو پورے ہو گئے اللہ تعالیٰ تیسرے کو بھی جلد تکمیل کو پہنچائے۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ مفتی اسماعیل کا خط تمہارے تار کے جواب میں آ گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی آمد کو اگر تمہارے لئے موجبِ خیر ہے تو جلد تکمیل کو پہنچائے۔

جبری تعلیم کے متعلق جو تم نے مشکلات لکھیں یہ تو کم وبیش سبھی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم مسلمانوں کی مدد فرمائے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ جبری تعلیم کے سلسلہ میں تمہاری مساعی مثمر ثمرات بن رہی ہیں اللہ تعالیٰ بہت ہی مدد فرمائے اور اس سب کو تمہارے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری سعی کو مشکور فرمائے۔ بارہ سال تک کے بچے تمہیں مل جائیں۔

تم نے لکھا کہ دار العلوم کے نام سے کنجی (ا) نہیں ملی اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ زمین تو تم نے مدرسہ ہی کے نام [سے] خریدی تھی بہر حال اس سلسلہ میں بھی دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہاری بہت مدد فرمائے۔ علی میاں ایک ہفتہ ہوا یہاں سے لیبیا وغیرہ روانہ ہو گئے وہ یہ امید بتا گئے تھے کہ ۲۰/ اگست تک لکھنؤ پہنچ جاؤں گا۔ ممکن ہے ایک دو دن زائد لگ جاویں تم ان کو اگر خط لکھو تو ۲۰/ اگست کے بعد لکھنا۔

عزیز عبدالرحیم کے دو خط میرے پاس بھی آچکے کہ میں نے اپنا ٹکٹ عزیز یوسف کے پاس بھیجا تھا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ٹکٹ کے سلسلہ میں جو کاروائی ہورہی ہے اس سے عزیز عبدالرحیم کو ضرور مطلع کردو تاکہ اطمینان رہے امید ہے کہ اس خط کے پہنچنے تک تمہاری خالہ صاحبہ بھی تمہاری تحریر کے مطابق آگئی ہوں گی ان کیلئے بھی یہ ناکارہ دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت سہولت اور راحت کے ساتھ پہنچاوے۔ تمہاری ہرنوع کی مدد فرمائے جملہ مکروہات سے محفوظ فرماوے۔ اور مساعی جمیلہ میں تمہاری ہرنوع کی مدد فرماوے۔

تمہارا عربی خط بھی پہنچ گیا۔ میرا دماغ تو آج کل بہت ہی منتشر رہتا ہے۔ میرا کاتب کہتا ہے کہ وہ تو آتے ہی تونے مولوی عبدالحفیظ سے سن لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ بدعتیوں کے مرحلہ میں بھی تمہاری ہرنوع سے مدد کرے۔ ان کا تو پیچھا چھوٹنا بڑا ہی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو ان کے شرور سے محفوظ فرمائے۔ مگر ان پر غلبہ سے کسی وقت میں عجب نہ پیدا ہونے دیجئو یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔



میں نے ایک دستی خط ۲۶/ جولائی کو تمہارے پاس ڈاکٹر شبیر صاحب کی معرفت بھیجا۔ انہوں نے مجھ سے خود ہی فرمائش کی تھی کہ میں لندن جارہا ہوں مولوی یوسف کو کچھ بھیجنا ہو؟ انہوں نے کہا کہ وہ تو میرے بڑے گہرے دوست ہیں اس لئے کچھ کھجوریں ان کے ساتھ بھیجیں میرا ارادہ تو کچھ زائد کا تھا مگر انہوں نے ہوائی جہاز کا عذر کرکے اس سے زائد سے انکار کردیا۔

میرا ارادہ پودینہ بھیجنے کا تھا مگر صوفی اقبال صاحب نے کہا کہ انہوں نے خاص طور سے آپ کیلئے سایہ میں پودینہ خشک کرایا ہے وہ بھی انشاء اللہ پہنچ گیا ہوگا۔ اس دستی خط میں کچھ تکلیف دہ مضمون بھی لکھا تھا اور کئی سال سے اس کو میں رگیدرہا ہوں اور یہ بھی میں خوب سمجھ رہا

---

(۱) دارالعلوم کے نام سے permission نہ ملنے کی پریشانی کا ذکر کیا گیا تھا۔

ہوں کہ تمہیں گرانی ہوتی ہوگی مگر بلاتوریہ کہتا ہوں کہ نہ کوئی گرانی ہے نہ غصہ ہے نہ تکدر۔

چونکہ تم سے تعلق ہی بہت زیادہ ہے اس واسطے میرے نزدیک اس سے تمہیں نقصان بہت زیادہ پہنچ گیا۔اس لئے میں تمہارے سر رہا۔مگر تم نے اس کو کچھ زیادہ اہمیت نہیں دی یونہی اڑایا یہ بھی اچھا نہیں کیا اب مزید تمہیں خبر سناؤں ،خبر نہیں اس کو رنجیدہ لکھوں یا مژدہ؟ کہ جس چیز کا تمہیں خوف تھا میں آج کل بھگت رہا ہوں۔

تین دن سے مجھ پر عتاب ہے۔میری تو زبان قابو میں کبھی ہوئی نہیں تین دن ہوئے ایک ڈانٹ پلائی تھی اس کے بعد سے وہ گدھا نہیں آیا۔اگر تم ہوتے تو نہ معلوم کتنے جتن کرتے اور اس ناکارہ پر تو مالک کے احسانات بچپن ہی سے لاتعد و لاتحصی ہیں کئی کام اس کے سپرد تھے جس پر انہیں فخر بھی تھا۔

ایک پانوں کا انتظام جو منگاتا تو تھا عبدالحفیظ اللہ تعالیٰ اس کو بہت جزائے خیر دے کہ وہ جدہ سے منگاتا رہتا تھا مگر اس کی خبر گیری اور بنانا ان ذات شریف کے ذمہ تھا جس دن سے انہوں نے آنا چھوڑا ،اللہ تمہیں بہت ہی جزائے خیر دے تمہارے کسی مرید محمد اعظم نے ملک عبدالحق کے ہاتھ تقریباً ڈھائی ہزار پان بھیج دیئے۔

ملک صاحب نے یہ کہا کہ ان کے دینے والے اور بھیجنے والے کا نام تو مجھے معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ وہ مولوی یوسف متالا کے مرید تھے۔یہ تو میں نے ایک جزء لکھوائی باقی جو کام انہوں نے اپنے ذمہ لے رکھے تھے اللہ نے ہر کام میں ایسی مدد فرمائی کہ لا احصی ثناء علیہ ،صبح کی چائے کے انڈے بھی وہی خرید کر لاتے تھے مگر مالک نے اس دن سے مفت کے دینے شروع کر دیئے۔

میں یہ چیزیں لکھواتا نہ ،نہ لکھوانے کی تھیں مگر تمہیں یہ چکر سوار ہو گیا تھا کہ وہ فنا ہو گئے تو صبح کی چائے کون بنائے گا۔اس لئے لکھوا دیا۔مجھ سے کسی معافی مانگنے کی ضرورت

نہیں مگر استغناء کی ضرورت ہے کہ تم نے اپنے آپ کو بہت نقصان پہنچایا۔ اہلیہ سے سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام۔

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ٦/ اگست ٧٣ء

محمد اعظم صاحب کا پتہ مجھے معلوم نہیں ان کے پانوں کا شکریہ خاص طور ادا کر دیں ملک صاحب کو بھی پتہ معلوم نہیں۔

حبیب اللہ خدمت بابرکت میں سلام پیش کرتا ہے۔

﴿76﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ٨/اگست ٧٣ء [٩/رجب ٩٣ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، آج تمہاری رجسٹری کا جواب لکھوا کر ڈاکخانہ بھیجا تھا جو صاحب لے کر گئے وہ اس کو تو ڈال آئے اور تمہارا دوسرا محبت نامہ لے آئے۔ تم نے لکھا کہ آخری خط ملک صاحب کے ہاتھ بھیجا تھا اور پان بھی بھیجے تھے ملک صاحب نے آپ کا کوئی گرامی نامہ مجھے نہیں دیا۔ پانوں کی ایک ٹوکری ضرور دی تھی یہ کہہ کر کہ یہ تو مجھے معلوم نہیں کس نے دیئے باقی وہ مولانا یوسف صاحب کے کوئی ملنے والے تھے اسی عنوان سے صبح کے خط میں میں رسید ان کی لکھوا چکا ہوں۔

ہمارے قاضی صاحب نے بہت مطالعہ سے ان کا نام محمد اعظم تجویز کیا۔ اس لئے میں نے صبح والے خط میں ان کا شکریہ بھی لکھوا دیا تھا۔ اگر وہ آپ کا عطیہ ہے تو تمہارے

احسانات سے تو میں اتنا دبا ہوا ہوں کہ عمر بھر بھی ادائے شکر پر قادر نہیں ہوسکتا۔

آج کے خط سے تمہاری سخت پریشانی یعنی سرپنچ یعقوب کی موت کا حال معلوم ہوا جس سے بہت ہی کلفت اور قلق ہوا۔ اور اتفاق سے آج ہی مولوی عبدالرحیم متالا صاحب کا بھی خط آیا انہوں نے بھی مختصر طور سے اس حادثہ کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارے یہاں آپس کے بہت سے اختلافات اس کی وجہ سے دبے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے، فضل فرمائے۔ یہ ناکارہ بہت اہتمام سے خود بھی دعا کرتا ہے دوستوں سے بھی کہہ دیا۔

بہت اہتمام سے اپنے سب گھر والوں کو یہ لکھ دیں کہ جتنے پڑھے ہوئے ہوں وہ روزانہ سورہ کہف پڑھا کریں۔ تم نے اپنے گاؤں کی جو حالت لکھی ہے اور بھی فکر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ سرپنچ یعقوب کی جو آخری حالت تم نے لکھی اس سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کی مغفرت فرمائے۔ تم نے تو لکھا ایک شخص نے اپنے باپ کے بدلہ میں یعقوب کو ریوالور سے قتل کردیا لیکن عبدالرحیم کا بھی خط کل ہی آیا اس نے لکھا کہ ۴ آدمیوں نے مل کر قتل کیا۔ جو کچھ بھی ہوا اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

یہاں تک لکھنے کے بعد میں نے ملک صاحب سے خط کے متعلق دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خط وغیرہ کچھ نہیں دیا گیا یہ پانوں کی ٹوکری تو مطار پر آئی تھی۔ لانے والے نے کہا تھا کہ یہ مولوی یوسف متالا کے ایک مرید نے دیئے ہیں۔ جس کے متعلق قاضی صاحب نے محمد اعظم تجویز کیا تھا اس لئے میں نے پہلے خط میں محمد اعظم کا شکریہ لکھا تھا۔

تمہارے خط سے مولانا مسیح اللہ صاحب کے حادثہ کا حال معلوم ہوا۔ ۴، ۵ دن ہوئے حاجی یعقوب صاحب نے بھی کسی شخص کی روایت سے اس واقعہ کو نقل کیا تھا اس کو تو میں نے غلط سمجھا تھا اس لئے کہ مولانا مسیح اللہ کے مدرسہ کے ناظم مولوی عابد حسین کا انتقال اسی ماہ میں ہوا تھا میں نے سمجھا تھا کہ حاجی یعقوب صاحب کو نام لکھنے میں غلطی ہوئی یا ان کو

راوی نے غلط نام بتلایا ہے۔ مگر تمہارے خط سے اس کی مزید تائید ہوئی۔

مگر اس پر تعجب ہے کہ گذشتہ ہفتہ قاری مظفر، مولوی عبدالمالک، ابوالحسن کے خطوط آئے اور انہوں نے بھی اس حادثہ کو نہیں لکھا۔ کل کی ڈاک سے مولوی منظور نعمانی صاحب کا بھی خط آیا اور انہوں نے بھی اس حادثہ کا کوئی ذکر نہیں کیا، حالانکہ مولانا منظور صاحب کو مولانا مرحوم سے بہت تعلق تھا۔

مولوی عبدالرحیم کے خط میں یہ بھی تھا کہ ۱۶ اگست کو تمہاری خالہ وہاں سے روانہ ہو جاویں گی۔ اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ تمہارا خط ان کے پاس پہنچا جس میں تم نے لکھا تھا کہ اس سے پہلے مفصل خط لکھ چکا ہوں وہ اب تک نہیں پہنچا۔ ڈاک کا قصہ بہت ہی گڑ بڑ ہو رہا ہے۔ میرے بھی سہارنپور کے متعدد خطوط نہیں پہنچے حالانکہ ان کو چلے ہوئے ڈیڑھ ماہ کے قریب ہو گیا۔ اس کے بعد کے خطوط سے معلوم ہوا کہ تیرے خط کا جواب نصیر اور ابوالحسن الگ الگ لکھ چکے۔

عبدالرحیم کا عرصہ ہوا خط آیا تھا جس میں اس نے اپنی اہلیہ کی ولادت کے وقت تنہائی کی پریشانی لکھی تھی۔ اسی وقت میں نے تمہیں بھی اس کے متعلق لکھا تھا مگر تمہاری اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے میں نے اس کو لکھ دیا تھا کہ عزیز عبدالحفیظ مع اپنی اہلیہ کے آنے کو تیار ہے۔ ڈاکٹرنی سے تحقیق کے بعد جب وقت قریب ہو اطلاع کر دینا۔

کل کے خط میں اس نے پھر بلایا ہے اس لئے عبدالحفیظ کا مع اپنی اہلیہ کے ۱۵/ اگست کو مدینہ سے اور ۲۰ اگست کو مصر پہنچ جانا تجویز ہوا ہے۔ آج ہی اس کو بھی لکھوا رہا ہوں۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ خدا کرے ڈاکٹر شبیر کی معرفت کھجوریں اور پودینہ پہنچ گیا ہو۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم بقلم حبیب اللہ، ۸/ اگست ۷۳ء

مولوی نصیر نے لندن کے دو صاحبوں کے دو خط بھیجے۔ ایک محمد سعید میاں سورتی مانچسٹر [پتہ درج ہے] دوسرے عبدالعلیم محمد حسن لندن [پتہ درج ہے]۔ دونوں میں دس دس شلنگ بھی تھے جن میں سے ہر ایک کے ۴ روپے ۲۵ پیسے وصول ہوئے۔ نصیر نے لکھا تھا کہ ان دونوں کو رسید [بھیج دی] اور یہ کہ تمہارے خطوط مدینہ بھیج دیئے گئے۔ ہر دو سے میری طرف سے شکریہ بھی کہہ دیں۔

اول الذکر نے یہ بھی لکھا ہے کہ معمولات کی پابندی کرتا ہوں ایک فکر ہے کہ میری ایک بہن کی شادی لندن میں ہوئی تھی مگر اس کا خاوند لاپرواہی کرتا ہے۔ ایک تعویذ زوجین میں محبت کا بھیج دیں۔ ان کو ایک تعویذ یا ودود یا جامع کا لکھ کر دے دیں۔ یہ بھی کہہ دیں کہ تمہاری مع والدہ کے حج پر آنے سے مسرت ہے یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔

ثانی الذکر نے اپنی نہایت پریشانی [لکھی] اور [یہ کہ] لوگوں کے عملیات کی وجہ سے گھر والوں سے جھگڑا رہتا ہے۔ ان کو آیۃ الکرسی کا عمل بھی لکھ دیں کہ یہ بھی پڑھیں اور ان کی بیوی بھی پڑھے۔ اور والدین کو پانچ تسبیحیں درود شریف باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنے کو لکھ دیں۔ یہ خود بھی درود شریف کی تسبیحیں پڑھا کریں۔

دونوں کو میری طرف سے تاکید لکھ دیں کہ تم سے ملتے رہا کریں اور اپنے حالات اور پریشانیاں تم سے کہتے رہا کریں کہ یہاں سے خط وکتابت دشوار ہے۔ فقط

77

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴/اگست ۷۳ء [۱۵/رجب ۹۳ھ]

...[ابتدائی حصہ مفقود ہے]...

قاری یوسف صاحب کی خدمت میں سلام مسنون، آپ تو مشغول بہت ہیں مجھے اپنے خطوط کے جواب کا تو انتظار نہیں رہتا مگر آپ کے مشاغل کی وجہ سے اس کا انتظار رہتا ہے کہ پہنچ گیا یا نہیں۔ اب تک یہ پتہ نہ چلا کہ ڈاکٹر شبیر صاحب کی معرفت جو خط بھیجا تو وہ پہنچ گیا یا نہیں۔ اس کے بعد بھی دو تین خط لکھوا چکا ہوں معلوم نہیں کوئی پہنچا یا نہیں۔

آپ کے مدرسہ کیلئے دعا میں اور سعی میں دریغ نہیں علی میاں کے متعلق پہلے لکھوایا تھا کہ ۱۵ اگست تک وہ لکھنو پہنچ جائیں گے مگر اول تو آپ کے یہاں کے لندن ہی کے ریڈیو سے اجمالاً معلوم ہوا تھا کہ سوریا والوں نے ان کو اپنے یہاں نہیں ٹھہرنے دیا اور کل کی ڈاک سے ان کا خود مفصل خط لبنان سے آ گیا جس میں اس حادثہ کی تفصیل لکھی تھی

[اس میں] یہ بھی لکھا تھا کہ وہاں کا ویزا ابھی موجود تھا اور وہاں سے بہت سے مدارس کی تقریبات بھی ہمارے آنے پر متعین ہوگئی تھیں مگر رات کو ۱۱ بجے پولیس نے کواڑ کھلوا کر ہم سب کا سامان بندھوا کر حدود سے باہر پہنچا دیا۔ ان سے یہ بھی کہا گیا کہ سعودی سفیر سے ٹیلیفون پر بات کرنے دیں انہوں نے اس کی بھی مہلت نہیں دی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ وقت سے پہلے بمبئی پہنچ گئے ہوں گے۔

انہوں نے لکھا تھا کہ دوسرا خط بمبئی سے لکھوں گا جو ابھی تک نہیں آیا مگر سنا ہے کہ شامی اخبارات میں اس کی کچھ تفصیلات آئی ہیں۔ مجھے تو بالکل فرصت نہیں کہ اخبارات سے تحقیق کروں تمہارا جی چاہے تو تحقیق کرلو۔ معلوم نہیں تمہارے اسکول کی کنجی مل گئی یا نہیں۔

۱۴/اگست ۷۳ء

﴿78﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹ ر اگست ۷۳ء [یکم شعبان ۹۳ھ]

مکرم و محترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب! بعد سلام مسنون، اس ناکارہ پر رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے احباب کا اصرار تھا اور میرا خود بھی دل چاہ رہا تھا۔ تقریباً ایک ماہ ہوا میں نے اس کا وعدہ بھی کرلیا تھا اور مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ اس میں کوئی قانونی دقت نہیں ہے وہاں کا ویزا اور یہاں سے اجازت بسہولت حاصل ہوجائے گی اور باوجودیکہ وہاں سے تار ٹیلیفون اور خطوط کثرت سے مدینہ پہنچے کہ ویزا آج روانہ ہورہا ہے مگر اس کے باوجود آج ۲۹ ر اگست تک تو پہنچا نہیں۔

میں مجوزہ نظام کے ماتحت ۲۷ رجب کو مدینہ پاک سے روانہ ہوگیا تھا اس لئے کہ یکم تا تین شعبان مکہ مکرمہ کا ماہانہ اجتماع تھا میں نے اس میں شرکت کا وعدہ کرلیا تھا اور تجویز یہ تھی کہ ۵ شعبان کو یہاں سے کراچی اور ۱۵ دن قیام کی اجازت اور تجویز تھی اس بنا پر ۲۰ ر شعبان کو وہاں سے واپسی کی تجویز تھی۔ اب بھی تجویز یہی ہے کہ اگر ۵ تک بھی ویزا آگیا تو انشاء اللہ ۵ یا ۶ کو روانگی کے بعد ۱۵ دن قیام کے بعد ۲۰ یا ۲۱ شعبان کو انشاء اللہ وہاں سے جدہ واپسی ہے۔

آج جو مدینہ سے میری دستی ڈاک پہنچی اس میں تمہارے دو محبت نامے مؤرخہ ۲۱ اور ۲۳ ر اگست پہنچے۔ اور دوسرے میں دو اشتہار بھی تھے۔ میں اول ہی سے بار بار لکھ رہا ہوں کہ مناظرانہ روش سے جہاں تک ہوسکے احتیاط رکھنا کہ آج کل یہ دور فساد کی وجہ سے نفع سے 
زیادہ نقصان دہ ہے۔ لوگوں کی طبیعتیں خیر کی طرف کم چلتی ہیں شر کی طرف بہت زیادہ چلتی

ہیں۔اور ایسے لوگوں کی بہت کثرت ہورہی ہے جو دونوں طرف خلوص ظاہر کر کے طرفین کی باتیں مع حواشی دوسروں کو پہنچاتے ہیں۔جن کو لڑوانے میں مزہ آتا ہے جو حالات تم نے لکھے ہیں وہ تو واقعی مجبوری کے تھے۔اللہ تعالیٰ نے تمہاری اور تمہارے دوستوں کی مدد فرمائے یہ تو مالک کا احسان ہے،کرم ہے۔

اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اپنے فضل وکرم سے تمہاری ہر نوع سے مدد فرمائے۔یہ ناکارہ تمہارے لئے رسمی نہیں دل سے ہر وقت مکارہ سے حفاظت مقاصد میں کامیابی کی بہت اہتمام سے دعائیں کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ تمہیں،تمہارے دوستوں کو،تمہارے دارالعلوم کو شرور سے محفوظ رکھے۔خدا کرے کہ 16 اگست کو دارالعلوم کی کنجی کے سلسلہ میں جو کاغذات صوبائی اسمبلی میں گئے ہیں اللہ کرے ان میں کامیابی حاصل ہوگئی ہو اور تمہیں کنجی مل گئی ہو۔

تمہاری خالہ کے ساتھ جو مطار پر ہوا اس سے بھی قلق ہوا اور اس سے زائد جو تم نے اپنے کسی عزیز کا حادثہ لکھا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے،پسماندگان کو صبر جمیل،اجر جزیل عطا فرمائے۔مجھے خبر نہیں تھی کہ تمہاری خالہ کا سفر مصر کے راستہ سے ہوگا ورنہ تم سے اور عبدالرحیم سے درخواست کرتا کہ ان کو چند روز کیلئے مصر روک لے اگر چہ یہاں سے اہلیہ عبدالحفیظ گئی ہوئی ہے مگر جو سہولت اور راحت خالہ سے ہوتی وہ دوسرے سے کہاں ہوسکتی ہے۔

یہ رنج دہ خبر معلوم نہیں تم نے سنی یا نہیں کہ مولوی....صاحب عبدالرحیم اور....سے ناراض ہوکر دوسری جگہ منتقل ہوگئے ہیں اور ان کو یہ بھی نہیں بتایا کہ میں کہاں جاؤں گا بلکہ انکار کر دیا کہ میں تمہیں اپنا ٹھکانہ نہیں بتاؤں گا۔میرے پاس بھی ....کے دو خط آئے مگر جواب کا پتہ نہیں لکھا۔کتاب قریب الختم تھی صلح صفائی سے نمٹ جاتی تو اچھا تھا۔اللہ کرے کہ آپس میں صلح ہوکر میری کتاب جلد پوری ہوجائے۔

آج مفتی اسماعیل کا خط مولوی اسماعیل کے نام آیا اس میں یہ مژدہ لکھا ہے بولٹن

جانے کے لئے بحمد اللہ ارادہ کرلیا ہے اب میں خود ویزا اور ٹکٹ کا منتظر ہوں۔ مدینہ پاک میں حضرت اقدس کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی یہ دعا ہی مجھے کافی ہے کہ اللہ جل شانہ دارین کے اعتبار سے تمہارے لئے جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

فقط۔

انہوں نے مجھ سے یہ بھی مشورہ پوچھا ہے کہ رمضان ڈابھیل گذاریں یا بولٹن یا سہارنپور یا دیوبند یا مدینہ اور مدینہ قیام کی اس ناکارہ کی وجہ سے بہت ترجیح دے رکھی ہے۔ اس پر بھی بندہ یہی لکھے گا کہ اللہ کے نزدیک جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔

مولوی ہاشم صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور اپنی اہلیہ، خالہ خالو سے بھی سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔ اب تک معلوم نہ ہوا کہ ڈاکٹر شبیر کے ساتھ جو چیزیں بھیجی گئی تھیں وہ پہنچیں یا نہیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۹/ اگست ۷۳ء

آئندہ مجھے کوئی خط اگر شعبان تک لکھیں تو مکہ مکرمہ صولتیہ کے پتہ سے لکھیں۔ اس لئے کہ جانا ہو نہ ہو۔ اب خیال یہ ہے کہ ۱۵ رمضان تک مکہ میں قیام میں کروں اس لئے کہ اخیر شعبان میں عزیزان عاقل سلمان ابوالحسن اپنی زوجات کے ساتھ آرہے ہیں۔ حج میں تو آنے کی ہمت [کرنے میں تردد] ہورہا ہے۔ اور ہجوم بہت زیادہ ہورہا ہے جس کا تحمل نہیں۔

﴿79﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰/اگست ۷۳ء [۲/شعبان ۹۳ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کی طبیعت شروع شروع میں تو یہاں بہت اچھی رہی اور ایسی اچھی رہی کہ ویسی سہارنپور میں بھی نہیں تھی۔ مگر [چوٹ] لگنے کے بعد سے جس کی تفصیل پہلے خطوط میں آپ کو معلوم ہو چکی ہوگی مختلف ومسلسل امراض کا سلسلہ شروع ہوا جواب تک بھی ہے۔

بھوک نہ لگنا اشتہاء کا نہ ہونا تو پرانا مرض ہوگیا اسی طرح قبض بھی ہے اور یہ کوئی خلاف امید بھی نہیں اس لئے کہ جب کچھ کھاویں جب ہی تو استنجا ہو۔ اور یہاں تو ہفتوں ایسی چیز کھانے کی نوبت نہیں آتی جس سے استنجا ہو سکے۔ عرق یا پانی وغیرہ تو پیشاب بن کر فارغ ہو جاتے ہیں مگر پرسوں ترسوں سے اک نیا مرض شروع ہوا تھا کہ پیشاب تقاضے کے باوجود یا تو ہوتا نہیں تھا اور اگر ہوتا بھی تھا تو بہت تھوڑا, بہت گرم جلن کے ساتھ۔

حضرت کو تو شروع ہی سے انگریزی دواؤں سے مناسبت نہیں اگر کبھی کھاتے بھی ہیں تو محض دلجوئی کیلئے۔ اور یہاں انگریزی ڈاکٹر تو خوب ہیں مگر یونانی طبیب کوئی نہیں اور اگر اکے دکے ہیں بھی تو وہ یونانی طب کی کساد بازاری کی وجہ سے خاموش ہیں۔

مدینہ منورہ میں حضرت ہی کے متعلقین میں ایک حکیم صاحب ہیں۔ حضرت ان سے کبھی کبھار کچھ دریافت کیا کرتے ہیں۔ ان حکیم صاحب کے یہاں لوگوں کا بہت زور ہے اور حضرت کے دماغ میں چونکہ گرمی پہلے ہی سے بہت زیادہ ہے اس لئے اس کا تحمل نہیں

ہوتا۔ نینداڑ جاتی ہے بہرحال ان سے اس صورت حال کا ذکر کیا گیا تو وہ ازراہ محبت اپنے گھر سے کچھ طبی قواعد کے موافق ککڑی وغیرہ کی یخنی بنا کر لائے۔

چنانچہ حضرت کو کل دوپہر کو ککڑی کی یخنی دی گئی جس سے پیشاب بہت آنے لگا چنانچہ کل عصر میں نماز پڑھتے ہی بھاگے بھاگے آئے اور چارپائی تک پہنچتے پہنچتے پیشاب خطا ہوگیا جس سے کرتا لنگی بستر ہ سب خراب ہوگئے۔ حکیم صاحب کا کہنا ہے کہ اس یخنی کے ساتھ ایک سفوف بھی تھا جو وہ بھول گئے جس کی وجہ سے گردہ میں ٹھنڈ کا اثر ہوگیا۔ جس کی وجہ سے پیشاب کی کثرت ہوگئی۔

بہرحال مغرب میں خلافِ معمول دیر سے تشریف لے گئے کہ معمول ۱۱ بجے عربی تشریف لے جانے کا تھا۔ مغرب سے لے کر عشاء کی اذان سے آدھ گھنٹہ پہلے تک مسجد میں بیٹھنے کا معمول تھا اور قرآن سننے سنانے کا مگر کل ضعف کی وجہ سے بیٹھا نہیں گیا تو نماز مغرب کے بعد ہی تشریف لے آئے اور اذان عشاء سے ۵ منٹ قبل تشریف لے گئے۔

رات میں بھی پیشاب کی بہت کثرت رہی ہر ۱۵ منٹ پر بے اختیار پیشاب آجاتا تھا اور چند قطرے صرف ہوتا تھا۔ اور اسی کثرت پیشاب کی وجہ سے فجر کی نماز حضرت نے حجرہ ہی میں پڑھی کہ کہیں مسجد خراب نہ ہوجائے, اور لونگوں کا عرق پینے کی وجہ سے نیند بھی نہیں آئی۔

اب مفتی زین العابدین صاحب آئے کوئی حکیم صاحب جان پہچان کے ہیں انہوں نے قارورہ منگوایا اور دیکھ کر بتایا کہ معدہ ہضم کا کام نہیں کر رہا ہے اور پیشاب میں اجزاء غیر منہضمہ بہت ہیں۔ انہوں نے تین گولیاں دی ہیں ایک آج دوپہر کیلئے ایک شام اور ایک کل صبح کیلئے۔ اور ٹھنڈے پانی کی بھی حضرت کی طبیعت کے خلاف ممانعت کر دی ہے کہ تازہ پانی ہلکا ٹھنڈا پیا کریں۔

اب حضرت پر ضعف بہت ہو رہا ہے, دیسی مرغی کا شوربہ پینے کو بتایا ہے چائے سے بھی تقریباً منع کر دیا ہے اور انڈے کی زردی کھانے کو بتایا ہے۔ صبح چند خطوط جواب لکھوانے کیلئے نکلوائے تھے مگر صرف ایک مختصر لندن کا خط لکھوا کر فرمایا کہ اب ضعف کی وجہ سے بیٹھا نہیں جا رہا ہے مجھے لٹا دو اور حضرت نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے جواب لکھ کر حضرت کو سنا دوں ان ہی میں آپ کا بھی خط ہے۔

ایک کا جواب تو لکھ چکا ہوں اور حضرت لیٹ چکے ہیں۔ اب آپ کے خط کا مختصر جواب لکھ رہا ہوں, پھر حضرت کو سناؤں گا۔ سب سے پہلے تو سنئے کہ حضرت کو دو اجتماعوں میں بھوپال اور رائے ونڈ شرکت کی ہمیشہ تمنا اور خواہش رہی۔ بھوپال کی تو اب ٹھنڈی پڑ گئی مگر رائے ونڈ کی بدستور باقی تھی مگر اب تک اس کی کوئی صورت نہیں بن رہی تھی۔

یہاں آمد پر اقامہ بھی دو سال کا بن گیا تو اب کچھ صورت ہو گئی تھی اور حضرت قاضی عبدالقادر صاحب شروع ہی سے حضرت کے ساتھ ہیں۔ حضرت نے قاضی صاحب سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ کوئی قانونی صورت ہو جائے تو تمنا شرکت کی بہت ہے۔ بس کیا تھا قاضی صاحب نے حکم نامے جاری کر دیئے اور احباب مطہرہ [پاکستان] نے کوششیں بھی شروع کر دیں مگر ہماری حکومت سے اجازت کا مسئلہ [بنا] ہوا تھا۔

حضرت تو فرما رہے تھے کہ جب تک ہماری حکومت سے اجازت نہ ہو جائے اس وقت تک میں نہیں جاؤں گا اور حضرت قاضی صاحب فرماتے تھے کہ سفارت ہندیہ سے اجازت کی کوئی ضرورت نہیں لیکن آخر میں وہ بھی اس کو مان گئے۔ چنانچہ بھائی سعدی کی کوشش سے ۱۵ دن کی اجازت سفارت ہندیہ کی طرف سے ان لوگوں کو ملی ہے جن کے پاس اقامہ ہو اور اس شرط پر کہ جدہ سے ہوائی جہاز کا واپسی ٹکٹ لیا جائے اور پھر یہیں واپسی ہو۔

چنانچہ اب تجویز یہ ہے کہ ۲۷؍رجب کو مدینہ منورہ سے مکہ اور مکہ میں یکم تا ۳ شعبان ماہانہ اجتماع ہے۔اس میں شرکت کے بعد ۵؍شعبان کو مطہرہ اور ۲۰؍شعبان تک واپسی مکہ مکرمہ۔لہذا اب اگر کوئی خط لکھیں تو مکہ مکرمہ بھائی سعدی کے واسطہ سے لکھیں۔

اب اپنے خط کا جواب سنئے۔آپ کے دو لفافے پہنچے ایک تو وہ لفافہ جو آپ نے دستی ملک عبدالحق صاحب کے ذریعہ بھیجنے کے لئے اپنے کسی مرید محمد اعظم صاحب کو دیا تھا اور وہ پان کی ٹوکری ملک صاحب کو دے کر خط دینا بھول گئے۔الحمدللہ انہوں نے اپنے خط کے ساتھ لفافہ میں بند کر کے بھیجا ہے جو ۱۴اگست کو پہنچا۔دوسرا لفافہ براہ راست آپ کا مؤرخہ ۱۱؍اگست کل ۱۹ کو پہنچا۔

پہلے خط میں جناب ابراہیم سعید صاحب کے ذریعہ مرسلہ خط اور کھجور کی رسید تھی جس سے مسرت ہوئی۔نیز دارالعلوم کے سلسلہ میں تھا کہ ابھی تک چابی نہیں ملی,اللہ کرے کہ اب چابی مل گئی ہو اور کام شروع کر دیا ہو۔امید ہے کہ آپ کی خالہ محترمہ پہنچ گئی ہوں گی۔

مولوی عبدالرحیم اور مولوی تقی صاحب کے بار بار کی طلب پر مولوی عبدالحفیظ صاحب مع اپنی اہلیہ کے ۱۴اگست کو مدینہ منورہ سے اور ۱۶اگست جمعرات کی شام کو مکہ مکرمہ سے مصر روانہ ہو گئے۔اللہ کرے کہ مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ بسہولت جلد فارغ ہو جائیں اب آپ کی اہلیہ کو بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

مفتی اسماعیل صاحب کے بارے میں مفتی محمود صاحب اور خود مفتی اسماعیل صاحب کو خط لکھا جا چکا ہے کہ اللہ کے نزدیک جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ دوسرے خط مؤرخہ ۱۱اگست میں مولانا مسیح اللہ خان صاحب کے حادثہ کی تردید تھی اس کے متعلق مفصل پہلے خط میں لکھا جا چکا۔

ڈاکٹر شبیر صاحب کے پہنچنے کی رسید سے مسرت ہے۔خدا کرے کہ ان کے ہاتھ

مرسلہ اشیاء بخیریت پہنچ جائیں۔ ان کی رسید کا انتظار رہے گا۔ فقط والسلام

بحکم حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۳۰ر اگست ۷۳ء

از حبیب اللہ پراز شکوہ پرچہ پہنچا۔ بعد میں جواب لکھوں گا۔

ابھی حضرت اٹھے اور خط سنایا تو فرمایا کہ جزاک اللہ تعالیٰ۔ بہت اچھا لکھا ہے

از احقر اسماعیل عفی عنہ، بعد سلام مسنون، جناب کا پرچہ مدت طویل کے بعد پہنچا حسب الحکم مفتی اسماعیل کو زور سے لکھ دیا ہے۔ اصل میں ان کو شرح صدر نہیں ہو رہا ہے۔ مفتی محمود صاحب کے ایک خط سے تمہارے خط پر انہوں نے مفتی صاحب کو مشورہ کے طور پر لکھا تھا تو مفتی صاحب نے جواب دیا کہ ابھی تو لیٹ ہے کسی وقت لعل بن جاوے اور قصر کا درجہ تو بہت بعد کا ہے۔

حضرت کو بھی انہوں نے میرے ہی واسطے سے خط لکھا اس میں احقر نے اپنی طرف سے بھی خط لکھ دیا تھا, آگے جو مقدر ہو۔ رقم کے متعلق جو حضرت نے لکھا تھا وہ اس وجہ سے کہ متعدد مرتبہ احقر آپ کو یاد ہو تو لکھ چکا تھا مگر آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ہوتا تھا اس لئے احقر نے سمجھا کہ میں خود ہی خاموشی اختیار کرلوں۔

بہر حال اب احقر کی طرف سے تو اصرار نہیں جناب کے لئے گنجائش ہو اور مناسب سمجھیں تو بھیج کر مجھے اطلاع کر دیں ورنہ کوئی ضروری نہیں۔ درخواست کے متعلق عرض ہے کہ احقر نے بھی اس کی طرف توجہ نہیں دی ورنہ ہونے کی امید تھی لیکن چونکہ اس صورت میں دارالحدیث میں حاضری دینی پڑتی اور حضرت اقدس کی خدمت سے محرومی رہتی اس لئے میں نے توجہ نہیں کی۔ اب حج کے بعد تک تو انشاء اللہ ہے ہی, آگے جو مقدر ہو اللہ جل شانہ خیر فرماوے۔ اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

معلوم ہوا کہ احقر کے سالے اپنی والدہ کو لندن بلا رہے ہیں۔ان سے فرماویں کہ اس طرح نظام بناویں کہ حج کرتی ہوئی یہاں سے لندن چلی جاویں۔احقر کا بھی اپنی اہلیہ کو بلانے کا ارادہ ہے۔اللہ تعالیٰ اسباب پیدا فرماوے۔سب سے سلام مسنون۔

﴿80﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۴ر ستمبر ۷۳ء [۷ر شعبان ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، ۲۹ اگست کو یعقوب لندنی کے خط کے اوپر تمہارے نام بھی ایک مضمون لکھا تھا امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔جس میں مولوی .... کی لڑائی اور ان کے علیحدہ ہونے کی غالباً تفصیل لکھوائی تھی۔ جمعہ کے دن ....، ..... کا مشترکہ برقیہ پہنچا جس میں لکھا ہے کہ باتفاق تام کتاب کا کام ہو رہا ہے اور ہفتہ عشرہ میں پورا ہو جائے گا۔ان عقلمندوں کی بچوں والی لڑائی نے مصر میں بھی اپنے آپ کو بدنام کیا۔

عزیز عبدالرحیم کی اہلیہ کے ہاں ولادت کے متعلق تقریباً ۲۰ دن ہوئے معلوم ہوا تھا کہ دو چار دن میں ہونے والی ہے۔اس لئے عزیز عبدالحفیظ اپنی اہلیہ کو لے کر فوراً مصر پہنچ گیا تھا مگر آج ۴ ستمبر تک تو کوئی اطلاع نہیں آئی بلکہ جو کل خط پہنچا ہے اس میں ڈاکٹروں نے معائنہ کا ثمرہ یہ لکھا ہے ۱۰،۱۲ دن اور لگیں گے۔جس سے بہت قلق ہوا کہ بہت پہلے بلا لیا۔

عزیز عبدالرحیم کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ تمہاری ہمشیرہ کا بہترین رشتہ ایک عالم کا آیا تھا مگر ان کو عجلت تھی اور تمہاری والدہ کی نگاہ میں تمہاری اور عبدالرحیم کی شرکت بہترین جگہ پر مقدم تھی اس لئے وہ رشتہ ہاتھ سے چلا گیا۔ مجھے تو بہت قلق ہوا۔میری نگاہ میں تو تمہاری

اور عبدالرحیم کی شرکت کی کوئی بھی وقعت نہیں تھی۔

میرا مطہرہ [پاکستان] کا سفر تو بظاہر ملتوی ہوگیا۔ اس لئے کہ ہمارے یہاں کے سفیر نے تو کہہ دیا کہ میں تو اجازت نہیں دے سکتا میں مرکز کو لکھوں گا، وہ یوپی حکومت کو لکھیں گے پھر انشاء اللہ ۳، ۴ ماہ میں اجازت آجائے گی۔ اپنی خالہ اور اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعا۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم
بقلم حبیب اللہ، ۴ر ستمبر ۷۳ء

﴿81﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵ر ستمبر ۷۳ء [۱۸ر شعبان ۹۳ھ]

جناب الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، عرصہ سے تمہارا کوئی خط نہ مل سکا۔ یہ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ تمہارے دار العلوم کے مکان کی کنجی جو ۱۵ر اگست کو ملنے والی تھی وہ مل گئی یا نہیں۔ لندن سے آنے والوں سے دریافت بھی کرتا رہتا ہوں مگر باوجود اس کے کہ تم سے متعارف کئی آدمی ملے اور دار العلوم کے سلسلہ میں تمہاری جدوجہد کا حال بتایا مگر کنجی کے سلسلہ میں کچھ معلوم نہ ہوسکا۔

اللہ جل شانہ کا شکر ہے کہ بذل پوری ہوگئی اور مولوی تقی الدین صاحب فائز المرامی کے ساتھ پرسوں مکہ مکرمہ پہنچ گئے لیکن اہلیہ عبد الرحیم کی ولادت سے ابھی تک فراغت نہیں ہوئی جس کی وجہ سے عزیز عبدالحفیظ اور اس کی اہلیہ ابھی تک مصر ہی میں ہیں۔ تعجب ہے

کہ مصر کی ڈاکٹرنیاں دو مہینے سے ایک ہفتہ ولادت میں بتلا رہی ہیں دیکھئے وہ ہفتہ کب پورا ہوتا ہے۔

یہ معلوم ہوکر کہ تمہاری خالہ مصر کے راستہ گئیں قلق ہوا اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو میں تم سے اور مولوی عبدالرحیم متالا سے درخواست کرتا کہ وہ اپنی خالہ کو مہینہ بیس دن کیلئے مصر روک لیں کہ ان کی اہلیہ تمہاری خالہ سے مانوس بھی ہیں، راحت بھی زیادہ رہتی اور عزیز عبدالحفیظ کی اہلیہ اس کی وجہ سے مقید نہیں ہوگی۔ وہ مولوی عبدالرحیم کے بار بار کے تقاضے سے اس اندازہ سے گئے تھے کہ وسط رجب میں نہیں تو آخر رجب میں ضرور واپسی ہو جائے گی اور وسطِ شعبان ہوگیا۔

میرا مشورہ اور رائے تو اب بھی یہی ہے کہ اگر تمہاری خالہ کو دقت نہ ہو اور ویزا بھی مل جائے تو اپنی خالہ کو ۱۵، ۲۰ دن کیلئے مصر بھیج دیں۔ اللہ تعالیٰ ہی جلد از جلد نہایت سہولت اور راحت کے ساتھ اس کو فراغ نصیب فرمائے۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۵ر ستمبر ۷۳ء

از: جناب مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی:

مکرمی مولانا یوسف متالا صاحب مہتمم دارالعلوم یوسفی بولٹن!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ میرے کھجور کے ڈبہ کی رسید میں جناب کا ایک چھوٹا پریچہ (تصغیر پرچہ) پہنچا تھا جس میں جناب نے شاہد ونجم الحسن کے حساب کے سلسلہ میں مجھے مخاطب فرمایا تھا۔

ایجنٹ کا لفظ تو جناب نے میرے واسطے غلط استعمال کیا میں جناب اور شاہد کے درمیان کبھی ایجنٹ نہیں بنا اور اگر بنا بھی تھا تو اس سے استعفاء دے چکا۔ جناب کو یاد نہیں کہ جناب نے شاہد ہی سے تعلق پیدا کرنے کیلئے مجھ سے رمضان میں لڑائی کی تھی اور آخر کار شاہد سے جناب کا براہ راست تعلق ہو گیا تھا۔ اب آپ جانیں اور آپ کے شاہد سلمہ, حسابِ دوستاں دردل۔ میں کباب میں ہڈی کیوں بنوں۔

اور رہ گئی بات نجم الحسن کی، تو جب تک میں سہارنپور رہا اس کو تقاضا کرتا رہا اور وہ بھی برابر مجھے بنڈل دکھاتا رہا کہ یہ دیکھو بولٹن کے واسطے بنڈل بندھا رکھا ہے اور اسے ابھی بھیج رہا ہوں۔ اور جب سے حجاز آیا مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہوا۔ میں نے اپنے نام کا پرچہ شاہد کو دکھا دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ اپنے چاہنے والے کو براہ راست جواب لکھو شاید انہوں نے لکھا ہو اور آپ نے آنکھوں سے ان کی تحریر کو لگایا ہو۔ مجھے کیا پتہ کہ آپ کے آپس کے معاملات کیسے ہیں۔

سن رہا ہوں آپ سے میری رمضان میں یا بعد رمضان پھر لڑائی ہونے والی ہے یعنی جب آپ تشریف لے آویں گے!

فقط

منتظر جواب دور افتادہ

حبیب اللہ، مدرسہ صولتیہ

مکۃ المکرّمۃ، ۱۵/ستمبر ۷۳ء

﴿82﴾

ٹیلی گرام:

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: (حضرت مولانا) یوسف متالا (صاحب مدظلہ العالی)

14 May Bank St. Bolton

Inform Abdur Rahim's welfare telegraphically immidiately. Zakaria۔(عبدالرحیم کی خیریت کے بارے میں تار سے فوراً مطلع کریں۔زکریا)

﴿83﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷ر ستمبر ۷۳ء[۲۰ر شعبان ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہیں اس ماہ میں بواسطہ بلاواسطہ متعدد خطوط لکھوائے۔ تاریخیں تو سب کی اندراج میں مل جائیں گی مگر اس میں دیر لگے گی۔ اسی وقت مولوی یحییٰ نے کہا کہ صبح کو ایک صاحب لندن جانے والے ہیں کوئی پرچہ یا مختصر سی چیز دینی ہو؟ اس لئے عزیزہ خدیجہ سلمہا کیلئے مختصر سی ڈبیہ ارسال ہے۔

مولانا تقی صاحب مجاہدات عظیمہ کے بعد خیریت کے ساتھ کامیابی کے ساتھ پہنچ گئے ہیں اور بذل اللہ کے فضل سے پوری ہوگئی۔ بیسویں جلد بھی ساتھ لائے۔ مگر عزیز عبدالحفیظ اہلیہ عبدالرحیم کی وجہ سے اب تک نہیں آسکے کہ اس کے یہاں کی ولادت گذشتہ جمعرات تک تو ہوئی نہیں تقریباً دو ماہ سے مصر کی ڈاکٹرنیاں ایک ہفتہ بتائے جارہی ہیں، اللہ

تعالیٰ ہی رحم فرمائے اور خیریت سے ولد صالح عطا فرمائے۔

مجھے تو جب سے یہ معلوم ہوا کہ تمہاری خالہ مصر ہو کر آئی ہیں بہت ہی قلق ہوا۔ مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو میں تم سے اور عبدالرحیم سے دونوں سے درخواست کرتا کہ ان کو مصر میں روک لیں۔ اب بھی اگر بسہولت ممکن ہو ان کو مصر بھیج دو تا کہ عبدالحفیظ اور اس کی اہلیہ کو خلاصی ملے۔ حج کے موقعہ پر چاہے تم اپنے ساتھ لیتے آنا یا عبدالرحیم اپنی اہلیہ کے ساتھ فراغت کے بعد لے آوے۔ عبدالحفیظ کی طویل غیبت سے اس کا بھی بہت حرج ہو رہا ہے اور میرا بھی۔

اس وقت تو عبدالرحیم نے ایسے گھبرا کر لکھا جیسے ولادت دو تین دن میں ہو جاوے گی۔ اس پر عبدالحفیظ اپنی اہلیہ کو اس کی بیماری کے باوجود اور اپنے ابا جان کی بیماری کے باوجود کہ اس کے والد کی طبیعت بھی مدینہ میں زیادہ خراب تھی نہایت عجلت سے لے کر مصر چلا گیا۔ تمہاری خالہ کے حج تک وہاں رہنے میں کوئی اشکال تو ہے نہیں بشرطیکہ تم ان کو راضی کر لو اس میں بڑی سہولت ہے۔

میں مدینہ منورہ سے ۲۷ رجب کو مکہ مکرمہ آ گیا تھا اس لئے کہ رائے ونڈ کے اجتماع میں شرکت کی امید تھی وہاں کے لوگوں کا بھی اصرار تھا مگر یہاں آنے کے بعد قانونی مشکلات پیدا ہو گئیں اس لئے میں نہیں جاسکا۔ اور حضرات تشریف لے گئے۔ میرا ارادہ حسبِ تجویز سابق نصف اول مکہ مکرمہ اور نصفِ ثانی مدینہ منورہ ماہ مبارک گذارنے کا ہے۔

عزیزان سلمان، عاقل، ابوالحسن، مفتی محمود صاحب بھی پہلے جہاز سے آ رہے ہیں۔ آج ہی بمبئی سے حاجی یعقوب کا تار ملا کہ کل وہ لوگ بمبئی سے روانہ ہو چکے ہیں۔ ۲۴ ستمبر کو جدہ پہنچنے کی خبر ہے۔ اپنی ہر دو خالہ اور اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دو، اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم بقلم حبیب اللہ۔ ۱۷ ستمبر ۷۳ء

﴿84﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/ستمبر ۷۳ء [۲۲/شعبان ۹۳ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، ۱۷ستمبر کو عصر کے بعد آپ کے سابق سفیر محمد یحییٰ نے بعد عصر یہ بیان کیا کہ علی الصباح ایک شخص لندن جانے والا ہے کوئی خط یا کچھ بھیجنا ہو؟ میں نے اسی وقت ایک ڈبہ عزیزہ خدیجہ کیلئے اور ایک بہت مفصل خط اہم تمہارے نام لکھا جس میں لکھا تھا کہ بذل ختم ہوگئی مولوی تقی فارغ ہوکر یہاں پہنچ گئے مگر عبدالحفیظ عبدالرحیم کی اہلیہ کے فراغ کے انتظار میں وہاں ٹھہرا ہوا ہے اور مجھے اپنے لئے، کہ مکہ کا قیام نصف رمضان میں صرف عمروں کی لالچ میں ہوتا ہے اور اپنے سے زیادہ بچیوں کیلئے جو ۲۴ستمبر کو پہلے جہاز سے یہاں پہنچ رہی ہیں، عبدالحفیظ کی سخت ضرورت ہے۔

اہلیہ عبدالرحیم کا حال معلوم نہیں کہ کب تک فراغت ہوگی اس لئے تم اپنی خالہ کو رخصت کر کے جس طرح ہو مہینہ بیس دن کیلئے راضی کر کے مصر بھیج دو تو مجھ پر بہت احسان ہوگا۔ یہ خط عصر کے بعد نہایت عجلت میں بہت اہتمام سے لکھ کر یحییٰ کو دیا۔ اسی دن شام کو عشاء کے بعد کھانے سے فراغ پر عربی ۴ بجے جب کہ میں طواف کیلئے جارہا تھا۔ عزیز عبدالرحیم کا برقیہ کہ رزقنی الله ولدا بعملية جراحية و كلاهما بخير پہنچا۔ جس سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ البتہ عمل جراحت سے فکر ہوا۔

میں نے اپنے رفقاء سے کہا کہ طواف میں یحییٰ کا خیال رکھیں بلکہ تلاش بھی کیا کہ اس سے پہلے ایک دو دفعہ وہ میرے طواف کے ساتھ طواف میں ملے تھے مگر وہ نہیں ملے تو

طواف کے بعد عزیز سعدی کی تجویز پر ان کے مستقر خو قیر ہوٹل میں گئے اور مولوی اسماعیل نے تو مخالفت بھی کی کہ معلوم نہیں ملیں گے یا نہیں ملیں گے مگر ہم لوگوں کا خیال ہوا کہ سوا پانچ ہو چکے اگر کہیں تفریح میں گئے ہوں گے تو آ چکے ہوں گے۔

اس لئے میں نے تو مولوی حبیب اللہ سے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے تمہارے نام ایک پرچہ لکھوایا کہ عزیز مولوی اسماعیل مولوی تقی اور ایک درجن رفقاء ان کی تلاش میں ہوٹل میں گئے اور چونکہ ہوٹل بہت ہی خوشنما خوبصورت تھا پہلے تو ان لوگوں نے دیکھا نہیں تھا اس لئے یحییٰ کی تلاش میں خوب ہوٹل کی سیر کی اور میں گاڑی میں بیٹھا تاؤ کھاتا رہا۔ پون گھنٹے کے بعد یہ جواب لائے کہ مینیجر نے کہا کہ آج وہ مغرب کے بعد سے کہیں گئے ہوئے ہیں اب تک نہیں آئے۔ بہت قلق ہوا کہ میرے سابقہ خط کا ناسخ بھی ساتھ ہی مل جاتا۔

غالباً برقیہ تو تمہارے پاس بھی پہنچ گیا ہوگا۔ اب ضرورت کا درجہ تو باقی نہیں رہا مگر مشورہ کا درجہ اب بھی وہی ہے کہ اگر تمہاری خالہ ۱۵، ۲۰ دن کو وہاں جاسکیں اور اس کے بعد عبدالرحیم اور اس کی اہلیہ کے ساتھ حج کو آجائیں تو زیادہ اچھا ہے۔ بندہ کے نزدیک اہلیہ عبدالرحیم کا سفر جراحت کی وجہ سے جلدی مناسب نہیں۔

مولوی ہاشم کے خط سے معلوم ہو کر کہ اب تک بھی دارالعلوم کی کنجی نہیں ملی بہت ہی فکر اور قلق ہے اللہ کرے کہ جلد مل جائے۔ میرے خیال میں اگر تمہاری خالہ عبدالرحیم کے ساتھ حج کر لیں تو میرے خیال میں تمہارے لئے بھی سہولت رہے اس لئے کہ تم کو اپنے دار العلوم کے ابتدائی مراحل کی وجہ سے امسال حج پر آنا دشوار ہوگا البتہ ان کے اخراجات کا تحمل تو تمہیں ہی کرنا ہوگا اس لئے کہ عبدالرحیم کے پاس تو اس کا اور اس کی اہلیہ کا ہی خرچ مشکل ہے۔

تاہم ان امور میں تو تمہارا اور عبدالرحیم کا جیسا مشورہ ہوگا وہی مناسب ہے میں تو اندرونی حالات سے زیادہ واقف نہیں۔ البتہ رمضان کے نصف اول میں مجھے عبدالحفیظ کی

ضرورت بیشک ہے۔ مجھے اپنے سے زیادہ بچیوں کا خیال ہے کہ ان کی پہلی آمد ہے میرے عمرے تو اگر ہوئے بھی تو نہ ہونے کے حکم میں ہیں۔

تمہارے دارالعلوم کی طرف ہر وقت فکر لگا رہتا ہے اور دل سے دعائیں بھی کرتا رہتا ہوں

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، چمپارنی۔ ۱۹؍ستمبر ۷۳ء

حبیب اللہ بعد سلام مسنون، بغیر درخواست دعا کے کہتا ہے کہ اس نے کسی صاحب کے خط میں آپ کے نام اپنے نام کے پرچہ کا چبھتا ہوا جواب لکھا ہے شاید پہنچ گیا ہوگا۔ رسید کی امید نہیں۔

﴿85﴾

از: مولانا تقی الدین ندوی صاحب مدظلہ، مکہ مکرمہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳؍ستمبر ۷۳ء [۲۶؍شعبان ۹۳ھ]

برادر گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف متالا صاحب مدفیوضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں گے۔ یہ ناچیز بذل کے اختتام کے بعد ۱۶ شعبان کو مکہ مکرمہ حاضر ہوا۔ میری عین خواہش تھی کہ آپ سے مکہ مکرمہ میں ملاقات ہوتی مگر یہ معلوم کر کے اس ناکارہ کو رنج ہوا کہ آپ نہیں آرہے ہیں۔ پہلے تو قاہرہ سے لندن کا ایک ہفتہ کے لئے ارادہ تھا مگر واپسی کی عجلت تھی اس لئے یہاں حاضر ہوا۔

میری خواہش تھی کہ عبدالحلیم سلمہ کی ولادت کے وقت وہاں رہتا مگر مقدر کی بات کہ روانگی کے بعد تار سے اس مژدۂ جانفزا کو سنا۔ اس کی اہلیہ کا بے حد ممنون ہوں اور برادرم مولانا عبدالرحیم صاحب کے فراق کا طبیعت پر شدید تأثر ہے۔ ہمارے رفیق ثالث پھر آ گئے تھے۔ بہر حال طرز عمل وہی رہا اس میں معافی تلافی کے باوجود کوئی تبدیلی نہیں ہوسکی۔

الحمد للہ بذل المجہود بیس جلدوں میں پوری ہوگئی۔ ماہ مبارک سے متصلا ہندوستان واپسی ہے۔ قیام انشاء اللہ ندوۃ العلماء میں رہے گا۔ امید ہے کہ خیر و عافیت سے ضرور مطلع فرمائیں گے۔

ایک غلطی اور کرلی ہے، وہ یہ کہ جامعہ الازہر میں دکتورۃ فی علم الحدیث میں اپنے نام کی تسجیل کرالی ہے۔ جملہ مراحل طے ہو چکے تھے ابھی نمبر باقی ہے۔ دعا فرمائیں کہ وہ آجائے۔ یہاں پر حضرت اقدس مدظلہ کے سامنے بھی عرض کیا۔ حضرت نے بھی موافقت فرمادی۔ دوسال کے اندر مجھے کتاب الزهد الكبير للامام البيهقي تحقيقه و التعليق عليه کو پیش کرنا ہے۔ ابھی تک وہ طبع نہیں ہوئی ہے اس کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

اس کا فائدہ یہ ہے کہ عالم عربی میں کسی جامعہ میں علم حدیث کی خدمت انجام دے سکتا ہوں۔ وہاں کے سب احباب کو مولانا ہاشم صاحب، مولانا عبدالحق صاحب کو سلام مسنون فرمادیں۔ مفتی اسماعیل صاحب کے جانے سے مسرت ہوئی۔ اللہ کرے کہ آپ کو پوری مدد ملے۔ ہر طرح دعا گو ہوں، اور اسی کا طالب ہوں۔

فقط والسلام، آپ کا مخلص

تقی الدین ندوی مظاہری، مدرسہ صولتیہ

﴿86﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [غالباً ۲۴] ستمبر ۷۳ء [۲۷ ؍ شعبان ۹۳ ھ]

مکرم محترم مولانا الحاج محمد یوسف متالا صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، تمہیں بار بار خط لکھنے کی نوبت آوے ہے اگر چہ تمہارے مشاغل میں حرج کا سبب ہوتا ہے **مگر تمہارا خیال تو لگا ہی رہے** اگر چہ آج کل تمہارے دار العلوم کے مشاغل ایسے ہیں کہ تمہیں خط لکھنا نا مناسب ہے اور جواب کا انتظار اس سے نا مناسب ہے۔

۷ ستمبر کو بھائی یحییٰ کی معرفت خط بھی لکھا تھا اور خدیجہ کو ڈبیہ بھی بھیجی تھی اس کے بعد ۱۹ ستمبر کو مولوی ہاشم کے ائر لیٹر کے جواب میں عزیز مولوی عبد الرحیم کے گھر میں آپریشن سے لڑکا پیدا ہونے کی اطلاع کی تھی امید ہے کہ دونوں پہنچ گئے ہوں گے۔

یہ تو میں پہلے لکھوا چکا ہوں کہ میرا مطہرہ [پاکستان] کا سفر ملتوی ہو گیا مگر مدینہ جا کر واپس آنا میرے لئے بہت دشوار تھا اس لئے اب ۱۵ ؍ رمضان تک تو یہیں قیام ہے۔ معلوم نہیں تمہارے دار العلوم کی کنجی ملی یا نہیں اس کا بھی شدت سے انتظار ہے۔

عزیز عبد الرحیم نے ۱۰ ؍ رمضان کو مع اہلیہ کے آنے کو لکھا ہے اگر چہ میں نے تو شدت سے منع کر دیا کہ تاوقتیکہ اہلیہ کی طبیعت بالکل اچھی نہ ہو سفر کا ارادہ نہ کریں۔ یہ بھی غالباً پہلے لکھ چکا ہوں کہ مولوی تقی صاحب کا ارادہ ۱۰ ؍ رمضان تک یہاں قیام کا تھا مگر اب پورے رمضان کا ارادہ کر رہے ہیں۔ میری رائے تو ان کے متعلق طویل غیبت عن الوطن کی وجہ سے جلد از جلد جانے کی ہے۔

دو ڈبیہ بھی ارسال ہیں۔ ایک عزیزہ خدیجہ کو دے دیں ایک مولوی ہاشم کو۔ عزیز

عبدالحفیظ میری مجبوری کی وجہ سے کہ میرا یہاں قیام عمرہ کی لالچ میں ہے اور بچیاں بھی آرہی ہیں آج اسی وقت آنے کی خبر ہے جس میں عزیز مولوی عاقل، مولوی سلمان، ابوالحسن مع اپنی زوجات کے اور مفتی صاحب وغیرہ کے آنے کی خبر ہے۔ شاہد وغیرہ سب جدہ گئے ہوئے ہیں۔ عزیز عبدالحفیظ نے لکھا ہے کہ کوشش تو میں نے بہت کی کہ رمضان سے پہلے پہنچ جاؤں مگر جمعہ سے پہلے ٹکٹ نہیں ملا۔ اس لئے جمعہ کو پہنچ جاؤں گا۔ یکم رمضان ہو یا ۲۔

اپنی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ لندن کے احباب کے خطوط کثرت سے آرہے ہیں ان سے کہہ دیں کہ رمضان میں خط سننے کا بھی وقت نہیں ملنے کا جواب تو درکنار۔ جن کے لفافہ میں جواب کیلئے کچھ ہوتا ہے ان کے جواب کا تو اہتمام کرتا ہوں مگر غیر جوابی کیلئے ہمیشہ تمہیں ہی دق کیا مگر اب تمہارے مشاغل کی وجہ سے تمہیں بھی دق نہیں کرنا چاہتا۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ، ۔ستمبر ۷۳ء

ڈاکٹر شبیر کا مدینہ سے پیام پہنچا کہ مجھے تیرا مکہ جانا معلوم نہیں تھا۔ میں ایسے وقت میں مدینہ پہنچا کہ چھٹی میں گنجائش نہیں تھی انشاء اللہ وقت نکال کر مکہ آنے کی کوشش کروں گا۔ ان سے ملاقات ہی پر معلوم ہوگا کہ ان کے ہاتھ جو اہم خط بھیجا تھا اور کچھ پودینہ وغیرہ بھی وہ پہنچ گیا یا نہیں۔ تم نے تو مشاغل کی وجہ سے رسید لکھی نہیں۔

ان کی روانگی کے بعد جو [آپ] کا خط پہنچا تھا اس میں لکھا تھا کہ فون سے معلوم ہوا کہ وہ آگئے ہیں۔ اس کے بعد معلوم نہ ہوسکا کہ ملاقات ہوسکی یا نہیں، میرا خط اور میری کنڈی پہنچ سکی یا نہیں؟ خدا کرے کہ ان کی معرفت کا خط نہ ہی پہنچا ہو تو اچھا ہے کہ اس نوع کے خطوط تو غیر مفید بلکہ مضر سمجھتے ہوئے بند کر دیئے۔ آئندہ بھی انشاء اللہ ارادہ نہیں ہے۔ خدا کرے میں اپنے ارادہ پر قائم رہوں۔ تمہارے سے تعلق کی کثرت نے ہمیشہ مجبور کیا۔

﴿87﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷۳ء[۲؍شوال ۹۳ھ]

خوشی کے ترانے خبر دے رہے ہیں سحر جلوہ گاہ ہے جہاں عید ہوگی

مگر جن کے دل مر چکے ہوں انہیں کیا جہاں عید ہوگی وہاں عید ہوگی

عزیزانم سلمہم! بعد سلام مسنون، آج دوشنبہ ۲۹ رمضان کی صبح کی نماز کے بعد عزیز مولوی احسان وغیرہ بقیع بھاگتے ہوئے گئے اور خبر لائے کہ چاند خوب صاف، واضح اور اونچا ہے۔ سب مطمئن ہو گئے کہ ایک دن اور مل گیا۔

مگر عزیز مولوی آفتاب نے جب سنا تو انہوں نے اسی وقت کہا تھا کہ ہندو پاک کے قواعد یہاں نہیں چلتے ہیں۔ میں تو یہاں غالباً ۲۸ یا ۳۰ سال سے ہوں، ایک مرتبہ ۲۸ کی عید کی تھی اور ایک ۳۰ کی، بقیہ سب ۲۹ کی۔ یہ شہرت تو عام سننے میں آرہی تھی کہ رمضان یہاں ۲۹ کا ہی ہوتا ہے لیکن ہندی قاعدے کے موافق فی الجملہ اطمینان تھا۔ البتہ مغرب کے بعد کے نفلوں میں کچھ اجنبیت سی محسوس ہوئی۔

عشاء کی نماز رمضان کے معمول سے ۱۰ منٹ دیر سے کھڑی ہوئی۔ فرض نماز کے بعد میں نے تو فوراً حسبِ معمول سنتوں کی نیت باندھ لی اس لئے کہ یہاں فرضوں میں اور تراویح میں اتنی گنجائش نہیں ہوتی تھی کہ تسبیحات فاطمہ اور سنتیں اطمینان سے ہوسکیں اس لئے سارے رمضان معمول یہ رہا کہ فرض کے بعد مختصر سنتیں پہلے پڑھ کر اور بہت ہی مختصر تسبیحات شروع کرتا تھا مگر وہ بھی پوری نہیں ہوتی تھیں۔

اس لئے میں نے فوراً سنتوں کی نیت باندھ لی لیکن پہلی رکعت میں بڑے امام

صاحب نے جو یہاں کے قاضی القضاہ بھی ہیں السلام علیکم کا نعرہ زور سے لگایا۔ اور کچھ عبارت بھی کہی جو میری سمجھ میں نہیں آئی اور اس کے بعد فوراً مسجد میں من من شروع ہوئی کہ سنتیں پڑھنی مشکل ہوگئیں۔ اس سے اندازہ تو ہوگیا تھا کہ یہاں کا قانون غالب آ گیا۔

سنتوں کے بعد مختلف لوگوں سے پوچھا کہ اعلان کیا تھا، اتنا سب نے کہا کہ عید ہو گئی۔ یہاں کمرے میں پہنچ کر مولانا یوسف صاحب بنوری نے بتلایا کہ 'ایھا الاخوان السلام علیکم لقد ثبت شرعا انتھاء رمضان وغدا دخل شھر شوال۔ اھنئکم بالعید' ۔مولوی انعام کریم صاحب نے بتلایا کہ اعلان تو بڑے قاضی نے کیا لیکن نائب قاضی اور نائب کے نائب پانچ عدد موجود تھے۔

بڑی مشکل سے ساتھیوں کو جلدی سے بھیج دیا کہ معتکف سے سب سامان فوراً اٹھاویں کہ یہاں فوراً سامان آدھ گھنٹہ کے اندر اٹھانا ضروری ہے اعلان کے بعد جس وقت بھی ہو، آدھ گھنٹہ میں مسجد خالی کرنا ضروری ہے۔ میں تو اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ جی چاہتا تھا کہ اپنی محرومی پر دو آنسو بہائیں مگر مبارک باد اور مصافحہ کرنے والوں نے ایسا دق کیا کہ بیٹھنا مشکل کر دیا۔

ایک خوش قسمت تو ایسا ملا جو نظر تو آیا نہیں مگر سامنے ہی بیٹھا تھا ایسی بے دردی سے ہچکیاں لگا کر رو رہا تھا ورنہ وہ تہنیتیں شروع ہوئیں کہ دل گھبرا گیا۔ ساتھیوں میں سے کوئی پاس نہیں تھا احمد ناخدا اتفاق سے ایک افریقی کو مصافحہ کیلئے لے کر پہنچ گیا۔ اس کو بھیج کر جلدی سے ساتھیوں کو بلایا، گاڑی منگائی ، یہاں پہنچا، تو عزیزم الحاج ابو الحسن نے میرے مخلص دوستوں سے حجرہ بدلنے کو [کہہ] دیا کہ تیرے بیٹھنے کی یہاں جگہ نہیں۔ میرا سامان بہت پھیلا رہا۔ مجھ لاوارث کیلئے تو اللہ کی زمین بہت وسیع ہے۔

مولانا انعام کریم صاحب کے حجرہ میں پہنچ گیا۔ مولانا یوسف صاحب بنوری کا معتکف میرے اور دروازے کے بیچ میں تھا اور میں جب تراویح کے بعد مدرسہ شرعیہ سے

فراغ پر اپنے معتکف میں جاتا تھا تو ان کے یہاں سبز چائے کا دور چلتا ہوا ہوتا تھا اور ان کا اصرار بھی، اور مولانا انعام کریم صاحب بھی روزانہ چائے پر اصرار کیا کرتے تھے۔ مگر میں نے پیشاب کے ڈر کے مارے اس عشرہ میں کسی قسم کی چائے نہیں چکھی۔

جاتے ہی دونوں سے چائے کی فرمائش کی، بہت خوش ہوئے اور مولانا انعام کریم صاحب نے سبز چائے بنائی، تو وہ بھی مولانا یوسف صاحب کی تھی۔ اور بہت لطیف، اول اس کی دو پیالیاں ضرور پیں اور سارے مجمع نے بھی۔ اس کے بعد مولانا یوسف صاحب کا مرید جو معتکف میں ان کی چائے لایا کرتا تھا وہ چائے لے آیا۔ دو پیالیاں ان میں سے پیں، جو پہلے سے زیادہ لطیف تھی۔

اس دوران میں فتوحات خوب زوروں پر آتی رہیں۔ جو تراویح کے بعد باجود میرے منع کرنے کے اور لڑنے کے بہت سلسلہ لمبا ہو جاتا تھا۔ چنے کی تو میری خود فرمائش ہوتی تھی اس لئے کہ افطاری ذرا سی کھجور اور زمزم کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا اور تراویح تک کسی اور چیز کے چکھنے کی نوبت نہیں آتی تھی۔ لیکن کئی طرح کی پھلکیاں، شامی کباب، سموسے اور آج تو مطبخ بھی بہت مقدار میں آ گئے۔

اسے تو میں نے بھی کھایا، اور قاضی جی کو بھی بہت پسند آیا۔ سب کو مزہ لگا، حالانکہ یہ سب مغرب کے بعد کھانا کھا چکے تھے۔ ابوالحسن، اسماعیل، یوسف تو مغرب کے بعد نہیں کھایا کرتے مگر وہ ہندوستانی خمیرے کی طرح نان نہیں بلکہ گھریلو خمیری قلچے تقریباً پچاس تھے۔ سارے ہی تھوڑی دیر میں ختم ہو گئے۔ ان کا سلسلہ بھی چائے کے درمیان چلتا رہا۔ ان سے نمٹ کر اب اپنے کمرے میں آ کر تمہیں یہ خط لکھوانا شروع کیا۔

اللہ کا بہت ہی انعام واحسان ہے، اس کے کس کس انعام کا شکریہ ادا ہو سکتا ہے۔ بہت ہی راحت سے اعتکاف کا زمانہ گذرا۔ پیشاب کا بہت ہی فکر تھا لیکن اللہ نے بہت ہی

احسان فرمایا اتنا تو ضرور ہوا کہ تقاضہ سے پہلے جانا ہوتا تھا۔ نظام یہ رہا کہ صبح کی نماز اپنے معتکف میں پڑھ کراور مدرسہ شرعیہ آ کر پیشاب وغیرہ سے فارغ ہوکر معتکف چلا جاتا تھا۔

عربی ساڑھے چار بجے اٹھ کر پھر مدرسہ شرعیہ آ کر پیشاب اور وضو وغیرہ کر کے معتکف جاتا تھا۔ جو باب عمر سے قریب تھا۔ کہ معتکفین سب اسی دروازے کے قریب ہوتے تھے, باب عمر سے لےکر باب سعود تک اور باب عمر سے لےکر باب مجیدی تک۔

معتکف میں ساڑھے چھ تک چاشت میں آٹھ نو پارے ہوجاتے تھے۔ وہیں ظہر کے بعد عصر تک مولوی اسماعیل کوقرآن پاک سناتا تھا۔۹ بجے سے ساڑھے نو بجے تک لیٹ کر دوستوں میں سے کوئی تیل کی مالش اور حاجی عبدالسبحان میواتی بدن کی تھوڑی سی مرمت کرتے۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کو بہت ہی جزائے خیر دے۔

سوانو بجے اپنی گاڑی میں مدرسہ شرعیہ آ کر پیشاب وضوکر کے باب جبرائیل پہنچ جاتا تھا۔ تین نمازیں اور تراویح اپنی قدیم جگہ اقدام عالیہ میں ادا ہوتی تھیں۔ مغرب کے بعد پون بجے وہیں باب جبریل سے مدرسہ شرعیہ آ کر پیشاب وضوکر کے چلا جاتا تھا۔

عشاء کی اذان ۲ بجے، دو بج کر دس منٹ پر فرض نماز مع دس رکعت تراویح بڑے امام صاحب پڑھاتے تھے۔ ترویحہ کا یہاں بالکل دستور نہیں، نہ یہاں نہ مکہ میں۔ دس رکعت کے بعد تقریباً ۲:۵۰ پر وہ تو مقتدی اور نائب امام بقیہ دس سے وتر ۳:۳۵ پر ختم کرتے تھے۔ وتر چونکہ دوسلاموں سے ہوتے تھے اس لئے ہم نے نہیں پڑھے۔

اخیر عشرہ میں نائب امام نے بھی وتر نہیں پڑھائے۔ تیسرے نے پڑھائے جو آواز سے بہت بوڑھے معلوم ہوتے تھے۔ ان کے بعد کوئی حنفی امام وترِ حنفی پڑھاتا تھا جس کی جماعت بہت لمبی چوڑی ہوتی تھی۔ اعتکاف میں تو ہم نے بھی وتر حنفی امام کے ساتھ پڑھے۔ مگر اس میں بہت دقت ہوتی تھی۔ نہ جگہ ملتی تھی نہ آواز آتی تھی۔

اعتکاف کے زمانے میں تراویح کے بعد میرے وضو وغیرہ سے فراغ پر معتکف میں پہنچ کر میں اور میرے سب رفقاء جو تقریباً چالیس کے قریب تھے قاضی جی کی اقتداء میں وتر ہوتے تھے۔اس کے بعد میری افطاری کا (جس کا اوپر ذکر آیا) نمبر آتا۔اس سے فراغ پر چھ بجے کے قریب یہ کم ہمت تو لیٹ جاتا تھا اور سارے ساتھی ابوالحسن [کے علاوہ، کہ اس] کو اللہ بہت جزائے خیر دے کہ وہ مجھ پر اپنا سب کچھ قربان کر دیتا تھا۔ بقیہ سب ریاض الجنۃ میں مواجہہ پر اور مختلف لوگوں کا قرآن سننے چلے جاتے تھے جو بہت کثرت سے مسجد نبوی میں ساری رات پڑھے جاتے تھے۔

اخیری عشرہ میں دونوں امام بھی مسجد میں آجاتے تھے اور نمبروار دو دو رکعت آلہ مکبر الصوت پر مصلائے نبوی پر پڑھتے تھے۔ پڑا پڑا یہ ناکارہ بھی دونوں کا سنتا رہتا تھا۔ نیند تو ایسے میں کیا آتی کہ بڑے زور سے قرأت ہوتی تھی۔ساڑھے نو بجے وہ ختم کرتے تھے اور اسکے بعد اپنا وتر جماعت سے پڑھتے تھے۔اس کے بعد تہجد کی اذان ہوتی تھی۔

یہ ناکارہ بھی اس وقت اٹھ کر باب عمر کی سیڑھیوں کے پاس (پیشاب وضو کر کے) نفلوں میں صورۃً بیٹھ جاتا تھا۔ دس بارہ پارے اس وقت ہو جاتے تھے۔البتہ عزیز ابوالحسن کے جبر سے تین بیضے ضرور کھاتا تھا۔ یہ سحری تھی۔اور تراویح کے بعد پھلکیاں اور چنے افطار تھا۔اسی جگہ صبح کی نماز یعنی معتکف میں پڑھتا تھا جس کا اوپر ذکر آچکا۔

مولانا انعام الحسن صاحب کو بھی نظام کی نقل بھیج دیں اور عزیز عبدالرحیم کو بھی کہ اس نے عزیز یوسف سے تفصیل منگائی ہے۔مگر عزیز یوسف تو مشاغل کی بہت کثرت سے مجھے امید نہیں کہ وہ لکھ سکے گا۔علی میاں کو بھی ایک نقل بھیج دیں تو اچھا ہے۔

یہاں تک تو عید کی شب میں لکھوایا۔اس کے بعد معلوم ہوا کہ حرم کے دروازے ایک دو کھلے رہیں گے اس لئے میں نے سب کو ابوالحسن کے علاوہ حرم بھیج دیا۔اور ابوالحسن نہ

معلوم اپنی کس تتر بتر میں لگ گیا۔ ساڑھے نو تک کروٹیں بدلتا رہا۔ ایک منٹ کو نیند نہیں آئی۔ شاید سبز چائے کی چار پیالیوں کا اثر ہو۔ ساڑھے نو بجے اٹھ کر عزیز ابوالحسن نے چائے پلائی۔ پھر پیشاب وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر دس بجے حرم شریف چلا گیا کہ جگہ ملنی مشکل تھی۔

عزیز احسان ساڑھے نو بجے ہی میری جگہ جا کر بیٹھ گیا تھا۔ میرے جانے پر اٹھ آیا۔ بارہ میں دس باقی تھے کہ اذان ہوئی۔ سنتوں کے بعد مکبروں نے تکبیر تشریق کہنی شروع کی مگر ایک دو دفعہ ہی کہنے پر آئے تھے کہ امام صاحب نے نماز شروع کر دی۔ ۱۲:۱۰ پر نماز کھڑی ہوئی۔ نماز کے بعد امام صاحب نے اعلان کیا کہ مراکش اور مصر کے لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم نے منگل کو روزہ رکھا تھا، شرعی حکم یہ ہے کہ ان کو عید کرنی چاہیئے۔ اپنے روزہ کی قضا کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد تکبیرات شروع ہوئیں۔ رئیس المکبرین کی ایک جماعت پہلے تکبیر تشریق الله اکبر ، الله اکبر ، لا اله الا الله والله اکبر ، ولله الحمد آواز ملا کر ایک جماعت لاؤڈ اسپیکر پر پڑھتی تھی اس کے بعد پھر متفرق مکبرین اور مؤذنین سارے حرم میں اس کو دہراتے تھے۔ اس طرح پر کہ پہلے الله اکبر کو تین مرتبہ اور بقیہ اوپر کے موافق۔

اس کے بعد پھر الله اکبر کبیرا والحمدلله کثیراو سبحان الله بکرة واصیلا، لااله الله وحده، صدق وعده، ونصر عبده، وأعز جنده ، وهزم الاحزاب وحده ، لا اله الا الله ولانعبد الا اياه مخلصین له الدين ولو كره الكافرون۔ اللهم صل علی سیدنا محمد وعلى آل سیدنا محمد وعلى اصحاب سیدنا محمد وعلیٰ انصار سیدنا محمد وعلیٰ ازواج سیدنا محمد وعلیٰ ذریة سیدنا محمد وسلم تسليما كثيرا۔

جب سارے مل کر اس جملہ کو پورا کر لیتے تو پھر رئیس المکبرین کی جماعت اپنی تکبیر

کا ایک دفعہ اعادہ کرتی اور اس کے بعد پھر مکبرین اپنی تکبیرات کا اعادہ کرتے۔ ڈیڑھ بجے تک یہی ہوتا رہا۔ پورے ڈیڑھ بجے نماز شروع ہوگئی۔

پہلی میں سبح اسم دوسری میں سورۃ غاشیۃ ، بسبع تکبیرات زائدہ فی الاولیٰ وخمس فی الثانیۃ کلتاھما قبل القرأۃ ۔صبح کی نماز میں امام صاحب نے اس دن سورۃ رحمٰن پوری پڑھی تھی۔ نو منٹ میں نماز عید پوری ہوئی پھر خطبہ شروع ہوا۔

اس میں پوری تکبیر تشریق ایک دفعہ شروع میں،صرف اللہ مرتبہ گیارہ مرتبہ اس کے بعد تقریبا بیس دفعہ اللہ اکبر عدد کذا وعدد کذا۔ جس میں لبیک کہنے والے، حج وعمرہ کو آنے والے، طواف وسعی کرنے والے، ملتزم پر چمٹنے والے، اس کے بعد بہت ہی۔۔۔ دل ہلا دینے والا خطبہ دیا۔

اس میں توحید اور ردشرک کے بعد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ،اس کے بعد نماز کی اہمیت، زنا، ربوا اور منکرات کی وعیدیں ذکر کیں، توبہ استغفار کی اہمیت [بیان کی]۔ دوسرے خطبہ میں تکبیرات سے ابتداء ہوئی اس طرح پر کہ اول پوری تکبیر تشریق، بقیہ پانچ مرتبہ صرف اللہ اکبر،اس کے بعد خطبہ شروع ہوا جس میں درود شریف کی کثرت اور اہمیت بہت زیادہ بیان کی۔

حضور ﷺ کے فضائل خاص طور سے بیان کیا۔ اور یہ کہ سوچو کہ پچھلی عید میں کون کون سے احباب میں تھے جو مر گئے۔ ابلیس سے بچنے کی خاص تاکید کی کہ وہ رمضان کا تھکا ہارا اس وقت زوروں پر آتا ہے اور پردہ کی اہمیت تفصیل سے بیان فرمائی۔ ۲:۱۰ پر خطبہ ختم ہوا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ریاض میں دو گاؤں سے ایک ریاض کے جنوب، ایک شمال میں ایک ایک دیکھنے والوں کی شہادت ہوئی۔

یہاں رمضان عید اور عید الاضحیٰ کا قانون یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی رؤیت ہو وہ ریاض بھیجی جاتی ہے۔ وہاں کے قاضی صاحب کی منظوری کے بعد پھر ملک فیصل کے پاس منظوری کیلئے کاغذ پیش ہوتے ہیں۔ ان کے دستخط کے بعد سارے ملک میں ریڈیو، لاسلکی وغیرہ سے حکم جاری ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ رات دو بجے کے بعد وہاں یہ شہادتیں پہنچیں۔ اور سوا دو بجے وہاں سے سب جگہ اعلانات جاری ہوئے۔ مکہ کا حال تو کل کو معلوم ہوگا کہ وہاں کس وقت اعلان ہوا، کیا صورت ہوئی۔ یہاں کے لوگوں کا ایک فقرہ مجھے بہت ہی پسند آیا 'العید عند الحبیب ﷺ'۔ اس لئے مکہ، جدہ، طائف، ریاض تک کے لوگ عید کرنے آئے۔

یہاں کے ہوٹلوں کے اور کرایے کے مکانات کے کرایے بھی خوب المضاعف پر المضاعف ہوجاتا ہے۔ ۲۰ تاریخ سے کچھ اضافہ ہوتا ہے، ۲۵ سے المضاعف۔ بھائی شجاع صاحب مع اہل وعیال ۲۵ رمضان کو آ گئے تھے۔ ان کا کمرہ ۴ آدمیوں کا ۶۰/ ریال روزانہ میں۔ معلوم ہوا کہ ۲۷ کو ۸۰ ریال ہوگئے اور پھر اس پر بھی اضافہ۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ۲۷، ۲۸ کو ۵۰۰ ریال روزانہ پر بھی ہوجاتا ہے۔

اب وقت تھوڑا رہ گیا، اس لئے اس کو تو ختم کرتا ہوں۔ یہاں سے روانگی تو بہت جلد ہوجانی چاہئے تھی اس لئے کہ مکہ والے اپنے یہاں طویل قیام پر اصرار کر رہے ہیں مگر میں ہی پاؤں مل رہا ہوں۔ آج سے یہاں کا اجتماع شروع ہے اور پرسوں جمعہ تک رہے گا۔ شنبہ کو یہاں سے روانگی طے تھی مگر میں نے دو دن سرکا کر دوشنبہ یہاں کی چھ شوال تجویز کردی۔

جدہ سے ۲۲ دسمبر دوشنبہ کی صبح کو کراچی کے جہاز کے ٹکٹ آچکے ہیں۔ ایک مختصر ایریلیٹر آئندہ ہفتہ مکہ سے بھی روانہ کرنے کی کوشش کروں گا۔

فقط والسلام

﴿88﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۱/اکتوبر ۷۳ء [۵/شوال ۹۳ھ]

مکرم محترم جناب الحاج قاری صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، باوجود رمضان المبارک ہونے کے اور باوجودیکہ میں نے خصوصی خطوط کے علاوہ یعنی سہارنپور نظام الدین کے اور کسی کا خط سنا بھی نہیں مگر تمہارے مدرسہ کی وجہ سے تمہارے خط کا انتظار رہا۔ معلوم نہیں کہ دارالعلوم کی کنجی مل گئی یا نہیں اور اس کے مراحل طے ہو گئے یا نہیں۔

تمہارے یحییٰ سے تو اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے ان سے بھی ہمیشہ پوچھتا رہتا ہوں کہ دارالعلوم کا کوئی حال معلوم ہوا یا نہیں؟ اس سال مدینہ پاک میں معتکفین کی کثرت رہی جن میں علماء بھی کثرت سے آئے۔ دوسو سے زائد علماء بتاتے ہیں۔ اسی بنا پر مولانا بنوری نے اسرائیل اور مصر کی جنگ کی بنا پر اعتکاف کے زمانہ میں بخاری شریف کا ختم کرایا۔ مجھے تو بہت دشوار معلوم ہو رہا تھا مگر بحمد اللہ دو گھنٹے میں بہت سہولت سے ختم ہو گیا۔ ۶۰ علماء کو آدھا آدھا پارہ دے دیا تھا۔

تمہیں شعبان میں میں نے تمر باللوز کے کئی پیکٹ بھیجے معلوم نہیں کوئی پہنچی یا نہیں؟ اس وقت تو اس خط کا مقصد عزیزم عبدالرحیم کے متعلق کچھ تفاصیل لکھنی ہیں۔

یہ تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ بذل سے الحمدللہ اخیر شعبان میں فراغت ہو گئی اور مجھ پر یہ تقاضا تھا کہ مولوی۔۔۔جس طرح ہو جلد از جلد واپس چلے جائیں، چنانچہ میں نے ان کو کئی خط لکھے کہ تمہارے مکہ آنے کی ضرورت نہیں مصر سے سیدھے بمبئی چلے جاؤ مگر انہوں نے نہیں مانا اور رمضان سے ۳،۴ دن پہلے مکہ آ گئے۔

انہوں نے لکھا تھا کہ مجھے کچھ ضروری مشورے کرنے ہیں اس واسطے آ گیا۔ یہاں آنے کے بعد ۳،۴ دن تو وہ منتظر رہے کہ میں ان سے دریافت کروں مگر جب میں نے کچھ نہ پوچھا تو انہوں نے از خود ہی کہا کہ مجھے کچھ کہنا ہے میں نے کہا کہ آپس کی جنگ وجدل کے متعلق تو کچھ سننا نہیں ہے اس کے علاوہ کچھ کہنا ہے تو کہو۔ یہ لغویات تو میں خطوط میں بہت سن چکا ہوں۔

اس پر ایک دن سنا کہ ان پر بہت گھمیر رہی سارے دن غصہ میں رہے کہ شیخ نے میری بات نہ سنی۔ میں نے کہا کہ الحمدللہ بذل ختم ہوگئی، مجھ سے تو تمہارا کوئی واسطہ نہیں۔ آپس میں تم معافی تلافی کرلو۔ ان کا وعدہ ۱۰ رمضان کو چلے جانے کا تھا مگر یہاں آ کر انہوں نے رابطہ میں اپنی ملازمت کی کوشش شروع کردی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ان کو اس میں کامیابی بھی ہوگئی۔

اس [بھاگ دوڑ] میں وہ پورے رمضان رہے، پرسوں وہ مکہ چلے گئے اور وہاں سے جمعہ کے دن ہندوستان کا ارادہ کر کے گئے ہیں، اور مکہ سے ارادہ کر کے گئے ہیں کہ رابطہ سے واپسی کا ویزا اور ٹکٹ لے کر جائیں۔

عزیز عبدالحفیظ کو میں نے شعبان میں کئی خط لکھے کہ تم تکمیل کا انتظار کئے بغیر فوراً چلے آؤ کہ آخر شعبان میں عاقل، سلمان مع اپنی اہل وعیال حج کیلئے آ رہے ہیں مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ مگر اس کو اپنے کسی تجارتی کام کیلئے دمشق جانا تھا اس لئے وہ ۲ رمضان کو پہنچا۔

عبدالرحیم کے متعلق اطمینان تھا کہ ۱۰ رمضان کو اس نے آنے کا ارادہ لکھا تھا مگر ڈاکٹرنی نے اس کی اہلیہ کو اجازت نہ دی کہ ابھی آپریشن کے ٹانکے اچھے نہیں ہوئے اس لئے اس نے دوبارہ ۱۸ رمضان تک آنے کو لکھا مگر جنگ شروع ہوگئی۔

ڈاک اور راستے بند ہوگئے یہاں سے کئی خطوط رجسٹریاں تار بھیجے گئے اب تک بھی

معلوم نہیں ہوا کہ ہمارا کوئی خط اس تک پہنچا یا نہیں۔ تین دکانوں سے ٹیلیفون ملایا گیا مگر نہ مل سکا اور تعجب اس پر ہے کہ مصر سے ایک عورت کا ٹیلیفون اس کے باپ کے نام آ گیا کہ ہم سب خیریت سے ہیں۔ اسی بنا پر تمہیں تار دلوایا تھا کہ شاید وہاں سے ٹیلیفون اچھی طرح مل سکے۔

جس دن تمہیں تار ڈلوایا اسی دن شام کو عبد الرحیم کا برقیہ ملا ”کلنا بخیر و الطرق مسدودة “اس سے اطمینان تو ہوا مگر تفصیل معلوم نہ ہو سکی۔ یہاں روز جنگ کے متعلق خبریں سنتے رہے کہ بند ہو گئی ہے۔ ایک دن خبر سنی کہ حجاز مصر کا راستہ مطار کا کھل گیا۔ بہت ہی مسرت ہوئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو صرف یہاں کی فوجوں اور یہاں کے مجروحین کیلئے کھلا ہے۔

کئی دن ہوئے تمہارا برقیہ بھی پہنچ گیا تھا جس میں عبد الرحیم کی مجمل خیریت تھی۔ اتنا مضمون تو خود عبد الرحیم کے برقیہ سے بھی کئی دن پہلے معلوم ہو گیا تھا اگر تمہارے یہاں سے کوئی ٹیلیفون مل سکتا ہو تو اس کی بیوی بچوں کی خبر منگا کر, تار سے نہیں, بلکہ خط سے مفصل مطلع کریں۔ وہ بھی اپنی خالہ کی وجہ سے ان کے ساتھ حج کرنے کا بہت متمنی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آسانی کی صورتیں پیدا فرمائے۔ اس کا بہت ہی فکر رہتا ہے۔

تمہارا رمضان میں مختصر پرچہ آیا تھا جس میں تم نے اپنی خالہ کے ساتھ حج کو آنے کو لکھا تھا مگر یہ نہیں لکھا تھا کہ کب تک آنے کا ارادہ ہے۔ میری طبیعت تو دن بدن ضعیف تر ہوتی جا رہی ہے رمضان کے بعد سے مسلسل بخار کا سلسلہ چل رہا ہے۔

حج پر جانے کی بالکل ہمت نہیں ہے مگر اشکال یہ ہے کہ میرے اٹھانے کے واسطے چار آدمی تو ہر وقت چاہئیں اگر چہ مقامی احباب اور آفاقی لوگوں میں سے جو پہلے حج کر چکے ہیں ان کا اصرار یہ ہے کہ ہم بھی تیرے ساتھ حج کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں قیام کریں گے چنانچہ عبد الحفیظ کا بھی یہی اصرار ہے کہ میں مع اپنی اہلیہ کے قیام کروں گا۔ اس کو تو میں نے شدت سے انکار کر دیا کہ ان کے یہاں تو حج کے موقعہ پر بڑا ہنگامہ ہوتا ہے۔ ملک صاحب کو

اس کے بغیر دقت ہوگی۔

البتہ صوفی اقبال، ڈاکٹر اسماعیل اور آفاقیوں میں سے مولوی اسماعیل بدات، مولوی سلیمان افریقی، اور بھی بعض ملکی احباب اصرار کررہے ہیں کہ ہم تیرے ساتھ مدینہ قیام کریں گے مگر ابھی تک کوئی شرح صدر پختہ نہیں ہوا۔ چونکہ ہر سال ہجوم بہت ہی بڑھتا چلا جارہا ہے اس لئے مجھ جیسے بیمار ضعیف مصروف کا جانا بہت مشکل ہے۔

تمہیں یاد ہوگا کہ علی میاں نے تمہاری درخواست اور میری سفارش پر اس کی منظوری دے دی تھی کہ وہ تمہارے دار العلوم کے سلسلہ میں لندن آنے کو تیار ہیں جب تم بلاؤ۔ رابطہ کے اجتماع کے سلسلہ میں اوائل ذیقعدہ میں ان کا آنا تجویز ہے اس لئے کہ ۱۵ سے سنا ہے کہ اجتماع کی تجویز ہے اور حج کے بعد ان کی واپسی ہے۔ ان دونوں وقتوں میں سے [کسی میں] اگر تمہارے دار العلوم کے افتتاح کی کوئی صورت بن جائے تو میں بھی سفارش کرسکتا ہوں۔ اور علی میاں کو بھی سہولت رہے گی۔

اپنی خالہ اور اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ مولوی ہاشم سے بعد سلام مسنون، تم نے شعبان میں لکھا تھا کہ مفتی اسماعیل کا اعتکاف میری مسجد میں تجویز ہوا ہے اور اسماعیل کا بھی خط آیا تھا کہ میں تیار ہوں۔ صرف ویزا اور ٹکٹ کا انتظار ہے معلوم نہیں پھر کیا ہوا۔

ان کے جو خطوط رمضان کی کارگذاری کے آئے وہ تو بہت موجب مسرت ہیں۔ بڑا مجمع معتکفین کا رہا اور سہارنپور کا پورا چربہ انہوں نے اتار دیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۳۱/ اکتوبر ۷۳ء

﴿89﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲؍نومبر ۷۳ء [۱۷؍شوال ۹۳ھ]

مکرم و محترم قاری صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، رمضان کے بعد سے تمہارے خط کا انتظار ہی رہا۔ پرسوں ڈیوزبری کے ایک صاحب کا خط آیا تھا اور میں نے اپنی عادت کے موافق ان کو مشورہ لکھا تھا کہ وہ تم سے ملتے رہا کریں اور اسی بنا پر دوسرا ورق اس نیت سے چھوڑ دیا تھا کہ آپ کو لکھواؤں لیکن طویل انتظار کے بعد ۱۱ نومبر کے بعد تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ 27 اکتوبر پہنچا اور اس میں کئی چیزیں جواب طلب تھیں اسلئے میرا خیال ہوا کہ آپ کا خط تو مستقل ہی لکھوا ہی دوں۔

میں نے ۳۱؍اکتوبر کو بہت مفصل خط آپ کو لکھا تھا جس میں اس وقت تک کی سرگذشت لکھ دی تھی۔ اس کے بعد ۷؍شوال پنجشنبہ کو حافظ عبد الستار کا ٹیلیفون پہنچا کہ عبدالرحیم مع بچہ بیوی کے مکہ پہنچ گیا۔ مایوسی کی حالت میں بجائے تار یا خط کے خود اس کے آجانے کی مسرت جتنی مجھے ہوئی ہوگی میرا خیال ہے کہ کوئی اندازہ نہیں کرسکتا۔ میں نے مٹھائی منگائی، عبدالحفیظ سے بھی تقاضے سے منگائی۔

اس پر مولانا.....صاحب کو جتنا غصہ آنا چاہئے تھا قرین قیاس تھا کہ ان کی آمد پر اس کا عشر عشیر بھی نہ ہوا۔ مگر دونوں کی آمد میں بڑا فرق تھا اور اس کے بعد عزیز عبدالرحیم مع اہلیہ اور فرزند ارجمند کے یہاں پہنچ گیا۔ میری مسرت کو دیکھ کر بالخصوص اس وجہ سے بھی کہ اس کی آمد پر سب سے زوردار دعوت تقریباً 150 نفر کی میں نے کی تھی۔ جب دعوتوں کا سلسلہ بندھا تو کوئی دن ایسا نہیں گذرا کہ کوئی نہ کوئی دعوت مدرسہ شرعیہ نہ آجاتی ہو۔

مگر یہاں آنے کے بعد اکثر اوقات بذل کے لانے میں اوراو جز کی طباعت کے سلسلہ میں گذرتے رہے۔ مصر والوں کی عبدالرحیم بہت شکایت کرتا رہا کہ وہ نہ تو کام کرتے ہیں نہ سیدھے منہ بات کرتے ہیں۔ بذل جو شعبان سے مصر پڑی ہے اس کے یہاں آنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

دو مہینے ہوئے مصری بذل کے ٦ حصے فی سو عدد بمبئی بھجوائے تھے ان کا بھی کچھ پتہ نہیں۔ میں نے مشورتاً کہا کہ آج کل تو راستہ کھلا ہوا ہے جنگ بند ہے دو تین دن کیلئے تم ہی احباب ہو آؤ تو ان دونوں نے متفق اللسان ہو کر کہا کہ ہمارا تو کئی دن سے یہی مشورہ ہو رہا ہے کہ بغیر اس کے بذل کے حج تک آنے کی کوئی صورت نہیں ,مگر ڈر کے مارے تیرے سے کہنے کی ہمت نہیں پڑی ,اگر تو اجازت دے تو ہم کل ہی چلے جائیں؟

ان دونوں کا اصرار ہوا کہ آج کل راستہ کھلا ہوا ہے تین چار دن کو جانا ہے۔ اس لئے وہ پرسوں جمعہ اور شنبہ کی درمیانی شب میں احرام باندھ کر مکہ چلے گئے تھے۔ مگر شنبہ کی شام کو ایک دوست کا ٹیلی فون ملا کہ ان دونوں کو مصری ویزا نہیں مل سکا جس سے بہت قلق ہوا۔ مگر رات دوسرا ٹیلی فون اسی دوست کا ملا کہ ان دونوں کو مصری ویزہ مل گیا۔ کل کو جا رہے ہیں۔ یہ صرف ٹیلی فون سے معلوم ہوا۔ کوئی آدمی آوے یا خط آوے تو مفصل حال معلوم ہو۔

خدا کرے کہ یہ دونوں عزیز جلد از جلد بذل کی بلٹی کرا کر دو تین دن میں واپس آجائیں تو اللہ جل شانہ کا احسان ہو۔ دعائیں تو بڑی کرائی جا رہی ہیں۔ یہاں تک تو تمہید تھی اب تمہارے خط کا جواب لکھوا رہا ہوں۔

عزیز عبدالرحیم کے یہاں پہنچنے پر میں نے اس کی طرف سے تار دلوایا تھا کہ ''ہم سب خیریت سے پہنچ گئے''۔ خدا کرے کہ یہ تار بھی پہنچ گیا ہو۔ اس کے بعد تمہارا تار پہنچا کہ عبدالرحیم خیریت سے ہے مگر چونکہ پہلے اس کے یہاں پہنچنے کا تار دیا جا چکا تھا اس لئے اس

کے جواب کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔

تمہیں میں نے ایک بہت مفصل خط مکہ سے شروع رمضان میں دوسرا مدینہ سے لکھوایا تھا تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ کوئی نہیں پہنچا۔اس جنگ کی خبروں نے ایسا پریشان کیا کہ یہ ناکارہ بھی اعتکاف کے زمانہ میں بہت اہتمام سے روزانہ خبریں سنتا تھا۔مولانا یوسف بنوری اور مولوی اسعد مدنی دونوں کے معتکف میرے دائیں بائیں تھے وہ دونوں دن بھر کی خبریں رات کو مجھے بہت تفصیل سے سناتے تھے۔

مولانا بنوری نے یوں کہا کہ ختم بخاری کا خیال ہو رہا ہے۔ میں نے کہا کہ بھلا اعتکاف میں اتنا بڑا مجمع کہاں ملے گا۔انہوں نے کہا کہ تم سے تعلق رکھنے والے دوسو سے زیادہ علماء ہیں، چنانچہ ختم بخاری ہوا اور اللہ جل شانہ کے فضل وکرم سے ظہر کے بعد فراغت ہوگئی صرف دو گھنٹے میں ,اور مولانا بنوری نے مجھے بہت زوردار مبارک باد دی۔ یہ وہ دن تھا جس دن جنگ بندی کا اعلان ہوا۔انہوں نے کہا کہ شام کے ریڈیو پر جنگ بندی کے اعلانات آرہے ہیں۔

اس کے بعد سے بھی یہاں دعاؤں کا اہتمام، اعتکاف کے زمانہ میں تو ختم یسین تراویح کے بعد اور اس کے بعد سے عصر کے بعد مدرسہ شرعیہ میں میرے حجرے میں ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔تم نے اپنے اوپر جتنا اثر لکھا وہ تو تمہارے دینی اور ایمانی جذبہ کا اثر ہے۔اللہ تعالیٰ مبارک کرے مگر تم نے جو ضعف قلب کی شکایت لکھی وہ بڑی خطرناک ہے۔ اس کیلئے کسی طبیب کے مشورہ سے خمیرہ مروارید وغیرہ کا استعمال ضروری ہے۔ ڈاکٹروں کے یہاں اس کی دوا نہیں۔

تمہارے دوست کا خواب ظاہر ہے کہ کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔اعتکاف کے زمانہ میں بھی متعدد خواب حضور اقدس ﷺ کے متعلق سننے میں آئے۔ایک شخص نے خواب لکھا تھا

کہ سید الکونین ﷺ وضو فرما کر گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ میں تشریف لے گئے۔ حضور ﷺ ہی کی برکات سے امید افزا خبریں سنی جارہی ہیں۔ جلالۃ الملک نے امریکہ کا پٹرول بند کر رکھا ہے جس کی وجہ سے ان کا وزیر خارجہ یہاں بھی آیا تھا، روس بھی اور مصر بھی گیا تھا۔

خبریں تو اپنی عادت کے خلاف میں نے بھی خوب سنیں اور دعاؤں میں بھی کسر نہیں چھوڑی۔ تمہارے دار العلوم کا بھی بہت ہی فکر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جلد از جلد اس کو تکمیل تک پہنچائے۔

اس سے قلق ہو رہا ہے کہ کہ میرے دو خط رمضان کے تمہیں نہیں ملے۔ ان میں سے دوسرے میں میں نے علی میاں کا شروع ذیقعدہ میں رابطہ کے اجتماع میں آنا لکھا تھا اب تو تم خود ہی آرہے ہو، انشاء اللہ زبانی بات ہو جائے گی۔

ہمارے یہاں مکہ میں تو عید جمعہ کی ہوئی اور ہندوستان دہلی وغیرہ میں اتوار کو اور کہیں کہیں پیر کو بھی۔ خدیجہ سلمہا کے متعلق میں تو تمہاری اہلیہ کے ساتھ ہوں وہ بے چاری اکیلی گھبراوے گی۔ میرے تو دو داماد عاقل، سلمان اپنے اہل وعیال سمیت ۲۸ر شعبان کو مکہ پہنچ گئے تھے۔ ان دونوں کے سات بچے سب سے چھوٹی دو برس کی اور سب سے بڑا جعفر ۸ر سال کا۔

اس کے متعلق میری رائے بالکل آنے کی نہیں تھی مگر اس کے والدین کی وجہ سے کہ ان کا خیال بٹا رہے گا اجازت دینی پڑی۔ ان بچوں کے اخراجات بہت ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ بچوں پر کوئی ٹیکس بھی اب کے خصوصی لگا اور کرنسی کسی کو نہیں ملی۔ مگر میں نے اس لئے گوارا کیا کہ ان کے والدین کا خیال بٹا رہے گا۔

تم نے لکھا کہ جو ہند سے آتے ہیں وہ طویل عرصہ کیلئے چھوڑ کر آتے ہیں، یہ تو غلط ہے البتہ افریقہ والوں کو اللہ نے یہ ہمت دی ہے۔ مولوی سلیمان پانڈور تو پہلے سے آئے

ہوئے تھے اب ان کی بیوی یکسالہ بچی کو چھوڑ کر آ گئی۔

تمہاری طرف سے تمہاری اہلیہ کی طرف سے بغیر کہے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں مگر اس کے باوجود میرا اپنے دوستوں کو یہی مشورہ ہوا کرتا ہے کہ وہ بھی اپنے خطوط میں درخواست ضرور لکھا کریں۔ اس لئے کہ میرا کسی کی طرف سے پیش کرنا اور اس کا پیام پہنچانا دونوں میں بہت فرق ہے۔ اپنی اہلیہ سے بشرطِ سہولت خالہ اور خالو سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۲/نومبر ۷۳ء

تمہاری آمد کا اشتیاق تو کئی مہینے سے ہے۔ جب سے سنا تھا کہ تمہاری خالہ لندن پہنچ جائیں ان سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

تمہارے خط میں ہارون ابن مولانا یوسف مرحوم کا کوئی ذکر نہیں غالباً تمہیں علم نہیں ہوا کہ وہ عزیز بھی دل کی بیماری میں ۱۴ دن دہلی کے ہسپتال میں رہ کر ہندوستان کی ۳۰/ شعبان اور ہماری ۲ رمضان جمعہ کے دن قبیل جمعہ ساڑھے گیارہ بجے انتقال کر گیا۔ دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی تم سے بھی درخواست ہے اور تمہارے دوستوں سے بھی۔

مولوی ہاشم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ یہ ناکارہ ان کیلئے اور ان کے اہل وعیال کے لئے دل سے دعا کرتا رہتا ہے۔

ازاحقر ڈاکٹر اسماعیل بعد سلام مسنون گذارش دعا۔

﴿90﴾

از: حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: نومبر ۷۳ء/ شوال ۹۳ھ

عزیز گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ اس سے قبل دو تین خط لکھ چکا لیکن آج آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ ابدال والے خط کے علاوہ کوئی خط نہیں پہنچا, اس سے تعجب ہوا, خیر آج کل میرا قیام تقریباً مہینہ بھر سے زیادہ ہوا حضرت شیخ مدفیوضہم کے ساتھ ہی ہے۔ تین ہفتہ سے ابوالحسن سہارنپور والدہ صاحبہ اور بھائی طلحہ کو لینے کیلئے گیا ہوا ہے, اس جمعہ کو وہ سب آرہے ہیں, اطلاعاً عرض ہے۔

حضرت کی طبیعت اچھی نہیں ہے۔ ماہ مبارک کے بعد تو بہت خراب تھی۔ غنودگی خوب رہی, کئی کئی دن تک رہی, اب اس سے تو الحمد للہ کافی اچھی ہے پھر بھی کبھی کبھی بے خیالی ہوجاتی ہے۔ آج صبح سے یہی کیفیت تھی اب عصر کے بعد سے ٹھیک ہے۔ صبح ۳ بجے سے سو رہے تھے, بیچ میں ظہر پڑھ کر پھر سوئے تھے, اب عصر کی اذان پر اٹھے ہیں۔ کھانا پینا بھی کافی کم ہے شکر کی زیادتی بہت ہے۔

نیند بہت کم ہے۔ یہاں خشخاش نہیں ملتی کسی آنے والے کے ہمراہ اگر خشخاش کا حلوا بنا کر بھجوائیں تو بہت اچھا ہو, لیکن ساتھ ہی پرچہ ضرور لکھیں کہ یہ خشخاش کا حلوہ نیند کیلئے ہے۔ اس کو بجائے شکر کے شہد میں بنائیں تو اچھا ہے کہ شہد کا پرہیز [نہیں] ہے۔ اگر ایسا ہو تو یہ بھی لکھ دیں کہ یہ شہد میں بنایا گیا ہے۔

میرا ارادہ جنوری کے آخر تک یہاں رہنے کا تھا کہ موسم حج کا ویزہ ہے لیکن حضرت

نے فرمایا کہ مصر جاکر اوجز کی تکمیل کرلو میں زندگی میں اس کو دیکھ لوں, اس لئے مولانا عبدالحفیظ صاحب کے ساتھ آئندہ ہفتہ میں مصر جارہے ہیں وہ وہاں سے عبدالرحمٰن کو لے کر لندن آئیں گے, اطلاعاً عرض ہے۔آج عبدالحفیظ آرہے ہیں ان کو عبدالرحمٰن والا پیام پہنچا دوں گا۔

بظاہر انشاء اللہ جنوری کے آخر میں زامبیا جانا ہوگا, وہاں سے انشاء اللہ ٹکٹ کا انتظام کروں گا, اللہ تعالیٰ عافیت کے ساتھ کرادے۔اس وقت بھی میں نے ہی تمہارے ٹکٹ کا انتظام کیا تھا۔عزیزہ خدیجہ کی وجہ سے مجھے بھی بہت دلچسپی رہی, اللہ تعالیٰ اس کو دارین کی ترقیات سے نوازے۔

اور کیا لکھوں زامبیا سے جب سے میں آیا ہوں کوئی خط ان لوگوں کا نہیں آیا۔صرف چند دن ہوئے ایک تار خیریت طلبی [کا] آیا تھا, میں نے ہمروزہ تار سے جواب دے دیا تھا۔ خط میں نے کئی لکھے لیکن کسی کا جواب نہیں آیا۔انہوں نے بھی لکھے ہوں گے لیکن مجھے کوئی نہیں ملا۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔تمہاری طرف سے اہتمام سے صلوۃ وسلام اور مدرسہ کیلئے دعاؤں کی درخواست کرتا رہتا ہوں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

﴿91﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳؍نومبر ۷۳ء [۱۸؍شوال ۹۳ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب نمبر ۱۴ مائی بینک سٹریٹ بولٹن! آپ کے دوگرامی ناموں کا جواب ایک ائرلیٹر مستقل کل صبح لکھا تھا، شام کو آپ کا ایک اور ائرلیٹر مؤرخہ ۶ نومبر کل ۱۱ نومبر کی شام کو پہنچا اور چونکہ اسی وقت یہ ائرلیٹر میں جناب سلیمان پٹیل کے نام لکھ رہا تھا اور انہوں نے اپنا تبلیغ میں کثرت سے جانا لکھا تھا اور میں نے اپنی حسبِ عادت ان کو مشورہ بھی دیا تھا کہ آپ سے ملتے رہیں، ورنہ ایک لفافہ میں ڈال کر یہ پرچہ آپ کو بھیج دیں اسی لئے اوپر آپ کا پتہ لکھا۔

عزیزان عبدالحفیظ عبدالرحیم کے متعلق کل کے خط میں لکھوا چکا ہوں کہ ان کو مصر کا ویزا یہاں نہیں ملا مگر سفارت والوں نے بہت اطمینان دلایا کہ بے تکلف چلے جاؤ، لوگ اسی طرح جارہے ہیں مصر کے مطار پر مل جائے گا۔ اس لئے وہ آج صبح انگریزی ۸ بجے روانہ تو ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے پہنچاوے اور خیریت سے کامیابی کے ساتھ جلد واپس لاوے۔

تم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے جن خطوط کا ذکر لکھا ان کی رسید کل لکھوا چکا ہوں۔ تمہارے دارالعلوم کا خیال بھی لگا رہتا ہے اور فکر بھی۔ اور تعویق سے کلفت بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد تکمیل کو پہنچائے۔ کارپوریشن کے صدر کی گفتگو تو بہت ہی تسلی بخش ہے خدا کرے کہ یہ ظاہرداری نہ ہو۔

رابطہ کی تاریخیں تو ۱۴ ذیقعدہ مقرر ہوگئی ہیں علی میاں نے لکھا ہے کہ میرا تو بالکل ارادہ نہیں مگر تیری وجہ سے ارادہ کررہا ہوں۔ ہم نے تو عبدالرحیم کو ٹیلیفون کرنے کے واسطے

تین دو کانوں پر ٹیلیفون کیا مگر ملا نہیں۔تم نے اچھا کیا کہ دارالعلوم کی ضرورت سے کچھ حکام سے تعلقات پیدا کر لئے۔مجبوراً سبھی کو کرنے پڑتے ہیں۔

مفتی اسماعیل نے مجھے جو خط لکھا اس میں تو صرف یہ لکھا تھا کہ کوشش کر رہا ہوں کہ تجھ سے حج پر ملاقات ہو جائے۔دعا کر کہ کوئی صورت ہو جائے۔خدا کرے کہ ۲۰/نومبر کے اجتماع میں تمہارے دارالعلوم کا مسئلہ حل ہو جائے۔

تمہارے گھر فروخت کرنے کی تو رائے میری بالکل نہیں اس لئے کہ وہاں مکانات بڑی مشکل سے ملتے ہیں اس کی فروختگی کو تو اس وقت تک مؤخر کرو جب تک اس سے بہتر مکان نہ ملے کہ اس کو فروخت کر کے اس کو خرید لو۔

یہ تم نے صحیح سنا کہ گرانی یہاں بہت زیادہ بڑھ گئی۔گوشت ۱۰/ریال کیلو ہے یعنی ہندوستانی ۲۵/روپے کلو۔لیکن جب بہت سے احباب قرض کی پیشکش کر رہے ہیں تو بندہ کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں۔اس ناکارہ کا تو تقریباً ہر سفر قرض ہی سے ہوا مگر مالک نے جلدی ادا بھی کرادیا۔

ابھی سے بقیع کی امیدیں نہ باندھو۔اتنے بڑے دارالعلوم کا تو بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ بقیع کی تمنا تو مجھ جیسا باندھے جو دین و دنیا دونوں سے نمٹ چکا ہو اور زمین پر بوجھ ہی ہو۔ اس ناکارہ کو تو اپنے امراض کی کثرت اور ضعف کی وجہ سے حج پر جانے کی بالکل ہمت نہیں ہو رہی ہے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ،۱۳/نومبر ۷۳ء

عبدالرحیم نے اپنے خالہ زاد بھائی کے متعلق متعدد خطوط لکھے کہ کئی ماہ ہوئے انہوں نے میرے لئے تمہارے پاس کچھ کتابیں بھیجیں مگر تمہارے کسی خط میں اس کا ذکر نہیں۔اس

وقت تو عبدالرحیم ہے نہیں جو اس سے تفصیل سے لکھواؤں البتہ اس کے وہ بھائی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ کتابیں تمہارے پاس پہنچ گئی ہوں تو ان کو اپنے سفرحج کے خرچ میں لے آؤ۔ باقی عندالتلاقی۔ عبدالرحیم بھی یہاں موجود ہوگا۔

ازحبیب اللہ بعد سلام مسنون، سوچ سمجھ کر آیئے گا۔ احمد لولات تو ہے نہیں حجرے اندر آپ کی ہی ٹانگ پکڑ کھینچی جائیگی۔

﴿92﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱ر نومبر ۷۳ء [۲۶ر شوال ۹۳ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، آج ۲۱ نومبر کو ظہر کی اذان کے قریب تمہارا دستی محبت نامہ پہنچا جو لفافہ تو عبدالرحیم کے نام تھا اور خط اس ناکارہ کے نام۔ چونکہ اس میں بعض چیزیں فوری جواب طلب تھیں اس لئے فوراً جواب لکھوا رہا ہوں۔

عزیزان عبدالحفیظ اور عبدالرحیم ایک عشرہ ہوا باصرار مجھ سے اجازت لے کر تین چار دن کے ارادہ سے مصر گئے تھے اس لئے کہ راستے کھل گئے تھے اور مصر میں جو بذل شعبان سے طبع شدہ پڑی تھی اس کے آنے کی کوئی صورت نہیں ہو رہی تھی وہاں کے اہل مطابع نہ خطوط کا جواب دیتے تھے نہ تار اور ٹیلیفون کا پتہ چلتا تھا کہ پہنچا یا نہیں۔

[چونکہ] مصر کا راستہ طیارہ کا چالو ہوگیا تھا اس لئے دوستوں کے اصرار پر میرا بھی یہ خیال ہوا حج کا زمانہ قریب ہے اگر یہ آگئیں تو اچھا ہے مگر جانے کے بعد ان عزیزوں کا بھی

چوتھے دن ایک برقیہ [جس میں] بخیر رسی کا اور بذل کے عنقریب بھیجنے کا ذکر تھا آیا تھا لیکن نہ تو آج تقریباً دس دن ہو گئے ان کی واپسی ہوئی نہ مفصل خط آیا جس کا شدت سے انتظار ہے۔ ان کے آتے ہی تمہارا خط ان کو دے دوں گا۔

معلم اور قیام وغیرہ کے متعلق تو وہی خط سے یا ٹیلیفون سے تمہیں کچھ جواب دیں گے۔ میرے اعزہ عزیز عاقل، سلمان مع مستورات کے مکی مرزوقی کے یہاں ہیں اور افریقی سارے خوقیر کے یہاں ہوتے ہیں خدا کرے عبدالرحیم آج کل میں آجائے تو آپ کے خط کا صحیح جواب تو وہی لکھے گا تمہارے رفعِ انتظار کے واسطے یہ سطور لکھوا رہا ہوں۔

میرا خیال تو رجسٹری بھجوانے کا تھا مگر میرے دوستوں کی رائے یہ ہوئی کہ ائر لیٹر جلدی پہنچے گا۔ اسی لئے اسی پر قناعت کر رہا ہوں۔ ۵ کو بمبئی سے دبئی اور ۹/دسمبر کو دبئی سے انشاء اللہ جدہ پہنچیں گے۔ اس ناکارہ کی طبیعت تو ماہ مبارک میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تو ایسی اچھی رہی کہ سہارنپور میں کبھی ایسی اچھی نہیں تھی مگر عید کے چاند کے بعد سے بخار کا سلسلہ اور عوارض کا ایسا بڑھا اور ضعف اتنا ہوا کہ اب تو حج پر جانے کی ہمت بھی نہیں کر رہا ہوں۔ زندگی ہے تو تم سے حج کے بعد مدینہ پاک ہی میں ملاقات ہو سکے گی۔

میں نے تو تمہیں کئی خط لکھوائے اور اس وقت اتنی گنجائش نہیں کہ ان کی تاریخیں تلاش کراؤں۔ طبیعت کے خراب ہونے کے علاوہ نماز کا وقت بھی قریب ہے اور میرا جی چاہتا ہے کہ آج کی ڈاک سے یہ خط چلا جائے۔

تمہارے دارالعلوم کا فکر بہت مسلط رہتا ہے اور دعائیں بھی کرتا اور کراتا رہتا ہوں اللہ تعالیٰ ہی جلد از جلد کامیابی کے ساتھ تکمیل کو پہنچائے۔ تار کرنے کی بالکل ضرورت نہیں خط ہی کافی ہے۔

علی میاں کے متعلق شاید پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں کہ ۱۴/ذیقعدہ سے رابطہ کا

اجتماع ہے انہوں نے لکھا تھا کہ آنے کی ہمت تو بالکل نہیں مگر تیری وجہ سے آنے کا ارادہ پختہ ہے مگر ان کے ساتھ نقرس کی بیماری کا ایسا قصہ شروع ہوگیا کہ عید کے بعد ہارون کی تعزیت میں دہلی گئے تھے اور وہاں سے مولوی انعام کے ساتھ بذریعہ کار سہارنپور جانا طے ہوگیا اطلاع بھی ہوگئی لیکن گیارہ بجے پاؤں میں اتنی سخت تکلیف ہوئی کہ جا نہیں سکے۔ خدا کرے کہ خیریت سے آجائیں۔

تم نے اپنی آمد کا ارادہ ۱۷ دسمبر کا لکھا۔ اللہ تعالیٰ نہایت خیریت اور راحت کے ساتھ پہنچائے۔ عزیزان عبدالحفیظ، عبدالرحیم کی زوجات تو مدینہ پاک ہی میں صوفی اقبال کے گھر میری بچیوں کے ساتھ مقیم ہیں۔ تمہارے لئے بھی دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ پہنچاوے، رکھے اور لے جاوے۔

تم نے خدیجہ کا فکر لکھا وہ تو ماشاء اللہ جوان ہوگئی ہوگی۔ عاقل کی سب سے چھوٹی بچی تو دو سال کی بھی نہیں اور ۱۵ دسمبر کو سن رہا ہوں کہ زبیر کی اہلیہ اور بہن جو شاہد کی بھی اہلیہ اور بہن بھی ہیں اور سنا ہے کہ دونوں کے ساتھ ایک ایک سال سے بھی کم کے بچے ہیں اور زبیر کے ساتھ تو سنا ہے کہ ایک بچی دو ماہ سے بھی کم کی ہے۔

تمہارا رمضان والا وہ خط جس میں تم نے مولوی ہارون کے متعلق تفصیل سے لکھا تھا ابھی تک تو پہنچا نہیں اور اب تو کیا پہنچے گا اگرچہ ہندوستان کے خطوط تو دو ماہ بعد بھی پہنچتے ہیں۔ روضہ اطہر پر تمہاری طرف سے بغیر تمہارے کہے بھی صلوۃ و سلام پیش کرتا رہتا ہوں۔ تمہیں تو خدیجہ کے آنے کا بار ہورہا ہے اور مجھے خدیجہ کے آنے کا اشتیاق ہورہا ہے۔ اپنی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

تمہارے قاصد نے تمہارے خط کا بہت ہی اہتمام کیا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ وہ مدینہ پہنچتے ہی اپنا سامان وغیرہ چھوڑ کر تلاش کر کے مدرسہ شرعیہ پہنچے۔ اول تو انہوں

نے عبدالرحیم کو پوچھا اور جب ان سے کہا کہ وہ تو نہیں ہے تو انہوں نے کہا کہ ان کے نام کا خط لایا ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ رکھ جایئے ان کے آنے پر دے دوں گا۔

مگر مولوی اسمعیل نے کہا کہ یہ تو اردو میں ہے اور تیرے نام ہے اور میں نے سننے کے ساتھ جواب لکھوانا شروع کر دیا اور انہوں نے یہ کہہ کر کہ میرا سامان وغیرہ باہر ہے خط کے اہتمام کی وجہ سے آ گیا تھا، چلے گئے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۱ رنومبر ۷۳ء

یوم الاربعاء، مدینہ منورہ

ازاحقر ڈاکٹر اسماعیل سلام مسنون وگذارش دعا۔

﴿93﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳ رنومبر ۷۳ء [۲۸ رشوال ۹۳ھ]

مکرم محترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، کئی دن [ہوئے] تمہارا دستی محبت نامہ پہنچا تھا جس میں عزیز عبدالرحیم سلمہ کے نام بھی مضمون تھا میں نے اسی وقت تمہیں جواب لکھ دیا تھا کہ وہ مصر گئے ہوئے ہیں اور اسی وقت تمہارا مضمون نقل کر کے ان کو مصر بھیج دیا تھا۔ اس وقت ان کا کوئی خط نہیں آیا تھا البتہ تار آیا تھا جس کی نقل آپ کو بھیج دی تھی۔

آج کی ڈاک سے ان کا خط جو کسی طیارہ کے مسافر کے ذریعہ سے جدہ سے ڈلوایا

تھا پہنچا۔ جس میں انہوں نے اپنے کام کی تفصیل اور بہت امید افزا باتیں لکھی ہیں اور ہفتہ عشرہ میں واپسی کو بھی لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت کامیابی راحت وآرام کے ساتھ جلد واپس لاوے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۲۳ر نومبر ۷۳ء

یہ میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ میری طبیعت رمضان کے بعد سے گر رہی ہے حج پر جانے کی بھی ہمت نہیں۔

94

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ذیقعدہ ۹۳ھ/ دسمبر ۷۳ء

روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام

مکرم ومحترم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مد فیوضکم! بعد سلام مسنون، حضرت کے گرامی نامہ سے پروگرام معلوم ہوا۔ عافیت سے پہنچنے کی دعا فرماویں۔ اس وقت نہایت عجلت میں یہ سطور لکھی ہیں معاف فرماویں۔

عرض یہ ہے کہ کہ لندن سے بمبئی جانے والوں کا ہمارے ساتھ ایک جہاز میں نہ ہوسکا۔ اس لئے چھوٹی خالہ کے [سفر کا نظم] ۱۸ر دسمبر کے جہاز سے ہوا ہے اس کے لئے بھی دعا فرماویں۔ اسماعیل بھائی ان کی اہلیہ والدہ ساتھ ہیں اس لئے اچھا ہے ورنہ مشکل ہوجاتا، اور ہمارا اس جہاز سے نہیں ہوسکتا تھا۔ ہمارے متعلق اگر آپ فون سے یا خط سے یحییٰ بھائی کو مکہ

معظّمہ مطلع فرمادیں تو ہمیں لینے کیلئے وہ جدہ آجاویں گے اور معلم کے یہاں قیام بھی سہولت سے ہوجاوے گا۔ ہمارا شامی جہاز انشاءاللہ پیر کو دس گیارہ بجے پہنچے گا۔ پتہ نہیں والدہ وغیرہ کا آنا ہوگا یا نہیں۔ خدا کرے وہ بھی آجاویں۔ بہت عجلت میں یہ سطور لکھی ہیں۔ معاف فرماویں۔

فقط والسلام

احقر یوسف

﴿95﴾

از: مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۱۰/دسمبر ۷۳ء [۱۵/ذیقعدہ ۹۳ھ]

ابی سیدی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی ابدالآباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر ہوں گے۔ مولوی محمد انور صاحب ترکیسری کے خط میں حضرت والا کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ اس سے قبل حضرت کا مستقل ائر لیٹر بھی پہنچا۔ مولانا عبدالرحیم صاحب اب تو مدینہ منورہ واپس پہنچ چکے ہوں گے۔

حضرت والا کی دعوات توجہات کی برکت سے بحمداللہ مکان فروخت کئے بغیر ہی قرض سے سفر کا انتظام مکمل ہوگیا اور جو ٹکٹ ایک ہی قیمت پر سارے ہی سینکڑوں حجاج کو آٹھ یا دس اور زیادہ سے زیادہ بارہ ہفتہ کی مدت کا ملا وہ مجھے انہوں نے ہمارے ملک افتخار صاحب کی کوشش سے ایک سال کا دے دیا۔

اب سولہ دسمبر اتوار کی دوپہر کو ڈیڑھ بجے یہاں لندن ائرپورٹ سے شامی (سیرین

ائر لائن) جہاز سے انشاء اللہ روانگی ہوگی, اور پیر ۱۷ دسمبر کو صبح گیارہ بجے انشاء اللہ جدہ پہنچے گا۔ چونکہ اندازہ ہے کہ اگر حضرت کا حج کا ارادہ ہوا تو حج سے ایک ہفتہ قبل مکہ معظّمہ تشریف آوری ہوگی اس لئے جدہ سے سیدھے مکہ معظّمہ حاضری کا ارادہ ہے۔ دعا وتوجہ فرماویں کہ حق تعالیٰ شانہ عافیت کے ساتھ سفر پورا فرماوے۔

خصوصاً انگریزی اخبارات کا پروپیگنڈہ ہے کہ اس ہفتہ جنگ شروع ہوجانے کا بڑا زبردست خطرہ ہے۔ ان خبروں سے بھی تشویش ہے اس کے لئے بھی دعاء وتوجہ فرماویں۔ حق تعالیٰ شانہ عافیت کے ساتھ پہنچادے۔

دارالعلوم کے متعلق اب تک کئی ایک میٹنگیں ہوئیں مگر ہاں یا نہ کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ آئندہ کل منگل کو پھر میٹنگ ہے خدا کرے اس میں خیر کا فیصلہ ہوجاوے۔ ہمارے پھوپھی زاد بھائی کا امریکہ سے مجھے خط ملا کہ عنقریب تجھے انگریزی چار ہزار کتابیں ملیں گی مگر اب تک اس کا کچھ پتہ نہیں, کہیں سے کوئی خبر نہیں ملی۔ خدا کرے روانگی سے قبل مل جاوے۔

اخیر میں صلوۃ وسلام کی عاجزانہ درخواست ہے۔ فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی

محمد یوسف شب شنبہ ۱۰؍دسمبر ۷۳ء

﴿96﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: دسمبر ۷۳ء/ذیقعدہ ۹۳ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! ایسے گئے کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا اسی وقت عصر کے

بعد ایک صاحب آئے کہ میں بولٹن سے آیا ہوں بس میرے واسطے کیا تھا سب کو ہٹا کر ان کو بلایا پوچھا کوئی ہے انہوں نے کہا تین ہیں ایک آپ کے نام۔ وہ مجھے دے دیئے میں نے بقیہ کو پوچھا ان کو تأمل ہوا میرے اصرار پر انہوں نے تمہارا نام لیا میں نے کہا کہ وہ بھی مجھے دو۔ تیسرا لفافہ احمد نا خدا کے نام تھا وہ ان کو دلوا دیا۔

عصر کے بعد سے برابر تلاش کرا رہا ہوں کہ کوئی جانے والا ملے۔ یہ صاحب کل سے مدینہ آئے ہوئے ہیں اگر کل دے دیتے تو مولوی انعام کے ذریعہ بھیج دیتا۔ میرے نام کا پرچہ بھی تمہارے ملاحظہ کے لئے ارسال ہے۔ ان سے ان کی اہلیہ خالہ نیز [خالو سے] سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ،

اگر قاری یوسف کی آمد کی تفصیل تم یا وہ لکھ کر [بھیج دو تو باعث اطمینان ہو۔ کسی] آنے والے کی تلاش تو مشکل ہے بقول سعدی سلمہ کے ۴ قرش کا لفافہ لیٹر بکس میں ڈالنا آسان ہے۔ اگر چہ ہماری ڈاک تو آج کل بہت گڑ بڑ ہے مگر انشاء اللہ پہنچ ہی جائے گا۔

قاری صاحب کو مژدہ سنا دیجئو کہ آپ کے دوست جن کو ہم سے ۔ ۔ ۔ اور تفصیل تم کو زیادہ معلوم ہے ڈاک کا واسطہ ان سے ہی رہا اس لئے زیادہ گڑ بڑ ہے۔ صندوق البرید نمبر ۲۵۱ زیادہ آسان ہے۔

﴿97﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱ر دسمبر ۷۳ء [۲۶ر ذیقعدہ ۹۳ھ]

باسمہ سبحانہ

عنایت فرمائم جناب الحاج مولانا قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم ! بعد سلام مسنون، آج تمہارے ایک ساتھی دستی پرچہ تمہارا لائے۔ میں نے یہ خبر تو سن لی تھی کہ تم فلاں تاریخ کو آرہے ہو مگر چونکہ آج کل جہازوں کا قصہ ایسا ہی ہے اس لئے میں تمہارے مکہ پہنچنے کا بہت منتظر تھا۔

آپ نے جو اپنے ساتھی کا تعارف کرایا اس سے اس وجہ سے مجھے ہنسی آئی کہ ان کے تعلقات تو اس وقت سے ہیں جب یہ علی گڑھ میں شاید پڑھتے تھے یا فارغ ہوئے تھے۔ پھر سارے مراحل ملازمت کے پشاور کے کراچی کے بہت لمبے گذرتے رہے۔ آخر میں میں نے ان کو احسان کے حوالہ کردیا تھا۔ مجھے خبر ہوتی کہ تمہارے ساتھی ہیں تو تمہارے ہی حوالہ نہ کرتا؟

میرا ارادہ بہت ہی پختہ تھا ۱۵ رمضان کو اہل مکہ سے وعدہ کرکے آیا تھا کہ مولانا انعام صاحب کی آمد پر آجاؤں گا اور حج کے بعد تک ان کے ساتھ رہوں [گا] مگر چاندرات سے طبیعت خراب ہوگئی اور خوب ہے۔ یہ عوارض تو میرے ساتھ سالہا سال سے ہیں مگر میری ٹانگوں کی تکلیف جو سہارنپور میں تو میرے لئے موجب راحت رہی مگر حجاز آنے کے بعد سے موجب کلفت بن گئی۔ اس لئے کہ اس کی وجہ سے حرمین شریفین میں حاضری کی دقت ہوگئی۔

پہلے سفر میں اپنی گاڑی میں پیشاب دانی میں پیشاب کرسکتا تھا مگر چونکہ یا تو کرسی پر پیشاب ہوسکتا ہے یا ٹانگ پھیلا کر اور ہجوم چونکہ بہت بڑھ گیا اس لئے باوجود احباب کے اصرار کے اور خود اس کی خواہش کے کہ احباب سب جمع ہیں پھر بھی ابھی تک تو ہمت ہوئی نہیں۔ اتنے زور سے دعائیں یہ لوگ کررہے تھے کہ مجھے بھی ان کی دعاؤں سے یقین ہوگیا تھا کہ اچھی ہو ہی جائے گی۔

ہمارے دوست شیخ عالم جو تمہیں بھی یاد ہوگا بہت بری طرح پاؤں پر مسلط رہتا

ہے۔تم نے لکھا کہ عبدالرحیم کل دن بھر ہمارے ساتھ تھا آج نہیں آیا یہ کلام مجمل رہا۔معلوم نہیں تمہارا قیام کہاں ہے اور عبدالرحیم کا کہاں ہے۔تجویز تو یہ تھی کہ ایک مشترک مکان وہ لے گا جس میں تم سب اکٹھے رہو گے۔

اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تمہاری والدہ بھی آگئیں کہ وہ اپنے دونوں لاڈلوں کے ساتھ حج کریں گی۔میری طرف سے مبارک باد کہہ دیں عزیز محمد کی دادی کے حادثہ انتقال کی خبر سے قلق ہوا۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے۔

تمہارے پہلے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ مکان بیچنے کی نوبت نہیں آئی بہت مسرت ہوئی۔ مجھے اس کا بہت فکر تھا۔تمہارا ایک خط میرے نام اور دوسرا لفافہ عبدالرحیم کے نام بند تھا۔ میں نے دونوں خط عبدالرحیم کے پاس بھیج دیئے تھے خدا کرے پہنچ گئے ہوں۔ وہ تو جانے کے بعد مکہ کی عبادات میں ایسے مشغول ہوئے ہیں کہ اب تک بخیر رسی کی بھی اطلاع نہیں کی۔ان سے ملاقات ہوتو کہہ دیجئو کہ خط تو کم از کم لکھنا چاہئے تھا۔

میری طبیعت دو تین دن سے خراب چل رہی ہے۔اپنی والدہ، خالہ، اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ۔۲۱/دسمبر۷۳ء

﴿98﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب و مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۳/جنوری ۷۴ء/۲۰/ذی الحجہ ۹۳ھ

عزیزم قاری یوسف متالا و عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہما! بعد سلام مسنون، تم

دونوں کے خطوط کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ کل ایک خط ڈاکٹر شہیر الدین کے ذریعہ بھیجا تھا۔ اس میں مولانا انعام صاحب کے نام بھی پرچہ تھا ان کی رسید تو آ گئی مگر آپ نے نہیں لکھی۔

کل صبح مدرسہ صولتیہ کے مدرس کی معرفت ایک لفافہ بھائی شمیم کے نام بھیجا اس میں بھی تم دونوں کے نام خطوط تھے۔ اسی وقت جناب فضل احمد صاحب لندنی مقیم شیفیلڈ آئے انہوں نے تمہاری اور عزیز عبدالحفیظ کی دونوں کی بہت سخت شکایت مجھ سے کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تجھ سے بیعت کی درخواست کی تھی تو نے مولوی عبدالحفیظ صاحب کے حوالہ کر دیا تھا میں نے تعمیل حکم میں ان سے بیعت کر لی۔

اس کے بعد ان سے ذکر پوچھنے کو دو دفعہ درخواست کی انہوں نے کہہ دیا کہ تم چونکہ لندن میں رہتے ہو اس لئے قاری یوسف متالا سے پوچھ لینا۔ میں قاری صاحب کے پاس کئی دفعہ گیا وہ اپنے مدرسہ کی تعمیر میں اس قدر مشغول اور منہمک تھے کہ کئی دفعہ تو ان سے ملاقات نہ ہوئی اور میری اس درخواست پر کہ کوئی وقت متعین کر دیجئے انہوں نے صبح کے وقت بلایا اور جب میں صبح کے بعد گیا تو وہ رات ہی میں کسی جگہ چندہ کیلئے جا چکے تھے۔

یہ کفرانِ نعمت ہے مجھے نہیں دیکھتے کہ امراض کثیرہ اور سینکڑوں قسم کی مشغولیوں کے باوجود پہلے تو مغرب سے عشاء تک کا وقت اس لائن کے لئے متعین تھا مگر چند سال سے امراض کی کثرت کی وجہ سے دن میں تو کچھ پڑھنے کا وقت نہیں ملتا۔ مغرب کے بعد مل جاتا ہے اس لئے صبح کو چائے کے بعد ذکر و شغل اور بیعت کے لئے متعین کر رکھا ہے۔

پہلے تو مولوی نصیر کی دوکان میں تھوڑی دیر کیلئے بیٹھ جاتا تھا لیکن جب سے امراض کی کثرت ہو گئی تو چائے کے بعد بڑے سے بڑے اہم احباب کو بھی یہ کہہ کر کہ مجھے آدھ گھنٹہ کی ضرورت ہے سب کو چلتا کر دیتا۔ اگر اس لائن کو باقی رکھنا ہے تو کوئی وقت آپ کو دن میں ایسا مقرر کرنا بہت ضروری ہے جس میں آپ کے مدرسہ کے سارے مشاغل ایک طرف اور

آدھ گھنٹہ کم سے کم اس کام کیلئے ضرور نکالیں۔ لئن شکرتم لأزیدنکم ولئن کفرتم إن عذابی لشدید۔

حضرت مدنی قدس سرہ کے یہاں اتنا ہنگامہ سیاست اور مہمانوں کا رہتا تھا لیکن مغرب سے عشاء کی اذان تک حضرت کے یہاں نہ سیاسی گفتگو ہوتی تھی نہ غیر متعلق آدمی کو آنے کی اجازت تھی۔

میرے حضرت قدس سرہ کے یہاں تو بیعت کا ایسا عمومی سلسلہ نہیں تھا اس لئے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ مغرب کے بعد میرے پاس بیٹھ جانا اور میں جب نفلوں سے سلام پھیروں تو میرے قریب آجانا۔ البتہ جب کسی کو لمبی چوڑی چیز بتانی ہوتی تو فرماتے کہ صبح کو آجانا۔ یہ دستور میرا بھی ہے۔

البتہ میرے یہاں تھوڑا سا تغیر ہوا کہ عمومی بیعت اور ذکر و شغل تو صبح کی چائے کے بعد ہوگئی اور ہندی ۱۱ بجے تک رہتی ہے اور کسی سے خصوصی یا لمبی بات کہنی ہو تو مغرب کے بعد یا عشاء کے بعد کا وقت دیتا ہوں۔

عزیز عبدالرحیم کی اہلیہ کی طرف سے بہت فکر رہتا ہے اور اس کے نظام سفر کا بھی انتظار رہتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۳؍ جنوری ۷۴ء

رفتہ رفتہ راہ ورسم و دوستی کم ہو تو خوب
ترک کرنا خط و کتابت یک قلم اچھا نہیں

☆...... 8 ......☆

1394 ھجری

/

1974 عیسوی

’’میرے پیارے! جذبات اپنی جگہ پر اور مجھے خوب یقین ہے کہ تمہاری طبیعت پر بیروت کا کتنا تقاضا ہو رہا ہوگا، مگر حق اللہ اور حق الناس دونوں جذبات پر مقدم ہیں اور بندگی کا تقاضا شرعی احکام کی پیروی ہے۔‘‘

(مولانا عبدالرحیم متالا صاحب کے نام، ان کے اہلیہ کی علالت کی وجہ سے اوجز المسالک کی طباعت میں شرکت کی اجازت نہ ملنے پر قلق واضطراب کے جواب میں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذیل کی تحریر حضرت شیخ رحمہ اللہ نے اپنے مکتوب گرامی [جو یہاں درج ہے] کے ساتھ اوجز کی قاہرہ میں طباعت کی تکمیل پر ارسال فرمائی تھی, اس ہدایت کے ساتھ کہ اسے آخری جلد میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ ذیل میں [مکتوب گرامی کے بعد] عربی اور اردو دونوں قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

افسوس کہ حال میں اوجز کی بیروت سے دار البشائر نامی مطبع میں ملون طباعت ہوئی۔ اس میں نہ معلوم کس طرح یہ تحریر طباعت سے رہ گئی, فانا لله و انا الیه راجعون

﴿99﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب، قاہرہ، مصر

تاریخ روانگی: ربیع الثانی ۹۴ھ/ اپریل ۷۴ء

عزیزم مولوی عبدالحفیظ!

یہ خاتمۃ البذل کی عبارت نقل کرا کر بھیج رہا ہوں کہ بذل کی آخری جلد معلوم نہیں وہاں ہوگی یا نہیں۔ اس کو یہاں واپس کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہاں تو اصل کتاب موجود ہے۔ اس کو بعد فراغ قاری یوسف متالا کے حوالہ کر دیں۔ البتہ اوجز کا خاتمۃ الطبع جو میں نے اردو میں لکھا ہے اس کو [عربی] کے ساتھ ضرور واپس کر دیں کہ اس کی نقل یہاں موجود نہیں۔

[نقل خاتمة الطبع للبذل المجهود یہاں درج ہے]

﴿شکر وتقدير من المؤلف﴾

ألـلهـم لک الحمد كله ولک الشكر كله, أللهم لاأحصى ثناء عليک أنـت كـما أثنيت على نفسک. أللهم صل على سيدنا ومولانا محمد النبى الأمى وعلى آله وأصحابه وأتباعه وبارک وسلم تسليما كثيرا.

وبعد: فـنـحـمـد الله الكريم ونشكره بعدد ورق الأشجار وقطر الأنهار وأنـفـاس الـعباد حمدا يليق بجلال شأنه وعظم سلطانه الذى تواترت نعماؤه على عبـاده فـى كـل حيـن وحـال عـلـى مـامـن بــه عـليـنا من اتمام طبع كتاب (أوجز الـمسـالک شـرح مـؤطـا الامـام مـالک) وكـان ذلک بـفـضله تعالىٰ واحسانه بـاشـراف الـمكتبة الامداديه ودار الفكر وكانت الاجزاء الثلاثة الاولىٰ منه قد تم طبـعهـا فـى شـعبان عام ۱۳۹۳ الهجرى بالقاهرة . ثم بسبب 'حرب اسرائيل' فى رمـضـان عـام ۱۳۹۳ الهـجـرى توقفت الطباعة هناک ولم يتمكن من الاستمرار فيها رغبا بذل كل جهد لذلک وكان أمر الله قدرا مقدورا.

وجـزى الـلـه الـكـريـم عـنـى صديقى المخلص المحسن الكبير الحاج الشيـخ عبـد الـحـفيـظ الـمـكـى خير الجزاء واكرمه بقربه ومحبته ورزقه بفضله الـدرجـات الـعـلـىٰ اذ بـجهـده وسـعيه تمت طباعته بيروت وقد ساعده فى اتمام طباعة هذه الاجزاء كل من:

١: الشيــخ يـوسف متـــالا مـديـر الـمـدرسة الـعـربية الاسـلامية ببـولـتـن "لنكاشائر" بانجلترا

٢: الشيــخ الـمـفتـى اسـمـاعيل حسين المظاهرى مفتى الجامعة الاسلامية بدابهيل, سورت, الهند

٣: الشيـخ اقبـال احـمد الندوى خريج الجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة

والاستاذ بدار العلوم ندوة العلماء , لكنائو, الهند(سابقا)

ارجو الله الكريم هؤلاء وكذا من شارک ماديا او معنويا واهتم عمليا أوفكريا دعاء أو توجها روحيا فى طبع هذا الكتاب ونشره وتقديمه للعالم الاسلامى فى أبهى الحلل وأبهجها ثمارا دانية قطوفها أن يجزيهم جميعا من عنده خير الجزاء وأحسن العطاء فى الدنيا والاخرة بماهو أهله سبحانه وتعالىٰ. ومايملک هذه الفقير سوى الدعاء لهؤلا المحسنين اليه.

ويحزننى أن صديقى المخلص المحسن الكبير الشيخ عبد الرحيم متالا الذى كان الساعد الأيمن و المساعد الخاص لعزيز عبد الحفيظ سلمه الله تعالىٰ فى طبع جميع كتبى على 'الحروف الحديدية' لم يتمكن من المشاركة فى تكميل طبع هذا الكتاب لأسباب قاسرة وقد كان سلمه الله تعالىٰ حريصا فى وطنه وقد تكرر اصراره للرحيل الى بيروت وأصررت على المنع لما ذكر داعيا البارى الكريم أن يجعله شريكا مساويا فى أجر طبع هذ الكتاب وسيكون ان شاء الله له الحظ الوافر من الأجر لأن النبى ﷺ قال: من هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله تبارک وتعالىٰ عنده حسنة كاملة' (الحديث المتفق عليه – رياض الصالحين, ص ٨ –) وقد ثبت أنه ﷺ قال: 'ان أقواما خلفنا بالمدينة ماسلكنا واديا الا وهم معنا حبسهم العذر' (الحديث رواه البخارى –رياض الصالحين, ص ٦ –) ولغيرها من الأ حاديث الشريفة أرجو من فضل الله وكرمه أن يكون العزيز عبد الرحيم شريكا فى أجر الطباعة, من الله عليه بالعافية فى بدنه وأهله وذويه وأكرمه برقي الدارين باحسانه وأعلىٰ مراتبه بكرمه, فان كتبى هذه 'كتب الحديث الشريف' لم يكن اخواننا العرب يستطيعون الاستفادة منها مع شوقهم ورغبتهم فى ذلک لطباعتها الحجرية فحل العزيز عبد الحفيظ جزاه الله خيرا

هـذه الـعـقـدة واستـمر العزيز عبد الرحيم مساعدا دائما له في ذلک, أكرمهما البـارى بـرفـع الـدرجـات وسهـل بـجهـودهما الطيبة وسعيهما الجميل طبع بقية كتب الـحديث بالحروف الحديدية وماذلک على الله الكريم بعزيز وصلى الله تـعـالـىٰ عـلىٰ خير خلقه سيدنا ومولينا محمد وآله وصحبه أجمعين وسلم تسليما كثيرا كثيرا.

محمد زكريا كاندهلوى

نزيل المدينة المنورة

ربيع الثانى ۱۳۹۴ هجرية

ترجمہ:

﴿مؤلف کی طرف سے قدر شناسی اور شکریہ﴾

اے اللہ ساری تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں، اور صرف آپ ہی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اے اللہ میں آپ کی حمد وثنا کا احاطہ کرسکنے سے عاجز ہوں۔ آپ نے جو اپنی تعریف فرمائی وہی آپ کے شایانِ شان ہے۔ اے اللہ! ہمارے آقا ومولا، نبی امّی حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل اور اصحاب پر، اور آپ کی پیروی کرنے والوں پر خوب خوب درود وسلام بھیجئے اور برکتیں نازل فرمایئے۔

حمد وثنا کے بعد:

ہم اللہ پاک کی حمد کرتے ہیں جو کریم ہے، اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں، اتنا جتنے درختوں کے پتے ہیں، اتنا جتنے دریاؤں کے قطرے ہیں, اور اتنا جتنے انسان سانس لیتے ہیں،

ایسی حمد وشکر جو اللہ پاک کی عظمت وجلال اور اس کی بادشاہی کے شایانِ شان ہو, اس رب کی جس کی نعمتیں اس کے بندوں پر ہر زمانے اور ہر حال میں ہر آن برسا کرتی ہیں, اس احسان پر جو اس مالک نے ہم پر کیا کہ ہمیں اس کتاب اوجز المسالك شرح مؤطا الامام مالك کی طباعت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے مکتبہ امدادیہ اور دار الفکر کی زیرِ نگرانی ہوا۔ اس کے پہلے تین اجزاء کی طباعت تو شعبان ۱۳۹۳ھ میں قاہرہ میں پوری ہوگئی تھی, پھر رمضان ۱۳۹۳ھ میں ہونے والی اسرائیلی جنگ کے باعث وہاں طباعت کا سلسلہ موقوف ہوگیا, اور باوجود پوری جدوجہد اور سعی بلیغ کے وہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا, مالک نے جو طے کر رکھا تھا وہ ہوکر رہا۔

اللہ پاک میرے مخلص دوست جن کے مجھ پر بڑے احسانات ہیں الحاج شیخ عبد الحفیظ مکی کو جزائے خیر عطا فرمائے، اپنے قرب سے اور اپنی محبت سے ان کو عزت بخشے، اپنے فضل سے ان کو بلند درجات تک پہنچائے کہ ان کی کدوکاوش سے ہی اس کی طباعت بیروت میں مکمل ہوئی۔ اس کام کی تکمیل میں ان کے دست وبازو بننے والے یہ تین حضرات تھے:

☆ الشیخ یوسف متالا، مہتمم مدرسہ العربیۃ الاسلامیۃ، بولٹن، لنکاشائر، انگلینڈ

☆ الشیخ مفتی اسماعیل حسین المظاہری، مفتی جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، سورت، انڈیا

☆ الشیخ اقبال احمد ندوی، فاضل جامعہ اسلامیۃ مدینہ منورہ، سابقہ استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، انڈیا

جود وسخا کے سرچشمہ اپنے رب سے میری دعا ہے کہ وہ انہیں اور ان کی طرح ہر اس شخص کو جس نے اس طباعت کے عمل میں حصہ لیا ...... مادی طور پر یا معنوی طور پر, اور عملاً یا رائے سے

اس کی فکر کی ,جس نے دعاء سے یا قلبی توجہات سے اس کتاب کی طباعت اور نشر و اشاعت میں شرکت کی تا آنکہ اسے خوبصورت جاذب نظر لباس میں عالم اسلام کے سامنے پیش کر دیا گیا، پھلوں سے لدی اس ٹہنی کی طرح جو چننے والوں کیلئے جھکی ہوئی ہو...... ان سب کو اپنی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، دنیا و آخرت میں عمدہ نعمتیں بخشے، جو اس کی شان کے لائق ہوں، اس کی ذات ہر عیب سے پاک اور بلند و برتر ہے۔ یہ فقیر بندہ اپنے ان محسنین کیلئے دعاء کے سوا کر بھی کیا سکتا ہے۔

مجھے اس کا قلق ہے کہ میرے ایک مخلص اور بڑے محسن دوست الشیخ عبد الرحیم متالا جو میری ساری کتابوں کو ٹائپ پر طبع کرنے میں ہمیشہ عزیز عبد الحفیظ سلمہ اللہ تعالیٰ کے دست راست اور خصوصی معاون رہے ہیں چند رکاوٹوں اور موانع کی بنا پر اس کتاب کی طباعت کی تکمیل میں شریک نہ ہو سکے ,حالانکہ انہیں (اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے) اس کام میں بھی حصہ لینے کی بہت تمنا تھی ,لیکن میں نے انہیں بیروت جانے سے سختی سے منع کر دیا تھا اس لئے کہ ان کیلئے گھر پہ رہنا بہت ضروری تھا۔ وہ پھر بھی بیروت کے سفر پر بار بار اصرار کرتے رہے اور میں مذکورہ وجوہ کی بنا پر منع کرنے پر ہی مصر رہا۔

اپنے خالق سے جس کی سخاوت لامحدود ہے دعا گو ہوں کہ وہ انہیں اس کتاب کی طباعت کے اجر میں برابر کا حصہ عطا فرمائے ,اور انشاء اللہ ان کیلئے اس اجر میں سے بہت بڑا حصہ ہوگا اس لئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے 'جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا پھر اسے نہ کر سکا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پاس اسے کامل نیکی کے طور پر لکھ لیتے ہیں' (متفق علیہ) اور یہ بھی کہ 'مدینہ میں ہم کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑ آئے ہیں کہ ہم کسی وادی میں نہیں چلے مگر وہ [اس کے اجر میں] ہمارے ساتھ تھے۔ انہیں عذر نے روک لیا تھا' (بخاری) اور اس

مضمون کی مؤید اور بھی بہت ساری احادیث ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ عزیز عبدالرحیم بھی اس کتاب کی طباعت کے اجر میں شریک ہوگا,اللہ تعالیٰ اسے بدنی اور اہل وعیال کے معاملے میں عافیت سے نوازے،اوراپنے فضل واحسان سے دونوں جہانوں میں ترقیات اور بلند مراتب سے عزت بخشے۔

میری حدیث کی ان کتابوں سے باوجود شوق اور رغبت کے اہل عرب استفادہ نہیں کرسکتے تھے اس لئے کہ وہ لیتھو پر چھپی ہوئی تھیں۔ چنانچہ عبدالحفیظ نے، اللہ تعالیٰ اسے بہترین صلہ بخشے،ان کی اس الجھن کوحل کردیااور عزیز عبدالرحیم مسلسل اس کی مدد میں لگا رہا۔ حق تعالیٰ ان دونوں کی عزت ووقار میں رفع درجات کے ساتھ اضافہ فرمائے اور ان کی پاکیزہ جدوجہد اور عمدہ کوششوں کی برکت سے حدیث پاک کی دیگر کتابوں کی بھی ٹائپ پر طباعت کوآسان فرمادے اور یہ اللہ تعالیٰ کیلئے کچھ دشوار نہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعین وسلم تسلیما کثیرا

محمد زکریا کاندھلوی

وارد مدینہ منورہ

ربیع الثانی،۱۳۹۴ھ

﴾100﴿

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورتھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۲؍مارچ ۷۴ء/ ۹؍صفر ۱۳۹۴ھ

ایں کہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

عزیز گرامی قدر الحاج مولوی عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری ڈاک کا تعلق ایک عرصہ سے ڈاکٹر اسماعیل سے ہے مگر وہ دو ہفتے سے ریاض اپنی ملازمت کی تلاش میں گئے ہوئے ہیں۔ اس وقت سے قاری یوسف متالا سے ہے۔ وہ قبیل مغرب ڈاک خانے جاتے ہیں اور میرے صندوق البرید میں جو ہوتا ہے لے آتے ہیں مگر مجھے عشاء کے بعد اطلاع ہوتی ہے۔

تمہارے خط کا روزانہ انتظار واشتیاق اور تقاضا رہا۔ اس لئے کہ تمہاری اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے ہمیشہ فکر لگا رہتا ہے بار بار تحقیق کرتا رہتا ہوں۔ رات قاری یوسف نے کہا کہ مولوی عبدالرحیم کی رجسٹری ہے۔ میں نے کہا کہ کوئی متشابہ تو نہیں لگا۔ بہت اہتمام سے اس کو سنا۔ عزیز عبدالحفیظ بھی پاس ہی تھے۔ وہ دونوں اس پر کچھ لکھنا چاہیں گے تو ضرور لکھیں گے۔

میری طرف سے تو فوری یہ ہے کہ تمہاری بڑی سخت ضرورت ہو رہی ہے اوراوجز تین جلدیں چھپ کر رک گئی ہے اور مجھے اس کا اہتمام زیادہ تر ابوظبی کی وجہ سے ہے کہ ان سے قیمت آ چکی، جو میری شدت کی وجہ سے ابھی تک وصول نہیں ہوئی۔ مصر کے کام میں تو کچھ گڑبڑ ہے لیکن مولوی عبدالحفیظ نے جو صورت تجویز کی بہت آسان ہے اور بہت امید

افزاء,اوراگرتم یہاں ہوتے توشایداب تک معظم حصہ اس کا طبع ہوگیا ہوتا۔

لیکن سب کے باوجودتمہاری اہلیہ کی صحت سب پر مقدم ہے۔اتنے صحت کلی نہ ہوجاوے ڈاکٹر اورحکیم اجمیری صاحب بالکل اطمینان نہ دلاویں اس وقت تک ان کوتو سفر کی بالکل اجازت نہیں بلکہ اگرتم نے سفر[کرا] دیا تو مجھے گرانی ہوگی۔

البتہ تمہارے متعلق یہ ہے کہ جب تک تمہارے وہاں قیام کی ضرورت ہوضرورقیام کریں لیکن اگرتمہارا[اہلیہ کے] پاس رہنا ضروری نہ ہوتو پھرآنے میں مضائقہ نہیں۔اپنی اہلیہ سے میرا اسلام بھی کہہ دیں اور یہ بھی کہ تمہاری صحت کی طرف سے فکر بھی لگا رہتا ہےاور دعا بھی کرتا ہوں۔اپنی خالہ اور خالو سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

یہ تو معلوم ہوگیا ہوگا کہ مولوی انعام صاحب اورعلی میاں وغیرہ نے بعض ضرورتوں کی وجہ سے میرا ہندوستان جانا طے کررکھا ہےاور ساتھ ہی آنے والا رمضان بھی طے کررکھا ہے,اور میں اقامہ کی مجبوری کوجلد از جلدآ سکتا ہوں تو یکم جمادی الثانیہ کو جدہ سے چل سکتا ہوں,یہی اب تک تجویز ہے۔

اس کے بعد پھر جب تمہاری آمدحکیم جی اور ڈاکٹر دونوں کے نزدیک اور دونوں سے زیادہ تمہاری اہلیہ کے نزدیک ممکن ہوسکتی ہواس وقت کوئی مشورہ دیا جاسکتا ہے۔اس سے پہلے ہرگزنہ آویں۔تمہارا یہ لکھنا کہ اہلیہ کو مدینہ چھوڑ کرمصر چلا جاؤں ہرگز مناسب نہیں۔اس سے زیادہ اہون تو یہ ہے کہ وہ تمہارے سفر کے زمانے میں اپنے گھر رہے کہ یہاں کے علاج کے متعلق توتم خود تجربہ کر چکے ہو۔البتہ صحت کاملہ ہوجائے تو پھرتمہارے ساتھ مصر یا بیروت رہنا ممکن ہوسکتا ہے۔

مجھے اخیر ربیع الثانی تک تو مدینہ پاک خط لکھنے میں مضائقہ نہیں اس کے بعد پندرہ

جمادی الاولیٰ تک مکہ میں بھی حرج نہیں، بوساطت سعدی۔اس کے بعد خط میرا نظام معلوم ہونے تک نہ لکھیں۔میرا نظام وقتاً فوقتاً طلحہ یا نصیر سے معلوم ہوسکتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲/مارچ ۷۴ء

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ

محترم المقام قبلہ مکرم بھائی صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔گرامی نامہ مفصل پہنچا۔ بھابھی صاحبہ کی حالت سے مسرت ہوئی۔حق تعالیٰ شانہ جلد صحت عطا فرماوے۔ بظاہر حضرت والا کی رائے یہی ہے کہ ابھی کچھ عرصہ بھابھی صاحبہ کو آپ وہاں چھوڑ کر تنہا آ جائیں اور طبیعت ٹھیک ہونے کے بعد پھر کسی سفر میں مثلاً رمضان کے سفر میں ان کو واپس لے آویں کہ وہاں تک ان کا علاج بھی مکمل ہو جاوے گا۔

اور حضرت نے پھر مجھے بھی پوچھا کہ کیا رائے ہے؟ تو میں نے بھی کہا کہ میری بھی یہی رائے ہے۔کیونکہ جیسا کہ حضرت والا نے اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ میرے انکار پر اگر آپ اہلیہ کو لے کر آئے تو مجھے گرانی ہوگی۔تو پھر تو آپ کے نزدیک جو مناسب ہو۔امید ہے کہ عزیز عبدالحلیم کی صحت اب ٹھیک ہوگی۔

خدیجہ دن میں کئی بار پوچھتی ہے۔وہ تین دن سے بہت بیمار ہے، شدید بخار ہے۔ کان میں درد ہے۔ویسے ٹونسل بھی زیادہ ابھرے ہوئے نہیں۔ڈاکٹری علاج جاری ہے۔دوا انجکشن جاری ہے ورنہ یہاں پہنچنے کے بعد اس کی صحت بہت اچھی ہوگئی تھی سارے امراض دور ہوگئے تھے۔اہلیہ کو حکیم عبدالقدوس صاحب کے علاج سے آہستہ آہستہ نفع ہو رہا ہے۔

والدہ کا ابھی تک کوئی خط نہیں آیا, بڑی سخت پریشانی ہے۔ نامعلوم کیا ہوا کیوں کوئی خط نہیں حالانکہ چھوٹی بائی کولیا کے ساتھ میں نے خط اور کچھ چیزیں بھیجی تھیں۔ اس کی بھی رسید نہیں آئی۔

آپ کا خمیرہ جو بھائی صغیر نے بھیجا تھا اس کو بی بی کو استعمال کروا رہا ہوں۔ حکیم صاحب نے گاؤ زبان عنبری اور مروارید مخلوط تجویز کیا تھا, مروارید تو حضرت نے مرحمت فرما دیا۔ اس کیلئے بھی دعا فرماویں۔ باقی خیریت ہے آپ کی آمد کا انتظار ہے۔ مولانا عبد الحفیظ صاحب کو ویزا کی تاکید کر دی، چھوٹی خالہ اور سب خالاؤں سے سلام مسنون اور دعوات

فقط والسلام

محتاجِ دعا یوسف

﴿101﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، ورٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: غالباً ۲۰/ مارچ ۷۴ء / ۲۷/ صفر ۹۴ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، جتنا مجھے تمہارے خط کا شدت سے تمہاری اہلیہ کی علالت کی وجہ سے انتظار رہتا ہے اتنا ہی تم اپنے متعلق مولوی یوسف متالا کے بڑے بھائی ہونے کا ثبوت دیتے ہو۔ کچھ معلوم نہیں کہ ان کا علاج کس مرحلہ پر ہے, طبیعت کا کیا حال ہے۔ مولوی یوسف حج کے بعد سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور میں ان کے دارالعلوم کی وجہ سے بہت شدت سے ان کے جلد واپس جانے کا تقاضا کرتا رہتا ہوں مگر وہ پاؤں ملتے رہتے ہیں۔

او جز کی مصر میں تین جلدیں چھپ کر کام رک گیا, اور اندازہ نہیں کہ وہاں کام کب تک چل سکے گا اور اگر چلا بھی تو بہت تاخیر سے۔ عزیز عبد الحفیظ سے بیروت والوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر پروف پڑھنے کا تو انتظام کردے تو وہ ۱۰۰ صفحے او جز کے روزانہ طباعت کر کے دے سکتے ہیں, اور اس صورت میں دو ماہ میں انشاء اللہ پوری کتاب طبع ہو سکتی ہے۔

مولوی یوسف مجھ سے اصرار کر رہے ہیں کہ میری دو ماہ کی تاخیر سے دار العلوم میں کوئی حرج نہیں [ہوگا] میں بھی عبد الحفیظ کے ساتھ بیروت جاؤں؟ جس کو میں نے ابھی تک قبول نہیں کیا اور تمہارے بار بار کے اصرار پر کہ علاج کے واسطے تمہارے قیام کی ضرورت نہیں میں یہ لکھواتا رہا کہ اتنے علاج مکمل نہ ہوا تنے آنے کا ارادہ نہ کریں۔

مگر کل مفتی اسماعیل کچھولوی کا خط آیا کہ ان کے مدرسہ میں ہنگامہ ہو گیا۔ انہوں نے لکھا کہ میں نے جتنی اصلاح کی کوشش کی اتنا ہی موردِ الزام بنا۔ وہ بہت ہی بددل ہو رہے ہیں اور انہوں نے مجھ سے فوری جواب مانگا۔ میں یہ سمجھا کہ بذل کی تکمیل کی طرح سے اب منجانب اللہ او جز کا بھی نمبر آ گیا اور مولوی تقی کو ترکیسر والوں نے جو کچھ کیا وہی مفتی اسماعیل کو پیش آ رہا ہے۔ اس لئے آج میں نے ان کے خط کے جواب میں لکھ دیا ہے کہ اپنے مدرسہ سے دو ماہ کی چھٹی لے کر فوراً آ جائیں, اگر چھٹی منظور نہ ہو تو استعفاء دے کر آ جائیں۔

اور اب سب کے اصرار سے تمہیں بھی لکھواتا ہوں کہ اہلیہ کے علاج کی طرف سے اطمینان ہو تو اپنی غیبت کا دو ماہ کے علاج کا انتظام کر کے بمبئی آ جاؤ۔ مفتی اسمعیل سے ملاقات کر کے ان سے بات طے کر لو, اور دونوں ساتھ آ جاؤ تو دونوں کو راحت اور سہولت رہے گی۔ میں بمبئی حاجی یعقوب صاحب کو بھی خط لکھوا رہا ہوں کہ وہ تم دونوں کیلئے بمبئی تا جدہ تا بیروت کے ٹکٹ کا انتظام کر دیں۔

مولوی یوسف سے معلوم ہوا کہ تم رمضان سہارنپور گذارنے کا ارادہ کررہے ہو۔ میرا بھی جی چاہ رہا ہے۔ اگر بیروت سے تمہاری دو ماہ میں واپسی ہوگئی تو حجاز سے ہندوستان جانے میں میرا ساتھ ہو جائے گا کہ مجھے بھی ابھی دو تین مہینے لگیں گے۔

میرا یہ خط مفتی اسماعیل صاحب کو دکھلا دینا اور ان کے نام کا خط تم پڑھ لینا اور اس کے بعد مفتی صاحب سے کہہ دینا کہ جلد مجھے مدینہ منورہ **ص ب رقم ۱۰۱** پر اطلاع دیں کہ کیا قرار پایا۔ اس لئے کہ تمہیں تو خط لکھنے کا وقت نہیں ملے گا، ایک عرصہ کے بعد ایک ندامت نامہ لکھ دو گے کہ بہت ہی ندامت ہے کہ جواب میں بہت دیر ہوگئی۔ میں تمہارے خط کا شدت سے انتظار کروں گا۔ یہ ائر لیٹر قاری یوسف اور مولوی عبدالحفیظ کو دے رہا ہوں کہ وہ کچھ لکھنا چاہیں گے تو لکھ دیں گے۔

میری رائے پہلے تو یہ تھی کہ تمہارا ٹکٹ بمبئی جدہ بیروت ہونا چاہئے مگر یہ حضرات تو ہفتہ عشرہ میں جانے کو تیار ہیں۔ اس صورت میں تمہارے یہاں ہو کر جانے میں مزید تاخیر ہوگی اس لئے اب میری رائے یہ ہے کہ ٹکٹ تمہارا تو بمبئی بیروت جدہ بمبئی ہونا چاہئے اور مفتی اسماعیل اگر تمہارے ساتھ آرہے ہوں تو اگر ان کی واپسی جدہ سے لندن کو ہے جیسا کہ قاری یوسف کی ان کی آپس کی گفتگوؤں سے معلوم ہو رہا ہے تو واپسی بیروت، جدہ، لندن ہونی چاہئے۔ اور اگر ان کی واپسی لندن کی نہیں ہے تو ان کا ٹکٹ بھی تمہاری طرح ہونا چاہئے۔

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ:

محترم المقام بھائی صاحب مدفیوضکم !

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ اس سے قبل دو عریضے ارسالِ خدمت کر چکا ہوں وصول ہوئے ہوں گے۔ ہمارا ابھی لندن واپسی کا کوئی پروگرام نہیں بنا تھا کہ بیروت کے متعلق مشورے شروع ہوئے اور یہ معلوم ہوکر کہ وہاں دو ماہ کا صرف کام ہے میں نے بھی حضرت سے عرض کیا کہ وہاں ابھی کنجی نہیں ملی اور ملنے کے بعد دو ماہ کم از کم ضروری اصلاح و مرمت میں لگ جاویں گے وہاں تک میں فارغ ہوکر لنڈن چلا جاؤں گا۔ چنانچہ حضرت نے قبول فرمالیا۔

اب اہلیہ، عزیز محمد خدیجہ ہفتہ میں لندن جا رہے ہیں اور میں مولوی عبد الحفیظ صاحب کے ہمراہ بیروت جاؤں گا۔ امید ہے کہ آپ دونوں حضرات بھی دو ہفتہ میں انشاء اللہ پہنچ جائیں گے تو وہیں ملاقات ہوگی۔

اگر آتے وقت یاد رہے تو حکیم صاحب سے میرے لئے خمیرہ ابریشم ضرور لیتے آویں اس لئے کہ یہاں ایک ہفتہ سے ٹانسل ابھر آئے تھے حتیٰ کہ آپریشن کے لئے بھی تیاری کر لی تھی اور ڈاکٹر نے بھی بلایا تھا مگر اب بیروت کا طے ہو جانے کے بعد میں دوبارہ نہیں گیا، ویسے اب دوا وانجکشن سے کافی کم ہو گئے ہیں، اس لئے خمیرہ حکیم صاحب سے ضرور لیتے آویں۔

باقی خیریت ہے۔ اہلیہ کو مختلف اطباء کے علاج سے بحمد اللہ خاصا فائدہ ہوا ہے۔ خدیجہ کی طبیعت ماشاء اللہ بہت اچھی ہے اس کا بھی پیچش اور دانوں کا علاج حکیم صاحب سے کروایا تھا اب بالکل ٹھیک ہے۔ سب خالاؤں، بھائی بہنوں سے سلام مسنون۔ والدہ محترمہ کا جانے کے بعد سے [کوئی خط نہیں آیا]۔

﴿102﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، ورسٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۲۳/ مارچ ۷۴ء [۳۰/ صفر ۹۴ھ]

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، آج ۲۳/ مارچ کو تمہارے سابقہ خط کے جواب میں جس میں تمہیں جلد از جلد بہ نیت بیروت جدہ آنے کو لکھا۔ جس کا مبنیٰ یہ تھا کہ تم نے اپنے سابقہ خط میں لکھا تھا کہ اہلیہ کی طبیعت بہت اچھی ہے اور ایک ماہ میں ڈاکٹر کو دکھلانا ہوتا ہے۔ تو اس خط میں لکھا تھا کہ اپنی غیبت میں کسی دکھلانے والے کا انتظام کر کے تم فوراً جدہ آجاؤ اور حاجی یعقوب صاحب سے ملک صاحب کے حساب میں بمبئی، تا جدہ، تا بیروت، تا جدہ، تا بمبئی ٹکٹ لے لیں۔ مگر جو شخص رجسٹری کرنے گیا تھا وہ میری رجسٹری کر کے آیا اور تمہاری رجسٹری لے کر آیا۔

اس میں تم نے شدت مرض کا حال لکھا اور یہ بھی لکھا کہ [اہلیہ کو] ساتھ لاؤں تا کہ مصر میں اطمینان سے علاج ہو جائے۔ مگر میں اس سے پہلے خط میں لکھ چکا ہوں اور آج کی رجسٹری میں مکرر لکھوایا تھا کہ مصر کی طباعت میں تو کوئی اطمینان نہیں اس لئے کہ کاغذ بھی نہیں ملتا اور جنگ کی وجہ سے طباعت بھی بند ہے۔ اس لئے عزیز عبدالحفیظ کی رائے یہ ہو رہی ہے کہ وہ بقیہ جلدیں بیروت چھپوادے اور بیروت والوں نے اس سے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ اگر ان کو روزانہ وقت پر پروف ملتے رہیں تو وہ سو صفحے روزانہ مطبوعہ کے دینے کا وعدہ کرتے ہیں

عزیز مولوی یوسف متالا بھی حج کے بعد سے ابھی تک یہیں ہے۔ ان کا یہ اصرار ہوا رہا ہے کہ مجھے دو ماہ کی تاخیر میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ ان کی اہلیہ محمد کے ساتھ لندن چلی جائے گی اور وہ دو ماہ کیلئے بیروت جائیں گے۔

اس کے علاوہ مفتی اسماعیل ڈابھیل کا اصرار سال بھر سے یہ ہورہا ہے کہ وہ میری کتابوں میں کسی طرح سے شرکت کرسکے اور میں ان کے اور مدرسہ کے حرج کی وجہ سے انکار کرتا رہا مگر دو تین دن ہوئے ان کا خط آیا کہ ان کے مدرسہ میں طلبہ نے اسٹرائک کردی اور سردست مدرسہ میں تعطیل ہوگئی۔ اس کے بعد کا حال معلوم نہیں اور اپنی پریشانی بہت لکھی تھی۔ اس کے جواب میں میں نے ان کو لکھوادیا تھا کہ اپنے مدرسہ سے دو ماہ کی چھٹی لے کر اور حاجی یعقوب صاحب سے بمبئی تا جدہ، تا بیروت تا جدہ تا بمبئی کا ٹکٹ لے کر جلدی پہنچ جاؤ۔

عبدالحفیظ آج کل مکہ گیا ہوا ہے اس لئے میں نے اپنی طرف سے حاجی صاحب کو بھی خط لکھوادیا کہ ملک صاحب کے حساب میں دونوں ٹکٹ خرید لیں مگر آج کے تمہارے خط سے تمہاری اہلیہ کی شدت علالت اور مرض کے عود کا حال معلوم ہوکر میری اور مولوی یوسف متالا کی دونوں کی شدت سے رائے یہ ہے کہ تم ابھی سفر کا ارادہ ہرگز نہ کرو۔

اپنی یہ رائے اور تمہارا خط کل کو عبدالحفیظ کے پاس بھی مکہ بھیج رہا ہوں, اس لئے کہ مصر کی تو اب رائے طباعت کی رہی نہیں اور بیروت کا قصہ صرف ۲ ماہ کا ہے اور معلوم نہیں کہ وہاں علاج کی کوئی صورت ہو یا نہیں۔ تمہارا ڈاکٹر سورت کا تو بڑا مشہور و معروف ہے۔ تم نے ہمیشہ اس کی تعریف کی اور وہ اطمینان بھی دلا رہا ہے۔ اور اس نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ مرض کے اتار چڑھاؤ سے گھبرانا نہیں اس لئے مناسب یہی ہے کہ سرِ دست وہیں کا علاج رکھو۔

میں نے تو آج کے خط میں بھی لکھوادیا تھا کہ جدہ آنے میں تاخیر ہوگی اسلئے کہ یہ لوگ عبدالحفیظ اور یوسف متالا اور ایک صاحب تیسرے بھی مل گئے۔ تیس مارچ شنبہ کے روز بیروت کا ارادہ کررہے ہیں اسی لئے میں نے آج مولوی اسماعیل کو بھی خط لکھوایا ہے کہ وہ اگر جلد سے جلد آویں تو بمبئی تا بیروت تا جدہ کا ٹکٹ لے کر سیدھے بیروت چلے جائیں۔

بیروت کا پتہ ان کو بمبئی میں حاجی یعقوب سے مل جائے گا۔اور اگر ان کے بھی آنے میں دیر ہوتو وہ بھی ارادہ نہ کریں۔

اوجز کی طباعت کی جلدی مجھے اس لئے ہورہی ہے کہ اس کے کامل کی قیمت ابوظبی والے جدہ کے بینک میں جمع کرا چکے ہیں۔جس کو وصول کرنے سے میں نے انکار کر دیا ہے۔جب تک کتاب پوری نہ طبع ہو قیمت نہ لیں۔

مجھے تو تمہارا وہ خط بہت یاد آرہا ہے کہ کئی سال ہوئے چوتھے دن تمہارے گھر سے مدینہ مل گیا تھا۔جس کے متعلق میں نے شور مچا دیا تھا کہ یہ خط کیسے پہنچ گیا۔اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۳ / مارچ ۷۴ء

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ:

مکرم ومحترم بھائی صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے۔کل رجسٹری کرنے کے بعد آپ کا خط ملا۔اس کے پڑھنے کے بعد حضرت کی رائے شدت سے نہ آنے کی ہے۔در اصل اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے جو لکھا کہ میں اہلیہ کو ساتھ لے کر آجاؤں؟ اور آپ نے اہلیہ کو لے کر [یوں] آنا مصر کی لمبی مدت سامنے رکھ کر لکھا ہے۔[طویل قیام کی] صورت میں تو وہی مناسب تھا لیکن اب چونکہ صرف دو ماہ کا مسئلہ ہے اس لئے حضرت کی اہلیہ کو لانے کی رائے بالکل نہیں اور اسی وجہ سے آپ کو اس سے منع فرمادیا۔

اس لئے میری اپنی رائے یہ ہے کہ دو ماہ کے لئے تو بظاہر نہ ان کو ساتھ لانا مناسب

اور نہ ہی اتنا عرصہ [گھر پہ] گذارنے میں ان کو کوئی پریشانی کہ ایک یا دو دفعہ وہاں ڈاکٹر کے پاس جانا ہوگا۔اس لئے اس خط کے ملنے کے بعد اگر آپ کی آنے کی رائے ہواور ظاہر ہے کہ شدید محنت کا کام مصر کا جب کیا تو یہ چھ آٹھ کی جماعت کے ساتھ صرف دو ماہ کا کام ہے۔اس لئے ضرور آنے کی رائے ہی ہو گی۔

اس لئے حضرت کو تسلی کیلئے خط ملتے ہی خوشی کے ساتھ بیروت جانے کا تار دے دیں کہ میں بیروت جارہا ہوں تا کہ حضرت کو بھی تسلی ہو۔اس لئے کہ حضرت کسی دوسرے دو نفر کی تلاش میں ہیں۔کئی آدمیوں سے حضرت نے بیروت جانے کیلئے پوچھا بھی۔

یہاں تک لکھنے کے بعد حضرت استنجاء کیلئے اٹھ رہے تھے تو حضرت نے میرا خط سنا اور حضرت کے سامنے لکھا تھا اس لئے سنانا پڑا۔اس لئے اب تو حضرت کی مہر بھی میری رائے پر ثبت ہوگئی اور حضرت نے میرا یہ خط بڑی توجہ سے سنا اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ بیروت آنے کا ارادہ کرہی لیں کہ صرف دو ماہ کا قصہ ہے۔خدا نہ کرے کہ کوئی مانع پیش آئے, اور آپ کے ساتھ اتنا عرصہ قیام کا اور کام کرنے کا موقع مل جائے۔باقی خیریت ہے۔

حضرت نے زمین کیلئے فرمایا کہ ضرور خرید لو لیکن زیورات بیچ کر نہیں بلکہ قرض لے کر,اور فرمایا کہ قرض میں دے دوں گا۔گھر کے متعلق جو آپ نے سوچا تھا بہت ہی اچھا تھا لیکن اب تو مقدر۔ خدا کرے اور کوئی صورت بن جائے تو مجھے ضرور لکھیں۔میں نقشہ بنا کر بھیج دوں گا,اسی طرح بنا دیں۔باقی خیریت ہے اور دعاؤں کی درخواست ہے۔فقط والسلام

احقر یوسف۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ میں نے کھجور کی آٹھ چھوٹی ڈبیاں اور متفرق کھجور ۵ کیلو مولوی غلام محمد کے ہمراہ بھیجی ہے۔نیز آپ کے کرتے کا کپڑا جو کپڑوں میں رہ گیا تھا وہ بھی

بھیجا تھا۔ بقیہ کپڑے تو مولوی اسماعیل ممون کے ساتھ ہی بھیجے تھے۔ کھجور خصوصی اساتذہ راندیر، علماء حضرات کے علاوہ چچا پھوپھیوں کو دے دیں جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ مولانا شمس الدین صاحب کی کتاب کا ایک نسخہ مولوی عبدالحفیظ کے نام یا کسی اور کے نام پوسٹ کر کے دیکھ لیں۔ اگر وہ نکل گئی تو۔۔۔ اپنے کتب خانے کیلئے بہت سے نسخے خرید لے گا۔

﴿103﴾

از: جناب الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸/مارچ ۷۴ء/ ۶/ربیع الاول ۹۴ھ

مکرم ومحترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ گذشتہ کل ایک کارڈ روانہ کیا تھا، امید ہے کہ ملا ہوگا۔ اس میں حضرت شیخ مدظلہ کا ایک پیغام لکھنا بھول گیا تھا۔ میں نے آخری مرتبہ آپ کی بمبئی تشریف آوری اور حجاز مقدس کیلئے ٹکٹ کی تحقیق والا قصہ حضرت کو لکھا تھا۔ اس کے جواب میں جو پیغام آیا ہے وہ نقل کرتا ہوں:

’مولوی عبدالرحیم کے سلسلہ میں آپ کا خط مولوی یوسف کو دکھا دیا اور ان کو یہ بھی کہہ دیا کہ یہاں آنے کا ارادہ نہ کریں۔ رمضان میں سہارنپور آنا ہو تو وہاں آجائیں ورنہ رمضان کے بعد دیکھا جائے گا‘۔

یاد رہے تو بھائی مولوی یوسف سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست فرمادیں۔ کل والے کارڈ میں ٹکٹ کی رقم کی وصولی کیلئے لکھ دیا۔ والسلام

حضرت مولانا علی میاں صاحب ۱۷/مارچ کو بمبئی سے حجاز مقدس تشریف لے گئے

ہیں۔ سنا ہے کہ وہاں سے لندن بھی تشریف لے جائیں گے۔ اور سب طرح خیریت ہے, دعا کی درخواست ہے۔ والسلام

خادم محمد یعقوب غفرلہ، بمبئی

﴿104﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، ورسٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۳۱/ مارچ ۷۴ء [۸/ ربیع الاول ۹۴ھ]

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میں نے مارچ کے سارے مہینہ تم پر بواسطہ بلاواسطہ خطوط کی ایسی بھرمار کی کہ شمار بھی دشوار ہے۔ مگر آج ۳۱ مارچ تک یہ بھی پتہ نہ چلا کہ کوئی خط پہنچا یا نہیں؟ اوجز کا مجھ پر بہت بار ہے اس لئے کہ اس کی قیمت آ چکی ہے اور مصر میں طباعت کی اب کوئی صورت نہیں رہی۔

عزیز مولوی عبدالحفیظ کی رائے یہ ہے کہ بیروت میں جلد چھپ جائے گی اس لئے کہ انہوں نے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ اگر پروف مل سکتے ہوں تو ۱۰۰ صفحے روزانہ دے سکتے ہیں۔ اس صورت میں تو مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں تیار ہوسکتی ہے۔ اس لئے میری اور مولوی عبدالحفیظ کی یہ رائے تو پختہ ہوگئی کہ یہ [اب] بیروت چھپوانی ہے۔

مولوی یوسف متالا حج پر آئے تھے اور میں بار بار ان کے دارالعلوم کی وجہ سے ان پر شدید تقاضا جانے کا کر رہا ہوں مگر ان کی رال بھی ٹپک رہی ہے کہ اس مختصر وقت میں ان کی بھی شرکت اوجز کی طباعت میں ہو جائے۔ اس لئے وہ لندن واپسی پر بالکل تیار نہیں اور

مولوی عبدالحفیظ کے ساتھ بیروت جا رہے ہیں۔

مالک نے محض اپنے فضل وکرم سے دو رفیق اور پیدا کر دیئے۔ ایک مولوی اقبال ندوی جن کو تم شاید جانتے ہوگے اور ایک مولوی خالد کلیانوی جن کے والد مظاہر کے فارغ التحصیل ہیں۔ مولوی اقبال رابطہ کی ملازمت کی کوشش میں کئی ماہ سے لگ رہے ہیں۔ رابطہ نے ان کو کہہ دیا کہ دو ماہ کے بعد آویں۔ اور مولوی خالد جامعہ میں ملازمت کی کوشش میں پڑے ہوئے ہیں۔

ان دونوں سے میں نے بات کی تھی یہ دونوں بہت خوشی سے آمادہ ہیں, بلکہ متقاضی۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ معاملہ تو مولوی عبدالحفیظ سے ہے چنانچہ مولوی عبدالحفیظ سے تو ان کی بات ہوگئی۔ اس لئے یہ قافلہ ایک دو دن میں یہاں سے روانہ ہونے والا ہے۔

تم نے ایک خط میں لکھا تھا کہ اہلیہ کو ساتھ لاؤں تا کہ مصر میں علاج ہو جائے۔ میں نے اس کے جواب میں لکھوایا تھا کہ مصر کا تو سفر ملتوی ہو گیا۔ میری رائے تو یہ ہے کہ ایسی حالت میں تمہیں سفر ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ مگر معلوم ہوا کہ مولوی یوسف متالا نے تمہیں بالا بالا یہ لکھ دیا کہ تم فوراً بیروت آجاؤ اور دو مہینہ کیلئے اہلیہ کے علاج کا کوئی انتظام کر دو۔

پہلے میں نے حاجی یعقوب کو لکھا تھا کہ تم دونوں میں سے جو بھی آنا چاہے وہ حاجی یعقوب صاحب سے بمبئی، جدہ، تا بیروت تا جدہ تا بمبئی کا ٹکٹ لے لے, مگر یہ حضرات تو ایک دو دن میں جا رہے ہیں اس لئے بمبئی تا جدہ تا بیروت تو بے کار ہوگا اب ٹکٹ لینا ہے تو بمبئی تا بیروت تا جدہ تا بمبئی لیا جائے۔

بیروت کا حال تو تمہیں معلوم ہی ہے تاہم میں بھی دوسرے ورق پر اس کی تفاصیل حاجی یعقوب صاحب کو لکھوا رہا ہوں۔ آپ بھی جب آویں تو اسے ملاحظہ فرمالیں لیکن یہ ضروری ہے کہ اگر بیس اپریل تک بیروت پہنچ سکیں تب تو ارادہ کریں ورنہ نہیں, اس لئے کہ

ان لوگوں کے اندازہ کے موافق ۲ ماہ سے کم میں واپسی ہوجاوے گی۔ مفتی اسماعیل صاحب کو بھی خبر کردیں کہ وہ بھی اگر ۲۰/ اپریل تک بیروت پہنچ سکتے ہوں تب تو ارادہ کریں ورنہ نہیں۔

اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں اور میرے خط کا جواب ضرور مدینہ صندوق البرید ۱۰۱۱ سے دیں۔ اس کا بھی لحاظ رہے کہ ۱۵/ ربیع الثانی تک تو مدینہ خط ملے گا اس کے بعد میرے سفر ہندوستان کی شروعات ہوجائیں گی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۳۰/ مارچ ۷۴ء

﴿105﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، ورسٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۹/ اپریل ۷۴ء/ ۱۷/ ربیع الاول ۹۴ھ

عزیزم عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے خطوط کا شدت سے انتظار رہتا ہے بالخصوص تمہاری اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے۔ اور میں نہ معلوم کتنے خطوط تمہیں لکھ چکا۔ تم نے اس خط میں جو رسید لکھی وہ میرے سب سے پہلے کارڈ کی ہے جس میں تمہیں جلد بلانے کا تقاضا کیا تھا۔ اس کے بعد تو نہ معلوم میں کتنے ممانعت کے خطوط لکھ چکا۔

پہلے خط کا مبنیٰ تو تمہارا وہ خط تھا جس میں تم نے لکھا تھا کہ طبیعت اہلیہ کی اچھی ہے۔ صرف ایک ماہ میں ایک دفعہ دکھلانا ہے, اس پر میں نے لکھا تھا کہ اس کا انتظام کر کے جلد آجاؤ۔ لیکن جب تم نے دوسرے خط میں عودِ مرض لکھا تو اس کے بعد سے ممانعت شروع کردی تھی۔

عزیزان عبدالحفیظ و یوسف متالا (مع اپنی اہلیہ کے) پرسوں شنبہ اور جمعہ کی درمیانی شب میں یہاں سے روانہ ہوگئے تھے اس لئے کہ اتوار کو ان کا بیروت کا جہاز تھا, اور بڑے ناسخ منسوخ کے بعد آخری رائے یہ ہوئی تھی کہ اہلیہ متالا بھی اس کے ساتھ ہی جائے ورنہ یوسف کا تقاضا تو اہلیہ کو اس کے بھائی محمد کے ساتھ یہیں چھوڑنے کا تھا جس کو میں نے نہیں مانا

البتہ عزیز محمد کا اصرار از خود بھی چونکہ یہاں قیام کا تھا اس لئے عزیز موصوف کو میں نے ٹھہرا لیا۔ ملک عبدالحق کا اصرار زیادہ ہوا کہ اہلیہ متالا کا ساتھ جانا بہت ضروری ہے اس لئے کہ اس کی غیبت میں کھانے پینے کی دقت ہوگی اور اس کے ساتھ ہونے میں کھانے کے مرضی کے موافق ہونے کے علاوہ اخراجات میں بھی کمی ہوگی۔ کیونکہ ان سب کا ٹکٹ لندن کا براہ دمشق ہے اس لئے مستقل ٹکٹ کی ضرورت نہیں۔

آج ٹیلی فون سے معلوم ہوا کہ کل اتوار کو تو وہ نہیں جاسکے۔ آج کی خبر تھی لیکن آج دوشنبہ کی شام تک تو معلوم نہ ہوسکا کہ وہ روانہ ہوگئے یا نہیں۔ کل کو غالبًا معلوم ہوگا۔ تمہارے خط میں عزیز متالا کے نام بھی مضمون تھا اس لئے یہ معلوم ہوجانے کے بعد کہ وہ بیروت پہنچ گئے ہیں تمہارا خط ان کو بھیج دوں گا۔ ان کا بیروت کا پتہ یہ ہے: ص ب نمبر ۴۶۰۷، بیروت۔

یہ تو تم نے سن ہی لیا ہوگا کہ اس ناکارہ کی واپسی ایسے ناوقت طے ہوئی کہ جو یہاں قیام کا اصل زمانہ تھا۔ اس لئے کہ حج کے زمانہ میں تو حرمین میں ہجوم اتنا ہوتا ہے کہ نہ مکہ میں طواف نہ مدینہ پاک میں سکون۔ لیکن کچھ مجبوریاں اور ہارون مرحوم کے بعد سے حضرات نظام الدین کا اصرار تو تھا ہی، علی میاں، مولانا انعام صاحب اور سب سے بڑھ کر ہمارے قاضی عبدالقادر صاحب نے تو حادثہ کی خبر سن کر رمضان ہی میں حکم دے دیا تھا کہ رمضان ہی میں چلا جا۔ اس وقت تو میں نے ان کی رائے کو بہت عجیب سمجھ کر کہہ دیا تھا کہ 'کیا کہہ رہے

ہیں آپ؟' گھر والوں کا اصرار تو ہونا ہی چاہیئے تھا، وہ تو میری نگاہ میں کچھ اہم نہ تھا مگر جب سے علی میاں اور مولوی انعام نے اصرار کیا تو جانا طے کر ہی لیا۔

اور جب جانا ہی ہے تو آئندہ رمضان انشاءاللہ بشرطِ حیات سہارنپور میں ہوگا۔ اور اقامہ کی مجبوری کی وجہ سے جلدی نہیں جا سکتا کہ سنا ہے کہ اقامہ والے ٦ ماہ سے زیادہ باہر نہیں رہ سکتے۔ اور بھی کچھ قانونی مجبوریاں درپیش ہیں اب آپ تو حجاز کا ارادہ نہ کریں اسلئے کہ عبدالحفیظ بھی باوجود میرے شدید انکار کے میرے ساتھ آنے پر مصر ہے۔ ہر چند کہ میں شدت سے روک رہا ہوں مگر آج کل کون کسی کی مانے۔ وہ بیروت جاتے جاتے بھی روکر کہہ گیا کہ آپ مجھے منع نہ کریں۔ میں انشاءاللہ آپ کی روانگی سے پہلے واپس آجاؤں گا۔

مصر میں طباعت کی تو اب کوئی صورت نہیں ہے۔ نہ کاغذ کی وجہ سے نہ وہاں کے جنگی حالات کی وجہ سے اس وجہ سے [کراچی میں اس کی طباعت] مولانا بنوری کی سرپرستی میں عزیز شاہد کراچوی سلمہ کے زیر اہتمام گذشتہ بدھ کو شروع ہوگئی۔

تم نے لکھا کہ اس سے پہلے سورت ہسپتال سے خط لکھا تھا وہ پہنچ گیا تھا۔ اس کا جواب کل لکھوا چکا ہوں تم نے اس خط میں ہسپتال کی جو تفصیل لکھی اس سے اور بھی قلق ہوا کہ کئی گھنٹے مریضہ کو بے ہوش رہنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ تم نے لکھا کہ 'ڈاکٹر کے اور حکیم صاحب کے مشورے سے تبدیلی آب وہوا کیلئے سورت کے قریب ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہوں' اس لئے یہ خط حاجی صاحب کے پاس بھیج رہا ہوں کہ بمبئی میں تمہارے اعزہ کی آمد و رفت کا سلسلہ رہتا ہے، اگر کوئی معتمد جانے والا ملے تو اس کے ہاتھ [تمہارے پاس] بھیج دیں ورنہ اس خط کو حکیم صاحب کے پاس سورت بھیج دیں کہ وہاں تو ان سے اور ڈاکٹروں سے تمہارا رابطہ قائم ہوگا۔

تم نے لکھا کہ تفصیل محض دعا کیلئے لکھی ہے اس کی صحت کی دعا تو جب سے عود مرض کا حال سنا ہے بہت اہتمام سے کی جا رہی ہے۔تم نے لکھا کہ تمہارے کارڈ میں جلد واپسی کا تقاضا تھا یہ تو میں پہلے لکھوا چکا ہوں کہ وہ تو عود مرض سے پہلے کا تھا۔اس کے بعد میں متعدد خطوط بہت شدت سے تمہارے آنے کو منع کے لکھوا رہا ہوں کہ مریضہ کو ایسی حالت میں چھوڑ کر ہرگز نہیں آنا۔

اہلیہ سے میرا سلام مسنون کہہ دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ تمہارے لئے بہت اہتمام سے دعائیں کررہا ہوں۔یہ تو میں اوپر لکھوا چکا ہوں کہ عزیز متالا کے بیروت پہنچنے کی اطلاع کے برقیہ پر تمہارا یہ خط اس کے پاس بھیج دوں گا اس لئے کہ اس خط میں اس کے نام بھی مضمون ہے اور مرض کی تفصیل بھی اس کو معلوم ہو جائے گی۔اپنی خالہ سے بھی سلام کہہ دیں۔ تم تینوں کی طرف سے روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کرتا ہوں۔

حضرت حکیم صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون،عزیز ناصر مرحوم کے حادثہ کے بعد آپ کو جلدی خط تو اس واسطے نہیں لکھا کہ عزیز عامر کے خط سے آپ کا دہلی پہنچنا معلوم ہوا تھا۔لیکن جب اسی کے خط سے واپسی کا حال معلوم ہوا تو حکیم چچی کی معرفت ایک خط لکھوایا تھا۔اس سے پہلے حاجی یعقوب صاحب کی معرفت بھی مختصر مضمون لکھوایا تھا۔عزیز عامر کے خطوط تو کثرت سے آتے رہتے ہیں۔

اللہ جل شانہ کا شکر ہے کہ مرحوم کی والدہ اور اہلیہ پر رنج وقلق کی وہ شدت نہیں رہی جو شروع میں تھی۔اللہ تعالیٰ مزید صبر وسکون عطا فرمائے ان کو بھی اور تم سب دوستوں کو بھی۔حادثہ کی شدت پر جتنا بھی رنج وقلق ہو برمحل ہے۔مگر عامر نے مرض وصال کے حالات لکھے، بہت امید افزاء ہیں۔اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔پسماندگان بالخصوص اس کی اہلیہ

اور بچوں کیلئے بہترین تربیت کا انتظام فرمائے کہ وہی رب الناس، رب العالمین ہے۔

اس ناکارہ کی واپسی کے ذکر تذکرے چرچے مشورے تو رمضان ہی سے ہو رہے ہیں لیکن ابھی تعیین نہ ہو سکی۔ حاجی یعقوب صاحب سے بسہولت ایک ماہ بعد معلوم ہو جائیں گے۔ اہلیہ سے سلام مسنون، بچوں کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ، ۹/اپریل ۷۴ء

﴿106﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ
تاریخ روانگی: غالباً ۱۴/اپریل ۷۴ء/۲۲/ربیع الاول ۹۴ھ

سیدی ومولای حضرت اقدس مدظلکم العالی!

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر ہوں گے۔ یہاں پہنچ کر شدید مصروفیات اور کوئی نظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے جلد خط نہ لکھ سکے جس کی وجہ سے معافی چاہتے ہیں

پہلے مدینہ منورہ سے جمعہ کو روانگی کے بعد اتوار کو شامی ائر لائن کے جہاز سے ہمارا جانا طے تھا مگر مکہ معظمہ پہنچ کر جدہ تحقیق کرانے سے معلوم ہوا کہ اتوار کا جہاز کینسل ہو کر اب جمعرات کو جائے گا۔ اس لئے پھر ہم نے پیر کے دن کے سعودی جہاز سے سیٹیں بک کروالیں۔

شام کو چار بجے جہاز تھا۔ اسی وقت قاضی صاحب کا جہاز بھی تھا۔ ان سے ملاقات وغیرہ کر کے حضرت کے نام چند سطور لکھ کر جب ہم کسٹم کے اندر داخل ہونے لگے اور میں نے اہلیہ، خدیجہ ہم تینوں کے دو پاسپورٹ یہ کہہ کر دیئے کہ بچی کا نام اس کی ماں کے

پاسپورٹ میں ہے۔ چنانچہ اسے کھول کر بتایا تو اس نے کہا کہ لنڈن سے آتے وقت جدہ ایر پورٹ پر اس کارڈ پر صرف اس کی ماں کا نام ہے، بچی کا نام نہیں ہے۔

پھر کہنے لگا کہ جوازات والوں کے پاس جا کر ان سے لکھوا کر لاؤ۔ چنانچہ بھاگے ہوئے ساتھ والی عمارت میں جوازات والوں کے پاس گئے۔ انہوں نے دیکھا اور کہا کہ کیا ثبوت ہے کہ اس لڑکی کو تم لندن سے ساتھ لائے بھی تھے؟ ممکن ہے کہ وہاں لندن میں پاسپورٹ میں نام لکھوایا ہو لائے نہ ہوں۔ چنانچہ خدیجہ کا ٹکٹ ہم نے بتایا کہ دیکھئے لندن سے جدہ کا یہ ٹکٹ ہے جس پر اس نے سفر کیا ہے۔ چنانچہ اس نے اہلیہ کے کارڈ پر خدیجہ کا نام لکھ دیا۔

پھر اس کے ذہن میں کچھ آیا تو کہنے لگا یہ تو تمہارا اپنا ثبوت ہے لیکن ہمیں تو ہمارے محکمہ جوازات کی شہادت چاہئے، وہ لکھ دیں کہ اس بچی کا دخول ثابت ہے۔ یہ کہہ کر اس نے کارڈ پر جو لکھ دیا تھا وہ کاٹ دیا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ محکمۂ اثبات الدخول کا وقت دو پہر دو بجے تک ہے، چنانچہ پیر کا جہاز تو چلا گیا۔

میں نے پوچھا کہ دخول کس سے ثابت کریں گے تو انہوں نے کہا کہ جس جہاز سے آپ آئے تھے اس کے مسافروں کی ایک فہرست ان کے پاس رہتی ہے اس میں اس کا نام دیکھیں گے۔ یہ سن کر میرے ہوش اڑ گئے کہ معلوم نہیں اب کیا ہوگا؟

اس جہاز میں لندن سے ہمارا اس طرح سفر ہوا تھا جیسا کہ آج کل ہندوستان میں ٹرینوں کا سفر ہوتا ہے کہ طاقت کے زور سے دروازہ پر لٹک گئے، ورنہ رہ گئے۔ ٹھیک اس طرح سے لندن ایر پورٹ پر ہم نے لڑ کر جگہ لی تھی۔ اس لئے کہ اس دن جہاز والوں نے ایک سو کے بجائے دو سو مسافروں کو سیٹیں دی ہوئی تھیں تو آدھے رہ گئے تھے۔ اس لئے جہاز کے چلنے سے تین چار منٹ پہلے ہم جہاز میں سوار ہوئے تھے، اس لئے فہرست کے بننے کا تو کوئی

سوال ہی نہ تھا۔

ٹھیک یہی حال دمشق جہاز بدلنے پر بھی ہوا تھا۔اس لئے مجھے یقین تھا کہ نہ کوئی فہرست ہوگی نہ اندراج۔ چنانچہ دن بھر اور رات بھر انتہائی کڑھن اور بے چینی میں گذری کہ کمپنی کی فہرست میں نام تو ہوگا نہیں ,اور لنڈن سے اسکا تاریخ پیدائش کا سٹیفکیٹ منگوانا پڑے گا,اور مقدمہ چل کر گواہ اور حلف نامہ اور کیا کیا مراحل کے بعد کئی ماہ اس مصیبت سے نجات میں لگیں گے۔

ان تفکرات میں وہ انقطاع اور تبتل نصیب ہوا کہ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے فقیر کسی مخیّر کے سامنے ہاتھ پھیلا کر خوشامد سے بھیک مانگتا ہے اسی طرح گویا دربارِ الٰہی میں بالکل سامنے حاضر ہوکر عرض معروض کر رہا ہوں۔اب بھی جب سوچتا ہوں اس حالت سے ایک عجیب لطف پاتا ہوں۔

دوسرے دن منگل کو علی الصباح آٹھ بجے اثبات الدخول کے دفتر گئے تو متعلقہ افسر نہیں آئے تھے۔تین گھنٹے بے انتہاء انتظار اور شدید کرب واضطراب میں گذارنے کے بعد وہ متعلقہ افسر آئے۔ہم نے جدہ اترنے کی تاریخ بتائی تو فوراًاس دن کے جہازوں کی فہرستیں نکالیں۔فہرست دیکھ کر تو میں بالکل حواس باختہ ہوگیا اور مولانا عبدالحفیظ صاحب تو وہاں [سے] ہٹ کر سامنے کی کرسی پر مایوس ہوکر بیٹھ گئے,اور میں فہرست تکتا رہ گیا کہ معلوم نہیں کہ اب کیا ہوگا۔

اس لئے کہ اس میں خدیجہ کا نام ہی نہیں تھا,صرف میرا اور اہلیہ کا نام اس طرح تھا, السید متالا ، السیدہ متالا اور بچوں کے نام کے ساتھ شروع میں السید/ السیدۃ کی بجائے الطفل لکھا ہوا تھا۔لیکن اس وقت اللہ جل شانہ کی ایسی نصرت ہوئی کہ اس کا لطف بھی

اب تک ہے کہ اس نے دوساتھ ساتھ 'متالاً' دیکھ کر ماں اور بچی کو سمجھ کر کہہ دیا 'مضبوط، مضبوط' اور فوراً پاسپورٹ اور کارڈ اور سب پر مہر لگا کر دستخط کر کے لکھ دیا کہ اس بچی کا دخول ثابت ہے۔

اگر خدانخواستہ وہ نام کے مقابلہ میں ٹکٹ کے نمبر پڑے ہوئے تھے وہ ملا کر دیکھتا تو معلوم نہیں کیا ہوتا۔ شروع میں اس نے متالا دیکھ کر کہا بھی کہ خدیجہ کا ٹکٹ لاؤ۔ اس کے نمبر ملا کر دیکھیں لیکن فوراً کسی کسی کام کیلئے اٹھ کر گیا اور آتے ہی کہا 'مضبوط، مضبوط'۔ تین گھنٹہ اوراعمال کے علاوہ استمداد من الشیخ کے مراقبہ میں گذرا۔ اللہ جل شانہ نے حضرت کی برکت سے ایک مصیبت عظمیٰ سے نجات دی۔

بارہ ایک بجے فارغ ہو کر ٹکٹ بک کروانے گئے تو منگل کی شام کو جہاز تھا مگر سیٹ نہیں تھی۔ پھر بھی اس نے کہا کہ جہاز پر چار بجے آجاویں اگر کچھ سیٹیں خالی ہوں گی کوئی نہ آیا تو آپ کو دے دیں گے۔ چار بجے تیار ہو کر گئے مگر سیٹ نہ ملی, واپس آ گئے۔ دوسرے دن بدھ کی صبح کی سیٹ مل گئی۔

سامان چونکہ پیر کے جہاز میں چڑھ چکا تھا اس کے بعد وہ قصہ پیش آیا تھا اس لئے جہاز والوں نے کہا تھا کہ اب تو سامان نہیں اتر سکتا اگر آپ چاہیں تو کل کو واپس آجائے گا لیکن ہم نے کہہ دیا تھا کہ کل پرسوں ہم خود ہی وہاں جا کر لے لیں گے۔ اس لئے صرف ہاتھ کا سامان ساتھ تھا۔ اس لئے جہاز کے وقت مقررہ سے پون گھنٹہ پہلے مطار پر گئے۔

پونے آٹھ بجے جدہ سے روانہ ہو کر جہاز دس بجے بیروت پہنچا۔ کسٹم میں صرف چند منٹ لگے, باہر نکل کر ٹیکسی سے ہوٹل گئے۔ آگے خیال تھا کہ ۲۴ گھنٹہ ہوٹل میں ٹھہر کر مکان تلاش کر لیں گے لیکن تین دن مسلسل مکان کیلئے گھومتے رہے بالکل نہ ملا۔ اس درمیان میں

مطبع والوں سے بھی چونکہ ازسرنو بات چیت کرنی پڑی اس لئے کافی وقت ضائع ہوا۔

مولانا عبدالحفیظ صاحب نے دو جزوں کے بارے میں اس سے پہلے سفر میں بات کی تھی۔ایک یہ کہ ایک صفحہ کی اجرت ۸ر لیرے ہوگی دوسرے یہ کہ ۱۰۰ر صفحات روزانہ تیار ملیں گے۔لیکن اس کے بجائے اس نے اجرت ۱۶ر لیرے بتائی اور صرف دو تین فلزے یعنی تیس چالیس صفحے دینے کیلئے کہا۔

اس لئے پھر ہم نے یہاں دوسرے مطابع میں تحقیق شروع کی تو دوسرے مطابع والے تو ۱۸ر لیرے سے بھی زیادہ مانگ رہے تھے,اور کام اس سے سست بتارہے تھے۔ بالآخر مختلف مجلسوں میں اس مطبع والے سے بات چیت کر کے قیمت ۱۶ر سے کم کروا کے ۱۳ر پر راضی کیا اور عجلت کے بارے میں اس نے پختہ وعدہ کیا اور یقین دلایا ہے کہ ایک ہفتہ عشرہ تک دو تین فلزے اپھر اس کے بعد پابندی سے کم از کم پانچ ضرور دوں گا ور ممکن ہوا تو اس سے بھی زیادہ,لیکن پانچ فلزے روزانہ کا میرا وعدہ ہے۔

دو دن تک مطبع والے سے جو بات چیت ہوتی رہی,مولانا عبدالحفیظ صاحب مصر، پاکستان وغیرہ مختلف جگہوں کا سوچتے رہے لیکن میں نے کہا کہ اجرت کے لحاظ سے مصر سے اس کی اجرت کچھ تیس فیصد زیادہ ہے اس کے بدلہ میں یہاں سے جلدی کام شاید کہیں بھی نہ ہوسکے,اور دوسرے یہ کہ تیس فیصد جو زائد اجرت ہے اس کے بدلہ میں ہمیں کتاب کی نیگیٹو (فوٹو کی پلاسٹک کی پلیٹیں) ملیں گی جو میرے خیال میں سو دوسو سال تک اسے کچھ نہیں ہوگا، جب ضرورت پڑی نکال کر چھاپ لی,تو آئندہ کیلئے **تجمیع حروف** کا خرچہ بالکل نہیں رہیگا

غرض پھر مشورہ میں یہی طے کرلیا کہ اب یہیں چھپوانی ہے اور بحمداللہ جمعہ سے کام شروع ہوگیا لیکن اس کے بعد تین دن تک عیسائیوں کی کوئی عید ہے اس لئے کام بند ہے۔

اس لئے ہم کتاب کے متن پر قوسین اور اول سطور اور عناوین وغیرہ بنا رہے ہیں کہ بعد میں یہ کام نہ رہے۔

جب صاحبِ مطبع سے معاملہ طے ہوگیا تو ہم نے اس کے ہاں جتنے حروف تھے سارے اکٹھے کر کے دیکھے اس نے ہر ایک کا نمونہ جو کتابیں اس کے ہاں چھپی تھیں وہ بھی بتائیں۔ان کو دیکھ کر ان میں سے ۱۶/سائز کے حروف طے کئے۔مصری حروف کی سائز کچھ اچھی نہیں ,یہ جو ہم نے طے کئے ہیں شرح کیلئے بہت ہی موزوں ہیں ,اور بہت ہی جمیل معلوم ہوتے ہیں۔وہی حروف گہری سیاہی کے ساتھ اوپر متن کیلئے ہیں۔

جب ہم نے طے کر لئے تو اس نے ایک صفحہ چھاپ کر دیا تو اس کے مقابلہ میں مصری طباعت ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے مصری کے مقابلہ میں لیتھو۔امید ہے کہ انشاءاللہ کتاب بہت ہی خوبصورت چھپے گی۔وہ مطبوعہ صفحہ مولانا عبدالحفیظ صاحب کی بیگ میں رہ گیا,اور وہ آج اتوار کی شام کو آٹھ بجے کے جہاز سے قاہرہ گئے ہیں۔

مولانا عبدالحفیظ صاحب کو وہاں کچھ ضروری کام [ہیں] اور حساب بھی کچھ صاف کرنا ہے اور نیز وہاں سے اوجز لانی ہے کیونکہ حکیم جی ماموں یامین صاحب کے پاس سے جو نسخہ لائے ہیں اس کی تو تین جلدیں خراب نکلیں ،ساری دیمک نے کھالی ہیں۔اس لئے ان میں جو پانچویں جلد اچھی تھی اس کی طباعت شروع کی ہے۔جلدوں کی ترتیب تو پہلے سے مولانا عبدالرحیم صاحب سے مل کر انھوں نے بنائی ہوئی ہے۔دعا فرمادیں کہ حق تعالیٰ شانہ عافیت کے ساتھ تکمیل تک پہنچاوے۔

مکان کے بارے میں جیسا کہ پہلے لکھا کافی دقت رہی۔آخر میں ایک چھوٹے مکان کی بات چیت کر کے اس مکان میں ہم دو گھنٹہ بعد منتقل ہونے والے تھے کہ دلال مل گیا

پہلے بھی ہم نے اس سے مکان کے متعلق پوچھا تھا اس نے کہا کہ ایک بہت اچھا مکان ہے۔

آ کر دیکھا بہت بڑا شاندار محل جیسا مکان دو دو غسلخانے، پاخانے اور بہت بڑے بڑے پانچ حجرے دو صحن، بہت بڑا مطبخ جس میں سارے برتن وغیرہ بھی ہیں، ثلاجہ، گرم پانی کا انتظام بھی ہے۔ چھوٹا سا دو کمروں کا مکان ہم نے چار سو پندرہ میں طے کیا تھا اور یہ تین سو پچیس میں ملا، بہت ہی اچھا مکان ہے۔ ہر قسم کا فرنیچر ہے، صحن میں خدیجہ کے لئے ایک بہت بڑا جھولا بھی لگا ہوا ہے۔

حضرت کی دعاء توجہات کی برکت سے بحمد اللہ ہر مشکل آسان ہوگئی۔ اب دعا وتوجہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہاتھوں اس کام کو تکمیل تک پہنچا دے۔ مولوی اقبال صاحب بھی خیریت سے ہیں۔ سلام مسنون، دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

اہلیہ اور خدیجہ بھی سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں۔ اہلیہ نے یہاں پہنچ کر خواب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کی کہ آپؓ نے پاس بلا کر بڑی شفقت کے ساتھ پوچھ پوچھ کر ہر چیز کیلئے دعاء فرمائی ہے۔

خط بہت زیادہ طویل ہوگیا جس کی معافی چاہتا ہوں۔

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی، محمد یوسف

﴿107﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورسٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۲۱/اپریل ۷۴ء/ ۲۹ ربیع الاول ۹۴ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، آج ۲۱/اپریل کو تمہارا لفافہ

مؤرخہ ۹/اپریل پہنچ کر موجب منت ہوا۔تمہارے خط کا تمہاری اہلیہ کی صحت کا ہر وقت انتظار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ تمہارے بیروت نہ جانے کا قلق تم سے زیادہ مجھے ہے۔مگر

نہ دوری دلیل صبوری بود	کہ بسیار دوری ضروری بود

تمہاری اہلیہ کی بیماری نہ تمہاری اختیاری چیز ہے نہ میری نہ اس کی۔

۹/اپریل کو تمہارا پہلا برقیہ پہنچا تھا جس میں تم نے اطلاع دی تھی کہ بیروت جارہا ہوں۔ چونکہ اسی دن تمہارا خط جس میں کئی ڈاکٹروں کے مشورے کے بعد اہلیہ کو ہسپتال میں داخل کرنے کے متعلق پہنچا تھا اس لئے میں نے فوراً حاجی یعقوب صاحب کو تار دلوادیا تھا کہ مولوی عبدالرحیم بیروت کا ارادہ نہ کریں اس لئے کہ ایسی حالت میں جب کہ اہلیہ ہسپتال میں ہو تمہارا چھوڑ کر آنا شرعاً، عقلاً، عرفاً کسی طرح بھی مناسب نہیں تھا۔

اس کے بعد تمہارا ۱۵/اپریل کو دوسرا تار ملا کہ ٹکٹ بک ہوگیا۔مشورہ دیں۔اس پر میں نے دوسرے برقیہ کی ضرورت اس واسطے نہیں سمجھی کہ ۹/اپریل کو میں نے ایک مفصل خط بھی تمہارے نام لکھ کر حاجی یعقوب کے نام بھیج دیا تھا کہ بہت احتیاط سے آپ کے پاس بھیج دیں۔

تمہارے یہاں سے خط وکتابت بڑی دیر میں ہورہی ہے اور مجھے تمہاری اہلیہ کی صحت کا بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ یوسف متالا تمہارے بدل میں گیا ہے۔اس کی رائے تو یہ تھی کہ اس کی غیبت میں اس کی اہلیہ محمد کے ساتھ مدینہ رہے۔اس کو تو میں نے پسند نہیں کیا تھا۔

میری رائے یہ تھی کہ محمد کے ساتھ وہ لندن چلی جائے اور یہ طے بھی ہوگیا تھا مگر ملک صاحب عبدالحفیظ کے والد اس وقت تشریف فرما تھے۔بوڑھا پھر بھی بوڑھا ہوتا ہے۔مثل

مشہور ہے کہ بوڑھے کو ڈھول میں مڑھ کر بارات میں لے گئے تھے۔ ملک صاحب نے مشورہ دیا کہ یوسف اپنی اہلیہ کو بیروت ہی لے جائے کہ جانے والوں کے کھانے پینے کا نظم بھی قابو میں رہے گا۔

اور محمد کی [چونکہ] رائے پہلے سے یہاں قیام کی تھی اس لئے وہ تو ٹھہر گیا اور اہلیہ یوسف کے ساتھ چلی گئی۔ مگران کو گئے ہوئے غالباً دو ہفتے سے زیادہ ہوگئے مگر اب تک بخیر رسی کا کوئی خط نہیں آیا۔ البتہ برقیہ آیا تھا کہ کام شروع ہوگیا۔ میں نے تو عبدالحفیظ کو ایک خط میں لکھا *ہے کہ بہت ہی قلق ہورہا ہے کہ مولوی تقی تمہارے ساتھ نہیں، میرا ارادہ یہ ہے کہ ان کو ۲ر ماہ کی چھٹی دلوا کر بیروت بھیجوں۔ اس لئے کہ ان کے پہنچنے پر ہر تیسرے دن خط آیا کریں گے۔*

تم نے لکھا کہ میں نے اپنے بھائی محمد علی کو ساری باتیں سمجھا دی ہیں **مگر پیارے! جو کام آدمی خود کر سکتا ہے وہ دوسرا نہیں کر سکتا۔** اور تم تو مولوی عبدالحفیظ کے دست راست ہو ہی، تمہارا ان کے ساتھ اور ان کا تمہارے ساتھ مستقل جوڑ ہوگیا۔ اب تو نہ معلوم کیا کیا منصوبے مولوی عبدالحفیظ صاحب نے بنا رکھے ہیں۔ میں تو مر ہی جاؤں گا تم دونوں کرتے رہنا۔

تمہارا ایک خط یوسف کے نام آیا تھا وہ میں نے بیروت بھیج دیا تھا اسے بھی بیروت بھیج رہا ہوں۔ اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ ملک صاحب اور صوفی اقبال صاحب میرے پاس ہیں ان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۱ر اپریل ۷۴ء

مفتی۔۔۔صاحب کا بیروت جانا مجھے پسند نہیں آیا۔ اس لئے کہ ان کی تجویز تو اس منصوبے پر تھی کہ وہ لندن جا رہے تھے اور [مولوی یوسف] متالا ان کو لندن بلا رہا تھا۔ میں

نے تو راستہ میں سہولت کا راستہ پیدا کیا تھا۔

از احقر اسماعیل عفی عنہ، بعد سلام مسنون، جناب کا تعویذ بنا پر چہ حضرت اقدس کے ائر لیٹر پر اسرار ورموز اپنے اندر سمیٹے ہوئے [موصول ہوا]۔اس کا جواب تو انشاءاللہ ایک دودن میں نزولی تحریر کروں گا۔اس وقت صرف دعا وتوجہ کی درخواست ہے۔زامبیا کا فی الحال ارادہ نہیں ہے البتہ ممکن ہے کہ ہند کا سفر حضرت کے ساتھ ہو جاوے۔محمد لندنی سلام اور دعا و توجہات عالیہ کی درخواست کرتا ہے۔مولانا عبدالحفیظ صاحب بیروت میں ہیں اور اب تک کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہاں پر کام کی کیا نوعیت ہے, بظاہر چکر میں ہیں۔ان کے حبیب کی طرف سے سلام مسنون۔

﴿108﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالحفیظ صاحب مدظلہ، بیروت

تاریخ روانگی: اپریل ۷۴ء/ ربیع الاول ۹۴ھ

عزیزم الحاج عبدالحفیظ سلمہ!

بعد سلام مسنون،تم لوگوں کے جانے کے بعد تمہارے چچا تشریف لائے۔میں تو سمجھا کہ رخصتی مصافحہ کرنے آئے ہیں, میں نے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھا دیا۔ذاکرین کا مجمع شروع ہو گیا تھا وہ میرے جانے تک مراقبہ تک مشغول رہے۔ظہر کے بعد مصافحہ کے واسطے آئے۔میں جب ظہر پڑھ کر آیا تو مدرسہ کے دروازہ پر تو ملک صاحب سے مصافحہ ہوا۔تھوڑی دیر بعد تمہارے چچا جان تشریف لائے۔اس وقت میں نے ان کو بٹھا کر تین باتیں کہیں۔

میں نے ان سے کہا کہ یہاں تین چیزیں الگ الگ ہیں۔ ایک دوسرے سے خلط نہ کریں۔ پہلی چیز تو دل کی آواز جس کو اللہ جل شانہ کا ارشاد سمجھ رہے ہیں ہیں۔ اس کے متعلق غور سے سنیں اگر چہ لفظ تو بے ادبی کا ہے مگر علماء نے لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ نے شیطان کو یہ قوت نہیں دی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی صورت بنا سکے لیکن یہ قدرت اس کو دے رکھی ہے کہ وہ خواب میں یا کاہے میں اپنے آپ کو اللہ میاں کہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام صرف ہدایت کیلئے تشریف لاتے ہیں لیکن اللہ جل شانہ کی صفات میں ہادی اور مضل دونوں ہیں۔ صفت ہدایت کے مظاہر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہوتے ہیں اور صفت اضلال کے شیاطین۔

دوسرا شرعی مسئلہ نابالغہ پر اجبار کا حق ہے بالغہ پر نہیں۔ جب یہ محقق ہو جائے کہ بالغہ کی کسی جگہ رائے ہے تو ولی کو اس پر اجبار کا حق نہیں۔ چونکہ آپ کا مجھ سے تعلق ہے اس لئے یہ دو باتیں میری ذمہ داری تھی کہ میں سمجھاؤں۔

تیسرا مسئلہ خاص واقعہ کا ہے اس میں آپ اپنی مصالح، خانگی حالات وغیرہ سے آپ مجھ سے زیادہ واقف ہیں۔ دوسرے کو تو میں جانتا نہیں کہ کون ہے۔ اس لئے اس میں آپ استخارہ مسنونہ بہت اہتمام سے بھی کریں اور دینی مصالح کو مقدم سمجھیں۔

امید ہے کہ تمہارے والد صاحب نے حسب وعدہ اپنے یہاں کے مزدوروں کی معرفت ہندوستان کی بذل بھیج دی ہوگی۔ میں تو تمہاری روانگی کے وقت تم سے دور تھا مگر معلوم ہوا تھا کہ شیخ الازہر کے بھائی آپ کو کوئی تحریر دے رہے ہیں جس کی وجہ سے کار کے چلنے میں دیر ہوئی۔ معلوم نہیں وہ کیا تھی اور اوجز کی طباعت کے سلسلے میں کچھ کام دے گی یا نہیں؟ آپ کے آنے میں دیر لگے گی اس لئے یہ خط لکھوا رہا ہوں۔ عبدالوحید کی واپسی کی

جلدی نہیں ہے اگر چہ اس کی ضرورت ہے۔ جب تک تمہارے والد صاحب اور مولوی انعام دونوں کا وہاں قیام ہے اس وقت تک اس کی واپسی کی ضرورت نہیں۔ تمہارے ابا جان بھی کہیں چل دیں تو اسے بھیج دیں۔ مولانا انعام صاحب کے روانہ ہونے کے بعد تو تم بھی ہی آجاؤ گے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ یحییٰ کے بھیجے ہوئے ۵۰۰؍ معمولات کے پرچے جو جدہ میں رکے ہوئے ہیں تم اس کے متعلق طارق سے کہہ کر آئے تھے وہ اگر وصول ہو گئے ہوں [تو بہتر] ورنہ وصول کر کے ساتھ لانے کی کوشش کرو۔ اور میں نے پہلے بھی لکھوایا تھا کہ معمولات کا عربی ترجمہ اگر تمہارے پاس کوئی ہو تو کسٹم والوں کو دے دو کہ یہ اس کا عربی ترجمہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون درخواست دعا

﴿109﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورتھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۲۶؍اپریل ۷۴ء/ ۵؍ربیع الثانی ۹۴ھ

نہ دوری دلیل صبوری بود　　　　که بسیار دوری ضروری بود

عزیز گرامی قدر و منزلت مولانا عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا پہلا خط ۲۱؍اپریل کو پہنچا تھا میں نے اسی وقت جواب بھی لکھوا دیا تھا۔ میں تو اپنے خیال میں اس کو بھیج چکا تھا مگر اب معلوم ہوا کہ نہیں گیا تھا، بہت قلق ہوا۔ آج کل یہاں گرمی بھی شدید ہو رہی ہے جس کا اثر مجھ سے زیادہ میرے کاتبوں پر ہے،

اور میرا سفر بھی سوار ہوگیا,اور آج کل سفر[کرنا] دشوار ہوگیا۔ یہاں بھی گرمی شدید ہوگئی۔ جمعہ کے دن ہیٹر چلا اور بار کو پنکھا۔

میں نے ابتداء میں تمہیں فوراً بیروت پہنچنے کو یقیناً نہیں لکھا تھا,اور ساری تفصیلات بھی حاجی یعقوب صاحب کولکھوادی تھیں مگر اس کے بعد ۱۵/اپریل کوتمہارے خط میں جس میں ڈاکٹروں کے بورڈ اور یہ کہ مرض ان کو سمجھ میں نہیں آیا اور مرض کے عود کی تفصیل تھی اس پر مجھے التواء کا تار دینا پڑا۔

میرے پیارے! جذبات اپنی جگہ پر اور مجھے خوب یقین ہے کہ تمہاری طبیعت پر بیروت کا کتنا تقاضا ہورہا ہوگا,مگر حق اللہ اور حق الناس دونوں جذبات پر مقدم ہیں اور بندگی کا تقاضا شرعی احکام کی پیروی [ہے]۔ تم نے اس سے پہلے خط میں بھی اور آج کے خط میں بھی اہلیہ کی طرف سے اطمینان لکھا مگر مجھے یقین نہیں آیا۔

اگر واقعی اس کی طبیعت اچھی ہے اور قابل اطمینان ہے تو تمہارے بیروت جانے کے واسطے نہ زامبیا کی شادیوں کی اہمیت ہے نہ وہاں سے ٹکٹ آنے کی,تمہارے بیروت کیلئے ہر وقت ٹکٹ تیار ہے۔ میں حاجی صاحب کو پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اگر جانا ہو تو میرا یہ خط دکھلا کر ضرور اپنے لئے بیروت کا ٹکٹ لے لو۔ اگر زامبیا کا ٹکٹ آ گیا ہو جیسا کہ مولوی یوسف متالا نے لکھا کہ وہ ٹکٹ بھیج چکے ہیں تو پھر بمبئی سے ٹکٹ لینے کی ضرورت نہیں۔ اگر تمہارے نزدیک زامبیا کا سفر مختصر ہو تو بیروت اس سے واپسی پر رکھو اور اگر طویل ہو تو بیروت کو مقدم رکھو

بیروت والوں نے سو صفحے روز دینے کا وعدہ کیا تھا مگر بجائے سو کے ۸۰/ پر تو وہ پہلے ہی دن آ گئے تھے اور مولوی عبدالحفیظ نے ایک ہفتہ ہوا لکھا تھا کہ پہلا رزمہ بھیج رہا ہوں وہ آج ۲۶/تاریخ تک تو پہنچا نہیں۔تم نے مطابع کا تجربہ جو مصر کا لکھا وہ بالکل صحیح ہے,اور مجھے تو

ساٹھ سال کے قریب ہوگئے ان اہل مطابع کی بدنظمیاں دیکھتے ہوئے۔ مولوی نصیر کے بھی بار بار خط آرہے ہیں کہ چند رسائل ضروری ختم ہوگئے ان کا کاغذ بھی دیوبند جاچکا، کاپیاں بھی جاچکیں اور اہل مطابع امروز وفردا کرتے ہیں۔

یہ میں پہلے خط میں بھی لکھ چکا ہوں کہ اگر اوجز میں تمہاری شرکت نہ ہوتو قلق نہ کرو۔ **تم اور عبدالحفیظ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو بہت جزائے خیر دے میری حدیث کی کتابوں کے ٹائپ پر منتقل کرنے پر تل ہی گئے ہو** اور عبدالحفیظ کے بقول بذل طبع شدہ مصر قریب الختم ہے۔ وہ اس کو دوبارہ بیروت میں طبع کرانے کا ارادہ کر رہا ہے مگر میں نے اس کو یہ کہہ کر روک دیا کہ پہلے حواشی پر اطمینان نہیں اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے اور عزیز عاقل کو برابر تقاضا کر رہا ہوں کہ تم اور مولوی یونس جلد نظر ثانی کرو۔

تمہارا بار بار یہ لکھنا کہ علاج کا انتظام ہوگیا ابھی تک گلے تلے نہیں اترا۔ تم نے لکھا کہ پریس والوں سے گفتگو میں میں بھی شریک تھا۔ انہوں نے مشکل سے دوڑھائی ماہ کا وعدہ کیا تھا مگر عبدالحفیظ مجھ سے دو ماہ سے کم کا ہی وعدہ کرتا رہا۔

تم نے یہ خط تو لکھا ۱۷ / اپریل کو اور اس میں ہمشیرہ کی شادی ۲۴ / مارچ کی تجویز لکھی۔ میں تو تم مشائخ کے کلام سمجھنے سے پہلے ہی قاصر ہوں۔ جب میں نے بیروت کے اہم سفر کو تمہارے لئے تجویز نہیں کیا تو زامبیا اور افریقہ کی شادی میری نگاہ میں کیا ہے۔ بہرحال زامبیا کا سفر تو تم اور یوسف آپس کے مشورے سے طے کرو۔ میں نہ اس میں مانع ہوں نہ آمر۔ تمہاری اہلیہ کی صحت کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ یہ تو معلوم ہوگیا ہوگا کہ میری روانگی مدینہ منورہ سے یکم جمادی الاولی کو اور جدہ سے یکم جمادی الثانیہ کو۔

میرا مشورہ تو یہ ہے کہ اگر زامبیا جانا ضروری نہ ہوتو دو ماہ اطمینان سے گھر پر رہ کر اہلیہ کا علاج کراؤ، اور میرے سہارنپور پہنچنے پر وہاں آجاؤ۔ دو تین ماہ ساتھ رہ کر میری واپسی پر

چاہے میرے ساتھ آجانا چاہے وہاں ٹھہر جانا۔ عبدالحفیظ کا شدید اصرار ہے کہ وہ میرے ساتھ ہند جائے مگر مجھے امید نہیں کہ وہ اس وقت تک بیروت سے واپس آجائے گا۔ لیکن وہ بہت تلا ہوا ہے مجھے اگر آئندہ خط لکھو تو سعدی کی معرفت لکھنا۔ فقط

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ۔ ۲۶/اپریل ۷۴ء

﴿110﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: ۳۰/اپریل ۷۴ء [۸/ربیع الثانی ۹۴ھ]

باسمہ سبحانہ

ایں کہ می بینیم بہ بیداریست یارب یا بخواب

عزیزم قاری یوسف ورفقاؤہ! بعد سلام مسنون، تمہاری مدینہ سے روانگی کے بعد سے روزانہ چوں گوش روزہ دار بر اللہ اکبر است۔ مولوی حبیب اللہ سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے جب وہ ڈاک خانہ سے آتے ہیں کہ بیروت کا کوئی خط ہے یا نہیں؟ اور ہمیشہ جواب میں نفی سن کر صوم وصال شروع ہوجاتا ہے۔

آج یکم مئی کو انہوں نے مژدہ سنایا کہ بیروت کا لفافہ ہے میں نے فوراً سننے کا تقاضا کیا تمہارے خط میں تو کوئی تاریخ تھی نہیں مگر مولوی عبدالحفیظ کے پرچہ میں ۱۴/اپریل تھی۔ بہت ہی حیرت ہوئی کہ بیروت سے بھی اتنی تاخیر سے خط پہنچتا ہے کہ ۱۴ کا خط آج یکم مئی کو ملا اور میں تم لوگوں کو نہ معلوم کتنے خطوط لکھوا چکا ہوں۔

میرا سب سے پہلا خط ۱۱/اپریل کو رجسٹری کیا تھا جس میں اپنے ٹکٹ کی تفصیل لکھی تھی جو مولوی عبدالحفیظ توسیع کے لئے لے گئے تھے۔اس کے بعد ۱۴/اپریل کو صوفی اقبال کے لفافہ میں میں نے عبدالرحیم کا خط بھیجا تھا اور اسی پر میں نے اپنا مختصر مضمون بھی لکھا تھا کہ اس کے بار بار تقاضے کے باوجود میری رائے اس کے بیروت جانے کی نہیں ہے۔

اس کے بعد میں نے ۱۹/اپریل کو تیسری رجسٹری بھیجی جس میں تمہارا خط نہ پہنچنے کی شکایت اور انتظار لکھا تھا اور تمہارے برقیہ کی رسید بھی لکھی تھی اور یہ بھی لکھا کہ برقیہ کے موافق اور صاحب مطبع کے وعدہ کے موافق آج ایک جلد سے زیادہ تیار ہوگئی ہوں گی۔اس کے بعد ۲۶/اپریل کو چوتھی رجسٹری بھیجی اس میں تمہارے دستی خط کا جواب تھا۔اس کے بعد ۲۹/اپریل کو ایک پیکٹ جس میں اسباب السعادۃ مطبوعہ بیروت بھیجی۔خدا کرے کہ یہ سب چیزیں پہنچ گئی ہوں۔ان سب کی رسید ضرور لکھیں۔

یہ سب تو تمہید تھی اس کے بعد تمہارے خط کا جواب سنو کہ تمہارا ہی خط مفصل ہے۔ مولوی عبدالحفیظ صاحب کا خط تو بہت مختصر ہے۔تم نے جدہ کی جو مشکلات جہاز کی لکھیں اس سے بہت ہی قلق ہوا۔اللہ تعالیٰ تم سب دوستوں کو **الاجر علی قدر النصب** اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔لیکن خط میں **ان مع العسر یسرا** یہ مژدہ سن کر کہ مکان بہت عمدہ مل گیا دل باغ باغ ہوگیا۔

مولوی عبدالحفیظ کے برقیہ سے یہ معلوم ہوکر کہ جمعہ کو کام شروع ہوگیا تھا میں تو یہ امید لگائے بیٹھا تھا کہ آج یکم مئی تک دو جلدیں تیار ہوگئی ہوں گی مگر آج کے مولوی عبدالحفیظ کے خط سے معلوم ہوا کہ تعطیلات کی وجہ سے منگل سے باقاعدہ کام شروع ہوگا۔اس کو بھی آج ۱۵ دن ہوگئے۔اس سے بھی قلق ہوا کہ زبانی قرارداد ۸/لیرے کی تھی اور پہنچنے پر ۱۶/ہوگئے۔ میں نے مولوی عبدالحفیظ کو بیروت جانے سے دو ہفتے پہلے سے کہنا شروع کردیا تھا

کہ اپنے ارادہ اور آمد سے مطبع والوں کو پہلے اطلاع کردو۔ کئی دفعہ تقاضا کیا مگر وہ کچھ اس کے وعدہ پر ایسے مطمئن تھے کہ انہوں نے ضرورت نہیں سمجھی اور کہہ دیا کہ اگر وہاں نہیں ہوگا تو بہت مطابع ہیں اور مجھے یہ فکر ہورہا تھا کہ میری مدینہ سے روانگی تک وہ آ جاویں تو مجھے سہولت ہو۔

تمہارا یہ مشورہ کہ اسی مطبع سے کام لینا ہے بالکل صحیح ہے۔ مولوی عبدالحفیظ کو تو معلوم ہے کہ میں نے مصر میں بھی پہلے مطبع کو چھوڑنے نہیں دیا۔ اب بھی میری رائے یہی ہے کہ ایک ہی مطبع پر مدار نہ رکھیں کئی مطبعوں میں تقسیم کردو۔ بشرطیکہ طباعت اس سے گھٹیا نہ ہو اجرت چاہے اس سے زائد ہو جائے۔

حروف کے متعلق جو تم دوستوں نے طے کیا ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، برکت کرے۔ تم نے لکھا کہ مطبوعہ صفحہ مولانا عبدالحفیظ صاحب کے بیگ میں مصر چلا گیا۔ ملک *خاندان کی یہ خصوصیت تو تم ہمیشہ یادرکھیو کہ اللہ تعالیٰ نے خاص جوہر اس خاندان کو دیا ہے کہ کوئی فکر اپنے اوپر نہیں رکھتے۔*

اہلیہ کا خواب بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور انشاء اللہ اس مبارک کام میں شرکت کی قبولیت کی علامت ہے۔ تم نے لکھا کہ دروازہ پر مسلح پہرہ رہتا ہے۔ اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ تم نے پتہ بہت دیر میں لکھا میں مولوی عبدالحفیظ کے سابقہ پتہ کی اطلاع حاجی یعقوب صاحب، مولوی تقی الدین اور ملک صاحب کے استفسار پر انہیں بھی نوٹ کرا چکا ہوں اور کراچی بھی لکھ چکا ہوں اور عبدالرحیم کو بھی لکھوا چکا ہوں۔

اس لئے اب آپ حضرات کو چند روز تک ایک تکلیف کرنی پڑے گی کہ دوسرے تیسرے دن ٹیلیفون سے سابقہ پتہ پر تحقیق کیا کریں کہ ہمارا کوئی خط تو نہیں آیا۔ عزیز محمد کی والدہ کا خط آیا اس نے لکھا کہ تمہارے والد بہت خفا ہو رہے ہیں کہ چھ ہفتے کی اجازت لے کر گیا تھا اتنی دیر لگادی۔ وہ تو خط مفصل تھا لیکن اس نے بتایا کہ دو سطریں ابا جان کی بھی ہیں کہ

جہاز کی تاریخ طے کر کے مجھے تار سے اطلاع کرو۔

محمد کا ارادہ تو تاریخ بڑھانے کا تھا اس لئے کہ اس کے جہاز کی تاریخ ۱۲؍مئی ہے مگر میں نے اس کے والد کی ناراضگی کی وجہ سے تاریخ بڑھانے کو منع کر دیا۔اس لئے وہ ۱۲؍مئی کے جہاز سے حسبِ تجویز سابق روانگی کا ارادہ کر رہا ہے۔۸،۹؍مئی کو یہاں سے روانگی ہے۔

عزیز عبدالرحیم کو آپ کے پتہ کی تبدیلی کی اطلاع تو ضرور کروں گا آپ خط لکھیں تو آپ بھی کر دیں۔اس لئے کہ میں نے سب جگہ سابقہ ہی پتہ کی اطلاع دے رکھی ہے۔مولوی عبدالحفیظ سے کہہ کر کراچی ضرور اطلاع کرا دیں اگرچہ میں بھی ارادہ کر رہا ہوں مگر اس قدر مشغول اور سفر کا سہم سوار ہو گیا کہ نہ معلوم کتنے دن لگ جائیں۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ میں نے ۲۲؍اپریل کی رجسٹری میں اوجز کا خاتمۃ الطبع اردو میں لکھ کر بھیجا (۱) اور اس میں تاکید کر دی تھی کہ اس کی جلد سے جلد عربی بنا کر اور کچھ اضافہ مناسب سمجھو تو کر کے بواپسی مدینہ کے پتہ سے بھیج دو۔اس لئے کہ ۳؍مئی کو علی میاں آ رہے ہیں میں ان کو بھی دکھلا دوں کہ اگر وہ کچھ اصلاح کرنا چاہیں تو کر دیں۔لکھنو بھیجنے میں بہت دیر لگے گی۔

میں تو سمجھ رہا تھا کہ بیروت کا خط چار پانچ دن میں آ جاتا ہوگا مگر تمہارا یہ خط ۱۶؍اپریل والا یکم مئی کو پہنچا جس سے فکر ہو گیا کہ علی میاں کی موجودگی میں تو بظاہر اس کا پہنچنا مشکل ہے بلکہ میری موجودگی میں بھی پہنچنا مشکل ہے اس لئے کہ میری یہاں سے روانگی یکم جمادی الاولیٰ کو طے ہے۔

اب تو مجھے یہ فکر ہو گیا کہ تم دوستوں کی واپسی میرے مکہ کے قیام میں ہو سکے گی یا نہیں۔اس لئے کہ وہاں سے روانگی یکم جمادی الثانیہ کو طے ہے۔تم نے خدیجہ کا کوئی حال

(۱) یہ تحریر اور مکتوب مذکور اس جلد کے شروع میں ملاحظہ فرمائیں۔

نہیں لکھا، اس کی طبیعت لگ رہی ہے یا نہیں۔ جھولے میں تو خوب مزا آرہا ہوگا۔ عصر کے بعد وہ اکثر یاد آتی ہے۔ اس کی ماں سے بھی سلام مسنون کہہ دو۔ ان دونوں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۳۰/اپریل ۷۴ء

﴿111﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: اپریل ۷۴ء/ ربیع الاول ۹۴ھ

از زکریا عفی عنہ، بعد سلام مسنون اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور خدیجہ کو دعوات۔ عزیز محمد سلمہ کے سر میں تین دن سے خوب درد ہے۔ میں نے تو اس کو مشورہ دیا تھا کہ تو بھی بیروت چلا جا اور ہمشیرہ کو لے کر لندن پہنچ جایئے۔ اس نے کہا کہ ابھی تو نہیں آپ سے بات کروں گا۔ اس نے کہا کہ ڈاکٹری دوا تو مجھے موافق نہیں آتی جس سے تعجب ہوا۔ حکیم نے جو دوائیں تجویز کی تھیں وہ یہاں ملی نہیں۔ مجبوراً کل دو انجکشن لگوائے گئے۔ ڈاکٹر کا پیام پہنچا تھا کہ ان کو آرام کی ضرورت ہے اس لئے میں نے باصرار اس کو قاضی صاحب کی چارپائی پر مسلط کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی شفا عطا فرمائے۔

﴿112﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: اپریل ۷۴ء/ ربیع الاول ۹۴ھ

بعد سلام مسنون، آپ کے نام کا ایک خط پہلی رجسٹری میں بھیج چکا ہوں دوسرا یہ ارسال ہے عزیز محمد سلمہ کی طبیعت ۵، ۷/دن سے زیادہ خراب ہے۔ دوران سر کی شدت ہے کہتا ہے کہ سر ہلانے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ کہتا ہے کہ ڈاکٹری دوائیں مجھے موافق نہیں آتیں۔ اور یونانی دوائیں یہاں ملتی نہیں۔

ڈاکٹر اسماعیل کی تو بدر میں ملازمت ہوگئی اور وہ چلے گئے۔ ڈاکٹر شبیر کا علاج ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے میں نے تو اس سے کہا تھا کہ تیرے ٹکٹ میں تو بیروت کی گنجائش ہے تو بھی پہنچ جا! وہاں جا کر ہمشیرہ کو لے کر لندن چلا جائے یا جیسا مشورہ ہو مگر وہ اس پر راضی نہیں کہتا ہے کہ کوئی اہم چیز نہیں، وہاں بھی ہوتا رہتا ہے۔ ڈاکٹری دواؤں سے اس ناکارہ کو بھی مناسبت نہیں، نہ کبھی موافق آئیں مگر اللہ جل شانہ کا شکر ہے کہ مجھے یونانی کی بھی حاجت نہیں ہوئی۔

فقط والسلام

[حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ]

﴿113﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورسٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: آخر اپریل ۷۴ء/ ربیع الثانی ۹۴ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بیروت سے یوسف متالا کا یہ خط آیا ہے جو تمہارے ملاحظہ کیلئے بھیجتا ہوں۔ اس میں اپنی ابتدائی مشکلات اور تفصیلات لکھی ہیں۔ نیز اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ اب صندوق البرید کا نمبر بدل گیا ہے، جو اس میں لکھا ہے۔

عزیز محمد سلمہ میرے قیام تک یہاں رہنے کی خواہش سے ٹھہرا تھا اور میرا بھی جی چاہتا تھا کہ ٹھہرے مگر کل اس کی والدہ کا خط اس کے نام آیا کہ اس کے والد طویل غیبت پر اس سے ناراض ہیں۔ محمد سلمہ کی خواہش یہ تھی کہ وہ والد کو لکھ دے کہ۔۔۔

تمہاری اہلیہ کی صحت کا بہت شدت سے انتظار رہتا ہے۔ ضرور مطلع کرتے رہا کرو۔ مدینہ خط کا تو اب وقت نہیں رہا۔ ۱۵/ جمادی الاولیٰ تک محمد سعید رحمت اللہ کاتب العدل مکہ کے پتہ سے لکھیں۔ اس کے بعد وہاں بھی نہ لکھیں۔ جدہ سے روانگی ہند کو یکم جمادی الاولیٰ کو طے ہے لیکن اگر اجازت مل سکی تو مطہرہ [پاکستان] ٹھہرنا ہوگا ورنہ سیدھے بمبئی۔

حاجی یعقوب صاحب سے آخر جمادی الاولیٰ میں تحقیق کر لیں ان کو تو ہر وقت کی اطلاع ہوتی رہے گی۔ اگر میرے بمبئی آنے کی اطلاع ملے تو بمبئی ضرور آ جانا۔ اہلیہ اور خالہ سے سلام۔

فقط

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

﴿114﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۹رمئی ۴ ۷ء[۱۷ر ربیع الثانی ۹۴ھ]

؎ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، آپ کا محبت نامہ جس میں روانگی کی تاریخ تو ہے نہیں، کل ۸رمئی کو ملا۔ اول تو سوچتا رہا کہ اس کا جواب کہاں لکھواؤں اس لئے کہ آپ نے اس پر مصر کا پتہ لکھا ہے اور عزیز عبد الحفیظ کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ آپ اس کی دعوت پر بیروت پہنچ چکے ہیں۔ اگر اس پر تاریخ ہوتی تو میں سمجھ لیتا کہ یہ خط پہلے کا ہے۔

اول تو اس میں متردد ہوں کہ کہاں لکھوں۔ اس کے بعد آپ نے لکھا کہ میں نے تین خط لکھے تو نے ایک کا بھی جواب نہ دیا۔ میرے پاس آپ کا صرف ایک دستی خط پہنچا تھا جو آپ نے کسی شخص کے ہاتھ بھیجا تھا اور اس نے عصر کے بعد مجلس میں جب میرے یہاں کتاب ہو رہی تھی اور میرے کاتبوں میں سے کوئی بھی میرے پاس نہیں تھا مجھے دیا تھا۔

میں نے ان صاحب کو کہہ دیا تھا کہ اس وقت تو میرے پاس کوئی کاتب نہیں اور مجھے نظر نہیں آتا آپ کل صبح کو ۴ر بجے تشریف لاویں اسی وقت سن بھی لوں گا اور جواب بھی لکھوا دوں گا۔ مگر وہ صاحب اس کے بعد نہیں آئے نہ میرے پاس [آپ کا کوئی] خط پہنچا۔

آپ نے لکھا کہ نہ ڈاکٹر نے خط لکھا نہ ملک نے نہ بواب نے۔ اوروں کا تو مجھے حال معلوم نہیں مگر ڈاکٹر صاحب ایک ماہ سے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں مکہ اور ریاض کا چکر کاٹتے رہے اور بالآخر تقریباً دو ہفتے سے زیادہ ہوئے کہ وہ بدر میں متعین ہو گئے۔ یہاں نہیں ہیں۔

آپ کا خواب تو ظاہر ہے کسی تعبیر کامحتاج نہیں کہ آپ میرے دوستوں کی گرد جھاڑنے میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں اوراس کی ساری گرد مجھ پر ہی پہنچتی ہے۔آپ نے لکھا کہ میرے نزدیک تعبیر واضح ہے۔اگر آپ لکھ دیتے تو میں بھی اس سے مستفید ہوتا۔ محمد ابوزہرہ کے انتقال سے قلق ہوا۔ میں تو ان صاحب سے واقف نہیں اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔مگرعلی میاں آج کل آئے ہوئے ہیں آپ کا خط ان کے پاس بھیج رہا ہوں وہ شاید واقف ہوں گے۔

آپ نے لکھا کہ عائلی قوانین کے متعلق مناظرہ ہے۔اس کی تفصیل کا انتظار ہے۔ مناظرین کون تھےاورنتیجہ کیا رہا؟ یہ ناکارہ تو آپ کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہے حاضرین اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔ جو موجود ہیں وہ پیام سن ہی رہے ہیں۔آپ نے جو ڈاکٹر صاحب کے نام پیام لکھا اول تو میں سمجھا نہیں کہ میراان چیزوں سے کیا تعلق ہے۔

میرے کاتب نے اول تو مسلسل سنادیا اور جب میں نے سنتے ہوئے پوچھا بھی کہ کیسے دودھ کے دام؟ تو انہوں نے بھی وہی مضمون کہا جو میں خط کے شروع میں لکھوا چکا ہوں۔مگر اب جواب لکھواتے وقت معلوم ہوا کہ یہ پیام تو ڈاکٹر صاحب کے متعلق تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ اس وقت تو ہم مسلسل سناتے چلے گئے تھے سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ بہرحال آپ کا خط احتیاط سے رکھ لیا کہ ڈاکٹر صاحب نے جمعہ کو آنے کو لکھا ہے ان کی آمد پر ان کو دے دوں گا۔

اس میں کوئی توریہ یا مبالغہ نہیں کہ آپ عصر کے بعد کی مجلس میں اکثر یاد آتے ہیں۔ آج کل عصر کے بعد سوانح یوسفی ہورہی ہے اس میں آپ کی جرح کے قابل کوئی مضمون آتا ہے تو آپ خاص طور سے یاد آتے ہیں۔ بہت غور وخوض کے بعد یہ سمجھ میں آیا کہ یہ لفافہ عزیز عبدالحفیظ کے پاس بھیج دوں اگر آپ وہاں ہوں تو آپ کے حوالہ کردیں اور مصر واپس چلے گئے

ہوں تو مطبعة السعادة کی معرفت آپ کو بھیج دیں کہ یہی پتہ آپ نے اپنے خط پر لکھا ہے۔

بخدمت مولانا عبدالحفیظ صاحب بعد سلام مسنون، آج ۹؍مئی کی شب میں عشاء کے بعد دو دن کیلئے مولوی تقی صاحب علی میاں سے ملنے آئے ہیں۔ کل جمعہ کا دن گذار کر رات کو واپسی کا ارادہ ہے۔ رات دیر میں پہنچے تھے اس وقت تو بات چیت کی نوبت نہ آئی۔ صبح سے علی میاں کے پاس گئے ہوئے ہیں کہ ان کا قیام نورولی باغ میں ہے۔

اگر آپ [مکتوب الیہ] کہیں اور ہوں تو مولوی عبدالحفیظ صاحب اس پر آپ کا پتہ لکھ کر ڈال دیں گے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۹؍مئی ۹۴ھ

﴿115﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالحفیظ صاحب مدظلہ العالی، بیروت

تاریخ روانگی: ۱۲؍مئی ۷۴ء [۲۰؍ربیع الثانی ۹۴ھ]

اس کے خط کی آرزو ہے اس کی آمد کا خیال
کس قدر پھیلا ہوا ہے کاروبارِ انتظار

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج مولوی عبدالحفیظ سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے خط کا مجھے بہت ہی شدت سے روزانہ انتظار رہتا ہے اور جب میں یوں لکھوں کہ بغیر مولوی.... کے تمہارے خطوں کا نظام نہیں بیٹھنے کا تو تم بڑے زور و شور سے لکھتے ہو کہ ان کی ضرورت نہیں مگر صحیح یہی ہے کہ بغیر ان کے نظام نہیں بیٹھتا۔ اور میں نہ معلوم تمہیں کتنے خطوط لکھ چکا ہوں

جن کے جواب کا مجھے انتظار ہے۔

میں نے ۲۸/اپریل کو ایک پیکٹ تمہارے پاس **اسباب السعادۃ** کا بھیجا تھا اس کی ابھی تک رسید نہیں ملی۔ اس کے بعد عزیز عامر رائپوری کا ایک رسالہ تبلیغ کے سلسلہ میں مطبوعہ قدیم اور اس کا دوسرا ایڈیشن جو اس نے ٹائپ کر کے بھیجا تھا وہ بھیجا تھا۔ اس کے متعلق خاص طور سے یہ بات بھی ہے کہ میں نے اس پیکٹ کو جب ڈاک خانہ بھیجا کہ یہ مطبوعہ میں آئے گا یا نہیں تو مدیر صاحب نے کہا کہ یہ مطبوعہ میں تو آجائے گا اور اس کا محصول وہی لگے گا جو مطبوعات کا لگتا ہے مگر میری رائے یہ ہے کہ پہلے اس کی طباعت کی اجازت وزارۃ الاعلام سے لے لی جائے۔ اس لئے کہ اس پر مکتبہ امداد یہ مکہ لکھا ہوا ہے تمہیں طباعت کے بعد یہاں منگانے میں سہولت ہوگی، یہ میرا مشورہ ہے۔ میں نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی اس لئے کہ وزارۃ الاعلام کا قصہ تو بہت لمبا ہے۔

میں نے اگلے دن اس کو دوبارہ رجسٹری کرا کر بھیج دیا، اور جب مدیر نے پوچھا کہ وزارۃ الاعلام کی اجازت نہیں لی تو میں نے قاصد سے کہہ دیا کہ میری کتابوں کی اجازت ہے اس پر مدیر صاحب نے اجازت تو لکھ دی مگر کوئی نوٹ بھی وزارۃ الاعلام کے متعلق لکھ دیا، معلوم نہیں کیا لکھا۔ خدا کرے کہ یہ بھی پہنچ گیا ہو۔

یہ رسالہ صرف ایک ہزار تو میں اپنے خرچ سے چاہتا ہوں اور تم اپنے مکتبہ کے واسطے چاہو تو جتنا چاہو اضافہ کرلو۔ بظاہر نکاس کی چیز تو ہے نہیں مگر مجھے بعض وجوہ سے عامر کی خاطر منظور ہے۔ میں نے عامر کو یہ بھی لکھا کہ بہتر تو یہ تھا کہ آپ مولوی انعام سے مشورہ کر کے تبلیغ کی طرف سے طبع کراؤ۔ اب بھی اگر ان کی رائے ہو تو میرے ہزار پر اضافہ کر کے تمہیں براہ راست بیروت کے پتہ سے اطلاع کریں۔

تیسرا رسالہ حجۃ الوداع مطبوعہ بیروت کا فوٹو چھپوانا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ تین ہزار

چھپوانا چاہتا ہوں ,اسباب السعادۃ پانچ ہزار ,عامر کا رسالہ ایک ہزار۔ یہ تو میرے ہوں گے اور پتہ سب پر تمہارے مکتبہ کا ہوگا۔ ان تینوں میں سے تم اپنے مکتبہ کا اضافہ کرنا چاہو جتنے کا چاہے کر لیجیو۔ میری مطبوعات کا بار میں تم پر ڈالنا نہیں چاہتا کہ تم آج کل خود ہی پریشان ہو رہے ہو۔

میری مطبوعات کا تقریبی انداز بتادو کہ میں اس کی رقم اگر تم کہو تو لیرہ سے تمہارے پاس بھجوادوں یا یہاں جہاں لکھو بھجوادوں۔ تمہاری مطلوبہ رقم کے متعلق سعدی تمہیں مفصل لکھ چکا ہے۔ آج صبح صالح کا ٹیلیفون آیا تھا کہ عبدالحفیظ کے ۲۳ر ہزار میرے پاس پہنچ گئے۔ اس کی تفصیل تو سعدی نے لکھی ہوگی اس لئے کہ میں نے سعدی کو لکھا تھا کہ سہارنپور میں تو میں ایسے موقعوں پر قرض کا جال پھیلا دیتا تھا یہاں میرا اعتماد تو لوگوں پر ابھی ہے نہیں۔ قرض تو میرے نام سے مانگیو مگر اپنی ضمانت پر۔

اسی کے متعلق صالح نے لکھا کہ اتنی رقم پہنچ گئی اس کو کیا کروں۔ اس وقت ملک صاحب بھی میرے پاس موجود تھے انہوں نے کہا کہ لیرہ بنوا کر بذریعہ تار عبدالحفیظ کے پاس بھیج دو۔ یہی میں نے ان کو لکھ دیا تھا۔

بدھ کے دن سے تمہاری آمد کا شدت سے انتظار رہا اس لئے کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ تمہارے وکیل نے عبدالغنی کے سلسلہ میں تمہیں ایک تار دیا ہے کہ ایک شب کیلئے فوراً آجاؤ۔ ملک صاحب جمعہ کی صبح کو آئے تھے میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ بدھ کے دن تو مجھے بھی انتظار رہا مگر کل تک وہ آیا نہیں۔

اس سلسلہ میں ضروری امر یہ ہے کہ تمہیں اگر کسی ضرورت سے آنا ہو تو میری وجہ سے ہرگز نہ التواء کیجیو۔ اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری ضرورتیں یہاں کثرت سے رہتی ہیں اور اب تو ماشاءاللہ تین کام کرنے والے وہاں موجود ہیں انشاءاللہ تمہاری غیبت میں کام سنبھال

لیں گے۔ مصر کی طرح سے وقتاً فوقتاً تم بھی سفر کرتے رہنا۔ مفتی اسماعیل اور مولوی اقبال دونوں نے الگ الگ لکھا تھا کہ کام خوب سمجھ میں آ گیا۔ میری وجہ سے تم زیادہ حرج نہ کیجیو۔

کئی دن ہوئے مولوی عبدالرزاق کا خط مصر سے آیا تھا اور تمہارے خط سے معلوم ہوا تھا کہ وہ تمہاری طلب پر بیروت آ گئے ہیں اس لئے میں نے ان کا جواب تو لکھوا دیا مگر بجائے مصر بھیجنے کے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اسی واسطے پتہ نہیں لکھا کہ اگر وہاں نہ ہوں تو ان کا پتہ لکھ کر بھیج دو۔

میں تو سمجھ رہا تھا کہ یہ لفافہ کام دے گا مگر مولوی اسماعیل کہتے ہیں کہ یہ لفافہ تو وہاں نہیں کام دے گا۔ انہوں نے اپنا مصر کا پتہ **مطبع السعادة** ہی لکھا تھا۔ اگر یہ لفافہ کارآمد نہ ہو تو تکلیف فرما کر اس کو میرے ہی پاس واپس کر دیں۔ میں مصر بھیج ہی دوں گا چاہے پہنچے یا نہ پہنچے۔ احباب سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۲؍ مئی ۷۴ء

﴿116﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ العالی، بیروت

تاریخ روانگی: [مئی ۷۴ء/ ربیع الثانی ۹۴ھ]

عزیزم الحاج مولوی عبدالحفیظ سلمہ! بعد سلام مسنون، آج اتوار کی ظہر کی نماز میں ملک صاحب نے بتایا کہ محمد اور ان کے چھوٹے بھائی عبدالرؤف کار سے آ رہے تھے رابغ کے قریب کار کو حادثہ پیش آیا۔ عبدالرؤف کا تو انتقال ہو گیا اور محمد زخمی ہو گیا۔ میں رابغ جا رہا

ہوں۔ میں نے کہا کہ جلدی جاؤ دیر نہ کرو۔ وہ اسی وقت تمہاری والدہ کو ساتھ لے کر جو جمعہ کے دن سے آئی ہوئی تھیں اور صوفی جی کے یہاں مقیم تھیں روانہ ہو گئے۔

میں نے عصر کے بعد سے مکہ جدہ ٹیلیفونوں کی بھرمار کرادی۔ ابتداء سے یوں تو معلوم ہوا کہ نعش مکہ بھیج دی گئی۔ محمد جدہ کے شفاخانہ میں ہے۔ میں نے تمہیں ٹیلیفون کرانے کا ارادہ کیا تھا کہ عشاء کے وقت بھائی حبیب احمد کے پاس دوسرا ٹیلیفون پہنچا کہ مغرب کے وقت سے عبدالحفیظ کو ٹیلیفون بار بار کیا جا رہا ہے وہ تو کوئی اٹھاتا نہیں۔ اس لئے اس کو ارجنٹ تار دیا گیا۔

اس حادثہ عظیمہ سے طبیعت پر بہت ہی چوٹ لگی۔ تم تو غالباً تار پر روانہ ہو چکے ہو گے احتیاطاً لکھوا رہا ہوں۔ یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ کار میں کون کون ساتھ تھے۔ عبدالوحید تو تقریباً ۲۰؍روز سے ریاض گیا ہوا ہے۔ میں نے ملک صاحب سے دریافت کیا تھا انہوں نے لاعلمی ظاہر کی کہ معلوم نہیں وہاں کیوں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ امید تو یہ ہے کہ تم اس خط سے پہلے یہاں آ چکے ہو گے۔ احتیاطاً میں نے لکھوا دیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

117

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: [مئی ۷۴ء/ ربیع الثانی ۹۴ھ]

عزیزم قاری یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا پرچہ بھی ملا۔ تم نے لکھا کہ ایک [نسخہ] مطبوعہ بھی پہنچ گیا ہوگا۔ وہ تو پہنچ گیا مگر میں اس کو دیکھ کر تمہارے اس فقرے کو بار بار یاد کر رہا ہوں کہ 'بیروت

کے مقابلہ میں مصر کی [طباعت] ایسی ہے جیسے مصر کے مقابلہ میں لیتھو۔ میں تو اس کو پروف سمجھ رہا تھا مگر تم نے اپنے خط میں اس کو مطبوعہ [نسخہ] لکھا وہ ابھی تک کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔

تم نے طباعت کے متعلق جو لکھا وہ تقریباً وہی ہے جو مولوی عبدالحفیظ صاحب نے لکھا تھا میں تو ان چیزوں سے واقف نہیں ہوں۔ مجھ پر تو کتاب کی عجلت کے علاوہ تم چاروں کا طویل حرج بار ہو رہا ہے۔ اللہ کرے کہ اوجز سے جلد فراغت ہو جائے۔

آئندہ کتب کی طباعت کے سلسلہ میں بھی تم نے مژدہ لکھا اس سے مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک [فرمائے] اور تم دوستوں کی مساعی جمیلہ کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ عزیز محمد کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں کہ ۱۲ر مئی کے جہاز سے وہ واپس جا رہا ہے۔ یہاں سے جمعرات جمعہ کی درمیانی شب میں یعنی ۹، ۱۰ر کی درمیانی شب میں جدہ کا ارادہ ہے کہ ۱۲ر مئی کو اس کا جہاز ہے۔

فقط والسلام

[حضرت شیخ الحدیث صاحب]

﴿118﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: ۱۵ر مئی ۷۴ء/۲۳ر ربیع الثانی ۹۴ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تم دوستوں کا لفافہ ۷ر مئی کا چلا ہوا کل ۱۴ر مئی کو پہنچا، اور عزیز عبدالحفیظ نے کل منگل کو عصر کے بعد بیروت سے چل کر مغرب جدہ میں پڑھی۔ محمد کی طبیعت ابھی تک بہت زیادہ خراب ہے، رات تک اسے ہوش نہیں آیا وہ جدہ ہسپتال میں ہے۔ ابھی

تک وہ خطرہ سے باہر نہیں نکلا۔ کل ایک بوتل خون اور تین بوتلیں گلوکوز کی چڑھائی گئیں۔ تین دن کے بعد کل اس نے ہاتھ پاؤں بھی ہلائے اور کچھ بولا بھی۔ جو کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔

عزیز عبدالحفیظ اگرچہ یہاں پہنچ گیا مگر اس کے خط کے جواب کا تعلق تم ہی دوستوں سے ہے اس لئے اس کا جواب بھی تمہارے خط میں لکھوا رہا ہوں۔ امید ہے کہ بھائی صالح نے جو پندرہ ہزار لیرے عبدالحفیظ کی موجودگی میں اس کے نام بھجوائے تھے وہ اس کی موجودگی میں پہنچ گئے ہوں گے۔

اسباب السعادۃ کی رسید سے بہت مسرت ہوئی اس میں کوئی پرچہ اس واسطے نہیں ملا کہ مطبوعات کا محصول بہت کم ہے اور اگر اس میں پرچہ رکھ دیا جاتا ہے تو وہ لفافہ کے حکم میں آ کر محصول دوگنے کے حکم میں آجاتا ہے لیکن اس کے دوسرے دن میں رجسٹری خط بھیج چکا ہوں جس میں اس کی تفصیل تھی۔

میں **اسباب السعادۃ** پانچ ہزار اور عزیز عامر کا مضمون جس کا پیکٹ بھی پہنچ گیا ہوگا ایک ہزار اور حجۃ الوداع بیروت والی کا فوٹو تین ہزار اپنے لئے چھپوانا چاہتا ہوں میں نے عبدالحفیظ کو لکھ دیا تھا کہ اگر تم اپنے مکتبہ کیلئے کچھ اضافہ کرنا چاہو تو شوق سے کر لینا۔

نیز عامر کے مضمون کے متعلق بھی میں نے لکھا تھا کہ وہ نکاس کی چیز تو ہے نہیں اس کے متعلق میں نے عامر کو لکھا تھا کہ یہ تو تبلیغ سے مولوی انعام کے ذریعہ طبع ہونی چاہئے تھی۔ ان سے دریافت کر کے اگر تبلیغ سے کچھ طبع کرانا چاہیں تو براہ راست بیروت تمہیں مطلع کر دیں۔ میرے واسطہ سے خط میں دیر لگے گی۔

تیسرا رسالہ حجۃ الوداع بیروت والا باوجود تلاش کے نہ یہاں ملا نہ مکہ میں۔ میں نے مولوی نصیر کو لکھا ہے کہ براہ راست بذریعہ رجسٹری بیروت بھیج دیں۔ اس کے متعلق بھی میں نے عبدالحفیظ کو لکھا تھا کہ وہ اپنے مکتبہ کیلئے جتنا اضافہ کرنا چاہے کر لے مگر تین ہزار

میرے ہوں گے۔ یہ ساری تفصیل پہلے خطوط میں لکھوا چکا ہوں۔ احتیاطاً دوبارہ لکھوائی ہے کہ عبدالحفیظ تو وہاں ہے نہیں۔

تم نے لکھا کہ اگر اس رسالہ کو دوبارہ طبع کرانا ہو تو اس میں کچھ اغلاط رہ گئی ہیں ان کو درست کرالیا جائے۔ ضرور، مگر ایسا نہ ہو کہ تصحیح میں نئی غلطی پیدا ہو جائے۔ ان کی طباعت کی مجھے جلدی نہیں۔ اوجز کی جلدی ہے۔ اسی لئے بھیج دی ہے کہ اوجز کی طباعت کے ذیل میں کہیں کچھ وقفہ ملے تو یہ رسائل تو وہاں کے اعتبار سے ایک دو گھنٹہ کا کام ہے۔

یہ مضمون میں پہلے خطوط میں خود ہی لکھوا چکا ہوں کہ ان تینوں رسائل کے ختم پر بذل وغیرہ کے اشتہارات ضروری ہیں اگر جگہ وسیع ہو تو اشتہار مفصل ہوں اور اگر جگہ مختصر ہو تو اشتہارات مختصر ہوں۔

تم نے اپنے اس خط میں بہت سی جلدوں کا لکھا کہ نمٹ گئیں مگر مجھے تو کوئی سی جلد ہو مجلد علی میاں کی موجودگی میں مل جائے تو اچھا ہے۔ اس نا کارہ کی روانگی از مدینہ یکم جمادی الاولیٰ کو ہے اور علی میاں کا قیام بھی اس وقت تک مدینہ ہی میں ہے مکہ تک معیت ہے اور مکہ میں ایک ہفتہ قیام کے بعد ان کی واپسی ہے اور میری روانگی از جدہ یکم جمادی الثانیہ کو۔

تم نے جو تفصیل لکھی اس سے تو امید ہوگئی ہے کہ انشاء اللہ مہینے دو مہینے میں کام نمٹ جائے گا اور میری ہند واپسی سے پہلے تم لوگ فارغ ہو جاؤ گے۔ تمہارے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ رفقاء میں جوڑ تام ہے اللہ تعالیٰ آئندہ بھی باقی رکھے۔ یہ نا کارہ تم چاروں کے واسطے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہے کہ تم لوگ میری وجہ سے تکلیف اٹھا رہے ہو۔

تبلیغ والوں کے اصرار پر حرج ہرگز نہ کریں کہ اسباب السعادۃ اور عامر کا رسالہ تو تبلیغ والوں ہی کی خاطر میں ہے۔ یحییٰ الذهبی سے میرا بھی سلام کہہ دیں۔ یہ نا کارہ ان کیلئے بھی دعا کرتا ہے۔ اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ تمہیں مکان بڑی راحت کا مل گیا۔ اللہ

جل شانہ ہی کا احسان ہے اور اسی کا شکر۔

اس سے بھی مسرت ہے کہ مولانا یوسف صاحب کو مع اہلیہ کے الگ کمرہ مل گیا جو دونوں کی دلبستگی کا سبب ہے۔تم نے بہت اچھا کیا کہ چپاتی بند کردی۔ میں اہلیہ قاری یوسف پر زیادہ بوجھ ڈالنا ہرگز گوارانہیں کرتا۔تقریر ابوداؤد مکمل مل گئی ہے اور مولوی تقی یہاں آئے تھے ان کو دے دیا۔

یہاں تک تو مولوی عبدالحفیظ کے خط کا جواب تھا اب تمہارے خط کا جواب ہے۔ عزیز محمد سلمہ کے بخیر رسی کا برقیہ لندن سے پہنچ گیا۔ میں اوپر لکھوا چکا ہوں مکرر آپ کو لکھواتا ہوں کہ والدہ خدیجہ پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔ اتفاق والا۔۔۔اور کاغذ بھی پہنچ گیا۔ان دونوں کی رسید پہلے لکھوا چکا ہوں۔کتابوں کی تجمیع وغیرہ کی تفصیل تو تمہارے خط میں مکرر ہے یہ سب عبدالحفیظ کے خط میں آچکی۔مگر اس سے تعجب ہوا کہ بیروت میں معاونین بہت کم ملتے ہیں۔

مفتی اسماعیل صاحب کے متعلق تم آپس کے مشورہ سے ایک بات آخری طے کرلینا۔عزیز عبدالرحیم کا [خط] میرے پاس بھی بہت دنوں سے نہیں آیا۔اگرچہ میں ان کو دلداری کے خطوط کئی لکھوا چکا ہوں کہ میرے روکنے پر ان کو قلق ہے اور بجا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اس کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، ترقیات سے نوازے۔اس کیلئے بہت اہتمام سے دعائیں کرتا ہوں اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ خدیجہ کا سب سے جوڑ ہوگیا ورنہ اس کی ضدوں کا اور رونے کا بہت فکر تھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۵ رمئی

ہندوستان سے تو اجازت آگئی۔ پاکستان کا قیام دو ہفتے کا ہے۔

بنام: جناب مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب مدظلہ:

مفتی اسماعیل کی خدمت میں بعد سلام مسنون، آپ کا مختصر پرچہ پہنچا۔ تمہارا لندن جانا ہو یا نہ ہو مگر مہتمم صاحب ڈابھیل کو ایک خط فوراً بھیج دو کہ

'اہلِ مطابع کے وعدہ پر کہ انہوں نے ڈیڑھ ماہ میں کتاب پوری کرنے کا وعدہ کیا تھا دو ماہ کی رخصت لی تھی مگر جیسا اہل مطابع کا دستور ہے کہ اس میں تاخیر ہوتی جا رہی ہے۔ شروع کے دو ہفتے تو نظام قائم نہ ہو سکا اب بحمد اللہ قائم ہو گیا مگر دو ماہ کے اندر بظاہر واپسی مشکل ہے۔ اس لئے مزید دو ماہ کی رخصت کی درخواست پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اخلاقِ کریمانہ سے قبول فرمائیں گے'۔

مفتی محمود کے خط کا جواب آپ مجھے مکہ کے پتہ سے ۲۰/ جمادی الاولی تک لکھ سکیں تو لکھیں۔

فقط

﴿119﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: مئی ۷۴ء/ ربیع الثانی ۹۴ھ

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا ایک لفافہ جو تم نے لندن سے میرے نام ۲۸/ ستمبر کو بھیجا تھا جس میں عزیز عبد الرحیم کے حالات بھی دریافت کئے تھے اور رمضان کے طلوع وغروب کا نقشہ بھی بھیجا تھا اس پر لندن کی مہر تو ۲۸/ ستمبر کی ہے اور مکہ کی ۵/ مئی کی معلوم نہیں یہ راستہ میں کہاں سوتا رہا۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ آج ایک صاحب نے ایک لفافہ قاسم جی بھائی کی طرف سے دیا کہ یہ انہوں نے آپ کے لئے دیا ہے۔ میں نے جب اس کو دیکھا تو اس میں کوئی پرچہ وغیرہ تو تھا نہیں ایک ڈرافٹ ۳۰ر پونڈ کا تمہارے نام کا تھا۔ میں نے تو ارادہ کیا تھا کہ اس کو بذریعہ رجسٹری تمہارے نام بھیج دوں کہ جب تمہارے نام کا ہے مگر ملک صاحب نے کہا کہ اس کو تو بھنانے میں دقت ہوگی اس لئے کہ حساب میں درج ہونے کا ہے۔ میں اپنے حساب میں جمع کرا کر لیرہ بنا کر تمہیں بھیج دوں گا۔ مگر قاصد نے یہ کہا کہ میں کل کو واپس جا رہا ہوں ان سے دریافت کر کے اطلاع دوں گا، ابھی آپ کچھ نہ کریں۔ لیکن میرا ارادہ اس کے باوجود بھیجنے کا تھا مگر ملک صاحب تو حادثہ کی وجہ سے اسی وقت چلے گئے۔

تمہیں اس لئے لکھا ہے کہ شاید تمہارے پاس اطلاع آئی ہو، اس لئے کہ میں تمہارے نام کے خطوط بذریعہ رجسٹری تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ اس لفافہ میں بھی ایک خط بھیج رہا ہوں۔ عزیز محمد بہت ہی روتا ہوا جمعہ کی شب میں یہاں سے چلا گیا اور بارہ کی شب میں اس کا جہاز تھا۔ اہلیہ سے سلام مسنون اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط

﴿120﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورتھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۱۷ر مئی ۷۴ء/ ۲۵ ربیع الثانی ۹۴ھ

رفتہ رفتہ راہ و رسم دوستی کم ہو تو خوب
ترک کرنا خط و کتابت یک قلم اچھا نہیں

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تم تو بیروت کے سفر کے التواء پر ایسے خفا ہوئے کہ خط و کتابت بھی چھوڑ دی حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری اہلیہ کی بیماری کے حالات کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔تقریباً دو ہفتے سے بیروت میں ابتدائی مراحل کی وجہ سے کام نہیں جم سکا۔ کچھ مختلف تعطیلات مختلف اقوام کی رہیں۔

تقریباً ایک ہفتہ سے کام نہایت اہتمام سے شروع ہوگیا تھا مگر مقدر کہ گذشتہ اتوار کو ملک عبدالحفیظ کے چچا عبدالرؤف اوران کا چھوٹا بھائی محمد مکہ سے مدینہ آ رہے تھے۔محمد ہمیشہ کار بہت تیزی سے چلاتا ہے میں تو اس کے ساتھ جانے سے ہمیشہ ڈرتا ہوں۔ظہر کے قریب رابغ کے قریب کار کا اگلا ٹائر پھٹ گیا, گاڑی الٹ گئی۔عبدالرؤف مرحوم کا تو وہیں انتقال ہوگیا مگر محمد کو سرکاری گاڑی میں جدہ کے ہسپتال پہنچایا گیا۔

ملک عبدالحق اس وقت مدینہ میں تھے۔ان کو ٹیلی فون سے اطلاع ہوئی۔اسی وقت وہ گئے۔عبدالحفیظ کو ٹیلی فون کرنے کی کوشش کی گئی مگر ٹیلی فون نہ ملا۔تو ارجنٹ تار دیا گیا جو ان کو دیر میں ملا اور منگل کے دن وہ بھی جدہ پہنچ گیا۔محمد جدہ کے ہسپتال میں پڑا ہوا ہے, ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی, سر میں بہت چوٹ آئی جس کی وجہ سے بے ہوش ہے۔کل جمعرات کی صبح تک تو ڈاکٹر اس سے مایوس تھے, مگر کل جمعرات کی صبح سے زندگی کی امید شروع ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔

میں نے سنا تھا کہ میری وجہ سے عبدالحفیظ بیروت واپسی کی عجلت کر رہا ہے مگر میں نے اس کو کل بڑی شدت سے منع کر دیا کہ والدین کی رعایت میرے پر مقدم ہے۔اتنے محمد کی حالت قابل اطمینان نہ ہو اور کھانا پینا شروع نہ کر دے بیروت کا ارادہ نہ کریں۔

کل کی ڈاک سے جو بیروت کا لفافہ پہنچا وہ حادثہ سے پہلے کا چلا ہوا تھا۔خود عبدالحفیظ کا بھی اس میں خط تھا اور سب نے بڑی مسرت سے کام کے قابو میں آ جانے کی

اطلاعات اور یہ کہ انشاء اللہ ڈیڑھ مہینہ میں مختلف مطابع میں کام پورا ہو جائے گا لکھا تھا۔اب دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ لکل شی آفة و للعلم آفات۔ ۲۲۱

مجھ تک تو بظاہر تمہارے خط کے پہنچنے کا وقت نہیں رہا۔حاجی صاحب کو ایک پرچہ ضرور لکھ دو اگر مجھ تک پہنچ سکا تو وہ بھیج دیں گے ,نہ پہنچ سکا تو مقدر۔نظام سفر حاجی صاحب سے معلوم ہوتا رہے گا۔اہلیہ سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔۱۷رمئی ۷۴ء

﴿121﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: ۹رجون ۷۴ء/ جمادی الاولیٰ ۹۴ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اس وقت ۹رجون کو تمہارا مسجل لفافہ پہنچا جس میں متعدد خطوط تھے اس سے پہلے بھی تمہارا لفافہ مکہ مکرمہ کے پتہ سے پہنچا تھا۔ میں [نے] تو اپنے دماغ کی خشکی اور سریع الغضب ہونے کی وجہ سے اسی وقت اس کا جواب لکھ دیا تھا کہ جو جلدیں چل رہی ہیں ان کو ختم کر کے فوراً تم سب حضرات چلے آؤ مگر احتیاطاً عزیز عبدالحفیظ کو دکھلانے کے لئے رکھ دیا تھا وہ ٹھنڈے مزاج کا آدمی بطئ الغضب بلکہ فقید الغضب اس نے مجھ سے اصرار کیا کہ ایک دفعہ مجھے بیروت جانے دو پھر جس طرح آپ کا حکم ہوگا تعمیل کروں گا۔

میں نے اپنا حکم نامہ ملتوی کر دیا اور دونوں خط میرے نام کا اور اپنے نام کا عزیز موصوف لے گیا کہ میں اس کا جواب خود ہی لکھ دوں گا مگر یہاں کے حکام نے اس غریب کو

اوراس کے باپ کواس قدر پریشان کیا کہ محمد کا علاج چونکہ بہت ہی لاپرواہی سے ہورہا تھا بلکہ بقول ملک عبدالحق صاحب کے ڈاکٹر کو کچھ مخاصمت پیدا ہوگئی تھی اس لئے کہ محمد سلمہ کا علاج سر کا پاکستانی ڈاکٹر نے کیا تھا اور تین دن میں افاقہ ہوگیا تھا اور ہاتھ کی ہڈی کا علاج مصری ڈاکٹر کررہا تھا اس کو غیرت ہوگی یا تو پاکستانی کو مات دینے کے واسطے زیادہ اہتمام کرتا مگر اس نے اس کے مقابلہ محمد کو اتنی اذیت پہنچائی کہ قابلِ ذکر نہیں۔

اس پر ملک صاحب نے محمد کو لندن لے جانے کا فیصلہ کیا۔ مگر چونکہ اس حادثہ میں اس کے چچا کا انتقال بھی ہوگیا تھا اس لئے کہا جاتا ہے کہ معاملہ سنگین بن گیا تھا اور ایک ہفتہ تک عزیز عبدالحفیظ کو شدید گرمی کی دھوپ میں روزانہ ایک چکر بلکہ کبھی دو بھی رابغ کے لگانے پڑتے کہ حادثہ وہاں پیش آیا تھا او پھر جدہ واپس جانا پڑتا کہ مدیر وہاں ہے۔

رابغ کے رئیس الشرطہ جدہ کے ڈاکٹر اور مدیر صاحب کی بے پایاں شفقتوں نے بلکہ **لاتعد و لاتحصٰی** مظالم نے آٹھ دن تک بہت ہی رابغ جدہ کی صفا مروہ کی سعی کرائی، آج یہ کسر رہ گئی کل کو ضرور ہو جائے گا اور اگلے دن آج فلاں کے دستخط رہ گئے۔ خدا خدا کر کے ایک ہفتہ کی دوڑ دھوپ کے بعد محض اللہ کے فضل سے ان لوگوں کی نہایت مشکلات پیدا کرنے کے باوجود بدھ کی صبح کو ملک صاحب محمد کو لے کر لندن روانہ ہو ہی گئے۔

اپنی علالت امراض اور گرمی کی شدت کے باوجود یہ ناکارہ بھی منگل کی صبح کو جدہ گیا تھا کہ اس دن کی روانگی طے تھی اور معلوم ہوا تھا کہ سارے مراحل طے ہو گئے وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ مدیر صاحب نے تحریر نہیں لکھی جس کے متعلق کل کہا تھا کہ صرف دستخط باقی ہیں۔

اس دن کا جہاز ایک گھنٹہ لیٹ تھا مدیر صاحب نے ازراہ کرم بڑی منت سماجت خوشامد کے بعد تحریر تو لکھ دی لیکن بعد میں کہا کہ یہ عسکری کو دی جائے گی۔ اگر وہ اتنی بات پہلے ہی فرما دیتے تو اتنے وہ تحریر لکھتے اتنے عبدالحفیظ عسکری کو بلا کر لے آتا۔ اتنے عسکری آیا

جہاز روانہ ہو گیا۔

بہر حال بہت کچھ گذرا جس کے تصور سے بھی دل لرزتا ہے مگر اللہ تعالیٰ عزیز عبدالحفیظ کو مزید ترقیات سے نوازے کہ سب کچھ برداشت کرتا رہا مگر کوئی لفظ شکایت کا میں نے اس کے منہ سے نہیں سنا۔ ملک صاحب بھی اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجے عطا فرمائے اس ظالم کے پاس جا کر کئی دفعہ روئے۔

اللہ تعالیٰ ہی مجھے معاف کرے اور مجھے غیرت نصیب فرمائے کہ میں ہر دفعہ یہ عہد کر کے آتا ہوں کہ حرمین کے لوگوں کی شان میں کوئی لفظ نہیں کہوں گا مگر مجھ سے صبر نہ ہوا۔ لیکن ان باپ بیٹوں نے میری تمنا کو عملاً پورا کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو بہترین جزا خیر عطا فرمائے۔

بدھ کی صبح کو ملک صاحب محمد کو لے کر لندن روانہ ہوئے۔ عزیز عبدالحفیظ کا ارادہ جمعرات ہی کو ابوظہبی جانے کا تھا مگر وہاں جانے کیلئے بھی ایک خط ضروری تھا جو جمعرات کی شام کو ملا اور وہ جمعہ کی صبح کو روانہ ہوا۔ اس کا ارادہ تو آج اتوار کو واپسی کا تھا مگر وہاں کیا کیا گذری عبدالحفیظ تو بتانے کا نہیں کہ اس کے حلم اور عدیم الغضب ہونے نے مجھ پر تو اس کا سکہ بٹھا دیا اس کا ارادہ سے واپسی پر فوراً بیروت کا ہے۔

ابوظہی کی مجبوری بھی یہ پیش آئی کہ چھ ماہ سے ایک بڑی رقم کوئی ہے جس کی اس وقت بیروت کیلئے ضرورت ہے اور چھ ماہ سے ان کو تار خطوط تقاضے کے لکھے جا رہے ہیں۔ چھ ماہ ہوئے وہ رقم بھیجنے کو تیار تھے اور عبدالحفیظ لینے پر مصر مگر اس وقت بھی میری ناتجربہ کاری حائل ہوئی۔ میں نے شدت سے انکار کر دیا کہ موت حیات کا کوئی اعتبار نہیں جب تک کتاب طبع نہ ہو پیشگی لینا مناسب نہیں۔

شیخ نورسیف صاحب نے اس وقت لینے پر اصرار بھی کیا تھا کہ پھر کوئی اشکال نہ پیش آ جائے مگر میں موت کے خوف سے ساری عمر سے ہندوستان میں بھی پیشگی قیمت لینے کا

ہمیشہ مخالف رہا۔ خدا کرے کہ عبدالحفیظ آج کل میں آجائے تو وہ جلد تمہارے پاس آئے گا۔ مگر میں احتیاطاً رفع انتظار کیلئے مختصر جواب لکھوا رہا ہوں۔

تم نے نیز مولوی اقبال، مفتی اسماعیل نے جو طباعت کی تفصیل لکھی ہے اس سے تو میرا کوئی تعلق نہیں۔ میری تمنا یہ تھی کہ علی میاں کی موجودگی میں ایک جلد بالکل مکمل ہوکر یہاں آجاتی تو میں علی میاں کو دکھلا دیتا اور سہارنپور لے جاتا۔ اب بھی میری موجودگی میں گو بظاہر امید نہیں، اب بھی کوئی جلد تیار ہو جائے تو بذریعہ رجسٹری سہارنپور بھیج دو۔

تمہاری اہلیہ کے اوپر اسرائیلی بمباری کا جتنا فکر ہو برمحل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اسے ثباتِ قلب عطا فرمائے۔ اس سے اور خدیجہ سے سلام مسنون اور دعوات کہہ دیں۔ تمہاری اہلیہ کے دونوں خواب بہت مبارک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ حضور اقدس ﷺ کو مٹھائی کھلانا حضور ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا ہے۔ **انشاء اللہ دونوں خوابوں میں تمہاری طرف توجہ تام معلوم ہوتی ہے۔** اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔

آپ نے یہ ہاتھی خانہ [دارالعلوم] شروع کر دیا اور اب کہتے ہیں کہ میں منقطع عن الدنیا بن جاؤں؟ اب تو آپ اس کام میں ایسے پھنس چکے ہیں کہ آپ کو شرعاً بھی اس کو بیچ میں چھوڑنا جائز نہیں۔ آپ کا یہ خیال کہ ساتھی کام کو نبھالیں گے اس وقت تو ہوسکتا ہے جب کام کسی [نہج] پر پہنچ جائے۔

اس وقت تو آپ کی یکسوئی آپ کو بھی خداع بنائے گی اور جن لوگوں نے آپ کے اعتماد پر اپیلیں کی ہیں ان سب کو بھی۔ اس وقت تو آپ کو بہت جلد سے جلد اس کام کو چالو کرنا چاہیئے۔ میں تو اسی وجہ سے آپ کے بیروت جانے پر بھی راضی نہیں تھا۔ بہرحال یکسوئی کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

﴿122﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورسٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۱۳؍ جون ۷۴ء / ۲۳؍ جمادی الاولیٰ ۹۴ھ

عزیزم الحاج عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، حاجی یعقوب صاحب کے لفافہ میں تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ تمہاری اہلیہ کے مژدہ صحت سے، خدا کرے کہ یہ خبر صحیح ہو، بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو آئندہ بھی صحت وعافیت کے ساتھ رکھے۔

میں جملہ احباب عمومی اور خصوصی کو ایک ماہ سے لکھوا رہا ہوں کہ میری آمد کی خبر پر نہ دہلی آویں نہ سہارنپور۔ حتی کہ سہارنپور میں ابوالحسن کے علاوہ عاقل، سلمان، الیاس، شاہد وغیرہ سب کو ہی منع کر دیا کہ دہلی ہرگز نہ آویں۔ بعضوں نے تو مان لیا کہ تعمیل حکم کریں گے اور بعضوں نے جن میں ابوالحسن بھی ہے دہلی تک آنے کی اجازت مانگی ہے۔ ابوالحسن کو تو دے دی ہے مگر اوروں کو روک دیا ہے۔

تمہارے لئے نہ صرف اجازت بلکہ تلافی مافات میں کہ تمہارے بیروت نہ جاسکنے کا مجھے بھی قلق ہے درخواست ہے کہ اگر واقعی اہلیہ کی طبیعت اچھی ہو تو شوق سے دہلی آنا چاہو تو ۱۲؍ جولائی تک پہنچ جاؤ۔ لیکن اچھا یہ ہے کہ ۲۰؍ جولائی تک سہارنپور پہنچ جاؤ کہ دہلی کے ہجوم میں تو ملاقات مشکل ہوگی۔

میں اس سلسلہ میں تشدد اس لئے برت رہا ہوں کہ کئی اسفار میں اس ناکارہ کی آمد ورفت میں دہلی اور سہارنپور میں اتنا ہجوم ہو جاتا ہے کہ آنے والوں کو تو شکایت رہتی ہے کہ ہم اتنی دور سے گئے اور تجھ تک پہنچنے نہ دیا اور مجھے ندامت۔ گذشتہ سال حجاز کی آمد پر روانگی سے ایک دن پہلے میرے گھر سے دارالطلبہ تک آدمی ہی آدمی تھے، جو گھر تک پہنچنے کی کوشش

کرر ہے تھے ,اور راستہ نہ ہونے کی وجہ سے ہاتھا پائی بھی ہوئی ,اور مدینہ میں کئی ماہ تک اس قسم کے خطوط کی بھرمار رہی کہ ہم تو اتنی دور سے گئے تھے مگر تجھ سے مصافحہ بھی نہ ہوا,مگر تم ہی بتاؤ کہ میں اس میں کیا کرسکتا تھا۔

عزیز مولوی عبدالحفیظ سلمہ اپنے چچا اور بھائی کے حادثہ کی وجہ سے ۱۵/روز سے آئے ہوئے ہیں۔کل بیروت واپس جارہے ہیں۔ملک صاحب عزیز محمد سلمہ کو علاج کیلئے لندن لے گئے ہیں۔اپنی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ ۱۳/جون ۷۴ء

﴿123﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ
بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورٹھی، انڈیا
تاریخ روانگی: ۲۰/جون ۷۴ء/ یکم جمادی الثانیہ ۹۴ھ

عزیزم الحاج عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے محبت نامہ کا جواب تو پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں۔تم نے جتنا اشتیاق اس ناکارہ سے ملاقات کا لکھا مجھے اس سے زیادہ ہی ہوگا کم نہیں۔اب تک کے نظام کے موافق پرسوں ۲۲/جون کو جدہ سے روانگی ہے اور ۱۳/جولائی کو لاہور سے دہلی کی۔

میرے خیال میں دہلی کا تو ارادہ ہرگز نہ کریں کہ بڑا ہی ہجوم ہوگا۔معلوم نہیں وہاں ملاقات کا وقت مل سکے یا نہ مل سکے ,اور ایک آدھ دن سہارنپور میں بھی یہی حال رہے گا۔اس لئے میرا خیال یہ ہے کہ اگر اہلیہ محترمہ کی طبیعت بالکل اچھی ہو اور واقعی اچھی ہو تو ۲۰/جولائی

تک سہارنپور براہ راست پہنچ جاؤ۔

عزیز عبدالحفیظ کے متعلق تو پہلے لکھ چکا ہوں کہ میرے تقاضہ پر وہ بیروت چلا گیا۔ اس کا شدید تقاضا تھا کہ وہ میرے ساتھ پاکستان جائے مگر میں نے شدت سے منع کردیا کہ اس میں حرج بھی ہے اور خرچ بھی۔ بیروت سے تو کوئی خط عرصہ سے نہیں آیا۔ اور ان سب کے یہاں خط کا دستور بھی نہیں ۔ اگر مولوی تقی ان کے ساتھ ہوتے تو یقیناً تیسرے چوتھے دن دونوں کے خطوط آتے ۔

مولوی تقی کی تو بہت ہی تمنا بیروت کی ہے مگر وہ تو رابطہ کی ملازمت میں پھنس گئے البتہ رمضان سہارنپور کرنے کا ارادہ کررہے ہیں، اور بلا وضع تنخواہ، بلکہ کرایہ آمدورفت کی بھی امید رکھ رہے ہیں۔ اس کی تفصیل تو لمبی چوڑی ہے۔ اہلیہ خالہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۰ر جون ۷۴ء

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، آپ جلدی سے سہارنپور پہنچ جائیں کیونکہ میں تو ایک دو ماہ کیلئے فوراً گھر جاؤں گا ڈاک آپ ہی اچھی طرح رکھ سکیں گے۔

﴿124﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، سہارنپور

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، قاہرہ، مصر

تاریخ روانگی: ۲۲ر جولائی ۷۴ء/ ۳ر رجب ۹۴ھ

نہیں یاد آتی ان کی تو ہفتوں تک نہیں آتی
اور جو یاد آتے ہیں وہ تو کثرت سے یاد آتے ہیں

حجاز میں تو پہلے مصرعہ کا دور دورہ تھا اور حجاز سے روانگی کے بعد دوسرے مصرعہ کا

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے دو ائرلیٹر ایک ہی تاریخ کے لکھے ہوئے ایک سہارنپور کے پتے کا وہ تو مجھے ۱۷ جولائی کو سہارنپور پہنچتے ہی مل گیا تھا اور دوسرا رائے ونڈ والا جو مولوی احسان نے دستی نظام الدین اور وہاں سے دستی میرے پاس یہاں پہنچا۔ مضمون تو دونوں کا تقریباً ایک ہی ہے لیکن کہیں کہیں تضاد بھی ہے۔

تمہارے رائے ونڈ والے خط کا پہلے جواب لکھواتا ہوں کہ گو ایک تاریخ کا ہے لیکن صبح کا لکھا ہوا ہے۔ تمہارا تار مکہ والا بھی عزیز شمیم نے میرے پاس بھیج دیا وہ بھی کل پہنچا، مگر مجھے تو یاد پڑتا ہے کہ شاید مکہ میں بھی کوئی تار اس مضمون کا پہنچ گیا تھا کہ تم مع عشیرہ قاہرہ پہنچ گئے تھے اور میں اس کا جواب بھی لکھوا چکا تھا۔

تمہارا بیروت سے مصر منتقل ہونا اور وہاں کی طباعت کی تفصیل دونوں خطوں میں مشترک ہے۔ تم نے دونوں خطوں میں ہفتہ اتوار کی درمیانی شب میں بیروت سے قاہرہ روانگی لکھی مگر تاریخ نہ لکھی۔ ہفتہ اتوار تو ہر ہفتہ آتا رہتا ہے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ مکان باوجود وہاں کی کثرت عمل تمہیں مل گیا۔ اللہ کا شکر ہے۔ تم نے دونوں خطوں میں مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں فراغت لکھی ہے اور یہ خط جمادی الثانیہ کے وسط کا لکھا ہوا ہے اس حساب سے تو تمہیں آخر رجب میں فارغ ہو جانا چاہئے اور مجھے یاد بھی ہے کہ پہلے کسی خط میں غالباً عبدالحفیظ نے لکھا تھا کہ شعبان میں آپ کے ہاتھ میں مکمل کتاب پہنچ جائے گی جس سے مجھے یہ امید بندھ گئی تھی کہ تمہارا رمضان لندن میں ہوگا یا سہارنپور میں۔ مگر تم نے اس خط میں رمضان میں فراغت لکھی اس سے قلق ہوا کہ رمضان سفر میں ہی گذرے گا۔ اللہ تعالیٰ تم دوستوں کو اس طویل مشقت کا بہتر سے بہتر بدلہ دونوں جہاں

میں عطا فرماوے۔

عزیز عبد الحفیظ کی اہلیہ کے فون پر ان کا مکہ جانا تو مکہ کے خطوط سے معلوم ہو گیا۔ حادثہ کے وقت ان کا جانا بہت ضروری تھا میں نے خود بھی فون کرایا تھا مگر وہ نہ پہنچ سکا۔ البتہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مکہ سے ارجنٹ تار دیا گیا ہے۔ اس وقت تو واقعی ضرورت تھی اور مجھے بھی ان کے مکہ جانے کی عجلت تھی مگر اس وقت جشنِ صحت کے موقع پر ان کا جانا بالخصوص اہلیہ محترمہ کے ٹیلیفون پر یہ سمجھ میں نہیں آیا۔

اور ان محترمات کے تاروں اور فونوں کو دو سال سے خوب دیکھ رہا ہوں ؎

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں

یہ اپنے جذبات کو دوسروں کی طرف منتقل کر کے اللہ واسطے بھی تقاضا کرتی رہتی ہیں۔ اس کے مناظر تو بذل واوجز کی طباعت میں خوب دیکھے تھے اگرچہ یہ لکھا ہے کہ ان کے جانے سے کام کا حرج نہ ہوگا اور یہ مضمون تم نے حادثے پر بھی لکھا تھا مگر اس وقت کے جانے کا حرج تمہیں بھی محسوس ہو گیا تھا اور مجھے بھی, خدا کرے اس مرتبہ جانے پر حرج نہ ہو۔

تم دوستوں کے لئے دعاؤں سے تو میں نے کبھی کسر نہیں چھوڑی اس لئے کہ میری وجہ سے تم چاروں کو جو تکالیف پہنچ رہی ہیں اس کا مجھے بھی دکھ ہے اور اس لئے بہت اہتمام سے دعائیں کرتا ہوں کہ اس کے سوا میرے پاس کیا ہے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ قاہرہ پہنچ کر سب کی صحت پر اثر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تم سب کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ امید ہے عزیزہ خدیجہ کی خارش بھی اچھی ہو گئی ہو گی۔ وہ اکثر یاد آتی رہتی ہے۔ اپنے رفقاء اور اہلیہ سے سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔

مولانا عبد الرحیم صاحب کے گرامی نامے بھی واپسی کے بعد سے پہنچتے رہے اور میں بھی اپنی عادت کے موافق جو سب کو لکھواتا رہا انہیں بھی لکھوایا کہ میری آمد پر سہارنپور یا

دلی کا ہرگز ارادہ نہ کریں ۔ وہ کل ۲۳ر جولائی کو دہرہ ایکسپریس سے جو تین گھنٹے لیٹ تھی سہارنپور پہنچ گئے۔

میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر کوئی پرچہ لکھو تو لفافہ لکھو ورنہ ائر لیٹر۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی ابھی خط لکھا ہے، اس پر ائر لیٹر لکھوا رہا ہوں۔ ایک مہینہ تو تقریباً سفر میں گذرا۔ اس دوران کراچی، لاہور، ڈھڈیاں، پھر لاہور، کراچی، دہلی، سہارنپور پہنچا۔ دورانِ سفر میں تو تکان نہیں معلوم ہوا مگر سہارنپور پہنچنے کے بعد سے اس قدر روز افزوں تکان ہے کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا بھی مشکل ہے، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

عزیز مولوی عبدالحفیظ کے رمضان سہارنپور گذارنے کا تو ان کے وعدہ کے موافق اشتیاق بھی بہت تھا مگر اب تو بظاہر نہیں ہوسکتا۔ تمہارے متعلق تو پہلے سے میری رائے یہ تھی کہ

۲ تم جلد از جلد لندن پہنچ جاؤ اور سہارنپور کا ارادہ نہ کرو، اس لئے کہ **مجھے تمہارے دارالعلوم کا تم سے زیادہ فکر ہو رہا ہے۔** *اس لئے کہ ابھی ابتدائی زمانہ ہے اس کی بنیاد کو مستحکم کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ کام چالو ہو جائے، تعلیم جاری ہو جائے تب تو غیبت میں کچھ مضائقہ نہیں*

معلوم نہیں کہ مفتی اسماعیل صاحب نے مزید چھٹی کی درخواست بھیجی یا نہیں؟ حالانکہ میں نے کئی دفعہ تقاضا کیا۔ کل کی ڈاک سے حافظ موسیٰ کا بہت طویل خط آیا تھا جس میں وہاں کے حالات بھی لکھے تھے اور یہ بھی لکھا تھا کہ مجبوراً میں استعفاء دے چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی فضل فرماوے۔

تم نے مولوی اقبال سلمہ کی اہلیہ کا کوئی حال نہ لکھا کہ کیا ہے؟ ان کے بھائی مولوی شبیر دو دن ہوئے آئے تھے وہ تو خیریت بتا رہے تھے البتہ یہ بتا رہے تھے کہ کبھی کبھی دورانِ سر کا حملہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

میرے رفقاء سفر مولوی اسماعیل تو پرسوں اپنے گھر چلے گئے۔ مولوی حبیب اللہ بھی

پرسوں ہی جانے والے تھے مگر پرسوں ہی صبح کو ان کو ایسا شدید دورہ بے ہوشی کا پڑا کہ ایک گھنٹہ تک بے ہوش رہے ,اور بقول ان کے انہوں نے کلمہ پڑھ لیا تھا,اور ہم کو فکر میں ڈال دیا تھا۔اسی وقت حکیم صاحب کو اطلاع کرائی انہوں نے خمیرہ مروارید بھیجا جس کو زمزم میں ملا کر پلایا۔مگر فوراً قے ہوگئی۔

پرسوں شام سے طبیعت اچھی ہے۔آج پھر ارادہ جانے کا کر رہے ہیں۔میری تو رائے تین چار دن قیام کی ہے۔مگر انہیں تقاضا ہے اور ہونا بھی چاہیئے کہ ڈیڑھ سال غیبت میں گذر گیا۔معلوم نہیں تمہیں یہ خط قاہرہ میں مل جائے گا یا تم بیروت چلے گئے ہوگے؟

بنام: مولانا عبدالحفیظ صاحب مدظلہ:

مولوی عبدالحفیظ صاحب سے بعد سلام مسنون، کیا صرف جشنِ صحت کیلیئے گئے تھے یا واقعی کام تھا؟ ایک ضروری امر یہ ہے کہ اہلیہ مولوی ہارون صاحب کی ایک امانت میں نے تمہیں دی تھی اور کہہ دیا تھا کہ اس کا پرچہ مجھے دے دینا یا حاجی شفیع صاحب کو لکھ دینا۔لیکن نہ ہی مجھے دیا نہ حاجی شفیع صاحب کو لکھا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ،۲۳ر رجب ۹۴ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ایک بہت طویل خط لکھا ہے امید ہے ملا ہوگا۔اس کے جواب کا شدت سے انتظار ہے۔اہلیہ کے لئے دعائے صحت فرماویں۔ جملہ رفقاء سے سلام، خدیجہ سے پیار۔ فقط والسلام۔عبدالرحیم

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی:

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون و درخواست دعا، پرسوں گھر جانے والا تھا مگر صبح کو اذان سے پہلے ہلکا سا قلب کا دورہ پڑا اور بے ہوش ہوکر گر گیا۔ ہاتھ پیر میں چوٹ بھی آئی جس کی وجہ سے اس دن گھر جانا ملتوی کردیا۔ اب آج شام کو انشاء اللہ روانگی ہے۔ مولانا عبدالحفیظ صاحب کو بھی مطلع کردیں اور دعا کی درخواست بھی کردیں۔ فقط

﴿125﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹؍اگست ۷۴ء/ یکم شعبان ۹۴ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری محمد یوسف متالا صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ ناکارہ ۱۰؍اگست کو نظام الدین اور پھر میوات کے ایک مختصر دورے پر گیا تھا کہ میوات کئی سال سے جانا نہ ہوا تھا۔ مدینہ پاک میں مولانا انعام صاحب سے وعدہ ہوگیا تھا۔ میوات کے دورہ سے ۱۶؍اگست کو نظام الدین واپس پہنچا تو مولوی نصیر نے ضروری خطوط نظام الدین بھیج دیئے تھے جو رات کو مجھے ملے اور شدت شوق میں رات کو ۱۲ بجے تمہارا خط سنا۔

تم دوستوں کے خطوط کا بہت ہی شدت سے ہر وقت انتظار رہتا ہے۔ اگر یہ لکھوں کہ چوں گوش روزہ دار بر اللہ اکبر است تو مبالغہ نہیں، اور جب تم میں سے کسی کا خط آتا ہے تو فرط شوق و فرطِ مسرت میں اسی وقت سننا شروع کرتا ہوں مگر سننے کے بعد تم میں سے ہر ایک کا خط معشوقانہ تھپکی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ میری تسلی تو ایسی کرتے ہو کہ اگر بار بار کے تجربات نہ

ہوتے تو تم میں سے ہر ایک کے خط پر ساری بیماریاں بھول جاتا۔

تمہارا ایک مشترک لفظ ’ ۶ ر پریسوں میں کام ہو رہا ہے، ایک ماہ میں فراغت ہو جائے گی‘ شروع جمادی الثانیہ سے سننا شروع کیا تھا اور آج سہارنپور کی یکم شعبان ہوگئی، الآن کما کان۔ کوئی الزام نہیں کہ تم احباب بھی مجبور ہو۔ اہل مطابع کو دو چار سال سے مولوی عبدالحفیظ اور تم نے تو دو چار ماہ ہی سے بھگتنا شروع کیا اور میں ۶۰ ر سال سے تجربہ کر رہا ہوں۔ دعا کے سوا اپنے بس میں بھی کوئی چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد تمہیں اس مبارک کام سے فارغ کرے اور نہایت راحت و خیریت کے ساتھ جلد اپنے اپنے مستقر پر پہونچاوے۔

مولوی حبیب اللہ میرے سہارنپور پہنچنے کے دوسرے ہی دن گھر کا ارادہ کر رہے تھے مگر یہاں پہنچ کر انہیں دورہ پڑ گیا جس کی وجہ سے دو تین دن کی تاخیر کے بعد اپنے گھر چلے گئے۔ بخیر رسی کی انہوں نے اطلاع نہ دی مگر دوسروں کے خطوط سے ان کے استقبال کی خبر معلوم ہوئی۔ ماشاء اللہ بڑا اچھا جشن ہوا۔

تم نے لکھا کہ مولوی عبدالرحیم کے خط میں تفاصیل لکھ چکا ہوں کہ کتاب ۶ ر جگہ تقسیم ہوگئی ہے اور کوئی جلد باقی نہیں رہی اور چناں اور چنیں۔ مولوی عبدالرحیم صاحب ہزار آپ کے بڑے بھائی ہوں اور جو فقرہ آگے لکھوا رہا ہوں وہ شاید انہیں بار بھی ہو, ان کے دل میں تمہارے خط کی کشش اتنی نہیں ہوگی جتنی اس سیہ کار کے دل میں رہتی ہے۔ وہ کہتے ہیں میرے پاس تو ابھی تک خط پہنچا نہیں, میں نے کہہ دیا کہ تمہاری کشش کی کمی ہے۔ بہرحال اب تک ان کے پاس آپ کا کوئی خط نہیں پہنچا۔

مولوی عبدالرحیم کا خط تو نہیں ملا مگر میرے خط میں جو تم نے مضمون کا اعادہ کیا ہے اس کے متعلق میری رائے تو یہی ہے کہ تم جلد از جلد لندن پہنچ جاؤ۔

یا مکن با پیلباناں دوستی   یا بنا کن خانہ برانداز پیل

یا تو آپ کو اس دار العلوم کی داغ بیل نہیں ڈالنا چاہئے تھی جس پر جامعہ ازھر، دار العلوم دیو بند رشک کریں یا پھر اسے اب بھگتو۔ مگر مولوی عبد الرحیم مجھے لقمہ دے رہے ہیں کہ ایک مہینہ میں کیا تاخیر ہوگی؟

میرے خط میں تو آپ نے ایسا لاجواب طوق میرے گلے میں ڈالا ہے کہ جب آپ کی اہلیہ یوں فرما رہی ہیں کہ میں تو سہارنپور ہی رمضان گذاروں گی تو میں یہ تو لکھنے سے رہا کہ کہ اُسے ہوائی جہاز میں سوار کرا دیجئو اور لندن سے حاجی یعقوب صاحب کو خط لکھ دیجیو۔ اگر چہ آپ حضرات کے یہاں تو بہت آسان ہے اس لئے کہ مدینہ منورہ میں آپ نے یہ لکھا تھا کہ اہلیہ کو گجرات بھیجنا ہے، بمبئی میں کچھ عزیز ہیں وہ اتار لیں گے۔ بہر حال جہاں تک اجازت کا تعلق ہے اور شوق اس سے بھی غالب, لیکن جہاں تک مصالح کا تعلق ہے تمہیں ہر وقت اپنے دار العلوم کا فکر رکھنا چاہئے۔

میرا اصل ذوق تو تمہیں معلوم ہے کہ میں کسی کتاب کا اشتہار اس وقت تک دینا گوارہ نہ کبھی کیا نہ کرتا ہوں جب تک کتاب طبع نہ ہو جائے۔ تم اپنے دار العلوم کو دار العلوم دیو بند اور مظاہر العلوم سہارنپور کی طرح سے چھپتے اور چوک کی مسجد سے شروع کرتے اور جتنا بڑھتا جاتا اس سے کم کی شہرت کرتے تو موجبِ ترقی تھا اور موجبِ برکت بھی۔ مگر تم نے ایسا شروع میں زور باندھا کہ دنیا بھر کو تو مشتاق بنا دیا اور مخالفین کے کان کھڑے کر دیئے اور اب کہتے ہو کہ میری ضرورت نہیں۔

بہر حال میں نے مولوی عبد الرحیم سے کہہ دیا کہ جو تیرا جی چاہے لکھ دے۔ مجھے تو صرف یہ بتا دو اور اس مژدہ کا شدت سے منتظر ہوں کہ کب تک تم وہاں سے نمٹ چکو گے؟ تمہارے اس خط میں تمہاری والدہ کا خط بنام مولوی عبد الرحیم انہوں نے پہلے ہی لے لیا تھا,

آج کل کاتب وحی وہی ہیں۔البتہ تم نے اپنی والدہ کا مضمون میرے خط میں لکھا وہ تو رمضان کے بعد کا ہے اس وقت۔۔۔مدینہ ہی میں ہیں اور دونوں کاتب بھی یہاں نہیں ہیں۔میں نے مولوی عبدالرحیم سے یادداشت لکھنے کو کہہ دیا ہے۔البتہ اپنے بہنوئی کی خدمت میں اور والدہ کی خدمت میں ہدیۂ تشکر ضرور پیش کردیں۔اللہ تعالیٰ معطی اور جملہ وسائط کو اپنی شایانِ شان بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

عزیز مولوی عبدالحفیظ کا اپنے چچا مرحوم کی جائیداد کے سلسلہ میں مکہ جانا تو بہت ضروری تھا اور آئندہ بھی جب ضرورت ہو ضرور جایا کریں مگر تحقیق کر کے جاتے تو زیادہ اچھا تھا۔ پہلے والد صاحب سے خط و کتابت سے وقت مقرر کراتے ان کا پہلا سفر محض جذباتی ٹیلیفون پر پسند نہیں آیا کہ ۱۰/دن محض انتظار میں گذر گئے۔



تمہارے خط سے دوسری دفعہ جانا معلوم ہوا۔اللہ کرے جملہ امور تکمیل کو پہنچ گئے ہوں، مگر مجھے تو پاکستان کے دستی خط سے یہ معلوم ہوا کہ ملک صاحب اور عزیز محمد پاکستان پہنچ گئے۔خدا کرے کہ معاملات نمٹ گئے ہوں۔تم نے لکھا کہ ان کی سابقہ ۲۰/یوم کی غیبت سے کوئی حرج نہیں ہوا۔خدا کرے کہ ایسا ہی ہو مگر تمہارے یہ لفظ بھی ۱۰،۱۲/دفعہ سن چکا ہوں۔ جب حادثہ کی اطلاع سے وہ بیروت سے مکہ آئے تھے جب بھی تم دوستوں نے یہی لفظ لکھا تھا مگر ان کی واپسی پر معلوم ہوا کہ بالکل کام نہیں ہو سکا، اور ایک ہی رات میں آپ سب مشورہ کر کے قافلہ ایک دم مصر پہنچ گیا۔

عزیزہ خدیجہ کی خبر سے بہت ہی قلق ہے۔اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔لیکن کھجلی میں میرا نمبر سب سے بڑھ رہا ہے۔۸/ماہ بلکہ ایک سال سے زائد ہو گیا سارے بدن میں ہر وقت کھجلی رہتی ہے۔ جہاں تک ہاتھ پہنچے اپنے آپ کھجلاتا رہتا ہوں اور کمر کے جس حصے پر ہاتھ نہیں پہنچتا ہر آدھ گھنٹہ، گھنٹہ کے بعد جو ملے اس کے ناخنوں کو گھسوادوں۔

اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں۔اس کیلئے بھی بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں کہ میری وجہ سے وہ بھی غریب سال بھر سے پریشان ہے۔گھر سے بے گھر ہوئی پڑی ہے۔اللہ تعالیٰ ہی تم سب دوستوں کو ان مشقتوں کا دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرماوے۔

بنام: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب:

عزیزم مولوی عبد الحفیظ سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ پرچہ مؤرخہ ۸؍ جولائی رائے ونڈ ۹؍ اگست کو پہنچا تھا۔ جو عزیز مولوی احسان نے اپنے خط میں میرے پاس بھیجا اور ۹ اگست کو مجھے ملا۔اس میں جو لکھا تھا وہ تو بہت پرانا ہوگیا۔اس کے بعد تو تمہارے اور میرے متعدد خطوط کی آمد و رفت ہوگئی ہے۔

البتہ عزیز شاہد کا کراچی سے خط پہنچا کہ مولوی عبدالحفیظ کو کئی خط لکھ چکا ہوں مگر وہ جواب نہیں دیتے۔ان کو تو میں نے لکھ دیا کہ عبدالحفیظ ایک انار صد بیمار ہے اس کے ذمے اپنے چچا کے حادثہ اور بھائی کی بیماری کی وجہ سے اشغال بہت بڑھ گئے ہیں۔اس نے لکھا تھا کہ یہاں ایک دکان پر کاغذ بہت اچھا مل رہا ہے۔میں نے لکھ دیا تھا کہ ضرور لے لو اور دام قاضی جی سے لے لو۔قاضی جی کو خط لکھ دیا کہ عزیز شاہد کو جو ضرورت ہو آپ تکلیف فرما کر پوری کرتے رہیں۔

میری کراچی سے روانگی تک صفحہ ۲۰۸؍ تک چھپ چکے تھے۔یہاں والے تو اس کی طباعت کو بہت ہی پسند کر رہے ہیں مجھے اپنے **حجۃ الوداع** اور **اسباب السعادۃ** کی تو جلدی نہیں البتہ عامر کے مضمون کے متعلق میرا دل چاہتا ہے کہ جلد طبع کرا کر دلی بھیج دو تو زیادہ اچھا ہے۔

تم نے مفتی اسماعیل کے جس مفصل خط کا حوالہ دیا وہ تو اب تک نہیں پہنچا۔البتہ ان سے:

بنام: مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی:

بعد سلام مسنون، آپ کے مہتمم صاحب کا ایک خط میرے پاس آیا تھا جس میں آپ کی مزید دو ماہ کی چھٹی کی منظوری کے ساتھ آپ کی وفاداری، نیاز مندی، مہتمم صاحب کی معاونت کی بڑی تعریف لکھی تھی ,ھنیئا لکم۔ وہ خط میں نے تو بہت محفوظ رکھوا دیا۔ خدا کرے مل جائے کہ میں تو بے کار اور میرے کاتب روزانہ بدلتے رہیں۔

مہتمم صاحب کی طرف سے ایک پمفلٹ بھی ہنگامے کی تفصیل کا شائع ہوا ہے اور طلباء کی طرف سے ان کا جواب, مہتمم صاحب کی کذب بیانی، افتراء پردازی اور جو الفاظ آج کل کے چھوٹوں کو بڑوں کو لکھنا چاہئیں سارے ہی تھے۔ غالباً دونوں تمہارے پاس پہنچ گئے ہوں گے۔ کچھ اپنا تو دل تو ان چیزوں سے خوش ہوتا نہیں اور تفصیلاً دونوں کے سننے کا اب تک وقت نہیں ملا۔ اجمالاً دونوں کو سنا تھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم۔ یکم شعبان ۹۴ھ

﴿126﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷ر ستمبر ۷۴ء/ ۱۹ر شعبان ۹۴ھ

نہ دوری دلیل صبوری بود — کہ بسیار دوری ضروری بود

مکرم و محترم قاری صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مورخہ ۳۰ر اگست ۶ر ستمبر کو بہت جلد پہنچا۔ جو تم نے بمبئی سے ڈلوایا۔ میں حجاز سے واپسی کے

بعد سے اب تک اس قدر مشغول، منہمک اور پریشان ہوں جس کا اثر تعب کی وجہ سے بہت سے امراض کا موجب بن گیا۔

اول دو ہفتے تو میری آمد کا ہجوم رہا۔ اس کے بعد چونکہ میں دو مہینے سے یہ لکھوا تا رہا کہ میری آمد پر کوئی نہ آوے۔ اجتماع کے موقع پر آوے کہ اجتماع میں شرکت بھی ہو جائے اور مجھ سے ملاقات بھی۔ یہ تحریر راس نہ آئی۔ میری آمد پر تو ہجوم کم نہ ہوا البتہ اجتماع کا ہجوم اضعافاً مضاعفۃ ہو گیا اور اس کی آمد اتنی زیادہ ہوئی کہ گویا میرے لئے اجتماع میں شرکت بھی نہ ہو سکی

میں تو اجتماع ہی میں رہا مگر کوٹھڑی میں بند۔ اس لئے کہ میرے کمرہ کا محاصرہ چاروں طرف سے سینکڑوں آدمیوں کا ہر وقت رہا۔ ہر اجتماع میں الوداعی مصافحہ میرا ہوا کرتا تھا اور اس مرتبہ ملاقاتیوں سے بھی یہی کہہ دیا تھا کہ اجتماع کے ختم پر ہوگا۔ مگر اجتماع کے ختم پر اس قدر ہلڑ بازی اور افراتفری ہوئی کہ ۱۵، ۲۰/آدمیوں کے ۱۵، ۲۰/منٹ تک کوشش کے [باوجود] ہنگامہ نہ رک سکا، تو مولانا انعام صاحب وغیرہ نے کہا کہ اس کو ہی لے جاؤ۔ اس کی وجہ سے ہماری جماعتوں کی روانگی بھی مشکل ہو گئی۔

وہاں سے ظہر کے وقت ہٹو بچو کے ہجوم میں کار میں بیٹھ کر مدرسہ پہنچ گیا۔ اس میں بھی کئی آدمی کار کے نیچے آنے سے مشکل سے بچے۔ حالانکہ میں بار بار کہتا رہا کہ جو کار کے قریب آوے اس کو ٹکر مار دو۔

تمہاری اہلیہ کا یہاں رمضان گذارنے کا اشتیاق مجھے زیادہ تھا اور ہے مگر تمہارے دار العلوم کا فکر مجھے دونوں سے زیادہ غالب ہے۔ اسی وجہ سے تمہیں یاد ہوگا کہ شروع میں میں نے تمہارے بیروت جانے کی شدت سے مخالفت کی مگر جب تم نے مجھ سے یوں کہا کہ اتنے کنجی نہ ملے میرا جانا بے کار ہے اور دو تین ماہ سے کم میں نہیں ملنے کی اور بیروت والوں نے اللہ ہدایت کرے کہ انہوں نے دو ماہ کا بہت ہی حتمی وعدہ کیا اس لئے میں نے سکوت اختیار کیا

اگر تم اپنے دار العلوم کی ابتداء دیوبند کے چھتے کی مسجد یا مظاہر کے چوک سے کرتے اور آہستہ آہستہ جتنا بڑھتا رہتا اتنی ہی اشاعت ہوتی۔ مظاہر علوم ۱۲۸۲ھ میں شروع ہوا تھا اور ۱۳۳۰ھ میں یعنی تقریباً ۴۸ر سال بعد پہلی مرتبہ اس کے دار الطلبہ کی تعمیر کے وقت میں اس کے نقشوں کی اشاعت کی ابتدا ہوئی تھی۔

مگر تم نے دنیا میں کہرام تو پہلے ہی مچا دیا اور عوام سے زیادہ خواص میں شہرت دی اب اس میں ہمہ تن متوجہ ہو کر اس کو اس کے نقشوں کے موافق چالو کرنے کی کوشش کریں, ورنہ بڑوں کی نگاہ میں تو چاہے دینی حیثیت سے ہو یا دنیوی تمہاری بات گرے گی اور عوام میں ذلت اور مخالفین میں خوشیاں اور یہ کہ ان کی مخالفت نے تمہارے دار العلوم کو روک دیا اور اس سے ان کے حوصلے بہت بڑھیں گے, اور آئندہ زیادہ مزاحمت کریں گے۔

اس وقت تو تم اپنے جتنے بھی اعوان کو جمع کر سکتے ہو جمع کرو اور اس کام کو کسی نہج پر پہنچادو۔ مجھے اندیشہ ہے خدا نہ کرے ایسا ہو کہ تاخیر سے مزاحمت بڑھے۔ تمہاری مخالفت پہلے سے بھی بہت زیادہ ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہوا تمہاری طویل غیبت نے اس میں اضافہ کیا۔ **مجھے تمہیں یقین آوے نہ آوے تمہارے دار العلوم کا تم سے زیادہ فکر ہے۔**

تم نے لکھا کہ تیری ناراضگی کی وجہ سے سفر ملتوی کر دیا۔ یہ تو تمہارا ہی دل جانے کہ میری ناراضگی کی حقیقت کیا ہے۔ میں تو بہتیرا دل سے نکالنا چاہوں مگر وہ نکلتی ہی نہیں۔ اس سے مسرت ہوئی کہ تمہاری ۱۱ر ستمبر کو سیٹ بک ہوگئی, اور امید ہے کہ اس خط کے پہنچنے تک تم بخیریت لندن پہنچ گئے ہوگے۔ وہاں پہنچ کر بلا کم و کاست دار العلوم کے حالات سے مطلع کریں۔ اس میں توریہ سے کام نہ لیں۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی کامیاب فرماوے۔

تم نے رمضان کی دعوات میں مدرسہ کو اور اپنے کو یاد رکھنے کو لکھا تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جس کو یاد دلانے کے واسطے کہنے کی ضرورت پیش آوے۔ میری خارش تو بہت روز افزوں ہے

اور مسلسل ایک سال سے زائد ہو گیا اس میں اضافہ ہی ہے۔ اب مزید یہ ہوا کہ جہاں کھجایا جاوے اول پانی پھر خون بھی نکل آتا ہے۔ ڈاکٹری دوا سے تو مجھے کبھی عمر بھر مناسبت نہ ہوئی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے حجاز میں بھی اور ہند میں بھی بہت مسلط رہتے ہیں۔ اب یونانی دواؤں میں ایسی کوئی دوا نہیں جو تیل سے خالی ہو اس سے کپڑے ہر وقت چکنے رہتے ہیں۔

تم نے سر کی کھجلی کا جو بہترین علاج لکھا ہے اس میں اشکال ہے کہ میں تیل کا اس قدر عادی ہوں کہ بغیر اس کے تو نیند نہیں آتی ,حجاز میں تو تین مرتبہ روزانہ اور ہند میں دو مرتبہ روزانہ کا ہمیشہ سے عادی ہوں۔

تم نے لکھا کہ مولانا...... صاحب بہت مسرور ہیں، بہت ہی حیرت ہوئی۔ اس لئے کہ میرے پاس جو خطوط ان کے براہ راست آئے وہ تو رابطہ سے بڑی ناراضی کے آئے اور دوسروں کے خطوط سے اور بھی المضاعف ناراضگی معلوم ہوئی ,اور ناراضگی برحق ہے کہ انہوں نے ۶ رمہینے کی چھٹی مانگی تھی رابطہ والوں نے مستقل دے دی اور مزید برآں شیخ صالح نے مجھے اور علی میاں کو یہ پیام بھجوایا کہ تم دونوں میں سے کوئی سفارش نہ کرے کہ مجھے بڑی مشکل ہو جائے گی کہ اس کا قبول کرنا مشکل اور رد کرنا اور زیادہ مشکل۔

تمہاری اہلیہ کی کمزوری بے محل تو ہے نہیں اس غریب سے مشقتیں تو لو پانچ قسم کی اور دوائیں کھلاؤ ڈاکٹری۔ قوت کی دوائیں ڈاکٹروں کے پاس بالکل نہیں ان میں [سے] اگر جان ہے تو صرف یونانی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کو صحت وقوت عطا فرماوے۔

میرے کام کا خط تو ختم ہو گیا مگر تم نے عزیز مولوی عبدالرحیم کے خط میں اپنے مولوی یعقوب کے متعلق بھی کچھ لکھا۔ ابتداء تو میں سمجھا نہیں کہ یہ مولوی یعقوب کون ہیں مگر میرے کاتبوں نے شرح کی۔ ان دونوں بھائیوں نے تو بہت دق کیا ان کے والد کا اصرار تھا کہ یہ میرے ساتھ آویں اور طے بھی ہو گیا تھا مگر عطاء الرحمٰن نے عین چلتے وقت یہ کہا کہ

میرے اقامہ میں بے وجہ تاخیر ہوگئی، دوتین دن میں کراچی مل جاؤں گا۔ میرا بیس دن مطہرہ میں قیام رہا وہاں سے روانگی کے وقت یہ دونوں بھائی کراچی میں ملے اور معلوم ہوا کہ ایک ہفتہ سے آئے ہوئے ہیں اور اعزہ کے یہاں قیام ہے۔

میں نے ساتھ چلنے کے لئے کہا تو انہوں نے یہ عذر کیا کہ ہمارا ٹکٹ واپسی کا کراچی تا بمبئی تا دہلی ہے۔ ۵، ۶/دن میں پہنچ جائیں گے۔ میں نے حاجی یعقوب صاحب کو پرچہ لکھ دیا کہ یہ میرے خصوصی مہمان ہیں۔ بمبئی پہنچ کر اپنی سیٹیں کرا کر دلی تار دیں گے۔

دلی پہنچ کر ان کے اعزہ سے کہہ دیا کہ ان کو فوراً سہارنپور پہنچا دیں کہ یہاں کئی مناظر اہم تھے۔ نمبر ا: ختم بخاری میرے انتظار میں رکی ہوئی تھی۔ نمبر۲: مسلسلات، نمبر۳: میرا میوات کا دورہ جس میں میں ان کو بہت اہتمام کے ساتھ اپنے ساتھ شریک رکھنا چاہتا تھا۔ نمبر۴: سہارنپور کا تبلیغی اجتماع جو کئی وجہ سے اس سال بہت اہم بن گیا تھا۔

یہ سارے مراحل نمٹ گئے مگر آج سات ستمبر تک نہ تو ان کا کوئی پتہ چلا کہ وہ کہاں ہیں۔ بھائی یوسف آ کر جا بھی لئے۔ اور ان کی والدہ ۱۵/دن سے دلی آئی ہوئی ہیں وہ خود پوچھ رہی ہیں کہ بچوں کا پتہ نہیں۔ افواہاً سنا گیا کہ بچے تو آپ کے زیر تربیت پاکستان کی تفریح کرتے پھرتے ہیں اس سے زیادہ کیا لکھوں؟ تم پہلے ہی خفا ہو۔ اس پر ایک دن [تپ] اور چڑھ جائے گا۔

مولوی عبدالرحیم اپنے خط کا تو خود ہی جواب لکھیں گے۔ چونکہ مولانا یعقوب صاحب کے متعلق انہیں معلومات نہیں تھیں اس لئے جواب لکھوا دیا۔ مجھ سے ۱۲ تا ۱۴/جولائی بار بار مکرر سہ کرر لکھا تھا۔ یہ کہا تھا کہ ہم ۱۰/دن کے اندر اندر دلی پہنچ جائیں گے، اور مجھے بھی ان دونوں کی آمد کا بڑا اشتیاق اس وجہ سے تھا کہ کراچی ہو، لاہور ہو، کلکتہ ہو، دلی ہو مکہ کے بازار کا تو مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہاں کے دیکھنے کے مناظر تو اس کے رمضان کے سوا سب ختم

ہو گئے۔ کاش ان سب میں شریک ہو جاتے تو میرا بہت ہی جی خوش ہو جاتا۔

مولانا عبدالرحیم صاحب مجھ پر ڈنڈا برسا رہے ہیں کہ تو حکماً یوسف کو بلا لے۔ تم ہی بتاؤ بھلا میں حکم دے سکوں؟ البتہ اوجز کے سلسلے میں تمہاری مساعیٔ جمیلہ میرے لئے تمہاری محبت میں اضعافاً مضاعفۃ میں بڑی دخیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم دوستوں کو دارین میں اس کا بہترین بدلہ عطا فرماوے۔ دین و دنیا کے مکارہ سے محفوظ فرماوے۔ دونوں جہاں کی ترقیات سے نوازے

تم دوستوں کو میری وجہ سے جو تکلیف ہوئی اس کے لئے یہ ناکارہ بجز مالک سے دعا کے اور کیا کر سکتا ہے۔ تمہارے خط سے جلد نمبر ۱۰ر کا اشتیاق مجھے بھی بڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ تم سب دوستوں کو اپنے پاک رسول کے کلام کی [اشاعت کی] مستقل توفیق عطا فرماوے۔ اہلیہ سے سلام مسنون اور خدیجہ سے دعوات۔ خالہ صاحبہ اور خالو صاحب سے سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۱۹ر شعبان ۹۴ھ، ۷ر ستمبر شنبہ

تمہارا خط تو اسی دن جس دن تمہارا خط آیا تھا لکھوا دیا تھا مگر یہ معلوم ہوا کہ تمہارا مکان فروخت ہونے والا تھا اس لئے مولوی ہاشم صاحب کی آمد کا انتظار کرتا رہا کہ وہ آجاویں تو ان سے معلوم کر کے بھیجوں مگر وہ آج ۱۰ر ستمبر تک نہیں آئے اس لئے آج زکریا مسجد کے پتے پر ارسال کر رہا ہوں۔ ۲۲ر شعبان۔ تمہاری مرسلہ شیشی عطر کی پہنچ گئی مگر مولوی تقی نے بتایا کہ راستے میں عطر گر گیا، شیشی البتہ پہونچ گئی۔

حفاظت کیلئے ایک عمل:

حروف سریانی (دیکھئے مکتوب نمبر 199 جلد 1)



اس کے بعد کھیعص کفایتنا، حم عسق حمایتنا ، فسیکفیکھم الله و هو السمیع العلیم۔اس کے بعد درود شریف ,یہ تو تعویذ ہوا۔لکھ کر داہنے بازو پر [باندھیں]۔

ہر نماز کے بعد اول درود شریف سات مرتبہ اس کے بعد بسم اللہ سمیت لایـلاف سات مرتبہ،اس کے بعد یہ دعا سات مرتبہ اللھم احرسنی بعینک التی لاتنام واکنفنی بکنفک الذی لایرام. واغفرلی بقدرتک علی فلا أھلک وأنت رجائی. رب کم من نعمة انعمتھا علی قل لک عندھا شکری وکم من بلیة ابتلیتنی بھا قل لک عندھا صبری، فیامن قل عند نعمته شکری فلم یحرمنی ویامن قل عند بلیته صبری فلم یخذلنی ویامن راٰ نی علی الخطایا فلم یفضحنی، یا ذالمعروف الذی لاینقضی أبدا ویا ذا النعماء التی لا تحصیٰ ابدا ، اسئلک أن تصلی علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد وبک ادرأ فی نحورا لأعداء والجبابرة. سات مرتبہ۔اس کے بعد درود شریف سات مرتبہ، ہر نماز کے بعد اہتمام سے پڑھا کریں، بہت مفید ہوگا،مگر طمانینت سے،جلدی جلدی نہیں۔ چلتے پھرتے کثرت سے یاغیاثی عند کل کربة ، ومعاذی عند کل شدة ومونسی عند کل وحشة و موجبی عند کل دعوة ورجائی حین تنقطع حیلتی پڑھا کریں۔نیز اگر کسی موقعہ پر مخالفین میں پھنس جائیں تو اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم کثرت سے پڑھا کریں۔

﴿127﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹ر ستمبر ۷۴ء/۳ر رمضان ۹۴ھ

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی   تھک تھک کے گر گئی نگہ انتظار آج

عزیزم قاری صاحب زادت معالیکم !

بعد سلام مسنون، ہر چند کہ میں تمہارے سہارنپور آنے کا سختی سے مخالف تھا مگر عزیز مولوی عبدالرحیم کے مخفی تار سے جس میں انہوں نے مجھ سے زبردستی اجازت لے کر تمہیں فوراً آجانے کا تار دیا تھا تمہارے سے زیادہ تمہاری اہلیہ کی آمد کا اشتیاق بڑھ گیا تھا اور عزیز عبدالرحیم تو چوں گوش روزہ دار براللہ اکبر ست۔ جب میں اس سے پوچھتا کہ تمہارے تار کا پتہ ہی نہ چلا کہ کیا ہوا؟ تو وہ اپنے کشف سے یہ کہتا کہ کل کو وہ خود ہی آجائیں گے۔

لیکن آج ۲ر رمضان ۱۹ر ستمبر کے خط سے آمد سے مایوسی کے ساتھ ساتھ تمہاری طویل غیبت سے جو بیروت کے سفر میں ہوئی اور اس کی وجہ سے جو وصولی چندہ میں تاخیر ہوئی اور بھی زیادہ قلق ہوا۔ میں تو تمہیں یاد ہوگا کہ بار بار اپنی ضرورت کے باوجود بیروت جانے کو منع کرتا رہا کہ تم نے ۔۔۔ کی فراہمی کا اعلان کر دیا اس کے واسطے تم ہی سوچو کتنے ساتھی چاہئیں؟ مگر تم مجھے تسلی دیتے رہے اتنے کنجی نہ مل جائے میرا جانا بے کار ہے اور چندہ کا کام تو اپنی موجودگی میں بھی میں نہیں کرتا تھا دوسرے ہی کرتے تھے وہ اب بھی کر رہے ہیں۔ یہ تم نے صحیح کہا کہ کام تو دوسرے ہی کیا کرتے ہیں مگر اتنے ایک کھونٹا نہ قائم ہوا اتنے کام منتشر رہتا ہے

تمہارے خط بھیجنے میں تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ عزیز عبدالرحیم نے بتایا کہ عزیز یوسف نے سابقہ مکان بیچ دیا نئے مکان کا پتہ معلوم نہیں۔ وہ خط مولوی ہاشم کی آمد کے

انتظار میں رکھا رہا۔ان کی آمد میں کافی تاخیر ہوئی۔اللہ کا شکر ہے وہ خط مل گیا۔

تم نے ۱۱رمضان سے اعتکاف کا ارادہ لکھا وہ تو اس خط سے پہلے شروع ہو چکا ہوگا ورنہ میں تو یہ لکھتا کہ اگر اعتکاف سے دار العلوم کے کام میں حرج ہو تو نہ کریں۔تم نے دار العلوم کی وسیع عمارت کی جو قانونی مجبوریاں لکھیں وہ امید ہے کہ صحیح ہوں گی۔اس لئے کہ میں یہاں کے قوانین سے بھی واقف نہیں چہ جائیکہ لندن کے۔مگر اب تک کا تجربہ یہ ہے اور اپنی ذات پر بھی ہے اور دوسرے مراکز پر بھی ہے کہ جو کام چھوٹے پیمانے پر اخلاص سے شروع ہوتا ہے وہ تقویت پکڑتا رہتا ہے اور جو شروع ہی سے شور وشغب کے ساتھ شروع ہو وہ زیادہ مستحکم نہیں ہوتا۔

ساری تحریکوں کا انداز یہی دیکھا۔دار العلوم دیوبند چھتے کی مسجد میں ایک استاذ ایک شاگرد سے شروع ہوا اور مظاہر علوم چوک کی مسجد میں ایک استاذ دو شاگردوں سے شروع ہوا۔نظام الدین کی تبلیغ ۲۰ر برس تک نظام الدین میں پڑی رہی۔اب جو اس نے برسات کے گھاس کی طرح سارے میدان میں رطب ویابس کو جمع کرلیا اس کے بالمقابل جتنی تحریکات حاضرہ بڑے قواعد اور تنظیموں سے چلی ہیں وہ اگر ماند شبے ماند سے آگے نہیں چلیں

تمہارے خط سے افریقہ وغیرہ کے چندہ کے لئے آدمیوں کی تجویز کا حال معلوم ہوا۔تم ہی بتلاؤ کہ یہ کام جب تمہارے اوپر ہی موقوف تھا اور تمہاری غیبت میں نہیں ہوسکتا تھا اور اگر ہوسکتا تھا تو اب تک کیوں نہیں ہوا؟ تو تمہاری بیروت کی غیبت موجب نقصان ہوئی یا نہ ہوئی؟اگرچہ میرا کام ہونے کی وجہ سے میرے لئے تو جتنی مسرت اور جتنی راحت تمہارے وہاں قیام کی وجہ سے ہوئی تم مانو یا نہ مانو اس کو تو میرا ہی دل جانتا ہے۔

لیکن یہ سب تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے دار العلوم کا مسئلہ شروع ہی سے میرے لئے سوہانِ روح بن رہا ہے۔اتنے بڑے کام کے لئے کم سے چار پانچ آدمی ہم نفس،

ہم زبان، ہم خیال ہونے ضروری ہیں۔ان کو ضرور جمع کرو کہ ہر ایک اسی کام کو اپنا کام سمجھے۔ اب تک جو لوگ تمہارے یہاں کام کر رہے ہیں اور جن کے متعلق تم یہ کہتے ہو کہ اصل کام کرنے والے یہی ہیں میرا تجربہ اور میری رائے ان کے متعلق یہ ہے کہ وہ صرف تمہاری تعمیل ارشاد کے لئے تو تیار اور اپنے کو کسی کام کے اصل ذمہ دار نہیں سمجھتے اور اہل بھی نہیں۔

تمہارا جو سب سے پہلا وفد چندہ کے سلسلے میں مدینہ گیا تھا اس کے متعلق تو میں نے بہت کچھ تبصرہ لکھا تھا باوجود اشتیاق کے انہیں ۸؍دن تک ملنے کا وقت نہ ملا اور باوجود میرے اصرار کے علی میاں سے مکہ میں ملنے کا وقت نہ ملا حالانکہ میرے پرچے پر علی میاں نے خاص طور سے ان کے لئے وقت تجویز کر دیا تھا۔

تم دو سال تک مجھ پر زور دیتے رہے کہ مفتی اسماعیل سے معاملہ ہو گیا ان کا پاسپورٹ چلا گیا ان کا یہ ہو گیا وہ ہو گیا اور مفتی اسماعیل کے بھی سخت ترین خطوط آتے رہے کہ آپ کے یہاں جانے کو بالکل تیار ہیں آپ کی طرف سے پاسپورٹ اور ٹکٹ پہنچنے میں دیر ہو رہی ہے۔ میں بار بار تمہیں بھی لکھتا رہا کہ تمہارے یہاں کوئی علمی کام نہیں ہے جب کسی مرحلہ پر پہنچ جائے تو بلائیو مگر تم نے ہمیشہ لکھا کہ ہمیں مفتی کی زیادہ ضرورت ہے ان کو بھی بار بار لکھتا رہا کہ مفتی محمود سے بات اچھی طرح پکی کر لو، مشورہ کر لو۔

میں نے ان کے یہاں کے ہنگامہ کے موقع کو غنیمت سمجھ کر ان کو بیروت بھجوایا تو نہ ان کو شرح صدر رہا نہ آپ کو ضرورت رہی، نہ مفتی محمود صاحب کی سمجھ میں آیا۔ حالانکہ ان کا بھیجنا سابقہ منصوبہ پر تھا ورنہ اتنا طویل خرچ او جز پر ڈالنا مشکل تھا۔ ان کو تو خبر نہیں مگر تمہیں معلوم ہے کہ مدینہ میں کئی آدمی جو ملازمت کی امیدواری میں مدینہ پڑے ہوئے تھے بیروت جانے پر نہ صرف مصر بلکہ خالد تو غریب اپنے خرچ پر جانے پر اصرار کر رہا تھا۔ صرف تمہارے دارالعلوم کی بدولت یہ بار اٹھایا تھا۔ معلوم نہیں پہلے بھی دو سال سے سارے مشورے کا ہے

کے ہو رہے تھے۔ بہر حال جہاں تک دعا کا تعلق ہے

؎ تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا   بظاہر نہ جانے نہ جانے نہ جانے

دعا سے تو پہلے بھی دریغ نہیں تھا اور تمہارے دار العلوم نے تو اور بھی زیادہ مجھے کھینچ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہاری مدد فرماوے، تمہارے مبارک ارادوں کو کامیاب فرماوے۔ تمہارے لئے صدقۂ جاریہ دار الکفر میں بہترین عمل مثمر ثمرات و برکات ہو۔

خدیجہ نے تو مجھے اپنے باپ کی طرح سے مدینہ میں منہ نہیں لگایا کیا یاد کرتی؟ مگر آج کل اعتکاف کے زمانے میں میری ساری ذریات بچہ پارٹی عصر کے آدھ گھنٹہ قبل آیا کرے۔ اس میں کئی خدیجہ کے ہمنوا بھی ہوں کہ وہ بولتی نہیں۔ مگر جب میں یوں کہوں کہ وہ تو بولتی نہیں اس کی چیز کسی اور کو دے دو تو وہ بھی ایسا ہاتھ مارے ہے کہ مجھے بھی اس وقت خدیجہ یاد آجاوے۔

مفتی اسماعیل کا بیروت کا خط تو بعد میں پہنچا اور مکہ کا پہلے جو بعد کا لکھا ہوا تھا۔ اس میں تھا کہ جدہ تا بمبئی کی سیٹ ۲۷ ؍ستمبر کی ہو چکی ہے دو چار دن گھر رہ کر سہارنپور آجاؤں گا۔ مولوی یوسف تتلی بھی دفعۃً پرسوں پہنچ گئے۔ ان کے والد صاحب کے حادثہ انتقال کا حال تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ

بقلم عبدالرحیم، ۲۳ ؍رمضان ۹۴ھ

﴿128﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹ر ستمبر ۷۴ء/۳ر رمضان ۹۴ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا مرسلہ خط معرفت حضرت اقدس پہنچا۔ تمہاری آمد کا شدت سے اشتیاق تھا۔ اس لئے کہ کئی سال سے ہند میں ملاقات کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ اس مرتبہ بہت پر امید تھا اور خاص طور سے عزیزہ حاجہ خدیجہ سلمہا کی وجہ سے بہت اشتیاق تھا نہ معلوم وہ اب کب آوے گی۔ خیر اللہ تعالیٰ واپسی کو بخیر فرماوے۔

تمہارے لئے خمیرہ اور بی بی کیلئے گولیاں حکیم صاحب نے مجھے دے دی ہیں۔ ڈاک سے بھیجنے میں ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے میں نے محفوظ رکھا ہے انشاء اللہ بعد عید مولوی ہاشم کے بدست ارسال کردوں گا۔ ترکیب استعمال کا پرچہ اس سے قبل عزیز ہاشم کے لفافے میں ارسال کر چکا ہوں اسے محفوظ رکھیں اور اگر تم لکھو گے تو ڈاک سے ہی بھیج دوں گا۔

میرا ارادہ انشاء اللہ عید کے بعد ہی گھر کے لئے واپسی کا ہے اسلئے کہ اہلیہ کی طبیعت ابھی تک صاف نہیں اور عید تک مجھے تین ماہ یہاں پورے ہو جائیں گے۔ اب تو بچوں کی وجہ سے طویل قیام بھی مشکل ہے حالات بھی ہر جگہ کے دن بدن خراب ہی ہوتے جارہے ہیں۔ امسال بھی فصل قلت بارش کی وجہ سے فیل ہو رہی ہے, اس لئے واپسی ہی کا ارادہ ہے۔

اگر حضرت کو راضی کرنے کی کوئی صورت ہوگئی تو انشاء اللہ اب زامبیا ہی کا ارادہ چند سالوں کے لئے ہو رہا ہے یہ والدہ کا اصرار ہے۔ مولوی یوسف تتلی آئے ان کے ہمراہ والدہ کا خط آیا۔ سب خیریت سے ہیں۔ کچھ وٹامن کی دوائیں اور ٹارچ وغیرہ بعض چیزیں بھیجی ہیں۔ تمہیں بھی سلام لکھنے کو لکھا ہے۔

بہت ہی جی چاہ رہا ہے کہ پھر کچھ دنوں کے لئے افریقہ والدہ کے پاس چلا جاؤں ہمشیرگان کا بھی بہت اصرار ہو رہا ہے۔ ابھی ابھی محمد علی کا خط آیا، خیریت لکھی ہے اور تین چار دن ہوئے بہت ہی زوردار بارش ہوئی ہے اللہ کا شکر ہے۔ اور کیا لکھوں؟

تم ایک خط مولوی تقی کو لکھو کہ اطاعت رسول کی جو رقم ان کے پاس ہو وہ منشی انیس کے پاس بھیج دیں۔ ان کی ۵۰۰؍ کے قریب تمہارے حساب میں باقی ہے۔ ۲۰۰؍ نسخے اطاعت رسول کے ان کے پاس تھے اس میں سے ۵۰؍ فروخت ہوگئے اور ۵۰؍ میں نے ان کے پاس باقی رکھے ہیں۔ اور ۱۰۰؍ لندن بھیجنے کیلئے بمبئی بھیج دیئے ہیں۔ اگر دلی سے کتابوں وغیرہ کی کچھ ضرورت ہو تو لکھ دیجئے، ایک شب دلی کا پروگرام ہے، بی بی سے سلام مسنون، خدیجہ کو دعوات

فقط والسلام

عبدالرحیم، ۳؍ رمضان

﴿129﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۵؍ اکتوبر ۷۴ء/ ۲۹؍ رمضان ۹۴ھ

عزیزم گرامی قدر و منزلت قاری یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تم بھی میری حماقت کی داد دو گے کہ آج ۲۹؍ رمضان ہے جو بات کرے اس کو پھاڑ کھانے کو جی چاہے دو تین سے لڑائی ہو چکی مگر اسی میں تمہارا ائر لیٹر بلا تاریخ ہماری ۲۹؍ رمضان چہارشنبہ کو پہنچا۔ چونکہ کل کو عید کا احتمال ہے اور پرسوں کو جمعہ ہو جاوے گا اور میرے شدید اصرار پر عزیز عبدالرحیم مع حکیم اجمیری اپنی سیٹ ریزور کرا چکا ہے اس لئے بہت ہی مختصر جواب لکھوا رہا ہوں کہ ایک تو رمضان

ختم ہونے کے بعد شدید ہنگامہ شروع ہوگا اس سے معلوم نہیں کب چھٹکارا ملے۔ دوسرے مولوی عبدالرحیم کے سامنے اس کا جواب چلا جاوے تاکہ وہ اپنے خط کا جواب بھی لکھ دیں۔

مفتی اسماعیل کے مسئلہ میں اب تو یہ کہوں گا کہ مجھ سے ہی غلط فہمی ہوگئی۔ چونکہ میرے پاس بار بار تمہارے خطوط اس مضمون کے پہنچتے رہے کہ مفتی صاحب کا جواب نہیں آیا ویزہ بھیجا جا چکا، یہ بھیجا جا چکا وہ بھیجا جا چکا اور مفتی اسماعیل کے بھی دو سال تک یہ خطوط پہنچتے رہے کہ قاری یوسف صاحب کے پاس سے خط کا جواب نہیں آتا۔ میں نے فلاں تاریخ کو لکھا یہ لکھا وہ لکھا۔ اس لئے میں نے موقعہ کو بہت غنیمت سمجھا کہ براہ راست اوجز کے نام سے آمد ہوگی تو ترکیسر کی طرح سے مدرسہ والوں کا الزام ہوگا اور یہاں بھی شور ہوگا۔ ورنہ مستقل آدمی یہاں سے بھیجنے کی میری رائے نہ تھی۔ بہر حال الخیر فیما وقع۔ جو ہوا ہے انشاء اللہ اس میں خیر ہی ہوگی۔

مفتی اسماعیل صاحب بمبئی رمضان میں پہنچ گئے تھے تین چار دن اپنے گھر رہ کر عشرہ وسطٰی میں یہاں پہنچ گئے تھے ,معتکف ہیں۔ عزیز عبدالحفیظ بھی جس کی آمد کی خبریں تو وسط شعبان سے برابر سنتا رہا ۲۱؍رمضان کو سیدھا پہنچ گیا۔ نہ بمبئی ٹھہرا نہ دلی آج کل معتکف ہیں۔

اس کی تجویز تو یہ تھی کہ اب مجھے ساتھ لے کر جاوے مگر اس کو تو میں نے شروع ہی سے رد کر دیا تھا کہ وہ یک انار صد بیمار۔ اس کے بھائی محمد کی بیکاری کی وجہ سے اپنے کاروبار اور میرے بھی بہت سے اس کے ذمے ہوگئے۔ دوسری تجویز یہ تھی کہ وہ عید کے بعد فوراً چلا جائے اور ذیقعدہ میں آجاوے اس کو میں نے پہلے سے بھی شدت سے منع کر دیا۔ اب چونکہ ابوظہبی کی رقم کا مجھے بھی تقاضا ہو رہا ہے اس لئے سر دست یہ طے ہے کہ وہ ۵؍شوال کو یہاں سے واپس چلے جاویں گے۔

دوسرا اہم مسئلہ اب مولانا عبدالرحیم متالا کا ہے تم دونوں بھائیوں کے پاس کچھ ایسا

جادو آوے ہے کہ 'انہیں جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے'۔ مجھ غریب سے زیادہ عبدالحفیظ کو تم دونوں نے جکڑ رکھا ہے۔ وہ ایک ہفتہ سے مستقل رمضان کے اوقات میں اس پر مسلط ہیں کہ عبدالرحیم کو ساتھ لے چل۔ اور میں ان سے بھی آگے مگر ان کی اہلیہ کی بیماری کا مسئلہ بہت ہی سدراہ بن رہا ہے سمجھ میں نہیں آتا۔

عبدالحفیظ کی رائے یہ ہے کہ سورت میں علاج اچھا نہیں ہوتا مصر میں ہو جاوے اور اگر علاج ہو جاوے تو مجھے بھی انکار نہیں مگر مجھے اس میں اشکال یہ ہے کہ وہ اکیلی کیسے رہے گی۔ اگر چہ پہلے رہ چکی۔ اس مسئلہ میں غالبًا مولوی عبدالرحیم نے براہ راست تمہیں لکھا ہوگا یا غالبًا لکھیں گے۔ تمہاری کوئی رائے ہو تو دے دو۔

اس ناکارہ کی واپسی کا مرحلہ بھی سامنے آ گیا۔ ۱۵/ذیقعدہ کو سہارنپور چھوڑ دینے کا [ارادہ] ہے اگر چہ مکہ والے بالخصوص مولانا سعید خان صاحب بہت اصرار کر گئے ہیں کہ حالات اور قوانین اور طیاروں کی گڑبڑ کی وجہ سے تجھے یکم ذیقعدہ کو روانہ ہونا ضروری ہے مگر ابھی تک تو ۱۵/ذیقعدہ ہی کا ارادہ ہے اور ۱۹/کو دہلی سے بمبئی اور بمبئی والوں کو میں نے لکھ دیا ہے کہ ۱۹/ذیقعدہ کے بعد جو بھی جہاز ملے بمبئی تا جدہ میری تین سیٹیں ریزرو کروا دیں۔ ان کا بھی تقاضا آیا تھا کہ حج کے موقعہ پر ہجوم بہت ہوتا ہے اس لئے پہلے سے ریزرو کرا لیں۔

تمہارے خط پر تاریخ نہ ملی۔ تمہاری خدیجہ بہت یاد آئی اس سے بہت تعجب ہوا کہ عزیز عبدالرحیم کا تار نہ ملا، یہاں تو ان کے تار دینے سے لب بام ٹکٹکی بندھ رہی تھی۔ تمہارے زامبیا اور جنوبی افریقہ کے وفد کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرماوے۔

تم نے جو تفصیل دارالعلوم کے سلسلے میں لکھی اس سے مسرت ہوئی مگر کچھ تجربات



اس طرح کے ہیں کہ ابتداء گمنامی میں ہو تو ترقی زیادہ ہوتی ہے اور ابتداء شہرت سے ہو تو ترقی کم ہوتی ہے۔ اس سے مسرت ہوئی کہ موجودہ اسپتال میں ساری ضروریات آ گئیں اللہ تعالیٰ

مادی اور روحانی ترقیات سے نوازے۔

تمہاری اہلیہ کے نہ آنے کا قلق تو مجھے بھی ہے معلوم نہیں آئندہ سال یہاں آنا ہوتا ہے یا نہیں ضروری کاموں کی وجہ سے اعتکاف میں حرج ہونے میں مضائقہ نہیں ۔اگر ملتوی بھی ہوجاتا تب بھی مضائقہ نہ تھا۔ ماشاءاللہ آپ کے یہاں کے جماعت اسلامی والے بہت آگے ہیں اور جہاں تم جیسا چاند ہوگا وہاں اگر تین دن عید ہوئی تو کچھ زیادہ نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۹؍رمضان ۷۴ھ

﴿130﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۵؍اکتوبر ۷۴ء/ ۲۹؍رمضان ۹۴ھ

عزیز گرامی سلمک اللہ، بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔اس وقت محبت نامہ نے خوش کیا شدت سے انتظار واشتیاق تھا۔ مولوی ہاشم صاحب کی اہلیہ کے خط سے یہ معلوم ہوکر رنج وقلق ہوا کہ تم نے مدرسہ سے استعفاء دے دیا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔اگر یہ روایت صحیح ہے تو دل سے دعا گوہوں اللہ جل شانہ نعم البدل عطا فرماوے۔ اس سلسلے میں طبیعت کو خیال رہے گا بواپسی ورتھی کے پتے پر مطلع کریں۔

منشی انیس کے ۴۵؍کے قریب ہیں۔۲۱۶؍پہلے تھے اس کے بعد اطاعت رسول کے کوئی ۵۰؍نسخے فروخت ہوگئے۔اس کی رقم وضع کرائی اور ۱۰۰؍نسخے میں نے ورتھی بھجوادیئے

اور ۵۰/ انہی کے حوالے کردیئے کہ فروختگی کے بعد قیمت ادا کردیں گے۔

ندوہ کے ۲۰۰/ نسخوں کا اب تک کوئی پتہ نہ چلا کہ کیا ہوا؟ مولانا۔۔۔صاحب کو اللہ ہدایت کرے میں تو تقاضا کرتے کرتے تھک گیا اب تک انہوں نے نہ کچھ دیا نہ بتایا۔ اس کو تو تم ہی سمجھو اور طے کرو میں عاجز ہوں۔ اس مرتبہ میرے شدید تقاضے پر وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے یوسف نے یہ رقم اپنے ہی پاس جمع رکھنے کیلئے کہا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ عید کے بعد ایک شب نظام الدین میں قیام ہے تمہاری مطلوبہ کتب ارسال کرنے کی پوری سعی کروں گا انشاء اللہ۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ حفصہ خالہ لندن والوں کا خط افریقہ سے مع ۲۰/ پونڈ بدست مولوی تتلی تمہارے نام آیا تھا۔ اس کو میں نے کھول کر پڑھ لیا تھا۔ اس میں دس پونڈ عزیزہ خدیجہ کے تھے جو اسی وقت مولوی ہاشم صاحب کے حوالہ کردیئے تھے کہ واپسی پر تمہیں دے دیں۔ نیز دوسرے دس پونڈ تقسیم کے لئے تھے جو میں نے مولوی یوسف ہی سے کیش کرا کر تقسیم کردیئے۔

محمد علی پر اس میں سے ۱۳۰/ بھیج دیئے تھے اور ۶۰/ تمہاری طرف سے مولانا یوسف صاحب کو مع تمہارے بھیجے ہوئے قلم اور عطر کے دیدئے تھے۔ وہ بہت خوش ہو گئے۔ حافظ صدیق وغیرہ احباب کو تھوڑے تھوڑے تمہاری طرف سے تقسیم کردیئے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ اب تم حفصہ خالہ کو اس کی رسید کا اور تمہارے حسبِ منشاء کارِ خیر میں خرچ دینے کا خط ضرور لکھ دینا۔ عزیز عبدالحلیم کے لئے بھی ۵/ پونڈ بھیجے تھے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

حضرت کا مسلسل اصرار حجاز پاک مستقل قیام کے لئے ہو رہا تھا مع اہلیہ کے۔ لیکن اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے وہ تو مشکل ہے بالخصوص اہلیہ کے علاج کی تکمیل تک تو مشکل ہے۔ اس لئے مولانا عبدالحفیظ صاحب سے مشورہ کرکے بمدلامع قاہرہ کا عید کے بعد طے کردیا۔ بظاہر تو حضرت کی روانگی کے بعد ہماری روانگی ہوگی۔ میرے پاس تو ٹکٹ بمبئ

بیروت، جدہ، ۔۔۔، نیروبی، بمبئی ہے ہی۔

اہلیہ کا ٹکٹ بھی زامبیا سے منگوانے کا خیال ہے۔تم حضرت کو اس سلسلے میں ضرور یہ لکھ دینا کہ قاہرہ جانے میں زیادہ اشکال نہیں کہ وہاں علاج کا انتظام عمدہ ہے اور اہلیہ عبدالرحیم کے معائنہ کے سارے مراحل ختم ہو چکے ہیں۔اور مایوسی کے بعد اس علاج سے ۔۔۔ نے منع کر دیا ہے۔ اب تو نہ ہی اخراجات ہیں نہ معائنے۔میری معلومات کے مطابق چند دوائیں ہیں جن کو سال بھر تک استعمال کرنا ضروری ہے,لیکن ڈاکٹر کا بار بار کا مشورہ اس میں ضروری ہے۔اس لئے قاہرہ ہی مناسب ہے۔

یہ اس لئے میں لکھ رہا ہوں کہ کہیں حضرت کے ذہن میں یہ نہ آجائے کہ یہ لامع کیلئے نہیں بلکہ اپنی اہلیہ کے علاج کیلئے قاہرہ جارہا ہے۔اس لئے [یہ تفصیل] اس کی پوری وضاحت کے ساتھ لکھ دیں۔ساتھ یہ بھی ضرور لکھ دیں کہ چونکہ عبدالرحیم اور اسکی اہلیہ کے پاس واپسی کے ٹکٹ بھی ہیں اس لئے کئی ہزار کا بوجھ بھی کتاب پر نہ پڑے گا,اور قاہرہ میں کام بھی انشاءاللہ جلد نمٹ جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

جب تک مولوی سرکار صاحب کے چندہ کی رقم کیش نہ آجاوے اپنے تخمینہ سے اس میں کوئی مقدار خدا کے واسطے کسی کو نہ لکھیں,اس کو ہمیں بہت بھگتنا پڑتا ہے۔صرف وصول شدہ رقم کے متعلق ہی لکھیں۔عزیزہ خدیجہ کو بہت بہت پیار۔بی بی سے سلام مسنون۔ہاشم ۲۰؍روزے یہاں گذار کر گھر چلا گیا۔مولوی ہاشم کے ساتھ دوائیں ارسال کروں گا۔ایک اور دوا طاقت کی حکیم عبدالرشید سے میں نے تمہارے لئے لی ہے وہ بھی بھیج دوں گا۔

فقط والسلام

عبدالرحیم، ۲۹؍رمضان ۹۴ھ

﴿131﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵/اکتوبر ۷۴ء/ ۹/ شوال ۹۴ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ حکیم اجمیری کو اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر دے کہ انہوں نے تمہاری محمد علی کی کار میں بخیر رسی کی اطلاع تو ہمروزہ دے دی تھی، جی چاہتا تھا کہ تمہارا خط بھی مل جاتا۔ بحمد اللہ آج ۹/ شوال کو مل گیا لیکن پاؤں کی تکلیف کے بڑھ جانے سے قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

عزیز عبدالحفیظ کو تمہارا خط مل گیا تھا، معلوم نہیں اس میں کیا تھا۔ عزیز عبدالحفیظ اور محمد رات فرنٹیر سے مطہرہ کیلئے روانہ ہوگئے۔ اہلیہ کی خیریت کا بہت ہی شدت سے انتظار ہے۔ آپ نے لکھا کہ تو چونکہ مشغول بہت ہے اس لئے قصداً جوابی نہیں لکھا، یہ تو تمہارا ہی جی جانے کہ تمہارے بارے میں میری مشغولی کس مرحلہ پر ہے، البتہ اس کا قلق ضرور ہے کہ جمعہ کے دن میں نے تمہیں ایک اہم کام کیلئے بہت ڈھونڈ اگر تمہارا استنجاء اتنا طویل ہوگیا کہ میں نے اپنی صلوۃ التسبیح کو بھی ۲۰/ منٹ تک تمہارے انتظار میں مؤخر کیا۔ وہ وقتی بات تھی نہ تو اب اس کا وقت رہا اور نہ خط میں لکھنے کی تھی مگر چاہتا تھا کہ جانے سے پہلے ایک فقرہ تمہارے کان میں ضرور ڈال دوں۔

اپنی اہلیہ کی خیریت اور اپنے ارادہ سفر سے ضرور مطلع کریں۔ تم نے اور عزیز عبدالحفیظ نے ملک عزیز حبیب اللہ کا سفر طے کر ہی دیا جو میری رائے کے بالکل خلاف تھا۔ اب معلوم نہیں آپ کا نظام کیا بنے گا۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں اور خالہ سے بھی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ۔ ۹/ شوال ۹۴ھ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون و درخواست دعا۔ مولانا تقی صاحب ابھی تشریف نہیں لائے اور نہ معلوم ہے کہ کب تک تشریف لائیں گے

ہمیں تو ناخدا ایسے ملے ہیں کہ شاید لے کے ڈوبیں یہ سبھی کو

﴿132﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۱/اکتوبر ۷۴ء/ ۱۵/شوال ۹۴ھ

مکرم ومحترم الحاج قاری یوسف متالا صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، آخر رمضان المبارک میں ایک مشترک خط میرے اور عزیز عبدالرحیم کے نام پہنچا تھا۔ میں نے نہایت ہی مشغولی اور انتہائی عجلت میں اپنے متعلقہ مضمون کا جواب ائر لیٹر پر لکھوا کر عزیز عبدالرحیم کو دے دیا تھا کہ وہ اپنے متعلقہ مضمون کا جواب لکھ کر تمہارے پاس بھیج دے۔ اگرچہ تم میرے حکم اور اصرار سے بولٹن میں رہے مگر تم اور تم سے زیادہ تمہاری اہلیہ رمضان میں بہت یاد آتی رہی۔

عزیز عبدالرحیم کی اہلیہ کی طرف سے بہت فکر لگا رہتا ہے۔ میرے ہی تقاضے پر وہ ۲/شوال کو حکیم اجمیری کے ساتھ سورت روانہ ہو گیا تھا۔ اس کا خط بخیر رسی کا تو بہت تاخیر سے پہنچا مگر حکیم اجمیری کا خط چوتھے دن مل گیا تھا جس میں اپنی اور اس کی بخیر رسی کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ محمد علی منیار نے اس کو اپنی کار میں نرولی بھیج دیا تھا اور وہ خیریت سے پہنچ گیا۔

عبدالرحیم کے کارڈ میں یہ معلوم ہو کر کہ وہاں پہنچنے کے بعد بھی مختلف عوارض کی وجہ سے اہلیہ کو ڈاکٹر کو دکھلانے کی نوبت نہیں آئی، بہت ہی قلق ہوا۔ دراصل کسی جگہ پھنس جانے

میں مضرتیں تو بہت ہیں مگر ایک نفع ضرور ہے کہ آدمی کو خوشامد کرنی ، منت کرنی خوب آجاوے۔عبدالرحیم کو میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سمجھایا کہ استغناء سے کام ہر جگہ نہیں چلتا ، خوشامد کرنا بھی سیکھو۔

کچھ اس کا استغناء ، کچھ ڈاکٹر کی لاپرواہی کیوجہ سے علاج میں تاخیر ہوتی چلی جارہی ہے جس کا مجھے بہت ہی فکر وقلق ہے۔ مجھے تو ہر وقت انتظار رہتا ہے مگر دیکھئے ان کا کوئی دوسرا خط میرے قیام میں پہنچتا ہے یا نہیں جس سے تفصیلی حال معلوم ہو۔ میں نے اخیر شعبان میں بہت ہی اصرار کیا کہ ہفتہ عشرہ کو جا کر گھر کی خبر لے آؤ کرایہ نہ ہوتو میں دینے کو تیار ہوں مگر تم دونوں بھائی اس قدر ضدی ہو کہ تمہارے یہاں کسی کی شنوائی نہیں۔

معلوم نہیں اس نے اپنے متعلق کوئی تفصیل تمہیں لکھی یا نہیں؟ عزیز عبدالحفیظ نے بھی اخیر عشرہ سہارنپور گذارا تھا اور اس کے اصرار اور دونوں کے آپس کے مشورہ سے یہ طے ہوا تھا کہ وہ اہلیہ کو اگر سفر کے قابل ہو تو اپنے ساتھ مصر لے جائے۔ اور جس ڈاکٹرنی کا علاج ابتداء ولادت میں ہوا اسی کا علاج کچھ مستقل قیام کے ساتھ کیا جائے۔ میں تو ان چیزوں سے بہت نابلد ہوں اس لئے کچھ مشورہ تو سمجھ میں آیا نہیں لیکن جب وہ بھی جانے پر تیار [لے جانے والا بھی تیار] میں بھی راضی تو بھی راضی کیا کرے گا بیچارہ قاضی۔

میں نے تو کہا تھا کہ جب تمہارے سورت کے ڈاکٹر جو بہت مشہور ومعروف ہے اس کے علاج سے کچھ نفع بھی معلوم ہوا تھا تو تم وہاں جم کر قیام کرو اور علاج کراؤ مگر وہ اپنے ڈاکٹر کی جتنی تعریف کریں عمل اس کے موافق نہیں کرتے۔کوئی خط آوے تو آئندہ کا صحیح نظام معلوم ہو۔اللہ تعالیٰ ہی اس کی اہلیہ کو صحت عطا فرمائے۔

یہ ناکارہ اس سال آ کر بہت ہی امراض اور اشخاص کے ہجوم میں گھرا رہا۔ یہاں آنے پر اول تو ایک میوات کا سفر ہوا اس میں ایک عشرہ نکل گیا۔ پھر سہارنپور کا تبلیغی اجتماع ہوا

ایک عشرہ اس میں لگ گیا۔ پھر رمضان کی آمد شروع ہوگئی۔ اور رمضان کا ہجوم اس سال اندازہ اورخیال سے کہیں زائد **لاتعد و لاتحصٰی** ,دو ہزار تک پہنچ گیا۔اب رمضان کے بعد سے واپسی کا سہم سوار ہو گیا۔

میرا ارادہ تو اخیر ذیقعدہ تک واپسی کا تھا مگر مولانا سعید خان صاحب آئے تھے وہ بہت ہی اصرار شدید کر گئے کہ حج کے زمانہ میں جہازوں کی گڑبڑ رہتی ہے وسط ذیقعدہ تک پہنچنا بہت ضروری ہے۔اس کو تو میں نے اب تک نہیں مانا کہ سہارنپور قیام کا یا گھر والوں سے ملنے کا اب تک موقعہ نہیں ملا۔البتہ حاجی یعقوب کو یہ لکھ دیا کہ ۲۱/ذیقعدہ کے جہاز سے میری اور میرے رفقاء کی سیٹیں محفوظ کرادیں۔

چونکہ حجاز میں بدھ کی عید ہوئی اور ہمارے یہاں جمعہ کی اس لئے دو دن کا تاریخوں میں فرق تو ویسے ہی ہو گیا۔تمہارا اگر کوئی خط خدانخواستہ آیا بھی تو وسط ذیقعدہ تک تو مجھے سہارنپور میں مل سکتا ہے اس کے بعد مکہ کے پتہ سے بوساطت سعدی لکھیں تو اچھا ہے اگر چہ میرا نظام سفر ابھی تک پختہ نہیں ہوا۔اسلئے کہ کراچی کے احباب نے آتے وقت میرا ٹکٹ بجائے بمبئی کراچی جدہ کے بمبئی کراچی مدینہ کر دیا۔

ان کی تو اس میں خودغرضی تھی کہ واپسی پر کراچی ضرور ہو جائے مگر مجھے یہ بتایا کہ حج کے زمانہ میں مکہ جانے میں بڑی دقت ہوگی ، بڑا ہجوم ہوگا، چند ماہ سے کراچی سے ایک سعودی جہاز سیدھا مدینہ جاتا ہے اس سے مدینہ منورہ چلا جا۔سہولت اور راحت تو اس میں مجھے بھی بہت زیادہ ہے مگر میرے لئے چار جنازہ بردار چاہئیں۔کراچی سے سیدھا مدینہ جانے میں ایک آدھ رفیق تو ساتھ مل سکتا ہے چار آدمیوں کے لے جانے کیلئے مستقل کرایہ چاہئے اور بمبئی سے جدہ جانے والے بہت سے رفیق ساتھ ہیں۔

یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ یہ ناکارہ پارسال بھی حج نہ کر سکا اور ہجوم ہر سال پہلے سے

زیادہ ہی بڑھتا ہے مگر جدہ حج کے موقعہ پر پہنچ کر بغیر حج کئے جانے کو بھی طبیعت گوارا نہیں کرتی۔ اسلئے یہ تو ابھی تک طے نہیں کہ بمبئی کے بعد کراچی اتر جاؤں اور مدینہ چلا جاؤں یا جدہ جاؤں۔ بظاہر تو جدہ ہے, البتہ جدہ کے بارے میں تردد ہے کہ سیدھا مدینہ چلا جاؤں یا مکہ۔ اہل مکہ کا اصرار یہ ہے کہ اگر حج نہ کرے تب بھی جدہ آ اور ہم تجھے کار میں وہیں سے مدینہ پہنچا دیں گے۔ دیکھئے کیا ہو اللہ ہی کو معلوم ہے۔

تمہارے دار العلوم کا فکر مستقل ایک میرے اوپر بوجھ مسلط ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر نوع کے مکارہ سے محفوظ فرماوے۔ تمہارے مفتی اسماعیل تو تمہاری وجہ سے مفت کا کرایہ وصول کر کے عمرہ اور بیروت کی سیر کر کے واپس پہنچ گئے اور اخیر عشرہ یہاں گذار کر اب غالباً اپنے مدرسہ میں پہنچ گئے۔ اہلیہ کو سلام مسنون کہہ دیں۔ خدیجہ کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۳۱/اکتوبر ۷۴ء

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، درخواست دعا

بر دوستاں نوشت بسے نامۂ وفا ے برحاشیہ سلام ہم از ما دریغ داشت

﴿133﴾

از: جناب قاری اسماعیل صاحب سمنی مدظلہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۲/نومبر ۷۴ء/ ۲۷/شوال ۹۴ھ

محترم المقام عالی مقام مولانا یوسف صاحب زید مجدکم والطافکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعد سلام مسنون، خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ بندہ مع والدہ بخیر ہے۔ عرصۂ دراز کے بعد چند کلمات سپرد کر کے یاد دہانی کرا رہا ہوں۔ ۱۲/نومبر بروز منگل گرامی قدر برادر معظم مولانا عبدالرحیم صاحب غریب خانہ پر تشریف فرما کر باعث تشکر ہوئے۔ ساتھ ساتھ آنجناب کی یاد تازہ ہوئی۔

سورت سے حافظ ۔۔۔ والے اپنی کار سے بھائی صاحب کو سمنی میرے گھر چھوڑ گئے۔ پیر کو تین بجے پہنچے، منگل کو شام کے وقت عصر کی نماز بعد ہنگلوٹ روانگی ہوئی۔ الحمدللہ خوشی مسرت کے ساتھ وقت گذرا۔ موصوف کے خلاف گمان پر لطف محفلیں رہیں۔ میرے رشتہ دار اور گاؤں کے سربرآوردہ لوگ معیت میں رہے اور ان کے یہاں بھی چائے پانی اور دعوت کا دور رہا۔ بڑے تاثرات لے کر روانہ ہوئے۔ ٹھہرنے کی کمی کا احساس ہم کو بھی رہا۔ موصوف کو بھی رہا۔ بے تکلف نمکین محفلیں طبیعتوں میں انبساط پیدا کرتی رہیں۔ **فالحمدلله علی کل حال۔**

رمضان المبارک کے اثرات ابھی تک دل پر حاوی ہیں۔ خدا حضرت شیخؒ کی معیت میں بار بار رمضان گذارنے کا موقع عنایت فرمائے۔ رمضان سے ایک روز قبل امام وقت کے آستانۂ بابرکت میں حاضری ہوئی۔ مطلع ابر آلود ہونے اور معتبر شہادت وقت پر نہ ملنے کی بنا پر ایک روزہ تاخیر سے رمضان شروع ہوا۔ اگرچہ شہادت ملنے پر بعد میں روزہ کی قضا کرنی پڑی۔

شروع رمضان میں چارسو معتکفین سے ابتداء ہوئی۔ ہر معتکف آخری رمضان سمجھ کر تازہ دم تھا۔ ہر گل را رنگ و بوئے دیگر است والا معاملہ تھا۔ کچھ اللہ والے بھی کچھ خدا رسیدہ بھی۔ مفتی صاحبان بھی تھے تو کثرت سے شیخ الحدیث بھی۔ کتنے صوفیائے کرام بھی تھے تو کتنے تبلیغی مجاہد بھی، اور میرے جیسے انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھوانے والے بھی تو مولوی

ہاشم جیسے مجذوب بھی اور بقول میرے شیخ دستر خوان کے کتنے گرویدہ بھی تھے۔

غرض یہ رنگ رنگ کی پھولواری میرے شفیق باغبان کی کرم نوازی کے تحت تھی۔ دوسری طرف پورے رمضان میں میرے شیخ کی مدنی کھجور اور زم زم کے پانی سے نوازش تھی۔ شیخ اپنی آغوش رحمت جو ماں کی آغوش سے زیادہ پرشفقت وا کئے ہوئے اور اپنے بابرکت رحمت بھرے پر پھیلائے ہوئے ایک گوشے میں گوشہ نشین تھے۔ بہت چمکتے ستارے اس آفتاب بے مثل کے سامنے ماند تھے۔

اک روشن چراغ تھا جس پر پروانے بے تابانہ منڈلا رہے تھے، منڈلاتے رہے، پروانہ وار گرتے رہے، بڑھتے رہے۔ مسجد سے گذر کر حجروں میں پھیلتے رہے، مکی بھی تھے تو مقدس مدنی بھی تھے۔ کچھ افریقی بھی تھے اور لندنی بھی تھے۔ ہندوستانی گوشے گوشے سے تھے تو گجراتی بھی کچھ کم نہ تھے, بلکہ چٹورے گجراتی کچن پر حاوی ہی تھے, اور اہل یو پی کی نظر میں کھٹکتے بھی تھے کیونکہ وہ میرے شیخ کے پیارے تھے۔

دستر خوان پر تین تین قسم کے کھانے بھی تھے۔ شیخ کی دریا دلی بھی تھی تو بڑھتے ہوئے ہجوم پر حاوی مکمل انتظام میں میرے بزرگ کی بزرگی کی نشاندہی بھی تھی۔ تراویح میں پرسکون قرآن خوانی بھی تھی تو شب بیداروں کی شب بیداری بھی۔ تراویح بعد چائے نوشی کے بعد حافظوں کی نقل میں طبع آزمائی بھی تھی تو شب وروز میں قرآن خوانوں کی کثرت بھی۔ ظہر کے بعد ذکر جہر کی گرما گرمی بھی تھی تو عصر بعد کتابی تعلیم بھی اور ختم خواجگان اور ختم یس بعد دعاؤں میں آہ وزاری بھی۔

شروع میں رحمت تھی، درمیان میں مغفرت تھی اور اواخر میں آگ سے آزادی بھی, اور خدا سے درخواست یہی تھی۔ آستانے پر حاضری تھی تو حاضری کو غنیمت سمجھنے کی شیخ کی ہر روز لاؤڈ سپیکر پر پکار بھی تھی۔ نہ سونے پر پابندی تھی نہ کھانے پر۔ مگر سخت ممانعت تھی کلام

دنیوی کی۔اور سخت ضرورت اسی کی تھی۔شیخ کی ہر روز تاکید پر تاکید تھی اور حقیقت میں اسی مرض کی رونمائی تھی۔

حقیت میں میرے شیخ کی اسی مرض پر قاتل نظر بھی تھی جو بالیقین شیخ کی چشم بصیرت پر اور نباض ہونے پر دلالت تھی۔ ہر روز لاؤڈ اسپیکر پر شیخ کی ایک ہی نصیحت تھی کہ نہ کھانے پر پابندی نہ سونے پر۔ پابندی اگر پابندی تھی تو جائز ناجائز باتوں پر پابندی تھی۔اسی ایک نصیحت کی تکرار پر میرے ناچیز ذہن میں الجھن [سی] تھی لیکن قدرت کی طرف سے عقدہ کشائی بھی تھی کہ معتکف کی بظاہر دنیا سے قطع تعلقی اور ساتھ ساتھ دل ودماغ کی کلام دنیوی کی شکل میں دلچسپی شان معتکف کے منافی تھی۔لہذا شیخ کی پکار بڑی معنی خیز پکار تھی کہ

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہوجا☆سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

دس بجے مولانا عبیداللہ کی پر جوش تصوفانہ تقریر بھی تھی جس میں ساڑھے نو بجے نیند سے اٹھنے والوں کیلئے حرارت تھی تو سستی کیلئے کافور بھی,اور حقیقت میں میرے شیخ کے حسنِ انتظام پر دلالت بھی تھی۔آپ کی یاد بھی تھی،دارالعلوم کیلئے رقعہ رسانی بھی تھی اور حقیقت میں آنکھیں آپ کی متلاشی تھیں کیونکہ کمی اسی کی تھی۔سعید وٹیلر وموگرا,یوسف وحافظ کی آستانے پر غیر حاضری پر دل کو رنجش بھی تھی کیونکہ میرے شیخ کی رمضان انوکھی اور مثالی تھی۔و آخر دعوانا الخ

یہ سمع خراشی اور پرانی کارگزاری ہے۔لیکن

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

گاہے گاہے باز خواں این دفترِ پارینہ را

کی نہج پر ہے۔آپ کے احوال سے آگاہی ہوئی۔قدرت کی کوئی نہاں کارکردگی ہوئی اور اچھی معنیٰ خیز ہوئی۔پاک پروردگار ہم کو ایک پلیٹ فارم پر ہمیشہ ساتھ رکھے۔

دوستوں کو سلام خاص کر ابراہیم سعید کو۔ اسماعیل کی آمد پر مبارک بادی۔ خدا ابراہیم و اسماعیل کو اسم با مسمیٰ بنائے۔ مولانا ہاشم صاحب بولٹن پہنچ گئے لیکن میرے خط کا جواب دے نہ پائے۔ اور حقیقت میں رفیق کی رفاقت کا حق ادا کر نہ پائے۔ انا اللہ ثم انا اللہ۔ بے ادبی معاف، دعا کی درخواست۔ قبلہ مرحوم والد سے بچھڑا ہوا ہوں اور قابل رحم ہوں,

والسلام

احقر اسماعیل حافظ علی سمنی

ضلع بھروچ

از احقر الوریٰ بندہ عبد الرحیم، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ کل سے جناب محترم قاری صاحب کے یہاں آمد ہوئی تھی اس وقت واپسی ہے۔ بہت قلق ہے کہ بہت جلد واپسی ہو رہی ہے۔ قاری صاحب کی مہمان نوازی ان کی والدہ کی تکلیف برائے مہمان قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر مرحمت فرماوے۔

اس وقت تو صرف تم سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرنا ہے۔ امید ہے مولوی ہاشم کے ہاتھ تمہاری اور اہلیہ کی دوائیں اور خدیجہ کیلئے حلوہ پہنچ گیا ہوگا۔ تمہاری شیروانی ۱۵ ر نومبر کو سل کر تیار ہو جائے گی۔ شیروانی اور پاجامہ اور سلائی سب مل کر ۴۰۰ ر روپے ہوں گے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ ۱۲ ر نومبر

﴿134﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۶ ر نومبر ۷۴ء/ ۱۲ ر ذو القعدہ ۹۴ھ

عنایت فرمایم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۵ ر نومبر آج ۲۱ ر نومبر کو ایسے وقت ملا کہ یہ ناکارہ ایک جانب تو اب تک سفر حجاز کا ارادہ کر ہی رہا ہے اگرچہ نہ ہمت ہے اور کچھ اندیشہ بھی ہے کہ سفر کر سکوں گا یا نہیں۔ اس لئے کہ ایک ماہ سے امراض قدیمہ کے علاوہ امراض جدیدہ، بخار سردی کے ساتھ، کھانسی وغیرہ نے ایسا گھیر رکھا ہے کہ عام مہمانوں سے بھی ملاقات کی نوبت نہیں آتی۔

باوجود میرے منع کرنے کے ایک دن کو مولوی انعام بھی عیادت کیلئے آ ہی گئے، وہ تو کچے گھر میں پڑے رہے اور میں مولوی نصیر کی ٹال میں پڑا رہا، اس لئے کہ ان سے دھوپ میں نہیں لیٹا جاتا۔ رات سے علی میاں آئے ہوئے ہیں ان کی چارپائی ٹال میں میرے برابر ہی بچھ رہی ہے اور میں دھوپ میں پڑا ہوا ہوں اس لئے کہ سردی لگ گئی ہے۔

صرف تمہارے رفع انتظار کیلئے یہ چند سطور لکھوا رہا ہوں کہ اس کے بعد اگر حجاز کی حاضری مقدر ہے تو مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد اور مقدر نہیں ہے تو ایک ماہ سے قبل شاید خط نہ لکھ سکوں۔ تمہارے دارالعلوم کا فکر ہر وقت مسلط رہتا ہے۔ میں تمہارے بے کہے بھی اس کیلئے اہتمام سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے۔

تم نے لکھا کہ اس سے پہلے سخت پریشانی میں خط لکھا تھا۔ میرے تو اوسان خراب ہیں مجھے تو بالکل یاد نہیں کہ تمہارا خط آیا ہو۔ البتہ رمضان میں تمہارا خط آیا تھا اور اس کا جواب لکھوا کر عزیز عبدالرحیم کے دیدیا تھا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ زامبیا کے چندہ کو بسہولت پہنچا دے۔ جنوبی افریقہ سے کوئی خط تمہارے ساتھیوں کا نہیں ملا۔

میرے پیارے! میں نے تو تمہیں بیروت جاتے وقت کتنا منع کیا کہ بیروت کی بہ نسبت دارالعلوم کا مسئلہ اہم ہے مگر تم نے ماشاء اللہ تعالیٰ اپنے استقلالِ طبیعت کی بنا پر یہی جواب دیا کہ میری غیبت سے نقصان نہیں ہوگا۔ اگر تم بجائے بیروت کے وہ زمانہ لندن گذار

دیتے تو امید تھی کہ تمہاری موجودگی سے جو سہولت رقوم میں ہوسکتی تھی تمہاری غیبت میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کی قسطیں جلد از جلد ادا کرادے۔ بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔

ابراہیم باوانی صاحب کے مکان کے متعلق میرے جواب کے انتظار کی بالکل ضرورت نہ تھی۔ تم وہاں کے حالات سے زیادہ واقف ہو البتہ استخارہ مسنونہ میرے یہاں ہر اہم چیز میں بہت ضروری ہے وہ بہت اہتمام سے کرتے رہیں اور اہل الرائے کا جو مشورہ ہو اس پر عمل کرتے رہیں۔ جو خطرہ تم نے لکھا ہے اس کا تقاضا تو یہی ہے کہ جلد از جلد اس کو لے لیا جائے مگر وہ اس کو فروخت کرکے دارالعلوم میں دینا چاہیں تو شوق سے اور اگر چلانے کی ذمہ داری تمہارے اوپر ڈالیں تو ہرگز نہیں۔ کہ ایک ہی کی ذمہ داری بہت ہے۔



اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تعمیر کے کام میں احباب معاونت فرمارہے ہیں ان سب سے میری طرف سے شکریہ ادا کردیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تم دوستوں کیلئے دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ ڈاکٹر شہیر الدین اور جو لوگ اس میں اعانت کررہے ہیں ان سب کیلئے دل سے دعا کررہا ہوں۔

نہایت ہی بخار کی شدت میں یہ سطور لکھوارہا ہوں۔ میرا تو خیال تھا کہ یہ لفافہ بمبئی لیتا جاؤں وہاں عبدالرحیم کو دے دوں گا مگر تمہیں ایک ہفتہ انتظار کرنا پڑتا اس لئے اسے تو آج ہی ڈلوارہا ہوں۔ البتہ تمہارے خط کو رکھوالیا ہے اگر عبدالرحیم مل گیا تو اس کو دے دوں گا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۲۶/نومبر ۷۴ء

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون

بر دوستاں نوشت بسے نامۂ وفا　　　بر حاشیہ سلام ہم از ما دریغ داشت

﴿135﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۱/دسمبر ۷۴ء/ ۲۷/ذیقعدہ ۹۴ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اس وقت ۱۱/دسمبر کو تمہارا دستی محبت نامہ مع ہدایا عطایا زعفران اور حلوہ میٹھی تمہاری طرف سے اور ۲۴/ پاؤنڈ مختلف احباب کی طرف سے اور پان خود قاصد کی طرف سے [پہنچا] نیز اس میں میرے خط کی رسید اور جواب بھی ہے۔

مگر ایک مصیبت تم میں ہمیشہ سے ہے جس پر میں بار بار نکیر اور تنبیہ بھی کر چکا ہوں وہ یہ ہے کہ جس خط کا جواب لکھو اس [کی] تاریخ نہیں لکھتے۔ تم نے لکھا کہ گرامی نامہ پرسوں ملا، میں نہیں سمجھا کہ یہ میرے کون سے خط کا جواب ہوا۔

میں نے اخیر رمضان میں ایک خط تمہیں لکھا تھا اور لکھ کر عزیز عبدالرحیم کے حوالہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد تمہارا ایک خط شوال میں پہنچا تھا اس کا جواب میں ہمروزہ لکھوا کر بھیج چکا تھا۔ اس کے بعد شروع ذیقعدہ میں دوسرا خط پہنچا نہایت شدت بخار اور انتہائی ہجوم کی مشغولی میں میں نے تمہارے رفع انتظار کی خاطر اوائل ذیقعدہ میں اس کا جواب لکھوایا اور اس میں یہ بھی لکھوایا تھا کہ میں بمبئی جا رہا ہوں وہاں عزیز عبدالرحیم سے ملاقات ضروری ہے اسلئے تمہارا یہ خط اس کو دے دوں گا اس میں اپنا نظام سفر بھی لکھا تھا۔

[اس کے] دو تین دن بعد میں بمبئی ۳/دسمبر کو پہنچا اور تمہارا خط اور جواب کیلئے ہندی ائر لیٹر میں نے عبدالرحیم کو دیدیا تھا کہ وہ جواب مفصل لکھ کر بھیج دے۔ اسلئے کہ میری طبیعت شوال کے بعد سے مسلسل خراب چل رہی ہے اور سہارنپور کا آخری ہفتہ اور دہلی اور

بمبئی کا قیام اس قدر ہجوم کا گذرا کہ خط لکھنا تو درکنار جو خطوط وہاں ملے ان کے سننے کی بھی نوبت نہیں آئی۔تم نے اس سیہ کار کے متعلق جو کچھ لکھا وہ تو تمہاری محبت کی علامت ہے کاش یہ ناپاک اس قابل ہوتا جیسا کہ احباب گمان رکھتے ہیں۔

تمہارے خط کے مضمون سے معلوم ہوا کہ یہ میرے کون سے خط کا جواب ہے جس میں ابراہیم باوانی کے متعلق تھا۔تم نے شدت پریشانی کی تفصیل اس خط میں لکھی اس سے بھی قلق ہوا فکر بھی ہوا۔اس کیلئے آیۃ الکرسی کا عمل بہت مفید اور مجرب ہے۔نیز گھر میں کثرت سے اذانیں دلوانا,مستورات تو نہ دیں لیکن تم یا دوسرا کوئی وقتاً فوقتاً ایسی طرح دیں کہ آواز باہر نہ جاوے کہ جس سے لوگوں میں تشویش پیدا ہو تو مفید ہوگا,میرا خیال تو یہ تھا اور ہے کہ آیۃ الکرسی کا عمل تمہارے پاس ضرور ہوگا اور نہ معلوم کتنوں کو بتلایا ہوگا اسلئے کہ میں دوستوں کو تمہارا ہی حوالہ دیا کرتا ہوں مگر احتیاطاً پھر بھی نقل کراتا ہوں۔

جو تم نے دو واقعے لکھے ایک گتے کا دیوار پر سے اٹھا کر منہ پر رکھ دینا، دوسرا چھت پر چلنے کی آواز,یہ دونوں تو کچھ زیادہ اہم نہیں اور دونوں میں جنات کا تصرف یقینی نہیں۔اہلیہ سے کہہ دیں کہ ایسی چیزوں سے جلدی خوفزدہ نہ ہوا کریں ان دونوں میں ملکی اثر بھی ہوسکتا ہے تاہم احتیاطاً آیۃ الکرسی کا عمل بہتر ہے۔نیز اس قسم کے امور کا چرچا نہ کیا کریں تم سے کہنے میں مضائقہ نہیں کہ تدبیر اور تسلی کیلئے ضروری ہے مگر عام طور سے نہ کہا کریں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ افریقہ میں چندہ کافی جمع ہے, **اللھم زد فزد**۔اللہ تعالیٰ اس کے پہنچانے کی بھی بہترین صورت پیدا فرماوے **وماذلک علی اللہ بعزیز**۔
معلوم نہیں کہ دیوبندیوں کی دوعیدیں کیوں ہوئیں؟ بظاہر رؤیت کے ثبوت اور عدم ثبوت کی وجہ سے ہوئی ہوں گی,اگر اتنی ہی سی بات ہے تو زیادہ قابل فکر نہیں۔کراچی، لاہور، ملتان میں تو کئی مرتبہ اور دہلی میں بھی۔حتی کہ پارسال تو کاندھلہ میں بھی دوعیدیں ہوئیں,چھوٹا سا

قصبہ مگر بڑوں کے بعد جب ہر شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگے تو یہ مصیبتیں ہوا کرتی ہیں۔

۵۰ر برس کی بات ہے دیو بند میں بہت اختلافات ہو رہے تھے اور مظاہر میں بڑا سکون تھا تو مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم نے کہا تھا کہ ہمارا بڑا اٹھ گیا اور مظاہر کا بڑا موجود ہے (یعنی حضرت سہارنپوریؒ) جب تک وہ ہے جبھی تک سکون ہے پھر وہاں یہاں سے بھی بڑا انتشار ہوگا۔ اگر چہ محض مالک کے فضل سے اس کی نوبت تو نہیں آئی مگر بات صحیح کہی تھی۔ اسی **لئے بڑوں کے وجود کی اہمیت اور قدر ہوتی ہے چاہے وہ دینی حیثیت سے بڑے ہوں یا دنیوی حیثیت سے۔**

جن احباب نے ہدایا عطایا بھیجے ہیں بندہ کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہی میرے محسنوں کے احسان کا بدلہ اپنی اور ان کی شایان شان دے۔ یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کر سکتا ہے۔ تمہارا مرسلہ میتھی کا حلوہ تو پہنچا مگر بقول حکیم ایوب کے، اس ناکارہ کا علاج بہت ہی مشکل ہے، اسی واسطے سارے ڈاکٹر اور اطباء عاجز ہیں۔ متضاد امراض کا شکار ہوں تقریباً چالیس برس سے تو دو متضاد مرض اوپر کے حصے میں سخت گرمی اور نیچے کے حصے میں سخت سردی کا، حکیم اگر گرم دوائیں استعمال کرائیں تو سر کو چکر آنے لگیں اور سرد استعمال کرائیں تو ٹانگوں میں درد بڑھ جائے۔

اس مرتبہ تو ہندوستان کا سفر بہت ہی ناموافق ہوا۔ اول تو ہجوم نے اس قدر گھیرا کہ بہت ہی پریشان رکھا اس کے بعد رمضان میں خارش نے اتنا زور کیا کہ کئی کئی آدمی کھجاتے اور لنگیاں اور کمریاں خون میں خراب ہو جاتیں اور رمضان کے بعد سے شوال میں ظہر کے وقت سردی سے بخار چڑھتا تھا اور ۱۲ر بجے رات کو اترتا تھا، لیکن یکم ذیقعدہ سے جو تسلسل ہوا تو اب تک نہیں اترا۔

یہاں آ تو گیا ہوں مگر اس کے بعد یہ معرکہ بن رہا ہے میں تو مدینہ جانا چاہ رہا ہوں

کہ حج کے ہجوم کا تحمل مجھ میں نہیں اسی لئے گذشتہ سال حج کو نہیں آسکا مگر یہاں کے احباب کا اصرار یہ ہے کہ حج کر کے مدینہ پاک جاؤں وہ بے چارے بہت ہی اطمینان دلا رہے ہیں کہ تیرے لئے بہت سہولت کے اسباب پیدا کریں گے۔ مولانا سعید خان صاحب بھی میرے لئے نئے نئے فتاویٰ جاری کررہے ہیں۔

یہ تو اب تک طے نہ ہوا کہ مدینہ پاک حج سے پہلے روانگی ہو جائے گی یا نہیں مگر غلبہ جماعت ہی کو ہوگا۔ گذشتہ سال بھی دوستوں کا بہت ہی اصرار میرے جانے پر رہا مگر چونکہ میں مدینہ مقیم تھا اس لئے نہ چل سکی۔ اب بھی میں چلا تو جاتا مگر بڑی مصیبت ٹانگوں کی ہے کہ چار آدمی بغیر سفر نہیں کرسکتا اور میری وجہ سے چار دوستوں کا چاہے وہ آفاقی ہوں یا حجازی حج کھونا مجھے بھی بار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ٹانگوں کو صحت عطا فرماوے تو بہت سے لوگ مصیبت سے نکل جاویں۔

تمہارے دارالعلوم کا بہت ہی فکر سوار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہاری ہر نوع کی مدد فرمائے اور دارالعلوم کو روحانی اور مادی ہر نوع کی ترقیات سے نوازے۔ رابطہ کے اجتماع میں علی میاں تو اس سال نہیں آرہے ہیں بلکہ میرے ہی مشورہ سے انہوں نے التواء کیا تھا اس لئے کہ ہر سال ایک مصیبت یہ ہے کہ ان کے کاغذات بہت دیر میں پہنچتے ہیں جس کی وجہ سے بہت دقت اٹھانی پڑتی ہے۔

وہ بہت ہی متردد تھے اور حکماً مجھے مجبور کیا کہ تو ایک فیصلہ کر، اور میں ان کی تشویش، امراض کی کثرت دیکھ کر یہی طے کر کے آیا تھا کہ اس سال ملتوی کردیں۔ مگر یہاں آنے کے بعد شیخ صالح قزاز نے بہت لمبا چوڑا ارجنٹ تار ان کو دیا کہ تمہارا آنا بہت ضروری ہے چاہے حج کے بعد ہی پہنچو۔ انہوں نے تار میں یہ بھی لکھا کہ یہاں سے کاغذات اخیر شوال میں جا چکے ہیں اس تار کا جواب ابھی نہیں آیا۔ اگر آمد ہو جائے تو میری خواہش یہ ہے کہ حسب تجویز

سابق اپنے دارالعلوم کا افتتاح ان سے کرالو۔

خدیجہ اکثر یاد آتی ہے, اس کو دعوات اور اس کی والدہ سے سلام مسنون۔ چونکہ خدیجہ کے ہم عمر میرے نواسے نواسیاں کئی ہیں اس لئے سہارنپور میں اس کی یاد اکثر آتی رہی

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۱۱ر دسمبر ۷۴ء

﴿136﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۷ر دسمبر ۷۴ء/ ۳ر ذی الحجہ ۹۴ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے دستی خط جس میں مختلف ہدایا بھی تھے کی رسید ۱۱ر دسمبر کو مفصل لکھ چکا ہوں اس میں اپنے سفر کی تفصیل بھی لکھ دی تھی۔ طبیعت ابھی تک صاف تو ہوئی نہیں افاقہ ضرور ہے۔ میرے حج کا مسئلہ اس سال بھی معرکۃ الآراء بن رہا ہے, میری خواہش اور تمنا تو یہ ہے کہ یہ حضرات مجھے جلد از جلد مدینہ پہنچا دیں مگر یہ حضرات پارسال بھی اخیر تک میرے لانے پر اصرار کرتے رہے۔ ان میں سب سے زیادہ اہم مسئلہ قاضی صاحب کا ہے اوروں سے تو نمٹنا آسان ہے مگر قاضی صاحب کے احسانات اتنے زیادہ ہیں کہ میں ان کا جی برا نہیں کرنا چاہتا۔

[اسی طرح] پارسال میرے نہ آنے کے جو اسباب مخفیہ پیدا ہوئے تھے اسی نوع

کے اس سال بھی پیدا ہو رہے ہیں, جس کی وجہ سے میری طبیعت پر [مدینہ] جانے کا بہت ہی تقاضا ہے مگر ان لوگوں میں سے ہر شخص کے نزدیک یہ طے ہے کہ میں حج کو جاؤں مگر میرے مطوف مکی مرزوقی کی رائے یہ ہے کہ میں اس سال نہ جاؤں اس لئے کہ اس سال ہجوم گذشتہ سالوں سے بھی المضاعف ہے, مطوفوں کے پاس جتنی جگہ تھی ہر ایک کے پاس آدمی اس سے زیادہ ہیں۔ چنانچہ مکی نے بھی اپنے یہاں کی جگہ بہت تنگ دیکھ کر مزدلفہ کے قریب ایک جگہ لی, وہاں سے حاجیوں کا رمی کیلئے آنا کارے دارد ہے۔

تمہارے دارالعلوم کا فکر تم سے زائد مجھ پر رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہی تمہاری ہر نوع کی مدد فرمائے۔ تمہاری پریشانی سے بھی کلفت ہے اور دارالعلوم کیلئے بھی فکر مستقل ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ کل اسمٰعیل محمد علی کی معرفت کہ وہ خود تو ہندوستان جانے والے تھے اور ان کے بھائی لندن جانے والے تھے ۴ ڈبیہ تمر باللوز خدیجہ، امھا، ابوھا اور مولوی ہاشم کیلئے بھیجی ہیں, خدا کرے کہ پہنچ جائیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۷ دسمبر ۷۴ء

﴿137﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۱ جنوری ۷۵ء / ۲۸ ذی الحجہ ۹۴ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون, کل تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۷ جنوری ۱۸ کو پہنچا۔ **تمہاری خیریت**

اوراس سے بڑھ کر دارالعلوم کے حالات کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ تم نے اپنے بچپن کی وجہ سے شروع ہی سے بہت اونچا معیار کرلیا۔ آہستہ آہستہ ترقی کرتے تو تمہیں دقت نہ ہوتی اورکام قابو میں رہتا۔

میں نے پہلے بھی یہ مضمون لکھا تھا جس کے جواب میں تم نے لکھا تھا کہ یہاں کے ماحول اورقوانین کی وجہ سے پہلے ہی پوری تعمیر کا نقشہ داخل کرنا پڑتا ہے۔تم وہاں کے حالات سے زیادہ واقف ہواور میں تو تمہاری تردید بھی نہیں کرسکتا۔مگر جہاں تک میری معلومات ہیں اپنے ذہن میں یا عدالت میں داخل کرنے کے واسطے اگر پورا نقشہ دیا جانا ضروری تھا تو کچھ مضائقہ نہیں تھا مگر تعمیر آہستہ آہستہ جتنی گنجائش ہوتی کرتے رہتے۔

ہمیں اپنے ہی یہاں کے تجربات ہیں۔بہرحال اب تو بجز اس کے کہ بہت اہتمام سے تمہاری مدد کیلئے دعا کروں اور کراؤں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔تکوینی طور پر ایک نفع تو مجھے بھی محسوس ہورہا ہے کہ تمہارا اعلوشان کچھ گھٹ رہا ہے۔تم اپنے مقابلہ میں کسی دوسرے کو سمجھتے ہی نہ تھے۔

میری علالت کا سلسلہ تو خوب چل رہا ہے اورمیری طرح سے جو مرض آتا ہے ایسا کاہل اوراحدی ہوکر آتا ہے کہ اٹھا نہیں جاتا،آج کل خارش نے زور کررکھا ہے۔ یہاں کوئی حکیم بھی ایسا نہیں جس سے میں اپنی عادت کے موافق مناظرہ بھی کرلوں اوروہ ماہر بھی ہو۔ اب تک دوسال ہوگئے یہ محقق نہ ہوا کہ یہ جلدی مرض ہے یا دموی؟ ڈاکٹروں کی یہاں بہت افراط ہے مگر مجھے ڈاکٹری دواؤں سے مناسبت نہیں اورڈاکٹروں کے یہاں پہ ہندی کی چندی ہے بھی نہیں۔

تمہیں یاد ہوگا کہ تیسرے سال میری نکسیر پر یہاں کے ڈاکٹروں سے میری لڑائی ہوگئی۔انہوں نے دمادم دوائیں دینی شروع کردیں اورمیں نے کہا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ یہ خون کہاں سے آیا؟ دماغ سے یا معدے سے یا سینہ سے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں یہ

تفصیل نہیں۔ میں نے ہندوستان سے اس کی تفاصیل منگائیں تو یہاں کے عمومی ڈاکٹر ہنس پڑے اور کہہ دیا کہ یہ تفاصیل ہمارے یہاں نہیں۔ مگر جب میں نے ڈاکٹر وحیدالزماں سے معلوم کیا کہ آپ کے یہاں یہ تفصیل نہیں؟ تو انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ گذشتہ سال کھجلی کی ایک دوا لگائی تھی اس سے قریب کے حصہ پر ورم ہو گیا اس سے اور بھی ڈر گیا۔

آپ نے یہاں آنے کا ارادہ ظاہر کیا ہرگز ایسا نہ کریں تاوقتیکہ اپنے مدرسہ کی بنیاد مستحکم کرلیں۔ میں تو تمہارے بیروت جانے کی اسی واسطے مخالفت کرتا رہا کہ میرے نزدیک تمہاری طویل غیبت موجب مشکلات ہوگی۔ مگر تم نے ایسا اطمینان دلایا کہ چار ماہ تک تو کنجی نہیں آتی وغیرہ وغیرہ۔ تمہیں یاد ہوگا کہ گذشتہ سال میں نے لکھا تھا کہ تمہارے محصل چندہ مجھے پسند نہیں آئے جن پر تم نے بہت اعتماد کا اظہار کیا تھا۔ ان پر تبصرہ تو میں کرنا نہیں چاہتا مگر تمہاری ناتجربہ کاری پر قلق اور تمہاری پریشانی پر اس سے بھی زیادہ رنج و قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہاری مدد فرمائے۔ ابھی سے کوس تو چلی نہیں بابا۔۔۔ ابھی تو پیارے! الف بے تے ہی ہے ابھی سے موت کو یاد کرو گے تو پھر کہاں کا دارالعلوم۔

علی میاں ۲۴؍جنوری کو پھر آ رہے ہیں۔ میں تو اس سوچ میں تھا کہ تم کو خط لکھوں گا کہ اگر واپسی پر حسبِ تجویز سابق ان سے افتتاح کراؤ تو میں پیش کش کروں۔ میرے خدام تو علو درجات سے معلوم نہیں کہاں پہنچتے ہوں گے مگر میں تو نیچے ہی کی طرف جا رہا ہوں۔ **تمہارے لئے فلاح دارین اور حسن خاتمہ اور تمہارے دارالعلوم کیلئے دعا سے تو کسی وقت بھی غافل نہیں۔**

تم نے لکھا کہ ان مصائب میں جو تعلق مع اللہ پیدا ہوا وہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؎ 'رنگ لاتی ہے حنا پتھر سے پس جانے کے بعد'۔ لوگوں کی تعریف اور واہ واہ سے تو ہمیشہ اپنے آپ کو بچائے رکھیو، یہ شیطان کا بہت بڑا حربہ ہے۔

صوفیہ کا بھی مقولہ ہے: **آخر مایخرج من قلب السالک حب الجاہ۔**

مجھے تو تمہارا یہ مفصل خط یاد نہیں مگر میرے کاتب یوں کہتے ہیں کہ یہ خط سہارنپور سے بمبئی پہنچا تھا اور تو نے مختصر جواب لکھوا کر عبدالرحیم کو دے دیا تھا اور زبانی بتا دیا تھا کہ مفصل جواب تم لکھ دیجیو۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ افریقہ سے کچھ نہ پہنچا۔ اس کی خاص طور سے کوشش کرتے رہو۔ کمپنی کی طرف سے جو نئی مشکل پیش آئی اس کا بھی فکر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد کرے۔ *مقدمہ سے بچنے کی حتی الوسع کوشش کیجئو چاہے کچھ نقصان اٹھانا پڑے کہ آج کل مقدمات میں بجز نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کے اور کچھ نہیں۔*

ڈاکٹر شہیر الدین صاحب سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ آپ کی درخواست کیلئے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ میں نے جنی عمل سے اس لئے منع کیا تھا کہ تاوقتیکہ مہارت کاملہ نہ ہو ان کی مدافعت مشکل ہو جاتی ہے۔ محض کتابوں سے دیکھ کر یا دوسروں کے تعویذوں سے عملیات کے نقصانات میں ہندوستان میں بہت دیکھ چکا ہوں۔ البتہ قرآن و حدیث کی جو دعائیں اس سلسلہ کی ہیں وہ بے ضرر ہیں۔ بہشتی زیور حصہ نہم اور قول جمیل وغیرہ میں ۳۳ آیات کا عمل بہت مفید ہیں۔ آیۃ الکرسی کا عمل تو بہت آسان ہے اس کو ضرور کرتے رہیں۔

تم نے اچھا کیا کہ اپنی غیبت میں اہلیہ کو اس کے گھر پہنچا دیا۔ وہ اکیلی پریشان ہوتی تنخواہ نہ لینے کا عزم تو بہت مبارک ہے مگر ضروریات اس سے مقدم ہیں۔ اگر وقت ضرورت لو تو کچھ مضائقہ نہیں اور جب اللہ تعالیٰ سہولت عطا فرمائے تو واپس کر دینا، میں نے ایسا ہی کیا

مولوی عبدالرحیم صاحب آپ کے بڑے بھائی ہیں بمبئی میری مشایعت کو آئے تھے اور اس وقت تو بڑے زوروں پر تھے کہ میں تیرے ساتھ ہی چلوں۔ اس وقت تو میں نے اہلیہ کی وجہ سے شدت سے روک دیا تھا مگر ان کی اور ان کی اہلیہ کی رقم حاجی یعقوب کے حوالہ کر دی تھی کہ معاملہ بعد میں نمٹتا رہے گا اس لئے کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ ان کے سابقہ ٹکٹ

کالعدم نہیں تو مخدوش ہو گئے, مگر یہاں آنے کے بعد سے کوئی خط نہیں پہنچا۔عزیز عبدالحفیظ نے کئی خط لکھے اسکا بھی جواب نہیں آیا۔

تمہاری خدیجہ کیلئے مٹھائی کے جھنڈے بہت تلاش کرائے مگر کہیں نہیں ملے تمر باللوز کی ڈبیاں البتہ متعدد احباب کے ہاتھ بھیجی ہیں۔اہلیہ اور اس کے والدین سے سلام مسنون, عزیز محمد اور خدیجہ کو دعوات۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ ۱۱/جنوری ۷۵ء

﴿138﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب
تاریخ روانگی: ۱۴/جنوری ۷۵ء /۲/محرم ۹۵ھ

عزیزم جناب الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میں نے تو نہ معلوم تمہیں کتنے خط لکھ دیئے مگر تمہارا کوئی خط نہیں آیا عزیزہ خدیجہ کیلئے مٹھائی کے جھنڈے بہت تلاش کئے مگر اس سال نہ [ہی حج میں دیکھنے میں] آئے نہ ہی کہیں اور۔تمر باللوز کے تین ڈبے پہلے بھی بھیج چکا ہوں مکرر ارسال ہیں۔اس وقت حامل ہذا ملے اور کہا کہ تم سے بیعت کا تعلق ہے تو میں نے سمجھا کہ زیادہ خوشی سے لے جائیں گے۔

عزیز عبدالرحیم کا بھی کوئی خط نہیں آیا۔ میں بمبئی سے چلتے وقت ۷/ہزار حاجی یعقوب کو دے آیا تھا کہ عبدالرحیم کو روانگی کے وقت جتنے کی ضرورت ہو وہ دے دیں۔اس

لئے کہ عبدالرحیم جب مجھے رخصت کرنے بمبئی آیا اس وقت تو اس کا اندازہ یہ تھا کہ وہ ہفتہ عشرہ ہی میں آجائے گا مگر اس کی تو کوئی اطلاع نہیں آئی حاجی یعقوب کے خط سے معلوم ہوا کہ سابقہ ٹکٹ کی تو مدت ختم ہو رہی ہے اور عبدالحفیظ نے جو ٹکٹ بھیجے ہیں وہ بجائے قاہرہ کے بیروت کے بھیجے ہیں۔ میں نے حاجی صاحب کو لکھوا دیا تھا کہ اگر اس کیلئے مستقل ٹکٹ لینا پڑے تو جدہ تا مصر لیں اور اگر مستقل نہ لیں تو سابقہ ٹکٹ تو اپنی ترتیب پر باقی رکھیں مگر ابھی تک کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔

تمہارے دارالعلوم کا بھی ہر وقت فکر لگا رہتا ہے معلوم نہیں وہ کس مرحلہ پر ہے، قسطیں ادا ہو گئیں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ ہی تمہاری مدد کرے۔تم نے ابتداء ہی میں بہت اونچا معیار اختیار کر لیا آہستہ آہستہ پرواز کرتے تو زیادہ سہولت رہتی۔

عبدالحفیظ کا قیام مدینہ میں تھا اور وہ عبدالرحیم کے آنے تک مدینہ ہی قیام کا ارادہ کر رہا تھا مگر چونکہ بیروت سے اب تک او جز نہیں آئی نہ خطوں کا جواب آیا اس لئے میں نے کہا تھا کہ عبدالرحیم کے آنے سے پہلے تم بیروت سے نمٹ لو مگر مقدر کی بات کہ مکہ جانے کے بعد اس کے دوسرے چچا ملک عبدالغنی کے ساتھ موٹر کا حادثہ پیش آ گیا کہ وہ مع اہلیہ کے مدینہ آ رہے تھے، تنعیم کے قریب گاڑی الٹ گئی اور ان کو اور ان کی اہلیہ کو چوٹیں آئیں، ہسپتال میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔

اس پریشانی میں وہ بیروت بھی نہ جا سکا اس سے پہلے اس کے دوسرے چچا عبدالرؤف کے حادثۂ انتقال اور اس کے بھائی محمد کے حادثہ کا حال معلوم ہو چکا ہوگا۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں، خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ ۱۴ر جنوری ۷۵ء۔

از حبیب اللہ [سلام مسنون و درخواست دعاء]

﴿139﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب ، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: یکم فروری ۷۵ء [۲۰ محرم ۹۵ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۵ر جنوری آج یکم فروری کو پہنچا۔ تم نے لکھا کہ اس سے پہلے ایک ائر لیٹر اسی پتہ پر ارسال کر چکا ہوں، وہ پہنچ گیا تھا اس کا بھی ہمروزہ جواب لکھوا چکا ہوں۔ باوجود بیماری اور ہجوم کے تمہارے خط کے جواب کا اہتمام تمہاری پریشانی کی وجہ سے بہت کرتا ہوں، حتی الوسع پہنچتے ہی جواب لکھواتا ہوں۔

میں مدنی کھجوروں کے کئی ڈبے بھیج چکا ہوں، خدا کرے سب پہنچ گئے ہوں۔ چونکہ عزیزہ خدیجہ کے جھنڈے باوجود تلاش کے نہ مکہ میں ملے نہ جدہ میں اس لئے اس کے نام مستقل ڈبیہ بھیج رہا ہوں۔ خدا کرے کہ جنوبی افریقہ کی رقم جلدی آجائے اس کیلئے بھی فکر رہتا ہے اور دعا بھی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد سے جلد آسانی کی صورت پیدا فرمائے۔

علی میاں کیلئے مستقل سفر کرنا تو شاید مشکل ہو امراض نے ان کو بھی گھیر رکھا ہے۔ حرمین کی کشش ہی ایسی ہے کہ یہاں کے واسطے تو خود ہی طبعی تقاضا ہر شخص کو رہتا ہے اور ساتھ میں کوئی جگہ اور شریک ہو جائے تو آسان ہے۔ سہارنپور کے قیام کے دوران میں کئی جگہ سے ان کو دعوت دی گئی مگر انہوں نے سب جگہ انکار کر دیا۔

اکابر کی کتابوں کے انگریزی ترجموں کا خیال تو بہت مبارک ہے مگر جیسے کہ میں پہلے سے بار بار لکھ رہا ہوں آہستہ آہستہ زینہ پر کو چڑھو، ایک دم پھلانگ لگا کر چھت پر مت جاؤ کہ اس میں دقت ہوتی ہے اور تم لکھو گے کہ سب کو چھوڑ کر میں تو جنگل میں جاؤں۔ تم نے



میری کتابوں سے شمائل کی ابتداء کو سوچا بہت مبارک ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ کے حالات وارشادات موجب برکت ہوں گے۔ ترجمہ میں احتیاط کی بڑی ضرورت ہے۔ میرے سب رسائل کے تراجم کئی زبانوں میں ہو چکے مگر لوگ بہت غلطیاں بتاتے ہیں۔

میرے رسائل کے تراجم تو بہت کثرت سے ہو چکے ہیں ان سب کی تفاصیل تو مجھے بھی معلوم نہیں۔ منشی انیس نے نظام الدین میں کئی رسالوں کے تراجم چھاپے ہیں اور افریقہ مولوی ابراہیم میاں، مولوی احمد میاں نے کئی رسالے چھاپے ہیں۔ مولوی یوسف تتلی اس وقت میرے پاس ہیں، میں نے ان سے پوچھا تھا کہ تمہیں جتنے معلوم ہوں ایک پرچہ میں لکھ دو۔ انہوں نے یہ لکھے ہیں:

- ☆ فضائل نماز ☆ فضائل قرآن
- ☆ فضائل تبلیغ ☆ حکایات صحابہ
- ☆ فضائل رمضان [ان سب کے] ملنے کا پتہ منشی انیس دہلی ہے۔
- ☆ فضائل حج: المعہد الاسلامی پوسٹ بکس نمبر ا، جوہانسبرگ، اور یہ فضائل صدقات کا بھی ترجمہ کررہے ہیں۔
- ☆ فضائل درود: ملک برادران لائکپور
- ☆ اعتدال نمبر ۴، مولوی عامر انصاری نظام الدین دہلی۔

پریس کا افتتاح تعلیم کے افتتاح کے ساتھ تم لکھ رہے ہو مگر یہ سوچو کہ دونوں کے اخراجات قابل برداشت ہوں گے؟ ترجمہ ہونے میں بہت دیر لگتی ہے اگر تراجم کرا کر رکھ لو اور جب گنجائش ہو طباعت کا مسئلہ تو آسان ہے۔

تم نے انگریزی پر کام کرنے کی جو ضرورت بتائی وہ تو ظاہر ہے۔ یہاں حجاز میں غیر ملکی لوگ ایسے آتے ہیں جو صرف انگریزی جانتے ہیں میں اپنے امراض کی وجہ سے نہ اس

ذخیرہ کو جمع کرسکتا ہوں نہ یاد رہتا ہے۔علی میاں کی کتابوں کا تو قریب قریب سب کا ترجمہ ہوا ہواہے۔عبدالحفیظ کے کتب خانہ سے ملتی ہیں۔اس سے خط ڈال کر پوچھ لو,آج کل تو وہ بیروت گیا ہوا ہے چار دن کو کہہ کر گیا تھا مگر ۱۴/ دن ہو گئے۔

تم نے چچا جان کے متعلق مودودی کے سلسلہ میں جو نقل کیا میرے کان میں اب تک نہیں پڑا۔عزیز مولوی اظہار بھی مدینہ آئے ہوئے ہیں انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی,یہ جاہل معتقدین غلط روایات نقل کردیتے ہیں۔مودودی تو شروع شروع میں نظام الدین کئی مرتبہ حاضر ہوئے,میوات کے سفر میں بھی گئے اور شروع میں تبلیغ کی حمایت میں تائیدی مضامین لکھے بعد میں تنقیدیں شروع کردیں۔

آپ اللہ کے واسطے لامع میں معاونت کی فکر نہ کریں **لاتعد و لا تحصٰی** جو کام آپ نے شروع کر رکھے ہیں ان پر قابو پالیں۔سب سے بڑی اعانت دعا ہے,وہ ضرور کرتے رہیں۔باقی اس کے متعلق اصل جواب تو عبدالحفیظ ہی دے گا وہ بیروت سے آجاوے تو بہت سے خطوط اس کو دکھلانے کے رکھے ہیں,اسی میں آپ کا خط بھی رکھ دوں گا۔ تم نے لکھا کہ اگر تیری رائے ہو تو وہ جلد کسی حاجی کے ذریعہ بھیج دیں۔تعجب ہے کہ تمہارے پاس لامع کیوں نہیں۔

تم اپنی وحشت کو پہلے خطوط میں بھی لکھ چکے ہو اور میں بڑی شدت سے بار بار نکیر لکھتا ہوں

یا مکن باپیل باناں دوستی ☆ یا بنا کن خانہ برانداز پیل

دارالعلوم دیوبند کا مقابلہ کرنا ہے تو قاری طیب صاحب زادمجدہم کی طرح مٹرگشت کیلئے تیار رہو۔تم یوں چاہو کہ تمہاری قوت نسبیہ سے افریقہ سے اپنے آپ ہی رقم کھینچ کر آجاوے اور تم کن فیکون، کے درجہ پر رہو یہ نہیں ہوسکتا۔

تمہاری اہلیہ کی علالت سے بہت فکر رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اسے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ سیلانِ رحم کیلئے قول جمیل اور بہشتی زیور میں سے کوئی عمل ضرور دیکھ لو۔ تمہارے گلے کی علالت سے بھی بہت فکر وقلق ہوا۔ مجھے تو یاد نہیں کہ اس سے پہلے تم نے لکھا ہو۔ تم تینوں کیلئے دعائے صحت اور روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام سے کبھی دریغ نہیں۔

کل کی ڈاک سے عزیز عبدالرحیم کا بھی خط آیا ہے اس نے تمہارے خطوط کی کمی کی بہت شکایت لکھی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ بمبئی سے براہ راست مصر کے ٹکٹ میں تو تخفیف بھی بہت ہے اور پی فارم کا جھگڑا بھی نہیں مگر اپنے آنے میں کچھ مشکلات لکھی تھیں۔ میں نے لکھ دیا کہ میں تو ان چیزوں کو جانتا نہیں عزیز عبدالحفیظ ہی آکر جواب لکھے گا۔ اس نے یہ بھی لکھا کہ اہلیہ کی طبیعت بہت ٹھیک ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، یکم فروری ۷۵ء

حضرت شیخ الہندؒ کے ترجمہ قرآن کو مولانا یوسف بنوری صاحب انگریزی کروا رہے ہیں۔

از حبیب اللہ سلام مسنون، مولوی اسمعیل بھی مخصوص سلام لکھواتے ہیں۔

﴿140﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: درج نہیں۔

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا خط گجراتی میں پہنچا۔ یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں اور

اس نا کارہ کو اپنے امراض کی وجہ سے خط و کتابت بھی دشوار ہے ,نیز آپ نے غیر جوابی خط لکھا کہ اگر جواب مطلوب تھا تو اس کیلئے کچھ شلنگ ہونا چاہئے تھے ورنہ آپ لکھ دیتے کہ جواب مطلوب نہیں۔

قاری یوسف صاحب نے جو بتایا اس پر عمل کرتے رہیں اور اس کا بتایا ہوا میرا ہی بتایا ہوا سمجھیں۔ دعا سے دریغ نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رضا و محبت نصیب فرماوے مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے, نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔ ہماری طرف سے روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کردیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم تبلیغی جماعت میں وقت دیا کرتے ہو اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ تمہارے والد صاحب کی مغفرت کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اور ان کے قرضہ کی ادائیگی کے لئے بھی تمہارے پاؤں کی صحت کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اور تمہارے اہل وعیال کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، نقل، بقلم یوسف

﴿141﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: درج نہیں۔

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہنچا, جس کے ساتھ دو پونڈ بھی پہنچے, اس سے بہت

ہی مسرت ہوئی کہ آپ تین چلے لگا کر واپس آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، قبول فرمائے، مثمر ثمرات و برکات بنائے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ احباب نے آپ کو امیر بنا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر نوع سے مدد فرمائے، امارت کے فرائض باحسن وجوہ پورا کرائے

آپ کا خواب بہت مبارک ہے، آپ کیلئے بھی، مولوی یوسف متالا کیلئے بھی۔ تعبیر تو ظاہر ہے کہ کامیابی ساری حضور اقدس ﷺ کی اتباع میں ہے۔ سنتوں پر جتنا اہتمام کریں گے، حضور اقدس ﷺ کے اخلاق و عادات کی جتنی پیروی ہوگی اتنی ہی کامیابی ہے۔ البتہ یہ شرط ہے کہ ہم لوگ ضعیف ہیں لہذا اتباع میں اپنی صحت وقوت کی رعایت بہت ضروری ہے۔ ایسی کوئی چیز اختیار نہ کی جائے جس کا تحمل نہ ہو، اور صحت پر اس کا اثر پڑے

مولوی یوسف متالا سے بھی ملنے کی ترغیب ہے۔ آپ نے گرانقدر ہدیہ بھیجا اس تکلیف فرمانے کی ہرگز ضرورت نہیں، ڈاک کا خرچ تو بھیجنا ضروری تھا اس سے زائد کی ضرورت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

آپ کے معمولات سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، ترقیات سے نوازے، اس سے بہت قلق ہوا کہ پاسپورٹ کی رکاوٹ کی وجہ سے سات سال سے آپ اہل وعیال سے نہیں مل سکے، حج کو نہیں آسکے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے اس رکاوٹ کو دور فرمائے۔

آپ نے لکھا کہ مشورہ والوں نے اجازت نہیں دی۔ اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا پاسپورٹ تو مجبوری ہے لیکن مشورہ والوں کی اجازت نہ دینے کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا کہ انہوں نے اگر حج کی اجازت نہیں دی تو حج فرض میں تو مشورہ کی ضرورت ہی نہیں، اور حج نفل میں بھی یہاں کے تبلیغی فوائد اور تبلیغی احباب سے ملاقات مفید ہوتی۔ آنے والے حج میں تو غالباً مولانا انعام الحسن صاحب بھی حسب قاعدہ آویں گے۔ اگر کوئی قانونی رکاوٹ نہ ہو تو ضرور آویں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مولوی عبدالجبار صاحب آپ کے گھر والوں کی خیر خبر رکھتے ہیں, اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اگر آپ خط لکھیں تو بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون لکھ دیں۔ آپ کے اہل وعیال کیلئے بھی دعا کرتا ہوں, اللہ تعالیٰ ان کی ہر نوع کی مدد فرمائے, دارین کی ترقیات سے نوازے۔

دار العلوم کیلئے اور تبلیغی مرکز کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی باحسن وجوہ سہولت کے ساتھ تکمیل فرمائے۔ روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کر دیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۱۹ر فروری ۷۵ء

﴿142﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳ر مارچ ۷۵ء [۲۰ر صفر ۹۵ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۲ر فروری آج ۲۱ کو تاخیر سے ملا۔ تمہارے دار العلوم اور تمہاری پریشانی کی وجہ سے ہر وقت خیال لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ بہت ہی مدد فرمائے۔ خط سے یہ معلوم ہو کر کہ افریقہ سے آمد شروع ہو گئی بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد ضروریات کی تکمیل فرمائے۔

تمہارا اشتہار اور نیا منصوبہ بھی پہنچا۔ یقیناً اس کے اہم اور مفید ہونے میں تو کوئی

تامل نہیں لیکن تجربہ اور عقلاً بھی اصولی بات یہ ہے کہ جب تک ایک دو آدمی کسی کام کے پیچھے پاگل بن کر نہ پڑیں کام نہیں ہوتا۔ اگر تم نے آپ بیتی پڑھی ہوگی تو اس میں حضرت میرٹھی اور چچا جان کا مناظرہ میری اور حضرت رائپوری کی موجودگی میں پڑھا ہوگا۔

پہلے تو ایک دو آدمی سمجھدار کام کے ایسے پیدا کرو جن کو اس کی دھن لگ جائے۔ محض کمیٹی بنا لینے یا اشتہار شائع کر دینے سے تو کام نہیں ہوتا۔ کمیٹی اور اشتہارات بھی جبھی کارگر ہوتے ہیں جب کوئی کام چلانے والا مستقل ہو۔ چاہے اس کا نام نہ آوے, عہدہ بھی کوئی نہ ہو۔ گاندھی کا یہ مقولہ مجھے تو بہت پسند آیا کہ جو کام کرنا نہیں ہوتا تھا اس کے بارے میں کہہ دیتا تھا کہ ''اس کو کمیٹی کے سامنے پیش کر دوں گا میں تو کانگریس کا چار آنے کا ممبر بھی نہیں''۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارے دونوں کارکنوں نے کام بہت اچھا کیا۔ مدینہ میں تو کیا نہیں تھا, خدا کرے کہ ان کا نعم البدل جلد اور اچھا مل جائے۔ مولانا عبدالحق صاحب کے سفر کی کامیابی کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ تم نے شمائل کا ترجمہ شروع کرا دیا اللہ تعالیٰ برکت فرمائے، مثمر ثمرات و برکات بنائے۔ تمہارے لئے، مترجم اور اس ناکارہ کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ 'میری طبیعت بھی اب ایسی ہوگئی کہ مسلسل بوجھ بغیر اچھا نہیں لگتا' جب کام کی عادت پڑ جاتی ہے تو ایسا ہوا کرتا ہے۔ مگر [اس وقت زیادہ کام اپنے ذمہ نہ لیں] ابھی تو دارالعلوم ہی کو آپ چلا لیں تو غنیمت ہے۔ یہ بھی تجربہ کی بات ہے کہ کئی کام اپنے ذمہ لینے سے ایک بھی نہیں ہوا کرتا۔

تجویز پیش کرنے میں جو تم نے الفاظ لکھے کہ 'جب یہ کام ہو جائے تو ہمارے طبقہ کے علماء کے نامہ اعمال میں ایک عظیم کارنامہ ہوگا'۔ یہ لفظ اگر اخروی اعمال نامہ مراد ہے تب تو مبارک ہے اور اگر دنیوی کارنامہ مراد ہے کہ لوگوں کی نگاہ میں ہوگا تو بہت ہی گرا ہوا خیال

ہے, اس کو دل سے نکالیں۔ کسی کام میں بھی کبھی نمود کا خیال نہ آنے دیں۔ اللہ تعالیٰ تم دوستوں کو مکارہ سے محفوظ رکھتے ہوئے کامیابی نصیب فرمائے۔

مکرر کہوں گا کہ اپنے اوپر کوئی ذمہ داری نہ لیں, جہاں تک مشوروں کا تعلق ہو اس میں ضرور شرکت بھی کریں، اہتمام بھی کریں دینی وجہ کے علاوہ سیاسی تقاضا بھی یہی ہے کہ دارالعلوم کے ساتھ اس کو اپنے اوپر نمایاں نہ کریں ورنہ دارالعلوم کو نقصان پہنچے گا۔ ہمارے مدارس ہمیشہ سیاسیات سے اسی لئے الگ رہے کہ مدارس کیلئے وہ لائن نقصان دہ ہوتی ہے۔

مولوی عبدالرحیم کا تو براہ راست کوئی خط نہیں آیا مگر حاجی یعقوب کے ۵، ۶ ر دمادم آئے جن میں ۱۱ر فروری کو قاہرہ کی روانگی طے شدہ لکھی تھی مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ روانگی پر برقیہ سے تمہیں اطلاع کروں گا۔ مگر آج یکم مارچ کی شب تک برقیہ نہیں پہنچا۔

تمہاری اہلیہ اور خدیجہ کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں مگر تم بھی ضرور لکھ دیا کرو۔ تمہاری اہلیہ کا خواب مبارک ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مدینہ پاک رہنے کی تمنا جب خیر ہو پورا کرے۔ الحاج شہیرالدین سلمہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ بھی ان کیلئے دعا کرتا رہتا ہے۔

چند خطوط آئے ہوئے رکھے ہیں جو میں نے یہ کہہ کر رکھوا دیئے تھے کہ جب تمہارا کوئی خط آئے گا تمہیں تکلیف دوں گا۔ تمہیں دقت تو ضرور ہو گی مگر یہاں سے ہر ایک کو لکھنا مشکل ہے تم ایک ایک کارڈ کسی سے لکھوا دو۔ ایک مضمون مشترک تو سب میں حسبِ سابق ہو گا کہ تمہارا خط پہنچا اس میں جواب کیلئے کچھ نہیں تھا اس لئے اپنے مخلص دوست قاری یوسف متالا کو تکلیف دے رہا ہوں کہ خط کا جواب آپ تک پہنچا دیں۔ اگر جواب مطلوب تھا تو جواب کیلئے شلنگ وغیرہ ہونا ضروری تھا۔

نمبر۱: شوکت علی، بریڈفورڈ:

'تمہارا خط پہنچا۔ تم نے لکھا کہ ۴/دن میں قاری یوسف صاحب سے بہت گہری دوستی ہوگئی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ ان سے ضرور ملتے جلتے رہا کریں اوران ہی سے مشورہ کرتے رہا کریں۔ انہیں جس چیز میں مجھ سے مراجعت کی ضرورت ہوگی کرلیں گے اس لئے کہ اس ناکارہ کوامراض کی کثرت کی وجہ سے تفصیلی خط وکتابت دشوار ہوتی ہے۔ اس سے مسرت ہوئی کہ آپ تبلیغ میں حصہ لے رہے ہیں بہت مبارک ہے۔ جتنی اوقات میں گنجائش ہوضرور حصہ لیں۔

تمہارا خواب بہت مبارک ہے لیکن **یہ بات کہ تبلیغ اورذکردونوں اکٹھے نہیں ہوسکتے یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ تبلیغ کے چھ نمبروں میں توایک نمبر مستقل ذکرکا ہے۔** تبلیغ توضرور کرتے رہیں لیکن ذکر کے متعلق آپ کے تفصیلی حالات معلوم ہونے کی ضرورت ہے۔ کیا مشغلہ ہے؟ صحت کیسی ہے؟ فراغت کتنی ہے؟ کسی سے اب تک بیعت ہوئے یانہیں؟ ان سب امور کے متعلق قاری یوسف سے مشورہ کرلیں اوراگروہ تمہارے حالات کے مناسب سمجھیں تومختصر ذکر بتادیں۔ نفی اثبات تین تسبیحیں، اسم ذات پانچ تسبیحیں۔'

نمبر۲: دلاورحسین، لندن:

'میری صحت کا حال قاری یوسف متالا سے ہروقت معلوم ہوسکتا ہے اس سے بہت مسرت ہوئی کہ حافظ پٹیل کے مشورہ سے آپ نے پانچ ماہ تبلیغ میں لگائے، بہت مبارک ہے، قانونی مجبوریوں کی وجہ سے اگر باہرنہیں جاسکے تو مضائقہ نہیں، مقامی کام بھی بہت اہم ہے

آپ نے اپنے یہاں کے جوکام کی تفاصیل لکھی اس سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، مکارہ سے محفوظ فرماکر دارین کی ترقیات سے نوازے۔ خواب انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا مبارک ہے اس میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی تبلیغی مساعی سے عیسائیوں کے

مسلمان ہونے کی بشارت ہے۔

دوسرا خواب تو سیاسی ہے آپ کے حق میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی مبارک ہے اور تعبیر ظاہر ہے کہ پاکستان میں آپ کی مساعی جمیلہ سے جو براہ راست آپ [سرانجام دے رہے] ہوں یا آپ کے تبلیغی دوروں سے فائدہ ہوگا۔ اس نا کارہ کو کثرت سے خواب میں دیکھنا تو آپ کی محبت کی علامت ہے, اور اجتماعات میں کثرت سے دیکھنا [میری] دلی شرکت ہے کہ یہ نا کارہ اپنے امراض کی وجہ سے تبلیغی اجتماعات میں اگرچہ بظاہر شریک نہیں لیکن دل و دعا سے شریک رہتا ہوں۔



آپ کی پریشانیوں سے کلفت ہوئی اللہ تعالیٰ ہی آپ کی مدد فرمائے۔ *ان پریشانیوں کیلئے آیت کریمہ کی کثرت مفید ہے۔ کم سے کم پانچ تسبیحیں ہو جایا کریں*۔ آپ کی شادی کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ پاسپورٹ وغیرہ کے قصہ میں تو یہ نا کارہ اتنی دور سے کیا مشورہ دے سکتا ہے اس میں تو حافظ پٹیل صاحب سے مشورہ مناسب ہے کہ وہ وہاں کے حالات سے بھی واقف ہیں اور آپ کے حالات سے بھی اور ذکر و شغل نیز اوراد و وظائف کیلئے قاری یوسف متالا سے ملتے رہا کریں۔

حافظ پٹیل صاحب اور مولانا یعقوب صاحب سے بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور یہ کہ یہ نا کارہ آپ کے لئے اور آپ کے کام کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔ قاضی صاحب کی طرف سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔'

نمبر۳: عبدالحمید، گلاسگو:

میرے حالات قاری یوسف سے معلوم ہوتے رہتے ہیں نیز جو پوچھنا ہو ان ہی سے پوچھ لیا کریں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ دو ماہ سے جماعت کے ساتھ ہیں اور اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی کہ آپ کا تعلق قاری یوسف متالا سے ہے, بہت اچھا ہے۔

ان سے ضرور ملتے رہا کریں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ کو مستقل قیام کی اجازت مل گئی اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور وہاں کے شرور سے آپ کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے شہریت کے حقوق اور کاروبار کی سہولت عطا فرمائے۔ آپ کی شادی کے سلسلہ میں جو آپ نے تفصیل لکھی اس سے بھی قلق ہوا۔

قاری یوسف صاحب نے اگر دعا کی غرض سے مجھے لکھنے کا مشورہ دیا ہے تو مضائقہ نہیں لیکن اگر مجھ سے مشورہ پوچھنے کو کہا تو غلط کہا۔ یہ ناکارہ اتنی دور، حالات سے ناواقف اور مشورہ تو حالات ہی پر موقوف ہوا کرتا ہے۔ البتہ ان حالات میں استخارہ مسنونہ بہت ہی اہتمام سے کرتے رہیں, اگر نہ آتا ہو تو قاری یوسف سے معلوم کرلیں۔ ملک عبدالحق صاحب آج کل پاکستان گئے ہوئے ہیں۔'

نمبر۴: اپنے خالو حاجی یعقوب لمباڈا صاحب کے نام:

'گرامی نامہ پہنچا۔ مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ آپ نے خط کی تاخیر کی معذرت کی یہ ناکارہ تو خود خط و کتابت سے بہت معذور ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مکہ مکرمہ خط نہیں لکھا وہاں ڈاک بہت کم پہنچی۔ ایک دن سنا تھا کہ ڈاکخانہ میں آٹھ دس بورے ڈاک کے بکھرے پڑے ہیں جن کے چھانٹنے کا وقت نہیں ملا۔

اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ آپ ۴/ماہ کیلئے تبلیغ میں نکلے ہوئے ہیں۔ بہت مبارک ہے, صدقہ جاریہ ہے, اللہ تعالیٰ بہت مبارک فرمائے اور آپ کے اس نکلنے کو مثمر ثمرات و برکات بنائے۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اظہار الحق انگریزی کی طباعت کا ارادہ فرمایا, اللہ تعالیٰ ہی آپ کی مدد فرمائے اور اس مبارک کام کو آپ کے ہاتھوں سے پایہ تکمیل کو پہنچائے۔ آپ کیلئے بھی صدقہ جاریہ ہے۔

آپ نے آئندہ ماہ مبارک حرمین گذارنے کا ارادہ کیا بہت مبارک ہے۔اللہ تعالیٰ سہولت کے اسباب پیدا فرمائے اور یہاں کی حاضری کو قبول فرمائے۔‘

نمبر۵: غالبًا میں اوپر لکھوا چکا ہوں کہ حاجی یعقوب صاحب کے خطوط سے عبدالرحیم کا ۱۱رفروری کو قاہرہ جانا معلوم ہوا تھا اور میں برقیہ کا منتظر تھا اسی وقت دورانِ خط میں قاہرہ سے برقیہ پہنچا جو کل کا دیا ہوا تھا۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ عزیز عبدالرحیم کی بخیر رسی کا ہوگا مگر تار میں لکھا تھا کہ عبدالرحیم اب تک نہیں پہنچا جس سے تعجب اور فکر ہے۔حاجی یعقوب کا خط آوے تو تاخیر کی وجہ معلوم ہو۔

نمبر۶: ابراہیم ہاشم بسم اللہ، ہڈرزفیلڈ:

’مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ آئندہ بھی مع اہل وعیال صحت وعافیت کے ساتھ رکھے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔اللہ جل شانہ مسجد کیلئے زمین نہایت سہولت سے عطا فرمائے۔مسجد کی تعمیر کی تکمیل کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ نہایت سہولت کے ساتھ تکمیل فرما کر اس کو مسجد کے اعمال میں مشغول فرمائے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں، بہت مبارک ہے،صدقہ جاریہ ہے۔میرے مخلص دوست قاری یوسف متالا وہاں موجود ہیں ان سے ملتے رہا کریں۔ان کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے۔‘

نمبر۷: یعقوب بن قاسم، بلیک برن:

’اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم مسجد اور مدرسے کی خدمت انجام دے رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ویزا کے حاصل ہونے سے بھی مسرت ہے۔‘

نمبر۸: ایضاً:

’تمہارے پہلے خط کے جواب کو بھیجنے کی نوبت نہیں آئی تھی کہ دوسرا خط بھی مورخہ

۵/صفر پہنچ گیا,تم تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت فارغ ہو۔ یہ ناکارہ تو بہت مشغول بھی ہے اور امراض کا شکار بھی۔آپ کے ویزے کی منظوری کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔اور کوئی نئی بات اس خط میں نہیں جو پہلے میں نہ ہو۔ویزا کے بڑھنے کیلئے انشاءاللہ دل سے دعا کروں گا۔'

نمبر۹:احمد بن محمد حسین،حافظ احمد،دارالعلوم ہولکمب بری:

'اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ قاری یوسف صاحب کے قریب ہیں۔ جو پوچھنا ہوان ہی سے پوچھتے رہا کریں کہ اس ناکارہ سے خط وکتابت دشوار ہے۔اس سے بہت قلق ہوا کہ امراض کی وجہ سے آپ کو اپنی تعلیم بیچ میں چھوڑنی پڑی۔اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے ،علوم کی تکمیل فرمائے۔*تاوقتیکہ صحت کاملہ نہ ہوعلوم کی تکمیل کا ارادہ نہ کریں البتہ قرآن پاک بقدر ہمت ضرور پڑھتے رہیں,خدا کرے کہ محفوظ ہوجائے*۔اس کیلئے میرے رسالہ فضائل قرآن کے ختم پر ایک بہت مجرب عمل لکھا ہے اس پر عمل کریں۔

تجرید بخاری وغیرہ دوسری کتابوں کا بھی اہتمام نہ کریں,مولانا مدنی کے ملفوظات مطالعہ میں رکھنے میں مضائقہ نہیں۔مولوی یوسف نے میری طرف رجوع کا مشورہ دیا مگر میں تو خودلب گور ہوں بہرحال آپ کے رجوع کو قبول کرتا ہوں۔حضرت قدس سرہ نے جو معمولات بتا رکھے ہیں ان کو اہتمام سے کرتے رہیں,اور اگر حضرت نے کچھ نہ بتایا ہو تو میرے معمولات کا پرچہ قاری یوسف سے لے کر اس پر عمل کریں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے ارتکاب کبائر سے آپ کو بچایا۔اگر آپ حضرت مدنی سے بیعت نہیں ہیں تو آپ کی بیعت قبول کرتا ہوں۔اپنے معمولات میں مولوی یوسف سے مراجعت کرتے رہا کریں وہ جو کچھ پوچھنا ہوگا مجھ سے پوچھ لیں گے۔'

نمبر۱۰:ابراہیم احمد بسم اللہ،ڈیوز بری:

'مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی,اللہ تعالیٰ آپ کو آئندہ بھی خوش وخرم رکھے۔آپ

کالڑکا محمد عباس جوڈابھیل میں قرآن حفظ کررہا ہے اس کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اس کولکھ دیں کہ فضائل قرآن کے ختم پر جو مجرب عمل حفظ قرآن کا لکھا ہے وہ مفتی اسمعیل سے تحقیق کر کے اس پر عمل کرے۔ آپ کے دوسرے بچہ کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ آپ کی اہلیہ نے نماز چھوڑ دی, بچے سب کے ہوتے ہیں اور گھر کے کاروبار بھی ساری عورتیں کرتی ہیں۔ اس کے تنہا تو بچے نہیں ہیں, یہ تو کفرانِ نعمت ہے۔ بچوں کے ہونے کا تو شکریہ تھا کہ اور زیادہ عبادت کا اہتمام ہوتا۔ اس سے کہہ دیں کہ مرنے کے بعد سب سے پہلے نماز ہی کا سوال ہوگا۔ تمہارے سب گھر والوں اور عزیزوں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں'۔

۱۱: جناب ڈاکٹر شہیر الدین صاحب سلمہ:

'بعد سلام مسنون, تمہارا خط مؤرخہ ۱۷ر فروری آج ۲۶ر کو پہنچا۔ آپ نے پانچ پونڈ اور دو پونڈ کے جو ہدیئے لکھے وہ تو بہت پرانی بات سہارنپور کے قیام کی لکھی مجھے تو یاد نہیں ہے۔ امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔ میری عادت ہدایا کی رسید لکھنے کی تو بہت ہے بظاہر تو مولوی یوسف کے خطوط میں لکھا ہوگا۔ سہارنپور ہوتا تو تحقیق بھی آسان تھی بہرحال اجر تو آپ کو مل ہی گیا اور غالبًا یہ ہے کہ پہنچ ہی گئے ہوں گے۔

تمہارے شمائل ترمذی کے ترجمہ کا مژدہ بھی مولانا یوسف صاحب نے لکھا تھا دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ یہ مبارک کام تم سے لے لے, مگر ترجمہ کا کام بہت مشکل ہے۔ خاص طور سے حدیث پاک کا کہ کوئی غلط چیز ترجمہ کی غلطی سے حضور اقدس ﷺ کی طرف منسوب نہ ہوجائے۔ ترجمہ کے بعد ایک دو ماہروں کو ضرور دکھلا دیں۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کو دار العلوم کی ملازمت مبارک فرمائے, ایک کو دوسرے سے نفع پہنچائے, شرور سے محفوظ رکھے۔

تعجب ہے آپ کے کاغذ کی رسید تو پہنچ گئی اور پونڈوں کی رسید نہیں پہنچی۔ آپ نے کاغذ کے ساتھ مسودہ کی غرض نہیں لکھی ورنہ میں شاید گرانی کا اظہار نہ کرتا۔ بہرحال آپ کا کاغذ مسودوں ہی کے کام آرہا ہے۔ آپ کو مولانا احسان کے متعلق اس وجہ سے کہا تھا کہ اس وقت ان کے قریب تھے۔ مگر اب مولوی یوسف کے قریب ہیں لہذا ان ہی سے پوچھتے رہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ پاکستانی تدابیر کو مثمر ثمرات و برکات بنائے۔

برطانیہ کے ویزہ کی تکمیل کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ یقیناً اہل وعیال کراچی میں بغیر آپ کے پریشان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کی مدد کرے۔ اہلیہ کو میری طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد لکھ دیں کہ میں تمہارے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔

اہلیہ کے گردے اور پتہ کی صحت کیلئے بھی خاص طور سے دعا کرتا ہوں۔ ایک بوتل میں پانی بھر کر رکھ لیں اور ہر نماز کے بعد بسم اللہ سمیت الحمد شریف سات مرتبہ اول آخر درود شریف سات سات مرتبہ پڑھ کر پتے اور گردے پر بھی ہاتھ پھیرا کریں اور بوتل پر بھی دم کیا کریں, اور اس بوتل میں سے نہار منہ ایک گھونٹ پیا کریں۔ اور جب بوتل آدھی رہ جائے تو نئے پانی سے بھر دیا کریں۔

تمہاری لڑکیوں کی شادی کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ درود شریف کی تسبیحیں جاری رکھیں۔ میرے لئے ایصال ثواب مادی ہدایا سے زیادہ اہم ہے۔ اب مولوی احسان کو تفاصیل لکھنے کی ضرورت نہیں, قاری یوسف صاحب سے رجوع کرلیا کریں۔ فقط

رات عشاء کے بعد جب میں مسجد سے اٹھا تو ایک صاحب نے مصافحہ کیا اور ایک پلاسٹک یہ کہہ کر دیا کہ یہ مولوی یوسف متالا نے دیا ہے۔ میں نے ان سے مدرسہ ساتھ چلنے کی درخواست کی کہ کھانا بھی ساتھ ہی کھاویں انہوں نے کہا کہ اس وقت تو مجھے کام ہے کل عشاء کے بعد کھاؤں گا۔

یہاں آ کر پلاسٹک کھولا تو اس میں ایک ڈبیہ زعفران تمہارے خالو صاحب کی طرف سے اور چار چھوٹی شیشیاں ایک ربڑ میں پیوست نکلیں۔ان کا پتہ نہیں چلا کہ یہ کیا چیز ہے اور کوئی پرچہ نہیں ملاکم سے کم ان کا نام لکھ دیتے تو اچھا تھا۔ نیز پان بھی پہنچے جو بالکل گل گئے تھے جس سے بڑا تعجب ہوا کہ کئی سال ہوئے تمہارے مرسلہ پان ۲۰/دن تک یہاں رہے اور ایک بھی نہیں گلا۔جس پر میں نے اس وقت بھی استعجاب لکھا تھا اور اس مرتبہ سارے ہی گل گئے۔ بہرحال تمہارے مرسلہ ہیں اس لئے جتنے وصول ہوسکیں گے اس میں کسر نہیں چھوڑوں گا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم حبیب اللہ،۳/مارچ ۷۵ء

﴿143﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷/مارچ ۷۵ء/۲۴/صفر ۹۵ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یکم مارچ کو ایک رجسٹری تمہارے خط کے جواب میں لکھی تھی جس میں تمہارے ذمہ بہت سی بیگاریں کردی تھیں کہ لندن کے خطوط بہت سے غیر جوابی ملے تھے اور قریب قریب سب تمہارے ہی ملنے والوں میں تھے اس لئے میں نے تمہیں سب کو کارڈ لکھوانے کو بھیج دیا تھا۔

کل صبح مصر سے ایک تار پہنچا کہ عزیز عبدالرحیم مصر پہنچ گئے اور کل شام کو حاجی

یعقوب صاحب کا برقیہ پہنچا کہ مولوی عبدالرحیم مع اہلیہ اور بچہ کے خیریت سے روانہ ہو گئے۔ میرا تو جی چاہتا تھا کہ عزیز عبدالحفیظ کو فوراً مصر بھیج دوں مگر عبدالحفیظ آج کل بہت ہی جالوں میں پھنس رہا ہے کہ اس کے ابا جان تو افریقہ کے اجتماع میں جا رہے ہیں اور عبدالوحید کو اس سال لائل پور پڑھنے کیلئے بھیج رکھا ہے اور محمد کے ہاتھ کٹنے کا حال تمہیں معلوم ہی ہوگا۔تنہا عبدالحفیظ ہی موجود ہے اور مجھے آئندہ ہفتہ مکہ جانا پڑ گیا۔

تقریباً ایک ماہ ہوا میرے عزیز عزیز سعدی کے خسر مولوی مصباح کا انتقال ہو گیا, اس کی بیوی تنہا ہے اس لئے میرے ہی ذمہ تعزیت عائد ہوتی ہے۔مگر میں اپنے امراض بالخصوص سردی کی شدت اور ٹانگوں کے درد کی وجہ سے اب تک نہ جا سکا تھا۔دو تین دن سے سردی کم ہے, ۱۱/ مارچ کو مکہ جانے کی اطلاع بھی کر چکا ہوں۔ایک عشرہ وہاں ضرور لگ جائے گا اس لئے کہ ۱۸/ مارچ کو عزیزان عاقل سلمان آ رہے ہیں۔

انہوں نے میرے سامنے ایک لقمہ ڈال دیا جس سے میں بھی بے قابو ہو گیا وہ یہ کہ میرے بخاری کے ابواب وتراجم کی وہ تبییض کر رہے ہیں مگر وہاں خانگی اور مدرسہ کی مشغولی کی وجہ سے وقت نہیں ملتا تھا۔انہوں نے مجھے یہ پٹی پڑھائی کہ مدینہ پاک کی برکات کے علاوہ یکسوئی ہوگی کام جلدی ہو جائے گا۔دعا بھی ضرور کریں اللہ تعالیٰ پورا فرمائے, ورنہ ان کا حرج اور میرا خرچ دونوں ضائع ہوں گے۔

اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں خدیجہ کو دعوات۔اس کی مٹھائی کے جھنڈے اس سال نہیں آ کے دیئے, مکہ بھی تلاش کرایا, جدہ بھی تلاش کرایا مگر کہیں نہیں ملے, البتہ تمہارے پاس تمر باللوز کی کئی ڈبیہ بھیج چکا ہوں۔ان میں بھی اب کے بادام کی جگہ پستہ آ گیا کہ اس سال مدینہ پاک میں بادام بہت گراں ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۷/ مارچ ۷۵ء

بیروت میں اوجزاب تک بھی طبع نہیں ہوئی۔شعبان میں اس مجمع کواس وجہ سے منتشر کیا تھا کہ تم لوگوں نے لکھا تھا کہ طباعت صرف باقی ہے جو ہفتہ عشرہ میں وہ کرلیں گے۔ تمہارے دارالعلوم کی وجہ سے تمہاری غیبت بہت گراں رہی۔انہوں نے عبدالحفیظ کے خطوں اورتاروں کا تو جواب نہیں دیا مگر جب وہ خود گیا تو معلوم ہوا کہ کام وہیں ہے جہاں چھوڑ کر گئے تھے۔

﴿144﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، مصر

تاریخ روانگی: مارچ ۷۵ء/صفر ۹۵ھ

خط لکھ رہا ہوں ان کو حماقت تو دیکھئے
معیوب جانتے ہوں جو لکھنا جواب کا

عزیزم الحاج عبدالرحیم متالاسلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے مصر آنے کے بعد نہ معلوم میں نے تمہیں کتنے خط لکھوائے تمہارے ہر برقیہ پر جو عبدالحفیظ کے نام آیا ہے میں نے ایک خط لکھوایا۔مگر اب تک یہ معلوم نہ ہوا کہ کوئی خط پہنچا یا نہیں۔تمہیں مصر پہنچنے کے بعد از خود مجھے ایک خط لکھنا چاہئے تھا جس میں اپنے مشاغل حالات اہلیہ کی صحت وغیرہ لکھتے، مگر اب تک تمہارا کوئی خط نہیں پہنچا۔

عزیز عبدالحفیظ کو میں اول ہی سے مصر جانے کا شدید تقاضا کررہا ہوں مگر وہ ایک انارسو بیمار، اوراس کے بھائی کا ہاتھ کٹ جانے کے بعد سے وہ اور بھی زیادہ مشغول ہوگیا۔ اور میرا مستقل قیام اس پر مستقل بیگار۔اس وقت بھی کئی دن سے تقاضا کررہا ہوں مگر وہ کبھی

مکہ، کبھی ریاض اور عذر یہ کر دیتا ہے کہ مولوی عبدالرحیم کو تو ابھی میری ضرورت نہیں۔ انہیں حروف ڈھالنے میں، کام میں چالو کرنے میں دیر لگے گی وغیرہ، وغیرہ۔

ہمارے قاضی صاحب کے شدید اور بے جا اصرار کی وجہ سے میری دوسری آنکھ کا آپریشن بھی طے ہو گیا۔ پہلا تو تمہاری سرپرستی میں علی گڑھ میں ہوا تھا۔ دوسرے کے واسطے قاضی صاحب نے ڈاکٹر منیر کو بلایا ہے ان کو چھٹی ملنے میں دیر ہوئی اور وہ کل آرہے ہیں۔ عزیز عبدالحفیظ کی خواہش تو یہ تھی کہ اس سے نمٹ کر جاوے کہ جلدی واپسی نہ ہو مگر میرا خیال یہ ہے کہ اس میں تمہارا بڑا حرج ہو جائے گا۔

اس لئے میں نے عزیز موصوف سے کہہ دیا کہ اگر کام کی اہمیت کے پیشِ نظر ضرورت ہو تو واپس ہرگز نہ آویں۔ آپریشن انشاء اللہ تعالیٰ بغیر عبدالحفیظ کے بھی ہو جائے گا۔ اس کی ضرورت تو زیادہ تر مکہ آمدورفت میں پڑتی ہے۔ مگر تجویز مدینہ میں آپریشن کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم دوستوں کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے کہ میری وجہ سے سبھی مشقتیں اٹھا رہے ہیں۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ اشاعتِ حدیث اور شروحِ حدیث کا اجر بھی بے پایاں ہے۔

عاقل سلمان میرے تراجم کی تبییض دو سال سے کر رہے ہیں، مگر مدرسہ اور خانگی مشاغل کی وجہ سے ان کا اصرار ہوا کہ ایک سال کی چھٹی لے کر آجاویں۔ میں نے بھی یہ سمجھ کر کہ میری غیبت میں وہاں کام میں اور تساہل ہوگا منظور کر لیا، اور ۱۸ر مارچ کو یہ لوگ پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ میری زندگی میں اس کی تکمیل کرا دے۔ لامع کی طباعت بھی پوری ہو جائے۔

ایک رومال بچہ کیلئے، تمر باللوز اہلیہ کیلئے اور حلاوہ عینیہ مشترک ارسال ہے۔ خدا کرے خیریت سے پہنچ جائے۔ فرصت مل جائے تو چند سطور بھی لکھ دو تو اچھا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

﴿145﴾

ٹیلی گرام:

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بولٹن

تاریخ روانگی:: ۳۰؍مارچ ۱۹۷۵ء / ۱۸؍ربیع الاول ۹۵ھ

To: (Molana) Yusuf Motala, 14 May Bank Street,

Bolton:

"Uncle seriously ill, come soon". Habibullah

(مولانا یوسف متالا صاحب کے نام: چچا جان شدید بیمار ہیں۔ جلد آیئے۔ حبیب اللہ)

﴿146﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۸؍مئی ۷۵ء [۲۷؍ربیع الثانی ۹۵ھ]

عنایت فرمایم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہاری آمد ورفت ایسی ہوئی کہ کئی دفعہ میں واقعی یہ سوچ چکا ہوں کہ تم واقعی آئے تھے یا میں نے خواب دیکھا۔ پہلے سے چونکہ تم نے ویزا میں اضافہ کا ارادہ ظاہر کررکھا تھا اس لئے میرا خیال تھا کہ ہفتہ عشرہ تو ابھی قیام رہے ہی گا۔

لیکن جب تم نے جمعرات کے بعد یہ کہا کہ کل کو مولوی عبدالحفیظ کے ساتھ میرا ابھی جانے کا خیال ہے تو دو وجہ سے میں تمہارے مزید قیام کو نہ کہہ سکا۔ اول تو تمہاری وہاں کی



غیبت مجھے بہت ہی چبھ رہی تھی۔ دارالعلوم کے علاوہ تمہارے اپنے ذہانت کے مشاغل جن کے متعلق میں نے پہلے بھی بارہا کہا کہ پیارے بہت سے منتشر کاموں میں کام نہیں ہوا کرتا۔ یکسوئی کے ساتھ ایک کام میں لگے رہو۔

میری تمنا تو سلوک کی تھی لیکن دارالعلوم کا کام بھی اس سے کم نہیں بلکہ اس سے اہم ہے۔ اس میں ذرا تصنع تو رِیہ نہیں کہ تمہارا خیال ہر وقت لگا رہتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تم سے اپنے دین کی کوئی مستقل اور ٹھوس خدمت لے لے۔ عزیز یعقوب کی واپسی کا بہت شدت سے انتظار رہا تا کہ تمہاری بخیر رسی کا حال معلوم ہو جائے۔ چونکہ عطاء الرحمٰن سے میں کئی دفعہ پوچھ چکا تھا کہ ’یعقوب واپس تو نہیں آیا؟‘ اس لئے وہ واپسی پر جلد ہی لے آیا۔ جس سے روانگی کی تفصیلات معلوم ہوئیں۔ اس کو بھی سوچتا رہا کہ یہ خواب ہے یا واقعہ۔

تمہاری خیریت کا بہت شدت سے انتظار رہے گا اور حالات کا بھی۔ مولوی یعقوب کے ہاتھ مولوی ہاشم اور قاری اسمٰعیل کے خطوط بھی پہنچے بہت ہی قلق ہوا کہ میری بیماری کی وجہ سے ان خطوط کے جواب تمہارے ساتھ نہیں جاسکے۔ میں نے اہمیت کی وجہ سے یہ کہہ دیا تھا کہ میں ہی لکھواؤں گا مگر اس سال قدح چشم کا ضعف اتنا ہوا کہ مجھے بھی تعجب ہے۔ آج تمہاری روانگی کو ساتواں دن ہو گیا مگر مسجد میں جانے کی اب تک بھی اجازت نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر بھی بار بار میرے ضعف کی وجہ سے تیز دواؤں سے احتراز کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۸؍ مئی ۷۵ء

﴿147﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہٗ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳؍مئی ۷۵ء [۳؍جمادی الاولیٰ ۹۵ھ]

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ تو تم نے سنا ہوگا کہ اس نا کارہ نے بے کاری میں جہاں اور بہت سا وقت ضائع کیا ایک بڑا وقت رسالہ مقدر میں بھی خرچ کیا۔ اس کا مسودہ بہت زیادہ ہو چکا تھا اور حیرت ہے کہ اس کا مسودہ ملا ہی نہیں، نہ معلوم کس گٹھڑی میں بندھ گیا ہوگا۔ اس سلسلہ میں میں نے لوگوں کے بغیر نام کے بہت ہی حالات لکھے۔

جب کوئی تعویذ لینے کے واسطے آیا کرتا تھا بشرطیکہ بڈھا خرانٹ نہ ہو بات کرنے کے قابل ہو تو میں اس سے اس کے خانگی حالات پوچھا کرتا تھا اور یہ تعویذ گنڈا اور پیری مریدی ایسی اندھیری کوٹھڑیاں ہیں کہ آدمی اس میں جس کا جو چاہے تحقیق کرلے۔

میرے چند سوال ہوتے تھے کہ تمہارے گھر کی آمدنی کیا ہے؟ آمدنی کا ذریعہ کیا ہے؟ تجارت ہے؟ زراعت ہے؟ ملازمت ہے؟ اگر ہے تو کیا اور کیا آمدنی؟ تمہارے گھر میں پکے کیا؟ لوگ بے چارے سیدھے وہ سمجھتے کہ اس کو بھی تعویذ میں دخل ہوتا ہوگا۔ بڑے اخبار کے تراشے میری تپائی پر رہا کرتے تھے۔

ایک لڑکا بڑا ہونہار نوجوان ۱۴، ۱۵سال کی عمر، اس کا باپ سہارنپور کا منصف تھا۔ سولہ سو تنخواہ تھی مگر ڈاکٹروں کے پھندہ میں پھنس گئے۔ ماں بہت بیمار تھی اور ڈاکٹروں نے چنے کا پانی بغیر نمک کے تجویز کررکھا تھا۔ میں نے پوچھا کہ تمہاری [باپ کی] تنخواہ کہاں جاتی ہے؟ اس نے بتایا کہ ماں باپ کی دواؤں میں خرچ ہوجاوے۔

ہماری چھوٹی لائن کا مینیجر اعلیٰ جو [کوئی بھی] تھا اب تو مجھے اچھی طرح یاد بھی نہیں رہا، اس کا دعویٰ تھا کہ اتنے میں ایک سگریٹ پیتا ہوں اتنے کئی ہزار پونڈ کا اس کو نفع ہوتا ہے۔ اور ڈاکٹروں نے اس کو بتا رکھا تھا کہ اگر چنے کی دال کے پانی کے سوا جس میں نہ نمک ہو نہ مرچ کوئی چیز بھی کھاؤ گے تو مر جاؤ گے۔ مالک کی قوت کو سوچا کرتا تھا۔

اس کے بالمقابل میرے مکان کے برابر جو گاڑا بلڈنگ کے نام سے مشہور ہے ہمیشہ جب سے میں سہارنپور آیا اور تقسیم ہند سے تقریباً دو سال پہلے تک ایک ڈپٹی نہر رہا کرتا تھا۔ ڈپٹی تو بدلتے رہتے تھے پارسی بھی آئے، آفتاب پرست بھی آئے جو صبح کی نماز پڑھ کر اس کی چھت پر جا کر سورج کا سامنا کیا کرتے تھے مگر مقدر سے ان سب کا خانساماں ایک ہی تھا وہ ہمارا دوست تھا۔

وہ کبھی کبھی ایک رکابی مرغ مسلم کا سالن بھی لاتا تھا۔ میں اسے ڈانٹتا کہ تجھے کیا ہوا؟ مسلمان سے تو مجھے زیادہ تعجب نہیں تھا مگر وہ پارسی اور آفتاب پرست کے یہاں سے بھی لاتا تھا۔ میں کہتا کہ 'وہ تو غیر مسلم ہے!' تو وہ قسم کھا کر کہتا کہ میں نہیں لاتا میرے افسر کا حکم ہے کہ ان مولوی صاحب کے یہاں کوئی چیز دے آیا کر، میں نے اس کی بڑی برکت دیکھ لی۔ مسلمان افسر پر تو مجھے زیادہ تعجب نہیں ہوتا تھا کہ اس سے براہ راست بھی جان پہچان ہو جاتی تھی اور بڑی لمبی چوڑی داستانیں ہیں۔

میں نے اس میں لکھا تھا کہ جس کے مقدر میں کار کی سواری ہے وہ اتنا کماوے ہے کہ اس کے دروازہ پر ہر وقت کار کھڑی رہے گی اور نہیں تو حضرت رائپوری بن جائے گا۔ جب بھی حضرت دہلی تشریف لے گئے مجھے خوب یاد ہے کہ صبح کی نماز سے لے کر عشاء کی نماز تک تین چار کاریں ہر وقت دروازہ پر رہتیں کہ 'تین چار منٹ کو میرے گھر، میرا گھر راستہ میں ہے'۔ اور اگر دونوں نہیں بنے گا تو باوجود بی اے ہونے کے ڈرائیوری کرے گا، مالک تو کار

میں پیچھے بیٹھے گا وہ آگے بیٹھے گا۔

اکھاڑ اتعزیہ وغیرہ کبھی عمر بھر دیکھنے کی نوبت نہیں آئی مگر اپنے حضرت قدس سرہ کے ساتھ ایک دفعہ میرٹھ گئے اور ایسے پھنسے کہ میرٹھ کی عیدگاہ پر رات کے چھ گھنٹے تعزیے میں نے بھی دیکھے اور حضرت نے بھی دیکھے۔ حضرت نے بھی دیکھا یہ تو میں نے غلط کہا اس لئے کہ حضرت تو مراقبہ کر کے بیٹھ گئے ,میں نے خوب دیکھے۔

اور بھی اس قسم کے قصے تو تمہیں زبانی سنے ہوئے یاد ہوں گے ۔ چھ مہینے ناول پڑھے اور اتنے اطمینان سے کہ فراغت پر کبھی کوئی اتنے نہیں پڑھے ہوں گے۔ شوقین مزاجوں کے یہاں میرے حضرت کی طرف سے پیام جاتا کہ کوئی ناول تمہارے پاس ہو تو بھیج دو۔ انہیں بھی تعجب ہوتا کہ حضرت ناول منگاویں اور میں ان کے پڑھنے پر مامور تھا۔

کہاں ابوداؤد کا مطالعہ، کہاں بخاری کی تقریر۔ سبق اور ضروریات کے علاوہ ۱۵،۱۶ گھنٹے ناول پڑھنے میں گذرتے اس لئے کہ ایک مقدمہ طلاق میں لفظ جواب کے اردو محاورہ کی ضرورت تھی اور سنا تھا کہ اردو محاورات میں ناولوں کی زبان زیادہ معتبر ہے۔ میرا کام صرف اتنا تھا کہ لفظ جواب کے حاشیہ پر سرخ نشان لگادوں۔ آگے تو بیرسٹر صاحب خود نقل کرتے پھرتے۔

یہ ساری فضولیات تمہید کے بعد جو شخص کل تک تمہیں بار بار اس کی تاکید کرتا تھا کہ کسی جھگڑے میں سامنے نہ آنا وہ آج تم سے اس کی درخواست کر رہا ہے کہ لندن اور نواح لندن میں اخبارات اور رسالوں میں جتنا بھی مسلمانوں کی طرف سے ہنگامے اور بے چینی کا اظہار کرسکو خود بھی کرنا اور دوسروں سے بھی کرانا۔

منشاء اس کا یہ ہوا کہ بخار تو کئی دن سے ہے، کھانسی ،نزلہ کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکل رہی ہے مولوی انعام کریم نے کل ایک اشتہار پاکستان کا آیا ہوا بھیجا اور یہ کہہ کر بھیجا کہ اس کو

سن کر واپس کر دو۔ میں نے بخار میں اس کو ڈانٹ دیا کہ یہ کوئی اخباری چیز تھوڑی ہی ہے کہ صرف سن کر واپس کر دوں۔اس پر تو آپ کو بھی کچھ کرنا چاہئے اور مجھے بھی اور میں نے عزیز عطاء الرحمٰن کو وہ اشتہار دیا کہ اس کے دس عدد فوٹو چاہئیں۔ وہ دس فوٹو چالیس ریال میں کرالایا

ایک تو کل ہی مولانا بنوری کے پاس بذریعہ رجسٹری اپنے خط کے ساتھ بھیج دیا اور تین آج مولوی نصیر کی معرفت علی میاں، قاری طیب اور مولوی اسعد کو بھیج رہا ہوں۔ اخیر میں کوئی بچ گیا تو مولانا منت اللہ صاحب امیر شریعت بہار اور ایک تمہارے نام بھیج رہا ہوں۔ پرسوں ایک ائر لیٹر تمہارے خط کے جواب میں لکھ چکا ہوں اور ایک پیکٹ اور ایک خط کا جواب تھا اور تمہارے ایک مرید کے مرسلہ پیکٹ کا امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔

تمہارے خطوط کا آج کل مجھے بہت شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اول تو خوئے بدرا بہانہ بسیار دوسرے تم ماشاء اللہ قوی القلب، نوجوان، حوادث سے غیر متأثر ہونے والے اور میں ضعیف، نصف دروں نصف بیرونِ قبر، ذرا سے کھڑ کے پر ڈرنے والا، اس لئے کل کے خط کا اور آج کی اس رجسٹری کا کہ اس میں تم نے کیا کیا، انتظار رہے گا۔ نیز اطہر کے سلسلہ میں جو کارروائی کر سکو محفوظ رکھیو۔ اخبارات کے تراشے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اخبارات کی رائے دو لفظوں میں لکھ دینا۔ خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام و دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۳ر مئی ۷۵ء

﴿148﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱ر مئی ۷۵ء/ ۱۱ر جمادی الاولیٰ ۹۵ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہاری جدہ تک اور جدہ سے روانگی تو عزیز یعقوب سے تیسرے دن معلوم ہوگئی تھی چونکہ مجھ سے یعقوب نے یہ کہا تھا کہ صبح کو ان کا جہاز روانہ ہوگا اور اسی وقت میرا بھی جہاز ہے عصر تک پہنچ جاؤں گا اس لئے میں نے دوسرے ہی دن عصر کے بعد سے تمہاری تحقیقات شروع کردی تھیں اور مجھے جس چیز کا زیادہ فکر تھا اس کا حال اب تک بھی معلوم نہیں ہوا۔ خدا کرے کہ اس مخمصہ سے تم بالکل علیحدہ ہو چکے ہو۔

تین چار دن ہوئے ایک پیکٹ اشتہار کا پہنچا تھا اس میں لکھا تھا کہ تفاصیل مولانا یوسف متالا سے پوچھ لیں۔ کل کی ڈاک سے تمہارا ائر لیٹر عین انتظار میں پہنچا اور آج کی ڈاک سے تمہارا مرسلہ اشتہاروں کا پیکٹ بھی پہنچا جس میں ....کو بات کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے کام کرنے والوں میں اخلاص پیدا فرمائے۔

اپنا تجربہ تو یہ ہے کہ آدمی ان سوالات جوابات میں پھنس جاتا ہے تو کوئی ٹھوس کام نہیں کر پاتا، اس واسطے کہ ان سب کے جوابات وہ بھی شائع کریں گے اور تمہیں بھی جواب الجواب کی فکر ہوگی ورنہ قوم سر ہو جائے گی کہ ہمیں بیچ میں چھوڑ کر خود الگ ہو گئے۔ میں تو اسی وجہ سے اپنے یہاں والوں کو ان قصوں میں پھنسنے سے خاص طور سے روکتا رہتا ہوں اور نظام الدین والوں کے یہاں تو مستقل اصول ہے کہ جواب نہ دیا جائے۔



اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اخلاص کی برکت سے اور دینی جدو جہد کی وجہ سے اس

میں کامیاب فرمائے۔اگرتم کسی چیز میں نہ پھنسو تو مضائقہ نہیں اور خیر میں مشورہ اور دینی امور میں مدد کرنے کو کون روک دے گا۔مگر حالات دنیا کے آج کل ایسے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے کندھے پر[رکھ کر] بندوق چلانا چاہتا ہے۔

تمہاری روانگی کے بعد سے اسی دن سردی سے بخار ہوا اور اب اس کا سلسلہ بڑھتے بڑھتے کھانسی،زکام، بخار بہت سے عوارض اپنے اندر لپیٹ لئے,اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ ایسی حالت میں میرے رمضان کا مسئلہ معرض بحث میں خوب آرہا ہے اب تک تو سب کے ذہن میں یہ تھا کہ مولوی انعام صاحب کی آمد پر سہارنپور کا فیصلہ ضرور کر دیں گے مگر مولانا انعام صاحب نے کوئی فیصلہ کرنے سے انکار کردیا۔

ان کا بیان ہے کہ رمضان تیراوہاں کرنا بہت اہم ہے,نہ صرف ذاکرین کیلئے بلکہ تبلیغ اور مدرسہ کو بھی ضرورت ہے مگر دوسال ہوگئے اس کا تجربہ کرتے ہوئے وہاں کے قیام میں طبیعت اس قدر خراب رہتی ہے کہ ڈر لگنے لگتا ہے اس لئے زور سے کہنے کی ہمت نہیں پڑتی۔

عزیز عبدالحفیظ تو اول سے پختہ رائے رکھے ہوئے ہے کہ رمضان سہارنپور کرنا ہے اس نے کوئی لمبا چوڑا خواب دیکھا ہے میں نے تو سنا نہیں کہ اپنی نااہلیت سے اس کے خواب پر آنسو نکلنے لگے جس کو ڈاکٹر نے سخت مضر بتایا ہے۔خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ امید ہے کہ اس[کی] امانتیں سب پہنچا دی ہوں گی۔ ابوالحسن کا ڈبہ اور میرا تمر باللوز کا ڈبہ بھی۔

اللہ تعالیٰ تمہارے دارالعلوم کی اعانت کیلئے سعودی سفارت خانہ کو اور دوسرے احباب کو متوجہ کردے,اس کیلئے تو اول ہی سے دعا گو ہوں,مگر پیارے! ذکر شغل ہو، تعلیم وتدریس ہو، تبلیغ یا کوئی دینی شعبہ ہو، انہماک سے تو ایک ہی کام ہوسکتا ہے۔اگر کئی کاموں میں لگ جائے تو جب تک جامعیت کاملہ نہ پیدا ہوجائے اس کے بغیر سب کاموں میں

انتشار رہتا ہے۔ اس قسم کے مضامین پہلے خطوط میں بھی لکھوا چکا ہوں۔

میری باتیں اس وقت تو شاید پسند نہ آویں مگر میرے مرنے کے بعد ضرور یاد کروگے۔ تم نے اچھا کیا کہ شاہ فیصل کے انتقال پر تعزیتی تار بھیج دیا ؎

یا مکن با پیل باناں دوستی   یا بنا کن خانہ بر انداز پیل

تمہارے پہلے خط میں کتابوں کے سلسلہ میں جو مفید مشورے تھے وہ عزیز عبد الحفیظ کے حوالہ کردوں گا۔ میں تو اس سے ہمیشہ یکسو رہا۔   فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ، ۲۱/مئی ۷۵ء

از مولانا حبیب اللہ صاحب: بخدمت شاہ یوسف صاحب بعد سلام مسنون، میری کتاب آپ نے مصر سے نہیں بھیجی اور نہ اس عبارت کو حل کرا کر اطلاع دی۔

﴿149﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
تاریخ روانگی: ۲۴/مئی ۷۵ء [۱۴/جمادی الاولیٰ ۹۵ھ]

ابی وسیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ واپسی کے بعد چوتھا عریضہ ہے لیکن بد قسمتی سے تینوں عریضوں میں ایک مضمون لکھنا بالکل یاد نہ رہا۔ وہ یہ کہ حضرت والا موجودہ اس حالت میں ان عریضوں کے جواب کی زحمت نہ فرمائیں کہ حضرت والا کو تکلیف ہے اور میں نے بھی خلاف عادت حضرت والا کے انتظار

شدید کی تکلیف کے احساس اور اپنی محتاجی اور دعاؤں کی ضرورت کے پیش نظر یہ عریضے لکھے۔ خدا کرے خدمت عالی میں پہنچ چکے ہوں۔

آج ہسپتال میں میرا ساتواں دن ہے۔کل جمعہ کیلئے وہ ڈاکٹر صاحب جنہوں نے آپریشن کیا تھا وہ یہاں کے بڑے سرجن ہیں تقریباً سارے آپریشن وہی کرتے ہیں ان بے چاروں کو اس قدر محبت عقیدت ہوگئی کہ جب میں نے ان سے جمعہ کی نماز کی اجازت کے لئے پوچھا کہ آپ آدھ گھنٹہ کیلئے جمعہ کی نماز کیلئے مسجد جانے کی اجازت دے دیں,کوئی ساتھی کار لے کر آئے گا وہ لے جائے گا۔مگر وہ مجھے خود ہی نماز کے لئے لے گئے اور واپسی میں پھل اور اخبار وغیرہ بھی میرے لئے لے آئے۔ان کیلئے دعا فرماویں حق تعالیٰ انہیں اپنی محبت نصیب فرماوے۔کل میں نے ان سے عرض کیا تھا کہ اب میں گھر جانا چاہتا ہوں تو انہوں نے آج دوپہر ڈھائی بجے میرا اچھی طرح طبی معائنہ کر کے فیصلہ کرنے کا وعدہ کیا ہے

اگرچہ اب تک زخم بالکل ہرا ہے، بالکل بولا نہیں جاتا ایک جملہ بولنے سے ایک گھنٹہ کیلئے تکلیف شدید ہو جاتی ہے مگر چونکہ یہاں ہسپتال کا سارا ہی خدمت گذار عملہ عورتوں کا ہے بلکہ لڑکیوں کا ہے اور مزید برآں میرا قیام مستقل الگ خصوصی کمرہ میں ہے اس وجہ سے ایک لمحہ کیلئے طبیعت رہنے کو گوارا نہیں کرتی۔اس مجبوری کو میں نے ان سے درخواست کی اگرچہ انہوں نے ادب کے مارے وجہ نہیں پوچھی۔اچھا ہوا دعا فرماویں حق تعالیٰ جلد آرام نصیب فرماوے۔

حضرت والا! یہاں کے اس ہفتہ کے قیام کے دوران خود مجھے اپنی ذات کے متعلق سوچنے کا بہت بہترین موقع ملا,خدا ہی راہ عمل پہ ڈال دے۔میں نے اپنی موجودہ زندگی کا پچھلی زندگی سے موازنہ کیا تو خدا کی قسم کھا کر لکھتا ہوں کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ خدا نے مجھ میں کتنی اچھی صفات ودیعت کی تھیں جن کو میں نے کس طرح برباد کیا۔

بہترین علمی استعداد تھی وہ تو ضائع ہو ہی گئی مگر اس مالک نے اپنی ذات کے ساتھ

جوتعلق بخشا تھااس کی ناقدری کی تو مبتلائے سیآت ہوکرتباہ وبرباد ہوا۔راندیراور پھرسہارنپور دونوں جگہوں دل کی کیفیت وہ تھی اگراسی کیفیت پرموت آئے تو نجات یقینی کہی جاسکتی ہے۔ کئی کئی گھنٹے تنہائی میں بیٹھ کرمیں اپنے پررویا کرتا تھا جب کسی کے دیکھنے کا خطرہ ہوتا تو اس بیت الخلاء میں چلا جاتا جہاں بیٹھ کر بہت سوں کو پاخانہ بھی نہیں آتا تھا۔

اسی کو جب کبھی مولانا عبدالرحیم صاحب دیکھ لیتے تو دوتین دفعہ سمجھانے کوحضرت کے پاس لائے کہ کہیں یأس کی کیفیت نہ پیدا ہوجائے۔انہیں دنوں میں حضرت نے عصر کے بعد چارپائی پر جب میں حضرت کوچائے پلارہا تھا تو حضرت نے مجھے ارشادفرمایا کہ زیادہ فکر نہ کرتجھے نسبت عبدیت حاصل ہے جوساری نسبتوں میں سب سے اونچی نسبت ہے۔اور بھی بارہا حضرت نے اس طرح کے حوصلہ افزا جملے ارشادفرمائے تھے مگر ہائے افسوس کہ حضرت میں نے اپناسب کچھ گنوادیا۔

دراصل ناقدری سے ساری نعمتیں چھن جاتی ہیں جس کے لئے شومئی قسمت نے انگلینڈ کا بہانہ بنادیااورسفرکےساتھ ہی اولاً توعلمی شغل گیا پھر یہاں کے قیام کے بعددوسری جو سب سے بڑی نعمت تھی تعلق مع اللہ وہ بھی گیا۔عمر کے تقاضے کے سبب جو کچھ سوجھ بوجھ بڑھی اس کو بدقسمتی سے علم سمجھا,حالانکہ وہ تو کب سے ہوا ہو چکا اورتقویٰ اورتعلق مع اللہ کے بدلہ شیطان نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے فکر کا ہَوّا دل پرمسلط کیا جس کو میں پہلے کا بدل بلکہ اس سے افضل سمجھ کراس میں پھنس گیا۔

حالانکہ وہ تو پس پردہ اس عظیم نعمت کا زوال تھا جوخدانے بچپن سے میرے دل میں ودیعت کی تھی جس کے متعلق میں نے بہت مفصل کئی صفحوں پرمشتمل ایک عریضہ غالباً مشکوۃ کے سال میں حضرت کی خدمت میں پیش کیا تھا جس میں میرے ابتدائی اچھے حالات کا ذکرتھا۔

میرے حضرت! میں نے اپنے پر بڑاظلم کیاہے، میں بڑامجرم ہوں،میری بداعمالیوں

کے سبب خدا نے علم اور تقویٰ اور تعلق مع اللہ اور صحت جیسی عظیم نعمتیں چھین لیں۔ خدارا میرے حال پر رحم فرما کر توجہ فرمائیں۔ کبھی میرا نفس اور شیطان اصلاح الناس اور خدمت خلق اور ردفرق باطلہ کو افضل واعظم اعمال قرار دے کر منحوس لیڈری کے بھنور میں پھنساتا ہے۔ خدا کے واسطے میرے حال پر رحم فرماویں۔

حضرت والا! یہ مضمون نہ تو میں نے تصنع تکلف کے طور پر بنا کر لکھا ہے اور نہ کسی فوری جدید نئی معصیت میں ابتلاء سے متاثر ہو کر لکھا ہے، بلکہ ایک ہفتہ جو مجھے فرصت اور تنہائی میں تخلیہ نصیب ہوا اس میں صرف اپنی ذات کو سامنے رکھ کر سوچتا رہا۔ موت اور آخرت کو سوچتا رہا کہ اب میرا کیا بنے گا؟ اس ہفتہ بھر سوچ کے بعد آج فیصلہ کیا کہ حضرت کے در کے سوا کونسا در ہے جہاں جاؤں اور اپنی تباہی سناؤں۔

اصل تو حضرت کا فیصلہ ہے کہ حضرت حکیم ہیں۔ میری اپنی ناقص سمجھ کے مطابق دو چھنی ہوئی نعمتوں علم اور تعلق مع اللہ کی واپسی اور لیڈری کا زعم اور دوسروں کی اصلاح کی بے جا فکر سے خلاصی کی خصوصیت کے ساتھ عاجزانہ لجاجت کے ساتھ دعا اور توجہات کی درخواست ہے۔ امید ہے کہ حضرت والا کو اس سیاہ قلب کلب کے ساتھ جو محبت اور شفقت ہے اس کی بنا پر مجھے محروم نہیں فرمائیں گے۔ نیز یہی ساری درخواست روضۂ اقدس پر بھی عرض کرنے کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی

یوسف متالا۔ شنبہ ۲۴ مئی ۷۵ء

150

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: یکم جون ۷۵ء/۲۲رجمادی الاولیٰ ۹۵ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۰رمئی ۳۱رکو ملا۔ میری طبیعت تمہارے جانے کے بعد سے بہت ہی خراب رہی، بخار ضعف روز افزوں رہا، بیٹھنا بھی مشکل رہا، ابھی تک عینک تو ملی نہیں جو بینائی کا حال معلوم ہو۔ تمہارے اس سے پہلے بھی خط پہنچ گئے تھے ان کا جواب بھی ہمروزہ لکھوا چکا ہوں خدا کرے پہنچ گیا ہو۔

تمہارے آپریشن کی کامیابی سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اسی کا احسان ہے اللہ تعالیٰ آئندہ بھی تمہیں صحت وعافیت اور قوت کے ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے اور تمہارے فیوض ظاہریہ اور باطنیہ سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مالا مال کرے۔ اس کی تو واقعی مجھے بھی تمنا ہے اور روز افزوں کہ تم کچھ کرلو تو میری تمنائیں جو تمہارے سے وابستہ ہیں وہ پوری ہوجائیں۔

میں اپنے دوستوں کو تفریحی فقروں میں متنبہ کرنا چاہتا ہوں منہ چڑھا کر ڈانٹنے کی عادت نہیں۔ جو اس سے فائدہ اٹھالیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو بہت فائدہ ہوتا ہے اور جو لاپروائی کر کے نقصان اٹھاتے ہیں اس سے بہت قلق ہوتا ہے۔ معلوم نہیں تمہارے قصہ میں کیا ہورہا ہے اس کا بھی فکر لگا رہتا ہے۔

نیز جو اجتماع تم نے تجویز کیا تھا اس کی کارگذاری کا بھی انتظار ہے۔ میرا تو جی چاہتا ہے کہ تم ان جھگڑوں سے الگ رہو مگر تمہاری جوانی کا جوش الگ نہیں رہنے دیتا۔ تمہارے

دارالعلوم کا بھی بڑا فکر ہے اللہ تعالیٰ اس کو باحسن وجوہ ترقیات سے نوازے۔

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، یکم جون ۷۵ء

《151》

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/جون ۷۵ء [۲۶/جمادی الاولیٰ ۹۵ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۴/مئی ۵/جون کو ملا۔ تم نے لکھا کہ میں نے اس سے پہلے متعدد خطوط لکھے تمہارا کوئی خط ایسا نہیں آیا جس کا میں نے فوراً جواب نہ لکھوایا ہو۔ میں تو اس سے پہلے خط میں یہ خبر دیکھ کر یا سن کر کہ تمہارے آپریشن کا مرحلہ نمٹ گیا بہت مسرور ہوا تھا اور فرط مسرت میں تمہارا وہ خط فوراً عزیز یعقوب کو بھی دکھلا دیا تھا مگر تمہارے اس خط نے فکر میں ڈال دیا۔ اس لئے کہ تمہارے اس محبت نامہ سے تو مرض کا بہت اثر باقی رہنا معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت عطا فرمائے۔

تم نے میری بیماری کی رعایت سے خط نہ لکھنے کی خواہش ظاہر کی مگر تمہارے خطوط تو میرے لئے موجب مسرت وراحت ہیں۔ تم نے اس خط میں اپنے علمی اور سلوکی احوال کا جو نقصان لکھا وہ مجھے تو خوب پہلے سے محسوس ہے۔ اسی لئے تمہیں یاد ہوگا کہ میں دو تین برس سے تمہاری لیڈری کے خلاف خطوط بھی لکھتا رہا ہوں اور اس پر بھی زور دیتا رہا ہوں کہ ہر چیز میں اپنے کو نہ پھانسو۔

علمی حرج جو تم نے لکھا وہ بھی قابل لحاظ اور اہم ہے اور اس سے بڑھ کر سلوکی کہ میں اب تک لندن والوں کو تمہاری طرف متوجہ کرتا رہا ہوں اور کر رہا ہوں اور اسی وجہ سے تمہارے چائے والے قصہ کو باوجود تمہاری گرانی طبع کے بہت زیادہ اچھالتا رہا ہوں کہ میرے نزدیک اس سے بہت زیادہ نقصان پہنچا۔ یہ ناکارہ او کہ خود گم است کرا رہبری کند کا سچا مصداق ہے لیکن دوستوں کو اپنی نااہلیت کے باوجود ان کے متعلق محبت اور اعتقاد کے بقدر نفع ہوتا ہے۔ پیر من خس است اعتقاد من بس است سچا مقولہ ہے۔

تم نے لکھا کہ آج ہسپتال کا ساتواں دن ہے میں تو پہلے خط سے سمجھا تھا کہ تم نکل چکے ہوگے۔ معلوم نہیں تمہارے سرجن مسلمان ہیں یا غیر مسلم؟ اگر مسلمان ہیں تو رفع درجات کی دعا کرتا ہوں, غیر مسلم ہوں تو ہدایت کی۔ اس میں تو شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں بہت سی خوبیاں ودیعت کر رکھی ہیں مگر نظر بد سے بچانے کے واسطے ایک ضد کی عادت بھی رکھ دی۔ اللہ تعالیٰ تمہاری خوبیوں سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔

یہ تو میں تمہیں بار بار لکھ چکا کہ اپنے کو بہت زیادہ مشہور نہ بناؤ۔ کلمۃ الخیر اور مفید مشوروں سے تو انکار نہیں اور ۲۴ر گھنٹے میں کم سے کم ایک گھنٹہ اپنے معمولات اور اکابر کے حالات، مکتوبات اور ملفوظات کیلئے ضرور نکال رکھو۔

تمہارے دار العلوم کا مسئلہ چونکہ بہت زیادہ پھیل گیا اور اس کو درمیان میں نہیں چھوڑا جا سکتا اس لئے اس کی تکمیل تو بہت ضروری ہے لیکن اس کیلئے بھی اپنی نگرانی اور سرپرستی میں دو تین کام کرنے والے ضرور پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رضا و محبت عطا فرمائے۔ مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق اور نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

تم نے جن چار چیزوں کیلئے دعا کو لکھا ان کیلئے تو میں بار بار لکھتا بھی رہا ہوں اور متوجہ بھی کرتا رہا ہوں اور دعا بھی کرتا ہوں کہ اپنے پاس تو کچھ ہے نہیں تم ہی دوستوں کے

حسن ظن اور کوششوں کو اپنا سرمایہ سمجھتا ہوں۔

عزیزہ خدیجہ اور اس کی والدہ کو سلام و دعوات۔ان دونوں کیلئے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۵/ جون ۷۵ء

تمہارا خط میں نے اپنی عادت کے خلاف جواب لکھوا کر پھاڑ دیا۔

﴿152﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰/ جون ۷۵ء / یکم جمادی الثانیہ ۹۵ھ

مکرم و محترم الحاج قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، آپ کے جانے کے بعد سے دو گرامی نامے آپ کے آئے۔ پہلے میں تو آپریشن کی کامیابی لکھی تھی جس سے بہت مسرت ہوئی تھی اور میں سمجھا تھا کہ بالکل نمٹ گئے مگر دوسرے میں پھر تکلیف لکھی جس سے بہت رنج و قلق ہوا۔ خدا کرے کہ اب صحت کاملہ ہوگئی ہو۔ یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کرے۔

تم نے اس خط میں فراغت کے زمانہ میں اپنی زندگی پر تبصرہ بھی لکھا تھا مگر میں تو ان سب چیزوں کو بار بار لکھتا رہا ہوں معلوم نہیں میرے خطوط موجود ہیں یا ضائع ہوگئے۔ اگر موجود ہوں تو سب امور میرے خط میں ضرور ملیں گے۔ میں تو دل و جان سے تمہارے ترقی علم و عمل کیلئے دعا کرتا رہتا ہوں کہ تم دوستوں کی ترقیات ہی پر اپنی مغفرت کی امیدیں لگائے

بیٹھا ہوں۔اس لئے تمہارے لئے دعا تو اپنے لئے دعا ہے۔

میرے رمضان کا مسئلہ اب تک معرکۃ الآراء بنا ہوا ہے,خیال تھا کہ مولوی انعام کی افریقہ سے واپسی پر طے ہوجائے گا۔وہ بھی یہاں ۲۰/دن قیام کے بعد ہندوستان چلے گئے۔کئی مرتبہ مسئلہ ان کے سامنے آیا مگر وہ ہر دفعہ یہی کہتے گئے کہ وہاں کی ضرورت تو بہت ہے مگر تیرے ضعف کی وجہ سے کہنے کی ہمت نہیں پڑتی۔خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام ودعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،بقلم حبیب اللہ

﴿153﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴/جون ۷۵ء / ۱۵/جمادی الثانیہ ۹۵ھ

عزیزم الحاج مولانا قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون،میری آنکھ کا آپریشن تو تمہارے سامنے ہوگیا تھا مگر اس کے بعد سے تقریباً ۱۵/دن بعد سے بہت ہی ضعف میں اضافہ ہوگیا اور وہ بجائے گھٹنے کے بڑھتا ہی جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

میرے رمضان کا مسئلہ بہت دنوں سے معرض بحث میں تھا,اور خیال تھا کہ مولوی انعام کی افریقہ سے واپسی پر طے ہوجائے گا مگر وہ بھی بغیر کچھ طے کئے واپس چلے گئے,اور ہر دفعہ میں یہ کہتے رہے کہ وہاں جانے کی ضرورت تو ذکر کے علاوہ اور بھی کئی ہیں مگر میری ہمت تیرے ضعف کو دیکھ کر جانے کو کہنے کی نہیں پڑتی۔

مگر ہمارے قاضی عبدالقادر صاحب تو اس قدر زوروں پر ہیں کہ اس کے سوا کوئی

لفظ سننا نہیں چاہتے کہ رمضان سہارنپور ہی ہوگا۔ ادھر حاجی یعقوب کے خطوط ایک ماہ سے بہت کثرت سے آرہے تھے کہ لوگ تیرے رمضان کو بہت کثرت سے پوچھ رہے ہیں کوئی چیز متعین ہوگئی ہو تو اطلاع کردیں۔ ساتھ ہی مولوی نصیر کے خطوط میں بھی تقاضے تھے کہ اگر رمضان یہاں طے ہو جائے تو مجھے جلد مطلع کرنے کی ضرورت ہے کہ آج کل گرانی بھی بڑھتی جارہی ہے، چاول جو پہلے ڈھائی روپے کا تھا اب ۶ ر تک پہنچ گئے اسی طرح اور چیزیں بھی، اس لئے میں نے چند روز ہوئے سہارنپور کا رمضان طے کردیا اور دوستوں کو اطلاع بھی کردی۔

چار ماہ کا واپسی کا ٹکٹ لے کر جانے کا ارادہ ہے۔ ۱۶ ر اگست/ ۲۸ ر رجب کو جدہ سے روانگی کا ارادہ ہے، اور آخر ذیقعدہ میں واپسی کا۔ تمہارے دوست یعقوب کو بھی اطلاع کردی تھی کہ اگر خط لکھو تو مولوی یوسف کو بھی مطلع کردینا اس لئے کہ اس کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ رمضان لندن میں گذارنے کا ارادہ کررہا ہے۔ عزیز عبدالرحیم کا خط بہت دنوں سے نہیں آیا اگر تم خط لکھو تو میرا انظام ضرور لکھ دینا۔

تمہارا خط مجھے مدینہ منورہ کے پتہ سے نہیں مل سکتا اس لئے کہ روانگی سے ۱۵، ۲۰ ر دن پہلے مکہ جانا پڑے گا۔ البتہ مکہ مکرمہ کے پتہ سے مل سکتا ہے۔ تمہارے متعلق میرا مشورہ تو یہی ہے کہ تم لندن ہی قیام کرو کہ تمہارے دارالعلوم کا مسئلہ میرے نزدیک سب سے زیادہ اہم ہے، اور تمہاری غیبت سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ممانعت آنے کی نہیں ہے، بالخصوص جب کہ تمہاری اہلیہ کا شدید اصرار ہے۔ جواب سے اگر مکہ اطلاع کردو تو طمانینت ہو۔

مکہ تک تو عطاء الرحمٰن بھی میرے ساتھ جانے کو کہہ رہا ہے ان کے امتحان ختم ہوگئے اور دونوں بھائی ممتاز نمبروں سے کامیاب ہوئے۔ ایک کی مبارکباد تم کو پیش کردوں اور دوسرے کی اپنے کو۔ اہلیہ سے سلام مسنون، خدیجہ کو دعوات۔ مولوی ہاشم وغیرہ احباب کو بھی

میرے سفر کی اطلاع کر دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۴؍جون ۷۵ء

﴿154﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹؍جون ۷۵ء / ۲۰؍جمادی الثانیہ ۹۵ھ

عنایت فرمایم الحاج قاری یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ تو میں متعدد خطوط میں لکھوا چکا ہوں کہ باوجود ضعف اور انتہائی بے ہمتی کے ۶؍اگست کو روانگی جدہ سے طے ہو ہی گئی۔ بخار سے تو تقریباً عافیت ہے مگر ضعف روز افزوں ہے۔تم نے اس خط میں میرے تین خطوں کی رسید لکھی مجھے اسی کی حیرت ہو رہی تھی۔

تم نے لکھا کہ دارالعلوم کے سلسلہ میں پریشانی بہت ہے اور مجھے تم سے زیادہ فکر رہا۔اسی وجہ سے میں شروع میں تمہارے بیروت جانے کی مخالفت کرتا رہا مگر تم نے اس وقت ایسا اطمینان دلایا کہ گویا رقم گھر میں رکھی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد اس بار سے سبکدوش فرمائے۔

علی میاں تو غالباً آج کل لکھنو شاید ہی ہوں ان کا خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ افریقہ کا تقاضا ہے اور واپسی میں تیرے سے مل کر آنے کا ارادہ ہے۔اس وقت تک میرا سفر طے نہیں ہوا تھا،میں نے علی میاں کو بھی سفر کی اطلاع کر دی ہے۔

جواب آنے پر اس کو سہارنپور ہی بھیجیں اس لئے کہ یہاں مدینہ سے روانگی تو ہفتہ

عشرہ میں ہو ہی جائے گی۔ یہاں خط کا ملنا مشکل ہوگا البتہ اس خط پر پتہ پر خصوصی کا لفظ لکھ دیجیو تا کہ میں مجمع میں نہ سنوں۔

تم نے جو ترکیب قانونی لکھی ہے خدا کرے کہ مثمر ہو جائے۔ میرے خیال میں لیبیا کے صدر اور وزیر کو اظہار نفرت کے خطوط تو ضرور مختلف لکھوانے چاہئیں، اپنی کاروائی بھی کرتے رہیں اور نہایت نفرت کے خطوط بھی لکھواتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم نے اپنا مکان بیچ کر سارا قرضہ ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد کوئی بہترین مکان میسر فرمائے۔ تم اصل میں کچھ بگڑے ہوئے رئیس بھی ہو۔ مجھ بخیل کے پاس کچھ دنوں رہتے تو کچھ فیاضیوں میں کمی ہوتی۔ عزیز عبدالرحیم کا خط بہت دنوں سے میرے پاس نہیں آیا۔

جناب الحاج بھائی شہیر الدین صاحب سے:

بعد سلام مسنون، آپ کا ائر لیٹر مورخہ ۱۳ر جون پہنچا۔ آپ کا تار اور خط پہنچ گیا تھا۔ تار کی رسید تو یاد نہیں مگر خط کا جواب لکھوا دیا تھا۔ خط سے آپ کی مجمل پریشانی سے قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ آپ کی پریشانی کو دور فرمائے۔ ان کے بلانے کی کوشش کی کامیابی کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔

اگر یہ ناکارہ رمضان میں سہارنپور پہنچ جائے اور آپ کی آمد میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور دار العلوم کا بھی حرج نہ ہو تو ماہ مبارک میں سہارنپور آجائیں اور بھی جو حضرات سہارنپور آئے ہوں قاری یوسف اور مولوی ہاشم سے مشورہ کر کے انہیں اطلاع کر دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۹ر جون ۷۵ء

﴿155﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جولائی ۷۵ء/ جمادی الثانیہ ۹۵ھ

عنایت فرمایم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، ایک صاحب کا خط آیا ہے اس میں تمہارا بھی ذکر ہے کہ تم نے کوئی تصنیف آداب رمضان میں لکھی تھی اس میں افطار کے بعد نماز میں تاخیر کے بارے میں کچھ لکھا تھا جس پر چہ میگوئیاں بھی کچھ ہوئی تھیں۔ اس نے اکابر کے معمولات حضرت گنگوہی وغیرہ کے پوچھے ہیں۔

تمہارے پاس اکابر کا رمضان ہے یا نہیں؟ اگر نہ ہو اور تم خود آرہے ہو تب تو مجھے یاد دلائیو اور اگر کوئی تمہارا مرید آرہا ہو تو اس کے ذریعہ ایک پرچہ دے دیجئو۔ میرا خیال ہے کہ میرے رسائل دو دو چار چار ضرور تمہارے پاس رہنے چاہئیں تا کہ لوگوں کو دکھانے میں سہولت رہے۔

پہلے بھی میں نے اس پر بہت زور دیا تھا کہ میرے اردو کے رسائل تبلیغی کم سے کم پانچ پانچ تمہارے پاس ضرور رہنے چاہئیں, صورت جو چاہے ہو, وقف ہو اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کیا کیا کتابیں تمہارے پاس ہیں, اور کس مقدار میں ہیں۔

جن صاحب کا خط آیا ہے ان کا پتہ یہ ہے:

A H Khulwadia, Manchester 17:

بعد سلام مسنون، تمہارا خط پہنچا۔ تم نے جواب کیلئے اپنے پتہ کا لفافہ تو رکھا مگر محصول کیلئے کچھ نہیں رکھا۔ تقریباً سوا روپے کے قریب خرچ ہوتا ہے اس کیلئے شلنگ وغیرہ

کچھ ہونے چاہئیں تھے۔آئندہ اس کا خیال رکھیں کہ اگر جواب منگانا ہوتو محصول کیلئے کچھ ہونا چاہئے یا حاجیوں کے ساتھ حجازی ائرلیٹر منگا کر رکھ لیں ہر خط کے ساتھ اپنے پتہ کا ائرلیٹر بھیج دیا کریں۔

اس وقت تو یہ ناکارہ ہندوستان کا ارادہ کررہا ہے, ذیقعدہ میں واپسی کا ارادہ ہے اس سے پہلے کوئی خط نہ لکھیں۔آپ نے روزہ کے افطار کے بارے میں اکابر حضرت گنگوہی، مدنی، رائپوری، تھانوی کے معمولات پوچھے۔ان سب حضرات کے معمولات بہت تفصیل سے میرے رسالہ اکابر کے رمضان میں ہیں۔اگر قاری یوسف متالا کے پاس ہوتو لے کر مطالعہ کرلیں۔ ان میں سب کے معمولات علیحدہ علیحدہ لکھے ہیں لیکن اتنی بات میں یہ سب شریک ہیں کہ رمضان میں مغرب کی اذان اور نماز میں کہیں کم اور کہیں زیادہ فصل ضرور ہوتا تھا۔عموماً آٹھ دس منٹ تو سبھی کے یہاں ہوتا تھا۔

﴿156﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳؍جولائی ۷۵ء/ ۲۵؍جمادی الثانیہ ۹۵ھ

عزیزم عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت ۳؍جولائی کی شب میں بعد عشاء تمہارا محبت نامہ ملا اور کل کی ڈاک سے لامع کی چوتھی جلد مل گئی تھی۔میں کل ہی اس کی رسید لکھنے کا ارادہ کررہا تھا مگر یہ سوچ رہا تھا کہ میں کئی دن ہوئے ایک خط لکھ چکا ہوں۔اس کا بھی جواب آجائے گا تو اچھا ہے عزیزم مولوی عبدالحفیظ کا قیام تو آج کل ایک جگہ نہیں ہے۔مکہ، جدہ، ریاض،

مدینہ چار جگہ گشت رہتا ہے۔ مگر اتفاق سے جس وقت تمہاری کتاب پہنچی اس وقت وہ یہاں موجود تھے ,اور فوراً ہی مکہ روانہ ہو گئے۔ وہاں سے ملک صاحب آج لندن جانے والے ہیں کہ محمد کا ہاتھ جڑوانا ہے۔ ان کو روانہ کرنے کے بعد پھر عبد الحفیظ جدہ ہی سے بذریعہ طیارہ ریاض جانے کو کہہ رہا تھا اور وہاں سے تین چار دن بعد یہاں آ کر فوراً مصر جانے کو کہتا تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ تھا کہ مصر سیدھے چلے جاؤ ایک دو دن کی دیر لگے گی یہاں آنے میں مگر اس نے کہا کہ ممکن ہے اس وقت تک کوئی نئی بات پیش آ جائے جس کے متعلق مشورہ کرنا ہو۔

تم حضرات مولوی تقی کے بغیر کہیں خط لکھ سکتے ہو؟ وہ ابوظبی تک تو پہنچ گئے ان کے آج کل دمادم خطوط آ رہے ہیں۔ اس ہفتہ میں تین آئے۔ پہلا لکھنؤ سے، اس میں لکھا تھا کہ کہ دوسرے خط میں جواب کیلئے پتہ لکھوں گا۔ دوسرا شارقہ سے اور آج ابوظبی سے۔ آج ہی جواب کا ارادہ کر رہا ہوں۔ ان کو ملازمت تو مل گئی ہے مگر ابھی کام سپرد نہیں ہوا۔

مولوی عبد الحفیظ کو تمہارا پرچہ بھیج دیا تھا۔ میں نے جو پرسوں تمہیں خط لکھا تھا اس پر بھی انہوں نے کچھ لکھا تھا مجھے دیکھنے کی نوبت نہیں آئی۔ یہاں ابھی تک چوتھی آئی ہے تیسری ابھی تک نہیں آئی۔ اس سلسلہ میں تو مولوی عبد الحفیظ ہی کوئی رائے قائم کریں گے مگر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ تم نے لکھا کہ آپ کے پاس بھیج دوں؟ وہاں سے کوئی لے جانے والا مل جائے گا، مگر ڈاک میں تو سب برابر ہے۔ مگر تم یہیں بھیج دو۔ یہاں سے جانے والے تو ملتے ہیں مگر کوئی متعین نہیں۔ کبھی دیر بھی لگ جاتی ہے۔

تمہاری اہلیہ کا ہر وقت فکر رہتا ہے۔ تم نے یہ نہ لکھا کہ اندازہ کب تک فراغ کا ہے۔ یہ تو لکھا کہ تیرے ساتھ رمضان گذارنے کو جی چاہے۔ میں پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں کہ اپنی طبیعت کے خلاف ٦ / اگست کو جدہ سے ہند کی روانگی طے کر دی اور سب کو اطلاع بھی کر دی۔

یوسف کا خط تو آیا مگر پہلے خط میں تو انہوں نے آپریشن کے بعد طبیعت بہت ہی

اچھی لکھی تھی جس سے میں سمجھا کہ نمٹ گیا مگر دوسرے خط میں لکھا کہ لیٹے لیٹے لکھ رہا ہوں اس سے بہت قلق ہوا۔ اور اب کل پرسوں بھی آیا تھا اس میں بیماری کا تو ذکر نہیں البتہ یہ ہے کہ اپنا مکان بیچ کر قرضہ سب ادا کر دیا۔

لامع کے سلسلہ میں ابھی تک یہاں کوئی رقم نہیں پہنچی۔ تمہارے لئے اور تمہاری اہلیہ کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ آج کل کچھ پریشانیوں کا چاروں طرف سے کچھ ایسا زور ہے۔ تمہاری اہلیہ کا مستقل فکر، عزیز یوسف کی بیماری کا الگ، اپنے سفر کا الگ فکر، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب کو میری طرف سے بہت بہت سلام کہہ دیں۔ تمہاری اور ان کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام بھی پیش کر دیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم حبیب اللہ، ۳/ جولائی ۷۵ء

ازاحقر اسماعیل عفی عنہ

بعد سلام مسنون، ایک لفافہ جناب کے نام روانہ کیا ہے امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ اس میں جناب کے الزامات کا جواب ہے اس سے ناگواری ہوئی ہو تو معافی کی درخواست ہے۔ لندن سے یوسف کا خط آیا تھا اس میں لکھا تھا کہ قاہرہ سے جناب کا خط ان کے نام آیا جس میں آپ نے اپنی بہت سی پریشانیاں لکھی تھیں۔ جس کا انہوں نے مجملاً ذکر کیا۔۔۔

خدا کرے کہ خیریت سے ہوں۔ معلوم نہیں رمضان کیلئے کیا ارادہ ہے۔ سہارنپور یا زامبیا؟ احقر انشاء اللہ مدینہ منورہ ہی رہے گا۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں کے قیام کو باعث خیر و برکت بنائے، ہر قسم کی ابتلاء و آزمائش سے حفاظت فرماوے۔ اہلیہ اور ۔۔۔ سے بھی دعاء کی درخواست ہے۔

معلوم نہیں محترمہ کا کون سا مہینہ ہے۔اگر یہاں آ جاویں تو بہت سہولت رہے گی۔احقر جناب کیلئے دعا گو ہے اور جناب کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام عرض کرتا رہتا ہے۔معلوم ہوا کہ۔۔۔عبدالقدیر صاحب آپ پر شفقت فرما رہے ہیں۔ان کو خط لکھنے میں احتیاط کریں۔ فقط والسلام

﴿157﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۸/جولائی ۷۵ء/۳۰/جمادی الثانیہ ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت پیر اور منگل کی درمیانی شب میں تمہاری رجسٹری مستجل مستعجل پہنچی اور کل تمہارا تار بھی پہنچ گیا تھا۔عزیز مولوی۔۔۔سلمہ میں بہت سی خوبیاں ہیں اللہ تعالیٰ مزید اضافہ فرمائے۔ان کی لاتعد ولاتحصیٰ خوبیاں گنوانی مشکل ہیں۔ یہ فقرہ نہیں بلکہ واقعہ ہے۔منجملہ ان خوبیوں کے ایک یہ بھی ہے ؎

دل تو میرا نہ توڑو وعدہ تو ذرا کرلو چاہے تو وفا کرنا چاہو نہ وفا کرنا

اس لئے وہ ماشاء اللہ تعالیٰ سب کو تھپکیوں پر رکھے,اور تقریباً میری ہر بات میں ضد ہے۔

میرا دستور یہ ہے کہ اگر وعدہ پورا کرنے کا ارادہ ہو تب بھی ڈھیلا پیلا جواب دینا چاہیئے تا کہ دوسرے کو اپنے وعدہ کی وجہ سے کوئی دقت نہ اٹھانی پڑے جس میں اس کا حرج ہو۔بہت سی چیزوں کے متعلق میرا ارادہ پختہ ہوتا ہے کہ کروں گا مگر وعدہ ان الفاظ سے کرتا ہوں ''کوشش کروں گا اگر وقت پر کوئی مانع نہ ہو''۔



ان کی اس وعدہ خلافیوں کے شکار بہت ملیں گے تم اکیلے ہی نہیں ہو۔ مجھ سے بھی وہ ہر دفعہ میں ایک دو دن کا تخلف کر کے جایا کرتے ہیں۔ پرسوں کو وعدہ تھا پختہ آنے کا, اس کے بعد معلوم ہوا کہ بہت ضروری کام کی وجہ سے پرسوں تو نہیں آسکے کل گذشتہ آویں گے۔ ان کا بھائی سہیل چار دن سے مدینہ آیا پڑا ہے۔ آج بھی پختہ خبر تھی لیکن اسی وقت عشاء کے بعد معلوم ہوا کہ کل ضرور آجائیں گے۔

تمہارے رفع انتظار کیلئے میں خط تو اسی وقت لکھوا رہا ہوں اور اگر ڈاک کے وقت تک وہ نہ آئے تو ڈلوادوں گا۔ ان کی بہت سی ڈاک ہندوستان کی، بمبئی کی، کراچی کی آئی رکھی ہے اور چونکہ ہر وقت ان کی آمد کا انتظار رہا اسلئے کہیں نہیں بھیجا۔ سہارنپور کا ارادہ تو بہت موانع کے باوجود کر ہی لیا دیکھئے مقدر میں جانا ہے یا نہیں۔

تم نے لکھا کہ اس خط میں دو مسجل عریضوں کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ اس سے تعجب ہے میں تو تمہارے خطوں کا بہت اہتمام کرتا ہوں۔ ایک کا آنا یاد ہے اور اس کا میں جواب بھی لکھوا چکا ہوں۔ اور اسی پر عبدالحفیظ نے کچھ لکھا تھا جس کا تم نے اس خط میں بھی ذکر کیا۔ اس کے علاوہ مجھے یاد نہیں۔ اگر تم تاریخ یا کچھ مضمون لکھ دیتے تو یاد آجاتا۔ اگر تاریخ ہوتی تو اندراج میں ملتا۔ اس کے بالمقابل میں دو تین خط لکھ چکا۔

تمہاری چوتھی جلد تو کئی دن ہوئے پہنچ گئی تھی اور اس کی رسید بھی میں لکھ چکا ہوں بعد میں پہنچ گئی ہوگی مگر تیسری اب تک نہیں پہنچی۔ دسویں جلد کے متعلق تو اگر مولوی عبدالحفیظ کل آگئے تو وہی کچھ لکھیں گے۔ خدا کرے کہ کل کو آجائیں۔ مجھ سے تو انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان کی دوسری جلد ختم ہوگئی دسویں بھی ان ہی کو دے دوں تا کہ ابتداء اور انتہاء خوشنما ہوجاوے؟ میں نے کہہ دیا تھا کہ دے دو۔

تم نے لکھا کہ اگر تیری دعائیں رہیں تو ڈیڑھ ماہ میں کام پورا ہوجائے گا۔ خدا

کرے کہ یہ ڈیڑھ ماہ بیروت کے ڈیڑھ ماہ نہ ہوں۔ دوسال ہوئے کہ بیروت والوں نے بھی ڈیڑھ ماہ کا وعدہ کیا تھا۔ دوسال کے قریب تو ہو گئے ہیں بجز اس کے کہ غریب عبدالحفیظ کو ڈانٹ دوں اور وہ سوکھا سا منہ بنا کر کوئی عذر کر دے اور تو کچھ سمجھ میں آتا نہیں۔

تمہارے رمضان سہارنپور کرنے کو بشرطیکہ میرا بھی ہو جائے بہت جی چاہتا ہے۔ مگر تمہاری اہلیہ کا مسئلہ تو اس قدر نازک ہے کہ اس کا کوئی حل سمجھ میں نہیں آتا۔ میں دو خطوں میں لکھ چکا ہوں مگر مجھے اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ حرمین کی آمد بھی اہم ہے مگر اہلیہ کا مسئلہ تو دونوں سے زیادہ اہم ہے, معلوم نہیں کب فراغت ہوگی۔ اگر اس کے جانے کی کوئی صورت ہو سکے تو ضرور۔

تم اور عبدالحفیظ دونوں زندہ سلامت رہو تو حرمین معلوم نہیں کتنی دفعہ آنا ہو گا اور اب تو سنا ہے کہ عنقریب مکہ میں پریس آپ کا اور ان کا اور نہ معلوم کس کس کی شرکت سے قائم ہو رہا ہے۔ میرا ارادہ اب کسی کتاب کے چھپوانے کا نہیں۔ میں تو بہت اکتا گیا ہے

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یارب
کیا لطف زندگی کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

میری امنگیں تو ختم ہو گئیں اور اگر ہیں تو بہت دیر پا۔

جی چاہتا ہے کہ والد صاحب کی تقریر ابوداؤد بھی الدرالمنضود کے نام سے شائع ہو جاوے, مگر اس پر ابھی کام نہ ہو سکا۔ عاقل سلمان پر امید لگائے بیٹھا ہوں کہ وہ تراجم بخاری سے فارغ ہو جاویں تو اسکو شروع کریں۔ مولوی.....امید لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ کریں اور مجھے بھی انکار نہیں تھا مگر وہ ذرا اونچے زیادہ ہو گئے, گذارا اور معیارِ زندگی کچھ اونچا ہو گیا۔

معلوم نہیں تم سے خط وکتابت ہے یا نہیں؟ آج کل وہ ابوظبی ہیں۔ وہاں کے قاضی صاحب نے اور وزیر صاحب نے بھی امید دلا رکھی ہے۔ ہفتہ عشرہ میں تنخواہ کام کی

نوعیت وغیرہ وغیرہ امور طے ہو جائیں گے۔ بیچارے کئی ماہ سے یہاں بھی آنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر موانع ختم نہیں ہوتے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۸/جولائی ۵ ۷ء

از: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعبدالحفیظ، مدینہ منورہ، بدھ، ۳۰/جمادی الثانیہ ۹۵ھ

مکرم محترم ادام اللہ لکم کل خیر بفضلہٖ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد: میں نے ۴/رجب بروز اتوار جدہ سے بیروت کی سیٹ بک کروالی ہے۔ ارادہ ہے کہ انشاء اللہ بیروت تین چار دن ٹھہر کر, اللہ کرے کہ اوجز کا کام اس دوران مکمل ہو جائے، تو پھر وہاں سے قاہرہ آؤں گا۔ البتہ چونکہ یہاں جلد واپس پہنچنا لازم تھا اس لئے یہیں سے قاہرہ سے جدہ کیلئے ۱۳/رجب کی سیٹ بک کروانے کیلئے کہہ دیا ہے۔ امید ہے چلنے سے پہلے قاہرہ سے ٹیلیکس کا جواب آ جائے گا۔ بقیہ ملاقات پہ انشاء اللہ۔

فقط۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دسویں جلد جب آپ نے شروع کر دی ہے تو اسے جاری رکھیں۔ پاکستان مولوی شاہد صاحب کو ابھی اس کی تفصیل نہیں لکھی تھی، بے فکر رہیں۔ فقط

☆...... 9 ......☆

1395 ھجری

/

1975 عیسوی

”آپ کا خواب بہت مبارک ہے، آپ کیلئے بھی، مولوی یوسف متالا کیلئے بھی۔ تعبیر تو ظاہر ہے کہ کامیابی ساری حضور اقدس ﷺ کی اتباع میں ہے۔ سنتوں پر جتنا اہتمام کریں گے، حضور اقدس ﷺ کے اخلاق وعادات کی جتنی پیروی ہوگی اتنی ہی کامیابی ہے۔ البتہ یہ شرط ہے کہ ہم لوگ ضعیف ہیں لہذا اتباع میں اپنی صحت وقوت کی رعایت بہت ضروری ہے۔ ایسی کوئی چیز اختیار نہ کی جائے جس کا تحمل نہ ہو، اور صحت پر اس کا اثر پڑے۔ مولوی یوسف متالا سے بھی ملنے کی ترغیب ہے۔“

(۱۹ر فروری ۷۵ء/ ۸ر صفر ۹۵ھ)

﴿158﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۶/ جولائی ۷۵ء/ ۸/ رجب ۹۵ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت شب چہار شنبہ میں عشاء کے قریب سولہ جولائی کی شب میں تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۰/ جولائی پہنچا اور اسی وقت اور ڈاک سننے سے پہلے جواب شروع کر دیا۔ اس خیال سے کہ مبادا صبح کو کوئی عارض پیش آ جائے۔ تمہارے خط کا مجھے بہت انتظار ہے خاص طور سے تمہاری اہلیہ کے سلسلے میں۔ تم نے میرا خط نہ پہنچنے کا ذکر کیا حالانکہ یہ اسی کا جواب ہے۔ میرے سمجھنے کے واسطے تاریخیں تلاش کرنا پڑیں گی۔

یہ تو صحیح ہے کہ تم ایک ہی مضمون ہر خط میں لکھتے ہو۔ یہاں یہ اشکال ہو جاتا ہے کہ یہ تم نے کسی جدید کی اطلاع دی یا پہلی ہی کتاب کی۔ بہر حال یہاں اب تک تمہاری صرف ایک جلد پہنچی ہے۔ اور تیسری جلد کے بارے میں تم کئی خطوں میں لکھ چکے ہو مگر وہ اس وقت تک تو پہنچی نہیں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ کام قریب الختم ہے۔

مولوی عبدالحفیظ بھی پہنچ چکے ہوں گے وہ یہاں سے کئی دن کے گئے ہوئے ہیں اور اندازہ یہ ہے کہ آج پہنچ چکے ہوں گے۔ میرے کاتبوں نے یاد دلایا کہ وہ پہلے بیروت ہو کر تمہارے یہاں جائیں گے۔ بہر حال یہاں سے کئی دن ہوئے روانہ ہو چکے ہیں۔ اور اس سفر میں پہلے بیروت پھر مصر۔

اس سے بھی مسرت ہوئی کہ اہلیہ کی طبیعت اچھی ہے۔ میرے خیال میں تو اہلیہ یوسف کو تو ضرور بلا لو ممکن ہے کہ ضرورت پیش آ جائے۔ میرا بھی بہت جی چاہتا ہے کہ خدا

کرے تم رمضان میں سہارنپور پہنچ جاؤ اور اگر وقت تنگ ہو تو میرے خیال میں سہارنپور چلے آؤ واپسی میں حرمین میں حاضری ہو ہی جائے گی۔

میرا ارادہ سر دست کسی اور کتاب کے چھپوانے کا نہیں ہے۔ **لیکن اس میں اصل رائے مولوی عبد الحفیظ کی ہے** ان کے منصوبوں کا پتا نہیں چلتا۔ بظاہر تو ان کا بھی ارادہ نہیں اس لئے کہ وہ بہت جلد اپنا پریس مکہ یا مدینہ میں لگانے والے ہیں۔ بہت دنوں سے وہ اس پر مصر تھے۔ میں ہی مانع ہو رہا تھا اب میں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور جو سہولتیں وہ بتا رہے ہیں ان پر تو میں بھی ڈھیلا ہو گیا۔

میری روانگی ہند کیلئے جدہ سے ۶/اگست کی طے ہوگئی ہے اور ذیقعدہ میں بشرطِ زندگی و مساعدتِ اسباب پھر واپسی کا ارادہ ہے۔ مولوی عبد الحفیظ بھی بہت زور سے ہند رمضان کا ارادہ کر رہے ہیں۔ خدا کرے تمہاری اہلیہ بھی بالکل نمٹ جائے۔ استخارہ بہت اہتمام سے ضرور کرتے رہو۔ میں تو ہندوستان کیلئے دو ماہ سے دو دفعہ روز کرتا ہوں اور آنکھ بننے سے پہلے تین دفعہ کیا کرتا تھا۔

یوسف کے دار العلوم کا بہت فکر رہتا ہے۔ اس نے ابتداء میں بہت تساہل کیا۔ علی میاں کی بھی اخیر جولائی میں مکہ پہنچنے کی خبر ہے، امریکہ کا وعدہ ہے وہاں سے یہاں پہنچیں گے۔ تمہارے عزیز کا ابھی تک تو کچھ آیا نہیں۔ اہلیہ سے اور شیخ عبد الرحمٰن سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۱۶/جولائی ۷۵ء

خط لکھنے کے بعد تمہاری ساتویں جلد پہنچ گئی۔

﴿159﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی ۱۷/ جولائی ۷۵ء/ ۹/ رجب ۹۵ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، رات تمہارا مسجل مستعجل پہنچا تھا اور اس کے بعد ساتویں جلد بھی پہنچ گئی تھی۔ اس کی رسید بھی لکھ دی۔ آج شب پنج شنبہ میں ۱۶/ جولائی میں تمہارے دو خط پہنچے اور ایک پیکٹ بھی۔ بہت تعجب ہوا۔ پیکٹ تو معلوم ہوا کہ تیسری جلد کا ہے جسے تم کئی خطوں میں لکھ چکے تھے۔ دو خطوں میں سے پہلا خط تو ۹/ اپریل کا ہے جو ۴/ ماہ میں پہنچا۔ اس میں تو کوئی بات نئی نہیں اس میں تو ابتدائی مراحل حروف نہ ملنے اور ابتدائی معاملہ کی گفتگو ہے۔ اب تو کتاب ختم ہو ہوا چکی۔

مولوی عبدالرزاق دو تین دن سے براجمان ہیں۔ ان کے کلام کے سمجھنے کی کوشش ہی تم فضول کرو۔ اس خط میں تم نے یوسف کے دارالعلوم کے سلسلہ میں مقدمہ کا حال لکھا۔ اس کا مجھے بھی پتہ نہیں چلا۔ تم نے عبدالمنان کے قصیدہ کو لکھا۔ مجھے تو یوں یاد پڑے کہ میں لکھ چکا تھا کہ سب حذف کردو۔ اب تو نئے نئے مصر کے مشاہیر کے لکھواؤ۔ عبدالمنان کو کون جانے۔ یہ تو پہلے خط کا جواب ہے۔

میرے کاتب کہتے ہیں کہ تم صندوق البرید ہمیشہ گڑبڑ لکھتے ہو کہ تم ایک ہزار گیارہ لکھتے ہو حالانکہ وہ گیارہ سو ایک ہے۔ تمہارا تار دسویں کے شروع ہونے کا پہنچ چکا تھا اس کا جواب بھی جا چکا۔ تمہارے ہر خط کا جواب فوراً لکھا جاتا ہے۔ تیسری جلد بھی آج پہنچ گئی۔

میں اپنا ایماء کل کی رجسٹری میں لکھ چکا ہوں۔میری رائے یہ ہے کہ اہلیہ کو سفر حمل کے زمانہ میں نہ کرایا جائے۔اس لئے کہ یہ مرحلہ بہت سخت ہوتا ہے۔فراغت کے بعد سفر کریں اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں نے پہلے سہارنپور آنے کو جو لکھا تھا میں یہ سمجھ رہا تھا کہ تم اس وقت تک فارغ ہو جاؤ گے لیکن اس خط سے اندازہ ہوا کہ فراغت میں تو ابھی دیر ہے۔تمہارے رمضان سہارنپور کا تو میرا ابھی جی چاہتا ہے مگر اہلیہ کا مسئلہ اس سے اہم ہے۔یہ ناکارہ ذیقعدہ میں واپس آجائے گا اور اب بظاہر تمہیں خط لکھنے کا وقت نہیں ملے گا کہ یہاں سے چندروز میں مکہ روانگی ہے اور وہاں سے چار پانچ روز میں بمبئی۔

مولوی عبدالحفیظ پہنچ چکے ہوں گے کہ یہاں سے تو کئی دن ہوئے روانہ ہو چکے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۷ر جولائی ۷۵ء

تمہارے ۹ر اپریل والے خط پر مدینہ کی مہر ۸ر ربیع الثانی کی ہے۔مگر چونکہ صندوق البرید غلط تھا اس لئے ڈاک خانہ میں پڑا رہا۔مگر یہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ آج کیسے آیا کل مکہ میں علی میاں کا تار پہنچا کہ لندن جانا ہوا تو اخیر جولائی میں مکہ پہنچوں گا۔

ازاحقر اسماعیل عفی عنہ

بعد سلام مسنون، ۹ر اپریل کے لفافہ میں احقر کے نام مختصر پرچہ پہنچا۔اب ثالث آپ کے پاس پہنچ گئے ہیں اور سیف قاطع التقی عنقریب پہنچیں گے۔

﴿160﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷/ جولائی ۷۵ء/ ۱۹/ رجب ۹۵ھ

عزیزم الحاج عبدالرحیم سلمہ!

تمہاری خیریت کا شدت سے انتظار رہتا ہے معلوم نہیں اہلیہ محترمہ کا کیا حال ہے اور کس منزل پر ہے؟ کتاب کے متعلق تو عبدالحفیظ یہاں موجود ہے آج ہی ریاض سے آیا ہے اور صبح ہی کو مکہ جانے والا ہے۔ لامع کے متعلق تو وہ خود لکھے گا۔ مجھے تو صرف اتنا لکھنا ضروری تھا اور ہے کہ کئی مہینے کے ردوقدح، بحث ومباحثہ کے بعد رمضان سہارنپور کا طے ہو ہی گیا۔ آنکھوں کے قدح کے بعد سے میری طبعیت زیادہ گر رہی ہے۔ پھر بھی طے ہو ہی گیا۔ ۶/ اگست کو انشاء اللہ تعالیٰ جدہ سے بمبئی روانگی ہے اور آخر ذیقعدہ میں حجاز واپسی ہے۔ امید تو یہ ہے کہ حج کے موقع سے پہلے آ ہی جاؤں گا, والأمر بيد الله تعالیٰ۔

صرف اس کی اطلاع کرنا مقصود تھا۔ تمہارے آنے کی بظاہر تو کوئی صورت نہیں, اس لئے کہ اہلیہ کا مسئلہ معلوم نہیں کس مرحلہ پر ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۷/ جولائی ۷۵ء

از: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طالبِ دعا عبدالحفیظ، مدینہ منورہ

محبّ مکرم ومحترم مولانا عبدالرحیم صاحب ادام اللہ برکاتکم وأدام لکم الخیرات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وبعدہ ایک عریضہ بالبرید اور ایک مصطفی الشیتی کے نام ارسال کرچکا ہوں مگر مع الأسف الشدید کسی کی رسید بھی آنجناب کی طرف سے موصول نہیں ہوئی۔ میرا پاکستان جانا قطعی طور پر منسوخ کردیا گیا جس کا واہمہ بھی نہ تھا مگر الحمدللہ علیٰ کل حال، جب سے آپ کی فکر لگی ہوئی ہے۔ اللہ کرے کہ کام بخیر چل رہا ہو

حضرت والا کے نام جو جناب کا گرامی نامہ کچھ مدت قبل ملا تھا اس میں آپ نے جو کام کے حالات تحریر فرمائے تھے وہ تو ماشاء اللہ بہت پر امید تھے۔ آپ نے جو لکھا تھا کہ آٹھویں جلد کے ساتھ ساتھ چھپائی بھی کرلی جائے میرے خیال میں اس میں بہت انتشار رہے گا۔ اب تو تجمیع قاہرہ اور طباعت کراچی ہی چلنے دیجئے۔

چونکہ بھائی شاہد صاحب کراچوی کا خط آیا ہے کہ دوسری جلد لامع کے صرف چند صفحات رہ گئے ہیں اس لئے یہ تجویز ہوا ہے کہ دسویں جلد وہ شروع کرادیں اس لئے آپ اپنے ہاں دسویں جلد نہ شروع کراویں۔ باقی میرا ایک ہفتہ عشرہ تک ان شاء اللہ مصر آنے کا پروگرام بن رہا ہے۔ وہاں پہنچ کر انشاء اللہ سارے مشورے فیصل ہوجاویں گے۔

فقط

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

از: جناب مولانا اسماعیل صاحب:

محترم المقام حضرت مخدوم جناب الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب متالا مدفیوضہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وفقنا اللہ وایاکم لمایحب ویرضی

امید ہے کہ آنجناب مع اہل وعیال کے بفضلہ تعالیٰ بعافیت ہوں گے۔ اس سے قبل ایک عریضہ ارسال کیا تھا جواب سے محروم رہا۔ اتنی اونچی پرواز اچھی نہیں ہوا کرتی۔ اگر آپ کو تکلیف ہوتی ہوتو آئندہ عریضہ لکھنے سے احتیاط کی جائے۔ آپ سے ایسی امید تو تھی نہیں کہ لاپروائی برتیں گے۔ خیر آنجناب کی جانب سے روضۂ اقدس ﷺ پر صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں۔ اہلیہ بھی آپ کے مکان ۔۔۔ بندہ کا ارادہ بھی سہارنپور رمضان شریف گذارنے کا ہورہا ہے۔ خصوصی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ فقط

عزیز عبدالحلیم سلمہ سے سلام ودعا

﴿161﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۹/جولائی ۷۵ء / ۲۰/رجب ۹۵ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، یہ ناکارہ پرسوں شنبہ کے دن عشاء کی نماز مسجد نبوی میں پڑھتے ہی بذریعہ کار بدر ساڑھے چار بجے رات کو پہنچ گیا۔ ڈاکٹر اسمٰعیل سے یہ طے ہوگیا تھا کہ نماز پڑھ کر چلیں گے، مگر کھانا تمہارے یہاں کھائیں گے۔ صوفی اقبال وغیرہ ایک کار بدر تک مشایعت کیلئے آئی تھی۔

وہاں شب گذار کر علی الصباح وہاں سے چل کر جدہ ہوتے ہوئے ۴/بجے مکہ مکرمہ

پہنچ گئے۔ ۶؍اگست کو جدہ سے بمبئی کا جہاز ہے۔ عزیزم مولوی عبدالحفیظ بھی مصر گئے تھے اور واپسی پر یہ خبر لائے کہ عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ اس کوشش میں ہے کہ ۶؍اگست کے قریب جدہ پہنچ جائیں اور ہفتہ عشرہ حرمین میں رہ کر ہندوستان مع اہلیہ کے واپس چلے جائیں۔

میں نے تو ان کو منع لکھ دیا تھا کہ جب ولادت کا زمانہ قریب ہے تو پھر حرمین کا اس وقت ارادہ نہ کرو، پہلے کئی دفعہ حاضری بھی ہو چکی ہے اور قیام بھی ہو چکا۔ فراغ کے بعد پھر اطمینان سے تشریف لے آویں، جب تک چاہیں قیام کریں۔

علی میاں کے متعلق بھی زبانی تو مدینہ میں سن لیا تھا کہ وہ تمہارے یہاں سے ہو کر یہاں اخیر جولائی تک پہنچ جائیں گے۔ یہاں پہنچ کر مولوی عبداللہ عباس سے معلوم ہوا کہ علی میاں نے کاغذات ٹکٹ وغیرہ منگوائے تھے جو بھیج دیئے گئے، اور جمعرات تک یہاں پہنچنے کی خبر سنی جا رہی ہے۔ اگر جمعرات یا ایک دو روز بعد پہنچ گئے تو ملاقات ہو جائے گی۔

تمہارے مولوی یعقوب تو بھائی یونس کے ساتھ تقریباً ۱۵، ۲۰؍روز ہوئے کراچی ہوتے ہوئے دہلی پہنچ چکے ہیں۔ عطاء الرحمٰن کچھ مشاغل کی وجہ سے ٹھہر گیا تھا اس کا ارادہ ۶؍اگست کو میرے ساتھ جانے کا ہے کہ وہ کراچی اتر جائے گا، میں سیدھا چلا جاؤں گا۔ رمضان دونوں سہارنپور گذارنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ پہلے تو یہ سنا تھا کہ رمضان اس سال یعقوب بولٹن گذارے گا بعد میں سنا کہ سہارنپور گذارے گا، **والغیب عندا للہ تعالیٰ**۔

بدر میں مولوی یوسف تتلی سے بھی ملاقات ہوگئی وہ افریقہ کا گشت کر کے دو چار دن کیلئے یہاں آئے تھے یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ میں اس شب میں بدر میں ہوں تو وہ بدر پہنچ گئے۔ میں تو مکہ آ گیا اور وہ مدینہ چلے گئے، تین چار دن بعد واپسی کا ارادہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۲۹؍جولائی ۷۵ء

﴿162﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: ڈاکٹر شہیر الدین صاحب

تاریخ روانگی: ۳۰/جولائی ۷۵ء/ ۲۱/رجب ۹۵ھ

عنایت فرمایم حاجی شہیر الدین سلمہ!

بعد سلام مسنون، مولوی یوسف تتلی کی معرفت ہدیہ سنیہ پہنچ کر موجب منت ہوا۔ آپ نے لکھا کہ آپ کے بچوں کے متعلق بھائی یوسف رنگ والے اور مولوی زبیر کو کچھ لکھ دوں مگر یہ نہ لکھا کہ کیا لکھ دوں۔ اگر تفصیل سے لکھ دیتے کہ یہ مضمون لکھنا ہے تو میں بڑے زور سے لکھ دیتا۔

بھائی یحیٰ تو مدینہ پہنچ گئے بھائی یوسف اور مولوی زبیر کراچی میں ہیں اور دونوں سہارنپور کا ارادہ کررہے ہیں۔ آپ سہارنپور کے پتہ سے ضرور لکھیں میں زبانی کہہ دوں گا۔ اور نہ آئے تو خط لکھ دوں گا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ، ۳۰/جولائی ۷۵ء

﴿163﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸/اگست ۷۵ء/ ۱۱/شعبان ۹۵ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا محبت نامہ عین انتظار میں پہنچا۔ اگرچہ میں نے لکھ

دیا کہ جدہ نہیں آویں پھر بھی تمہارے لکھنے کے مطابق جدہ ہی میں خیال لگا رہا اور جب سے یہاں آیا ہوں برابر تمہارے خط کا شدت سے انتظار تھا۔

اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ تمہاری اہلیہ بخیریت پہنچ گئی۔ خدا کرے اس سفر سے کچھ معمولی سی تکلیف بھی نہ ہوئی ہو۔ تمہاری خالہ کی شدت بیماری کا حال مولوی احمد لولات کے ذریعہ سے معلوم ہوا تھا جو پرسوں آئے تھے۔ ان کی وجہ سے تمہارا یہاں پہنچنا بہت ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ ان کی کم سے کم افاقہ کے حالات کا ضرور انتظار کرنا۔ فرطِ شوق میں بھاگ نہ آنا اگرچہ مجھے بس تمہارا خیال لگا رہتا ہے

عزیز یوسف کی میرے پاس اطلاع نہیں، بلکہ ان کے دار العلوم کی وجہ سے میں نے منع بھی لکھا تھا کہ وہ رمضان یہاں نہ کریں مگر انہوں نے اپنی بیوی کی بیماری کا حیلہ بنایا تھا۔ علاج کے واسطے تو یہاں والے لنڈن جاویں۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ تمہاری اہلیہ کی طبیعت جہاز میں اور ریل میں خراب ہوتی رہی، اس کا مجھے بہت فکر تھا۔ تم جو جلدیں اپنے ساتھ لائے ہو مجھ سے تو بیکار ہیں۔ عزیز عبدالحفیظ بھی آنے والا ہے۔ سفر کا تکان دور نہیں ہوا۔ آنے والوں کا ہجوم علی التبادل بدستور ہے مگر کمی ضرور ہے۔ خالہ صاحبہ سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں۔ یکم ستمبر کو یوسف کے دار العلوم کا افتتاح ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم احمد گجراتی۔ ۱۱رشعبان ۹۵ھ

﴿164﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۳/اگست ۷۵ء / ۱۶/شعبان ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت عزیز شاہد نے تمہارا پرچہ دیا۔ میں ۶/اگست کو جدہ سے چل کر بمبئی، دہلی، کاندھلہ ایک ایک شب ٹھہرتا ہوا دس اگست کو سہارنپور پہنچا، میرا معمول دیوبند کو آنے کا تھا مگر اس مرتبہ عزیز مصباح کے حادثہ کی وجہ سے اس کی اہلیہ کی تعزیت ضروری تھی۔

تمہارا کوئی خط ایسا نہیں آیا جس کا میں نے جواب نہ لکھا ہو تمہارے مدرسہ کے افتتاح کا اشتہار تمہارا مرسلہ تو پہنچا نہیں البتہ مولوی ہاشم سلمہ کے مرسلہ تین اشتہار پہنچے۔ علی میاں کے خطوط لندن جانے کے مدینہ میں ملے تھے میں یہ سمجھا تھا کہ تمہارے افتتاح میں شریک ہوں گے مگر ان کا [سفر] ملتوی ہو گیا، البتہ قاری طیب صاحب وہاں پہنچ چکے ہیں ان کو دعوت دے دیں۔

مولوی یعقوب مدنی ایک ماہ تبلیغ میں اور ایک ہفتہ میرے یہاں گذار کر کراچی چلا گیا اور ۲۵/شعبان کو عطاء الرحمٰن کے ساتھ آنے کو کہہ گیا یہاں آ کر اس قدر ہجوم ہے کہ وقت بالکل نہیں ملتا۔ اللہ کرے تمہاری پریشانی کے ختم ہونے کا وقت آ گیا ہو۔ دعاؤں سے ہرگز دریغ نہیں مگر یہاں آنے کے متعلق میری رائے نہیں ہے، کیونکہ تمہارے مدرسہ کی ابتداء ہے اگر ابتداء میں کوئی خرابی ہو تو دقت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کام کرنے والوں میں اخلاص پیدا فرمائے

تم نے اچھا کیا کہ میری جو کتب تمہارے پاس دو، دو تھیں وہ دار العلوم میں داخل کر دیں۔ تمہارے یہاں سے اگر کوئی رمضان میں آئے تو اس کو راضی کر کے ایک پرچہ پر

اپنی مطلوبہ کتب لکھ دینا انشاءاللہ بھیج دوں گا,اوراگرتم خودآؤ توتم خود لیتے جانا۔

قاری سلیمان میری روانگی سے دودن پہلے پہنچ گئے وہ مجھے تقاضا کر گئے تھے کہ میں حکماً تمہیں منع کر دوں کہ تم رمضان میں نہ آؤ۔ میں نے کہہ دیا کہ حکم کی مجھے عادت نہیں البتہ مشورہ دے دوں گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے سلسلہ میں مجھے کتنی امیدیں ہیں اورتمہاری اس سلسلہ کی غفلت پرکتنی لے دے کی مگرتم نے اس کو کوئی اہمیت نہ دی۔

مولوی عبدالرحیم نے لکھا تھا کہ میں ۶ راگست کو مکہ پہنچ جاؤں گا,تا کہ مجھ سے مل لیں اورعمرہ بھی کرلیں۔ میں نے کہہ دیا تھا کہ مکہ آنے کی ضرورت نہیں،فراغت پرفوراً بمبئی چلے جاؤ کیونکہ ان کی اہلیہ کے حمل کی وجہ سے مجھے فکرزیادہ ہےاورتمہاری خالہ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے کئی خط عبدالرحیم کو لکھے مگرعبدالرحیم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

از:مولانا محمد شاہد صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۴ راگست ۱۹۷۵ء / ۱۷ رشعبان ۹۵ھ

بگرامی خدمت مکرم محترم مخدوم معظم جناب قاری محمد یوسف صاحب زادمجدہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ہم سب بخیروعافیت ہیں۔خدا کرے جناب والا بھی بعافیت ہوں۔گرامی نامہ شیخ اباجی کی تشریف آوری سے قبل مجھے مل گیا تھااوراس نیت سے اس کو دہلی لے گیا تھا کہ وہاں اباجی کو پیش کردوں گا مگرہجوم کی وجہ سے موقع نہ مل سکا اورمیں اس کو اپنے ساتھ لے آیا۔ یہاں آکرایک ہفتہ سخت بخاراورنزلہ زکام میں گذرا۔ جب کچھ ہوش درست ہوئے تو آپ کا خط اباجی کی خدمت میں پیش کرکے جواب لکھوایا۔

جناب کا مرسلہ منی آرڈرآج ۲۴ راگست تک مجھے نہیں ملا۔معلوم نہیں کیا صورت پیش آئی لیکن آپ کی کتابیں اس پرموقوف نہیں کہ پہلے پیسے وصول ہوں توبعد میں کتابیں

بھیجوں بلکہ تعمیل ارشاد میں آپ کے آرڈر کی کتب جمع کر لی گئیں, بہت سی جمع ہو گئیں چند ہی باقی رہ گئیں, وہ بھی انشاء اللہ آ جائیں گی۔ مگر آپ نے یہ نہیں لکھا کہ یہ ساری کتابیں دستی بھیجنی ہیں یا بذریعہ بحری یا بذریعہ ہوائی۔

آپ کا جواب آنے تک آپ کی کتابیں میرے پاس محفوظ رہیں گی اور جواب آنے پر حسب تحریر ان کی ترسیل شروع ہو جائے گی۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول اور ہدایہ آخرین خدا معلوم کس وجہ سے نہ جا سکی ہوں گی۔ ہدایہ آخرین تو مل ہی جائے گی فتاویٰ کے متعلق جو معلومات ہوں گی اس سے اگلے خط میں مطلع کروں گا (جو آپ کے اگلے خط کے جواب میں ہوگا۔

اگر منی آرڈر جناب نے خود ہی مشاغل کی وجہ سے اب تک نہ بھیجا ہو تو اب نہ بھیجئے گا۔ میری انشاء اللہ العزیز ماہ ذیقعدہ میں ابا جی کے ساتھ مدینہ منورہ روانگی طے ہو گئی یہ معاملہ وہیں بیباق ہوگا۔

مولانا عبد الرحیم تین چار روز پیشتر بخیر و عافیت گجرات پہنچ گئے۔ ان کا خط ابا جی کے نام آیا تھا جس میں تحریر تھا کہ آنے کو طبیعت بے قرار ہے مگر خالہ کی وجہ سے فوری نہیں آ سکتا۔ آج ہی مولانا منور حسین صاحب بخیر و عافیت پہنچ گئے۔

عزیز محترم مولوی یعقوب سلمہ مدنی آج کل کراچی گئے ہوئے ہیں۔ رمضان سے ایک دو یوم قبل آ جائیں گے۔ آپ چونکہ میرے خط میں ان کو سلام لکھنا بھول گئے تھے (ورنہ ذہن میں تو تھا ہی) اس لئے آپ کی جانب سے میں ان کو آنے پر سلام پہنچا دوں گا۔

فقط والسلام

محتاج دعوات، محمد شاہد غفرلہ

۲۴/اگست ۱۹۷۵ء، شنبہ سہارنپور

﴿165﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: اگست ۷۵ء/ شعبان ۹۵ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ مجھے تمہاری آمد کے بعد سے خط کا شدت سے انتظار تھا اور ہے۔ تمہاری خالہ کی شدت بیماری سے بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ ان کی صحت کیلئے اپنی غرض سے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں تاکہ تم جلد آسکو۔ اس کا بہت قلق ہوا کہ اہلیہ کو بھی ہسپتال میں داخل کرنا پڑے گا۔ اگر یہ تھا تو مصر ہی مناسب تھا کہ وہاں پہلے تجربہ ہو چکا تھا۔ لڑکے کا نام عبدالرشید اور لڑکی کا فاطمہ رکھیں۔

تم نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ عزیز یوسف کا تار آیا تھا۔ جس پر میں نے لکھا تھا کہ یہاں تو اطلاع ہے نہیں۔ اپنی خالہ اور اہلیہ دونوں سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ میں تم دونوں کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ عزیزان طلحہ، نصیر، مولوی احمد سلمہ کی طرف سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم احمد گجراتی

﴿166﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷/ستمبر ۷۵ء/ یکم رمضان ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون، اسی وقت مولوی ہاشم کی معرفت تمہارا محبت نامہ بہت ہی برے وقت پہنچا کہ آج یکم رمضان ہے۔ تم ہی بتلاؤ کہ رمضان کی اور وہ بھی پہلی تاریخ کس طرح خط کا وقت مل سکتا ہے؟ مگر تمہارا تعلق بھی ایسا [ہے] کہ اگر نہ لکھوں تو طبیعت لگی رہے گی خیال بٹا رہے گا، اس لئے میں نے آسان یہی سمجھا کہ لکھوا ہی دوں۔

عزیز مولوی عبد الرحیم بھی رات آ گئے، انہی سے تمہارا خط سنا بھی اور لکھوا بھی رہا ہوں۔ تمہارے نہ آنے کا قلق تو تم بھی جانو کہ مجھے تم سے زیادہ ہوگا بالخصوص جب تمہارے یعقوب کا رمضان بھی یہاں ہو رہا ہے تو ایسے وقت میں تمہارا جی بھی زیادہ خوش ہوتا۔ میرا تو رات ہی جی چاہ رہا تھا کہ تمہارا یہ رمضان یہاں ہو جاتا کہ نہ معلوم آئندہ زندگی ہے یا نہیں؟ مگر تمہارے دار العلوم کا مسئلہ اس سے بہت اہم ہے۔ تم نے شروع میں لا پروائی برتی ورنہ آسان ہو جاتا دعاؤں کے لکھنے اور کہنے کی ضرورت نہیں دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی مدد فرماوے۔

تمہارا بیروت کا قیام ذرا مضر رہا، میں بار بار کہتا رہا کہ تم اپنے دار العلوم کی خبر لے لو تم نے یہ کہہ دیا کہ وہاں ۶/ ماہ کسی کی ضرورت نہیں۔ اس میں ذرا تصنع نہیں ہے کہ تمہارے دار العلوم اور تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ترقیات سے نوازے اور دار العلوم کو تمہارے لئے ذخیرہ آخرت بناوے۔

اللہ کرے کہ سعودی والی رقم جلد مل جاوے، تمہارے مکان کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بہترین مکان میسر فرماوے۔ **تم نے ۱۲/ ستمبر کو جن طلباء کو بلایا (۱) معلوم نہیں ان کی کیا مقدار ہوئی؟ اور کن کن درجوں میں؟**

---

(۱) یہ ہمارے دار العلوم کی ابتدا ہے۔

قرآن پاک کے حفظ کا زیادہ اہتمام رکھنا۔اللہ جل شانہ تمہارے ہر کام میں ترقی عطا فرماوے اپنی رضا عطا فرماوے۔تمہیں ہدیہ دینے کی ضرورت نہ تھی،آئندہ اس کا لحاظ رکھیو کہ اتنے بہت زیادہ ثروت میسر نہ ہو ہدیہ نہ دیجیو اور اگر میں مر جاؤں تو ایصال ثواب کر دیجیو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم،یکم رمضان

از احقر عبدالرحیم بعد سلام مسنون،خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔رات آدھی تراویح کے قریب پہنچا۔

﴿167﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴/ستمبر ۷۵ء/ ۱۷/رمضان ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون،بعض خطوط ایسے ہوں کہ رمضان اس میں مانع نہیں۔تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۸/ستمبر کل ۲۳/ستمبر کو پہنچا۔میرا مبارک سایہ تو بہت طویل ہوگیا اب مزید گنجائش نہیں ہے،اب تو تم سب دوست مل کر حسن خاتمہ کی دعا کرو۔اس سے قلق ہوا کہ تمہارا اعتکاف نہ ہوسکا،خدا کرے اخیری عشرہ کا ہوجائے۔اعتکاف مدرسہ کے امور میں مانع نہیں ہوتا،دو تین آدمی تمہارے پاس رہیں اور کام میں مشغول رہیں۔

تمہاری سعودی رقم کے لئے پہلے بھی دعا کرتا رہا اور اب بھی کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ جلد اس کے اسباب پیدا فرماوے۔تمہارے قرضہ کی وجہ سے مجھے اس کا بڑا فکر رہتا ہے مگر رقم

وصول ہونے نہ ہونے کو اعتکاف سے کیا تعلق۔ اگر تمہارا خود جانا آنا ضروری ہو تب تو مجبوری ورنہ بظاہر تو تمہارے جانے کی ضرورت نہیں۔ کوئی شخص تم سے اونچا ان کی خدمت میں جا سکتا ہے تاہم دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آخری عشرہ کا اعتکاف نصیب فرماوے۔

اللہ جل شانہ تمہاری اور مولوی عبدالرحیم کی زوجات محترمات کو صحت عطا فرماوے۔ میں نے تو مولوی عبدالرحیم کو ان کی اہلیہ کی وجہ سے اور ولادت کے قرب کی وجہ سے یہاں آنے سے منع کر دیا تھا مگر اس خیال سے کہ ابھی تاخیر ہے وہ یہاں آ گئے تھے۔ اب وہ پرسوں میرے ہی اصرار پر گھر جا رہے ہیں۔ دعاؤں سے نہ پہلے انکار ہوا نہ اب ہے نہ آئندہ ہوگا۔

شفقت تو جتنا تم لکھتے ہو واقعی اس سے زیادہ ہی تھی مگر تم نے کچھ زیادہ قدر نہیں کی۔ جس کا مجھے اپنی وجہ سے قلق نہیں بلکہ تمہارے ساتھ غایت محبت کی وجہ سے قلق ہے کہ میرے خیال میں نقصان پہنچا۔ *اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور تمہیں بھی اس راستے کی نزاکتوں سے اپنے فضل سے پناہ میں رکھے۔*

قاری یعقوب صاحب کا خواب تو بالکل صحیح ہے اس میں کوئی تأمل نہیں ہے مگر کاش تمہیں اس سے آدھی بھی ہوتی۔ تمہارے لئے اور دارالعلوم کیلئے اہلیہ اور صاحبزادی کے لئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔ کوئی جواب طلب بات تو تمہارے خط میں تھی نہیں مگر مجھ سے جواب لکھے بغیر اس لئے نہیں رہا گیا کہ مجھے بار بار خیال آتا رہے گا اس لئے میں نے زیادہ آسان اسی کو سمجھا کہ فوراً جواب لکھوا دوں۔

یہ خط مولوی عبدالرحیم کو دے رہا ہوں، وہ کچھ لکھنا چاہیں تو لکھ دیں۔ عزیز عبدالحفیظ بھی یہیں موجود ہیں۔ عزیزان عطاء الرحمٰن و یعقوب کے متعلق پہلے لکھوا چکا ہوں کہ وہ رمضان سے دو روز قبل کراچی سے آئے تھے مگر پرسوں شب میں دہلی اپنے ٹکٹ کا انتظام کرنے گئے تھے۔ ابھی دوران خط میں معلوم ہوا کہ وہ آ تو گئے مگر مجھ سے ابھی تک نہیں ملے۔

مولانا انعام صاحب کل آئے تھے آج واپس چلے گئے۔اور کل علی میاں وغیرہ ۱۴؍نفر آئے ہیں جو جمعہ کی شام تک رہیں گے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم عبدالرحیم، ۱۷؍رمضان ۹۵ھ

مولوی عبدالحفیظ بھی سہارنپور ہی مقیم ہیں۔

﴿168﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴؍ستمبر ۷۵ء/ ۱۷؍رمضان ۹۵ھ

عزیز گرامی سلمکم اللہ! بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہو گے۔اس سے قبل عرض کر چکا ہوں کہ مولوی ہاشم کی معرفت امانت وصول ہوگئی ہے جزاکم اللہ۔آج اسماعیل موٹا کا خط آیا کہ چھوٹی خالہ کی طبیعت بہت خراب پھر ہوگئی ہے۔میں اتر سوں شب یکشنبہ میں فرنٹیئر سے گھر کے لئے انشاءاللہ روانہ ہوں گا۔اہلیہ سورت اسپتال میں آگئی ہیں ابھی تک کوئی اطلاع ولادت کی نہیں آئی ہے۔

وقت نکال کر چھوٹی خالہ کو معافی تلافی کا ضرور لکھ دینا موت وحیات کا اعتبار نہیں ہے۔افریقہ سے ۱۵۰۰؍کی رقم بھی ان کے علاج کے سلسلے میں آئی ہے۔حضرت اقدس کے مزاج الحمدللہ اچھے ہیں، آخر شوال میں یہاں سے واپسی ہے۔بی بی سے سلام مسنون، خدیجہ سے دعوات۔دعاؤں کی درخواست، آپ کیلئے میں بھی دعا گو اہتمام سے رہتا ہوں۔۔اس کا جواب ضرور دیں۔بی بی کو وہ تاکید ضرور کردیں۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم

۱۷؍رمضان المبارک ۹۵ھ

شیخ انعام اللہ سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ نیز مولانا ہاشم بخاری اور بھائی عبدالحفیظ سب سلام مسنون عرض کررہے ہیں۔عطاء الرحمٰن، اور یعقوب بھی سلام مسنون کہتے ہیں۔دعوت تو بہت زور سے کئی مرتبہ دی تمہارا خط بھی پڑھادیا لیکن انہوں نے عذر کردیا ہے ,وہ عید کے روز ہی پاک جارہے ہیں۔

﴿169﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷/اکتوبر ۷۵ء/۲/شوال ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم!

۴/اکتوبر کو جب کہ ماہ مبارک قریب الختم تھا، برقیہ پہنچا۔جس میں تم نے ولادت کی خبر دی جس سے بہت مسرت ہوئی,مگر ایک اناڑی پن بھی کیا۔تم نے لکھا کہ گذشتہ رات آپریشن سے ولادت ہوگئی۔اگر بجائے ولادت کے لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی لکھ دیتے تو مزید اطمینان ہوتا۔خدا کرے ولد صالح ہوا ہو۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے والدہ اور مولود کو نہایت ہی راحت سے رکھے,مگر ہر دفعہ میں آپریشن کا قصہ بڑا جھگڑے کا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اس سے محفوظ فرمائے۔

مسرت کا اظہار تو بہت کرنے کو جی چاہ رہا ہے مگر بڑے ہجوم میں بیٹھا ہوں اور اب تک کی تاخیر پر بہت متأثر۔اہلیہ کو بھی مبارک باد دے دیں اور خالہ صاحبہ کو بھی سلام مسنون ومبارک باد کے بعد آپ کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم بقلم مظہر عالم عفی عنہ۔۲/شوال ۹۵ھ

ازراقم سلام مسنون ومبارکباد۔[آپ کے] جانے کے بعد سونا سونا لگنے لگا۔

از: مولانا احمد صاحب گجراتی:

ازاحمد بعد سلام مسنون، مبارک باد۔ نیز امسال ۳/ آدمیوں کو اجازت ماہ مبارک میں ملی:

۱: مولانا عبدالعلیم صاحب مرادآبادی

۲: مولانا عبدالعزیز صاحب

۳: مولانا محمد ثانی صاحب لکھنوی

فقط والسلام۔ دعا کی درخواست

﴿170﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰/اکتوبر ۷۵ء/ ۵/شوال المکرّم ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، کل ۴/شوال کو تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۹/رمضان پہنچا۔ یہاں الحمدللہ بلااختلاف منگل کی عید ہوئی اور تعجب اس پر ہے کہ ابر بھی تھا مگر رؤیت ایسی عامہ ہوئی کہ مغرب سے پہلے ہی شور مچ گیا تھا۔ تمہیں رمضان یا عید خط لکھوانے میں مانع نہیں ہوا۔ بعض خطوط ایسے ہوں کہ ان کیلئے سارے قوانین جاتے رہیں اوران کا معیار یہ ہے کہ جن خطوط کے متعلق جواب لکھنے تک مجھے خیال آتا رہے میں چاہا کروں کہ انہیں جلد نمٹا دوں تاکہ یکسوئی ہوجائے۔

اس سے بہت ہی قلق ہوا کہ سعودی رقم کا مسئلہ اب تک بھی نہیں نمٹا اللہ تعالیٰ وصولی کرادے تو تمہیں یکسوئی اور فراغت ہو۔ **تم نے بہت ہی اچھا کیا کہ دارالعلوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔ وہاں اعتکاف کی ابتداء ہوگئی, اللہ جل شانہ ہمیشہ جاری رکھے۔** یہاں بھی رمضان ۲۹ رہی دن کا ہوا اور منگل کی عید ہوئی۔

میں نے تمہارا خط بڑے اہتمام سے اپنی تاکید کے ساتھ مولوی نصیر کے پاس بھیج دیا مگر وہ مشغول بھی زیادہ ہیں اور مجھ سے بوڑھے بھی زیادہ ہوگئے ہیں اس لئے براہ راست انہیں بھی تاکید کردیں۔ تمہارا خط دیر سے پہنچا ورنہ رمضان میں ہی کچھ رسائل چلے جاتے۔

تمہارے دارالعلوم میں تو میرا بھی جی چاہتا ہے کہ میرے رسائل پہنچ جائیں تاکہ میں خطوط میں لکھ سکوں کہ فلاں کتاب دارالعلوم میں جا کر دیکھ لو یا کوئی خاص مضمون ہو جیسے فضائل قرآن کا عمل اور ایسے ہی اور بھی بعض چیزیں, جن کا مجھے خطوط میں حوالہ دینا پڑتا ہے کہ فلاں کتاب سے نقل کرلیجیو۔

تم نے اچھا کیا کہ دارالعلوم کا مستقل پتہ لکھ دیا لیکن جب مدینہ پہلا خط لکھنا تو اس پر ضرور پتہ لکھ دینا اس لئے کہ تمہارا خط تو میں مولوی نصیر کے حوالہ کر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر علوی صاحب کی مدد فرماوے، ان کے ویزہ کا مسئلہ جلد حل کردے۔ ان ویزاؤں نے تو ہر جگہ پریشانیاں پیدا کردی ہیں۔

تمہاری اہلیہ کی آمد آمد کی خبریں تو بہت دنوں سے سن رہا ہوں اور اس کی بیماری سے فکر و قلق بھی رہتا ہے اللہ جل شانہ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ دوسرے نکاح میں تو واقعی عذاب غالب ہے۔ تم جیسوں کو یا مجھ جیسوں کو تو ایک کا بھی نبھانا مشکل ہے, بہت مشکل ہے۔ تمہاری اہلیہ کیلئے بہت ہی اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔ اس کیلئے تمہاری اہلیہ ہونے سے زیادہ خدیجہ کی ماں ہونا میرے لئے موجب دعا ہے۔

عزیز عبدالرحیم ابتداء رمضان میں آگیا تھا اگر چہ میں نے منع کیا تھا نہ آوے مگر تم محبین کے یہاں کہنا نہ ماننا زیادہ موجب ترقیات ہے اور جتنا زور سے کہوا اتنا ہی زور سے مخالفت زیادہ مؤثر ہے۔ اس کے بعد میں نے جبراً، حکماً ۲۰ رکو ان کو بھیج دیا ورنہ ان کا اصرار عید کر کے جانے کا تھا۔

۲۷ ررمضان مطابق ۴ راکتوبر کو ان کا مضمون تار میں پہنچا کہ کل رات ولادت آپریشن کے ذریعہ ہوگئی۔ دونوں بخیر ہیں۔ مگر عقل کے [کندیگر] بجائے ولادت کے بچہ یا بچی لکھ دیتا تو اطمینان ہو جاتا، کسی کی زبانی سنا [ہے] کہ لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ کرے کہ دونوں خیریت سے ہوں مگر ولادت میں آپریشن کا جھگڑا تو بہت دشوار ہے۔ اللہ ہی رحم فرماوے۔

اوائل ذیقعدہ میں روانگی کا ارادہ ہے مگر مطہرہ والے کئی سال سے کوشش کر رہے ہیں کہ میں ان کے اجتماع میں جو ۸ رذیقعدہ کو ہونے والا ہے شرکت کروں مگر ویزہ کی مشکلات کی وجہ سے اب تک نوبت نہیں آئی۔ اس سال وہ پھر کوشش کر رہے ہیں اگر ویزے آگئے تو اخیر شوال میں جانا ہوگا۔ ڈاکٹر علوی کو بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ مولوی ہاشم صاحب ۲ رشوال کی صبح کو یہاں سے روانہ ہو گئے۔ شاید اس خط سے پہلے پہنچ جاویں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم مظہر عالم عفی عنہ

۵ رشوال المکرّم ۹۵ ھ

از راقم بعد سلام مسنون، بڑا ہی قلق ہے کہ پورا ورقہ خالی جا رہا ہے۔ وقت ہوتا تو کچھ ماہ مبارک کے مناظر سپرد قلم کر دیتا مگر افسوس کہ یہ سطریں بھی بھاگتے دوڑتے لکھ رہا ہوں۔ قاضی صاحب اخیر رمضان میں آگئے تھے اور کل ہی واپس ہو گئے۔ حکیم سعد وسعود

گنگوہ وغیرہ گئے ہیں اس ہفتہ میں ان کی بھی سورت رسید ہو جائے گی۔

مولوی عبدالرحیم ۱۰رشوال تک آنے کو کہہ گئے تھے, معلوم نہیں آ رہے ہیں یا نہیں, حضرت نے تو سختی سے منع فرما دیا ہے۔صوفی اقبال صاحب پیر کو یعنی پرسوں روانہ ہو رہے ہیں۔مولوی یوسف تتلی انشاءاللہ گجرات وغیرہ کے دورہ کے بعد ہمسفر حضرت ہوں گے۔ مولوی شاہد کیلئے ویزہ وغیرہ کی سعی ہو رہی ہے خدا کرے آسانی سے مل جائے تا کہ سفر میں حضرت اقدس کو راحت پہنچے کہ ابوالحسن تو کراچی سے واپس ہو جائیں گے۔اس کے بعد سفر خدام سے خالی نظر آتا ہے۔

منجانب ۔۔۔احمد حیدر آباد، سلام مسنون۔عید سعید کی تبریک اور تہنیت قبول فرمایئے۔دعا گو و دعا جو ہوں۔

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا...الخ۔مولوی عبدالرحیم کے دوسرے بچے کی ولادت پر مبارک باد قبول فرماویں۔ محمد طلحہ کاندھلوی

﴿171﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸را کتوبر ۷۵ء/۱۳رشوال ۹۵ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا برقیہ پہنچا تھا۔جس میں لکھا تھا کہ آپریشن سے ولادت ہوگئی۔فراغ سے تو بہت مسرت ہوئی مگر تمہارے گاؤدی پن سے قلق اور تعجب بھی ہوا جس کی شکایت میں نے یوسف کو لکھی, اس میں تمہارے برقیہ کی بھی اطلاع کر دی۔بجائے ولادت

ہوئی کے لڑکا یا لڑکی ہوئی لکھ دیتے تو لفظ تو کوئی بڑھتا نہیں مگر تعیین ہو جاتی۔

کل شام کی ڈاک سے سنا ہے کہ تمہارا کوئی جوابی کارڈ آیا تھا۔ وہ تو میرے کاتبوں کی نذر ہو گیا۔ آدھ گھنٹہ تلاش میں لگا, مگر ملا نہیں۔ البتہ یہ مژدہ معلوم ہوا کہ لڑکا پیدا ہوا, اس سے مسرت میں اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، اس کو علم وعمل وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔

میرے کاتب نے یہ بھی بتایا کہ اس میں تم نے اپنی آمد کا لکھا تھا اسی وجہ سے یہ کارڈ فوری لکھوا رہا ہوں کہ آج کی ڈاک سے چلا جائے, تمہارا کارڈ جانے ملے نہ ملے۔ یہاں تشریف آوری کی بالکل تکلیف نہ فرماویں۔ میری روانگی کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی اور نہ رستہ متعین ہوا ہے۔

اس مرتبہ مولوی انعام، مولوی اسعد اور پاکستانی احباب کے خطوط تقاضہ کے آ رہے ہیں کہ بجائے ہوائی جہاز کے بارڈر سے جاؤں۔ میرے لئے کار کا اتنا طویل سفر بہت مشکل ہے اور قاضی صاحب نے بھی لکھا ہے کہ تو ہرگز بارڈر کا ارادہ نہ کیجیو, بڑی تکلیف ہوگی, مگر پاکستانی احباب نے بھی بڑے زور سے لکھا ہے اور ان دونوں دوستوں کی بھی یہی رائے ہے کہ کراچی کا سفر بہت لمبا ہے۔

ایک دو دن دہلی میں ضرور لگے گا، پھر کراچی میں دو دن ضرور لگیں گے اور پھر لاہور اور جہاز کا کرایہ تقریباً ڈیڑھ ہزار فی نفر اور بارڈر سے جانے میں صبح کی چائے پی کر ظہر [وہاں] پڑھیں گے ورنہ عصر تو ضرور, اور کرایہ کا کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوگا۔ بارڈر تک تو دہلی کی کاریں اور بارڈر پر پاکستانی ۲۵/ ۳۰/ کاریں کھڑی ہوں گی۔ پیسہ تو کوئی خرچ نہیں ہوگا اور وقت بھی خرچ نہیں ہوگا۔ عصر کے بعد رائیونڈ پہنچ جاؤں گا انشاء اللہ۔ اس لئے ابھی تک طے

نہیں کر سکا کہ کس راستے سے جاؤں۔

یہ خط عجلت میں تو اس واسطے لکھوایا کہ آپ تکلیف نہ فرماویں، نہ میں مل سکوں گا۔ اہلیہ محترمہ سے مبارک باد کہہ دیں۔ اور خالہ سے سلام۔ معلوم نہیں یوسف کی اہلیہ آ گئی یا نہیں؟ مولوی ہاشم نے لکھا تھا کہ میں اپنی اہلیہ کو بھی چھوڑ جاؤں کہ دونوں کا علاج ہو جائے گا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم مظہر عالم عفی عنہ۔ ۱۳؍شوال ۹۵ھ

﴿172﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸؍اکتوبر ۷۵ء/۱۳؍شوال ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج مولانا یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے ایک مخلص کا خط آیا۔ اس کا جواب بجائے ان کے تمہارے نام لکھوا رہا ہوں، حالانکہ پونڈ ہونے کی وجہ سے انہیں کے نام لکھنا چاہئے تھا، میری طرف سے ان سے تم ہی معذرت کر دینا۔ مجھے تو ان کے نام کے خط میں متعدد خطوط رکھنا موجب ندامت تھا اور تمہارے لئے موجب گرانی نہیں ہے۔

عزیزم عبدالرحیم کا برقیہ رمضان میں آیا تھا کہ رات آپریشن سے ولادت ہوگئی۔ میں نے تو ان کو اسی وقت خط لکھا مبارک باد کے ساتھ ان کے گاؤ دی پن پر نکیر بھی کی اگر ولادت کی جگہ لڑکا یا لڑکی ہوئی لکھ دیتے تو مضمون تو بڑھتا نہ تفصیل معلوم ہو جاتی۔ رات ان کا جوابی کارڈ

آیا تھا جس میں انہوں نے تولد فرزند اور عبدالرشید نام لکھا تھا وہ کارڈ تو ہجوم میں کھو گیا۔

ہجوم ڈاک کا بہت ہے اور آدمیوں کا اس سے زیادہ مگر چونکہ معلوم ہوا کہ اس کارڈ میں انہوں نے اپنی آمد بھی لکھی تھی اس لئے صبح علی الصباح ایک کارڈ لکھوا دیا کہ آنے کا ارادہ ہرگز نہ کیجیو، میں آج کل ہی میں روانہ ہونے والا ہوں۔ اگرچہ یہاں سے روانگی کی تاریخ تو مقرر ہوئی نہیں مگر ہفتہ عشرہ کے اندر ہو جائے گی۔

چونکہ رائے ونڈ کے حضرات کئی سال سے اپنے سالانہ اجتماع میں مدعو کر رہے ہیں اور ویزہ کی کوشش بھی کرتے ہیں مگر اب تک ویزہ منظور نہیں ہوا تھا اس سال سنا ہے کہ ویزہ منظور ہو گیا مگر میرے رفقاء کا اب تک نہیں ہوا۔ عزیز شاہد اس سال ساتھ جانے پر اصرار کر رہا ہے۔ میں تو اسے سختی سے روک رہا ہوں کہ اہل وعیال، ماں باپ، سب کی گرانی اور بوڑھا باپ بیمار بھی ہے مگر وہ رونے لگتا ہے۔

اس نے ایک خواب بھی دیکھا اور ایک ہی رات میں دو دفعہ دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کا والا نامہ انعام کے پاس آیا کہ زکریا کے رفقاء میں کوئی کاہل نہ جاوے۔ میں نے اس کو تسلی دی کہ تجھے تو صرف تنبیہ ہے اور کاہل سے مراد حبیب اللہ چمپارنی ہے کہ وہ دو سال سے اس قدر کاہل ہو گیا ہے کہ ڈاک اس سے نہیں لکھی جاتی۔ اسی لئے پارسال اسے میں اپنے ساتھ نہیں لے گیا تھا، مگر وہ کسی حج بدل میں چلا گیا تھا اور وہاں پھر میرے اوپر مسلط ہو گیا، اسی لئے اس سال نہیں آیا کہ میں نے اس کے کرایہ کا انکار کر دیا۔

تمہارے دارالعلوم کے ایک سفیر جو افریقہ وغیرہ ہو کر کئی دن ہوئے آئے ہیں نام تو مجھے یاد نہیں ان سے بھی کچھ تفصیلی حالات معلوم ہوئے۔ تمہارے پہلے خط میں کتابوں کی فرمائش تھی وہ تو میں نے اسی وقت مولوی نصیر کے حوالہ کر دی تھیں اور بار بار یاددہانی اور تقاضا بھی کر رہا ہوں مگر وہ بھی اتنے میرا یہاں قیام ہے اتنے سر کھجانے کی فرصت نہیں۔ میرے

سارے مہمانوں کی ذمہ داری اسی غریب کے سر ہے۔

آج بھی آدمی بھیجا تھا تو انہوں نے جواب بھیجا کہ میں مولوی یوسف تتلی کے کئی پتے منگا چکا۔ میں نے فوراً آدمی بھیج کر بلایا اور کہا کہ تتلی سے اس کا کیا واسطہ, خط تو پڑھ لو۔ اسی لئے میرے اس خط پہنچنے کے بعد مفصل خط ان کے پاس لکھو۔ اتنے تمہارا خط آوے گا اتنے میرا پتہ کٹ ہی چکا ہوگا۔ اور اس کے بعد بھی مہینہ دو مہینہ میں ایک خط تقاضا کا لکھتے رہیو۔ آج کل ان پر بڑھاپا بہت غالب ہو گیا ہے۔

انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ 'ایک آدمی کے نام بہت سے پیکٹ نہیں جا سکتے اس لئے میں نے رات جو مولوی یوسف تتلی کے آدمی آئے ہوئے ہیں ان سے بہت سے پتے لے لئے', میں نے سختی سے روکا۔ یہ صورت تحقیق کر کے لکھ دیجیو۔ میرے علم میں تو یہ ہے کہ دس کیلو سے زائد ایک پیکٹ میں نہیں جا سکتا۔ اگر یہ نصیر کی روایت صحیح ہے کہ ایک آدمی کے نام کئی نہیں جا سکتے جو میرے نزدیک بالکل غلط ہے تو تم مختلف پتے لکھو۔

مجھے اگر خط لکھنا ہو تو مکہ سعدی کے پتہ پر اور مدینہ لکھنا ہو تو میرے صندوق البرید پر لکھیں

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مد فیوضہم بقلم مظہر عالم عفی عنہ، ۱۳ر شوال

میں نے عزیز عبد الرحیم کا کارڈ تمہارے پاس بھیجنے کیلئے اہتمام سے رکھوایا تھا مگر میرے کاتبوں نے اس کو پھاڑ دیا۔

﴿173﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبد الرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹را کتوبر ۷۵ء/۱۴ر شوال ۹۵ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ پرسوں پہنچا تھا مگر آج کل مجھ پر اس قدر کاموں کا ہجوم ہے کہ ذرا فرصت کہیں کی نہیں رہی۔ تمہارا برقیہ پہنچا تھا اور اس کے متعلق میں اسی وقت لکھ چکا ہوں، معلوم نہیں پہنچا یا نہیں۔ اس میں لکھا تھا کہ برقیہ میں اگر یہ ہوتا کہ لڑکا ہوا یا لڑکی تو وضاحت ہو جاتی, جو آج کے خط سے ہوئی۔ آپریشن سے بہت قلق ہوا, یہ مصیبت تو بہت بری لگ گئی۔

تمہاری ڈاکٹرنی کو بھی اللہ ہدایت دے کہ اس نے تمہاری ساری فرمائشیں پوری کر دیں, یہ توجہات عالیہ کی برکت تھی۔ تمہاری اہلیہ کے پختہ پن سے بھی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے اور مزید پختگی عطا فرمائے۔ اگرچہ میں تو ڈاکٹرنی کے کہنے سے یہی کہتا کہ روزہ توڑ دے مگر یہ اس کی ایمانی قوت اور میرے ضعف ایمانی کی بات ہے۔

عزیز موصوف کا ستائیسویں شب میں تولد بھی بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات کی برکات سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ والدہ کو بہت زیادہ قوت تامہ عطا فرمائے۔ بہت اہتمام سے مولود اور اس کی والدہ کیلئے دعا کرتا ہوں۔ میں نے اگرچہ اس وقت آنے کو منع نہیں کیا تھا مگر اب منع کرتا ہوں۔ کیونکہ شاید ابوالحسن کا پاکی ویزا تو آ گیا مگر شاہد کا کفالت نامہ نہیں آیا۔ جس دن وہ آ گیا اسی دن ورنہ ایک دو روز بعد چلا جاؤں گا۔

آج مولوی انعام جب آئے تھے تو ان کو بھی کفالت نامہ کا تقاضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سہولت کے ساتھ مدینہ پاک پہنچاوے تو وہیں ملاقات ہوگی۔ عزیز یوسف کیلئے دعاؤں سے دریغ نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد شاہد غفرلہ، ۱۴؍شوال ۹۵ھ

از راقم سلام مسنون، درخواست دعوات وشوق ملاقات۔

بندہ نجیب اللہ عفی عنہ بعد آداب تکریم وسلام مسنون درخواست دعا کرتا ہے۔امید ہے کہ یہ نا کارہ مع اپنی درخواست کے یاد ہوگا۔امید ہے کہ کاپی رجسٹری پہنچ گئی ہوگی۔حضور ایک ہی کارڈ کا جواب تو دیجئے۔ میں آپ سے ایک بات لکھنا چاہ رہا تھا مگر آپ تو جواب دیتے ہی نہیں۔

از مظہر بعد سلام مسنون، صاحبزادہ مبارک ہو۔آپ کے پہلے خطوط مجھ تک پہنچے ہی نہیں۔اس خط کو بڑے اہتمام سے سب سے پہلے جواب لکھنے کو رکھا تو ایک عقلمند صاحب نے اسے خطوط کے لفافہ کو حجاز لے جانے والے اٹیچی میں ڈال دیا۔دوپہر کو عقل کل کی آمد پر اٹیچی کھلوا کر نکلوایا تو رات بندہ کی غیر موجودگی میں یہ کارڈ لکھا گیا۔نظام سفر اب تک متعین نہ ہوسکا۔۶؍نومبر کی سیٹیں تو بک ہوچکی ہیں مگر بعض اکابرین کی رائے اب تک براہ امرتسر ہے اور وہ اس پر مصر بھی ہیں۔دیکھئے قرعۂ فال کیا نکلتا ہے۔اندازہ ہے کہ دوتین دن میں کوئی رخ متعین ہوجائے گا۔

﴿174﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۹؍اکتوبر ۷۵ء/۲۳؍شوال ۹۵ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ مجھے بہت ہی شدت سے تمہارے خط کا

انتظار تھا اس لئے منع کیا تھا کہ تم خالہ کی علالت چھوڑ کر آ ؤ اور مجھ سے ملاقات نہ ہو مگر مقدر کی بات ہے میں اپنے سفر کا جتنا اخفاء کرتا ہوں مالک کی طرف سے میری امداد ہوتی ہے۔ اللہ کے کس کس احسان کا شکر ادا کرسکتا ہوں۔ آج تک بھی یہ طے نہ ہوسکا کہ کب کو جانا ہے کہاں جانا ہے

مولوی انعام آئے تھے اور آج واپس گئے۔ رات بھر بحث ہوئی۔ شاہد کا ٹکٹ مکہ سے اب تک نہیں پہنچا لیکن اس مضمون کے کئی تار آ چکے کہ ٹکٹ روانہ ہو چکا ہے۔ اگر آج تار آ گیا کہ ٹکٹ سفارت میں پہنچ گیا تو کل کو انشاء اللہ روانگی ہے اور اگر آٹھ دن تک بھی نہ پہنچا تو آٹھ دن بعد جاؤں گا۔ جب میں یہ کہتا ہوں تو لوگ تعجب سے دیکھتے ہیں ,انہیں حقیقت حال معلوم نہیں۔

مزید برآں یہ کہ بار کے دن سے بہت ہی زیادہ بخار میں مبتلا ہوں۔ نہایت شدت سے سردی سے بخار ہوتا ہے اور کھانسی کی شدت مزید برآں۔ کھانسی کی وجہ سے ایک سانس بھی لینا مشکل ہوتا ہے ہے کہ ۵۰/دفعہ کھانسنا پڑتا ہے۔ دعاء کرو اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور باحسن وجوہ مدینہ منورہ پہنچائے۔ خالہ محترمہ سے سلام مسنون کہہ دیں میں ان کی صحت کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

زچہ اور بچگان کی خیریت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے رکھے۔

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم مظہر عالم عفی عنہ

۲۳/شوال المکرّم ۹۵ھ

﴿175﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

تاریخ روانگی: ۳۰؍نومبر ۷۵ء/ ۲۶؍ذیقعدہ ۹۵ھ......اشاعت محرم ۹۶ھ

[حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا مدارس میں ذکر کے اہتمام کی بابت یہ اہم مکتوب، جو رسالہ بینات (محرم ۱۳۹۶ھ) کے علاوہ متعدد رسائل کی زینت بن چکا ہے مگر اس کی اہمیت اور افادیت جوں کی توں ہے:]

مدارس میں روز افزوں فتن، طلبہ کی دین سے بے رغبتی و بے توجہی اور لغویات میں اشتغال کے متعلق کئی سال سے میرے ذہن میں یہ ہے کہ مدارس میں ذکر اللہ کی بہت کمی ہوتی جارہی ہے، بلکہ قریباً یہ سلسلہ معدوم ہی ہو چکا ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ بعض میں اس لائن سے تنفر کی صورت دیکھتا ہوں، جو میرے نزدیک بہت خطرناک ہے۔

ہندوستان کے مشہور مدارس دارالعلوم، مظاہر العلوم، شاہی مسجد مرادآباد وغیرہ کی ابتداء جن اکابر نے کی تھی وہ سلوک کے بھی امام الائمہ تھے۔ انہی کی برکات سے یہ مدارس ساری مخالف ہواؤں کے باوجود اب تک چل رہے ہیں۔

اس مضمون کو کئی سال سے اہل مدارس منتظمین اور اکابرین کی خدمت میں تقریراً اور تحریراً کہتا اور لکھتا رہا ہوں۔ میرا خیال یہ ہے کہ آپ جیسے حضرات اس کی طرف توجہ فرماویں تو زیادہ مؤثر اور مفید ہوگا۔ مظاہر العلوم میں تو کسی درجہ میں اپنے ارادہ میں کامیاب ہوں اور دارالعلوم کے متعلق جناب الحاج مولانا قاری محمد طیب صاحب سے عرض کر چکا ہوں اور بھی اپنے سے تعلق رکھنے والے اہل مدارس سے عرض کرتا رہتا ہوں۔

روز افزوں فتنوں سے مدارس کے بچاؤ کیلئے ضروری ہے کہ مدارس میں ذکر اللہ کی

فضا قائم کی جائے۔ شرور وفتن اور تباہی و بربادی سے حفاظت کی تدبیر ذکر اللہ کی کثرت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا تو دنیا ختم ہو جائے گی۔ جب اللہ تعالیٰ کے پاک نام میں اتنی قوت ہے کہ ساری دنیا کا وجود اس سے قائم ہے تو مدارس کا وجود تو ساری دنیا کے
۲ مقابلہ میں دریا کے مقابلہ میں ایک قطرہ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاک نام کو ان کی بقاء وتحفظ میں جتنا دخل ہو گا ظاہر ہے۔

اکابر کے زمانہ میں ہمارے ان جملہ مدارس میں اصحاب نسبت اور ذاکرین کی جتنی کثرت رہی ہے وہ آپ سے بھی مخفی نہیں اور اب اس میں جتنی کمی ہوگئی ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ بلکہ اگر یوں کہوں کہ اس پاک نام کے مخالف حیلوں اور بہانوں سے مدارس میں داخل ہوتے جارہے ہیں تو میرے تجربہ میں تو غلط نہیں۔ اس لئے میری تمنا ہے کہ ہر مدرسہ میں کچھ ذاکرین کی تعداد ضرور رہا کرے۔

طلبہ کے ذکر کرنے کے تو ہمارے اکابر بھی خلاف رہے ہیں اور میں بھی موافق نہیں۔ لیکن منتہی طلبہ یا فارغ التحصیل یا اپنے سے یا اپنے اکابرین سے تعلق رکھنے والے ذاکرین کی کچھ مقدار مدرسہ میں رہا کرے, اور [اربابِ] مدارس ان کے قیام کا انتظام کردیا کریں کہ مدرسہ پر طعام کا بار ڈالنا تو مجھے بھی گوارا نہیں۔

طعام کا انتظام تو مدرسہ کے اکابر میں سے کوئی شخص ایک یا دو اپنے ذمہ لے لے یا باہر سے مخلص دوستوں میں سے کسی کو متوجہ کر کے ایک ایک ذکر کرنے والے کا کھانا کسی کے حوالہ کردیا جائے جیسا کہ ابتداء میں مدارس کے طلبہ کا انتظام اسی طرح ہوتا تھا۔ البتہ اہل مدارس ان کے قیام کی کوئی صورت اپنے ذمہ لے لیں جو مدرسہ ہی میں ہو اور ذکر کرنے کیلئے کوئی ایسی مناسب جگہ تشکیل کرلیں کہ دوسرے طلبہ کا حرج نہ ہو, نہ سونے والوں کا نہ مطالعہ کرنے والوں کا۔

جب تک اس ناکارہ کا قیام سہارنپور میں رہا تو ایسے لوگ بکثرت رہتے تھے جو میرے مہمان ہوکر کہ ان کے کھانے پینے کا انتظام تو میرے ذمہ تھا لیکن قیام اہل مدرسہ کی جانب سے مدرسہ کے مہمان خانہ میں ہوتا تھا اور وہ بدلتے رہتے تھے۔ صبح کی نماز کے بعد میرے مکان پر ان کے ذکر کرنے کا سلسلہ ایک گھنٹہ تک تو ضرور رہتا تھا اور میری غیبت کے زمانہ میں بھی سنتا ہوں کہ عزیز طلحہ کی کوشش سے ذاکرین کی وہ مقدار اگرچہ نہ ہو مگر ۲۰، ۲۵ کی مقدار روزانہ ہوجاتی ہے۔

میرے زمانہ میں تو [یہ تعداد] سوسوا سو تک پہنچ جاتی تھی اور جمعہ کے دن عصر کے بعد مدرسہ کی مسجد میں تو دوسو سے زیادہ مقدار ہوجاتی تھی اور غیبت کے زمانہ میں بھی سنتا ہوں کہ ۴۰، ۵۰ رکی مقدار عصر کے بعد ہوجاتی ہے۔ ان میں باہر کے مہمان بھی ہوتے ہیں وہ دس بارہ تک تو اکثر ہو ہی جاتے ہیں۔ عزیز مولوی نصیر الدین سلمہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اس کو بہت ہی جزائے خیر دے ان لوگوں کے کھانے کا انتظام میرے کتب خانہ سے کرتے ہیں۔

اسی طرح میری تمنا ہے کہ ہر مدرسہ میں دو چار ذاکرین ضرور مسلسل رہیں کہ داخلی اور خارجی فتنوں سے بہت امن کی امید ہے۔ ورنہ مدارس میں تو داخلی اور خارجی فتنے بڑھتے جارہے ہیں۔ اکابر کے زمانہ سے جتنا بعد ہوجاتا جائے گا اس میں اضافہ ہی ہوگا۔

اس ناکارہ کو نہ تحریر کی عادت نہ تقریر کی، آپ جیسا یا مفتی محمد شفیع صاحب جیسا کوئی شخص میرے اس مافی الضمیر کو زیادہ وضاحت سے لکھتا تو شاید اہل مدارس پر اس مضمون کی اہمیت زیادہ واضح ہوجاتی۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائل ذکر میں حافظ ابن قیم کی 'الوابل الصیب' سے ذکر کے سو کے قریب فوائد نقل کئے ہیں۔ جن میں شیطان سے حفاظت کی بہت سی وجوہ ذکر کی گئی ہیں۔ شیاطینی اثرات ہی سارے فتنوں اور فساد کی جڑ ہے۔ فضائل ذکر سے یہ مضمون اگر جناب سن لیں تو میرے مضمون بالا کی تقویت ہوگی۔

اس کے بعد میرا مضمون تو اس قابل نہیں کہ جو اہل مدارس پر کچھ اثر انداز ہو سکے آپ میری درخواست کو زوردار الفاظ میں نقل کرا کر اپنی یا میری طرف سے بھیج دیں تو شاید کسی پر اثر ہو جائے۔ دارالعلوم مظاہرالعلوم اور شاہی مسجد مرادآباد کے ابتدائی حالات آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہیں کہ کن صاحب نسبت اصحاب ذکر کے ہاتھوں ہوئی ہے, انہی کی برکات سے یہ مدارس اب تک چل رہے ہیں۔ یہ ناکارہ دعاؤں کا بہت محتاج ہے۔ بالخصوص حسن خاتمہ کا کہ گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے۔ والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

بقلم حبیب اللہ ۳۰/نومبر ۷۵ء، مکۃ المکرّمہ

﴿176﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷/دسمبر ۷۵ء/ ۱۵/ذی الحجہ ۹۵ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ خبر سن کر کہ تم نے یعقوب سے ویزا منگایا اور اس نے بھیج بھی دیا تمہاری آمد کا اخیر تک انتظار رہا مگر آنے والوں سے یہ معلوم ہو کر کہ دارالعلوم کی مشغولیت مانع ہوئی نہ آنے سے زیادہ خوشی ہوئی۔ اللہ جل شانہ تمہاری اور تمہارے مدرسہ کی ہر نوع کی مدد فرمائے۔ خدا کرے افریقہ کی رقم پوری وصول ہوگئی ہو۔

جس حادثہ کی وجہ سے تم شروع سال میں آئے تھے اس کا برابر فکر لگا رہتا ہے۔ خدا کرے کہ وہ مرحلہ بھی خیریت سے نمٹ گیا ہو اور سعودی رقم بھی وصول ہوگئی ہو۔ میرا ارادہ حج

کے بعد فوراً مدینہ طیبہ جانے کا تھا مگر مولانا انعام صاحب ساتھ ہیں اور آئندہ پیر کو مکی جماعت تبلیغ کی روانگی ہے ان کو روانہ کرنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ روانگی ہوگی۔

تمہاری اہلیہ کی صحت کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ جب خط لکھو تو میری طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد عیادت کردیجیو اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ
۱۵/ذی الحجہ، ۱۷/دسمبر ۷۵ء

﴿177﴾

از: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ، مکہ مکرمہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۰/دسمبر ۷۵ء/ ۱۸/ذی الحجہ ۹۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعبدالحفیظ، مدینہ منورہ، بدھ ۱۸/ذی الحجہ ۹۵ھ

برادرم محترم مولانا یوسف صاحب! ادام اللہ الکریم لکم الخیرات و بارک فی اعمالکم بفضلہٖ آمین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعدہ تقریباً ایک ماہ قبل جب یہ عاجز بیروت سے واپسی جدہ آرہا تھا تو آپ کے ایک نوجوان مرید سے ملاقات ہوئی تھی جس نے بتایا تھا کہ وہ عطاء الرحمٰن، یعقوب وغیرہ کے لئے کچھ خطوط وغیرہ لایا ہے۔ اس وقت تو بہت رقابت کا غلبہ ہوا کہ دیکھو وہ یاد رہے اور خطوط و ہدایا وغیرہ بھی اور ادھر ایک رقعہ بھی نہیں۔ مگر آپ کی کرامت و بزرگی سے اس کے چند

لمحے بعد ہی اسی جہاز میں بھائی ناخدا صاحب سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے ملتے ہی یہ کہا کہ تمہارا خط بھی ہے اور ابھی لاتا ہوں۔ پہلے وہ خط لائے پھر کوئی اور بات کی۔

میں نے جہاز میں ہی اس کا جواب لکھنا شروع کر دیا تھا جس میں مذکورہ بالا پوری تفصیل کے ساتھ تھا مگر وہ خط اب یاد نہیں آ رہا کہ میں نے آپ کو ارسال کر دیا ہے یا کہ کہیں گم ہو گیا ہے۔ بہر حال کئی دفعہ ڈھونڈ ھنے پر بھی وہ حج سے قبل نہ مل سکا، نیا خط لکھنے کیلئے وقت چاہئے تھا مگر یہاں حضرت والا کا حج کرنا طے ہو گیا اسلئے ہر وقت اسی کی فکر و تیاری میں رہے۔

الحمدللہ حضرت والا نے حج کیا مگر اس طرح کہ ۸؍ذی الحجہ کو منیٰ نہیں گئے بلکہ ۸؍کو ہی بھائی سعدی کے ہاں چلے گئے تھے اور ۹؍ذی الحجہ کو صبح صبح عرفات روانہ ہو گئے۔ گاڑی والد صاحب کی چھوٹی کار تھی جس کو یہ عاجز چلا رہا تھا۔ حضرت آگے کی سیٹ میں تنہا تھے اور پیچھے کی سیٹ میں بھائی سعدی، مولوی اسماعیل بدات اور ڈاکٹر اسماعیل صاحب اور مولوی احمد پانڈور افریقی تھے۔ یعنی چار عدد مولوی حبیب اللہ صاحب و مولوی یوسف تتلا و مولوی فضل الرحمٰن صاحب کو قاضی صاحب کے قافلہ کے ساتھ رکھا تھا مختلف وجوہات کی بنا پر، و کلها مرضية

غروب کے تقریباً دو گھنٹے بعد عرفات سے چل کر مزدلفہ آئے۔ عرفات میں قاضی صاحب، مفتی زین العابدین صاحب، مولانا سعید صاحب اور ان کے تقریباً چالیس رفقاء کے ساتھ ہی حضرت نے بھی قیام فرمایا اور مزدلفہ تک بھی یہ حضرات ساتھ رہے کہ یہ سب ایک بڑی بس میں تھے اور ہم کار والے کار میں مزدلفہ میں مغرب وعشاء پڑھ کر بہت تھوڑی دیر بیٹھ کر حضرت والا اپنے رفقاء کی کار کے ساتھ کار پر سیدھے مکہ معظّمہ تشریف لے آئے۔

رات کو فجر سے کافی پہلے اٹھ گئے۔ حضرت نے تہجد بھائی سعدی کے گھر پر ہی پڑھی اور فجر سے کچھ دیر قبل حرم شریف روانہ ہو گئے۔ فجر وہیں پڑھی اور عید کی نماز تک بیٹھے رہے۔ عید

پڑھ کے خطبہ سن کر وہاں سے واپسی ہوئی۔ پھر گھر پہ ہی حضرت کی رمی کیلئے بھی وکالت کی گئی۔

پہلے دن قربانی کے تیقن کیلئے اس عاجز کے ذمے وکالت کی گئی اور دوسرے دن حضرت قاضی صاحب نے وکالت فرمائی اور تیسرے روز مفتی زین العابدین صاحب نے اور چوتھے روز مولانا سعید خان صاحب کے ذمے تھی اگر ٹھہرتے, مگر چونکہ ۱۳ر کو جمعہ ہونے کی وجہ سے یہ سب لوگ ۱۲ر کو ہی واپس آ گئے اس لئے یہ رمی نہ ہوئی۔

الحمدللہ بہت آرام سے حج نمٹ گیا۔ ۱۵ر ذی الحجہ کی رات کو عشاء کے بعد عربی چار بجے تقریباً طواف وداع کے لئے حرم شریف گئے تھے مگر بھیڑ کی وجہ سے اپنی گاڑی پہ طواف نہ کر سکے اس لئے اخیر مجبوراً (شبری) یعنی چارپائی پر دو آدمیوں نے اٹھا کر حضرت کو طواف کرایا, انہیں دوسو ریال دیئے گئے۔

سعی حج چونکہ ۸ر ذی الحجہ کو کر لی تھی بہت آسانی سے جو ہو گئی تھی اور طواف زیارت بھی الحمدللہ ۱۱ر ذی الحجہ کو رات کو اپنی گاڑی پہ ہی بہت آسانی سے ہو گیا تھا۔ الحمدللہ سب ہی جگہ باوجود بھیڑ کے بہت ہی آسانی بفضل اللہ رہی۔ والحمدللہ کثیرا طیبا

محمود کے قاہرہ سے کئی خط آ چکے ہیں کہ مختلف قانونی مراحل سے بہت مشکل سے سب کچھ آپ کا سامان بھجوا دیا ہے, پمفلٹ بھی اور پیڈ وغیرہ بھی۔ امید ہے کہ سب کچھ مل گیا ہوگا۔ میں نے آخری دفعہ میں اسے بہت تاکید کر دی تھی کہ آپ کے حکم کے مطابق بحری سے ہرگز نہ بھیجے بلکہ ہوائی سے بھیجے کہ جلدی پہنچیں گے۔

غالباً ۶ر یا ۷ر ذی الحجہ کو ایک صاحب نے احرام کی حالت میں حضرت والا سے ملاقات کی۔ میں کسی کام سے پاس ہی مشغول تھا۔ حضرت نے ان سے پرتپاک ملاقات کی اور اس میں یہ لفظ بھی یاد ہیں کہ حضرت نے ان سے پوچھا کہ مقدمے کا کیا ہوا؟ انہوں نے

یہ بھی یاد ہے کہ بتایا کہ حضرت الحمدللہ برأت ہوگئی ,اور بھی کچھ باتیں ہوئیں مگر مجھے یاد نہیں۔

ان صاحب کے جانے کے بعد پتہ چلا کہ یہ تو ہمارے علامہ خالد محمود صاحب ہی تھے (بقول مولوی اسماعیل صاحب بدات) ۔ اگر وہی ہیں تو امید ہے کہ مدینہ منورہ بھی تشریف لائیں گے۔ یہ عاجز بھی ان کی ٹوہ میں ہے۔ان شاءاللہ مفصل ملاقات کی پوری سعی کروں گا,مگر آپ کی جمعیۃ کا پرچہ وہ بھی حضرت کے ہاں نہ چھوڑ کر گئے اور نہ ہی کسی اور ذریعہ سے اس کی زیارت ہوئی۔ آپ سے گذارش ہے کہ میرا ایک سال کا چندہ اس میں داخل کرادیں کہ بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال کریں اور میرے حساب میں درج فرمالیں۔

مولانا عبدالرحیم صاحب کے قاہرہ آنے میں مختلف رکاوٹیں پیش آرہی ہیں خصوصاً مصر کے ویزے میں وہاں بہت ہی سختی ہے۔ اس لئے یہی تجویز ہوا ہے کہ وہ پہلے عمرہ کے ویزے پر حجاز آجائیں اور دو چار روز ٹھہر کر یہیں سے مصر کا ویزہ لے کر مصر روانہ ہوجائیں ,اور مولوی حبیب اللہ صاحب بھی ان کے ساتھ ہی ، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ خیر مقدر فرمائیں ,آمین

آپ نے عزیز عبدالرؤف کو مسٹر کا لقب عنایت فرمایا۔ اللہ نہ کرے ایسا ہو بلکہ آپ کا لقب استفہام انکاری ہی ہو۔ ہم نے تو اسے بازار کے سلے ہوئے سوٹ میں سے بورشٹ بھی نہیں پہنائی بلکہ گھر کرتے سلے اور اسی لئے آپ کے بھیجے ہوئے تحائف میں ایک سوٹ جو کہ بورشٹ و پاجامہ تھا اس سے بورشٹ نکال لی ہے۔

پہلے تو خیال تھا کہ انکاراً واحتجاجاً جناب عالی کو واپس بولٹن ارسال کروں مگر پھر گستاخی کے خیال سے روک لیا۔ اب ارادہ ہے کہ اس کی کالر کاٹ کر اچھی طرح اس فرنگیت کو مسخ کر کے کرتہ بنا کر آپ کا بہرحال تبرک تصور کر کے اسے پاکستان بھیجوں گا کہ وہ اور اس کی والدہ، دادی اور خالائیں مع میری دادی و دادا کے سب شوال سے لائلپور گئے ہوئے

ہیں۔اس سال حج میں بھی نہیں تھے ,اور تقریباً ابھی دو چار ماہ قیام رہے گا۔

آپ کا سامان انشاء اللہ حسبِ ارشاد صوفی صاحب یعقوب سے لے کر ارسال کرا دوں گا۔مولوی حبیب اللہ کا فی الحال لامع کیلئے مولانا عبدالرحیم صاحب کے ساتھ قاہرہ طے ہوا ہے۔آئندہ جو مقدر ہو۔اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون،وتکلیفوں کا شکریہ۔عزیزہ خدیجہ آپا کو دعوات و پیار۔آپ سے دعاؤں کی گذارشات۔ والسلام

عبدالحفیظ

☆......☆☆☆......☆

دار العلوم العربیه الاسلامیه هولکمب بری

کا

مجوزہ نصاب

السنة الاولىٰ:	علم النحو:	عربی زبان کے دس سبق:
	معلم الصرف (۱،۲،۳):	قصص النبیین ۱:
	تمرین الدروس (۱،۲):	تاریخ الاسلام (۱،۲،۳):
	رحمت عالم ﷺ:	تاریخ وجغرافیہ:
	آمدن سی لفظی:	چہل سبق:
	حکایاتِ لطیف:	تجوید مبتدی:
السنة الثانية:	ہدایۃ النحو:	علم الصیغہ:
	شرح مائۃ عامل:	قصص النبیین (۲،۳):

القرأة الراشدة: القرأة الرشيدة (۱):

نور الایضاح: تاریخ وجغرافیہ:

جمال القرآن:

السنة الثالثة: کافیہ: القرأة الراشدة ۳:

القرأة الرشیدة ۲،۳،۴: دروس التاریخ الاسلامی (۱،۲):

قدوری (من البیوع): ھدیۃ الوحید:

ترجمۂ قرآن (من سورة هود الی سورة الروم):

السنة الرابعة: مرقاة: شرح تہذیب: مختصر المعانی:

مقامات حریری (۱۰ مقامات): مختارات:

ہدایۃ (۱،۲) اصول الشاشی: فوائد مکیہ:

ترجمۂ قرآن (من سورة الروم الی سورة الناس):

السنة الخامسة: مشکٰوة: نخبۃ الفکر: شرح عقائد نسفی:

الحماسة والنسیب: ہدایۃ (۳،۴): نور الانوار:

ترجمہ (من سورة الفاتحہ الی سورة هود):

جزری:

السنة السادسة: صحیح البخاری: صحیح لمسلم: الجامع للترمذی:

سنن لأبی داؤد: سنن للنسائی: مؤطین:

سنن لأبی ماجۃ: شرح معانی الآثار للطحاوی

﴿178﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: دسمبر ۷۵ء/ غالباً ذوالحجہ ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولانا الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون کئی دن ہوئے تمہارا نصاب پہنچا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ مجھ سے جو کوئی مشورہ لے چاہے کتنا ہی ضروری ہو مجھے کچھ نہ کچھ کہے بغیر تو چین ہی نہیں پڑتا اور اتفاق سے آج کل مولانا معین الدین ندوی جو علی میاں کے روح رواں اور ندوہ کے سب کچھ ہیں میں نے ان کے حوالے بھی کیا اور مولانا عاشق الٰہی بلند شہری جو کراچی مفتی شفیع صاحب کے مدرسہ کے روح رواں اور اب انقطاع عن الدنیا کر کے حضرت کی خدمت میں رہنے آئے اور میں نے بہت زور سے نکیر کردی کہ مدینہ کا رہنا سر آنکھوں پر مگر جب تک کوئی علمی کام ہو سکے ہرگز مناسب نہیں۔ میرے اس نکیر پر وہ کچھ ڈھیلے تو پڑے مگر ابھی جانے کا پختہ وعدہ نہیں کیا۔

میں نے آپ کے نصاب کو ان تینوں کے حوالے کیا اور کہا کہ 'بہت آزادی سے رائے دیجیو'۔ اس واسطے کہ مشورہ کا خلاصہ یہ نہیں ہوتا کہ آپ ہمارے مشورہ کو مانیں بلکہ غور کے واسطے ہوا کرتا ہے۔ بہت آزادی سے اب غور کریں اور ہماری اصلاحات میں سے لینا چاہیں ضرور لے لیں اور نہ لینا چاہیں تو کم از کم میرے اکرام میں ہرگز نہ لیں۔ ان دونوں بزرگوں کے استدراک پر کوئی اعتراض ہو تو بلا تکلف لکھ دیجیو۔

استدراک از[حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد] زکریا[نوراللہ مرقدہ]:

نمبر۱: کنز کا ہونا بہت ضروری ہے۔ قدوری چاہے حذف کردی جائے میرے والد صاحب کے یہاں نصاب میں قدوری اور کنز دونوں مل کر ایک سبق تھے۔ کنز کی ترتیب کے

موافق اس طرز پر کہ صبح کو قدوری اور شام کو اس کی کنز۔قدوری بمنزلہ مطالعہ کے ہوتی تھی اور چونکہ دونوں کے ترتیب میں فرق ہے اس لئے ترتیب کنز کی ہوتی تھی۔ میرے خیال میں دونوں ہونی ضروری ہیں۔

نمبر۲: جلالین بہت ضروری ہے, ترجمہ میں وہ بات نہیں جو جلالین میں ہے۔مگر میرے والد صاحب کی رائے یہ تھی کہ جلالین جس طرح پڑھانی چاہئے اس طرح یہ لوگ پڑھاتے نہیں اس لئے کہ صاحب جلالین کا دعویٰ یہ ہے کہ میں ارجح الاقوال کو لیتا ہوں اور والد صاحب کی رائے یہ تھی اس پر عمل کسی مدرسہ میں نہیں ہوتا۔ان کی رائے یہ تھی کہ مدرس مختلف تفاسیر دیکھے،مختلف اقوال دیکھے پھر جلالین کے قول کی راجحیت بیان کرے اس کے مذہب کے موافق، پھر مدرس کی رائے کے خلاف ہو تو اس پر تنقید کرے۔

نمبر۳: ترجمہ میں جو ترتیب تم نے رکھی ہے وہ صحیح ہے۔اور میرے والد صاحب کے یہاں ادب میں ترجمۃ القرآن اہم تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان بچوں کو الفاظ تو یاد ہوتے ہی ہیں صرف ترجمہ یاد کرانا پڑتا تھا لیکن نصاب میں پارہ عم مقدم تھا۔اوراس میں بھی نصف ثانی مقدم، نصف اول بعد میں, پھر تبارک الذی، پھر شروع سے۔تمہارے نصاب میں مدائح صحابہ میں کچھ نہیں آیا,کوئی ایسی چیز ضرور ہونی چاہئے جس میں صحابہ کرام کے اشعار ہوں۔ حضرت تھانویؒ کی کلام الملوک اور عزیز یوسف مرحوم کی حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہ کا کوئی حصہ ہونا ضروری ہے۔

نمبر۴: میرا خیال یہ ہے کہ میرے دو رسالے ضرور داخل نصاب کریں, جوڑ تمہارا جہاں [جی] چاہے لگاؤ۔ایک موت کی یاد، دوسری حکایات صحابہؓ۔موت کی یاد تو میرے پاس ہے اگر تم منظور کروگے اور داخل کرنا چاہو گے تو ۵۰، ۶۰ / نسخے میں نذر کر دوں گا۔حکایات صحابہؓ میرے پاس ہے نہیں تمہیں جتنی منگانی ہوں سہارنپور سے منگاؤ,اور مولوی اسماعیل کی رائے

یہ ہے کہ سہارنپور سے منگانے میں جتنا خرچ ہوگا اس سے کم میں تم فوٹو سے چھاپ سکتے ہو۔

نمبر۵: حکایات صحابہؓ انگریزی کی تمہارے عبدالقدیر کے پاس برائے فروخت ہے دو نسخے اس سے خرید کر نمونے کیلئے بھیج رہا ہوں۔ اگر تم خریدنا چاہو تو براہ راست ان سے معاملہ کرو تو انشاءاللہ زیادہ سستی پڑیں گی۔ اس کی عام قیمت پانچ ریال ہے، وہ یوں کہتا ہے کہ مدرسہ کیلئے میں رعایت کردوں گا۔

ہمارے غریب عبدالقدیر کے مسئلہ میں میں دخل دینا نہیں چاہتا آپ ان سے براہ راست معاملہ کریں۔ مکتبہ امدادیہ، باب المجیدی، ص,ب ۱۰۳۳، مدینہ منورہ۔ جو بات کریں براہ راست معاملہ کریں۔ کچھ ان دونوں کتابوں کا رکھنا ضروری نہیں مگر میری رائے میں دونوں ضروری ہیں۔ تم نے جو شرح جامی کو اڑا دیا، ہمارے مدارس میں اس کی بہت اہمیت ہے۔

اپنے یہاں کے مصالح کو آپ جانتے ہیں، اور میرے نزدیک کافیہ کی بجائے متن متین زیادہ مناسب ہے۔ یہ کافیہ سے زیادہ آسان بھی ہے اور کافیہ سے مسائل بھی زیادہ ہیں۔ اور الفیہ ابن مالک حفظ میں نے سنایا تھا شاید آپ بیتی میں اس کی کچھ تفصیل آگئی ہے، جی چاہے تو دیکھ لو۔

استدراک از مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہریؒ:

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احقر نے حضرت اقدس شیخنا المعظم دامت برکاتہم العالیہ [کے ارشاد پر] دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ کا نصاب دیکھا۔ احقر کی سمجھ میں جو باتیں آتی ہیں درج ذیل ہیں۔

نمبر۱: پورے نصاب کو ۶/سال پر پھیلایا گیا ہے حالانکہ ٹھکانہ کا عالم ۸/سال سے کم میں نہیں بن سکتا، اگرچہ دور حاضر کے قوی کا تقاضا ہے کہ دس سال میں نصاب ختم کیا جائے۔

نمبر۲: نصاب میں قدوری اور ہدایہ کے درمیان کوئی کتاب نہیں رکھی گئی۔صرف قدوری پڑھ کر ہدایہ نہیں پڑھی جاسکتی۔اور کنز الدقائق جیسے جامع متن کے پڑھے بغیر ہدایہ پڑھ لینا عادتاً مشکل ہے۔

نمبر۳: القراۃ الراشدہ اور القراۃ الرشیدہ دونوں جمع کرنے سے بوجھ بڑھ گیا ہے۔ صرف علی میاں مدظلہ کی کتاب کافی ہے۔

نمبر۴: کافیہ کے بعد میں مختصر المعانی رکھ دی گئی ہے۔حالانکہ درمیان میں کافیہ کی کوئی شرح یادروس البلاغة ہونا ضروری ہے۔

نمبر۵: منطق کی ابتداء مرقاۃ سے کی گئی ہے,یہ محل نظر ہے۔اس سے پہلے تیسیر المنطق اور میزان المنطق پڑھانا ضروری ہےاورشرح تہذیب کے بعدکم ازکم قطبی ضرور پڑھائی جائے۔

نمبر۶: صرف میں فصول اکبری کی فصل خاصیات ابواب کا اضافہ ضروری ہے۔

نمبر۷: صرف ترجمہ پڑھ کر عالم بنا دینا صحیح نہیں ہے,اور یہ بات کہ جلالین صرف ترجمہ [ہے] غلط ہے,اگر جلالین مناسب نہ جانیں تو تفسیر مدارک رکھی جائے۔

نمبر۸: شرح عقائد سمجھنے کیلئے اس سے پہلے یا اس کے ساتھ میبذی نہیں تو هدیه سعیدیه یا بداية الحكمة پڑھانا ضروری ہے,خصوصاً جب کہ سلم العلوم کے بغیر کام چلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

نمبر۹: هدايه مکمل پڑھنے کے بعد شرح وقاية پڑھنے کی ضرورت ختم ہوجاتی ہے۔ درجہ تخصص فی الفقہ میں درمختار، بحر، بدائع ، تنقيح الحامدية،فتاویٰ خیریۃ،امداد الفتاویٰ،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند رکھا جائے۔وبا الله التوفيق۔

احقر بلندشہری

استدراک از مولانا معین اللہ صاحب ندوی:

بسم الله الرحمن الرحيم

خادم کے خیال میں نصاب چھ سالوں میں کرنے کی وجہ سے بہت بھر پور ہو گیا ہے, خصوصاً آخری تین سالوں میں۔ اگر مجموعی حیثیت سے ایک سال کا اضافہ ہو سکے تو مناسب معلوم ہوتا ہے۔ عام طور پر نصاب زیادہ ہونے کی وجہ سے کتابیں ناقص رہ جاتی ہیں اور استعداد میں کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ ابتدائی مراحل میں اردو کی استعداد مناسب دینی کتابوں کے مطالعہ سے بڑھانے کا لحاظ رکھا جانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔

السنة الاولیٰ: معلم الانشاء حصہ اول (دارالعلوم ندوۃ العلماء) اگر استاذ سامنے رکھیں بہتر ہے۔ گنجائش ہو تو باقاعدہ نصاب میں داخل کر لیا جائے۔

السنة الثانية: معلم الانشاء حصہ دوم۔ (دارالعلوم ندوۃ العلماء)۔ اگر استاذ سامنے رکھیں بہتر ہے۔ گنجائش ہو تو باقاعدہ نصاب میں داخل کر لیا جائے۔

السنة الثالثة: کافیہ کی بجائے شرح ابن عقیل یا شرح شذوذ الذهب (اضافہ) تهذيب الاخلاق (لمولينا عبد الحی الحسنیؒ) یا انتخاب ریاض الصالحین۔ ترجمہ قرآن پاک کے سلسلہ میں قصار مفصل اگر پہلے ہو جائیں بہتر ہے۔

السنة الرابعة: منطق میں اگر کمی ہو سکے تو بہتر ہے۔ مقامات کی بجائے نہج البلاغة کا کچھ انتخاب یا مجموعة من النظم والنثر (مصر)۔

السنة الخامسة: ادب میں اگر مختارات حصہ دوم کا اضافہ ہو سکے تو انشاء اللہ مفید ہو گا اور طلبہ عربی مضامین لکھنے کی مشق کریں۔ شرح عقائد نسفی کی بجائے شرح العقيده الطحاوية تجربہ کار حضرات کا خیال ہے کہ زیادہ آسان اور زیادہ مفید ہے۔

احقر معین اللہ ندوی، مدینہ منورہ

استدراک از مولانا محمد یعقوب صاحب، مدینہ منورہ:

بسم الله الرحمن الرحيم

١ : عدم افتتاح نبذة التعرفة بالبسملة والحمد

٢ : مجئ كلمة اردية وكان من الحكمة الاستغناء عنها بالعربية ـ وهى (دس سبق)

وبالنسبة للمنهج الدراسى:

☆ من المستحسن اضافة قسم لقراء ة القرآن نظراً لوجود طلاب صغار لايقـــ على الحفظ وكبار يريدون تصحيح قراء تهم۔

☆ ارى ان وجود مادة التجويد فى الخمس السنوات زيادة عن الحاجة الماسة والاكتفاء بتدريس التجويد فى السنتين الاوليين۔ وذلك لمن لم يتخرجوا من قسم التجويد۔

☆ تبصير الطلاب بفقه المذاهب الثلاثة الاخرىٰ لوجود اجناس مختلفة من البلدان الاسلامية المتبعون لغير المذهب الحنفى فى المملكة المتحدة۔

☆ وجود نية موفقة ان شاء الله بإفتتاح قسم التخصص فى العلوم مستقبلا

☆ تخصيب احد المشائخ للرد على الاسئلة الدينية والافتاء ودحض بعض الشبه التى قد [القاها] اعداء الله فى ارضه۔

محمد يعقوب محمد يوسف

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ:

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے نصاب تعلیم کو میں نے تمہارے دوست یعقوب کے بھی حوالہ کیا تھا کہ تمہارے نزدیک کوئی بات قابل اصلاح ہو تو ضرور لکھ دو۔ انہوں نے یہ پرچہ دیا تھا جو آپ کے ملاحظہ کیلئے ارسال ہے۔

میرے بھیجنے کا مطلب یہ نہ سمجھیں کہ میں اس سے متفق ہوں یا حامی۔ میرا مذہب یہ ہے کہ مشورہ عام ہونا چاہئے اور جب مختلف آراء آ جائیں تو اس کی روشنی میں کام کرے۔ **وشاورهم فی الامر** ... الآیۃ میں نے ایک نسخہ سہارنپور بھی بھیجا تھا وہاں سے کوئی جواب نہیں آیا، میں اپنی آراء پہلے بھیج چکا ہوں۔

﴿179﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: دسمبر ۷۵ء / ذوالحجہ ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، دو ہفتے سے تمہیں ایک مفصل خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا تو ایک شعر بھی ساتھ ساتھ ذہن میں آوے تھا ؎

نامہ بر تو ہی بتا تو نے تو دیکھے ہوں گے
کیسے ہوتے ہیں وہ خط جن کا جواب آتا ہے

اس لئے کہ میں نے ڈبیوں کے ساتھ تمہیں مختصر پرچے بھی لکھے مگر کسی کی رسید نہیں

آئی ,تو تقریباً دس روز ہوئے میں نے تمہارے مخلص یعقوب سے درخواست کی تھی کہ تو میری طرف سے خط لکھ دے اوران کو لفافہ کے دام بھی دے دیئے تھے اوراسی دن انہوں نے کہا تھا کہ میں نے زوردار خط بھی لکھ دیئے مگر کل تمہارے دو خط ایک ڈاک سے اورایک دستی بیک وقت پہنچ گئے ,لہذا یہ شعر تو غلط ہو گیا تھا۔

تمہارا رسالہ جوتم نے برائے مشورہ بھیجا تھا پہلے تو میں نے عزیز حبیب اللہ کو دیا تھا کہ غور سے دیکھ لے عزیز عبدالحفیظ ریاض گیا ہوا تھا اس سے میں نے کہا کہ عبدالحفیظ کے آنے پر تمہارے [اس رسالہ کو] اس کے سامنے سنوں گا۔انہوں نے بڑے غور سے دیکھا اورایک اشکال تو انہوں نے کیا۔

وہ [اشکال] یہ ہے کہ تمہارے نصاب میں قصیدہ بردہ بھی ہے جو حجاز میں سعودیوں کے یہاں خاص طور سے شرک سمجھا جاتا ہے ,اورسعودی اعانت تمہارے ساتھ زیادہ ہے اس لئے اس کا بدل کوئی مناسب تجویز کرلو تو اچھا ہے۔میرے نزدیک تو حضرت تھانویؒ کا رسالہ کلام الملوک ذہن میں آیا تھا کہ اس میں حضرت تھانویؒ نے صحابہؓ کے اشعار جمع کئے ہیں مگر عرصہ ہوا چھپا تھا معلوم نہیں کہیں ملتا ہے یا نہیں۔میرے کتب خانہ میں تو ہے مگر ایک نسخہ سے کیا ہوتا ہے۔

میرے والد صاحبؒ تو مفید الطالبین کی جگہ عم کے پارہ کا آخری پاؤ پڑھایا کرتے تھے اور یوں فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کے بچہ کو الفاظ تو یاد ہوتے ہی ہیں صرف معنی یاد کرنے ہوتے ہیں۔ان کے نصاب میں چہل حدیث کا ایک مجموعہ تھا جو اس زمانہ میں تو بہت ملتا تھا ۲۲
اور ہمارے درس میں وہی داخل تھا ,اب میں دو سال سے اس کو تلاش کرا رہا ہوں ,میرا ارادہ اس کو چھپوانے کا ہے اگر وہ مل جائے۔اس کا نام ’مجموعہ چہل حدیث خمسہ‘ تھا۔جس میں چہل حدیث شاہ ولی اللہ، قاضی ثناءاللہ، ملا جامی تین تو مجھے یاد ہیں دو یاد نہیں۔اگر وہ مل گئی تو اس کو

تو چھاپنے کا میرا خود ارادہ ہے۔

میرے والد صاحب **نفحة اليمن** کے بھی بہت مخالف تھے۔ یوں فرمایا کرتے تھے کہ رافضی کی کتاب انگریز کی تعریف میں لکھی ہوئی، ہمارے بڑوں نے اس کو جانے کیوں داخل نصاب کر دیا۔ اس کے علاوہ تمہارے نصاب کے کاغذ میں کچھ اور بھی نشانات ہیں۔ اسلئے اس کو بھیج رہا ہوں اس پہ غور کرلو۔ یہ ضروری نہیں کہ ہمارے نشانات سب قبول ہی کرو۔

مولوی عبدالرحیم نے [آپ کو] خواب میں حضور اقدس ﷺ کی طرف سے دو پیسے دیئے ہیں (۱) اور تم نے خزانہ میں رکھنا لکھا ہے اگر عبدالرحیم نے دو قرش نہ دیئے ہوں تو اس سے کہو کہ وہ دو قرش تمہارے مدرسہ میں ضرور پیش کر دے اور اس کو اپنے خزانہ میں محفوظ کر دو۔ مجھے اس سے تعجب ہوا کہ سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں کوئی چیز چھپی نہیں۔ جلسہ کی روداد تو ضرور چھاپنی چاہیئے تھی۔

تمہارے مرسلہ حافظ پٹیل اور دوسروں کے ہاتھ جو مشروبات بھیجے پہنچ گئے, میں نے ہر ایک کی رسید بھی لکھوائی۔ موت کا استحضار تو مبارک ہے مگر اتنا نہیں ہونا چاہیئے جو دینی کام یا حقوق میں مانع ہو۔ تمہارے حج پر نہ آنے کا تو مجھے بھی قلق ہے اور چونکہ تم نے رمضان میں بہت پختہ وعدہ کیا تھا اس لئے مجھے بھی انتظار تھا۔ تم نے جلد از جلد شعبان آنے کی دعا لکھی اور میں ہر دن کو آخری سمجھ رہا ہوں، یہ تمہارے پہلے خط کا جواب تھا جو جلسہ کے اشتہار کے ساتھ آیا تھا۔

تم نے دوسرے پرچہ میں عربی کے مضمون کا ذکر کیا بہت اچھا ہے، اس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ ہم نے بھی کچھ نشانات لگائے ہیں اسکو تم اور تمہارے ندوی صاحب ضرور ملاحظہ

(۱) حضرت مدظلہ نے یہ خواب حضرت شیخ رحمہ اللہ کو لکھا تھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب نے دو پرانے سکے یہ کہتے ہوئے دیئے کہ یہ حضور اقدس ﷺ نے عنایت فرمایے ہیں، اس ارشاد کے ساتھ کہ اسے دارالعلوم کے خزانے میں رکھ دیا جائے۔ چنانچہ اس کی تعمیل میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے دو پرانے سکے حضور ﷺ کی طرف سے عطیہ کئے تھے۔

کرلیں۔تم نے لکھا کہ تصور میں تمہارے ساتھ رہتا ہوں۔ یہ تمہاری محبت ہے, اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کو طرفین کیلئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔ میری طبیعت بہت خراب چل رہی ہے۔

آپ نے لکھا کہ سوتک عمر عادی ہوتی ہے۔ہم نے تو سنا تھا کہ **اعمار امتی مابین ستین الی سبعین** حضوراقدس ﷺ کا ارشاد ہے, میرا ضعف ونقاہت اس کا متحمل نہیں, میں تو اسی میں اتنا ضعیف ہوگیا کہ بیٹھنا بھی مشکل ہے۔

میرے پیارے! میری بیماری کی خبروں پر گریہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہ تو کفارہ سیآت ہے, ساری عمر معاصی میں گذاردی, اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو معاف کردے۔تم نے لکھا کہ مفتی صاحب کا جہاز آج رات کو آنے والا ہے مگر قاصد نے زبانی بتلایا تھا کہ وہ پہنچ گئے, اللہ کا شکر ہے۔

اس سلسلہ میں ایک خط پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ ملک عبدالحق صاحب نے مفتی صاحب کے سلسلہ میں دو دن تک تم سے ٹیلی فون ملانے کی کوشش کی, پہلے دن تو ملا نہیں دوسرے دن ملا۔اس سلسلہ میں میں نے پہلے بھی لکھا کہ جانی کا تو کوئی بدلہ نہیں ہوسکتا مگر ان کا جو مالی خرچ ہوا وہ ضرور اصرار سے دے دینا۔ میں خود دے دیتا مگر وہ مجھ سے نہیں لیں گے

میں صرف عصر کی نماز باب جبریل پر پڑھتا ہوں اور وہاں بھی ہجوم کی وجہ سے دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے۔آج عصر بعد تم تو میرے اوپر ہر وقت مسلط رہو ہی، میں عصر کی نماز پڑھ کر تم میں پہنچ گیا اور دفعۃً یہ خیال آیا کہ تمہارے نصاب میں ایک اضافہ میں کراؤں۔میرے رسائل میں سے فضائل قرآن کی چہل حدیث ضرور کہیں داخل کرنی ہے چاہے بردہ کی جگہ کردو چاہے اور جہاں مناسب سمجھو۔قرآن پاک کا رواج بہت ہی کم ہوتا جارہا ہے اور لندن میں تو اور بھی نہیں ہوگا, اس لئے اس کے اہتمام کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد دو ضروری باتیں اور بھی ہیں۔اول یہ کہ یہاں شوریٰ میں یہ بات آئی

ہے کہ تبلیغ کا مرکز تمہارے دارالعلوم میں قائم کیا جائے, اس لئے کہ تمہاری زمین بہت وسیع ہے اورتم سے زائد, لہذا مرکز تبلیغ وہاں منتقل کر دینا چاہیئے۔ میں نے ابھی سے اس کی تردید کردی اورتم سے بھی کہتا ہوں کہ میری رائے ہرگز نہیں, اتنے اتصال میں تمہیں بھی دقت ہوگی اور انہیں بھی، انہوں نے تو میری بات مان لی تم سے بھی کہے دوں کہ میں اس رائے کے موافق نہیں ہوں

دوسری بات یہ ہے کہ تم نے رمضان میں یوں کہا تھا کہ میں بلگرامی کا قصہ اخبار میں چھاپوں گا, مجھے تو اس کا خیال بھی نہیں آیا مگر مولوی اسعد نے کہا کہ انہوں نے لندن کے کسی اخبار میں بلگرامی کا قصہ سنا۔ مگر مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کس اخبار میں چھپا, تم نے چھپوایا یا کسی اور نے چھپوایا۔ اگر تم نے یا کسی اور نے چھپوایا ہو تو وہ اخبار ڈھونڈھ کر کم سے کم ایک تو بھیج ہی دو, اور ایک سے زائد بھیجو تو اور بھی اچھا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

مولانا انعام الحسن صاحب پرسوں مکہ جارہے ہیں۔ تجویز تو میری بھی ساتھ جانے کی تھی مگر دو وجہ سے ملتوی کرنا اور بجائے پرسوں کے شنبہ کا جانا طے کر رکھا ہے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ میرے داہنے بازو میں درد ہو رہا ہے, دوسرے آج علی میاں کی آمد کی خبر ہے اور ان سے ملنا ضروری ہے۔ شنبہ کو میں مکہ جاؤں گا اور ایک عشرہ قیام رہے گا۔

ازحسان بہاری، بعد سلام مسنون، بہار کے اخبارات میں میں نے یہ مضمون چھپوایا تھا اور اب میں مدینہ آگیا۔ معلوم نہیں یہ واقعہ تمہیں یاد ہے یا بھول گئے, مولوی اسماعیل تو کہتے ہیں کہ تم اخبار لے گئے تھے۔ اس کا ایک فوٹو بھیجتا ہوں, لندن کے کسی اخبار میں اس کو سامنے رکھ کر مضمون ضرور لکھوا کر دو تین عدد مدینہ ضرور بھیج دو تا کہ پاکستان بھیج سکیں۔

فقط والسلام۔ حسان احمد

﴿180﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: دسمبر ۷۵ء / ذوالحجہ ۹۵ھ

میں نے تمہارے اشکالات کے متعلق شروع ہی میں اپنی معذرت لکھ دی تھی اور میری طبیعت خراب تو بہت دنوں سے چل رہی ہے مگر بعض دنوں میں اس کا غلبہ کچھ زیادہ ہی ہوجاتا ہے۔ آج کل ہفتہ عشرہ سے بہت خراب ہے۔ تفصیل تو بے کار ہے مگر اللہ تعالیٰ کے انعام واحسان سے آج کل مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری دو سال سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے میری علمی بے گاروں کیلئے ان کو شفیق بنا رکھا ہے۔

دن میں تو ملنا نہیں ہوتا وہ بھی اپنے کام میں مشغول رہتے ہیں ایک مدرسہ بھی انہوں نے چلانا شروع کر دیا ہے البتہ رات کو کھانے میں ضرور شریک ہوتے ہیں۔ میں نے تمہارا خط اشکالات کا ان کو دیا اور یہ کہا کہ دو رات اس کو غور سے دیکھو اور یہ دیکھو کہ حضرت گنگوہیؒ کے کلام سے کیا مخالفت ہے؟

انہوں نے دو دن کے بعد کہا کہ مجھے تو کوئی تعارض سمجھ میں نہیں آیا تو میرا بہت ہی جی خوش ہوا، اور میں نے ان سے یوں کہا کہ مولانا یوسف صاحب کے اشکال کا جواب تم لکھو انہوں نے لکھ کر رات دیا جو اس پرچہ کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ تم بھی ان کے جواب کو غور سے دیکھیو اور جو کچھ تمہیں اشکالات پیش آئے اس کو صفائی سے لکھیو، اس میں محجوب ہونے کی ضرورت نہیں پہلے تو میرا خیال ہوا تھا کہ تمہارا اشکال..... ہی کے پاس بھیج دوں مگر اس میں تردد تھا کہ کہیں ان کو گرانی نہ ہو۔ اگر تمہیں مولوی عاشق الٰہی صاحب کے جواب سے تشفی ہو جائے تب تو بہت ہی اچھا۔

﴿181﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۱ر دسمبر ۷۵ء / ۲۸ر ذوالحجہ ۹۵ھ]

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، عزیز یعقوب کی اس اطلاع پر کہ اس نے تمہارا ویزا بھیج دیا ہے۔ تمہارا اچھا خاصا انتظار رہا مگر آنے والوں سے یہ معلوم ہوکر کہ دارالعلوم کی مشغولی کی وجہ سے نہ آسکے میرا تو جی بہت خوش ہوا اگرچہ بعض وجوہ سے تمہاری ملاقات ضروری تھی، جو خط سے نہیں ہوسکتی۔

عزیز عبدالرحیم کا تو خط بہت دنوں سے نہیں آیا مگر حاجی یعقوب کے خط سے تمہاری اہلیہ اور عزیزہ خدیجہ کا بمبئی پہنچنا اور وہاں سے مکان روانہ ہوجانے کا حال معلوم ہوگیا تھا۔ تمہارے مرسلہ پان بھی حامل عریضہ کے ہاتھ پہنچ گئے جزاکم اللہ تعالیٰ۔ معلوم نہیں تمہارے یہاں پان ہندوپاک سے آتے ہیں یا کہیں اور سے؟ تمہارے گذشتہ سال کے پان تو بہت اچھے رہے اور تقریباً ایک ماہ تک چلتے رہے مگر اس سال کے پان زیادہ دیر نہیں رہ سکے۔ معلوم نہیں یہ فرق کیوں ہوا۔

خدا کرے تمہاری سعودی امداد اور افریقی امداد پہنچ گئی ہو۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ لکھا کہ کام آہستہ آہستہ شروع کرو جو انشاء اللہ تعالیٰ موجب برکت اور ترقی ہوا کرتا ہے۔ نیچے سے آہستہ آہستہ ترقی اوپر کو بہت ٹھوس ہوتی ہے اور اوپر سے نیچے کو ترقی پائیدار نہیں ہوتی۔ علی میاں رابطہ کے جلسہ میں تو نہیں آسکے مگر انہوں نے لکھا ہے کہ جامعہ اسلامیہ کا کوئی اجتماع اخیر محرم میں ہونے والا ہے، اس میں ان کی آمد کا ارادہ ہے اگر ابھی سے ان سے خط



وکتابت کرلو کہ واپسی میں تمہارے یہاں ہوتے جائیں تو اچھا ہے۔

تمہارے لئے تمہارے اہل وعیال کیلئے ،تمہارے دارالعلوم کیلئے دل سے دعا گو ہوں۔ پہلے بھی چند ڈبے مختلف لوگوں کے ہاتھ بھیج چکا ہوں۔ خدا کرے پہنچ گئے ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۳۱ر دسمبر ۷۵ء

حامل عریضہ سے کہہ دیا کہ تم سے کثرت سے ملتے رہیں ,میری تو تمنا تھی کہ اسی لائن میں تم خوب آگے بڑھو, اللہ تعالیٰ میری اس خواہش کو پورا کرے۔

☆...... 10 ......☆

1396-97 ھجری

/

1976-77 عیسوی

''اسی طرح میری تمنا ہے کہ ہر مدرسہ میں دو چار ذاکرین ضرور مسلسل رہیں کہ داخلی اور خارجی فتنوں سے بہت امن کی امید ہے۔ ورنہ مدارس میں تو داخلی اور خارجی فتنے بڑھتے جارہے ہیں۔ اکابر کے زمانہ سے جتنا بعد ہوجاتا جائے گا اس میں اضافہ ہی ہوگا۔''

ماہنامہ بینات کراچی: محرم ۱۳۹۶ھ/ جنوری ۷۶ء

﴿182﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹؍جنوری ۷۶ء / ۱۷؍محرم ۹۶ھ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، پرسوں تمہارا محبت نامہ پہنچا تھا اسی وقت سے برابر خط لکھنے کا ارادہ کرتا رہا۔آج کی ڈاک سے تمہارے مدرس۔۔۔۔تجویز کا لفافہ پہنچ گیا۔اس کا مضمون مختصر تھا اس لئے اسی پر تمہارے خط کا جواب لکھوا رہا ہوں۔

حج پر تو تمہارے یعقوب نے تمہارا بڑا انتظار کرایا یہ کہہ کر کہ ویزا بھیج چکا ہوں اور اس کے بعد ویزے کا تار بھی بھیج چکا ہوں اگر چہ تمہارے دارالعلوم کی وجہ سے وہاں کی غیبت عقلاً تو گراں ہے مگر جذبات بسا اوقات عقل پر غالب آجاتے ہیں۔تمہارے سے بعض باتیں تو زبانی ہی کرنے کی تھیں۔

میرا سایہ تو بہت طویل ہو چکا میرے لئے اب حسن خاتمہ اور مغفرت کی دعا کیا کرو۔تم نے دشمنان اسلام کے جو منصوبے لکھے ان سے بہت قلق ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ مولانا انعام صاحب سے بھی دعا کی خاص طور سے درخواست کردی تھی،ان کے پاس تو معلومات مجھ سے کچھ زیادہ ہی تھیں جو مجھے سنائیں،جس پر مجھے تعجب بھی ہوا۔

مجھے اس پر تعجب ہوا کہ ڈیڑھ ماہ سے میرا کوئی خط نہیں پہنچا،مجھے تو یاد پڑتا ہے کہ مکہ آکر بھی ایک خط لکھوا چکا ہوں۔تمہاری اہلیہ اور خدیجہ کا حصہ تو جدہ بھجوا چکا ہوں۔آج کل ایک ہفتہ سے تمہارے مولوی یعقوب جدہ گئے ہیں،سنا ہے کہ نئی کار خریدنے گئے ہیں۔ عطاء الرحمٰن نے بتایا کہ ایک دن کو کہہ کر گیا تھا مگر سیر و تفریح میں ایک ہفتہ لگا دیا۔

اگر تم حج پر آسکتے تھے جیسا کہ تم نے لکھا تو حج کے ویزے سے تو مدینہ منورہ آسانی سے آنا ہوسکتا ہے۔ میرا تو اصرار اور خواہش کئی سال سے یہی ہے کہ حج کے زمانہ میں مدینہ رہوں مگر اس سال مولانا انعام وغیرہ تبلیغی احباب کی آمد کی وجہ سے اور حج کے بعد جماعتوں کی روانگی کی وجہ سے ٹھہرنا پڑ گیا اور ۲۷؍ دسمبر کو چل کر ایک شب بدر ٹھہر کر ۲۸؍ کو یہاں پہنچ گیا

میرے رمضان کا مسئلہ بھی ہر سال معرکہ بن جاتا ہے۔ امراض کی کثرت، سفر سے وحشت مگر ہندو پاک بلکہ حرمین والے بھی اس پر اصرار کرتے ہیں کہ رمضان سہارنپور کرنا ضروری ہے۔ تمہارے دارالعلوم کا قرضہ بہت سا ادا ہوگیا اس سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ بقیہ کو بھی ادا کرادے، تمہاری وجہ سے مجھے بھی اس کا بڑا فکر ہے۔ معلوم نہیں ملاوی سے تمہارے خط کا جواب موصول ہوگیا یا نہیں؟

تمہارے لئے خواب بہت مبارک ہے۔ عزیز عبدالرحیم کا خط میرے پاس تو بہت دنوں سے نہیں آیا البتہ کل حاجی یعقوب صاحب کا خط آیا تھا کہ مولوی عبدالرحیم بمبئی آئے ہوئے ہیں، تمہاری خالہ کی شدت بیماری کا حال بھی تمہارے خط سے معلوم ہوا، عرصہ ہوا عبدالرحیم نے بھی لکھا تھا اللہ تعالیٰ ہی صحت وقوت عطا فرمائے اور اپنے وقت پر حسن خاتمہ کی دولت سے نوازے، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اسباق اطمینان بخش ہو رہے ہیں **اللھم زد فزد۔**

تم نے تو لکھا کہ تیرا ڈیڑھ ماہ سے خط نہیں آیا مجھے تو یاد ہے کہ میں نے کسی خط میں تمہیں لکھا تھا کہ ۲۰؍ فروری کو علی میاں کی مدینہ منورہ آمد ہے۔ تم لکھنؤ جلد خط لکھو کہ اس سفر میں اگر لندن کا جوڑ بیٹھ سکے تو مدرسہ میں ایک آدھ روز قیام فرماویں۔ **تمہارے اور تمہارے دارالعلوم کیلئے تو میں دعا سے کسی وقت بھی غافل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ علم وعمل میں برکت فرمائے**

مولوی نصیر کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ تم نے کچھ کتابیں منگائی تھیں جو طیارہ سے بھیج دی تھیں خدا کرے پہنچ گئی ہوں۔ میرے خیال میں ڈاک سے تو بڑا محصول خرچ ہوتا

ہے۔ اگر طیارہ سے ساتھ لانے میں محصول خرچ [کم] ہوتا ہوتو کسی جانے آنے والے کے ہاتھ منگالوتو شاید تخفیف رہے۔

تمہارے یہاں کے حاجی تو بہت آئے اگر کچھ کتابوں کو یہاں عبدالحفیظ کو دے دیتے تو سہولت سے لے جاتے۔ خط لکھوتو عزیزہ خدیجہ اوراس کی والدہ کو بھی سلام اور دعا لکھ دینا۔ ان دونوں کیلئے کچھ ڈبے تو میں نے کھجور اور حلوہ کے بھیجے ہیں، خدا کرے پہنچ گئے ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۱۹؍جنوری ۷۶ء، مدینہ طیبہ

تمہارے حاجی عبدالقدیر صاحب اس وقت میرے پاس تشریف فرما ہیں انہوں نے تو کہا نہیں مگر میں ان کی طرف سے سلام لکھوا رہا ہوں۔

﴿183﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۱؍جنوری ۷۶ء/ ۱۹؍محرم ۹۶ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج ۲۰؍جنوری کوتمہارا برقیہ جس میں خالہ مرحومہ کے حادثہ کی خبر تھی پہنچا۔ بہت ہی صدمہ ہوا کہ تم دونوں بھائیوں پر مرحومہ کے بہت ہی احسانات تھے۔ ان ہی کی وجہ سے یہ ناکارہ بھی مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کررہا ہے۔ دوستوں

کو بھی تاکید کر دی, جو آیا ہے جانے ہی کے واسطے آیا ہے۔

پسماندگان بالخصوص جن پر حقوق زیادہ ہوں ان کی طرف سے احسان کا بدلہ دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب ہی ہوسکتا ہے۔ تمہارے اہتمام کی وجہ سے میرا بھی جی چاہ رہا ہے کہ تاردوں مگر تاروں کا حشر بہت ہی خراب ہے۔ پندرہ بیس دن بھی لگ جاتے ہیں اور پہنچتے بھی نہیں۔ تمہاری کرامت سے چوتھے دن پہنچ گیا۔

یہ خبر تو تم نے سن لی ہوگی کہ تمہارے مولوی احمد گودھروی کی اہلیہ بھی روانہ ہوگئی۔ مولوی احمد نے جلد نعم البدل کیلئے دعا کو لکھا ہے اگر چہ بچے کئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی تربیت کا بہتر سے بہتر انتظام کرے۔

اپنی اہلیہ نیز عزیزہ خدیجہ اور اس کی ماں سے بھی سلام کہہ دیں۔ تم چاروں کیلئے کھجور اور حلاوہ کے ڈبے بھیجے ہیں۔ حاجی یعقوب کے خط سے تمہارا بمبئی جانا معلوم ہوا تھا۔ معلوم نہیں کیوں گئے تھے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۲۱/جنوری ۷۶ء۔ مدینہ منورہ

از خادم محمد یعقوب غفرلہ، بمبئی۔ سلام مسنون، آج صبح حضرت جی صاحب مدظلہ العالی خیریت سے تشریف لے آئے۔ خادم تو بیمار ہے جس وجہ سے ہوائی اڈہ پہنچ نہ سکا۔ کیونکہ تین روز سے گھر میں ہوں۔ ابھی شام کو قاضی صاحب کے اصرار سے حضرت جی صاحب مدظلہ کی قیام گاہ پر ملاقات کیلئے حاضر ہوا تھا۔ آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ کوئی عذر پیش آیا ہوگا۔ دعا کی خاص طور سے درخواست ہے۔ والسلام

﴿184﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۲/جنوری ۷۶ء / ۲۰/محرم ۹۶ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، دو تین دن ہوئے ایک خط تمہارے نام تمہارے مدرسہ کے مدرس قاری اسمٰعیل کے ائر لیٹر پر لکھوا چکا ہوں پہنچ گیا ہوگا۔ اس وقت ایک ضروری خط لکھنا پڑ گیا وہ یہ کہ تمہارے خسر حاجی یعقوب نے کئی سال ہوئے میرے ساتھ کاندھلہ جاتے وقت حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کے مزار پر ایک چہار دیواری بنوانے کی خواہش ظاہر کی تھی بشرطیکہ میں بنواؤں، میں نے صرف چار دیواری قد آدم بنوانے کی اجازت دی تھی جیسا کہ حضرت حافظ ضامن صاحب کے مزار پر ہے۔ اس پر بھی میں نے کہہ دیا تھا کہ میرے بس کا تو ہے نہیں اگر قاری طیب صاحب خود اس کا ذمہ لیں کہ وہ خود بنوادیں گے تو مضایقہ نہیں۔

اس وقت اس کا اندازہ ہزار ڈیڑھ ہزار روپیہ کا تھا اس کے بعد اس کے متعلق تمہارے خالو صاحب نے بھی کچھ نہیں لکھا اور قاری صاحب نے بھی کچھ نہیں لکھا۔ کل کی ڈاک سے قاری طیب صاحب کا میرے پاس خط آیا کہ حافظ مکن اس کو بنوانے کا ارادہ کر رہے ہیں، دس بارہ ہزار روپئے کا اندازہ بتاتے ہیں۔ جن صاحب نے تجھ سے کئی برس ہوئے وعدہ کیا تھا ان سے یاددہانی کرا کر وہ رقم بھجوادے۔

میں نے قاری صاحب کو فوراً جواب معذرت کا لکھوادیا کہ اول تو میرا وعدہ صرف چار دیواری قد آدم کا تھا اس کیلئے اتنی بڑی رقم کی ضرورت سمجھ میں نہیں آئی۔ دوسرے یہ کہ اس میں شرط یہ تھی کہ آپ اپنی نگرانی میں صرف چار دیواری بنوادیں۔ حافظ مکن کے پاس رقم

بھیجنے کا نہ میں نے وعدہ کیا اور نہ اس کا ارادہ ہے, اور چونکہ کئی سال کی بات ہوچکی اس لئے میں ان صاحب سے جو اس وقت ارادہ کر رہے تھے کوئی یاددہانی بھی نہیں کر سکتا۔

غالبًا وہ اس پر قبہ وغیرہ بنانے کی تجویز میں ہیں جس کا میں بہت مخالف اور ناجائز سمجھتا ہوں اس لئے تمہارے ذریعہ سے تمہارے خالو صاحب کو یہ مضمون اچھی طرح سمجھا دینا ہے کہ اگر میرے واسطہ سے یا میرے حوالہ سے قاری صاحب یا نانوتہ سے کوئی مطالبہ ہو تو بے تکلف لکھ دیں کہ زکریا سے جو وعدہ تھا وہ اسی کے ذریعہ ہوسکتا ہے البتہ براہ راست اگر قاری صاحب اپنی طرف سے تحریک کریں یا کوئی اور تو آپ کو اختیار ہے البتہ میری طرف سے نہ سمجھا جائے۔

مجھ سے اس مرتبہ ہندوستان سے آتے وقت حافظ مکن نے براہ راست بھی کہا تھا میں نے ان کو یہی جواب دیا تھا کہ صرف چار دیواری کیلئے تو میں اب بھی تیار ہوں چاہے جس طرح بھی بنواؤں, ان صاحب کو لکھوں یا کسی اور کو, لیکن قبہ، روضہ وغیرہ بنانے کا میں ہرگز موافق نہیں, اس کا مخالف ہوں, اس میں تغافل نہ کریں۔ خالو صاحب کو جلد مطلع کر دیں مبادا وہ میرے نام کی وجہ سے کوئی وعدہ کرلیں۔

دوسرا ضروری امر یہ ہے کہ کل منگل کے روز عبدالرحیم کا برقیہ پہنچا جو غالبًا اتوار کا دیا ہوا تھا کہ دوشنبہ کو تمہاری خالہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔ غالبًا برقیہ تمہارے پاس بھی پہنچ گیا ہوگا احتیاطًا میں نے بھی لکھ دیا۔

تیسرا امر یہ ہے کہ تقریبًا ایک ہفتہ ہوا تمہارے مخلص مولوی احمد گودھروی کا خط آیا تھا کہ ان کی اہلیہ کا بھی انتقال ہوگیا، ۴ ر بچے چھوڑے ہیں۔ میں نے تعزیت کا کارڈ لکھوا دیا۔

چوتھا امر یہ ہے کہ مجھ پر ہر سال سہارنپور رمضان گذارنے کے تقاضے ہوتے رہتے ہیں میرا مقدر کہ کئی سال سے حرمین کے رمضان سے محروم ہوں۔ اب کے تو بہت ہی زور

پڑ رہے ہیں لوگوں کو ہر رمضان میں یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ آخری رمضان ہے, اس کے بعد یہ زندہ رہے گا یا نہیں۔ اس لئے مکمل نظام تو ابھی نہیں بنا مگر سہارنپور رمضان گذارنے کے تقاضے [میرے یہاں] آنے کے بعد سے ہی شروع ہوگئے مزید برآں یہ کہ اب کے حرمین والے بھی رمضان سہارنپور کرنے کا تقاضا کر رہے ہیں جو پار سال وہاں جا چکے ہیں۔

تم نے چونکہ پہلے خط میں عمرہ پر آنے کا ارادہ لکھا تھا اس لئے قبل از وقت تمہیں اطلاع کردی کہ ابھی عمرہ کا ارادہ نہ کریں۔ تمہاری اہلیہ بھی ہندوستان گئی ہوئی ہیں ایک دو ماہ تک میرے نظام کا انتظار کرلو۔ اگر تمہارے رمضان سہارنپور کا کوئی نظام ایسا ہو سکے جس میں رمضان سے قبل یا رمضان کے بعد اپنے گھر والوں سے بھی مل آؤ اور ساتھ لانا ہو تو لیتے آؤ اگرچہ تمہاری طویل غیبت دارالعلوم کیلئے بہت مضر سمجھتا ہوں مگر اپنے حالات کی اطلاع بھی ضروری سمجھی۔ اللہ تعالیٰ جو تمہارے حق میں دارین کے اعتبار سے [جو] خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔

اگر اس ناکارہ کا جانا ہوا تو جمادی الاولیٰ تک مدینہ سے روانگی ہوگی اس لئے کہ ایک مصیبت ہندوستان جانے میں یہ ہے کہ آمد و رفت میں پندرہ بیس روز مکہ کے ضروری ہیں اور دو سال سے پاکستان والوں نے بھی ایک اڑنگا لگانا شروع کر دیا کہ ذیقعدہ میں ان کے سالانہ اجتماع میں بھی شرکت کروں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۲۲ / جنوری ۷۶ء، مدینہ طیبہ

یہ خط رات لکھوایا تھا اور تمہارا نیا پتہ ہمارے کاتبوں میں سے کسی کو معلوم نہیں۔ خیال تھا کہ علی الصباح تمہارے یعقوب کو بلوا کر تمہارا پتہ لکھواؤں گا مگر معلوم ہوا کہ وہ اپنی کار کے

چکر میں پھر جدہ اڑ گئے۔معلوم نہیں کب واپس آئے گا,اب تو اس کی واپسی پرہی یہ خط جاسکے گا
یہ خط کئی دن ہوئے لکھا تھا مگر تمہارے یعقوب تمہاری طرح سے اولوالعزمی میں
لگے ہوئے ہیں,کارخریدنے کیلئے جدہ گئے ہوئے ہیں،اسی وقت آئے اور مولوی حبیب اللہ کو
باہر ہی سے پتہ دے گئے ورنہ میرا خیال تھا کہ خط انہی کو دے دوں گا کہ وہ کچھ لکھنا چاہیں تو
لکھ کر ڈال دیں گے۔ فقط والسلام

﴿185﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۷؍جنوری ۷۶ء [۲۵؍محرم ۹۶ھ]

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہیں ایک خط قاری اسمٰعیل کے ائرلیٹر پر بھیجا تھا امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔اس دن رات کو مجھے ایک ضروری خط تمہیں لکھنا پڑ گیا جو تمہارے خالو کے متعلق نانوتہ کے قبرستان کے سلسلہ میں تھا۔اس کو تو میں نے اسی وقت رات میں لکھوالیا تھا مگر تمہارا پتہ کسی کو معلوم نہیں تھا۔

سنا تھا کہ تم نے اپنے دوستوں کو کوئی کتاب یہاں انعام میں تقسیم کی تھی,معلوم ہوا کہ وہ سید جلیل کے پاس ہے اس پر تمہارے دارالعلوم کا پتہ چھپا ہوا ہے,ان سے ناخدا سے کئی سے تحقیق کرایا مگر کسی جگہ سے تمہارا جدید پتہ دارالعلوم کا نہ ملا,اس کتاب پر بھی نہیں تھا۔

تمہارے مولوی یعقوب آج کل کار کی خریداری [کے سلسلہ] میں جدہ کا چکر لگا رہے ہیں۔رات ہی وہ واپس آئے تو عطاء الرحمٰن نے ان سے پتہ کا تقاضا کیا,وہ علی الصباح

مولوی حبیب اللہ کو پتہ دے کر چلے گئے۔

میرا تو خیال تھا کہ ائرلیٹر ہی ان کے حوالہ کردوں گا کہ اس پر جگہ بہت تھی وہ کچھ لکھیں گے تو اس پر لکھ دیں گے اور پتہ بھی لکھ دیں گے مگر وہ پتہ مولوی حبیب اللہ کو دے کر جامعہ چلے گئے اور مجھے اس خط کی تاخیر گراں ہو رہی تھی, اس لئے اس پر پتہ لکھوا کر مولوی حبیب اللہ جب ڈاکخانہ گئے تو واپسی پر تمہارا ایک ائرلیٹر ساتھ لے آئے۔

سننے سے پہلے تو میرا خیال تھا کہ دو خط جا چکے ہیں دو چار دن میں کسی کی رسید آئے گی تو اس پر ائرلیٹر کا جواب بھی اسی میں لکھوا دوں گا مگر سننے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ بھی فوری جواب طلب ہے اس لئے فوراً جواب لکھوا رہا ہوں۔

تقسیم ہند سے پہلے جو مسلمان افسر سہارنپور میں آتا وہ آنے کے بعد بلکہ آنے سے پہلے اس ناکارہ کا نام بھی سنا ہوا ہوتا اور پہلی فرصت میں مجھ سے ملنے آتا اور میں ابتداء بہت اکرام و اعزاز کرنے کے بعد رخصت کے وقت کہتا کہ آئندہ تکلیف نہ فرماویں۔ بعض کو تو ناگوار بھی ہوتا اور بعض پوچھتے کہ ہم سے کیا تکلیف پہنچی۔ میں ان سے کہا کرتا کہ آپ افسر اعلیٰ ہیں، منصف ہیں، کلکٹر ہیں، سب جج ہیں وغیرہ وغیرہ آپ تک تو اہل اغراض کی رسائی مشکل ہے اور میں غریب طالب علم ہوں میرا ناطقہ بند ہو جائے گا روز لوگ سفارش کیلئے کھڑے رہیں گے۔

اس کے واقعات تو بہت کثرت سے ہیں اور دو چار لکھوانے بھی مشکل ہیں۔ بھائی محمود مرحوم کے اسلامیہ اسکول کے پرنسپل ہونے کا قصہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ بیتی میں ہے اگر فرصت ہو تو کسی سے کہیو کہ ڈھونڈھ کر بتا دے۔ عزیز شاہد اس وقت میرے پاس ہے اس نے فوراً کہا کہ آپ بیتی نمبر ۳ میں صفحہ ۱۴۱ پر ہے اسے ضرور ملاحظہ فرما لیں۔

تم ویسے بڑے عالی دماغ ہو اور مجھ دقیانوس کی باتیں تمہاری سمجھ میں نہیں آتیں لیکن اسی [۸۰] سال میں پہنچ گیا ہوں تجربات تم سے بہت زیادہ رکھتا ہوں۔ اور تم سے تعلق

ہے اس واسطے میں تو اپنی خیر خواہی انشاء اللہ تعالیٰ مرتے دم تک رکھوں گا ہی تمہاری نگاہ میں میری سفارش قابل قبول ہو یا نہ ہو ؎

مراد مانصیحت بود و کردیم

حوالت با خدا کردیم ورفتیم

اگر سمجھ میں نہ آوے تب بھی بقول حضرت رائپوریؒ اور حضرت ناظمؒ کے ایک بے وقوف کی بات بے سمجھے مان لیجئو۔ خدا نہ کرے کہ تمہارے نئے دارالعلوم کو یا تمہاری ذات کو اس سے نقصان پہنچے۔ جرأت ہو تو صاف انکار کر دیجیو اور نہ ہو تو لطائف حیل سے ٹال دیجیو

تمہاری خالہ مرحومہ کے متعلق تو آج دوپہر کے خط میں لکھ چکا ہوں کہ عزیز عبدالرحیم کے برقیہ سے حادثہ کا حال معلوم ہوا اور یہ پہلے سے معلوم تھا کہ تم دونوں کی تربیت تمہاری خالہ مرحومہ نے کی مگر جو تفاصیل تم نے لکھیں ان کا علم نہیں تھا تم نے اچھا کیا لکھ دیں۔ اس سے میری دعا اور ایصالِ ثواب میں اضافہ ہوا۔

اللہ جل شانہ مرحومہ نے تم دونوں کی تربیت میں جو مشقتیں اٹھائیں اس کا زیادہ سے زیادہ اجر دے اور اب تمہیں مزید تاکید لکھتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ عبدالرحیم کو بھی لکھوں گا کہ تم دونوں پر مرحومہ کا حق بہت زیادہ غالب ہے بہت اہتمام سے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا خوب اہتمام خود بھی کیجئو، دوستوں سے اور دارالعلوم کے طلباء اور مدرسین سے بھی میری طرف سے تاکید کر دیجئو کہ وہ جتنا ہو سکے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ مرحومہ کا حج کرا دیا، ان حالات کے بعد تم پر جتنا اثر ہو قرینِ قیاس ہے۔ جن کو مرحومہ سے خصوصی تعلق نہیں تھا ان پر بھی اثر ہے، اس رونے کے زمانہ کو بہت غنیمت سمجھیں کہ ایسے وقت کا پڑھا ہوا بہت وزنی ہوتا ہے۔

تم نے رقم کے انتقال کی جو صورت لکھی بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

تمہارے اخلاص اور دوڑ دھوپ ہی کا ثمرہ ہے, اللہ تعالیٰ کا بہت ہی لاکھ لاکھ شکر احسان ہے کہ تم دارالعلوم کے متعلقہ قرضوں سے سبکدوش ہوگئے , **اللھم لک الحمد کله ولک الشکر کله**

میں نے تقریباً ایک مہینہ ہوا تمہیں خط میں لکھوایا تھا کہ ۲۰ رفروری کو علی میاں مدینہ آرہے ہیں ان سے خط وکتابت کر کے آمد یارفت میں سے کسی وقت لندن کے سفر کی منظوری لے لو۔ اب تو بظاہر اگر خط نہیں لکھا ہے تو جلدی لکھ دو۔ کئی سال ہوئے انہوں نے تمہاری درخواست اور میری سفارش پر وعدہ کیا تھا مگر تم ہی ڈھیلے ہوگئے تھے کہ ابھی تو کچھ ہے نہیں۔ اب تو ماشاءاللہ تعلیم بھی شروع ہوگئی اور دارالعلوم بھی دارالعلوم بن گیا۔

تمہارے لئے تمہارے دوستوں کے لئے دعا سے اور روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کرنے سے کبھی دریغ نہیں ہوتا۔ معلوم نہیں تمہاری اہلیہ کا قیام اپنے گاؤں میں کب تک ہے اور اس کا کیا نظام ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۲۷ رجنوری ۷۶ء، مدینہ منورہ

مجھے اپنے پہلے خط کا جس میں تمہارے خالو صاحب کے متعلق مضمون تھا رسید کا انتظار ہے۔ پہنچنے کے بعد اپنے خالو سے فوراً ملاقات کر سکو تو اچھا ہے ورنہ مجھے اس کی رسید سے ضرور مطلع کر دینا۔ مولوی ہاشم، قاری اسماعیل، ڈاکٹر شہیر الدین سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور بھی اپنے مدرسین اور عملہ میں سے جس سے جی چاہے۔ مولوی انعام صاحب وغیرہ تو شنبہ کے دن جدہ سے روانہ ہوگئے , غالباً کل یا پرسوں بمبئی پہنچ جائیں گے البتہ عزیز شاہد میرے ساتھ مقیم ہے۔ فقط

﴿186﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: یکم فروری ۷۶ء [یکم صفر ۹۶ھ]

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، پرسوں تمہارا ائر لیٹر پہنچا تھا۔ میں چونکہ ۳،۴ خط تمہیں دمادم لکھ چکا ہوں اس لئے خیال ہوا کہ ایک آدھ خط کا جواب آجائے تو اس کے ساتھ ہی اس خط کا بھی جواب لکھوا دوں مگر اس وقت تمہارے رشتہ دار غلام حسین مصافحہ کیلئے آئے۔ معلوم ہوا کہ لندن جارہے ہیں اس لئے میں نے عجلت میں تمہارے خط کا جواب لکھوانا مناسب سمجھا۔

تمہاری اہلیہ کے علاج کیلئے جب تمہارا ہونا ضروری ہے تو تمہیں یقیناً جلد از جلد پہنچ جانا چاہئے۔ عمرہ اور میرے ساتھ رمضان سے یہ چیز مقدم ہے۔ البتہ اگر تم نے میرے سابقہ خط کی بنا پر علی میاں کو لندن آنے کی دعوت دے دی ہو تو ان کے جواب کا انتظار ضروری ہے۔ وہ ۱۵ر فروری کو جدہ پہنچ رہے ہیں اس لئے اگر اب تک نہ لکھا ہو اور ہفتہ عشرہ میں لکھ سکو تو ضرور لکھ دو، ورنہ وہ یہاں سے روانہ ہو چکیں گے۔

میں نے جو چند ضروری باتیں لکھی تھیں وہ ضروری تو ہیں مگر جلدی نہیں اس لئے میری وجہ سے یا عمرہ کی وجہ سے گھر جانا مؤخر نہ کریں، البتہ دار العلوم میں اگر علی میاں [کی آمد] کی کوئی صورت ہو رہی ہو تو اس کا انتظار ضروری ہے کہ دو سال ہوئے میری سفارش پر انہوں نے دار العلوم آنے کا ارادہ کیا تھا مگر اس وقت نہ ہو سکا تھا، اس وقت اگر آمد یا رفت میں ان کا وعدہ ہو تو اس کی رعایت ضروری ہے۔

عمرہ پر میری ملاقات یا رمضان میرے ساتھ گذارنے کی رعایت بالکل نہ کریں۔

مولوی ہاشم صاحب، ڈاکٹر شہیر الدین سے بشرط سہولت سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ یکم فروری ٦ ٧ ء، مدینہ طیبہ

﴿187﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ٢ ر فروری ٦ ٧ ء / ٢ ر صفر ٩٦ ھ

مکرم ومحترم الحاج قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے آپ کا محبت نامہ آیا تھا جس میں بہ نیت عمرہ یہاں آنے میں اور رمضان سہارنپور گذارنے میں اور اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں گجرات جانے میں کشمکش لکھی تھی۔ میں چونکہ اس ہفتہ میں تمہیں کئی خط لکھ چکا ہوں شاید کوئی سے کا جواب آجائے تو اس کا جواب بھی بھیج دوں، مگر آج دوپہر آپ کے عزیز غلام حسین مصافحہ کرنے آئے تو میں نے بہت غنیمت سمجھ کر مختصر پرچہ ان کے ہاتھ بھیج دیا۔

اس وقت بعد عشاء تمہارے مخلص سلیمان کا خط لکھوار ہا ہوں تو میرا خیال ہوا کہ دستی خط پہنچنے میں دیر ہو تو اسی مضمون کو مکرر لکھوار ہا ہوں وہ یہ کہ عمرہ پر آنا یا میرے ساتھ رمضان گذارنا ان دونوں سے اہلیہ کا علاج مقدم ہے جب فراغت ہو جلد از جلد گجرات چلے جاؤ۔ البتہ بہت پہلے میں نے یہ لکھا تھا کہ علی میاں ١٥ ر فروری کو مدینہ آرہے ہیں اور دو سال قبل میری سفارش پر انہوں نے لندن آنے کا وعدہ کیا تھا مگر پورا نہ کر سکے لیکن اب ان کو خط لکھ کر دیکھ لو کہ وہ آمد یا رفت میں لندن کا ارادہ کرلیں تو اچھا ہے۔

معلوم نہیں یہ میرا خط تم تک پہنچا یا نہیں اور تم نے ان کو کوئی خط لکھا یا نہیں۔ اگر تم نے خط لکھا ہو اور انہوں نے کوئی وعدہ کر رکھا ہو تو اس کی رعایت تو سفر گجرات میں کرنی ضروری ہے لیکن اب تک اگر کوئی خط ان کو نہیں لکھا گیا تو پھر ان کی رعایت ضروری نہیں, گجرات مقدم ہے۔ البتہ اگر تم اپنے دارالعلوم کیلئے ان کی آمد ضروری سمجھتے ہو تو عزیز عبدالرحیم اور اہلیہ کو لکھ دو کہ ایک مجبوری کو تاخیر ہو رہی ہے اس سے فراغت پر جلد ہی آؤں گا۔

تمہاری اہلیہ کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

۲؍فروری ۷۶ء

عزیز عبدالقدیر میرے پاس ہے اس نے تو نہیں کہا مگر اس کی طرف سے آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہوں, ان الفاظ کے لکھواتے وقت اس نے کہا کہ ان کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں, میری نگاہ میں تو یہ تمہیں سلام لکھوانے سے زیادہ اونچا ہے۔

﴿188﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰؍فروری ۷۶ء / ۱۰؍صفر ۹۶ھ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد کہ ۱۰؍فروری کو ایک رجسٹری آپ کی خدمت میں جس میں ایک ڈرافٹ بھی تھا بھیجی تھی اس کی رسید کا انتظار ہے۔ آج ۲۰؍فروری ہوگئی, آج تک تو اس کی رسید آجانی چاہئے تھی, رجسٹری پہنچ جانے پر ضرور مطلع فرماویں۔

عزیز عبد الرحیم کا خط آیا تھا سابقہ علاج بہت ہی موافق آرہا تھا مگر عقلمند نے اسے چھوڑ کر یونانی شروع کر دیا۔ یہاں آنے کا بہت ہی اشتیاق، تڑپ، بے قراری لکھی تھی کہ پر لگ جاویں تو اڑ کر آؤں مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ زامبیا سے ٹکٹ آیا تھا وہ بمبئی تا زامبیا تا جدہ تھا انہوں نے واپس کر دیا کہ اس کو بمبئی تا جدہ تا زامبیا کر کے بھیجیں۔ میرے خیال میں تو غلطی کی بڑا طول عمل ہو گیا، پہلے زامبیا چلے جاتا پھر جدہ آ جاتا، الخیر فیما وقع۔

اہلیہ محترمہ سے بھی سلام کہہ دیں عزیزہ خدیجہ کو دعوات تمہارے اور ان دونوں کی صحت کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اور دونوں سے زیادہ تمہارے مدرسہ کیلئے۔ میں نے اس رجسٹری میں آپ کی روئیداد پر کچھ قلق بھی لکھے تھے کہ عادت سے مجبور ہوں، خدا کرے گراں نہ ہوئے ہوں، اور اگر ہوئے ہوں تو میرے سے تو تمہیں تکالیف ہی ہمیشہ پہنچیں، اللہ معاف کرے۔

مولوی ہاشم سے بھی بشرط سہولت سلام مسنون کہہ دیں ان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

از مدینہ طیبہ، ۱۰ ارفروری، بقلم عبد الحفیظ

﴿189﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: فروری ۷۶ء/ صفر ۹۶ھ

محترم المقام قبلہ مکرم بھائی صاحب مدفیوضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، آج ہی حضرت والا کے نام

ائرلیٹر پہنچا۔ خیریت معلوم ہوکر خوشی ہوئی۔ اللہ جل شانہ ہمیشہ ہی عافیت کے ساتھ رکھے۔ جیسا کہ میں اپنی روانگی سے قبل اپنا نظام تحریر کر چکا ہوں ٹھیک اسی کے مطابق منگل کو وہاں سے چل کر بدھ کی دوپہر کو جدہ پہنچا، اور جدہ سے سیدھا مدینہ منورہ روانہ ہوگیا اور عشاء سے قبل یہاں پہنچ گیا تھا۔

حضرت والا نے دوتین گرامی ناموں میں میرے استفسار کے جواب میں اہلیہ کے علاج کیلئے جانے کی شدت سے تاکید فرمادی تھی اس لئے حضرت نے آتے ہی نظام پوچھا۔ میں نے عرض کیا کہ ایک چلہ۔ تو حضرت نے علاج کیلئے جلد ہند جانے کی تاکید فرمائی، مگر اتنی فوری وہاں ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے میں نے ایک چلہ قیام کا پختہ ارادہ کیا ہے۔ اور اہلیہ سے کہہ دیا کہ یہ بھی تمہاری تشکیل کی وجہ سے یہ چلہ لگا رہا ہوں کہ وہ مجھے تبلیغ میں چلہ جانے کیلئے کہتی رہتی تھی، وہی یہ چلہ ہے۔

۲۵/ مارچ کی بکنگ وہیں لندن سے کروا کر آیا ہوں۔ بہر حال نظام جو بھی بنے گا اس سے مطلع کروں گا۔ سعودی عرب ائرلائن سے ۲۵/ مارچ صبح بعد نماز فجر ساڑھے چھ بجے کو جدہ سے بکنگ ہے۔ بظاہر تو اس میں کوئی تغیر نہ ہوگا۔ ہونے پر مطلع کروں گا۔

میرے اس سفر کا سب سے بڑا مقصد اپنی اور گھر والوں کی صحت ہے۔ دعا فرماویں حق تعالیٰ شانہ اس مقصد کو باحسن وجوہ پورا فرماوے کہ اس سے وہاں دینی کاموں میں بڑی دقت رہتی ہے۔ اس کیلئے خصوصی دعا فرماویں۔ اور آپ کے ذہن میں بھی شروع سے یہی رہے تا کہ اسی کے مطابق وہاں دن گذر سکیں۔

آپ خود بھی وہاں کے قیام میں ہرگز تنگی سے گذارہ نہ کریں، بلکہ فراخی وسعت رکھیں۔ اس لئے کہ اب تو بچے چھوٹے ہیں ان کا تو خاص حق ہے۔ پیسوں کی ضرورت ہو تو کسی سے ضرور لے لیں، میں حاضری پر انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کا فکر نہ

کریں۔ باقی خیریت ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ سب خالاؤں سے، بھائی بہنوں سے خصوصی سلام مسنون ودعوات۔ فقط والسلام

محتاج دعا احقر یوسف

﴿190﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: فروری ۷۶ء/ صفر ۹۶ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا ایر لیٹر شدید انتظار میں پہنچا۔ عزیز یوسف کی بخیر رسی کا بہت انتظار تھا۔ تمہار گھر اتنی دور ہے کہ جانے آنے والا بہت کم ملتا ہے۔ آپ کا قبول کرلینا ہی قدر دانی ہے۔

تم نے یوسف کے وہاں ہونے کا اچھا موقع بتلایا۔ میرے نزدیک تو موقع نہ ہونے کی دلیل ہے۔ وہ اتنے دنوں میں گیا اور آپ

طاقت مہماں نداشت خانہ بے مہماں گذاشت

اسے چھوڑ کر چلے آویں۔ بہت اچھا کیا ملتوی کر دیا۔ اب تو خدا کرے کہ میرا جانا ہو جائے تو پھر سہارنپور رمضان گذارنا بہت ضروری ہے۔

اب کے تو کچھ ایسا سناٹا ہے گویا جانا طے ہی ہے، ورنہ ہر سال بہت رسہ کشی ہوتی تھی۔ اب تو انشاء اللہ طے ہو ہی گیا۔ اگر رمضان میں بھی آؤ تو اہلیہ کو ساتھ لیتے آؤ۔ کہہ دو کہ ایک مہینہ اور مصیبت بھگت لے اگرچہ مولانا عبدالحفیظ صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی ارادہ کر رہی

ہیں اور مجھے پہلا منظر خوب یاد آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں، تمہاری اہلیہ کو، یوسف اور اس کی اہلیہ کو صحت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تم دوستوں کے حسن ظن سے کچھ مجھے بھی بنا دے۔

ان کا یہ کہنا کہ فلاں وقت سے کہیں نہیں گیا بالکل صحیح ہے بہت ہی بے چارے پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ رہا ہے اس سال میرے آنے کے بعد انہوں نے جو دنیا میں نور پھیلانا شروع کیا اور سہارنپور کے ہر خط میں یہ آتا کہ مولانا طلحہ صاحب کہیں گئے ہوئے ہیں۔ اس پر میں نے لے دے شروع کی اس کا تو کچھ اثر ان پر ہوا نہیں مگر مولانا انعام الحسن صاحب نے اہتمام سے سمجھایا ڈرایا اور مولوی عبید اللہ صاحب نے بھی اس کے بعد سے میرے پاس کئی خط آچکے ہیں کہ میرے سفروں کی ہر ایک نے خبر کی ہوگی، بندش کا کوئی نہیں لکھے گا۔

جتنے نام تم نے لکھے ان سب کی طرف سے سلام اور مزید مولوی محمد بنوری ابن مولانا یوسف بنوری بھی آج کل انوار حاصل کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے ہیں ان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ فقط

﴿191﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴رفروری ۷۶ء/۲۴رصفر ۹۶ھ

ایں کہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عرصہ کے بعد تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۱رفروری، ۲۳رکو ملا۔ تمہارا ایک خط چوتھے دن یہاں ملا تھا، اس کے بعد سے تحقیقات ہی میں رہا کہ کیسے آیا، تمہیں بھی یاد ہوگا

تمہارا یہ لکھنا کہ عرصہ سے تجھے خط لکھنے کا قلبی تقاضا رہا مگر تیرے حرج کی وجہ سے نہیں لکھا' نامعقول عذر ہے۔ تم ان لوگوں میں نہیں ہو جن کے خط سے حرج ہوتا ہو، بلکہ انتظار کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ کبھی کبھی حاجی یعقوب کے خط خطوط سے تمہاری خیریت اور یہ کہ تم بمبئی آئے ہو معلوم ہوتی رہتی ہے۔

خالہ صاحبہ کے حادثہ کا برقیہ تو پہنچا تھا۔ اور اسی وقت خط بھی لکھا تھا معلوم نہیں پہنچا یا نہیں۔ تم نے حسنِ خاتمہ کی تفصیل لکھی اس سے بہت مسرت ہوئی۔ تمہارے اوپر اور عزیز یوسف پر جتنا بھی صدمہ ہو قرینِ قیاس ہے، کہ درحقیقت ماں کا کام مرحومہ ہی نے کیا تھا۔ تم نے میری یاد کے متعلق جو لکھا وہ تمہاری محبت کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کو طرفین کیلئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔

تم نے عشرہ ذی الحجہ کا اعتکاف کیا بہت اچھا کیا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ عصر سے مغرب تک تمہاری مسجد میں ذاکرین کا اجتماع رہتا ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ ان سب سے میرا بھی سلام کہہ دیں۔ عزیز یوسف کی اہلیہ کا وہاں پہنچنا تو بہت دنوں سے معلوم ہے، اور اس کی اہلیہ اور خدیجہ کا حصہ حلاوہ بھی بھیجا ہے۔ معلوم نہیں پہنچا یا نہیں؟

عزیز یوسف آج کل یہاں آیا ہوا ہے۔ میں نے تو جب لندن سے انہوں نے مدینہ کا ارادہ لکھا تھا اور یہاں ہو کر گھر جانے کو لکھا تھا اس وقت بھی میں نے بڑے زور سے لکھا تھا کہ اہلیہ کا علاج مقدم ہے اور یہاں آنے کے بعد بھی تقاضہ کر رہا ہوں کہ تمہیں جلد جانا چاہئے۔ اگر ان کی سرکار میں میری بات قبول ہو جائے تو میرے نزدیک بہت ضروری ہے کہ وہ اپنی اہلیہ کے علاج کی وجہ سے جو شرعی حق ہے جلدی چلے جائیں۔

حافظ سورتی کے نام پرچہ اسی لفافہ میں ہے۔ ملاقات پر دستی ورنہ کارڈ پر نقل کر کے بھیج دیں۔ اپنی اہلیہ اور عزیز یوسف کی اہلیہ سے سلام اور خدیجہ اور اپنے بچوں سے دعوات کہہ

دیں۔عزیز عبدالحفیظ بیروت کے چکر میں پھنس رہا ہے,اور یہ سارا خاندان کا ہل بھی بہت ہے۔اور چونکہ ان کے یہاں خط کا دستور نہیں اس لئے کوئی خط بھی نہیں آیا۔

صوفی اقبال،عزیز شاہد،مولوی اسماعیل کی طرف سے بھی سلام مسنون ۔تم نے اور ابوالحسن نے طلحہ کے منہ کو ایسی مٹر گشت کی چاشنی لگادی کہ اب وہ دعوتوں کے چکر میں اور نذرانوں کی فکر میں مارا مارا پھرتا ہے۔سہارنپور والے تو اس سے ڈرتے ہیں اور وہ بتاتا بھی نہیں کہ کہاں جارہا ہے۔مگر جہاں جاتا ہے وہاں والے اطلاع کر دیتے ہیں ؎

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ،۲۴رفروری ۷۶ء,مدینہ طیبہ

ذاکرین کی طرف خصوصی توجہ رکھیں۔ذکر کے متعلق معلوم ہے کہ شروع کرنے کے بعد چھوٹنا مضر ہوتا ہے۔عزیز مولوی غلام محمد سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ایک خط عزیز عامر کے نام ہے اس کو ڈاک میں ڈال دیں۔

از:مولانا محمد شاہد صاحب:

مشفق محترم مولانا عبدالرحیم صاحب زادمجدہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ہم سب بخیر ہیں اور خدا کرے کہ آپ بھی مع عزیز و اقارب کے بخیر وعافیت ہوں۔آپ کی خالہ صاحبہ مرحومہ کے حادثہ انتقال سے بہت ہی رنج وقلق ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور آپ حضرات کو صبر وسکون مرحمت فرمائے۔

ابا جی کے نام آمدہ خط میں اس دور افتادہ کے نام سلام تھا۔وہی اس خط کے لکھنے کا محرک بنا اور دعاؤں کیلئے درخواست کرنے کی بھی صورت بن آئی۔ بندہ جناب والا سے

دعائے صلاح وفلاح کا متوقع ہے۔امید ہے کہ اپنے اس دیرینہ، لیکن دورافتادہ، خادم کو فراموش نہ فرمائیں گے۔

شاید آپ کے علم میں ہوں کہ کاوی کے منشی عیسیٰ بھائی مدیر رسالہ پیغام گجراتی زبان میں فتنہ مودودیت کا ترجمہ کررہے ہیں, معلوم نہیں اب وہ کس مرحلہ میں ہے۔طبع ہوگیا ہے یا نہیں؟ انہوں نے رمضان المبارک میں بندہ سے اس کی ترجمانی کی اجازت منگوائی تھی, اور بندہ نے بخوشی اجازت بھی دے دی تھی۔اس کے متعلق ضرور لکھنا کہ طبع ہوگئی یا نہیں۔

اگر کوئی مودودی اخبار یا رسالہ اس پر تنقید وتبصرہ کرے یا اس کا کوئی ردشائع ہوتو ضرور خیر خبر رکھنا۔کوشش کر کے بھیج دینا, وأجركم على الله ۔مولانا یوسف صاحب بھی لندن میں اس کا انگریزی ترجمہ شائع کررہے ہیں۔ فقط والسلام

تلمیذکم محمد شاہد غفرلہ الھندی

نزیل مدینہ منورہ

۲۳رفروری ۷۶ء

﴿192﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۴رمارچ ۷۶ء/۱۳رربیع الاول ۹۶ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا ائرلیٹر عزیز یوسف کے نام بہت بروقت پہنچا کہ وہ کل جارہے ہیں۔انہوں نے بیان کیا کہ تم نے میری رائے پوچھی ہے۔میری رائے بالکل نہیں, اس لئے کہ اس وقت تو عزیز یوسف تمہارے پاس جارہے ہیں ان کے قیام تک تو

تمہیں ٹھہرنا ہی چاہئے اوراس کے بعد ماہ مبارک کے قریب ہوجانے پر یہ تو معلوم نہیں کہ ماہ مبارک کہاں گذرے گا, الأمر بيد الله تعالى مگرحسب سابق تقاضے پہلے ہی سے ہورہے ہیں

میرا سال کا زیادہ حصہ تو یہاں گذرے, ماہ مبارک ہندوستان میں گذرے مگر یہاں ذکر کی کوئی فضا بنتی نہیں۔[نہ تو قریب] میں کوئی ایسی جگہ جہاں یکسوئی کے ساتھ قیام ہوسکے اور نہ یہاں کے حکام ایسے جواس کفروشرک کو برداشت کرسکیں۔ٹیلویژن برداشت ہے مگر تصوف ناقابل برداشت ہے۔

ضروری نہیں ہے کہ جلدی کریں, رجب جمادی الثانیہ تک یہ طے ہوجائے گا کہ میرا رمضان کہاں ہے۔اگر حجاز ہوتو حجاز چلے آنا ورنہ سہارنپور, مگر اہلیہ کا مسئلہ سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کا کیا ہوگا اور صوفی اقبال بھی یہاں نہیں ہے۔اس وقت تو رات کو خط لکھوا رہا ہوں، *میرا مسلک تو استخارہ کرنا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جو نتیجہ برآمد ہو خیر ہی خیر ہے*۔اپنی اہلیہ اور مولوی یوسف کی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ ہر دو کے بچوں کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ۔۷۶/۳/۱۴

مولوی یوسف سے [تمہاری بیماری کی تفصیل کا علم] ہوا۔ بہت قلق ہوا کہ یہ تو بڑا خطرناک مرض ہے۔اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔

﴿193﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/ مارچ ۷۶ء/ ۱۸/ ربیع الاول ۹۶ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج پنجشنبہ ۱۸/ مارچ کو علی میاں حسبِ تجویز آ گئے اور میں نے سب سے پہلے بمبئی کے مطار پر تمہاری ملاقات کے متعلق تحقیق کی اور جب یہ معلوم ہوا کہ نہیں ہوئی تو بہت قلق ہوا حالانکہ تم سے بہت تقاضے سے کہہ دیا تھا کہ مطار پر ان سے ضرور مل لینا۔

انہوں نے کہا کہ جناب کے کئی گرامی نامے سفارشی پہنچے تھے اس لئے میں نے اس سفر میں لندن کی دعوت قبول کر لی اور مولوی یوسف متالا کو بھی اطلاع کر دی۔ میں نے کہا کہ وہ تو ہندوستان گئے ہوئے ہیں اور میں نے ان سے تقاضا کر دیا تھا کہ بمبئی کے مطار پر آپ سے مل لیں، انہیں بھی عدم ملاقات پر بہت افسوس ہوا۔

میں فوراً خط تمہیں اس واسطے لکھوا رہا ہوں کہ تمہارے جانے کا وقت ہے نہیں مگر اپنے کارکنوں کو بذریعہ تار یا خط یہ اطلاع کر دو کہ وہ کچھ علی میاں کو وصول کرنا چاہیں تو کر لیں۔ عزیز مولوی عبد الرحیم سے سلام مسنون کہہ دیں۔ مولوی ہاشم کا خط بھی آج کی ڈاک سے آیا ہے وہ بھی ارسال ہے۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ، ۱۹/ مارچ ۷۶ء، مدینہ طیبہ

﴿194﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب
تاریخ روانگی: ۳/ اپریل ۷۶ء/ ۴/ ربیع الثانی ۹۶ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، بہت ہی شدت سے خط کا انتظار رہا۔ میں نے آتے ہی علی میاں سے پوچھا کہ مولوی یوسف سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے انکار کر دیا تو مجھے بڑا اقلق ہوا اور مجھ سے زیادہ علی میاں کو۔ اس لئے کہ وہ بھی تم سے معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے کہ یہ لندن میں کیا ہو رہا ہے۔ بہت مشکلات ان کو درپیش تھیں۔ تم سے اس میں مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ میں نے تو ان سے کہہ دیا تھا کہ استخارہ شروع کر دو۔ بالآخر وہ کل یہاں سے مکہ روانہ ہو گئے اور کل جمعہ کی صبح کو مکہ سے لندن۔ ۱۳؍ مارچ کو مدینہ ہی واپسی کا ارادہ ہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ کسٹم میں مصیبت نہیں اٹھانی پڑی۔ میری ڈاک کے روانہ کرنے کا شکریہ اور سہارنپور سے رسید بھی آ گئی۔ اپنی اور عبدالرحیم کی زوجات اور بچوں کو سلام اور دعوات کہہ دیں۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ روغن بلسان اور مربہ کا لکھ دیا۔ بلسان نصیر کا ہے اور مربہ والدہ طلحہ کا ہے۔ شہیرالدین کا خط آیا تھا وہ ارسال ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۳؍ اپریل ۷۶ء، مدینہ طیبہ

خط لکھنے کے بعد علی میاں کا ٹیلی فون مکہ سے آیا کہ ان کا لندن کا سفر ملتوی ہو گیا۔

﴿195﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸؍ مئی ۷۶ء/ ۹؍ جمادی الاولیٰ ۹۶ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، شدید انتظار کے بعد تمہارا محبت نامہ آج ۷/مئی کو پہنچا۔ شروع میں تو بہت انتظار تمہارے خطوط کا کرتا رہا اس لئے کہ علی میاں کی وجہ سے میں نے بھی تمہیں ۴، ۵/خط بھیجے۔ تمہارا آج کا خط میرے پہلے خط کے جواب میں ہے اور اس کے بعد بھی میں نے کئی خط لکھے۔

میں علی میاں کے سفر کے ناسخ منسوخ برابر لکھواتا رہا تمہیں بھی اور مولوی ہاشم کو بھی۔ علی میاں نے تو منسوخ کر دیا تھا مگر میں نے یہ سوچ کر کہ نہ معلوم پھر نوبت آوے یا نہ آوے ان کے ضعف کو ملحوظ رکھتے ہوئے آخری فیصلہ یہی کیا کہ ہوتے جاویں۔ اس میں ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ علی میاں کی آنکھ دکھانے کے واسطے ڈاکٹر ظفیر نے پیام بھیجا تھا کہ علی میاں کو اس پر آمادہ کر دیں۔

علی میاں تو اپنا سفر منسوخ کر چکے تھے مگر مقدر سے ایک دعوت نامہ مراکش سے آ گیا اور رابطہ [نے] ٹکٹ وغیرہ کا انتظام کر دیا, اس لئے پرسوں بدھ کو مراکش کیلئے روانہ ہو گئے, وہاں ۵، ۶/روز ٹھہر کر لندن ہوتے ہوئے بمبئی جائیں گے۔

تمہاری اہلیہ کی علالت کا فکر ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ عبدالرحیم سے کہہ دیجیو کہ ایک تعویذ یا مثبت القلوب کا لکھ دے اور اس کو اگر ایسی طرح باندھ سکو کہ دل پر رہے تو زیادہ اچھا، نیز صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد اور سوتے وقت بسم اللہ سمیت الحمد شریف سات مرتبہ اول و آخر درود شریف سات سات مرتبہ پڑھ کر کوئی اس پر دم کر دیا کرے اور ایک بوتل پر بھی دم کر دیا کریں اور اس میں سے نہار منہ ایک گھونٹ پلایا کریں۔ نیز آیات شفاء کا بھی اگر اہتمام کر سکو تو بہت اچھا ہے۔ یہ بہشتی زیور، قول جمیل وغیرہ سب میں ہے۔



تم نے لکھا کہ دو ہفتے ساحل پر قیام رہے گا, اس کے بعد کا نظام نہیں لکھا کہ گھر

واپسی ہوگی یا کسی اور ساحل پر۔ یہ تمہاری پریشانی بالکل بجا ہے اللہ تعالیٰ ہی جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ہمشیرہ کے نکاح کی تجویز سے بہت مسرت ہے، بقیہ دو ہمشیرگان کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تمہارے بھائی کو تمہاری والدہ نے تمہارے پاس بھیجنے کی منظوری دے دی، اگر تمہارے بھائی کا سہارنپور آنا موجب خیر ہو تو اس کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ بلسان اور مربہ سہارنپور بھیج دیا۔

مولوی عبدالرحیم کی علالت کی خبر سے بہت قلق ہوا ان سے کہہ دو کہ ابھی بیمار مت بنو، تم سے تو بہت امیدیں وابستہ ہیں۔ میں نے جو اوپر تعویذ وغیرہ بتایا وہ تو دل کا مرض تمہاری اہلیہ کا سمجھ کر لکھوایا مگر اخیر سے معلوم ہوا کہ یہ تو مولوی عبدالرحیم کا مرض ہے، آیاتِ شفاء اور سورہ فاتحہ والا عمل تو دونوں کیلئے مفید ہے، دل کا تعویذ بھی مولوی عبدالرحیم ہی باندھ لیں۔

ہم تو موت کا کئی سال سے انتظار کر رہے ہیں، امراض کی کثرت بھی ہے۔ موت کا تو کسی کو حال معلوم نہیں کب ہو اور کس حال میں ہو اور اس کا فکر بھی بے کار ہے، اس لئے کہ جو مقدر ہو چکا وہ نہ علاج سے ٹل سکے [نہ کسی اور طرح]۔

میرا دل تو سہارنپور جانے کو اب تک نہیں چاہ رہا ہے مگر دوستوں کے اصرار کی وجہ سے جانا ہی پڑے گا، وسط جمادی الثانیہ میں مدینہ منورہ سے مکہ اور شروع رجب میں جدہ سے بمبئی کا ارادہ ہے، اگر خط لکھو تو جمادی الاولیٰ کے اخیر عشرہ تک مدینہ، اس کے بعد مکہ مدرسہ صولتیہ کے پتہ سے ۱۵/ جمادی الثانیہ تک، اسکے بعد بمبئی کے پتہ سے۔

اپنی اور مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ اور بچوں سے سلام اور دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۸/ مئی ۷۶ء، مدینہ طیبہ

﴿196﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم و یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۰؍مئی ۷۶ء/ ۲۱؍جمادی الاولیٰ ۹۶ھ

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف متالا سلمہما!

بعد سلام مسنون، میں نے نہ جانے کتنے خطوط تم لوگوں کو لکھے مگر تم حضرات نہ معلوم کس میں مشغول ہو۔ یا مولوی عبدالرحیم بھی مولوی یوسف کی طرح سے اس نا کارہ کو خط لکھنا کسرِ شان سمجھنے لگے۔ اس وقت تو اس کارڈ کا مقصد اپنا نظام سفر لکھنا ہے۔ اگر چہ ضعف اور امراض کی کثرت کی وجہ سے ہمت سفر بالکل نہیں لیکن احباب کے شدید اصرار پر ارادہ کر ہی لیا۔ خدا پورا کرائے۔

تجویز یہ ہے کہ ۱۵؍جمادی الثانیہ کو مدینہ پاک سے مکہ مکرمہ اور رجب میں سب سے پہلے جو جہاز مل جائے اس سے بمبئی اور وہاں تین دن قیام۔ تم کو پہلے سے اس لئے لکھ دیا تا کہ معلوم رہے۔ آج سہارنپور سے راشد کاندھلوی کا ایک رسالہ تبرکات پہنچا۔ اس کے اخیر میں ایک اشتہار مکتبہ رحیمیہ احسانیہ کا دیکھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ مولوی عبدالرحیم نے کتب خانہ کھول رکھا ہے۔

رحیمیہ احسانیہ کا جوڑ بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ احسان سے کون مراد ہے؟ یہاں تو جواب کا وقت نہیں رہا۔ حاجی یعقوب کے ذریعے ۱۵، ۲۰؍جمادی الثانیہ کے درمیان ایک کارڈ لکھ دو تا کہ مجھے بھی تفصیل معلوم ہو سکے۔ کیا مولوی احسان نے بھی کتب خانہ کھول رکھا ہے۔ مجھے تو خبر نہیں۔ مولوی احسان کے یہاں تو میری مخصوص کتب جاتی ہیں۔ اور وہ بھی نامزد کر کے اس کو تو میں نے کتب خانہ کھولنے کی ممانعت کر رکھی ہے کیونکہ وہ مشغول بہت ہے۔ اور تبلیغ

والے اس کو منع کرتے ہیں کہ اس کا کوئی سرگرم [رکن] تجارت کرے۔

مولوی عبدالرحیم اور مولوی یوسف کی اہلیہ کی صحت کی فکر رہتی ہے۔ مولوی عبدالرحیم پر تو مولوی عبدالحفیظ ہروقت دانت کھولے بیٹھے رہتے ہیں۔ آج کل وہ پریس خریدنے پاکستان گئے ہیں۔ اپنی زوجات اور بچوں اور خدیجہ کو سلام کہہ دیں۔ مولوی یوسف اپنا نظام لکھ دیں تو بہتر ہے۔ میرے بمبئی پہنچنے کی صحیح تاریخ ٹکٹ آنے پر ہی معلوم ہوگی۔ ابھی ٹکٹ نہیں آئے۔ فقط

حضرت شیخ بقلم شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون۔ ۲۰ رمئی ۷۶ء

از خادم محمد یعقوب، بمبئی، سلام مسنون۔ ماشاء اللہ اب تو کتب خانہ قائم ہوگیا۔ خوب آمدنی ہورہی ہوگی۔ اب ہدایا کا انتظار ہے، اور ہدیہ دینا سنت بھی ہے۔

دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ ہولکمب بری میں

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی پہلی آمد

کے موقعہ پر ان کے

تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

بہت دنوں سے دارالعلوم العربیہ بولٹن میں حاضری کا خیال تھا اور یہاں کے ذمہ دار حضرات مولانا یوسف متالا اور مولانا ہاشم صاحب یہاں آنے کی دعوت دے رہے تھے اور خط وکتابت کا سلسلہ جاری تھا۔ ہمارے مخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت

برکاتہم کا بھی ایماء تھا کہ میں اس کو دیکھوں اور اگر کوئی مشورہ کی بات ہوتو مشورہ دوں۔ ہر کام کا وقت مقرر ہے، جب اس کا مقرر وقت آ گیا تو اللہ نے یہاں پہونچا دیا۔ دور سے جتنا خیال وتصور تھا دار العلوم کو اس سے زیادہ اور بہتر پایا۔ اس کی عمارت، اس کا جائے وقوع، توسیع و ترقی کے امکانات ہمارے تصور وتوقع سے زیادہ ثابت ہوئے۔

اس عمارت میں ایک تو ایک مرکزی دار العلوم اور جامعہ بننے کی بھی پوری صلاحیت ہے اگر چہ ابھی طلباء کی تعداد کم ہے اور مدرسہ کی ابتداء ہی ہے لیکن یہ بڑے اطمینان ومسرت کی بات ہے کہ اس کو متعدد مخلص کارکن اور متحد الخیال رفقاء کی ایک جماعت مل گئی ہے اور مولانا یوسف متالا کی خدمات اس کو حاصل ہیں جن کے خلوص وجانفشانی کا نتیجہ اس مدرسہ کی صورت میں آنکھوں کے سامنے ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ اس کو حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی سرپرستی حاصل ہے اور ان کو اس سے خاص دلچسپی اور اس کی طرف خصوصی توجہ ہے۔

اس وقت برطانیہ میں ہندوستان وپاکستان کے مسلمانوں کی بڑی تعداد میں منتقل ہوجانے اور تبلیغی جدوجہد کی وجہ سے ایک اسلامی ماحول اور نو آبادی قائم ہورہی ہے۔ اس صورت میں علم دین کی تعلیم کیلئے ایک بڑے مرکز کی سخت ضرورت تھی جو مسلمانوں کی دینی رہنمائی اور دینی خدمات انجام دینے کے لائق ومخلص علماء کی جماعت تیار کرتا رہے۔ اس مدرسہ کے قیام سے اس کی امید پیدا ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح کی آفات وفتن سے محفوظ رکھے اور اس کو ترقی عطا فرمائے۔

ابوالحسن علی ندوی (ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

۲۳؍جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ/۲۳؍مئی ۷۶ء

﴿197﴾

از: حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: جون ۷۶ء/ جمادی الثانیہ ۹۶ھ

محبّ گرامی زید لطفکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مل گیا تھا لیکن میں نقرس کی تکلیف میں مبتلا تھا۔اس کے پڑھنے کی نوبت سہانپور سے واپسی پر آئی۔ مجھے خود دارالعلوم بولٹن میں آپ کی غیر موجودگی شدت سے محسوس ہوئی۔ میں آپ ہی کو اصل داعی وسفر کا محرک سمجھتا تھا۔مولانا ہاشم صاحب نے آپ کی پوری نیابت کی لیکن آپ برابر یاد آتے رہے۔

خدا کرے پھر کبھی آپ کی موجودگی میں حاضری ہو۔جگہ بہت پسند آئی۔ وہ اس قابل ہے کہ چند دن سکون کے ساتھ وہاں گذارے جائیں۔ کچھ لکھنے پڑھنے کا کام ہو۔

۔۔۔آنے کی خبر صحیح نہیں ہے۔اگر وہاں جانا ہوتا تو آپ کے یہاں ضرور حاضری ہوتی۔اب انشاء اللہ رمضان المبارک میں سہارنپور میں آپ سے ملاقات ہوگی۔اس وقت خط کی رسید دے رہا ہوں۔

﴿198﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴؍جون ۷۶ء/ ۷؍جمادی الثانیہ ۹۶ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے بھائی کی معرفت تمہارا محبت نامہ اور ایک ڈبیہ عطر کی پہنچ کر موجب منت ہوا۔ پہلے خط میں عزیز یوسف نے تمہاری بیماری کی تفصیل لکھی تھی اور میں وہ سب اس کی اہلیہ کا حال سمجھتا رہا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ تو سب تمہارا حال تھا، بڑا فکر ہوا اور اسی وقت تمہیں ایک خط بھی لکھا تھا۔

اس خط سے تمہارے مرض کی تفصیل معلوم ہو کر بہت فکر و قلق ہوا۔ تمہارے اوپر تو میری اور عزیز عبدالحفیظ کی نظریں بہت پڑ رہی ہیں۔ وہ ایک ماہ سے پاکستان پریس لینے گیا ہوا ہے۔ اس کی تو مدارالمہامی تو سنا کہ کئی سال سے تمہارے ہی لئے تجویز ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ خرید تو لیا اب سڑک کے ذریعہ آ رہا ہے، اور عبدالحفیظ طیارہ سے مکہ بھی پہنچ گیا۔ آج کل میں مدینہ منورہ آنے کی خبر ہے۔ آیاتِ شفاء اور الحمد شریف کا اہتمام ضرور کریں، بہت مفید ہوگا۔

عزیز یوسف کے یہاں تو خطوط کا جواب دینا بھی [ذرا انداز] کے خلاف ہے۔ میں نے تو اس کی روانگی کے بعد کتنے خطوط لکھے مگر اس کے صرف دو ہی خط آئے۔ علی میاں اس کے دارالعلوم میں ہو بھی آئے اور گھر بھی پہنچ گئے۔ مولوی ہاشم نے ان کے پہنچنے کی بڑی دھوم دھام لکھی تھی۔

تم نے لکھا کہ مع اہلیہ بچوں کے سہارنپور آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مگر میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر علاج درمیان میں ہو تو ہرگز نہ آویں۔ معلوم نہیں سہارنپور کا علاج موافق آوے یا نہ آوے۔ تمہارے قاصدوں کے ساتھ کچھ بھیجنا بھی چاہتا تھا مگر مولوی اسماعیل سے معلوم ہوا کہ یہ تو سب گھر سے خفا ہو کر آئے ہیں۔

عزیز یوسف اس کی اور اپنی اہلیہ اور بچوں کو سلام و دعوات کہہ دیں۔ تم سب کیلئے بہت اہتمام سے دعا کر رہا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ۔ ۴/ جون ۷۶ء

ازاحقراسماعیل عفی عنہ

بعد سلام مسنون، الحمدللہ جملہ رفقاء بخیر پہنچ گئے اور کسی قسم کی کوئی دقت نہیں ہوئی۔ مکہ میں قاری سلیمان مل گئے تھے ان کی وجہ سے وہاں بھی سہولت رہی اور جدہ میں بھی ایک صاحب مل گئے تھے اور یہاں پر بھی قیام کا مسئلہ آسان ہوگیا کہ ایک جگہ پر حجرہ لے لیا ہے۔ اب دعا کریں کہ کام بھی مل جائے۔ کل جمعہ گذار کر پرسوں سے کام کے لئے بات چلانی ہے۔ ویسے مجملاً پہلے کئی سے ذکر آ گیا ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آمد کو باعثِ خیر بناوے۔

افسوس یہ ہے کہ احقر کی بھی روانگی قریب ہے۔ دعا کریں غیبت میں ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور سب کو یہاں کے آداب کی رعایت کے ساتھ قیام نصیب ہو۔ محمد علی بھی آج بعد ظہر پہنچ گئے۔ احقر بھی اپنے لئے دعواتِ صالحہ کا متمنی اور جناب کیلئے دعا گو ہے۔ عزیز یوسف سے سلام مسنون۔

﴿199﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: جون ۷۶ء / جمادی الثانیہ ۹۶ھ

.....[اس مکتوب گرامی کا ابتدائی حصہ نہیں مل سکا].....

محمد انور ترکیسری، ڈیوزبری:

’بعد سلام مسنون، آپ کا مرسلہ ایک پاؤنڈ پہنچا تھا مگر وہ یہاں نہیں چلا۔ میرے ایک ملکی دوست نے لے لیا کہ میں وہاں چلاؤں گا، آئندہ اس کا خیال رکھیں۔ تمہارے انڈیا میں تو متعدد خطوط پہنچے اور عزیز ابوبکر تمہارے خط کے ساتھ ایک ائیر لیٹر دے دیا کرتا تھا جس

پر میں جواب لکھوا کر اس کے حوالہ کر دیا کرتا تھا۔تم نے اچھا کیا کہ حافظ پٹیل کے مشورہ سے ڈیوز بری قیام کر لیا, اللہ تعالیٰ دارین کی ترقیات سے نوازے۔

۲۶؍مئی کے اجتماع کی کامیابی کی خبر سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔تم نے اس کے علاوہ جو جماعتوں کی تفصیل لکھی اس سے بھی بہت مسرت ہوئی, اللہ تعالیٰ سب کو قبول فرمائے۔

آپ مولوی یوسف سے ملاقات کرتے رہتے ہیں بہت اچھا ہے, ان کی ملاقات میری ملاقات کا نعم البدل ہے۔ان کے دارالعلوم کے حالات ان کے خطوط سے معلوم ہوتے رہتے ہیں, یہ ناکارہ **ان کے دارالعلوم کے لئے دعا بھی کرتا رہتا ہے اور سعی بھی۔** تم نے لکھا کہ یو کے والوں کا کہنا ہے کہ چلنا مشکل ہے, خدا نہ کرے کہ ایسا ہو مگر تم نے مشکلات کی کوئی وجہ نہیں لکھی, **میری تو دعا اور تمنا یہ ہے کہ اس مرکز کو ہر نوع کی دینی اور دنیوی ترقیات سے اللہ تعالیٰ مالا مال فرمائے کہ اس کے ذریعہ سے دین کا فروغ ہے۔**

تمہاری شادی کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تمہارا حج کا ارادہ ہے, اللہ تعالیٰ آسان فرمائے۔حضرات نظام الدین بھی اس سال تشریف لائیں گے۔ اگر گھر خط لکھو تو عزیزان مولوی غلام محمد، اور ابو بکر کو میری طرف سے سلام مسنون اور خیریت لکھ دینا اور یہ بھی لکھ دینا کہ یہ ناکارہ تم دونوں کیلئے دعا بھی کرتا ہے اور روضۂ اقدس پر تمہاری طرف سے صلوۃ وسلام بھی پیش کر دیا۔‘



نمبر۳: انڈہ والا عمل تو غالباً تمہیں معلوم ہوگا۔دو بیضے ابال کر چھیل کر نمبر۱ پر **والسماء بنینٰها** اور نمبر۲ پر **والأرض فرشنٰها** پوری آیت لکھیں۔اور اس کے بعد تین مرتبہ تیسری آیت **و من کل شی خلقنا زوجین الآیة** اول وآخر درود شریف تین تین مرتبہ پڑھ کر ایسی [طرح] بیضوں پر دم کریں کہ لب کا کچھ حصہ گرے۔نمبر۱ نہار منہ مرد کھائے۔نمبر۲ عورت

کھائے۔۴۰؍دن تک یہ عمل مسلسل کرتے رہیں اوراس درمیان صحبت بھی کرتے رہیں۔

نمبر۴: تین چار دن ہوئے ایک پاکستانی اپنے لڑکے کولندن میں داخل کرنے تعلیم کیلئے لے گئے تھے۔ میں نے ان سے تمہاری ملاقات کا تقاضا کیا تھا انہوں نے تمہارا پتہ دریافت کیا تو میں نے تمر باللوز کی ڈبیہ کی پشت پرتمہارا پتہ لکھ کران کودے دیا تھا۔اس سے پہلے ۳؍جولائی کو بھی ایک ڈبیہ پرتمہارا پتہ لکھ کر یعقوب یوسف راندیری کے ہاتھ بھیجی تھی مگر تمہارے یہاں رسید کا تو ذکر نہیں اور بڑے آدمی کوایسی معمولی چیز کی تکلیف دینا بھی بے ادبی ہے۔

﴿200﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: غالباً جون ۷۶ء / جمادی الثانیہ ۹۶ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالرحیم سلمہ!

تم نے بہت اچھا کیا کہ اپنے پتہ کا لفافہ لکھوادیا آج کل کوئی گجراتی میں پتہ لکھنے والا نہیں۔تمہارے خط تو حجاز سے واپسی پر آئے اور میں نے فوراً جواب بھی لکھوائے ممکن ہے کہ بعد میں پہنچ گئے ہوں۔ یہ تو صحیح ہے کہ ڈاک کا نظام بہت خراب ہے مگر آپ کے دورے بھی کچھ کم نہیں۔

یک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں ، رات کہیں ، صبح کہیں شام کہیں

اپنے یہاں کی ڈاک کا ذرا اہتمام رکھیں کہ اگر تمہاری غیبت میں میرا کوئی خط آئے تو احتیاط سے رکھا رہے۔

میرا خیال یہ ہے کہ جب خالہ زاد بھائی جو اصل بلانے والے ہیں بعد رمضان بیرونِ ملک کا سفر کر رہے ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں کہ کچھ دنوں کے واسطے سہارنپور آ ؤ۔ ہفتہ عشرہ یہاں قیام کرنے کے بعد زامبیا چلے جاؤ۔ رمضان بھی وہیں گذار لو۔ کیا بعید ہے کہ تمہاری برکت سے وہاں کے لوگوں کو بھی رمضان کا لطف آ جائے۔ اور بعد رمضان لندن ہوتے ہوئے اور حج کرتے ہوئے واپس آ جاؤ۔

میرے خیال میں خالہ زاد بھائی کے ٹکٹ واپس کرنے کی ضرورت نہیں کہ پھر مستقل اخراجات کا سلسلہ کھڑا ہوگا۔ میرے پاس تم کئی رمضان گذار چکے ہو، زندگی ہوگی تو اگلے سال ہو جائے گا۔ مدرسہ کا مسئلہ تو ایسا اہم نہیں کوئی نہ کوئی مل ہی جائے گا۔ کمیٹی والے تو تمہارا نعم البدل چاہتے ہوں گے وہ تو مشکل ہے۔

عزیز یوسف سلمہ کے اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں اگر تمہارا قریب میں آنا ہو تو زیادہ اچھا یہی ہے کہ زبانی سارے امور پر گفتگو کریں۔ سب سے اہم جس کو جتنا بھی اہتمام سے تم لکھ سکو اور یوسف اس پر عمل کر سکے وہ استخارۂ مسنونہ ہے۔ جتنی عقیدت اور جذب کے ساتھ کیا جائے گا ان شاء اللہ مفید ہوگا۔ میرا تو بہت مجرب ہے۔ یہاں آنے کے بعد سے مدینہ جانے کا اور وہاں جا کر واپسی کا استخارہ کرتا ہوں۔ جتنا بھی زیادہ عقیدت سے استخارہ ہوگا ان شاء اللہ مفید ہوگا۔ تم بھی اس کا خیال رکھنا اور دوستوں کو بھی تاکید کرنا۔

نمبر۲: خود اہلیہ یوسف کی بھی یہ منشاء ہے یا نہیں؟ میرا بیماری کے متعلق بہت مجسم تجربہ یہ ہے کہ علاج طبیعت کے موافق ہوتا ہے تو بہت فائدہ ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ اپنے اوپر بھی اس کا تجربہ کیا اور دوسروں پر بھی۔

نمبر۳: خالہ اور خالو سے بھی اجازت ضروری

نمبر۴: یہاں کے قیام کی کیا صورت ہوگی جبکہ تم بھی زامبیا جا رہے ہو۔ علاج بغیر مستقل

دل سوزی کے نہیں ہوتا۔

نمبر۵: تم نے لکھا کہ ۲۰۰؍ پاؤنڈ کا خرچ ہے۔ یہ بات تو رئیس اعظم مولانا الحاج قاری یوسف صاحب کے یہاں کوئی قابلِ التفات چیز نہیں۔

فقط والسلام
حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد
اپنی خالہ اور اہلیہ سے سلام مسنون

﴿201﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب
تاریخ روانگی: جولائی ٧٦ء / رجب ٩٦ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف صاحب متالا!

بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ میری طبیعت ابھی تک خراب ہے اور ہجوم نے اس کو بجائے کم کرنے کے اور زیادہ کر دیا۔ عورتوں کے لئے مکانات تو ملتے ہیں مگر قرب و جوار میں نہیں ملتے۔ میں نے تو حجاز سے لکھنا شروع کیا تھا کہ اس مرتبہ مطہرہ و حجاز سے آنے کی اطلاع ہے، صوفی اقبال بھی مع اہل وعیال آرہے ہیں۔

تم نے ۹؍اگست کو ریزرویشن کرالیا بہت اچھا کیا۔ انشاء اللہ جگہ تو مل ہی جائے گی، ذرا اتنی دقت ہے کہ دار الطلبہ کے قریب نہیں ملتی۔ اور ایک دقت یہ ہو رہی ہے کہ میرے واسطے سے لوگ ہاں مشکل سے کرتے ہیں۔ کوئی براہ راست ان سے بات کرے تو وہ ٹھوک بجا کر کرایہ لیتے ہیں۔ پچھلے سال ـ ـ ـ۔ حاجی نصیر نے مہینہ بھر کیلئے کرایہ پر لیا اور ان کی

مستورات آ بھی نہ سکیں۔

عزیزی مولوی عبدالرحیم کی علالت کی طرف سے فکر ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ ان کو ان کی اہلیہ عبدالرحیم اور اپنے بچوں کو سلام و دعوات کہہ دیں۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ

بقلم شاہد غفرلہ، از راقم سلام مسنون

از احمد گجراتی، بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست۔ یہاں پر کوئی گجراتی نہیں، آپ کے آنے کی خبر سے مسرت ہوئی۔ جزاکم اللہ

﴿202﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۳/ رجب ۹۶ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا گرامی نامہ پہنچا۔ اس سے بہت ہی قلق ہوا کہ میری روانگی کے بعد سے ڈاکٹروں کے مرحلے میں پھنس گئے، اور مزید یہ کہ عزیز یوسف سلمہ بھی بخار نزلہ میں پھنس گیا۔ تم نے اچھا کیا کہ عزیز موصوف کو واپس کر دیا۔ تم دونوں ماشاء اللہ صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا۔

ان نازک انداموں کو بھی مزید بخار وغیرہ کا اندیشہ تھا۔ تمہارا خط بجائے شنبہ کے منگل کو پہنچا۔ اس سے مسرت ہوئی کہ ڈاکٹر کی دوا سے افاقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ تمہارے لئے دعاؤں سے کسی وقت دریغ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اور تمہاری زوجات کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

اس سے بھی قلق ہوا کہ تمہارے یہاں طوفانی بارشیں ہورہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے رحمت کی بارشیں بقدر ضرورت عطا فرمائے۔ میری طبیعت بھی بمبئی سے واپسی کے بعد خراب ہی رہی اور دن بدن اس میں اضافہ ہے۔ چار دن دہلی کے بھی بہت ہی گرانی کے گذرے۔ حقیقت یہ ہے کہ تنعم نے جو آج کل ہر طرف سے مسلط ہے میرا بھی مزاج خراب کردیا۔

جس کے کمرے میں ۴۰؍ سال تک دستی پنکھا بھی نہ گذرا ہو اور شدید بھوک وگرمی جوانی میں گذاری ہو حرمین شریفین کے قیام میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور دوستوں کی شفقتوں سے سارا وقت کولر اور ائر کنڈیشن میں گذرنے لگا۔ اب تم ہی بتلاؤ کہ جوان لغویات کا عادی ہوگیا ہو اس کا بغیر ان کے کہاں گذر ہوسکتا ہے؟ اگرچہ کولر تو سہارنپور میں بھی موجود ہے اور ائرکنڈیشن دوستوں کے شدید اصرار کے [باوجود] اب تک نہیں آیا۔

مجھے ہر وقت **أذهبتم طيباتكم** ... الخ کا فکر سوار ہے۔ اول تو کوئی نیکی میرے پاس نہیں۔ عزیز یوسف اور ہر دو زوجات اور ہر دو کی اولاد سے سلام ودعوات کہہ دیں، بالخصوص عزیزہ خدیجہ سلمہا سے۔

مولوی اسماعیل بدات سے کہہ دیں کہ قاضی صاحب وغیرہ کے بہت شدید اصرار آرہے ہیں کہ ویزہ کیلئے اپنے پاسپورٹ کے اندراجات جلدی بھیجو۔ حبیب اللہ تو اپنا پاسپورٹ یہاں دے گیا، اس کا تو لکھ دیا۔ تمہارا پاسپورٹ یہاں نہیں اور نظام بھی معلوم نہیں۔ اگر میرے ساتھ جانے کا نظام ہو تو اپنے پاسپورٹ کی مندرجہ ذیل چیزیں درکار ہیں۔ نام، ولدیت، پتہ، پاسپورٹ نمبر، کب ملا؟ کہاں سے؟ اور کب تک کارگر ہے؟

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم احمد گجراتی، ۲۳؍ رجب ۹۶ھ

﴿203﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۳؍شوال ۹۶ھ / ۱۶؍اکتوبر ۷۶ء

آپ ہی اپنے ذرا جور و جفا کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا کارڈ ملا، میں نے تمہارے مضمون کو تصنع پر حمل نہیں کیا اور اس کی کوئی وجہ بھی نہیں۔ مجھے تمہاری محبت سے انکار نہیں تم نے لکھا کہ مصافحہ کے وقت تیرا رخ دوسری طرف تھا، تم کو وہ منظر یاد ہوگا کہ میں کس ہجوم میں اس وقت پھنس رہا تھا مجھے تو تمہارا مصافحہ کرنا بھی یاد نہیں، ایک طرف شادی کا ہنگامہ دوسری طرف کلفتوں کا ہجوم، مجھے تو یہ بھی بعد میں معلوم ہوا کہ تم مع اہلیہ کے مردانہ کار میں گئے اور عبدالوحید بذریعہ ریل۔

کارڈ سے بخیر رسی کے مژدہ سے مسرت ہے۔ اللہ کرے تمہارا ٹکٹ آ گیا ہو اور جلد سے جلد دارالعلوم پہنچو۔ میں تو بار بار تم کو کہتا رہا اور لکھتا رہا کہ تم سے تعلق کی بنا پر معافی میں تو نہ پہلے عذر ہوا نہ آئندہ، بہت ہی طیب خاطر سے معاف ہے البتہ طبعی رنج و قلق فطری ہے جو بے اختیاری ہے، **اللھم ھذا فعلی فیما املک فلاتلمنی الخ او کما قال علیہ الصلوۃ والسلام** اور وہ طبعی رنج تمہاری محبت کی وجہ سے ہی ہے ورنہ اس قسم کی چیزیں میرے یہاں قابل التفات نہیں۔

ہاں مجھے اس کا ساری عمر قلق اور رنج رہے گا کہ مولانا انعام صاحب نے ناشتہ پر کتنا انتظار کیا اور بھائی یوسف تین بار بلانے گئے اور میرے ڈانٹ کر بھیجنے کے باوجود تم ناشتہ میں

شریک نہ ہوئے اور یہ کہہ دیا کہ اس کا جی برا ہوگا, میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے جی برا ہونے کی کوئی وجہ نہیں جب کہ اس کے بیضے اور ناشتہ بھی میرا ہی ہے لیکن تم کو اس کا رنج وقلق میری ساری عمر کے تعلقات پر غالب رہا,اور یہ تعلقات ہی رنج کا سبب ہیں ورنہ تم سوچو کہ جن سے تعلق نہیں ہوتا ان کی ان قسم کی چیزوں کی پروا بھی نہیں ہوتی۔

دعا سے دریغ نہیں نہ اب نہ پہلے نہ آئندہ, بہت اہتمام سے کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد شاہد غفرلہ ۱۳/شوال ۹۶ھ

از راقم سلام مسنون، خدا کرے مزاج بعافیت ہوں,عزیزہ خدیجہ کو دعوات و پیار۔

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

﴿204﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۹/ذیقعدہ ۹۶ھ/ یکم نومبر ۷۶ء

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، مولوی ہاشم کے خط میں تم کو ایک خط لکھ چکا ہوں جس میں لکھا تھا کہ حاجی یعقوب نے تمہاری روانگی کی اطلاع دی لیکن اب بخیر رسی کا انتظار ہے۔حبیب اللہ کے سفر میں کچھ قانونی مشکلات ہیں وہ بمبئی گیا ہوا ہے,اس کی واپسی پر روانگی کا ارادہ ہے,فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد شاہد غفرلہ، ۹/ذیقعدہ ۹۶ھ

از دور افتادہ سلام مسنون، درخواست دعا وشوق لقاء

﴿205﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷/دسمبر ۷۶ء/ ۱۵/ذی الحجہ ۹۶ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

!بعد سلام مسنون، یہ ناکارہ ۲۵/نومبر کی صبح کو سہارنپور سے چلا، دو دن کراچی ٹھہرتا ہوا ۲۱/نومبر کو جدہ پہنچا۔ ضعف و امراض کی وجہ سے حج کے زمانہ میں عمرہ اور حج مشکل ہوتا ہے اس لئے سیدھا مدینہ منورہ آ گیا۔ اپنے حج کا تو زیادہ قلق نہیں مگر اپنے سے زیادہ اپنے رفقاء کے حج چھوٹنے کا قلق ہے کہ میری وجہ سے کئی دوستوں کا حج گیا۔

یہاں پہنچ کر عزیز یعقوب سے معلوم ہوا کہ تمہارے مرسلہ پان رکھے ہوئے ہیں۔ اسی وقت منگایا مگر بہت جلد خراب ہو گئے۔ کئی سال پہلے بھی تم نے بھیجے تھے وہ تو ایک ماہ تک رہ گئے تھے اس سال خراب ہونے کی وجہ بظاہر لانے والوں کی بے احتیاطی تھی۔ پاکی احباب نے کوشش تو بہت کی کہ میری اور مولوی انعام کی رائے ونڈ کے اجتماع میں شرکت ہو مگر ویزا نہ مل سکا۔ میں البتہ حجاز آتے ہوئے دو دن کراچی ٹھہرا تھا۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ دارالعلوم میں ہر طرح خیریت ہے, اللہ تعالیٰ تمہاری مساعی جمیلہ کو کامیاب فرمائے۔ میں نے تو تمہیں زبانی بھی مشورہ دیا تھا اور اب بھی لکھتا ہوں کہ تنخواہ لینے میں کچھ حرج نہیں اکابر کا معمول رہا ہے اور جب ہمہ تن تم اس میں مشغول ہو تو پھر تنخواہ لینے میں کیا حرج ہے, جب تک کوئی آمدنی کا دوسرا ذریعہ نہ ہو اس وقت تک لینے میں کوئی حرج نہیں۔

رہائش تم نے اچھا کیا کہ دارالعلوم کے قریب کر لی۔ مدارس کے لوگوں کو لوگوں سے

علیحدہ رہنا مناسب نہیں ان کو تو ملنا جلنا ہی مفید ہے۔ الگ رہنا تو ہم جیسے بے کار لوگوں کیلئے ہے۔ میرے پیارے! مدارس چلانے والوں کیلئے یہ توحش مفید نہیں ان کیلئے تو حضرت ابوالدرداءؓ کا ارشاد **انا لنکشر الی اقوام تلعنھم قلوبنا** کے مطابق ملنا جلنا ضروری ہے۔

تمہارے خواب کی تعبیر تو سمجھ میں نہیں آئی ,مشائخ کا جمع ہونا تو مبارک ہے ہی اور تمہیں پیام دینا بھی مبارک ہے مگر تم نے تو خود لکھا کہ پیام کے الفاظ یاد نہیں رہے۔ تمہارے ملنے والوں میں کوئی بخاری کے لفظ سے معروف ہوتو ان کے حالات ضرور لکھو زندوں میں ہوں یا مردوں میں ,امام بخاری تو مراد ہیں نہیں۔

عزیزہ خدیجہ کی صحت سے مسرت ہوئی۔ تمہارے دارالعلوم کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں ,اللہ تعالیٰ مکارہ سے محفوظ فرما کر مادی اور روحانی ترقیات سے نوازے۔ **مادیت سے زیادہ روحانیت کی زیادہ فکر کریں، ذکر اللہ کی تاکید کرتے رہیں۔** میرا رسالہ موت کی یاد کسی کے ذریعہ سے طلبہ کو سنوادیا کریں۔

عزیز مولوی اسعد ہفتہ عشرہ میں لندن کا ارادہ کررہے ہیں ان کی قیام گاہ کا حال تو تمہیں معلوم ہوگا ہی مجھے تو معلوم ہے نہیں۔ ان کی خبر رکھیں اوران کو دارالعلوم میں ضرور بلائیں اوران سے کوئی معاینہ بھی لکھوالیں کہ اب تو وہ بھی لیڈروں میں ہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۷ر دسمبر ۷۶ء

تمہارا اس ناکارہ کو کثرت سے خواب میں دیکھنا اپنی محبت کا اثر سمجھتا ہوں ,تمہارا عبدالقدیر بخیریت ہے تجارت میں منہمک ہے۔ حج کے ایام میں تو ہر وقت میرے پاس رہا مگر اس سے پہلے اوراس کے بعد معذرت ہی پہنچتی رہی کہ بالکل فرصت نہیں۔

﴿206﴾

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸/دسمبر ۷۶ء/ ۲۶/ذی الحجہ ۹۶ھ

جناب شاہ یوسف سلیمان متالا صاحب! سلام مسنون، ابھی صلح نہیں ہوئی لڑائی برقرار اور جاری ہے۔ میرے خط لکھنے کو کہیں آپ صلح کا پیش خیمہ نہ سمجھ لیں۔ غرض تو دشمن کے سامنے بھی پیش کی جاتی ہے۔ جی ہاں ایک بات ہم نے سنی ہے کہ بلی نے چوہے کھانے سے توبہ کر لی ہے اور بگلا اب بھگت بن بیٹھا ہے۔ **اذا کان الغراب دلیل قوم** تو نتیجہ ظاہر ہے کہ **فیھدیھم طریق الھالکین**۔

آپ کو اتنا غرور کیوں ہو گیا ہے؟ میں نے اپنے گھر سے ایک خط جناب شاہ صاحب کو لکھا تھا اس کو تو شاہ صاحب نے یوں ہی بہانے بنا کر اور ایک طرف پتہ نہیں کیا کیا بکواسات لکھ کر واپس کر دیا تھا۔ اس کے بعد میں نے آپ کے مطالبہ کے موافق دہلی یا شاید سہارنپور سے دوبارہ خط خانقاہ عاشقیہ بولٹن شریف کے پتہ سے لکھا تھا اور اس میں لکھا تھا کہ اس کا جواب مجھے مدینہ منورہ کے پتہ سے دیا جائے مگر آپ نے اپنی مخصوص مشغولیات اور معہود فضولیات کی وجہ سے اس کا اب تک جواب نہیں دیا۔ کم سے کم یہ تو اطلاع دینی چاہئے تھی کہ خط پہنچا یا نہیں تا کہ میں دوبارہ لکھتا یا سہ بارہ، چہار بارہ بھی لکھتا۔

کیا اب اس کی ضرورت آپ کو محسوس ہو رہی ہے کہ میں اب کٹی جلی سنا کر آپ کی اصلاح کروں؟ اگر اس کی ضرورت ہو تو اس کا بھی اظہار فرما دیجئے۔ میری وجہ سے اگر کسی بگڑے ہوئے کی اصلاح ہو جائے تو مجھے ثواب ہی ہوگا، جواب جلد مطلوب ہے۔ یہ خط صوفی اقبال کی تصحیح کے بعد بھیج رہا ہوں اور انہوں نے بھی سلام لکھوایا ہے۔

فقط والسلام

حبیب اللہ چمپارنی، مدینہ طیبہ

۱۸؍دسمبر ۷۶ء

﴿207﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۶؍محرم ۹۷ھ/ ۲۸؍دسمبر ۷۶ء

عزیزم قاری یوسف متالا!

بعد سلام مسنون، تمہارے خط کا انتظار مایوسی تک پہونچ گیا۔ بالخصوص تمہارے جلسہ کی روئیداد کا انتظار واشتیاق ہے کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔ خیریت تو سن رہے ہیں کہ جلسہ الحمدللہ خیریت سے ہو گیا مگر تفصیل کچھ معلوم نہیں ہو رہی۔

اس ڈبے میں ڈیڑھ سو کھجوریں ہیں۔ میں تو اپنے محسنوں کے نام جانتا نہیں، چندہ کرنے والے تو تم ہی ہو، میرے محسنوں کو تقسیم کردو۔ ڈبہ حلاوہ عزیزہ خدیجہ کا ہے۔ میری طبیعت خوب خراب ہو رہی ہے، پندرہ دن سے حجرہ میں اپنی ہی جماعت کرتا ہوں۔ مسجد تک بھی نہیں جاسکتا۔ بخار کی شدت بہت کثرت سے رہتی ہے۔ بھوک بالکل نہیں لگتی، اجابت نہیں ہوتی، لوگ یوں کہتے ہیں کہ جب کچھ کھاتا ہی نہیں تو اجابت کیسے ہوگی، اور اگر جانے ہی کا وقت آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

اہلیہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ مولوی ہاشم صاحب نے ایک مشلح کے نام سے کوئی چیز بھیجی تھی وہ تو سمجھ میں نہ آئی کہ کیا تھی نہ تو بستر اتھا نہ مشلح۔ تاہم

میں نے ان کو دس دن اپنے استعمال میں رکھ کر واپس کر دیا تھا, خدا کرے مل گیا ہو۔ چونکہ انہوں نے اس کے بدلے میں مشلح منگوایا تھا اس لئے اس کو واپس کر دیا, اگر وہ یہ شرط نہ لگاتے تو میں اسے واپس نہ کرتا۔

مولوی اسماعیل بدات نے تو بہت اصرار کیا کہ واپس نہ کر کہ یہ ٹانگوں پہ ڈالنے کا کمبل بہت اچھا ہے مگر ان کی شرط کی وجہ سے اس کو واپس کرنا پڑا۔ کمبل ٹانگوں پہ ڈالنے کا تو بہت اچھا تھا۔ ان کی آمد کا تو بہت انتظار واشتیاق تھا مگر جو مجبوریاں انہوں نے اپنے نہ آنے میں لکھی تھیں وہ بھی قابل لحاظ تھیں اور اہم بھی۔ اللہ تعالیٰ تم دونوں دوستوں سے کسی وقت باحسن وجوہ ملاقات کروائے۔

مفتی محمود صاحب آج کل مدینہ میں ہی ہیں اور لندن ہی آنے والے ہیں۔ ایک اہم لفافہ ان کے ہاتھ بھجوا رہا ہوں اس میں ایک تو کسی صاحب کا پوسٹل آرڈر [ہے]۔ اس پر چونکہ مدینہ لکھا ہوا ہے، یہاں کے ڈاک خانہ والوں نے تو قبول نہیں کیا اور مدینہ لکھا ہونے کی وجہ سے کسی اور جگہ سے بھی قبول نہیں کروایا جا سکتا۔

ہندوستان میں ڈاکخانہ کوئی ۔۔۔ قبول نہیں کرتا نہ پوسٹل آرڈر نہ بین الاقوامی ٹکٹ, بالخصوص ٹکٹ کہ ساری دنیا میں شائع ہوتے ہیں۔ البتہ قانون اصلی یہ ہے کہ جتنے کے ٹکٹ جواب کے لفافے پہ لگا دیئے جائیں اور یہ پرچہ ڈاکخانہ دے دیا جائے۔ ہندوستان والے ایسا تو کرتے نہیں مگر بارہ آنے کے پیسے دے دیتے ہیں۔ یہ تفصیل میں نے اس لئے لکھوا دی کہ اس سے باخبر رہو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہم العالی

بقلم عبدالحفیظ ۶ رمحرم ۹۷ھ

ازعبدالحفیظ بعد سلام مسنون، بھائی عبدالحمید گلاسگو والوں سے مفتی صاحب کا نظام عرض کردیا تھا کہ ۲۶ رؔدسمبر تک وہ آپ کے ہاں آنا چاہتے ہیں لہذا بیس دسمبر تک ان کا ٹکٹ جدہ،لندن،کراچی کا فقط ہو مکہ مکرمہ کے پتہ پر فوراً بھجوادیں۔

فقط والسلام

﴿208﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲ر جنوری ۷۷ء[۲۲رمحرم ۹۷ھ]

مکرم ومحترم قاری یوسف متالا صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون،آج بھائی محمد پاڈیا کی زبانی آپ کے جلسہ کا حال معلوم ہوا، بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، اللہ تعالیٰ مزید ترقیات اور کامیابی سے نوازے۔ مولوی یوسف تتلی کے پاس جلسہ کا اشتہار بھی دیکھا اور عزیز عبدالقدیر اس وقت میرے پاس ہے میں نے اس سے مطالبہ کیا کہ تمہارے پاس تو دعوت نامہ یا کم سے کم جلسہ کا اشتہار ضرور آیا ہوگا تو نے ذکر بھی نہیں کیا؟

تمہاری تو عرصہ سے کوئی خیر خبر معلوم نہیں ہوئی۔ مولوی اسعد سے تو میں نے بھی خاص طور سے تمہارے مدرسہ میں جانے کی تاکید کی تھی اوران کا خط بھی آیا تھا کہ وہ تمہارے مدرسہ میں ضرور جائیں گے مگر کم سے کم ایک اشتہار تو اس ناکارہ کے پاس بھیج دیتے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ،۱۲رجنوری ۷۷ءمدینہ طیبہ

معلوم نہیں میرے تبلیغی رسائل میں سے کوئی تمہارے یہاں ہے یا نہیں؟ اگر ہیں تو کیا کیا کس مقدار میں؟ تا کہ میں پوچھنے والوں کو تمہارا حوالہ دے سکوں۔ مولوی حبیب اللہ کا بیان ہے کہ تمہارے یہاں تو تجارتی کتب خانہ بھی ہے، مجھے تو معلوم نہیں تھا۔

اگر ہے تو تمہاری نگرانی میں یا کسی اور کی؟ میری طبیعت آنے کے بعد سے اب تک خراب ہی چل رہی ہے۔ عزیز یعقوب سے بھی کئی دفعہ پوچھا کہ مولانا یوسف صاحب کا کوئی خط تو نہیں آیا؟ انہوں نے مجھ سے تو یہی کہا کہ کوئی نہیں آیا۔ **واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال** اہلیہ سے سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔

﴿209﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸؍جنوری ۷۷ء / ۲۸؍محرم ۹۷ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج ۱۷؍جنوری کو تمہارا لفافہ مؤرخہ ۱۰؍جنوری پہنچ کر موجب منت ہوا۔ تمہارے جلسہ کی کامیابی تو بھائی پاڈیا سے سن لی تھی اور جلسہ کا اشتہار بھی دیکھ لیا تھا۔ میں نے تو اس سے پہلے پرچہ میں تم سے فرمائش بھی کی تھی کہ دو تین اشتہار بھیج دو۔

مولوی اسعد سے تو میں نے خود بھی تقاضا کر دیا تھا کہ تمہارے مدرسہ میں ضرور جاویں اور تمہارا ٹیلی فون نمبر بھی ان کو لکھوا دیا تھا۔ تم نے جلسہ ان کی صدارت میں کیا بہت ہی اچھا کیا، میرا مبارک سایہ بہت طویل ہو چکا اب تو دعائے حسن خاتمہ اور دعائے مغفرت کی ضرورت ہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارے جلسہ کی برکت سے موسم اچھا رہا۔ سردی مدینہ میں بھی بہت ہے اور مجھ پر اس کا بہت اثر ہے۔ جب سے یہاں آیا ہوں کمرہ میں برابر ہیٹر چلتا رہتا ہے اور سردی کی وجہ سے دو تین نمازیں بھی حرم کی چھوٹ گئیں۔ جب روداد چھپ جائے تو ضرور بھیج دیں مگر ڈاک سے ہرگز نہ بھیجیں۔

تنخواہ کے بارے میں میں نے کوئی حکم نہیں دیا تم تو ماشاءاللہ تعالیٰ بقول میرے کاتبوں کے اونچے درجہ پر پہنچ گئے اور مجھ میں نہ توکل اتنا ہے اور نہ قوت ایمانی ہے جتنی تم دوستوں میں ہے۔ میں نے تو اپنی حیثیت کے موافق مشورہ دیا تھا جواب بھی ہے۔

حضرت تھانوی نوراللہ تعالیٰ مرقدہ نے کانپور کی مدرسی کے زمانہ میں حضرت قطب عالم گنگوہی کو تین خط لکھے کہ میرا تنخواہ لینے کو جی نہیں چاہتا اور حضرت گنگوہی نے ہر دفعہ میں تنخواہ چھوڑنے کو منع کر دیا۔ میرے والد صاحب بھی بار بار سفارش کرتے کہ جب ان کا اصرار ہے تو حضرت کیوں نہیں اجازت دے دیتے، مگر جب تیسری دفعہ تنخواہ چھوڑ کر اور استعفاء دے کر آ گئے تو حضرت نے بڑی دعائیں دیں اور میرے والد صاحب کے استفسار پر حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ مشورہ تذبذب پر ہوا کرے اور جب جزم ہو گیا پھر انشاءاللہ تعالیٰ دنیا تو قدموں سے لگی ہوئی ہے، اس لئے استفتِ قلبک ولو افتاک المفتون۔

تمہارے قرض کی ادائیگی کیلئے بھی دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نہایت سہولت سے جلد ادا کرا دے، دعا سے تو بالکل دریغ نہیں۔ تم نے اپنے لندن کے بکرے کی قربانی کی جو کرامت لکھی اس پر میرے رفقائے مجلس مولوی اسمعیل، مولوی عبدالحفیظ، ڈاکٹر اسماعیل تو بہت ہی خوش ہوئے مگر تمہارے مخلص عبدالقدیر نے کہا کہ مکھن کھایا کرو۔ میں نے اس سے کہا کہ تو لکھ دے تو اس نے کہا کہ میں ایک خط لکھ چکا ہوں اس کا جواب نہیں آیا تو میں دوسرا کیوں لکھوں۔ میں نے کہا کہ بھائی! تمہارا حق ہے۔ شعر سے تو تمہارے دوسرے عبدالقدیر معلوم ہوتے ہیں۔

جمعیۃ علماء کی دعوت کی دوسری کرامت بھی موجب تشکر ہے۔ مگر پیارے! ان چیزوں کو دل میں بھی جگہ نہ دیجئو, زبانی سے تو درکنار۔ تمہارا خواب میں پاخانہ دیکھنا اور صبح کو پیسے آنا مبارک ہے۔ اکابر کا معمول یہ رہا ہے کہ اور اس سے مقصد جو ہوا کرتا ہے غور سے سنیو کہ اس آمد کی گندگی ذہن میں مرکوز رہے۔

میری ناراضگی تو پیارے! اللہ تعالیٰ نہ کرے کہ پھر ہو, ایک دفعہ ہو چکی۔ تمہارا بخاری والا خواب تو مجھے یاد نہیں رہا, اب حافظہ بالکل جواب دے چکا۔ تم نے لکھا کہ محمد انور کا پرچہ بھیج رہا ہوں، وہ تو آپ کے استغراق کی نذر ہو گیا یا پھر راستہ میں کسی نے چرا لیا, اس میں نہیں نکلا۔ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ خلوت بہت مبارک ہے مگر مدرسہ کے ساتھ خلوت نہیں چلتی، البتہ ایک گھنٹہ ضرور خلوت کا چاہیئے اس سے زیادہ نہیں۔

تمہارا خط تو ڈاک سے پہنچا, کمبل بھیجنے کی تکلیف نہ کرو۔ تمہارے مسلم پرسنل لاء کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں, اللہ تعالیٰ کامیاب فرماوے۔ تمہارے یعقوب کو بھی تمہارا خط دکھلا دیا اور اشتہار بھی, اور کہہ دیا تھا کہ اگر تو جواب لکھے تو کل کو آدمی جا رہا ہے مگر.....

اگر شہیر الدین آ گئے ہوں تو ان سے کہہ دیں کہ آپ نے جو تار کراچی نہ آنے کا دیا اس سے قلق ہوا, فضول پیسے ضائع کئے۔ آج جامعہ کے قرآن کے مقابلہ کا امتحان تھا, تمہارا عطاء الرحمٰن اول نمبر آیا, ڈیڑھ ہزار ریال انعام ملا اور آئندہ ہفتہ دوبارہ امتحان ہوگا اس میں اول نمبر آیا تو تین ہزار ریال ملیں گے۔ تمہارا جی خوش ہونے کیلئے لکھ دیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۱۸؍ جنوری ۷۷ء، مدینہ طیبہ

﴿210﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷؍جنوری ۷۷ء / ۷؍صفر ۹۷ھ

عزیزم گرامی قدر و منزلت الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہاری روداد دارالعلوم آج ۲۶؍جنوری کو پہنچی اور لندن کی مہر کسی سے پڑھی نہیں گئی۔ جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ کب کا چلا ہوا ہے۔ بہت ہی جی خوش ہوا۔

یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ میرے یہاں عصر کے بعد کی مجلس میں سالہا سال سے اکابر کے ملفوظات اور سوانح ہوا کرتی ہیں اور آج کل شیخ الاسلام مدنی کے مکاتیب ہو رہے ہیں اور آج میں نے اس کو روک کر تمہاری روداد سنوائی۔ اس کا بہت قلق ہوا کہ اگر دو ہفتے پہلے آجاتی تو بہت اچھا ہوتا۔

حجاج کا بڑا مجمع موجود تھا اب تو ایک جہاز ہندوستانی اور دو پاکستانی رہ گئے ہیں۔ اور ان سے زیادہ قلق افریقیوں کے جانے کا ہے کہ وہ دو ہفتے پہلے بہت سے تھے, ان کا سننا مفید ہوتا, دو ہفتے پہلے آجاتی تو بڑا اچھا ہوتا۔ مگر تمہیں معلوم ہے کہ اول تو مولوی قلتُ کہے بغیر نہیں رہتا اور میرے مزاج میں تو اخلاص سے تنقید بہت ضروری ہے اس لئے بڑے اخلاص سے چند باتیں کہوں گا مگر نہ تو اس پر عمل ضروری ہے نہ گرانی پیدا کریں البتہ میرے مشورے ضرور سن لیں۔

نمبرا: میرا نام کسی جگہ پر اپنی رودادوں میں نہ چھاپیں بالخصوص چندہ میں, اگر آپ کے مدرسہ کی مصلحت کسی کو نام بتانے میں ہو تو اس کو زبانی یا نجی خط میں ضرور بتا دیا کریں۔ میں تو چندہ میں اپنا نام ویسے بھی مضر سمجھ رہا تھا مگر قاری سلیمان اور دوسرے دوستوں نے کہہ دیا کہ

حجاز میں کوئی اشکال نہیں یہاں کوئی روک ٹوک نہیں۔

یہ تو تمہیں بھی معلوم ہے اور دوسروں کو بھی کہ ہندوستان میں جو تنگیاں ہیں وہ یہاں نہیں اور میں نے ہندوستان سے تو کبھی دیا نہیں اور نہ آئندہ امید ہے, اس لئے کہ میں حجاز میں تو رئیس ہوتا ہوں کھانے پینے کا تو کوئی بار مجھ پر نہیں۔ حضرت قاضی صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اصل تو وہ ہیں اور نمبر۲ پر عزیز عبدالحفیظ اور مکی مدنی احباب بھی کثرت سے لاتے رہتے ہیں اسی بنا پر میں بے دھڑک مہمانوں کی تواضع کرتا رہتا ہوں اس کے باوجود میرا جی چاہتا ہے کہ چندہ کے موقع پر خاص طور سے 'ایک مخلص جس نے نام لکھنے کو منع کر دیا ہے' لکھ دیا کریں۔

نمبر۲: جس بنیاد پر آپ نے مدرسہ کی تعمیر کا ارادہ ظاہر کیا اور اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ نہیں تو اس کے قریب قریب ضرور ہو جائے اس میں زہد و فقر کی ترغیب اور عمل ضرور ہونا چاہئے۔ میں ہمیشہ مدارس میں بجلی کا مخالف رہا ہوں مگر تمہارے لئے نہیں اور پنکھوں کا تو بہت ہی شدید مخالف ہوں

حضرت ناظم صاحب نور اللہ تعالیٰ مرقدہ جب رنگون تشریف لے گئے اور بہت بڑی رقم مظاہر کی بجلی اور پنکھوں کیلئے لائے تو میں نے کہہ دیا کہ زکریا کی زندگی میں تو نہیں لگنے کے اور مجھے اس فقرہ کا ہمیشہ قلق رہا اور رہے گا۔ اس لئے کہ حضرت ناظم صاحب نے تو بڑی خوشی سے مجھ سے ذکر کیا تھا اور میں نے روکھا سا فقرہ جڑ دیا میں نے عرض کیا حضرت! جب طالب علمی کے زمانہ میں یہ لوگ بجلی کے پنکھوں اور روشنی کے عادی ہو جائیں گے تو پڑھنے کے بعد اس قابل نہیں ہوں گے کہ دیہات کے مدارس یا قصبات میں ملازمت کر سکیں اور شہروں میں سب کو کہاں تک کھپا سکتے ہیں بجز اس کے کہ یہ کوئی سرکاری امتحان پاس کر کے اسکولوں کی ملازمتیں ڈھونڈیں اور اس قابل بھی نہ ہوں تو کسی تاجر کے یہاں ملازمتیں ڈھونڈتے پھریں گے۔

اور یہ [مذکورہ بالا] فقرہ میں نے ویسے ہی نہیں کہا, میرے بہت سے مخلص دوست

اورعزیز بڑی استعداد والے جو اپنے گھر کی آسودگی کی وجہ سے طالب علمی کے زمانہ میں عیش کی زندگی گذار چکے تھے وہ بعد میں پڑھنے پڑھانے کے کام کے نہیں رہے جس کا مجھے قلق ہے اور رہے گا۔

آپ کے یہاں تو ان چیزوں کی مجبوریاں ہیں مگر جو امیدیں اور نہج آپ نے اپنی روداد میں ظاہر کیا اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ زہد اور فقر و فاقہ کی بالخصوص جن سے کچھ
۲۲ امیدیں وابستہ ہوں ان کو ضرور نصائح، مواعظ اور صحابہ اور حضور اقدس ﷺ کے زہد اور فقر و فاقہ کے واقعات سنایا کریں بالخصوص اپنے اکابر کی سوانح یا درس میں داخل کریں بالخصوص لوگوں کو اس کی تعلیم کا انتظام کریں۔

نمبر۳: اسی طرح میں مدارس عربیہ میں حرفت وغیرہ کا ہمیشہ مخالف رہا۔ جن مدارس میں حرفت وغیرہ عربی کے ساتھ کی گئی ان کے ہونہار لڑکے بعد میں اپنے کارخانہ یا کسی کے کارخانہ میں ملازم ہوئے، پڑھنے پڑھانے کے کام کے نہیں رہے۔ علم دین تو فقر ہی کے ساتھ چلتا ہے

نمبر۴: تمہارے ناشتہ میں انڈوں پر بڑی نکیر کرنے کو تھا کہ مجرد طلبہ کو میرے نزدیک انڈے کھلانا نہایت مضر ہے مگر قاضی عبدالقادر صاحب، صالح جی افریقی اور چند حضرات جو غیر ملکی تھے انہوں نے کہا کہ بڑے شہروں میں خاص طور سے لندن میں وہ انڈے نہیں ملتے جو آپ سمجھ رہے ہیں وہ تو انڈوں کا نام ہوتا ہے وہ مضر نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو مجھے اعتراض نہیں اور اگر واقعی انڈے وہاں ملتے ہیں تو مجرد طلبہ کیلئے ان کو میں مضر سمجھتا ہوں۔

نمبر۵: تمہارا نصاب بھی میں دیکھنا چاہتا ہوں اگر چھپا ہوا نہ ہو تو قلمی نقل کر کے بھیج دو۔ نصاب کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ شائع جلدی مت کیجیو پہلے اہل فن اور اہل علم سے ضرور مشورہ کر لیجئو اور مجھے تو ضرور لکھ دیجئو کہ کوئی اور تنقید کرے یا نہ کرے میں تو ضرور ہی کروں گا۔

نمبر۶: حرمین میں اوراسی طرح بڑے بڑے شہروں میں تمہارا کوئی ایجنٹ ایسا ضرور ہونا چاہئے کہ جس کے پاس لوگ چندہ جمع کردیا کریں۔ ہر شخص کو پونڈ بنا کر بیمہ کرنا یا معمولی رقم کا بھیجنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ہمارے مدارس میں بھی بمبئی، کلکتہ وغیرہ میں ایسے لوگ ہر مدرسہ کے ہیں کہ جو متفرق چندہ جمع کرلیں اور جب بڑی مقدار ہو جائے تو مدرسہ میں بھیج دیں۔

نمبر۷: ایک نہایت ضروری اوراہم امر جس کا میں تمہیں حکم کرتا مشورہ نہیں مگر یہ اخبارات،
اشتہارات وروداد میں شائع کرنے کا ہرگز نہیں کہ امراء تم سے خفا ہو جائیں گے وہ یہ ہے کہ ۲۲۱
فقراء غرباء کے چندہ کو بہت ہی اہم سمجھنا۔ میں نے بڑوں سے بھی سنا ہے اور تجربہ بھی ہے کہ برکت ان ہی کے پیسوں میں ہے جتنا زیادہ ہو سکے فقراء کا چندہ تم تو نہیں مگر اپنے لوگوں کے ذریعہ سے ضرور کرانا۔

میرا خیال یہ ہے کہ میں تو یہاں کے لوگوں سے زیادہ واقف نہیں مگر تم خوب واقف ہو کہ ماشاء اللہ ہر دلعزیز اور ملنسار ہو اور میں تو وحشی آدمی ہوں لوگوں سے زیادہ واقف بھی نہیں [کوئی نہ کوئی] ایسا ضرور ہونا چاہئے جو معمولی چندہ جمع کرتا رہے۔ جو مانگے نہیں مگر لوگوں میں معلوم ہو جائے کہ دارالعلوم بولٹن کیلئے جو چندہ دینا چاہے وہ فلاں کے پاس جمع کردے۔ میں واقف تو ہوں نہیں مگر تمہارے مولوی یعقوب مدینہ میں یا عبدالقدیر یا کوئی اور بشرطیکہ معتمد ہوں تجویز کردو۔ اسی طرح سے مکہ میں اور دونوں جگہ نہ ہو سکے تو ایک جگہ مگر اس کیلئے محض تعلقات کافی نہیں دیانت کی جانچ بہت ضروری ہے۔

اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے قاری سلیمان نے کہا کہ تو کچھ بھیجنا چاہے تو اس کو پونڈ کے ذریعہ میں بھیج دوں گا, میں نے کہا ضرور مگر اس وقت تو ہے نہیں مگر انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بھیجوں گا, ایک دو دوستوں سے بھی تحریک کی ہے۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ تمہاری روداد صرف اردو میں ہے یا انگریزی اور عربی

میں بھی چھپی ہے۔ اگر نہ ہوتو دونوں زبانوں میں اس کا ترجمہ ضروری ہے۔ ایک ضروری امر یہ ہے کہ جب تک تمہارا مدرسہ خوب معروف ومشہور نہ ہو جائے معروف لوگوں کے معائنے ضرور چھاپا کرو۔ علی میاں کا معائنہ لکھنا تو معلوم ہے۔ غالباً مولانا انعام صاحب نے بھی لکھا تھا اور مولوی اسعد صاحب سے لکھوانے کی تاکید تو تمہارے ہندوستان کے زمانہ قیام میں مولوی ہاشم کو کئی دفعہ لکھا تھا۔

ایک چیز میرے خاص ذوق کی ہے جو کوئی مدرسہ والا نہیں ماننے کا اور تم بھی نہیں مانو گے مگر میرے پیارے! بہت گہری بات ہے, جتنا کرو اس سے کم ظاہر کرو اور جتنا کرو اس سے زیادہ ظاہر کرنا تو بہت مہلک سمجھتا ہوں۔ مدرسہ کی ضروریات حجروں کی تعمیر وغیرہ وغیرہ میری مراد نہیں ان کی ضرورتوں کو تو ضرور ظاہر کرنا ہے بلکہ جتنی ضرورت ہو اس سے زیادہ ظاہر کرو لیکن کارنامے زیادہ کر کے نہ ظاہر کریں۔

تمہیں اپنے نام پر یہ تصریح کر دینی چاہئے تھی کہ تنخواہ نہیں لیتا۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں تاکہ دوسروں کو یہ شبہ نہ ہو کہ اپنی تو لکھی ہی نہیں نہ جانے کتنے لیتے ہوں گے اور میرا تو مشورہ یہی ہے مگر حکم نہیں کہ تنخواہ ضرور لو اکابر نے سب نے لئے اور اگر تم مجھے پیش کرو گے تو میں نے بھی تو دس بارہ برس لئے, اپنے حضرت کے اتباع میں اور اس ڈر میں کہ کہیں حضرت یہ نہ فرماویں کہ بڑے تقدس مآب ہیں۔ کھلم کھلا تو میں نے حضرت کے وصال کے بعد چھوڑی۔ البتہ زندگی میں حضرت رائپوری کے ارشاد سے کبھی کبھی ناغہ کر دیتا تھا۔ اس کی تفاصیل تو تمہیں خوب معلوم ہے۔

تم نے جو مجبوری چھوٹے پیمانے پر شروع نہ کرنے کی لکھی اس پر مجھے اعتراض نہیں، یہ تو قانونی مجبوری تھی۔ اگرچہ اپنی تمنا یہی تھی کہ دار العلوم مظاہر علوم کے طرز پر ہوتا مگر مجبوریاں دوسری چیز ہوا کرتی ہیں۔ میرے خط میں سانپ نے چھچھوندر، یا تو میری غلطی ہے یا

کاتب کی یا تمہاری۔ اصل چھپکلی صحیح یاد ہے اس لئے کہ مشہور یہ ہے کہ سانپ اگر چھپکلی کھالے تو ابرص ہو جاتا ہے۔

تربیت کے متعلق جو تم نے لکھا بہت مناسب اور ضروری، مگر سبھی مدرسین کو اس کی طرف متوجہ کرنا چاہیے کہ براہ راست تو حکم نہ دیا کریں لیکن ایسی باتوں کی نگرانی رکھیں اور اگر ایسی کوئی بات نظر آئے تو تم سے یا ناظم تربیت سے کہیں۔ عام طور سے اسکا چرچا نہ کریں، نہ لوگوں میں نہ طلبہ میں۔

تمہارے ناشتہ میں ہفتہ میں حلوہ صرف ایک ہی دن کیوں ہے؟ حلوہ بریانی میرے دماغ سے تو اونچے ہیں کوئی مجبوری ہو تو تم زیادہ حالات سے واقف ہو۔ جب **تمہارے یہاں خدا کرے حدیث آجائے** اور جہاں تک ہو سکے دینی چیزیں میز کرسی پر نہ ہوں تو زیادہ اچھا ہے۔

ماحول سے متأثر ہونا نہیں ماحول کو متأثر کرنا ہے۔ میں تو قالینوں پر بھی اعتراض کرتا رات کیک وغیرہ کی تقسیم بھی مجھے سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر میرے اس خط میں کوئی چیز خلاف طبع ہو تو میری طرف سے تو تمہیں تکلیفیں ہمیشہ پہنچتی ہی ہیں، اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے۔

مولانا ہاشم صاحب، اپنی اور ان کی اہلیہ سے سلام مسنون۔ عزیزہ کو دعوات وہ اکثر یاد آتی ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۷/جنوری ۷۷ء، مدینہ طیبہ

﴿211﴾

از: [بہ امر] حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم ۹۷ھ/ جنوری ۷۷ء

مکرم ومحترم الحاج مولوی متالا صاحب مدظلہ!

بعد سلام مسنون، کل آپ کے مدرسہ کی روداد پہنچی۔ پہلے دن تو حضرت شیخ نے اس کو عصر کے بعد کی مجلس میں تمہید کے ساتھ سنایا، جس میں بڑا مجمع تھا۔ اس وقت تو چندہ کا ذکر نہیں آیا۔ بعد میں حضرت نے ہم لوگوں سے کہا کہ میں تو کچھ نہ کچھ بھیجوں گا اور میری رائے یہ ہے کہ میرے دوست بھی کچھ شرکت کریں۔

تمہاری روداد یعقوب مدنی کو دی کہ اپنے دوستوں کو دکھلا دے اور وہ روداد گشت کر رہی ہے، اب تک جو رقوم ہوئیں حضرت شیخ نے فرمایا کہ اس کو تو عبدالحفیظ کے ذریعہ ڈرافٹ بنا کر بھیج دو پھر اور ہوئیں تو دیکھا جائے گا۔ اس کی فہرست ارسال ہے

ایک صاحب خیر جس نے نام لکھنے کو منع کر دیا	۱۰۰۱
حضرت قاضی عبدالقادر صاحب	۱۰
مولانا بھائی یحییٰ مدنی	۵۰۰
مولانا اسماعیل بدات	۱۰
مولوی عطاء الرحمٰن	۱۰
محمد اقبال مدینہ	۱۰
اہلیہ محمد اقبال	۱۰
مولانا الحاج عبدالحفیظ	۱۰۰۰

ڈاکٹرشہیرالدین	۱۰۰
ڈاکٹرایوب	۱۰۰
ڈاکٹراسماعیل	۱۰۰
اہلیہ ڈاکٹراسماعیل	۱۰
صالح جی افریقی	۱۰۰
عبدالعزیز، پاک محل	۱۰۰۰
احمدناخدا	۱۷۵
راشدمدنی	۲۰۰
قاری سلیمان مکی	۲۰۰
عبدالقدیرمدنی	۲۵
قاضی ابرار	۱۰
دلدارمدنی	۱۰
معرفت یعقوب مدنی	۵۰۰
حبیب اللہ دہلوی	۲۰۰
حاجی انیس	۵۰
قاری امیرحسن	۴
حاجی بشیرمدنی	۱۰
قاری الیاس	۱۰
کل میزان:	۵۳۵۵

میں نے ایک ہزار پونڈ کا ڈرافٹ بنوادیا تھا۔ بقیہ ناموں کی فہرست بعد میں بھیج دی جائے گی

﴿212﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰؍فروری ۷۷ء / ۲۱؍صفر ۹۷ھ

عزیزم سلمہ!

بعد السلام علیکم، تمہارا ڈرافٹ تو کئی دن ہوئے بن گیا تھا میں نے تو کہا تھا کہ ڈرافٹ [میں] جتنی کمی ہو مجھ سے لے لو مگر عزیزم الحاج عبدالحفیظ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اس نے اسی وقت لے کر ڈرافٹ بنالیا تھا اور میں سمجھ رہا تھا کہ ڈرافٹ جا چکا ہے مگر ابھی معلوم ہوا ہے کہ تساہل سے نہیں جا سکا۔ اتنے میں صوفی اقبال صاحب نے چندے کی بقیہ رقم بھی جمع کر لی جس کی تفصیل اس ورق کے پیچھے ہے۔

معلوم نہیں تمہارے ہاں رسیدوں کا کیا دستور ہے۔ اس رقم کی رسائد بھیجنے کی ضرورت نہیں مگر اندراج اچھی طرح کر لیجئو۔ بذریعہ خط ایک رسید ڈرافٹ کی معرفت مولوی عبدالحفیظ صاحب ایک ہی بھیج دیجئو تاکہ اطمینان ہوجائے۔ تمہارے لئے دعاؤں میں کوئی کسر نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہم، بقلم عبدالحفیظ

۱۰؍فروری ۷۷ء

بقیہ فہرست ۱۰۰۰ پونڈ میں سے:

اہلیہ ڈاکٹر اسمعیل صاحب	۴۰
اہلیہ حبیب اللہ دہلوی	۱۰۰
اہلیہ مولانا سعید خان صاحب	۱۰۰

اہلیہ ڈاکٹر ایوب صاحب	۱۰۰
حضرت مولانا سعید خانصاحب	۵۰
حضرت مولانا محمد عبدالملک صاحب	۵۰
بھائی عبدالحمید صاحب بھوپالی	۵۰
حاجی عبدالعلام صاحب	۳۵۵
کل میزان	۸۴۵

﴿213﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰رفروری ۷۷ء / ۲۱رصفر ۹۷ھ

عزیزم قاری یوسف سلمہ!

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تمہارے لندنی دوستوں کی ڈاک نے تو بہت تنگ کر رکھا ہے میں بار بار لکھتا ہوں کہ تم سے مراجعت کرلیا کریں مگر لوگ نہیں مانتے۔ ایک صاحب کا پتہ یہ ہے: (ان کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ دو:)

محمد غفرلہ، ساؤتھ لندن اسلامک سنٹر، می چیم لین، ۸سٹریتھم، لندن:

بعد السلام علیکم، آپ کے ایک ہی مضمون کے خط بار بار آتے رہتے ہیں، اور جواب کے لئے کچھ ہوتا نہیں۔ تم لندن کے حضرات تو ماشاء اللہ رئیس ہو اور وقت بھی تمہارے پاس فارغ ہے یہ ناکارہ اپنے امراض کے علاوہ مشغول بھی بہت رہتا ہے۔ نہ اتنا وقت ہے کہ ہر خط کا جواب لکھوں اور نہ اتنے پیسے کہ ہر خط کے لئے مستقل لفافہ خرچ کروں اور تمہارا مضمون

بھی صرف ایک ہوتا ہے کہ روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام ودعاء کی درخواست۔

میرے لئے تو اتنے مضمون کے واسطے مستقل خط کی ضرورت نہیں ,آپ کے لئے دعا کرتا ہوں، آپ کی اور آپ کے اہل وعیال کی حاضری کے لئے اور حسنِ خاتمہ کی بھی دعا کرتا ہوں۔ یہ پرچہ عزیز قاری یوسف متالا کے توسط سے بھیج رہا ہوں ,میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ لکھا کہ آپ کو جو کچھ پوچھنا ہو وہ مولوی یوسف متالا سے پوچھتے رہا کریں اور معمولات کا پرچہ اگر نہ ہو تو قاری صاحب موصوف سے ہی لے لیں اس کے موافق عمل کریں۔ درود شریف جتنا زیادہ سے زیادہ پڑھ سکیں دین ودنیا کیلئے مفید ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہم ,بقلم عبدالحفیظ، ۱۰؍فروری ۷۷ء

﴿214﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۵؍مارچ ۷۷ء/ ۲۵؍ربیع الاول ۹۷ھ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، دو محبت نامے ایک دستی اور ایک ڈاک سے پہنچے۔ تمہاری مدرسہ کی ایک اور رقم ڈیڑھ ہزار پونڈ کی ہوگئی ,اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ میں نے ملک صاحب سے پوچھوایا تھا انہوں نے کہا ضرور دوں گا مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ آپ کی مسجد کیلئے ایک لاکھ روپے کا قالین کا وعدہ کر آئے ہیں تو میں نے منع کر دیا مگر وہ نہیں مانے اور اٹھارہ سو ریال دے گئے ,اور ان کے بھائی ملک عبدالغنی ساڑھے چھ ہزار ریال اور عزیز سعدی ایک ہزار ریال۔

پہلے ڈرافٹ کی رسید سے مسرت ہوئی، دوسرے ڈرافٹ کی رسید سے بھی جلد مطلع فرماویں تو کرم ہوگا۔ البتہ پہلے تو میں نے لکھ دیا تھا کہ سب کے رسیدوں کی ضرورت نہیں ایک رسید کافی ہے اور اس وقت بہت سوں کی رقمیں تھیں مگر اب کے الگ الگ رسیدیں بھیج دیں۔ اب کے تو تین ہی رقمیں ہیں۔

تم نے لکھا کہ تنخواہ کے متعلق پہلے لکھا تھا اس کا جواب نہیں آیا۔ میری رائے تو اب [بھی] وہی ہے کہ ابھی ابتداء ہے جب فتوحات کی کثرت ہو جائے تو چھوڑنے میں مضائقہ نہیں، لیکن اگر آپ نہ لیں تو روداد میں لوجہ اللہ تعالیٰ ضرور لکھیں۔

میں تو اتـرک مـا اريد لما يريد پر ہمیشہ سے ہوں مگر آپ کے غریب عبدالقدیر بھی میرے پاس تشریف فرما ہیں ان کا حکم ہے کہ ہرگز نہ چھوڑیں اور یہ ظاہر ہے کہ ان کا ارشاد تو میری درخواست پر مقدم ہے ہی، میں نے کہا کہ اپنے آپ پرچہ لکھ دے تو انہوں نے کہا کہ میں نے ڈبیہ بھیجی تھی اس کی رسید نہیں آئی اس لئے میں نہیں لکھتا۔

میں تو اپنی اجازت تنخواہ نہ لینے کی اوپر لکھوا چکا ہوں اللہ تعالیٰ تمہاری ہر نوع کی مدد فرمائے۔ میرا منشاء تو یہ تھا کہ تم مقروض ہو اور ابھی ابتداء بھی ہے آگے جیسی تمہاری رائے ہو میں بخوشی اس پر راضی ہوں۔ تم نے اچھا کیا کہ.... کی ذلت کے واقعات لکھنے کا ارادہ ملتوی کر دیا، کوئی علمی چیز لکھو جس میں اس کے مزعومات کی تردید ہو تو مضایقہ نہیں۔

ابوظہبی کے رئیس والا خواب بھی مبارک ہے انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات مالیہ کی بشارت ہے اور حضرت نور اللہ مرقدہ کا ردشیعہ کے مسودات دینا اس میں اشارہ ہے کہ رد کرنے میں تو مضایقہ نہیں مگر تذلیل سے بچتے رہیں، تمہارا استخارہ بھی اسی طرف مشعر ہے مگر متانت کو ہاتھ سے مت [جانے] دیجیئو۔ سب وشتم اور فحش چیزیں نہ آویں، علمی غلطیاں ضرور پکڑیو۔

تمہارا مہتمم رکھنے کا پیام بہت مبارک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ چھوٹے چھوٹے

ڈبے بنوا کر گھروں میں رکھوا دیئے ,یہ صحیح ہے کہ غرباء کے چندہ کی زیادہ اہمیت ہے۔تم نے جو ماحول کا اثر بتایا وہ تو بالکل صحیح ہے اس لئے میں نے کسی چیز میں حکم نہیں دیا بلکہ لکھا کہ ان کو زہد وسادگی کی ترغیب ضرور دیتے رہیں۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ [کرے کہ] تمہاری برکت سے وہاں دین کا ماحول پیدا ہو جائے۔

یہ تو ڈاک کا خط تھا اس کے بعد دستی خط پہنچا۔تمہارے مرسلہ پان اور دوعدد رو داد پہنچے۔ میں مطرقة الكرامة کی بہترین تکمیل کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں,مگر وہ تو صرف حصہ اول تھا اور حصہ دوم کا مسودہ حضرت کے بعد نہیں ملا۔مسعود تقسیم کے بعد سب کاغذات لے آیا تھا اس سے تلاش بھی کرایا مگر نہیں ملا۔ بریلوی کے متعلق اوپر لکھوا چکا ہوں کہ تمہارے خوابوں کا تقاضا ہے کہ لکھو مگر متانت سے، گالیاں اور فحش نہ ہو۔

عزیز عبدالرحیم کے کئی خط آ چکے ہیں مگر میں ہی اس کو روک رہا ہوں کہ اتنے صحت کاملہ نہ ہو ہرگز ارادہ نہ کریں مبادا یہاں مرض عود کر آئے,یہاں کوئی ڈاکٹر اچھا نہیں ہے۔تم نے سعودیہ کے کانفرنس کا حال لکھا میرے کان میں نہیں پڑا اور آج تحقیق بھی کی مگر کوئی صحیح بات معلوم نہ ہوسکی,مکہ میں ایک کانفرنس تعلیمی اخیر مارچ میں ضرور ہونے والا ہے مگر وہ تو شاید عمومی نہیں۔

تمہارے آنے سے تو مسرت مگر ۹۰ر پونڈ تمہاری نگاہ میں تو کچھ نہیں ہوں گے مگر میری نگاہ میں تو بہت ہیں۔مولوی حبیب اللہ اور تمہارے غریب میرے سر ہو گئے کہ یہ تو بہت سستا ہے ضرور آویں,تم نے بہت اچھا کیا کہ حافظ غلام حبیب صاحب کو اپنے یہاں دعوت دی,ایسے لوگوں کو ضرور دعوت دیتے رہا کرو۔تمہارے لئے اور تمہارے دار العلوم کیلئے تو دعاؤں میں کسر نہیں چھوڑتا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،بقلم حبیب اللہ

۱۵ر مارچ ۷۷ء، مدینہ طیبہ

ڈرافٹ کے متعلق میں نے یہ کہا تھا کہ معتد بہ رقم کا بنایا جائے اور کچھ کسر ہو تو مجھ سے لے لیا جائے تمہاری برکت سے صراف نے بہت رعایت کر دی کہ ۹۶/ریال کی کمی تھی اس نے ڈیڑھ ہزار کا بنا دیا۔ تمہاری یہاں کی آمد تمہارے غریب دوست نے بہت پھیلا دی۔ کل مولوی یعقوب نے بھی دریافت کیا کہ مولوی یوسف کب آرہے ہیں؟ میں نے کہا کہ مجھے تو خبر نہیں۔

اہلیہ اور خالو سے سلام مسنون کہہ دیں عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ کل ایک صاحب کے ہاتھ ۴/ڈبیاں نامزد اور چند رسائل فتنہ مودودیت، مودودی اکابر کی نظر میں، اکابر کا سلوک، حجۃ الوداع اردو بھیجی ہیں۔

﴿215﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۹/مئی ۷۷ء / ۲۱/جمادی الاولیٰ ۹۷ھ

عزیزم قاری یوسف متالا صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا خط آیا تھا اور تمہارا خط ان خطوط میں ہے جن کی مجھے اہمیت بہت ہے مگر اس سال طبیعت زیادہ خراب چل رہی ہے اور مزید برآں یہ کہ تمہارے خط میں ایک ڈرافٹ بھیجنا تجویز تھا مگر اس میں عزیز عبدالحفیظ کے اسفار کی وجہ سے دیر ہوتی رہی، اس ڈرافٹ کی بھی رسید الگ الگ ہی بھیجیں۔

ملک عبدالحق کے ہاتھ بجلی کا کمبل پہنچ گیا مگر ایسے وقت میں کہ گرمی شروع ہوگئی۔ عزیز عبدالرحیم کے تو میرے پاس بھی دو تین خط آئے جس میں انہوں نے اپنی آمد کی بہت تڑپ اور اشتیاق لکھا مگر میں روکتا رہا کہ اتنے تمہاری صحت اجازت نہ دے اس وقت تک آنے کا ارادہ مت کرنا اور اب تو ان کے آنے کا وقت بھی نہ رہا کہ ہند کے سفر کا گھنٹہ بج رہا ہے۔

تمہارے مرسلہ پان، کیک اور مٹھائیاں بھی پہنچ گئے تھے۔ یہ تو تمہارے دستی خط کا جواب تھا اس کے بعد تمہارا دوسرا محبت نامہ مؤرخہ ۴؍اپریل پہنچا۔ میرے پاس اگر آپ کچھ ہدیہ بھیجیں تو میٹھا بالکل نہ بھیجیں، میٹھے کا تو مجھے بالکل شوق نہیں اور آج کل طبیعت بھی زیادہ خراب ہے۔

یہ خط کئی دن ہوئے لکھنا شروع کیا تھا مگر طبیعت آج کل خوب گڑبڑ ہے۔ آج ۹؍مئی کو پھر شروع کر رہا ہوں خدا کرے پورا ہو جائے۔ آپ نے جو وجوہ، مصالح اور خوبیاں اپنے نصاب کی لکھیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور آپ کے مقصد کو پورا فرمائے۔ کبھی تو نصاب بنانے کا مجھے بھی شوق تھا اور ۳۵ھ تا ۴۰ھ تک خوب بنایا مگر اب تو ساری امنگیں ختم ہو گئیں۔ اب تو ؎

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی

اب تو آجا! اب تو خلوت ہوگئی

تمنائیں تو واقعی ساری مٹ گئیں مگر خلوت اب تک بھی نہیں میسر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ تمہیں کام کے آدمی مل جاویں۔ ہم نے سنا ہے کہ عالمگیر بھی اسی تمنا میں مر گیا، ساری عمر میں ڈھائی آدمی ملے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مساعی کو امنگوں کو پورا کرے۔ دعا سے بھی واقعی دریغ نہیں، ہم سے تو کچھ نہ ہو سکا عمر ہی ضائع کر دی، تم جیسے ہونہار کچھ کریں تو ان سے ہمیں بھی شاید کچھ مل جائے۔

البتہ ایک نصیحت کروں، عمل کی تو امید نہیں **وما استقمت فما قولی لک استقم** کہ آدمیوں کو ذی استعداد چناں چنیں بنانے میں جتنی بھی کوشش کرو مگر ساتھ ہی دیندار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جان پہچان پیدا کرنے کی ضرور کوشش کیجیو ورنہ یہ بے دین، ہونہار مودودی اور چکڑالوی بنیں گے۔

میں نے پہلے بھی لکھا اور دوبارہ بہت اہمیت سے لکھتا ہوں کہ میرے مشورے

گذشتہ یا آئندہ جب بھی ہوں ان کو مشورہ سے زیادہ اہمیت ہرگز نہ دیں۔ اپنے یہاں کی مصالح اور ضرورتیں ضرور ملحوظ رکھیں, متن متین میرے پاس تو ہمیشہ رہی مگر اب تو میں اپنے کتب خانہ کو وقف کر آیا ہوں ورنہ لکھتا کہ تمہیں بھیج دیں اگر ہند جانا ہوا تو یاد دلائیو۔ کتب خانہ رشیدیہ دہلی، مطبع یوسفی لکھنؤ باقی ہو تو اس سے تحقیق کر لیں۔

تمہاری کوئی تحریر یہ ممکن ہے کہ میرے یہاں اہمیت نہ رکھے؟ تمہاری تحریرات کی اہمیت تو میرے یہاں شاید مرنے تک بھی نہ جائے۔ تم نے صحیح کہا کہ تمہارے ہی اوپر نہیں ان کی تنقید کا مطمح نظر تو میں بھی بنا ہوا ہوں۔ مجھے تو میرے بعض بڑوں نے اس نوع کے بہت سے عمل خاص طور سے میرے نانے مرحوم نے تقاضا کئے مگر میں نے اس وجہ سے نہ سیکھے کہ اپنے اوپر اعتماد نہ ہوا۔

میری طبیعت بھی بہت خراب چل رہی ہے اور اب تک یہ بھی طے نہیں ہوا کہ رمضان سہارنپور ہو سکے گا یا نہیں البتہ تقاضے بہت ہو رہے ہیں اور بظاہر جانا ہی پڑے گا پہلے تو پاکستان والوں کا بھی بہت زور رہا مگر اب تو وہاں کے ہنگاموں نے تو اس کو ملتوی کرا دیا۔

پہلے حاجی یعقوب صاحب کا خط آیا تھا جس میں مولوی عبد الرحیم کی صحت کی اطلاع تھی جس کو لکھوا چکا ہوں, آج مولوی کفایت اللہ کا خط آیا کہ وہ اور عبد الرحیم بمبئی آئے اور لکھا ہے کہ ان کے متعلق بمبئی کے ۴، ۵ ڈاکٹروں نے غور سے دیکھا اور بالاتفاق یہ طے کیا کہ کوئی مرض نہیں۔ پارسال جو غلط تشخیص کر دی گئی تھی اس کا اثر عبد الرحیم کے دماغ پر سال بھر رہا اب وہ بھی ختم ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی کہا کہ اب دل کی طرف التفات مضر ہے۔ البتہ دماغ کی تقویت کی ضرورت ہے, فقط

عبد الرحیم کو تو میں نے کئی دفعہ ڈانٹا بھی کہ وہ اپنے مرض سے بہت زیادہ متأثر ہو جاتا ہے۔ مسلمان ہو کر اتنا تأثر ہرگز مناسب نہیں جبکہ اس کا وقت مقرر ہے **لا یتقدم**

ولا یتأخر۔خدیجہ اوراس کی والدہ سے سلام مسنون بھی کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۹رمئی ۷۷ءمدینہ طیبہ

﴿216﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۱۹رمئی ۷۷ء / یکم جمادی الثانیہ ۹۷ھ

عنایت فرمایم!

سلام مسنون، تمہارا بہت مفصل خط آیا مگراس کا مطلب بعض بعض جگہ پر کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ میں اپنے دوستوں کوعزیز مولوی یوسف متالا سے ملنے کوتو کثرت سے لکھتا ہوں اس لئے کہ میرے وہاں آنے کی کوئی صورت نہیں اوران کا یہاں آنا دشوار ہے اوراس فن میں شیخ سے ملتے رہنا نہایت ضروری ہے اس لئے ان دوستوں کو جو دور دراز رہتے ہیں وہاں کے خصوصی احباب سے ملتے رہنے کولکھتا رہتا ہوں۔

اسی لئے لندن کے دوستوں کوبھی مولوی یوسف متالا، مولوی ہاشم سے ملنے کولکھتا رہتا ہوں۔تم نے لکھا کہ ایک مولوی صاحب گجرات سے آئے تھے ان کی معرفت خط سے بیعت ہوئے، ان مولوی صاحب کا بھی نام تم لکھ دیتے تو زیادہ اچھا تھا۔

تم نے لکھا کہ جوبھی مولوی ہندوستان سے یہاں چندہ کرنے آیا اس کے ساتھ جا کر چندہ کرایا۔ اگر یہ اخلاص سے تھا اورشہرت ونا موری کے واسطہ نہ تھا تو مبارک ہے،

تمہارے لئے بھی صدقہ جاریہ ہے کہ مختلف مدارس کی اعانت تمہارے ذریعہ سے ہوئی اور اگر ناموری اور ریاء کے واسطہ کیا تو نیکی برباد گناہ لازم، اس کا ثواب تو کیا ہوتا اور الٹا گناہ ہوا۔ **اس کا ضرور خیال رکھیں کہ دین کے کاموں میں اخلاص بہت ضروری ہے** وہی اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہے۔

تم نے اپنے بھائی کی چوری کی داستان لکھی اس سے بہت قلق ہوا, اور اس سے اور بھی زیادہ قلق ہوا کہ اس نے بجائے تمہارے احسان مند ہونے کے الٹا تم پر دعویٰ کر دیا, میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کو ہدایت عطا فرمائے۔

تم نے لکھا کہ تمہارا بھائی فیکٹری کی رقم میں سے ۲/ ہزار مانگ رہا ہے۔ تم نے آگے لکھا کہ آج صبح وکیل کا خط آیا ہے اس نے میرے خلاف مقدمہ کی کاروائی شروع کی ہے۔ تم نے لکھا کہ مالک نے پولیس کو ساتھ لا کر فیکٹری توڑ دی، سب چیزیں نیلام کر دیں, میں تو ان چیزوں سے واقف ہی نہیں ہوں اور نہ ایسی چیزوں سے کبھی مجھے سابقہ پڑا ہے, اس لئے تمہارے خط کا مطلب بھی میری سمجھ میں نہ آیا۔

تم نے لکھا کہ ۵/ دن میں اور بچے قید میں رہے ہیں اس سے بہت قلق ہوا, علاوہ عدالت ۲۵/ ہزار پونڈ مانگ رہی ہے, اس کا مطلب بھی میں نہیں سمجھا کہ وہ ۲۵/ ہزار کا ہے کے مانگ رہے ہیں۔ میں چونکہ ان چیزوں سے واقف نہیں اس لئے آپ تفصیل سے لکھتے تو میری سمجھ میں آتا۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ آپ بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ کو اور آپ کے اہل وعیال کو شفا عطا فرمائے، میں دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی ہر نوع کی مدد فرمائے، پریشانیوں کو دور فرمائے اور سب کو صحت عطا فرمائے۔ جتنا تم نے اور تمہاری بیوی بچوں نے اس سلسلہ میں صبر کیا ہے اللہ تعالیٰ ہی اس کا اجر دے۔

تم نے لکھا کہ اس خط میں ۱ر پونڈ ہدیہ ہے, ایسی حالت میں جو پریشانی آپ پر گذر رہی ہے ہدیہ کی تو کوئی گنجائش باقی نہیں رہی اس لئے آپ کا پونڈ بھی آپ کو واپس کر رہا ہوں, البتہ یہ ضروری تھا کہ میں اس پونڈ کو بھنا کر آپ کا خط بذریعہ رجسٹری آپ ہی کے پاس بھیجتا لیکن محصول سے زیادہ پیسے جو بچتے وہ ریال ہوتے جو وہاں بے کار ہیں, اس لئے عزیز مولوی یوسف کے نام رجسٹری خط بھیج رہا ہوں کہ آپ کا پونڈ آپ کو واپس کر دیں۔

اس خط کا جواب بذریعہ رجسٹری محمد سعید رحمت اللہ، کاتب العدل مکہ مکرمہ کی معرفت بھیجیں اس لئے کہ مجھے اگلے مہینہ میں بعض وجوہ سے مکہ جانا ضروری ہو گیا اور اس کے بعد معلوم نہیں کہ مکہ سے مدینہ واپس آؤں یا ہندوستان واپس جاؤں۔ اس لئے کہ میں کئی سال سے مسلسل رمضان ہندوستان کرتا ہوں مگر اس سال اب تک ارادہ نہیں کیا اس لئے کہ میری طبیعت سال بھر سے خراب چل رہی ہے, مکہ جا کر دیکھوں گا اگر ہمت آگے سفر کی ہوئی تو آگے جاؤں گا ورنہ مدینہ واپس آجاؤں گا۔

محمد سعید جن کا پتہ میں نے اوپر لکھا وہ میرے عزیز ہیں اور میری ڈاک کا بہت اہتمام کرتے ہیں, اگر میں ہندوستان چلا گیا تو وہ میرے خط کو انشاء اللہ تعالیٰ بہت احتیاط سے ہندوستان بھیج دیں گے, مدینہ آگیا تو یہاں بھیج دیں گے۔ اگر ہندوستان گیا تو حسب معمول رمضان کے بعد واپسی ہوگی۔ اپنے اہل وعیال سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۹ر مئی ۷۷ء

﴿217﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/مئی ۷۷ء/ یکم جمادی الثانیہ ۹۷ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہیں ۸/مئی کو ایک رجسٹری بھیجی تھی, اس کی رسید کا تو وقت ہو گیا، آج کل میں آنے والی ہی ہوگی۔ اس کے بعد ایک خط مولوی ہاشم کو کل ہی لکھا اس کے جواب میں بھی تاخیر ہوگئی۔

میری طبیعت اس سال بہت خراب رہی۔ گذشتہ سال ذیقعدہ میں بھی جدہ سے سیدھا مدینہ آ گیا تھا اب تک مکہ جانے کی نوبت نہیں آئی۔ اہل مکہ کا بہت تقاضا آیا اور علی میاں کی دو دفعہ آمد ہوئی اور دونوں دفعہ میں نے مکہ جانے کا ارادہ کیا مگر علالت کی وجہ سے نہ جاسکا۔ اب وسط جمادی الثانیہ میں پھر ارادہ کر رہا ہوں, خدا کرے پورا ہو جائے۔

یہ ابھی اندازہ نہیں کہ مکہ بھی جاسکوں گا یا نہیں اور مکہ گیا بھی تو آگے ہندوستان جاسکوں گا یا واپس مدینہ آنا پڑے گا۔ آج کی ڈاک سے ..... کا خط آیا لمبا چوڑا۔ جس میں اس نے اپنے بھائی کی چوریاں اور اس کے نقصانات جو اس نے پہنچائے تفصیل سے لکھے۔ ان سے تو میرا کوئی واسطہ نہیں بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہوں البتہ اس سے مجھے فکر ہوا۔

میں نے ان کے نام کے خط میں تفصیل پوچھی ہے۔ ان کے نام کا خط آپ کی معرفت قصداً بھیج رہا ہوں, یہ خط دے کر اس کی رسید ان سے لے لیں, میرے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں اور یہ پونڈ بھی ان کو واپس کر کے رسید لے لیں۔

تم نازک مزاج ہو ساری زندگی محبوبانہ گذری ہے۔ اس لئے غصہ تو آپ کریں

نہیں، البتہ اگر رقم قرض والی اب تک ادا نہ ہوئی ہو تو ضرور جلد از جلد ادا کر دیں۔ اس کے متعلق میرا اور میرے اکابر کا اہتمام سے دستور یہ ہے کہ ہدیہ کی رقم بلا خصوصی تعلقات کے نہ لی جائے, اس کا آپ بھی اہتمام رکھیں, ان دنیاداروں کو میں نے بھی بہت بھگتا۔

سہارنپور میں تو ہمیشہ لوگوں کا معمول رہا اور ہے کہ مدرسہ میں جو چندہ بھیجیں وہ عموماً میری معرفت بھیجیں تا کہ میرے اوپر بھی مستقل احسان ہو حالانکہ میں لوگوں کو لکھتا رہتا ہوں چندہ کی رقم براہ راست ناظم مدرسہ کے نام بھیجا کریں, میں اکثر سفر میں رہتا ہوں اور وسائط میں بھول چوک بھی ہو جاتی ہے, مگر لوگ اس پر عمل نہیں کرتے۔

[اس لئے اب تو] میں نے لوگوں کو یہ بھی لکھ [رکھا] ہے کہ آپ رقم براہ راست مدرسہ بھیجنے کے ساتھ ایک کارڈ سے مجھے بھی مطلع کر دیا کریں تا کہ میں بھی ممنون احسان ہوں

ابھی تک رمضان کا تو طے نہیں ہوا سہارنپور ہوگا یا حجاز۔ ہندوستان کے تقاضے تو بہت آ رہے ہیں اور ہمیشہ کے موافق محرم ہی سے شروع ہو گئے تھے اور میرا ہمیشہ کے موافق ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ معلوم نہیں کیا ہوگا, استخارہ کر رہا ہوں مگر اس مرتبہ مسلسل بیماری کی وجہ سے ہندوستان کے سفر کی ہمت بالکل نہیں ہو رہی ہے۔

تم بھی اگر رمضان میں ہندوستان یا حجاز کا ارادہ کرو تو اتنے میری تعیین نہ معلوم ہو جائے اس وقت تک کسی جگہ کی تعیین مت کیجیو, میں انشاء اللہ تعالیٰ اوائل رجب میں مکہ سے اپنے نظام کی تمہیں اطلاع کروں گا۔ مولوی ہاشم یا اور دوست جو ہندوستان کا ارادہ کریں ان کو بھی اطلاع کر دیجیو۔

عزیز مولوی عبدالرحیم کے کثرت سے خطوط آتے رہے جس میں انہوں نے مدینہ آنے کا بار بار اشتیاق لکھا, میں ان کی بیماری کی وجہ سے منع کرتا رہا تقریباً ۳/ ہفتہ ہوئے مولوی کفایت اللہ کے خط سے ان کی صحت کاملہ اور ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ان کی صحت کے

متعلق آیا تو اس پر بھی میں نے یہاں آنے کو منع کر دیا تھا اب تو رجب قریب آ رہا ہے اتنے میرے رمضان کا فیصلہ نہ ہو آنے کا ارادہ نہ کریں۔

چند روز ہوئے ایک صاحب کے ہاتھ تمر کی کچھ ڈبیاں بھیجی ہیں خدا کرے پہنچی ہوں, عزیزہ خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

اس خط کے شروع میں لکھ چکا ہوں کہ اپنی نزاکت طبع سے اس شخص پر غصہ کا اظہار زیادہ مت کیجیو, البتہ تجربہ سے یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص اس قابل نہیں کہ ہدیہ قبول کیا جائے, آئندہ اگر کوئی ہدیہ دے تو لطائف حیل سے ٹال دیں۔ اس وقت بھی بخار ہو رہا ہے [لیکن] بخار میں عجلت کی وجہ سے لکھوایا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

۱۹ر مئی ۷۷ء، مدینہ طیبہ

218

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۱ر مئی ۷۷ء/۳ر جمادی الثانیہ ۹۷ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا یہ لفافہ رات فارغ کر کے بند کرنے کو کہہ دیا تھا مگر میرے کاتبوں نے یہ کہہ کر بند نہیں کیا کہ صبح تک جانے کیا بدا واقع ہو, چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نیند تو آتی نہیں، عموماً سات بج جاتے ہیں جب کہ سوا آٹھ پر تہجد کیلئے اٹھا دیتے ہیں۔

آج کل عصر کے بعد حضرت رائپوری کی سوانح ہو رہی ہے جس کو راؤ شمشیر علی خان

مقیم لندن نے تالیف کیا ہے۔ سن تو اس کو چکا تھا میں پہلے بھی مگر مجھے اکابر کے حالات ہی میں دل لگتا ہے اس لئے دوبارہ سن رہا ہوں۔ یہ کتاب راؤ شمشیر علی خان صاحب انٹرنیشنل اسلامی تبلیغی مشن نمبر۳ نیو اسٹریٹ، سلاتھویٹ، ہڈرسفیلڈ، انگلینڈ نے لکھی ہے۔

مجھے ان سے ملنا تو یاد نہیں، میرے کاتب یوں کہتے ہیں کہ سہارنپور بھی آ چکے ہیں اور مدینہ بھی۔ البتہ رائپور میں ان کے خطوط حضرت کی خدمت میں دواؤں کے تقاضے کے آتے رہتے تھے وہ میں نے سنے کہ کوئی دوا چاہئے؟ کوئی دوا چاہئے؟ اور حضرت کبھی کبھی میری موجودگی میں دوا کو بھی لکھوا دیتے تھے۔

حضرت رائپوریؒ کے وصال کے بعد سہارنپور میں ایک دو خط میرے پاس بھی آئے جس میں لکھا تھا کہ میں حضرت کیلئے دوائیں بھیجا کرتا تھا تجھے کوئی دوا منگانی ہو تو مجھے لکھ مگر میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت اچھی تھی، میں نے لکھ دیا کہ دوا کی ضرورت نہیں۔

آج کل ان کی کتاب سننے کی وجہ سے ان کے حالات کی ضرورت ہے, معلوم نہیں تم واقف ہونگے یا نہیں؟ ان کی زندگی اسلاف کے طریقہ کے موافق ہے یا نہیں؟ ان کا ادارہ کیا کام کرتا ہے اور اس کی کیا حیثیت ہے؟ کوئی مدرسہ ہے اسکول ہے یا تبلیغی مرکز ہے جیسا کہ ان کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔

ویسے تو انہوں نے اپنے کو دیوبندی، بریلی، (قادیانیوں کے علاوہ) سب جماعتوں کا خادم بتایا ہے, اور اس پہ زور دیا ہے کہ قادیانیوں کے علاوہ باقی سب جماعتوں کو متحد ہو کر رہنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال ان کے متعلق حالات تحقیق کر کے ضرور لکھیں۔ میری طبیعت کل سے اور زیادہ خراب ہو گئی, دیکھئے وسط جمادی الثانیہ میں مکہ تک بھی جانے کی ہمت ہوتی ہے یا نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت فیوضہم ۲۱ مئی ۷۷ء، مدینہ طیبہ

﴿219﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۹/ جون ۷۷ء/۲۲/ جمادی الثانیہ ۹۷ھ

عزیزم مولوی یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ طویل عریض عمیق تمہارے ایک مرید کے ہاتھ پہنچا,اس نے خط دیتے وقت کہا کہ حضرت جی کا خط ہے تو میں مولوی انعام سمجھا, میں نے پوچھا کہ دہلی کب چھوڑا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں تو لندن سے آرہا ہوں تو مجھے ایک بہت پرانا قصہ یاد آیا۔

مولوی یوسف مرحوم کے زمانہ میں ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ حضرت جی کب کو آرہے ہیں؟ تو میں نے کہا کہ کل دوپہر کو۔ [اگلے دن] صبح ہی سے کچا گھر بھرنا شروع ہوگیا,معلوم ہوا کہ مولانا یوسف صاحب سے ملنے آرہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کی تو کوئی اطلاع نہیں,انہوں نے کہا کہ کل تو نے فلاں کو کہا تھا۔ میں نے کہا کہ بھائی جس کو میں نے کہا تھا اس کے حضرت جی آرہے ہیں,تمہارے نہیں۔

میں تو تمہیں مکدر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میرا تو خیال یہ تھا کہ وہ خط میں نے تمہارے ہی پاس بھیج دیا مگر کاتب نے بتایا کہ نہیں بھیجا تھا,لہذا اب ان کا پورا لفافہ مع جواب بھیج رہا ہوں اور اپنی طرف سے اطمینان دلاتا ہوں کہ میں ایسی لغویات سے مکدر نہیں ہوتا,مگر تم بہت نازک مزاج ہو,زیادہ تاؤ میں آئیو مت,اسی واسطے میں نے خط نہیں بھیجا تھا۔

میرا مقصد تو صرف یہ تھا کہ یہ دنیادار بہت ہی خطرناک ہیں ان کو میں بھی بہت بھگتوں اور صبر کے سوا چارہ نہیں۔ ایسا کوئی برتاؤ ان کے ساتھ ہرگز نہ کیجیو جس سے تم آپس

کے تعلقات کو خراب کرنے والے بن جاؤ۔ مولوی اسمعیل نے کہا کہ ان کا تو لفافہ مستقل بنا ہوا ہے، مجھے سننے کی تو ہمت ہے نہیں طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے اور تمہاری نازک مزاجی سے بہت ڈر رہا ہوں، باقی اپنی طرف سے اطمینان دلاتا ہوں اب بھی، آئندہ بھی۔

کچھ انگریزی کتابیں پہلے بھیجی تھیں، حامل کے ہاتھ کچھ اور بھیج رہا ہوں اپنے مدرسہ میں وقف کر دیجیو تا کہ کام آئے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۹/جون ۷۷ء

تم نے مولوی ہاشم کی اجازت پر جو اظہار مسرت کیا اس سے مسرت ہوئی۔ شمشیر علی صاحب کو کتابیں بھیج دی تھیں خدا کرے کہ پہنچ گئی ہوں۔

﴿220﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/جون ۷۷ء/ ۱۳/رجب ۹۷ھ

مکرم و محترم جناب قاری یوسف متالا صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، اس سال ماہ مبارک ہندوستان گذارنے کا ارادہ تو نہیں ہوا تھا مگر اب اقامہ کی مجبوری کی وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ دو سال سے مکہ مکرمہ آنا نہیں ہوا تھا، مکہ مکرمہ یہاں آیا۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ میرا تابعیہ بن گیا لیکن ہندی احباب کے شدید تقاضوں پر ہندوستان رمضان گذارنے کا ارادہ کر ہی لیا۔

[تابعیہ ملنے کے بعد سے اب] چونکہ میں سعودی بن گیا اس لئے ہندوستان کا ویزہ

تین ماہ کا صرف ملا, باوجود کوشش وہاں سے زائد کا نہیں ملا,اس لئے اخیر رجب میں مکہ سے [روانگی] کا ارادہ ہے اور اخیر شوال میں ہندوستان سے واپسی مگر چونکہ سعودیوں کو پاکستان میں ایک ماہ بغیر ویزا کے ٹھہرنے کی اجازت ہے,اس لئے وہاں پر جانے کا ارادہ ہے۔صرف تمہیں اطلاع مقصود ہے تاکہ تمہیں نظام معلوم ہو جائے اور اگر تم ہندوستان رمضان گذار سکو تو ضرور آجانا۔

ایک تکلیف تمہیں دیتا ہوں جس کے متعلق تمہیں پہلے بھی تکلیف دے چکا ہوں۔ محمد احمد سٹرتھم ۸،می چیم لین،ایس ڈبلیو16،لندن,ان صاحب نے مجھے بہت دق کر دیا میں ان سے بہت عاجز آ گیا۔یہ مہینے میں ۳۲/خط لکھتے ہیں بار بار میں ان کو لکھ چکا ہوں کہ آپ تو رئیس آدمی ہیں اور میں فقیر ہوں,کرم فرما کر اتنے خطوط نہ لکھا کریں,مجھے جواب لکھوانے میں امراض کی وجہ سے دقت ہوتی ہے اور اب تو میں ہندوستان جارہا ہوں,آخری ذیقعدہ میں وہاں سے واپسی ہوگی۔مگر ہندوستان کا پتہ ان کو نہ بتاویں ان کو سمجھا دیں کہ یہ پیسے کسی دینی کام میں خرچ کریں تو کتنا اچھا۔آپ بھی اب کوئی خط حجاز کے پتہ سے نہ لکھیں، ایک ہفتہ بعد سہارنپور کے پتہ سے لکھیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،بقلم حبیب اللہ

۲۹/جون ۷۷ء، مکہ مکرمہ

﴿221﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴/جولائی ۷۷ء/ ۱۸/رجب ۹۷ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت حاجی یعقوب صاحب کا خط آیا اس میں چھ رجب کی شب میں تولد دختر نیک اختر کے مژدہ کی اطلاع ملی اور یہ بھی کہ آپریشن سے ہوا لیکن زچہ بچہ دونوں خیریت سے ہیں, اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس کا احسان ہے۔ مولوی حبیب اللہ کو پتہ کسی کا معلوم نہیں اور اسماعیل بدات کو خوب معلوم ہے مگر میں اس کو حکماً مدینہ چھوڑ آیا تھا, اس لئے کہ اس کے گھر میں بھی ولادت کا زمانہ بہت قریب تھا۔

میں بارادہ سہارنپور پندرہ دن سے مکہ آیا ہوا ہوں مگر بہت ہی افسوس وقلق ہے کہ اس سال براہ بمبئی نہیں آسکا, مگر اس میں میری بیماری کو زیادہ دخل ہے۔ سال بھر سے طبیعت ناساز چل رہی ہے اور یہاں آکر اور بھی زیادہ خراب ہوگئی۔ حالات ایسے ہیں کہ معلوم نہیں کہ ہندوستان پہنچنا مقدر ہے یا اس سے پہلے زیرِ زمین جانا۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ آج کل بمبئی کا جہاز براستہ کویت ۸ر گھنٹے میں پہنچتا ہے, جسکا میرا دماغ بالکل متحمل نہیں، پارسال سے دماغ کی یہ کیفیت ہوگئی کہ اکثر چکر آجاتا ہے، براہ کراچی میں یہ سہولت ہے کہ یہاں سے کراچی تین گھنٹے اور وہاں دو تین دن ٹھہر کر دہلی ڈیڑھ گھنٹہ۔

اب تک کا نظام یہ ہے کہ انشاء اللہ اگر زندگی ہے تو ۲۰ر جولائی کو کراچی سے دہلی پہنچنا ہے۔ کراچی تک کے ٹکٹ سیٹیں سب مکمل ہوگیا, مگر کراچی سے دہلی ابھی طے نہیں ہوا۔ جدہ والوں نے ٹیلیکس کر رکھا ہے خدا کرے سہولت سے ہوجائے۔ اس وقت طبیعت خراب ہے اور مجبوراً یہ کارڈ لکھوا رہا ہوں اور تمہارا پتہ نہ مجھے معلوم ہے نہ مولوی حبیب اللہ کو۔ اہلیہ سے مبارک باد۔ میرے خیال میں دلی آنے کی جلدی نہ کیجو, رمضان ہی میں آسکو تو اچھا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مہاجر مدنی

بقلم حبیب اللہ۔ ۴ر جولائی ۷۷ء

حاجی یعقوب کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ تار کا ارادہ کررہے تھے۔ تار بالکل نہیں کرنا چاہئے تھا، کہ تار بعض نہیں بھی پہنچتے اور بعض بہت دیر میں پہنچتے ہیں۔

از بمبئی خادم یعقوب غفرلہ۔ سلام مسنون، دعا کی درخواست۔

﴿222﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰/ جولائی ۷۷ء / ۲۴/ رجب ۹۷ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولانا الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، مدینہ منورہ سے تو آپ سے خط و کتابت بہت ہوتی رہی اور میں اب ایک ماہ سے مکہ مکرمہ آیا ہوا ہوں اور یہاں آنے کے بعد اب ہندوستان کا بھی ارادہ پختہ ہوگیا مگر میرا چونکہ تابعیہ بن گیا اس لئے اب میں حجازی بن گیا اور ہندوستان کیلئے غیر ملکی۔ ہندوستان کا ویزہ صرف تین ماہ کا مل سکا۔

دوستوں نے کوشش تو کی مگر انہوں نے کہا کہ وہاں سے اضافہ کرالیجیو۔ اضافہ کی تو مجھے بھی ضرورت نہیں رمضان کا گذارنا اصل ہے اور اب تجویز یہ ہے کہ ۱۵/ جولائی کو اگر مقدر ہے اور حیات ہے تو جدہ سے کراچی اور ۲۰/ جولائی کو کراچی سے دہلی روانگی ہے اور ذیقعدہ میں ہندوستان سے واپسی اور ۲۰، ۲۵/ یوم پاکستان قیام کے بعد آخر ذیقعدہ میں جدہ واپسی۔

اپنے امراض اور ہجوم کی کثرت کی وجہ سے حج تو نہیں کرسکتا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے کہ کئی ہوچکے، آخر ذیقعدہ میں جدہ سے براہ راست مدینہ منورہ واپسی ہے۔ اس خط کے ذریعہ اصل تو آپ کو اپنا نظام سفر بتانا تھا نیز عزیز عبدالرحیم متالا کے گھر میں تقریباً ۱۵/ دن

ہوئے آپریشن سے لڑکی پیدا ہوئی, زچہ بچہ دونوں بحمد اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں, خود اس کا بھی خط آیا تھا اور حاجی یعقوب نے بھی اس کی خیریت لکھی تھی۔

اس وقت ایک نہایت ضروری امر بہت اہم جس کے متعلق پہلے بھی آپ کے ذریعہ سے لکھ چکا ہوں کہ آپ کے یہاں کوئی صاحب محمد احمد سٹریتھم ۸، می چیم لین، لندن ہیں جن کے ہر مہینہ ۲۰، ۲۵/ ائر لیٹر آتے ہیں, مضمون صرف دعائیں ہوتی ہیں, اور صلوۃ وسلام۔ میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ غالباً انہوں نے سو دوسو ائر لیٹر لندنی خرید کر اور کسی کاتب سے ایک ہی مضمون سب پر نقل کرا کر رکھوالیا ہے, اس لئے کہ خطوط میں ایک ہی مضمون ہوتا ہے، کوئی حرف کم یا زیادہ نہیں ہوتا۔

اس وقت میں مدینہ سے مکہ آیا ہوا ہوں, تقریباً ایک ماہ ہوا اس وقت میری مدنی ڈاک میں ۱۰، ۱۵/ ائر لیٹر ان کے آچکے ہیں۔ بعض مرتبہ تو مدینہ پاک میں کئی کئی ائر لیٹر ایک تاریخ میں ملے۔ آپ ان کو اہتمام سے ایک کارڈ لکھ دیں کہ آپ کے پاس تو پیسے زائد ہیں، مجھ غریب کے پاس اتنے پیسے نہیں کہ میں آپ کے ہر خط کا جواب دیا کروں اور اب تو ایک ماہ سے مکہ آیا ہوا ہوں اور اب ہندوستان جا رہا ہوں, آخر ذیقعدہ میں وہاں سے واپسی ہوگی۔ ان چار ماہ میں جتنے آپ کے خطوط آئیں گے وہ مدینہ پاک میں رکھے رہیں گے اس لئے کہ ہندوستان کوئی خط لے جانے والا نہیں ملے گا, براہ کرم جتنے پیسے آپ ان خطوط پر خرچ کرتے ہیں کسی دینی کام میں لگا دیں تو زیادہ مفید ہے۔

خدا کرے تمہارا ابھی رمضان میں آنا ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہو, اگرچہ دارالعلوم کی وجہ سے تمہاری غیبت بالکل پسند نہیں کرتا مگر ماہ مبارک کی وجہ سے کوئی بہترین نظام کر کے آجاؤ۔ میں تو کئی سال سے سہارنپور کے رمضان کو آخری کر کے آتا ہوں اور طے کر کے آتا ہوں کہ اب کے نہیں آؤں گا اس لئے کہ میرے نزدیک وہاں کے رمضان میں اب میلہ پن

بہت بڑھ گیا مگر دوست نہیں مانتے, اکابر کا بھی اصرار ہوتا ہے, اس مجبوری کو جانا ہوتا ہے, معلوم نہیں اگلا رمضان زمین کے اوپر ہوتا ہے یا نیچے, اس لئے ہمت کر کے آ ہی جاؤ۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۱۰ر جولائی ۷۷ء، مکہ مکرمہ

﴿223﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷ر شعبان ۹۷ھ /

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت دوشنبہ، ۷ر شعبان کو تمہارا محبت نامہ عین انتظار میں پہنچا, دختر کی ولادت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو رشد و ہدایت، علم و عمل اور وسعتِ رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے, مگر ولادت کی نوعیت سے بہت تکلیف ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اہلیہ محترمہ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

تمہارے آنے کا تو مجھے خود انتظار واشتیاق تھا مگر جو حالت تم نے لکھی اس میں آنے کا جلدی بالکل ارادہ نہ کریں۔ مجبوری مجبوری ہے ؎

نہ دوری دلیل صبوری بود ۔۔۔ کہ بسیار دوری ضرور بود

عزیز یوسف کے تو میرے پاس بھی کئی خط آئے اور آنے کا بڑا شدید اشتیاق و تقاضا مگر وہ نازک مزاج ہیں۔ انہوں نے کسی زمانہ میں کسی سے قرض لیا تھا، ادائیگی میں دیر ہوئی، قرض خواہ نے ان کی شکایت مجھے لکھی۔ میں نے ان سے قصہ کی تکلیف پوچھی اور ان کے

تقاضا پر وہ خط ان کے پاس بھیج دیا۔اس پر ان کا پارہ بہت تیز گرم ہوگیا۔انہوں نے عہد کرلیا کہ کسی سے قرض نہ لوں گا۔

میں نے لکھا کہ پیارے! قرض کے بغیر ہم لوگوں کا چارہ ہوتا نہیں۔مگر میرا استر سالہ تجربہ یہ ہے کہ اگر وعدہ پر ادائیگی ہوجائے تو پھر قرض ملنے میں کوئی اشکال نہیں,اور ذرہ سی وعدہ خلافی ہوتو دوسری دفعہ ملنا بڑا مشکل۔اہلیہ صاحبہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔کہہ دیں کہ تمہاری صحت کیلئے دل سے دعا گوہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی۔ ۷؍شعبان ۹۷ھ

از:صاحبزادہ مولانا محمد طلحہ کاندھلوی صاحب مدظلہ:

پیارے دوست!

سلام مسنون،حضرت والد صاحب کی تشریف آوری پر مبارک باد قبول فرماویں۔ ہم کو تو آپ نے چھوڑ ہی دیا۔ بھابھی کی علالت سے قلق ہوا۔ بچی کی ولادت سے مسرت ہوئی۔تمہاری بھابھی بھی بیمار ہے۔دعا کریں،میں بھی دعا کرتا ہوں اپنی بھابھی کے واسطے۔

محمد طلحہ کاندھلوی

﴿224﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب
تاریخ روانگی:۲۷؍نومبر ۷۷ء / ۱۶؍ذی الحجہ ۹۷ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون،میں تو رمضان میں تمہارے کلام سے یہ سمجھ رہا تھا بلکہ یقین تھا کہ

تم حج پر آؤ گے مگر اخیر ذیقعدہ میں پہنچا تو جو لندن سے آنے والا تھا اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ ہمارے سامنے تو کوئی ذکر نہیں آیا۔ مولوی ہاشم صاحب کا ارادہ تو اور بھی پختہ تھا مگر عزیز مولوی اسعد نے کہا کہ میں تو دونوں سے مل کر آیا تھا ان میں سے تو کسی نے ذکر کیا نہیں۔ البتہ تمہارے مرسلہ موزے مولوی اسعد نے دیئے تھے۔

حامل عریضہ جناب الحاج عبداللہ صاحب اپنی لڑکی کی طرف سے بہت پریشان ہیں, کھانے پینے کی کوئی چیز اس کو نہیں کھلا سکتے اور نہ تعویذ باندھ سکتے ہیں۔ اس لئے ان کیلئے یہ تجویز کرتا ہوں کہ ۱۴۹ ر مرتبہ یا رشید یا ھادی اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ یہ بھی پڑھیں ان کی اہلیہ بھی پڑھیں اور بھی کوئی پڑھے تو زیادہ اچھا ہے۔ کم سے کم صبح کی نماز کے بعد اور مغرب یا عشاء کے بعد پڑھا کریں, اور پانچوں نمازوں کے بعد پڑھا کریں تو اور بھی اچھا ہے, بہت قلیل مقدار ہے, اللہ تعالیٰ مدد کرے۔

مولوی اسعد کے ہاتھ جو پرچہ پہنچا تھا, میری طبیعت روز افزوں خراب ہی چل رہی ہے, مکہ تو میں حسب معمول نہیں گیا اور حج بھی نہیں کیا۔ یہاں آنے کے بعد سے بھی مختلف عوارض لگے رہتے ہیں اور سب سے زیادہ ضعف اور بھوک نہ لگنا مستقل مسلط ہو گئے ہیں۔ مدینہ آنے کے بعد سے اس مرتبہ ایک نیا مرض داہنے بازو میں درد کا شروع ہوا ہے شروع میں تو اس کا بہت زور رہا۔ ڈاکٹروں کے بورڈ نے انجکشن تجویز کئے ان سے اور بڑھا ایک دن رات تو بالکل درد کی وجہ سے نیند نہ آئی۔ اس کے بعد مالش، سینکائی اور گولیاں ہو رہی ہیں جس سے کمی ہے, آخر کوئی منتہائے زندگی بھی ہونا چاہئے۔

تم نے لکھا کہ حافظ پٹیل کے ہاتھ مدرسہ کے جلسہ کیلئے دعا کو لکھا تھا وہ خط اب تک نہیں پہنچا, یہ بھی خبر نہیں کہ وہ حج میں آئے یا نہیں۔ چونکہ حضرات نظام الدین اور پاکی حضرات جدہ سے سیدھے مکہ ہی چلے گئے اب تک یہ حضرات آئے نہیں اس لئے یہ بھی معلوم

نہیں ہوا کہ وہ مکہ آئے یا نہیں۔

مجھے تو تمہارے جلسہ کی روداد کا بہت شدت سے انتظار شروع ہوگیا۔ مولوی اسعد سے مطالبہ کیا تھا کہ کوئی جلسہ کا اشتہار تو لے آتے تو انہوں نے کہا کہ میں تو جلسہ کے اختتام سے پہلے ہی وہاں سے روانہ ہوگیا تھا, مجھے یہاں [کی] عجلت تھی۔ تم نے خط میں بہت مجمل حال لکھا اس کی کوئی روداد چھپی ہو تو بذریعہ رجسٹری ضرور بھیج دیجئو اگر چہ ڈاک کا مسئلہ تو بہت خطرناک ہے نہ معلوم کیا چیز آنے دیں کیا نہیں, اگر کوئی دستی آنے والا ملے تو اس کے ہاتھ بھیج دیجیو

تمہاری خارش کے حال سے بھی بہت قلق ہوا امید ہے کہ اب صحت ہوگئی ہوگی۔
عبدالرحیم کے خط تو میرے پاس بھی آئے مگر جامعہ رشیدیہ کے سلسلہ میں کوئی تفصیل نہیں لکھی, تم نے بھی بہت مجمل لکھا, اس کی تفصیل ضرور لکھو۔

روضۂ اقدس پر تمہاری اور مولوی ہاشم اور دونوں کے اہل وعیال کی طرف سے صلوٰۃ وسلام پیش کرتا بھی رہتا ہوں اور اب حاضری ہوگی تو ضرور کروں گا۔ آج کل تو ہجوم کی وجہ سے ساری نمازیں مدرسہ شرعیہ ہی میں ہوتی ہیں البتہ ۸ر ذی الحجہ سے ۱۳ر تک خوب وقت ملا, اگر چہ حجاج کی آمد تو اس سال ۱۱ر کی شب ہی سے شروع ہوگئی تھی ان لوگوں کو میں نے بہت نکیر بھی کرائی کہ رمی چھوڑ آئے مگر مولویوں اور جاہل معلموں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے, وہ یہ کہہ کر چلتا کر دیتے ہیں کہ کسی کو وکیل بنا جاؤ۔

میری وجہ سے کئی کا حج ضائع ہوا اس کا مجھے بہت قلق رہے۔ مولوی حبیب اللہ، مولوی اسمٰعیل، مولوی یوسف تتلی، بھائی یحیٰی اور تمہارے عطاء الرحمٰن نے بھی اپنے نہ جانے کو میرے ہی سر رکھا، حالانکہ میں نے اس سے کہا بھی کہ تیرے جانے سے میرا کوئی حرج نہیں البتہ یعقوب حج کو گیا تھا، ۵، ۶ر دن میں واپس آیا۔

تمہارے لئے اور خدیجہ اور اس کی والدہ کے لئے کئی آدمیوں کے ہاتھ ڈبیاں بھیجیں

غالباً پہنچنی شروع ہوگئی ہوں گی,مولوی ہاشم کی آمد کی چونکہ پختہ خبر تھی اس لئے ان کے لئے اب تک نہیں بھیجی تھیں,آج جناب عبداللہ حسن کے ذریعہ چوتھی ڈبیہ ان کے لئے بھی ارسال ہے۔

میں نے جوان کی لڑکی کیلئے اوپر لکھا ہے وہ اہتمام سے ان کو سمجھا دیں اور تاکید بھی کرتے رہیں کہ اہتمام سے کریں اور تم کوئی تجویز کرو وہ بھی بتادیجئو۔دوست/احباب پڑھنے کوتو پوچھ جاتے ہیں مگر پڑھنے کا/اہتمام نہیں کرتے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،بقلم حبیب اللہ

۲۷/نومبر ۷۷ء، مدینہ طیبہ

ازحبیب اللہ بعدسلام مسنون درخواست دعا

﴿225﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی:۲۹/نومبر ۷۷ء/ ۱۸/ذی الحجہ ۹۷ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعدسلام مسنون،میرے ہم نام تمہارے مرید کل آئے اور پانچ ڈبے جوس کے بھی لائے۔ میں نے کہا کہ کل کو آکر اس کی رسید لے جانا,انہوں نے کہا کہ یہ تو میں اپنی طرف سے لایا ہوں,میں نے ان کا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور میں نے کہا کہ تم نے قاری صاحب کی طرف سے کہا تھا تو کہنے لگے کہ انہوں نے ٹیلیفون پر فرمایا تھا کہ لیتے جائیو۔میں نے کہا کہ پھر تو اور زیادہ ضروری ہوگیا کہ میں ان سے درخواست کروں گا کہ میرے لئے چندہ نہ کریں یہ آپ اپنے مریدوں کے ذمہ اپنے ٹیکس کے علاوہ میرا ٹیکس بھی وصول کرنا چاہتے

ہیں۔ میری درخواست ہے کہ آپ اپنی طرف سے کوئی چیز مرحمت فرماویں تو سر آنکھوں پر مگر مریدوں کے ذمہ میرا ٹیکس نہ ڈالیں۔ تمہارے ہدایا تو کئی دفعہ پہنچے اور جو لایا اس کو رسید اور مدنی تمر کی ڈبیاں بھی بھیجتا رہا مگر کسی سے اب تک یہ نہیں پوچھا کہ تم اپنے پاس سے لائے یا حضرت قاری صاحب نے دیا۔ مولوی اسمعیل میرے پاس بیٹھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی ایک شخص نے بیان کیا تھا کہ آپ نے اس کو ٹیلیفون پر حکم دے دیا تھا۔

میرے پیارے! ایسا ہرگز مت کرو۔ انناس وغیرہ کے ڈبوں کا تو مجھے واقعی شوق نہیں دوستوں میں تقسیم کر دیتا ہوں البتہ ہاضمہ کی کوئی بوتل ہو تو اس کو خود استعمال کرتا ہوں اس لئے کہ ہاضمہ نے بالکل جواب دے رکھا ہے، جس کا اثر اجابت پر بھی پڑتا ہے۔ اس لئے اس قسم کی چیز تو دوا ضروری سمجھتا ہوں۔

تمہارے مدرسہ کے جلسہ کی روداد سننے کا مشتاق ہوں، اپنے جلسہ کی تفصیل سننے کا بہت مشتاق ہوں، اب تک کسی سے کچھ نہیں سنا۔ مولانا اسعد صاحب سے دریافت کیا مگر انہوں نے بھی اپنی ایک شب کی شرکت ذکر کی، ان کا قیام بھی مدینہ بہت تھوڑا رہا اور میں مشغول اور بیمار، حج سے تین دن پہلے آئے تھے ہوائی جہاز سے ۸ر کو مکہ چلے گئے۔ ۱۳ر کو پھر آئے اور تین دن ٹھہر کر افریقہ روانہ ہوگئے۔ وہ جب یہاں آتے تھے بجائے میرے مولوی یوسف تتلی کو لے کر شوریٰ میں مشغول ہو جاتے تھے اس لئے کہ جہانیاں جہاں گشت، افریقہ کے ویزہ کی سیٹ کی دھن رہتی تھی۔

اس ناکارہ کے لئے دعائیں اہتمام سے کرتے رہیں کہ حسن خاتمہ کی دولت سے نواز دے کہ اب پڑا رہنا بھی شاق گذرتا ہے۔ مولانا ہاشم صاحب سے بعد سلام مسنون فرماویں کہ آپ کے آنے کی تو اطلاع تھی مگر مولانا اسعد صاحب اور دوسرے آنے والوں نے بیان کیا کہ ہم نے قاری صاحب اور مولانا ہاشم صاحب کے آنے کا ذکر تذکرہ تو کوئی سنا نہیں۔

مولوی عبدالرحیم کے خطوط تو کئی آئے مگر مدرسہ شرعیہ کا کوئی حال انہوں نے نہیں لکھا۔ معلوم نہیں تم نے دارالعلوم کی کتابیں جو بلٹی کی تھیں وہ خیریت سے پہنچ گئیں یا نہیں؟ میرا حافظہ بھی بہت خراب ہو گیا، خط لکھتے لکھتے بھی بات بھول جاتا ہوں۔

ایک نیا مرض تقریباً چھ ماہ سے پیدا ہو گیا، خواب میں دیکھتا ہوں کہ فلاں کا خط آیا اور خواب ہی میں جواب بھی لکھوا دیا اور جب میں اٹھتا ہوں تو ساتھی بتاتے ہیں کہ تو خط لکھوا رہا تھا۔ اسی طرح بہت کثرت سے یہ بات پیش آتی ہے کہ میں سوتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ نماز کا وقت ہو گیا اور جب ساتھیوں کو جگاتا ہوں تو بتاتے ہیں کہ ابھی تو ۴ر بجے ہیں۔ یہ سب خشکی اور ضعف کے اثرات ہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

۲۹ر نومبر ۷۷ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون ~ برحاشیہ سلام ہم از ما دریغ داشت

﴿226﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷ر دسمبر ۷۷ء [۲۶ر ذوالحجہ ۹۷ھ]

مکرم و محترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، آپ کے ہدایا اناناس کے ڈبے پہنچتے رہے اور میں ہر لانے والے کے ہاتھ مدنی کھجور کی ڈبیہ بھی بھیجتا رہا مگر آپ کے خط سے بہت محروم ہوں جس کا مجھے بہت اشتیاق رہا۔ مولانا اسعد صاحب کے ساتھ ایک بہت مختصر پرچہ آپ کا ملا تھا اس کا جواب میں لکھوا چکا ہوں

اس میں تم نے لکھا تھا کہ حافظ پٹیل کے ہاتھ ایک خط بھیجا ہے ان سے ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی۔ مولانا انعام صاحب کے رفقاء ۲۵/ذی الحجہ کو مدینہ طیبہ پہنچ گئے ان سے بھی دریافت کیا۔ اس سال حجاج پر بہت تنگیاں ہورہی ہیں حاجیوں کو ان کی روانگی سے دس [روز] پہلے آنے دیتے ہیں۔ تمہارے جلسہ کی روداد کا بہت ہی اشتیاق رہا مگر اب تک معلوم نہیں ہوئی۔ مولوی اسعد سے بھی تفصیل معلوم کرنی چاہی تھی انہوں نے کہا کہ میرا تو ایک ہی شب قیام رہا وہ بھی بھاگ دوڑ میں۔

حافظ پٹیل کے خلاف ایک خط بہت لمبا چوڑا آیا تھا اسے تو میں نے مکہ مولوی انعام صاحب کے پاس بھیج دیا تھا اور اس کا ایک فوٹو تمہارے پاس بھیجنے کیلئے کرالیا تھا جو ارسال ہے

مولوی انعام صاحب نے میرے خط کے جواب میں یہ لکھا کہ ان شامی کا خط میرے پاس بھی آیا تھا۔ میں نے حافظ پٹیل سے تحقیق کیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک مولانا صاحب ہیں عبداللطیف نامی، وہ ہمارے اجتماع میں آئے ان کا بیان نہیں کرایا گیا، شریف ان کے ساتھی ہیں اگلے روز یہ اشتہار شائع کرادیا گیا، جب ان کو حقیقت بتائی گئی تو اظہار افسوس کیا گیا۔

مولوی انعام کے خط کا خلاصہ یہی ہے مگر مجھے دوسرے ذرائع سے معلوم ہوا کہ یہ اشتہار خود ان ہی صاحب نے شائع کیا جن کی تقریر ہم نے نہیں کرائی اور اس الزام کو سامنے رکھا، واللہ اعلم۔ میں نے ان کے خط کے فوٹو اور مولوی انعام صاحب کا جواب لکھوادیا۔ ایک پرچہ خود ان کے نام بھی بھیج رہا ہوں اس کو ملاحظہ کرکے بذریعہ ڈاک ان کو بھیج دو۔ تم میرے جواب کی نقل رکھنی چاہو تو ان ہی کاغذات کے ساتھ رکھ لو۔ فقط

تیسرا ضروری امر یہ ہے کہ محمد انور پٹیل ترکیسری کا خط آیا ہے ان کے خط کا جواب بھی آپ ہی کے خط میں رکھوا رہا ہوں۔ ان کے خط کے ساتھ ایک پوسٹل آرڈر دس پونڈ کا بھی واپس کر رہا ہوں جو انہوں نے ہدیہ بھیجا تھا مگر یہاں کے ڈاکخانہ نے اس کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔

یہاں کے ڈاک خانہ میں اس قسم کی چیزیں قبول نہیں کی جاتیں، بہت سے خطوط میں بین الاقوامی کوپن آیا کرتے ہیں مگر حجاز میں اس کو قبول نہیں کرتے، مجھے ان کے واپس کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ چونکہ اس پوسٹل آرڈر پر مدینہ کا لفظ بھی لکھا ہوا ہے اس لئے یہ کہیں دوسری جگہ بھیج کر بھی وصول نہیں کیا جاسکتا۔

کاش تمہارے مدرسہ کے حالات مجھے معلوم ہوتے رہتے، تم اپنے مدرسہ کے متعلق جو چیز طبع ہوا کرے وہ ضرور ایک ایک دو دو نسخے بھیج دیا کرو، انشاء اللہ تعالیٰ یہ ناکارہ یہاں رہتے ہوئے تمہارے مدرسہ کی دلالی کرتا ہے۔

اس سال ہندوستان میں بھی طبیعت خراب رہی اور آنے کے بعد سے بہت ہی طبیعت گرتی جارہی ہے، مقتضائے عمر بھی ہے اسی سے زیادہ جاچکا ہوں، اکابرین سب چل دیئے، معاصرین بھی اکثر چل دیئے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مجھ سیہ کار کے معاصی کو بھی معاف کر کے بلالے۔

اہلیہ سے سلام مسنون، خدیجہ سے دعوات کہہ دیں۔ میں نے ڈبے تو پانچ چھ بھیجے معلوم نہیں کوئی پہنچا یا نہیں؟

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ

۷ر دسمبر ۷۷ء ... مدینہ طیبہ

اشعار کے کارڈز:

نامہ برتو ہی بتا تونے تو دیکھے ہوں گے
کیسے ہوتے ہیں وہ خط جن کا جواب آتا ہے

زکریا کاندھلوی ۷/صفر ۷۷ء

تشریف یاں نہ لاؤ پر نامہ بر تو بھیجو
مت لو خبر ہماری اپنی خبر تو بھیجو

محمد زکریا، المدینۃ المنورۃ: ۱۲/محرم الحرام ۹۷ھ

رفتہ رفتہ راہ ورسم دوستی کم ہو تو خوب
ترک کرنا خط وکتابت یک قلم اچھا نہیں

محمد زکریا کاندھلوی، المدینۃ المنورۃ
۱۱/فروری ۷۷ء۔ یوم الجمعہ

یہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ وہ اشعار ہیں جو آپ نے مختلف کارڈز پر لکھ کر ارسال فرمائے تھے، حضرت از راہ شفقت کاتب سے فرماتے: لا! مجھے قلم دے میں ایک شعر لکھتا ہوں۔

☆...... 11 ......☆

1398-1400ھجری

/

1978-1980عیسوی

’’ایک دو گھنٹہ جس طرح بھی ہو سارے علائق سے علیحدہ ہو کر مالک کی یاد میں مشغول رکھو اسی میں اپنے اوراد ہوں اسی میں معمولات جو کر سکتے ہو۔ یہ تم جیسوں کے واسطے ہے جو دوسرے کاموں میں دینی، علمی، مشغول ہیں کہ دو گھنٹے نہایت یکسوئی کے بیک وقت نکال سکو تو بہت اچھا ورنہ ایک ایک گھنٹہ کر کے دو وقت میں۔‘‘

۱۱/جون ۷۸ء / ۵/رجب ۹۸ھ

﴿227﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴/دسمبر ۷۷ء / ۱۴/محرم ۹۸ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون،

آصف کی یہ دعا ہے رب کریم سے
محتاج اے کریم نہ کیجیو بخیل کا

میں نے **لاتعد و لا تحصی** خطوط تمہیں لکھوائے کہ حد نہیں۔ مفتی محمود صاحب ۱۵/دن تک یہاں پڑے رہے اور تمہارے ٹکٹ اور ویزے کا انتظار کرتے رہے۔ ملک عبدالحق کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے پورا ایک [دن] خرچ کیا جب معلوم ہوا کہ آپ ویزا اور ٹکٹ بھیج چکے ہیں، اس روایت پر وہ پرسوں جدہ گئے، خدا کرے پہنچ گئے ہوں مگر ملک صاحب کو ٹیلیفون کے دام تحقیق کر کے اصرار سے دے دینا۔ مجھے تو انہوں نے بتایا نہیں مگر یہ ٹیلیفون میرے اصرار پر ہوا تھا اور ان کا سارا دن ضائع ہوا۔ اس کا بدل تو اللہ تعالیٰ ہی ان کو دے لیکن اس کے دام تم ضرور دے دینا۔

تمہارے جلسہ کی روداد کا اب تک اشتیاق انتظار ہے، معلوم نہیں کوئی روداد اس کی چھپی یا نہیں۔ ملک صاحب نے یہ پیام پہنچایا کہ تم نے اپنے مدرسہ کا تعارف عربی میں لکھا ہے، اگر کوئی آنے والا مل جائے تو دو تین عدد دستی بھیج دینا، خود ملک صاحب دو تین ہفتے میں آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مفتی محمود صاحب کے قیام کی روداد بھی ضرور لکھیں۔

اگر آپ کے خط لکھنے کیلئے یہاں کسی کی اجازت کی ضرورت ہو تو اس کا نام لکھیں تا کہ میں بواسطہ یا بلاواسطہ ان سے اجازت لینے کی کوشش کروں۔ عزیز یعقوب سلمہ کو بھی میں

نے بلایا تھا اور بہت اہتمام سے اس سے درخواست کی تھی کہ وہ خط لکھے اور چند ضروری امور بھی اس کو بتائے تھے کہ شاید اس کے خط کا جواب آجائے۔

ایک ڈبہ حلاوہ کا عزیزہ خدیجہ کیلئے بھیج رہا ہوں، پہلے بھی ایک بھیجا تھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، شب ۲۴؍دسمبر ۷۷ء

مدینہ طیبہ

﴿228﴾

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۵؍جنوری ۷۸ء/ ۲۶؍محرم ۹۸ھ

محبّ مکرم مولانا یوسف متالا صاحب دام مجدکم وزاد!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ غالبًا میں نے جو ایک مصرعہ برحاشیہ سلام ہم از ما دریغ داشت لکھا تھا اس سے متأثر ہوکر آپ نے گرامی نامہ اس حقیر کو تحریر فرمایا تھا اور اس میں بھی جناب نے مجھ سے تنقید کی فرمائش کردی۔ میں کیا تحریر کروں۔

حبیب اللہ اب وہ حبیب اللہ نہیں رہا، وہ ساری شوخیاں جاتی رہیں اب ہر وقت یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایمان کے ساتھ غیر مفتون اٹھائے، دنیا اور اہل دنیا سے طبیعت بالکل بھرگئی ہے بلکہ اچاٹ ہوگئی ہے۔ اب میں بھی آپ کی طرح اسی کا متمنی ہوں کہ ؎

رہئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم نفس کوئی نہ ہو اور ہم نوا کوئی نہ ہو
پڑیئے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیماردار
اور جو مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو

آپ سے بھی حسن خاتمہ کی دعا کی درخواست ہے, ساری عمر معاصی میں گذری, اب ہاتھ خالی دیکھ کر کف افسوس مل رہا ہوں, اللہ تعالیٰ ہی مراحم خسروانہ کا معاملہ فرمائے۔

پھر بھی چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہیں جاتا، عرض ہے کہ میں نے جناب کے اشعار کے اوزان دیکھے, مجھے تو کسی کا وزن درست نہیں نظر آیا۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جذبات کے اظہار میں اوزان کو نہیں دیکھا جاتا, عموماً متقدمین سے لے کر متأخرین تک صوفیاء کے اشعار جن کو علم اوزان اشعار سے دلچسپی نہیں مگر انہوں نے اشعار کہے ہیں وہ عموماً جذبات کا اظہار ہی ہے۔ مگر بہت سے صوفیاء تو اس سے مستثنیٰ ہیں جیسے ملا جامی وغیرہ کہ یہ لوگ تو ماشاءاللہ استاذ الشعراء ہیں۔

فقط والسلام

طالب دعا حبیب اللہ

۵/جنوری ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿229﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جنوری ۷۸ء/صفر ۹۸ھ

عزیز الحاج قاری متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، حلاوہ کا ڈبہ تو خدیجہ کا اور کشادہ کھجوریں ۱۰۰/عدد میرے محسنوں

کے واسطے جن کا میں تو واقف نہیں تم ہی جن کے پیسے وغیرہ رمضان میں آتے رہتے ہیں انہیں مناسب هل جزاء الاحسان الا الإحسان تقسیم کرتے رہو۔

کئی دن ہوئے بھائی حبیب اللہ کی اہلیہ کے ذریعہ سے تمہاری اہلیہ کا فون پہنچا تھا کہ مفتی محمود کی آنکھ کا آپریشن تجویز ہو گیا مگر تفصیل تو خط سے ہی معلوم ہوگی, اگر ایسا ہے تو تفصیل سے لکھیں۔ ان کھجوروں میں سے ۲۰/ دانے مولوی ہاشم کو بھی دے دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

﴿230﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۷/ جنوری ۷۸ء/ ۸/ صفر ۹۸ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہاری کوتاہ نویسی نے ہمیشہ دق کیا۔ میں بھائی سلیم مرحوم کے بعد سے مکہ نہیں گیا تھا۔ رمضان میں عزیز شمیم کے کئی خط پہنچے کہ اب کے حسب معمول جدہ سے سیدھا نہ جائیو, والدہ کو سخت انتظار ہے۔ میں نے سہارنپور ہی سے عذر کر دیا تھا کہ اس وقت میں آنا میرے بس کا نہیں اور خیال یہ تھا کہ جب مولوی انعام صاحب واپس جائیں گے ان کے ساتھ جاؤں گا۔

ان کا جانا ۳/ جنوری کو طے ہو گیا تھا اور میرا بھی ساتھ جانا طے تھا مگر علی میاں کے کئی خط لکھنؤ سے آئے کہ میں ۲۸/ دسمبر کو بمبئی پہنچ رہا ہوں اور جو جہاز ملے گا سیدھا مدینہ آؤں گا, تجھ سے ضروری باتیں کرنی ہیں وہ اتفاق سے ۲/ جنوری شب میں پہنچے اور مجھ سے ظہر میں

ملے۔ اس لئے میں مولوی انعام کے ساتھ نہیں جا سکا۔ ۷/جنوری کو علی میاں کے ساتھ مکہ گیا اور آج ۱۶/جنوری کو عصر کے وقت مدینہ واپس پہنچا۔

میری مدنی ڈاک اس دوران میں روزانہ مکہ جاتی رہی۔ رات عشاء کے بعد ۵/بجے کے قریب جو ڈاک پہنچی اس میں تمہارے خط کا مجھے سخت انتظار تھا اس کو تو میں نے اسی وقت سنا۔ تمہاری اہلیہ کے ٹیلی فون سے اتنا تو مدینہ ہی میں معلوم ہو گیا تھا کہ مفتی صاحب کے آنکھ بننے کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ایک حاجی کی زبانی بھی سن لیا کہ مفتی صاحب کی آنکھ بن گئی۔ بھائی صالح کا کوئی ٹیلیفون مکہ میں نہیں ملا۔

تمہارے خط سے جو خلاف عادت تم نے بہت تفصیل سے لکھا مفتی صاحب کی تفصیلی روداد معلوم ہوئی اور بہت ہی مسرت ہوئی کہ آنکھ بہت اچھی بن گئی، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے مجھے تو ان کی آنکھ کا بہت فکر ہو رہا تھا۔ افریقی احباب بھی افریقہ میں آپریشن کی تجویز کر رہے تھے مگر میں نے یہ سمجھ کر کہ کلکتہ کا تجربہ ہے اس کی رائے نہیں دی، یہ سہرا اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسمت میں لکھا تھا۔

تم نے بھی بڑا ظلم کیا کہ دو ماہ کی درخواست دی، رمضان تک کی کیوں نہ دی کہ وہ بجائے دار العلوم میں بخاری پڑھانے کے تمہارے یہاں قرأۃ الرشیدہ پڑھاتے مگر وہ تو انہوں نے خود بھی نہیں پڑھی ہوگی۔ تم نے مفتی صاحب کے مواعظ حسنہ کی جو تفصیل لکھی اس سے بڑا ہی تعجب ہوا، میں نہیں سمجھتا تھا کہ اتنے بڑے واعظ ہوں گے اور مفتی صاحب کا ہر زبان میں شاعر ہونا بھی آج تمہارے خط سے معلوم ہوا۔ اتنا تو معلوم تھا کہ ان کو شعروں کا ذوق ہے اور اپنی مجلس میں کبھی کبھی احباب کو سناتے تھے مگر ان کا شاعر ہونا تو تمہارے خط سے معلوم ہوا۔

اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ مفتی صاحب کے بیانات بہت مؤثر ہوئے۔

اللھم لک الحمد ولک الشکر . اللھم لا احصی ثناءً ا علیک انت کما اثنیت علی نفسک ۔اس سے بھی مسرت ہوئی کہ مفتی صاحب کو تمہارے دارالعلوم کا قیام بہت پسند آیا اور بہت شگفتگی رہی, اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے۔

مفتی صاحب کی سوانح جو تم نے لکھی ان سے میں بھی اب تک ناواقف تھا۔تم نے بہت اچھا کیا کہ اصرار کر کے آپریشن کرا دیا, اللہ تعالیٰ کرے کہ بہت ہی کامیاب ہو۔ بھائی صالح کے فون کا پتہ نہیں چلا حالانکہ کئی دفعہ ملاقات ہوئی۔ مجھے مفتی صاحب کے آپریشن کا تو فکر نہیں تھا اس لئے کہ اس کا تو واہمہ بھی نہیں تھا مگر بخیر رسی اور واپسی کا انتظار تھا۔

مولانا ہاشم صاحب کے اعتکاف سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ بہترین جزائے خیر دے۔اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ طبیعت آپریشن کے بعد بحال ہوگئی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ ڈاکٹر نے آپریشن کی کامیابی پر اظہار مسرت کیا اس سے بھی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مکمل صحت عطا فرمائے۔ برائے کرم مفتی صاحب کی روانگی کے وقت ایک خط اور تحریر فرمادیں جس میں تفصیلی حالت لکھیں۔

تمہارا مفتی صاحب کے طویل قیام پر اصرار تو تمہاری محبت کی علامت ہے مگر مفتی صاحب سے وہاں بھی بہت سے کام وابستہ ہیں, طبیعت کے خلاف ہرگز نہ اصرار کرنا, مگر ڈاکٹر کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ جانے دینا۔مفتی صاحب نے کلکتہ میں جو نظمیں کہیں وہ برحق لیکن تم نے اس سیہ کار کے متعلق جو فرمائش کی وہ بالکل بے محل ہے۔

میرے پیارے! مجھے ایمان پر مرنے دو پھر جو چاہے لکھتے رہیو **الحی لاتؤمن علیه الفتنة** ۔اگر ایمان پر خاتمہ ہو جائے تو تمہارے سب حسنِ ظن بالکل صحیح ہیں اور اگر خدا نہ کرے خدا نہ کرے کوئی دوسری صورت ہوئی تو تم ہی بتاؤ کہ میرے علاوہ تمہاری بھی کتنی رسوائی ہوگی۔ میں تو دوستوں کو بہت منع کرتا ہوں کہ میری زندگی میں کچھ میرے متعلق نہ لکھو

مگر یہ احباب نہیں مانتے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ دارالعلوم میں ہر طرح خیریت ہے۔ حبیبی حبیب اللہ کے متعلق میں تو کچھ نہیں لکھوا سکتا وہ خود ہی لکھنا چاہیں گے یا تم ان کے خط کے قابل ہو گے تو لکھ دیں گے ورنہ ان کے یہاں فضول خطوط کا مدنہیں، ملک عبدالحق صاحب ۱۵/ جون کو لندن روانہ ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ میں نے بہت ضروری خط اور تمہارے نصاب پر تنقید بھیجی ہے، اس کی رسید کا بھی انتظار ہے۔

میں نے جو ان کے ساتھ خط بھیجا ہے اس میں تمہیں تقاضا لکھا تھا کہ مفتی صاحب کے سلسلہ میں تمہیں ٹیلیفون [کرنے کروانے] پر ملک صاحب کے دو دن ضائع ہوئے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ بہت جزائے خیر دے کہ بہت مشقت انہوں نے اٹھائی لیکن میں نے تمہیں لکھا تھا کہ اصرار کر کے ٹیلیفون کے دام ضرور دے دیجیو، میں تو خود اصرار کرتا مگر وہ مجھ سے نہیں لیتے۔

تمہیں میرا مسلک معلوم ہے، ہندوستان کے تو بہت سے احباب میرے اس قانون سے واقف ہو گئے تھے وہ یہ کہ جو چیز فرمائش سے اس کے پیسے لینے ضروری ہیں۔  سہارنپور میں تو ایسے لوگوں سے کہہ دیا کرتا تھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ میں آپ سے کوئی خدمت نہ لوں۔ اس لئے مجھے زیادہ اصرار ہے کہ اگرچہ ملک صاحب کے یہاں اس کی کوئی حقیقت نہیں مگر اصول کی بات ہے۔

ایک ضروری امر یہ ہے پہلے بھی کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ لندن میں کوئی صاحب محمد احمد باٹھا ہیں کئی سال سے ان کا معمول ہے کہ انہوں نے ایک ہی مضمون کے ائر لیٹر کسی سے نقل کرا کر رکھ رکھے ہیں، ہر خط بعینہ دوسرے کی نقل ہوتا ہے۔ کئی دفعہ لکھوا چکا ہوں کہ ان کے پاس تو ماشاء اللہ وقت بھی بہت زائد ہے اور پیسے بھی بہت ہیں اور اگر جیسا کہ میرا خیال ہے

کہ انہوں نے کسی سے سو دو سوائر لیٹروں پر ایک ہی مضمون نقل کرا کر رکھ رکھا ہے تو ان کا تو وقت ضائع نہیں ہوتا اور مجھے خط سننے کا مرض ہے اور جب کئی خط جمع ہو جاتے ہیں تو جواب کا بھی تقاضا طبعی ہوتا ہے۔

آپ کسی سے ان کو سمجھا دیجئے کہ برائے کرم میرے حال پر ترس کھا کر ایک ہی مضمون کے اتنے خط نہ لکھا کریں, ایک عشرہ میرا مکہ میں قیام رہا، تین چار خط تو وہاں پہنچے اور دو یہاں ملے۔ میں نے ان کے خط میں بھی لکھ دیا ہے اور آپ کو بھی لکھ رہا ہوں کہ اگر یہ صاحب قریب ہوں تو ایک کارڈ پر نقل کرا کر ان کو بھیج دیں۔

اسی وقت ۱۸/جنوری کی دوپہر کو حاجی غلام محمد صاحب آپ کے یہاں سے آئے۔ ان سے مفتی صاحب کی اور آپ کی مزید خیریت، آپریشن کی کامیابی [کی اخبار معلوم ہوئیں] اور یہ کہ مفتی صاحب کا تین ہفتے کا قیام طے ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کی آنکھ کو بہت ہی صحت و عافیت کے ساتھ کامیاب فرمائے۔

خدیجہ کو دعا اس کی والدہ کو سلام مسنون, نیز مولوی ہاشم صاحب اور دیگر احباب سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

۱۷/جنوری ۷۸ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، درخواست دعوات۔

﴿231﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: فروری ۷۸ء/ ربیع الاول ۹۸ھ

ابی وسیدی ومولای حضرت مدظلکم العالی

بعد سلام مسنون، یہ حضرت مفتی صاحب کا کہا ہوا سلام پیش خدمت ہے۔ امید ہے کہ بعد عشاء حضرت والا کی غذا بن سکے گا، قصیدہ حاجی کے ساتھ یا اس کے بدل [طور پر] مفتی صاحب فرماتے تھے کہ کہ میں نے اس میں شاعری ہرگز نہیں کی، ہر مصرع میں ایک یا ایک سے زیادہ معجزات کو ذکر کیا ہے۔ نیز حضرت کے بارے میں جو اشعار انہوں نے کہے ہیں وہ بھی ارسالِ خدمت ہیں کہ حضرت والا یہ اشعار صوفی جی کو مرحمت فرمادیں، انہوں نے مطالبہ کیا تھا۔

اس سے پہلے کا خط جس میں مولانا علی میاں صاحب کی کتاب کا مضمون تھا امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خدیجہ اور اہلیہ بھی صلوۃ وسلام کی عاجزانہ درخواست کرتی ہیں۔ فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی یوسف

ہدیہ سلام

بحضور سید الکونین فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

از حضرت مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ

السلام اے سید اولا د آدم السلام — السلام اے باعثِ ایجاد عالم السلام

السلام اے خاتمِ قصر رسالت السلام — السلام اے قاسمِ خیر ولایت السلام

السلام اے صاحب معراجِ رؤیۃ السلام | السلام اے صاحب رعب وامامۃ السلام
السلام اے شافعِ روز قیامت السلام | السلام اے دافعِ ذل وندامت السلام
السلام اے ساقیِ کوثر بمحشر السلام | السلام اے منبرش بر حوضِ کوثر السلام
السلام اے رحمۃ للعالمیں صادق امیں! | السلام اے نامِ او مسطور بر عرشِ بریں
السلام اے روضۂ جنت بصحنِ مسجدش | السلام اے خوش لواء الحمد فردا در یدش
السلام اے سنگریزہ در کفش تسبیح گو | السلام اے آب جاری گشت از انگشتِ او
السلام اے نزدِ او آمد شتر گریہ کناں | السلام اے نزد او آمد شجر سجدہ کناں
السلام اے باز آمد بر دعایش آفتاب | السلام اے شد دو پارہ از نگاہش ماہتاب
السلام اے جزعِ کہنہ از فراقش در بکا | السلام اے بہر قرباں اشتراں در شوقہا
السلام اے شاخِ تازہ از کفش شمشیر گشت | السلام اے از یدِ او چوب پر تنویر گشت
السلام اے گفتگو کردہ باو لحمِ غنم | السلام اے باادب کردہ ندا او را صنم
السلام اے از لعابش شد فزوں از حد طعام | السلام اے مجۂ آبش شفا بہر سقام
السلام اے فضلہ اش ندیدہ ہیچ کس | السلام اے ہیچ گاہ بر جسمش نشستہ مگس
السلام اے کرد طاہر کعبہ را از ہر پلید | السلام اے فتح کرد وداد مانع را کلید
السلام اے پیرہن انداخت بر ابن سلول | السلام اے کرد عذرِ قاتل حمزہ قبول
السلام اے آنکہ مفتاح الخزائن دادہ شد | السلام اے گرسنہ بستہ حجر بر بطنِ خود
السلام اے شمعِ علم اولین وآخریں | السلام اے از فلق ناکام کردہ ساحریں

---

(۱) 'گلدستہ سلام' مع شرح کے مفتی فاروق صاحب میرٹھی نے یہ قصیدہ طبع کرادیا ہے۔

السلام اے قاصد جن آمدش در زی مار	السلام اے درجدارے دیدا و جنات و نار
السلام اے ظل قوم و ظل خود از نار دید	السلام اے وصل کردہ با کسے کز وے برید
السلام اے ریشہ ہائے گوشت در مغتاب دید	السلام اے صوتِ اقلام ملائک را شنید
السلام اے آنکہ می شنود کلامِ حاضریں	السلام اے می رسد بروے سلام غائبیں
السلام اے از امام و خلف یکساں در نظر	السلام اے داشت خاتم از نبوت در کمر
السلام اے قلب او یقظاں و عینش درمنام	السلام اے خوابگاہش اعطر و افضل مقام
السلام اے سدرہ شق شد ناقہ اش از وے گذشت	السلام اے از حصارِ دشمناں تنہا برفت
السلام اے کوہ لرزاں یافت از پایش سکوں	السلام اے از مدینہ کرد حمیٰ را بروں
السلام اے بر خلائق او رؤف است و رحیم	السلام اے با جلال و صاحبِ خلق عظیم
السلام اے از ہمہ اعلم و لے بے اوستا	السلام اے شد نبی و آدم بیانِ طین و ماء
السلام اے آنکہ وصفش طولِ صمت و طول فکر	السلام اے آنکہ وصفش شرح صدر و رفع ذکر
السلام اے در سخاوت در شجاعت بے عدیل	السلام اے در خطابت در عدالت بے مثیل
السلام اے آنکہ نطق او ہم وحیِ خدا	السلام اے آنکہ خلقِ او ہم نورِ ہدیٰ
السلام اے در فقیری رشک شاہانِ جہاں	السلام اے ابرِ رحمت بر سرش سایہ کناں
السلام اے نیم شب در سجدہ مصروفِ ثنا	السلام اے شانِ او سل تعطہ در روزِ جزا
السلام اے در جہادش عفو کرد خون را	السلام اے زد بنیزہ صرف یک ملعون را
السلام اے کرد استغفار بہر سنگبار	السلام اے بہرِ حکم شرع کردہ سنگسار
السلام اے با توکل دشمنش مقہور شد	السلام اے روزِ خندق از صبا منصور شد

السلام اے از ورودش شد مدینہ تابدار	السلام اے برکتش در صاع ومد گندم ثمار
السلام اے صلح دشمن کردہ شد فتح مبیں	السلام اے باظفر بخشید جرمِ تائبیں
السلام اے درکفش شمشیر واعداء رانکشت	السلام اے برسبابِ دشمناں حرفہ نگفت
السلام ے مقلہ خارج پاشکستہ راست کرد	السلام اے طیبِ اوخوش درعرق ازعطر ورد
السلام اے داشت عسکراز ملائک درجلو	السلام اے خورد زخمے در احد بر راہ او
السلام اے باصفاء و باحیاء وباجمال	السلام اے بے ریاء وبے ہداء وبے مثال
السلام اے خواست موسیٰ درخدم داخل شود	السلام اے ابنِ مریم از پسش نازل شود
السلام اے از خلیل آورد برامت سلام	السلام اے امتش خیرالامم گردید نام
السلام اے کرد امام امتش بو بکر را	السلام اے روزِ خیبر داد رائیۃ مرتضیٰ
السلام اے گرپسش بودے نبی بودے عمر	السلام اے کرد ازنورعیں عثماں بہرہ ور

السلام اے از ہمہ ازواجِ خود مسرور رفت

السلام اے از ہمہ اصحابِ خود مسرور رفت

نذرانۂ عقیدت

در مدح قطب الاقطاب حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

فرمودہ: حضرت مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ

گفت یوسف وصف شیخے مابنظمے کن بیاں — تا دلے مضطر قرارے گیرد از تذکار آں

گفتم آرے آرے گویم قطرۂ از قلزمے — گر خدا خواہد بسازد ہم نوا دل

بعد حمد و نعت بشنو وصف شیخ غوث وقت — مہبطِ رحمت بگیتی برکۃ العصر است آں

آں بدائع بحر رائق زیلعی را راز دار — تحفہ و شرح مہذب نیل و روضہ پیش آں

باجی و مغنی و محلی درمنثور از رقی — طیبی عینی عسقلانی قسطلانی بر زباں

چوں سلف آں حافظ قرآن و تفسیر و حدیث — فقہ بر اقوال و اعمالش مسلسل ضوفشاں

قول مالکؒ شافعیؒ احمدؒ ہمہ درحفظ او — ظاہریہ خارجیہ مرجیہ را راز داں

علم فوارہ نما جو شد زنوک خامہ اش — بہریاب اہل عرب اہل عجم درکل جہاں

از حکایاتِ صحابہ زندگی پر نور کن — ہم بیابی در فضائل روشنی قلب وجاں

ذکر قرآں صدقہ روزہ حج نماز و ہم درود — ہر یکے را بر طریق دل نشیں کردہ بیاں

اعتدالش فرقہائے مختلف را جمع کرد — صلح کردہ دشمنے بادشمنے شد شادماں

حب دنیا از دلِ خود دور کُن در یادِ موت — مال و عزّت را ہمیں جا ترک کردہ رفتگاں

در وجوبِ لحیہ ہم دارد کتابے پُر اثر — ریش دشمن چوں بخواندش ریش را شُد پاسباں

(۱) یہ مدحیہ قصیدہ بھی 'وصف شیخ' کے نام سے جناب مفتی فاروق صاحب میرٹھی مدظلہ نے شرح کے ساتھ طبع کرادیا ہے۔

اوجز و لامع خصائل کوکب وحج وداع — بر مؤطّا بر بخاری ترمذی شرح عیاں
در مسائل در فتاویٰ بر عزیمت میرود — اندرو ہرگز نیابی ہیچ کسلے را نشاں
گاہ رخصت را پسندد در عمل بہرِ خدا — تا گمان حُرمتش را دفع ساد از مَیاں
آں سراپا رشد وخلت نائب خیر الوریٰ — عورعینین شہ رشید و شہ خلیل سروراں
شہ حسین احمد شہ الیاس شہ عبد الرحیم — جامہائے عشق دادندش بشوقِ ساقیاں
با مشائخ ربطِ قلبی و قوی دارد مدام — گریہ طاری می شود چوں نام آید برزباں
در نگہ دارد ہمہ اقوال و احوالِ شیوخ — ہیچ گہ غافل نہ ماند از ادائے حق شاں
اضحیہ عمرہ تلاوت بہرِ ایصالِ ثواب — ہست جاری در طریقش مثل معمولات شاں
صابری و نقشبندی سُہروردی قادری — چار نسبت جمع کردہ آں معین چشتیاں
آتشِ عشق الٰہی در دل او شعلہ زن — چشم گریاں می چکاند روز و شب سیلِ رواں
گوہرِ حب محمد در دل او روشن است — صاف گویم قلب او روشن شدہ ہمرنگِ آں
عاشقانہ می نشیند سمت اقدامِ حبیب — مشفقانہ می نوازد سرورِ پیغمبراں
روئے انوار از جمال مصطفیٰ شد تابناک — روحِ اطہر باکمال و باوقار و شادماں
خاک طیبہ نزد وے محبوب از عیش نعیم — قلب او از ماسوا فارغ شدہ در شوق آں
خلق وفعل ونطق از سنت منور سر بسر — معدنِ ایثار و شفقت راحت دل خستگاں
صحبت او اے برادر کیمیائے بے مثال — ہر کہ آید حسبِ استعداد یابد بہرزاں
می فزاید بارش الطاف در ماہ صیام — اعتکافش خلوتے در انجمن اے راز داں
می نشیند در مجالس بہر تنویر ظلم — می رساند آفتابے در قلوب خادماں

چہرۂ پرنور او روشن تر از شمس و قمر
لیک ظاہر می شود مقدار تابِ طالباں

سطح ظاہر را منور می نماید آفتاب
از شعاعے روئے روشن شود خلق نہاں

کاسہ گیراں جادہ پیماں سوئے آں مینا نواز
در دلش خُم خانہ عشق ومحبت ایں زماں

مجلسِ او معرفت را بحر ناپیدا کنار
بر لآلی حسب طاقت ہر کسے غوطہ زناں

مجلسِ او آبشارے کشت دل سیراب ازو
مجلسِ او رودبارے بر کنارش تشنگاں

مجلسِ او دلگدازے گرد او دلہا چو موم
مجلسِ او دلنوازے گرد او دلدادگاں

مجلسِ او باغبانے گرد او انواع گل
مجلس او سائبانے زیر او دل تفتگاں

مجلسِ او ہر زبانے وقف بر ذکر و درود
مجلسِ او پاسبانے بر قلوبِ سالکاں

مجلسِ او نردبانے بہر تیسیرِ وصول
مجلسِ او مہربانے ہر ہمہ آئندگاں

مجلسِ او آسمانے از کواکب زینتش
مجلسِ او راہ دانے گرد او سیارگاں

مجلسِ او شمع روشن گرد او پروانہا
مجلسِ او شاہ گل گردش عنادل در فغاں

مجلس او غم گسارے گرد او دل پارہا
مجلسِ او تاجدارے گرد او فرزانہ گاں

مایۂ اُو اعتمادِ وعدہائے ذاتِ حق
تاجِ فقرش باتوکل روکش چترِ شہاں

قلب طالب از نگاہش می کشد حبّ رسول
تابع سنت شود ہر قول و فعلش بے گماں

از مؤدت ہر کرا بیند نگاہِ لطف او
قلب او گردد مطیب مثل گل در گلستاں

در نوافل در تلاوت در دعاؤ در بکاء
حسبِ حالت ہر کسے یابد سکونِ قلب وجاں

ساغر عیشش کسے نوشد شود مست وخراب
سینہ بریاں دیدہ گریاں اللہ ورد زباں

سوختہ گردد رذائل دل مجلّٰی می شود
کیف احساں حاصل آید خوش نصیب دوستاں

روحِ سالک را بروحِ خود گرفتہ می برد — پیش وے بعدے نماند از زمیں تا آسماں

نیز سالک از ہفت آسماں تا عرشِ اعظم می رسد — با ادب داخل شود در بارگاہِ لامکاں

ہم شفاعت می کند محبوب رب العالمیں — وا شود آغوشِ رحمت باہزاراں عزّ وشاں

در سرا پردہ چسانش می نوازد لطفِ حق — قلب گوید گر بگوید سرّ او سوزد زباں

سالک وارفتہ عارف می شود از وصل دوست — خود خدا حافظ شود از ابتلائے دشمناں

در چنیں مشہد اگر خواہد خدا گردد مجاز — قلبِ او آئینہ گردد بہرِ فیضِ عارفاں

گر کسے را رازِ مخفی داشتن خواہد خدا — در حجابے دار دش مثل عوام سالکاں

بارک اللہ مجمعِ ماہ مبارک در سلوک — ہر کسے در طیّ منزل رہروانست و دواں

یک اثیمے بد زبانے بدنگاہے بدعمل — ہم امید عفو دارد در طفیلِ دیگراں

اے خدائے قادر و قیوم رحمان وغفور — بہرِ فیضاں ہر کسے کو آیدش کُن کامراں

یا الٰہی روح و قلب شیخ ما مسرور باد — فیضِ اولاد وتلامیذش بہ عالم در رساں

از شرورِ جملہ مخلوقات خود محفوظ دار — علم،عزت،حلم،عفت کُن عطا خورد وکلاں

مظہر جود وسخاوت دست دولت بخش او — ابرِ نیساں بر عطائش از مسرّت درفشاں

سفرہ اش را دیدہ حیراں می شود مرد کریم — حق تعالیٰ می رساند رغبت ہر مہماں

ہر کہ آید می خورد از سفرہ اش مرغوب خویش — می برو باخود طعام و میوہ بہر دودماں

چوں کسے نہ آید رسد مقسوم او بر جائے او — پرورش پابند طفل و پیر و بیوہ نوجواں

بر یتیم و بر ضعیف و بر مسافر بر فقیر — سایہ افگن ابر جودش بر مثال خانداں

گر خلد در پائے کس خارے شود قلبش ملول — بَہرِ خلقت رأفتے دارد دلِ او بیکراں

ضعف پیری کثرت امراض کردش مضمحل — لیک بہرِ محنت دیں ہمّتے دارد جواں

کرد اوقاتِ عزیزش بر اشارت منقسم — گاہ او درطیبہ آید گاہ در ہندوستاں

بےاجازت نقل وحرکت وصل ہجرت ہیچ نیست — شد فنا قصدش بقصدِ سید پیغمبراں

خانقاہ و مدرسہ قائم نمودہ جا بجا — تربیت کردہ فرستد کارواں در کرواں

مکہ، طیبہ، پاک، افریقہ رسیدہ فیض او — ساخت مرکز مورسش، رنگون، لندن، انڈماں

خلق احسن شد عطائش بہرِ تسخیر قلوب — نرمی و گرمی بہم حسبِ مزاجِ طالباں

در گذر در طبعِ عالی از حقوقِ ذاتِ خویش — درحقوق شرع جاری امر ونہی رہبراں

کس نشنود از زبانش فقرۂ ناگفتنی — کس نہ بیند در کتابش جملۂ ژولیدگاں

قلب پُرغم چشم پُرنم خندہ برلب بر ملا — آب و آتش دیدہ حیراں واردان وصادراں

وردِ پاک او درود و ذکرِ قرآن وحدیث — روز وشب شام وسحر ازیں ہمہ رطب اللساں

یک نفس از ذکر خالی نیست او را اے عزیز — ذکرِ قلبی، ذکرِ روحی، ذکرِ سرّی ہم رواں

درمیان ذاکر و مذکور ربط بے قیاس — گر بگویم مرغ جانم بر پرد بر آشیاں

خشت وچوب حجرۂ او مثل ناطق ذاکر اند — از لحاف و تکیہ وبستر شنو ذکر نہاں

سجدہ اش گویا نہد سر در برمحبوب خویش — ایں چنیں قرّۃ کجا حاصل شود دراین وآں

بر سجودش در ملائک رشک پیدا می شود — مجمع کرّ وبیاں انگشت حیرت در دہاں

اے عزیز القدر! بہر خاطرت کردم رقم

خامہ ایں جا درشکست وسار بانم شد رواں

﴿232﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۰؍فروری ۸ ۷ ء/۱۳؍ربیع الاول ۹۸ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولانا الحافظ الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے خط کا بہت بے چینی سے انتظار رہتا ہے بالخصوص مفتی محمود صاحب کی وجہ سے۔ تقریباً دو ہفتے ہوئے مفتی جی کے کسی خادم کا خط محمد افریقی جو میرے پاس مقیم ہے کے نام آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ مفتی جی نے پاکستان کا جانا ملتوی کر دیا اور لندن سے سیدھے دیوبند جائیں گے۔ اس کے بعد معلوم نہیں ہوا کہ وہ کب گئے اور کہاں گئے اور اگر گئے ہوں تو میرا سلام مسنون بھی کہہ دیں۔

حاجی یعقوب کا خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ مولوی یوسف کی کتابوں نے بہت وقت ضائع کیا اور حرج بھی کیا, اس لئے کہ وہ اس قدر بوسیدہ کتابیں تھیں کہ بعضوں پر نام بھی نہیں تھا, بلٹی بنانے میں بڑی دقت ہوئی, بہر حال دو ہفتے ہوئے وہ تمہاری کتابیں بمبئی سے لندن روانہ کر چکے ہیں۔ براہ کرم کتابیں پہنچ جانے کی رسید سے بمبئی ضرور مطلع کریں, تم خطوط لکھنے میں بہت لا پرواہ ہو۔

جن صاحب کی معرفت یہ خط جا رہا ہے ان کا خط آیا تھا کہ فضائل صدقات کا ترجمہ کرنا چاہتے ہیں بشرطیکہ کہیں اور نہ ہوا ہو, تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اپنی کسی کتاب کے بعینہ چھاپنے میں یا ترجمہ چھاپنے میں کبھی بخل نہیں ہوا, البتہ تصحیح کی تاکید بہت کرتا ہوں, ترجمہ کو ایک دو ماہروں کو جو اردو اور انگریزی دونوں سے واقف ہوں دکھلانا ضروری سمجھتا ہوں۔

میں نے ان کو لکھا ہے کہ تم سے مشورہ کریں, براہ کرم ان کو مفید مشورہ سے متمتع

کریں, علامہ خالد اس کام کیلئے مناسب ہیں یا اور کوئی تمہاری نگاہ میں مناسب ہو۔ میرا کام سمجھ کر ان کی مشورہ سے ضرور مدد کریں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ, ۲۰/فروری ۸۷ء، مدینہ طیبہ

صوفی اقبال صاحب میرے پاس بیٹھے ہیں اپنا سلام لکھنے کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہ میں نے ایک پرچہ لکھا تھا اس کا جواب نہیں آیا۔ دوسرے جزء کا جواب تو میں نے بتا دیا کہ وہ اپنے مشاغل عالیہ کی وجہ سے مجھے ہی خط نہیں لکھتے تم تو پھر بھی بعد کے درجہ میں ہو۔

﴿233﴾

از: محمد زکریا صاحب۔ لندن

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲۳/فروری ۸۷ء / ۱۶/ربیع الاول ۹۸ھ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب معظم ومحترم!

بعد تسلیم بصد تعظیم کے عرض ہے کہ گذشتہ نومبر ۷۷ء میں حج کے موقعہ پر حضور سے بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت حضور کی خدمت میں ''LILT'' کے چند ٹن ہدیۃً پیش کئے تھے, ساتھ ہی حضرت مولانا یوسف صاحب متالا کا سلام بھی پیش کیا; جس کی وجہ سے حضور کو یہ تأثر ہوا کہ حضرت یوسف متالا صاحب نے فرمائش کی ہوگی, حالانکہ ایسا نہیں تھا۔

لِـلـٹ کے ٹن میں ہدیۃً بذاتِ خود اپنی مرضی سے لے آیا تھا لہذا حضرت مولانا یوسف صاحب متالا پر اس بات کا خلاصہ ضرور لکھ دیجئے گا۔ انہوں نے کوئی فرمائش نہیں کی تھی۔ ناچیز کو بھی اپنے مزاج مبارک کی خیریت سے مطلع فرما کر سرفراز فرمائیے گا اور دعا میں یاد کیجئے گا۔ دعا کا طالب محمد زکریا۔ مؤرخہ ۲۳/فروری ۸۷ء

﴾234﴿

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷/فروری ۷۸ء/۲۰/ربیع الاول ۹۸ھ

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ صاحب ہر ہفتہ ایک خط ضرور بھیجتے ہیں اور بعض ہفتہ دو, مسجد نور کے پتہ سے، مدرسہ شرعیہ کے پتہ سے، ایک ہی مضمون ہوتا ہے۔ میں ایک ہفتہ کیلئے مکہ مکرمہ گیا تھا آیا تو ڈاک میں تین خط ان کے بیک وقت ملے۔ میں کئی دفعہ براہ راست بھی اور آپ کے واسطہ سے بھی ان کو لکھوا چکا ہوں کہ آپ کے پاس تو پیسے بھی بیکار ہیں اور وقت بھی بہت۔ یہ ناکارہ تو اوقات سے بھی معذور ہے اور اتنے پیسے بھی میرے پاس نہیں کہ آپ کے خط کا جواب دیتا رہوں۔

میں نے ان کو یہ بھی لکھا کہ تھا کہ آئندہ کوئی خط لکھیں تو جواب کیلئے ائر لیٹر ضرور بھیجیں, یہ ہمیشہ یکطرفہ خط بھیجتے ہیں, میرے لئے ہر خط کا جواب دینا مشکل ہے۔ ایک ہی مضمون ہوتا ہے جو انہوں نے اجرت پر کسی سے سو پچاس ائر لیٹر لکھوا لئے ہیں۔ آپ ان سے میرا یہ خط بھیج کر تاکید کر دیں کہ اس طرح پیسے ضائع کرنے سے کیا فائدہ؟ اگر پیسے زائد ہیں تو دار العلوم میں چندہ مقرر کر دیں, دعا کے لئے ہر ہفتہ خط بھیجنا بیکار ہے۔

میں تو لکھنے پڑھنے سے معذور ہوں میرے کاتبوں نے بھی ان کا خط سنانا چھوڑ دیا ہے۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ آئندہ میرے جواب کا انتظار نہ کریں, دعا سے دریغ نہیں, دعا اہتمام سے کرتا ہوں روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام بھی پیش کرتا رہتا ہوں۔ قاری صاحب! بہت اہتمام سے ان کو سمجھا دیں, آج میرے کاتبوں نے ان کے ۲۴/خط سنائے۔ کیا یہ واقعی رئیس

ہیں یا دماغ میں خشکی ہے؟ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۷/فروری ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿235﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۸/فروری ۷۸ء/ ۲۱/ربیع الاول ۹۸ھ

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۸/فروری پہنچا۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ تم نے اس سے پہلے بھی کوئی مفصل خط لکھا ہے وہ نہیں ملا۔ مجھے تو بہت سختی سے انتظار رہا تمہیں ایک تقاضا کا خط عزیز یعقوب سے بھی لکھوایا تھا تم نے اس کا بھی جواب نہیں دیا، البتہ آپریشن کے وقت کا ایک خط پہنچا تھا اس کا جواب بھی لکھوا چکا ہوں۔

اس سے مسرت ہوئی کہ مفتی صاحب نے واپسی کا تقاضا چھوڑ دیا تھا، اللہ تعالیٰ تم سب کو جزائے خیر دے کہ تم سب کی مساعی سے یہ مرحلہ خیریت سے نمٹ گیا۔ معلوم نہیں مفتی صاحب کا یہ جہاز بمبئی میں ٹھہرے گا یا سیدھے کلکتہ جائے گا؟ تم نے بہت اچھا کیا کہ مفتی صاحب کی راحت رسانی اوران کے مذاق کی رعایت کی، جزاک اللہ تعالیٰ۔

اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ مفتی صاحب بہت خوش وخرم گئے۔ مجھ سیہ کار کی نسبت سے تو عیوب ہی ظاہر ہوں گے۔ مفتی صاحب کا شاعر ہونا تو تمہارے ہی خطوط سے معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ ان کی خوبیوں میں مزید اضافہ فرمائے اور مجھ سیہ کار کیلئے ان دوستوں کی

خوبیاں ستاری بن جائیں۔

ہم نے تو کبھی ان کے کشف کا ذکر سنا نہیں, ماشاء اللہ تعالیٰ تم نے تو چند ہفتوں میں وہ سب دیکھ لیا جو ہم برسوں میں بھی نہ دیکھ سکے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ زاہد عن الدنیا رہے, اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازے۔ تم شیخ کو بلانے کا کبھی ارادہ نہ کیجیو ورنہ شیخ کا تو تم نے خود ہی تجربہ کرلیا کہ دنیا دار آوارہ گرد آدمی ہے, اللہ جل شانہ نے ستاری فرما رکھی ہے, اس کے کرم سے امید ہے کہ نیک لوگوں کے حسنِ ظن سے آخرت میں بھی ستاری فرما دے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ دارالعلوم کے طلبہ کو ان سے بہت فائدہ پہنچا, **اللھم زد فزد**۔ تمہارا یہ کہنا کہ یہ آمد تو آپریشن کی مد میں ہوگئی بالکل غلط ہے, آپریشن تو تم نے انکے ذمہ سر منڈھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی آمد کو تمہارے مدرسہ کیلئے موجبِ خیر و موجب ترقیات بنائے۔ تمہارے دارالعلوم کے سلسلہ میں جو اشعار کہے احتیاط سے رکھیو, شاید شائع کرنے کی نوبت آجائے۔

میں تو ضرور تمہاری سفارش کروں گا مگر پیارے! اصل محرک جذب ہوا کرتا ہے اور خوشامد، براہ راست جتنی منت اور یاددہانی کراؤ گے مفید ہوگا, میرا کہنا تو حکم کے درجہ میں ہوجائے گا۔ اس سے مسرت ہوئی کہ تمہارے یہاں کے طلبہ ان سے بیعت ہوگئے, معلوم نہیں انہوں نے صرف بیعت ہی لی یا کچھ ذکر شغل بھی بتایا۔ تمہارے اس کلام کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا کہ تین ماہ تک نگرانی ضروری ہے, تو کیا تین ماہ وہ کلکتہ رہیں گے؟

حاجی یعقوب کا خط میرے پاس بھی آیا کہ تمہاری کتابوں کے صندوق نے ان کو بہت دق کیا۔ کتابیں بوسیدہ تھیں، فہرست بھی نامکمل تھی اور پھر عین روانگی کے وقت سہارنپور سے بھی [ایک] پیکٹ آگیا کہ اس کو بھی لندن بھیج دو, معلوم نہیں تمہاری فرمائش تھی یا نہیں۔ حاجی صاحب نے لکھا کہ اس کی وجہ سے مزید تاخیر ہوئی, یہ معلوم نہیں کہ امداد الغرباء کا پیکٹ پہنچ گیا یا نہیں۔

تمہارے دارالعلوم اور تمہاری ذات کیلئے تو بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔ تمہارا پچھلا خط تو پہنچا ہی نہیں۔ تم نے ملک صاحب سے فون کے داموں کا تقاضہ کرلیا کافی ہے۔ میرا یوں جی چاہا کرتا ہے کہ میرے دوستوں کی طرف سے دوسروں کے مال پر مال مفت کا اثر نہ پڑے، اپنی طرف سے اصرار کافی ہے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ پی آئی اے کے متعلق تراشہ نہ مجھے ہندوستان ملا نہ یہاں، اگر کسی کے پاس وہ اخبار مل جائے تو اس کا فوٹو ضرور بھیج دیں۔ قوت حافظہ کیلئے تذکرۃ الرشید میں کئی نسخے ہیں، اس کا اہتمام کریں۔ ماشاءاللہ تعالیٰ آپ کے زیر درس کتابیں تو بہت زیادہ ہیں، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

تم نے جو دو مرض لکھے وہ پہلا جو ہے وہ تو قابلِ احتراز ہے اور اس میں مضرت ہی ہے منفعت کچھ نہیں، اس سے بہت اہتمام سے بچنے کی ضرورت ہے۔ دوسرے مرض میں منافع اور مضار دونوں ہیں لیکن خط میں لکھنے کی چیز نہیں اگر ملاقات ہوجائے میری زندگی میں تو مجھ سے دریافت کر لیجیو اور اگر مر گیا تو مفتی محمود صاحب سے تو آپ کے براہ راست تعلقات ہوگئے ہیں، میرے حوالہ سے ان سے دریافت کرلیں۔ ڈیوزبری کا ایک خط پونڈ کے ساتھ ہے، تکلیف کرکے اس کو بھی بھیج دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۲۸رفروری ۷۸ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، درخواست دعا، اعجاز کا کام تو آپ نے باوجود وعدہ کے کیا نہیں۔

﴿236﴾

از: جناب حاجی محمد یعقوب صاحب، بمبئی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: دوشنبہ ۳؍ربیع الثانی ۹۸ھ/۱۳؍مارچ ۷۸ء

بگرامی خدمت حضرت اقدس مخدومی ومحترمی مدظلہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ یہاں پر بھی حضرت والا کی دعاؤں کی برکت سے ہر طرح خیریت وعافیت وامن ہے۔ خادم یہاں سے شنبہ کی شام کو عشاء کے بعد گودھرا کیلئے روانہ ہوا تھا، اتوار کی صبح کو گودھرا پہنچنا ہوا، بارہ گھنٹہ گودھرہ میں قیام رہا۔

کل شام کو عشاء کے بعد گودھرا سے روانہ ہوکر آج صبح بعد فجر یہاں پہنچنا ہوا، الحمدللہ اجتماع کی کاروائی بہت ہی سکون کے ساتھ چل رہی تھی، مجمع اتنا زیادہ تھا کہ ایک دوسرے سے ملنے کی نوبت کم آتی تھی۔

نظام الدین سے حضرت جی مدظلہ ومولوی زبیر سلمہ، مولانا محمد عمر صاحب، مولانا عبداللہ صاحب، منشی بشیر صاحب اور دیگر سارے ذمہ دار پرانے کارکن تشریف لائے تھے۔ سہارنپور سے مولوی محمد طلحہ سلمہ، مولوی سلمان سلمہ، مولوی شاہد سلمہ، اور مدرسہ مظاہر سے مولوی محمد عبدالمالک صاحب ودیگر اساتذہ بھی تشریف لائے تھے۔

اکابرین حضرات میں بھی بہت سے حضرات تشریف لائے تھے۔ مولانا عبدالحلیم صاحب، مولانا قاری امیر حسن صاحب، مولانا عمران خان صاحب اور دوسرے بڑے مدارس کے مہتمم صاحبان بھی تشریف لائے تھے۔

اس میں ایک خاص منظر یہ تھا کہ یہ اجتماع شہر سے باہر ایک وسیع میدان میں رکھا

گیا تھا اور مختلف صوبوں کے احباب کیلئے بڑے بڑے علیحدہ شامیانے باندھے گئے تھے۔ عام اجتماع اور بیان کیلئے جو شامیانہ باندھا گیا تھا وہ ایک ہزار فٹ لمبا اور ساڑے سات سو فٹ چوڑا بنایا گیا تھا, یہ پنڈال شامیانہ عام بیان کیلئے اور نماز کیلئے تیار کیا گیا تھا۔ اس میں [نمازوں اور بیانات کے] علاوہ کے وقت [میں] صوبہ گجرات کے احباب قیام بھی فرماتے تھے۔

آدمیوں کا بے پناہ ہجوم اور میدان کا منظر دینی فیض سے دل بہت ہی متأثر ہوا اور عرفات کے میدان کی یاد دلاتا تھا۔ دوسرا خاص منظر عرب حضرات کی شرکت کا تھا, ان حضرات کا ایک خاص لباس اور تعداد بھی بہت زیادہ تھی, حرمین شریفین کی یاد تازہ کرتا تھا۔ مولانا سعید احمد خان صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ مجمع کی صحیح تعداد تو بتانا مشکل ہے لیکن جو پنڈال باندھے گئے تھے اس کے ناپ کے اعتبار سے چار لاکھ آدمیوں کا اندازہ معلوم ہوتا تھا, واللہ اعلم۔

ریل والوں نے اور بس کمپنی والوں نے اسپیشل ٹرینیں اور بسیں تجویز کی تھیں جس سے اجتماع میں شرکت کرنے والوں کو سہولت ہو۔ اس میں خاص طور سے یہ منظر بھی قابل ذکر ہے کہ بہت سے لوگ اپنے اپنے مقام سے بڑی بڑی بسیں ریزرو کرا کے شریک ہوئے تھے, یہ بسوں کی تعداد کا منظر بھی حجاز مقدس کی یاد دلاتا تھا۔ اس کے علاوہ ٹیکسیاں اور پرائیویٹ موٹر کاریں علیحدہ تھیں۔ سنا کہ صرف بمبئی سے تیرہ سو ٹیکسیاں گودھرہ پہنچی تھیں جو زیادہ تر پالنپوری حضرات چلاتے ہیں۔

بمبئی میں بہت سے احباب اپنی اپنی دکانیں بند کر کے اور اپنے ملازموں کو لے کر گودھرہ شریک ہوئے ہیں۔ اخباروں میں بھی یہ خبر شائع ہوئی کہ مسلمانوں کا ایک خالص مذہبی اجتماع گودھرہ میں ہو رہا ہے, جس میں لاکھوں کی تعداد میں مسلم حضرات شرکت کریں گے۔ دیوبند سے حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کے شرکت کی بھی خبریں آ رہی تھیں لیکن کل

اجتماع میں صرف غازی صاحب تشریف لائے, معلوم ہوا کہ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ [خرابیِ] صحت کی وجہ سے تشریف نہیں لائے۔

گجرات والوں نے اجتماع میں انتظام بہترین کیا تھا تا کہ آنے والے مہمانوں کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو۔کل شام کو قبل عصر نکاح کی ایک مجلس رکھی گئی تھی جس میں مولانا محمد عمر صاحب نے بیان بھی کیا اور نکاح بھی پڑھائے, بعد عصر کی عام مجلس میں حضرت جی مدظلہ نے بیان فرمایا اور قبل مغرب نکاح کے خطبہ کے بعد تقریباً ایک سو سے زائد نکاح پڑھوائے گئے, اللہ پاک سب کو مبارک فرمائے۔مختلف اوقات میں مختلف حضرات کے بیانات ہوتے تھے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اجتماع سے قبل کئی لوگوں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت فرمائی جس میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور والا مع صحابہ کرامؓ گودھرہ کے اجتماع کیلئے دعا فرمارہے ہیں۔اجتماع کا منظر تو عجیب وغریب تھا,تقریباً ۳۰ ر سال سے اس کام میں لگا [ہوں] اور کئی اجتماعات میں شرکت کا موقعہ ملا ہے لیکن گودھرہ کے اجتماع جیسا منظر کہیں بھی نظر نہیں آیا, ہاں عرفات کا منظر علیحدہ ہے۔

آج دوپہر کو آخری دعا ہوگی, اس کے بعد اللہ کے راستہ میں احباب روانہ ہوں گے۔حضرت جی مدظلہ ورفقاء کا قیام گودھرہ میں مزید دو دن رہے گا کیونکہ اس اجتماع میں عورتوں کیلئے کوئی انتظام نہیں کیا گیا تھا وہ محروم تھیں۔اس کے علاوہ اجتماع کی انتظامی لائن میں کئی سو احباب لگے ہوئے تھے جو اجتماع کی کاروائی میں شریک نہ ہوئے تھے, اس لئے دو دن مزید قیام فرمائیں گے کہ ان کے لئے علیحدہ اجتماعات کئے جائیں گے۔حضرت جی مدظلہ ورفقاء کی ریل کی سیٹیں بدھ کے روز شام کو لی گئی ہیں, جمعرات کی صبح کو انشاءاللہ سب حضرات نظام الدین پہنچ جائیں گے۔

اس اجتماع کی ایک یہ بھی خصوصیت تھی کہ ہر جگہ کے ذمہ دار احباب شریک تھے۔ آسام، بنگال، بہار ایسی جگہیں ہیں کہ وہاں سے گودھرہ آنے میں خرچ اور وقت دونوں زیادہ [صرف] ہوتے ہیں اس کے باوجود ان مقامات سے ہزاروں کی تعداد میں احباب شریک ہوئے تھے۔ اجتماع میں شرکت کرنے والوں کی جو تعداد تھی اس میں زیادہ تر نوجوان طبقہ نظر آرہا تھا، خاص طور سے ہمارے بمبئی سے بھی نوجوانوں کی تعداد زیادہ تھی، اللہ پاک انہیں ہر طرح قبول فرماویں۔

مولوی سلمان صاحب سلمہ نے چار پیکٹ خطمی کے خادم کے حوالہ کئے تھے جو میں اپنے ساتھ گودھرہ سے لے آیا ہوں، انہوں نے بتایا کہ چاروں پیکٹ مدینہ منورہ حضرت کے پاس پہنچانے ہیں، جو انشاء اللہ کسی کے ساتھ روانہ کردوں گا۔

بہار سے مولانا منور حسین صاحب، مولوی عبدالرحیم صاحب متالا، مولوی کفایت اللہ پالنپوری ومولانا محمد شفیع صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ ملک عبدالحفیظ صاحب سے بھی گودھرہ میں ملاقات ہوئی، ملک صاحب انشاء اللہ نصف روز کیلئے بمبئی تشریف لائیں گے اور رسول خان سے مل کر بلٹیوں کی ادائیگی کے کاغذات بنائیں گے۔

ابھی ابھی اس وقت عبدالکریم بھائی کے گھر سے فون آیا کہ ہم نے سنا ہے کہ گودھرا میں بڑا فساد ہوگیا ہے تو ہمیں فکر ہورہی ہے، میں نے اطمینان دلایا کہ بالکل بے بنیاد بات ہے، رات کو ساڑھے نو بجے تک تو میں وہاں موجود تھا، علاوہ اس کے آج صبح بھی ایک کام سے گودھرہ سے یہاں فون آیا تھا کوئی گڑبڑ نہیں، یہ سب [فسادیوں] کی چال ہے۔ عبدالکریم بھائی گودھرہ میں گئے ہیں اس لئے ان کی اہلیہ کا ابھی فون آیا تھا، اللہ پاک ہی ان شرارت کرنے والوں کو ہدایت دے۔

خادم دعا کی اور صلوۃ وسلام پیش فرمانے کی درخواست کرتا ہے۔ ہمارے مولانا محمد

عمر صاحب نے اپنے بھائیوں سے اور اپنے گاؤں والے بمبئی کے تاجروں سے گذارش کی تھی کہ سب لوگ اپنا اپنا کاروبار بند کر کے سب کے سب اجتماع میں شریک ہوں, سب نے ویسا ہی کیا۔

﴿237﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸/ مارچ ۷۸ء/ ۹/ ربیع الثانی ۹۸ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری یوسف متالا صاحب!

بعد سلام مسنون، تمہارے محبوب شہر گودھرا کے بین الاقوامی اجتماع [کے چرچے] ۶/ مہینے سے بڑے زور وشور سے چل رہے تھے, بڑے خطوط دعاؤں کے تجویزوں کے آتے رہے, ۱۱/ مارچ کو اس کا افتتاح ہوا, آج حاجی یعقوب کا پہلا خط اس کے سلسلہ میں آیا۔ تمہارے مدرسہ کا طالب جا رہا, میں نے سوچا تم اس کی قدر زیادہ کرو گے اس واسطے کہ میرے پاس تو ابھی ابتداء ہے اتنی تفاصیل آویں گی کہ میں سنتا سنتا بھی اکتا جاؤں گا, پھر تمہارے پاس جانے والا ملے یا نہ ملے, اس لئے سرسری سن کر تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔

اس خط میں قبۂ خضریٰ کے گرنے کی جو خبر ہے وہ بالکل غلط ہے, یہاں تو مسجد کی زینت کے تو ایسے زور بندھ رہے ہیں کہ گنبد خضریٰ پر بھی نئی پالش ہوئی ہے۔ روضۂ اقدس کے اندر بھی پرانی زمین ہٹا کر نئے پتھر لگائے گئے ہیں اور بہت زیادہ تزئین چاروں طرف ہو رہی ہے, انہدام کی خبر جیسا کہ خود حاجی جی نے لکھی ہے غلط شوشہ ہے۔ گودھرا کے فساد کے متعلق یہاں تو کوئی اطلاع ہے نہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم حبیب اللہ ۱۸/ مارچ ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿238﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ربیع الثانی ۹۸ھ/ مارچ ۷۸ء

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے گودھرا کے اجتماعات کی تفاصیل نے تو میرے لئے بھی رشک پیدا کر دیا کہ کسی طرح شریک ہو ہی جاتا کیونکہ وہ تمہارے دوست کا شہر ہے اسلئے اس کے متعلق تو خصوصی خطوط آتے ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم تک بھی پہنچ جائیں کہ تمہارا جی مجھ سے زیادہ خوش ہوگا۔

عزیز شاہد سلمہ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب نے میرٹھ کے کسی صاحب کا خواب سنایا کہ جناب نبی اکرم ﷺ بنفس نفیس گودھرا کے اجتماع کا انتظام فرما رہے ہیں اور پھر چل پھر کر نظم و نسق ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ خدام نے جو پیچھے پیچھے چل رہے تھے نے عرض کیا کہ اجتماع کی کامیابی کیلئے اور اجتماع والوں کیلئے دعا فرمایئے۔ آپ نے فوراً دست مبارک دعا کیلئے اٹھائے اور بہت دیر تک دعا فرمائی۔

اس کے بعد شاہد نے لکھا کہ کم از کم ہندوستان کی زمین پر اتنا بڑا تبلیغی اجتماع اب تک نہیں ہوا۔ یہ اجتماع ایک سو پچیس ایکڑ زمین پر ہوا تھا۔ جس میں پنڈال، عمومی مہمانوں کیلئے شامیانے، خصوصی مہمانوں کیلئے جھولداریاں اور غیر ملکی مہمانوں کیلئے بڑے بڑے طول طویل خیمے نصب کئے گئے تھے۔ غیر ملکیوں کا ایک اچھا خاصا شہر اجتماع گاہ میں بسا ہوا تھا۔ ان کا مطبخ بھی الگ تھا اور صاف ستھرا ایک بڑا کھانے کا خیمہ الگ تھا جس میں چائے، کھانے کیلئے یہ سب لوگ جمع ہوتے تھے۔

یہ ایک سو پچیس ایکڑ زمین چالیس مختلف آدمیوں کے الگ الگ کھیت تھے۔ جس کو انہوں نے ایک مسطح اور مستطیل میدان بنا دیا تھا۔ چک بندی اور امتیازی نشانات ختم کر کے یہ ساری زمین ایسی بن گئی تھی جیسا ہوائی اڈہ۔ دو موسموں کی کھیتی ان لوگوں کو اپنی چھوڑنی پڑی۔ اجتماع کے چار ماہ قبل سے اس جگہ کو بنانے اور درست کرنے میں ذمہ دار حضرات مشغول ہو گئے تھے۔

اس پورے اجتماع گاہ میں چودہ ٹیوب ویل، چودہ کنوؤں پر لگے ہوئے تھے۔ جو مسلسل پانی کنوؤں سے کھینچ کر جلسہ گاہ میں پہنچا رہے تھے۔ پانی جمع کرنے کے بڑے بڑے ٹینک کچھ لوہے کے نصب کئے گئے اور کچھ پکے سیمنٹ کے بنائے گئے تا کہ بجلی اگر غائب ہو جائے تو یہ جمع شدہ پانی کام میں آوے۔ اس پانی کو پورے اجتماع گاہ میں پہنچانے کیلئے پندرہ ہزار میٹر پائپ بچھایا گیا اس میں جا بجا ٹونٹیاں لگائی گئیں تا کہ وضو میں سہولت رہے۔ جہاں پائپ نہیں لگایا جا سکا وہاں زمین میں پختہ سیمنٹ کی نالیاں بنائی گئیں تا کہ پانی جاری وساری رہے۔ چار بڑے بڑے حوض تیار کئے گئے جو وضو غسل اور کپڑے دھونے کے کام آئے۔

اس پورے اجتماع گاہ میں بجلی کے بلبوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی، لیکن بجلی کے ڈنڈے (ٹیوب) تین ہزار لگائی گئیں۔ بجلی کے اس سارے نظام کو چلانے کیلئے بارہ ہزار کلوواٹ کا پاور ہاؤس لیا گیا، جو مسلسل اپنی مساعی جمیلہ میں لگا رہا۔ ایک ہزار فٹ لمبا اور سات سو فٹ چوڑا پنڈال تیار کیا گیا جو ایک لاکھ نمازیوں کے تناسب سے بنایا گیا تھا۔

پنڈال بنانے میں منتظمین کا کچھ خرچ نہیں ہوا۔ احمد آباد اور سورت کے مل والوں نے کپڑا دیا۔ لکڑی والوں نے لکڑی کا وعدہ کر لیا۔ رسی والوں نے رسی دینے کا وعدہ کر لیا اس طرح مجموعی قربانی سے یہ پنڈال تیار ہو گیا۔ ورنہ اگر اس پر اخراجات ہوتے اور لاگت سے تیار کیا جاتا تو کم از کم ڈیڑھ لاکھ صرف پنڈال کے بنانے پر خرچ ہوتا۔ (گذشتہ سال رائے ونڈ والوں

نے جو اپنے پنڈال کا کرایہ دیا تھا وہ حسب روایت بھائی افضل چھیانوے ہزار روپیہ تھا۔)

اس اجتماع میں ۲۴۰؍نکاح ہوئے۔ بعد عصر اتوار کے دن مولانا انعام الحسن صاحب نے نکاح کے فضائل ومناقب بیان کیے اور پھر نکاح پڑھائے۔ مولانا عمر، مولانا عبید اللہ صاحبان بھی ایجاب وقبول کراتے رہے۔ اجتماع گاہ میں شرکت کیلئے دہلی سے سپیشل نہیں چلے لیکن واپسی میں دہلی کیلئے کئی سپیشل چلائے گئے۔ البتہ بمبئی سے کئی سپیشل آمد ورفت میں رہے۔ دلی ریلوے نے اطلاع دی تھی کہ اب ہمارے پاس کوئی بوگی نہیں رہی جسے گودھرا جانے کیلئے کسی ٹرین میں جوڑ دیں۔ سولہ سو آدمی سہارنپور سے اس اجتماع میں شریک ہوئے۔

[اجتماع کے ختم پر]۱۵۶۱؍جماعتیں اللہ کے راستے میں نکلیں۔ جس میں ۵۸۱۴؍آدمی تھے۔ یہ سب اندرون ملک کیلئے تھیں۔ بیرون کی جماعتیں ۶۰؍کے قریب نکلیں، جو مذکورہ تعداد سے علیحدہ ہیں۔ مجمع کا اندازہ محتاط قول کی بنا پرے، ۸؍لاکھ تھا۔ بی بی سی لندن نے ۱۰؍ لاکھ کا مجمع بتلایا تھا۔ دو مرتبہ اس اجتماع کو اس نے نشر کیا۔ مجمع کے سکون واطمینان پر اظہارِ حیرانی کیا۔ ہندوستان کے مشہور انگریزی اخبار انڈین ایکسپریس نے لکھا تھا کہ ہمارے نمائندوں نے خوب گھوم پھر کر دیکھا نہ پولیس تھی نہ سپاہی۔ لیکن سارا مجمع مہذب تھا۔ نہ دنگا ہوا نہ فساد۔ اس اجتماع سے ہمیں معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا حکومت اور پولیس سے کوئی تعلق نہیں۔ ورنہ وہ لوگ ضرور ہوتے۔ انڈین ایکسپریس نے یہ بھی لکھا کہ فلاں غیر مسلم وزیر بھی اجتماع گاہ میں تھے۔ نماز کا منظر دیکھ کر بول اٹھے ان کی تنظیم دیکھو کتنی مضبوط ہے۔

عزیز ابوالحسن نے اپنے خط میں لکھا کہ حضرت جی نے فرمایا کہ اس اجتماع کے سلسلہ میں بہت سے مبشرات سننے میں آرہے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ بہت سے آدمیوں نے آسمان سے سبز پوشوں کو اترتے ہوئے دیکھا جس کے شاہد بہت سے غیر مسلم بھی ہیں۔ پھر فرمایا جیسا کہ بدر میں دیکھا گیا تھا۔ ایک روایت کے مطابق سترہ لاکھ کا مجمع تھا۔

ایک عجیب بات یہ تھی کہ ۱۱؍ مارچ ۷۴ء میں اس جگہ مسلمانوں کا قتل عام ہوا تھا۔ پٹرول ڈال کران پر آگ لگائی گئی تھی اور جس جگہ حضرات کا قیام تھا اسی باغ میں آگ لگانے والوں نے پناہ لی تھی۔ عزیز مولوی سلمان سلمہ نے اپنے خط میں لکھا کہ اس اجتماع کے بارے میں ہر چہار طرف سے اس قدر مبشرات سننے میں آئے کہ بلا اختیار دل پر تقاضا ہوا کہ اس اجتماع کی برکت حاصل کرنے کی نیت سے شرکت کی جائے۔ اور وہاں پہنچ کر بہت سے لوگ ایسے نظر آئے جن کا جوڑ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ فقط

﴿239﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸؍ مارچ ۷۸ء / ۹؍ ربیع الثانی ۹۸ھ

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، آپ کے ایک معتقد کا یہ خط آیا جنہوں نے لکھا کہ تجھ سے غلط فہمی ہوئی، میں نے تو مولوی یوسف کا سلام پیش کیا تھا۔ میں نے ان کو لکھ دیا کہ یہ غلط ہے، آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ مولوی یوسف نے ٹیلی فون پر مجھ سے کہا تھا کہ لیتے جائیو، اگر آپ یہ کہتے کہ یہ میری طرف سے ہے تو قبول نہ کرتا، اس لئے کہ میں بیعت کے وقت کوئی ہدیہ قبول نہیں کرتا، بہر حال اب تو میں اپنی یاد ہی کو غلط بتا سکتا ہوں۔

آپ ان کو اپنی ناراضی کی معافی فرما دیں، اب تو جو ہونا تھا گذر چکا۔ اگر میں آپ کو یہ لکھوں کہ آپ تین ڈبے خرید کر واپس کر دیں تو ان کا دل برا ہوگا۔ اب تو آپ ان کو لکھ دیں کہ زکریا کا خط آگیا، غلط فہمی جس سے بھی ہوئی ہو اب تو وقت گذر گیا۔ میری طرف سے بھی معاف ہے، آپ بھی معاف فرما دیں۔ فقط والسلام

میری صحت خوب خراب ہورہی ہے, مگر سہارنپور دہلی کی طرح سے تمہارے خط کا بھی اشتیاق شدت سے رہتا ہے۔ حافظ پٹیل صاحب کا بھی گرامی نامہ آیا ہے, اپنے اجتماع میں آنے کی دعوت دی ہے۔ **لندن کا اشتیاق تو جب سے آپ نے دارالعلوم شروع کیا برابر ہے** مگر امراض وعوارض بڑھتے ہی جارہے ہیں اور اب تو اس تمنا کے پورا ہونے کی بظاہر امید بھی نہیں رہی۔

آپ کے یہاں کا تو اجتماع اخیر شعبان میں ہے اگر کوئی صورت ممکن ہوئی تب بھی آخر شعبان میں میرا آنا ناممکن ہے اسلئے کہ اگر رمضان سہارنپور مقدر ہے تو میں تو یکم شعبان سے پہلے یہاں سے روانہ ہوجاؤں گا, دس پندرہ دن مکہ میں بھی ضرور لگیں گے۔ تین ماہ کا مجھے ویزہ ملا کرتا ہے شعبان، رمضان، شوال کے بعد شروع ذیقعدہ میں رائے ونڈ کی حاضری ضروری ہے۔

اب تو میر النعم البدل مفتی صوفی محمود صاحب آپ کو مل گئے ہیں, اللہ تعالیٰ آپ کو بھی مبارک کرے اور ان کو بھی کہ دونوں کو قدردان مل گیا۔ میں نے پہلے خط میں لکھا کہ مفتی صاحب نے جو آپ کے مدرسہ کی شان میں اشعار کہے ہیں ان کو محفوظ رکھیں۔ اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون کہہ دیں, عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۸/ مارچ ۷۸ء، مدینہ طیبہ

240

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۹/ مارچ ۷۸ء / ۲۰/ ربیع الثانی ۹۸ھ

مبارک مبارک مبارک

عزیز گرامی قدر قاری یوسف متالاسلمہ!

بعد سلام مسنون، کئی دن سے تمہیں مبارک بادی کا خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر یہ سوچتا رہا کہ تکمیل کے بعد لکھوں گا۔ کل سہ شنبہ ۲۸/مارچ کو عصر کے بعد میری مجلس میں قاضی عبدالقادر صاحب کی عبارت سے تمہارے یعقوب کا نکاح ہوا بڑی دھوم دھام ہوئی۔ یہ تو شرعی نکاح تھا ضابطہ کا نکاح قاضی کی مجلس میں زوجین جائیں گے اور ایجاب وقبول کریں گے۔

بڑے زوردار کارڈ چھپے تھے مجھے تو کیا ملتا میرے ساتھیوں کو بھی نہیں ملا۔ بہت کوشش سے بہت تدبیروں سے ایک کارڈ تمہارے پاس بھیجنے کیلئے حاصل کیا کہ اصل خوشی تو تمہیں ہی ہوگی۔

مجھے تو اس سارے اسراف پر بڑا غصہ آیا اسی لئے میرے پاس مانگنے پر کارڈ بھی نہیں دیا کہ اصل خوشی تو تمہیں ہی ہوگی اور میرے نکیر پر بھی تمہیں شاید غصہ ہی آوے، معاف کیجیو۔ میرا مقصد تو صرف یہ کارڈ بھیجنا تھا مگر خوش قسمتی سے کل تمہارا الفافہ بھی پہنچ گیا۔ ایک کارڈ دوریال میں چھپا ہے، کاش یہ سارا اسراف کسی دینی کام میں خرچ ہوتا اور وہ دولہا دولہن کیلئے کتنا کام آتا۔

تمہارا خط مؤرخہ ۱۷/مارچ کل ۲۸/مارچ کو پہنچا جس میں میرے دو خطوں کی رسید تھی۔ مفتی صاحب کے کلکتہ دیوبند اور سہارنپور کے حالات تو تفصیل سے پہنچ چکے مگر سہارنپور کے خط میں یہ تھا کہ ابھی آنکھ کی صفائی نہیں آئی۔

کسی شخص کو خواب میں ڈاڑھی منڈاتا دیکھنا صاحب خواب کے حالات پر موقوف ہوتا ہے، اگر دیندار ہے تو بشارت مغفرت ہے اھل الجنة جرد مرد، اور بے دین ہے تو تشبہ بالکفار ہے۔ تمہارے خواب میں دوسرا جزء تو ہو نہیں سکتا پہلا متعین ہے۔

مختارات کے متعلق جو تم نے اشکالات کیا وہ میری سمجھ میں نہیں آیا اور چونکہ میں آج کل بہت مریض ہوں دماغ کام نہیں کر رہا ہے اس کے متعلق کچھ دنوں سوچنے کے بعد کوئی رائے قائم کرسکوں گا۔تم بھی اس میں میری مدد کرو اپنے اشکال کو اور حضرت گنگوہی کے خلاف کو واضح اردو میں لکھ کر بھیجو تا کہ میں سن کر کوئی رائے قائم کرسکوں, مجھے لکھنے میں کوئی تأمل نہ کیجیو۔

تمہارے یہاں کے سہ ماہی امتحان کی خبر سے مسرت ہوئی, اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے مدرسہ کو ہر امتحان میں کامیابی نصیب کرے۔مولانا عبدالرحیم صاحب کا میرے پاس تو بہت عرصہ سے کوئی خط ہی نہیں آیا البتہ ان کے پیامات کبھی حاجی یعقوب کے خط میں کبھی مولوی کفایت اللہ کے خط میں آتے رہتے ہیں ان ہی کے خطوط میں ان کے جوابات دے دیتا ہوں۔

انہوں نے بہت جلد مدینہ پہنچنے کو لکھا تھا مگر میں نے یہ لکھا تھا کہ ابھی ارادہ نہ کریں, رجب تک انتظار کریں۔میرا معلوم نہیں کہ ہندوستان آنا ہوگا یا نہیں, اگر میرا ہندوستان آنا ہوا تو رمضان بعد میرے ساتھ آجاویں اور اگر نہ آنا ہوا تو رجب میں یہاں آنے کا ارادہ کریں۔ اس پر حاجی یعقوب کے خط میں کل ان کا پیام پہنچا کہ زامبیا سے پارسال بھی ٹکٹ آیا تھا اور وہ بے کار گیا اس سال پھر آیا ہے, ان کا خیال ہے کہ اس وقت زامبیا ہو آؤں۔ میں نے لکھوا دیا کہ اس میں کوئی مضایقہ نہیں۔

حاجی یعقوب نے بالکل غلط لکھا کہ میرا رمضان سہارنپور کا طے ہو گیا بڑا تعجب ہے کہ وہ تو مجھے ہر خط میں لکھتے ہیں کہ تیرے رمضان کے متعلق استفسارات ہوتے ہیں اور میں لکھ دیتا ہوں کہ ابھی شیخ کی طرف سے تعیین نہیں ہوئی اور تمہیں لکھ دیا کہ میرا رمضان سہارنپور کا طے ہو گیا۔

تمہیں معلوم ہے کہ میرا معمول یہ ہے کہ ہندوستان سے آتے ہی استخارہ شروع کردیتا ہوں اب بھی ہے مگر اس سال امراض کی کثرت اور ضعف اس قدر ہے کہ ابھی تک ہمت سہارنپور جانے کی نہیں ہورہی ہے مگر میں انکار بھی نہیں لکھتا کہ وہاں سے رونا پیٹنا شروع ہوجائے گا اس لئے میں ابھی تو یہی لکھتا ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تمہاری کتابیں صحیح سالم پہنچ گئیں۔ اس سے قلق ہوا کہ تم تین ہفتہ سے کھانسی میں مبتلا ہو, اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے, اور یہ ناکارہ تو ایک سال سے نزلہ، کھانسی، بخار اور نہ معلوم کس کس مرض میں مبتلا ہے, اب تو دوستوں سے دعائے مغفرت وحسن خاتمہ کا ملتجی ہوں۔

اہلیہ محترمہ اور مولوی ہاشم سے سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۹/ مارچ ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿241﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: یکم اپریل ۷۸ء/ ۲۳/ ربیع الثانی ۹۸ھ

ایں کہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۲۳؍ مارچ یکم اپریل کو پہنچا۔ میرے کاتبوں نے بتایا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب کا خط ہے۔ مجھے تو یقین نہیں آیا مگر جب وہ میرے اصرار پر بار بار نام لیتے رہے تو یقین آیا کہ تم بھی مجھے خط لکھ سکو۔ تمہارے پیامات تو آتے رہے اور جس خط میں آیا اسی میں جواب بھی لکھواتا رہا۔

عبدالحفیظ نے یہ روایت بالکل صحیح نقل کی کہ رجب میں یہاں نہ آویں اور یہ مضمون حاجی یعقوب کے خط میں پہلے لکھوا چکا ہوں۔ ان کا پیام یہ پہنچا تھا کہ تمہارا زامبیا کا ٹکٹ پارسال کا بھی ضائع ہوا اور پھر آ گیا۔ اس پر میں نے لکھوا دیا تھا کہ زامبیا ضرور ہوآؤ کہ پارسال کا ٹکٹ خراب ہوا اور پھر اس سال کا خراب ہو۔

میرا ہندوستان آنے کا ابھی طے نہیں ہوا, اور واپسی میں اگر یہ معلوم ہو کہ میں ہندوستان جا رہا ہوں تو وہاں آ جانا, اگر نہ جانا معلوم ہو تو مدینہ آ جانا۔ میرا جانا ابھی طے نہیں ہوا۔ یہ کوئی فرضی بات نہیں, میرا ابھی کچھ طے نہیں کہ رمضان کہاں ہو۔

استخارہ بدستور ہے امراض کی کثرت کی وجہ سے سفر کی تو ہمت ہے نہیں مگر اصحابِ کشوف جب حضور کا پیام پہنچا دیں گے مرتا گرتا ضرور جاؤں گا۔ مگر ہمارے اہل کشوف میں سب سے آگے تو عبدالحفیظ ہے وہ خود متر گشت میں ہے۔ دوسرے قاضی عبدالقادر وہ بالکل چپ ہیں۔ تیسرے مولانا محمد عمر صاحب وہ بالکل ساکت ہیں۔ جب ان کا خط آتا ہے تو لکھتے ہیں کہ زیارت تو ہوئی مگر تیرا مسئلہ بالکل یاد نہیں رہا۔

تم نے لکھا کہ تیرے جانے کے بعد سے برابر کوشش اور ارادہ رہا اس قسم کے الفاظ تو میرے یہاں کچھ معنیٰ دار نہیں ہوتے۔ دل خوش کن تو الفاظ سارے ہی خطوں میں ہوں۔ مولوی عبدالحفیظ اپنے مطبع کیلئے تمہیں بلانے کیلئے برابر مجھے تھپکیاں دیتے رہے۔ تم نے گودھرا جانے کیلئے جو مشقت اٹھائی وہ تمہاری صحت کے اعتبار سے بالکل اچھی بات نہ رہی۔ میں اپنی

ممانعت کی وجہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ اب وقت تو رہا نہیں اس لئے اب مناسب یہی ہے کہ جلد زامبیا ہو آؤ۔

کھجوروں کی رسید کا البتہ مجھے انتظار رہا کرے۔ مولوی کفایت اللہ کو بھی کہہ دیتے کہ ان کے خطوط بار بار آتے رہے کہ معلوم نہیں ملا یا نہیں۔ خدا کرے کہ عبدالرحمٰن کا دماغ صحیح ہو جائے۔ اس نے تو بہت ہی دق کیا۔ تمہاری شفاء کیلئے بلا کہے دعا کرتا رہتا ہوں کہ میری غرض متعلق ہے۔

میرا تو مشورہ یہ ہے کہ زامبیا سے ضرور نمٹ آویں۔ اپنی اہلیہ محترمہ اور صاحبزادگان سے سلام ودعوات کہہ دیں ان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ میری طبیعت بھی بہت دنوں سے گڑبڑ ہی چل رہی ہے۔ اس لئے اندازہ ہے کہ شاید ہندوستان جانا نہ ہو۔ فقط والسلام

عزیز مولوی اسماعیل میرے پاس ہیں وہی خط لکھوا رہے ہیں۔ میرا دستور یہ ہے کہ ایک بولتا رہے ایک لکھتا رہے۔ خوش قسمتی سے آج کل مولوی نجیب اللہ آئے ہوئے ہیں۔ ڈاک کا بہت سارا کام یہ نمٹاتے ہیں, اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ اللہ، بقلم نجیب اللہ

یکم اپریل ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿242﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹/ اپریل ۷۸ء / ۱۱/ جمادی الاولیٰ ۹۸ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری طبیعت خوب خراب ہے، ڈاک لکھوانا بھی مشکل ہے مگر تمہارے اور سہارنپور کے خطوط کا انتظار رہتا ہے۔ تم نے مولوی عاشق کی تحریر پر جو اشکالات کیئے، سنے تو میں نے بھی مگر دماغی انتشار کی وجہ سے میری سمجھ میں تو آیا نہیں، میں نے تمہارا خط مولوی عاشق کو دے دیا تھا انہوں نے میرے ہی پاس بیٹھ کر پڑھا اور مجھ سے پوچھا کہ 'اس کا جواب لکھوں یا نہیں؟ میرے نزدیک تو ضرورت ہے نہیں اس لئے کہ ان کا عندیہ میں سمجھ گیا میرا وہ سمجھ گئے، مناظرہ کرنا نہیں'۔ میں نے کہا بالکل ٹھیک ہے بار بار خط وکتابت کی ضرورت نہیں۔

تمہارا جب ابتدائی خط نصاب کے سلسلہ میں آیا تھا اس وقت مولوی معین اللہ بھی یہیں تھے اور سب کی آراء تمہیں لکھ دی تھیں، اس کی پابندی ضروری نہیں۔ تم اپنے یہاں کے حالات کے اعتبار سے اپنے ذوق سے جس کتاب کو چاہو رکھو جس کو چاہو نہ رکھو۔

مفتی صاحب کلکتہ گئے تھے وہاں پہنچ کر آنکھوں سے پانی نکلنے لگا ان کا خط تو آیا نہیں مگر محمد افریقی کے پاس ان کے افریقی خادم کا خط آیا کہ وہاں کے ڈاکٹر نے دوبارہ آپریشن تجویز کر دیا، اللہ تعالیٰ ہی خیر کرے، حالانکہ پہلی دفعہ دیکھ کر ڈاکٹر نے بہت بہتر آپریشن بتایا تھا۔

مولوی عاشق الٰہی بلند شہر کے رہنے والے ہیں تقسیم سے پہلے مظاہر میں پڑھا، تقسیم کے بعد مراد آباد، کلکتہ وغیرہ میں پڑھایا، اس کے بعد کراچی آ گئے تھے مفتی شفیع صاحب کے مدرسہ میں افتاء کی خدمت بھی کرتے رہے اور حدیث کے اسباق بھی پڑھاتے رہے، اب دو سال سے مدینہ میں ہیں، اللہ جل شانہ نے اپنے فضل وکرم سے ان کو میری علمی خدمات کیلئے کاتب بنا کر بھیجا ہے۔

..... نے جو جواب دیا کہ میں آپ کے کلام کا سرا تلاش کر رہا ہوں، میں تو اس کا مطلب سمجھا نہیں، ان کی شخصیت تو اب بھی مشکوک بنی ہوئی ہے۔ میری بھی اس سلسلہ میں طویل خط وکتابت ہو چکی ہے مگر [ان] کی رائے یہ ہے کہ مخالفت سے ضد بڑھتی ہے

فائدہ کم ہوتا ہے۔تم نے جو تنقیدات لکھیں وہ صحیح ہیں اور تمہیں اس مسلک پر پختہ رہنا چاہئے, مجھ جیسے ضعیف الایمان کا اقتداء نہیں کرنا چاہئے۔

تمہارے مدرسہ کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مکارہ سے محفوظ فرما کر مادی اور روحانی ترقیات سے نوازے۔معلوم نہیں ردمودودیت میں میرا کون کون سا رسالہ تمہارے پاس پہنچا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۱۹/اپریل ۷۸ء

مدینہ طیبہ

ازحبیب اللہ بعد سلام مسنون۔ برحاشیہ سلام ہم از مادریغ داشت

﴿243﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: غالباً جمادی الاولیٰ ۹۸ھ / اپریل ۷۸ء

حیات لائی آئے قضا لے چلی چلے اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، پچھلے ہفتے تمہارا بہت زوردار حکم نامہ میری واپسی کے شدید تقاضہ کے ساتھ پہنچا تھا اور اس ہفتے عزیز طلحہ کا بہت ہی منت وسماجت اور سب کی طرف سے اصرار اور رمضان کے ذاکرین کا لالچ بہت لمبا خط تھا۔ایک ایک مضمون کئی دفعہ لکھا تھا۔اس کو میں نے لکھوادیا تھا کہ تمہارے مخلص دوست مولوی عبدالرحیم کا بھی بڑے تقاضے کا خط آیا ہوا ہے۔ اس کو مفصل لکھواؤں گا تمہارا جی چاہے اس کی نقل منگالیں۔البتہ مولانا منور صاحب بہت

خفا ہو رہے ہیں ان کو اور مولانا امیر حسن صاحب کو تو ایک ایک نقل بھیج ہی دیجیو۔ ان کے متعلق تو مجھے بے زبانی ترجمانِ شوقِ بے حد ہو تو ہو۔

تم دوستوں کو معلوم ہے کہ لامع کے اختتام پر میں نے مولانا انعام صاحب، مولوی منور صاحب، مفتی محمود صاحب تو مجھے یاد ہیں اور اوروں سے بھی اور تم دوستوں سے بھی ایک سوال کیا تھا جو بار بار کرتا رہا کہ جاؤں تو آؤں کیوں؟ اور آؤں تو جاؤں کیوں؟ اور یہ لفظی سوال نہیں تھا۔ واقعی میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ مجھے اپنے وجود کی ضرورت نہ وہاں کچھ سمجھ میں آ رہی تھی کہ بے کار اور معطل ہو چکا ہوں اور نہ اپنے امراض ظاہرہ اور باطنہ کی وجہ سے یہاں کی حاضری کی ہمت۔

استخارہ آنے کے متعلق اسی وقت سے شروع کر دیا تھا جو بلا ناغہ رہا۔ مولوی انعام صاحب سے بار بار تقاضہ کیا کہ کوئی فیصلہ میرے متعلق کر دو۔ وہ بھی یہی کہتے رہے کہ کچھ شرح صدر نہیں ہوتا۔ مولوی محمد عمر نے بے تکلفی میں یوں کہہ دیا کہ جتنا تقاضا میری طبیعت پر تیرے جانے کا گذشتہ سفر میں تھا اس سفر میں نہیں ہے۔ گذشتہ سفر میں اہل بمبئی بھی بہت زوروں پر تھے، اور اہل مکہ بھی۔ اس مرتبہ وہ بھی ٹھنڈے تھے جس کی وجہ سے میں بھی یہ سمجھتا رہا کہ طلب نہیں۔

۱۳؍ شوال کی شب میں میں نے ایک خواب دیکھا تھا تمہیں بھی یاد ہوگا۔ میں نے یہ دیکھا تھا کہ تیرے حج کا مسئلہ نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش ہے، اس سے میں بہت ہی سہم گیا۔ ۱۴؍ شوال کو عزیز مولوی انعام نے اپنا ایک خواب لکھا جس میں روضۂ اقدس پر حاضری اور وہاں مزارات مطہرہ کا نہ ہونا اور اس کی بجائے ایک چارپائی، طویل خواب تھا جس کو میں اپنے سفر سے کچھ تعلق نہ سمجھا۔ مگر مولوی انعام صاحب نے اپنے اس خواب پر یہ لکھا تھا کہ اب تو تیرے نہ جانے کا غلبہ میرے ذہن میں آ گیا۔ اس پر میں نے ملتوی کر دیا۔

مگر تم اور تمہارے سے بہت آگے مولانا منور صاحب دونوں کو میرے حج پر آنے کا کشف تھا اور میں اپنے نزدیک یہ سمجھتا رہا کہ اگر منجانب اللہ ہے تو اسباب پیدا ہو جائیں گے۔ مولانا منور صاحب بھی صرف کشف پر ہی [رہے] انہوں نے میرے آنے پر زور بالکل نہیں دیا۔

جس دن مولوی انعام صاحب مجھے الوداع کہہ کر دہلی واپس ہوئے تو الوداع کے وقت انہوں نے مجھ سے یوں کہا کہ میں اہل مکہ سے یوں کہہ دوں کہ میری غیبت میں اس کے وہاں قیام کی ضرورت تھی۔ میری واپسی پر عمرہ کی نیت سے آوے گا۔ میں نے کہا ضرور کہہ دینا اور یہی طے کر لیا لیکن مولانا انعام صاحب کی روانگی کے بعد مولوی منور صاحب میرے التواء پر اس قدر ناراض ہوئے اور مجھے بھی ڈرایا۔ تمہیں وہ سارے منظر خوب یاد ہوں گے۔ مولوی اسماعیل کہتے ہیں کہ عبدالرحیم جا چکا تھا, میں موجود تھا۔ انہوں نے مجھ سے یہاں تک کہا تیرے التواء سے مجھے اندیشہ ہے کہ نہ معلوم کیا ہو جائے۔ انہوں نے صاف لفظوں میں تو نہیں کہا مگر یہ تھا کہ تجھے نقصان پہنچ جائے گا, جس سے میں واقعی ڈر گیا۔

ان کا شدید اصرار یہاں تک رہا کہ مولانا انعام صاحب کے بمبئی روانہ ہو جانے پر بھی مجھ پر اصرار کرتے رہے کہ میں تنہا بمبئی چلا جاؤں, جس کی مجھے ہمت نہ پڑی, اور وہ اتنے حج کا زمانہ قریب نہیں آ گیا اتنے میری روانگی کے انتظار میں ٹھہرے رہے, اور تمہیں یاد ہو گا جو میرے سامنے کی بات نہیں مگر یوسف یوں کہتا ہے کہ میں اور مولوی عبدالرحیم دونوں تھے کہ مولوی منور صاحب مولوی انعام صاحب سے بھی لڑ پڑے کہ آپ نے التواء کیوں کیا؟

میں مولوی منور صاحب کے اس زور کی بنا پر سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا ہو گا؟ مگر تنہا سفر میرے بس کا نہیں تھا۔ اس وقت علی میاں بھی مولانا انعام صاحب کے ہم نوا تھے لیکن جب حج سے پہلے یہاں کے طوفان کی خبریں وہاں پہنچیں تو علی میاں بہت ہی زوروں پر آ گئے۔

[اس وقت انہوں نے] کہا کہ تیرے التواء کی رائے میں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔ اور بہت شدید اصرار زبانی اور تحریری اس پر کیا کہ میں اپنے عمرہ کیلئے جانے میں مولوی انعام صاحب کی واپسی کا انتظار نہ کروں اور ساتھ ہی اپنی ہمرکابی کی دعائیں بھی بڑے اہتمام سے کیں اور کرائیں اور منجانب اللہ ان کا سفر [طے ہوگیا کہ] بالکل خلاف توقع جامعہ مدنیہ کے اجتماع کی صورت میں بے ضابطہ کچھ خصوصی طلب ان کی پہنچ گئی۔ اس کو میں پھر طلب سمجھ گیا اور میں نے ارادہ پختہ کرلیا انتظامات بھی شروع ہوگئے۔

[ادھر] حج کے فوراً متصل بعد مکہ مکرمہ سے تبلیغی احباب کے مشورے جو اس وقت یہاں کثرت سے ہوتے تھے میرے نہ آنے کے پہنچتے رہے۔ جس سے میں بہت ہی ضیق میں پھنس گیا۔ مگر چونکہ آنے کا تہیہ بھی کر چکا تھا حرمین شریفین بھی لکھ چکا تھا علی میاں سے بھی وعدہ ہو چکا تھا اس لئے تبلیغی اکابر کے مشورے پر التواء تو نہیں کیا مگر یہ سمجھتا رہا کہ غالباً جلد ہی واپسی ہوجاوے گی بالخصوص مولوی عبیداللہ صاحب کے اس فقرے پر کہ 'وہ یہاں رہ نہیں سکے گا، دل نہیں لگے گا' مجھے بہت ہی خوف ہوا۔

اسی لئے میں نے انتیس اپریل کو مکہ مکرمہ پہنچنے کے دن ہی سے واپسی کا استخارہ تو شروع کر دیا تھا اور نہایت شدت سے اس کا منتظر رہا کہ کوئی چیز قیام یا واپسی کے متعلق محسوس ہو یا کوئی خارجی چیز کسی ایک جانب کو ترجیح دینے والی پیدا ہو تو اس پر عمل کروں مگر کوئی چیز اب تک نہ ہوئی۔ البتہ ایک چیز ضرور شروع ہی سے ہے کہ قیام کے سلسلے میں طبیعت پر ایک سکون اور جانے کے ارادے پر طبیعت پر ایک وحشت سی مسلط ہو جاتی ہے۔

چونکہ ابتداء میں میرا پاسپورٹ اکتوبر تک تھا اس صورت میں تو رمضان سے پہلے واپسی لابد تھی لیکن قاضی صاحب کی دعا اور توجہ اور مساعی سے وہاں کے قیام کا اضافہ بھی ہوگیا اور توسیع بھی ہوگئی اور اس پر میں نے رمضان میں وہاں کا ارادہ کرلیا لیکن جوں جوں ارادہ

پختہ کرتا رہا ظاہری اور باطنی اسباب موانع بنتے رہے۔

اس دوران میں دیوبند کے اسٹرائک کے ہنگامے نے طبیعت کو بہت ہی بے چین کر دیا اور طبیعت ہند کی واپسی سے بہت ہی ٹھنڈی پڑ گئی کہ مظاہر کا واقعہ پیش آ گیا۔ اس نے تو اتنا مکدر کیا کہ کئی مرتبہ تو یہ جی چاہا کہ اب تو تابعیہ بنوالوں کہ سہارنپور میں آ کر ان بدنصیبوں کی صورت تو نزول آب کی وجہ سے نظر نہیں آنے کی مگر میری مجلس میں آنے سے میرے زخمی دل پر نمک پاشی بہت ہوگی اور چونکہ تازہ واقعہ ہوا اس لئے مجھے خیال ہوا کہ جیسا کہ یہاں کے قیام کو ان لوگوں نے مکدر کیا ماہ مبارک کا سکون بھی ضائع کریں گے۔

اس لئے اب تو غلبہ اسی کا ہو گیا کہ ماہِ مبارک بھی اگر مالک کی طرف سے اجازت ہو اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی اجازت ہو تو حرمین شریفین میں ہی گذر جاوے کہ معلوم نہیں پھر زندگی ہے یا نہیں؟ دوبارہ زندگی میں آنا ہو یا نہ ہو۔ تمنا یہ ہے کہ کچھ حصہ ابتدائی تو مکہ مکرمہ میں گذر جائے کہ **عمرة فی رمضان تعدل حجة معی** کی سعادت حاصل ہو جاوے اور اخیر کا حصہ یہاں گذر جاوے اور مسجد پاک میں اعتکاف کی سعادت نصیب ہو جاوے۔

مگر امراض کی وجہ سے دونوں مشکل نظر آ رہے ہیں بالخصوص اعتکاف کا مسئلہ زیادہ مشکل ہے، اس لئے کہ معتکف بابِ عمر کے قریب جو روضہ اقدس سے اتنا دور ہے جتنا کہ میرے گھر سے مدرسہ قدیم کی مسجد، لہٰذا اعتکاف کی صورت میں روضۂ اقدس پر حاضری بار بار مشکل ہے اس کے علاوہ پیشاب پاخانہ کی جگہ سرکاری تو بابِ عمر سے قریب ہی ہے مگر مجھ جیسے معذور اور بیمار کیلئے ہجوم میں انتظار بھی مشکل ہوگا، اس لئے بغیر اعتکاف کے روضۂ اقدس پر حاضری کا زیادہ موقعہ ملے گا۔

اس لئے دعا کرو [اور] مولانا منور صاحب، مولوی امیر حسن صاحب اور مولانا انعام الحسن صاحب سے بھی دعا کرواؤ تو زیادہ اچھا ہے۔ یہ ساری تفصیل فقط میں نے اس

واسطے لکھی کہ تم خصوصی دوستوں کو بار بار لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ خبر نہیں اور تم کو اس کا سمجھنا بھی آسان ہے کہ واقعی اب تک کسی جانب شرح صدر نہیں ہوا۔ البتہ رمضان کے بعد یہاں کے قیام کی تو ہمت نہیں اس لئے کہ جس سکون کی تمنا میں اب تک یہاں قیام ہوا ہے اور آئندہ کو دل چاہتا ہے وہ حج کے زمانہ میں بالکل مفقود۔

حرمین شریفین میں ۲۷ر رجب کو رجبی بنتی ہے۔ اور تین دن اس قدر ہجوم رہا کہ حج کا موسم یاد آ گیا بالخصوص ۲۷ر رجب کی صبح کی نماز میں، صبح کی اذان سے پہلے، باب جبریل کے باہر کا میدان باب مجیدی تک پر گیا تھا۔ دوستوں کی مدد سے میں باب جبرائیل تک پہنچ سکا اور دروازہ کے اندر سے ایک صاحب، اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے، میں اور میرے رفقاء تو ان سے بالکل ناواقف، انہوں نے جلدی سے خود اٹھ کر مجھے بٹھا دیا۔ میں نے تھوڑا سا تو انکار کیا زیادہ اس ڈر سے نہ کیا کہ بڑا مجمع کھڑا تھا۔ اس لئے میں تو بیٹھ گیا اور وہ آگے بڑھ گئے۔

ابھی تک تو ارادہ یہ ہے کہ دو تین شوال کو مدینہ پاک سے واپسی ہو جاوے۔ دو تین روز مکہ میں روانگی کے انتظامات میں لگیں گے اس کے بعد مطہرہ میں تھوڑے سے قیام کے بعد واپسی ہو جائے۔ مگر سہارنپور کے قیام کو تو اب دل نہیں چاہتا کہ ۶۰ر سال یہاں گذار دیئے لیکن ہندوستان پہنچ کر سہارنپور کے علاوہ کسی دوسری جگہ قیام اور بھی دشوار ہے۔

باغ میں لگتا نہیں صحرا سے گھبراتا ہے دل
کس جگہ لے جا کے بیٹھیں ایسے دیوانے کو ہم

بالکل قیام کا کسی جگہ طبعی تقاضہ نہیں۔

تمہارے لئے مولانا منور صاحب، مفتی محمود صاحب کیلئے، مولوی امیر حسن صاحب کیلئے، مولوی کفایت اللہ کیلئے دل چاہتا ہے کہ ماہ مبارک کا اعتکاف کسی مسجد میں

جہاں ہر ایک کو سہولت ہو کر لیا جاوے۔

مفتی جی کو تو ملازمت کی وجہ سے دقت ہوگی مولوی کفایت اللہ کا تو تقریبا ایک ماہ ہوا خط آیا تھا۔ انہوں نے اپنی مسجد میں پورے ماہ کی اجازت مانگی تھی، اور یہ بھی لکھا تھا کہ اور بھی متعدد احباب میرے ساتھ پورے ماہ کا اعتکاف کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے لکھ دیا تھا کہ بڑے شوق سے۔

تم دوستوں کے متعلق اب یہی خواہش ہے کہ یہ ناکارہ تو اب اگر ماند شبے ماند میں ہے۔ تم دوستوں پر بہت ہی امیدیں لگائے بیٹھا ہوں، کہ تم سب کو اپنے لئے صدقہ جاریہ سمجھتا ہوں۔ اور ان سب کیلئے جن کو اب تک بیعت کی اجازت دی یا آئندہ دوں بہت ہی اہتمام سے کئی کئی مرتبہ اللہ جل شانہ کی طرف سے دستگیری، سلسلے کی برکات کے جاری رہنے کی دعائیں بہت ہی اہتمام سے کرتا ہوں۔ فقط

[حضرت شیخ الحدیث صاحب]

244

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۱/ جون ۷۸ء / ۵/ رجب ۹۸ھ

مکرم و محترم قاری یوسف صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ بہت دن ہوئے آیا تھا مگر میری طبیعت ایک مہینہ سے بہت زیادہ خراب ہے، حجرہ میں پڑا رہتا ہوں جمعہ کی نماز کیلئے بھی مسجد میں نہیں جا سکتا۔ ہند کا جانا بھی ملتوی کر دیا۔ تم نے اچھا ہوا۔۔۔ کے سلسلہ میں کوئی بات نہیں لکھی میرا تو دماغ

آج کل بے کار ہو رہا ہے۔

ہندو پاک میں التوائے سفر کی سب جگہ اطلاع بھی کر چکا ہوں, مولوی عبد الرحیم کو بھی یہی لکھوا دیا تھا کہ تم زامبیا سے یہاں آؤ تو آجائیو۔ فدیہ کے طور پر کوئی کسی کی طرف سے قبول نہیں کیا جاتا یہ سلسلہ تو انبیاء کے یہاں بھی چل نہیں سکا, اب تو میری فدیہ کی اور تمہاری سعادت کی صورت یہ ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے اندرونی کام میں گہرائی میں پڑو۔

ایک دو گھنٹہ جس طرح بھی ہو سارے علائق سے علیحدہ ہو کر مالک کی یاد میں مشغول رکھو اسی میں اپنے اوراد ہوں اسی میں معمولات جو کر سکتے ہو۔ یہ تم جیسوں کے واسطے ہے جو دوسرے کاموں میں دینی، علمی، مشغول ہیں کہ دو گھنٹے نہایت یکسوئی کے بیک وقت نکال سکو تو بہت اچھا ورنہ ایک ایک گھنٹہ کر کے دو وقت میں۔

مولوی لطف الرحمٰن کا خواب بہت مبارک ہے اور امید افزاء, مگر خواب کی اجازت معتبر نہیں ہوتی, اگر تم اجازت کی اہلیت اور شرائط ان میں پاؤ تو ضرور دے دیجیو۔ مولوی...... صاحب کو تم نے دعوت دے دی اب جب آپ اجازت دے چکے تو کیا لکھوں مگر میری رائے یہ ہے کہ اس سلسلہ میں زیادہ اپنے آپ کو نہ پھانسو, کلمة الخیر تک میں تو حرج نہیں لیکن اگر ہر چندہ لینے والے کے ساتھ ساتھ پھرو گے تو مصیبت میں پھنس جاؤ گے۔

مولانا مسیح اللہ صاحب کو بھی آپ نے اپنے یہاں دعوت دے دی بہت اچھا کیا۔ مولانا کی خاطر میں کسر نہ چھوڑیں۔ مولوی انعام صاحب کی آمد پر دار العلوم میں اجتماع رکھ دیا بہت اچھا کیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے, اللہ تعالیٰ آپ کا منصوبہ بڑے ہال کے بنانے کا پورا فرمائے مگر اتنا بڑا بناویں جس کی اکثر ضرورت پڑتی ہو۔

آج کل تو یہ ناکارہ بھی روضۂ اقدس نہیں جا رہا ہے, ساتھیوں سے اپنا سلام پڑھواتا ہوں, تمہارے لئے بھی ساتھیوں سے کہہ دیا۔ تمہارے دوست بھائی...... سے ان کی اہلیہ

کے سلسلہ میں زبانی گفتگو ہوئی اس میں اصل مشورہ تو آپ کا ہے, اس لئے کہ آپ زیادہ حالات سے واقف ہیں۔ میں نے جہاں تک حالات سنے میری رائے یہ ہے کہ ایک دفعہ اور ان کی بیوی کو موقع دینا چاہئے مگر اس طرح پر کہ وہ زیادہ تر ان ایام میں ان ہی کے پاس رہے, والدین کے پاس نہیں۔

میں نے جو اندازہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ ان کی اہلیہ کو ان سے محبت ہے مگر اس کے والدین بہت نامناسب ہیں, وہ بہکاتے رہتے ہیں۔ نیز ایک آدھ تعویذ بھی لکھ کر **لو أنفقت مافی الأرض... هو الذی خلق لکم من أنفسکم ازواجا** ... الآیة لکھ کر بیوی کے گلے میں بھی ڈلوادیں اور کھانے پینے کی چیزوں پر دم کر کے اس کو کھلاویں بھی۔ اس کھانے کو دوسرا بھی کھالے تو مضائقہ نہیں۔

آپ کا مرسلہ زنجبیل کا [شربت] اور انگور کا شربت بھی پہنچا۔ میں تو اس درجہ میں پہنچ گیا ہوں کہ کھانے پینے کی چیزیں بالکل کارآمد نہیں ہورہی ہیں۔ اہلیہ اور خدیجہ سے سلام و دعوات کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۱؍جون ۷۸ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون و درخواست دعا قاصد سے معلوم ہوا کہ میرا تذکرہ آتا رہتا ہے مگر معلوم نہیں کس کس طرح, پھر بھی 'ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے ...الخ'۔ میری اہلیہ آگئی ہے۔ تعویذ کے بارے میں پھر آپ نے ٹال دیا, امید ہے کہ رمضان میں مدینہ طیبہ ضرور تشریف آوری ہوگی۔

﴿245﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۶؍ جون ۷۸ء/ ۱۰؍ رجب ۹۸ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری طبیعت ایک مہینہ سے خوب خراب ہے اور تعجب یہ ہے کہ نہ مجھے خبر نہ ڈاکٹروں اور اطباء کو کہ کیا بیماری ہے, اتنا معلوم ہے کہ ضعف بہت زیادہ ہے اور بھوک بالکل نہیں, دوائیں ڈاکٹری بھی ہیں اور حکیم عبدالقدوس دیوبندی ہر آدھ گھنٹہ کے بعد ایک گولی، ایک خمیرہ، ایک پھنکی ضرور کھلا دیتے ہیں۔

ایک ماہ سے داہنے ہاتھ میں بھی خوب درد ہے, میں نے تفصیل اس واسطے لکھی ہے کہ بہت اہتمام سے دعا کرو کہ وقت آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ بلالے اور اگر وقت میں دیر ہے تو اللہ تعالیٰ صحت وقوت عطا فرمائے, مدینہ منورہ کی مسجد کے زیر سایہ ہو کر نمازیں مسجد میں نہیں پڑھ سکتا حتیٰ کہ جمعہ بھی۔

تمہارے خط کا جواب عبدالحمید صاحب کے ذریعہ بھیج چکا ہوں۔ احتیاطاً محبت میں اس خط کو بھی تم ہی سے شروع کر دیا ورنہ دراصل مولانا عمران خان کے خط کا جواب تھا, دوسرا حصہ پھاڑ کر ان کو دے دیں۔ مولانا مسیح اللہ صاحب کے جانے کی خبریں بھی سن رہا ہوں, اگر ہوں تو سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔

عبدالرحیم کا پتہ نہیں کہاں ہے, اس نے زامبیا جانے کو لکھا تھا مگر نہ جا سکا تھا تم خط لکھو تو اتنا لکھ دینا کہ میں نے ہندوستان کا ارادہ اس سال ملتوی کر دیا۔ میں بہت اہتمام سے تیرے لئے دعا کرتا ہوں اور اس واسطے کرتا ہوں کہ تم ہی دوستوں کے حسن ظن اور کارناموں

پر اپنی آخرت کی زندگی کا مدار ہے, جتنا ہو سکے تبتل الی اللہ میں کوشش کرتے رہیو۔

میں نے پہلے تمہیں بھی لکھا اور مولوی ہاشم کو بھی روزانہ دو گھنٹے ہو سکیں تو بہت ہی اچھا ورنہ کم سے کم ایک گھنٹہ یکسوئی سے اوراد ووظائف کیلئے ضرور نکال لیجیو, نسبت بہت جلدی چلی جاتی ہے, اگر کوئی طب پڑھنے کے بعد اس کا مشغلہ نہ رکھے تو بھول جاتا ہے۔ اہلیہ مولوی ہاشم سے سلام مسنون, خدیجہ کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۶/ جون ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿246﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷/ جون ۷۸ء [۱۱/ رجب ۹۸ھ]

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت آپ کے ہم نام تشریف لائے اور مصافحہ کے بعد فرمایا کہ ابھی جا رہا ہوں۔ میرے پاس اسمعیل وغیرہ میں سے کوئی ہے نہیں کہ کوئی کتاب بھیج دیتا مگر چونکہ تمہارے یہاں کا جلسہ ہو رہا ہے اس لئے دوستوں کی رائے یہ ہے کہ کچھ رسائل ان لوگوں کی معرفت تمہارے پاس بھیج دوں چاہے اپنے کتب خانہ میں رکھو چاہے فروخت کرو چاہے کسی کو ہدیہ دو۔

یہ میں نے اس واسطے لکھوا دیا کہ ہر ایک کے ہاتھ پرچہ بھیجنا مشکل ہے ذہن میں

یہ بات رہے، مولوی ہاشم سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم نجیب اللہ، ۱۷ر جون ۷۸ء

﴿247﴾

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵ر جون ۷۸ء/ ۱۹ر رجب ۹۸ھ

مکرم ومحترم جناب مولانا شاہ محمد یوسف متالا صاحب زادمجدہم!

بعد سلام مسنون، حضرت کی طبیعت تو خراب ہے، اکثر خطوط میں خود ہی لکھ دیا کرتا ہوں۔ مولوی ہاشم کا خط آیا ہوا تھا حضرت نے فرمایا کہ چند سطور آپ کو حضرت کی طرف سے لکھ دوں، ورنہ میں تو کبھی بھی ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہ لکھتا۔

عرض ہے کہ مختلف جماعتوں کے ذریعہ آپ کے پاس متعدد کتابیں بھیجی جارہی ہیں، ان کو اپنے مکتبہ تجاریہ میں رکھ لیں آپ خود ہی پتہ کر لیں۔ حضرت کا رمضان تو انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ ہی میں ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی آمد تو مع اہلیہ کے ہوگی ہی میری بھی اہلیہ تقریباً پندرہ، بیس دن ہوئے آگئی ہے۔ اپنے یہاں قیام کی ابھی سے دعوت دیتا ہوں۔

تعویذات کی کاپی اگر آپ کے ساتھ ورنہ مولوی ہاشم کے ذریعہ ضرور بھیج دیں۔ مولوی اسمعیل بھی آپ کو سلام لکھوا رہے ہیں اور رمضان میں مع اہلیہ کے آمد کی دعوت دیتے ہیں۔

فقط والسلام

حبیب اللہ، ۲۵ر جون ۷۸ء، مدینہ طیبہ

آپ کے عبدالقدیر نے آج کل سب سے بائیکاٹ کر رکھی ہے۔آپ کو شاید اس کے حالات زیادہ معلوم ہوں کہ خط وکتابت تو ہوگی ہی۔

﴿248﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲؍جولائی ۷۸ء/ ۲۶؍رجب ۹۸ھ

مکتوبات شیخ الاسلام	۲۵عدد
تین مکتوب	۲۵عدد
مودودی اکابر کی نظر میں	۲۰عدد
حقوق الوالدین	۲۵عدد
شیم الحبیب	۲۵عدد
مفاوضات رشیدیہ	۲۵عدد
فتنہ مودودیت	۲۵عدد

عزیزم قاری یوسف متالاسلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ تو میرا لکھنے کو جی نہیں چاہتا کہ طبیعت خوب خراب ہے کہ تم خواہ مخواہ پریشان ہوگے, مگر واقعہ یہ ہے کہ طبیعت ابھی اچھی نہیں ہوئی, دعا کرو اگر وقت آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر فرمائے ورنہ صحت عطا فرمائے اور زندگی ہے تو رمضان سہولت سے گذار دے۔

تمہارے یہاں کے اجتماع کیلئے بہت آمدورفت کا سلسلہ چل رہا ہے, بھائی پاڈیا سے کہہ دیں کہ آپ کے بالا بالا چلے جانے سے بہت قلق ہے مگر مجبوری تھی۔تمہارے یہاں جانے

والوں کو دیکھ کر میرے منہ میں پانی بھرا اور کچھ کتابیں متفرق لوگوں کے ذریعہ بھیج رہا ہوں اب تک جو کتابیں روانہ کیں ان کی فہرست اوپر ہے اور آئندہ بھی کچھ کتابیں بھیجنے کا ارادہ ہے۔

جدید تصنیفات اور مطبوعات پاکستان میں چھپ رہی ہیں, اگر تمہارے جانے والوں سے پہلے آ جائیں تو بہت ہی اچھا۔ یہ کتابیں یا بعد میں جو پہنچیں ان میں سے دو دو نسخے مدرسہ میں داخل کر دیں اگر داخل نہ ہوئی ہوں بقیہ میں سے تمہیں اختیار رہے۔ زیادہ اچھا یہ ہے کہ کسی تاجر کے حوالہ کر دو جو فروخت کر دے اس لئے کہ تجربہ یہ ہے کہ مفت کی کتابوں کی قدر نہیں ہوتی اور جو قیمت فروخت ہو وہ اپنے مدرسہ میں میری طرف سے داخل کر دو اور کسی کو مناسب ہو تو مفت بھی دے دیں۔

یہاں آج ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ لندن کے اجتماع میں تشریف لے جا رہے ہیں, اللہ تعالیٰ تم دوستوں کو مبارک کرے۔ پورا خواب مولوی سعید خان صاحب سے سن لینا, بلکہ میرا جی یوں چاہے کہ جو مبشرات حضور اقدس ﷺ کے متعلق وہاں دیکھے جائیں ان کو ایک پرچہ پر ضرور نقل کر لیں۔

مفتی محمود صاحب آج کل کلکتہ ہی میں ہیں اور جس آنکھ کا لندن میں آپریشن ہوا تھا اس کا دوبارہ آپریشن تجویز تھا, ایک دو دن میں ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کے حال پر رحم کرے, آنکھ کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھا رہے ہیں۔

میں اس خط کو کسی جانے والے کے ہاتھ ہی بھیجتا مگر قصداً رجسٹری بھیج رہا ہوں تا کہ آپ کو کتابوں کے متعلق پہلے سے علم ہو جائے, جواب تک بھیجیں ان کی فہرست اوپر لکھ دی بعد میں جو بھیجیں گے ان کی فہرست بھی بعد میں ہی بھیجیں گے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲ / جولائی ۷۸ء، مدینہ طیبہ

ایک پرچہ ڈاکٹر وحید الزمان اور مولانا انعام صاحب کے نام ہے۔ڈاکٹر والے پرچہ میں میری بیماری کی تفصیل ہے, بعد ملاحظہ کے مولوی انعام کو دونوں پرچے دیدیں۔

﴿249﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: نامعلوم

عزیزم مولوی یوسف!

مولوی عبد الحفیظ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے وہ چار برس سے میری کتابیں چھاپنے کیلئے ایک پریس لگا رہے تھے۔سب مراحل طے ہونے کے بعد ۳۰ر رجب کو میرے ہی ہاتھ سے افتتاح ہوا اور میرے ہی کہنے سے اس کے کئی پرچے نکلوائے, ایک پرچہ تمہارے پاس بھی بھیج رہا ہوں۔ فقط حضرت شیخ۔

﴿250﴾

از: حضرت مولانا انعام الحسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

از بستی حضرت نظام الدینؒ، بنگلہ والی مسجد، ۳۰ر رجب ۱۳۹۸ھ، ۷ر جولائی ۱۹۷۸ء، جمعہ

مکرم بندہ وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا خط ۶ر جولائی کو ملا, احوال سے واقفیت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ آپ حضرات کی محبتوں کو اور مساعی جمیلہ کو نجات کا ذریعہ فرماوے۔

حافظ پٹیل صاحب کا خط ملا تھا اس میں اجتماع کے بعد کا اجمالی نظام تھا, کوئی تفصیل نہیں تھی۔ ہمیں مدرسہ کے اجتماع کا علم بھی آپ کے خط سے ہوا۔ بعد والے ہر جگہ کے نظام اس وجہ سے طے کرنا مناسب معلوم نہیں ہوا کہ اس کی وجہ سے اجتماع پر اثر پڑے گا اور ہر جگہ کے لوگ اپنے مقام کے پروگرام پر جڑنے کی نیت کر کے اجتماع میں بھی شرکت نہ کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے سفر کو قبول فرما کر پورے عالم کے بسنے والے انسانوں کے لئے ہدایت کو عام فرماوے اور ہر لائن کے خیر کو مقدر فرماوے اور شرور وفتن سے حفاظت فرماوے اور ہر نوع کے مکارہ سے حفاظت فرماوے۔ اللہ رب العزت دعوت، تعلیم، ذکر ان سب اعمال کی فضاؤں کو قائم فرماوے اور ترقیات نصیب فرماوے اور پوری امت کو جوڑ اور محبت کے ساتھ چلتے رہنا نصیب فرماوے۔ ہمارے اس سفر کیلئے دعاؤں کا اہتمام بھی فرماویں۔

﴿251﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰ر جولائی ۷۸ء/ ۴ر شعبان ۹۸ھ

عنایت فرمایم مولوی یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، میں نے تمہاری معرفت مولوی انعام صاحب اور ڈاکٹر وحید الزمان کے نام کئی دن ہوئے ایک خط لکھوایا تھا وہ پہنچ گیا ہوگا, وہ پڑھ کر ان کے حوالہ کر دیں۔ آج ۱۰ر جولائی کو ایک برقیہ تمہارے دار العلوم سے پہنچا جس کی نقل یہ ہے ''یوسف متالا کی بیعت وخلافت فوراً منسوخ کر دیجئے''۔ میں نے ان کو تو آج ہی ایک ائر لیٹر لکھوا دیا کہ ''میں نے ان کو اجازت آپ کے حکم سے نہیں دی تھی کہ آپ کے حکم سے منسوخ کر دوں, وہ وجوہ واسباب مفصل لکھئے تا کہ میں ان پر غور کروں کہ وہ اسباب

سلب خلافت کے موجب ہیں یا نہیں‘‘۔

آپ سے دریافت طلب یہ ہے کہ دارالعلوم ہی کا پتہ ہے برقیہ پر اور بھیجنے والے کا نام ہے محمد اسلم خان, دوستوں سے معلوم ہوا کہ یہ آپ کے دارالعلوم کے طباخ ہیں۔تم زود رنج ہوکوئی حرکت تواس تار پرابھی کیجیو نہیں نہ ان کوان کے تار کی اطلاع کیجیو, البتہ تحقیق کر کے مجھے لکھو کہ اس تار کا منشاء کیا ہے۔

مدارس کے ملازمین وطلبہ تو ناظم سے ہر جگہ ہی خفا رہتے ہیں اور اس قسم کی شکایات مظاہر علوم کے قیام میں بھگتنی پڑیں مگر میرا دستور یہ ہے کہ اتنے حقیقی واقعات کا حال اچھی طرح تحقیق نہ ہو جائے اس سے متأثر نہیں ہونا چاہئے۔ اگر شکایات واقعی ہیں تو نہایت صبر وتحمل سے ان کا ازالہ کرنا چاہئے, اگر معصیت ہیں تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہئے اور شا کی کی غلط فہمی پر مبنی ہے تو باحسن وجوہ اس کو دور کرنا چاہئے۔



گناہ کس سے نہیں ہوتا؟ معاصی سے کون خالی ہے؟ میرا حال تو تمہیں معلوم ہے کہ اپنے کو سب سے زیادہ گنہگار سمجھتا ہوں, اس لئے دوسروں کی لغزش اور گناہوں پر غصہ بہت کم آتا ہے, البتہ جہاں کہیں انتظام میرے متعلق ہوتا ہے وہاں انتظاماً غصہ ظاہر کرنے پر مجبور ہوتا ہوں اور بمصالح مدرسہ تغیر وتبدل بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

مجھے لکھنے میں کوئی تأمل نہ کریں پوری بات ضرور لکھ دیں, اس کے بعد کچھ سوچوں گا۔محض ایک تار پر یا کسی کے کہنے پر تو میں سلب خلافت نہیں کر سکتا, اللہ تعالیٰ تمہیں اور مجھے معاصی سے محفوظ فرمائے۔دوسرا ورق پھاڑ کر بعد ملاحظہ مولوی انعام صاحب کو دے دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ۔۱۰/ جولائی ۷۸ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون و درخواست دعاء۔ وہ کاپی ضرور لیتے آیئے گا یا مولوی

زبیرالحسن کے ذریعہ بھیج دیجئے گا۔ ہمارے مولوی زبیر کو ایک مکا میری طرف سے مار کر میرا سلام اہتمام سے پہنچادیجئے گا۔

﴿252﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: جناب محمد احمد صاحب، لندن

تاریخ روانگی: [غالباً ربیع الثانی / جمادی الاولیٰ ۹۸ھ]

عنایت فرمایم جناب محمد احمد صاحب، ساؤتھ لندن اسلامک سنٹر، سٹرتھم، لندن!

بعد سلام مسنون، آپ کے خطوط کے جواب کا شروع میں میں بہت اہتمام کرتا رہا اور بار بار یہ بھی لکھتا رہا کہ آپ اتنے جلدی جلدی خطوط لکھتے ہیں کہ میرے لئے جواب دشوار ہے اس لئے کہ آپ تو فارغ ہیں اور آپ کے پاس پیسے بھی بہت ہیں اور یہ ناکارہ امراض کا شکار اور بہت معذور ہے اور فراخی بھی اتنی زیادہ نہیں کہ ہر ہفتہ میں دو ائر لیٹر آپ کو لکھا کروں۔

اس کے بعد میرے کاتبوں نے بھی کہا کہ آپ کے خطوں کا مضمون صرف دعا اور صلوۃ وسلام ہوتی ہے کوئی جواب طلب بات نہیں ہوتی۔ میں نے بھی آپ کے کئی خط سنے تو واقعی یہی معلوم ہوا کہ آپ نے ایک خط لکھوا رکھا ہے اور اسی کی نقل ہفتہ میں ایک دو دفعہ بھیج دیتے ہیں۔

اس وقت آپ کے خطوط جو میں نے ہمیشہ اس ارادہ سے رکھوائے کہ جواب لکھوں گا تو میرے کاتبوں نے ۸۰/ ائر لیٹر تین مہینے کے گن کر بتائے جو سارے میں نے محفوظ کررکھے ہیں اور ان کے مضامین میں بھی کوئی فرق نہیں۔

میرے پیارے! اتنے پیسے آپ کسی دینی کام میں لگاتے تو آپ کیلئے کیسے کام آتے۔ اگر آپ ہر خط پر یہ بھی لکھ دیتے کہ صرف دعا مقصود ہے تو مجھے فکر نہ ہوتا۔ آپ کے

سارے خطوں میں صرف ایک ہی مضمون ہے, آپ کی تعمیل حکم میں البتہ کبھی دریغ نہیں ہوا۔ پرسوں آپ کے تین خط ایک ہی مضمون کے پہنچے۔

دعا سے تو مجھے کبھی انکار نہیں ہوتا مگر ساتھ ہی محض دعا سے کچھ نہیں ہوتا, کچھ کرنے سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني** اے محمد ﷺ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو میرا (ﷺ) اتباع کرو, اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنالے گا۔ جتنی بھی کوشش ہو سکے حضور اقدس ﷺ کے اتباع میں کوشش کریں۔ عبادات پر اہتمام، معاصی سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں۔

دعائیں معین تو ہوتی ہیں جیسا مختلف دواؤں کے ساتھ عرق گاؤزبان کا پینا لیکن بغیر کچھ کئے محض دعا سے اگر کچھ ہوتا تو تم ہی سوچو کہ سید الکونین ﷺ کے برابر کس کی دعا ہو سکتی ہے, اگر محض دعا سے کچھ ہوتا تو دنیا میں کوئی کافر نہ رہتا۔ جہاں تک ہو سکے اللہ کے پاک رسول ﷺ کے اتباع کی کوشش کرو, اسی کے ساتھ دعائیں کارگر ہوتی ہیں۔

میں تو پہلی دفعہ آپ کو اپنی معذوری لکھ چکا ہوں البتہ میرے دو دوست مولانا الحاج ہاشم اور مولانا یوسف متالا صاحب دارالعلوم ہولکمب بری میں ہیں, ان سے کبھی کبھی ملاقات بھی کیا کریں وہ آپ کیلئے زیادہ مفید ہوگا نیز میرے ساتھ ایک مصیبت ہر سال ہندوستان جانے کی ہے جو جمادی الثانیہ سے شروع ہو کر ذیقعدہ تک ہر سال رہتی ہے۔ اس زمانہ میں تو میرا قیام بھی یہاں نہیں رہتا۔

اب بھی جمادی الثانیہ آرہا ہے اور میرے سفر کا مرحلہ درپیش ہے, تاریخ تو ابھی مقرر نہیں ہوئی مگر مدینہ پاک سے تو عموماً جمادی الثانیہ کے شروع میں روانگی ہو جاتی ہے۔ پندرہ بیس دن مکہ مکرمہ میں اور ویزہ مل جائے تو پندرہ بیس دن پاکستان میں بھی لگ جاتے ہیں, آخر ذیقعدہ تک واپسی ہوتی ہے۔

میری ملاقات کا بدل میری کتابیں ہیں جن کی تفصیل ان ہی دو دوستوں سے معلوم ہوسکتی ہے اور ان ہی سے قیمتاً یا مستعار مل سکتی ہیں، ان کو مطالعہ میں رکھنا میری ملاقات کا بدل ہے۔ آپ کے بچوں اور گھر والوں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اور جب آپ کا خط آتا ہے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام ضرور پیش کرتا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

عزیزم قاری یوسف سلمہ! میرے پیارے اس خط کو رجسٹری کردو تو بہت ہی اچھا کہ یہ ۸۰؍خطوط کا ایک جواب ہے۔ تمہارے مکتبہ میں میری کتابیں تو ہوں گی ہی ان کو ترغیب دو کہ میری کتابیں قیمتاً یا مستعار لے کر ملاحظہ کیا کریں۔

﴿253﴾

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴؍اکتوبر ۷۸ء / ۲۲؍ذیقعدہ ۹۸ھ

مکرم ومحترم جناب مولانا یوسف صاحب زادت عنایتکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ بھائی حبیب دہلوی صاحب نے آپ کے ٹیلی فون کے حوالہ سے حضرت کے حالات لکھنے کی تاکید کی۔ آپ حضرات کے جانے کے کچھ دنوں کے بعد وہ مکان میں نے چھوڑ دیا، اب حرم کے قریب مولوی اسمعیل کے مکان کے قریب ہی آ گیا ہوں۔ دعا فرماویں [اللہ تعالیٰ] حج کے بعد حرم کے قریب ہی کوئی بہترین وسیع مکان میسر بسہولت فرمائے۔

حضرت اقدس کی طبیعت اب سے تقریباً ۴، ۵؍ہفتے پہلے جمعہ کے بعد سے خراب

ہونی شروع ہوئی اور رات تک طبیعت بہت گر گئی, بے ہوشی کی سی کیفیت ہوگئی اور یہ تقریباً دو دن تک مستمر رہی, نہ کسی کو پہچانتے تھے نہ کوئی بات کرتے تھے, نماز بھی بس یونہی پڑھی۔

تیسرے دن ڈاکٹروں نے مشورہ کر کے بیک وقت کئی انجکشن طاقت وغیرہ کے لگائے جس سے کچھ قوت آنی شروع ہوئی اور اس غشی کی کیفیت میں کمی آنی شروع ہوئی۔ خون، پیشاب، بلغم کی مختلف ومتعدد جانچیں کرائی گئیں۔ شکر کی تعداد کافی بتائی گئی اسی وجہ سے ضعف اور بے ہوشی کی کیفیت تھی۔ پھر شکر کا علاج کیا گیا اب الحمدللہ تعالیٰ طبیعت بہت بہتر [ہے]۔ ۴، ۵/جمعوں کے بعد اب کے جمعہ کو غسل فرمایا اور اب ڈاک بھی شروع فرمادی۔ اب ماشاءاللہ تعالیٰ طبیعت بہت اچھی ہے, عصر کے بعد کی مجلس بھی ہورہی ہے۔

آپ کا مرسلہ ڈبہ بسکٹ کا پہنچا, بہت پسند آیا, جزاکم اللہ تعالیٰ۔ آپ کے دو خط ایک ڈاک سے اور آج ایک دستی پہنچے۔ اسلم خان کا تار پھر آیا تھا حضرت کے نام کہ آپ مولوی یوسف کو مقدمہ بازی سے روک دیجئے, حضرت نے کوئی جواب نہیں لکھوایا۔ بس مجھے فرمادیا کہ تو ہی لکھ دینا۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون اور شکریہ فرمادیں۔ فقط حبیب اللہ، ۲۴/اکتوبر ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿254﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۵/ذی الحجہ ۹۸ھ / ۵/نومبر ۷۸ء

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، الحمدللہ خیریت سے ہوں امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بخیر ہوں

گے۔ایک ہفتہ تقریباً ہوا یہاں حاضر ہوا ہوں اور آنے کے بعد سے کوشش کرتا رہا ہوں کہ مدینہ پاک کی حاضری ہو جاتی۔ روضۂ اقدس کی اور حضرت والا کی زیارت کا شرف حاصل ہو جاتا،لیکن محرومی رہی۔اب کوشش اس کی کر رہا ہوں کہ حج کے فوراً بعد حاضری ہو جائے۔ اس کیلئے حضرت والا سے مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے۔

حضرت والا کی مسلسل بیماری کی خبروں سے طبیعت پریشان ہے بہ دل و جان دعا ہے اللہ جل شانہ حضرت والا کو جملہ امراض سے شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے اور صحت و عافیت کے ساتھ ہم سیہ کاروں کے سروں پر تادیر زندہ سلامت رکھے۔

عریضہ نویسی کی ہمت بھی حضرت والا کی علالت کی وجہ سے نہیں ہو رہی تھی لیکن آج ہمت کر کے یہ سطریں لکھ ہی دی ہیں۔ برادرِ محترم مولانا اسمعیل صاحب اور خدام حضرت والا کی خدمت میں سلام مسنون اور صلوۃ وسلام کی گذارش کر دیں۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی عبدالرحیم،۵/ذی الحجہ

جواب بالا:

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت جب میں عشاء کے وضو کو اٹھ لیا تھا تمہارا محبت نامہ ملا۔ تمہارا انتظار تو بہت ہی رہا۔ خدا کرے کہ ملاقات ہو جائے۔ امید تو ہے نہیں، اگر یہاں نہ ہوئی تو انشاء اللہ آخرت میں تو ہوگی ہی۔عزیز سلیم ابھی عشاء میں ملا اور ابھی جانے کو کہہ رہا ہے۔ وضو بند کر کے پرچے کا جواب لکھوا رہا ہوں۔ میری طبیعت بہت خراب ہے۔تم سے ملنے کا اشتیاق بھی ہے۔اللہ جل شانہ ملاقات مقدر فرماوے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ زادمجدہ

بقلم نجیب اللہ، شب ۹/ذی الحجہ ۹۸ھ

مولانا عبدالحفیظ صاحب سے بعد سلام مسنون، عزیز عبدالوحید عصر کی نماز کے وقت پہنچا۔ بے چارے کا تم نے حج ضائع کیا۔ اس سے بھی میں نے کہا پیارے! تم نے اپنا حج ضائع کیا۔

﴿255﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۵/نومبر ۷۸ء/ ۱۵/ذی الحجہ ۹۸ء

مکرم ومحترم مولانا الحاج یوسف صاحب زادمجدکم!

بعد سلام مسنون، تمہارے جانے کے بعد طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب رہی۔ لکھوانا تو درکنار [خط] سننا بھی [موقوف رہا]۔ لندن سے ایک جماعت حج کو آئی تھی، سنا ہے کہ وہ میرا بھی کوئی سامان لے کر آئی تھی مگر سارے کاندھلہ ہی کے رہنے والے تھے کئی آدمی تھے، جدہ سے وہ سیدھے آ گئے۔

جدہ میں کسی آدمی نے کہا کہ تم سامان چھوڑتے جاؤ میں دوسری گاڑی میں بھیج دوں گا، ان لوگوں نے ان کا پتہ بھی نہیں لیا کہ تحقیق کرائیں۔ ان سے کہا بھی کہ تلاش کرو مگر وہ اس قدر منقطع عن الدنیا تھے کہ مجھ سے بھی پوری بات نہیں کہی۔ ان سے کہا کہ فلاں وقت آؤ جدہ کے کئی آدمی رہتے ہیں ان سے ملا دوں گا مگر وہ نہیں آئے۔ ان سے پوچھا کہ میرے سامان کیا کیا تھے؟ انہوں نے کہا کہ پتہ نہیں مگر خط بھی تھا۔ ڈبوں کا تو مجھے فکر نہیں مگر خط کا فکر ہوا۔ ابھی ایک صاحب مصافحہ کیلئے آئے ان سے معلوم ہوا کہ وہ جا رہے ہیں۔

عبدالرحیم مکہ تک تو پہنچ گیا مگر قواعد کی وجہ سے یہاں ابھی نہیں آیا۔ تمہارے ساتھ جس کا معاملہ جو چل رہا ہے اس کا ایک برقیہ اور آیا تھا مگر اس پر پتہ نہیں تھا، اس میں تھا کہ میں

تم کو حکماً لکھ دوں کہ مقدمہ بازی سے باز رہیں۔ میں تمہارے لئے اور مدرسہ کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔ اگر خدیجہ آ گئی ہو تو اس کو بھی دعوات کہہ دو، اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط

حضرت شیخ زادمجدہ، بقلم نجیب اللہ

۱۵/نومبر ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿256﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵/دسمبر ۷۸ء/ ۲۵/محرم ۱۳۹۹ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مع اشتہار ایک ماہ ۲۵/دن بعد بہت تاخیر سے پہنچا۔ تمہارے مدرسہ کے سالانہ جلسہ کی خبر سے بہت ہی خوشی ہوئی، اللہ جل شانہ مبارک فرماوے، مدرسہ کو ترقیات سے نوازے۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ تم نے دو تین مرتبہ فون کیا اور بھائی حبیب اللہ صاحب کے یہاں سے جواب نہ مل سکا۔

ڈاکٹر اسماعیل کا فون نمبر یہ ہے ۲۶۷۷۳، وہ صبح سے ظہر تک مطب میں ہوتے ہیں۔ اس کے بعد عصر سے لے کر عشاء تک اور پھر ساڑھے تین بجے شب کے بھی یہاں سے جا کر کچھ دیر کے لئے مطب میں بیٹھتے ہیں، ان سے میرے حالات بھی صحیح معلوم ہوتے رہیں گے۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد آج کی ڈاک سے تمہارا ائر لیٹر بھی پہنچ گیا۔ میری طبیعت حسبِ سابق خراب ہی ہے، آج صبح سے زیادہ خراب ہے۔ صبح لنگی بھی خراب ہوگئی اور بستر بھی خراب ہوگیا، دن بھر تو ایسے ہی گذرا، اب عصر کے بعد سے کچھ افاقہ ہے، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

تمہارے دار العلوم کے حالات سے بہت مسرت ہے , اللہ جل شانہ پڑھنے پڑھانے والوں میں اخلاص عطا فرماوے۔ مولوی ہاشم صاحب سے نیز اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا سے دعوات , یہ ناکارہ ان کیلئے بھی دعا گو ہے۔

تمہارے خط کے ساتھ دو آدمیوں کے پوسٹل آرڈر واپس کر رہا ہوں ان کی خدمت میں واپس کر دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۔ ۲۵/دسمبر ۷۸ء

﴿257﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۹/جنوری ۷۹ء/ یکم ربیع الاول ۹۹ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مع حلوہ خشخاش کے پہنچا۔ اس ناکارہ کی طبیعت بہت خراب چل رہی ہے۔ ضعف بہت ہو گیا ہے , بغیر سہارے بیٹھا بھی نہیں جاتا۔ بھوک بالکل نہیں لگتی۔ نیند بھی کئی کئی رات تک نہیں آئی۔ مجھے دراصل ڈاکٹری دوائیں موافق نہیں اور یہ سب ڈاکٹری دواؤں کا اثر ہے , مگر یہ سب لوگ اتنی محنت سے علاج کرتے ہیں کہ انکار بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ بیچارے حکیم عبد القدوس کو جزائے خیر دے ہر وقت لگے رہتے ہیں , اور بڑی قیمتی قیمتی دوائیں کھلاتے رہتے ہیں۔

تم نے آنے کا ارادہ لکھا مگر کیوں فضول پیسے اور وقت برباد کرو۔ تمہاری وہاں دار العلوم میں بہت ضرورت ہے۔ عزیز عبدالرحیم اوجز کی طباعت کے سلسلہ میں مصر گیا ہوا ہے ,

ربیع الاول میں آنے کو کہہ گیا ہے، اسی وقت آؤ تو اچھا ہے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے، تمہارے اہل وعیال اور دارالعلوم کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہے۔

اہلیہ سے سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

۲۹ر جنوری ۷۹ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون و درخواست دعا، یعقوب کو ویزے کی تاکید کر دی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ ایک ہفتہ میں چلا جائے گا۔

﴿258﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۲۸ر اگست ۱۹۷۹ء/ ۶ر شوال ۱۳۹۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابی وسیدی وسندی ومولای حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی الأبد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سب سے پہلے اپنی ضعف و نقاہت اور بیماری کی تفصیل لکھنے کے بجائے جو امر اس کا باعث بنا وہی تحریر کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ حضرت والا کی شفقتوں میں ماہ مبارک میں کھلی کمی میں محسوس کرتا رہا کہ رمضان بھر میں کبھی حضرت والا نے نام لے کر یاد نہیں فرمایا نہ کبھی بلوایا، بس معمول کے مطابق بعد مغرب حاضری ہو جایا کرتی تھی۔ شروع میں تو میں اسے حضرت والا کی خرابی صحت پر محمول کرتا رہا لیکن جب دوسرے خدام کے ساتھ جو حال دیکھا تو پھر یہ تاویل بھی نہ کر سکا۔

نیز سب سے بڑی محرومی جو پندرہ سال کے مسلسل معمول کے خلاف اس مرتبہ

میرے مقدر ہوئی وہ یہ تھی کہ ہمیشہ کا معمول حضرت والا کا شروع رمضان سے لے کر اخیر تک کئی مرتبہ کئی ناموں سے عطایا مرحمت فرمانے کا تھا, کبھی شام کی افطاری کے نام سے، کبھی عشاء بعد کی افطاری کے نام سے، کبھی عیدی کے نام سے، واپسی پر کرایہ خرچ کے نام سے۔ جو کتا اتنے ٹکڑوں کا عادی رہ چکا ہو اسے اپنی یکسر محرومی کا احساس ہونا تو یقینی ہے۔

یہ احساس رمضان کے گذرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا گیا اور قرآن کے ختم کے دن سے قلب و دماغ پر مستولی ہو گیا۔ بحیثیت طالب علم ہونے کے بہت سی تاویلیں ذہن میں آتی رہیں لیکن ساتھ ساتھ ذہن اس کی تغلیط بھی کرتا رہا۔

کبھی ذہن میں آیا کہ شاید کسی وجہ سے ناراضگی سے شفقت میں کمی ہے تو پہلے سے کون سی کل میری سیدھی تھی, پرانی شفقتیں کسی کمال پر تو تھیں نہیں جواب اس کے نہ ہونے پر بند کی جائیں۔

ایک معمولی سا احتمال اب تک بھی ذہن میں یہ ہے کہ حضرت والا نے سفر کے بعد یہ محسوس فرمایا ہو کہ اب تو رئیسوں میں سے ہے۔ اس لئے اس کی وضاحت کسی قدر تفصیل سے عرض ہے کہ آخری دو چار سفر کو چھوڑ کر میرے سارے ہی اسفار قرض پر ہوئے اور اس قرض کی ادائیگی میں نے اپنا رہائشی مکان بیچ کر کی, الحمدللہ۔

اب فضل الٰہی ہے کہ سوائے معمولی رقم ڈھائی سو پاؤنڈ کے میں کسی کا مقروض نہیں ہوں۔ وہاں کے قیام میں گذر اوقات کا یہ حال ہے کہ میں مدرسہ سے کوئی تنخواہ نہیں لیتا لیکن ساتھ یہ بھی نہیں کہ بہت ہدایا عطایا آتے ہوں بلکہ کسی قدر تنگی کے ساتھ گذر بسر کرتا ہوں۔ اس طرح کہ بیسیوں مرتبہ گھر والی نے یہ جملہ کہا کہ آج کیا پکائیں نہ سودا منگوانے کے پیسے ہیں اور نہ گھر میں چاول دال اناج کی قسم کی پکانے کی کوئی بھی چیز ہے۔ ہر مہینہ میں کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ سالن ترکاری وغیرہ کے پیسے نہیں ہوتے۔ صبح کی چائے کے بغیر کئی دفعہ مدرسہ گیا ہوں۔

کہیں ریل وغیرہ کا سفر درپیش ہوتو اکثر پیسے نہیں ہوتے اور بارہا ضروری سفر بھی ملتوی کرنا پڑا۔ حضرت جی دام مجدہم وغیرہ حضرات جب اجتماع کے لئے لندن پہنچنے والے تھے, اس کے لئے کئی روز سے پختہ ارادہ کررکھا تھا کہ مطار پر استقبال کے لئے ضرور جاؤں گا۔ ایسے موقعہ پر سب کار والے ساتھی یہ سوچتے ہیں کہ وہ تو کسی بڑے کی مخصوص کار میں جائیں گے یہ سوچ کر کسی نے از خود کہا نہیں اور میں ریل میں سفر کا پختہ ارادہ کئے ہوئے تھا مگر کرایہ بھی نہیں تھا اور مدرسہ کا دفتر بھی بند تھا کہ مدرسہ سے قرض لے لیتا۔ اگر چہ مدرسہ سے بھی رقوم قرض پر لی ہیں تو صرف چار پانچ مرتبہ, وہ بحمداللہ جلد ہی واپس کردی ہیں۔

اس کھانے پینے کی تنگی میں وہ لطف مجھے حاصل ہوتا ہے اور جب گھر میں کچھ نہیں ہوتا اس وقت اس کی ذات بے نیاز کی طرف سراپا احتیاج کی کیفیت، اس کا صمد ہونا اور اپنا محتاج محض ہونا جب تصور میں آتا ہے تو جی چاہتا ہے کہ بار بار اپنا احتیاج پیش آتا رہے تا کہ یہ لذت حاصل ہوتی رہے۔ کبھی بھول کر بھی حرف شکایت تو درکنار دعا وغیرہ میں اس حالت کے دفعہ ہونے کی طلب کا بھی خیال نہیں آتا۔ کھانے پینے کی تنگی کے اس حال کی تفصیل تو حضرت والا اہلیہ سے اگر وہاں خود دریافت فرماتے تو وہ تفصیلات بتاتیں۔ اسے بھی اللہ کے فضل سے کبھی شکایت نہ ہوئی بلکہ اس کی بھی یہ طبیعت بن گئی ہے۔

اس تفصیل کے لکھنے سے مقصد اس حالت کے رفع ہونے کی دعا کی درخواست نہیں بلکہ دعا یہ فرمائیں کہ حضور اقدس ﷺ والا زہد نصیب ہوجائے۔ بایں ہمہ تنگی مہمان وغیرہ جو آتے ہیں ان کی قرض لے کر بھی خاطریں کرنے کی کوشش کرتا ہوں بلکہ مہینہ دو میں ایک دو مرتبہ خصوصی دوستوں اور اساتذہ وغیرہ کی ایک بہت پر تکلف دعوت کرنے کو طبیعت چاہا کرتی ہے۔ ان عوارض کی وجہ سے اگر وہ نہ ہوسکے تو عجیب سی طبیعت رہتی ہے۔

پچھلے دو سالوں میں قرض ادا کرنے کیلئے جو کوشش شروع کی تو جو پیسے آتے فوراً بمد

قرض جمع کروا دیتا۔ کئی دفعہ گھر میں کھانے پینے کی سخت تنگی ہوئی پھر بھی وہ رقم بجائے گھر کے ادھر قرض ہی میں دے دیتا۔

حضرت کی تشریف آوری پر مہمانوں کو جو ہدایا وغیرہ پیش کئے وہ تو اس لئے کہ حضرت کی تشریف آوری کی خوشی میں وہ ساری چیزیں جو میری ملک تھیں اگر میں دے ڈالتا تو بھی شاید اس جذبۂ مسرت کا اظہار نہ ہوسکتا جو اس وقت مجھے حاصل تھا۔

غرض اگر مجھے ریاستہ کے خیال سے محروم رکھا گیا ہے تو للہ واسطۂ خدا و رسول محروم نہ فرمایئے کیونکہ میں وہی مفلس سوالی فقیر سراپا احتیاج ہوں جسے مظاہر میں درس کی تقریر لکھنے کے لئے کاپی کے پیسے بھی نہیں ملتے تھے، جس سے کئی کئی تقریریں چھوٹ جاتی تھیں۔ میں بحمد اللہ تقریباً اسی طرح کا ملنگ اب بھی ہوں۔ حضرت کے صدقہ اللہ تعالیٰ مجھے مال و زر کی محبت اور [مالداروں] سے تعلق اور خوشامد اور دنیا کے جوڑنے کے خیال فاسد سے پناہ میں رکھے۔

واللہ العزیز میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے یہ جو کچھ اپنی اختیاری تنگی کی کیفیت اور اس کی لذت کا جو حال لکھا ہے اس میں مبالغہ یا لفاظی نام کو بھی نہیں بلکہ تفاصیل اور واقعات اس سلسلہ کے اس سے بہت زیادہ ہیں۔

غرض جن مدات میں پندرہ سال تک اس سیہ کار کو جو عطایا مرحمت فرمائے جاتے رہے ان کا سائل ہوں بلکہ امسال تو میں سامع بھی تھا، سامع کیلئے حضرت کے ہاں مخصوص عطیہ ہے۔ وائے میری محرومی کہ ختم قرآن پر سامع کے نام سے بھی میں یاد نہ آیا۔ اصلاً بیماری کی وجہ یہ مہینہ بھر کا احساس ہے جو لکھا گیا۔

سورت کے ایک بڑے ماہر ڈاکٹر نے کل میرا تفصیلی معائنہ کیا مشین سے بھی پھیپھڑے وغیرہ کو دیکھا کہ دق وغیرہ کا اثر تو نہیں۔ خون کے کئی ٹیسٹ ہوئے۔ پیشاب بھی ٹیسٹ ہوا، آج شام تک ساری مکمل رپورٹیں آئیں گی تب حال معلوم ہوگا۔

دعا وتوجہات کی عاجزانہ درخواست ہے۔ حضرت والا تکلیف فرما کر اگر جلد جواب مرحمت فرمائیں گے تو پریشان حال کو جلد سکون مل جائے گا۔ فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی، محمد یوسف متالا۔

پیر ۲۸/اگست ۹ ۷ء

﴿259﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: شوال ۹۹ھ/ستمبر ۹ ۷ء

حضرت شیخ المشائخ مولانا یوسف متالا صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، اسی وقت گرامی نامہ عتاب نامہ موجب عزت ہوا۔ میں رمضان کے بعد الوداعی ہجوم کی وجہ سے اور مضمحل ہو گیا۔ ایک دن کچھ کھایا تھا تو دو دن تک پیٹ میں درد رہا، اس کے باوجود شاہد کو بلا کر عتاب نامے کا جواب لکھوا رہا ہوں۔ ابھی معلوم ہوا کہ آپ شنبہ کو لندن جا رہے ہیں۔ اپنے قصوروں کی تو معافی چاہتا ہوں مگر اس پر تعجب ہے کہ آپ نے مجھ بیمار کی طرف توجہ نہ فرمائی کہ مجھ پر کیا گذری۔ اللہ کا بڑا ہی احسان اور شکر ہے کہ اس نے روزے اور اعتکاف پورے کرا دیئے۔

آپ کے تعمیل ارشاد میں مختصر خط ارسال کر رہا ہوں تا کہ آپ کو انتظار نہ ہو، انشاء اللہ ۳، ۴/روز میں لندن کے پتہ پر جواب لکھوں گا۔ مگر ڈرتا ہوں کہ کہیں اس خط سے آپ کو غصہ نہ آ جائے ؎

نزاکت نازنینوں کی بنائے سے نہیں بنتی
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آ ہی جاتی ہے

مجھ سیاہ کار کی منت سماجت، خوشامد، ڈانٹ ڈپٹ تو آپ نے ایک صرف ایک فقرہ میں اڑا دی تھی کہ عبدالقدیر کا جی برا ہو جائے گا، حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ مولانا انعام صاحب اور بھائی یوسف انتظار کر رہے ہیں اور عبدالقدیر جو کچھ کہہ رہا تھا میرے ہی کہنے سے کر رہا تھا لیکن آپ نے آج تک اس کے متعلق معذرت نہیں کی۔ میں بے چارہ تو آپ کی بے التفاتی کو دیکھ کر سکوت کر چکا ہوں البتہ کبھی کبھی فقرہ ضرور کستا رہوں گا، خدا کرے اس عریضہ پر زیادہ غصہ نہ آ جائے۔ حضرت شیخ مدظلہ

بقلم محمد شاہد غفرلہ

از راقم بعد سلام مسنون، مقرباں را بیش بود حیرانی

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون، اگر مجھ سے ذرا بھی اشارہ کرتے تو بندہ آپ کا کام انشاء اللہ بنا دیتا، واقعی حضرت کو بہت سی باتیں یاد نہ رہیں، یاد دلانے پر حضرت کو یاد آیا۔ خیر دعا کی درخواست، بندہ آپ کو یاد کرتا ہے۔ مولانا اسمٰعیل بدات سے بعد سلام مسنون آپ کا پرچہ پہنچا۔ دوا طاقچہ سے غائب تھی، دوسری بنانے کو کہا ہے، آج شام کو ملے گی، کسی آنے والے کے ہاتھ بھیج دوں گا۔ مولوی ہاشم کا سالانہ ملا، پندرہ روپیہ ادا کر دوں گا آپ بےفکر رہیں۔

فقط والسلام

﴿260﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳ر ستمبر ۹ ۷ء/ ۱۲ر شوال ۹۹ھ

؎ خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آ ہی جاتی ہے

بگرامی خدمت حضرت الحاج قاری یوسف متالا صاحب!

بعد سلام مسنون، کئی یوم ہوئے عتاب نامہ پہنچا تھا۔ میں تو تشریف بری کے بعد سے بہت بے چینی سے برقیہ بخیر رسی کا منتظر تھا، کئی دن کے بعد بجائے تار کے عتاب نامہ ملا اور میں نے فوراً سنا۔ آپ نے جلد جواب لکھنے کا حکم فرمایا تھا، چونکہ تم مجھ سے خود کہہ گئے تھے کہ جلد از جلد لندن جانا ہے اس لئے رسید تو اسی وقت بذریعہ کارڈ مکان پر بھیج دی تھی اور اس میں لکھ دیا تھا کہ ۲، ۳/ دن بعد مستقل جواب لکھوں گا۔

آج ۳/ ستمبر دوشنبہ کو صبح سے بارہ بجے تک باوجود شدت دردسر کے الوداعی مصافحوں میں الجھا ہوا ہوں اور اس وقت عزیزم مولوی ارشد سلمہ مع چند اپنے خواص کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن میں نے شروع کر دیا ہے ختم جب بھی ہو۔

عتاب نامہ دو مرتبہ سنا اور بہت سوچتا رہا کہ کیا غلطی ہوئی۔ آدمی کو اپنی غلطی خود محسوس نہیں ہوتی۔ یہ تو آپ نے صحیح لکھا کہ اس مرتبہ بعد ساعت کچھ پیش نہ کر سکا۔ مگر یہ بھی خوب یاد ہے کہ میں نے رمضان میں متعدد مرتبہ درخواست کی کہ کچھ پیش کروں مگر آپ نے بہت ہی استغناء برتا۔

آپ نے اپنی علالت کا باعث اس ناکارہ کو قرار دیا مگر آپ کی تنبیہ کے باوجود مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ مجھ سیاہ کار سے ساعت کے مد میں رقم دینے کے علاوہ کوئی اور تقصیر ہوئی ہو۔ میرا تو رمضان میں کئی دفعہ تمہیں بلانے کو جی چاہا مگر تمہاری بیماری کی وجہ سے نہ بلا سکا امید ہے کہ مکارم اخلاق سے معاف فرمائیں گے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ میرا کئی دفعہ جی چاہا کہ تم کو بلاؤں مگر میں اپنی قلت بصیرت سے تمہاری بیماری کی وجہ سے تم کو نہ بلا سکا اس کی مکرر معافی چاہتا ہوں۔

مجھے معلوم نہیں کہ دوسرے خدام کے ساتھ آپ نے کیا خصوصی امتیاز دیکھا، استنجے کی تو معذوری ہے کہ بغیر امداد کے نہیں جا سکتا، اس کے علاوہ مہمانوں سے اور خواص سے تو میں یہی کہتا رہا کہ بیماری کی وجہ سے مجھ میں تحمل نہیں اس لئے صرف بارہ بجے آئیں اور اس میں

بھی اپنی بیماری کی وجہ سے میں مہمانوں کو وقت نہ دے سکا۔

مجھے اس کا احساس نہ ہوا اور نہ ہے کہ آپ رئیس ہو گئے البتہ آپ کے اس خط سے یہ احساس ضرور ہوا کہ آپ نے مجھ سے ایسی اجنبیت برتی کہ باوجود ضرورت کے کبھی اظہار بھی نہ ہونے دیا، اس کا اب مجھے قلق ہے۔ آپ کے خدام سب جا چکے ورنہ ان تقاصیر کے بدلہ میں کچھ خدمت اقدس میں بھجواتا، بہر حال اب تو جملہ تقاصیر کی معافی چاہتا ہوں امید ہے کہ اپنی کریمانہ شان سے معاف فرمائیں گے اور آئندہ بھی جو تقاصیر ہوں ان پر تنبیہ فرماتے رہیں۔

آپ نے اپنا جو حال لکھا اور اہلیہ کا یہ جملہ کہ آج کیا پکائیں اس سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مزید صبر و تحمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ اہلیہ سے بھی سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ بہت ہی مسرت ہوئی، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں دو، دو ماہ گذر جاتے تھے اور چولہا نہیں جلتا تھا۔

فی الجملہ نسبتے است بتو کافی بود مرا
بلبل ہمیں کہ قافیۂ گل شود بس است

مکرر لکھتا ہوں کہ تمہاری اس حالت سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ تم نے اپنی احتیاج اور مالک کی صمدیت کو جو لکھا وہ بہت مبارک ہے، مجھے اگر پہلے سے کچھ علم ہوتا تو ضرور اہلیہ سے حالات معلوم کرتا لیکن تمہارے مختصر الفاظ سے بھی یقین ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اتباع نصیب فرمائے اور اس کا تحمل بھی۔

مہمانوں کی خاطر سر آنکھوں پر لیکن دوستوں اور اساتذہ کی پر تکلف دعوت میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے کہ تمہارے وجود کی **دار العلوم** کو سخت ضرورت ہے۔

اخیر میں اپنی جملہ تقاصیر کی معافی چاہتا ہوں، کوئی لندن جانے والا ملا تو ارادہ ہے کہ

اپنی کوتاہیوں کے عوض کچھ تلافی مافات کردوں, امید ہے کہ از راہ کرم بہ مکارم اخلاق (جہاں آپ نے میری کجروی کو بھگتا ہے اسی پر قیاس کرکے) اس تقصیر کو معاف کریں گے, اللہ تعالیٰ آئندہ آپ کی شان میں ہر قسم کی کوتاہی سے حفاظت فرمائے, اگر آپ مبالغہ نہ سمجھیں تو یہ عرض کروں کہ بہت ہی سر میں درد ہو رہا ہے۔

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون، خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات و پیار, اہلیہ محترمہ سے بہت بہت سلام مسنون۔

میں اس فکر میں تھا کہ اس رقم کو کس طرح بھیجوں۔ عبدالحفیظ نے کہا کہ وہ رقم مجھے دے دیجئے میں مکہ جاکر بھیج دوں گا چنانچہ ایک ہندی رقم مبلغ پانچ ہزار کی اس کو دے رہا ہوں۔ اب آپ بقیہ مطالبات مدینہ منورہ کے پتہ پر لکھ دیں, میں انشاء اللہ ہفتہ عشرہ کے بعد یہاں سے روانہ ہوکر پاکستان ہوتے ہوئے مدینہ پاک پہنچ جاؤں گا۔ آپ مفصل طور پر لکھیں کہ کیا مطالبات باقی رہ گئے۔ فقط

﴿261﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: اکتوبر ۷۹ء/ ذیقعدہ ۹۹ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، اخیر رمضان سے لے کر آج تک تمہاری بیماری کی طرف سے فکر

ہے۔سہارنپور سے [تمہارے] جانے کے بعد بہت بے چینی سے تمہاری بخیررسی کے تار کا انتظار رہا کیوں کہ علالت میں تمہارا جانا ہوا تھا لیکن کئی دن بعد تمہارا خط آیا جس میں تم نے اپنی بیماری کا سبب اسی ناکارہ کو قرار دیا۔ میں نے معذرت کا خط لکھا خدا کا شکر ہے کہ اس کا جواب آ گیا۔

میں خود رمضان کے بعد سے سفر کے سہم میں مریض ہوتا گیا۔اسی دوران سفر شروع ہوگیا۔ رائے ونڈ کے اجتماع میں شریک ہونے کے بعد اللہ کا شکر ہے مدینہ پہنچ گیا مگر مرض بڑھتا گیا اور آج پانچویں دن تک تکان غالب ہے۔ دن بھر چارپائی پر سوار رہتا ہوں, نہ روضہ پر حاضری ہوسکی نہ مسجد میں ۔اس میں زیادہ دخل یہاں کے ہجوم کو بھی ہے کہ پاؤں جانا بھی مشکل ہے اور میرے لئے تو کرسی ضروری ہے۔

تمہارے دو فون بواسطہ پہنچے جس میں عبدالحفیظ کو زامبیا کیلئے جانے کا تقاضا تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ نہ صرف اجازت بلکہ درخواست ہے کہ ضرور جائیں, ملک عبدالحق سے بھی کہہ دیا تھا کہ فون کر دیں, معلوم نہیں تمہیں ہوا یا نہیں ۔تمہارے تین [خط] میرے سامنے ہیں ان کا جواب لکھواتا ہوں۔

پہلا خط ۳۰ رستمبر کا تھا۔اللہ کے انعام واحسان سے سفر تو لاہور، کراچی، مدینہ تک راحت سے ہوگیا۔ میں اپنے مالک کا شکرادا نہیں کرسکتا۔ ہر جگہ حجاز میں اور مکہ سے مدینہ بہت بڑی گاڑی میں لیٹا ہوا آیا۔ **رب کم من نعمة انعمت بها علی قل لک بها شکری**۔ بہت ہی انعامات ساری عمر مالک کی طرف سے ہوئے لیکن مجھ سے کبھی شکر نہیں ہوا۔

تمہاری بیماری کا فکر وسہم ہر وقت رہا۔تم نے اس تیس ستمبر والے خط کو قلت خون کی وجہ سے مشقت سے لکھا اس کی بالکل ضرورت نہیں تھی, دوسرے سے لکھوا دیتے۔ نیند آور گولیوں کا میں ہمیشہ سے مخالف ہوں۔ جب میری علی گڑھ میں پہلی آنکھ بنی تو اللہ کے فضل

سے سب ڈاکٹر معتقد ہو گئے تھے, انہوں نے کہا تھا کہ نیند کے لئے ہمارے پاس صرف خواب آور گولیاں ہیں لیکن اس سے قلب پر بڑا اثر پڑے گا۔ اس کے بعد سے میں تو ڈر گیا۔

تمہارے طالب علم نے اگلے سال بیت المقدس کا رمضان [دیکھا]۔ ایک بار میں تو سہم گیا۔ میرے پیارے! اب تو زندگی کی ہمت نہیں, اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور اپنے محبوب کے وسیلے سے اب تو بلا لے

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یارب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

تقریباً تین برس سے دفعۃً زندگی سے موت کی طرف ایسی جست لگائی کہ امراض کی کثرت ہوئی اور ان تین برس میں نہ معلوم کیا کیا گذر گیا اور دفعۃً مرض کا ایسا حملہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر حکیم یٔس شروع کر دیتے ہیں لیکن مالک نے اب تک باوجود ان شدید امراض کے وقتاً فوقتاً صحت بھی ایسی دی کہ بڑے بڑے سفر کر لئے۔

وہ دونوں خط جو تم نے مکہ کے پتہ سے مفصل لکھے وہ ابھی نہیں ملے لیکن اللہ تعالیٰ اگر اپنے فضل و کرم سے بیت المقدس واپس کرا دے تو کچھ بعید نہیں اور میں نہیں ہوں تو کیا، میرے دوست احباب بالخصوص تبلیغی حضرات اور تم دوست تو ہو۔ کاش میرا مالک تم دوستوں سے دینی کام لے لے اور اس کے طفیل میں یہ سیاہ کار بھی منہ دکھانے کے قابل ہو جائے۔



پیارے! میں اور میری توجہ تو جیسی ہے وہ مجھے بھی معلوم ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ جتنی برائیاں آرہی ہیں وہ میری وجہ سے آرہی ہیں لیکن مالک سے مانگے بغیر چارہ نہیں۔ فقیروں کا کام تو مانگنا ہی ہے, اس کے کرم سے بعید نہیں کہ جو امیدیں دوست لگائے بیٹھے ہیں وہ پوری ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات امت کے حال پر لاتعد ولاتحصیٰ ہیں مگر امت خود

معاصی میں اتنی گرفتار ہے کہ جتنا کرم بڑھتا جا رہا ہے نافرمانیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔فواحش کا  اور خاص طور سے حجاز میں اتنا زور ہے کہ بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے ,میرا مالک ہی رحم فرمائے۔

آپ کے مدرسہ کے طالب علم عبد القیوم کی صحت کے لئے میں بہت دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے رفقاء اور مولوی عبد الرحیم کو صحت عطا فرمائے۔ مجھے وہاں خیال بھی نہیں آیا کہ تمہارے مدرسہ میں طلباء کم ہیں جس پر تم نے پہلے خط میں ۲۰۰ر اور دوسرے میں ۲۵۰ر کی تعداد لکھی ,اللھم زد فزد۔اللہ تمہارے فیوض و برکات کو تمہارے سایہ میں بڑھائے۔

تمہارا دوسرا خط مؤرخہ ۳ر اکتوبر بھی مل گیا۔اس میں تم نے اپنے ہسپتال سے نجات کا مژدہ لکھا تھا۔ہسپتال سے نجات پر مسرت ہے مگر صحت کے ساتھ ,اگر بیماری کی حالت میں آ گئے تو موجب مسرت نہیں۔دل سے تمہارے لئے دعا گو ہوں کیونکہ تمہارا دار العلوم ابتدائی حالت میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو تمہاری صفات میں مضبوط بنائے۔

تم نے لکھا کہ ڈاکٹر آ کر معائنہ کریں گے کہ تپ دق نہ ہو,اس کی کیفیت کا انتظار ہے۔یہ خط مولوی مقبول کے ذریعہ آیا ہے,وہ ابھی مدینہ میں ہیں ان کے والد پر مدینہ میں فالج ہو گیا اور وہ ۲،۳ر دن میں مکہ جائیں گے۔

میرے پیارے! مجھے اپنے اخراجات یاد نہیں رہتے کتنا [کوشش کرتا] ہوں مگر پھر بھی یاد نہیں رہتا۔میرا خیال تھا کہ اگر اب بھی تقصیر ہوگی تو اس کی تلافی پھر دوبارہ کروں گا۔ ضعف کی حالت میں خط نہ لکھو کسی طالب علم سے لکھوا دیا کرو۔عبد الحفیظ کو میں [تمہارے] فون کے جواب میں زامبیا جانے کو لکھ چکا ہوں۔

تیسرا خط ۱۱ر اکتوبر کا مرسلہ بھائی ابراہیم سعید کے بدست ملا۔میں نے ان سے کہہ

دیا کہ تمہارے خطوط کے جوابات لے کر جائیں۔ میں مدینہ منورہ بحمد اللہ بعافیت پہنچ گیا اگر چہ امید نہیں تھی اور یہ دعا کر رہا تھا کہ مدینہ سے پہلے نہ مروں, لیکن ضعف اتنا بڑھ گیا کہ اب تک روضہ پر حاضری نہ ہو سکی۔ جو مجھے صلوۃ وسلام کو کہتا ہے میں اپنے دوستوں سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ عرض کر دیں, تمہارے بارے میں یہی کہہ دیا۔

اس سے مسرت ہوئی کہ جو وزن کم ہو گیا تھا وہ پورا ہو گیا, اللہ تعالیٰ مزید قوت عطا فرمائے۔ مولوی عبد الحفیظ والا خط ابھی نہیں آیا۔ وہ تو ابھی تک تمہارے یہاں ۔۔۔ رہے ہیں اور تسلی کے خطوط پیامات بھیجتے رہتے ہیں۔ تم نے اپنے خط میں ڈراؤنے خواب کو لکھا, اس کے لئے سوتے وقت فاتحہ, معوذتین, کا اہتمام کیا کرو کہ پڑھنے کے بعد بولنے کی نوبت نہ آئے۔ اگر بولو تو دوبارہ پڑھو۔ جو منزل تمہیں دی تھی اس کو اہتمام سے پڑھا کرو اور پانی پر دم کر کے مکان کے چاروں کونوں پر چھڑک دیا کرو, زمین پر نہ گرے کہ بے ادبی ہو گی۔

تمہارے معاون ابراہیم سعید روزانہ کئی کئی مرتبہ آتے ہیں وہ ابوالحسن سے اس کے بھی مصر ہیں کہ کچھ کھانے کیلئے بتلائے۔ مگر اللہ کا شکر ہے اب کچھ کچھ شروع ہوا تھا, یخنی ایک آدھ دن تو چلی لیکن اس کے بعد طبیعت ایک دم متنفر ہو جاتی ہے البتہ انڈے سے طبیعت ابھی تک متنفر نہیں ہوئی۔

میرے پیارے! جنریٹر ہرگز نہ بھیجیں۔ ابوالحسن نے سارے رمضان جنریٹر کا بہت اہتمام کیا مگر وہ ہر آدھ گھنٹہ بعد اس کو درست کرنے جاتا۔ تم نے تو یہ سارے مناظر خود دیکھے ہیں, اب تو مالک سے مانگو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری محبت کو اور زیادہ کرے۔

میرے پیارے! اب تو میرے لئے حسنِ خاتمہ کی دعا کرو اور کراؤ۔ دار العلوم کے لئے جدید چھ مدرسین اور تین دیگر کا اضافہ ہوا, اللہ مبارک کرے۔ تمہارے لئے اہتمام سے دعا کرتا ہوں, دوستوں سے بھی کراتا ہوں۔

میرے مدینہ پہنچنے سے ایک دن قبل مولوی عبدالجبار پہنچے اور معلوم ہوا کہ وہ بھی زامبیا ایک بڑے مدرسہ کا افتتاح کر کے آئے۔ ان کے بیان کے مطابق ۲،۳ مجلسوں میں انکے مدرسہ کے لئے ۵۰ لاکھ روپیہ فراہم ہو گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ہم فقراء وہاں مدرسہ کھولنے کا ارادہ کیوں کرتے، اب اندیشہ ہے کہ کہیں دونوں مدرسوں میں تزاحم نہ ہو۔

انہوں نے بڑے زور سے اس کی تردید کی اور کہا کہ یہ شبہ وہاں بھی کچھ لوگوں کی زبان پر آیا تھا لیکن میں نے کہہ دیا کہ وہ حضرت کا مدرسہ خالص دینی ہے اور چناں چنیں ہے اور تمہارا مدرسہ تو۔۔۔ ہے اس میں انگریزی بھی ہے، صنعت وحرفت بھی ہے اور نہ معلوم کیا کیا ہے، وہ خالص دینی مدرسہ کی افادیت کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس میں تم دوستوں سے جو مدد ہوسکتی ہو کر لینا کہ وہ خالص دینی مدرسہ ہے۔

خدا کرے ان کا یہ بیان صحیح ہو، اگر اس کے متعلق تمہیں کچھ معلومات ہوں تو ضرور لکھنا، اس کے ممبران بھی بہت مختلف سنے گئے۔ مولانا عبدالجبار نے اپنے مدرسہ کے لئے دعا کو کہا تو میں نے کہا کہ لوگ دنیا کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں۔

مولوی عبدالرحیم کا خط ۴ نومبر کا ۱۷ اکتوبر کو یا تو قبل از وقت ملا جو مولانا کی کرامت ہے یا ایک سال بعد ملا تو یہ ان کے مغفل پنے کی علامت ہے۔ بہر حال میرے کاتب کی رائے ہے کہ ۱۴ اکتوبر کی جگہ ۴ نومبر لکھا گیا یہ ان کے جذب کی علامت ہے۔ اس میں مولوی عبدالجبار کے مدرسہ کی تفصیل ہے جو انہوں نے بھی [تحریر کئے ہیں]۔

[ان کو بھی میں نے تو] یہی لکھا ہے کہ یہ اسکول تو دین۔۔۔ کا مدرسہ ہے اور اس کے عزائم وہی ہیں جو اوپر کہے کہ دینی نہیں بلکہ دنیوی ہے۔ اس لئے اللہ کا نام لے کر اپنا مدرسہ شروع کردو اور دو چیزوں کا خاص طور سے خیال رکھنا۔

اول یہ کہ رؤساء کو اس کا ممبر نہ بنانا بلکہ علماء اور دین داروں کو ڈھونڈھ کر بنانا۔

دوسرے رؤساء سے بڑے چندوں کی امید مت کرنا بلکہ قبول ہی مت کرنا کہ فقراء کے پیسہ میں برکت ہے۔ دار العلوم مظاہر علوم کی ابتداء بوریوں سے ہوئی اور چٹکی فنڈ سے ہوئی۔ دونوں مدرسوں کے اکابر کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ غرباء کے چندہ میں جتنی برکت ہوتی ہے امراء کے چندہ میں نہیں ہوتی کیونکہ وہ اللہ کے لئے کرتے ہیں اور امراء نام ونمود کے لئے۔ بالخصوص چندہ ایسے امراء سے نہ لیں جو مدرسہ کو بعد میں اپنی جائداد سمجھ لیں۔

دونوں مدرسوں کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ بعض لوگوں نے کئی کئی لاکھ روپیہ دینے کی پیشکش کی لیکن ہمارے اکابر نے انکار کر دیا اور لطائف الحیل سے اس کو ٹال دیا، اور فرمایا کہ یہ رؤساء اظہار تو کرتے ہیں اخلاص کا اور پھر بعد اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حضرت نانوتوی نے جو اصول [تجویز کئے ہیں] اس میں تصریح ہے کہ امراء سے چندہ نہ لیا جائے، اس پر امراء نے فقرے بھی کسے۔

تمہیں اپنا خط لکھنے میں مشقت ہوئی ہوگی لیکن مجھے کچھ کم مشقت نہیں ہوئی۔ دعاؤں کا میں محتاج ہوں، اللہ تعالیٰ تمہیں صحت عطا فرمائے کہ تمہارے کام کرنے کے دن شروع ہوئے ہیں اور اپنے ختم ہوئے ہیں۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ اور اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون فرماویں۔ [نیچے کا خط ڈیوزبری کے مندرجہ پتے پر بھیج دیں]۔

ایک خاتون کے نام، ڈیوزبری:

ہمشیرہ رقیہ سلمہا! (ڈیوزبری) بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ ملا اس سے قبل تار بھی ملا تھا۔ تمہارے شوہر کی بیماری سے قلق ہے، یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت وقوت عطا فرمائے۔ بسم اللہ سمیت الحمد شریف ۷/ مرتبہ اول آخر درود شریف ۷، ۷/ مرتبہ

ہر نماز کے بعد پڑھا کریں اور اپنے شوہر پر دم کیا کریں۔

تمہاری والدہ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو خیریت کے ساتھ تمہارے پاس پہنچائے اور مستقل قیام کی صورت پیدا فرمائے۔ تم کو اور تمہارے گھر والوں کو حج بیت اللہ کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد غفرلہ، ۱۱؍فروری ۸۰ء

﴿262﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵؍ذیقعدہ ۹۹ھ/ ۶؍نومبر ۷۹ء

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہٗ!

بعد سلام مسنون، مجھے تو یوں یاد ہے کہ آپ نے مجھے رمضان میں حج کے موقعہ پر تشریف لانے کا تذکرہ فرمایا تھا مگر اب بجائے آپ کے آپ کی اور آپ کی اہلیہ محترمہ کی طرف سے ہدایا پہنچ رہے ہیں۔ کوئی خط آپ کا تو ملا نہیں اور آنے والوں سے جب میں آپ کی آمد کی تحقیق کرتا ہوں تو ہر ایک لاعلمی کا اظہار کرتا ہے, میں اندازہ سے یہ سمجھتا ہوں کہ اسباب سفر کے مساعد نہیں ہیں۔

اس وقت جناب غلام محمد راوت کی طرف سے جوس کے ڈبے پہنچے اور اس سے پہلے آپ کی اہلیہ محترمہ کی طرف سے بھی ملے تھے۔ میں نے سابقہ قاصد سے بھی کہہ دیا تھا کہ جب جاویں تو میرا پرچہ لے کر کے جاویں مگر حاجی غلام احمد صاحب آئے ہیں ان سے ڈبوں کی رسید بھی لکھوا رہا ہوں اور تین ڈبے تمور مدینہ کے بھی بھیجتا ہوں۔ مولوی ہاشم صاحب کے

نام کی روک لی, معلوم ہوا کہ وہ حج کے بعد یہاں آنے والے ہیں۔

تمہارے لئے ،تمہارے مدرسہ کیلئے ،تمہارے اہل وعیال کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔معلوم نہیں تم نے [جو] اپنے دارالعلوم کیلئے کتابوں کا ذخیرہ بمبئی سے روانہ کیا تھا وہ پہنچ گیا یا نہیں؟ خدا کرے کہ وہ پہنچ گیا ہو۔

ہندوستان سے یہ خبر سنی تھی کہ حج سے پہلے مولانا اسعد مدنی تمہارے یہاں آرہے ہیں, یہ خط لکھواتے ہوئے غلام محمد صاحب سے معلوم ہوا کہ مولوی اسعد تو پہنچ گئے اور مفتی محمود پاکی بھی پہنچ گئے مگر ہمارے مفتی محمود گنگوہی صاحب کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ مجھ سے تو انہوں نے بڑے زور سے وعدہ کیا تھا کہ افریقہ سے لندن پہنچیں گے, مگر کاتب عریضہ مولوی یوسف تتلی سے معلوم ہوا کہ افریقہ کے ٹکٹ دیر میں پہنچے۔ وہ آج افریقہ سے جدہ کیلئے روانہ ہو گئے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، ۲۵؍ذی القعدہ، ۶؍نومبر

اسی وقت مولانا عبداللطیف صاحب بھی اس خط کے لکھواتے [ہوئے] پہنچ گئے ہیں اور تین بوتل زنجبیل کے آپ کی تعمیل ارشاد میں پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ان کو دونوں جہان میں بہترین [جزا] عطا فرماویں۔شکریہ کا جواب ان سے بھیجتا مگر ان سے معلوم ہوا کہ وہ پاکستان جارہے ہیں, وہ بھی سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔

﴿263﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا حسن طائی صاحب والسال، خلیفہ حضرت مولانا اسعد مدنی صاحبؒ

تاریخ روانگی: ۱۲ر فروری ۸۰ء/ ۲۶ر ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

مکرم محترم مولوی محمد حسن صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا ائر لیٹر ملا تھا۔ میری طبیعت خراب ہے جواب لکھنا مشکل ہے۔ تمہارے لئے اور مولانا کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ عزیز اسعد کی مدد فرمائے، بہت ہی ہمت کے ساتھ گشت میں رہتا ہے، کچھ دن ہوئے پاکستان اور اب بنگلہ دیش گئے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ امت کے حال پر رحم فرمائے، گمراہی، حوادث اور فتن سے حفاظت کرے۔ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ مولانا اسعد صاحب کے لئے دعا کرنا میں اپنا فریضہ سمجھتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے۔ روضہ شریف پر صلوۃ وسلام عرض کرا دیا۔

فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد غفرلہ، ۱۲ر فروری ۸۰ء

﴿264﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲ر فروری ۸۰ء/ ۲۶ر ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

عزیزم الحاج قاری متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری طبیعت خوب خراب ہے بلکہ گذشتہ کئی سال سے خراب

ہے۔تقریباً دو ماہ ہوئے کان کے پاس ایک پھوڑا نکلا اس میں آپریشن ہوا,اب اللہ کا شکر ہے کہ وہ اچھا ہے لیکن دماغ پر بوجھ رہتا ہے۔تمہارے خط کا اشتیاق رہتا ہے۔

میرے پیارے! میری عمر بہت ہوچکی اب تو ایمان پر خاتمہ کی دعا کرو۔تمہارے قید خانہ کے الفاظ تمہاری محبت کی علامت ہے اور اس قسم کے الفاظ کا مجھ پر اثر نہیں ہوتا۔دن بدن تنعّم کی طرف آرہا ہوں۔فتن علامات قیامت ہیں اور وہ تسبیح کے دانوں کی طرح آرہے ہیں۔اہل مدرسہ سے کہو کہ جمعہ کے دن سورۂ کہف کا اہتمام کریں اور ختم خواجگان کا بھی۔ آنے والے حالات تو بہت ڈرا رہے ہیں اللہ ہی خیر کرے۔

میرے پیارے! واقعی دل سے کہتا ہوں کہ میرے اب حسن خاتمہ کی دعا کرو۔ مجھے تو تمہارا خط یاد نہیں رہا اگر تم کچھ مضمون کہتے تو یاد آتا۔طبیعت بہت گری ہوئی ہے اور امراض سے زیادہ اعراض یعنی سستی کاہلی ضعف رہتا ہے۔مجھے تو یہ یاد ہے کہ میں نے متعدد خطوط لکھے ہیں اور اب اتنا اہتمام بھی نہیں رہا کہ خطوط کی آمد و رفت لکھوں اور میرے دوستوں کے نزدیک یہ فضول کام ہے۔حرم کا فتنہ بھی بہت رنج دہ ہے اور جن اسباب پر یہ پیدا ہوا وہ اور بھی خطرناک ہیں۔

تمہارے خط سے مولوی عبدالرحیم کی آمد کا مژدہ معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔تم صوفی اقبال اور مولوی عبدالرحیم جیسوں کے پاس بیٹھنے کو میرا بھی جی چاہتا ہے۔میرا رمضان ابھی شروع نہیں ہوا,صوفی اقبال کہتے ہیں کہ پچھلے رمضان سے ہی اگلے رمضان کا مسئلہ چل پڑتا ہے,لیکن مجھے شرم آتی ہے کہ میں دوستوں کی محبت کے آگے ضعف کا عذر رکھوں۔

میرے پیارے! یہ چیزیں اللہ تعالیٰ سے براہ راست کہنے کی ہیں وہ مصالح اور حالات سے واقف ہیں,البتہ یہ دعا کرتا ہوں کہ جو چیز میرے لئے اور امت کیلئے باعث خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔لندن کے سفر کو آسان بتلانا بہت مشکل ہے۔پچھلے سال تو

میں دھوکہ میں آ گیا تھا, اگر چہ کہنے کی بات نہیں لیکن اس وقت تو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ 'میں ساتھ ساتھ ہوں' اس لئے براہ راست مالک سے کہو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو خیر ہو اس میں بندہ کو کیا انکار ہے۔

میرے پیارے! میں پھر کہتا ہوں کہ میں تو ان چیزوں کو براہ راست لکھتا ہوں اور راضی برضا ہوں, اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ تمہارے یہاں کے احباب نے میری بہت عزت افزائی کی اور رمضان کا نمونہ شروع ہو گیا, یہاں ابھی تک مبشرات ہی شروع نہیں ہوئے۔

حضور کی طرف سے کوئی ارشاد ہو تو لکھو, اپنی خواہشات مت لکھو۔ یہ صحیح ہے کہ سب کچھ مالک کے قبضہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حسنِ ظن کو اور محبت کو میرے لئے موجبِ خیر بنائے۔ خدا کرے کہ تم جلد آ جاؤ تو ایک زور لگانے والا اور ہو جائے گا, ان دوستوں کو جنہوں نے میری بیگار بھگتی ہے سلام کہہ دیں۔ عزیز خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط

حضرت شیخ مدظلہ, بقلم محمد شاہد غفرلہ ۱۲/فروری ۸۰ء

صوفی اقبال, مولوی حبیب اللہ, مولوی اسماعیل عزیز شاہد کی طرف سے سلام مسنون۔

﴿265﴾

از: جناب الحاج محمد یعقوب صاحب, بمبئی

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷/ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ/۱۳/فروری ۱۹۸۰ء

مکرم و محترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ!

سلام مسنون، مزاج گرامی؟ کافی عرصہ سے جناب کی طرف سے کوئی خیر خبر نہیں ملی ہے۔ خدا کرے کہ ہر طرح عافیت ہو۔ مخدوم حضرت شیخ مدظلہ کی جانب سے ۸؍فروری کو ایک گرامی نامہ آج ہی ملا ہے، جس میں حضرت والا نے تحریر فرمایا ہے کہ:

'میری طبیعت خراب تو بہت دنوں سے چل رہی ہے مگر دو تین دن سے زیادہ خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔ طبیعت میں کبھی کبھی دو تین دن کا افاقہ ہو جاتا ہے'۔

یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:

'بہت رد و قدح کے بعد رمضان جنوبی افریقہ کا طے ہو گیا۔ میری ہمت تو نہیں مگر بہت سے مبشرات اور منامات دیکھے جا رہے ہیں، اس لئے ہمت کر لی۔ ۱۰؍شعبان کو روانگی کا ارادہ ہے اور ۱۰؍شوال کو وہاں سے واپسی۔ اب جو پوچھے اس کو یہ ہی لکھ دیجئے'۔

یہ مضمون حضرت والا کے گرامی نامہ سے نقل کر دیا ہے۔ باقی خیریت ہے۔ دعا کی خاص طور سے درخواست ہے۔ والسلام

خادم محمد یعقوب غفرلہ

کل صبح کو ملک عبدالحفیظ صاحب و مولانا شاہد صاحب بمبئی تشریف لائے تھے اور کل ہی شام کو ہوائی جہاز سے ابوظبی کیلئے روانہ ہو چکے۔ وہاں سے مدینہ منورہ جائیں گے۔ حضرت مولانا علی میاں صاحب مدظلہ اس وقت حجاز میں ہیں۔

﴿266﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: تاریخ درج نہیں۔

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت جمعہ کے قریب جب میں غسل کیلئے بیٹھ رہا تھا حامل رقعہ ملے اور معلوم ہوا کہ لندن سے آئے ہیں تو تمہارا حال پوچھا۔ انہوں نے بڑی واقفیت ظاہر کی تو بڑا جی خوش ہوا مگر یہ معلوم ہوکر کہ جمعہ کی نماز پڑھتے ہی جا رہے ہیں بڑا اقلق ہوا۔ اس لئے وقت تو بالکل نہیں تاہم بہت عجلت میں چند رسائل تمہارے مدرسہ کیلئے اور ڈبیہ ایک خدیجہ اور امہا کیلئے بھیج رہا ہوں، رسید سے ضرور مطلع کریں۔

کئی دن ہوئے ایک رجسٹری جس میں ایک ڈرافٹ بھی تھا تمہیں بھیج چکا ہوں امید ہے کہ اس سے پہلے پہنچ گئی ہوگی، ان چیزوں کے رسائد جلدی بھیج دیں۔ ہندوستان روانگی کا مسئلہ بھی زیر بحث ہے۔ ابھی تک طے تو ہوا نہیں اس لئے کہ اس سال طبیعت بہت خراب رہی اور ہے، اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

یہ تو معلوم نہیں کہ اس سال رمضان حجاز کا مقدر ہے یا ہندوستان کا اور پاکستان والوں کے بڑے زور سال بھر سے ہیں ایک رمضان وہاں ہونا چاہئے، مگر وہاں کے ہنگامے کی وجہ سے وہاں کا تو کوئی جوڑ ہے نہیں۔ بہت عجلت میں یہ سطریں نماز کو جاتے ہوئے لکھوا رہا ہوں کہ نماز پڑھتے ہی ان سے وعدہ ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حسان

مولوی ہاشم سے بھی سلام کہہ دیں اور سب واقفین سے بھی۔

﴿267﴾

از: ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب میمنی، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۰ر مئی ۱۹۸۰ء/ ۱۸ر جمادی الثانیہ ۱۴۰۰ھ

محترم المقام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدکم!

بعد سلام مسنون، کئی روز ہوئے آپ کا بڑا لفافہ جس میں مسجد کا نقشہ اور بنک والی اسکیم کے کاغذات پہنچے تھے، جس کے بارے میں پہلے لکھ چکا ہوں مزید تفصیل بعد میں لکھوں گا۔ اس وقت یہ عریضہ حضرت کی تعمیل حکم میں لکھ رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ مولوی یوسف کو لکھنا کہ میں نے سید حبیب صاحب کے نام ایک پرچہ لکھا ہے کہ 'وہ اپنے لڑکے ڈاکٹر احمد سے کہیں کہ وہ میرے **دار العلوم کو جا کر ضرور دیکھے** اور اپنے معائنہ کی رپورٹ لکھے' لہٰذا اگر اس کا ٹیلیفون آئے تو اس کو وہاں بلانے کا اور دار العلوم دکھانے کا ضرور اہتمام کریں اور بہت تفصیل سے دکھائیں اور اس کا اکرام بھی خوب کریں۔ فقط

یہ تو حضرت کا پیام تھا۔ اس ناکارہ کی رائے یہ ہے کہ سعودی سفارت خانہ اور رابطہ والوں سے بات کرنے میں بھی ڈاکٹر احمد اچھا واسطہ بن سکتا ہے۔ سعودی حکومت آج کل مسجدیں بنانے میں پیسے خرچ کرنا چاہتی ہے بالخصوص یورپ کے ممالک میں، بلکہ چاہتی ہے کہ تعمیر مساجد کیلئے لوگ ہم سے پیسے مانگیں، اطلاعاً عرض ہے۔

منصور مدنی کا ویزا (عودة) وسط رجب میں ختم ہو رہا ہے، معلوم نہیں توسیع ہوگی یا جلدی انہیں یہاں [سے] بھیجنا پڑے گا، توسیع ہو جائے تو بہتر ہے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

اسماعیل غفرلہ، از مدینہ منورہ، ۳۰ر مئی

﴿268﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲/ستمبر ۱۹۸۰ء/۱۳/ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

کسی کا درد دل پیارے تمہارا ناز کیا جانے

جو گذرے صید کے دل پر اسے صیاد کیا جانے

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ تو میں لکھ نہیں سکتا کہ تمہارے یہاں آنے کو دل چاہتا ہے کیونکہ تم اس کو وعدہ سمجھ لو گے لیکن یہ حقیقت ہے کہ تم بہت یاد آرہے ہو۔ سہارنپور آنے کے بعد سے امراض نے پریشان کر رکھا ہے، بھوک، نیند بالکل غائب ہیں اور بہت سے امراض لگے ہوئے ہیں۔ نماز اپنے مکان پر پڑھتا ہوں حتی کہ جمعہ بھی۔ ضعف اتنا ہے کہ پندرہ منٹ بیٹھنا مشکل ہے، چاروں طرف گاؤ تکیہ لگا کر بیٹھتا ہوں۔

یہ معلوم ہوکر بہت قلق ہوا کہ جہاں تم کام چھوڑ کر گئے تھے وہیں پڑا ہے، اسی لئے میرا جی چاہتا ہے کہ تم مرکزی آدمی اپنی جگہ نہ چھوڑو کہ حرج بہت ہوتا ہے اور **اصل مقصد زندگی کا کام کرنا ہے، جو سانس ہے وہ دین کے کام میں خرچ ہو جائے تو مجھ جیسے** بے کار و معذور آدمی کے ساتھ پھرنے سے بہت زیادہ کارآمد ہے۔

تم نے لکھا کہ یہاں کے نقصانات سے بہت دکھ ہوا، اور تمہارے خط سے مجھے دکھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے اور جملہ کام سہولت سے پورے فرمائے۔ میرے یہاں آنے کے بعد دار العلوم کا المیہ نہایت سخت اور بری طرح پیش آ گیا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے خیریت کے ساتھ پورا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ تمہارے مدرسہ کی ہر نوع کی مدد فرمائے۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ مسجد والی نئی عمارت کو مالک کریم محض اپنے فضل و کرم سے جلد تکمیل کو پہنچائے تاکہ مدرسہ کے دوسرے امور بھی جلد مکمل ہو جائیں۔ اپنے متعلقہ اسباق جو تم نے لکھے بہت زیادہ ہیں تم ضعیف و بیمار ہو اتنا بوجھ اپنے اوپر مت ڈالو۔ چھوٹے درجہ میں ایک مدرس عارضی بڑھالو۔ اور سال کے ختم پر جیسے حالات ہوں اس کے مطابق ان کے ساتھ معاملہ کرلو۔

بخاری شریف کب تک روکے رکھو گے تم ہی شروع کردو اور اپنے متعلقہ اسباق میں سے کوئی سبق دوسرے کے پاس منتقل کردو۔ بخاری تو اس ناکارہ نے سینکڑوں جگہ شروع کرائی ہوگی۔ [اب تو] بالکل لب گور ہوں، کسی کام کی امنگ نہیں رہی۔ اگر میں زندہ ہوتا تو بڑے شوق سے بسم اللہ کرواتا۔ حدیث کی کتابیں بغیر بخاری کے ناقص ہی رہتی ہیں۔

میرے پیارے! میری آمد تو بہت سے لوگ امریکہ تک اپنے اپنے یہاں خواب میں دیکھ رہے ہیں، میں یہی تعبیر دیتا ہوں کہ میری آمد دعاؤں کے ساتھ ہونے میں کبھی غفلت نہیں ہوتی کیونکہ سارے دن پڑے پڑے اپنے احباب اور دوستوں کیلئے دعا کرتا ہوں۔ مولانا عبدالرحیم کا یہاں کوئی خط نہیں آیا، میری زندگی میں خدا کرے وہ آجائیں۔

تمہارا بیت المقدس والا خواب اہم تو ضرور ہے اور تعبیر بھی ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے، اسباب پیدا فرمائے۔ لوگ اس قسم کے خواب کثرت سے دیکھ رہے ہیں۔ پیارے امت کیلئے دعا کرتا ہوں اور بہت کرتا ہوں مگر اجابت دعا کے لئے بھی کچھ شرائط ہیں۔ جہاں مطعمۂ حرام و ملبسہ حرام ہو وہاں کیا امید ہو، مگر یہ کہ مالک کا فضل شامل حال رہے۔

میری خدمت میں حاضری کی ضرورت نہیں، مدرسہ کا انتظام بہتر سے بہتر کرو۔ میں تم دوستوں کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ کبھی مرید پیر کو لے جاتا ہے اور کبھی پیر مرید کو لے جاتا ہے۔ فقط حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد غفرلہ

﴿269﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: یکم اکتوبر ۱۹۸۰ء/۲۲/ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

ابی سیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی!

بعد سلام مسنون، مزاج اقدس امید ہے کہ بخیر ہوں گے۔ اسی ہفتہ ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا جس میں دار العلوم میں آگ لگنے کے واقعہ کی تفصیل تھی۔ امید ہے کہ ملا ہوگا۔ اس وقت پریشانی میں یاد نہیں کہ اس خط میں خدیجہ کے ہسپتال میں داخل ہونے کے متعلق لکھا تھا یا نہیں۔

دراصل اسے عرصہ سے ناف سے کچھ اوپر درد ہوتا رہتا تھا۔ کچھ عرصہ سے زیادہ شدید اور جلد جلد ہونے لگا تھا۔ پچھلے ہفتے ڈاکٹر نے دیکھ کر اسے ہسپتال میں داخل کیا۔ ہفتہ ہوا دسیوں ایکسرے اور ہر طرح کی تفتیش کے بعد آج ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کے پتے کے اندر پتھری ہے۔ جس کا علاج صرف آپریشن ہے۔ سننے کے بعد سے طبیعت بے حد پریشان ہے۔ گھر والی زار وقطار رو رہی ہے۔ معلوم نہیں اب کیا ہوگا؟

یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنا بڑا آپریشن کروائیں یا نہیں؟ طبیعت میں تذبذب ہے۔ اللہ ہی خیر کا فیصلہ کروائے۔ آمین

حکیم عبد القدوس صاحب بن حضرت حکیم ایوب صاحب سے یہ اگر معلوم ہو جاتا کہ پتے (گولڈ بلڈر) میں پتھری کا علاج دواء سے بھی ہے اور وہ مجرب ہے تو پھر آپریشن ملتوی کر کے اسے ہندوستان لے کر آؤں یا دوا یہیں منگوا کر یہاں علاج کروایا جائے۔

خدیجہ اور اس کی والدہ دونوں کا رونا مجھ سے بھی نہیں دیکھا جاتا۔ ہسپتال میں جب

جاتا ہوں تو صرف چار پانچ منٹ خدیجہ کے پاس بیٹھتا ہوں۔ خاص طور پر اس کے پاس سے رات کو گھر آتے ہوئے وہ بھی اس کی والدہ بھی بہت روتی ہے۔

مدرسہ کے کاموں کا بوجھ اور یہ ابتلاء برداشت سے باہر ہے۔ خصوصیت کے ساتھ دعا و توجہ فرماویں کہ رب تعالیٰ شانہ عافیت کے ساتھ گناہوں کو معاف فرما کر دین کا کام لے لے۔ اگر حضرت والا کی آپریشن کی رائے نہ ہو تو پھر ایک تار اس مضمون کا دلوا دیں کہ آپریشن نہ کرائیں۔ بلکہ اب تو حضرت کے جواب کا انتظار ہی کروں گا۔ آپریشن نہیں کراؤں گا۔ خدا کرے کہ ڈاک میں گڑبڑ نہ ہو اور جلد تار مل جائے۔ اور پریشانی رفع ہو۔ حضرت کی طرف سے جو فیصلہ ہوگا اسی میں میرے لئے خیر ہوگی۔

حضرت والا! نہایت لجاجت کے ساتھ خصوصی دعوات و توجہات کی ضرورت ہے کہ پہلے ہی سے ابتلاء کم نہ تھا اب یہ عظیم ابتلاء ہے۔ اللہ ہی میرے حال پر رحم فرماوے۔ خدیجہ اور اس کی والدہ کا حال مجھ سے نہایت بدتر ہے۔ اس کیلئے بھی خصوصی توجہ فرماویں۔

قبلہ حضرت مفتی صاحب، مولانا یونس صاحب، مولانا طلحہ صاحب، مولانا عاقل صاحب، مولانا سلمان صاحب، مولانا شاہد صاحب کے بھی سلام مسنون کے بعد دعوات توجہات کی درخواست ہے۔ نیز اس کیلئے بھی دعا فرماویں کہ ہسپتال والے آپریشن کروانے پر مجبور نہ کریں۔

فقط

گدائے آستانہ عالی

احقر یوسف۔ یکم اکتوبر ۸۰ء

﴿270﴾

ٹیلی گرام:

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہم

بنام: (حضرت مولانا) یوسف (متالا صاحب)، دارالعلوم، ہولکمب

تاریخ روانگی: ۱۰/۱۰/اکتوبر ۱۹۸۰ء/ یکم ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

Wait letter for operation. Zakria

آپریشن کے بارے میں خط کا انتظار کریں۔ زکریا

﴿271﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰/۱۰/اکتوبر ۱۹۸۰ء/ یکم ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

عزیزم مولوی یوسف صاحب متالا!

بعد سلام مسنون، محبت نامہ ملا۔ اس سے پہلا تمہارا خط جس میں دارالعلوم میں آگ کی خبر تھی آج ۱۰/اکتوبر تک نہیں ملا۔ اس دوسرے خط سے خبر معلوم ہوکر قلق ہوا۔ جس خط میں آپ نے خدیجہ کی بیماری لکھی تھی وہ اس سے قبل نہیں ملا۔ اب اس دوسرے خط سے خبر معلوم کر بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

اہلیہ کا رونا اور تمہارا پریشان ہونا قرینِ قیاس ہے، اللہ ہی رحم فرمائے۔ تمہارا خط میں نے اسی وقت حکیم ایوب صاحب کو بھیج دیا تھا ان کا جواب اسی وقت آ گیا تھا۔ حکیم عبدالقدوس اپنے ویزہ کے سلسلہ میں دہلی گئے تھے آج ہی آئے ہیں۔ ان کی رائے بھی ارسال ہے۔ حکیم

ایوب، حکیم عبدالقدوس دونوں کے خط ارسال ہیں۔

میں دل سے دعا کرتا ہوں۔ یقیناً تمہارے نازک بدن پر دونوں چیزوں کا بوجھ زیادہ ہوگا، میں بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہوں۔ ہر نماز کے بعد بسم اللہ سمیت الحمد شریف گیارہ مرتبہ اول آخر درود شریف ۷، ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کردیا کریں۔



تم نے تار سے میری رائے دریافت کی لیکن تار کا پتہ نہیں لکھا۔ تمہارے مدرسہ کے پتہ سے تار دلوار ہا ہوں۔ خدا کرے مل جائے۔ تمہارے لئے اور تمہارے اہل وعیال کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ شفا نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہسپتال والوں کو خیر کی طرف مائل فرمائے اور آپریشن کرنے نہ کرنے میں جو خیر ہو اس کی طرف ہسپتال والوں کو مائل کردے۔

تم نے اپنی پریشانی سے مجھ بیمار کو اور پریشان کردیا۔ میری طبیعت سہارنپور آنے کے بعد سے خراب ہے۔ بھوک نیند نہ آنا اور خارش کا اضافہ ہے۔ مگر اللہ جل شانہ کا شکر ہے کہ طبیعت میں اضطراب نہیں۔ جی چاہتا ہے کہ زندہ سلامت مدینہ منورہ پہنچوں۔ جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ ابھی تک یہ یقین نہیں کہ مدینہ منورہ پہنچ جاؤں گا۔ اگر میری مٹی یہاں لائی ہے تو اللہ تعالیٰ انجام بخیر فرمائے۔ خدیجہ کے حالات سے وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہیں۔

یہاں کے حالات کی وجہ سے ابھی ایک ماہ مزید قیام کا ارادہ ہے۔ رائے ونڈ کے اجتماع میں باوجود قاضی صاحب کے اصرار کے جانا نہیں ہوسکا۔ خدیجہ اور اس کی والدہ اور اپنے دوستوں سے میرا سلام کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور مدرسہ کو ہر قسم کے مکارہ سے محفوظ رکھے۔

آج کل مدراس عربیہ ہندیہ پر مکارہ مسلط ہیں۔ دارالعلوم تو سخت خلفشار میں ہے۔ مظاہر علوم میں اندرخانہ ہے اگرچہ الحمدللہ اس کا اظہار نہیں ہورہا۔ اخیر ذی الحجہ تک کوئی خط لکھیں تو سہارنپور کے پتہ پر لکھیں۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ بقلم شاہد غفرلہ

ازراقم سلام مسنون ۔۱۰/۱اکتوبر ۱۹۸۰ء

اگر پتھری کی بات محقق ہوگئی ہے۔تب تو اس کا علاج آپریشن ہی ہے۔لیکن ایکسرے میں غلطی بھی بہت سی دفعہ ہوجاتی ہے۔اگر پتھری ہے تو وہ تو پہلے ہی ایکسرے میں معلوم ہوسکتی تھی۔

پتہ میں پتھری کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی اور فوراً قے ہوجاتی ہے۔اگر قے وغیرہ نہیں ہوتی تو پھر پتھری کی تشخیص غلط ہوگی۔بہرحال پہلے وہ اس کی علامات درد کی کیفیت اور تفصیل لکھیں۔اس کے بعد صحیح تشخیص ہوسکتی ہے۔

درد تو مختلف وجوہات سے بھی ہوسکتا ہے۔مثلاً پیٹ میں جونک ہوں تو اس سے بھی درد ہوتا ہے اور اس کی علامت رال بہنا اور دانت سوتے وقت کڑکڑانا ہے۔ڈاکٹروں کو ادھر توجہ دلائیں کہ وہ ان کیڑوں کے مارنے کی کوئی دوا تجویز کر کے دیکھیں۔ممکن ہے کہ پتھری کی بات ہی غلط ہو اور کیڑوں کی وجہ سے یہ درد ہوتا ہو۔

ازحکیم عبدالقدوس صاحب صدیقی ،دیوبند:

مکرم ومحترم جناب بھائی یوسف صاحب زید مجدکم!

بعد سلام مسنون ،حضرت شیخ دامت برکاتہم نے آپ کا خط عطا فرما کر غور سے مشورہ کیلئے فرمایا۔خدیجہ سلمہا کے درد اور آپ کی پریشانی سے بہت [قلق] ہے۔اللہ تعالیٰ خدیجہ کو جلد ہی صحت ومکمل شفاء عطا فرمائے,اور آپ کو اور اس کی والدہ صاحبہ کو ہر طرح سے عافیت وطمانینت سے نوازیں۔آمین

پتہ کی پتھری کا علاج تو آپریشن ہی ہے۔دوائی علاج سے بسا اوقات مکمل کامیابی نہیں ہوتی۔تشخیص میں مزید کوشش کی جائے اس لئے کہ درد کی جگہ جو بتائی گئی ہے وہ پتہ کا مقام نہیں ہے۔پتہ دائیں جانب مائل ہے جگر سے لگا ہوا ہے۔دوسرے یہ کہ درد میں شدت تو

ہوتی ہی ہے عام طور پر قے بھی ہوتی ہے۔خصوصاً شدت درد کے وقت تو ضرور ہوتی ہے ,عام حالات میں چاہے نہ ہو۔

ایکسرے وغیرہ میں بھی کبھی غلطی واقع ہوتی ہے اس لئے اگر سنگین حالات نہ ہوں تو آپریشن کیلئے کچھ توقف کیا جائے۔مزید کچھ دن تفتیش وتحقیق بھی ہو جائے گی۔درد کا دوسرا کوئی سبب ورم یا بلغم غلیظ کی ریاح یا کپڑے وغیرہ ہوا تو انشاءاللہ یہ شکایتیں دور ہوکر درد کا ہونا بند ہو جائے گا,اور اگر پتھری ہی اس کی وجہ ہوئی تو پھر مجبوراً آپریشن ہے۔ویسے آپریشن کوئی خطرناک نہیں۔بس آپریشن کر کے پتہ ہی کو نکال دیا جاتا ہے,کوئی خاص بات نہیں۔

فقط والسلام

272

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴/ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ /۱۴/اکتوبر ۱۹۸۰ء

عزیز سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا پہلا خط عزیزہ خدیجہ کے متعلق آیا تھا۔اس کا جواب تار سے دے دیا۔حکیم عبدالقدوس دہلی گئے ہوئے تھے,ان کی آمد کے بعد جواب لکھوایا تھا۔امید ہے کہ وہ خط مل گیا ہوگا اور دونوں حکیموں کی رائے سمجھ لی ہوگی۔

آپ کے پہلے خط کا میں جواب لکھ چکا ہوں۔تمہارے مدرسہ میں چار مرتبہ آگ لگنے سے فکر ہوا۔تمہارے یہاں تو صفائی کا بڑا اہتمام ہے۔اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔آگ لگنے کے وقت میں اللہ اکبر زور زور سے پڑھنا بہت مفید ہے۔



بلدیہ والوں کیلئے دل سے دعا کرتا [ہوں],اللہ تعالیٰ ان سے حفاظت فرمائے۔ہر طرح کی

مدرسہ کو ترقیات نصیب فرمائے, تمہیں اپنے لئے دعا کہنے کی ضرورت نہیں۔ میں ہر وقت تمہاری فکر میں ہوں۔ معلوم نہیں میری پہلی رجسٹری پہنچی ہے یا نہیں؟

یہ قرآن پاک کا معجزہ ہے کہ اس کو آگ نہیں لگی, اللہ تعالیٰ تمہیں ہر بد سے محفوظ رکھے۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد غفرلہ

۴؍ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

از: مولانا محمد شاہد صاحب مدظلہ:

مکرم ومحترم جناب مولانا الحاج یوسف صاحب زادمجدہ!

بعد سلام مسنون، خدا کرے مزاج بعافیت ہوں۔ الحمد للہ بندہ بھی بعافیت ہے, امید ہے کہ عزیزہ خدیجہ روبصحت ہوگی۔

گھر کی جملہ مستورات، آپ کی اہلیہ محترمہ کو سلام مسنون اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات لکھواتی ہیں۔ میری والدہ آپ کی اہلیہ کو بعد سلام مسنون لکھواتی ہیں کہ فکر وتشویش نہ کریں, انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

محمد شاہد غفرلہ

﴿273﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷؍ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ/ ۵؍نومبر ۱۹۸۰ء

عزیزم مولوی متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، محبت نامہ ملا۔ تم نے جس محبت کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ فرمائے۔ تمہارا تار بھیجنا مجھے تو یاد نہیں کہ اوسان

[بحال] نہیں مرض نے گھیر رکھا ہے لیکن ابوالحسن کہتا ہے کہ آ گیا تھا۔ خدیجہ کے گھر آ جانے سے مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

خدا کرے چھ ہفتہ کے بعد بھی رپورٹ صحیح رہے کوئی اثر پتھری کا نہ ہو۔ اللہ کا شکر ہے کہ مصیبت ٹل گئی، آئندہ بھی مالک اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھے۔ میری طبیعت ہندوستان آنے کے بعد اتنی خراب رہی کہ بخار و کھانسی، کھجلی سر پر سوار رہی۔

پیارے! عمر تو کسی کو دی نہیں جاتی۔ حضرت داؤد نے پیشکش کی تھی کہ اپنی عمر کا کچھ حصہ حضور ﷺ کو دے دیں لیکن یہ قبول نہیں ہوئی، بس اب تو تم سب میرے لئے دعا و استغفار کرتے رہو، بہت ہی امراض کا شکار ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں خوش وخرم رکھے، تمہارے مدرسہ کو مکروہات سے محفوظ رکھ کر ترقی عطا فرمائے۔

میرے پیارے! اپنی حالت مجھے خوب معلوم ہے۔ تم دوستوں کے حسن ظن سے جی رہا ہوں۔ عزیز طلحہ، شاہد، سلمان، عاقل، ابوالحسن اور جملہ خدام کی طرف سے تمہیں بھی سلام مسنون۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھ ناپاک کو اپنے محبوب کے ٹھکانے تک زندہ سلامت پہنچا دیں۔ اب تو اپنی روانگی سے مایوسی ہو چلی، اللہ ہی مدد فرمائے۔ رسمی طور سے نہیں کہتا بلکہ حقیقتاً تم دوستوں سے اپنے لئے دعا کا بہت محتاج ہوں۔

فقط

حضرت شیخ مدظلہ

بقلم محمد شاہد غفرلہ، ۲۷؍ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

☆...... 12 ......☆

1400-1402 ھجری

/

1980-1982 عیسوی

’’مجھ ناکارہ سے تو دین دنیا کا کوئی کام نہ ہوسکا مگر اللہ تعالیٰ نے میرے بعض دوستوں کو بڑے اونچے حالات عطا فرما رکھے ہیں ۔ خاص طور سے مولوی منور صاحب اور مفتی محمود صاحب کو, اور ان ہی میں مولوی یوسف بھی ہیں ۔ تمنا تو یہ ہے کہ افریقہ سے واپسی پر دو تین دن کو تمہاری خدمت میں بھی آؤں مگر پیارے! اس کو نہ وعدہ سمجھئو نہ شور مچائیو, میری حالت ایسی ہی ہے, معلوم نہیں افریقہ بھی جاسکوں گا یا نہیں, جی ضرور چاہتا ہے ۔‘‘

۱۰/مارچ ۱۹۸۱ء / ۵/جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

﴿274﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، سہارنپور

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴/نومبر ۸۰ء/ ۱۷/محرم ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، باوجود طبیعت کی سخت گرانی کے تمہارا خط سنا اور اب بعد عشاء جواب لکھوا رہا ہوں۔ عیدالاضحیٰ کے بعد تمہارا خط آیا تھا، عزیز شاہد کہتا ہے کہ اس کا جواب لکھوا چکا۔ تمہارے مدرسہ کا بھی اکثر خیال رہتا ہے اللہ تعالیٰ مکروہات سے حفاظت رکھ کر دارین کی ترقیات بالخصوص دینی ترقیات عطا فرمائے۔

تم نے عزیزہ خدیجہ کی خیریت خاص طور سے نہیں لکھی، اس کا سخت انتظار تھا لیکن تم نے اجمالی پر قناعت کی۔ تم نے مولوی اسعد کی آمد پر دارالعلوم کا جلسہ کیا بہت اچھا کیا۔ خبر نہیں تم نے ان سے مدرسہ کیلئے بھی کوئی تحریر لکھوائی یا نہیں، آئندہ ضرور لکھوانا۔ مجھے عزیز اسعد کی بہت فکر ہے اللہ ہی اس کی مدد فرمائے، بہت ہی جدوجہد میں مشغول رہتا ہے۔

جلسہ کی کامیابی سے اور بھی مسرت ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب فرمائے۔ تم نے اچھا کیا اپنے دارالعلوم کا اشتہار بھیج دیا۔ تمہارے اس اشتہار سے ۲۷/حفاظ کی خبر سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، اور زیادتی فرمائے۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ طلباء ابتدائی تعلیم سے دورہ تک پہنچ گئے۔ معلوم نہیں دورہ کا کوئی سبق تمہارے پاس ہے یا نہیں؟

پچھلے ہفتہ مولوی عتیق الرحمٰن سنبھلی کے بدست دو نسخے تقریر بخاری جلد اول کے جو شاہد نے مرتب کی تھی بھجوائے ہیں، خدا کرے مل گئے ہوں۔ تم نے لکھا کہ پچاسی طلبہ ویٹنگ لسٹ پر ہیں، میں تو سمجھا نہیں تھا مجمع سے معلوم کیا تو پتہ چلا۔ تمہارے اشتہار میں .... سے میرا جی خوش

نہیں ہوا۔اگر یہ کوئی سرکاری مجبوری ہےتو خیر ورنہ اس کیلئےتو بہت سے اسکول وکالج قائم ہیں۔

مولوی عبدالرحیم نے بتلایا کہ..... قانوناً ضروری ہے,تب تو مجبوری ہے۔ مالی حالت کمزور ہونے سے جی خوش نہیں ہوا۔اللہ کرے مالی اور تعلیمی حالت خوب ترقی پر ہو۔ مجھے امنگ اٹھی تھی کہ تمہیں کچھ بھیجوں ۔ یہاں تو میں مقروض ہوں وہاں سے تبرکاً تمہارے مدرسہ کیلئے کچھ بھیجوں گا,اللہ کرے وہاں پہنچ کر کچھ ہوجائے۔میرا واپسی کا نظام ۲۹/نومبر کو سہارنپور سے چلنا ہے مدینہ پہنچنا معلوم نہیں کہ پہنچ سکوں گا یا نہیں۔

میرے پیارے! میری ساری عمر کی گندگیاں کچھ کم ہیں؟ اب تو مدینہ جانے کی تمنا ہے۔تمہیں یاد ہوگا کہ میری لندن کی پہلی حاضری حکماً ہوئی تھی بلکہ مولوی عبدالحفیظ کے ذریعہ یہ کہلوایا گیا کہ میں ساتھ ساتھ ہوں پھراس کی برکات بھی سامنے آئیں دعا کرو پھرایسا ہی ہوجائے

مولانا اسعد صاحب سے مدرسہ کے متعلق تحریر ضرور لے لینا اور پھر اپنی تمہید کے ساتھ چھپوادینا۔اگرچہ اس غریب کے مخالف بہت ہیں,لیکن چاہنے والے بھی ہیں۔خدیجہ کیلئے اوراس کی والدہ کیلئے دعا کرتا ہوں۔دونوں سے میرا اسلام مسنون کہہ دیں۔خدیجہ کی بیماری کا بہت فکر رہا۔اپنے یہاں کے مدرسین سے خاص طور سے میرا اسلام مسنون کہہ دیں۔ مولوی عبدالرحیم نے مجھ کو مشورہ دیا ہے کہ جو کچھ بھیجوں عمرہ والوں کے ذریعہ سے بھیجوں۔فقط

حضرت شیخ مدظلہ،بقلم شاہد غفرلہ،۲۴/نومبر ۱۹۸۰ء

از راقم ومولوی سلیمان وسعید سلام مسنون

از:مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔نرولی سے محمد بدات کی اہلیہ کے ہمراہ تین چار دن ہوئے خط جو پورا نہیں ہوسکا تھا بھیج چکا ہوں۔امید ہے مل گیا ہوگا۔

چند دن ہوئے بخیریت بمبئی اور پھر گھر پہنچ گیا تھا۔ سیٹ نہ ملنے کی وجہ سے کل شب فرنٹیئر فرسٹ کلاس سے ۲ ربجے شب سہارنپور پہنچا ہوں۔ ان شاء اللہ حضرت کی روانگی تک قیام ہے۔ اس کے بعد گھر واپسی ہے۔

حضرت بہت زیادہ کمزور ہو چکے ہیں دیکھ کر بے اختیار دل بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے سایۂ رشدو ہدایت کو صحت وعافیت کے ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے, آمین۔ ماہ مبارک لندن گذارنے کیلئے بات تو چلا رہا ہوں, دیکھئے کیا مقدر ہے۔ دار العلوم کی آگ کے حادثہ سے بہت ہی رنج وقلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مکروہات سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

میں اپنے متعلق انشاء اللہ پھر کبھی تفصیل سے لکھوں گا سردست تو یہ ہے کہ اول تو لندن کی سردی سے ویسے پہلے سے ہی گھبراہٹ ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ اب طبیعت محنت سے بھی کنارہ کشی چاہتی ہے۔ پھر اس کے ساتھ زامبیا میں کام بھی ٹوٹا پھوٹا شروع ہو گیا۔ مکان کی ضروری چیزیں بھی خرید لیں اور اب بچے بھی مدرسہ اسکول جانے لگے۔ اب ادھر ادھر بار بار مارے مارے پھرنا اور نئی جگہ ساری تیاریاں پھر کرنا طبیعت کے لئے بہت بوجھ معلوم ہو رہا ہے۔ اس لئے اب میری ہمت لندن کے لئے نہیں ہو رہی ہے۔

ویسے میرا ارادہ تو زامبیا بھی واپسی کا نہ تھا لیکن دوستوں نے بہت ہی اصرار کیا۔ اس لئے وعدہ کر لیا ہے۔ اس لئے اب تو بشرطِ حیات انشاء اللہ اہلیہ کی فراغت کے بعد ان کے ساتھ زامبیا ہی چلا جاؤں گا۔

آپ کے دار العلوم کی خدمت کو میں نے پہلے سے سعادت سمجھا ہے, اور سمجھ رہا ہوں۔ جو کچھ بھی مجھ سے اس کی خدمت مالی اعتبار سے اور مشورہ سے ہو سکے گی انشاء اللہ ضرور کرتا رہوں گا۔ اس وقت [ایک] ضروری بات تو یہ ہے کہ حضرت کے یہاں لندن کی

بات تو چلا رکھی ہے لیکن بعضوں نے اشکال یہ کر دیا کہ مسجد تو اب تک بنی نہیں حضرت رمضان گذاریں گے کہاں؟ اس سلسلہ میں میری کوئی خدمت ہو تو اہلیہ کی فراغت کے بعد یعنی مارچ کی ۲۰؍ کے بعد انشاء اللہ میں کرسکتا ہوں۔ ویسے حضرت کے ایک رمضان کی ضرورت کو میں بہت شدت سے محسوس کرتا ہوں کہ آج کل فتنہ کا زمانہ ہے۔

عزیزہ خدیجہ کی خیریت ضرور تفصیل سے لکھیں اور انڈیا بھیجیں تو شرط ضرور یاد رکھیں کہ صرف اور صرف میرا اختیار رہے۔ اور جو ہمدردی مجھے ہوسکتی ہے شاید کسی اور کو ہوگی۔ باقی اس کا یقین دلانا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ سب سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت ۵؍دسمبر کو دلی سے کراچی اور ۸؍ کو جدہ جا رہے ہیں۔

عبدالرحیم ۲۵؍نومبر ۸۰ء

﴿275﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۶؍نومبر ۸۰ء/ ۱۹؍محرم ۱۴۰۱ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے ائر لیٹر بھیج چکا ہوں، پہنچا ہوگا۔ آج جمعیۃ دہلی کے دفتر سے ایک پرچہ آیا اس میں تمہارے یہاں کے حادثہ کا حال معلوم ہو کر بہت ہی رنج ہوا۔ تفصیل تو تمہارے خط ہی سے معلوم ہوگی۔ دعائے مغفرت اسی وقت سے برابر کر رہا ہوں اور کرا رہا ہوں۔ مدرسین حدیث کا حادثہ اور بھی خاص طور سے موجب رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے سب جانے والوں کو اپنی مغفرت خاصہ سے نوازے۔ تمہارے

مدرسہ کونعم البدل نصیب فرماوے۔

مدرسین حدیث کے جانے سے خاص طور سے قلق اس لئے ہوا کہ اس درجہ تک لوگ کم پہنچتے ہیں۔تمہارے خط کا مدینہ میں منتظر رہوں گا کیونکہ پرسوں یہاں سے دہلی جانا ہے وہاں تین چار روز ٹھہر کر کراچی ہوتے ہوئے جدہ جانا ہے۔ایک جہاز سیدھا دہلی سے جدہ جاتا ہے میرا ارادہ تو اسی سے جانے کا تھا مگر ابوالحسن اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اتنے طویل سفر کا تحمل نہیں ہے۔

کراچی میں جہاز کے تبادلہ کے سلسلہ میں دو دن قیام ہوسکتا ہے لیکن مجھ کو اپنی حالت دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ اگر راستہ ہی میں چل دیا تو جدہ ہی میں اتروں گا۔اگر زندہ رہا اور مقدر ہے تو انشاءاللہ مدینہ پہنچوں گا اور جو میری بھی خبر سن لو تو دعائے مغفرت کر دینا۔

ان جانے والے شہداء کے گھر والوں کو بھی تعزیت کر دیں اور کہہ دیں کہ جو وقت متعین ہے اس میں کمی زیادتی نہیں ہوتی ,جانے والوں کو ایصالِ ثواب کرتے رہنا۔حادثہ کا قرب یکسوئی کا ہوتا ہے ,پھر جو وقت گذرتا ہے قلب پر غفلت بڑھ جاتی ہے اور دو چار دن بعد بھول بھلیاں ہو جاتا ہے۔

اپنے اکابر جا چکے کبھی بھول کر بھی خیال نہیں آتا,سوچتا ہوں کہ دعائے مغفرت کا ان کے لئے اہتمام کروں مگر دنیا کے مشاغل اور اور غفلت آڑے آ جاتی ہے۔ یہ خط مولوی عبدالرحیم کو دے رہا ہوں کہ وہ میرے ساتھ دہلی تک جانے کا ارادہ کر رہے ہیں ,پھر ویزہ نہ ہونے کی وجہ سے اور گھر کی وجہ سے مکان پر جائیں گے۔

بہت رنج ہو رہا ہے تمہارے یہاں کے حادثہ کا,آج سارا دن وہیں کا خیال لگا رہا۔
میرا ارادہ ایر لیٹر رجسٹری کرنے کا تھا لیکن غلطی سے کاغذ پر لکھوا دیا۔مولوی عبدالرحیم اس کو ائر لیٹر پر نقل کر دیں گے۔ میرے کل کے خط اور اس خط کی رسید مدینہ لکھ دیں اگر پہنچ گیا تو

پڑھ لوں گا۔ میری حالت بھی ایسی ہی ہو رہی ہے، نہ معلوم کہاں روح نکل جاوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم شاہد

از راقم سلام مسنون، شب ۲۶ رنومبر

از: حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ کل گذشتہ حضرت اقدس مدفیوضہم کے گرامی نامہ پر چند سطریں لکھ چکا ہوں کہ قبیل عصر جمعیۃ کے دفتر سے پرچہ پہنچا۔ حضرت نے مجھ ہی سے سنا، پڑھتے ہوئے ایک دھچکہ سا لگا۔ سوائے انا للہ...الخ کے کوئی اور چارہ نہ تھا، صبر و رضا کے علاوہ انسان کیا کر ہی سکتا ہے اور اس سے بہتر اور کوئی چیز ہے بھی نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شہداء کی بھرپور مغفرت فرماوے اور اپنے جوار میں جگہ عطا فرماوے، پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرماوے۔ بشرط سہولت ان کے گھر والوں کو تعزیت کر دیں۔ دعاو مغفرت اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کر رہا ہوں۔ رات ۱۰۰ روپے صدقہ کر کے اس کا ایصالِ ثواب بھی شہداء کو کر دیا اور مزید بھی کرتا رہوں گا ان شاء اللہ۔

رات ایک تعزیت کا تار بھی تم کو کر چکا ہوں، امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ بڑا ہی قلق ہوا اور ہو رہا ہے اور ساتھ ہی تفصیل کا انتظار بھی۔ پارسال حضرت کی حاضری کے وقت سے میں تمہاری طرف سے اور مدرسہ کی طرف سے دل گرفتہ ہوں اور یکے بعد دیگرے اپنے سارے خدشات ظاہر ہو رہے ہیں۔

سب سے پہلے تمہاری بیماری سے شروع ہوا، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے تمہاری اور مدرسہ کی ہر نوع کی مدد فرماوے۔ انتہائی تعلق اور ہمدردی کے طور پر درخواست

کرر ہا ہوں کہ ہمیشہ اللہ جل شانہ کے حضور ظاہر اور باطن دونوں کے اعتبار تواضع اور انکساری کے ساتھ رہو اور کسی چیز کو اپنے کمال کی طرف منسوب نہ کرو اور ذکر اللہ سے اپنے مدرسہ کو معمور کرتے رہو کہ جب دنیا کی بقاء واستحکام [اللہ کے پاک نام کے] باعث ہے [تو ذکر اللہ] باعث وجود مدرسہ کیوں نہیں؟

مجھے تو ہمیشہ حضرت اقدس کا یہ جملہ پیش نظر رہتا ہے کہ **ذکر اللہ حوادث وفتن کے لئے سد سکندری ہے**۔ اس جملہ کو اپنے سینہ سے لگائے رکھو اور دوسری گذارش یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ مدرسین کی تکلیف ہو تو میرے ناقص خیال میں ایک سال کے لئے دورۂ حدیث ملتوی کردو اور اس سال کے دورہ کے طلبہ کو مظاہر میں بھیج دو، لیکن اس رائے پر عمل ضروری نہیں ہے۔

میری اگر خدانخواستہ ضرورت ہو تو میں بھی انشاء اللہ اہلیہ کی فراغت کے فوراً بعد حاضر ہوسکتا ہوں۔ میری رائے یہ ہے کہ عزیز شبیر احمد سالا مولوی ہاشم افتاء میں ہے، کچھ کرتا دھرتا تو ہے نہیں ایک کتاب رسم المفتی پڑھتا ہے۔ اگر دل چاہے اس کو اس وقت بلالو کہ ایک مدرس کی کمی پوری ہوجائے گی، لیکن مدرسین کے تقرر میں جلدی نہ کرنا ذاکر وشاغل اساتذہ مل جائیں تو اچھا ہے کہ دونوں کام ہوں گے۔

مولانا ابراہیم صاحب اور مولانا یعقوب صاحبؒ جیسے قابل اساتذہ کا ایک دم فراہم ہونا تو بہت مشکل ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمہاری ہر نوع کی مدد فرماوے اور دار العلوم کو تابندہ ودرخشندہ روحانی اور مادی ترقی کے ساتھ تا قیام قیامت باقی رکھے۔ حضرت اقدس کا ماہ مبارک وہاں ہوجائے تو بہت ہی اچھا ہو، دعا اور کوشش میں بھی کرر ہا ہوں تم بھی دعا کرتے رہو۔

سب سے سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ سلمہا اور بی بی سے بھی سلام مسنون۔ شیخ انعام اللہ سلام مسنون عرض کررہے ہیں اور دعا کی درخواست اور تعزیت۔ مولوی ابراہیم

سارو دی بھی بعد سلام مسنون مضمون واحد اور اپنے بچے کے لئے پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہوا؟

فقط والسلام

عبدالرحیم، ۲۶رنومبر

﴿276﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴ردسمبر ۸۰ء/ ۲۷رمحرم ۱۴۰۱ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، حادثہ کے دن تمہارا جمعیۃ کے توسط سے فون اسی دن پہنچ گیا تھا، جس کا جواب میں نے اسی وقت لکھوا دیا تھا۔ اس سے پہلے ایک خط جلسہ کے متعلق کاروائی کا بھی پہنچ گیا تھا، جس کا جواب بھی لکھوا چکا ہوں۔ جلسہ سے بڑی خوشی ہوئی تھی لیکن وہ ساری خوشی حادثہ کی وجہ سے مبدل بہ غم ہوگئی۔

تمہارے حادثہ پر میں ایر لیٹر لکھ چکا ہوں اس پر مولوی عبدالرحیم کا مضمون بھی تھا کہ وہ یہیں آئے ہوئے ہیں۔ تمہارے حادثہ کے بعد سے بہت ہی قلق ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ جانے والوں کی مغفرت فرما کر پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے، اور اس نقصان کی جلد تلافی فرمائے۔

میں دو دن سے دہلی آیا ہوا ہوں، پہلے تو طبیعت اچھی رہی اب دو دن سے خراب ہے، بغیر کسی وجہ سے دست آ گئے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے مدینہ منورہ پہنچائے۔ کل جمعہ کو مغرب کے قریب کراچی کا ارادہ ہے۔ میری خواہش و اصرار اور تقاضا تو دہلی سے سیدھے جدہ کے طیارہ سے جانے کا تھا مگر ابتداء تو ابوالحسن نے اور پھر اس کی تائید میں اور لوگ بھی ہو گئے، ان سب کا خیال یہ ہے کہ براہ راست اتنے لمبے سفر کا تحمل نہیں اس لئے دو دن کراچی میں ٹھہرنا ضروری ہے،

اس لئے کل مغرب کے وقت یہاں سے روانہ ہوکر [ارادہ] بوقت عشاء پہنچنے کا ہے۔

ارادہ تو عبوری طور پر ٹھہرنے کا [تھا] لیکن [بعد] معلوم ہوا کہ کراچی بھی دو چار دن ٹھہرنا ہوگا۔ اس حادثہ کی تفصیل سے بہت ہی رنج وغم اور میری بیماری پر [بھی] اس کا اثر ہوا۔ جو ہسپتال میں ہیں اللہ ان پر رحم فرمائے، جانے والوں کے حق میں جو مبشرات سننے میں آئے ان سے تسلی ہوئی، ایک آدھ لکھ دیتے تو اچھا تھا۔

تمہارے یہاں کی تلافی کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ جل شانہ جلد تلافی فرمائے۔ اللہ کو بہت آسان ہے کہ وہ جلد تلافی فرمادے۔ مولوی عبدالرحیم تمہارے ہر خط کے موقعہ پر یہاں رہے اور انہوں نے میرے خط پر اپنا مضمون لکھا، وہ بھی اپنے بارے میں سوچ میں رہتے ہیں۔ وہ کل شام تک تو دلی رہیں گے پھر گجرات کا ارادہ کررہے ہیں۔

میں مدینہ منورہ پہنچ کر تمہارا یہ خط مولوی عاشق الٰہی اور حبیب اللہ کے حوالہ کردوں گا اور ان کو مشورہ دوں گا کہ اگر جاسکتے ہوں تو ضرور چلے جائیں۔ عزیز سلمان بھی یہاں موجود ہے اس وقت میرے پاس بیٹھا ہے اس کے پاس مظاہر علوم میں بھی بڑے بڑے اسباق ہیں، میں تو تم کو ہی ترجیح دوں گا۔

اللہ کرے کہ مولوی شبیر جلد از جلد اسلاف کا نعم البدل ہوجائیں، اور آپ کیلئے بہترین معاون [اللہ تعالیٰ] جلد از جلد پیدا فرمائے تاکہ آپ کو سہولت ہو۔ اللہ تعالیٰ مجمع کی کثرت کو قبول فرما کر مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مدرسہ کو بہترین بدل جانے والوں کا عطا فرمائے۔

تمہارے مدرسہ میں تو میرا ابھی بار بار آنے کو جی چاہتا ہے لیکن ایسی حالت ہے کہ دہلی سے مدینہ منورہ جانے کی ہمت نہیں۔ تمہارے پہلے خطوط بھی مولوی عبدالرحیم کو دے دیئے تھے، یہ بھی دے رہا ہوں وہ لکھ کر عزیز شاہد کو واپس کردیں گے تاکہ آں عزیز اس کو

رجسٹری کر دیں۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد غفرلہ، ۴ر دسمبر ۱۹۸۰ء

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ اس سے قبل دو عریضے ارسال کر چکا ہوں جو دراصل حضرت اقدس کے گرامی ناموں کی پشت پر لکھے تھے۔ اس سے قبل حادثہ کی اطلاع کے بعد ایک تار بھی سہارنپور سے ہمروزہ دیا تھا اور اس سے قبل نرولی سے محمد بھائی ٹیلر (بدات) کی اہلیہ کے ہاتھ بھیجا تھا اور بہت تاکید کی تھی کہ اسے ائر پورٹ ہی سے پوسٹ کر دیں، نہ معلوم ان چار میں سے کوئی سا بھی پہنچا یا نہیں؟

یہ سہارنپور کے قیام میں تیسرا عریضہ ہے، خدا کرے جلد مل جائے۔ آج جمعرات ہے کل بعد عصر بلکہ قبیل عصر حضرت اقدس کی روانگی ہے۔ عوام وخواص سے مرکز نظام الدین بھر رہا ہے کہیں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہے اور حضرت اقدس بہت کمزور ہیں۔ کل رات دست آتے رہے، ایک مرتبہ لنگی بھی خراب ہوگئی۔ نقاہت بہت ہے۔

ویسے اس مرتبہ ۶ر روز قیام فرمایا۔ قبرستان مہدیاں اور مہروی شریف حضرت کی معیت میں جانا ہوا۔ اب پرسوں شنبہ کو میری گھر واپسی ہے۔ اہلیہ کی فراغت اوائل فروری میں ہوگی اس کے بعد انشاء اللہ میں لندن حاضر ہوسکتا ہوں۔ امسال حضرت کا ماہ مبارک افریقہ میں ہو ایسے آثار ہیں۔ لندن کیلئے میں نے عرض کیا تھا اور بھائی سلمان کو دارالعلوم بھیجنے کیلئے بھی عرض کیا تھا اب دیکھئے کیا ہوتا ہے، انشاء اللہ گھر پہنچ کر مزید لکھوں گا۔

مرحومین کے ورثاء سے تعزیت کر دیں۔ اور اہلیہ کے لئے خاص طور سے دعا کریں کہ اس مرتبہ ضعف کے علاوہ پریشان اور فکرمند بھی بہت ہے۔ دعاؤں کی درخواست اور سب

اعزہ وا قارب سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

عبدالرحیم

﴿277﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۰ر جنوری ۸۱ء/ ۲۷ر صفر ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے، ضروری ڈاک بھی سننے کی نوبت نہیں آتی مگر تمہارے مدرسہ کا فکر ہر وقت غالب رہتا ہے۔ مولوی عاشق الٰہی کے متعلق تو جیسا کہ تم نے لکھا تھا میری گفتگو کا بھی خلاصہ یہ ہے کہ ان کو بہت دقت ہے اور ان کے جانے میں اخراجات بہت ہیں۔ تاہم منت سماجت سے ان کو راضی کر لیا تھا مگر تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ تم نے براہ راست گفتگو کر لی تھی انہوں نے ۴ر سبق سے انکار کر دیا تھا۔

اس کے بعد مولوی رضوان کے والد سے گفتگو ہوئی ان کے اقامہ وغیرہ کا قصہ چل رہا ہے اب تک تیار نہیں ہوا۔ مولوی عبدالحفیظ بھی یہاں نہیں مکہ میں ہیں۔ مولوی نعمان کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ حدیث کے اسباق بخاری کے سوا سب پڑھا چکے ہیں۔ بخاری پڑھانے والا تمہیں بھی نہیں چاہئے۔ عبدالحفیظ بے چارہ ان کے روانہ کرنے میں لگا ہوا ہے، وہ جب یہاں آتا ہے تو میں بھی تقاضا کر دیتا ہوں مگر یہاں ہر کام میں بڑی دیر لگتی ہے۔ ہمارے حکیم عبدالقدوس تین دن سے جوازات جاتے ہیں ظہر تک لائن میں لگے رہتے ہیں اور ظہر کے بعد کہہ دیتے ہیں 'بُکرۃ'۔

میری طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے۔ رات بھر نیند نہیں آتی اور دن بھر اس کے

۔۔۔میں رہتا ہوں۔امید ہے کہ عزیزہ خدیجہ کی طبیعت ٹھیک ہوگی,اس سے اور اسکی والدہ سے سلام کہہ دیں۔میں جواب لکھوں یا نہ لکھوں مگر تم حالات ضرور لکھتے رہو۔دعا میں ذرا دریغ نہیں کرتا مگر حضرت مدنیؒ کا ارشاد جب ان سے کوئی دعا کو کہتا تو فرماتے اگر میری دعا میں اثر ہوتا تو یہ انگریز کالا منہ نہ کر جاتے۔حدیث میں تو اس کی ممانعت آئی ہے مگر حضرت مدنی سے سن کر میں بھی یہ لفظ کہنے لگا۔

اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے مدرسہ کو ہر مکروہ سے محفوظ رکھے۔یہاں مدینہ منورہ میں بہت زیادہ دیر لگ جاتی ہے۔مولوی نعمان کا اقامہ مدینہ کا ہے۔اللہ تعالیٰ تمہیں مکارہ سے محفوظ رکھے اور تمہارے مدرسہ کو ترقیات سے نوازے۔ فقط والسلام

دعا کرو اللہ جل شانہ اگر وقت آگیا ہے تو خاتمہ بالخیر کرے اور گنجائش ہو تو صحت عطا کرے۔مولوی عبدالرحیم کا بھی عرصہ سے خط نہیں آیا وہ ہندوستان سے واپسی میں یہاں آنے کو کہہ گئے تھے۔سنا ہے کہ ان کے گھر میں ولادت ہونے والی ہے,اللہ تعالیٰ خیریت سے پورا کرے۔ فقط

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۳؍جنوری ۸۱ء مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ سلام مسنون

﴿278﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸؍جنوری ۸۱ء/۱۲؍ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے دار العلوم کا بہت فکر رہتا ہے, باوجود سخت علالت کے

تمہارا فکر واقعی رہتا ہے۔ میں تقریباً پندرہ دن سے زیادہ بیمار ہوں, رات کو نیند بالکل نہیں آتی, بھوک بھی نہیں لگتی۔ صبح کو دو انڈے اور شام کو یخنی یہی غذا ہیں۔

معلوم نہیں تمہارے مدرسہ کا کیا ہوا۔ رضوان کے والد خود بھی کوشش میں ہیں اور عبدالحفیظ بھی لگا ہوا ہے مگر یہاں قانون ہی بہت سخت ہے۔ ان کے قانونی مراحل ابھی طے نہیں ہوئے جس کی کوشش میں عبدالحفیظ لگا ہوا ہے۔ یہاں ایک اجلاس ہورہا ہے سارے اسلامی ممالک کے وزراء بلکہ امراء بھی شریک ہوں گے, ۲ر مہینے سے اس کا زور بندھ رہا ہے۔ دو مہینے پہلے سب جگہ کے ویزے بند ہوگئے۔

وزراء کی تو آج سے [آمد] شروع ہوگئی ہے۔ اگلے ہفتے میں رؤساء ممالک اسلامیہ آئیں گے۔ تین دن کیلئے مکہ میں بغیر ویزا کسی کا داخلہ نہیں۔ مکہ کی جو چیز تھی طواف اور نماز [اس] کیلئے پاس ملیں گے۔ مجھے تو اس خبر سے بہت قلق ہورہا ہے۔ چونکہ پارسال بہت ہنگامہ ہوچکا اس لئے حفاظتی انتظامات ہورہے ہیں۔

تمہاری اہلیہ اور لڑکی کی خیریت کا بھی انتظار رہتا ہے۔ میں تو معذور ہورہا ہوں مگر اپنی خیریت سے ضرور مطلع کردیا کرو۔ عبدالرحیم ہندوستان میں ہے, میرے پاس تو عرصہ سے خط نہیں آیا۔ میری روانگی سے پہلے وہ سہارنپور پہنچ گیا تھا اس وقت اس نے مدینہ منورہ آنے کو کہا تھا۔

معلوم نہیں جو اسباق بند تھے ان کا کوئی انتظام ہوسکا یا نہیں؟ رضوان کے والد کا جب انتظام ہوجائے گا فوراً روانہ ہوجائیں گے۔ مولوی اسعد مدنی کے مجاز مولوی محمد حسن سے تو آپ واقف ہیں دوسرا ورق ان کو بھیج دیں۔ خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام کہہ دیں, میرا بھی اور ابوالحسن اور اس کی اہلیہ کی طرف سے بھی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۱۸ر جنوری ۸۱ء، مدینہ طیبہ

﴿279﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷/جنوری ۸۱ء/ ۲۱/ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا اور تمہارے مدرسہ کا بہت فکر رہتا ہے۔ مولوی رضوان کے والد کیلئے بہت کوشش کی، آج خبر سنی کہ ان کا کام ہو گیا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ آج ہی تمہارا خط مؤرخہ ۷/ربیع الاول بھی پہنچا۔ میں انگریزی تاریخوں کا بہت مخالف رہا اور ہوں مگر غیر ملکی ڈاک میں انگریزی کے بغیر چارہ نہیں۔

پیارے! فتن کے تو آثار ساری دنیا میں بہت ہیں، ہر ایک کو اپنے گھر کی خبر ہے۔ حرمین کا حال ہم سے پوچھو! ہندوستان کا حال بھی بہت خراب ہے۔ بالخصوص دار العلوم دیو بند کے قصہ نے تو کمر توڑ دی۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اس حادثہ سے تمہارے طلبہ میں انابت الی اللہ تعالیٰ پیدا ہوئی۔ خدا شرے برانگیزد...الخ۔

میرے رمضان کا حال تو معلوم ہے کہ رجب سے پہلے طے نہیں ہوتا۔ افریقہ والوں کا کئی سال سے اصرار ہے اور قاضی صاحب اور بعض ہمارے دوست ان کے ہمنوا ہیں مگر میں بہت بیمار ہوں۔

میرے پیارے! مجھ گنہ گار کی آمد پر تم گناہوں سے توبہ کو موقوف رکھو یہ تو سراسر ظلم ہے۔ توبہ تو حی و قیوم سے کرنی ہے جو ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ کسی بات پر عجب پیدا نہ ہو، یہ ایسی سخت چیز ہے کہ حضور ﷺ کی موجودگی میں حنین میں مزہ چکھا دیا۔ مالک سے خوب مانگتے رہیں، میرے واسطے بھی مانگیں۔

تم نے لکھا کہ کہیں نہ کہیں تو بدلنا پڑے گا، نیروبی کی بجائے لندن بدلیں مگر میرے احباب کہتے ہیں نیروبی کے راستہ افریقہ کا راستہ ۶، ۷/گھنٹہ کا ہے اور لندن کے راستے ۲۲/گھنٹے کا۔ بڑی اللہ تعالیٰ کی رحمت یا عذاب ہے کہ مجھے کہیں کا راستہ معلوم نہیں۔ شہداء کے سلسلہ میں جو تم چھاپ رہے ہو اس کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اور مدرسہ کیلئے موجب خیر بنائے۔

رمضان تو اگر ہوا سہارنپور کے علاوہ تو بظاہر افریقہ کا معلوم ہوتا ہے۔ بہت سے مبشرات اور خوابات لوگوں نے اس کیلئے دیکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ خدیجہ کے ختم قرآن سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ اس کو آئندہ بھی اپنے والد کے قدم بقدم چلائے۔ اگر وہاں ہوتا تو ختم پر مٹھائی دیتا، اب یاد رہا تو آنے پر ورنہ یاد دلانے پر بھیجنے کی کوشش کروں گا۔

تمہارے بھائی کی خبر سے قلق ہوا، اپنی والدہ کو لکھ دیں کہ ہر کھانے پینے کی چیز پر ووجدك ضالا فهدىٰ تین دفعہ اول و آخر درود شریف تین تین دفعہ پڑھ کر دم کر کے کھلایا کریں۔ خدا کرے تمہارے نیند نہ آنے کا مرض جلد زائل ہو جائے، آج کل میں بھی اس میں مبتلا ہوں۔

مرحومین کے حالات کا مضمون بہت اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ مولوی نعمان جلدی پہنچ جائیں۔ کوشش تو مولوی عبدالحفیظ نے بھی بہت کی مگر یہاں کے ویزے کے قوانین سخت ہوتے جا رہے ہیں۔ میرے آج کل رسائل بہت چھپ رہے ہیں میرا جی چاہتا ہے کہ میرا ہر رسالہ تم تک پہنچ جایا کرے۔ خدا کرے کہ میرا یا صوفی جی کا ہر رسالہ تم تک پہنچ جایا کرے۔ کوئی آنے والا ہو تو اس کو پرچہ دے دیں کہ مجھ سے کتاب لے جائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۲۷/جنوری ۸۱ء

﴿280﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف تتلی صاحب (جنوبی افریقہ)

تاریخ روانگی: ۲ر فروری ۸۱ء/ ۲۷ر ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

مکرم ومحترم مولانا الحاج یوسف تتلی صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، عرصہ سے تمہاری خیریت معلوم نہیں ہوئی۔ میری طبیعت بھی اس زمانہ میں بہت زیادہ خراب رہی جس سے ڈاک کا لکھوانا بلکہ سننا بھی مشکل رہا۔ تمہارے یہاں رمضان گذارنے کا اشتیاق تو کئی سال سے ہے مگر اس سال اس کا زیادہ زور ہورہا ہے۔

میری عادت ہمیشہ سے کئی ماہ پہلے استخارہ کی ہے وہ تو پندرہ دن سے شروع کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہاں کا رمضان خیر ہو مقدر فرمائے۔ مگر کچھ خوابیں کچھ مبشرات ادھر ادھر سے سننے میں آتے ہیں جس سے سمجھ میں آتا ہے کہ شاید آپ ہی کے یہاں مقدر ہو۔ مگر ابھی متعین نہیں، رجب کے پہلے ہفتہ میں متعین ہوگا کہ رمضان کہاں ہوگا۔ اگر آپ کے یہاں ہوا تو ۱۵ر شعبان کو حاضری ہوگی اور ۱۵ر شوال کو واپسی۔

کئی دن ہوئے تمہارا ایک خط عزیز عبدالحفیظ کے نام آیا تھا مگر وہ یہاں نہیں تھا اس لئے مکہ بھیج دیا اور لکھ دیا کہ میرے نام کوئی پرچہ ہو تو بھیج دینا۔ اس نے لکھا کہ میرے نام کوئی پرچہ نہیں تھا اور اس کے نام بھی کوئی خاص بات نہیں تھی۔ مگر چند امور آپ کی سہولت اور معلومات کے لئے بہت پہلے لکھوا رہا ہوں تاکہ آپ کے علم میں بھی رہے اور کوئی بات قابل مراجعت ہو تو مجھ سے مراجعت کر سکیں۔

میں ہمیشہ تم دوستوں کا نمک خوار رہا ہوں اور تمہارے ہدایا ہر سال پہنچتے رہے مگر چونکہ اس وقت میری آمد خاص طریقہ سے ہے، جس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی میں آپ پر ٹال دوں گا۔

نمبر۱: میرے ٹھہرنے کیلئے کوئی ایسا مکان ہو جو ہو تو آپ کی ماتحتی میں مگر ایسا ہو کہ اس میں زیادہ سے زیادہ مہمان آسکیں۔ فیصل آباد میں شروع میں تو ایک ہزار کے قریب تھے اور اخیر میں کئی ہزار ہو گئے تھے۔ میرا قیام تو ایک ہی جگہ رہے گا اور آپ کا مکان اور مسجد تو سنا ہے کہ بہت تنگ ہے۔ میں نے سنا ہے کہ احمد میاں ابراہیم میاں کے یہاں جگہ بہت وسیع ہے۔ آپ مشورہ کر لیں کہ کہاں قیام مناسب ہے۔ میں تو آپ ہی کی جگہ پسند کرتا ہوں مگر لوگ کہتے ہیں کہ وہ جگہ کافی نہیں۔ میرے رفقاء میں سے کسی کو آمد و رفت کا کرایہ دینے کی اجازت نہیں۔ میرے پانچ ٹکٹ ہوں گے مگر ان کا کرایہ میرے ذمہ ہوگا، آپ کے ذمہ نہیں۔

نمبر۲: اس سفر میں ان لوگوں کے علاوہ جن کا معمول ہمیشہ ہدیہ بھیجنے کا ہے اور ان سے آپ زیادہ واقف ہیں کوئی ہدیہ لینے کی اجازت نہیں۔ اس الزام سے میں بچنا چاہتا ہوں کہ یہ مولوی رمضان کرنے آتے ہیں اور کبھی اپنے لئے اور کبھی مدرسہ کیلئے چندہ کرتے ہیں البتہ قاضی عبدالقادر صاحب اور مفتی محمود صاحب اس سے مستثنیٰ ہیں کہ ان کے ذاتی تعلقات ہیں وہ ہدیہ لیں یا کرایہ لیں تو مجھے انکار نہیں۔

نمبر۳: ذاکرین آپ جتنے زیادہ سے زیادہ جمع کر سکتے ہوں ۱۵ر شعبان تک ان کو جمع کر لیجئے مگر یہ شرط کر لیجئے کہ میری آمد رجب کے پہلے ہفتہ میں معلوم ہوگی۔ یہ باتیں صرف میں آپ کی اطلاع کیلئے لکھوا رہا ہوں۔

نمبر۴: میں بہت بیمار ہوں۔ 'ایک دن کو میرے یہاں اور ایک دن کو میرے یہاں' کے آپ خود ذمہ دار ہیں، میرے بس کا پھرنا نہیں۔ قاضی صاحب اور مفتی صاحب کو جہاں چاہیں لے جائیں ان کے براہ راست آپ سے تعلقات ہیں۔ یہ میں صرف آپ ہی کو نہیں لکھ رہا ہوں پارسال یوسف متالا سے بھی میں نے یہ شرطیں کر لی تھیں۔

نمبر۵: کھانے میں تکلف نہ کریں۔ چچا سعدی کی دعوت شیراز مجھے بہت پسند ہے۔ میری

حالت تو واقعی یہ ہے کہ جب کئی قسم کا کھانا ہو تو بھوک جاتی رہے۔ بہت سادہ کھانا, ایک دو قسم کا ہو اور بس۔ حضرت عمرؓ کے یہاں تو دو سالنوں پر درے لگتے تھے۔ کم سے کم ہم لوگ جو اکابر کہلاتے ہیں اتباع کی کوشش تو کرتے رہیں۔

نمبر۶: جب سے تمہارے یہاں کے ذکر تذکرے شروع ہوئے اور یہ سنا کہ سات آٹھ گھنٹہ کا راستہ ہے مجھے تو سہم چڑھ گیا۔ یوں کہتے ہیں کہ شعبان میں کوئی چارٹر جہاز حاجیوں کو لے کر آتا ہے اور واپسی میں سیدھا خالی جاتا ہے, اگر یہ صحیح ہے تو مجھے اطلاع کریں۔ بہت سہم چڑھ رہا ہے۔ میں تو بیمار، معذور، لب گور اور دوستوں کی جوانی کا زمانہ, اللہ تعالیٰ ہی جزائے خیر دے۔

ڈاکٹر اسمعیل کہتے ہیں کہ مجھے خود مولوی یوسف صاحب نے اس جہاز کی خبر دی تھی۔ اگر یہ بھی لکھ دیں کہ اس کا کرایہ کیا ہے اور کن تاریخوں میں یہاں سے جائے گا۔ ابھی سے سہم چڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ تم دوستوں کی کئی سال کی فرمائش پوری کر دے اور سب سے بڑھ کر نفع ہو, ورنہ محض تفریح تو جوانی میں بھی نہیں کی۔

نمبر۷: ابھی تک پختہ تو ہے نہیں وہ تو رجب میں ہوگا مگر دوستوں کو اس پر راضی کر لیں کہ وہ مجھے ایک دو دن کیلئے کہیں نہ لے جائیں۔ آنا جانا میرے بس کا نہیں۔

مولوی عبدالحفیظ مکہ سے آئے تھے ان کو تمہارا خط دے دیا تھا انہوں نے کہا کہ تیرے متعلق اس خط میں کوئی بات نہیں, اپنے خط کا وہ خود جواب دیں گے۔ بہت دعائیں کرتے رہیں, میری طبیعت بہت خراب ہے۔ ایک نقل مولوی ابراہیم میاں کے خط میں بھی بھیجا ہے۔ یہ احتیاطاً لندن کے واسطہ سے بھیج رہے ہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ، ۲؍فروری ۸۱ء

﴿281﴾

از: ڈاکٹر محمد اسماعیل میمنی صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲ رفروری ۸۱ء/ ۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

مکرم ومحترم جناب مولانا الحاج محمد یوسف متالا صاحب زید مجدکم!

بعد سلام مسنون، حضرت والا آپ کے مدرسہ کیلئے اس قدر متفکر ہیں کہ کچھ انتہاء نہیں۔ حضرت والا کی فکر کی وجہ سے اس ناکارہ کو بھی کچھ نہ کچھ اہتمام ہوگیا ہے اور کئی کئی بار روزانہ فون کئی کئی جگہ کرنا ہوتا ہے۔ مولوی نعمان صاحب، مولوی عبدالرشید صاحب، مولوی ابوبکر صاحب اور اب مولوی سیف الرحمٰن کو بھیجنے کے بارے میں کوشش ہورہی ہے۔ اس عریضہ کے پہنچنے سے قبل آپ کو مزید تفصیل معلوم ہوچکی ہوگی, بہرحال دعا فرماتے رہیں۔

بچوں کے بارے میں جب حضرت والا کو آپ کی بات سنائی تو حضرت نے فرمایا کہ کہ ڈاکٹر صاحب کے بچوں کی مبارک باد تمہی کو دیتا ہوں, یوں کہہ دیجیو۔ جنوبی افریقہ جانے سے قبل یا بعد میں آپ کے یہاں تشریف بری کا حضرت کا جی چاہ رہا ہے۔ فرمایا کہ کہہ دیجیو کہ ''تمہاری محبت کی وجہ سے تمہارے یہاں آنے کو بہت جی چاہ رہا ہے۔ دعا کرتے رہو''۔

یہ ناکارہ بھی آپ کی خصوصی دعاؤں کا محتاج اور خواستگار ہے۔ دوسرا لفافہ حضرت اقدس کی طرف سے ہے, اس پر ٹکٹ لگا کر ڈاک میں ڈلوادیں, اگر جی چاہے تو ملاحظہ فرمالیں اس کو بند نہیں کررہا ہوں۔

فقط والسلام

اسماعیل غفرلہ، مدینہ منورہ۔ ۲ رفروری

﴿282﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳؍فروری ۸۱ء/ ۲۸؍ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

وہ محروم تمنا کیوں نہ سوئے آسماں دیکھے
کہ جو منزل بمنزل اپنی محنت رائیگاں دیکھے

عزیز گرامی قدر مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے مدرسہ کی بدولت معلوم ہوا کہ مکہ مدینہ میں تو بڑے علماء ہیں میں تو اتنے نہیں سمجھ رہا تھا۔ مولوی عاشق سے ابتداء ہوئی تھی اور پھر علمائے کرام ملتے ہی چلے گئے، اور حیرت یہ ہے کہ جس سے بھی بات ہوئی اس نے بڑے زور سے میری درخواست قبول کی اور جب منزل پر پہنچ گئے تو لب بام پہنچ کر نگاہ انتظار گر پڑی۔

عین روانگی کے وقت جب یہ معلوم ہوا کہ آج چلے جائیں گے دفعۃً انہوں نے کوئی عذر پیش کر دیا، بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ عسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شرلکم ۔ اپنے آپ کو یہی سمجھایا کہ اسی میں خیر ہوگی جو ہو رہا ہے۔ بعضوں کے تو عوارض ایسے تھے کہ ان کے کہنے پر ویزا کی مصیبت، بچوں کا ساتھ وغیرہ وغیرہ، مگر بعضوں کی تو حیرت ہوئی کہ اچھے خاصے مگر عین وقت پر بیمار ہو گئے۔

عبدالحفیظ پر تقاضا کرتا رہا وہ بھی بے چارہ بہت کوشش کرتا رہا۔ اخیر میں مدرسہ صولتیہ کے مدرس حدیث کے بارے میں جب شمیم سے درخواست کی تو اس نے کہا کہ کلیجہ پر پتھر رکھ کر آپ کی بات مان لوں گا مگر جب اخیر میں بات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کی اہلیہ بیمار ہو گئی، اب بھی کوشش تو جاری ہے اللہ تعالیٰ کرے کوئی مل جاوے۔

بعضے اعذار تو عذر کرنے والوں ہی سے معلوم ہوئے مگر بعض میں نے خود محسوس کیا۔
دعا بہت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد تمہارے یہاں کے مدرس پیدا کر دے, اور عجیب بات یہ ہے کہ میں خود بھی اس قدر بیمار ہوں کہ بلا مبالغہ کسی وقت تو عالم آخرت کی طرف چلا جاتا ہوں۔

لکھنے کی تو بات نہیں مگر واقعی جی چاہتا ہے کہ مدرسین کی تعزیت کے لئے تمہارے پاس آؤں۔ رمضان کا ابھی طے تو نہیں ہوا مگر افریقہ کا بہت زور ہے, مبشرات ہیں۔ خوابوں اور لوگوں کی زبانوں پر وہاں کا رمضان ہے اور میں معذور ہوں۔ جی میرا بھی چاہتا ہے کہ وہاں سے واپسی پر تعزیت میں تمہارے یہاں آؤں مگر راستے اتنے لمبے ہیں کہ جب سوچتا ہوں تو مجھے بھی حیرت ہوتی ہے۔

سید خلیل دیوبندی کا خط کئی دن سے آیا ہوا ہے اور اسی دن سے ان کو خط لکھنے کا ارادہ کر رہا ہوں مگر وہ کہاں کہاں گشت میں ہوں, دوسرا ورقہ ان کو جہاں ہوں بھیج دیں۔ خدیجہ کو دعوات, اس کی والدہ سے سلام اور اپنے مدرسین وطلبہ سے بھی ضروری سلام کہہ دیں۔ میں ان سب کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۳/فروری ۸۱ء ، مدینہ طیبہ

﴿283﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰/مارچ ۸۱ء/ ۵/جمادی الاولی ۱۴۰۱ھ

مکرم ومحترم مولانا یوسف متالا صاحب!

بعد سلام مسنون، تمہارے لئے مدرس کی تلاش میں بہت سے لوگوں سے ملنا ہوا۔

اس کی تفصیل تو نہیں لکھتا۔ اس کے بعد ایک شخص نے کہا کہ مولوی سیف الرحمٰن صاحب اہل ہیں۔ میں نے اس سلسلہ میں عزیز شمیم مکی کو خط لکھا اور زوردار لکھا۔ تمہارے مدرسہ کی احتیاج اور ضرورت کے ساتھ یہ بھی لکھا کہ اگر تم مولوی سیف الرحمٰن کو اجازت دے دو تو تمہارا تو نقصان نہیں ہوگا مگر مولوی یوسف کا بہت فائدہ ہو جائے گا۔ اس پر عزیز شمیم نے لکھا کہ آپ کے حکم کی تعمیل میں سینہ پر پتھر رکھ کر اجازت دیتا ہوں، جس سے بہت جی خوش ہوا۔

کل عزیز شمیم نے مولانا سیف الرحمٰن صاحب کے دو خط جوان کے نام تھے بھیجے۔ ان کو سن کر بے حد مسرت ہوئی۔ آج میں نے ان کے فوٹو کرا لئے اور سہارنپور بھیجوں گا کہ مولوی وقار مدرسہ کے طلبہ کو جمع کر کے سناویں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دارالعلوم کو مزید ترقیات سے نوازے۔

مولوی سیف الرحمٰن صاحب کے خطوط نے تو ہم لوگوں کے دل ہلا دیئے۔ مجھ پر تو بہت ہی اثر ہوا کہ **دارالعلوم، مظاہر علوم یا ہندی مدارس میں کسی مدرسہ کا ایسا حال نہیں جو تمہارے مدرسہ کا ہے**، اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا فرمائے۔ مدرسین اور طلبہ اور زیادہ خیر میں ترقی فرمائیں۔

مولانا سیف الرحمٰن صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون، بھائی شمیم نے تمہارے دو خط سننے کے لئے بھیجے ان کو سن کر اولاً اس وجہ سے کہ آپ کا دل لگ گیا بہت مسرت ہوئی۔ ثانیاً جو تم نے مدرسہ کے حالات لکھے مبالغہ نہ ہو تو بہت قابل رشک حالات لکھے۔ مولانا یوسف صاحب کو مبارک باد دے دیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کے علم و عمل اور خلوص میں مزید ترقی فرمائے۔

مجھ ناکارہ سے تو دین دنیا کا کوئی کام نہ ہوسکا مگر **اللہ تعالیٰ نے میرے بعض دوستوں کو بڑے اونچے حالات عطا فرما رکھے ہیں۔ خاص طور سے مولوی منور صاحب اور**

مفتی محمود صاحب کو, اور ان ہی میں مولوی یوسف بھی ہیں۔تمنا تو یہ ہے کہ افریقہ سے واپسی پر دو تین دن کو تمہاری خدمت میں بھی آؤں مگر پیارے! اس کو نہ وعدہ سمجھیو ، نہ شور مچا ئیو, میری حالت ایسی ہی ہے, معلوم نہیں افریقہ بھی جا سکوں گا یا نہیں, جی ضرور چاہتا ہے۔

مولوی یوسف تتلی کو تو میں نے لکھوا دیا کہ میرا ٹکٹ جدہ ، افریقہ، لندن، جدہ بھیج دیں, سنا ہے کہ وہاں سے ٹکٹ منگانے میں ارزاں رہتا ہے۔ باقی اس میں میرا لکھنا معتبر نہیں, اس کو تو ابوالحسن جانے اور مولوی یوسف تتلی۔

مولوی عبدالرحیم کا تار مولوی اسمعیل کے نام آیا تھا جس میں محمد علی متالا کی بیوی کی علالت اور ہسپتال میں داخل ہونا لکھا تھا۔ اس سے بہت جی خوش ہو رہا ہے کہ مولوی سیف الرحمٰن کا جی لگ گیا, اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ورنہ اگر ان کا جی نہ لگتا تو اور کسی کو ڈھونڈھنا پڑتا۔ تم نے تو کوئی خط ان کے متعلق نہیں لکھا۔ تمہارے نزدیک بھی مدرسہ کی ضرورت پوری ہوگئی؟ متعلقین سے بھی سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۰/ مارچ، ۸۱ء، مدینہ طیبہ

﴿284﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۶/ مارچ ۸۱ء/ ۱۱/ جمادی الاولی ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، عرصہ سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ بھائی شمیم مکی نے مولوی سیف

الرحمٰن کے دوخط مجھے سنانے کو بھیجے تھے ان سے بے حد مسرت ہوئی۔ مجھے دونوں خط بہت پسند آئے، ان میں تمہارے دارالعلوم کی تعریف لکھی تھی۔ میں نے ان دونوں خطوں کے فوٹو کرا کر سہارنپور بھیج دیئے کہ مولوی وقار صاحب مظاہر علوم کے طلبہ کو جمع کر کے سناویں، بلکہ میں نے عاقل کو یہ بھی لکھ دیا کہ ایک اشتہار پر تمہارے مدرسہ کے حالات چھاپ کر سب مدارس میں بھیج دے تو اور بھی اچھا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے مدرسہ کو ترقی عطا فرمائے۔

مولوی سیف الرحمٰن صاحب سے سلام کے بعد کہہ دیں کہ اس سے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کا جی لگ گیا، مجھے اس کا بہت فکر تھا۔ تمہارا کوئی خط مولوی سیف الرحمٰن کے جانے کے بعد نہیں آیا۔ عزیزہ خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام کہہ دیں۔ میری طبیعت بہت خراب ہے، اللہ تعالیٰ عافیت نصیب فرمائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ، ۱۶؍ مارچ ۸۱ء، مدینہ طیبہ

﴿285﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۲؍ مارچ ۸۱ء/ ۱۷؍ جمادی الاولی ۱۴۰۱ھ

مکرم ومحترم مولانا الحاج یوسف متالا صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، گرامی نامہ مؤرخہ ۱۳؍ مارچ ۲۲؍ کو پہنچا اور ساتھ ہی 'شہیدوں کا مرتبہ' بھی پہنچا۔ تمہارے مولوی سیف الرحمٰن کے دو خطوط جو انہوں نے شمیم مکی کو بھیجے تھے ان کے فوٹو کرا کر ہندوستان بھیج دیا تھا اور اب اس کا بھی فوٹو کرا کر سہارنپور بھیج دوں گا۔

مجھے مولانا سیف الرحمٰن کی دلبستگی کا بہت خیال تھا، ان کا خط جو آیا تھا اس میں تو اپنی دلبستگی کا بہت اظہار کیا تھا اور تمہارے مدرسہ کی بہت تعریف کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے

تمہارے اخلاص کی بدولت تمہارے منشاء کے موافق مدرس مل گیا اور بھائی شمیم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے سینہ پر پتھر رکھ کر ان کو تمہارے یہاں بھیج دیا۔

مولوی یوسف تتلی کل خود ہی یہاں پہنچ گئے۔ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں مگر افریقہ سے زیادہ ضروری تمہارا بولٹن میں رہنا ہے کہ تمہاری وجہ سے مستقل خانقاہ قائم رہے گی۔

میرے پیارے! *اس کی کوشش کرو کہ اب تم لوگ اس سلسلہ کو جاری کرو۔* ارادہ تو یہ ضرور ہے کہ واپسی میں تمہارے یہاں بھی آؤں مگر زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ میرا ارادہ شروع شوال میں تمہارے [یہاں] آنے کا ہے, اس دوران میں مفتی محمود صاحب کو بھی آمادہ کرلو کہ میں تو بالکل بے کار ہو گیا, اللہ تعالیٰ تمہاری امنگوں کو اور تجویزوں کو بارآور فرمائے۔

میں تو بالکل بے کار ہو گیا, اب تم لوگ اپنی اپنی جگہوں کو سنبھالو۔ دارالعلوم کی نئی تعمیر کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نہایت سہولت، کامیابی اور مالی امداد کی وسعت کے ساتھ تکمیل کو پہنچائے۔ خدیجہ اور اس کی والدہ سے بھی سلام مسنون اور دعا کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۲/ مارچ ۸۱ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ سلام مسنون۔

﴿286﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۰/ اپریل ۸۱ء/ ۲۹/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا خط ملا۔ میرا خیال تھا کہ ڈاک سے جواب دوں مگر قاضی صاحب اور عبدالحفیظ آ رہے ہیں اسلئے معتبر ذریعہ یہی سمجھا۔ مولوی سیف الرحمٰن کے اہتمام سے پڑھانے سے بہت مسرت ہوئی, ان سے میری طرف سے بہت بہت شکریہ ادا کردیں کہ آپ کی تعریف اولاً ان خطوط سے معلوم ہوئی جو آپ نے بھائی شمیم کو لکھے تھے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ ترقیات سے نوازے۔ عزیز شمیم مکی نے آپ کے وہ دو خط جو مدرسہ صولتیہ میں آئے تھے مجھے بھیجے تھے, ان سے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازے, آپ کے لئے اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔

تمہارا بادام کا حلوہ سید خلیل کے ذریعہ ملا۔ اسی وقت سے استعمال شروع کردیا۔ ابھی کوئی خاص فرق نہیں البتہ کچھ فرق ہے۔ میری نیند اگر آجائے تو خوب آتی ہے ورنہ نہیں۔ دودھ میں پینے کے بہ نسبت حلوہ کی شکل میں کھانا آسان ہے کہ دودھ مجھ سے پیا نہیں جاتا۔ اللہ کا شکر ہے کہ تمہیں یہ مفید ہے۔ **اللھم زد فزد**

جو طلبہ افریقہ کا ارادہ کررہے ہیں ان کے لئے میں منع تو نہیں کرتا لیکن میں نے اعلیٰ حضرت سے ماہ مبارک رائپور گذارنے کی درخواست لکھی تو حضرت نے لکھا کہ عزیز القدر رمضان کہیں آنے جانے کا نہیں ہوتا, اہتمام سے حضرت قدس سرہ کے معمولات پورے کرتے رہو۔ میں نے کہا کہ آخری عشرہ میں آجاؤں؟ اس پر تحریر فرمایا کہ جو عذر پہلے ہے وہ آخر میں بھی ہے مگر تم اور تمہارے ابا زور آور ہیں۔ لیکن میرے والد صاحب نے مجھے منع کردیا کہ حضرت کی یکسوئی میں فرق آئے گا۔

تمہارا ارادہ شروع شعبان میں آنے کا ہے, سر آنکھوں پر مگر پیارو! اپنی جگہوں پر طلبہ کو مشغول رکھو یہ زیادہ مناسب ہے۔ بھائی انور کا خواب بہت مبارک ہے, اللہ سچا کرے اور وہ دونوں جگہیں اپنے فضل سے دارالعلوم کو مرحمت فرمائے۔

روضۂ اطہر پر میں تو اپنی بیماری کی وجہ سے نہیں جاتا لیکن اپنا سلام اور دوسروں کا اپنے دوستوں کے ذریعہ بھجواتا ہوں۔تمہارے دارالعلوم اور مدرسین وطلبہ کے لئے اہتمام سے دعا کرتا ہوں ,اللہ تعالیٰ اخلاص عطا فرما کر اپنے پاک رسول ﷺ کا اتباع نصیب فرمائے تبلیغ والوں کے ساتھ جوڑ رکھا کرو۔ یہ نہ سوچا کرو کہ وہ نہیں تعلق رکھتے تو ہم بھی نہ رکھیں , یہ ہماری ضرورت ہے کہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ جوڑ ہو۔خدیجہ اوراس کی والدہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔تم نے خدیجہ کا حال نہیں لکھا خدا کرے وہ بالکل اچھی ہو۔

اپنے مدرسہ کے طلباء اور مدرسین سے بالخصوص ان سے جنہوں نے میری آمد پر توجہات فرمائیں سلام کہہ دیجئو۔ میرا ارادہ یہاں سے یکم شعبان کو مکہ جانے کا ہے اور وہاں سے چارٹر سے جو غالباً پندرہ کے پاس جائے گا جاؤں گا۔ میں نے اپنا نظام اس لئے لکھ دیا کہ اگر میرے پاس رمضان کرنا ہو تو یا تو شروع شعبان میں مکہ آجاؤ ورنہ سیدھے افریقہ آجاؤ۔ اور بہتر یہ ہے کہ اپنے یہاں کرو۔

عزیز عبدالرحیم کا حال معلوم نہیں۔اس کو میری تاریخوں کا حال کہہ دو تا کہ وہ وہاں افریقہ آجائے۔ یوسف پیارے!اب اپنی روحانیت بڑھاؤ جتنی بڑھ سکے ,کچھ وقت مراقبہ کا نکالو۔ فقط حضرت شیخ الحدیث صاحب،بقلم شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون۔۳/اپریل ۸۱ء

﴿287﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی:۶/اپریل ۸۱ء/۲/رجمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالاسلمہ!

بعد سلام مسنون، ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے تمہارے مدرسہ کے کاغذات دکھلائے ,میں نے باوجود سخت دورانِ سر کے تین دفعہ سنا۔ میری رائے یہ ہے کہ ان سب کاغذات کا عربی ترجمہ ٹائپ کرا کر سعودی عرب کا سفیر جولندن میں ہے اس کی خدمت میں پیش کرواور اگر ہو سکے تو سفیر صاحب کو اپنے مدرسہ کا معاینہ بھی کراؤ,اور پھر سفیر صاحب بطور خود اپنی سفارش کے ساتھ یہاں بھیجیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ہوگا۔

یہ اس واسطے کہ ہماری حکومت کے پاس پیسہ بہت ہے اور ایک اجتماع بھی ہوا تھا حکومت کی طرف سے جس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کون کون سی حکومت میں مساجد کی ضرورت ہے,علی میاں بھی اس میں آئے تھے۔اگر کسی طرح کوشش کر کے سفیر کو ایک دفعہ دعوت دے کر اپنا مدرسہ تفصیل سے دکھا دو تو میری رائے ہے کہ مفید ہوگا,اللہ تعالیٰ مدد کرے۔

میرا تو جی چاہتا ہے کہ میں بھی شرکت کروں مگر آج کل تو خود مقروض ہوں۔اس وقت بھی چکر آرہا ہے مگر میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہہ دیا تھا کہ کہ اپنے خط کے ساتھ میرا پرچہ بھی بھیج دیں,اس لئے مختصر لکھوا کر بھیج رہا ہوں۔

مولوی سیف الرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد آپ کی بیوی کی علالت کا حال معلوم ہوا۔ یہ تو یاد نہیں کہ کس نے سنایا,اللہ تعالیٰ صحت تامہ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔مولوی سیف الرحمٰن صاحب اگر اہلیہ کا آپریشن ہوگیا ہو تو ضرور مطلع کریں انتظار رہے گا۔اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ،۶ /اپریل ۸۱ء

﴿288﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۳/اپریل ۸۱ء/ ۹/جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا خط اسی وقت پہنچا۔ مقامی دشمنوں کی حرکات سے بہت تکلیف ہوئی، اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے مدرسہ کو ہر مکروہ سے محفوظ رکھے۔ سید خلیل کے ہاتھ حلوہ پہنچ گیا تھا اور اسی دن سے استعمال بھی شروع کر دیا تھا۔ تین دن تک تو نفع ہوا مگر پھر نہیں، حالانکہ برابر کھا رہا ہوں۔

دشمنوں کیلئے تم بھی اور اپنے طلبہ سے بھی کہہ دو کہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ **قل اعوذ برب الفلق** اول آخر درود شریف سات سات مرتبہ پڑھنے کا اہتمام کریں، نیز ان دشمنوں میں سے کوئی سامنے آئے تو **اللهم انا نجعلک فی نحورهم ونعوذ بک من شرورهم** پڑھ کر اشارہ سے پھونک مار دیا کریں۔

پریشانی طبعی چیز ہے، مجھے بھی بہت ہوئی اور تم پر تو روز گذرتی ہے، مگر اندر خانہ انشاء اللہ تعالیٰ تفاؤل بھی ہے کہ دیوبند اور سہارنپور دونوں مدرسوں میں مقامی ہنگامے بہت کثرت سے ہوئے، دیوبند میں ۱۰ھ میں اور سہارنپور میں ۲۰ھ میں جس میں حضرت سہارنپوری کو الگ کرنا وغیرہ پیش آیا۔ تاریخ مظاہر جلد ثانی میں مفصل ہے، میرے پاس تو ہے نہیں سہارنپور لکھ دو کہ تمہیں بھیج دیں، عزیز شاہد سلمہ کو خط لکھ دو۔

دار العلوم میں ۱۰ھ میں اہل شہر نے مدرسہ پر قبضہ کرنے کی تجویز کی تھی اس وقت حضرت سہارنپوری بھی دیوبند کے مدرس تھے اور حضرت گنگوہیؒ کا ایک خط حضرت شیخ الہندؒ اور

حضرت سہارنپوریؒ کے نام مشترک آیا تھا جس کا فوٹو تذکرۃ الرشید یا مکاتیب رشیدیہ میں چھپا ہوا ہے۔ ان دونوں حضرات کو حضرت نے لکھا تھا کہ تم اپنے کام سے کام رکھو، رجوع الی اللہ کی تاکید کی تھی اور یہ کہ شہر والوں میں سے کوئی ہمنوا بنانا چاہے تو صاف انکار کردو، اپنے مدرسین اور طلبہ سے کہہ دو کہ دعائیں کرتے رہو، ہراساں نہ ہوں۔

مولوی سیف الرحمٰن سے خاص طور سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ دعا اور انابت الی اللہ کی خاص ضرورت ہے۔ اگر تمہارے مدرسہ میں ختم خواجگان کا معمول نہ ہوتو اسے بھی شروع کرادیں۔ عزیز عبدالحفیظ اور قاضی صاحب وہاں ہوں تو ان سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام کہہ دیں۔ عبدالرحیم کے متعلق معلوم نہیں کہ کہاں ہے؟ ایک خط سے میرے رمضان افریقہ کی اطلاع اس کو بھی کردیں۔ ایک پرچہ تمہارے خط میں ہے اس کو لفافہ میں بند کرکے بھیج دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۳؍اپریل ۸۱ء

﴿289﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۶؍اپریل ۸۱ء / ۲۲؍جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عرصہ سے نہ تمہارا کوئی خط آیا نہ کوئی خیر خبر ملی۔ مولوی یوسف متالا

سے بھی دریافت کیا تھا, انہوں نے بھی کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دیا۔ کل مفتی اسماعیل کے خط سے آپ کا مکان پر ہونا اور مفتی صاحب کا آپ کے یہاں جانا معلوم ہوا۔

میری طبیعت بہت ہی خراب چل رہی ہے۔ دوران سر اور نیند کا نہ آنا اور بھوک نہ لگنا تو تقریباً مستقل ہیں۔ ان سب حالات پر بھی افریقہ کا رمضان طے ہورہا ہے۔ اگر حیات ہے تو اللہ تعالیٰ صحت وقوت عطا فرمائے ورنہ حسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازے, آمین۔ ارادہ پہلے اخیر رجب میں مکہ اور وسطِ شعبان میں افریقہ کا تھا مگر اب معلوم ہوا کہ جہاز چارٹر ۱۵/شعبان کے بعد جائے گا۔ اس لئے اب خیال ہے کہ شروع شعبان میں مکہ جاؤں

میں تو بہت دنوں سے تحقیق کررہا تھا کہ افریقہ میں تمہارا ٹھکانا کہاں ہے؟ مگر اب تو معلوم ہوا کہ تم ہندوستان میں رہتے ہو۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون اور بچوں کو دعوات کہہ دیں۔ معلوم نہیں تم نے اپنے وطن میں کوئی نائب مقرر کیا ہے یا نہیں جو ذکر کا سلسلہ جاری رکھے۔ اس دورفتن میں ذکر ہی فتنوں کا علاج ہے۔

نصیر مرحوم کے انتقال کے بعد مجھے تو ہندوستان جانے میں اشکال پیش آگیا۔ اس لئے کہ اس مرحوم نے بھی سنہ ۳۸ھ سے لے کر اب تک کتب خانہ سے بالکل بےفکر کر رکھا تھا جس کی بدولت میں علمی اور سلوکی کاموں میں مشغول رہا۔ اب سوچتا ہوں کہ سہارنپور جا کر اس کھڑاک کو میں کہاں بھگتوں گا۔ سہارنپور والے یہ سمجھ رہے تھے کہ میں فوراً خبر سنتے ہی سہارنپور پہونچ جاؤں گا مگر اس وقت تو واہمہ بھی نہیں آیا, البتہ حج کے بعد زندہ رہا تو ہندوستان کا ارادہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ, ۲۶/اپریل ۸۱ء

از حبیب اللہ سلام مسنون و درخواست دعا

﴿290﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۰/اپریل ۸۱ء/ ۲۶/جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا خط آیا تھا مگر مجھے اس کا جواب لکھنے میں قاضی صاحب اور عبدالحفیظ کی واپسی کا انتظار تھا۔ قاضی صاحب تو افریقہ سے سیدھے دہلی چلے گئے مگر عبدالحفیظ آ گیا اور اس سے مفصل بات چیت بھی ہو گئی۔

مجھے سید خلیل کی روایت سے بہت فکر ہو گیا تھا اور بہت سہم چڑھ گیا تھا مگر عبدالحفیظ نے میرے بوجھ کو بہت ہلکا کر دیا۔ اس نے بیان کیا کہ مرکز والوں نے کئی نے یہ جواب دیا کہ ابھی تو مکان ہی بنے ہیں اور یہ مکانات مدرسین کے واسطے نہیں بلکہ تبلیغ میں آنے والوں کے لئے ہیں۔

انہوں نے یہ بیان کیا کہ حضرت جی (مولوی انعام صاحب) سے ابھی مکان ہی بنانے کی اجازت لی ہے، ہمارا خیال یہ ہے کہ ایک قرآن کا مکتب صرف یہاں رکھیں، عربی پڑھانے کا یہاں کسی کا ارادہ نہیں۔ ان کی یہ رائے مجھے بھی پسند ہے اور مجھ سے کسی نے مشورہ لیا تو یہی کہوں گا کہ قرآن پاک کا مکتب اور اردو کے ایک دو رسائل بہشتی زیور اور مفتی کفایت اللہ صاحب کی تعلیم الاسلام ضرور داخل کر دو، البتہ [وہاں] عربی پڑھانے کا میں بھی مخالف ہوں۔ مولوی انعام سے ملاقات ہوئی تو ضرور بات کروں گا۔

مجھے باوجود بیماری کے تبلیغ کے متعلق کوئی بات ہو یا میرے دوستوں کی کوئی شکایت ہو تو اس کے سننے کا اہتمام ہوتا ہے اور اس کے سلجھانے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہوں۔

.... کے متعلق تو پہلے سے بھی شکایات میرے کان میں پڑتی رہیں مگر میرے ان سے تعلقات نہیں اسلئے ان کوتو لکھا نہیں ,حافظ پٹیل کوضرور کچھ لکھتا مگراب تو قصہ ہی دوسرا نکلا,اب تو مجھے اطمینان ہو گیا۔

مرکز والوں نے یہ بھی کہا کہ قرآن پاک کے مکتب کی ابتداء بھی ابھی سے کرنے کا ارادہ نہیں ,جب حضرت جی اجازت دیں گے جب کریں گے۔میری رائے تو ہے کہ قرآن پاک شروع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اردو کے رسائل جیسا کہ اوپر لکھا۔

تم نے جو شکایت لکھی وہ بالکل صحیح ہے مگر میرے پیارے! میرا اور میرے اکابر کا یہی دستور رہا جو تمہارا اب تک ہے ۔ کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری۔کبھی فرصت میں اپنی آپ بیتی فرصت سے سناؤں گا اور اصل تو یہ ہے کہ قرآن پاک کی آیت ہے ’’وإن عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم به وإن صبرتم فهو خير للصابرين‘‘۔

تمہارے خط نے پرانے داغوں پر نمک چھڑک دیا۔بذل لکھوانے میں حضرت کی شفقت بڑھ گئی تو حاسدین بڑھ گئے۔ہمارے حافظ صاحب سے یہ کہا گیا کہ زکریا حضرت کے ساتھ صرف اس واسطے رہتا ہے تا کہ حضرت کی جگہ قبضا وے۔حضرت حافظ صاحب نے ان کو یہ جواب دیا کہ اگر زکریا چاہے تو بہت مناسب ہے میں اس کی مدد کروں گا,اور حافظ صاحب نے میرے حضرتؒ سے یہ بات ذکر کردی۔میرے حضرت نے جواب دیا کہ وہ شاکی تو پاگل ہیں,زکریا کو تو کوئی ناظم بنانا بھی چاہے گا تو وہ نہیں بنے گا,اس کو تو میں خوب جانوں۔

میں چونکہ ہر وقت کا حاضر باش تھا مجھ پر یہ الزام باندھا گیا کہ یہ سی آئی ڈی مقرر ہے۔حضرت کے ڈیکس میں سے زیور چوری ہو گیا تو الزام لگایا گیا کہ زکریا نے چرایا ہے۔ اور جب حضرت نے فرمایا کہ یہ اس کا کام نہیں تو کہا گیا کہ ایسی بھی کیا خوش فہمی، بچہ ہے مقروض ہے کرلیا ہو تو کیا بعید ہے۔مگر میرے حضرت نے ذرا التفات نہیں کیا۔

اور [بھی] بہت سے واقعات ہیں۔ان سب کے بعد جب ایک اخراج حضرت نے کیا تو میں نے دل سے سفارش کی۔حضرت ان مخالفوں سے واقف تھے ,حضرت نے تعجب سے فرمایا کہ تم بھی سفارش کرو؟ یہ سب قصے آپ بیتی میں آ چکے ہیں۔میں نے حضرت سے عرض کیا کہ اس بے چارے کا دین و دنیا دونوں خراب ہو جائے گا۔لہذا تمہیں پرزور نصیحت کرتا ہوں کہ مخالفت کا جواب مخالفت سے کبھی نہ دینا۔

اگر میری آمد پر وہ مرکز میں کوئی اجتماع کریں تو میں ضرور جاؤں گا اور میری تمنا ہے کہ تم بھی چلو لیکن اگر نہیں جاؤ گے تو حضرت حاجی صاحبؒ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں کسی مولود میں شرکت کا وعدہ کر چکے تھے۔حضرت گنگوہیؒ سے فرمایا کہ تم چلنا چاہو تو ضرور چلو۔حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ میں نہیں جاؤں گا تو حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ میں تمہارے جانے سے اتنا خوش نہ ہوتا جتنا نہ جانے سے ہوا۔مگر مولود کا مسئلہ شرعی تھا اس لئے یہ تو نہیں کہوں گا کہ تمہارے نہ جانے سے خوش ہوں گا مگر متأثر نہیں ہوں گا۔

اس کا ضرور اہتمام کرو کہ تم یا تمہارے متعلقین میں سے کوئی تبلیغ کی مخالفت نہ کرے۔تبلیغ کی مخالفت مرکز والوں کی مخالفت نہیں بلکہ دین کی مخالفت ہے۔میرا تو ایک قدیم مقولہ ہے جو تبلیغ کے شروع کے زمانہ میں بہت شہرت پا گیا تھا کہ لوگ سوال کرتے تھے کہ تبلیغ زیادہ ضروری ہے یا ذکر شغل؟ میں جواب میں لکھ دیا کرتا تھا کہ کھانا ضروری ہے یا پانی؟

میرے تو چچا جان کے ملفوظات اس سے بھرے ہوئے ہیں کہ میری تبلیغ کے دو پہیے ہیں 'علم و ذکر'۔اگر چچا جان کے ملفوظات و مکاتیب میں سے کوئی نہ ہو تو مجھے لکھو۔تم بہت اہتمام رکھیو کہ جو علمائے حقہ میں سے کسی سے بیعت ہو ہرگز ہرگز اس کو نہ توڑیو۔میں تو جب بیعت کرتا ہوں تو پہلے سے تحقیق کرتا ہوں کہ مشائخ حقہ میں سے کسی سے بیعت تو نہیں؟

صوفی جی کے رسالہ پر تو بڑی لے دے ہو رہی ہے کہ مگر میں صوفی جی کے رسالہ کا

بہت موافق ہوں, ان سے میں نے کہہ دیا کہ اس رسالہ کو اور چھپوادو۔ جس شخص نے امام بخاری پر بھی فقرہ کس دیا وہ تو اپنے کہے کو خود بھگتے گا ہماری تو مودودیوں سے لڑائی ہی یہ ہے کہ وہ اکابر کی گستاخی کرتا ہے۔

تم نے اچھا کیا کہ مولانا انعام صاحب کو اس سلسلہ میں کچھ نہ لکھا, آئندہ بھی کچھ نہ لکھیں, مجھے جو چاہے لکھو, میں تو بقول حضرت رائپوری کے 'چکنا گھڑا' ہوں۔ سید خلیل تو مجھے واقعی ڈرا گئے تھے مگر مولوی عبدالحفیظ کی بات سے میرا خوف نکل گیا۔ آئندہ بھی جب مرکز کی کسی بات پر نکیر کی جائے تو آپ اس کی تائید نہ کریں۔ یقیناً تمہیں ہرگز مرکز میں دارالعلوم کے متعلق مجمع میں یا خواص میں لب کشائی نہیں کرنی چاہئے۔ تمہاری تحریر میں مجھے کسی شہادت کی ضرورت نہیں, تمہارا لکھنا ہی کافی ہے۔

میرے پیارے! میں کب تک زندہ رہوں گا میرے لئے تو حسنِ خاتمہ کی دعا کیا کرو۔ روضۂ اقدس پر میں اپنی معذوری کی وجہ سے سلام کہلواتا ہوں, تمہارا ابھی سلام کہلوادیا۔ تم نے نصیر پر جو اظہار رنج کیا یہ تو میرے یہاں تعزیت نہیں, البتہ تم نے جو ایصال ثواب کا اہتمام کیا اس سے بہت مسرت ہوئی۔ اس کے ایصالِ ثواب کی تو میرے پاس بہت سی خبریں آئیں, جن سے بہت جی خوش ہوا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۳۰/اپریل ۸۱ء

لندن سے جواب کیلئے ایک پوسٹل آرڈر آیا تھا وہ یہاں حجاز میں نہیں چلتا۔ خط والے کو جواب بھیج چکا ہوں اس کو آپ بھنا کر میری طرف سے اپنی صاحبزادی کی نذر کر دیں۔

﴿291﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۸/ اکتوبر ۸۱ء/ ۳۰/ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

عزیزی مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میرا حافظہ خراب ہے اور بیماری نے اور زیادہ خراب کر دیا۔ مجھے تو یاد نہیں کہ کیا گستاخی ہوئی, بہر حال اگر کچھ بات ہوگئی ہو تو میری طرف سے معاف ہے۔ تمہارا ہدیہ دوستوں کی طرف سے پہنچ گیا, میرے پاس کچھ تھا نہیں کہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا, اس کا پہلے میں معتوب ہو چکا ہوں۔

مولوی جی سے میرا بھی سلام کہہ دیں اور یہ کہ تمہیں کئی ٹیلی فون کرائے معلوم نہیں تمہیں کوئی پہنچا یا نہیں؟ میں وسط محرم میں ہندوستان کا ارادہ کر رہا ہوں بشرطیکہ زندہ رہا۔ اللہ تعالیٰ دار العلوم کو حوادث سے محفوظ رکھے۔ دوستوں کو سلام کہہ دینا۔

میری طبیعت لندن سے آنے کے بعد سے بہت خراب ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ہندوستان خیریت سے پہنچا دے اور پھر خیریت سے واپس لائے کہ وہاں والوں کے بہت ہی تقاضے ہو رہے ہیں اور میں بھی بعض وجوہ سے وہاں جانا ضروری سمجھتا ہوں۔

فقط

حضرت شیخ زید مجدہ

بقلم نجیب اللہ، ۲۸/ اکتوبر ۸۱ء

﴿292﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۲۸ /جنوری ۸۲ء / ۴ /ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

ابی سیدی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی الابد

بعد سلام مسنون، خدا کرے حضرت والا کے مزاج گرامی بخیر ہوں۔ پچھلے دنوں حضرت والا کی شدت بیماری کی اطلاعات پر یہاں بحمداللہ اجتماعی انفرادی دعاؤں کا ختمات کا اہتمام ہوتا رہا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم روسیاہوں پر رحم فرما کر حضرت والا کو صحت وقوت کے ساتھ تادیران کے سروں پر زندہ سلامت رکھے۔ آمین

یہاں پر حضرت والا کے ایک رمضان کی بہت ہی تمنا ہے مگر کیا کریں مقدرات کے سامنے بالکل بے بس ہیں، مسجد کا کام اب تک شروع بھی نہ ہوسکا۔ اب تک کاؤنسل کے پلان کی منظوریوں کے چکر میں ہیں۔ اللہ کرے کہ مسجد تیار ہو اور حضرت والا کے ساتھ یہاں کے مسلمانوں کا رمضان گذرے۔

میں نے حج کا ویزہ لیا تھا سیٹ بھی بک کروائی تھی، حج پر نہ آسکا۔ پھر حضرت کی علالت کی خبروں پر عمرہ کا ویزہ لے کر ٹکٹ تیار رکھا تھا، اب بھی زیارت کا ویزہ لیا ہوا ہے۔ دو ماہ کی اس کی مدت باقی ہے اور ٹکٹ بھی تیار ہے۔ متعلقہ درسی کتابیں جلد ختم کروا کر مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے بعد میرا حاضری کا ارادہ ہے۔ دعا وتوجہ فرمائیں کہ میری سیآت حائل ہو کر سفر سے مانع نہ بنیں، اور جلد حاضری نصیب ہو، اور حضرت والا کی زیارت کا شرف حاصل ہو سکے

اخیر میں اس سیہ کار، اہلیہ اور خدیجہ کی طرف سے صلوۃ وسلام اور دعاؤں کی درخواست ہے۔ خدیجہ کی طبیعت پھر خراب ہوگئی ہے اسے درد کی شکایت پھر عود کر آئی۔ اس

کے لئے بھی دعاؤں کی خصوصی درخواست ہے۔ سب ہی خدام ۔۔۔ سے سلام مسنون [روضۂ اقدس پر] صلوۃ وسلام ودعاؤں کی درخواست۔ فقط

گدائے آستانہ عالی

یوسف۔ ۲۸؍جنوری ۸۲ء

293

از: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: غالباً فروری ۸۲ء / ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

محبّ مکرم ومحترم حضرت مولانا یوسف صاحب ادام اللہ برکاتکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد آج عصر کے بعد حضرت کو آپ کا عریضہ سنایا۔ اسی وقت حضرت نے اس سیہ کار سے ہی فرمایا کہ جواب لکھ دو کہ میں نے عرض کیا تھا کہ چوہدری شاہین صاحب آج رات کو انگلینڈ جا رہے ہیں اور ان کا کہنا یہ ہے کہ اگر حضرت مولانا یوسف کے خط کا جواب چاہے ایک سطری ہی لکھ دیں تو انہیں بہت خوشی ہوگی۔ میرے اس کہنے پہ حضرت مسکرائے اور فرمایا 'ہاں بہت خوشی ہوگی، لاؤ سناؤ!' اور ساتھ ہی جواب بھی لکھ دو، پھر جو جملے دوسری طرف لکھے ہیں وہ لکھوائے۔ اس سیاہ کار نے پڑھ کر سنا بھی دیا۔

فی الحال مختصراً یہی عرض ہے کہ فی الجملہ طبیعت ہندوستان سے تو بہتر ہے مگر ضعف بہت زیادہ ہے اور بلڈ پریشر کبھی بہت ہی کم ہو جاتا ہے جس سے ڈاکٹر حکیم سب گھبرا جاتے ہیں۔ دعاؤں کی بہ لجاجت درخواست۔ اہلیہ محترمہ وعزیزہ خدیجہ کو سلام ودعوات۔ والسلام

﴿294﴾

حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ کا
حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی کے نام

آخری گرامی نامہ

تاریخ روانگی: ۵/فروری ۸۲ء/۱۲/ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

عزیز گرامی قدر قاری یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری طبیعت بہت خراب ہے۔ تمہارے لئے تمہارے دار العلوم کے لئے دعا سے کیا انکار, دعا کرتا ہوں۔ تم بھی میرے لئے خوب دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنے وقت پہ حسن خاتمہ سے نوازے, طبیعت خوب خراب, خوب دعائیں کرو۔

فقط والسلام
حضرت شیخ، بقلم عبد الحفیظ

بروز جمعہ، ۵/فروری، ۱۹۸۲ء

ازطرف شاہد سلام مسنون وگذارش دعوات۔ معلوم نہیں کب تک آپ کی آمد ہو۔ بندہ ایک ماہ بعد ہند جا کر انشاء اللہ رجب میں پھر واپس ہوگا۔ گھر میں سلام مسنون عرض کردیں۔

ازطرف نجیب اللہ، بعد سلام مسنون درخواست دعوات۔ اب تو آپ کا ارادہ یہاں کی حاضری کا ہے۔ خدا کرے بخیر آپ سے جلد ملاقات ہو۔ دعاؤں کا متمنی ہوں, صلوۃ وسلام عرض کرتا ہوں۔

﴿295﴾

از: مولانا محمد شاہد صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸/فروری ۱۹۸۲ء/ ۲۵/ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

مکرم محترم جناب مولانا الحاج بھائی یوسف صاحب متالا زیدمجدہ!

بعد سلام مسنون، خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہوں۔ الحمدللہ بندہ بخیر ہے۔ ابا جی مدظلہ کے مزاج گرامی بھی نسبتاً بہتر ہیں۔ ضعف وغیرہ تو زیادہ ہے لیکن الحمدللہ غنودگی بخار غفلت وغیرہ نہیں ہے۔ کھانا پینا بس یونہی معمولی سا ہو رہا ہے۔ ضعف آج کل خاصا ہے خون کی مقدار آج کل کچھ کم ہے، اس لئے اس ہفتہ میں کسی دن خون بھی دیا جائے گا۔ دعا فرماتے رہیں اللہ جل شانہ صحت وقوت عطا فرمائے۔

مظاہر علوم کے چھ سوالنامے فضلائے مظاہر علوم کے نام ارسال ہیں، ہر ایک کا نام لفافہ پر لکھا ہوا ہے، براہ کرم تکلیف فرما کر ہر ایک کے پاس بھجوادیں۔ یہ حضرات ستہ ان کے جوابات مستقل طور پر میرے پاس مدینہ منورہ بھیج دیں گے۔

آپ نے فون پر کئی مرتبہ یہ فرمایا ہے کہ تیری ایک [امانت] بھائی پٹیل کے ذریعہ پہنچے گی، میرے دہلی سے چلنے تک تو کوئی آئی نہیں تھی۔ اب اگر ابھی تک وہ امانت آپ کے پاس یا بھائی پٹیل صاحب کے پاس رکھی ہو تو براہ کرم اس کو مولوی حبیب اللہ صاحب کے نام پر مدینہ منورہ بھیج دیں، میں ان سے لے لوں گا۔

بندہ ۲۳/فروری کو دہلی جارہا ہے، اور انشاء اللہ ایک دو ماہ بعد واپس آجائے گا۔ کل مولانا عبدالرحیم متالا صاحب کا خط ابا جی مدظلہ کے نام دستی آیا تھا جس میں انہوں نے مدینہ منورہ آنے کی اجازت مانگی تھی۔ لانے والے صاحب کے ذریعہ اس کا جواب ابا جی مدظلہ

نے لکھوا دیا ہے کہ آجاؤ, اجازت ہے۔

وہ صاحب دو ہفتے تک زامبیا پہنچیں گے۔ اگر آپ سے فون پر ان کی کوئی بات ہوتو انہیں اطلاع کر دیں کہ حضرت نے تمہیں مدینہ منورہ آنے کی اجازت دے دی, تا کہ وہ جلد آجائیں۔ گھر میں اہلیہ محترمہ اور عزیزہ خدیجہ سلمہا کو بہت بہت سلام مسنون ودعوات۔

محمد شاہد غفرلہ۔ ۱۸/فروری ۱۹۸۲ء

﴿296﴾

حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ کا
حافظ محمد پٹیل صاحب، امیر جماعۃ دعوۃ وتبلیغ ڈیوزبری، انگلینڈ کے نام آخری مکتوب:

تاریخ روانگی: ۲۰/جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ/۱۴/اپریل ۱۹۸۲ء

عنایت فرمایم الحاج حافظ پٹیل صاحب زیدت معالیکم!

بعد سلام مسنون، عنایت نامہ ایسی حالت میں پہنچا کہ ضعف ونقاہت کی وجہ سے حرم پاک میں حاضر نہیں ہوسکتا لیکن آپ کے رفع انتظار کے لئے جواب لکھوار ہا ہوں۔

آپ نے فرانس کے جوڑ کی کارگذاری تفصیل سے لکھی, اس سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ دوستوں کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر اس کو دین کے فروغ کا ذریعہ فرماوے, کام کرنے والوں کو اخلاص وللّٰہیت اور اتقان کی دولت سے مالا مال فرماوے۔

مولانا انعام صاحب کی بیماری اور مشغولی کی وجہ سے ان کے آپ کے ہاں کے دورہ اور اجتماع کا بھی فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سفر کو آسان فرماوے اور ڈیوزبری اور بلجیم کے ہر دو اجتماع کو نہایت کامیاب فرماوے، ہر قسم کے مکارہ وشرور سے محفوظ رکھے اور ان

اجتماعات کو امت کے رشد و ہدایت اور تعلق مع اللہ کا ذریعہ فرماوے۔

یہ میں پہلے خطوط میں بھی لکھواتا رہا ہوں کہ کام کا پھیلاؤ تو بحمد اللہ خوب ہو رہا ہے، اب زیادہ سے زیادہ اس کے جماؤ کیلئے کوشش کی جائے اور یہ کہ کام کرنے والے ساتھیوں کو اصولوں کی پابندی کی خوب تاکید کرتے رہیں کہ چچا جان نوراللہ مرقدہ کے یہاں اصولوں کی پابندی پر بہت زور رہا کرتا تھا۔

اس ناکارہ کیلئے درازی عمر سے زیادہ دعائے حسنِ خاتمہ کی ضرورت ہے کہ لب گور ہوں اور 'شبے ماند شبے دیگر نمی ماند' کا مصداق۔ سب ہی کام کرنے والے ساتھیوں سے سلام مسنون اور دعوات کہہ دیں۔ اس وقت عزیز مولوی یوسف میرے پاس ہیں انہی سے یہ سطور لکھوائی ہیں۔

یہ ناکارہ خاص طور سے تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ استقامت و ترقیات سے نوازے، زیادہ سے زیادہ ہمت و قوت عطا فرماوے اور اپنے وقت پر تمہیں بھی حسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازے اور مجھے بھی۔

فقط

بہ ارشادِ قطب الاقطاب حضرت شیخ مدظلہم العالی

بہ قلم یوسف متالا

۲۰ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ/۱۴راپریل ۱۹۸۲ء

﴿297﴾

از: حضرت مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحب رحمہ اللہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۴۰۲ھ /۱۹۸۲ء

حامدا و مصلیا و مسلما

مکرم محترم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ صادر ہوا۔ سوالنامہ جو کہ غالباً عزیز مولوی شاہد سلمہ کے مشورہ سے مرتب کیا گیا ہے پہنچ گیا تھا۔

مکرما! کس منہ سے بات کروں اور کس قلم سے لکھوں اور کیا لکھوں۔ مجھے تو یہ کہتے ہوئے حیا معلوم ہوتی ہے کہ حضرت نور اللہ مرقدہ سے میرا سلسلہ ہے۔ اپنے اساتذہ سے کبھی اس کا اظہار و اقرار نہیں کیا، مبادا باعث بدنامی ہو۔ پھر جو صورت آپ حضرات اختیار کرنا چاہتے ہیں وہ خلفاء کی سوانح بن جائے گی نہ کہ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کی۔ تو اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔

مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری نے بذریعہ خط خلفاء کی فہرست دریافت کی تھی تو میرے سامنے جواب میں نام بتانے سے معذرت فرمادی تھی۔ اگر فہرست تفصیلی حالات کے ساتھ شائع کرنا ہی ہے تو ایک گمنام ہی پڑا رہنے دیں، احسان ہوگا اس کا نام ہی نہ آئے۔

آپ کے لئے، آپ کے متعلقین کیلئے، آپ کے مدرسہ کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں ملاقات کو بھی دل چاہتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ بس کسی طرح پہنچ ہی جانا چاہئے مگر معلوم نہیں قدرت کو کیا منظور ہے۔

قوی میں اضمحلال ہے، پیغام اجل کا انتظار ہے

غم ہجر میں موت کا منتظر ہوں   سنا ہے قیامت میں دیدار ہوگا

اس اضمحلال کے باوجود معاصی میں کمی نہیں، طبیعت ہر وقت گونا گوں لذائذ کی جویاں رہتی ہے

قدم سوئے مرقد، نظر سوئے دنیا   کہاں جارہا ہوں، کدھر دیکھتا ہوں

اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمائے۔

دارالعلوم دیوبند میں تعلیم جاری ہے۔ دوسرا مدرسہ جامع مسجد میں ہی ہے۔ عالمی کنونشن کی تجویز ہورہی ہے کہ دارالعلوم کو کس طرح خالی کرایا جائے۔ اس مقصد کیلئے عدالت میں مقدمہ بھی جاری ہے۔ اللہ پاک رحم فرمائے۔

عزیزہ خدیجہ بی اب تو ماشاء اللہ بڑی ہوگئی ہوگی، بہت کچھ پڑھ چکی ہوگی۔ میری طرف سے بہت بہت دعاو پیار۔ اس کی والدہ محترمہ کو دعاوسلام

احقر محمود غفرلہ، مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور

تم بحمد اللہ

حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے خلفاء کرام کی بعض اہم تصانیف

حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شریعت وطریقت کا تلازم	تاریخ مشائخ چشت	فضائل درود شریف

حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

وصف شیخ	ارمغان اہل دل	تربیت الطالبین	فتاوی محمودیہ (۲۳ جلد)

حضرت مولانا عاقل صاحب

ملفوظات شیخ	الدر المنضود شرح ابوداود

صوفی اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فیض شیخ	اکابر کا سلوک واحسان	صقالۃ القلوب	اکابر کا تقوی

مولانا نسیم فریدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تجلیات ربانی	مکتوبات خواجہ محمد معصوم	تذکرۂ حضرت خواجہ باقی باللہ

حضرت مولانا یوسف صاحب متالا دامت برکاتہم

مشائخ احمد آباد	حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے خلفاء کرام
	بزرگوں کے وصال کے احوال

ڈاکٹر اسماعیل میمن صاحب

تربیت السالکین	نسبت واحسان

مولانا محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ

حیات امام ربانی مجدد الف ثانی	حیات خلیل	سوانح مولانا یوسف صاحب

حضرت مولانا طلحہ صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم	مکاتب دینیہ کی اہمیت
ملک عبد الحفیظ صاحب مکی دامت برکاتہم	التصوف والصوفیہ
مولا عبد الجبار صاحب اعظمی	امداد الباری شرح بخاری
مولانا احسان الحق صاحب	ترجمۂ حیاۃ صحابہ
مولانا ھاشم صاحب پٹیل دامت برکاتہم	بدنظری کا علاج
مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی دامت برکاتہم	مکتوبات مرشدی
مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی	تذکرۃ الاولیاء
حضرت مولانا یوسف صاحب لدھیانوی	آپ کے مسائل اور ان کا حل
قاری امیر حسن صاحب	کلمات صادق وعدل

حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ اور آپ کے خلفاء کرام کی کتابیں ملنے کا پتہ

"کتب خانہ یحیوی۔ سہارنپور۔ انڈیا

فضائل درود شریف

''ایک بشارت''

بنام: حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحبؒ

از: حضرت مولانا ڈاکٹر ماجد علی صاحب علیگڑھی

''مخدومی و معظمی حضرت اقدس دامت برکاتکم ومتعنا اللہ والمسلمین بطول بقائک وبرکات انفاسک السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ دیگر احوال یہ ہیں کہ رمضان المبارک میں اعتکاف کے درمیان حضورِ اکرم ﷺ نے ایک بشارت دی تھی جس کو وہاں بیان نہ کر سکا تھا۔ وہ بشارت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''زکریا (یعنی حضرتِ والا) رسالہ فضائل دُرود کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا'' اس نا کارہ کو اس پر تعجب بھی ہوا کہ حضرتِ والا کی احادیث کی اور دین کی محنت کی اور بھی خدمات ہیں جو بہت اونچی ہیں، لیکن بعد کو اشکال رفع ہوا کہ دل میں یہ بات آئی کہ رسالہ فضائل دُرود حضرتِ والا کے عشق نبوی کی دلیل ہے۔ اور اس اعتبار سے بھی حضرتِ والا دوسروں پر سبقت لے گئے ہیں...........الخ

فضائل درود شریف

’’ایک بشارت‘‘

بنام: حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحبؒ

از: حضرت مولانا ڈاکٹر ماجد علی صاحب علیگڑھی

’’مخدومی و معظمی حضرت اقدس دامت برکاتکم ومتعنا اللہ والمسلمین بطول بقائک وبرکات انفاسک السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔------------------

نیز کافی عرصہ ہوا حضور ﷺ سے ہی اس ناکارہ کو یہ بشارت ملی تھی کہ جمعہ کے روز آپ کوئی مخصوص دُرود یا قصیدہ پڑھتے ہیں جو حضور ﷺ کو بہت پسند ہے اگر ایسا ہے تو وہ درود یا قصیدہ اِس ناکارہ کو بھی بتا دیجیے ممنون ہوگا......

جواب :- اللہ تعالیٰ خواب کو میرے لئے اور تمہارے لئے مبارک کرے، پسند آنے کے واسطے اونچی چیز کا ہونا ضروری نہیں......

نبی کریم ﷺ کا خواب میں دیکھنا احادیثِ صیحہ سے ثابت ہے......

بندہ کا معمول جمعہ کے دن بعد عصر

’’اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا‘‘

اسّی مرتبہ پڑھنے کا ۲۵-۳۰ سال سے ہے۔ فضائل درود کی تالیف کے بعد سے اس کے اخیر کے دو قصیدے ملا جامی اور حضرت نانوتوی کا کبھی کبھی سننے کی نوبت آجاتی ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ۔

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: غالباً ذیقعدہ/ذی الحجہ ۸۷ھ مطابق فروری مارچ ۶۷ء

محترم المقام محسنم قبلہ بھائی عبدالرحیم صاحب مدفیوضکم و برکاتکم!

بعد سلام مسنون! -------------------------

مندرجہ ذیل درود شریف حضرت شیخ مدظلہم پڑھتے ہیں۔ دو دفعہ اس کی شیخ سے میں نے تصحیح کی۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ كَمَا هُوَ أَهْلُهٗ وَ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى وَ بِعَدَدِ مَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى
كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

فقط: یوسف

فضائل درود شریف

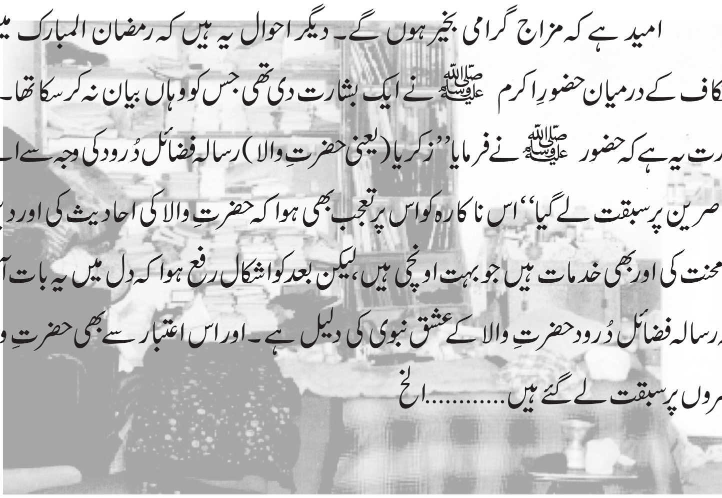
''ایک بشارت''

بنام: حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحبؒ

از: حضرت مولانا ڈاکٹر ماجد علی صاحب علیگڑھی

''مخدومی و معظمی حضرت اقدس دامت برکاتکم ومتعنا اللہ والمسلمین بطول بقائک وبرکات انفاسک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ دیگر احوال یہ ہیں کہ رمضان المبارک میں اعتکاف کے درمیان حضورِ اکرم ﷺ نے ایک بشارت دی تھی جس کو وہاں بیان نہ کر سکا تھا۔ وہ بشارت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''زکریا (یعنی حضرتِ والا) رسالہ فضائل دُرود کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا'' اس ناکارہ کو اس پر تعجب بھی ہوا کہ حضرتِ والا کی احادیث کی اور دین کی محنت کی اور بھی خدمات ہیں جو بہت اونچی ہیں، لیکن بعد کو اشکال رفع ہوا کہ دل میں یہ بات آئی کہ رسالہ فضائل دُرود حضرتِ والا کے عشق نبوی کی دلیل ہے۔ اور اس اعتبار سے بھی حضرتِ والا دوسروں پر سبقت لے گئے ہیں............الخ



فضائل درود شریف

''ایک بشارت''

بنام: حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحبؒ

از: حضرت مولانا ڈاکٹر ماجد علی صاحب علیگڑھی

''مخدومی و معظمی حضرت اقدس دامت برکاتکم ومتعنا اللہ والمسلمین بطول بقائک وبرکات انفاسک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیز کافی عرصہ ہوا حضور ﷺ سے ہی اس ناکارہ کو یہ بشارت ملی تھی کہ جمعہ کے روز آپ کوئی مخصوص دُرود یا قصیدہ پڑھتے ہیں جو حضور ﷺ کو بہت پسند ہے اگر ایسا ہے تو وہ درود یا قصیدہ اِس ناکارہ کو بھی بتادیجیے ممنون ہوگا......

جواب :- اللہ تعالیٰ خواب کو میرے لئے اور تمہارے لئے مبارک کرے، پسند آنے کے واسطے اونچی چیز کا ہونا ضروری نہیں......

نبی کریم ﷺ کا خواب میں دیکھنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے......

بندہ کا معمول جمعہ کے دن بعد عصر

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا''

اسّی مرتبہ پڑھنے کا ۲۵-۳۰ سال سے ہے۔ فضائل درود کی تالیف کے بعد سے اس کے اخیر کے دو قصیدے ملا جامی اور حضرت نانوتوی کا کبھی کبھی سننے کی نوبت آجاتی ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ۔

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: غالباً ذیقعدہ/ذی الحجہ ۸۷ھ مطابق فروری مارچ ۶۷ء

محترم المقام محسنم قبلہ بھائی عبدالرحیم صاحب مد فیوضکم و برکاتکم!

بعد سلام مسنون! ----------------------------

مندرجہ ذیل درود شریف حضرت شیخ مدظلہم پڑھتے ہیں۔ دو دفعہ اس کی شیخ سے میں نے تصحیح کی۔



اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ كَمَا هُوَ أَهْلُهٗ وَ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى وَ بِعَدَدِ مَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى
كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

فقط: یوسف